SPECIAL EDITION جنگ

اشاعت خصوصی



عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، پیکرِ علم و عمل

مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لیے آپ نے اہم کردار ادا کیا، زندگی کا بیشتر حصہ دین کی ترویج و اشاعت میں بسر ہوا

علامہ سید شاہ تراب الحق قادری

مجدد دین ملت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات چودھویں صدی میں اہل دنیا کے لیے دینی، علمی اور روحانی لحاظ سے رب کریم کی نعمت تھی۔ ولادت 10 شوال المکرم 1272ھ کو ہندوستان یوپی کے شہر بریلی میں ہوئی۔ والدین نے آپ کا نام محمد رکھا، جب کہ آپ کے جد امجد نے احمد رضا تجویز کیا اور یہی نام مشہور ہوا، تاریخی نام المختار ہے، جب کہ آپ نے اپنی ولادت کا سن ہجری قرآن مجید کی اس آیت کریمہ سے نکالا جس کا ترجمہ ہے "یعنی یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمایا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی ہے۔"

آپ نے اپنی خداداد صلاحیت اور ذہانت کی بناء پر 14 سال سے کم عمر میں علوم کی تکمیل فرمائی۔ آپ کی ذہانت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آٹھ سال کی عمر میں فن نحو کی مشہور کتاب "ہدایۃ النحو" پڑھی تو اسی عمر میں اس کی عربی زبان میں شرح لکھ دی، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جن علوم وفنون کی تحصیل فرمائی ان کی تعداد 59 سے زائد ہے، ان تمام علوم کا ذکر آپ نے اپنی اس عربی سند اجازت میں کیا ہے جو آپ نے مکہ میں حافظ کتب الحرم مولانا سید اسماعیل خلیل کی کو 1324ھ میں دی تھی۔ اُن علوم کے نام یہ ہیں۔ علم قرآن، علم تفسیر، علم حدیث، اُصول حدیث، فقہ حنفی، کتب فقہ جملہ مذاہب، اُصول فقہ، علم العقائد والکلام (جو مذاہب باطلہ کی تردید کے لیے ایجاد ہوا)، علم نحو، علم صرف، علم معانی، علم بیان، علم بدیع، علم منطق، علم مناظرہ، علم فلسفہ، علم تکسیر، علم ہیئت، علم حساب، علم ہندسہ، قرأت، تجوید، تصوف، سلوک، علم اخلاق، سیر، تواریخ، لغت، ادب، علم توقیت، مناظرہ، زیجات، مثلث کروی، مثلث سطح، ہیئت جدیدہ، مربعات، علم جفر، علم فرائض، نظم عربی، نظم فارسی، نظم ہندی، نثر عربی، نثر فارسی، نثر ہندی، خط نسخ، خط نستعلیق، تلاوت مع تجوید، جبر ومقابلہ، حساب ستینی، لوگارثمات، اسماء الرجال۔ ان علوم میں سے بعض میں آپ کو تبحر حاصل تھا جس کا اندازہ ان علوم فنون پر لکھی جانے والی آپ کی مطبوعہ وقلمی کتب ورسائل سے ہوتا ہے، جن کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے۔ علوم قرآن میں آپ کا ترجمہ قرآن "کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن" امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔

علم حدیث میں بھی آپ کو تبحر حاصل تھا۔ حرمین شریفین کے قیام کے دوران، وہاں کے کئی علماء ومشائخ نے آپ سے حدیث کی اجازت حاصل کی، اور فن حدیث میں آپ کے اعلیٰ مقام کو دیکھتے ہوئے شیخ یٰسین احمد الخیاری المدنی نے آپ کو "ھوامام المحدثین" "محدثین کا امام کہا۔ علم فقہ میں آپ کی مہارت کا اندازہ آپ کے مجموعۂ فتاویٰ، فتاویٰ رضویہ کے مطالعے سے لگایا جاسکتا ہے جسے جدید ترتیب کے ساتھ رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 جلدوں میں شائع کیا ہے، فقہ میں آپ کی مہارت نے آپ سے اختلاف رکھنے والوں کو بھی حیران اور ششدر کردیا اور انہیں بھی آپ کی جلالت علمی کا اعتراف کرنا پڑا، چناں چہ ناظم ندوۃ العلماء لکھنو، ابوالحسن علی ندوی مرحوم نے لکھا: فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو جو عبور حاصل ہے۔ اس کی نظیر شاید کہیں ملے اور اس دعوے پر ان کا مجموعہ فتاویٰ شاہد ہے، نیز ان کی تصنیف "کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم" جو انہوں نے 1323ھ میں مکہ معظمہ میں لکھی تھی۔ ایک اور جگہ لکھتے ہیں" حرمین شریفین کے قیام کے زمانے میں بعض رسائل بھی لکھے اور علمائے حرمین نے بعض سوالات کیے، تو اُن کے جوابات بھی تحریر کیے، متون فقہیہ اور اختلافی مسائل پر ان کی ہمہ گیر معلومات سرعت تحریر اور ذہانت کو دیکھ کر سب کے سب حیران وششدر رہ گئے۔"

شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال کو بھی کہنا پڑا" ہندوستان کے دور آخر میں اعلیٰ حضرتؒ جیسا طباع اور ذہین فقیہ پیدا نہیں ہوا، میں نے ان کے فتاویٰ کے مطالعے سے یہ رائے قائم کی ہے اور ان کے فتوے ان کی ذہانت، فطانت، جودت طبع، علوم دینیہ میں تبحر علمی اس پر شاہد ہیں، مولانا ایک دفعہ جو رائے قائم کرلیتے ہیں، اس پر مضبوطی سے قائم ہیں، یقیناً وہ اپنی رائے کا اظہار بہت غور وفکر کے بعد کرتے ہیں انہیں اپنے شرعی فیصلوں اور فتاویٰ میں کسی بھی تبدیلی یا رجوع کی ضرورت نہیں پڑی، باایں ہمہ ان کی طبیعت میں شدت زیادہ تھی، اگر یہ چیز درمیان میں نہ ہوتی تو مولانا احمد رضا خان گویا اپنے وقت کے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تھے" جس مسئلے پر قلم اٹھاتے لکھنے کا حق ادا کرتے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سوالات نہ صرف ہندوستان سے آتے، بلکہ افریقا، امریکا، چین اور عرب ممالک سے بھی کثیر تعداد میں استفتاء آتے۔ خود فرماتے ہیں فقیر کے ہاں علاوہ دیگر مشاغل کثیرہ دینیہ کے فتویٰ اس درجہ وافر ہے کہ دس مفتیوں کے کام سے زائد ہے، شہر ودیگر بلاد وامصار جملہ اقطار ہندوستان وبنگال، پنجاب، مالابار، برما، ارکان، چین، غزنی، امریکا وافریقا حتیٰ کہ حرمین وشریفین سے استفتاء آتے ہیں اور ایک وقت میں پانچ پانچ سو جمع ہوجاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرتؒ کا کمال دیکھیے کہ سوالات کے انبار کے باوجود جس زبان میں سوال کیا جاتا، اسی زبان میں جواب بھی ارسال فرماتے، حتیٰ کہ کسی نے اگر منظوم سوال بھیجا تو جواب بھی منظوم ہی ارشاد فرماتے، یہ سارے منثور ومنظوم جوابات فتاویٰ رضویہ میں دیکھے جاسکتے ہیں، آپ کے فتاویٰ کو دیکھ کر مکہ مکرمہ کے فاضل حافظ کتب الحرم مولانا سید اسماعیل خلیل نے کہا میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان فتووں کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دیکھتے تو یقیناً اُن کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچتی اور اس کے مؤلف کو اپنے تلامذہ میں شامل فرماتے۔ منقولات کے علاوہ معقولات میں بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو مہارت حاصل تھی جس کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جاسکتا ہے، ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری نے لکھا ہے: "1329ھ سے قبل ڈاکٹر سرضیاء الدین وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ" نے علم المربعات کا ایک سوال اخبار دبدبہ سکندری (رام پور) میں شائع کرایا کہ کوئی ریاضی داں اس کا جواب دے۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب شائع کروایا اور ساتھ ہی جواب کے لیے اپنی طرف سے ایک سوال شائع کروایا۔ ڈاکٹر ضیاء الدین کی نظر سے جب یہ سوال گزرا تو انہیں یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ ایک مولوی نے نہ صرف ان کے سوال کا جواب دے دیا، بلکہ اپنی طرف سے ایک سوال کا جواب شائع کرایا، لیکن مولانا امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی غلطی نکال کر ڈاکٹر صاحب کو اور حیرت میں ڈال دیا۔ ایک عالم دین ہوتے ہوئے نہ صرف دینی اور فقہی مسائل میں لوگوں کی رہنمائی کی، بلکہ زندگی کے جس شعبے سے سوال آیا، کماحقہ اس کا جواب دیا۔ وہ مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے ملکی اور سیاسی حالات پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔ اسلامی اقدار کے خلاف سازشوں کا قلع قمع کیا، چناں چہ ہندوؤں اور مخالف علماء کی جانب سے گائے کی قربانی موقوف کرنے کے حوالے سے جب معاملہ اٹھا تو آپ نے ایک رسالہ تصنیف کیا اور واشگاف انداز سے کہا کہ گاؤکشی اسلام کا طریقہ قدیمہ ہے، اسے ترک نہیں کیا جاسکتا۔

ایک عالم مفسر، محدث مفتی، فقیہ اور مفکر ہونے کے علاوہ شعر وادب کے میدان میں بھی آپ کسی سے پیچھے نظر نہیں آتے، اردو، فارسی اور عربی زبان میں آپ کا عشق مصطفیٰ ﷺ میں ڈوبا ہوا اور عارفانہ کلام اپنی مثال آپ ہے، آپ کے عربی زبان کی فصاحت وبلاغت پر اس وقت کے مسجد الحرام کے امام کے والد ابوالخیر میر داد مکی نے لکھا :مولانا بریلویؒ جیسے شیخ کے وجود پر میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں، بے شک میں نے علم اور فصاحت میں ان جیسا نہیں دیکھا۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں مرحوم (سندھ یونیورسٹی حیدرآباد) نے لکھا :اعلیٰ حضرت اپنے دور کے بے مثل علماء میں شمار ہوتے ہیں، ان کے فضل وکمال، ذہانت وفطانت کے سامنے بڑے بڑے علماء وفضلاء، یونیورسٹیوں کے اساتذہ، محققین، مستشرقین نظروں میں نہیں جچتے، مختصر یہ کہ وہ کون سا علم ہے جو آپ کو نہیں آتا تھا، وہ کون سا فن ہے جس سے وہ واقف نہیں تھے، شعر وادب میں بھی ان کا لوہا ماننا پڑتا ہے، اگر صرف محاورات، مصطلحات، ضرب الامثال اور بیان وبدیع جملہ تصانیف سے یک جا کرلیے جائیں تو ایک ضخیم لغت تیار ہوسکتی ہے۔

دنیائے اسلام کا یہ عظیم مجدد دین وملت 25 صفر المظفر 1340ھ /1921ء کو نماز جمعہ کے وقت دنیا سے رخصت ہوا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے دو عظیم فرزند حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خان اور مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان کے علاوہ خلفاء اور تلامذہ کی ایک کھیپ جلیل القدر علماء کی شکل میں چھوڑ گئے، جنہوں نے آپ کے مشن کو آگے بڑھایا اور دین متین کی لازوال خدمت انجام دی۔

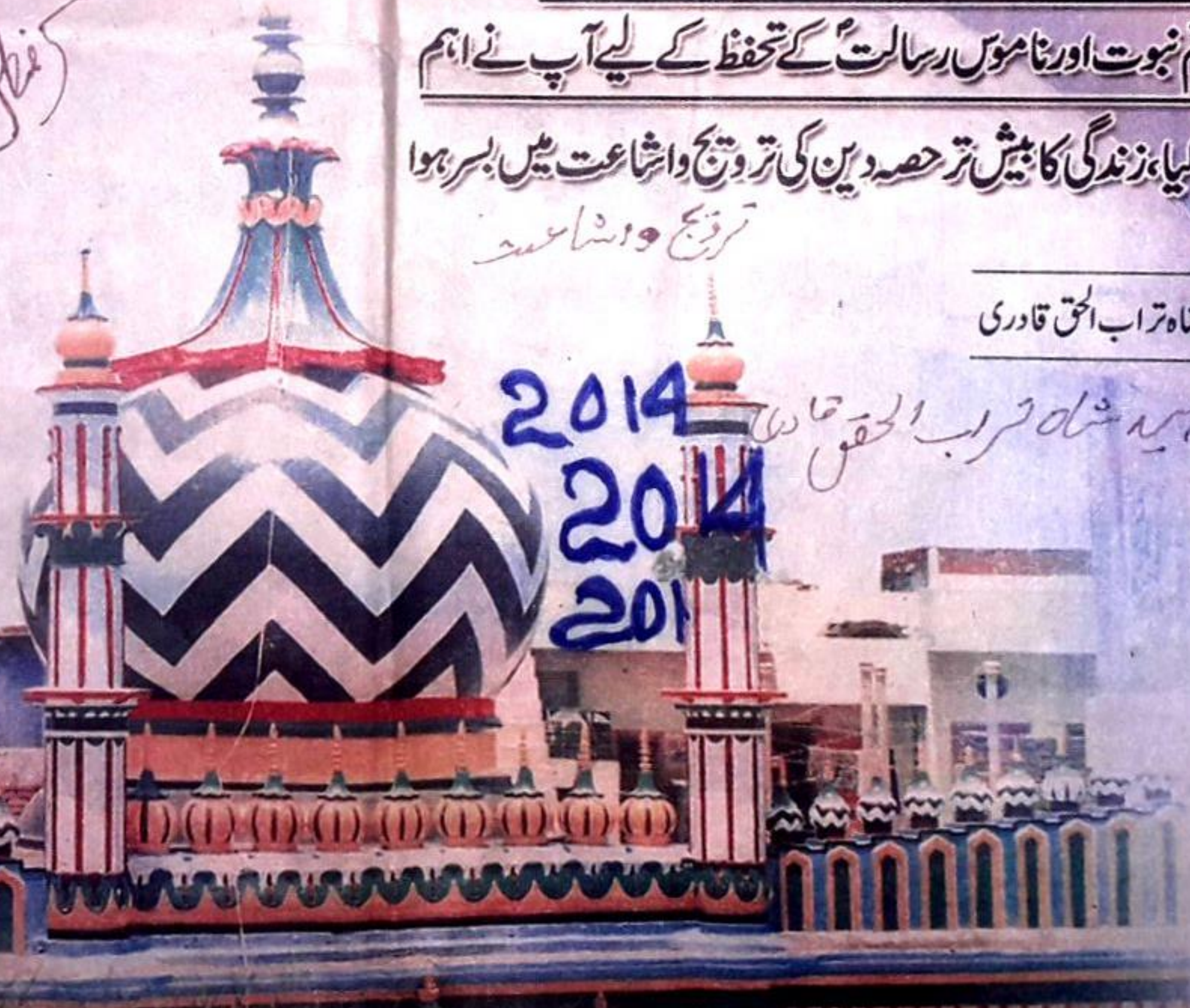
اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہمہ جہت شخصیت

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ہمہ صفات تھی آپ نے جس میدان میں بھی قدم رکھا، دنیا نے آپ کو اسی میدان کا شہسوار مانتے ہوئے سمجھا کہ شاید آپ نے اس فن کے حصول کے لیے تمام زندگی صرف کی ہے۔ علم ہیئت، توقیت، جفر، فقہ حدیث، منطق، فلسفہ، سائنس وغیرہ کے نہ صرف ماہر تھے بلکہ ہر فن میں خداداد علمی تحقیقی صلاحیتوں کے مالک تھے اور ہر فن میں ایک نئے انداز وفکر وبیان سے کتاب تحریر فرما کر دنیا سے اپنے قلم کا لوہا منوایا، اسی طرح نعت گوئی میں بھی آپ امتیازی شان کے مالک تھے، آپ عشق رسول ﷺ میں سرشار تھے، آپ کی تصانیف میں بھی عشق رسول ومحبت رسول ﷺ کے ایمان افروز جلوے نظر آتے ہیں۔ اس عشق ومحبت کے جلوؤں کی جھلکیاں آپ کے نعتیہ کلام کا مجموعہ مسمی تاریخی "حدائق بخشش" میں بدرجہ کمال پائی جاتی ہیں آپ کا کلام فصاحت وبلاغت، لطافت ونزاکت اور سلاست وروانی کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

صرف ایک ماہ میں حفظِ قرآن

جناب سید ایوب علی صاحبؒ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرتؒ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقف حضرات میرے نام کے آگے حافظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اس لقب کا اہل نہیں ہوں۔ سید ایوب علی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرتؒ نے اسی روز سے دور شروع کردیا جس کا وقت غالباً عشاء کا وضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرمالیا۔

ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بالترتیب بکوشش یاد کرلیا اور یہ اس لیے کہ ان بندگان خدا کا (جو میرے نام کے آگے حافظ لکھ دیا کرتے ہیں)



بریلی شریف (انڈیا) میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کے مزار کا بیرونی منظر

پنجر

افسانہ

قدیر غوثی (پہلی قسط)

وہ صدر کے بس اسٹاپ پر غالباً بس کے انتظار میں کھڑا تھا۔ اسے دیکھ کر شناسائی کی ایک لہری میرے دماغ کے گرد گھومنے لگی تو میں نے اسے غور سے دیکھا' چہرے مہرے سے تو وہ اشرف ہی لگ رہا تھا مگر جسمانی طور پر وہ اس سے یکسر مختلف تھا' میں جس گاؤں کے سرکاری اسکول میں ٹیچر تھا وہ نویں جماعت تک میرا شاگرد رہا تھا۔ سرخ سفید گول مٹول سا اشرف اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھا جو مقامی زمیندار کی زمینوں پر کام کرتے تھے۔ پڑھنے کے معاملہ میں وہ خاصا ہونہار' ذہین' جذباتی اور حساس بچہ تھا۔ وہ جتنی عزت میری کرتا تھا اس سے زیادہ وہ میرا پسندیدہ شاگرد تھا۔ نویں جماعت کا امتحان پاس کر کے وہ فارغ ہوا ہی تھا کہ ایک اتفاقیہ حادثے میں اس کے والدین ہلاک ہو گئے' اس جیسے حساس بچے کیلئے یہ حادثہ کسی قیامت تھی۔ 10 بارہ دن تو وہ گھر سے نکلا ہی نہیں تو میں اس کی خیر خبر لینے اس کے گھر گیا' اس کا چہرہ اور آنکھیں دونوں ہی سوجھی ہوئی تھیں۔ چند دنوں بعد ہی اس نے سکول چھوڑ کر ایک پرچون کی دکان پر ملازمت کر لی تو مجھے اس جیسے ہونہار طالب علم کا اس طرح اسکول چھوڑ دینا قطعی پسند نہیں آیا۔ میں اسے دوبارہ اسکول میں داخلے کیلئے آمادہ کرنے کیلئے گیا تو وہ رو پڑا۔ اماں' ابا چلے گئے اب کون مجھے روٹی کھلائیگا' کون پانی پلائیگا' کس کے سینے پر سر رکھ کر میں سوؤں گا' نہیں ماسٹر جی نہیں اب تو سب کچھ مجھے خود ہی کرنا پڑیگا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس 16 سال کے بچے نے جو قد کاٹھ نکالنا شروع کیا تو پورا گاؤں دیکھتا رہ گیا۔ بیس 22 سال کی عمر میں 6 فٹ سے نکلتا قد' جسم ایسا تندرست' توانا اور صحت مند جسے گاؤں کی زبان میں ''کڑیل جوان'' کہا جاتا ہے۔

وہ کڑیل جوان اس دوران مختلف کام کرتا رہا۔ کوئی 5 سال پہلے کی بات ہے کہ وہ ایک دن میری کلاس میں آیا اور سلام کر کے ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ میں نے اشارے سے اسے قریب بلایا۔ کیا بات ہے اشرف' خیریت تو ہے۔

ماسٹر جی! میں شہر جا رہا ہوں۔ وہاں میرا ایک دوست تولیہ فیکٹری میں کام کرتا ہے' اس نے میرے لئے بھی جگہ نکال لی ہے' بس آپ کو سلام کرنے آیا تھا۔ آج 5 سال بعد جو چہرہ لئے میرے سامنے کھڑا تھا اب وہ قابل رشک صحت کا مالک سوکھ کر ہڈیوں کا پنجر نظر آ رہا تھا۔ میں شناسائی ناشناسائی کے گرداب میں ہی تھا کہ اس نے مجھے دیکھ لیا اور تقریباً دوڑتا ہوا میرے پاس آیا۔

ارے ماسٹر جی' آپ!

اس کے لہجے میں حیرت اور خوشی دونوں شامل تھیں۔

ہمارے شہر آنے پر پابندی تو نہیں ہے' نہیں جی نہیں' مگر آپ یہاں کیسے؟

میاں! اس سال سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوئے تو یہاں ایک پرائیویٹ اسکول میں جاب مل گئی سو شہر چلے آئے مگر تم؟

میں کیا؟

یہ تم نے اپنی حالت کیا بنائی ہے۔

کیسی حالت

یہ تم اشرف خان سے پنجر خان کیسے بن گئے۔

جی بس' بن گیا۔

اس نے شرمندہ سے لہجہ میں کہا' دیکھو میاں جی! دنیا میں کوئی کام جی بس' نہیں ہوتا ہر کام کے پیچھے کوئی نہ کوئی ضرورت ہوتی ہے۔ ماسٹر جی (اس نے افسردہ لہجہ میں کہا) کچھ کام ایسے بھی ہوتے ہیں جو خود بخود اپنی مرضی سے ہو رہے ہوتے ہیں' بندے کو پتا ہی نہیں چلتا۔ یہ سب کیوں' کیسے ہو رہا ہے۔

اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ تم یہاں آ کر کسی موذی مرض کا شکار ہو گئے ہو۔

نہیں جی' اللہ نہ کرے' میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔

کوئی نشہ' کوئی لت؟

میں نے بات قصداً ادھوری چھوڑتے ہوئے کہا۔

کیسی باتیں کرتے ہیں ماسٹر جی آپ کو پتا ہے میں نے تو کبھی سگریٹ کو بھی ہاتھ نہیں لگایا۔ ابھی بھی کوئی بات نہیں' اللہ کا شکر ہے۔ تینوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھاتا ہوں مگر آپ ایسے عجیب و غریب قسم کے سوالات کیوں کر رہے ہیں۔

اس لئے کہ تم نے خود اپنے آپ کو عجیب و غریب بنا لیا ہے۔ سوچنے کی بات تو ہے کہ ہم نے 5 سال پہلے گاؤں سے ایک کڑیل نوجوان بھیجا تھا وہ شہر آ کر مریل نوجوان کیسے بن گیا۔

چھوڑیں ماسٹر جی' آپ کن چکروں میں پڑ گئے' شہر میں تو پتا نہیں کیا کیا ہوتا رہتا ہے اگر سوچنے بیٹھ گئے تو عمر بھر ماتھے سے ہاتھ نہیں ہٹے گا۔

پھر بھی سوچنا تو چاہئے۔

ماسٹر جی! شہر کی تیز رفتار زندگی سوچنے کا موقع ہی کب دیتی ہے۔ یہاں تو بس چلتے رہو' چلتے رہو' بس ذرا رکے تو لوگ اٹھا کر کچرے کے ڈھیر میں پھینک دیتے ہیں۔

وہ چپ ہوا تو ایک نیا نکتہ ذہن میں گڑبڑ کرنے لگا۔

اچھا یہ بتاؤ تم آج کل رہ کہاں رہے ہو۔

اسی دوست کے پاس کورنگی میں ایک کمرہ کرائے پر لیا ہوا ہے' دو چار پائی جتنی جگہ ہے ایک چارپائی اس کی' ایک میری بس۔

وہاں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے۔

پہلے تھا' اب نہیں تھا۔

میں سمجھا نہیں۔

وہاں گندگی بہت ہے' ٹوٹی ہوئی سڑکیں' ابلتے گٹر' جا بجا گندگی کے ڈھیر جن پر بھنبھناتی مکھیاں اور مچھر' آس پاس کھالوں کے گودام جن سے ہر وقت تعفن اٹھتا رہتا ہے۔

ارے توبہ ہے' تم ایسی گندی جگہ کیسے رہ رہے ہو۔

شروع شروع میں تو بہت تکلیف ہوئی' مچھروں اور تعفن کی وجہ سے رات بھر نیند نہیں آتی تھی اب اللہ کا شکر ہے عادی مجرم بن گئے ہیں۔

عادی مجرم' وہ بھی شکر کے ساتھ' وہ مسکرایا۔

ہاں! اب تو عادت ہو گئی ہے' اب کچھ محسوس نہیں ہوتا' رات بھر آرام سے سوتا ہوں۔

اچھا اشرف میاں ہم ایک کام سے جا رہے تھے تمہیں دیکھا تو قدم خود بخود رک گئے' اللہ جانتا ہے دل خوش ہو گیا' اب تو تم سے ملاقات رہے گی۔

آپ کو دیکھ کر مجھے بھی بہت اچھا لگا۔ اس شہر میں تو ہر شخص اجنبی لگتا ہے آپ تو اپنے ہیں۔ ویسے آپ رہ کہاں رہے ہیں۔

ابھی تک کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں بنا' ایک رشتہ دار کے یہاں مہمان ہیں۔

ماسٹر جی! میں روزانہ اسی وقت یہاں سے بس پکڑتا ہوں جب چاہیں مجھے ادھر ہی دیکھ لیں۔

اچھا میاں' ہم چلتے ہیں اب تو تم سے ملاقات ہوتی رہے گی۔

ضرور ماسٹر جی' ضرور۔

اس بات کو 15 بیس دن گزر گئے میں دو ایک بار ادھر سے گزرا بھی مگر اشرف نظر نہیں آیا۔ تیسری بار وہ مجھے نظر آ گیا۔

مجھے دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

میں تو کئی دن سے آپ کو دیکھ رہا ہوں۔

لو میاں' ہم نظر آ گئے۔

اگر آپ برا نہ مانیں تو چائے پینے کا موڈ ہو رہا ہے۔

اس برائی میں بھی بڑی مٹھاس ہے۔

ویسے بھی آج ہمیں کوئی ضروری کام تو ہے نہیں' آج تم سے ہی گپ شپ ہو جائے' آؤ۔

(جاری ہے)

تبصرہ کتب

تبصرہ کیلئے دو کتابیں بھیجئے

نام کتاب: ہر طرف محبت ہے
شاعر: سعید واثق
قیمت 200 روپے
ناشر: دعا پبلی کیشنز 25۔ سی لوئر مال لاہور

سعید واثق کا شمار موجودہ دور کے ان مقبول نوجوان شعراء میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنے مخصوص لب و لہجے کی بنیاد پر ادبی دنیا میں مقام حاصل کیا اور ان کا نیا مجموعہ کلام ''ہر طرف محبت ہے'' حال ہی میں شائع ہوا ہے جو گھٹن کی موجودہ فضا میں ہوا کے تازہ جھونکے کے مترادف ہے۔ ان کی شاعری میں فکر اور جذبہ کی وہ گہرائی موجود ہے جس کا ایک اچھے شاعر کے کلام میں ہونا بہت ضروری ہے۔

سفر کے لطف سے محروم ہو نہ جائے کہیں
اسے بھی راستہ معلوم ہو نہ جائے کہیں
یہ سوچ کر ہی محبت سے دور رہتا ہوں
کہ ہجر پھر مرا مقسوم ہو نہ جائے کہیں

یہ کتاب اس قسم کے سینکڑوں اشعار سے مزین ہے جو ہر طبقہ فکر کے قارئین کی توجہ کا محور بنیں گے۔ سعید واثق بنیادی طور پر غزل کے میدان کے کھلاڑی ہیں جو اپنی خوبصورت بحروں اور خاص طور پر چونکا دینے والے ردیف کی وجہ سے پڑھنے والے کو فوراً اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔

وہ اک دن لوٹ آئے گا' یہ خوش فہمی رہی ہم کو
ہمارا دکھ بٹائے گا' یہ خوش فہمی رہی ہم کو
اگر ہم نے کہا تو وہ ہمارے پیار کی خاطر
زمانہ چھوڑ آئے گا' یہ خوش فہمی رہی ہم کو

سعید واثق کی اس کتاب میں شامل تمام غزلیں اور نظمیں انتہائی سادہ اور عام فہم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کتاب کے بیشتر اشعار فوری طور پر دل میں اتر جاتے ہیں۔

یہ ٹھیک ہے میں عام سا انساں نہیں مگر
صحرا کا راز ہوں نہ سمندر کا بھید ہوں

''ہر طرف محبت ہے'' سے قبل سعید واثق کے چار مجموعہ ہائے کلام شائع ہو چکے ہیں' جنہیں بے پناہ مقبولیت اور پذیرائی حاصل ہوئی۔ ''کہاں ہوتے ہو؟'' ''سب بھول چکا ہوں'' ''تمہارا عکس ہوں میں'' اور ''دل میں تم مہکتے ہو'' چاروں کتابیں اپنی جگہ اہم ہیں تاہم اس نئے مجموعہ کلام میں ایک نیا سعید واثق دکھائی دیتا ہے۔ جس کے شعروں کی کرافٹنگ پہلے سے زیادہ مضبوط اور دلکش ہے۔ سعید واثق کا شعری اسلوب خالصتاً ان کا اپنا ہے اور وہ اپنے مخصوص انداز کی وجہ سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔

یہ آسرا' یہ سہارا تو صرف وقتی ہے
اگر وہ ہے بھی تمہارا تو صرف وقتی ہے
مجھے خبر ہے کئی غم ہیں تاک میں میری
کہ اس کو دل سے اتارا تو صرف وقتی ہے

یقیناً واثق کا نیا مجموعہ کلام نہ صرف قارئین کی توجہ کا مرکز بنے گا بلکہ نئے شعری رجحانات میں بھی ایک سنگ میل کی حیثیت سے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

نام کتاب: شاہراہ طریقت
مصنف: علامہ صوفی غلام سرور شباب قادری
قیمت 250 روپے
ملنے کا پتہ: جہانگیریہ محلہ اسلام گھر حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ

علامہ صوفی غلام سرور شباب قادری اپنی کتاب شاہراہ طریقت کے ابتدائیے میں لکھتے ہیں کہ روح اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکتی ہے۔ روح اللہ تعالیٰ کی آواز سن چکی ہے۔ روح تو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کر چکی ہے۔ ہمیں صرف اتنا کام کرنا ہوگا کہ ہم مادی جسم کو اصل نہ سمجھیں بلکہ یہ ادراک حاصل کریں کہ مادی جسم روح کا لباس ہے۔ جب ہماری اصل یعنی ہماری روح سامنے آ جاتی ہے تو روح کے ذریعے ہم بھی اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر اس کی ربوبیت کا اقرار کرتے ہیں۔

تصوف میں اپنی اصل یعنی روح کو تلاش کرنے کا طریقہ مراقبہ بتایا جاتا ہے۔ مراقبہ سے مراد اندرونی تلاش اور ڈھونڈنا ہے۔ رسول اللہ نے غار حرا میں مراقبہ کیا' تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا مطالعہ کریں' ہر پیغمبر نے خود تفکر کیا اور تفکر کی دعوت دی۔ مراقبہ حضور نبی کریم کی غار حرا کی سنت ہے۔ مراقبہ و مکاشفہ کے ذریعے اپنی روح سے واقف بندہ غیب کی دنیا میں داخل ہو کر وہاں کی تمام مخلوقات مثلاً جنات اور فرشتوں کا مشاہدہ کرتا ہے اور یوں بتدریج اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ کرتا ہے کیونکہ اس کی روح ازل میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ چکی ہے۔

جب کوئی فرد کسی روحانی بزرگ کا طالب ہوتا ہے۔ یعنی اس کے حلقہ ارادت میں آ جاتا ہے تو پھر روحانی استاد یعنی پیر و مرشد کی روحانی اولاد تصور کیا جاتا ہے۔ مرید اور پیر و مرشد کا رشتہ استاد اور شاگرد' اولاد اور باپ کا ہے۔ مرید اپنے مرشد کا عاشق اور دیوانہ ہوتا ہے۔ اور مرشد مرید کی افتاد طبع کے مطابق تربیت کرتا ہے۔ نشیب و فراز اور سفر کی صعوبتوں سے گزار کر اس مقام پر پہنچا دیتا ہے جہاں پر سکون اس کا احاطہ کر لیتا ہے۔

اس مختصری کتاب ''شاہراہ طریقت'' میں انہی اسباق' ذکر اذکار' مراقبات' عبادات و ریاضات کے بارے میں مکمل آگاہی دی گئی ہے۔

نام کتاب: خلوت جاں کی در بدری
مصنف: طارق صحرائی
قیمت: 120 روپے
ناشر: اظہار سنز اردو بازار لاہور

خلوت جاں کی دربدری کے مصنف طارق صحرائی لکھتے ہیں کہ ہم ایک جگہ سب ضرور رہتے ہیں' مثلاً دوست' فیملی اور آفس وغیرہ۔ مگر دنیا میں ہر ایک حس روح تنہا ہے' اس کے وجود سے منسلک اس کا ایک اپنا ہی مخصوص رول ہے' جس طرح بارش درخت ہوا بے جان فطری عمل ہے مگر انتہائی قریب انسانی زندگی کے حسن کا ایک حقیقی رول ہے۔ میں انسان اور فطرت کے ان شاہکار کو ایک آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

میرا برق دل تیری چاہتوں کا وہ مسافر ہے
جیسے سورج کا حسن سیارہ زمین کی حسین جھیلوں ہیں

انسان دنیا میں اپنے رول سے ہٹ کر کچھ کرنا چاہ رہا ہے اس لئے نقصان اٹھا رہا ہے یا بے خودی میں انسانی زندگی کے حسن کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ ان سب صورتوں میں آدم زادے کی ہی بے بسی ہے۔

جہاں میری شب بسری تھی اب کوؤں کا ڈیرا ہے
زندہ بے کفن آدم زاد فٹ پاتھ پر احتجاج سنا رہا ہے

میں نے شعور کی روشنی کی جانب جب سفر شروع کیا تو راستے میں تنہائی کے طوفانوں اور آگ و قہر سے میرا سامنا تھا۔ میں نے انتہائی جرأت سے سامنا کیا پھر ایک نئے وجود سے ایک حقیقت نے جنم لیا پھر ذہنی تنہائی کے بطن سے شعور نے جنم لیا۔

اک خاموش نغمہ سی اٹھا ہے میرے دل سے
صحرا کی تنہا سفری میں دل کی شناسا روا ہے تنہائی

یہ وہی حقیقت ہے جس کی روشنیوں کے الفاظ میری غزلوں میں چمکتے ہیں۔ یہ روشنیاں کبھی انسانی زندگی کے دور ماضی' کبھی حال' کبھی مستقبل میں انسانی زندگی کی طرف جانب سفر ہے تو کے بغیر وجد کی کیفیت نہیں ہے کلام بھی ممکن نہیں ہے پھر اندر کی دنیا کے یہ جذبات جو اس صحرا میں تنہا پھول کو مرجھانے نہیں دیتے بلکہ توانائی بخشتے ہیں۔ یہی میری حس کی طاقت ہے جس سے آدم زادوں کے بے بس چہروں سے آشنائی ملتی ہے۔

پاکستان قدرت کے دلکش رنگوں کی خوبصورت سرزمین

عارف محمود ایل

فطرت نے انسان کو اس کی حسین جمیل کی تکمیل اور ذوق استحسان کی تروتازگی کیلئے جس قدر لازوال خزانے عطا کئے ہیں اگر انسان ان پر غور کرنے لگے اور فطرت کے اس حسن کو اپنے دل میں جذب کرنے لگے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ خود بھی انتاہی حسین انتاہی جاذب نظر نہ بن جائے۔

"پنجاب کا چھوٹا سا شہر کلر کہار"

کلر کہار شہر چکوال سے سرگودھا جانے والی سڑک پر بالکل موٹر وے کے ساتھ واقع ایک خوبصورت تاریخی قصبہ ہے یہاں سب سے پہلے گھڑ یوک قوم آباد ہوئی جو ایک متوسط زمیندار خاندان تھا آج بھی اس قوم کے چند گھرانے کلر کہار میں آباد ہیں بعد میں بوچھال کلاں اور بوچھال خورد سے اعوان گھرانے اور نور پور سیتھی سے سکھیر اقوام اور پنیال قوم کے افراد کلر کہار میں آباد ہو گئے۔ کلر کہار کا پہلا نام "کہار" تھا جس کے معنی ڈھوک یا ڈیرہ کے ہیں۔

بعدازاں یہ نام کلاح کہار سے بگڑتا بنتا کلر کہار کے نام پر مختص ہو گیا۔ کلر کہار سطح سمندر سے تقریباً 4 ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ ضلع خشاب، ضلع چکوال، تلہ گنگ کی سڑکوں کا مرکز ہے۔

حضرت بابا فرید مسعود گنج شکرؒ (593ء،611ء) کا بھی اسی علاقے میں گزر ہوا جو سیر و سیاحت، تزکیہ نفس و تبلیغ اسلام کے سلسلے میں آئے اور بعدازاں اجودھن چلے گئے حضرت سخی سلطان باہوؒ (1038ء،1102ء) چلہ کشی کیلئے کلر کہار پہاڑی پر آئے تھے۔ پہاڑی سے ملحقہ مشرقی جانب چھوٹی سی کوٹھری موجود ہے جس میں آپ نے چلہ کشی کی تھی۔

اونچی پہاڑی پر ایک مزار سخی آہو باہو بھی ہے یہ حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی (بغداد والے) کے دونوں پوتوں کا بتایا جاتا ہے۔ جو تبلیغ دین کے سلسلے میں اس علاقے میں آئے تھے اور کناس نامی قصبہ میں ہندوؤں کے ہاتھوں (544ء) میں شہید ہوئے۔

وادی کلر کہار کو "وادی طاؤس" بھی کہا جاتا ہے جہاں آج بھی موروں کا راج ہے۔ ملکانہ اور موتی کے باغات میں اب موروں نے ہجرت شروع کر دی ہے کیونکہ آئے دن سیاحوں کا رش ہوتا جا رہا ہے۔

"پنجاب کی برفیلی بستی چھتر"

روشنیوں کے شہر اسلام آباد سے جانب شمال 20 کلومیٹر کے فاصلے پر چھتر کی سحر انگیز بستی دعوت نظارہ دیتی ہے۔ اسلام آباد کے پہلو میں شاہراہ کشمیر پر رواں دواں ندی کے کنارے دل نشیں وادی چھتر وسیع و عریض رقبے پر پھیلی ہوئی ہے۔ ماضی میں چھتر کی شہرت گل و گلزار سدا بہار اشجار اور لوکاٹ کے باغات پر انحصار کرتی تھی لیکن ماضی قریب میں چھتر کی انوکھی وادی کو تفریحی مرکز کی حیثیت سے شاہراہ ترقی پر گامزن کر کے اسے بانکپن کے جداگانہ شہکار سے ہمکنار کر دیا گیا ہے۔ روانی اور ندی میں پانی کی فروانی نے چھتر کی افادیت کہیں زیادہ اجاگر کر دی ہے۔

اونچی آبشار، جدید پارک، خوبصورت جھولے، ہرن اور کہیں موروں کی چہکار، ریستوران، سوئمنگ پول کی سہولت دستیاب ہے۔ چھتر کا چھوٹا سا بازار اور سدا بہار اشجار نے چھتر کا حسن دوبالا کر دیا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سے مری کی حدود کا آغاز ہوتا ہے۔ چھتر سے آگے 5 کلومیٹر فاصلے پر وادی سالگراں میں شاہراہ کشمیر پر ایک صدی قبل پختہ اور تراشیدہ پتھر کا شاہکار تاریخی پل تعمیر کیا گیا تھا۔ عہد حاضر میں پنجاب ٹورازم نے کار پارکنگ اور کشادہ لان کے ساتھ خوبصورت ریستوران کا ایک اضافہ کیا ہے۔ سالگراں کی دلفریب وادی کبھی کبھی مرغان چمن اور چرند پرند کی نغمہ سرائی سے معمور ہوتی ہے۔ مرغزاروں اور وسیع و عریض سبزہ زاروں کے دامن میں زمانہ قدیم کی پن چکی عہد رفتہ کی یادگار علامت ہے۔ اس سے آگے تریٹ اور ننکوٹ کی خوبصورت بستیاں بھی قابل دید ہیں۔ یہاں کی آب و ہوا تریٹ کے حسن میں اضافہ کا باعث ہے۔

"پنجاب میں برف کی سفید چادر اوڑھے ملکہ کوہسار مری"

مری قدرت کا ایک ناقابل فراموش شاہکار ہے۔ قدرت کے اس نگار خانے میں موجود ہر تصویر دل کو موہ لینے والی ہے ان سرسبز و شاداب پہاڑوں کے دامن میں خوبصورت وادیاں شہزادیوں کی طرح سجی بیٹھی ہیں اور افراز کوہ کھڑے ہرے بھرے درخت انہیں دزدیدہ نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ گیت گاتی ندیاں اور گنگناتے چشمے سرسنگیت کی محفل سجائے بیٹھے ہیں۔

"مری" پنڈی پوائنٹ سے کشمیر پوائنٹ تک پھیلا ہوا ہے

جن کا درمیانی فاصلہ تقریباً 8 کلومیٹر ہے۔ پنڈی پوائنٹ رات کے وقت راولپنڈی اور اسلام آباد کی جگمگاتی روشنیوں کا نہایت دلفریب نظارہ پیش کرتا ہے۔ پنڈی پوائنٹ سے لارنس کالج، گھوڑا گلی، لوئر ٹوپا اور اپر ٹوپا کی سمت جایا جا سکتا ہے۔ یہاں سے ہمالیہ کی ڈھلواں پہاڑیاں پس منظر میں بہت خوبصورت نظارہ پیش کرتی ہیں۔

دوسری طرف کشمیر پوائنٹ کو صنوبر کے درختوں گورنمنٹ ہاؤس، باغ شہیداں اور محکمہ جنگلات کے پکنگ اسپاٹس نے "مری" کا شاندار تفریحی مقام بنا دیا ہے۔ برف سے ڈھکی ہوئی ہمالیہ کی چوٹیاں اور ان کے نیچے سینٹ ڈینیز سکول یہاں آنے والوں کیلئے نہایت دلکش مناظر پیش کرتے ہیں۔ پتریاٹہ "مری" کی مقامی تفریحی گاہوں میں سے ایک اہم اور خوبصورت تفریح گاہ ہے یہ مقام "مری" کی پہاڑیوں کی مخالف سمت میں سطح سمندر سے 7 ہزار 2 سو 87 (7287) فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ پتریاٹہ کا پہاڑی سلسلہ اپنی پوزیشن کے مطابق دریائے جہلم کے کنارے سے بلند ہونا شروع ہو جاتا ہے اور جنوب مغربی سمت میں اپنی انتہائی بلندی حاصل کرنے کے بعد اس کی 16.17 میل لمبی پنی سواں ندی کو قطع کرتی 13 ٹن کی پہاڑی سے ہوتی ہوئی اور میدانی علاقے سے گزرتی ہوئی تھامیر سلسلہ کوہ تک چلی جاتی ہے۔ "مری" کا موسم اس کی معیشت میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہاں کی خوشگوار آب و ہوا گرمیوں میں سیلانی علاقوں کے باشندوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور یہاں کے دلفریب مناظر کا حسن غیر ملکی سیاحوں کو دعوت نظارہ دیتا ہے۔ اسی موسم کی بدولت مری کے گھنے جنگلات علاقائی معیشت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بہار کا موسم یہاں پر وسط مارچ سے شروع ہوتا ہے اور مئی کے آخر تک جاری رہتا ہے۔ مارچ کا آغاز بادلوں بارشوں اور ژالہ باری کیلئے مخصوص ہوا ہے مری میں موسم گرما مختصر مدت کیلئے آتا ہے۔ موسم گرما مئی کے اواخر سے جولائی کے اوائل تک جاری رہتا ہے۔ موسم خزاں وسط ستمبر سے شروع ہو کر سردیوں کے آغاز تک جاری رہتا ہے۔ جب درختوں کے ارغوانی پتے گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ مری میں برسات وسط جولائی سے شروع ہو کر اگست کے آخر تک جاری رہتی ہے۔

"آزاد جموں و کشمیر کا دارالخلافہ مظفر آباد"

مظفر آباد آزاد کشمیر کا دارالحکومت ہے اور یہ دریائے نیلم اور دریائے جہلم کے سنگم پر واقع ہے۔ یہ راولپنڈی سے 138 کلومیٹر اور ایبٹ آباد سے 70 کلومیٹر پختہ سڑک کے ذریعے منسلک ہے۔ اس کے شمال میں کاغان، گلگت اور جنوب میں ضلع پونچھ، باغ، مشرق میں مقبوضہ وادی کشمیر، مغرب میں مانسہرہ اور ایبٹ آباد کا علاقہ واقع ہے "مظفر آباد" کو ایک مشہور قبیلہ کے سربراہ سلطان مظفر خان نے 1662ء میں آباد کیا۔ شہر کا نام ان ہی کے نام سے موسوم ہے جبکہ اس سے پہلے اسے چکڑی بہک یا ضلع پہاڑ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مقام وادی نیلم جانے والے سیاحوں کیلئے باب اول کی حیثیت رکھتا ہے۔

"مظفر آباد کے قریبی سیاحتی مقامات شہید گلی"

مظفر آباد سے 16 کلومیٹر کے فاصلے اور سطح سمندر سے 4500 فٹ بلندی پر واقع ہے۔ محکمہ سیاحت نے یہاں پر سیاحوں کو رہائشی سہولت فراہم کرنے کیلئے ایک ریسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا ہے یہاں پہنچ کر آپ صاف ستھری فضاؤں کے جھونکوں سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں اور مظفر آباد شہر کا پرکشش روپ بھی دیکھ سکتے ہیں۔ یہاں سے 4 کلومیٹر اوپر سحر آگیں سیاحتی مقام سری کوٹ بھی واقع ہے۔

"پیر چناسی"

مظفر آباد شہر سے تقریباً پونا گھنٹہ کے سفر کے بعد آپ 9000 فٹ بلند مقام پر پیر چناسی پہنچ سکتے ہیں۔ اس مقام پر آپ فطری نظاروں سے حقیقی طور پر اپنے لمحات کو یادگار بنا سکتے ہے۔ بلکہ دوران سفر بھی آپ بلندیوں پر بل کھاتی سڑک کے ذریعے تفریحی شادمانیاں سمیٹ سکتے ہیں۔ پیر چناسی صحت افزاء مقام بھی ہے اور پرسکون اور فطرت کی رعنائیوں کا مرقع بھی ہے۔ اگر آپ کوہ نوردی کے شائق ہیں تو پھر یہاں سے تقریباً 12 کلومیٹر پر پیر سہی مارکہ پروگرام بنائیں۔ جہاں کی سیر کے لمحات آپ کو بھی بھرپور تفریح فراہم کریں گے۔ اس کے علاوہ پیر چناسی کے دامن میں واقع مشکی ہسکی، کلس سیری درہ اور گیدر وغیرہ ایسے مقامات کوہ نوردی کے شائقین کیلئے موزوں ہیں۔

"پٹکہ"

مظفر آباد سے 17 کلومیٹر کے فاصلے پر یہ مقام ایسے سیاحوں کیلئے اچھی تفریح گاہ کی حیثیت رکھتا ہے جو مظفر آباد پہنچ کر ہی قریبی جگہ پر اپنے لمحات کو تسکین بخش بنانے کے خواہشمندوں یا پھر جو سیاح وادی نیلم جا رہے ہوں۔ اس مقام پر رک کر چھوٹی سی پرندہ گاہ اور ٹراؤٹ فش فارم، دیکھ سکتے ہیں اور چیڑ کے گھنے درختوں سے چھنتی کرنوں اور فرحت بخش ہوا کے ہلکوروں سے محظوظ ہو سکتے ہیں۔

"قلعہ اسود"

چکڑی بہک کی تاریخ قلعہ اسود بھی عیاں ہوتی ہے۔ یہ قلعہ جسے بلیک فورٹ بھی کہا جاتا ہے قدیم فن تعمیر کی ایک درخشاں مثال ہے اس قلعہ کی تعمیر 1652ء سے بھی قبل ہوئی ہے اس قلعہ کو پرانے دور میں فوجی مقاصد کی غرض سے تعمیر کیا گیا تھا اور آج بھی یہ خفیہ مقاصد کیلئے استعمال ہوتا ہے اس قلعے کے ساتھ ایک زہیلا سرائے بھی تھی جو کہ شاید ملکہ نور جہاں کا محل تھا لیکن 1835ء کے مسٹر ہیوگل کے سفرنامے میں یہ تحریر ہے کہ یہ شاید ایک مقبرہ تھا جو کہ اب کھنڈرات کی شکل اختیار کر گیا ہے۔

"دریکاں بکر دائی"

گڑھی حبیب اللہ سے 10 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع یہ جگہ خوبصورت مناظر، گھنے جنگلوں، سرسبز پہاڑوں اور بیشمار چشموں کی سرزمین ہے جہاں ہریالی ہی ہریالی چھائی ہوتی ہے۔

"سرحد کا بالاکوٹ"

بالاکوٹ کا یہ تاریخی شہر 2 حصوں میں تقسیم ہے درمیان میں دریا اپنی آب و تاب سے بہتا ہے۔ مشرقی حصہ گرلاٹ اور مغربی جگہ گراں کہلاتا ہے۔ دونوں حصوں میں آبادی بہت ہے اچھے مکانات عمدہ ہوٹل موجود ہیں ان دونوں آبادیوں کے درمیان رابطہ 2 پلوں کے ذریعے ہے۔ شہر کے مشرقی حصہ کے مضافات میں نزاہ، ڈھیریاں خواص ہیں مغربی بستی کے ساتھ پوڑی، بلیانی وغیرہ ہیں۔

بالاکوٹ جو شہداء کی سرزمین ہے وادی کاغان کا سب سے بڑا اور مشہور شہر ہے۔ یہ شہر وادی کاغان کا دروازہ اور تعلیمی، ثقافتی اور تجارتی مرکز ہے۔ بالاکوٹ جو کچھ عرصہ پہلے ایک چھوٹا سا قصبہ تھا لیکن اب ایک چھوٹے سے لیکن صاف ستھرے اور اجلے شہر میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اس شہر کی سیاحتی حیثیت کچھ بھی ہو سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کے عظیم اسمائے گرامی نے اس کو جو عزت، توقیر اور لازوال شہرت عطا کی ہے وہ ابدی حیثیت کی حامل ہے۔ یہ انہی مجاہدین اسلام کا فیضان ہے کہ یہ شہر صدیوں سے برصغیر کے مسلمانوں کیلئے خصوصی توجہ عقیدت اور محبت کا مرکز رہا۔ دردمند دل رکھنے والے اور ان عظیم مجاہدین سے عقیدت رکھنے والے اس کی خاک کو آج بھی آنکھوں سے چھونے کو فخر خیال کرتے ہیں۔

"کیوائی"

کیوائی انتہائی خوبصورت گاؤں ہے یہ گاؤں بھی خاصی آبادی رکھتا ہے۔ لیکن ساری آبادی اس کے چاروں اطراف کھڑے اونچے اونچے پہاڑوں پر بکھری ہوتی ہے یہ گاؤں چند برس پہلے بہت پسماندہ تھا اب چند برس سے سادات خاندان کی کاوشوں سے کئی بنیادی سہولتیں میسر آ گئی ہیں۔

"شوگراں"

جو سطح سمندر سے ساڑھے 7 ہزار فٹ بلند ہے اتنی بلندی پر واقع ہونے کی وجہ سے یہاں شدید گرمی کے دنوں میں بھی ایک تسکین بخش خنکی اور ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے یہاں پائن پارک انتہائی خوبصورت ہوٹل ہے متعدد ریستوران اور چھوٹی چھوٹی دکانیں بنی ہوئی ہیں جن میں روزمرہ ضرورت کی اشیاء تھوڑے مہنگے داموں پر فروخت ہوتی ہیں۔ شوگراں سے تھوڑی بلندی پر کوہ مکڑا اور پایہ ہیں جہاں وسیع مرغزار پھیلے ہوئے ہیں یہ خوبصورت جو سیاہ رنگ برنگ کے خودرو جنگلی پھولوں اور قیمتی جڑی بوٹیوں کا مسکن ہیں۔

"جھیل سیف الملوک"

صوبہ سرحد میں ایک نہایت دلفریب اور سحر طراز جھیل سیف الملوک ہے جو ہر سال سیاحت کیلئے آنے والے ہزاروں افراد کی توجہ کا مرکز بنی رہتی ہے۔ قدرت نے اس جھیل کو ایسی بے مثال دلکشی سے نوازا ہے کہ اس کی ایک بار سیر کرنے والا اسے کبھی نہیں بھلا سکتا وادی ناران میں دلکش پہاڑوں کی آغوش میں واقع جھیل سیف الملوک ایسا فن پارہ دکھائی دیتی ہے جس کی نہایت ماہر مصور نے برسوں کی محنت کے بعد مکمل کیا ہو۔ موسم گرما میں اطراف کے پہاڑ سبز پیرہن زیب کر لیتے ہیں۔ اور موسم سرما میں یہی پہاڑ سفید برف کی چادر اوڑھ لیتے ہیں۔ یہ 2 صورتوں میں ان پہاڑوں کا حسین عکس جھیل کے چمکیلے پانی مسحور کن منظر جنم دیتا ہے۔

"سندھ کی منچھر جھیل"

سندھ کی ایک اہم جھیل منچھر جھیل ہے جو ضلع دادو میں واقع ہے۔ یہ پاکستان کی سب سے بڑی جھیل ہے۔ دادو شہر سے اس کا فاصلہ 35 کلومیٹر ہے۔ سیلاب کے زمانے میں جھیل کا رقبہ 29 ہزار ہیکڑ (60 مربع میل) رہ جاتا ہے بیضوی شکل کی اس جھیل کی زیادہ سے زیادہ گہرائی 16 فٹ ہے۔ اس جھیل کا پانی کیرتھر کے پہاڑوں سے برسات میں اور کچھ پانی دریائے سندھ سے دانستر اور اڑل نہروں کے ذریعے آتا ہے یہ پانی پمپوں کے ذریعے زراعت میں استعمال ہوتا ہے۔ ☆☆☆☆

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسینؓ ابتدا ہیں اسماعیلؑ

سید الشہداءؓ کی ظاہری زندگی قابل تعریف اور سیرت بے داغ تھی

فضیلت عارف

حضرت محمدؐ کے نواسے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہراؓ کے فرزند حضرت امام حسینؓ 3 شعبان 4ھ بمطابق 5 جون 626ء کو پیدا ہوئے۔ آپؓ حضرت حسنؓ سے 10 ماہ چھوٹے تھے۔ پیدائش کے بعد رسول اللہؐ نے آپؓ کو گود میں لیا اور کان میں اذان دی جبکہ ساتویں دن آپ کا نام حسینؓ رکھا گیا۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپؓ کا نام ''حرب'' رکھنا چاہتے تھے لیکن رسول اکرمؐ نے حسینؓ تجویز کیا اور آپؓ کے سر کے بالوں کے ہم وزن چاندی اللہ کی راہ میں خیرات کی۔

رسول اکرمؐ کو اپنے نواسے سے کس قدر محبت تھی اس کا اندازہ ان واقعات سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

آپؐ نماز کی ادائیگی کیلئے مسجد نبویؐ تشریف لائے تو آپؐ کی گود میں حضرت حسینؓ تھے۔ آپؐ نے انہیں اپنے قریب بٹھایا اور نماز پڑھانے لگے۔ آپؐ [illegible]ے میں گئے تو حضرت حسینؓ اٹھے اور آپؐ کی پیٹھ پر سوار ہو گئے۔ آپؐ نے اپنے نواسے کو نیچے اتارنے کے بجائے سجدے کو طویل کر دیا۔ نماز کے اختتام پر لوگوں نے معلوم کیا: ''یارسول اللہؐ آج سجدہ بہت طویل تھا، اس کی کوئی خاص وجہ؟'' آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''میرا نواسہ مجھ پر سوار ہو گیا تھا، میں نے اس کو ہٹانا مناسب نہ سمجھا بلکہ سجدے کو طویل کر دیا۔''

ایک مرتبہ آپؐ گوشہ دل اور لخت جگر حضرت فاطمہ الزہراؓ کے گھر کے قریب سے گزر رہے تھے تو آپ نے حضرت حسینؓ کے رونے کی آواز سنی۔ آپؐ فوراً اندر گئے اور فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مجھے حسینؓ کے رونے سے تکلیف ہوتی ہے؟''

آپؓ کی ظاہری زندگی قابل تعریف تھی اور سیرت بھی بے داغ تھی۔ آپؓ سخاوت، غرباء پروری، انسانی ہمدردی، فیاضی، فراخدلی، عفو اور دیگر تمام اخلاقی خوبیوں کا عملی نمونہ تھے۔

حضور اکرمؐ کے ایک صحابی حضرت امام حسینؓ کے زمانے تک زندہ تھے مگر زیادہ ہونے کے باعث سخت بیمار تھے۔ وہ جب بہت بیمار ہوئے تو حضرت امام حسینؓ ان کی عیادت کیلئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔ انہیں اپنی بیماری کی وجہ سے سخت تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔ اس کے باوجود انہیں اس کی کچھ زیادہ فکر نہیں تھی کیونکہ وہ جانتے تھے موت کا ایک دن مقرر ہے اور سب کو ایک دن فنا ہونا ہے۔ انہیں صرف اس بات کی فکر تھی کہ ان کے سر پر قرض کا بوجھ ہے اور موت کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ مقروض اس دنیا سے رخصت ہوں، وہ پریشان تھے۔ حضرت امام حسینؓ نے ان کی پریشانی کے بارے میں دریافت فرمایا تو انہوں نے اس کی وجہ بیان کر دی۔ آپؓ نے دریافت کیا قرضہ کتنا ہے؟ صحابیؓ نے بتایا: ''ڈیڑھ ہزار درہم۔'' حضرت امام حسینؓ نے فوراً کہا: ''آپ پریشان مت ہوں، میں آپ کا قرضہ ابھی ادا کر دیتا ہوں۔'' اور اپنے گھر واپس آ کر ان کا سارا قرض ادا کر دیا۔

حضرت امام حسینؓ بعض اوقات اس قدر فیاضی اور سخاوت کا مظاہرہ فرماتے کہ وہ نہ صرف مقروض ہو جاتے بلکہ وہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کیلئے کچھ بچانا بھی بھول جاتے۔

آپؓ عبادت و ریاضت میں بھی بہت زیادہ وقت صرف کرتے۔ آپؓ ساری ساری رات عبادت میں مصروف رہتے۔ آپؓ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آپؓ جب نماز کی ادائیگی کیلئے کھڑے ہوتے تو خدا کا خوف اس قدر طاری ہوتا کہ آپؓ کا چہرہ زرد ہو جاتا اور جسم تھر تھر کانپنے لگتا۔ آپؓ نے اپنی زندگی میں 25 حج پاپیادہ کیے۔ آپؓ عفو و درگزر میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔

حضرت امام حسینؓ کے سوانح حیات سے یہ حقیقت کھل کر ہمارے سامنے آ جاتی ہے کہ ان کی زندگی قرآن حکیم کی تعلیمات اور اسوۂ رسولؐ کی مظہر تھی۔ ان کے فکر و نظر کی آبیاری رسول اکرمؐ شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہراؓ کے ایمان پرور ماحول میں ہوئی تھی، جس انسان کی تربیت و تعلیم ایسی جلیل القدر ہستیوں کے زیر سایہ ہوئی ہو اس کی عظمت، کردار اور علوئے مرتبہ میں کیسے شک ہو سکتا ہے؟ ایسے عظیم انسان کی زندگی کو قرآن حکیم کے حقائق و معارف کا ترجمان قرار دینا ہی پڑتا ہے۔ شہید کربلا اور امام عالی مقامؓ نے اسلام کے نظام حیات کی حمایت و بقاء کی خاطر اپنی جان عزیز کا نذرانہ پیش کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ صرف نظری طور پر ہی نہیں بلکہ عملی طور پر بھی اسلام اور قرآن سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ اس امر سے باخبر ہونا ضروری ہے کہ ایک بندہ مومن اور سچے مسلمان کی زندگی قرآن کی عملی تفسیر ہوا کرتی ہے۔ خداوند تعالیٰ کی یہ آخری اور ابدی کتاب ہدایت ہمارا بہترین دستور العمل اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس لیے یہ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی محض تلاوت ہی کافی نہیں، کیونکہ یہ ہماری عملی عقیدت و محبت کا تقاضا کرتی ہے۔

ان کی شہادت کو قرآن کے آئینے میں دیکھنے کیلئے ہمیں درج ذیل باتوں کو ذہن نشین کرنا ہو گا۔

قرآن مجید میں ایک سچے مسلمان کی ہمہ وقتی اطاعت خداوندی اور عبودیت کی حقیقت کو منکشف کرتے ہوئے اور رضائے الٰہی کو اس کی تمام سرگرمیوں کا محور و مرکز قرار دیتے ہوئے یہ کہا گیا ہے ''بیشک میری صلوٰۃ، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت تمام جہانوں کے پروردگار کیلئے ہے۔''

حضرت امام حسینؓ نے خدا کی ہمہ وقتی اطاعت کو خدائے لم یزل کی بندگی کا اولین مقصد قرار دیا اور ان کی زندگی اور موت بھی اس قادر مطلق کے پیش کردہ نظام کے قیام و استحکام کیلئے مختص بھی ہو کر رہ گئی تھی۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ انہوں نے خدا کی حقیقی بندگی کا راز پاتے ہوئے یزید کی ملوکیت اور جبری بیعت کے غلط نظریے کی ڈٹ کر مخالفت کی اور اس کے بجائے خلافت راشدہ کے بابرکت اور انسانیت ساز سیاسی نظام کو بچانے کیلئے اپنا تن من دھن بھی قربان کرنے سے دریغ نہ کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ انہوں نے اپنے خاندان کے افراد کی زندگیاں بھی اس ارفع و اعلیٰ مقصد کے حصول کیلئے برضا و رغبت نثار کر دیں۔ کیا دنیا کی تاریخ کوئی اور ایسی عظیم اور فقید المثال داستان ایثار پیش کر سکتی ہے۔ ☆☆☆

ہمارے قلب عزادار کو یہی غم ہے
غم حسینؓ زیادہ ہے زندگی کم ہے

سلام بحضور عالی مقام

ہمارے قلب عزادار کو یہی غم ہے
غم حسینؓ زیادہ ہے زندگی کم ہے
اے استعارۂ غیرت کریں قبول اسے
مرے ضمیر کی کرب و بلا میں ماتم ہے
یہ کس کے سوگ میں پھرتی خاک اڑاتی ہوا
یہ کس کے غم میں ہر اک آنکھ آج پرنم ہے
یہ کس کے قتل پہ صدیاں ہوئی ہیں اشک فشاں
کہ چشم روح دو عالم ابھی تلک [illegible]
جہاں سے اسوۂ شبیر مٹ [illegible]
حسینؓ تیرے غلاموں میں آ [illegible]
ہمیں حسینؓ کی منان پھر [illegible]
کہ روح عصر پہ پھر یاسیت کا عالم ہے

منان قدیر منان



شاہ است حسینؓ، بادشاہ است حسینؓ
دین است حسینؓ، دین پناہ است حسینؓ
سرداد نداد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسینؓ

وطن واپسی پر میں نہیں جانتی تھی کہ زندہ رہوں گی یا نہیں

شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کی کتاب RECONCILIATION سے اقتباس

ترجمہ: ریحان قیوم

18 اکتوبر 2007ء کو میں بیرون ملک سے 8 سال بعد واپس آئی تو کراچی میں میرا فقیدالمثال استقبال کیا گیا جو سندھی پریس اور پارٹی کے تخمینے کے مطابق 30 لاکھ لوگوں کا اجتماع تھا۔ یہ وہ لمحہ تھا جس کا خواب میں عرصہ دراز سے دیکھ رہی تھی۔ جب میں نے اپنی جنم بھومی پر لوگوں کی اتنی محبت دیکھی تو میں جذبات سے مغلوب ہو چکی تھی۔ یہ وہ محبت تھی جو میں اپنے پورے دل اور روح سے واپس کر رہی تھی۔ کئی برسوں کی تکالیف، قربانی اور علیحدگی۔ نوجوان خواتین و حضرات کو تشدد کا نشانہ بنانا۔ جب میں واپس ہوئی میں نہیں جانتی تھی کہ میں زندہ رہوں گی کہ مروں گی۔ مشرف حکومت اور ایک مسلمان ملک کی حکومت نے مجھے بتایا کہ 4 خودکش بمبار مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس میں وہ رپورٹس بھی شامل تھیں جن میں کہا گیا تھا کہ طالبان وارلارڈز بیت اللہ محسود، حمزہ بن لادن (اسامہ کا بیٹا) کے سکواڈ اور لال مسجد کے عسکریت پسند اور کراچی کے ایک عسکریت گروپ کے سکواڈ شامل ہیں۔ میں نے اپنے بچوں، خاوند، ماں، عملہ، دوستوں اور خاندان کو خدا حافظ کہا۔ یہ بتائے بغیر کہ میں انہیں دوبارہ دیکھ سکوں گی یا نہیں۔ میں نے اپنے بچوں کو بتایا کہ پریشان مت ہونا۔ میرے ساتھ کچھ نہیں ہو گا۔ خدا میری حفاظت کرے گا۔ میں انہیں یقین دہانی کرانا چاہتی تھی لیکن میں نے انہیں بتایا کہ یاد رکھو خدا ہی زندگی دیتا ہے اور وہی لے بھی لیتا ہے۔ میں اس وقت تک ہی محفوظ ہوں جب تک میرا وقت نہیں آ جاتا۔ میں نے جنرل مشرف کو ایک خط لکھا کہ اگر مجھے عسکریت پسند ہلاک کر دیں تو یہ اس کے دور میں عسکریت پسندوں کے ہمدردوں کی وجہ سے ہو گا جن پر مجھے شک ہے کہ وہ مجھے صرف اس لئے ختم کرنا چاہتے ہیں کہ میں ان کی اقتدار پر گرفت کو دور کرنا چاہتی ہوں۔ کراچی کے دل میں ہجوم نے عوامی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ اچانک سٹریٹ لائٹس چلی گئیں۔ دھماکوں سے بچاؤ کیلئے "جیمرز" 8 گھنٹوں کے بعد کام کرنا بند کر چکے تھے۔ سینیٹر رخسانہ زبیری لائٹوں کو دوبارہ سے جلانے کیلئے پاور سٹیشن کے ای ایس سی گئیں جو ہماری سکیورٹی کے کام کیلئے ضروری تھا۔ میں ٹرک میں بنے کمپارٹمنٹ میں اپنے سینڈل اتارنے چلی گئی۔ میرے پاؤں لمبا عرصہ کھڑا رہنے کی وجہ سے سوج چکے تھے اور سینڈل تنگ بھی کر رہے تھے۔ اب میں جسمانی طور پر سڑک کی سطح کے قریب پہنچ چکی تھی۔ اچانک 45 سیکنڈ میں 2 طاقتور بموں کا دھماکہ ہوا۔ اسی دوران میں آگ برسانے والا ہتھیار بھی استعمال کیا گیا، جس کے شعلوں کا رخ آسمان کی طرف تھا۔ ٹرک ادھر ادھر لڑکھڑا رہا تھا۔ بکتر بند ٹرک کے ایک طرف دو ... ہونے کا مطلب یہ تھا کہ اسے براہ راست نشانہ بنایا گیا ہے۔ میں نے باہر دیکھا۔ تاریک رات سرخ شعلوں کے رنگ میں رنگی ہوئی تھی اور وہاں لاشیں تھیں جو ادھر ادھر بکھری ہوئی تھیں۔ یہ ایک خوفناک خونیں اور قتل عام کا منظر تھا۔ موسیقی ختم ہو چکی تھی۔ خوشیوں کے نغمے خاموش ہو چکے تھے۔ وہاں صرف موت کی خاموشی تھی، قبرستان جیسی خاموشی۔

تقریباً 30 منٹ پہلے اپنے سینڈل ذرا ڈھیلے کرنے کیلئے میں ٹرک کے نچلے حصے میں گئی تو میں نے ایک شخص کو ایک بچہ اٹھائے ہوئے دیکھا۔ بچے نے پی پی پی کے پرچم کے رنگوں والے کپڑے کا لباس پہنا ہوا تھا اور تقریباً ایک یا دو سال کا تھا۔ اس شخص نے بار بار اشارہ کیا کہ میں اسے اٹھا لوں۔ میں نے ہجوم کی طرف اشارہ کیا کہ اس شخص کیلئے راستہ بنا دو لیکن جب ہجوم نے راستہ بنایا تو وہ شخص آگے نہ آیا۔ اس کے بجائے اس نے بچے کو ہجوم میں سے کسی دوسرے آدمی کو پکڑانے کی کوشش کی۔ اس بات پر پریشان ہو کر کہ بچہ گر جائے گا اور پاؤں تلے آ جائے گا یا کھو جائے گا، میں نے اشارہ کیا کہ نہیں، تم خود بچے کو لے کر آؤ۔ اس نے سکیورٹی گارڈ کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے سکیورٹی گارڈ سے کہا کہ اسے ٹرک پر آنے دو، تاہم جس وقت وہ ٹرک پر آیا، میں نیچے کمپارٹمنٹ کی طرف جا رہی تھی۔ پی پی پی کے ایک پارلیمانی رکن آغا سراج درانی ٹرک کی سیڑھیوں کے راستے کی نگرانی کر رہے تھے۔ جب اس شخص نے بچے کو ٹرک پر پکڑانے کی کوشش کی، آغا سراج نے اسے بتایا کہ بچہ کھو جائے گا۔ پھر وہ شخص ٹرک کے بائیں طرف پولیس موبائل کے پاس گیا، جنہوں نے بچہ لینے سے انکار کر دیا۔ وہ شخص پھر پولیس موبائل کے آگے والی گاڑی کی طرف آیا۔ پی پی پی کی ایک خاتون کونسلر رخسانہ فیصل بلوچ اس گاڑی پر تھیں، جہاں ایک کیمرہ مین بھی تھا۔ اس شخص نے جیسے ہی بچے کو دوسری موبائل گاڑی میں پکڑانے کی کوشش کی، پہلی پولیس موبائل نے اعلان کیا "بچے کو نہ پکڑو، بچے کو نہ پکڑو، بچے کو ٹرک پر نہ آنے دو۔" میں بکتر بند ٹرک میں جہاں بیٹھی تھی، پولیس کی یہ دونوں موبائل گاڑیاں اس کے بالکل متوازی تھیں۔ ہمیں شک گزرا کہ بچے کے کپڑوں پر دھماکہ خیز پلاسٹک لگا ہوا ہے۔ وہ شخص گاڑی میں بیٹھے پولیس والوں سے جھگڑا کر ہی رہا تھا کہ گاڑی میں پہلا دھماکہ ہوا۔ اس گاڑی میں موجود اور اردگرد کے تمام لوگ ہلاک ہو گئے۔ ہر طرف انسانی گوشت اور بدن کے ٹکڑے اور خون اڑ رہا تھا۔ خون کے چھینٹے ٹرک تک آئے اور ان لوگوں کے کپڑے، بال اور ہاتھ خون سے بھر گئے، جہاں کچھ دیر پہلے میں کھڑی تھی۔ ٹرک کے ساتھ والی گاڑی میں آگ لگ گئی۔ 50 سیکنڈ کے اندر 15 کلوگرام کے کار بم کا دھماکہ ہوا اور لوگ دور دور تک جا گرے اور ان کے جسموں میں جلتے ہوئے لوہے کے گرم ٹکڑوں نے سوراخ کر دیئے۔ کچھ چشم دید گواہوں کے مطابق اس موقع پر کچھ لوگوں نے فائرنگ شروع کر دی۔ اگر جیمرز کام کر رہے ہوتے، تو بم نہیں چل سکتے تھے۔ اگر بتیاں جل رہی ہوتیں تو دھماکہ خیز مواد والی کار پہچانی جا سکتی تھی۔

اگرچہ میں تقریباً 8 منٹ بعد ٹرک سے باہر آئی، ہوا میں ابھی تک بارود کی بدبو تھی۔ میری بھی دوسروں جیسی حالت تھی۔ دھماکے کی وجہ سے کان بند تھے اور ایسی کھانسی آ رہی تھی جو پہلے کبھی نہ آئی تھی۔ دریں اثنا میرے سکیورٹی گارڈز جان نثاران بے نظیر جان بچانے کیلئے فرار ہونے کے بجائے میری حفاظت کیلئے میرے ٹرک کی طرف لپکے اور اپنے ان محافظ بھائیوں کی جگہ آ گئے جو ہلاک ہو گئے تھے۔ تقریباً ایک گھنٹہ پہلے میں اپنے ٹرک کے آگے والے لوگوں سے باتیں کر رہی تھی۔ ہم ایک دوسرے کو پانی دے رہے تھے۔ ان کے مسکراتے چہرے اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ ان کی آنکھیں ... بے مثال استقبال کی خوشی سے چمک رہی تھیں ... یہ چہرے مرتے دم تک میرے سامنے رہیں گے۔

ڈاکٹر ذوالفقار مرزا، جنہوں نے ہلاک ہونے والوں اور زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا، نے مجھے بتایا کہ لاشیں کس قدر مسخ ہو چکی تھیں۔ کچھ کے کپڑے بالکل جل چکے تھے۔ کچھ دوسروں کے کپڑے تو تھے مگر جب انہیں اٹھایا گیا تو ان کے جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے تھے۔ بہت سے لوگ بعد میں زخموں کی وجہ سے مر گئے اور یہ شبہ ہوا کہ بموں کے ٹکڑے زہر آلود تھے۔

جب تمام لاشوں کی گنتی ہوئی تو مرنے والوں کی تعداد 179 تک پہنچ گئی تھی اور تقریباً 600 افراد زخمی تھے جبکہ کچھ زندگی بھر کیلئے معذور ہو چکے تھے۔ اس کے باوجود امید کی روشنی اتنی واضح تھی کہ ایک ماں نے مجھے بتایا "میں اپنا بیٹا کھو بیٹھی ہوں، میں تبدیلی لانے کیلئے اپنا دوسرا بیٹا بھی قربان کر دوں گی۔" ایک نوجوان بیوہ، جس کی شادی صرف 2 ماہ پہلے ہوئی تھی، نے بتایا کہ اس کے شوہر نے عزم کے ساتھ کہا تھا: "میں بی بی کو گھر تک بحفاظت پہنچا کر واپس آؤں گا چاہے اس میں میری زندگی بھی چلی جائے۔" پی پی پی کی ایک پارلیمانی رکن حمیرا اعلوانی نے مجھے بتایا کہ انہوں نے ٹیلیویژن پر ایک وزیراعلیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا "بے نظیر کا جلوس آدھی رات کے بعد ختم ہو گا اور وہ بلاول ہاؤس کبھی نہیں پہنچیں گی۔" پہلا بم 19 اکتوبر 2007ء کو آدھی رات بارہ بجکر 6 منٹ پر پھٹا۔ بعد میں جب میں نے دھماکے کی ویڈیو دیکھی تو میں نے ایک مدھم سی آواز "جئے بھٹو" سنی۔ یہ آواز ان زخمیوں اور مرنے والوں کی تھی، جو سڑک پر پڑے تھے۔ ☆☆☆

آصف نے فون پر کہا، میں بلٹ پروف شیشے کے پیچھے بیٹھوں، میں نے کہا "نہیں"



میرے شوہر (آصف زرداری) جو دبئی میں بی بی سی پر لائیو کوریج دیکھ رہے تھے، نے اپنے ایک دوست کو فون کیا، جو میرے ساتھ ہی ٹرک پر تھے اور سکیورٹی میں مدد کر رہے تھے۔ آصف غصے میں تھے، کیونکہ وہ ٹیلیویژن پر دیکھ رہے تھے کہ میرے ٹرک پر لوگ سیل فونز پر باتیں کر رہے تھے۔ انہیں علم تھا کہ اگر جیمرز واقعی کام کر رہے ہوتے، تو میری گاڑی میں سیل فونز کام نہیں کر سکتے تھے۔ انہوں نے یہ جاننا چاہا کہ جیمرز کام کیوں نہیں کر رہے۔ ہمارے سکیورٹی ایڈوائزر نے جنرل مشرف کے نیشنل سکیورٹی کونسل ایڈوائزر طارق عزیز سے رابطے کی کوشش کی، مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ آصف کو نہ صرف بموں کے متعلق بلکہ گھات لگائے گولی چلانے والوں کے متعلق بھی تشویش تھی اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں بلٹ پروف شیشے کے پیچھے بیٹھوں اور ہجوم کے سامنے آنے کی کوشش نہ کروں۔ میں نے کہا کہ نہیں، میں آگے بیٹھوں گی اور اپنے عوام کو مبارکباد دوں گی۔

میں اس وقت تک ہی محفوظ ہوں جب تک میرا وقت نہیں آجاتا

مشرف حکومت نے بتایا تھا کہ 4 خودکش بمبار مجھے مارنے کی کوشش کرینگے

روزنامہ جنگ لاہور

بانی...... میر خلیل الرحمٰن

پبلشر، پرنٹر میر شکیل الرحمٰن نے انڈیپنڈنٹ نیوز پیپرز کارپوریشن (پرائیویٹ) لمیٹڈ کیلئے جنگ پرنٹنگ پریس 13 سر آغا خان روڈ لاہور سے چھپوا کر شائع کیا۔ روزنامہ جنگ لاہور، کراچی، راولپنڈی، ملتان اور کوئٹہ سے بیک وقت ہر روز صبح شائع ہوتا ہے اور اس کی اشاعت پاکستان بھر میں تمام اخباروں سے زیادہ ہے۔ یہی ادارہ سب سے زیادہ چھپنے والا ہفت روزہ "اخبار جہاں" شام کا اخبار "ڈیلی نیوز" اور ہفت روزہ "میگ" بھی شائع کرتا ہے "جنگ" کا ایک انٹرنیشنل ایڈیشن لندن سے بھی ہر روز شائع ہوتا ہے۔

چیئرمین: میر جاوید رحمٰن۔ گروپ چیف ایگزیکٹو و ایڈیٹر انچیف: میر شکیل الرحمٰن۔ سینئر ایڈیٹر: ارشاد احمد حقانی

جمعرات 12 ربیع الاوّل 1424ھ 15 مئی 2003ء

عید میلادالنبیؐ۔ مقصد اور پیغام!

ملت اسلامیہ بارہ ربیع الاول کو اس انسان کامل کی ولادت کا جشن مناتی ہے جس کا اسوہ حسنہ پوری نوع انسانیت کے لئے منارہ نور ہے۔ جس کی تعلیمات سرچشمہ ہدایت ہیں۔ جس کی ذات سراپا رحمت ہے اور جس نے انسان کو جھوٹے خداؤں کی غلامی سے نجات دلا کر شرف انسانی سے آگاہ کیا۔ اللہ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت چھٹی صدی عیسوی میں ہوئی اس سے قبل دنیا کے گوشے گوشے میں یہ کیفیت ہو چکی تھی کہ گمراہی، شرک، ظلم، ناانصافی اور عصیاں کے اندھیرے پھیلے ہوئے تھے۔ اس وقت سسکتی اور کراہتی ہوئی انسانیت کے نالوں کا جواب اس ہستی کی پیدائش کی صورت میں آیا جس کی شہادت حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ اسلام تک تمام انبیائے کرام نے دی اور جس کا نور تخلیق کائنات سے بہت پہلے خلق کیا گیا مگر مشیت ایزدی یہ تھی کہ چمنستان عالم کی بہار اولیں دیگر انبیا کے بہار آگیں پیغامات کے بعد سب سے آخر میں آئے اور اس کا پیغام قیامت تک کے لئے انسانیت کی ہدایت ورہنمائی کا ذریعہ بنا رہے۔ آج کے دن عرب کے شہر مکہ میں اس ہستی کی ولادت باسعادت ہوئی جس کے شوق دیدار میں سیارگان اپنے وجود میں آنے کے وقت سے چشم براہ تھے۔ یہ بچہ بڑا ہو کر توحید کا سب سے بڑا پیامبر، بیواؤں کا سہارا، یتیموں کا ملجا اور ناداروں کا پشت پناہ ثابت ہوا اس نے تمام انبیا کی بعثت کی تصدیق کی اس نے رنگ، نسل، زبان، قبیلے اور دولت کے بل پر برتری کے تصورات کو اپنے قدموں تلے روندتے ہوئے اعلان کیا کہ تمام انسان برابر ہیں کسی کو کسی پر برتری نہیں سوائے تقویٰ کے تمام انسان آدمؑ کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنے تھے۔

پاکستان میں یہ دن ہمیشہ غیر معمولی جوش وخروش سے منایا جاتا ہے دوسرے اسلامی ملکوں میں بھی اس دن کی مناسبت سے تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ علماء، خطیب اور اکابرین رحمت عالم، فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالتے اور اس کی روشنی میں امت کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ لیکن آج امت مسلمہ کو مجموعی طور پر اور پاکستان سمیت مختلف مسلم ممالک کو انفرادی طور پر جن مسائل کا سامنا ہے وہ اس بات کی نشاندہی ضرور کرتے ہیں کہ ہم نے سیرت طیبہ سے اس طور پر رہنمائی حاصل نہیں کی جس کی ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے ذریعے جو کتاب ہدایت ہمارے لئے بھیجی اور جس کی عملی تفسیر حضور اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ کی صورت میں ہمارے سامنے ایک ایک تفصیل کے ساتھ موجود ہے اسے ملحوظ رکھا جاتا تو یہ کیسے ممکن تھا کہ مسلم دنیا تعلیم، ٹیکنالوجی، صنعت، تجارت اور سفارت کاری کے میدانوں میں اس قدر پیچھے ہوتی۔ جس قوم کو تبلیغ کرنے اور اپنا نقطہ نظر دوسروں تک پہنچانے کی ہدایت کی گئی ہو وہ ابلاغ عامہ کے میدان میں اتنی پیچھے نہ ہوتی کہ دوسری اقوام کا میڈیا اس کے بارے میں ہر قسم کی غلط فہمیاں بڑی آسانی سے پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتا اور وہ اس پروپیگنڈے کا بھرپور جواب دنیا بھر کے معقول انداز فکر رکھنے والے لوگوں تک پہنچانے سے معذور رہتی ہے۔ جس قوم کو مدینے کی مملکت میں بھائی چارے کا یہ مفہوم عملی طور پر بتایا گیا کہ بادسیلہ لوگ اپنے بے گھر، بے روزگار اور وسائل سے محروم دینی بھائیوں کو اپنی املاک و کاروبار میں شریک کرکے غربت اور اجتماعی معیشت کے مسائل پر قابو پا سکتے ہیں، اس قوم میں یہ کیسے ممکن ہوا کہ امیر مسلمان ملکوں کا سرمایہ امریکی اور مغربی ملکوں کے بینکوں میں جمع ہو کر عالم اسلام کے خلاف سازشوں اور ہتھیار سازی کے لیے استعمال ہوتا رہا اور غریب مسلم ممالک اپنی سڑکوں، ڈیموں، ریلوں وغیرہ کی تعمیرات اور دوسری ضروریات کے لیے امریکہ اور مغربی ملکوں کے زیر سرپرستی چلنے والے مالیاتی اداروں کے قرضوں اور سود در سود کے بوجھ تلے دبتے چلے گئے۔ کیا یہ عجیب نہیں ہے کہ جس قوم کو تفکر، تعقل اور تدبر کی بار بار تلقین کی گئی ہے وہ تحقیق اور ٹیکنالوجی کے میدان میں اتنا پیچھے رہ گئی کہ ٹیکنالوجی میں برتری رکھنے والے ملکوں نے "جرم ضعیفی" کی سزا دینے کے لیے مختلف حیلوں بہانوں سے اس کے اعضا کاٹنے شروع کر دیئے۔

پیغمبر اسلام ﷺ کی تعلیمات میں سب سے زیادہ زور اجتماعیت اور ملت کی وحدت پر دیا گیا ہے۔ نماز دن میں پانچ بار اجتماعی طور پر بارگاہ رب العزت میں سربسجود ہونے کی ترغیب دیتی ہے اور حج کی تقریبات دنیا بھر کے مسلمانوں کی وحدت واجتماعیت کا نقش ابھارتی ہیں۔

اس لئے ربیع الاول کی تقریبات کی موزوں ترین صورت یہی ہے کہ ہر مسلم ملک میں داخلی طور پر تمام مذہبی، مسلکی، لسانی، قبائلی اور سیاسی گروہوں میں مکالمے کے ذریعے باہمی اعتماد و استحکام کی فضا پیدا کی جائے جب کہ اجتماعی طور پر تمام مسلم حکمران اور اہل الرائے اصحاب مل بیٹھ کر اپنے اختلافات کو دور کرکے دنیا بھر پر واضح کر دیں کہ وہ ایک جسد واحد کی طرح متحد و منظم ہیں۔ اسی طرح مسلم دنیا کے مادی و قدرتی وسائل، افرادی طاقت اور ٹیکنالوجی کی مہارت سے استفادے کے لئے مستقل بنیادوں پر مشترکہ ادارے بنائے جائیں۔ مذکورہ اداروں کو یورپی برادری کی طرح بتدریج مشترکہ منڈی، مشترکہ پارلیمنٹ، مشترکہ کرنسی اور مشترکہ فوج تک وسعت دی جا سکتی ہے۔

ان مبارک ایام میں جب گلی کوچوں کی فضا درود وسلام کی برکتوں سے معمور ہے پاکستان میں حکومت اور حزب اختلاف کے درمیان آئینی امور پر باہمی مذاکرات اور افہام وتفہیم کے عمل کو ہر سطح پر پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے اور توقع کی جا رہی ہے کہ ان مذاکرات کے بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ پڑوسی ملک کے ساتھ اختلافات دور کرنے کی کوششوں کو خطے اور عالمی امن کے حوالے سے سراہا گیا ہے۔ ہمارے لئے اس نوع کی کوششوں کی اہمیت [illegible]

رہنمائی میں اجتماعی اور انفرادی زندگی کی تشکیل نو کرنی چاہئے اور ان اصولوں کی سربلندی کے لئے متحد و منظم ہو کر کام کرنا چاہئے جن کے فقدان کے باعث انسانی معاشرہ ظلم، جہالت اور ناانصافی کے زخموں سے چور چور ہو رہا ہے۔ بلاشبہ سیرت طیبہ پر اسلامی کانفرنس کا اجلاس اس ضمن میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ یہ اجلاس ایک جانب مسلم ممالک کے درمیان مالیاتی، اقتصادی، سماجی، تعلیمی، ٹیکنالوجی نیز ابلاغ عامہ اور قومی سلامتی کے شعبوں میں وسیع تر تعاون کی بنیاد بن سکتا ہے تو دوسری جانب دنیا میں اسلام دشمن عناصر کی طرف سے کئے جانے والے یک طرفہ گمراہ کن پروپیگنڈے کا موثر جواب دینے کے لئے بھی ایک موثر بنیاد فراہم کر سکتا ہے۔

سعودی عرب میں خودکش بم دھماکے

سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں پیر اور منگل کی درمیانی رات اور پھر منگل کے روز ہونے والے چار خودکش بم دھماکوں سے درجنوں افراد کی ہلاکت صدمے اور تشویش کی بات ہے جس پر سعودی حکومت کے علاوہ پاکستان، بحرین، آسٹریلیا، چین، امریکہ، روس اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کا وہ ردعمل فطری ہے جس میں انسانی جانوں کے زیاں پر دکھ کا اظہار کیا گیا ہے اور دہشت گردی کے اس عمل کی مذمت کی گئی ہے۔

امریکی وزیر خارجہ کولن پاول کی آمد سے چند گھنٹے قبل غیر ملکیوں کے تین الگ الگ رہائشی علاقوں اور پھر ایک سعودی امریکی کمپنی کے ہیڈ کوارٹرز کے قریب ہونے والے خودکش حملوں میں تادم تحریر 29 افراد کی ہلاکت کی تصدیق کی گئی ہے جن میں 12 امریکی شہری اور 9 خودکش حملہ آور بھی شامل ہیں جبکہ زخمیوں کی تعداد دو سو سے زائد بتائی جاتی ہے۔ مرنے والوں میں سعودی عرب، فلپائن اور سوئٹزرلینڈ کے باشندے جبکہ زخمیوں میں 44 امریکیوں سمیت مختلف اقوام کے باشندے شامل ہیں۔ اس واقعہ کے بعد سعودی عرب میں امریکی سفارت خانے، امریکی مشن اور اسکول کو بند کر دیا گیا ہے اور امریکی اور برطانوی حکومتوں نے وہاں مقیم اپنے شہریوں کو محتاط رہنے کی ہدایت کی ہے۔ سعودی عرب کے ولی عہد اور نائب وزیراعظم شہزادہ عبداللہ نے ٹی وی پر ایک خطاب میں حملوں کی مذمت اور ہلاکتوں پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ دہشت گردوں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ سعودی وزیر خارجہ شہزادہ سعود الفیصل نے بھی ایک بیان میں دہشت گردوں کے خلاف جوابی کارروائی کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ سعودی عرب طویل عرصے سے بین الاقوامی دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مصروف ہے۔ اس دکھ کی گھڑی میں سعودی قیادت کے نام اپنے پیغامات میں صدر پرویز مشرف اور وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے سعودی عرب کے برادر عوام کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دہشت گردی کے مذکورہ واقعہ کی مذمت کی ہے۔ چینی حکومت کے ترجمان نے بھی اس واقعہ پر دکھ کا اظہار کیا ہے جبکہ روس نے چیچنیا اور سعودی عرب میں ہونے والے خودکش حملوں کو ایک ہی سلسلے کی کڑی قرار دیا ہے۔ روس کا نقطہ نظر یہ ہے کہ مذکورہ دھماکوں کے بعد اس بات میں کوئی شبہ نہیں رہا کہ دہشت گردی کا مسئلہ حسب سابق موجود ہے اور اس کے خلاف زیادہ فعال کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ یاد رہے کہ سعودی عرب میں دہشت گردی کا یہ واقعہ سعودی حکومت کے اس اعلان کے صرف ایک روز بعد ہی ہوا ہے کہ اس نے القاعدہ کے ایک سیل کا سراغ لگا کر بڑی مقدار میں ہتھیار برآمد کر لئے ہیں۔ ریاض میں ہونے والی ان تازہ وارداتوں سے 1996ء میں ظہران میں ایک امریکی فوجی اڈے پر حملے کے واقعہ کی یاد تازہ ہو گئی ہے جس میں 19 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ اسی بناء پر امریکہ میں تعینات سعودی سفیر نے اس جانب اشارہ کیا ہے کہ ان کا ملک 1960ء سے ثابت قدمی کے ساتھ دہشت گردی کا مقابلہ کر رہا ہے۔

امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے، جو مذکورہ واقعہ کے چند گھنٹوں کے بعد سعودی دارالحکومت پہنچے مذکورہ حملوں میں ملوث ہونے کا الزام اسامہ بن لادن کی تنظیم "القاعدہ" پر عائد کیا ہے۔ انہوں نے دہشت گردی کو پوری مہذب دنیا کے لئے خطرہ قرار دیتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ "ہم اپنے سعودی اور دنیا بھر میں موجود دوستوں کے ساتھ مل کر دنیا کو معصوم انسانوں کے قاتلوں سے پاک کرنے کی کوششیں ایک بار پھر تیز کر دیں گے۔" امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے انڈیاناپولیس میں ایک خطاب کے دوران اعلان کیا کہ "دہشت گردی کے خلاف جنگ ختم نہیں ہوئی، القاعدہ کا خاتمہ کرنے کا کام ابھی باقی ہے۔" انہوں نے واضح کیا کہ "قاتلوں کا مذہب صرف نفرت ہے، امریکہ انہیں ڈھونڈ لے گا اور وہ امریکی انصاف کے معنی جان جائیں گے۔" دوسری جانب ایسے اشارے بھی ملے ہیں کہ القاعدہ نے سعودی عرب میں خودکش بم دھماکوں کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ لندن سے شائع ہونے والے ایک عربی ہفت روزے نے اس بات کی نشاندہی جریدے کو ملنے والے ایک ای میل کے حوالے سے کی ہے جبکہ ایسے کسی پیغام کے بارے میں یہ بات یقین سے نہیں کہی جا سکتی کہ وہ یقینی طور پر القاعدہ ہی کی طرف سے آیا ہوگا۔ مغربی میڈیا نے اپنے تجزیوں میں اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ دنیا بھر میں امریکی مہم کے باوجود "القاعدہ" فعال ہے اور اس نوع کے حملے یورپ اور امریکہ میں بھی ہو سکتے ہیں۔ اسرائیلی لابی کے زیر انتظام اور زیر اثر میڈیا اور خود اسرائیلی ماہرین کے حوالے سے جو تبصرے سامنے آ رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر بعض حلقے ان شکوک کا اظہار بھی کر رہے ہیں کہ سعودی عرب میں امریکی وزیر خارجہ کی آمد کے موقع پر بم دھماکوں کی سازش میں خود اسرائیل بھی ملوث ہو سکتا ہے کیونکہ سعودی عرب میں تعینات ہزاروں امریکی فوجیوں کو ایک دوستانہ سمجھوتے کے تحت وہاں سے قطر منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جسے شاید اسرائیل اپنے مفاد میں نہیں سمجھتا۔ یہ خیال بھی ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اسرائیل نے مشرق وسطیٰ میں امن کے روڈ میپ کو پس پشت ڈالتے ہوئے فلسطینی علاقوں میں ریاستی دہشت گردی کا جو بازار گرم کر رکھا ہے، مذکورہ کارروائی اس سے توجہ ہٹانے کی ایک کوشش ہو سکتی ہے۔ یورپ اور امریکہ میں دہشت گردی کے امکانات کے اظہار کا مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امریکی حکومت کے حلقوں میں کسی نئی کارروائی کے لئے فضا ہموار کی جا رہی ہے۔ امریکی پالیسی سازوں کو موجودہ حالات کے تناظر میں اس حقیقت کا ادراک ہونا چاہئے کہ افغانستان اور [illegible]

[illegible]

حرف تمنا

☆☆☆☆☆

ارشاد احمد حقانی

سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں غیر ملکیوں کی انتہائی محفوظ اور مضبوط رہائش گاہوں میں ہونے والے خودکش بم دھماکے یقیناً افسوسناک اور تکلیف دہ ہیں۔ درجنوں بے گناہ لوگ مارے گئے ہیں لیکن کیا یہ حادثہ غیر متوقع تھا، افسوس کہ اس کا جواب نفی میں ہے۔ یہ تو یقیناً کسی کو معلوم نہ تھا کہ امریکی مفادات اور شہریوں کے خلاف کب، کہاں، کس نوعیت کی کوئی کارروائی ہو سکتی ہے لیکن کہیں نہ کہیں، کسی نہ کسی وقت، کسی نہ کسی شکل میں امریکی تنصیبات اور مفادات کے خلاف کارروائی کا اندیشہ ہر وقت موجود رہا ہے۔ جیسا کہ گزشتہ شام اس واقعے پر "جیو" ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے میں نے عرض کیا تھا امریکہ نے سمجھا تھا کہ کابل اور بغداد فتح کر کے اس نے اپنے شدت پسند مسلم مخالفین کو بھی بے دست و پا کر دیا ہے تو یہ اس کی بھول تھی۔ امریکہ مسلمان ممالک کو مفتوح یا اپنے زیر تسلط لانے میں جس قدر آگے بڑھے گا پُرتشدد ردعمل کا خطرہ اتنا ہی بڑھتا جائے گا۔ یہ حقیقت نوشتہ دیوار بھی جانی چاہئے تھی لیکن اپنی طاقت کے زعم میں امریکہ یا تو اسے یکسر نظر انداز کرتا رہا یا اس خطرے کو بہت گھٹا کر دیکھتا رہا۔ امریکہ کی فوجی طاقت عظیم بھی ہے اور محیط اور مہیب بھی لیکن جدید ٹیکنالوجی کا ایک نتیجہ یہ نکلا ہے کہ بہت محدود ساز وسامان اور وسائل کے ساتھ بھی کسی بڑی سے بڑی طاقت کو لرزا دینے والے واقعات کئے جا سکتے ہیں۔ پچھلے سال ستمبر میں پاکستانی صحافیوں کے ایک وفد نے امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی دعوت پر اس ملک کا دورہ کیا۔ ایک روز ہمیں نو قائم شدہ داخلی سلامتی کے مرکز میں اس کے سربراہ سے ملوایا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ آپ جس کمرے میں بیٹھے ہیں (یہ کوئی بڑا کمرہ نہیں تھا) صرف اس سائز کے کمرے میں اتنے ہتھیار اب تیار کئے جا سکتے ہیں جو لاکھوں لوگوں کو آن کی آن میں تہس نہس کر سکتے ہیں۔ میں نے فوراً ان سے کہا کیا آپ ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ ہم ایک پاگل دنیا میں رہ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ صورتحال کچھ ایسی ہی ہے۔ اب یہ حقائق امریکہ کے علم میں ہیں اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ عالم اسلام میں اپنے کاز کے لئے اور اپنے فہم اسلام کے لئے خودکش حملوں کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ دینے والوں کی کمی نہیں تو پھر کس طرح وہ سمجھتا ہے کہ وہ طاقت کے غیر اخلاقی اور غیر قانونی استعمال کے ذریعے مسلمان ملکوں پر جب قبضہ کرے گا تو اس کا کوئی ردعمل نہیں ہوگا؟ امریکہ کے مخالفین کے پاس بے شک اتنی بڑی فوجی مشین نہ ہو بلکہ اس کا عشر عشیر بھی نہ ہو جو امریکہ کے پاس ہے لیکن ان کے پاس یقیناً وہ ٹیکنالوجی اور وہ عزم موجود ہے جو امریکہ کو جھٹکے دے سکتا ہے۔ ریاض کے واقعات اسی صورتحال کا ایک اظہار ہیں۔ صدر بش سے سیکرٹری پاول تک نے ایک دفعہ پھر کہا ہے کہ ہم اپنے مجرموں کو سزا دے کر رہیں گے۔ یقیناً وہ ایسا کرنے کی کوشش کریں گے لیکن کیا اس سے وہ شیطانی چکر ختم ہو جائے گا جس میں امریکہ اور مسلمان فدائین پھنس چکے ہیں۔ آپ بلی کے بھاگنے کے تمام راستے بند کر دیں تو وہ بھی آخری چارہ کار کے طور پر آپ کے چہرے پر جھپٹنے کی کوشش کرے گی اور مسلمان ریڈیکل (چاہے آپ ان کا نام القاعدہ رکھیں یا انہیں نئے سعودی گروپ "مجاہدین فی جزیرۃ العرب" کا نام دیں) بہرحال بلی سے زیادہ کمزور نہیں ہیں۔ خاص طور سے جبکہ صرف ایک تنہا فدائی خاتون بھی آپ کو ایک خوفناک جھٹکا دینے کے لئے کافی ہے۔ اس پس منظر میں کیا یہ ضروری نہیں ہو جاتا کہ امریکہ درپیش دہشت گردی کے چیلنج کا اور زیادہ گہرا تجزیہ کرے اور یہ جاننے کی کوشش کرے کہ اچھے خاصے ہوشمند، پڑھے لکھے خوشحال گھرانوں سے تعلق رکھنے والے مسلمان نوجوان لڑکے اور لڑکیاں آخر کیوں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کوئی امریکی ذرا اس طرح کا کوئی خودکش حملہ کر کے تو دکھائے۔ امریکہ کو جاننا چاہئے کہ اس کی حکمت عملیوں میں یقیناً کوئی ایسی چیز ہے جو یہ انتہائی ردعمل پیدا کرنے کا باعث بن رہی ہے۔ صدر حسنی مبارک جیسے مغرب دوست حکمران بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے تھے کہ طاقت کے بل پر مسلمان ممالک کو دبانے کا عمل جاری رہا تو سینکڑوں اسامہ بن لادن پیدا ہو جائیں گے۔ ان کی بات غلط نہیں۔ ریاض کا المیہ اس بات کا براہ راست نتیجہ ہے کہ امریکہ سعودی عرب میں اپنی فوجیں رکھے ہوئے ہے اور اگرچہ اس نے ان کو قطر منتقل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے لیکن امریکی اثر ونفوذ تو لاتعداد شکلوں میں قائم ہے۔ فلسطین کے بارے میں امریکی قیادت میں تیار ہونے والا روڈ میپ بھی قطعی عادلانہ نہیں۔ جب تک امریکہ ان پالیسیوں کو تبدیل نہیں کرتا تمام تر مذمت اور طاقت کے تمام تر استعمال کے باوجود اس کے مفادات اور تنصیبات اور افراد خطرے میں رہیں گے۔

ریاض کے تازہ المیئے پر مجھے اپنا وہ کالم یاد آ رہا ہے جو 9/11 کے فوراً بعد "عظیم امریکی المیہ" کے عنوان سے 13 ستمبر 2001ء کو شائع ہوا تھا۔ اس میں دوسری باتوں کے علاوہ میں نے لکھا تھا:

"پاکستان کے صدر مشرف نے بجا طور پر امریکی قوم اور صدر بش سے اظہار ہمدردی کیا ہے اور ہر قسم کی دہشت گردی کی مذمت کی ہے لیکن اتنے بڑے، اتنے پیچیدہ، اتنے منظم اور اتنے خوفناک آپریشن کو اگر امریکہ نے ضرورت سے زیادہ سادہ Phenomenon سمجھ کر اپنا لائحہ عمل متعین کیا تو مزید غلط نتائج نکل سکتے ہیں اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ امریکہ جوش کے ساتھ ہوش سے بھی کام لے۔ طیش کے ساتھ ساتھ تحمل کا بھی مظاہرہ کرے۔ اقدام کے پہلو بہ پہلو تفکر اور تدبر کی خصوصیات بھی بروئے کار لائے۔ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو فرانسیسی ماہر کی پیشگوئی درست ثابت ہو جائے گی لیکن اگر مذکورہ خصوصیات روبہ عمل لائی گئیں تو حالات وقتی طور پر مزید بگڑنے کے بعد صحیح موڑ بھی مڑ سکتے ہیں اور دنیا مغرب اور انتہائی ریڈیکل اسلام کے تصادم اور اس کے اثرات سے بڑی حد تک محفوظ بھی رہ سکتی ہے۔ بدقسمتی سے جنگ عظیم دوئم کے بعد کی امریکی خارجہ حکمت عملیوں میں توازن اور تدبر کا عنصر بہت حد تک غائب رہا ہے۔ جس کے لاتعداد منفی نتائج بشمول 11 ستمبر کے واقعات عالمی منظر پر مرتب ہو چکے ہیں۔ کیا منگل کے روز کا المیہ امریکی قوم اور امریکی دانشوروں کو امریکہ کے اصل اور ابتدائی تہذیبی محرکات اور عالمی کردار کی طرف واپس جانے کی تحریک بھی کرے گا؟ یہ ہے وہ سوال جس پر خود امریکہ اور عالمی سیاست کی صورت گری کا بہت حد تک انحصار ہے۔ کاش امریکہ جنگ عظیم دوئم کے بعد کے اپنے عالمی کردار سے اوپر اٹھے اور اپنے اصل تہذیبی اور عالمی کردار کی طرف مراجعت کی استعداد کا مظاہرہ کر سکے۔"

اگست 2002ء میں جب میں امریکہ جا رہا تھا تو لندن میں رکا تھا۔ میری ملاقات محترمہ بینظیر بھٹو سے ہوئی۔ میں نے ان کا خصوصی انٹرویو بھی کیا جو "جنگ" اور "دی نیوز" میں شائع ہوا۔ انٹرویو سے پہلے جب بی بی سے غیر رسمی گپ شپ ہو رہی تھی تو انہوں نے کہا آپ امریکہ جا رہے ہیں۔ آپ مغرب اور مسلمانوں کے تصادم کی صورتحال سے بچنے کے لئے انہیں کیا مشورہ دیں گے۔ میں نے اپنے متذکرہ صدر اقتباس کے آخری پیراگراف کا خلاصہ بتایا اور کہا کہ امریکہ جنگ عظیم دوم سے پہلے کے اپنے عالمی کردار اور امریکی تہذیب کے اصل محرکات اور مآخذ راہنمائی کی طرف واپس نہیں جاتا اور اپنے موجودہ استعماری کردار پر نظر ثانی نہیں کرتا تو بتدریج بیدار ہوتے ہوئے عالم اسلام کے ایک حصے سے اس کا تصادم نئی نئی شکلیں اختیار کرتا رہے گا۔ اس وقت میں نے محسوس کیا کہ بی بی کو میری بات کی معنویت کا کماحقہ احساس نہیں ہوا۔ یا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے میرے تجویز کردہ لائحہ عمل کو ناقابل عمل سمجھا اور سوچا کہ جس مشورے پر امریکہ نے عمل نہیں کرنا اسے دینے کا کوئی فائدہ نہیں اور یا پھر انہیں میری بات کچھ زیادہ ہی کتابی یا فلسفیانہ لگی۔ وجہ جو بھی ہوئی ہو بی بی کے اپنے اٹھائے ہوئے سوال پر تفصیلی گفتگو نہ ہوئی اور بات پاکستان کی داخلی صورتحال کی طرف مڑ گئی۔ مجھے یوں لگتا ہے کہ امریکہ کو ریاض کے حادثے پر یورپی ممالک سے اب اس نوعیت کی ہمدردی نہیں ملے گی جس نوعیت کی 9/11 کے المیے کے بعد ملی تھی۔ مجھے یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ موجودہ امریکی صدر کے عہد اقتدار میں دہشت گردی یا مبینہ دہشت گردی کے خطرے سے نمٹنے کے لئے ان کی بنیادی سوچ اور اپروچ وہی رہے گی جو 9/11 کے بعد سے دیکھنے میں آ رہی ہے۔ یہ تجزیہ یا اندازہ درست ہے تو آنے والے وقت میں دونوں طرف سے اپنی اپنی بساط اور طاقت کے مطابق ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوششیں جاری رہیں گی۔ امریکہ کل کو کسی اور مسلمان ملک پر حملہ کرے گا تو فدائین کسی دوسری جگہ پر وار کریں گے۔ کسی نہ کسی طرح اس شیطانی چکر کا خاتمہ ہونے کی بس دعا ہی کی جا سکتی ہے۔ یہ گویا اعتراف بے بسی ہے۔

وجہِ کائنات ﷺ ——— (انور شعور)

محو طواف، کون و مکاں آپؐ کے لیے
پیدا کیا گیا ہے جہاں آپؐ کے لیے

ہستی کے سبزہ زار و گلزار کی تمام
رنگینیاں شگفتگیاں آپؐ کے لیے

تشریف لایئے کہ بچھائے ہوئے ہیں آج
آنکھیں بزرگ و طفل و جواں آپؐ کے لیے

دل آپؐ سے عزیز نہ جاں آپؐ سے عزیز
دل آپؐ کے لیے ہے تو جاں آپؐ کے لیے

گویائی دی گئی ہے ہمیں تاکہ صبح و شام
پڑھتی رہے درود زباں آپؐ کے لیے

اس امر پر کہ سب سے عظیم آدمی ہے کون
ہے اتفاق دیدہ وراں آپؐ کے لیے

زائر پہنچ رہے ہیں مدینے کشاں کشاں
ہم اضطراب میں ہیں یہاں آپؐ کے لیے

دے دیجیے شعور کو سوز و اثر کہ ہے
یہ عندلیب زمزمہ خواں آپؐ کے لیے

چند بزرگ جعفری صاحب سمیت

غیر سیاسی باتیں / عبدالقادر حسن

میں ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہوں جنہیں اپنی تعلیمی اور عملی زندگی میں وقت کے عظیم المرتبت لوگوں کی جوتیاں سیدھی کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ میں آج جب ان نادر روزگار لوگوں کو یاد کرتا ہوں اور ان سے اپنی نسبت پر غور کرتا ہوں تو حیرت ہوتی ہے کہ کن لوگوں نے میری تربیت میں حصہ لیا۔ لیکن میں ان میں سے کسی کی امیدوں پر بھی پورا نہ اترا۔

ایسے ویران انسان بہت کم ہوتے ہیں جتنا میں واقع ہوا ہوں۔ صحافت اختیار کرنے سے پہلے جب میں تعلیم کی آخری منزلوں سے گزر رہا تھا تو میں نے اپنی مزید تربیت کے لئے امام مولانا امین احسن اصلاحی، سید ابوالاعلیٰ مودودی، حضرت مفتی محمد حسن اور مولانا داؤد غزنوی جیسے عالم اور فاضل لوگوں کے سامنے سر جھکایا جو محض عالم ہی نہیں روحانیت کے بلند مقام پر بھی فائز تھے۔ اس کے بعد جب صحافت کے میدان میں عملی زندگی کا آغاز کیا تو پہلا رابطہ اپنے وقت کے عظیم ترین صحافی سے قائم ہوا۔ ان کے بعد جناب فیض احمد فیض اور سید سبط حسن سے کئی برس تک صحافت کی تربیت حاصل کی۔ آج کسی وقت تنہائی میں جب ان لوگوں کو یاد کرتا ہوں اور اپنے آپ کو دیکھتا ہوں تو زمین آسمان سے بھی زیادہ فاصلہ دکھائی دیتا ہے۔ اپنے لئے ملامت کے سوا اور کیا سزا تجویز کر سکتا ہوں۔ [illegible]

روی کے اس کاغذ کو خود اپنے ہاتھوں سے پرے پھینکا ہے۔

ان بزرگوں کی اور اپنی کمتری کی یاد ایک ایسی شخصیت سے تازہ ہوئی ہے جس سے میرا نہ تو کوئی تعلیمی و تدریسی تعلق تھا اور نہ ہی کوئی پیشہ ورانہ لیکن اس کے باوجود میں نے ہمیشہ ان کو اپنا بزرگ جانا اور ان کا ان بزرگوں کی طرح احترام کیا۔ ان کی شخصیت اتنی دلآویز تھی کہ وہ جب بھی ملتے جی چاہتا کہ ان کے قدموں کو ہاتھ لگا کر ان سے ملوں۔ اسے میری بزرگ پرستی کہیے یا احساس کمتری کہ سید ضمیر جعفری مجھ سے دور ہوتے ہوئے بھی میرے بزرگ تھے۔ ان سے مل کر بہت راحت ہوتی تھی۔ گزشتہ دنوں ان کی یاد میں کئی تقاریب ہوئیں یہاں لاہور میں ہمارے پرانے دوست اور بدستور سرگرم جناب الطاف حسن قریشی نے الحمرا والوں سے مل کر ان کی یاد میں ایک شاندار تقریب منعقد کی جس میں ان کی شاعری اور شخصیت پر ان کے دوستوں نے اظہار خیال کیا۔ میں فنکار نہیں کہ ان کی شاعری کے بارے میں کچھ عرض کر سکوں یا ان کی انتہائی شگفتہ نثر کا تعارف کرا سکوں۔ میں اتنا جانتا ہوں کہ جعفری صاحب ایک باشعور پاکستانی دانشور تھے جو اپنی [illegible]

رہے۔ ان کے دوست جو ان کے ساتھ بیرون ملک مشاعروں میں شرکت کیا کرتے تھے ایک بار مجھے بتا رہے تھے کہ بیرون ملک ایک مشاعرے میں ایک بھارتی مسلمان شاعر نے سٹیج سے گفتگو شروع کی کہ فن اور شاعری کی کوئی سرحد نہیں ہوتی اور وہ جغرافیائی بندشوں میں قید نہیں رہ سکتی اور یوں اس کا کوئی وطن نہیں ہوتا۔ یہ شاعر وہی پرانی بات کہہ رہے تھے جو بھارت سے آنے والے کیا کرتے ہیں کہ ہندوستان اور پاکستان کے مابین یہ لکیر کیا ہے بے تکی سی بات ہے۔ یہ سن کر جعفری صاحب کی برداشت اور شرافت جواب دے گئی۔ وہ اپنے بھاری بھرکم بدن کے ساتھ بڑی مشکل سے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور کہا کہ حضرت مقرر کی بات درست ہے کہ فن اور شاعری کا کوئی وطن نہیں ہوتا لیکن فنکار اور شاعر کا ایک وطن ضرور ہوتا ہے۔ یہ تھے سید ضمیر جعفری۔

شاہ صاحب فوج میں رہے ان کے کلام اور نثر میں فوج کے حوالے بہت ملتے ہیں بلکہ فوج کی ایک خاص زندگی جو پریڈ کے میدان سے باہر گزرتی ہے اس سے تعارف ہمیں شاہ صاحب کی تحریروں سے حاصل ہوا۔ وہ ایسے پرانے فوجی تھے جو مارشل لاء کے سخت خلاف تھے لیکن فوج میں ان کا بے حد احترام کیا جاتا تھا۔ جناب جعفری نے ایک ایسی خدمت بھی سرانجام دی ہے جس کا ذکر کرنا لازم ہے۔ وہ پہلے فوجی قلم کار [illegible]

لے گئے۔ انہوں نے فوج اور عوام کے موضوع پر مقالے نہیں لکھے اور نہ ہی اس کی کوئی تبلیغ کی انہوں نے اپنی شاعری اور نثر سے بظاہر سرسری انداز میں اس کا ذکر کیا اور کرتے رہے کہ ان کے بڑھنے والے کسی ڈھولے کے زور پر نہیں خود ہی فوج سے دلچسپی لینے لگے اور فوجی بھی سویلین کو پہچاننے لگے۔ انہوں نے کسی دعوے کے بغیر اور اپنے قارئین کو یہ احساس دلائے بغیر کہ وہ کیا چاہتے ہیں یہ کام ایک انتہائی خوبصورت اور بالواسطہ انداز میں کیا۔ ان کی یہی باتیں اور یہی اوصاف تھے کہ مجھ پر ان کی بزرگی کا سکہ بیٹھ گیا اور وہ چند خطوط جن کے آخر میں وہ لکھتے "آپ کا ضمیر"۔

ایک زمانے میں جب میں امروز میں گیا تو ہمارے مرحوم دوست بیدار ملک نے ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ مقررین میں جناب سید ضمیر جعفری کو بھی راولپنڈی سے تشریف لانے کی زحمت دی گئی۔ جعفری صاحب نے اپنے فوجی انداز اور اصطلاحات میں یاد نہیں مجھے کرنیل یا جرنیل کا خطاب دیا۔ بیان کی سراسر شفقت تھی اور حوصلہ افزائی کا ایک انداز۔ ان کی شخصیت کی دلآویزی اور دلربائی تھی کہ وہ ہر ایک کو عزیز اور محترم تھے۔ وہ چونکہ نظریات کے پرستار رہے اس لئے افراد اور شخصیات سے انہوں نے کبھی تعرض نہیں کیا۔ [illegible]

جہادی قیادتوں کی خدمت میں (1)

سویرے سویرے
نذیر ناجی
nazeernaji@hotmail.com

میں اپنے انسانی اور قومی فرض سے کوتاہی کا مرتکب ہوں گا، اگر برسر جہاد تنظیموں کی قیادت اور مجاہدین کو ان خطرات سے آگاہ نہ کروں، جو اپنے علم اور تجزیے کی روشنی میں مجھے نظر آرہے ہیں، کسی بحث میں الجھے بغیر یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ افریقی ملکوں اور پھر امریکہ کے اندر ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کا فائدہ امریکہ کے جارحیت پسند اور سامراجی حکمرانوں کو پہنچا اور انہوں نے اپنے مقاصد اور مفادات کے مطابق ان علاقوں میں خالصانہ فوجی کارروائیاں کیں جن پر قبضہ کر کے وہ بے پناہ مالی اور سٹریٹجک مفادات حاصل کر سکتے تھے، ان جارحانہ کارروائیوں کے دوران ہزاروں مسلمانوں کو جان سے ہاتھ دھونا پڑے، ان کے شہر برباد ہوئے، ان کی تعمیرات کھنڈرات میں بدل گئیں، ان کے معاشرے منتشر ہو گئے، ان کی آزادیاں سلب ہو گئیں اور ان کے وسائل قابض افواج کے تسلط میں آگئے۔

دہشت گردی کے واقعات اور ان کے نتائج کے بعد لازم ہو گیا کہ دنیا میں آزادی کی تحریکیں اپنے طریقوں اور حکمت عملی میں تبدیلی پیدا کریں، میرا یہ شک شاید غلط نہ ہو کہ

افغانستان پر قبضہ کر کے، جنوبی اور وسطی ایشیا کے درمیان اڈے قائم کر لئے گئے اور جب سازش اور طاقت کے یہ مظاہرے کامیاب رہے تو عالمی اصولوں اور اخلاقیات کو پامال کرتے ہوئے طاقت کا ننگا استعمال ہوا، جو عراق پر قبضے کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔

بدقسمتی یہ ہے کہ ان تمام استعماری کارروائیوں کا نشانہ بننے والے ملک اور عوام مسلم دنیا سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ مسلمان اپنے مذہب یا عقیدے کی

دیکھ کر یقیناً دل خون کے آنسو روتا ہے لیکن کولمبیا، نکاراگوا، بولیویا اور لاطینی امریکہ کے دوسرے ملکوں پر بھی نظر ڈالئے، وہاں کے شہری بھی کابل اور بغداد کے شہریوں کی طرح اور بعض حالات میں ان سے بھی بدتر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں، یہ سامراجی حکمت عملی کا حصہ ہے کہ دنیا کے مظلوموں کو مشترک دشمن کے خلاف متحد ہونے سے روکا جائے اور ہر جگہ کے مظلوم خود پر ہونے والے مظالم کی علیحدہ علیحدہ وجوہ اور جواز تلاش کریں اور یہ باور کرلیں کہ ان کی مقامی نظریاتی یا قومی و ملی شناخت کی بنا پر انہیں ظلم کا نشانہ بنایا جارہا ہے، لاطینی امریکہ میں یہ تصور پھیلایا جاتا ہے کہ امریکہ اپنے علاقے میں کوئی چیلنج پیدا نہیں ہونے دیتا اور اس وجہ سے وہاں کے عوام کو دبا کے رکھتا ہے، افریقہ میں نسلی تصورات پیدا کر دیئے گئے ہیں اور قبائلی تعصبات ابھار کے اور باہمی نفرتوں کو فروغ دے کر قتل عام کے مواقع پیدا کئے جاتے ہیں، عربوں کو ایک دوسرے کے خلاف لڑایا جاتا ہے اور ان

اور سول اثاثوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنا کر عوامی ہمدردیوں کا رخ ان کے خلاف کر دیا گیا اور پھر اس کے فوائد پہلے فلسطین کی تحریک آزادی کو کچل کر حاصل کئے گئے، بعد میں

ممالک میں ہو رہا ہے اور کہیں مالیاتی جونکیں لگا کر عوام کا خون چوستے ہیں، یہ خون ساری دنیا کے مظلوم عوام کے جسموں سے نکالا جارہا ہے، کابل اور بغداد کے کھنڈرات کو

اور سرمائے کا نیا نظام اتنا محکم اور بالادست ہو چکا ہے کہ اب انسان سرمائے پر کنٹرول نہیں کرتا بلکہ سرمایہ انسان پر کنٹرول کر رہا ہے، موجودہ امریکی انتظامیہ کے اعلیٰ عہدیداروں

یا نبی صل علی

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے

یہ دعا، فریاد یا مناجات مولانا حالی نے آج سے کوئی سوا سو برس پہلے اس وقت کی تھی جب ہندوستان سمیت دنیا میں ہر جگہ مسلمان غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور کہیں سے کوئی روشنی کی کرن نظر نہیں آتی تھی پھر وہ وقت آیا کہ اقبال نے کہا۔

آسماں ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی
آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

خدا کا بندہ ہونے کے حوالے سے تکلیف اور خوشی دونوں عالم میں انسان اپنے رب کی طرف دیکھتا ہے کہ اس صبر اور شکر کے قلعے میں یہ رشتہ پرویا ہوا ہے مگر دنیا کی تمام قوموں میں ہم مسلمانوں کا یہ اختصاص ہے کہ ہم اللہ اور بندے کے اس رشتے میں اپنی شفاعت اور سفارش کے لئے اپنے پیارے رسول ﷺ کو بھی ہمہ وقت ساتھ رکھتے ہیں۔

چشم تماشا / امجد اسلام امجد

گر تو می بینی حسابم ناگزیر
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

آج عید میلادالنبیؐ کے موقع پر یہ قطعہ بار بار یاد آرہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حالی کے مندرجہ بالا شعر کی دستک بھی مسلسل سنائی دے رہی ہے کہ اگرچہ آج 60 کے قریب آزاد مسلمان ملک ہیں۔ ہمارے پاس تیل کی دولت بھی ہے اور ایٹم بم بھی لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ اللہ کی اس زمین پر ہم بے جہت، بے ہمت اور شکستہ دل پھر رہے ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ ہم پر ظلم ڈھائے جارہے ہیں مگر ہمیں اپنے دفاع کا کوئی طریقہ سمجھ میں نہیں آتا۔ حال ہی میں افغانستان اور عراق میں جو کچھ ہوا اسے ساری اسلامی دنیا ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کی شکل دیکھتی رہی اور مستقبل میں بھی یہ عمل بدلتا ہوا نظر نہیں آتا۔ سو ہم پھر گھبرا کر نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھتے ہیں اور اپنی

ہو سکتے ہیں۔ ہم خدا کے محبوب ترین بندے کی امت ہیں، اگر ہم محبوب خدا کی نظروں میں عزیز ہو گئے تو یقیناً خدا بھی ہمارے انفرادی اور اجتماعی گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ سو آج کا دن محبوب خدا سے اپنی محبت کی تجدید کا دن ہے۔ اس حوالے سے ایک نعت پیش خدمت ہے، اس آرزو اور توقع کے ساتھ کہ یہ انہیں پسند آجائے۔

ابر، خورشید، قمر
روشنی، پھول، صدا
سب تھے موجود، مگر
ان کا مفہوم نہ تھا
کوئی بھی چیز کوئی چیز نہ تھی
سر مخفی تھا خدا
کوئی تخلیق نہ تھی

مسلمان بے یار و مددگار کیوں؟

رحیم گل

گندے گورے

دھنک رنگ
سرور سکھیرا

اس سے تمہارا دل بہلتا ہے تو سات بسم اللہ۔ لو ماچس، لگاؤ آگ۔ ہمارا کیا ہے چند صدیوں میں پھر سے بغداد بسا لیں گے۔ شہروں سے زیادہ مہمانوں کی خوشی عزیز ہے۔ کل کلاں کوئی طعنہ نہ دے مہمانوں کی خوشی کا خیال نہ رکھا اور جب عزیزی ہلاکو جلتے شہر کے شعلے دیکھ کر تالیاں بجا رہا تھا، خوشی سے اچھل رہا تھا تو بڑا پیارا لگ رہا تھا اگر وہ چاہتا تو ہم دمشق بھی اس کے شوق پر نچھاور کر دیتے۔

یہ بات تو طے ہے کہ سارے گورے جنس پرست، معاشرتی برائیوں کا منبع، پیسے کے پجاری اور مکاری میں ید طولیٰ رکھتے ہیں لیکن انگلستان ان سب کی نانی ہے۔ پانی میں گھرے ایک ننھے منے جزیرے کے چند سوداگر آئے اور ہم چشم براہ ہو گئے۔ سودا بیچنے کا کیا تکلف کرو گے اور ہم بھلا بھاؤ مکاتے اچھے لگیں گے؟ لو یہ سارا برصغیر تمہارا ہے...... اور مانگو کیا مانگتے ہو۔ ان کی خاطر کہ وہ مہمان تھے ہم نے اپنے ہی دیس کے لوگوں کو گولیوں سے بھون ڈالا۔ دو سو

تھے اور ان کی بیمیں گھاس کے سکرٹ پہنتی تھیں۔ ملکہ عالیہ! ہمیں ہمارے ہاتھ واپس کر دو۔ ہمیں ان کی ضرورت ہے تو یہاں کروڑوں اربوں کے قرضے ڈوب گئے اور ٹیکسٹائل ملیں ویسی بند کی بند پڑی ہیں۔

خیر وہ تو پرانی باتیں تھیں۔ اب کی تازہ سن لو۔ کہتے ہیں تمہارے ہاں کرپشن بہت ہے۔ عوام کو عدل نہیں ملتا۔ ہر دوسرے چوتھے مارشل لاء لگا بیٹھتے ہو۔ آدھی آبادی کے پاس پینے کو پانی نہیں وغیرہ وغیرہ۔ کوئی پوچھنے والا ہو کہ بھئی تمہیں اس سے کیا واسطہ۔ عوام ہمارے ہیں چاہے انہیں الٹا لٹکائیں یا چمڑی ادھیڑیں۔ تم ان کے مامے لگتے ہو؟ اگر دور دراز کے لوگوں کو پینے کو پانی نہیں ملتا تو کس گدھے نے انہیں وہاں رہنے کا مشورہ دیا ہے۔ لاہور، کراچی، اسلام آباد آجائیں

کے سن لو تم مسلمان حاکموں کی ٹھاٹھ باٹھ کے سامنے بچے ہو۔ بڑے آئے ساری دنیا پر حکومت کرنے والے۔ ہم نے تمہارا آبائی گھر 10۔ ڈاؤننگ اسٹریٹ بھی دیکھا ہوا ہے۔ بس کسے کا ایک عام سا گھر ہے۔ ہمارا تو ڈپٹی کمشنر بھی وہاں رہنا پسند نہ کرے۔ تو کیا ہوا اگر خیرات یا قرض کی کھاتے ہیں، کھاتے تو مزے کی ہیں ناں۔

بات مقابلے کی چل ہی نکلی ہے تو ہم بھی بتا دیں کہ پاکستانی بھی جہاں ایک دفعہ چلے جائیں وہ دوبارہ ہماری شکل نہیں دیکھنا چاہتے۔ "پاکستانی آئے" کہہ کر لوگ اپنی سرحدوں کے محافظوں کو ڈراتے ہیں۔ ایک دفعہ جن سے بزنس کرلیں ان کی آنے والی نسلوں کی توبہ کرا دیتے ہیں اب روئی کی گانٹھوں والا قصہ ہی دیکھ لو۔ کہتے ہیں کہ ان سے مرے ہوئے کتے نکلے۔ کتے نہ نکلتے تو کیا ہاتھی نکلتے؟ یہاں تو مرے آدمی کو قبر کی جگہ نہیں ملتی کتوں کے قبرستان کہاں بناتے پھریں۔ سوچا تھا کتے تمہیں پسند ہیں کفن دفن کا اچھا انتظام کر لو گے۔ تم اتراتے پھرتے ہو کہ برصغیر کو خوب لوٹا۔ ارے! تم نے کیا لوٹنا تھا جو ہم اوپر سے لے کر نیچے تک دونوں ہاتھوں

آج بھی مانچسٹر کی ملیں چلا رہے ہیں۔ ان سارے گوروں کی ترقی ان کٹے ہوئے ہاتھوں سے ہوئی ہے۔ ان کٹے ہاتھوں کے ملنے سے پہلے وہ جانوروں کی کھالوں سے جسم ڈھانپتے

آئے تھے لیکن اندر کی بات یہ ہے کہ صدام کے سولہ محل ان سے دیکھے نہیں گئے۔ اپنا سو سالہ پرانا وائٹ ہاؤس لئے پھرتے ہیں اور اپنے کو طرم خان سمجھتے ہیں۔ گورو کان کھول

ہیں کہ نہ ہم پاکستان پر قبضہ کر دے اور نہ ہم برطانیہ یا امریکہ پر حملہ کریں گے اور جاتے جاتے بس اتنا بتا دو کہ جب صدر مشرف امریکہ جائے گا تو اس کو کیا دو گے اور جب تمہارا صدر یہاں آئے گا تو ہمارے لئے کیا لائے گا۔

مسئلہ کشمیر کا اخلاقی حل یا سیاسی حل

حرفیہ
محمد ساجد خان
columnistmail@email.com

پاکستان کے حکمرانوں کو صورت حال کا اندازہ ہے اور وہ پوری دلجمعی سے امریکی اقدامات کو اشیرباد دے رہے ہیں۔ کیونکہ بھارت کے بارے وہ کسی غلط فہمی کا شکار نہیں بلکہ ان کو پورا اطمینان ہے کہ بھارت مسئلہ کشمیر کے حل میں سنجیدہ نہیں ہے۔ مسئلہ کشمیر کا کوئی بھی حل بھارت کے لئے مزید مشکلات کا موجب ہی بنے گا۔ پاکستان نے اپنے امریکی مہربانوں کو یاد کرا دیا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے کسی قدر قربانی دینے کو بھی تیار ہیں۔ وہ قربانی پاکستان کی سیاست یا سیاسی

اس وقت پاکستان کی سیاست کے تین بڑے مرکز بیرون ملک ہیں۔ امریکہ میں نیو یارک کی حیثیت بڑی نمایاں ہے۔ پھر لندن میں ایک علیحدہ نقطہ نظر کے حلیف اہم حیثیت کے حامل ہیں۔ ان فریقین سے سول حکومت مسلسل مشاورت کر رہی ہے۔ اس مشاورت میں افواج پاکستان کی کلیدی قوت آئی ایس آئی بھی خاصی سرگرم عمل ہے۔ آئی ایس آئی کے سربراہ جنرل احسان کا دورہ امریکہ بھی ان ہی ایام میں ہوا۔ جب بھارتی مشیر برجیش مشرا امریکہ میں تھے اور دہشت گردی کی جنگ میں اسرائیل کے ہم نوا بننے کے بیان دے رہے تھے۔ جنرل احسان نے حکومت پاکستان کی طرف سے کیا موقف اختیار کیا یا کیا یقین دہانی حاصل کی اس کے بارے میں متضاد اطلاعات ہیں مگر ایک بات واضح ہے کہ بھارت کی اس خواہش کا احترام کیا جارہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے معاملہ پر جنرل مشرف اپنے جذبات اور خیالات اب کنٹرول رکھیں گے۔ بھارتی حکمرانوں نے امریکہ سے شکایت

حکومت کو معاملہ کرنے کا موقع دیا جائے۔ جنرل مشرف نے امریکی مشورہ کو کسی حد تک مشروط طور پر مان بھی لیا۔ اب بھارت کس طرح سے مذاکرات پر دوبارہ آمادہ ہو گا، جنرل مشرف کو اندازہ ہے کہ امریکہ اس معاملہ میں اپنے مفادات کی وجہ سے سنجیدہ ہے مگر ان کو ڈر ہے کہ ماضی میں جب روسی افغانستان سے جارہے تھے تو امریکی دباؤ کی وجہ سے جنرل ضیاء الحق بے بس ہو گئے تھے اور پھر جو کچھ افغانستان میں ہوا اور ہے اور اب دوبارہ ایسی ہی صورت حال ہے۔ پھر اندرون ملک انہوں نے جو کام دیا تھا وہ بھی کامیابی کی طرف جاتا نظر نہیں آتا اور ان کو اب یہ کہنا پڑا ہے کہ تین سال کسی تبدیلی کے لئے بہت ہی کم تھے اور کام بہت تھے۔ اس موقع پر ایک اور بات جو اہم ہے وہ یہ کہ جب بھی پاک بھارت مذاکرات کا دور شروع ہوتا ہے اور فریقین کوئی درمیانی فیصلہ کر لیتے ہیں تو اس کے بعد کسی ایک طرف سے تبدیلی آجاتی ہے۔ چونکہ آگرہ میں درمیانی فیصلہ نہیں ہو سکا تھا سو دونوں طرف برابر کا مقابلہ جاری رہا۔ بھارت کے مشہور صحافی خوشونت سنگھ نے اپنی آپ بیتی میں لکھا ہے کہ

روزنامہ جنگ لاہور

بانی میر خلیل الرحمٰن

پبلشر، پرنٹر: شکیل الرحمٰن نے انڈیپنڈنٹ نیوز پیپرز کارپوریشن (پرائیویٹ) لمیٹڈ کیلئے جنگ پرنٹنگ پریس 13 سر آغا خان روڈ لاہور سے چھپوا کر شائع کیا۔ روزنامہ جنگ لاہور، کراچی، راولپنڈی، ملتان اور کوئٹہ سے بیک وقت ہر روز صبح شائع ہوتا ہے اور اس کی اشاعت پاکستان بھر میں تمام اخباروں سے زیادہ ہے۔ یہی ادارہ سب سے زیادہ چھپنے والا ہفت روزہ "اخبار جہاں" شام کا اخبار "ڈیلی نیوز" اور ہفت روزہ "میگ" بھی شائع کرتا ہے۔ "جنگ" کا ایک انٹرنیشنل ایڈیشن لندن سے بھی ہر روز شائع ہوتا ہے۔

چیئرمین: میر جاوید رحمٰن، گروپ چیف ایگزیکٹو و ایڈیٹر انچیف: میر شکیل الرحمٰن، سینئر ایڈیٹر: ارشاد احمد حقانی

پیر 12 ربیع الاوّل 1425ھ 3 مئی 2004ء

اسوۂ رسولؐ کی پیروی کا عہد کرنے کا دن

آج 12 ربیع الاول یعنی اللہ کے آخری رسول سرورِ کونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت کا دن ہے۔ ساری دنیا کے مسلمان آج کے دن اپنے نبیؐ کی اس دنیا میں تشریف آوری کی مناسبت سے مسرت وشادمانی کا اظہار کرتے ہیں۔ نعت وقرأت کی محفلیں بپا کی جاتی ہیں علمائے کرام سیرت رسول اکرمؐ کے مختلف پہلو عامۃ المسلمین کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ نعتیہ مشاعرے منعقد کئے جاتے ہیں جن میں نامور شعرائے کرام اس عظیم الشان ہستی کو نذرانہ عقیدت ومحبت پیش کرتے ہیں جس کے بارے میں شیخ سعدیؒ جیسا شہرہ آفاق اور قادر الکلام شاعر بھی لا یمکن الثناء کما کان حقہ، کہہ کر اپنے عجز بیان کا برملا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گیا تھا اور مرزا اسد اللہ خان غالب جیسے نامور شاعر کو

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذات پاک مرتبہ دان محمدؐ است

کہنا پڑا۔ سچی بات یہی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی شان اتنی ارفع واعلیٰ ہے کہ دنیا کا کوئی بھی انسان اس کی حقیقی بلندی اور رفعت کا بیان کرنا تو درکنار اندازہ تک نہیں لگا سکتا۔ ہم مسلمانوں کو اس امر پر خدائے رحیم وکریم کی بارگاہ میں ہر لحہ سجدۂ شکر بجالانا چاہئے جس نے ہمیں حضورؐ کی شکل میں اتنی عظیم المرتبت ہادی اور رہنما عطا کیا۔ اور اس مناسبت سے یہ بات دنیا کے گوشے گوشے میں بسنے والے حضورؐ کے ہر امتی پر لازم آتی ہے کہ جس طرح ہمارے ہادیؐ دنیا بھر کے انسانوں میں عظیم ترین انسان تھے ہم بھی اپنے کردار افکار اور عمل کے ذریعے دنیا بھر کے انسانوں کے لئے نمونہ بن کر دکھائیں اس میں کوئی شک نہیں کہ حضورؐ کے یوم ولادت پر مسلمانوں کی جانب سے اظہار مسرت وشادمانی بجائے خود ایک قابل تعریف عمل ہے۔ حضورؐ نے فرمایا انا بعثت معلماً یعنی میں ایک تعلیم دینے والا بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ تو اس حوالے سے ہمارا اولین فرض یہ بنتا ہے کہ ہم سب سے پہلے حضورؐ کی تعلیم کو سمجھیں اور پھر اس پر عمل کر کے ان کے سچے امتی ہونے کا ثبوت دیں۔

ساری دنیا کے مسلمانوں کو حضورؐ کا آخری خطبہ یاد ہونا چاہئے جس میں آپؐ نے قیامت تک آنے والے مسلمانوں پر واضح کر دیا کہ مسلمانوں میں گورے کالے یا عربی عجمی کی کوئی تفریق نہیں سوائے تقویٰ کے۔ آپؐ نے اپنے غلاموں اور معاشرے کے کمزور انسانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی ہدایت فرمائی۔ خواتین کے ساتھ محبت ونرمی اختیار کئے جانے کی تلقین کی، اپنے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کا حکم دیا۔ تفرقہ اور انتشار سے بچتے ہوئے ایک جسد واحد بن کر رہنے کی تعلیم دی۔ ارکان اسلام کی پابندی کی تاکید فرمائی۔ تکلیف اور مصیبت میں ایک دوسرے کے کام آنے کی ہدایت کی آپس میں بھائی بھائی بن کر رہنے کا حکم دیا۔ اپنے عہد وپیمان کو پورا کرنے پر زور دیا۔ مسلمانوں کے جان مال اور آبرو کی حرمت بیان فرمائی۔ غرض ایک مثالی انسانی معاشرہ تشکیل دینے کے طریقے بتا دیئے۔ لیکن آج جب ہم اس عدیم المثال ہستی کا یوم ولادت منا رہے ہیں کیا ہمیں حضور پرنور کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے طرز عمل اپنے کردار اور اپنے رویوں کا جائزہ لیکر یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ ہمارا عمل اور کردار ہمارے پیارے نبی ﷺ کی تعلیمات سے کس حد تک مطابقت رکھتا ہے۔ آج اگر ہم سنی شیعہ دیوبندی بریلوی بن کر ایک دوسرے سے مختلف نظر آنے کی کوشش کرتے ہیں تو کیا یہ عمل حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات سے کوئی مطابقت رکھتا ہے۔ یہ فرقہ واریت، یہ ادنیٰ واعلیٰ کی تفریق یہ حق وانصاف سے نفور اور بغض وعناد اور نفسا نفسی کا اظہار کیا یہ حضورؐ کے کسی سچے غلام کو زیب دیتا ہے۔ چھوٹے موٹے فروعی اختلافات اپنی جگہ لیکن کیا ان اختلافات کی بنا پر ایک دوسرے کو اپنا دشمن سمجھنا اس سے دست وگریبان ہونا حتیٰ کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے پر تل جانا، ایک دوسرے کی تکفیر کے فتوے جاری کر کے اپنے ہی بھائیوں کو ایک دوسرے سے متنفر کرنا کیا یہ ہمارے لئے جائز ہے۔ آج ہمیں یہ بات اچھی طرح سمجھ لینے کی ضرورت ہے کہ باہمی نفاق وانتشار من حیث القوم ہمارے لئے موت کے مترادف ہے۔ اللہ کے حکم اور نبیؐ کی ہدایت کے مطابق ساری دنیا کے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ایک جسم کے مختلف اعضا ہیں۔ ایک عضو میں درد ہو تو روئے زمین پر بسنے والے ہر مسلمان کو اس درد کو محسوس کرنا چاہئے۔ دنیا ہماری نااتفاقی کا تماشا دیکھ رہی ہے اور اسلام کے دشمن ہماری اس حالت سے بہت خوش ہیں کہ مسلمان جو اپنی عالمگیر اخوت اور اتحاد کی طاقت سے دنیا کی سب سے بڑی قوت بن سکتے تھے ایک دوسرے سے لڑ کر روز بروز کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ بحیثیت مسلمان ہمیں یہ بات ایک لمحے کے لئے بھی فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ ہم دنیا کی آخری امت ہیں۔ قرآن کے مطابق دنیائے انسانیت کی ہدایت ورہنمائی کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ہے، اگر ہم خود ہی اپنے نبیؐ کے بتائے ہوئے راستے پر پوری طرح نہ چلیں گے تو کسی دوسرے کی ہدایت کا سامان کیسے کریں گے۔

اس وقت خدا کے فضل سے دنیا میں 60 کے لگ بھگ آزاد مسلمان ملک ہیں۔ آبادی کے لحاظ سے ہم ساری دنیا کا پانچواں حصہ ہیں۔ انسانی اور قدرتی وسائل کی ہمارے پاس کوئی کمی نہیں۔ بہت سے دوسرے شعبوں میں بھی مسلمانوں کے بعض ممالک ترقی کے قابل توجہ مرحلے پر ہیں۔ خواندگی کا مجموعی تناسب خواہ کم ہے لیکن جدید علوم کے بہت سے شعبوں میں مسلمان بڑے بڑے ممتاز مقامات پر فائز ہیں اور انفرادی سطح پر بڑی بڑی کامیابیاں [illegible] نے مسلمان ملکوں کو زمینی اور قدرتی وسائل سے بھی مالا مال کیا ہوا ہے۔ غرض کامیاب زندگی کا کوئی تقاضا ایسا نہیں ہوگا جسے پورا کرنے کی مسلمانوں میں استعداد نہ ہو یا وہ تھوڑی سی منصوبہ بندی اور کوشش سے یہ استعداد حاصل نہ کر سکتے ہوں۔ رکاوٹ صرف یہ ہے کہ ان سب وسائل اور صلاحیتوں کو یکجا نہیں کیا جا رہا۔ او آئی سی مسلمان ملکوں کی تنظیم ہے اسے علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر فعال نہیں بنایا گیا۔ ورنہ یہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جسے موثر طور پر استعمال کرتے ہوئے مسلمان بین الاقوامی سطح پر نہایت موثر اور مفید کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اسی تنظیم کے ذریعے سارے مسلمان ملکوں کے انسانی، تعلیمی، فنی، سائنسی اور مالی وسائل کو اکٹھا کر کے امت مسلمہ کی سطح پر بہت قلیل مدت میں ایک انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔ دوسروں پر انحصار ختم ہو سکتا ہے۔ غیروں کی محتاجی سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ اسلام سراسر عمل کا دین ہے۔ ہمارے ہادی ورہنما حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ دوسروں سے بڑھ کر آمادہ عمل رہتے تھے۔ سفر، حضر، امن، جنگ ہر صورت حال میں آپؐ دوسروں سے بڑھ کر متحرک اور فعال نظر آتے تھے۔ آج ہم نے جس بے عملی یا بے دلی کو اپنے اوپر طاری کیا ہوا ہے ہمیں اس سے چھٹکارا پانے کا عہد کرنا ہوگا۔ آپس میں اتحاد ویکجہتی کو فروغ دینا ہوگا۔ اپنی آنے والی نسلوں کی فلاح وبہبود کے لئے قرآن وسنت سے گہری وابستگی کی بنیاد پر جدید علوم فنون کے میدان میں تیزی سے آگے بڑھنے کی پلاننگ کرنا ہوگی۔ اپنا اسلامی تشخص برقرار رکھتے ہوئے دوسری قوموں کے ساتھ مفاہمت پر مبنی تعلقات کو فروغ دینا ہوگا۔ دوسروں کے دلوں میں جاگزیں بے بنیاد غلط فہمیاں دور کرنا ہوں گی۔ ہمیں دنیا پر واضح کر دینا چاہئے کہ اچھا مسلمان کبھی دوسروں سے خواہ مخواہ الجھنے یا لڑنے جھگڑنے میں یقین نہیں رکھتا۔ بلکہ امن اور آشتی کے ساتھ رہنا پسند کرتا ہے۔ البتہ دوسروں سے یہ مفاہمت ومصالحت نہ معذرت خواہانہ ہوتی ہے نہ کسی خوف یا احساس کمتری کا نتیجہ۔ اگلے سال سے تجارت کا عالمگیر نظام لایا جا رہا ہے۔ اگر سارے مسلمان ملک باہمی تجارتی نظام کو مضبوط بنا لیں تو کسی مسلمان ملک کو اس عالمی نظام کی وجہ سے زیادہ پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ باہمی محبت ومفاہمت سے داخلی امن استحکام کا حصول بھی مشکل نہیں رہے گا۔ تعلیم صحت اور بے روزگاری کے مسائل کی سنگینی بھی بتدریج کم ہوتی جائے گی۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں پسماندگی بھی تادیر قائم نہیں رہ سکے گی۔ مسلمانوں کے وسیع تر اتحاد وہم آہنگی کی طاقت سے کشمیر، فلسطین اور عراق وافغانستان جیسے مسائل کو منصفانہ بنیادوں پر حل کرانے میں مدد ملے گی۔ یورپی یا مشرق بعید کے ممالک اپنے اتحاد واتفاق کے دائرے کو تیزی سے بڑھا سکتے ہیں تو ہم ایسا کیوں نہیں کر سکتے۔ یہ سب کچھ قطعی ممکن ہے اور بہت قلیل عرصے میں ممکن ہے بشرطیکہ ہم ساری دنیا کے مسلمان، آقائے نامدار تاجدار مدینہ محمد عربیؐ کے غلام آج اپنے آقاؐ پر درود وسلام بھیجتے ہوئے، حضورؐ کی نعتیں پڑھتے ہوئے، آپؐ کی سیرت پر گفتگو کرتے ہوئے، میلاد کی محفلیں سجاتے ہوئے، اپنے نبیؐ کی ولادت باسعادت کی خوشیاں مناتے ہوئے، دل کی گہرائیوں سے اپنے خالق ومالک کے ساتھ یہ پختہ اور پکا عہد کریں کہ آج کے بعد ہم اپنے آپ کو صرف اور صرف مسلمان کی حیثیت سے پہچانیں گے۔ فرقہ واریت کا شکار نہیں ہوں گے، ایک دوسرے کو ایک ہی نبیؐ کا کلمہ پڑھنے والا جانتے ہوئے اپنا بھائی سمجھیں گے، اپنے نبیؐ کے حکم کے مطابق عربی عجمی، گورے کالے اور امیر غریب کی تفریق مٹا دیں گے۔ علم کے میدان میں آگے بڑھنے کے لئے اپنی ساری توانائیاں لگا دیں گے، دکھ درد میں ایک دوسرے کا خیال رکھیں گے، ہر نجی، انفرادی یا اجتماعی قدم اٹھاتے ہوئے اپنے نبیؐ کی سیرت اور تعلیمات سے رہنمائی حاصل کریں گے۔ اگر ہم نے ایسا کرنے کا عہد کر لیا تو یہ کسی ایک فرد یا ایک ملک کی کامیابی کا آغاز نہیں ہوگا اس کی برکتوں سے پورا عالم اسلام اپنے موجودہ مسائل ومصائب سے نکل آئے گا اور ہم واقعی دنیا کے سامنے ایک مضبوط منظم اور مہذب امت بن کر ابھریں گے جسے قرآن عظیم الشان کے الفاظ میں خیر امت کہا گیا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت کے مبارک اور مقدس دن کا ہم سے اول وآخر تقاضا یہی ہے کہ ہم ہدایت ورہنمائی کے لئے ادھر ادھر ٹھوکریں کھاتے پھرنے کے بجائے قرآن وسنت کی ابدی روشنی کی طرف آئیں اور دنیا کو اپنے نبیؐ کے سچے اور حقیقی چاہنے والے بن کر دکھائیں۔

پلوں کی تعمیر وتخریب اور عوامی مفاد

جوہر ٹاؤن کی تمام ویلفیئر ایسوسی ایشنوں کے عہدیداروں نے اگلے روز ایک پریس کانفرنس میں صوبائی دارالحکومت میں لال پل مسلم ٹاؤن کے بعد جوہر ٹاؤن مین بلیوارڈ کے دہرے پل کو مسمار کرنے کے مجوزہ منصوبے پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ضرورت تو اس امر کی ہے کہ اس پل پر انڈر پاس تعمیر کیا جائے اور ملک کی سب سے بڑی رہائشی سکیم میں بسنے والے لاکھوں خاندانوں کو آمد ورفت کی بہتر سہولتیں مہیا کی جائیں لیکن محض چند سو اہل ثروت کو نہر کے دونوں جانب تیز رفتاری کی سہولت فراہم کرنے کے لئے عوام کو ایک بنیادی انسانی ضرورت سے محروم کرنے کا سامان کرنے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ بعض لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ اگر جوڑے پل سے ڈاکٹرز ہسپتال تک سروس روڈ کی سہولت دے دی جائے تو یہ مسئلہ حل ہو جائے گا لیکن اس حقیقت سے کسی طور صرف نظر نہیں کیا جانا چاہئے کہ سروس روڈ کسی طرح بھی پل کا نعم البدل نہیں ہو سکتی اور کسی بھی مین ڈبل روڈ پر بنے والے پل کو گرانا لاکھوں روپے کا قومی نقصان ہی نہیں عوامی مفاد کے بھی صریح خلاف ہے۔ نیز اب جبکہ ڈاکٹرز ہسپتال کے ساتھ سروس روڈ کی تعمیر کا منصوبہ بھی سرکاری اراضی پر بعض بااثر افراد کے قبضے کی وجہ سے اندیشہ ہائے دور ودراز کا شکار ہو رہا ہے تو اس بارے میں وسیع تر عوامی مفاد کو بہرحال ترجیح دی جانی چاہئے۔ اس لئے اگر کسی کے حاشیہ خیال میں کوئی ایسا منصوبہ ہے تو اس کو فوری طور پر ترک کیا جائے اور اگر ممکن ہو تو اگلے مالی سال میں جوڑے پل پر انڈر پاس تعمیر کیا جائے تاکہ عوام کو بہتر سفری سہولتیں حاصل ہوں نہ یہ کہ ان کو پہلے سے ملی ہوئی سہولتیں بھی [illegible] جائیں۔

جوئے رواں — (انور شعور)

وظیفہ روز وشب وصبح وشام اُنؐ کا ہے — خطاب اُنؐ کا، لقب اُنؐ کا، نام اُنؐ کا ہے
ہم اشتیاق تو رکھتے ہیں، اختیار نہیں — بلائیں یا نہ بلائیں، یہ کام اُنؐ کا ہے
کوئی جگہ، کوئی گوشہ تہی نہیں اُنؐ سے — حریم دل، حرم دل تمام اُنؐ کا ہے
گزر رہی ہے سلامت روی سے عمر عزیز — نظر میں نقش قدم گام گام اُنؐ کا ہے
فضیلتوں میں فضیلت، بلندیٔ سیرت — جہاں میں کیا ادب واحترام اُنؐ کا ہے
حیات طیبہ، انسانیت کی جوئے رواں — شناوروں کے لئے فیض عام اُنؐ کا ہے
ہم احتیاط سے رکھتے ہیں اس ڈھنگ پہ قدم — زمین نعت ہماری، کلام اُنؐ کا ہے
شعور آگہی بھلا کیا پہنچ سکے گی وہاں
تخیلات سے اونچا مقام اُنؐ کا ہے

وزیراعظم کے ساتھ ساتھ — ہانگ کانگ ایک مسئلہ بن رہا ہے؟

محمود شام

خوش آمدید — ایشیا کے عالمی شہر میں — ! ہانگ کانگ اترتے ہی ہمارا خیر مقدم کر رہا ہے۔ ایک ملک، دو نظام کا اصول تو چین اور ہانگ کانگ کے الگ الگ ویزے لینے سے شروع ہو جاتا ہے۔ وزیراعظم، ان کا وفد اور دیگر لوگ ایک ہی ہوٹل میں قیام کر رہے ہیں۔ سمندر پر ایک طویل لکا پل، حسن تعمیر، انجینئرنگ، ٹیکنالوجی کی قابل رشک مثال ہے۔ ایئرپورٹ پر چیف ایگزیکٹو کے نمائندے نے وزیراعظم کا استقبال کیا ہے۔ اس وقت ہانگ کانگ ایشیا اور بحرالکاہل کے علاقے میں آباد ملکوں میں موجود کثیر القومی کمپنیوں کے علاقائی ہیڈ کوارٹرز کے باعث اہمیت اختیار کر رہا ہے۔ پاکستان میں بھی بہت سی امریکی اور یورپی کمپنیوں کی شاخیں یہیں سے کنٹرول ہوتی ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے فنڈ منیجرز نے یہاں علاقائی دفاتر کھول رکھے ہیں۔ وزیراعظم اپنے اس چار ملکی دورے کا محور بار بار اقتصادی تعاون اور ترقی بتا رہے ہیں۔ اس اعتبار سے ہانگ [illegible]

میں تو کسی حد تک ممکن تھے۔ اگرچہ حقائق تھیں لیکن سیاسی طور پر دو نظام ایک پریشان کن تجربہ لگ رہا ہے۔ اس وقت ہانگ کانگ کے عوام اور چین کی حکومت کے درمیان آئینی بحث چل رہی ہے۔ برطانیہ نے ہانگ کانگ 1997ء میں چین کے حوالے کرتے ہوئے معاہدہ کیا تھا کہ 50 سال تک ہانگ کانگ کے نظام کو تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ دفاع اور امور خارجہ کے علاوہ تمام معاملات میں خود مختاری ہوگی۔ یہ بھی طے کیا گیا تھا کہ 2007ء میں ہانگ کانگ کے شہری عام انتخابات میں حصہ لے سکیں گے لیکن اب چین اسے مناسب نہیں سمجھ رہا ہے۔ مختلف حلقوں میں یہ موضوع زیر گفتگو ہے۔ بعض مقامی اخبارات چین کی مرکزی حکومت کے خلاف باقاعدہ مہم چلائے ہوئے ہیں۔ بیجنگ، شنگھائی سے آنے والے یا ان کے ہانگ کانگ میں شائع ہونے والے ایڈیشن اس مہم کا مقابلہ نہیں کر پا رہے ہیں۔ یہاں کے شہریوں کے ذہن اس کشمکش سے سخت متاثر ہو رہے ہیں۔ بعض تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اہل ہانگ کانگ اگر 1997ء سے پہلے حکمراں مزاج، بھنے خان اور خوش فکر تھے اب [illegible]

[illegible]

2000ء میں اس کونسل کے انتخابات ہوئے ڈیموکریٹک الائنس برائے ہانگ کانگ کی بہتری نے کل ووٹوں کا 30 فیصد حاصل کیا۔ یہ مرکز کی حامی سیاسی تنظیم ہے۔ ان دونوں [illegible]

اور دیگر معلومات کو کئی اسکرینوں کی مدد سے پورے ہال میں دکھایا جا رہا تھا) کا اہتمام کیا ہے۔ بورڈ کے چیئرمین وسیم حقی بھی پاکستان سے سیدھے ہانگ کانگ پہنچے ہیں۔ کاروباری [illegible]

مسئلہ گندم نہیں ہے

غیر سیاسی باتیں — عبدالقادر حسن

aqhasan@hotmail.com

سندھ میں اور تھوڑی بہت دوسرے دو صوبوں میں۔ اگر ملک بھر میں گندم کی پیداوار ہماری ضرورت کے مطابق ہے تو پھر جھگڑا کس بات کا۔ اسے ضرورت کے مطابق ہر صوبے میں تقسیم کر دیں اور قصہ ختم لیکن ایسا ہوتا نہیں۔ بعض پڑوسی ملکوں کو بھی پاکستانی گندم کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ان کو گندم فراہم کرنا پاکستان کی ذمہ داری نہیں ہے۔ اگر پنجاب یا سندھ کے پاس گندم زیادہ ہے اور صوبہ سرحد کے پاس کم ہے تو وہ دوسرے بھائیوں سے اپنی ضرورت پوری کر لے لیکن صرف اپنی ضرورت۔ حنیف رامے صاحب جب پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے تو گندم کا مسئلہ پیدا ہوا تھا۔ انہوں نے صوبہ سرحد کو [illegible]

ہے کہ وہ جاپانی کا اہل نہیں ہے وہ ایک نظریاتی ملک کی قیادت کے لائق نہیں ہے بلکہ اسے یہ احساس ہی نہیں کہ وہ ایک بے بنائے کسی تاریخی ملک کا حکمران نہیں بلکہ اسے ایک بالکل نئے ملک کی جغرافیائی اور نظریاتی اساس کو اس دنیا میں قائم اور مستحکم کرنا ہے۔ احساس کی یہی محرومی تھی کہ ہمارا جغرافیہ بدلا جا چکا ہے اور کوئی مجھے بتائے کہ اگر انہی لوگوں [illegible]

کونسلوں کے علاوہ اربن کونسل، ریجنل کونسل بھی ہیں اور ڈسٹرکٹ بورڈز ہیں۔ ہر سطح پر ملا جلا نظام ہے۔ کچھ براہ راست منتخب ارکان — کچھ بالواسطہ۔

برادری کے لوگ بھی آئے ہوئے ہیں لیکن وہ جوان کے رہنما ہیں فیڈریشن یا چیمبروں کے عہدیدار ہیں، نظر نہیں آ رہے ہیں۔ فہرست میں بعض بڑے بڑے نام درج ہیں لیکن وہ [illegible]

مسلمانوں کے بعض ممالک ترقی کے قابل توجہ مرحلے پر ہیں۔ خواندگی کا مجموعی تناسب خواہ کم ہے لیکن جدید علوم کے بہت سے شعبوں میں مسلمان بڑے بڑے ممتاز مقامات [illegible] حاصل کر چکے ہیں۔ ہمارے ڈاکٹر، انجینئر، سائنسدان [illegible] محیر العقول کارنامے انجام دے رہے ہیں۔

کے حاشیہ خیال میں کوئی ایسا منصوبہ ہے تو اس کو فوری طور پر ترک کیا جائے اور اگر ممکن ہو تو اگلے مالی سال میں [illegible] تاکہ عوام کو بہتر سٹری سہولتیں حاصل ہوں نہ یہ کہ ان کو پہلے سے ملی ہوئی سہولتیں [illegible] کی جائیں۔

aqhasan@hotmail.com

ایک تازہ مثال ملاحظہ فرمایئے۔
گندم کی نئی فصل منڈیوں میں آنی شروع ہو گئی ہے۔ گندم کی یہ فصل پنجاب میں سب سے زیادہ پیدا ہوتی ہے پھر [illegible] پروبزائی بھی فراہم کرنے پر تیار ہیں لیکن آٹا اور خالص منتقل [illegible] نہیں کر سکتا جو گندم کر سکتی ہے۔ پنجاب حکومت نے کہا ہے کہ وہ اپنی ضرورت کی گندم جمع کر لینے کے بعد اس کی نقل و حرکت پر پابندی اٹھائے گی اگر کسی بھائی کو پنجاب سے گندم

کے لئے ہم بائی کو دور کی بات ہے ذرا سا ایثار کرنے پر بھی تیار نہیں ہوتے ایک دوسرے کے مسائل اور ضرورتوں کا احساس نہیں کرتے، خود غرضی ہماری قومی پالیسی ہے۔ ہمیں جوڑنے والا کوئی نہیں جدا کرنے والے بہت ہیں۔ جو طبقہ نصف صدی سے ہم پر حکمرانی کر رہا ہے وہ بار بار ثابت کر چکا

رہ سکتا ہے [illegible] کر سکتا ہے کوئی جوڑنے والا ہو کوئی چارہ بھائیوں کو ایک دستر خوان پر بٹھا کر کھلانے والا ہو تو پھر ہی کوئی صورت نکلے [illegible] سلامت رہے۔

پاک بھارت تعلقات......نئی کروٹ

خالیہ سیریز نے کرکٹ کو کچھ فائدہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، اس نے دونوں ملکوں کے عوام کے درمیان صلح اور آشتی کی ایک نئی فضا ضرور قائم کردی ہے۔ یہ ایک بڑی کامیابی ہے۔ دشمنی اور مخاصمت کے دیرینہ جذبہ کی جگہ اب رواداری اور بھائی چارے نے لے لی ہے۔ اجنبیت کی بجائے ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کارفرما نظر آتی ہے۔ اس کا اندازہ سرحد پار سے آئے ہوئے شائقین اور عام سیاحوں کے بیانات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کچھ مہمان تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ پاکستان میں خواتین نہ صرف گھروں سے باہر نکلتی ہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں مردوں کے شانہ بشانہ متحرک ہیں۔ کھیل کے بھرے بھرے میدان جن میں ہر عمر کے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ لدی پھدی دکانیں اور بازار، اور ان میں خریداروں کا ہجوم اور اژدہام۔ یہ تمام چیزیں ان تاثرات کو زائل کر دینے میں معاون ثابت ہوتی ہیں جو بھارتی میڈیا اور دنیا بھر کے اخبارات اور رسائل نے پاکستان کے بارے میں قائم کر رکھے ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ پاکستان میں دہشت گردوں کے علاوہ کوئی اور نہیں بستا۔ پاکستان میں خواتین قید خانوں اور عقوبت خانوں میں بند رہتی ہیں۔ یا یہ کہ یہاں کے لوگ تفریح وغیرہ کے بالکل نہیں جانتے ہیں۔ خود پاکستان میں بھارتی عوام کے بارے میں اسی قسم کے تاثرات پائے جاتے تھے۔ کہ بھارت کا ہر باشندہ بال ٹھاکرے ہے، پاکستان اور مسلمانوں کا دشمن ہے۔ اور بھارت آن واحد میں پاکستان کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے پر تلا بیٹھا ہے۔ بھارت کو اپنی طاقت پر بڑا زعم ہے اور پڑوس کے ممالک کو ڈرا اپنے تابع اور زیر اثر رکھنا چاہتا ہے، وغیرہ۔

برف پگھلنے پگھلنے اور کدورتیں سمٹتے سمٹتے کچھ وقت ضرور لگے گا۔ سفر کا آغاز ہو چکا اور توقع ہے کہ اگر بغیر کسی رخنے کے سفر جاری رہا تو انشاء اللہ سفینہ ایک دن منزل تک ضرور پہنچ جائے گا۔

ہم پاکستانیوں کو بھی کچھ حقائق تسلیم کر لینا چاہئیں کہ عقل سلیم کا تقاضہ بھی ہے۔ برابری کے دعوے اپنی جگہ لیکن امر واقعی ہے کہ بھارت آبادی کے اعتبار سے دنیا کی دوسری بڑی مملکت ہے۔ پاکستان سے کئی گنا بڑی۔ اسی حساب سے خطے میں اور دنیا بھر میں ان کا اثر نفوذ وغیرہ بھی ہوگا۔ پاکستان کو اس بات پر نہ جھگڑا کرنا چاہئے نہ کڑھنا۔ کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان بھی ایک نیوکلیائی طاقت ہے۔ پھر کیوں نہ ہم بھارت کے ساتھ قطعی برابری کی بنیاد پر بات کریں اور ہر معاملہ میں اسی ایکویشن پر اصرار کریں۔ اس دلیل کو آسانی سے رد نہیں کیا جا سکتا۔ عملاً ہے بھی ایسا ہی۔ نیوکلیائی میدان میں پاکستان اور بھارت برابر برابر ہیں۔ اس وجہ سے پاکستان کے برابری کے دعوے کو بھارت ہی نہیں دنیا بھی تسلیم کرتی ہے۔ بھارت نے بھی ہم سے تعلقات میں بہتری کا جو فیصلہ کیا اس میں


جاوید نامہ
جاوید قریشی
jaq_a1@yahoo.com

پاکستان کا ایک نیوکلیائی طاقت ہونا لازماً شامل ہوگا لیکن اگر پاکستان کو زندگی کے دیگر شعبوں میں بھی بھارت سے برابری کا دعویٰ برقرار رکھنا اور دنیا کو اس پر قائل کرنا ہے تو نیوکلیائی میدان کے علاوہ دیگر میدانوں میں بھی ہمسری ثابت کرنا ہوگی۔

بعض لوگوں کو اندیشہ ہے کہ پاک بھارت تعلقات معمول پر آ جانے سے پاکستان کو نقصان پہنچے گا۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ اس صورت میں پاکستان کے مقابلہ میں بھارت کو زیادہ فائدہ پہنچے گا۔ پاکستان متعدد شعبوں میں بھارت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ صنعتی اور تکنیکی اعتبار سے بھارت پاکستان سے کہیں آگے ہے۔ جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ 2004 کے اختتام تک بین الاقوامی تجارت پر عائد تمام پابندیاں اٹھا لی جائیں گی اور آزادانہ طور پر ایک ملک کی اشیاء دوسرے ملک میں برآمد کی جا سکیں گی، تب کیا ہوگا۔ یا تو تاجروں اصنعت کاروں کو بہتر کارکردگی دکھانا ہوگی۔ تاکہ وہ مقابلہ میں سبقت لے جائیں یا پھر صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔ ہر دو حالات میں صارفین کو فائدہ ہوگا۔ (چیزیں نسبتاً ارزاں نرخوں پر لوگوں کو دستیاب ہوں گی) بالآخر یہی عوام تو ہیں جن کے فائدے کے لئے صنعتیں لگائی جاتی ہیں اور اقتصادی ترقی کے دوسرے منصوبوں پر عمل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہمیں زندگی کے ہر شعبہ میں بھارت کا صحت مند مقابلہ کر کے اپنی برتری یا کم از کم برابری ثابت کرنا ہوگی۔ جو مقابلہ ابھی تک جنگ کے میدان کے علاوہ کہیں اور نظر نہ آتا تھا، اب اس کا کل ذوق تبدیل ہو کر صنعتی، اقتصادی، سماجی، آئینی، دستوری اور اسی قسم کے شعبوں کو اپنے احاطہ میں لے لے گا۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ مقابلہ میں بھارت سے بہتر یا برابر نظر آئیں تو ہمیں اپنی روایتی خوش خرامی کی بجائے اپنی رفتار کو ذرا بہتر کرنا پڑے گا۔ اگر ہم چاہیں کہ پاکستان بھی دنیا بھر میں ایک جمہوری ملک کہلائے تو ہمیں جمہوریت کو فروغ دینا ہوگا۔ محض وعدے وعید اس ضمن میں کافی نہ ہوں گے۔ معاملات پر تمام دنیا کی نظر ہوتی ہے۔ ہم ایک دو کو جل دینے میں کامیاب ہو بھی جائیں سب ملکوں کو بیک وقت جل دینا شاید ممکن نہ ہو۔ بھارت کی طرح ہم پاکستانی بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں عدلیہ باوقار اور محترم قرار پائے۔ دنیا میں ہم عزت کی نگاہ سے اسی وقت دیکھے جائیں گے جب مہذب ملکوں کی طرح پاکستان میں بھی عدلیہ مکمل طور پر آزاد ہو۔ قانون و دستور کے مطابق فیصلے ہوں۔ جہاں قانون کی حکمرانی ہو، لوگ ایک ہی قانون کے تابع ہوں، اسی سے اپنے تنازعات کا حل اور جھگڑوں کے فیصلے کرائیں۔ قانون سب کے لئے برابر ہوتا ہے اور کوئی بھی نہ اس سے بالا ہوتا ہے نہ زیر۔ انگلستان میں بارہا ایسا ہوا ہے کہ شاہی خاندان کے افراد کو کسی چھوٹے موٹے قانون کی خلاف ورزی کرنے پر سزا دی گئی اور جرمانہ عائد کیا گیا۔ اسی طرح امریکہ، کینیڈا، فرانس، جرمنی، جاپان غرض تمام ممالک میں یکساں طور پر قانون کا احترام کرایا جاتا ہے۔ اسی طرح غربت عزت نفس کو کچل دیتی ہے۔ لوگوں میں خود اعتمادی پیدا کرنے کے لئے اقتصادی ترقی ضروری ہے۔ اقتصادی ترقی کی لئے اچھے سوچے سمجھے منصوبوں پر عمل درآمد ضروری ہے۔ پالیسیوں میں تسلسل کسی بھی ملک میں اقتصادی ترقی کے لئے ناگزیر ہے۔ اگر ہر 5/10 سال بعد سیاسی اور اقتصادی نظام تہ و بالا ہوتے رہیں تو ترقی کرنا اور لوگوں کے معیار زندگی کو بلند کرنا غیر ممکن ہے۔ وزیر اعظم جمالی نے حالیہ دورہ ہانگ کانگ میں شکوہ کیا ہے کہ ہمارے ملک میں حکومتیں اپنی میعاد پوری کرنے سے پہلے ہی اقتدار سے محروم ہو جاتی ہیں۔ ہماری پسماندگی اور ترقی نہ کر سکنے کی ایک بڑی وجہ یہی ہے۔ ہر نئی آنے والی حکومت اپنی پیش رو پر تبرہ بھیجتی ہے، اور اس کی نافذ کردہ پالیسیوں کو قومی مفاد کے منافی اور ملک دشمن قرار دے کر ترک کر دیتی ہے۔ ترقی کا وہ عمل جو بعد از کوشش بسیار بمشکل تمام شروع کیا جاتا ہے رک جاتا ہے۔ گھڑی کی سوئیاں پیچھے دھکیل دی جاتی ہیں۔

ہمیں اگر ترقی کرنا ہے اور کون بدبخت ہوگا جو وطن عزیز کو ترقی کرتا نہ دیکھنا چاہے۔ تو بالغ نظری اور حقیقت پسندی سے کام لینا ہوگا۔ کھوکھلے نعروں کا وقت اور کبھی نہ پورے ہو سکنے والے دعووں کا زمانہ گزر چکا۔ اپنے تمام تر وسائل فضول اور غیر پیداواری (Non productive) مدوں سے موڑ کر عوام کی فلاح اور خوشحالی سے متعلق منصوبوں پر خرچ کرنا ہوں گے۔ ایسا کرنے کے واسطے بھی بھارت سے تعلقات بہتر بنانا ہمارے مفاد میں ہے۔ (خواہ اس کا آغاز دونوں ملکوں پر امریکی دباؤ کے تحت ہی کیا گیا ہو)۔ آخر کینیڈا اور امریکہ بھی تو دو خود مختار ملک ہوتے ہوئے ساتھ ساتھ امن اور سکون سے رہ رہے ہیں۔ کینیڈا میں بسنے والوں کو امریکہ کی اہمیت، ترقی اور خوشحالی میں کوئی مضائقہ محسوس نہیں ہوتا۔ وہ ایسا کر سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں؟ 21 ویں صدی میں دشمنیاں دوستیوں میں تبدیل ہو رہی ہیں۔ کل کے دشمن آج کے دوست نظر آتے ہیں (جرمنی اور فرانس کی مثال لیجئے)۔ ضرورت ہے کہ ہم بھی اپنے معاملات پر ایک اور نگاہ ڈالیں۔

غلبہ دین یا دعوت دین

تکبیر مسلسل/خورشید ندیم

پچھلے کئی عشروں سے، سیاست ہم مسلمانوں کے فکر و عمل پر کچھ اس طرح سے غالب ہے کہ مذہب کے تناظر میں اٹھنے والی ہر بحث یہیں سے شروع ہوتی اور یہیں آ کر ختم ہوتی ہے۔ اسلام ہمارے نزدیک ایک سیاسی قوت ہے اور اس کا سیاسی غلبہ ہی، دراصل وہ نقطہ ہے جس پر ہماری تمام توجہ مرتکز ہونی چاہیے۔ اس ضمن میں ہم اسلام اور مسلمانوں کو باہم مترادف قرار دیتے ہیں۔ مسلمانوں کی قومی جدوجہد کو ہم اسلام اور کفر کا معرکہ سمجھتے اور اس کے لیے قرآن و سنت سے استدلال کرتے ہیں۔ رہا مذہب کا اصل مقصد، یعنی اخروی نجات تو وہ ہمارے ہاں زیر بحث ہے نہ ہماری ترجیحات میں کہیں شامل ہے۔ اس ماحول میں اگر کوئی اسلام کو ایک مذہب کے حوالے سے دیکھتا اور اسے کسی گفتگو کا موضوع بنانا چاہتا ہے تو اس "اجنبی" پر حیرت ہوتی ہے۔ جیسے مجھے ان نوجوانوں پر ہوئی جن کا تعلق سرحد کی یونیورسٹیوں اور کالجوں سے ہے اور جو اس ساری ہنگامہ آرائی سے بے نیاز اسلام کو فکری طور پر سمجھنا چاہتے ہیں۔

اسی اپریل میں، میں ان نوجوانوں سے پہلی مرتبہ متعارف ہوا جب انہوں نے مجھے اپنے ایک پروگرام میں اظہار خیال کی دعوت دی۔ ای میل اور ٹیلی فون سے شروع ہونے والا یہ سلسلہ اس وقت بالمشافہ ملاقات میں ڈھل گیا، جب میں ان کے ایک تربیتی پروگرام میں شریک ہوا۔ اس کام کے لیے انہوں نے جس جگہ کا انتخاب کیا، یہ ان کی خوش ذوقی اور مزاج کا آئینہ دار تھا۔ یہ چارسدہ کے قریب ایک ویران مسجد تھی، جس میں یہ طلبہ دو دن سے جمع تھے۔ میں اس پروگرام کی آخری نشست میں شریک ہوا۔ گفتگو اور سوال و جواب کا ایک طویل سلسلہ ختم ہوا تو میں ایک احساس آسودگی کے ساتھ وہاں سے رخصت ہوا کہ وہ صوبہ جو بظاہر روایتی دینی فکر کا گڑھ ہے، وہاں سے کچھ ایسی نئی کونپلیں بھی پھوٹ رہی ہیں جو اپنی نشوونما کے لیے روایتی دینی فضا کو سازگار نہیں سمجھتیں اور کسی نئی آب و ہوا کی تلاش میں ہیں۔

میرے لیے ان طلبا نے "دور حاضر میں دعوت دین" کا موضوع منتخب کیا تھا۔ میں نے ان سے جو گفتگو کی، مجھے خیال ہوا کہ اس کے بعض حصوں میں اس کالم کے پڑھنے والوں کو بھی شریک کروں۔ اچھا ہوگا کہ یہ قومی سطح پر کسی بحث کا عنوان بن سکے۔

جب ہم دوسروں تک دین پہنچانے کی بات کرتے ہیں تو ہم پر یہ واضح ہونا چاہیے کہ ہم دعوت دین کے علمبردار ہیں یا غلبہ دین کے۔ میرے نزدیک یہ دو مختلف چیزیں ہیں۔ جب ہم غلبے کی بات کرتے ہیں تو اس سے ہمارا مقصود یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ اسلام کو قبول کر چکے، وہ ان لوگوں کو سیاسی طور پر مغلوب کر لیں جو اسلام کو اپنا دین نہیں مانتے۔ ہم ان کے سامنے دین کی بات رکھیں گے۔ اگر وہ قبول کر لیں تو ہمارے بھائی ہیں اور اگر نہیں تو پھر ان کے پاس صرف ایک راستہ ہے کہ وہ مغلوب ہو کر رہیں۔ غلبے کی خواہش ایک خاص طرح کی نفسیات کو وجود میں لاتی اور ایک الگ حکمت عملی کا تقاضا کرتی ہے۔ یہ نفسیات ہمیں سکھاتی ہے کہ ہم برتر ہیں اور دوسرے ہم سے کمتر اور ہم نے انہیں اپنے زیر نگیں رکھنا ہے۔ اسی طرح غلبے کی حکمت عملی اور طرح کی تیاری چاہتی ہے۔ اس میں تیر و تفنگ اور شمشیر و سناں ضروری ہیں۔ اس کے برخلاف دعوت کی نفسیات داعی اور مدعو کے تعلق کو جنم دیتی ہے۔ ہر داعی کو اپنے مدعو سے محبت ہونی چاہیے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ مدعو کے مفاد کو عزیز رکھے اور اس کا سب سے بڑا مظہر یہ ہے کہ وہ اسے دائمی خسارے سے بچانے کے لیے بے تاب ہے۔

ایک داعی کی حکمت عملی یہ ہوتی ہے کہ وہ مدعو کی نفسیات کا خیال رکھتا ہے۔ اس کی دلجوئی کرتا ہے۔ اس کے لیے راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ کے حضور میں دعا کرتا ہے۔ اس کی کیفیت ایسی ہوتی ہے جیسے قرآن مجید نے اللہ کے رسول ﷺ کے اسوہ حسنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ وہ اپنے مخاطبین کی نجات کے لیے حریص ہوتا ہے۔

داعی اور مدعو کا تعلق کچھ ایسا ہے کہ وہ دونوں میں سے کسی ایک کے زندہ رہنے تک باقی رہتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ ایک داعی زندگی کے آخری سانس تک دعوت دیتا رہے اور مدعو ماننے سے انکار کرتا رہے۔ داعی کی زندگی میں کوئی مرحلہ ایسا نہیں آتا کہ وہ مخاطب کے بارے میں یہ فیصلہ کرلے کہ اب اس سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اس میں کوئی خیر نہیں۔ کسی دل کے دروازے کب ہدایت کے لیے بند ہو گئے، اس کا فیصلہ صرف اللہ تعالیٰ کر سکتے ہیں کیونکہ وہی دلوں کے حال جانتے ہیں۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا رسول بھی اپنے اجتہاد سے یہ فیصلہ نہیں کر سکتا۔ سیدنا یونس نے یہ فیصلہ کیا اور اس پر انہیں مچھلی کے پیٹ میں بطور سزا رہنا پڑا۔

اس بنا پر دور حاضر میں دعوت دین کے لیے سب سے پہلے ضروری ہے کہ ہمارے سامنے یہ بات واضح رہے کہ ہم غلبہ دین کے علمبردار ہیں یا دعوت دین کے؟

دوسری بات یہ کہ دعوت اور شہادت دو مختلف چیزیں ہیں۔ ہم دعوت کے منصب پر فائز ہیں، شہادت کے منصب پر نہیں۔ قرآن مجید یہ بتاتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو نبوت کے لیے منتخب کرتا ہے، اسی طرح منصب شہادت کے لیے بھی افراد کا انتخاب کرتا ہے۔ آخری جماعت جسے شہادت کی ذمہ داری سونپی گئی وہ صحابہ کرام کی جماعت ہے۔ صحابہ کو اللہ نے امت وسط اور خیر امت کہا اور ان کے بارے میں یہ بھی کہا گیا کہ رسول نے ان پر شہادت دی اور وہ باقی لوگوں پر شہادت دیں گے (الحج ۲۲: ۷۸)۔ شہادت کا مطلب یہ ہے کہ دین کو اس طرح لوگوں کے سامنے پیش کر دیا جائے کہ کسی کے لیے اشتباہ کی گنجائش نہ رہے۔ یہ کام انسانی تاریخ میں آخری مرتبہ صحابہ کرام نے نبی ﷺ کے انتخاب کی توسیع میں کیا۔ یہ اسی منصب کا تقاضا تھا کہ انہوں نے روم و ایران کی سرحدوں پر کھڑے ہو کر کہا کہ اسلام قبول کر لو یا جزیہ دو ورنہ ہمارے درمیان فیصلہ جہاد سے ہوگا۔ یہ منصب صحابہ کا تھا جو ان کے ساتھ ختم ہو گیا۔ ہم یہ اختیار نہیں رکھتے کہ غلبہ دین کے لیے قتال کریں اور لوگوں پر جزیہ عائد کریں۔ ہم ان کی اتباع میں دعوت دیں گے اور یہی منصب ہمارے لیے باقی ہے۔ میرے محترم استاد جناب جاوید احمد غامدی نے اس اصول کو اپنی کتاب "میزان" میں دلائل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

دعوت کے باب میں یہ دو بنیادی امور ہیں، جن کے حوالے سے مسلمان واضح نہیں ہیں۔ اس کا بنیادی سبب اسلام کی وہ سیاسی تعبیر ہے جس کا ہم مسلمانوں پر بہت اثر رہا۔ اس تعبیر کو پیش کرنے والے دین کے جید عالم جب دنیا سے اٹھ گئے تو پھر یہ معاملہ ان متفکرین کے ہاتھ آ گیا، جو دین پر غور و فکر کی بنیادی صلاحیت سے محروم تھے چنانچہ ان کے چلا چلی کے سبب اس فکر کا انجام بھی وہی ہوا جو فقہی مسلکوں کا ہوا۔ آج یہ بات ہماری اخروی نجات کے لیے بہت اہم ہے کہ ہم اس سوال پر غور کریں کہ اگر ہم آخری وحی کے امانت دار ہیں تو پھر دیگر اقوام کے حوالے سے ہماری اصل ذمہ داری کیا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ عصری مسائل کے زیر اثر اصل بات کہیں دب گئی ہو؟

وہی اٹھائیس لاکھ ناخواندہ...... بارہ درخشاں نمونے
انشاء اللہ اردو یونیورسٹی کامیاب ہو کر رہے گی

آج بروز جمعہ یعنی تیس اپریل کی میرے معیار اقدار کے مطابق ایک بہت ہی اہم — گو نہایت افسوسناک خبر یہ ہے ("جنگ" صفحہ 11) سندھ میں چھٹی سے آٹھویں جماعت کی طالبات کیلئے درسی کتابیں مفت مہیا ہونے کا منصوبہ ختم ہونے کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ (خدا کرے یہ اندیشہ غلط ثابت ہو کیونکہ کئی پچھلے "اندیشے" درست ثابت ہوتے رہے ہیں۔ خبر کے مطابق یہ مفت کتابیں ایشیائی ترقیاتی بینک سے چلنے والے ایک منصوبے "دیپ" کے تحت فراہم کی جاتی تھیں لیکن مبینہ طور پر ایک حالیہ اجلاس میں متعلقہ پروجیکٹ ڈائریکٹرز (مہتمم منصوبہ) نے یہ تاثر دیا ہے کہ ان کے اخراجات حکومت سندھ کے بجٹ سے پورے کئے جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ اب ایشیائی ترقیاتی بینک اپنا وعدہ کیوں پورا کرے گا۔ اس دنیا میں تو بے مانگے بھیک بھی نہیں ملتی "امداد" کیا ملے گی۔ لیکن، اگر واقعی یہ اخراجات سندھ گورنمنٹ کے بجٹ سے پورے ہو رہے ہیں تو اسے اس جزوی جرأت رندانہ پر بھی کھلی مبارکباد۔

بڑا مسئلہ

لیکن بڑے مسئلے پر کوئی پیشرفت نظر نہیں آتی۔ کون سا بڑا مسئلہ؟ یہ کہ کیم اپریل سے سرکاری اسکول تو کھل چکے ہیں مگر پہلی جماعت سے چھٹی جماعت تک بچوں کو سندھ حکومت کے کھلے اشتہاروں تک میں چھپنے والے وعدوں کے مطابق، مفت کتابیں نہیں ملیں۔ (قارئین یاد کریں یا ہمت کر کے، اخبارات کا ریکارڈ دیکھ لیں کہ پانچ اپریل کو حکومت سندھ کی جانب سے ایک ہدایتی اشتہار صاف صاف اس مضمون کا چھپا ہے کہ والدین ان جماعتوں کے بچوں کیلئے کتابیں نہ خریدیں کیونکہ وہ حکومت سندھ مفت عنایت کر رہی ہے ("عنایت" کا لفظ بہ سبب آداب شاہی میرا تاکہ موثر بہ ماضی ہی سہی متعلقہ وزراء و افسران کسی قدر خوش ہو جائیں) لیکن۔ لیکن تیس اپریل آ گئی اور بوقت تحریر اپنی فطری رفتار سے گزر بھی رہی مگر متعلقہ بچوں کو کتابیں نہیں ملیں۔ یہ متعلقہ بچے کتنے ہیں؟ پچھلی مستند خبروں کے مطابق اٹھائیس لاکھ کے قریب۔ یعنی مبینہ طور پر ایک پہلے ہی سے احساس محرومی میں مبتلا رہنے والے پاکستانی صوبے کے اٹھائیس لاکھ بچے اس سال کے اس دن تک ابتدائی تعلیم سے محروم ہیں۔ پہلے مجھے شبہ دلایا گیا کہ ہو نہ ہو یہ بڑے صوبے پنجاب کے افسران کی کارگزاری ہے کیونکہ سندھ حکومت میں بھی کسی دوسرے صوبے سے کوئی نہ کوئی غیر سندھی بھی آ گھستا ہے۔ افسوس کہ میری تحقیق کے مطابق اس ظلم، اس ناانصافی، اس حق تلفی، اس محرومی میں حکومت سندھ کا کوئی پنجابی افسر یا جاگیردار یا سابق یا حاضر فوجی شریک نہیں بس جو ہو رہا ہے "اپنوں" ہی کے ہاتھوں ہو رہا ہے۔ یعنی یہ اٹھائیس لاکھ بچے خود مظلوم و مغموم سندھی افسران کی نااہلی یا مبینہ طور پر کسی بے ایمانی کا شکار ہوئے اور ہوئے جا رہے ہیں۔ 27 اپریل کا "جنگ" پڑھ لیجئے یا اٹھائیس اپریل کو معاصر عزیز "ڈان" میں اس کے سینئر رکن عملہ جناب مختار عالم کی خاصی طویل رپورٹ پڑھ لیجئے۔ یا، بہت سی دوسری ایسی ہی رودادیں، تبصرے، تجزیے۔ ادب کے ساتھ کچھ کہا جائے تو بقول حضرت جوش

نظر نے اتنے دیے ہیں دھوکے
بصارت آنکھوں سے گر گئی ہے

اور ..... اور ..... بے ادبی کی عادت نہیں۔ اجازت تو ہے ہی نہیں

اجازت کا مسئلہ؟

ایک بالکل غیر متعلق لطیفہ جس کی حیثیت جملہ معترضہ سے بھی کم ہے۔ جملہ معترضہ کے متعلق پروفیسر رشید احمد صدیقی مرحوم کا موقف یہ تھا کہ آخر پتہ تو قلم پر اس کا بھی ہوتا ہے۔ آخر وہ کب تک انکار کرے ..... اس لطیفے کا حق اس سے بھی کم لیکن اب اس نے نوک قلم دبا ہی لی ہے تو لکھ ہی دیا جائے۔ کبھی میں نے ہندوستانی فاضل عزیز القدر ڈاکٹر شمس الرحمٰن فاروقی کی ایک (مختصر سی) کتاب پر "حرفے چند" لکھتے ہوئے ان کیلئے "نابغہ روزگار" کے لفظ استعمال کر دیئے۔ ہندوستان گیا تو ایک نہایت ہی فاضل، میرے دوست اور ان کے سخت ادبی مخالف نے مجھ سے شکایت کی۔ "آپ کو انہیں نابغہ روزگار کہنا تھا؟" میں نے عرض کی دو مجبوریاں تھیں۔ ایک تو یہ کہ میں ان کے ان تھک کارناموں


نقار خانے میں
*****
جمیل الدین عالی

اور مسلسل محنت کی بنا پر ایسا ہی سمجھتا ہوں دوسری مجبوری یہ کہ یہ الفاظ پیش پا افتادہ CLICHE ہونے کے باوجود مدتوں سے تڑپ رہے تھے کہ انہیں میں بھی استعمال کروں مگر ملکی حالات مانع تھے۔ چنانچہ مجبور ہو کر ایک غیر ملکی کیلئے استعمال کر گیا۔ آپ کے سوا کسی نے نوٹس بھی نہیں لیا۔ پوچھا کون سے حالات۔ عرض کی ہمارے ملک کی ادبی دنیا میں قانون کے برابر طاقت رکھنے والی روایت یہ ہے کہ کوئی کسی اپنے صوبے کے ہم عصر کو نابغہ روزگار نہیں کہہ سکتا ورنہ اس بے چارے نابغہ روزگار کا حقہ پانی بند ہو جاتا ہے۔ شاعر ہے تو متشاعر اور ادیب ہے تو غیر ادیب کہلانے لگتا ہے۔ دوسرے صوبے والے اپنے جرائد کے صفحات پر اتنی بھر جگہ نہیں دیتے۔ کسی دوسرے صوبے والے کو نابغہ روزگار کہہ دیا جائے تو وہ نابغہ روزگار ایسے حقارت آمیز تشکر کے ساتھ یہ لقب قبول کرتا ہے جیسے اس کا روز ازل سے مارا ہوا حق اب اتنی تاخیر سے ادا ہو رہا ہے اور اس کے صوبے والے اسے شک کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں کہ اچھا اب یہ اپنی پی۔ آر بڑھانے کے چکر میں آ گیا ہے۔ غیروں سے اس طرح اپنی تعریف کراتا ہے..... غرضیکہ میں نے انہیں یہ اور کئی دوسرے موانعات بتائے تب کہیں جا کر وہ مطمئن ہوئے مگر اس امر سے اتفاق نہ کیا کہ مجھے اپنے طور پر بھی ان ممدوح کو نابغہ روزگار کہنے کا حق تھا۔

ڈاکٹر شمس الرحمٰن فاروقی

اتفاق کہ یہ ڈاکٹر شمس الرحمٰن فاروقی پچھلے ہفتے ابوظبی سے لاہور جاتے ہوئے کراچی سے گزرے (کہ وہاں علامہ اقبال پر ایک خطبہ دینے کیلئے مدعو تھے) اور ہمیں اپنی فضیلت، جرأت فکر و اظہار اور اردو سے لازوال کمٹ منٹ کی کئی تازہ یادیں دے گئے۔ میں نے اسی اظہاریے کی ایک پوری طویل سرخی میں انہیں خوش آمدید کہہ رکھا ہے۔ مضمون بھی لکھا ہے۔ شہر کی کئی معتبر اور نامور انجمنوں نے مشترکہ طور پر ان کے خیر مقدم میں ایک بڑا اجلاس منعقد کیا۔ کچھ مداحوں نے چھوٹی سی مختصر مجلس بھی منعقد کر لی۔ اردو یونیورسٹی نے کہ ابھی اس کے کئی شعبے اور منصوبے تشکیلی مراحل میں ہیں ان کیلئے اپنا پہلا عصرانہ استقبالیہ منعقد کیا جہاں ان سے ایک غیر رسمی گفتگو اور سوال و جواب کی خاصی دلچسپ مجلس رہی۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے آج وہ لاہور میں ہوں گے اور کل اپنے گھر الہ آباد چلے جائیں گے۔ دبراوروں کی کئی چھوٹے بڑے اختلافات کے باوجود میں ان کے مجموعی، محیر العقول ادبی کارناموں پر انہیں واقعی ایک نابغہ روزگار سمجھتا ہوں اور یہ الفاظ ان کیلئے اس وقت استعمال کئے تھے جب مسلم یونیورسٹی علیگڑھ جیسے معزز، بڑے اور حق پرست ادارے نے انہیں ڈی۔ لٹ کی اعزازی ڈگری بھی نہیں دی تھی۔ (جاری)

مزید مشکل فیصلوں کی ضرورت

قلم کمان/ حامد میر

انہیں افسوس ہے کہ جنوبی وزیرستان میں امن قائم کیوں ہو گیا؟ افسوس کا اظہار کرنے والوں میں اکثریت کا تعلق ایک پڑوسی ملک کے تجزیہ نگاروں اور کالم نویسوں سے ہے، لیکن حیرت ہے کہ کچھ اپنے بھی جنوبی وزیرستان میں امن پر مطمئن نظر نہیں آ رہے بلکہ وہ ہمیں افغانستان میں امریکہ کے سفیر زلمے خلیل زاد کی ناراضی سے بھی ڈرا رہے ہیں۔ اس خاکسار نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ اسلام آباد، لاہور اور کراچی میں بیٹھ کر محض اخبارات اور انٹرنیٹ پر دستیاب معلومات کی بنا پر قوم کو ہر وقت امریکہ کے غیض و غضب سے ڈرانے والے دانشور زمینی حقائق کا درست ادراک نہیں رکھتے۔ ایک سال پہلے بغداد شہر کے اندر اور باہر کی خاک چھاننے کے بعد جب میں نے لکھا کہ امریکہ نے عراق میں جنگ تو جیت لی لیکن عراقیوں کے دل نہیں جیت سکا اور عراق ان کے لئے ویت نام بننے والا ہے تو میرا مذاق اڑایا گیا۔ مجھے کم علمی اور جذباتیت کے طعنے دیئے گئے۔ آج امریکہ کی فوج فلوجہ کو صدام حسین کی فوج کے افسران کے حوالے کر کے وہاں سے بھاگ رہی ہے اور ہمارے کچھ اہل فکر و نظر امریکی فوج کی پسپائی پر کچھ لکھنے کی بجائے وانا میں پاکستانی فوج اور مقامی قبائل میں امن معاہدے پر اعتراضات اٹھا رہے ہیں۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ اگر دنیا کی واحد سپر پاور طاقت کے ذریعہ فلوجہ کو فتح نہیں کر سکی تو پاکستانی فوج وانا میں بلاوجہ طاقت کا استعمال کیوں کرے؟ وانا آپریشن کا اصل مقصد علاقے کو غیر ملکی عسکریت پسندوں سے پاک کرنا تھا تاکہ اس علاقے کو افغانستان اور پاکستان کے اندر کارروائیوں کے لئے استعمال نہ کیا جائے، جو حاصل کر لیا گیا۔ غیر ملکی عسکریت پسندوں کی بڑی تعداد افغانستان فرار ہوگئی۔ جو باقی بچے ہیں وہ مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے کے لئے مذاکرات کر رہے ہیں اور اگر انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے تو یہ ایک بہت بڑا نیک شگون ہوگا۔ کون نہیں جانتا کہ افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے جنوبی وزیرستان میں طالبان کے رہنماؤں سے رابطہ کیا۔ حامد کرزئی نے چند ہفتے قبل خود کابل میں مجھے بتایا کہ وہ ملا عمر متوکل سے مذاکرات کر رہے ہیں، اگر کرزئی طالبان سے مذاکرات کر سکتے ہیں تو پاکستان کیوں نہیں؟ ہر ملک اپنے ملک کی سلامتی کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر اپنی حکمت عملی وضع کرنے میں آزاد ہونا چاہئے لیکن نجانے کیوں ہمارے کچھ دانشور چاہتے ہیں کہ جنرل پرویز مشرف چھینک مارنے سے پہلے بھی امریکہ سے پوچھ لیا کریں۔

وانا میں مطلوب قبائلیوں کے ساتھ امن معاہدہ ایک مشکل فیصلہ تھا۔ جنرل پرویز مشرف خود کہہ چکے تھے کہ ان پر قاتلانہ حملے جنوبی وزیرستان سے منظم کئے گئے لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ تیزی سے بدلتی ہوئی عالمی صورتحال پاکستان پر بھی اثر انداز ہو رہی ہے، کچھ سیاستدانوں نے فلسطین اور عراق کی صورتحال کا موازنہ جنوبی وزیرستان سے شروع کر دیا اور وہ لانگ مارچ کی دھمکیاں دے رہے تھے کیونکہ انہیں امریکہ کے خلاف نعرہ لگا کر لوگوں کو سڑکوں پر لانے کا سنہری موقع دکھائی دے رہا تھا، لہٰذا جنرل پرویز مشرف نے اپنی ذاتی رائے اور جذبات کو پس پشت ڈالتے ہوئے جنوبی وزیرستان میں امن معاہدے کا فیصلہ کیا۔ یہ معاہدہ کسی فرد، گروہ یا ادارے کی ہار جیت نہیں بلکہ صرف اور صرف پاکستان کی جیت ہے اور اسی لئے عوام الناس کی بڑی اکثریت نے اس امن معاہدے پر اطمینان کا اظہار کیا۔ یہ پہلو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ آنے والے ہفتوں میں وطن عزیز میں بہت سیاسی گرما گرمی رہے گی۔ شہباز شریف کی وطن واپسی کے اعلان سے لے کر موجودہ پارلیمنٹ کے مستقبل کے بارے میں گردش کرتی ہوئی افواہیں پاکستان میں سیاسی عدم استحکام بڑھا رہی ہیں۔ ایسی صورتحال میں جنوبی وزیرستان کے قبائل کے ساتھ امن معاہدہ اندھیرے میں روشنی کی کرن سے کم نہیں۔ وہ لوگ جو کچھ دن پہلے تک شہباز شریف کو ایک "مزاحیہ کردار" قرار دیتے ہوئے دعوے کر رہے تھے کہ وہ کبھی پاکستان واپس نہیں آئیں گے، اب وہ "کنفیوز" ہیں کیونکہ شہباز شریف نے واپسی کا اعلان کر دیا۔ واپسی کے اس اعلان میں نواز شریف کی مکمل تائید بھی شامل ہے، یہ اور بات ہے کہ شہباز شریف کو پاکستان میں لینڈ نہ کرنے دیا جائے لیکن ان کا اعلان ایک ٹیسٹ کیس ہے۔ حکومت نے زیادہ بوکھلاہٹ کا مظاہرہ کیا تو نواز شریف اور بے نظیر بھٹو کی حوصلہ افزائی ہوگی اور وہ دونوں ایک ساتھ واپسی کا اعلان بھی کر سکتے ہیں۔ یہی وہ متوقع منظر نامہ ہے جس کو سامنے رکھتے ہوئے مسلم لیگ کو متحد اور مضبوط بنانے کی کوششیں تیز ہو چکی ہیں۔ ملت پارٹی کے سربراہ فاروق لغاری کی صدر مشرف اور چوہدری شجاعت حسین کے ساتھ ملاقاتوں کے بعد یہ افواہیں پھیلیں کہ لغاری صاحب کو مسلم لیگ میں لانے کا مقصد انہیں نیا وزیراعظم بنانا ہے۔ لغاری صاحب نے خود ہی ان افواہوں کی تردید کر دی ہے۔ اندر کی خبر یہ ہے کہ فی الحال خورشید قصوری، ہمایوں اختر خان اور شوکت عزیز سمیت کسی بھی وفاقی وزیر کے وزیراعظم بننے کا کوئی چانس نہیں۔ اگر کوئی چانس ہے تو وہ صرف چوہدری پرویز الٰہی کا ہے لیکن یہ چانس صدر پرویز مشرف اور چوہدری شجاعت حسین کے اتفاق رائے کے بغیر انہیں ملنا مشکل ہے۔ صدر پرویز مشرف کو یہ معلوم ہے کہ پیپلز پارٹی پیٹریاٹس کے چوہدری برادران سے معاملات ٹھیک نہیں، لہٰذا وہ فی الحال جمالی صاحب کو ہٹانے کا رسک نہیں لیں گے۔ وہ جانتے ہیں کہ پیٹریاٹس کی تائید کے بغیر نیا وزیراعظم لانا مشکل ہے۔

ایسے نکتہ دانوں کی بھی کمی نہیں جو صدر پرویز مشرف کے کچھ حالیہ بیانات کی روشنی میں چند ماہ کے اندر اندر نئے انتخابات کا امکان دیکھ رہے ہیں لیکن اگر زمینی حقائق کو سامنے رکھا جائے تو نئے انتخابات اس وقت کرائے جائیں گے جب موجودہ ارباب اختیار کو قومی اسمبلی میں پہلے سے زیادہ اکثریت حاصل ہونے کا یقین ہو۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پنجاب میں مسلم لیگ (ن)، سندھ میں پیپلز پارٹی، سرحد میں عوامی نیشنل پارٹی اور بلوچستان میں قوم پرست جماعتوں کی پوزیشن پہلے سے زیادہ مضبوط ہے اور درمیانی مدت کے انتخابات فائدے کی بجائے حکومت کے نقصان میں بھی جا سکتے ہیں۔ محب وطن حلقوں کی ایک بڑی اکثریت موجودہ حالات میں حکومت اور اپوزیشن کے درمیان محاذ آرائی کا خاتمہ چاہتی ہے۔ صدر پرویز مشرف نے جنوبی وزیرستان میں ان مطلوب افراد کے ساتھ معاہدہ کیا جو پاکستانی فوج کے خلاف مسلح مزاحمت کر رہے تھے لہٰذا پاکستان کی اپوزیشن کے ساتھ بھی نتیجہ خیز ڈائیلاگ میں کوئی حرج نہیں۔ اس ڈائیلاگ کو کامیاب بنانے کے لئے صدر مشرف کے ساتھ ساتھ بے نظیر بھٹو اور نواز شریف بھی لچک کا مظاہرہ کریں۔ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی بجائے ملکی مفادات کو سامنے رکھیں۔ بے نظیر بھٹو اور نواز شریف صدر مشرف کے ساتھ مفاہمت کو نئے انتخابات کے ساتھ مشروط کرنا چاہتے ہیں اور صدر مشرف نئے انتخابات کی شرط چوہدری شجاعت حسین اور دیگر سیاسی اتحادیوں کے گرین سگنل کے بغیر تسلیم نہیں کر سکتے۔

حکومت اور اپوزیشن پیچیدہ معاملات پر ڈائیلاگ شروع کرنے کی بجائے سادہ معاملات پر ڈائیلاگ شروع کریں۔ سب سے سادہ اور اہم معاملہ کشمیر کے مسئلے پر حکومت اور اپوزیشن میں اتفاق رائے ہے۔ اگست میں بھارت کے ساتھ مذاکرات کے آغاز سے قبل پاکستانی اپوزیشن کو بھی اعتماد میں لے لیا جائے تو بہت اچھا ہوگا۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ بھارت میں حالیہ انتخابات کے بعد مسئلہ کشمیر بہت آسانی کے ساتھ حل ہو جائے گا۔ نئی بھارتی حکومت ہمیں ضرورت سے زیادہ وقت دے گی اور کشمیر کو مذاکرات کی میز پر بیٹھنے کی کوشش کرے گی لہٰذا کم از کم کشمیر پر پوری قوم کا موقف ایک ہونا چاہیے، اس لئے اس ایک مسئلے پر اپوزیشن کے ساتھ مذاکرات کا آغاز ہو جانا چاہئے تاکہ بھارت کے ساتھ مشکل فیصلوں میں آسانیاں پیدا ہو سکیں۔

روزنامہ پاکستان لاہور (9) 10نومبر 2017ء

روزنامہ پاکستان

اشاعتِ خاص

Special Edition

مخدوم امم......کاملاں را رہنما

سیدنا حضرت علی ہجویریؒ

آپؒ کے حوالے سے بعض مشہور باتوں کی وضاحت!

رانا شفیق پسروری

آپ کا نام نامی اسم گرامی علی بن عثمان بن علی ہے۔ آپ نے کشف المحجوب کے آغاز میں اپنا نام ابوالحسن علی بن عثمان بن ابی علی الجلابی الہجویری الغزنوی تحریر فرمایا ہے۔ آپ حسنی سید تھے۔ ولادت شہر غزنی میں ہوئی بچپن اس شہر کے دو محلوں میں گزارا ایک ہجویر جہاں آپ کا ننھیال تھا دوسرا جلاب جہاں آپ کا ددھیال تھا۔

دارا شکوہ سفینۃ الاولیاء میں لکھتا ہے "حضرت غزنی کے رہنے والے تھے، جلاب اور ہجویر غزنی کے دو محلے تھے۔ پہلے جلاب میں قیام پذیر رہے پھر ہجویر میں منتقل ہو گئے۔ ان کے والد گرامی کی قبر غزنی میں ہے۔ والدہ ماجدہ کی...

تھے چہرہ زیادہ گول تھا نہ لمبا۔ سرخ و سفید چمکدار رنگ تھا۔ کشادہ جبیں اور بال سیاہ گھنے تھے۔ بڑی اور غلافی آنکھوں پر خم دار گھنی ابروئیں۔ ستواں ناک، درمیانے ہونٹ اور رخسار بھرے ہوئے تھے چوڑے اور مضبوط شانوں پر اٹھتی ہوئی گردن تھی۔ ریش مبارک گھنی تھی۔ آپ بڑے جاذب نظر اور پرکشش تھے۔

آپ تن ڈھانپنے کیلئے کسی خاص وضع قطع کے لباس کا تکلف نہ فرماتے تھے، جو میسر آتا پہن لیتے تھے۔ لباس کے بارے میں خود فرماتے ہیں۔

"ایک طبقہ ایسا بھی ہے جس نے لباس کے بارے میں تکلف نہیں کیا۔ اگر رب تعالیٰ نے انہیں گدڑی دی، وزیب تن کر لی اگر قبادی تو پہن لی میں نے اسی مسلک اعتدال کو اختیار کر رکھا ہے اور لباس کے سلسلہ میں مجھے یہی طریقہ پسند ہے۔" (کشف المحجوب)

حضرت سید علی ہجویریؒ کی سال ولادت کے...

وہ ولی کامل جنہوں نے نور ہدایت کو عام کردیا

سب مقامات وحالات میں خداتعالیٰ ہی نیک وبد پیدا کرتا ہے اس لیے اس کے کسی فعل پر معترض نہ ہونا چاہیے اور نہ دل رنجیدہ کرنا چاہیے

سال ورود کا ٹھیک ٹھیک تعین مشکل ہے البتہ غالب قیاس یہی ہے کہ آپؒ 431ھ میں وارد لاہور ہوئے۔

"فوائد الفواد" حضرت نظام الدین اولیاء...

شکوہ سفینۃ الاولیاء ص ۳۹

۳۔ خواجہ اجمیر کی لاہور میں سید یعقوب زنجانی المعروف صدر دیوان سے بڑی محبت والفت ہوگئی، سید یعقوب زنجانی کے مزار سے متصل خواجہ اجمیر کی نشست...

IBRAT VARIETY.COM

پيغام لطيف

[illegible]

غلام قادر وسير - مسو پرکاڻي

بيوفا تون نہ آئين

[illegible]

پرڪاش ڪمار - ٽکڻار

چهنڊڙيون

حيات علي شاهہ بخاري

0علي محمد مهر وڏ وزارت تان استعيفيٰ ڏني (خبر)
- واهہ جي تبديلي آهي جنهن جو ٽرلو سنڌ تي ڪريو.
0گورنر ڪي في الحال نہ هٽايو ويندو (شيخ رشيد)
- بيشڪ ڏاڍي جي لٺ ڪي بہ مٺا.
0علي محمد مهر پنهنجي هٿ سان استعيفيٰ لکي (خبر)
- اسين ڪڏهن ٿا چئون تہ "لالا" لکي ڏني.
0شادي هر ڇوڪري جو خواب هوندو آهي پر مون کي جلدي ڪونهي (سعديہ امام)
- جيسين رزڪي ڪر هلي، ٻڌي جو ڪاروبار نہ ڪجي.
0مجيب عالم جو آواز هميشہ ڪن پر گونجندو رهندو: ريما
- ظاهر آهي آواز ڪن پر ئي گونجندو.
0فلمي صنعت جي مسئلن تي خاص ڌيان ڏنو ويندو (شيخ رشيد)
- هڪ ڪميٽي جوڙڻ گهرجي جنهن جي سربراهہ اداڪاره ريما هجي.
0فلمي صنعت جي بين الاقوامي سجاڳي لاءِ جاکوڙ ڪريان پئي (ميرا)
- تهنجي ذريعي جيڪا سجاڳي ملندي سا ٻڌڻ جهڙي هوندي.

havatbukhari@haotmail.com

ماءُ جو پيار

پيار هڪ عجيب ڪيفيت جو نالو آهي، جيڪو هر انسان جانور ۽ ساهہ واري جاندار ۾ موجود هوندو آهي. ڪنهن کي پيار سڌي راهہ ۾ هلڻ تي مجبور ڪري ڇڏيندو آهي تہ وري ڪنهن کي پيار خراب رستي تي هلڻ لاءِ مائل ڪندو آهي.

پر فقط ماءُ جو پيار ئي اهڙو پيار آهي جيڪو زندگيءَ ۾ ڪڏهن بہ ٻچن کي غلط راهہ ناهي ڏسيندو. ماءُ هميشہ چاهي ڏک ۾ هجي يا خوشيءَ ۾ چاهي بيمار هجي يا بلڪل ٺيڪ، چاهي پنهنجي اولاد کان ڪوهين ڏور هجي، ڪيتري بہ مشڪل ۾ هجي پر اولاد جي لاءِ صرف ۽ صرف دعا ڪندي آهي. پر ان جي ابتڙ اولاد پنهنجي ماءُ لاءِ ايئن نہ سوچيندو آهي پر آهي چند ماڻهو جن جي ماءُ هن فاني دنيا ۾ نہ رهي آهي. اهي سمجهي سگهن ٿا تہ ماءُ ڇا آهي ۽ ماءُ جو پيار ڇا آهي.

۽ اولاد جو قدر بہ فقط ان ماءُ کي هوندو آهي جنهن کي فقط اولاد نہ هوندو آهي ۽ اها ماءُ بين جي اولاد کي بہ پنهنجو سمجهندي آهي.

مطلب تہ پيار هڪ اهڙي نہ ختم ٿيڻ واري ڪيفيت آهي جيڪا انسان ۾ سڀني جمار موجود رهندي آهي پر هر انسان ڪوڙ تہ ڳالهائي سگهي ٿو. پر فقط ماءُ هڪ اهڙو لازوال قيمتي رشتو آهي جيڪو ڪجهہ بہ ٿي پري کهوي بہ قيمت تي پنهنجي اولاد سان ڪوڙ ناهي ڳالهائيندي.

هوئشن تہ اسان جي معاشري ۾ ڪيترا ئي رشتا ۽ ناتا آهن پر تمام پيرو لڳندو آهي جيڪو آهي ماءُ جو رشتو جو تہ هر تنيڙو هار چاهي ڪير بہ هجي آئون هجان يا اوهين هجو يا ڪو منسٽر، گورنر يا صدر هجي پر هن ئي زبان تي فقط پهريان ئي پيارن کان پيارو لفظ (ماءُ) ماءُ جو آيو هوندو. ماءُ پيار جو هڪ زنده مثال آهي.

وفا شنتوش ڪمار اوڍ-عمش ڪمار آڏل
ايجنسي سبگيون

بهترين خوشبو

اصحاب ڪهف جو واقعو اسان جي نبي حضرت محمد مصطفيٰ کان پهرين ۽ حضرت عيسيٰ کان پوءِ حضرت عيسيٰ جي شريعت تي عمل ڪندا هئا. اصحاب ڪهف جو واقعو سن 249ع ۾ پيش آيو جنهن ۾ ٽي سؤ سال ستا پيا هئا ۽ جاڳيا سن 549 عيسوي ۾ ۽ نبي سائين جي ولادت سن 570ع ۾ ٿي. يعني نبي سائين کان 41 سال اڳ جو واقعو آهي ۽ نبي سائين جي هجرت کان پوءِ ان واقعي کي اندازن 72 سال گذري ويا. اصحاب ڪهف جي شهر جو نالو جهاليت جي زماني ۾ افسوس چوندا هئا ۽ اهل عرب ان کي طرطوس چوندا هئا ۽ هي روم جي شهرن مان هڪڙو شهر هو. اصحاب ڪهف جي بادشاهہ جو نالو دقيانوس هو ۽ هي جنهن غار ۾ لڪيا ان غار جو نالو نيجولس هو ۽ هي ست ڄڻا هئا ۽ اٺون ان ۾ ڪتو هو جيڪو مرڻ گهڙي تائين هنن سان گڏ هو.

عبدالجليل لغاري - بلڙي شاهہ ڪريم

يار ليکي يا نہ ليکي

يار ليکي نہ ليکي، اسان يار جي ليکي
نتي لکي ٻاهہ. ٿل سڙي وڃي وٺ.

تو روشني ڪئي گهٽ، سان منهن نہ ڏنو محبوب جو
ڪئي سالن کان تنهنجي محبت لاءِ ترسيو آهيان. توکي پنهنجو بنائڻ لاءِ ڏينهن رات ڪيو آهيان. هميشہ تنهنجي خيالن ۾ ڪنهن محسوس جيان بي قرار رهيو آهيان. تنهنجي ديد جي لاءِ تنهنجي لڳن تي ويٺي ڪئي ڪشالا ڪاٽيندو

رهندو آهيان. تنهنجي راهن ۾ رلي رلي آخر بي وس ٿي روئي پوندو آهيان. توکي محبت جي ...

[illegible]

PICTURE OF THE DAY

ڪرڪيٽ رانديگر ۽ ڦاڪا

- وسيم اڪرم .... هڪ ٻوتل ۽ سو بيمار.
- مياندار .... پيٽ ڪنهن جو بہ نہ هوندو آهي.
- يونس خان .... با ادب با مراد. بي ادب بي مراد.
- شاهد آفريدي .... چورن مشان مور.
- محمد سميع .... ٽال مٽول وقت جو چور.
- شير احمد .... شهر ۾ اٺ بدنام.
- يوسف يوحنا .... هڪ چپ ۽ هزار سک

ايم حسن چنا - ٽنڊو آدم

چئوسٽا

منظور عرض منهنجو تون رحمان ڪئي ڪر.
هن درد وندي دل جو درمان ڪئي ڪر.
هر شيءِ تي آهين قادر هر ڪر ڪرين ٿو تون.
محبوب کي اڄ منهنجو مهمان ڪئي ڪر.

گمنام غلام قادر ڏاهري- ڳوٺ ڪرنل/2 چڪ

ٻالي ووڊ اسٽار رياسين

شلپاشيٽي ۽ سلمان خان جو خوبصورت انداز

پارٽي اداڪاره اينا ڪريٽر

ٿيٽر ۾ ناچ تي پابندي بعد ناچ گانن سان ڀرپور سي ڊيز جو ڪاروبار

ٿيٽر تي جملہ بازي ۽ ناچ جو زور هو. انتظاميہ ان خلاف وٺ پڪڙ ڪئي ۽ ناچ تي پابندي هڻي

ڊرامن جي رڪارڊنگ مان ڊانس جي رڪارڊنگ کي گڏي سي ڊيز جاري ڪيون ويون

نرگس، ديدار، ميگهنا، مسڪان، لاشاڻ، تبسم، حنا ۽ ٻين جا سي ڊيز تي جلوه

لاهور (ڪلچرل رپورٽر) ڪجهہ سال اڳ لاهور جي ٿيٽرن ۾ رقاصائن جو راڄ هو. ٿيٽر تي ڊرامو گهٽ، جملي بازي ۽ ناچ گانو وڌيڪ هوندو هو پر، انتظاميہ ڏو معني جملن جي ادائيگي ۽ "فحش رقص" جي جهل پل جو سلسلو شروع ڪيو ۽ ناچ گاني تي پابندي لڳائي ڇڏي، حڪومتي ان قدم ڪانيو، ڪيبل آپريٽرن پنهنجو ڪردار ادا ڪيو. جنهن جي ڪري اها تفريح عوام کي گهر ويٺي ميسر ٿيڻ لڳي، سمورن ڊرامن جي رڪارڊنگ مان ڊانس جي رڪارڊنگ گڏ ڪري ان کي سي ڊي تي لاڳو ۽ وڊيو سينٽرز تائين پهچائي ڇڏيو. پاڪستان ۾ فلم انڊسٽري جي ڪرڻ سانگ سبب ڪيترن ماڻهن سان روزگار جو مسئلو هو. جن ۾ ڪئميره مين، لائٽ مين، ڪوريو گرافر ۽ ايڪسٽراز

بقايا نمبر 42 ڏسو صفحو 5

دادن فقير جا ڏوهيڙا ڳائيندڙ فنڪار جي سخاوت

راڌڻ (ن-م) سنڌ جي مشهور شاعر دادن فقير مرحوم

بقايا نمبر 44 ڏسو صفحو 5

سنڌي وڊيو فلم "دشمني" جي سي ڊي ايندڙ مهيني رليز ٿيندي

ڪراچي (ڪلچرل رپورٽر) سنڌي وڊيو فلم دشمني سي

بقايا نمبر 43 ڏسو صفحو 5

لارا دتا ۽ پريانڪا جيان اگهاڙپ جي قائل ناهيان: ديا مرزا

اهي ڳالهيون غلط آهن تہ منهنجو ڪيريئر خطري ۾ پئجي ويو آهي

هن وقت بہ 10 فلمون آهن، وڏن هدايتڪارن سان پئي ڪم ڪريان

ممبئي (ڪلچرل نيوز) پارٽي اداڪاره ديا مرزا جو چوڻ آهي تہ اهي ڳالهيون غلط آهن تہ منهنجو ڪيريئر خطري ۾ آهي هن جيو تہ هن وقت مون وٽ 10 فلمون آهن وڏن هدايتڪارن سان ڪم ڪري رهي آهيان. هن وڌيڪ چيو تہ ڪنهن هيروئن جون ٽي فلمون فلاپ ٿي وڃن تہ ماڻهو ان کي وساريو ڇڏين، مون لاءِ ايترو ئي ڪافي آهي جو ماڻهو مون کي پروسو ڪري فلمن ۾ ڪم ڏيئي رهيا آهن. ديا مرزا چيو تہ مان سڄائين دل جي ڳالهہ مڃيندي آهيان. ڪوڙ ڪر تڏهن ڪندي آهيان جڏهن ان ۾ پاڻ کي آرامده محسوس ڪندي آهيان. هن چيو تہ مان ڪڏهن بہ دٻاءُ ۾ اچي ڪم نٿي ڪري سگهان. هن چيو تہ لارا دتا ۽ پريانڪا اڄ ڪلهہ سيڪسي سين ڪري رهيون آهن تہ ضروري ناهي تہ مان بہ انهن جي پيروي ڪريان.

"خواب خواهشون" پي ٽي وي جي منفرد سيريل ثابت ٿيندي: نعيم بلوچ

ليکڪ حيات علي شاهہ بخاري نهايت خوبصورتي سان معاشرتي مسئلن کي نوڪس ڪيو آهي

تمام جلد ڪاسٽ مڪمل ڪري ڊرامہ سيريل جي رڪارڊنگ جو آغاز ڪيو ويندو

ڪراچي (ڪلچرل رپورٽر) ڊراما سيريل "خواب

بقايا نمبر 45 ڏسو صفحو 5

حيدرآباد: اسٽيٽ لائيف ايمپلائيز ايسوسيئيشن جي عهديدارن جي حلف برداري تقريب ۾ فنڪار فن جو مظاهرو ڪري رهيا آهن (فوٽو اختر پيرزادو)

پريس ڪلب حيدرآباد آڏو وڪيلن کي انصاف پلئہ نہ پيو: احتجاج هلندڙ

حيدرآباد (اسر) حيدرآباد پريس ڪلب آڏو مختلف مسئلن جي حل لاءِ علامتي بک هڙتالون جاري رهيون. ساڳئي جي هاري سو پيل هاري ڪئمپ جي هارين ۽ زيل پاڪ سيمنٽ فيڪٽري حيدرآباد جي پورهيت اڪرام الدين رهڻ جي ادائيگي لاءِ ... علامتي بک هڙتالون جاري رکيون. هن حڪومت کان مطالبو ڪيو آهي تہ سندن مسئلن کي حل ڪرايو وڃي.

مشهور زميندار وڏيرو محمد ٻچل

ٻچل سيال سنڌ پراونشل ڪوآپريٽو بئنڪ جي ايندڙ مهيني ٿيندڙ اجلاس ۾ شرڪت ڪندو

ڪراچي (بيورو رپورٽ) سنڌ ... ڪوآپريٽو بئنڪ جو ڊائريڪٽر نيشنل ڪوآپريٽو يونين جي چيئرمين ايگزيڪيوٽو ڪاسٽي جو ميمبر محمد ٻچل سيال سنڌ

آصف زرداري کي آزاد نہ ڪيو ويو تہ احتجاجي تحريڪ هلائينداسين: سياڻ پيپلزيوٿ

حيدرآباد (پ ر) سنڌ پيپلز اسٽوڊنٽس فيڊريشن پي ايس 47 قاسم آباد جي صدر سيد فهد عالم شاهہ بخاري سٽي جي صدر مختيار لاشاري، جمشيد لغاري، وقار ڪريمو، اسلم درس، رضوان مغل ۽ پيپلزيوٿ جي اقبال ڳاهو، ياسين سهڻ ۽ يعقوب کهڙو گڏيل بيان ۾ مطالبو ڪيو آهي تہ پ پ جي باني اڳواڻ آصف زرداري کي ترت آزاد ڪيو وڃي ...

ناڪامين تان ڌيان هٽائڻ لاءِ بدامني پيدا ڪئي پئي وڃي: مسلم ليگ (ن)

حڪمران سازش تحت ڪراچي جو ماحول خراب ڪري رهيا آهن: حنيف صديقي

انتظامي تبديلين سان ڪجهہ بہ نہ ٿيندو، جمالي حڪومت کي برطرف ڪيو وڃي: بيان

حيدرآباد (پ ر) پاڪستان مسلم ليگ (ن) حيدرآباد جي صدر حنيف صديقي چيو آهي تہ مهانگائي ۽ بيروزگاري تان ڌيان هٽائڻ لاءِ دهشتگردي ڪرائي پئي وڃي ... چاهيو اهي تہ حڪمران سوچيل سمجهيل سازش تحت ڪراچي جا حالات خراب ڪري رهيا آهن. هن چيو تہ انتظامي تبديلين سان ڪجهہ بہ نہ ٿيندو بدامني جي ذميوار جمالي حڪومت آهي ...

حيدرآباد: اسٽيٽ لائيف ايمپلائيز ايسوسيئيشن جي عهديدارن جي حلف برداري تقريب ۾ فنڪار فن جو مظاهرو ڪري رهيا آهن (فوٽو اختر پيرزادو)

گمنام غلام قادر ڏاهري- ڳوٺ ڪرنل/2 چڪ

غلام شبير لنڊ ٻجيري، نوابشاهه

ناڪامين تان ڌيان هٽائڻ لاءِ بدامني پيدا ڪئي پئي وڃي: مسلم ليگ (ن)

حڪمران سازش تحت ڪراچي جو ماحول خراب ڪري رهيا آهن: حنيف صديقي

انتظامي تبديلين سان ڪجهه به نه ٿيندو، جمالي حڪومت کي برطرف ڪيو وڃي: بيان

حيدرآباد (پ ر) پاڪستان مسلم ليگ (ن) حيدرآباد جي صدر حنيف صديقي چيو آهي ته مهانگائي ۽ بيروزگاري تان ڌيان هٽائڻ لاءِ دهشتگردي ڪرائي پئي وڃي، جنهن ڪري ڪراچي سميت سموري سنڌ بدامني جو شڪار آهي. حنيف صديقي پريس بيان ۾ وڌيڪ چيائين ته حڪمران سوچيل سمجهيل سازش تحت ڪراچي جا حالات خراب ڪري رهيا آهن. هن چيو ته انتظامي تبديلين سان ڪجهه نه ٿيندو بدامني جي ذميوار جمالي حڪومت آهي، جنهن کي برطرف ڪيو وڃي.

هالا جي آبادگارن جو حيدرآباد ۾ زميندار تي عملي خلاف مظاهرو

سروري جماعت جي خليفي تي حملو ڪندڙن خلاف ڪيس داخل نه ٿيڻ تي احتجاج ڪيو ويندو

هالا (پ ر) سعيدآباد جي معروف زميندار ۽ سروري جماعت جي خليفي حاجي مصري ڪاڪا جي شاڻ ڪلاڻ حملو ڪندڙ آبپاشي کاتي جي بيلدار عبدالغني ڏومڪي خلاف ڪيس نه داخل ٿيڻ تي آبادگارن جو آر بي او حيدرآباد جي آفيس آڏو احتجاجي مظاهرو ڏي او جي حيدرآباد مشتاق شاهه تي بي او هالا کي مذڪوره بيلدار جي خلاف ايف آءِ آر داخل ڪرڻ جا احڪامات جاري ڪري ڇڏيا. ان سلسلي ۾ زميندار حاجي مصري ڪاڪا پريس ڪلب هالا ۾ پريس ڪانفرنس ڪندي چيو ته مذڪوره بيلدار جيڪو انتهائي بااثر هئڻ ڪري ايس ايڇ او سعيدآباد هن کي تحفظ فراهم ڪيو رهيو آهي.

منڊائو مان نڪرندڙ سنڌڙي سب ڊويزن جي ڏوسو ڊسٽري ۾ پاڻي بدران مٽي پرڃي وئي

مرچ، ڪمند ۽ ٻيا فصل هڪ پيرو پاڻي ملڻ کانپوءِ پيهر پاڻي نه ملڻ سبب سڪڻ لڳا

هنگورنو، گرهوڙ ۽ ڦلهڏيون شهرن ۾ پاڻي نه هئڻ سبب شهري پريشان

ڦلهڏيون (رپورٽ: طالب حسين شر) منڊائو ڪئنال مان نڪرندڙ سنڌڙي سب ڊويزن جي ڏوسو ڊسٽري ۾ گذريل 25 ڏينهن کان پاڻي بحال واري اڏامڻ لڳي ۽ هزارين ايڪڙن تي پوکيل فصل ويرانيءَ. مرچ، ڪمند ۽ ٻيو فصل هڪ دفعو پاڻي ملڻ کانپوءِ پاڻي نه ملڻ سبب سڪي ناس ٿي ويو ۽ آبادگارن جو لکين روپيا ڪيل خرچ ٻڏي ويو. جڏهن ته ڏوسو ڊسٽري مان ٽن شهرن هنگورنو، ڦلهڏيون ۽ گرهوڙ شريف جي ٽلائن کي پاڻي نه ملڻ سبب شهري پيئڻ جي پاڻي لاءِ پريشان آهن جيڪي 5 کان 10 ڪلو ميٽر جي مفاصلي تان عورتون، مرد شديد گرمي ۾ پاڻي ڀرڻ تي مجبور آهن. ان سلسلي ۾ ڏوسو ڊسٽري جو عبرت طرفان سرأسري جائزو ورتو ويو ته واقع وڏي تعداد ۾ زمينون بنجر بڻيل هيون. ماڻهو ۽ مال پيئڻ جي پاڻي لاءِ پريشان نظر اچي رهيا هئا. ان سلسلي ۾ انتشار جوڳن ذريعن وٽان ملندڙ ڄاڻ موجب ته ڏوسو ڊسٽري اڳ ۾ آبپاشي سنڌڙي سب ڊويزن جي عملي لاءِ ڪمائي جو ذريعو ٿيل ۽ جڏهن ته هڪ هفتي جي رقم 5 لک روپيا ملندي هئي ۽ ايف او ۾ وڃڻ کانپوءِ اها رقم ملڻ بند ٿي وئي ۽ هن وقت جي ايس ڊي او آبپاشي سنڌڙي محمد ابراهيم داؤد پوٽو ۽ ايف او چيئرمين اختر شر ۾ اختلاف تيز ٿي ويا جنهن سبب آبادگارن جو چئبل ٻج پاڻ ضايع ٿي ويو. ان سلسلي ۾ آبپاشي ايس ڊي او محمد ابراهيم داؤدپوٽو سان رابطو ڪرڻ جي ڪوشش ڪئي وئي ته آفيس ۾ ويٺل تار بابو محمد موسيٰ عبرت کي ٻڌايو ته صاحب وزٽ تي نڪتل آهي ۽ ڏوسو ڊسٽري ۾ پاڻي ڇڏڻ بابت ڪين ڪوڙ علم ناهي. هوڏانهن ايف او چيئرمين اختر علي شر عبرت کي ٻڌايو ته آبپاشي عملو ٻنا جواز ڏوسو ڊسٽري کي بند ڪري سيڊا کي هٽ سان ناڪام ڪرڻ جا حربا ڪري ۽ زميندارن کي پاڻ ۾ ويڙهائڻ جو اهم ڪردار ادا ڪري رهيا آهن. هن وقت آبادگارن کي لکين روپيا نقصان ٿيو آهي جنهن جو ذميوار آبپاشي سنڌڙي جو عملو ملوث آهي انهن خلاف اسان قانوني قدم کڻي رهيا آهيون.

آصف زرداري کي آزاد نه ڪيو ويو ته احتجاجي تحريڪ هلائينداسين: سپاف پيپلزيوٿ

حيدرآباد (پ ر) سنڌ پيپلز اسٽوڊنٽس فيڊريشن پي ايس 47 قاسم آباد جي صدر سيد فهد عالم شاهه بخاري سنڌ جي صدر مختيار لاشاري، جمشيد لغاري، وقار ڪريجو، اسلم ڏرس، رضوان مغل ۽ پيپلزيوٿ جي اقبال ڪاهي، ياسين سيهڙ ۽ يعقوب کهڙو گڏيل بيان ۾ مطالبو ڪيو آهي ته پ پ جي باني اڳواڻ آصف زرداري کي ترت آزاد ڪيو وڃي جو ته هو ضمير جو قيدي آهي. جنهن ڏيل نه ڪري سنڌ سميت ملڪ جي پ پ ڪارڪنن جو مان مٿانهون ڪيو آهي. هنن وڌيڪ چيو ته آصف کي ترت آزاد نه ڪيو ويو ته احتجاجي تحريڪ هلائي ويندي.

روڊ حادثي ۾ زخمي ٿيل عبرت عبوضي جي طبعيت سڌرندڙ ڪلچرل ونگ اڳواڻن ۽ صحافين عيادت ڪئي

حيدرآباد (اسٽاف رپورٽر) روڊ حادثي ۾ زخمي ٿيل حيدرآباد جي صحافي روزاني عبرت جي اسٽاف رپورٽر غلام حسين خاصخيلي جي صحت بهتر ٿي وئي آهي. ڪالهه پ پ ڪلچرل ونگ سنڌ جي صدر سرفراز راڄپر، لياقت علي شاهاڻي، علي رضا شاهاڻي همدرد سماجي سنگت جي صدر صادق لاکو، ايس آر ٽي سي پورهيت ايڪشن ڪميٽي جي صدر حاجي غلام محمد ڏيپر، شاعر سائل پيرزادو، سندس حيدرآباد واري رهائش گاهه تي اچي سندس عيادت ڪئي ۽ صحتيابي لاءِ دعا ڪئي، جڏهن ته فون وسيلي پ پ نواب شاهه جي اڳواڻ غلام قادر چانڊيو، صحافي امير چانڊيو، غلام مصطفيٰ جمالي، عاجز جمالي به خيريت معلوم ڪئي.

يوسي 9 جي ناظم سينٽر ۾ انسپيڪٽر تي حملو ڪرايو آهي، اختيارين انصاف ڏيارڻ لاءِ قدم کڻن: ڪائونسلر

حيدرآباد (پ ر) حيدرآباد شهر جي يونين ڪائونسل 9 جي جنرل ڪائونسلرن سيد مشتاق علي شاهه، شاهد خان ڪشميري ۽ عبدالمجيد ڪوڪر پنهنجي گڏيل بيان يوسي 9 جي سينٽر ۾ انسپيڪٽر شاهد راجپوت تي تشدد ۽ حملي جي مذمت ڪندي چيو آهي ته حملو ڪنهن عام ماڻهو نه پر يوسي 9 جي ناظم ۽ سندس پاٽرن ڪيو آهي. هنن چيو ته پتو نه ڏيڻ ڪري مٿس اهڙي قسم جو حملو ڪرڻ هڪ يوسي ناظم کي نٿو سونهي. هنن چيو ته اسان اهڙي قسم جون درخواستون ڀرڻ نه ڏئي چڪا آهيون. هنن صدر، وزيراعظم، سيڪريٽري لوڪل حڪومت ۽ ضلعي ناظم کان انصاف جو مطالبو ڪيو آهي.

مهراڻ يونيورسٽي جي شاگردن جو مسئلو حل نه ٿيو. مظاهرو، وي سي خلاف نعري بازي

حيدرآباد (ا ر) مهراڻ يونيورسٽي ڄامشورو جي سال 93 بئچ جي شاگردن ڊگريون وٺڻ لاءِ ڪالهه حيدرآباد پريس ڪلب آڏو احتجاجي مظاهرو ڪيو ويو. مظاهرو ڪندڙن مهراڻ يونيورسٽي جي وي سي خلاف سخت نعري بازي ڪئي. مظاهري کي شاگردن شاهد وسطڙو، عمران ٽيو، ياسر فلسطيني ۽ ٻين خطاب ڪندي چيو ته مهراڻ يونيورسٽي جي انتظاميه جي نااهلي سبب اسان تمام گهڻو پريشان ٿي ويا آهيون. هنن مطالبو ڪيو آهي ته شاگردن کي فوري طور ڊگري ڏني وڃي.

حيدرآباد ۾ راهو برادري جو اجلاس حاجي محمد خان سولنگي کي پ پ ۽ راهو خاندان سان ناتا بحال ڪرڻ تي مبارڪون

حيدرآباد (اسٽاف رپورٽر) قاسم آباد ۾ ايڊووڪيٽ بشير احمد راهو جي جاءِ تي پٽ شاهه جي راهو برادري جي هڪ هنگامي گڏجاڻي ٿي. جنهن ۾ ايڊووڪيٽ بشير احمد راهو، انجنيئر روشن علي راهو، غلام قادر راهو، وزيرعلي راهو، وڏيرو جاويد حسين راهو، وڏيرو عمران راهو، مهران خان راهو، شجاعت علي راهو، سعادت علي، وجاهت علي راهو ۽ ٻيا ڪيترائي نوجوان گڏ ٿيا جن ڳوٺ سومار سولنگي جي سولنگي برادري جي حاجي محمد خان سولنگي جي پيهر پ پ ۽ راهو خاندان جي هر دل عزيز شخصيت رئيس نذير احمد راهو، راهو خاندان سان ناتا بحال ڪرڻ تي حاجي محمد خان سولنگي ۽ ٻين کي مبارڪون ڏنيون.

مخدوم امين، غلام مصطفيٰ جتوئي ۽ ٻين حاجي نجم الدين سريوال جي وفات تي سندس پٽن سان تعزيت ڪئي

نظرپور (ن ع) سنڌ جي مشهور معروف شخصيت حاجي نجم الدين سريوال جي وفات تي سندس فرزند رئيس بشير خان سريوال ۽ رئيس عبدالستار خان سريوال سان پيپلزپارٽي پارلياميٽيرين جي مرڪزي صدر مخدوم امين فهيم، اين پ پ جي چيئرمين غلام مصطفيٰ جتوئي، پ پ اڳواڻ خورشيد شاهه، شاهنواز جوڻيجو ۽ سرار اڪبر ٻگٽي جو پٽ هت علي ٻگٽي حيدرآباد دوري رهائشگاهه تي پهچي تعزيت ڪئي ۽ مرحوم جي لاءِ دعا گهري ۽ پونئرن کي صبر وتحمل جي پڻ دعا گهري.

ٻچل سيال سنڌ پراونشل ڪوآپريٽو بئنڪ جي ايندڙ مهيني ٿيندڙ اجلاس ۾ شرڪت ڪندو

ڪراچي (بيورو رپورٽ) سنڌ ڪوآپريٽو بئنڪ جو ڊائريڪٽر ۽ نيشنل ڪوآپريٽو يونين جي جنتي صوبن جي ايگزيڪيوٽو ڪاميٽي جو ميمبر محمد ٻچل سيال سنڌ پراونشل ڪوآپريٽو بئنڪ جي جون مهيني ۾ ٿيندڙ گڏجاڻي ۾ شرڪت ڪندو. ياد رهي ته سيلاني ڪارپوريشن لاهور ۽ سنڌ ايگريڪلچر چيمبر حيدرآباد جو پڻ ميمبر آهي ۽ ان کان سواءِ انٽرنيشنل هيومن رائيٽس گورنمينٽ آف پاڪستان جو سنڌ ڪوآرڊينيٽر پڻ آهي-2

پريس ڪلب حيدرآباد آڏو ويٺلن کي انصاف پلئه ڏيو: احتجاج هلندڙ

حيدرآباد (ا ر) حيدرآباد پريس ڪلب آڏو مختلف مسئلن جي حل لاءِ علامتي بک هڙتالون جاري رهيون. سانگهڙ جي هاري سو پيل هاري ڪئمپ جي بازيابي ۽ زيل پاڪ سيمينٽ فيڪٽري حيدرآباد جي پورهيت اڪرام الدين رهڻ جي ادائيگي لاءِ ڪالهه به علامتي بک هڙتالون جاري رکيون. هنن حڪومت کان مطالبو ڪيو آهي ته سندن مسئلي کي حل ڪرايو وڃي.

مشهور زميندار وڏيرو محمد ٻچل ساند گذريل ڏينهن لاڏاڻو ڪري ويو

الهڏنو ساند (ن ع) نارا جيل جي جيلر شاهنواز ساند ولد حاجي الهڏنو ساند جو سهرو ضلعي ڪائونسل جو اڳوڻو ميمبر غلام قادر ساند جو چاچو علائقي جو مشهور زميندار وڏيرو محمد ٻچل ساند 70 سالن جي عمر ۾ گذريل ڏينهن دل جو دورو پوڻ سبب گذاري ويو. جنهن جي جنازي نماز ۾ ساند برادري ۽ علائقي جي معززين وڏي انگ ۾ شرڪت ڪئي. پونئيرن سان تعزيت جو سلسلو جاري آهي.

اسلام ڪوٽ ۾ سورهيه بادشاهه ڪرڪيٽ ٽورنامينٽ ڇاڇري جي ٽيم کٽيو

ڇاڇري جي ٽيم پهرين بيٽنگ ڪندي مقرر 20 اوورن ۾ 181 رنسون ٺاهيون

اسلام ڪوٽ جي ٽيم 161 رنسون ٺاهي آئوٽ ٿي، گڏو مين آف دي مئچ قرار

اسلام ڪوٽ (رپورٽ: سڪندر بجير) اسلام ڪوٽ ۾ پير سيد صبغت الله شاهه راشدي "سورهيه بادشاهه شهيد" جي نالي ڪرڪيٽ ٽورنامينٽ ٿي گذريو. ٽورنامينٽ ۾ اسلام ڪوٽ، ڇاڇرو، شهمير وڪيه جي ٽيمن حصو ورتو. جنهن جو فائنل اسلام ڪوٽ ۽ ڇاڇرو ٽيم جي وچ ۾ کيڏيو ويو. ٻنهي ٽيمن جي سخت مقابلي بعد ڇاڇرو ٽيم اسلام ڪوٽ جي ٽيم کي شڪست ڏيئي ٽورنامينٽ کٽي ورتو. ڇاڇري جي ٽيم ٽاس کٽي پهرين بيٽنگ ڪندي 181 رنسن جو ٽارگيٽ مقرر 20 اوورن ۾ ڪيو. اسلام ڪوٽ ٽيم ڏنل ٽارگيٽ جو پيڇو ڪندي مقرر 20 اوورن جي ٽن بالن تي 167 رنسون ٺاهي آئوٽ ٿي وئي. اسلام ڪوٽ ٽيم جي رانديگر گڏو بهترين بيٽنگ ڪندي 30 بالن تي 96 اسڪور ٺاهيو. جنهن کي مين آف دي ميچ ڏنو ويو. جڏهن ته مين آف دي سيريز ڇاڇرو ٽيم جي رانديگر محمد علي کي ڏنو ويو. ٽورنامينٽ ۾ مخصوص مهمان خليفو سلطان راڄڙ، صوبيدار علي حيدر خاصخيلي صوبيدار صادق علي شاهه ۽ يو سي ڪاريو غلام شاهه جو ناظم سائينڏنو شاهه آهر ۾ رانديگرن ۾ انعام ورهايا.

سنڌ حڪومت ختم ٿيڻ جي خوشي ۾ ايس آر ٽي سي پورهيتن جو مظاهرو: رهڻن ڏيڻ جو مطالبو

پورهيتن سنڌ حڪومت کي ناڪام قرار ڏيندي سندس خاتمي کي بهتر قدم قرار ڏنو

رهڻن جي ادائيگي نه ڪئي وئي ته ايندڙ وڏي وزير جو به مهر جهڙو حشر ٿيندو: پورهيت

حيدرآباد (اسٽاف رپورٽر) اڳوڻي ايس آر ٽي سي پورهيت ياران سنڌ جي وزيراعليٰ سردار علي محمد مهر جي استعيفيٰ ڏيڻ ۽ حڪومت سنڌ جي ختم ٿيڻ جي خوشي ۾ مٺائي ورهائي وئي. پورهيتن احتجاجي مظاهرو پڻ ڪيو. مظاهري کي پورهيت حاجي غلام محمد ڏيپر خطاب ڪندي چيو ته پورهيتن سان سنڌ حڪومت اتحاد وڏا ظلم ڪيا. پورهيتن جو هڪ به مسئلو حل نه ڪيو ويو. پورهيتن جي ٻچارن رنگ لاٿو آهي ۽ سنڌ حڪومت ناڪامي جي ور چڙهي وئي آهي. هن چيو ته پورهيتن کي سندن رهڻن جي ادائيگي ڪئي وڃي. ٻي صورت ۾ نئين ايندڙ وزيراعليٰ سنڌ جو حشر به علي محمد مهر جهڙو ٿيندو. پورهيتن کي رهڻن جي ادائيگي نه ٿيڻ تي سندن خاندان فاقا ڪشي واري زندگي گذاري رهيو آهي. هن وفاقي حڪومت کي اپيل ڪئي آهي ته پورهيتن کي رهڻن جي ادائيگي ڪئي وڃي.

سنڌ حڪومت جي تبديلي کانپوءِ نوابشاهه جون سگهاريون ٽريون صلاحڪاري ماڻڻ لاءِ سرگرم

سڪرنڊ (س ر) وڏي وزير جي تبديلي کانپوءِ نوابشاهه ضلعي ۾ سياسي وايو منڊل تبديل ٿي ويو آهي. صوبائي صلاحڪار غلام رسول انڙ جا مقرر ڪرايل پوري ضلعي نوابشاهه ۾ سرڪاري ڪامورا پريشاني ۾ مبتلا ٿي ويا آهن. هوڏانهن باخبر ذريعن وٽان معلوم ٿيو آهي ته سنڌ ۾ وزيراعليٰ جي مقرري کانپوءِ نوابشاهه ضلعي مان صوبائي صلاحڪار لاءِ ٽن شخصيتن جا نالا گردش ۾ آهن جنهن ۾ متحده مسلم ليگ سينٽرل ڪميٽي جو ميمبر سردار مشتاق احمد راهو، علي اصغر رند ۽ سردار خان محمد ڏاهري جا نالا زير غور آهن. سردار مشتاق احمد راهو علي اصغر رند ۽ سردار خان محمد ڏاهري صوبائي صلاحڪاري حاصل ڪرڻ لاءِ سرگرم ٿي ويا آهن ۽ هو ڪيترن ئي اسيمبلي ميمبرن سگهارين قوتن ۽ اسلام آباد ڏانهن سان رابطا قائم ڪري رهيا آهن.

اڄ جا ٻار سڀاڻي جا شهري ۽ مستقبل جا معمار آهن: مخدوم رفيق الزمان

اسڪول جو مقصد شاگرد ۽ شاگردياڻين ۾ معياري تعليم کي فروغ ڏيڻ آهي: افتخار علي شاهه

الحرا پبلڪ اسڪول ۾ ايوارڊ ورهائڻ واري تقريب دوران خطاب

حيدرآباد (پ ر) حيدرآباد جي پوسماندهه علائقي آفندي ٽائون ۾ ٻارن کي تعليم جي زيور کان آراسته ڪرڻ لاءِ قائم شده الحرا پبلڪ هاءِ اسڪول گذريل ڏينهن ۾ تقريب تقسيم ايوارڊ جو انعقاد ٿيو. هن تقريب جا مهمان خاص ڊاڪٽر مخدوم رفيق الزمان ضلع ناظم ضلع حيدرآباد هئا. جڏهن ته حاجي معين الدين شيخ سٽي ناظم حيدرآباد، عبدالوحيد قريشي، سابق ميمبر صوبائي اسيمبلي ۽ مظهر صفيل احمد شاهه پرنسپل پبلڪ اسڪول حيدرآباد هن تقريب جا اعزازي مهمان هئا. سيد افتخار علي شاهه پرنسپال الحرا پبلڪ هاءِ اسڪول حيدرآباد افتتاحي ڪلمات پيش ڪندي معزز مهمانن جي آمد جو شڪريو ادا ڪيو. هن ضلع ناظم جي خدمات کي خراج تحسين پيش ڪندي چيو ته سندن خاندان تعليمي ۽ تربيتي ميدان ۾ ياد

بقايا نمبر 47 ڏسو صفحو 5

حيدرآباد: الحرا پبلڪ اسڪول آفندي ٽائون ۾ سالياني تقريب دوران ضلع ناظم مخدوم رفيق الزمان ۽ سٽي ناظم معين شيخ ڪامياب شاگردن کي انعام ڏئي رهيا آهن

نيوسعيدآباد: ڳوٺ گاجي بخش کوسو ۽ ارباب کوسو جي ڳوٺاڻن ياران پير گروپ ڇڏي راهو گروپ ۾ شموليت ڪرڻ واري تقريب کي پ پ اڳواڻ نظير راهو، يوسي ناظم عزيز راهو، مقيم کيريو ۽ عبدالرزاق عمراڻي خطاب ڪري رهيا آهن

نيو سعيدآباد لڳ فقير دوست جو ڪائونسلر سيٽ هارائيندڙ وزير کوسو پ پ ۾ شامل

ڳوٺ گاجي بخش کوسو ۾ منعقد ڪرايل تقريب ۾ کوسن جا ڇڳا مڙس به راهو خاندان سان گڏجي ويا

نيو سعيدآباد (ن ع) گذريل بلدياتي اليڪشن ۾ ننڪشل مسلم ليگ جي اڳواڻ پير انعام شاهه راشدي جي فقير دوست پنل جو ڪائونسلر جي سيٽ هارائيندڙ ڪامريڊ وزير علي کوسو پنهنجي برادري سميت سنڌ جي معروف سماجي شخصيت ۽ پ پ رهنما رئيس نظير احمد راهو جي گروپ ۾ شامل ٿيو آهي. اهو اعلان هن گذريل رات نيو سعيدآباد پرسان ڳوٺ گاجي بخش کوسو ۾ رئيس نظير احمد راهو کي ڏنل ڇانهه پارٽي واري تقريب ڪيو. ان موقعي تي ڳوٺ حاجي ارباب علي کوسو، گل علي بخش کوسو جي سوين ڳوٺاڻن برادري جي ڇڳا مڙس علي بخش کوسو ۽ حاجي ارباب علي کوسو جي اڳواڻي ۾ راهو خاندان جي اڳواڻ ۽ پ پ رهنما رئيس نظير احمد راهو تي مڪمل اعتماد جو اظهار ڪيو ۽ راهو

بقايا نمبر 46 ڏسو صفحو 5

CLASSIFIED ADVERTISMENT

عـــام اطـــلاع

جيئن ته مون پلاٽ نمبر: B-22 سروي نمبر: 69 - 68- 67 ايراضي 141 چورس گز واقع وفار ٽائون فيز -I ديهه سري قاسم آباد جي سيل سرٽيفڪيٽ لاءِ جناب مختيارڪار قاسم آباد کي درخواست ڏني آهي. اگر ڪنهن شخص يا اداري کي ڪوبه اعتراض هجي ته ستن ڏينهن جي اندر ثبوتن سان گڏ جناب مختيارڪار قاسم آباد کي آگاهه ڪري. ٻي صورت ۾ سيل سرٽيفڪيٽ حاصل ڪيو ويندو ۽ ڪوبه اعتراض نه ٻڌو ويندو. (No:2966)

مير محمد زاهد پٽ يارمحمد ڪوريجو

معرفت سومرا اسٽيٽ ايجنسي نسيم نگر موڙ قاسم آباد. حيدرآباد

عـــام اطـــلاع

جيئن ته مون پلاٽ نمبر: B-21 سروي نمبر: 69 - 68- 67 ايراضي 150 چورس وال واقع وفار ٽائون فيز -I ديهه سري قاسم آباد جي سيل سرٽيفڪيٽ لاءِ جناب مختيارڪار قاسم آباد کي درخواست ڏني آهي. اگر ڪنهن شخص يا اداري کي ڪوبه اعتراض هجي ته ستن ڏينهن جي اندر ثبوتن سان گڏ جناب مختيارڪار قاسم آباد کي آگاهه ڪري. ٻي صورت ۾ ميعاد گذرڻ بعد ڪوبه اعتراض قابل قبول نه هوندو ۽ سيل سرٽيفڪيٽ حاصل ڪيو ويندو. (No:2964)

مير محمد زاهد ولد يار محمد ڪوريجو

معرفت سومرا اسٽيٽ ايجنسي نسيم نگر موڙ قاسم آباد. حيدرآباد

عـــام اطـــلاع

هر خاص و عام ماڻهو کي اطلاع ٿو ڏجي ته عرضدار حضورجان زوجه شفيع محمد رهنڊڙ راڻي پور ٽائون ڪميٽي ضلع خيرپور. اسان جي روبرو درخواست ڏني آهي ته بنگلو نمبر: C-163 ايراضي 200 چورس فوٽ فرينچ اڪنامي بنگلو قاسم آباد. ديهه جامشورو تعلقه قاسم آباد ضلع حيدرآباد جنهن جي هوءَ مالڪ / اٿارٽي آهي. ان جو سيل سرٽيفڪيٽ جاري ڪيو وڃي.
لهاذا هر خاص ۽ عام کي هن اشاعت جي ذريعي مطلع ڪيو وڃي ٿو ته جيڪڏهن ڪنهن شخص / اداري کي ڪنهن قسم جو اعتراض هجي ته اهو هن اشاعت جي 07 (ستن) ڏينهن جي اندر اسان جي آفيس واقع سيشن ڪورٽ بلڊنگ حيدرآباد ۾ روبرو حاضر ٿي ثبوتن سان گڏ اعتراض داخل ڪري. ميعاد گذرڻ بعد مذڪوره پراپرٽي جو سيل سرٽيفڪيٽ جاري ڪيو ويندو. پوءِ ڪوبه اعتراض قابل قبول نه هوندو. (No:2967)

مختيارڪار تعلقه قاسم آباد. حيدرآباد

عـــام اطـــلاع

جيئن ته مون پلاٽ نمبر: B-20 سروي نمبر: 69-68-67 واقع وفار ٽائون فيز -I ايراضي 150 چورس گز ديهه سري قاسم آباد جي سيل سرٽيفڪيٽ لاءِ جناب مختيارڪار قاسم آباد کي درخواست ڏني آهي. اگر ڪنهن شخص يا اداري کي ڪوبه اعتراض هجي ته ستن ڏينهن جي اندر ثبوتن سان گڏ جناب مختيارڪار قاسم آباد کي آگاهه ڪري. ٻي صورت ۾ ڪوبه اعتراض قبول نه ڪيو ويندو ۽ سيل سرٽيفڪيٽ حاصل ڪيو ويندو. (No:2965)

مسمات سلميٰ شاهين زال ميرمحمد ڪوريجو

معرفت سومرا اسٽيٽ ايجنسي نسيم نگر موڙ قاسم آباد. حيدرآباد

عـــام اطـــلاع

هر خاص و عام ماڻهو کي اطلاع ٿو ڏجي ته عرضدار مسٽر زاهد حسين ولد صابرحسين رهنڊڙ گهر نمبر: B-9 علي نگر قاسم آباد. اسان جي روبرو درخواست ڏني آهي ته پلاٽ نمبر: B-9 ايراضي (1350) چورس فوٽ فقط. ديهه جامشورو تعلقه قاسم آباد ضلع حيدرآباد جنهن جو هو مالڪ / اٿارٽي آهي. ان جو سيل سرٽيفڪيٽ جاري ڪيو وڃي.
لهاذا هر خاص ۽ عام کي هن اشاعت جي ذريعي مطلع ڪيو وڃي ٿو ته جيڪڏهن ڪنهن شخص / اداري کي ڪنهن قسم جو اعتراض هجي ته اهو هن اشاعت جي 07 (ستن) ڏينهن جي اندر اسان جي آفيس واقع سيشن ڪورٽ بلڊنگ حيدرآباد ۾ روبرو حاضر ٿي ثبوتن سان گڏ اعتراض داخل ڪري. ميعاد گذرڻ بعد مذڪوره پراپرٽي جو سيل سرٽيفڪيٽ جاري ڪيو ويندو. پوءِ ڪوبه اعتراض قابل قبول نه هوندو. (No:2969)

مختيارڪار تعلقه قاسم آباد. حيدرآباد

ڪـــورٽ نوٽـــيس

ڪورٽ ۾ جناب ڊسٽرڪٽ آفيسر روينيو
ضلع حيدرآباد
پارٽيشن اپيل نمبر: 22 سال 2004
شفيع محمد ولد حاجي محمد ابراهيم شيخ ۽ ٻيا ريٺل ديهه سيهوار تعلقه حيدرآباد.
خلاف: 1. عزيز الله ولد الله ورايو شيخ 2. نياز احمد ولد عزيز الله شيخ ۽ ٻيا ڪاٺيئار ديهه سيهوار تعلقه حيدرآباد.
جيئن ته شفيع محمد ولد حاجي محمد ابراهيم شيخ ۽ ٻين جي ڪيل مذڪوره اپيل سروي نمبر: 155 ۽ ٻيا واقع ديهه سيهوار تعلقه حيدرآباد بابت اسان جي ڪورٽ ۾ سنڌ لينڊ روينيو ايڪٽ 1967 تحت هلندڙ آهي. جنهن ۾ اوهان يعني مٿي ڄاڻايل سيريل نمبر: 1 ۽ 2 ڪاٺيئارن ٿي وقت به وقت مٿين ڪيس ۾ حاضر ٿيڻ لاءِ نوٽيس ڪڍيا ويا. جيڪي اوهان ٿي تعميل ٿي ويا. مگر اوهان شنوائي جي تاريخن تي حاضر نه رهيا.
تنهن ڪري اوهان کي هن اخبار وسيلي آخري نوٽيس ڏجي ٿو ۽ حڪم ٿو ڪجي ته اوهان ايندڙ شنوائي جي تاريخ 23 جون 2004 بوقت صبح 9 وڳي اپيل جي جواب ۽ ٻين ثابتين سميت اسان جي روبرو حاضر رهندا. غيرحاضري جي صورت ۾ ڪيس جي ڪارروائي هلائي ويندي ۽ قانون مطابق ڪيس جو فيصلو ڪيو ويندو. هي اوهان جي سنڌ لاءِ ٻڌرو ڪجي ٿو. (No:2968)

ڊسٽرڪٽ آفيسر روينيو حيدرآباد

ڪـــورٽ نوٽـــيس

بعدالت جناب محمد رياض خان ميمبر
(لينڊ يوٽيلائيزيشن)
بورڊ آف روينيو سنڌ حيدرآباد
خميسو ولد رمون ملاح (مرحوم) ليگل وارث الهه بخش پٽ ۽ پاور آف اٽارني محمد قاسم ولد جعفر مگسي سڀ ريٺل ديهه شاهپور تعلقه ميرپوربٺورو ضلعو ٺٽو .... مدعي
خلاف: جان محمد ذات مگسي ولد خميسو ريٺل ديهه شاهپور تعلقه ميرپوربٺورو ضلعو ٺٽو .... مدعاعليه
جيئن ته خميسو ولد رمون ملاح جي زمين جو سروي نمبر: 161، 187 ۽ 191 ايراضي 20- 10 ايڪڙ ديهه شاهپور ٽپو اٺل شاهه تعلقه ميرپوربٺورو ضلع ٺٽو جو ڪيس اسان جي ڪورٽ سڳوري ۾ هلندڙ آهي. انهي ڪيس جي تاريخ 2004-7-19 تي وقت 9:00 وڳي صبح جناب ميمبر (لينڊ يوٽيلائيزيشن) بورڊ آف روينيو سنڌ حيدرآباد ۾ ٻڌي ويندي.
تنهن ڪري اوهان پنهنجي ڏرين کي هن نوٽيس ذريعي اطلاع ٿو ڏجي ته ڄاڻايل ڪيس جي شنوائي ۾ پنهنجي بچاءُ ڪرڻ لاءِ پاڻ يا پنهنجي وڪيل جي معرفت ڄاڻايل تاريخ تي حاضر رهندا ۽ ٻي صورت ۾ غيرحاضري جي حالت ۾ يڪطرفو فيصلو ڪيو ويندو. (No:2963)

(احمد الله راڄپر)

ريڊر ٽو ميمبر (لينڊ يوٽيلائيزيشن)

بورڊ آف روينيو سنڌ حيدرآباد

عـــام اطـــلاع

هر خاص و عام کي اطلاع ٿو ڪجي ته درخواست ڪندڙ ممتاز علي پلهه ولد محمد خان پلهه رهندڙ C/200 نسيم نگر فيز -II قاسم آباد. حيدرآباد اسان کي درخواست ڏني آهي ته سندس والد ناٿي محمد خان پلهه ولد خدا بخش پلهه ذات پلهه رهندڙ C/200 نسيم نگر فيز -II قاسم آباد. حيدرآباد. جيڪو گورنمينٽ جي ڊپارٽمينٽ ايجوڪيشن ۾ بحيثيت استاد ملازم هو. جيڪو تاريخ 2004-5-16 تي وفات ڪري ويو آهي ۽ مرڻ وقت هيٺيان ڏيکاريل جائز وارث ڇڏي وفات ڪري ويو آهي.

فوتي جي وارثن جا نالا

1. رضيه بيگم	بيوه	عمرانڪل 62 سال
2. حميده بانو	ڌي	عمرانڪل 44 سال
3. ظفر علي	پٽ	عمرانڪل 37 سال
4. ذوالفقار علي	پٽ	عمر انڪل 35 سال
5. ممتاز علي	پٽ	عمر انڪل 32 سال
6. امتياز علي	پٽ	عمر انڪل 29 سال
7. اعجاز علي	پٽ	عمر انڪل 22 سال
8. تهمينه گل	ڌي	عمرانڪل 20 سال
9. ارم گل	ڌي	عمر انڪل 17 سال

فوتي سني مذهب سان تعلق رکندڙ هو. اگر مٿين وارثن کان علاوه ڪوبه ماڻهو فوتي جو جائز وارث هئڻ جي دعويٰ ڪري ٿو يا وارثي سرٽيفڪيٽ تي اعتراض آهي ته هن نوٽيس جي ڇپجڻ جي (15) پندرهن ڏينهن ۾ اسان جي آفيس مختيارڪار (روينيو) تعلقه قاسم آباد سيشن ڪورٽ حيدرآباد ۾ ڪاغذي ثبوت سميت اعتراض داخل ڪري. مٿين ميعاد گذرڻ کانپوءِ ڪوبه اعتراض قابل قبول نه هوندو ۽ گهربل هيئرشپ سرٽيفڪيٽ جاري ڪيو ويندو. (No:2956)

مختيارڪار (روينيو) تعلقه قاسم آباد

1 بقايا — ارباب رحيم / حنم

سورهه ميرپورخاص جو ڪينري تي سالن ٿائين صدر ۽ نائب صدر رهيو. حقهن نه سندس ڏاڏو حاجي صاحب ارباب تُوگاچي پڻ ان وقت جي ڪنيل عسستان وارو اسيمبلين ۾ ميمبر رهيو. ڊاڪٽر ارباب غلام رحيم پيشاور مان انٽر ڪرڻ کان پوءِ سنڌ ميڊيڪل ڪاليج ڪراچي مان ايم بي بي ايس پاس ڪئي. جنان 1983ع ۾ ان وقت غيرجماعتي چونڊن ۾ حصو وٺي پوين ڪائونسل ڪينلاري مان ڪائونسلر چونڊيو.

بقايا

فلسطيني اٿارٽي ۾ سياسي سڌارن تي عمل ڪرڻ جي هدايت ڪئي ويندي. ان کان سواءِ فلسطيني اٿارٽي کي ايڪشن پلان تي عمل لاءِ 60 ڏينهن جي مهلت ڏني ويندي ۽ عام چونڊن لاءِ هر ممڪن تدبير ڪيا ويندا. پلان تحت عالمي شڪ کي اسرائيلي فوج جي واپسي ڪالهون ...

بقايا

خودڪشي ڪري رهيا آهن ملڪ ۾ بيروزگاري، باٿي ڪوٽ جو بحران ڏينهون ڏينهن وڌي رهيو آهي. جنهن جو حل ملڪ جي وفادار قيادت کي جلد کان جلد ملڪ ۾ اچڻ ڏنو وڃي. لعلاس ۾ هيٺيون قراردادون پاس ڪيون ويون سنڌ جي ضلع ناظمن طرفان پرويز مشرف کي وردي ته ...

آفيس تعلقہ ميونسپل ايڊمنسٽريشن بدين

گيلپ ٽينڊر / نيلام نوٽيس

تعلقہ ميونسپل ايڊمنسٽريشن بدين جي سال 2004-2003 لاءِ منظور ٺيڪيدارن کان تعلقہ بدين جي خوشحال پاڪستان پروگرام تحت هيٺ ڄاڻايل ڪمن لاءِ مهر بند ٽينڊر گهربل آهن.

ايس نمبر	ڪم جو نالو	ڪُليل لاڳت	سوڻي رقم	ٽينڊر في	مدو
	پارٽ - اي				
1.	واٽرسپلائي اسڪيم ٽنڊو شهر جي رينوويشن.	734600	14692	1000	3 مهينا
2.	يونين ڪائونسل -II بدين جي سرفيس ڊرينز جي تعمير / مرمت.	501700	10034	1000	3مهينا
3.	ايگرورويل ڪالوني واٽر ورڪس بدين ۾ اسٽوريج ٽينڪ جي تعمير.	835600	16712	1000	3 مهينا
	يونيفارم لاءِ ڪپڙي جي فراهمي (ٽي ايم اي فنڊ)				
1.	i - ٽريسان لاءِ لان. ii - مرداني شلوار قميص لاءِ ٻيران. ساڙهي لاءِ لان. iv - گهاگهري لاءِ ڇيٽ v - بوتي لاءِ لان vi - زناني شلوار قميص لاءِ لان vii - خاڪي. اڇي ۽ بليو زين viii - پي ڪيپ. ڪيپ. لانگ بوٽ ۽ هينڊ گلوز (اسر اگهہ)		2000		15 ڏينهن
2.	شلوار قميص (مرداني ۽ زناني) جي سلائي. ڊينگري. گهاگهرا ۽ ڊرائيور يونيفارم.		1000		15 ڏينهن

ڪورا ٽينڊر تعلقہ ميونسپل ايڊمنسٽريشن بدين جي نالي ڪال ڊپازٽ ادا ڪري حاصل ڪري سگهجن ٿا. ٽينڊر رواجي في ادا ڪرڻ تي 2004-6-16 تي يا ان کان اڳ آفيس وقت دوران جاري ڪيا ويندا. جيڪي 2004-6-17 تي 3:00 وڳي منجهند جو ٺيڪيدارن يا انهن جي نمائندن جي روبرو کوليا ويندا.

جيڪڏهن ڪو ڪم ٺيڪال نہ ٿي سگهيو تہ ساڳئي ڪم جا ٽينڊر 2004-6-19 تي جاري ڪري 2004-6-21 تي 3:00 وڳي منجهند جو هيٺ صحيح ڪندڙ ياران ٺيڪيدارن يا انهن جي نمائندن جي روبرو کوليا ويندا.

جيڪڏهن هيٺ صحيح ڪندڙ کلڻ وارين تاريخن تي هيڊڪوارٽر کان ٻاهر ويل هوندو تہ ٽينڊر ٻئي ڪم واري ڏينهن ساڳئي وقت کوليا ويندا.

شرطي ٽينڊر قبول نہ ڪيا ويندا. هيٺ صحيح ڪندڙ بنا ڪو سبب ڄاڻائڻ جي ڪوبہ يا سمورا ٽينڊر رد ڪري سگهي ٿو.

تصريحات / تفصيل تعلقہ آفيسر (انفرااسٽرڪچر) جي آفيس ۾ ڪنهن بہ ڪم واري ڏينهن آفيس وقت دوران ڏسي سگهجن ٿا.

پارٽ "بي"

تعلقہ ميونسپل ايڊمنسٽريشن بدين جي سال 2004-2005 (2004-7-1 کان 2005-6-30) (12 مهينا) لاءِ هيٺ ڄاڻايل ٽيڪسن ۽ فين جي اوڳاڙي جي حقن جو عام نيلام هيٺ صحيح ڪندڙ جي آفيس ۾ 2004-6-16 تي 11:00 وڳي صبح جو ڪيو ويندو. جيڪڏهن ٺيڪو نيلام نہ ٿي سگهيو تہ ساڳيو نيلام هيٺ ڄاڻايل تاريخن تي ڪيو ويندو.

ٻيون پيرو 17-6-2004 (11:00 وڳي صبح)

ٽيون پيرو 18-6-2004 (11:00 وڳي صبح)

نيلام ۾ شرڪت ڪندڙن ڪنهن بہ بئنڪ مان ڪال ڊپازٽ جمع ڪرائڻي پوندي. ڪوتاهي جي صورت ۾ ڪين نيلام ۾ شرڪت ڪرڻ نہ ڏني ويندي.

رجسٽرڊ فرمون / پارٽيون سندن رجسٽريشن جا دستاويز نيلام ۾ شرڪت لاءِ پيش ڪنديون. هر هڪ شرڪت ڪندڙ کي انفرادي طور مختيارڪار کان سالونسي سرٽيفڪيٽ ۽ قومي سڃاڻپ ڪارڊ پيش ڪرڻو پوندو.

شرط ۽ شروط ڪنهن بہ ڪم واري ڏينهن آفيس (ريگوليشن) تعلقہ ميونسپل ايڊمنسٽريشن بدين جي آفيس ۾ ڏسي سگهبا.

ايس نمبر	ٽيڪس / فين جا نالا	اپ سيٽ پرائس	ڪال ڊپازٽ 10 سيڪڙو
1.	پارڪنگ في	364498	36450
2.	ريڙها ۽ پڙي ٽيڪس	322208	32221
3.	ڪوس في	59426	5943
4.	وهيڪل ٽيڪس	13033	1303
5.	مڇي وڪرو ٽيڪس	26473	2647
6.	جانورن جو وڪرو ٽيڪس	52986	5299
7.	مال پڙي ٽنڊو شهر	463833	46383
8.	پارڪنگ في ڪڍڻ	20950	2096
9.	مال پڙي ڪڍڻ	839500	83950
10.	مال پڙي سيرائي	487600	48760
11.	مارڪيٽ في سيل ٽيڪس (سلطان احمد سبزي منڊي)	189756	18976

تعلقہ ناظر
تعلقہ ميونسپل ايڊمنسٽريشن
بدين

INF/KRY-1471 / 04

حون پلرن حوالي جڏهون آهن ۽ آمد رفت جا رستا بحال ڪيا آهن. وڌيڪ معلوم ٿيو آهي تہ وليا اسڪارپ جا آفيسر ملي ڀڳت ڪري سر شاخن جي عملي ڪاٽي ڪرائڻ بجاءِ ڪاٽيون ڪاغذي ڪاروائي ۾ ڄاڻايل هر سال ڪروڙين روپيا هڙپ ڪندا.

13 بقايا — معاوضو نہ مليو

دور ۾ جوڙيل سر شاخن جي تعمير دوران هيٺ آيل ميهڙ تعلقي جي زمينن جي مالڪن کي 19 سال گذرڻ باوجود هن وقت تائين زمين جو معاوضو ناهي ڏنو ويو. معاوضي جي حاصلات لاءِ اڪثر آبادگار آفيس جا چڪر ڪاٽي مايوس ٿي خاموش ٿي ويا آهن. سر شاخن هيٺ آيل زمين جي آبادگارن گل حسن. عبدالوحيد ڪلهوڙو. رئيس علي احمد چانڊيو. محمد خان. رحمت الله ۽ ٻين جو چوڻ آهي تہ معاوضي جي رقم وٺڻ لاءِ آفيس جا چڪر ڪاٽي ٿڪجي پيا آهيون ۾ معاوضو نہ مليو آهي. هن هنشر ظاهر ڪندي چيو تہ اسان جي معاوضي واري رقم آفيسر هڙپ ڪري چڪا آهن. سر نالا فائدي بجاءِ عذاب بڻجي ويا آهن.

14 بقايا — نظير احمد راهو

ماڻهن ۽ ڪائونسلرن پنهنجا مسئلا بيان ڪيا جن جي حل لاءِ رئيس نظير احمد راهو خاطري ڪرائي. هن چيو تہ عوام سان هر وقت رابطي ۾ رهڻ جو وچن ڪريان ٿو. هن چيو تہ اسان هر ڏک سک ۾ علائقي جي عوام سان گڏ آهيون. اسان اقتدار جي لالچ ۾ نہ پر عوام جي خدمت

سنڌي پڙهو ۽ سنڌ جي ثقافت بابت ڄاڻ حاصل ڪريو

سنڌي لينگويج اٿارٽي حيدرآباد. سنڌ

گيلپ ٽينڊر نوٽيس

هيٺ ڄاڻايل ڪمن لاءِ سرڪاري نيم سرڪاري منظور ٿيل ٺيڪيدارن کان سيڪڙو / اسر اگهہ تي مهر بند ٽينڊر گهربل آهن. سنڌي لينگويج اٿارٽي جي آفيس عمارت ۾ ملٽي پرپز هال جي مرمت ۽ سارسنڀال چوديواري جي اوچائي وڌائڻ ۽ سارسنڀال ۽ مرمت . سي سي فلورنگ ۽ ڇت جي ٽريٽمنٽ (بلاڪ سي)

ٽينڊر في 1000 رپيا (نہ ورڻ جوڳا) تڪميل جو مدو ٻہ مهينا.

ٽينڊر دستاويز هيٺ صحيح ڪندڙ جي آفيس مان مٿي ڄاڻايل رقم ادا ڪري 9:00 وڳي صبح کان 2:30 وڳي منجهند تائين ڪنهن بہ ڪم واري ڏينهن ٽينڊر کلڻ واري ڏينهن کان علاوه حاصل ڪري سگهجن ٿا.

مهر بند ٽينڊر جن سان پي آرڊر سنڌي بولي جو بااختيار ادارو جي نالي ڪل واڪ جو 2 سيڪڙو برابر سوڻي رقم طور شامل ڪري چيئرمين سنڌي لينگويج اٿارٽي حيدرآباد جي چيئرمين جي آفيس ۾ 2004-6-15 تي 1:00 وڳي منجهند تائين وصول ڪيا ويندا ۽ ساڳئي ڏينهن 1:30 وڳي منجهند جو ٺيڪيدارن يا سندن نمائندن جي روبرو کوليا ويندا.

ڪوبہ شرطي يا جنهن سان سوڻي رقم شامل نہ هوندي، تن تي ويچار نہ ڪيو ويندو.

مجاز اختياري بنا ڪو سبب ڄاڻائڻ جي ڪوبہ يا سمورا ٽينڊر قبول يا رد ڪري سگهي ٿو.

سيڪريٽري
سنڌي لينگويج اٿارٽي

INF/KRY-1458 /04

عام نيلام

دلچسپي رکندڙ ماڻهن کي اطلاع ڏنو ٿو وڃي تہ هيٺ ڏنل گلفروشي / جوتن جي حفاظت جو ٺيڪو تاريخ 17 جون 2004 جي خميس جي ڏينهن ٻن پهرن جو 12 وڳين آفيس ناظر اوقاف ڪراچي واقع جامع مسجد آرام باغ ۾ عام نيلامي ذريعي ڏنو ويندو.

ايس نمبر	درگاهہ شريف جو نالو	ٺيڪي جي نوعيت	سرڪاري واڪ	سوڻي رقم	مدو
1.	درگاهہ نورعلي شاهہ ٽپن هٽي.	جوتن جي ضمانت	412500	200000	پهرين جولاءِ 2004 کان 30 جون 2005
2.	درگاهہ عالم شاهہ بخاري	=	467500	250000	=
3.	درگاهہ حاجي پير غائب شاهہ	=	488000	250000	=
4.	درگاهہ سخي سلطان منگهو پير	=	146000	75000	=
5.	درگاهہ مصري شاهہ	=	119000	50000	=
6.	درگاهہ محمدشاهہ دولها	=	77000	35000	=
7.	درگاهہ سيد علي شاهہ سرمست.	=	72000	35000	=
8.	درگاهہ سيد علي ميران داتار.	=	45000	20000	=
9.	درگاهہ پير پير ميران پير	=	20000	10000	=
10.	درگاهہ سخي سلطان ڪالا پل.	=	9000	5000	=

ڪامياب ٺيڪيدار کي ٺيڪي جي اڌ رقم واڪ ختم ٿيڻ کان فورن بعد اوقاف کاتي ۾ جمع ڪرائڻي پوندي. عدم ادائيگي جي صورت ۾ سوڻي رقم سرڪار جي حق ۾ ضبط ڪئي ويندي. باقي اڌ رقم ڪامياب ٺيڪيدار کي ٽن مهينن اندر اندر جمع ڪرائڻي پوندي. جيڪڏهن ڪامياب ٺيڪيدار مقرر مدي تائين جمع ڪرائڻ کان قاصر رهيو تہ سندس ٺيڪو منسوخ ڪيو ويندو. جناب ناظر اعليٰ اوقاف سنڌ حيدرآباد سمورن ٺيڪن جي منظوري يا مسترد ڪرڻ جو مجاز آهي. مٿي ڄاڻايل ٺيڪن جي سلسلي ۾ مڪمل شرط شروط ناظر اوقاف جي آفيس جامع مسجد آرام باغ ڪراچي کان ڪنهن بہ ڪم واري ڏينهن معلوم ڪري سگهجن ٿا.

ايڊمنسٽريٽر اوقاف ڪراچي
حڪومت سنڌ

INF/KRY-1459 /04

روزنامہ اسلام ملتان

15 دسمبر 2004ء بروز بدھ

حج ایڈیشن

اشاعت خاص

ترتیب واہتمام
محمد مظفر ایچ اے نواز
تزئین وآرائش وعکاسی
رانا شیراز احمد اظفر کمال فضلی

لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک

عالم اسلام کا مرکز کعبۃ اللّٰہ

تحریر: ابوزبیر خان قصوری

مسجد حرام کا کل رقبہ جدید توسیع کے بعد 356,000م2 مربع میٹر ہوگیا ہے۔ جس میں تقریباً 773,000 لوگ عام دنوں میں اور دس لاکھ سے زائد لوگ حج کے دنوں میں بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔

سعودی حکومت سے پہلے مسجد حرام کی توسیع آخری بار 306 ہجری میں عمل میں آئی۔ اس کے بعد ایک طویل عرصہ گزر گیا۔ اس دوران مسلم آبادی میں نمایاں اضافہ ہوا جس نے مسجد حرام کی توسیع کو ناگزیر بنا دیا۔ اس ضرورت کے تحت شاہ سعود نے 1955ء میں مسجد حرام کی توسیع کے لئے ایک حکم جاری کیا۔ مسجد کی توسیع کا عمل کئی مرحلوں پر مشتمل تھا۔ پہلے مرحلے پر کام 1955ء میں شروع ہوا۔ اس مرحلے میں المروہ کی مشرقی جانب القراره اور الشامیہ کے گردونواح تک ایک نئی سڑک بنائی گئی اور المسعی کے قریب واقع تمام رہائش گاہوں اور کاروباری عمارتوں کو ہٹایا گیا۔ المسعی کی عمارت کو دومنزلہ تعمیر کیا گیا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ باآسانی عبادت کر سکیں۔ صفا اور مروہ کے درمیانی راستے کو لمبی قطاروں میں دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ پہلا راستہ صفا سے مروہ تک اور دوسرا راستہ واپسی کے لئے مروہ سے پھر صفا کو آتا ہے۔ اس طرح آنے اور جانے والوں کے راستے الگ الگ کر دیئے گئے۔

"المسعی" کے مشرقی حصے کی جانب 16 بڑے دروازے تعمیر کئے گئے۔ عمارت کے بالائی حصے میں مروہ کی جانب ایک بڑا دروازہ بنایا گیا اور صفا و مروہ دونوں جانب زینے نصب کئے گئے جو مسجد کے اندر سے ہوتے ہوئے اوپر کی طرف جاتے ہیں۔ زیر زمین ایک ساڑھے تین میٹر اونچا تہہ خانہ بھی تعمیر کیا گیا۔ پانی کے لئے ایک چھوٹی نہر کھودی گئی جو بڑی نہر سے ملی ہوئی تھی۔

اس طرف کی پہلی منزل کی تعمیر کا کام، باب عمرہ سے باب السلام تک کے توسیعی علاقے میں شمالی بارہ دری کی تعمیر اور مسجد حرام کے اندرونی حصہ کی پچھلی چھت کی تکمیل شامل تھا۔ اس حصہ کو مسجد میں داخل کرنے کے بعد اب المسعی کا رقبہ 28000 مربع میٹر چھت اور اتنا ہی رقبہ زمینی شامل ہوگیا۔ آمدورفت کے دوران بھیڑ کی پریشانی سے بچنے کے لئے پانچ عوامی چوک احاطے کے چاروں طرف تعمیر کئے گئے۔ جہاں اب

18 دوسرے دروازوں کے علاوہ مزید دو اور مرکزی دروازے بھی شامل کئے گئے۔ اس طرح تین مرکزی دروازوں کے علاوہ 27 عام دروازے عمارت میں موجود ہیں۔ اس سے قبل صرف چار دروازے استعمال ہو رہے تھے۔ مسجد کی توسیع میں دو مینار بھی شامل ہیں جن کی اونچائی 89 میٹر ہے اور یہ دونوں مینار فن تعمیر میں سات پرانے میناروں سے مطابقت رکھتے ہیں۔

حاجیوں کی سہولت کے لئے چھت کی بھی توسیع کی گئی اور متحرک زینے بھی نصب کئے گئے۔ جن میں ہر زینے کا رقبہ 375م2 مربع میٹر ہے۔ ایک زینہ شمالی جانب اور دوسرا جنوبی جانب قائم کیا گیا۔ ہر زینے میں 15,000 افراد فی گھنٹہ نقل وحرکت کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مزید دو متحرک زینے عمارت کے اندر تعمیر کئے

مسلم آبادی میں نمایاں اضافہ نے مسجد حرام کی توسیع کو ناگزیر بنا دیا۔ مسجد حرام میں اب چار لاکھ لوگ بیک وقت عبادت کر سکتے ہیں۔

دوسرے مرحلے کے منصوبے کو 1959ء میں لاگو کیا گیا تھا۔ اس منصوبے کے تحت جنوبی بارہ دری کی بنیاد کی تعمیر اور اس کی دیواروں پر سنگ مرمر، محرابوں اور چھت پر تراشے ہوئے خوبصورت پتھر لگانا، چھوٹی نہر کی تکمیل اور مسعی کے اوپر ایک مدور راستہ کی تعمیر کرنا شامل تھا۔

تیسرے مرحلے کو 1961ء میں لاگو کیا گیا۔ اس مرحلے میں جنوب مغربی بارہ دری کے دوسرے حصے اور

64 دروازے ہیں۔ زمین دوز علاقوں میں حمام اور وضو کے لئے واش بیسن بھی ہر جانب قائم کئے گئے۔ اس توسیع کے اختتام پر مسجد حرام کا رقبہ 29127 مربع میٹر سے بڑھ کر 193000 مربع میٹر ہوگیا۔ چنانچہ مسجد حرام میں اب چار لاکھ لوگ بیک وقت عبادت کر سکتے ہیں۔ مسجد کی چاروں منزلوں کا مکمل رقبہ 76.000م2 مربع میٹر ہے۔ یہ عمارت تہہ خانے، پہلی اور دوسری منزل اور چھت پر مشتمل ہے، یہاں تقریباً 152,000 لوگ بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ منصوبے کے مطابق صحن میں سنگ مرمر کا لگانا بھی شامل ہے۔ صحن کا رقبہ لگ بھگ 85,800م2 مربع میٹر ہے۔ یہاں تقریباً 190,000 لوگ بیک وقت عبادت کر سکتے ہیں۔ اس طرح مسجد حرام کا کل رقبہ جدید توسیع کے بعد 356,000م2 مربع میٹر ہوگیا ہے۔ جس میں تقریباً 773,000 لوگ عام دنوں میں اور دس لاکھ سے زائد لوگ حج کے دنوں میں بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ عمارت میں ایک نئے مرکزی اور

گئے جو توسیعی عمارت کے مرکزی داخلے کی جانب ہیں۔ اس طرح توسیعی عمارت میں متحرک زینوں کی کل تعداد 56 ہوگئی ہے۔ عمارت میں ان زینوں کے علاوہ دو لفٹیں بھی موجود ہیں، دو مزید برقی لفٹیں میناروں کے اندر ہیں۔ عمارت میں موجود ستونوں کی تعداد 1453 ہے۔ 1120 ستونوں کا بالائی اور بنیادی

ہیں۔ ان کی اونچائی 13 میٹر ہے۔ یہ تینوں گنبد تقریباً عمارت کے وسط میں واقع ہیں اور مرکزی داخلے کے متوازی ہیں۔ عمارت کے توسیعی کام میں 12,700 ٹن لوہے کا استعمال کیا گیا ہے۔ دو بجلی گھر بھی عمارت کے دونوں جانب قائم کئے گئے ہیں۔ ہر ایک بجلی گھر میں 1.6 میگاواٹ کے ٹرانسفارمر نصب

عمارت میں ایک نئے مرکزی اور 18 دوسرے دروازوں کے علاوہ مزید دو اور مرکزی دروازے بھی شامل کئے گئے۔ اس طرح تین مرکزی دروازوں کے علاوہ 27 عام دروازے عمارت میں موجود ہیں۔

حصہ خالص سنگ مرمر کا ہے۔ جس میں روشندان اور ائر کنڈیشن کے لئے جگہیں ہیں۔ ان کے علاوہ عام ستونوں کی تعداد 333 ہے۔ اب مسجد حرام تین منزلہ عمارت پر مشتمل ہے۔ تہہ خانے کی اونچائی 3.4 میٹر، پہلی منزل کی اونچائی 9.80 میٹر اور دوسری منزل کی اونچائی 9.64 میٹر ہے۔ چھت اور فرش پر پوری طرح سنگ مرمر بچھایا گیا ہے۔ توسیعی عمارت میں تین گنبد

ہیں جو ضرورت پڑنے پر سو فیصد لوڈ برداشت کر سکتے ہیں۔ روشنی کے مناسب انتظام کے لئے 71 بڑے فانوس، 160 قندیلیں اور تقریباً 718 بڑے بلب چھت پر لگائے گئے ہیں۔ یہ تمام فانوس اور

مرجنریٹر کی کولنگ طاقت 3400 ٹن ہے۔ اس کے علاوہ دو چھوٹے 240 ٹن



قندیلیں پیتل اور کرسٹل کے بنے ہوئے ہیں۔ عمارت کے چاروں طرف 5135 بجلی کے فلوروسینٹ بلب اور تقریباً 400 واٹ کے 174 روشنی کے پراجیکٹرز اور 250 واٹ کے 672 مرکزی بلب لگائے گئے ہیں جو توسیعی عمارت کے اندر ریڈیو کا ایک جدید ترین نظام بھی نصب کیا گیا ہے۔ عوام سے خطاب کرنے کے لئے بہترین

زیارات مکہ مکرمہ

مولدالنبی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش): یہاں اب سعودی حکومت نے ایک لائبریری قائم کردی ہے۔

جنت المعلیٰ: مکہ مکرمہ کا مشہور اور تاریخی قبرستان

مسجد الرایہ: یہ وہ جگہ ہے جہاں فتح مکہ کے دن جھنڈا نصب فرمایا گیا تھا۔

مسجد جن: اس وقت یہ ایک میدان تھا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات سے بیعت لی تھی۔

جبل النور (غار حرا): ظہور نبوت سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پہاڑ کی چوٹی پر غار حرا میں تنہائی میں عبادت کرتے تھے، یہاں تک کہ اس جگہ آپ ﷺ پر نزول وحی شروع ہوا۔

جبل ثور: مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے اس کے ایک غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ تین رات تک کفار سے پوشیدہ ہوکر رہے تھے۔

قسم کے تین نئے لاؤڈ اسپیکرز نصب کئے گئے ہیں، اس کے علاوہ آگ بجھانے کا انتظام، ٹیلیفون سسٹم اور مرکزی خودکار کنٹرول کا نظام بھی قائم کیا گیا ہے۔

تہہ خانہ میں ہوا کے انتظام کے لئے مشینیں لگائی گئی ہیں جبکہ پہلی منزل پر روشن دان اور کھڑکیاں نصب کی گئی ہیں۔ ستونوں کے اوپر بڑے بڑے پنکھے نصب کئے گئے ہیں۔ حال ہی میں نیا ایئر کنڈیشنڈ سسٹم بھی نصب کردیا گیا ہے جو ٹھنڈی ہوا کو آگے پھیلاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے "اجیاد" کے علاقہ میں ایک اسٹیشن قائم کیا گیا ہے جس میں بہت سی مشینیں، پانی کے پمپ اور ایک خودکار کنٹرول کا مرکز قائم ہے جو کہ 13,500 ٹن ٹھنڈک پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ایک زمین دوز راستہ اس مرکز کو حرم شریف سے ملاتا ہے۔ حرم تک پہنچنے کے لئے یہ سرنگ دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے اور یہ دونوں سرنگیں حرم شریف کی عمارت کے گرد ایک مکمل دائرہ بنالیتی ہیں۔ ایئر کنڈیشنڈ مرکز کی درمیانی سرنگ ساڑھے تین کلومیٹر لمبی اور مدوری سرنگ تقریباً 2 کلومیٹر لمبی ہے۔ موجودہ مسجد اور توسیعی عمارت کے درمیانی حصے سے پانی کی نکاسی کے علاوہ پینے کے لئے آب زم زم، آگ بجھانے والے آلات اور پانی کو صاف کرنے کے انتظامات کی ازسرنو تشکیل کی گئی ہے۔ توسیعی منصوبے کے ضمن میں کاروں کو کھڑا کرنے کے لئے زمین دوز پارکنگ اور "مسعی" کے چاروں طرف ایک

کھلا احاطہ بھی شامل کیا گیا ہے۔ پہلی بڑی شاہراہ جو کہ شاہراہ جیاد، شعب علی اور القشاشیہ کے درمیان واقع ہے کی تجدید کے نتیجے میں اس کا رخ مشرق کی طرف کرکے ایک مزید راستے کا اضافہ کیا گیا۔ اس میں چار پلوں کی تعمیر کا منصوبہ بھی شامل ہے جو مرکزی شاہراہ کے ٹریفک کی آمدورفت میں مددگار ثابت ہوگا اور اس کے علاوہ گاڑیوں کا رخ آسانی سے موڑنے کے لئے دائری راستے بھی بنائے گئے ہیں۔ "المسعی" کے چاروں طرف نمازیوں کے لئے ایک کھلا احاطہ تیار کیا گیا ہے جو کہ "المسعی" کے مغرب میں واقع ہے۔ یہاں زمین دوز حمام بھی ہیں۔ اس علاقے سے لوہے کے پلوں کو ہٹا کر پورے علاقے کا بھراؤ کرکے سطح زمین کو برابر کیا گیا۔ "المسعی" کے شمالی حصے میں ایک نئی دومنزلہ عمارت عام لوگوں کے حماموں کے لئے تعمیر کی گئی۔ اس عمارت کا رقبہ تقریباً 14,000م2 مربع میٹر ہے۔ اسی عمارت میں 1440 حمام اور 1091 وضو خانے اور 162 پانی کے فوارے لگائے گئے ہیں۔ حمام اور وضو خانے مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ بنائے گئے ہیں۔ جن میں داخل ہونے کے لئے راستے بھی الگ الگ ہیں تاکہ اختلاط سے بچایا جاسکے۔

حج کی فرضیت

۱) عربی لغت میں حج کے معنی کسی عظیم الشان چیز کی طرف قصد کرنے کے ہیں۔

۲) اصطلاح شرع میں حج ان افعال کا نام ہے جو حج کی نیت سے احرام باندھ کر ادا کئے جاتے ہیں اور وہ افعال فرض طواف وقوف عرفات اور چند دیگر افعال ہیں جن کو ان کے مقررہ وقتوں میں ادا کرتے

۵) ہر صاحب استطاعت عاقل بالغ مسلمان پر حج فرض ہے اور اس کے کرنے سے ثواب ملتا ہے ترک کرنے والا گنہگار اور فاسق ہے، اس پر عذاب ہوگا اور اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس سفر حج کا ضروری

لئے پختہ ارادہ کرے کہ پھر کبھی ایسا نہیں کرے گا۔

تمام عمر میں حج ایک ہی دفعہ فرض ہے اور اس پر فرض ہے جو استطاعت رکھتا ہو، اس کے پاس اپنی حاجت سے زیادہ مال ہو، یعنی اس کے رہنے کے لئے مکان، لباس اور گھر کے اسباب کے سوا اس قدر سرمایہ ہو کہ سواری پر مکہ مکرمہ کو جائے اور واپس گھر آئے اور وہ سرمایہ اس کے قرض کو منہا کر دینے کے بعد ہو، خواہ وہ قرض مہر معجّل یا موجل سے متعلق ہو اور اس کے واپس آنے تک اس سرمایہ کے علاوہ اپنے اہل وعیال کے خرچ کے لئے بھی سرمایہ ہو۔ لوگوں میں عام طور سے یہ مشہور ہے کہ اگر غیر شادی شدہ لڑکی گھر میں ہو تو اس وقت تک حج فرض نہیں ہے جب تک اس کی شادی نہ ہو جائے۔ یہ بات غلط ہے اور یہ بھی غلط ہے کہ حج پر جانے سے پہلے لڑکی کے جہیز کے لئے سرمایہ الگ کرکے جائے۔ اوپر لکھے ہوئے حساب سے اگر صاحب استطاعت ہو گیا تو حج فرض ہو گیا اب اس میں تاخیر کرنے سے گنہگار ہوگا۔ دوسری

لوگوں میں عام طور سے یہ مشہور ہے کہ اگر غیر شادی شدہ لڑکی گھر میں ہو تو اس وقت تک حج فرض نہیں ہے جب تک اس کی شادی نہ ہو جائے، یہ بات غلط ہے اور یہ بھی غلط ہے کہ حج پر جانے سے پہلے لڑکی کے جہیز کے لئے سرمایہ الگ کرکے جائے۔

اپنے حج میں اس لئے تاخیر کرے کہ بیوی کو بھی ساتھ لے جانے کے لئے سرمایہ جمع کرتا ہے۔ اگر عورت کے پاس استعمال کا اتنا زیور موجود ہو جس کو فروخت کرکے وہ اپنا اور اپنے محرم کا حج کر سکتی ہو تو عورت پر بھی حج فرض ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھیں کتاب، عورت کے حج کا طریقہ) ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ حج میں جلدی کرو، کسی کو بعد کی کیا خبر ہے کہ کوئی مرض پیش آجائے یا کوئی اور ضرورت درمیان میں لاحق ہو جائے، دوسری حدیث میں ہے کہ حج نکاح سے مقدم ہے۔ (کنز، فضائل حج)

بعض لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ اگر کسی نے عمرہ

دس لاکھ سے زائد نمازی ... دنوں میں بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں ... سنگ مرمر بچھایا گیا ہے۔ توسیعی عمارت میں تین گنبد ... ہیں۔ عمارت میں ایک نئے مرکزی اور

3400 ٹن ہے۔ اس کے علاوہ دو چھوٹے 240 ٹن

حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر
محمد مظفر

شاہ فہد بن عبدالعزیز مدینۃ النبی ﷺ کا سالانہ دورہ کرتے ہیں۔ اس دوران وہ عوام کی فلاح و بہبود اور مختلف منصوبوں کی تکمیل کا حال جاننا چاہتے ہیں۔ اسی ایک دورہ کے دوران انہوں نے حرم نبوی ﷺ کی مزید وسعت کی ضرورت کو محسوس کیا اور انہوں نے مسجد کی تجدید و توسیع کے منصوبے کا حکم جاری کیا۔ 2 نومبر 1984ء کو "شاہ فہد بن عبدالعزیز نے اس عظیم الشان توسیع کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس سے اگلے برس ستمبر 1985ء میں "بن لادن" گروپ نے اس منصوبے کو عملی شکل دینے کا کام شروع کیا۔ اس منصوبے کے تحت ایک نئی عمارت تعمیر کی گئی جو کہ شمالی جانب سے مسجد کا احاطہ کرتی ہے اور اس کی اندرونی عمارت سے ملی ہوئی ہے۔ اس توسیع کا رقبہ 82,000م2 مربع میٹر ہے جس میں ڈیڑھ لاکھ افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ حرم نبوی ﷺ کا کل رقبہ اس توسیع کے بعد 98500م2 مربع میٹر ہو گیا ہے جس میں بیک وقت 180,000 افراد کے لئے نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔ اس کے علاوہ توسیعی عمارت کی چھت جس کا رقبہ 67000م2 مربع میٹر ہے مزید 90,000 افراد کے لئے جائے نماز کا کام دے سکتی ہے، چنانچہ اب حرم نبوی ﷺ شریف میں دو لاکھ ستر ہزار نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ توسیعی عمارت کے نیچے ایک تہہ خانہ بھی بنایا گیا ہے جو دوسری ضرورتوں کے کام آتا ہے۔ اس توسیعی منصوبے کے تحت حرم نبوی ﷺ کے چاروں جانب بڑے کھلے اور وسیع صحن بنائے گئے ہیں جو کہ 235,000م2 مربع میٹر رقبہ پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اس میں سے 45,000م2 مربع میٹر رقبہ پر ٹھنڈا اور گرمی کو منعکس کرنے والا سفید سنگ مرمر لگایا گیا ہے۔ باقی حصے پر گرینائٹ پتھر کی ٹائلیں لگائی گئی ہیں جن پر مختلف رنگوں میں اسلامی طرز تعمیر کا ڈیزائن ہے۔ ضرورت پڑنے پر یہ صحن 430,000 مزید افراد کو جائے نماز مہیا کر سکتا ہے۔ چنانچہ مسجد نبوی اور اس احاطہ کے صحنوں کی کل گنجائش سات لاکھ ہے جو ضرورت پڑنے پر دس لاکھ تک بڑھ سکتی ہے۔ ان صحنوں میں سے حماموں تک جانے کا راستہ بھی ہے۔ یہ حمام 6800 وضو خانوں، 2500 بیت الخلاء اور 560 پینے کے پانی کی ٹونٹیوں پر مشتمل ہیں، انہی صحنوں میں لوگوں کے آرام کرنے کی جگہیں بھی ہیں۔ آرام کرنے کی جگہوں سے ایک راستہ کار پارکنگ کی طرف بھی جاتا ہے جو کہ زیر زمین واقع ہے۔ یہ صحن صرف پیدل اشخاص کے لئے مخصوص ہیں اور ان کے چاروں جانب جنگلے اور گیٹ نصب ہیں۔ ان صحنوں کو روشن کرنے کے لئے 151 ستونوں پر روشنی کا انتظام کیا گیا ہے۔ ان ستونوں پر آرائش کے لئے بڑی خوب صورت مینا کاری کر کے مصنوعی پتھر لگائے گئے ہیں۔

پرانی عمارت اور پہلی سعودی توسیعی عمارت کے درمیان بڑی بڑی چھتریاں لگائی گئی ہیں۔ یہ چھتریاں چھت کے برابر اونچی ہیں اور خودکار نظام کے تحت کھولی اور بند کی جاتی ہیں۔ ہر چھتری 306 مربع میٹر رقبہ پر لوگوں کو سورج کی تپش اور بارش سے بچاتی ہے۔ نئی توسیعی عمارت کی پہلی منزل کی اونچائی 12.55 میٹر ہے جبکہ زیرزمین مرمت اور صفائی کے کاموں کے لئے استعمال ہونے والا تہہ خانہ 4 میٹر اونچا ہے۔ پہلی منزل پر 2028 ستون واقع ہیں جو سب سنگ مرمر سے مزین ہیں۔ ہر ستون پر پیتل کے خانہ میں ایک لاؤڈ اسپیکر نصب ہے اور سنگ مرمر والے حصے میں ٹھنڈی ہوا کے نظام سے منسلک ہوا کی آمد کے لئے پیتل کی جالیاں ہیں۔ ہر ستون کے درمیان فاصلہ چھ یا اٹھارہ میٹر ہے جو تعمیر کے پہلے نمونے سے مطابقت رکھتا ہے۔ توسیعی عمارت میں 18 متحرک گنبد نصب کئے گئے ہیں۔ ہر گنبد کا قطر 18 میٹر اور وزن 80 ٹن ہے۔ ہر گنبد 324 مربع میٹر رقبہ پر سایہ کرتا ہے اور چھت پر لگی ہوئی ریلوں پر خودکار نظام کے تحت حرکت کر سکتا ہے۔

تعمیری عمارت کے شمالی جانب سات بڑے مدخل ہیں۔ ہر مدخل میں پانچ دروازے اور دو بغلی دروازے ہیں۔ مزید برآں مسجد کے جنوبی جانب دو اور مدخل ہیں جو تین، تین دروازوں پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ 10 بغلی دروازے اور بارہ داخلی و خارجی راستے ایسے ہیں جن سے گزر کر نمازی چھت پر جانے کے لئے برقی سیڑھیوں تک پہنچتے ہیں۔ اس کے علاوہ آمد و رفت کے لئے 142 لکڑی کے دروازے بھی ہیں جن میں سے 65 بڑے سائز کے ہیں، ان میں سے 18 کے ساتھ خودکار سیڑھیوں کا نظام بھی ہے۔ اس کے علاوہ توسیعی عمارت میں چھ مزید خودکار سیڑھیوں کے نظام بھی ہیں جن میں سے ہر ایک میں 24 برقی سیڑھیاں ہیں۔ توسیعی عمارت کے شمالی حصے کے عین درمیان میں باب شاہ فہد بن عبدالعزیز واقع ہے جو کہ توسیعی عمارت کے مرکزی مدخل کا کام دیتا ہے۔ یہ دروازہ اپنے سات گنبدوں اور دونوں جانب 105 میٹر بلند میناروں سے بہ آسانی پہچانا جا سکتا ہے۔ اب مسجد نبوی کی تمام عمارتوں کو ملا کر اس کے دس مینار ہیں، ان میں سے چھ نئے ہیں اور ان کی بلندی 105 میٹر ہے۔ یہ نئے مینار پہلے سعودی توسیعی منصوبے کے میناروں سے 33 میٹر زیادہ بلند ہیں اور ایسے ہی مزید دو مینار مرکزی دروازے پر بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔ توسیعی عمارت میں 68 بڑے اور 111 چھوٹے فانوس لگائے گئے ہیں جو کہ سب کرسٹل اور تانبے سے تیار شدہ ہیں۔ ان کے علاوہ 20450 بجلی کے قمقمے لگائے گئے ہیں جن میں سے 7330 پیتل کے بنے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ لاؤڈ اسپیکر کا خودکار نظام، مسجد کی نگرانی کے لئے حفاظتی ٹی وی کیمرے، ایمرجنسی کی صورت میں بیٹری سے منسلک روشنی کا انتظام اور آگ بجھانے کا نظام بھی توسیع میں شامل ہے۔ مسجد کے تہہ خانہ میں ان سارے نظاموں کی دیکھ بھال اور مرمت کا سامان بھی مہیا کیا گیا ہے۔ پینے کے پانی کے پائپوں، گندے پانی کے نکاس، ہوا کی آمد و رفت کے نظام اور آگ سے بچاؤ کے آلات پر مشتمل ایک جدید ترین مکینیکل نظام بھی قائم ہے۔ اس کے علاوہ ائر کنڈیشنڈ اور پانی کے پمپ بھی اسی نظام کا اہم حصہ ہیں۔

توسیعی عمارت میں ایئر کنڈیشننگ کا نظام نصب کرتے ہوئے یہ امر مدنظر رکھا گیا ہے کہ عمارت کا وقار اور خوبصورتی برقرار رہے۔ لہٰذا عمارت کے ستونوں میں پیتل کی خوبصورت جالیاں لگائی گئی ہیں جو کہ ٹھنڈی ہوا کے آنے میں معاون ہوتی ہیں۔ یہ جالیاں 143 ایئر کنڈیشنوں سے منسلک ہیں جو کہ توسیعی عمارت کے تہہ خانہ میں واقع ہیں۔ مسجد نبوی میں لگایا ہوا ایئر کنڈیشننگ نظام دنیا کے بڑے ایئر کنڈیشننگ نظاموں میں سے ایک ہے۔ ایئر کنڈیشننگ پلانٹ سے لے کر توسیعی عمارت کے تہہ خانے تک سات کلو میٹر لمبی سرنگ ہے۔ وہاں سے اتنے دور فاصلے پر ٹھنڈی ہوا پہنچانے کے لئے جدید ترین طریقے استعمال کئے گئے ہیں جن کی مدد سے پرانی عمارت میں کوئی تبدیلی کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اس طریقے سے پرانی عمارت کی جنوبی کھڑکیوں سے ٹھنڈی ہوا عمارت میں لائی جاتی ہے۔ چنانچہ اب دونوں توسیعی اور پرانی عمارتیں مکمل طور پر ایئر کنڈیشنڈ ہیں۔ ایئر کنڈیشننگ کا مرکز حرم نبوی ﷺ کی عمارت سے دور 70,000 مربع میٹر رقبہ پر قائم کیا گیا ہے۔ اس طرح نہ صرف حرم نبوی ﷺ میں شور و غل زائرین کو تنگ نہیں کرتا بلکہ حکومت کو حرم سے منسلک از حد مہنگی زمین بھی نہیں خریدنی پڑی۔ یہ مرکز مختلف عمارتوں پر مشتمل ہے۔ جن میں ایئر کنڈیشنرز عمارت، ہوا سے نمی کھینچنے کے آلات اور ایمرجنسی میں استعمال ہونے والے بجلی کے جنریٹر کی عمارتیں شامل ہیں۔ اس مرکز کی عمارتوں کا کل رقبہ فی الحال 11,000 مربع میٹر ہے اور اس کی تعمیر میں 15,000 مربع میٹر مضبوط کنکریٹ استعمال ہوا ہے۔ علاوہ ازیں اس مرکز میں گندے پانی کی نکاسی، آگ سے بچاؤ، حفاظت اور کنٹرول کے نظام شامل ہیں۔ یہاں پر چھ ایئر کنڈیشنڈ جنریٹرز لگائے گئے ہیں جن میں سے عموماً پانچ استعمال میں رہتے ہیں اور چھٹا صرف ضرورت پڑنے پر ہی استعمال میں آتا ہے۔

کے جنریٹرز بھی ہیں جن میں سے ہر ایک کے ساتھ چھ ایئر کنڈیشنرز لگے ہوئے ہیں جو کہ عمارت سے باہر واقع ہیں۔ اس مرکز میں سات 450 ہارس پاور کے ٹھنڈے پانی کے پمپ بھی لگے ہوئے ہیں جو کہ 3400 گیلن پانی ایک منٹ میں پمپ کر سکتے ہیں۔ اس مرکز میں بجلی کے جنریٹرز کی عمارت بھی واقع ہے جس میں 2.5 میگاواٹ کے 6 جنریٹرز لگے ہوئے ہیں جن میں سے پانچ مسجد نبوی کی توسیعی عمارت کے لئے ہیں اور ایک کار پارکنگ کے علاقہ کے لئے ہے۔ چار جنریٹرز ہمہ وقت کام کرتے ہیں جبکہ پانچواں ضرورت کے لئے تیار رکھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ حال ہی میں 2.5 میگاواٹ کے 2 نئے جنریٹرز توسیعی عمارت کے لئے لگا دیئے گئے ہیں۔ اس سارے نظام پر ایک خودکار کمپیوٹر کے ذریعے نظر رکھی جاتی ہے جو کہ ہوا کی آمد و رفت کو بھی کنٹرول کرتا ہے۔

جس سرنگ کے ذریعے ٹھنڈا پانی مرکز سے مسجد کے تہہ خانہ تک لایا جاتا ہے 4.1 میٹر اونچی اور 6.2 میٹر چوڑی ہے، اس میں سات کلو میٹر لمبے پائپ ڈالے گئے ہیں جو پانی لانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ان بڑے پائپوں میں ہر دو 90 سینٹی میٹر قطر کے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر اسی قطر کے مزید دو عدد پائپ بھی ان بڑے پائپوں میں لگائے جا سکتے ہیں۔ اس سرنگ میں ہوا کی آمد و رفت کے لئے 31 روشن دانوں کے علاوہ پنکھے اور کئی بجلی کے ٹرانسفارمرز بھی ہیں۔ اس سرنگ کے متوازی ایک اور چھوٹی سرنگ بھی ہے جو کہ 13.8 کلو وولٹ کی بجلی کی تاریں حرم نبوی ﷺ تک لاتی ہیں۔ اس سرنگ میں 12.5 سینٹی میٹر قطر کے نو پائپ ہیں، یہ سرنگ خاصی گہرائی میں واقع ہے تاکہ آئندہ کوئی سروس کا منصوبہ اس سے متاثر نہ ہو۔

کار پارکنگ کا علاقہ بھی توسیعی منصوبہ کا ایک اہم حصہ ہے۔ گاڑیاں پارک کرنے کے علاوہ یہ حصہ زائرین کی دوسری کئی اہم ضرورتیں بھی پوری کرتا ہے اور آس پاس کی سڑکوں کو پارکنگ کی جگہوں سے جوڑتا ہے۔ یہ دو منزلہ کار پارکنگ جو کہ مسجد کے شمالی، مغربی اور جنوبی صحنوں کے نیچے واقع ہے۔ 290,000 مربع میٹر کے رقبہ پر پھیلی ہوئی ہے اور 4000 گاڑیوں کو بیک وقت پارک کرنے کی گنجائش رکھتا ہے۔ یہ پارکنگ لاٹ جدید ترین بین الاقوامی معیار کے مطابق بنائے گئے ہیں۔ ہر منزل کو 11 حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ان کے درمیان مختلف ضروریات کی جگہیں بھی چھوڑی گئی ہیں۔ یہ پارکنگ بڑے بہترین انداز سے مسجد کے صحنوں سے منسلک کر دی گئی ہیں اور اس میں لوگوں کی آمد و رفت کا بہترین انتظام ہے۔ اس پارکنگ لاٹ اور مسجد کے صحنوں کے درمیان 58 عمومی اور 116 برقی سیڑھیاں نصب ہیں۔ مزید برآں تقریباً 5600 وضو کی جگہیں، 1890 بیت الخلاء اور 690 پینے کے پانی کی ٹونٹیاں بھی ہیں۔ کار پارکنگ کے علاقے میں متحرک اور ساکن حفاظتی ٹی وی کیمرے بھی لگے ہوئے ہیں جو سب ایک مرکزی کیمرے سے منسلک ہیں جہاں سے زائرین کو بذریعہ لاؤڈ اسپیکر مخاطب کیا جا سکتا ہے اور آنے والی گاڑیوں کو خالی جگہوں تک پہنچانے کا کام بھی سرانجام دیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس علاقہ میں ایک خودکار نظام بھی نصب کیا گیا ہے جو کہ مدخل اور مخرج میں آنے جانے والی گاڑیوں کے اعداد و شمار جمع کرتا ہے۔ اس کے علاوہ پولیس اور طبی امداد کے مرکز اور دوسری سہولتیں بھی مہیا کر دی گئی ہیں۔

زیارات مدینہ منورہ

ریاض الجنۃ میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا مصلی مبارک جہاں آپ کھڑے ہو کر امامت کرتے تھے۔

ریاض الجنۃ کے سات ستون: ستون حنانہ، ستون عائشہ، ستون ابی لبابہ، ستون سریر، ستون حرس، ستون وفود اور ستون تہجد۔

چبوترہ اصحاب صفہ: مسجد نبوی میں وہ جگہ جہاں بہت سے وہ اصحاب کرامؓ قیام فرماتے تھے، جنہوں نے اپنے آپ کو صرف تبلیغ دین کے لئے وقف کر رکھا تھا۔

مسجد قباء: عہد نبوی کی پہلی مسجد، مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر۔

مسجد قبلتین: وہ مسجد جہاں تحویل قبلہ کی آیت نازل ہوئی۔

مسجد فتح اور پانچ دیگر مساجد: یہ مساجد ۵ھ کے غزوۂ خندق کی یاد دلاتی ہیں۔

مسجد جمعہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کے موقع پر قبا کی بستی سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے تھے وہ جمعہ کا دن تھا۔ اسی مقام پر آپ نے نماز جمعہ ادا فرمائی۔

حج اور اس کی فرضیت

قصد کرنے کے ہیں۔

۲) اصطلاح شرع میں حج ان افعال کا نام ہے جو حج کی [illegible] دو افعال فرض طواف وقوف عرفات اور چند دیگر واجبات ہیں جن کو ان کے مقررہ وقتوں میں ادا کرتے ہیں۔

۳) حج کے جتنے افعال ہیں وہ عاشقانہ ہیں اور ان سب سے ازخود رفتگی اور شیفتگی ظاہر ہوتی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان اعمال کے کرتے وقت کوئی تکلیف نہ پہنچے اور ہر طرح راحت و چین حاصل ہو بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حج کے افعال، عاشق کے افعال ہیں اور وہ ان افعال میں اپنے محبوب حق تعالیٰ کے قرب و رضا کے حصول میں اس طرح گم ہے کہ ان افعال کے ادا کرنے میں اس راہ کے سارے کانٹے پھول بن گئے ہیں اور وہ خود تسلیم و رضا کا مجسمہ بن گیا ہے۔ خیال رہے کہ حج کی ادائیگی میں جتنی بھی آسانیاں پیدا ہو جائیں پھر بھی پریشانیوں اور تکالیف ہوتی رہیں گی۔ پس اگر کوئی تشویش اور پریشانیاں لاحق ہو تو صبر کریں، اللہ تعالیٰ کے قرب و رضا کے لئے اس کو برداشت کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حج کے راستہ میں تکلیف اٹھانا جہاد میں تکلیف اٹھانے کے برابر ہے، اس لئے جو مشقت اور نقصان برداشت کرے گا، اللہ کے یہاں اس کا بڑا اجر ہے، وہ ضائع نہیں ہے۔ (اتحاف)

۴) حج پر روانگی سے پہلے یہ سمجھے کہ آقا کی طلبی پر غلام اس کے آستانے پر حاضری کا قصد کرتا ہے اور قبولیتؐ کا امیدوار ہو کر وطن چھوڑ رہا ہے اور اس طرح نکلے کہ دنیا چھوڑ رہا ہے۔ کسی پر ظلم یا زیادتی کی ہو تو اس سے معافی چاہے۔ اگر کسی کا حق ہو تو اس کو دے۔ کسی کا دل دکھایا ہو یا ناحق ستایا ہو تو اس سے معافی مانگے۔

دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھے۔ اس کے بعد درود شریف پڑھے۔ سچے دل کے ساتھ اپنے گذشتہ چھوٹے بڑے گناہوں سے توبہ کرے، زبان سے استغفار پڑھے۔ دل میں گذشتہ کے گناہوں پر نادم ہو آئندہ کے

ہے اور اس کے کرنے سے ثواب ملتا ہے ترک کرنے والا گنہگار اور فاسق ہے۔ اس پر عذاب ہوگا اور اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس سفر حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ (ترمذی)

ہے جب تک اس کی شادی نہ ہو جائے۔ یہ بات غلط ہے اور یہ بھی غلط ہے کہ حج پر جانے سے پہلے لڑکی کے جہیز کے لئے سرمایہ الگ کر کے جائے۔ اوپر لکھے ہوئے حساب سے اگر صاحب استطاعت ہو گیا تو حج فرض ہو گیا اب اس میں تاخیر کرنے سے گنہگار ہوگا۔ دوسری بات یہ کہ اگر عورت کی اپنی آمدنی نہ ہو یا عورت نے اپنے پاس اتنا سرمایہ جمع نہ کر لیا ہو جس سے وہ صاحب استطاعت ہو گئی ہو تو عورت پر حج فرض نہیں ہے یہ الگ بات ہے کہ جب مرد حج پر جائے اور اس کے پاس اتنا فاضل سرمایہ ہو کہ اپنے بیوی بچوں کو بھی ساتھ لے جا سکتا ہے تو ضرور لے جائے، لیکن مرد کو جائز نہیں ہے کہ

کے لئے سرمایہ الگ کر کے جائے۔

(فضائل حج)

بعض لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ اگر کسی نے عمرہ کیا تو اس پر حج فرض ہو گیا یہ غلط ہے اگر وہ صاحب استطاعت نہیں ہے یعنی اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے کہ وہ حج کر سکے تو اس پر عمرہ کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ عمرہ حج کے مہینوں میں کیا جائے پھر بھی اس وجہ سے حج فرض نہیں ہوگا۔

روزنامہ اسلام

پرنٹر: منزل آرٹ پریس بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
مقام اشاعت: 158/A شمس آباد کالونی نزد عید گاہ چوک ملتان

فون: 061-540566-542397
فیکس: 061-519304-542397
E-mail:islam_multan@hotmail.com
Http://www.dailyislam.net.pk

چیف ایڈیٹر: مفتی محمد زرین خان
ایڈیٹر: گل شہزاد
ایگزیکٹو ایڈیٹر: محمد زبیر مغل

رابطہ دفتر: 158/A شمس آباد کالونی نزد عید گاہ چوک، ملتان

القرآن

مومن کی شان

مومن کی تو شان ہی ایسی ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے قلوب لرز جاتے ہیں۔ اور جب آیاتِ الٰہی ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ آیات ان کے ایمان میں بالیدگی پیدا کر دیتی ہیں۔ اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

﴿سورۂ انفال: آیت ۲﴾

الحدیث

توکل کا ثمرہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "تم اگر اللہ تعالیٰ پر ایسا توکل اور بھروسہ کرلو جیسا توکل کا حق ہے تو وہ تم کو اسی طرح رزق مہیا کرے گا جس طرح پرندوں کو مرحمت فرماتا ہے کہ صبح کے وقت بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو بھرے ہوئے اپنے گھونسلوں کو لوٹتے ہیں۔"

﴿ترمذی﴾

موعظہ حسنہ

توکل کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ "اے اللہ میں تیرا اطاعت گزار ہوا، تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر ہی میرا اعتماد و بھروسہ ہے۔ میرا رجوع تیری ہی جانب ہے، اپنا معاملہ تیری ہی جناب میں پیش کرتا ہوں، اے اللہ میں تیری ہی عزت کے ذریعے پناہ طلب ہوں، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، (میری اطاعت، میرا ایمان، میرا توکل اور میری پناہ طلبی اس لئے ہے کہ تو) مجھے بھٹکنے نہ دے اور تو ہی لایموت تو ہی ہے باقی جن و انسان تو سب مرجائیں گے۔"

﴿ترمذی﴾

دینی اداروں کے خلاف مہم اور ایک امریکی اخبار کا انکشاف

واشنگٹن سے معروف صحافی اور روزنامہ "جنگ" کے نامہ نگار نیر زیدی کی امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کے حوالے سے ایک خصوصی رپورٹ کے مطابق امریکی وزارت دفاع اعلیٰ ترین سطح پر غلط بیانی اور دھوکہ دہی کے ایک ایسے پروگرام پر غور کر رہی ہے جس کے تحت دشمن اور دوست دونوں کو دھوکا دیا جاسکے گا اور جس کا مقصد عوام کی رائے پر اثر انداز ہونا ہے۔ اب تک اسے صرف حالت جنگ میں استعمال کی اجازت تھی لیکن امریکی وزارت دفاع کا موقف ہے کہ امریکا اب دنیا بھر میں غیر معینہ مدت تک حالت جنگ میں ہے اسلئے پینٹاگون چاہتا ہے کہ دشمنوں کو دھوکا دینے، اتحادیوں سے امریکی منشا کے مطابق فیصلے کرانے اور کام لینے کیلئے اگر ان سے پالیسی کے طور پر غلط بیانی کرنا پڑے تو ایسا ہو سکے۔

واضح رہے کہ امریکی وزارت دفاع نے تین برس قبل اسی مقصد کے لئے Office of Strategic Influence قائم کیا تھا جس کا مقصد غیر ملکی صحافیوں کو ایسی جھوٹی خبریں فراہم کرنا تھا جس سے بیرون ملک رائے عامہ متاثر ہو سکے لیکن کانگریس کے شدید دباؤ کے بعد امریکی وزیر دفاع ڈونلڈ رمزفیلڈ کو یہ سلسلہ بند کرنا پڑا تھا۔ رپورٹ کے مطابق پینٹاگون کے نئے پروگرام کے تحت ان مساجد اور دینی مدارس کی ساکھ پر حملے کئے جائیں گے جو امریکی مفادات کے خلاف اصولوں کی تعلیم دیتے ہیں، ان مدارس میں مشرق وسطیٰ اور جنوبی ایشیا کی مساجد اور مدارس شامل ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ پاکستان کے لئے پینٹاگون کے اس پروگرام کا آغاز امریکی وزیر دفاع ڈونلڈ رمزفیلڈ کے ایک خفیہ حکمنامے سے ہوا، ۷۴ صفحات کی اس دستاویز کا عنوان Information Operations Roadmap تھا جس میں امریکی وزیر دفاع نے یہ ہدایت کی کہ فوج کے جائز انفارمیشن کے پروگرام اور نفسیاتی جنگ کے خفیہ پروگرام کے باہمی ربط کا مطالعہ کیا جائے۔

یہ چشم کشا رپورٹ عین ایسے وقت میں سامنے آگئی ہے جب پاکستان میں دینی اداروں کے خلاف مذموم پروپیگنڈے کا ایک طوفان برپا ہے اور انتہائی غلیظ اور بھونڈے طریقے سے پاکستانی معاشرے میں علماء اور دینی مدارس کے بلند مقام و مرتبے کو مجروح کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ رپورٹ میں کہا گیا ہے امریکی وزارت دفاع کی جانب سے عالمی رائے عامہ کو گمراہ کرنے کے لئے جھوٹ اور دھوکا دہی کا باقاعدہ ایک ادارہ قائم کرنے کا تاریخی کارنامہ امریکی انتظامیہ کے وزیر جنگ ڈونلڈ رمزفیلڈ آج سے تین برس قبل ہی سرانجام دے چکے ہیں جس کے منظر عام پر آنے پر اس وقت پوری دنیا میں احتجاج ہوا تھا، لیکن دینی مدارس کے خلاف نئی خطرناک مہم کے امریکی پروگرام کا انکشاف پہلی بار ہوا ہے، جس سے وطن عزیز پاکستان میں اس وقت دینی مدارس کے خلاف کئے جانے والے پروپیگنڈے کی اصلیت بالکل واضح ہو کر سامنے آگئی ہے۔ پاکستان کے فہمیدہ دینی و عوامی حلقے تو شروع دن سے اس بات کو سمجھ رہے تھے کہ یہ سب کچھ عالمی آقایانِ ولی نعمت کے کہنے پر ہو رہا ہے تاہم اس پروپیگنڈے کے عام آدمی کے ذہن پر غلط اثرات پڑنے کے امکان کے پیش نظر دینی حلقوں میں اس حوالے سے کافی اضطراب کی کیفیت پیدا ہوگئی تھی۔ مذکورۃ الصدر رپورٹ سے عوام پر حقیقت حال واضح ہوگئی ہے اور ان عناصر کے چہرے سے بھی نقاب اتر گیا ہے جو دینی اداروں کے خلاف اپنی دریدہ دہنی کو "اصلاح" کی کوشش سے تعبیر کر کے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کر رہے تھے۔

اس سے یہ بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ گیارہ ستمبر کے دھچکے کھانے کے بعد امریکا کا ذہنی و اخلاقی دیوالیہ پن کس خطرناک سطح تک پہنچ چکا ہے اور وہ اپنے اس دیوالیہ پن کا اظہار کرنے کے لئے کہاں تک جانے کے لئے تیار ہے۔ امریکا شاید یہ بات سمجھنے سے قاصر ہے کہ اس کے اس طرح کے متلی حربے دنیا میں اس کو مزید رسوا کرنے کا سبب بن رہے ہیں اور وہ اب اتنا بے اعتبار ہو چکا ہے کہ اس وقت دنیا میں کسی کو اس کی بات پر یقین نہیں ہوتا۔ امریکا کے مخالف حلقے تو پہلے ہی سے یہ سمجھتے تھے کہ امریکا کی پالیسیاں جھوٹ، دھوکا دہی اور خود غرضی و فریب کاری پر مبنی ہیں لیکن اس انکشاف کے بعد کہ امریکا نے اپنے اتحادیوں کو بھی غلط اور جھوٹے پالیسی بیانات کے ذریعے گمراہ کر کے اپنے ساتھ ملانے کا پروگرام بنالیا ہے، دنیا میں شاید ہی کوئی ملک ہوگا جو آئندہ کسی معاملے پر امریکا پر اعتبار کرنے پر تیار ہوگا۔ یہ انکشاف اگر کسی امریکا مخالف ملک میں یا کسی "گمنام ذریعے" کے حوالے سے سامنے آتا تو امریکا اس کی نفی کر سکتا تھا لیکن جس اخبار نے یہ انکشاف کیا ہے اس کی ثقاہت خود امریکا میں بھی مسلم ہے اور اس کے ذرائع امریکی وہائٹ ہاؤس اور پینٹاگون کے اندر بھی موجود ہیں (ان ذرائع کے حوالے سے چھپنے والی خبریں اس کی شاہد ہیں)۔

پاکستان کے حکمرانوں کو جو امریکی پروپیگنڈے اور دباؤ سے متاثر ہو کر ملک میں دینی اداروں اور ملک کے اسلامی تشخص کی علامات کو مٹانے کے لئے سرگرم عمل ہیں، اس رپورٹ کی روشنی میں اپنی پالیسیوں کا ایک سرسری جائزہ لے لینا چاہئے اور یہ سوچ لینا چاہئے کہ وہ امریکا کے کن سفلی مقاصد کے لئے ملک و ملت کا تشخص قربان کر رہے ہیں اور کس طرح دین و وطن کے خلاف امریکا کی بقول خود نہ ختم ہونے والی صلیبی جنگ کا حصہ بنے ہوئے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ پاکستان کے عوام اسلام اور پاکستان کو لازم و ملزوم سمجھتے ہیں اور وہ پاکستان سے اس کا اسلامی تشخص چھیننے کی کوئی بھی کوشش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی بحالی سے حکومت کا انکار

پاسپورٹ میں مذہب کا خانے کے خاتمہ موجودہ حکومت کے ان غیر دانشمندانہ فیصلوں میں سے ایک ہے، جس پر ملک بھر کے عوامی حلقوں میں زبردست اضطراب پایا جاتا ہے۔ عوام اس حکومتی اقدام کو بھی امریکی دباؤ کا شاخسانہ قرار دیتے ہیں اور مذکورہ رپورٹ کی روشنی میں یہ کوئی زیادہ بعید بھی نہیں ہے۔ حکومت نے بھرپور عوامی ردعمل کے پیش نظر چند روز قبل یہ اعلان کیا تھا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جارہا ہے، اگرچہ اس کے لئے اختیار کیا گیا طریقہ کار عوام کے لئے تسلی بخش نہیں تھا تاہم پھر بھی بہت سے حلقوں نے اس پر مسرت کا اظہار کیا تھا، لیکن وفاقی وزیر داخلہ آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے یہ کہہ کر سارا قصہ ہی ختم کر دیا کہ حکومت نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی بحالی کا فیصلہ واپس لے لیا ہے اور یہ کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہیں ہوگا۔ آفتاب شیرپاؤ نے اس کے لئے دلیل دی ہے کہ چونکہ سعودی عرب وغیرہ کے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہیں ہے اس لئے پاکستانی پاسپورٹ میں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ حالانکہ یہ بات ایک معمولی سوجھ بوجھ والا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا معاملہ سعودی عرب یا کسی اور ملک سے قطعاً مختلف ہے۔ سعودی عرب کی سرزمین قادیانیوں کے ناپاک وجود سے پاک ہے جن کو ان کے غلیظ عقائد اور مکروہ سازشی نظریات کے ساتھ مسلمانوں کی صفوں سے نکال باہر کرنے کے لئے برصغیر کے مسلمانوں نے نصف صدی کی جنگ لڑی ہے۔ پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی ضرورت اس لئے ہے کہ یہاں کے قادیانی اپنے اسلامی ناموں سے ملتے جلتے ناموں کا فائدہ اٹھا کر حرمین شریفین جانے اور دنیا کے دیگر ممالک میں اسلام کے نام پر اپنی ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ پاکستانی پاسپورٹ سے مذہب کے خانے کے خاتمے کو یہاں کے بہت سے دینی حلقے حکومتی حلقوں میں موجود ماہر قادیانی لابی کی سازش قرار دے رہے ہیں۔

مشین ریڈ ایبل پاسپورٹ کے "عالمی معیار" کا بہانہ محض سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے ورنہ اس حقیقت کو کون نہیں جانتا کہ اس طرح کے معاملات میں "عالمی معیار" سے زیادہ ملک کے قومی، ملی، نظریاتی و عوامی معیار اور مفاد کو مقدم رکھا جاتا ہے۔ وزارت داخلہ کو "عالمی معیار" کا پاسپورٹ مبارک ہو لیکن پاکستان کے عوام اپنے لئے ایک ایسی شناختی دستاویز چاہتے ہیں جس سے ان کے پیارے وطن پاکستان کا نظریاتی و ملی تشخص جھلکتا ہو اور جو ایک آزاد و خود مختار اسلامی ملک کے شہری ہونے کی حیثیت سے دنیا میں ان کیلئے مایۂ افتخار ثابت ہو سکے۔

پریس کی آزادی و ترقی سے متعلق وزیر اعظم کے اعلانات

اسلام آباد میں اے پی این ایس کی تقسیم اعزازات کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ ملک میں پریس کو مکمل آزادی حاصل ہے اور ملک کی تعمیر و ترقی میں میڈیا کا کردار نہایت اہم ہے، انہوں نے کہا کہ جمہوریت اور پریس کا اٹوٹ ساتھ ہے اور گڈ گورننس کیلئے بھی میڈیا کا تعمیری کردار ناگزیر ہے، وزیر اعظم نے پریس کونسل کے قیام، اخباری کارکنوں کی تربیت کیلئے تربیتی ادارے کی تشکیل اور میڈیا سائنس یونیورسٹی قائم کرنے کا اعلان بھی کیا۔ تقریب سے وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید احمد نے بھی خطاب کیا اور کہا کہ موجودہ حکومت اخبارات کو کوئی پریس ایڈوائس جاری نہیں کرتی، انہوں نے کہا کہ وزارت اطلاعات کو اخباری مالکان سے اچھے تعلقات رکھنے ہوتے ہیں تاہم کبھی کبھی کارکنوں کی بات بھی ہونی چاہئے۔

وزیر اعظم کی جانب سے ملک میں پریس کی آزادی کی ضرورت کا اعادہ اور صحافتی برادری کی فلاح و بہبود کیلئے اقدامات کا اعلان خوش آئند اور صحافتی صنعت سے وابستہ افراد کیلئے کافی حد تک اطمینان بخش ہے، اس حقیقت سے انکار کی گنجائش نہیں کہ موجودہ دور میں پاکستان میں میڈیا نے کافی ترقی کی ہے اور اسے گزشتہ ادوار کی بہ نسبت کافی آزادی بھی میسر ہے، تاہم یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہئے کہ دنیا کے دیگر بہت سے ترقی یافتہ و ترقی پذیر ممالک کے مقابلے میں پاکستان میں پریس کی آزادی کی صورتحال اب بھی مزید پیش رفت کی محتاج ہے اور حکومت اور پریس کے درمیان بعض مسائل اس وقت بھی حل طلب ہیں۔ اس کیلئے حکومت کو مزید اقدامات کرنے ہونگے، وزیر اعظم کی جانب سے ابلاغی اور اخباری کارکنوں کی پیشہ ورانہ تربیت کیلئے اداروں کے قیام کا اعلان مستحسن امر ہے، اس کی ضرورت کافی عرصے سے محسوس کی جارہی تھی اب ضرورت اس بات کی ہے کہ میڈیا کو پیشہ ورانہ صحافت کی تربیت کے ساتھ ساتھ "ذمہ دارانہ" صحافت کی بھی تعلیم دی جائے اور پریس کی آزادی کو بے حیائی و فحاشی کے فروغ کا ذریعہ بنانے کے رجحان کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ ساتھ ساتھ اخباری مالکان اور کارکنان کے درمیان پائی جانے والی پیچیدگیوں کے حل کیلئے بھی مناسب اقدامات ضروری ہیں، اس کیلئے وزیر اطلاعات کی جانب سے اخباری مالکان کے ساتھ ساتھ اخباری کارکنوں کا بھی خیال رکھنے کی بات بہت اچھی بات ہے، اس پر عملدرآمد ہونا چاہئے اور ابلاغی اداروں کے ساتھ ساتھ ابلاغی کارکنوں کے مسائل کے حل کیلئے بھی کچھ اقدامات ہونے چاہئیں۔

پاسپورٹ مسئلہ پر جمعیت علماء اسلام کی آل پارٹیز کانفرنس

نوائے حق — مولانا زاہد الراشدی

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے 18 دسمبر ہفتہ کو اسلام آباد میں آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس طلب کرلی ہے جس کا مقصد پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کرنے کے بارے میں حکومتی کارروائی کا جائزہ لینا ہے اور دینی حلقوں کے اس مطالبہ کی حمایت کرنا ہے کہ حسب سابق پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ مولانا موصوف نے مختلف جماعتوں کے رہنماؤں کو اس سلسلہ میں جو دعوت نامہ جاری کیا ہے اس کا متن یہ ہے:

"مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے منکرین ختم نبوت (قادیانیوں) کو آئین پاکستان میں متفقہ طور پر پارلیمنٹ نے غیر مسلم اقلیت قرار دیا اس کے قانونی تقاضہ کی تکمیل اور حرمین شریفین میں قادیانیوں کا داخلہ روکنے کے لئے پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا گیا۔ 25 سال سے یہ خانہ پاسپورٹ میں موجود تھا اب حکومت نے نئے کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹ سے اسے حذف کر دیا ہے جو اسلامیان پاکستان کے لئے سخت پریشانی کا باعث ہے۔ اس پر ملک بھر میں شدید احتجاج جاری ہے لیکن تا حال حکومت نے اصلاح احوال کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ اس حساس دینی و قومی مسئلہ پر سوچ بچار اور لائحہ عمل طے کرنے کے لئے جمعیت علماء اسلام نے تمام مکاتب فکر کی آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس 18 دسمبر کو طلب کرنے کا فیصلہ کیا ہے"۔

پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے حوالہ سے کافی دنوں سے دینی و قومی حلقوں میں بحث و تمحیص کا سلسلہ جاری ہے اور اس بات پر تعجب کا اظہار کیا جارہا ہے کہ پاسپورٹ میں مذہب کا یہ خانہ جو تحریک ختم نبوت کے ایک طویل دور کے بعد دینی حلقوں کے مسلسل مطالبہ اور عوامی دباؤ پر پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلہ کے منطقی تقاضوں کی تکمیل کے لئے آج سے پچیس برس قبل پاسپورٹ میں شامل کیا گیا تھا اسے ختم کرنے میں اس قدر خاموشی سے کارروائی کی گئی ہے کہ نہ تو پارلیمنٹ کو اعتماد میں لینے کی ضرورت محسوس کی گئی ہے اور نہ ہی ان حلقوں کو اس سلسلہ میں کچھ بتانے کی زحمت گوارا کی گئی ہے جن کی جدوجہد کے نتیجے میں یہ خانہ پاسپورٹ کے اندراجات کا حصہ بنا تھا۔ اس لئے ملک کے دینی حلقے یہ اندازہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ کوئی مخصوص لابی اندر ہی اندر ملک کی اسٹیبلشمنٹ میں اس مقصد کے لئے متحرک ہے جو قادیانیوں کے بارے میں پارلیمنٹ کے فیصلے کو غیر موثر بنانے کے لئے جب بھی کوئی موقع ملتا ہے خاموشی کے ساتھ ہاتھ دکھا جاتی ہے۔

اس سے قبل جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے دور حکومت میں ایسا ہوا تھا کہ مسلم ووٹروں کے فارم میں عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ اچانک ختم کر دیا گیا جس کا فائدہ صرف قادیانیوں کو تھا کہ وہ اپنے نام مسلم ووٹروں کی فہرست میں درج کرا کے اپنے بارے میں پارلیمنٹ کے فیصلے کو غیر موثر بنا سکتے تھے، صورت حال معلوم ہونے پر جب دینی حلقوں نے احتجاج کیا تو کہا گیا کہ اب تو لاکھوں فارم شائع ہو چکے ہیں اور دوبارہ فارم چھپوانے میں وقت اور رقم دونوں کا ضیاع ہوگا۔ اس وقت پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے اس مسئلہ کو ہاتھ میں لیا اور جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم سے دوٹوک طور پر کہہ دیا کہ ہم الیکشن کے التواء سمیت ہر بات قبول کرنے کو تیار ہیں مگر عقیدہ ختم نبوت کے حلف نامہ کے بغیر ووٹر فارم کسی صورت میں قبول نہیں ہوں گے جس پر حکومت کو دوبارہ یہ حلف نامہ ووٹر فارم میں شامل کرنا پڑا۔

چند سال قبل ایک بار پھر یہ ڈرامہ دہرایا گیا اور "ووٹر فارم" سے عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ خاموشی کے ساتھ غائب کر دیا گیا جس پر دینی حلقے ایک بار پھر سراپا احتجاج ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن نے لاہور میں آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس طلب کی جس پر حکومت کو اپنا یہ اقدام واپس لینا پڑا۔

اب یہ کھیل پاسپورٹ کے ساتھ کھیلا گیا ہے اور انتہائی خاموشی کے ساتھ اسلام آباد سے جاری ہونے والے نئے مشینی ریڈ ایبل کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ نکال دیا گیا ہے۔ یہ کارروائی اس قدر منظم انداز میں کی گئی کہ اس کا پتہ اس وقت چلا جب ہزاروں پاسپورٹ جاری ہو چکے تھے اور پاسپورٹ کی لاکھوں کاپیاں طبع ہو چکی تھیں۔ چنانچہ جب اس سلسلہ میں رابطہ کیا گیا تو وہی عذر دہرایا گیا کہ اب تو کچھ نہیں ہو سکتا، لاکھوں کاپیاں چھپ چکی ہیں اور بین الاقوامی معیار کے مطابق ریڈ ایبل سسٹم مذہب کے خانہ کو قبول نہیں کرتا اس لئے کمپیوٹر کے اندراج میں مذہب کا خانہ شامل نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ الگ سے پاسپورٹ پر یہ مہر لگائی جاسکتی ہے کہ "حامل ھذا مسلمان ہے" مگر یہ عذر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

اس حوالہ سے حکومت کا جو موقف سامنے آیا ہے اور وفاقی وزراء نے ایوان میں اس کے بارے میں جو کچھ کہا ہے اس کی روشنی میں دو تین سوالات ذہن میں ابھرتے ہیں۔ ایک یہ کہ پاسپورٹ کے مذہب کے خانہ کے خاتمہ کی خاموش کارروائی کس کے حکم سے کی گئی ہے؟ اگر یہ خود حکومت کا فیصلہ ہے تو اس نے اس سلسلہ میں قومی اسمبلی اور متعلقہ فریقوں کو اعتماد میں کیوں نہیں لیا اور اگر افسر شاہی کی کسی لابی نے از خود اتنی بڑی کارروائی کر دی ہے تو اس کے ذمہ دار افراد کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ بین الاقوامی سسٹم پاسپورٹ کے خانہ میں مذہب کے خانے کو قبول نہیں کر رہا اور اسے نارمل کارروائی کے طور پر قبول کر لیا گیا ہے تو کل اگر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ساتھ "اسلامی" کے لفظ کو قبول کرنے سے بین الاقوامی سسٹم نے ہچکچاہٹ سے کام لینا شروع کر دیا تو کیا ہماری حکومت کا اس پر بھی یہی ردعمل ہوگا؟

تیسرا سوال یہ ہے کہ جب پاسپورٹ کے باقاعدہ اندراجات میں مذہب کا ذکر نہیں ہوگا اور صرف مہر لگائی جائے گی کہ "حامل ھذا مسلمان ہے" تو اگر کوئی شخص جعلی مہر لگا کر خود کو مسلمان ظاہر کرے تو اس کے اس فراڈ کو چیک کرنے کی کیا صورت ہوگی خصوصاً اس حوالہ سے کہ قادیانیوں کی ایک عرصہ سے یہ کوشش چلی آرہی ہے کہ وہ کسی نہ کسی حیلے بہانے سے خود کو سرکاری دستاویزات میں مسلمان ظاہر کریں تو ان کی اس کوشش کا توڑ کیا ہوگا؟

ادھر سعودی عرب کے ممتاز رہنما اور موتمر عالم اسلامی کے صدر ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف کے اس خط نے بھی پاکستان کے دینی حلقوں کے "خدشہ کی تصدیق کر دی ہے" جو انہوں نے اس سلسلہ میں سعودی حکومت کو لکھا ہے اور "آن لائن" کی رپورٹ کے مطابق انہوں نے پاکستان کے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کئے جانے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے حرمین شریفین میں قادیانیوں کے داخلہ کی راہ ہموار ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حرمین شریفین میں غیر مسلموں کا داخلہ ممنوع ہے مگر قادیانی گروہ کئی دفعہ چکمہ دے کر حرمین شریفین میں داخل ہونے کی کوشش کر چکا ہے۔ اس گروہ کے زیادہ تر لوگوں کا تعلق پاکستان سے ہے اور ان کو حرمین شریفین میں داخلے سے باز رکھنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ پاسپورٹ پر مذہب کا اندراج کیا جائے۔ ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف کے اس خط سے واضح ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں صرف پاکستان میں نہیں بلکہ سعودی عرب میں بھی تشویش پائی جاتی ہے۔ اور اس کارروائی کے منفی اثرات و خطرات کو وہاں بھی پوری طرح محسوس کیا جارہا ہے اس پس منظر میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر مولانا فضل الرحمٰن کی طلب کردہ آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ہمیں امید ہے کہ تمام دینی جماعتیں اس میں پورے احساس ذمہ داری کے ساتھ شریک ہوں گی اور حسب سابق تمام دینی جماعتوں کا یہ مشترکہ فورم سرکاری حلقوں میں چھپی ہوئی قادیانی نواز لابی کی اس سازش کا سدباب کرنے میں بھی کامیاب ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

وردی......

حاصل تمنائی

لگی ہے داؤ پر عزت کسی کی
وہ یوں وردی کے پیچھے پڑگئے ہیں
بھرے دربار میں یہ شوق عریاں
حیاء سے ہم زمیں میں گڑ گئے ہیں

ایران اور دیگر اسلامی ممالک کا حق دفاع

افغانستان اور عراق کی آزادی و خود مختاری ختم کرنے اور وہاں اپنی کٹھ پتلی حکومتیں قائم کرنے کے بعد امریکہ اس زعم میں مبتلا ہے کہ وہ ان ملکوں کے عوام کو وہ حقوق دینے میں کامیاب ہوگیا ہے جس سے وہ محروم کر دیے گئے تھے کیونکہ ان پر آمر مسلط تھے جو عوام کو جمہوری حقوق دینے پر آمادہ نہ تھے۔ امریکہ کے خیال میں عالم اسلام سے اسکی گہری وابستگی کا تقاضا بھی ہے کہ دوسرے اسلامی ممالک کے عوام کو بھی ان بندشوں سے آزاد کرایا جائے جن میں وہ مدت دراز سے جکڑے ہوئے ہیں اور کسی مسیحا کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ اس ضمن میں لگتا ہے اب ایران کی قسمت ...

یونین کے درمیان برسلز جرمنی میں ہونے والے مذاکرات میں کیا طے پاتا ہے جن میں ایران کے ایٹمی افزودگی کے مسئلے کو زیر بحث لایا جائے گا۔ مگر مذاکرات کا نتیجہ کچھ بھی ہو ایران کی جان چھٹتی نظر نہیں آتی اور پاکستان کے کسی سیاسی قیدی کی طرح جس کی کسی ایک مقدمے میں ضمانت یا رہائی کے بعد حکومت اسے کسی دوسرے مقدمے میں پھانس لیتی ہے بالکل ایسے ہی امریکہ اپنے حریف کے خلاف ایک وار خالی جانے پر دوسرا وار کرنے میں دیر نہیں لگاتا یہاں ایک خاص بات کا تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے جو سوچنے سمجھنے والے مسلمانوں کو تو بری طرح کھٹک رہی ہے مگر جس ...

... سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ ہلاک ہو سکتے ہیں۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے کے مطابق امریکہ سے سبکدوش ہونے والے صحت اور انسانی خدمات کے سیکرٹری ٹومی تھامسن نے رواں ماہ کے شروع میں حیران کن تجاویز دیتے ہوئے ...

... ہے، روک دینا اس کی مثال ہے۔ جمہوریت کے اس تعارفی پروگرام کو دیکھتے ہوئے ... چاہیں گے کہ انہیں بھی ایسی جمہوریت نصیب ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ کوئی ایک بھی نہیں مگر امریکہ کا جمہوریت ...

... سب چھوٹے چھوٹے امریکا ہیں، امریکا کے مختلف روپ ...

22 ستمبر 1985ء کو دنیا کے 5 بڑے ممالک نے ...

کی آزادی کو بے حیائی وفحاشی کے فروغ کا ذریعہ بنانے کے رجحان کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ ساتھ ساتھ اخباری مالکان اور کارکنان کے درمیان پائی جانے والی پیچیدگیوں کے حل کیلئے بھی مناسب اقدامات ضروری ہیں اس کیلئے وزیر اطلاعات کی جانب سے اخباری مالکان کے ساتھ ساتھ اخباری کارکنوں کا بھی خیال رکھنے کی بات بہت اچھی بات ہے اس پر عملدرآمد ہونا چاہئے اور ابلاغی اداروں کے ساتھ ساتھ ابلاغی کارکنوں کے مسائل کے حل کیلئے بھی ٹھوس اقدامات ہونے چاہئیں۔

اسلامی تشخص کی علامات کو مٹانے کے لئے سرگرم عمل ہیں، اس رپورٹ کی روشنی میں اپنی پالیسیوں کا ایک سرسری جائزہ لے لینا چاہئے اور یہ سوچ لینا چاہئے کہ وہ امریکا کے کن سفلی مقاصد کے لئے ملک وملت کا تشخص قربان کر رہے ہیں اور کس طرح دین ووطن کے خلاف امریکا کی بقول خود نہ ختم ہونے والی صلیبی جنگ کا حصہ بنے ہوئے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ پاکستان کے عوام اسلام اور پاکستان کو لازم وملزوم سمجھتے ہیں اور وہ پاکستان سے اس کا اسلامی [illegible]

حیاء سے ہم زمیں میں گڑ گئے ہیں

چوزوں کی فریاد

رشید احمد

22 ستمبر 1985ء کو دنیا کے 5 بڑے ممالک نے ایک معاہدہ کیا، اس معاہدے کو گروپ 5 کا نام دیا گیا، یہ گروپ دنیا کی معاشیات کو اپنے زیر تسلط لانے کیلئے قائم کیا گیا تھا۔ حیرت انگیز طور پر اس گروپ میں امریکا کا سابق حریف جاپان بھی شامل تھا۔ کچھ عرصہ بعد اٹلی اور کینیڈا اس معاہدے میں شریک ہو گئے، اب یہ گروپ جی 7 کہلانے لگا۔ جون 1998ء میں روس بھی اس گروپ کا حصہ بن گیا، روس کا اس معاہدے میں شریک ہونا جاپان اور امریکا کے اتحاد سے بھی زیادہ حیرت انگیز تھا۔ کیوں کہ روس اور امریکا اس سے قبل دنیا بھر میں فطری حریف شمار کئے جاتے تھے، ان دونوں ممالک کے مابین سرد جنگ کی دہائیوں پر مشتمل تھی، یہاں تک کہ ان کے درمیان ایٹمی جنگ کا خطرہ بھی عرصہ دراز تک دنیا کی سلامتی پر خطرے کی تلوار بن کر لٹکتا رہا تھا۔ جی 7 گروپ کے معاہدے میں روس کی شمولیت کے بعد دنیا کا سب سے مضبوط صنعتی بلاک "جی 8" وجود میں آ گیا۔ آج دنیا اس صنعتی بلاک کے سامنے بے بس ہو چکی ہے۔ یہ گروپ اصطلاحات کی آڑ میں عالمی منڈیوں پر اپنا قبضہ جمانا چاہتا ہے، یوں وہ پوری دنیا پر اپنا تسلط قائم کر رہا ہے۔ بالخصوص عالم اسلام اس کے لئے ایک وسیع چراگاہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جی 8 گروپ کے غاصبانہ عزائم کی تازہ مثال مراکش کے دارالحکومت رباط میں ہونے والی ہیں اسلامی ممالک کی کانفرنس ہے جس میں مشرق وسطی کے عرب اور شمالی افریقہ کے مسلم ممالک شریک ہوئے، اس کانفرنس کے انعقاد کی تجویز جی 8 گروپ کی طرف سے دی گئی تھی۔

اخباری ذرائع کہتے ہیں "اس کانفرنس میں عرب اور اسلامی ممالک امریکا پر برس پڑے، انہوں نے سیاسی اصلاحات کو تنازع فلسطین کے حل سے مشروط کر دیا" بادی النظر میں یہ ایک خوشگوار امر محسوس ہوتا ہے لیکن یہ تصویر کا ایک رخ ہے، تصویر کا دوسرا رخ حد درجے افسوسناک اور المناک ہے۔

حقیقت میں عرب ممالک سے بادشاہت کے نظام کو ختم کرنے اور انہیں اپنے ڈھب پر لانے کے لئے انتہائی پر فریب اور عیارانہ ہتھکنڈوں سے کام لیا جا رہا ہے۔ آپ عرب اور اسلامی ممالک کے نمائندوں کی گفتگو پڑھئے، پھر امریکی وزیر خارجہ کولن پاول کی دھمکیاں ملاحظہ کیجئے، اس نے کہا "جمہوریت سے ہی ملکوں میں سرمایہ کاری کو فروغ ملتا ہے جن ملکوں کے عوام سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں وہاں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کے امکانات، اقتصادی ترقی اور معیاری تعلیم کا مستقبل روشن ہوتا ہے، وقت آ گیا ہے کہ جمہوری اصلاحات پر بحث کی جائے۔" کولن پاول نے عرب دنیا سے دہشت گردی کو ختم کرنے کیلئے سیاسی اور اقتصادی اصلاحات کو ضروری قرار دیا۔

آپ اسلامی ممالک کی بیچارگی بھی دیکھیں۔ سعودی عرب کے وزیر خارجہ سعود الفیصل نے کہا، امریکا اول روز ہی سے اسرائیل کا ساتھ دے رہا ہے لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ امریکا نیک نیتی کا مظاہرہ کرے اور تنازع فلسطین کو ہوا دینے کی بجائے اسے حل کرائے۔

آپ ذرا غور سے دونوں طرف کے مکالمے پڑھیں، ایسا لگتا ہے مرغی کے چوزے چیل کی گرفت سے بچنے کیلئے شور مچا رہے ہیں، چلا رہے ہیں وہ چیل سے کہہ رہے ہیں، ہم آپ کو اپنے گھر (ڈربے) میں داخل کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اس سے پہلے آپ کو اپنے خلوص کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ آپ کو ہمارے قرابت دار چوزوں کو پکڑنے جکڑنے اور ان کا تیا پانچہ کرنے کا انداز تبدیل کرنا ہوگا، ورنہ — ہاں!، ورنہ دیکھ لینا ..... ہم تمہیں اپنے ڈربے میں جگہ دینے کیلئے تیار نہیں ہیں، چوزوں کی یہ فریاد سن کر چیل کروہ انداز میں ہنستے ہوئے دل ہی دل میں کہہ رہی ہے، ہاں — ٹھیک ہے، اگر مجھے جلدی نہ ہوئی تو ممکن ہے میں کچھ دیر کیلئے، انہیں مہلت دے دوں، اگلی بات پر غور کرلوں اور ڈربے میں داخل ہونے کا طریقہ بدل لوں، لیکن بہرحال نہ تو میں دوسرے چوزوں کو چھوڑ سکتی ہوں نہ ہی اس ڈربے میں داخل ہونے کے ارادے سے باز رہ سکتی ہوں۔

قارئین! جی 8 ممالک کا یہ گروپ خود کو سپر پاور سمجھتا ہے، یہ سب کفریہ طاقتیں ہیں جن میں سے ہر ایک مسلمانوں کیخلاف اپنی کچھ نہ کچھ تاریخ ضرور رکھتا ہے۔ یہ سب چھوٹے چھوٹے امریکا ہیں، امریکا کے مختلف روپ ہیں، جو دنیا کو معاشی جکڑ بندیوں کے ذریعے اپنی گرفت میں رکھنا چاہتے ہیں۔ عرب ممالک اور دیگر اسلامی ممالک میں سیاسی اصطلاحات اور جمہوریت کے پرفریب نعرے انہی معاشی جکڑ بندیوں پر مشتمل ایک دلفریب جال ہے جسکے ذریعے یہ ممالک عرب منڈیوں کو اپنی دسترس میں لے لیں گے، اس کے بعد عرب مکمل طور پر ان کے رحم وکرم پر ہوں گے۔ دیکھنا یہ ہے کہ امریکا اور دیگر جی ایٹ ممالک عرب دنیا کو کتنی مہلت دیتے ہیں، وہ اس کی منڈیوں پر قبضہ کرنے کی کون سی صورت اختیار کرتے ہیں، ممکن ہے وہ مسئلہ فلسطین کا کوئی ایسا حل سامنے لے آئیں جو ان کے مقاصد کی راہ میں رکاوٹ نہ ہو اور بظاہر عرب ممالک کیلئے اسے قابل قبول بنا دیا گیا ہو، ممکن ہے اب سے کچھ عرصے بعد ہم اس قسم کی خبریں سن رہے ہوں کہ "امریکا اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر عرب ممالک میں قائم انتہا پسند بادشاہتیں ختم کرنے اور عرب عوام کو جمہوریت اور آزادی کا تحفہ دینے کیلئے" نئے عزائم" "رکھتا ہے۔"

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ایسا ہوا تو پھر کیا ہوگا؟ کیا عرب دنیا کفریہ طاقتوں کے شکنجے میں پھنس جائے گی اور کیا عالم اسلام کا قلب مجزۂ کفر کی گرفت میں آ جائے گا؟ میرا خیال ہے ایسا نہیں ہوگا، اسلئے کہ سحر کا اجالا گہری تاریکی کے بطن سے پھوٹتا ہے۔ تاریکی جس قدر گہری ہوتی چلی جائے گی سحر اتنی ہی نزدیک تر آتی چلی جائے گی۔ میں عراق کے صحراء اور فلوجہ کے مرغزاروں سے روشنی کی کرنیں ابھی سے پھوٹتی دیکھ رہا ہوں۔

صدر جنرل پرویز مشرف کا دورہ امریکہ

میجر (ر) فتح محمد

صدر جنرل پرویز صاحب امریکہ اور کچھ دوسرے ممالک کا دورہ کر کے واپس لوٹے ہیں۔ ہمارے قومی ذرائع ابلاغ نے ان کے اس دورے کو انتہائی کامیاب قرار دیا ہے۔ پی ٹی وی اور ریڈیو پاکستان نے خصوصاً اسے شاندار دورہ قرار دیا ہے۔ اس کے نتائج کا تو کچھ عرصہ بعد ہی پتہ چلے گا تاہم بادی النظر میں اس دورہ کو ہرگز کامیاب قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس کی ناکامی تو اسی وقت عیاں ہو گئی تھی جب ائیرپورٹ پر ہمارے صدارتی کابینہ کے ارکان کی جامہ تلاشی لی گئی۔ کروسیڈی جنگ میں بش کے حاجی خورشید قصوری وغیرہ ہوائی اڈے پر لائن بنائے کھڑے تھے اور صدر صاحب انتہائی بے بسی سے ان حضرات کی جامہ تلاشی کا روح فرسا منظر دیکھ رہے تھے۔

ہماری ستاون سالہ تاریخ میں ہر حکمران نے وائٹ ہاؤس کی چوکھٹ پر سجدہ کیا ہے۔ لیاقت علی خان سے لیکر جنرل پرویز صاحب کے دوروں کو ہمیشہ انتہائی کامیاب قرار دیا گیا ہے جبکہ دراصل ہر دورہ ہمیں امریکی غلامی کی دلدل میں دھکیلنے کا موجب بنا ہے۔ صدر ایوب خان نے کئی مرتبہ امریکہ کا لاحاصل دورہ کیا۔ 1966ء میں موصوف امریکہ جانے والے تھے کہ امریکی صدر جانسن نے انہیں دی گئی دعوت منسوخ کر دی۔ 1973ء اور 1976ء میں بھٹو صاحب نے امریکہ کے دورے کیے لیکن لاحاصل رہے۔ 1976ء میں امریکی وزیر خارجہ کسنجر نے پاکستان کا دورہ کیا۔ بھٹو صاحب نے اسلام آباد ائیرپورٹ پر اس کا استقبال کیا اور سفارتی پروٹوکول کو نظر انداز کر کے اسے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ 1976ء میں افغانستان پر روسی قبضے کے بعد جنرل ضیاء الحق نے کئی مرتبہ امریکہ کا دورہ کیا۔ تاہم انہیں مخصوص گلوبل حالات کی وجہ سے خاصی پذیرائی ملی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جنرل محمد ضیاء الحق وہ واحد حکمران ہیں جنہوں نے کھل کر امریکی پالیسیوں کی مذمت کی (اسلامی سربراہی کانفرنس کیسابلانکا 1984ء)۔ جنرل ضیاء الحق کے بعد بے نظیر اور نواز شریف نے امریکہ کے لاحاصل دورے کیے۔ کارگل جنگ کے دوران آرمی چیف جنرل پرویز کی التجا پر میاں نواز شریف نے امریکہ کا دورہ کیا اور بھارت سے جنگ بندی پر آمادگی ظاہر کی۔

12 اکتوبر 1999ء کے بعد جنرل صاحب نے تقریباً پوری دنیا کے دورے کیے ہیں۔ حالیہ دورہ امریکہ بھی اس سلسلے کی ایک کڑی تھا۔ صدارتی کابینہ کے ارکان نے اس سے بہت سی توقعات وابستہ کر لی تھیں جبکہ سنجیدہ حلقوں نے اسے قیمتی وقت اور قومی سرمایہ کا ضیاع قرار دیا تھا۔ 11 ستمبر 2001ء کے بعد گو ہم نے امریکہ کا ہر مطالبہ مان لیا تھا۔ اسے اپنی فضائی اور سمندری حدود حوالے کر دی تھیں۔ بے پناہ لاجسٹک سپورٹ مہیا کی تھی۔ عراق میں اس کے ظلم وستم پر خاموشی اختیار کی تھی۔ 57000 افغان مسلمانوں کے قتل میں حصہ دار بنے تھے لیکن اس کے باوجود اس نے ہمیں محض طفل تسلیاں ہی دی ہیں۔

بلاشبہ امریکی قیادت جنرل پرویز صاحب کو پسند کرتی ہے۔ ہم کروسیڈی جنگ میں اس کا ہراول دستہ بنے ہیں ہم صلاح الدین ایوبی کے جانشین تھے لیکن ہم نے رچرڈ کے جانشینوں کی غلامی اختیار کر لی ہے۔ ہم غزنوی اور غوری کے جانشین تھے آج ہم پرتھوی راج کے ورثاء اور سومنات کے پجاریوں کیلئے بچھے جا رہے ہیں۔ ہم نے امریکہ کو اپنا آقا مان لیا ہے۔ امریکہ کی قیادت نے ہمیں 1965ء میں سنگین دھوکہ دیا۔ 1971ء کی جنگ میں ہم سے بے اعتنائی برتی۔ درپردہ بھارت کی پیٹھ ٹھونکی۔ 80ء کی دہائی میں ہمیں کچھ فوجی امداد مہیا کی۔ اس کے بعد پھر اس نے آنکھیں پھیر لیں۔ 90ء کی دہائی میں اس کا جھکاؤ بھارت کی طرف رہا۔ 11 ستمبر 2001ء کی رات جب ہم نے اس کی ناپاک ڈیمانڈ پر "یس سر" کیا تو یہ امید بھی وابستہ کر لی کہ اب ہم پر نوازشات کی بارش کر دی جائے گی۔ ہمارے ہمہ مقتدر حکمران نے اپنے جلی بیانات میں کہا کہ ہماری معیشت مضبوط ہوگی، مسئلہ کشمیر حل ہوگا، ہمارے ایٹمی اثاثے محفوظ ہو جائیں گے۔ ہمیں وافر امریکی اسلحہ ملے گا۔ ہم امریکہ کیلئے بچھتے چلے گئے۔ یہود ونصاریٰ کا سرغنہ اپنی فضائیہ کو ہمارے ہوائی اڈوں پر لے آیا۔ ہماری بندرگاہوں اور سمندری حدود میں یہودیوں کے طیارہ بردار جہاز براجمان ہو گئے۔ مقام صد افسوس کہ امارت اسلامی کیخلاف پہلا کروز میزائل ہماری سمندری حدود سے داغا گیا۔

امریکی خونخوار طیارے ہماری سمندری حدود سے طیارہ بردار جہازوں سے اڑے اور اسلامیان افغانستان پر آگ اور بارود کی بارش کر دی۔ ہمارے فضائی اڈوں سے اڑنے والے امریکی طیاروں نے قندھار کی جامع مسجد پر بمباری کی اور 300 نمازیوں کو شہید کر دیا۔ ہم نے امریکہ کو مجاہدین اسلام کے ٹھکانوں کی 8 فگرز (8Figures) رہنمائی کی تاکہ یہود ونصاریٰ کی توپیں پن پوائنٹ اہداف پر بمباری کر سکیں۔ ہمارے تعاون سے امریکہ اور اس کے حواریوں نے امارت اسلامی افغانستان میں ظلم وستم کی انتہاء کر دی۔ اسلام دشمنی میں ہماری قیادت نے امریکہ کا بھرپور ساتھ دیا۔ وزیرستان آپریشن امریکی خوشنودی حاصل کرنے کا نکتہ عروج تھا۔ ہمارے وزراء اور سرکاری ترجمانوں کے منہ میں آگ کی زبان تھی۔ معصوم بچوں، کھلتی کلیوں، نونہالوں اور ضعیف العمر افراد کو غیر ملکی دہشت گرد قرار دیکر ملعون بش کو خوش کرنے کی سعی لاحاصل کی گئی۔ امریکی احکامات پر وانا میں وہ کچھ کیا جا رہا ہے جسے کسی صورت میں بھی درست قرار نہیں دیا جاسکتا۔ شرعی ضابطوں کے مطابق دینی مفاد ذاتی اور ملکی مفاد سے اہم ہوتا ہے۔ ہم نے امریکہ کا اتحادی اور فرسٹ لائن پارٹنر بنتے وقت کہا کہ ہم ملکی مفاد میں یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ کیا کابل قندھار، تورا بورا، دشت لیلی اور ہرات پر بارود اور آگ برسانے میں یہود ونصاریٰ کے ساتھ شریک کار ہونا اسلامی مفاد میں تھا؟ دنیا کے مختلف ممالک سے ہجرت کر کے پاکستان آنے والے ہادی عالم ﷺ کے امتیوں کو پکڑ پکڑ کر امریکہ کو دینا اسلامی مفاد میں تھا؟ ہم نے پاکستان کو بچانے کیلئے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں کیا بلکہ اپنی ناقص عقلوں کے خمار میں بش کا دامن تھام لیا۔ ماضی بعید میں نمرود، ہامان، قارون، فرعون، ابوجہل اور عتبہ کو بھی اپنے منصوبوں پر بڑا ناز تھا۔ قوم عاد وثمود بھی زبردست منصوبہ ساز تھی۔ یہ لوگ نہیں بچے تو امریکہ بھی نہیں بچے گا۔ یہ نوشتہ دیوار ہے۔ بش اور اس کے حواریوں کی مذموم حرکتیں اور منصوبہ بندیاں خاک میں مل جائیں گی۔ بھرپور تعاون پیش کرنے کے بعد جنرل پرویز صاحب نے وائٹ ہاؤس کا رخ کیا۔ برازیل میں سیدنا عیسیٰ کے جعلی مجسمے کے نیچے تصویر بنوا کر انہوں نے اپنے وفد سمیت نام نہاد روشن خیالی کا مظاہرہ کیا تھا۔ واشنگٹن ڈی سی میں ان کا سرد مہری سے استقبال ہوا۔ ان کے وزراء اپنی جامہ تلاشی میں بے بس دکھائی دے رہے تھے۔ امریکیوں نے دراصل انہیں ان کی اوقات یاد دلا دی تھی۔ پھر بے بسی اور بے کسی کے عالم میں یہ وفد وائٹ ہاؤس پہنچا۔ وقت کے فرعون نے صرف 45 منٹ کا وقت دیا۔ پھر یہ دورہ اختتام کو پہنچا۔ نہ تو ہمیں F/16 طیارے ملے، نہ ہمیں جدید میزائل اور بحری سامان ملا، نہ کشمیر پر حمایت حاصل ہوئی۔ فقط مسلمان بھائیوں کے قتل عام بلکہ بے رحمانہ قتل پر مشرف صاحب کو بش نے مبارکباد پیش کی۔ لاحاصل تعاون پر جنرل صاحب کی تعریف کی گئی۔ اس دورہ پر کروڑوں روپے خرچ ہوئے۔ ملکی سرمایہ پانی کی طرح بہایا گیا۔ لیکن نتیجہ صفر رہا۔ امریکہ بدستور اسرائیل کے ذریعے بھارت کو جدید ترین اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ پرانے اور نئے دشمنان اسلام اکٹھے ہو چکے ہیں۔ الکفر ملۃ واحدۃ کے مصداق امریکہ پورے عالم کفر کا پشت پناہ بن چکا ہے۔ ہم نے شرعی احکام چھوڑ دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور ہادی عالم ﷺ کے احکام سے روگردانی کر کے ہم نے یہود ونصاریٰ کے ساتھ دوستی لگانے کی کوشش کی لیکن ہمیں منفی نتیجہ ملا۔ آج پوری دنیائے کفر اکٹھی ہو رہی ہے۔ ان حالات میں دورہ امریکہ کی کامیابی کی توقع صرف اور صرف صدارتی کابینہ کے قصیدہ گو ارکان ہی کر سکتے ہیں ورنہ ناکامی تو نوشتہ دیوار تھی اور ہے۔ آج سے چودہ سو سال قبل اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خبردار کیا تھا: "اے ایمان والو! اگر تم نے کفار کی اطاعت کی تو وہ تمہیں تمہاری ایڑیوں پر پھیر دیں گے پھر تم خالی ہاتھوں پلٹو گے"۔

دراصل ہم نے اللہ کا حکم نہیں مانا۔ ہادی عالم ﷺ کی نہیں مانی، کتاب اللہ کو بھلا بیٹھے، نافرمانیوں اور سرکشیوں پر تل گئے ہیں۔ عالم کفر کے سرغنہ کی مان کر اس کے در پر حاضریاں بھر رہے ہیں۔ مدینہ کو چھوڑ کر واشنگٹن جا رہے ہیں۔ رحمت عالم ﷺ نے درس دیا ہے کہ کفار کے پیچھے نہ چلنا ان سے دوستی نہ لگانا۔ ہم نے اس حکم سے انحراف کیا۔ فرعون وقت کے پاس حاضر ہوئے اور خالی ہاتھ پلٹے۔

اعجاز الحق صدیقی

میں کامیاب ہو گیا ہے۔ جس سے وہ محروم کر دیئے گئے تھے کیونکہ ان پر آمر مسلط تھے جو عوام کو جمہوری حقوق دینے پر آمادہ نہ تھے۔ امریکہ کے خیال میں عالم اسلام سے اس کی گہری وابستگی کا تقاضا بھی ہے کہ دوسرے اسلامی ممالک کے عوام کو بھی ان ہتھکنڈوں سے آزاد کرایا جائے جن میں وہ مدت دراز سے جکڑے ہوئے ہیں اور کسی مسیحا کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ اس ضمن میں لگتا ہے اب ایران کی قسمت جاگنے والی ہے اور وہاں کے محکوموں کو بھی سکھ کا سانس نصیب ہوگا۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے امریکہ نے یورینیم کی افزودگی کا بہانہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ امریکہ کے انڈر سیکرٹری آف ڈیفنس نے اسرائیلی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ واشنگٹن کو توقع ہے کہ ایران کے ایٹمی پروگرام ختم کرنے سے متعلق جاری سفارتی کوششیں نتیجہ خیز ثابت ہوں گی اور تہران، لیبیا کی پیروی کرتے ہوئے اپنے ایٹمی پروگرام کو ختم کر دے گا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ اس وقت ہم سفارتی راستہ اختیار کیے ہوئے ہیں اور کسی بھی چیز کو خارج از امکان نہیں قرار دیا جاسکتا۔ ڈگلس نے کہا کہ امریکہ اس وقت بین الاقوامی قوانین عدم پھیلاؤ کے معاہدے اور بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی کے ذریعے ایران پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ ایٹمی پروگرام ختم کر دے۔ انہوں نے توقع کا اظہار کیا کہ ایران کا تین یورپی ملکوں کے ساتھ یورینیم کی افزودگی معطل کرنے کا عارضی معاہدہ مستقل معاہدہ بن جائے گا۔ انہوں نے یہ "خوشخبری" بھی دی کہ عرب دنیا میں "جمہوری اصلاحات" کو امریکہ کی اگلی چار سالہ خارجہ پالیسیوں میں اہم مقام حاصل ہوگا کیونکہ امریکی صدر بارہا کہہ چکے ہیں کہ مشرق وسطی میں جمہوری اداروں کے قیام کی وجہ سے دنیا زیادہ محفوظ ہوگی۔

ادھر ایران نے یورینیم کی افزودگی مکمل طور پر معطل کرنے کے امکان کو رد کر دیا ہے۔ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان حامد رضا آصفی نے اتوار کے دن صحافیوں کو بتایا کہ یورینیم کی افزودگی کی مکمل طور پر معطلی ہمارے ایجنڈے میں شامل نہیں ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ایران اور یورپی

[illegible] قیدی کی طرح جس کی کسی ایک مقدمے میں ضمانت یا رہائی کے بعد حکومت اسے کسی دوسرے مقدمے میں پھانس لیتی ہے بالکل ایسے ہی امریکہ اپنے حریف کے خلاف ایک وار خالی جانے پر دوسرا وار کرنے میں ذرا دیر نہیں لگاتا یہاں ایک خاص بات کا تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے جو سوچنے سمجھنے والے مسلمانوں کو تو بری طرح کھٹک رہی ہے مگر جس کا مسلم ممالک کے سربراہوں کو احساس نہیں ہو رہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے آغاز میں تو "القاعدہ" کو ٹارگٹ بنایا گیا تھا اور کہا جا رہا تھا کہ ان مٹھی بھر دہشت گردوں کو دنیا کا امن تباہ نہیں کرنے دیا جائے گا۔ ایسے اعلانات بھی سننے میں آئے کہ القاعدہ کی کمر توڑ دی گئی ہے مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ امریکہ کی مٹھی کھلنے پر ریت کے یہ ذرے ایسے بکھرے کہ اب دنیا کا کوئی ملک ان سے خالی نہیں اور اسلامی ممالک میں تو یہ اس کثرت سے ہیں کہ القاعدہ اور اسلامی ممالک میں امتیاز کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ تاہم یہ مشکل امریکہ کیلئے یوں آسانی میں بدل گئی ہے کہ اب القاعدہ کے خطرے کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے کے بعد کسی اسلامی ملک پر جھپٹ پڑنا یا قدغنیں لگانا آسان ہو گیا ہے۔ اس کی حالیہ مثال یہ ہے کہ ایک طرف ایران کو پھانسنے کیلئے پھندا لگایا جا رہا ہے اور ایران کے مجرمانہ افعال میں پاکستان کے بابائے ایٹم بم ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو بھی دھکیلا جا رہا ہے تو دوسری طرف امریکی حکام کی طرف سے خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ القاعدہ امریکہ میں خوراک کے گوداموں اور فیکٹریوں پر آسانی سے حملہ کر سکتی ہے جس سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ ہلاک ہو سکتے ہیں۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے کے مطابق امریکہ سے سبکدوش ہونے والے صحت اور انسانی خدمات کے سیکرٹری ٹومی تھامسن نے رواں ماہ کے شروع میں حیران کن تجاویز دیتے ہوئے اس بات کی نشاندہی کی تھی کہ امریکہ کو خوراک تقسیم کرنے کا نظام حملے کا آسان ہدف ہے اس اثناء میں امریکی صدر بش نے اس مسئلے سے بہتر طور پر نمٹنے کیلئے اقدامات کی کوششیں کی ہیں تاہم ماہرین اس دھمکی کو حقیقی سمجھ رہے ہیں۔ نیشنل سنٹر برائے تحفظ خوراک ودفاع کے ڈائریکٹر فرانک بسنا نے کہا کہ ہماری دانست میں یہ مخصوص علاقے بہت حد تک حملوں سے غیر محفوظ ہیں۔

القاعدہ کا ہوا کھڑا کر کے مسلم ممالک کو دبوچنے کے امریکی عمل سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ دونوں میں امتیاز کرنے کیلئے تیار نہیں۔ امریکہ کا فروغ جمہوریت کا نظریہ بھی اس کے فکری تضاد یا منافقت کا ترجمان ہے کہ اپنا مفاد نظر آئے تو وہ فوجی وردی سے بھی سمجھوتہ کر لیتا ہے بلکہ اس خیال کا محافظ بن جاتا ہے کہ وردی سے جمہوریت کو تقویت حاصل ہوگی مگر جس ملک سے "بغاوت" کی بو آئے جیسے ایران وہاں قومی مزاج سے مطابقت رکھنے والا نظام بھی امریکہ کیلئے باعث تشویش بن جاتا ہے۔ افغانستان میں سنگینوں کے سائے میں کرزئی کی تقریب حلف برداری اور افغانستان میں چاہے جانے والے طالبان کے خلاف "روشن آزادی" کے نام سے 18 ہزار امریکی فوجیوں کا آپریشن جو شروع ہو چکا اور عراق میں ایک لاکھ سے اوپر افراد کو موت کے گھاٹ اتارنے اور عراق کے مختلف شہروں خصوصاً فلوجہ کو امریکی بمباری اور بھوک سے ہلاک ہونے والوں کی باقیات سے وبائی امراض پھوٹ پڑنے کا جو خطرہ پیدا ہوا اور جس کی وجہ سے اڑھائی لاکھ افراد کو جو شہر سے نقل مکانی کر گئے تھے اور اب واپس آنا چاہتے ہیں واپس آنے سے روک دینا اس کی مثال ہے۔ جمہوریت کے اس تعارفی پروگرام دیتے ہوئے مشرق وسطی کے کس ملک کے عوام چاہیں گے کہ انہیں بھی ایسی جمہوریت نصیب ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ کوئی ایک بھی نہیں مگر امریکہ کا جمہوریت بانٹنے کا پروگرام ایسا نہیں کہ اس سلسلے میں عوام کی مرضی بھی معلوم کی جائے۔

ان حالات میں پروفیسر خورشید احمد کی یہ بات جو انہوں نے راولپنڈی اسلام آباد پریس کلب میں کہی درست ماننا پڑے گی کہ امریکہ میں اس وقت انتہاء پسندوں کی حکومت ہے جو پوری دنیا کو جنگ کی آگ میں دھکیلنا چاہتا ہے۔ پروفیسر صاحب کے مطابق امریکہ کا اگلا ٹارگٹ ایران، سعودی عرب، شام اور پاکستان ہیں۔ اس صورتحال سے نمٹنے کیلئے پروفیسر خورشید نے تو پاکستان کے حکمرانوں سے درخواست کی کہ وہ امریکہ کی غلامی سے نکل آئیں اور صدر مشرف حسب وعدہ وردی اتار دیں ورنہ انہیں عوامی قوت کے ذریعے دونوں عہدوں سے الگ کر دیا جائے گا۔ البتہ راقم تو صدر مشرف کے علاوہ عالم اسلام کے ہر ذمہ دار فرد اور بالخصوص حکمرانوں کو دعوت فکر دیتا ہے کہ انہیں ایران کے خلاف امریکی بیانات خاص طور پر اس بیان کا جو امریکہ کے انڈر سیکرٹری آف ڈیفنس جے فتھ نے اسرائیلی اخبار کو دیا کہ "سفارتی کوششیں ناکام ہو گئیں تو ایران پر حملہ کیا جاسکتا ہے" فی الفور نوٹس لینا چاہئے اور امریکہ کو ایران پر چڑھائی سے روکنے کیلئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرنا چاہئے۔ نیز دنیا سے یہ بات تسلیم کرانی چاہئے کہ ایران اور دیگر اسلامی ممالک کو بھی اپنے دفاع کیلئے وہ سب کچھ کرنے کا حق ہے جو امریکہ اور اسرائیل اور بہت سے دیگر ممالک کو حاصل ہے۔

☆ ☆ ☆

حکایتیں کیا کیا

کیا فوجی وردی ملک کی صدارت کیلئے ناگزیر ہے؟

رضی الدین سید

اس وقت ملک میں دو موضوعات پر سلگتی ہوئی گفتگو چل رہی ہے۔ ایک موضوع یہ ہے کہ صدر کے جسم پر فوجی وردی رہنی چاہئے اور دوسرا موضوع یہ ہے کہ صدر کے جسم پر فوجی وردی نہیں رہنی چاہئے۔ دونوں طرف کے کیمپوں سے اس وقت دھواں دار بیانات اور اقدامات چل رہے ہیں۔ گرما گرمی کی اس فضا سے ہٹ کر آئیے ہم اس موضوع پر ذرا سنجیدگی سے گفتگو کرنے کی کوشش کریں۔

جب ہم پاکستان کی تاریخ کا جائزہ لیتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ جب بھی فوجی صدر ملک پر حکمران رہا، ملک کو کوئی نہ کوئی نقصان ضرور پہنچا۔ جنرل ایوب خان کے دور میں ١٩٦٥ء میں پاکستان نے بھارت کے خلاف ایک جنگ ضرور جیتی لیکن جب وہ روس کی دعوت پر لال بہادر شاستری سے مذاکرات کے لئے تاشقند پہنچے تو جنرل ایوب خان وہاں جیتی ہوئی جنگ میز پر ہار گئے، جس کے بعد ان کے خلاف ملک میں مظاہرے بھی ہوئے اور پوسٹر بھی لگے۔ اہل وطن ایوب خان کے اس تاشقند معاہدے سے بہت دل برداشتہ ہوئے تھے۔ اس کے بعد ١٩٧٠-٧١ء میں جنرل یحییٰ خان اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر بنے تو بدقسمتی سے پاکستان کو اپنی تاریخ کے سب سے بڑے سانحے سے دوچار ہونا پڑا، مشرقی اور مغربی دو بازوؤں پر مشتمل ہمارے متحدہ پاکستان کا دایاں بازو اسی وردی کے دور میں ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ اس وردی نے ملک کا تحفظ کرنے کی بجائے اسے الٹا دو نیم کر دیا۔ پھر ١٩٧٧ء میں گیارہ سالوں کے وردی والے ایک نئے سپہ سالار جنرل ضیاء الحق برسر اقتدار آئے اور انہی کے دور میں ملک کو سیاچن کے مسئلے کا سامنا کرنا پڑا۔ بھارت نے سیاچن کے ہمارے علاقے پر قبضہ کر لیا جس کے جواب میں باوردی صدر جناب ضیاء الحق نے اہل وطن کو یہ کہہ کر ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی کہ "سیاچن میں گھاس بھی نہیں اگتی۔"

یہ مختصر سا جائزہ اس بات کا ہے کہ وردی والے گزشتہ صدور کے دور میں پاکستان کئی لحاظ سے بالکل غیر محفوظ رہا۔ پھر موجودہ جنرل پرویز مشرف کا دور ہے، جس میں مقبوضہ کشمیر کے اس چھپن سالہ پاکستانی موقف سے کہ کشمیر کے مسئلے کا واحد حل اقوام متحدہ کی نگرانی میں استصواب رائے ہے، یکا یک یوٹرن لے لیا گیا ہے۔ اب کشمیر کے نت نئے حل سامنے لائے جا رہے ہیں اور افواہ ہے کہ بعض پر پاکستان و بھارت میں اتفاق رائے بھی ہو چکا ہے۔ اس قسم کی تجاویز ملک کی سلامتی کے لئے نقصان دہ ہیں اور اس کے نتیجے میں پاکستان کی پوزیشن کمزور ہوگی۔ دوسری طرف انہی جنرل پرویز مشرف کے دور میں اسرائیل کو تسلیم کر لینے کی تجاویز بھی سرکاری طور پر سامنے آنے لگی ہیں جو نہ صرف بابائے قوم کی مسلمہ پالیسی کے یکسر خلاف ہیں بلکہ پاکستان کے چھپن سالہ متفقہ قومی موقف سے بھی الٹی زقند ہیں۔ تسلیم اسرائیل کے بعد ملک کی سلامتی کئی لحاظ سے سوالیہ نشان بن جائے گی۔

اگر وردی کسی ملک کی سلامتی کے لئے اتنی ہی ضروری ہے تو ہمیں کہنا چاہئے کہ پھر تو اس کی سب سے زیادہ ضرورت خود امریکا کو ہے جہاں دہشت گردی عروج پر ہے۔ پاکستان میں تو "دہشت گردی" کے محض چھوٹے موٹے واقعات رونما ہوئے ہیں، لیکن امریکا میں تو دہشت گردوں نے مشہور زمانہ ٹریڈ ٹاورز ہی کو زمین بوس کر دیا تھا، جس میں سینکڑوں جانوں کا نقصان ہوا تھا۔ نیز دہشت گردوں نے تو پینٹاگون جیسی دفاعی عمارت پر بھی حملہ کیا تھا اور پھر ابھی حالیہ امریکی الیکشن میں اسامہ بن لادن کی نئی ٹیپ نے امریکا پر دوبارہ حملے کی دھمکی بھی جاری کی تھی۔

یوں بھی ساری دنیا میں اس وقت امریکی عمارات، تنصیبات اور افراد ہی واحد طور پر دہشت گردی کا نشانہ بنے ہوئے ہیں، اس لحاظ سے فوجی وردی تو سب سے پہلے امریکا کی ضرورت بنتی ہے، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مذہبی بنیادوں پر تاریخ کے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والے صدر بش اپنے ملک میں صرف شہری جمہوریت پر زور دیتے ہیں۔ وہ کبھی یہ بات نہیں کہتے کہ اس وقت کے فائیو اسٹار جنرل کو ریاست ہائے متحدہ امریکا کی صدارت سنبھالنی چاہئے۔ وہاں تو چیف آف آرمی اسٹاف مکمل طور پر امریکی جمہوری صدر بش کے تابع فرمان رہتا ہے۔

اسی مثال کو ہم برطانیہ پر بھی منطبق کر سکتے ہیں۔ اتحادی جنگ میں اس وقت برطانیہ امریکا کا سب سے اہم اتحادی ملک ہے، لیکن ٹونی بلیئر بھی برطانیہ کی حفاظت کے لئے اپنے چیف آف آرمی اسٹاف کو آواز نہیں دیتے۔ بلکہ دنیا کے لوگ برطانوی چیف آف آرمی اسٹاف کا غالباً نام بھی نہیں جانتے ہیں۔

وردی کے مسئلے کا ہم ایک اور انداز سے بھی جائزہ لے سکتے ہیں۔ اگر وردی ملک کے تحفظ کا ناگزیر ذریعہ ہے تو پھر تو لازم ہے کہ پاکستان میں ابدالآباد تک کے لئے صرف فوجی حکمران ہی ملک کی باگ ڈور سنبھالیں۔ پھر تو یہاں جمہوریت کی سختی سے ممانعت ہونی چاہئے۔ یعنی اس کے بعد جمہوری آئین کو منسوخ کر کے ملک کے نام سے "جمہوریہ" کا لفظ نکال دینا چاہئے۔ لیکن ظاہر ہے کہ کوئی بھی ہوشمند شخص اس رائے کی حمایت نہیں کر سکتا۔ یہ ملک وجود ہی میں جمہوری بنیادوں پر آیا تھا۔ پاکستان کے ساتھ شامل ہونے یا نہ ہونے کے مسئلے پر پورے متحدہ بھارت میں رائے شماری ہوئی تھی۔ اس ملک کو فوجی انقلاب یا فوجی بغاوت کے نتیجے میں حاصل نہیں کیا گیا تھا۔ ایک طویل جمہوری و سیاسی تحریک چلائی گئی تھی، جس کے بعد کہیں پاکستان کا قیام عمل میں آیا تھا۔

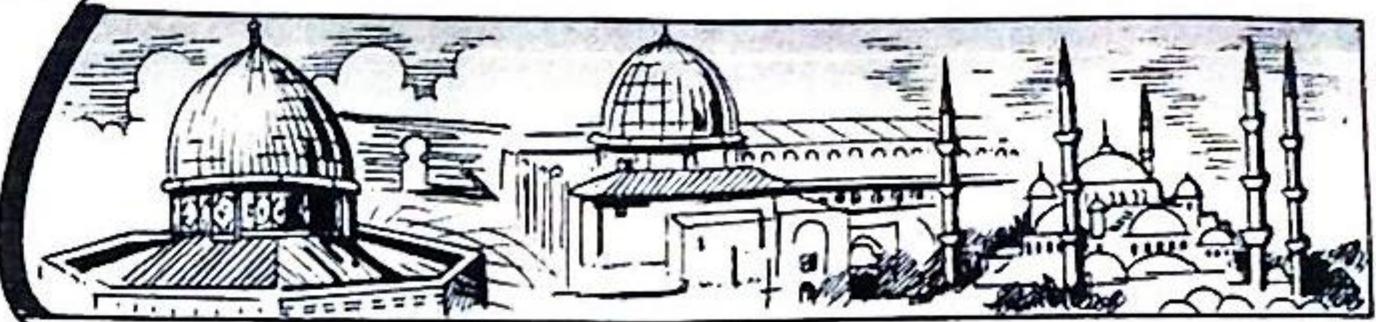
یوں بھی ہر ملک کو ایک ہمہ وقتی آرمی چیف کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اپنی سرحدوں کے معاملے پر مکمل طور پر یکسو ہو سکے۔ یہ خالص پیشہ ورانہ اور مہارتی فرض ہے، جس کیلئے کامل توجہ مطلوب ہے۔ جز وقتی آرمی چیف ایماندارانہ طور پر کبھی فوجی فرائض انجام نہیں دے سکتا کیونکہ اس کے پاس اس کے لئے بہت کم وقت میسر ہوتا ہے۔ یوں بھی ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں دیکھتے ہیں کہ ایک ذمہ دار فرد ہمیشہ کے لئے دو فرائض پرسکون طور پر انجام نہیں دے سکتا۔ کسی کو دوسرے فرد کی جگہ عارضی طور پر تو اضافی چارج دیا جاسکتا ہے لیکن پیشہ ورانہ ذمہ داری تقاضا کرتی ہے کہ کسی نئی تقرری کو جلد عمل میں لایا جائے۔ کھیل کے میدان میں بھی ایک ہمہ وقتی کپتان کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک ہی شخص بیک وقت کوچ اور کپتان نہیں بن سکتا ہے۔ یہ عمل خود انسانی فطرت کے خلاف ہے۔

فوجی اصولوں کے لحاظ سے بھی کوئی مکمل چیف آف آرمی اسٹاف محض چار یا پانچ سالوں کے لئے مقرر کیا جاتا ہے جس کے بعد اسے رخصت کر کے کسی دوسرے جنرل کو اس عہدے پر فائز کیا جاتا ہے، لیکن جب کوئی صدر ہی مستقل چیف آف آرمی کا منصب سنبھال لے تو پھر جب تک وہ صدر ہے (اور ہر صدر کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ تادم مرگ صدر بنا رہے) تو آرمی چیف میں کوئی تبدیلی ہو ہی نہیں سکتی۔

اوپر ہم نے فوجی وردی کے سوال کا ایک سنجیدہ اور علمی جائزہ لیا ہے۔ اس تجزیئے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صدارت کیلئے فوجی وردی کی ناگزیریت پر اصرار نہیں کرنا چاہئے بلکہ ملک کو معروف جمہوری اصولوں ہی پر چلانا چاہئے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں صدارت اور فوجی عہدہ دونوں کبھی ایک ذات میں مرتکز نہیں رہے ہیں۔ بلکہ فوجی عہدے سے تو جمہوریت کی نفی ہوتی ہے۔ جمہوریت تو وہ چیز ہے جس کے حصول کی خاطر دنیا میں بڑی بڑی تحریکیں چلائی جاتی ہیں، لیکن پاکستان میں اکثر وبیشتر اس کے خلاف ہی ہوتا رہا ہے۔ یہاں ہم جمہوریت سے "فوجیت" کی طرف پلٹتے رہے ہیں۔

بدھ، 2 ذیقعدہ 1425ھ مطابق 15 دسمبر 2004ء

عالم اسلام



رمادی امریکیوں کیلئے نوگو زون بن گیا

امریکی فوجی کس خوف اور دہشت میں مبتلا ہیں یہ سب کچھ ان کی زبانی سنئے

رپورٹ: صفی علی اعظمی

عراق میں امریکی اور اتحادی افواج کے خلاف جاری شدید ترین مزاحمت کے مراکز میں سے ایک "رمادی" ہے عراقی مغربی صوبے الانبار کا دارالخلافہ رمادی سنی مسلمانوں کے مضبوط ترین گڑھ کی حیثیت سے مشہور ہے کیونکہ یہاں بسنے والے 5 لاکھ افراد ان مزاحمت کاروں کی ہر ممکن امداد کرتے ہیں امریکی افواج کے ایک افسر جس کا تعلق پانچویں میرین رجمنٹ کی سیکنڈ بٹالین سے ہے کہتا ہے کہ رمادی میں گھسنا اپنی موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے اسی لئے جب بھی شہر میں موجود مزاحمت کاروں کی گوشمالی کے لئے کارروائی کی جاتی ہے تو پہلے ہم شہر کی اہم سڑکوں پر موجود افراد اور مزاحمت کاروں میں فرق کے لئے ساکن اور متحرک سیلائٹ تصاویر کے ذریعے کام لیتے ہیں اور اگر شہر میں گھسنا ہو تو اس کے لئے بکتر بند گاڑیوں سمیت محفوظ ترین امریکی بکتر بند "ہموی" کا سہارا لیتے ہیں۔

رمادی دریائے فرات کے کنارے ایک گنجان آباد علاقہ ہے جو امریکی افسران کا خیال ہے کہ یہاں موجود مزاحمت کاروں کا تعلق صدام حسین کے ساتھیوں سے ہے لیکن پینٹاگون نے کہا ہے کہ یہاں موجود مقامی افراد کے ساتھ ساتھ غیر ملکی مسلم رضا کار امریکا کے خلاف جنگ میں ملوث ہیں۔

رمادی سے دو بڑی سڑکیں بغداد اور اردن کو آپس میں ملاتی ہیں اسی لئے یہ شہر سپلائی روٹ پر موجود ہے جس سے اس کی جنگی اہمیت واضح ہوتی ہے آئے دن ہوتے حملوں کے سبب امریکی حکام نے ایک برس سے یہاں کارروائیوں کے لئے پلاننگ کی ہوئی ہے لیکن حریت پسندوں کے حملوں میں کوئی کمی نہیں آئی ہے اور آئے دن بڑھتے حملوں کے واقعات نے امریکیوں کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کردیا ہے۔ گزشتہ ایک برس سے جاری ...

> رمادی سے دو بڑی سڑکیں بغداد اور اردن کو آپس میں ملاتی ہیں اسی لئے یہ شہر سپلائی روٹ پر موجود ہے۔ جس سے اس کی جنگی اہمیت واضح ہوتی ہے آئے دن ہوتے حملوں کے سبب امریکی حکام نے ایک برس سے یہاں کارروائیوں کے لئے پلاننگ کی ہوئی ہے لیکن حریت پسندوں کے حملوں میں کوئی کمی نہیں آئی ہے اور آئے دن بڑھتے حملوں کے واقعات نے امریکیوں کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کردیا ہے

> چند منٹوں کے بعد ہم مطلوبہ عمارت کے اندر تھے پندرہ منٹ کی اعصاب شکن کوشش کے بعد ہم عمارت کے اوپر پہنچ چکے تھے لیکن وہاں کوئی نہ تھا محض مشین گن کی چلائی ہوئی گولیوں کے خالی شیل ہمارا منہ چڑا رہے تھے۔ تمام مزاحمت کار فرار ہوچکے تھے۔ اچانک برابر والی عمارت کے نیچے سڑک پر پانچ افراد نظر آئے وہ سب مقامی لیکن اس سے پہلے کہ ہم انہیں کچھ کہتے نیچے موجود میرینز نے فائر کھول دیا پانچوں موقع پر ہی ہلاک ہوگئے بعد میں تصدیق ہوئی کہ وہ عام شہری تھے مزاحمت کار تو کب کے فرار ہوچکے تھے

> پچاس سے زائد، مسلح بے خوف اور حملے کے لئے تیار مزاحمت کار امریکیوں کا انتظار کر رہے تھے۔ ادھر آنے والے امریکی قافلے میں سب سے آگے ہموی بکتر بند تھی۔ جس میں مجھ سمیت 20 نوجوان اور ناتجربہ کار میرینز سوار تھے ان افراد میں سب کے سب تازہ بھرتی ہوئے تھے جن کی جبینیں پسینے سے تر تھیں اور کان کسی آشنا دھماکے اور آنکھیں کسی مہیب منظر سے دوچار ہونے کو تیار تھیں

> ایک امریکی صحافی Lech hlihtow کا کہنا ہے کہ رمادی کی سڑکوں پر قصائیوں کا راج ہے وہ امریکی سپاہیوں کا شکار کرتے ہیں اور مخالفین کو ذبح کرتے ہیں۔ صحافی کہتا ہے کہ میں نے رمادی میں تعینات فوجیوں کے انٹرویو کئے ہیں سب کے سب دہشت کا شکار ہیں انہیں اس دن کا انتظار ہے کہ جب انہیں ملک واپس بھیجا جائے یا کم از کم رمادی سے ہی ہٹا دیا جائے۔

> ہم ایک مکان میں گھس گئے جہاں موجود عراقی خاندان ایک کمرے میں جمع تھا۔ وہاں ہمارا ریڈیو آپریٹر بھی پہنچ گیا وہ سیٹ پر چلا کر بولا مدد حملہ شدید ہے، فضائی کمک بھیجو لیکن ہمیں جواب ملا مجبوری ہے۔ ہیلی کاپٹرز کہیں اور مدد کے لئے جاچکے ہیں واپسی پر دیکھا جائے گا، جب تک ہمت کرو، اور اب ہمیں پتہ لگا کہ پورے شہر میں منظم حملے کئے جارہے ہیں۔

> ایک واقعے میں جب رمادی کی مرکزی سڑک پر امریکی میرین گاڑیوں کی تلاشی لے رہے تھے کہ اچانک ایک کار تیز رفتاری سے ان کی طرف بڑھتی نظر آئی میرینز نے اس پر فائرنگ کردی لیکن ڈرائیور کار بھگا کر قریبی واقع گلی میں لے گیا جہاں پیچھا کرکے اسے گرفتار کیا گیا۔ ڈرائیور کی عمر محض 12 برس تھی امریکیوں نے جب اسے قابو کیا تو وہ عربی میں چلا چلا کر کچھ کہنے لگا اس پر ایک میرین نے مقامی باشندے سے مترجم کے فرائض ادا کرنے کو کہا، آدمی نے بتایا کہ لڑکا کہہ رہا ہے تم لوگوں نے میرے باپ کو چند دن پہلے اسی سڑک پر تلاشی کے دوران قتل کیا تھا میں تم سب کو اپنی کار سے ٹکر مار کر ہلاک کردوں گا

یں واپسی پر دیکھا جائے گا، جب تک ہمت کرو، اور اب ہمیں پتہ لگا کہ پورے شہر میں منظم حملے کئے جا رہے ہیں۔

جبکہ یہاں تعینات ایکو کمپنی (حملہ آور گروپ جس کا تعلق امریکی اسپیشل دستوں سے ہے) کے ہلاک ہونے والے سپاہیوں کی تعداد 23 اور زخمی میرینز کی تعداد 185 ہے۔ رمادی میں تعینات کئے جانے والے ایک امریکی افسر کیپٹن [illegible]

[illegible] اس مشین گن کے ذریعے مارکیٹ کی طرف آنے والے کسی بھی فوجی قافلے کو روکا جاسکتا تھا۔ اس کے علاوہ سڑک پر درجنوں مزاحمت کار موجود تھے جو سامان اور درختوں کے پیچھے موجود تھے۔ پچاس سے زائد مسلح بے خوف اور حملے [illegible]

ہم ایک مکان میں گھس گئے جہاں موجود عراقی خاندان ایک کمرے میں جمع تھا۔ وہاں ہمارا ریڈیو آپریٹر بھی پہنچ گیا وہ چھت پر چلا گیا [illegible]

[illegible] ہوگئے بعد میں تصدیق ہوئی کہ وہ عام شہری تھے مزاحمت کار تو کب کے فرار ہوچکے تھے، رمادی سے واپس (Base) پر آتے ہوئے ہم سب خاموش تھے۔

اور اس کے سینکڑوں ساتھیوں کو ہم نے گھیرے میں لے لیا ہے لیکن حقیقت ان پر اس وقت آشکار ہوئی جب انہیں اپنے آپریشن میں ناکامی ہوئی۔

رمادی پہنچ کر اکثر مسلح مزاحمت کاروں نے پوزیشنیں سنبھال لیں اور فلوجہ میں امریکی افواج کی کارروائی شروع ہوتے ہی یہاں پر اپنی کارروائی شروع کردی اور شہر بھر کے [illegible] امریکی اور عراقی فوجیوں کو ہلاک کرنا شروع کردیا۔ رمادی میں مزاحمت کاروں کے اس آپریشن کی شدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہاں موجود امریکی کمان نے خود کو بے بس دیکھ کر فوراً امدادی پیغام کے ذریعے فلوجہ پر حملہ کرنے والی 3 بٹالینز کو رمادی پہنچنے کے احکامات دیئے جس پر مذکورہ بٹالینز واپس رمادی پہنچ گئیں۔

ایک دن بعد امریکی افواج نے کارروائی شروع کی اور جگہ جگہ مزاحمت کاروں نے جنگ چھیڑ دی۔ اس جنگ کے بارے میں تھرڈ بٹالین کے کمپنی کمانڈر کیپٹن جیفری کیلی کا کہنا ہے کہ ہم نے سیٹلائٹ تصاویر کے ذریعے [illegible]

زخمی ہے تو اس کے ساتھی حملہ آوروں کو کور دیتے ہیں اور دیگر افراد ہلاک و زخمی افراد کو لے کر بھاگ جاتے ہیں۔ رمادی کی جنگ گلیوں [illegible] ہے ہم یہاں فضائی حملے نہیں کرسکتے لیکن امریکیوں کے بے تحاشا کارروائی میں رمادی کے عام شہری مارے جارہے ہیں۔ ایسے ہی ایک واقعے میں جب رمادی کی مرکزی سڑک پر امریکی میرین کاروں کی تلاشی لے رہے تھے کہ اچانک ایک کار تیز رفتاری سے ان کی طرف بڑھتی نظر آئی میرینز نے اس پر فائرنگ کردی لیکن ڈرائیور کار بھگا کر قریبی واقع گلی میں لے گیا جہاں چھپا کر کے اسے گرفتار کیا گیا۔ ڈرائیور کی عمر محض 12 برس تھی امریکیوں نے جب اسے قابو کیا تو وہ عربی

> ڈرائیور کی عمر محض 12 برس تھی امریکیوں نے جب اسے قابو کیا تو وہ عربی میں چلا چلا کر کچھ کہنے لگا اس پر ایک میرین نے مقامی باشندے سے مترجم کے فرائض ادا کرنے کو کہا، آدمی نے بتایا کہ لڑکا کہہ رہا ہے تم لوگوں نے میرے باپ کو [illegible] تلاشی کے دوران قتل کیا تھا میں تم سب کو اپنی کار سے ٹکر مار کر ہلاک کردوں گا

شہ میں فائر کردہ ایک گولی اس کے نچلے جبڑے میں لگی جو اکھڑ کر چہرے سے الگ ہوگیا اس کا چہرہ اور قمیص خون سے رنگ چکی تھی بالآخر وہ مرگیا۔ موقع پر موجود امریکی میرین لانس کارپورل Nathinac Bitsui نے کہا تلاشی بند کرو۔ ہم شک کی بنیاد پر غلط افراد (عوام) کو قتل کررہے ہیں۔ اس کے ساتھی کارپورل ایڈورڈ پی ویلی نے کہا ہم ہر تیز رفتار کار یا اپنی طرف بڑھتے فرد کو [illegible] امریکیوں کو ہلاک کررہے ہیں امریکی حکام کا کہنا ہے کہ رمادی ہی میں سب سے زیادہ اغوا اور گردن کاٹنے کے واقعات ہوتے ہیں۔

افغانستان میں منشیات کی تجارت کا عروج

فدا خٹک

اقوام متحدہ کی تازہ رپورٹ کے مطابق افغانستان میں افیون کی پیداوار میں طالبان حکومت کے خاتمے کے بعد تشویشناک حد تک اضافہ ہوگیا ہے اور دنیا میں افیون کی کل پیداوار کی 87 فیصد افیون افغانستان میں پیدا ہوتی ہے۔

رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال افغانستان میں دنیا کی کل افیون کی پیداوار کا 76 فیصد حاصل ہوا تھا جو اب بڑھ کر 87 فیصد ہوچکا ہے۔ رپورٹ کے مطابق افغانستان میں حالیہ دو برسوں کے دوران یعنی طالبان دور کے خاتمے کے بعد سینکڑوں کی تعداد میں ہیروئن تیار کرنے والی لیبارٹریاں بھی قائم ہوگئی ہیں جو حکومت کے حامی جنگجو سرداروں نے اپنے زیر تسلط علاقوں میں قائم کی ہیں اور وہ انہیں مکمل سپورٹ اور تحفظ فراہم کررہے ہیں۔ افغانستان میں افیون کی کاشت کافی عرصے سے ہورہی ہے لیکن ملک پر روسی جارحیت اور بعد میں طویل خانہ جنگی کے دوران اس کی کاشت میں اچانک اضافہ ہوگیا جس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ تقریباً تمام جنگی سردار اپنی اپنی فوجوں کے اخراجات اور ہتھیاروں کی خرید وفروخت اسی افیون کی پیداوار سے پوری کرتے تھے جبکہ ان میں سے بعض کمانڈروں نے امریکا اور یورپی ممالک کے ڈرگ ڈیلروں کے ساتھ گٹھ جوڑ کرکے ملک کے اندر ہی افیون سے ہیروئن کی تیاری بھی شروع کردی ہے اس مقصد کے لئے آلات اور کیمیکل بھی انہیں یورپی وامریکی ڈرگ ڈیلروں نے فراہم کیا جس کے بعد افغانستان کے ساتھ ساتھ ہمسایہ ریاستوں یعنی پاکستان، ایران، بھارت، چین اور خلیجی ریاستوں میں بھی منشیات خصوصاً ہیروئن نے ایک وبائی شکل اختیار کرلی۔ چین، ایران اور خلیجی ممالک میں

اور امریکی ڈرگ ڈیلروں اور مافیا کی دیکھا دیکھی پاکستانی مافیا اور منشیات کے سوداگروں نے بھی افغانستان کا رخ کیا اور افیون سے ہیروئن تیار کرنے میں مہارت حاصل کرنے کے بعد پاک افغان سرحد سے ملحقہ علاقے میں بھی سینکڑوں ہیروئن کی لیبارٹریاں قائم ہوگئیں۔ گزشتہ عشرے تک پشاور کے قریب باڑہ، جمرود اور کوہاٹ کے قریب درہ آدم خیل، مہمند ایجنسی اور باجوڑ ایجنسی

> منشیات کا کاروبار کرنے والے ایک قبائلی سردار نے اپنا نام شائع نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ خود امریکا ویورپی ممالک کے پاکستان میں متعین سفارت کار اس کاروبار میں ملوث رہے ہیں اور ماضی میں یعنی آج سے کوئی پانچ چھ سال قبل تک میں نے خود ان سفارت کاروں کو ٹنوں کے حساب سے ہیروئن، افیون اور چرس سپلائی کرتے دیکھا ہے

سخت سزاؤں کی وجہ سے یہ وبا زیادہ نہیں پھیلی اور بہت کم لوگ اس لعنت کا شکار ہوئے لیکن پاکستان کے گلی گلی کوچے کوچے میں ہیروئن ریوڑیوں کی طرح سرعام بکنے لگی جس کی وجہ سے 1980 کی دہائی میں پلنے والی ایک پوری نسل اس کا شکار ہوگئی آج پاکستان کے ہر شہر اور قصبے میں فٹ پاتھوں اور گلیوں میں ایسے ہیروئنچیوں کی ایک نیم مردہ نسل باآسانی دیکھی جاسکتی ہے جو کہ افغانستان میں پیدا شدہ افیون کا نتیجہ ہے۔

میں ہیروئن اس طرح ملتی تھی جس طرح بازاروں میں ٹماٹر بکتے ہیں۔ افغانستان میں جاری خانہ جنگی میں ہیروئن اور افیون کی غیر قانونی تجارت سے حاصل ہونے والے پیسے کا بہت بڑا ہاتھ ہے اور جب تک افغانستان میں جنگی سرداروں اور خود مختار کمانڈروں کی قائم کردہ ریاستیں قائم رہیں نہ تو امریکا اور نہ ہی یورپی ممالک نے اس سلسلے میں کوئی شور مچایا، یہاں تک کہ امریکا اور یورپی ممالک ان جنگی کمانڈروں کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ درہ آدم خیل میں عرصے سے منشیات کا کاروبار کرنے والے ایک قبائلی سردار نے اپنا نام شائع نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ خود امریکا ویورپی ممالک کے پاکستان میں متعین سفارت کار اس کاروبار میں ملوث رہے ہیں اور ماضی میں یعنی آج سے کوئی پانچ چھ سال قبل تک میں نے خود ان سفارت کاروں کو ٹنوں کے حساب سے ہیروئن، افیون اور چرس سپلائی کرتے دیکھا ہے۔ اس قبائلی سردار کے دعوے کے مطابق اگرچہ مذکورہ سفارت کار یہ منشیات فروخت کرکے بعد میں اس رقم سے اسلحہ خریدتے تھے لیکن یہ اسلحہ بھی اپنے اپنے حمایت یافتہ کمانڈروں میں ہی تقسیم کیا جاتا تھا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ امریکی سی آئی اے خود اس کاروبار میں ملوث رہی ہے۔ جس نے اس مقصد کے لئے پاکستان کے قبائلی علاقوں اور افغانستان میں اپنے کارندے پال رکھے ہیں جو زیادہ سے زیادہ قیمت ادا کرکے پیدا شدہ منشیات کا ایک بڑا حصہ خرید لیتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج امریکا اور اقوام متحدہ منشیات کی روک تھام اور افغانستان وپاکستان کے قبائلی علاقوں میں افیون کی کاشت میں اضافے پر واویلا مچار ہے ہیں جو سب ڈرامہ ہے جبکہ پس پردہ وہ اس کاشت کو جاری رکھنا چاہتے ہیں ورنہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ افیون کی کاشت ختم نہ ہوسکے کیوں کہ افیون کی فصل ایک یا دو دن کی بات نہیں بلکہ پورے چھ ماہ کی محنت کے بعد یہ فصل تیار ہوتی ہے اس طرح اگر وہ چاہیں تو دنیا کے کسی بھی علاقے میں اس کی کاشت ممکن نہ ہو کیونکہ وہ کونسا علاقہ ہے جو ان کی دسترس سے باہر ہے۔

افغانستان میں طالبان دور کے آخری دو برسوں کے دوران افیون کی کاشت پر پابندی عائد کردی گئی تھی اور دنیا آج بھی اعتراف کرنے پر مجبور ہے کہ ان دو برسوں کے دوران افیون کی کاشت میں حیران کن حد تک کمی واقع ہوئی۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ طالبان نے لوگوں کو اس بات پر قائل کیا کہ یہ زہر قاتل ہے جس سے ان کے اپنے بچے اور دنیا کے دیگر ملکوں کے مسلمان برباد ہورہے ہیں، اس کے بعد عوام کی اکثریت نے رضاکارانہ طور پر اپنی تیار فصلوں پر ٹریکٹر چلادیئے تھے۔ لیکن افغانستان میں طالبان حکومت کے خاتمے اور امریکی قبضے کے بعد تو جیسے ہر ایک کو کھلی چھوٹ دے دی گئی اور دور دراز ناقابل رسائی پہاڑی علاقوں کے ساتھ ساتھ شہری علاقوں کے قریب میدانوں میں بھی لوگوں نے گندم اور دیگر فصلوں کی کاشت ترک کرکے افیون کی کاشت

> آج امریکا اور اقوام متحدہ منشیات کی روک تھام اور افغانستان و پاکستان کے قبائلی علاقوں میں افیون کی کاشت میں اضافے پر واویلا مچار ہے ہیں جو سب ڈرامہ ہے جبکہ پس پردہ وہ اس کاشت کو جاری رکھنا چاہتے ہیں ورنہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ افیون کی کاشت ختم نہ ہوسکے کیوں کہ افیون کی فصل ایک یا دو دن کی بات نہیں بلکہ پورے چھ ماہ کی محنت کے بعد یہ فصل تیار ہوتی ہے

شروع کردی اور گزشتہ دو برسوں کے دوران اتنی مقدار میں پیداوار حاصل کی گئی کہ وہ افیون جس کی قیمت طالبان دور میں 70 ہزار روپے فی کلوگرام تک جاپہنچی تھی اب اس کی قیمت (2004ء میں) گر کر 14 ہزار روپے فی کلو تک پہنچ گئی ہے اور افغانستان کے ساتھ پاکستانی قبائلی علاقوں کی مارکیٹیں بھی افیون سے اٹی ہوئی ہیں۔ افیون کی قیمتیں گرتی تھیں کہ ایک بار پھر افغانستان میں افغان حکومت اور امریکیوں نے واویلا مچادیا کہ اس بار کسی کو افیون کاشت نہیں کرنے دی جائے گی اور جب اس سال اکتوبر اور ستمبر میں افیون کی کاشت شروع ہوئی تو لوگوں نے گزشتہ سال کی افیون کی فروخت بند کردی جس کی وجہ سے افیون کی قیمتیں بڑھنا شروع ہوگئیں اور ایک بار پھر نومبر کے آخر تک خشک افیون کی قیمت 60 ہزار روپے تک پہنچ گئی، دوسری طرف اس سال کاشت کاروں نے قیمتوں میں اچانک اضافہ دیکھ کر ایک بار پھر گزشتہ سال کے مقابلے میں زیادہ افیون کاشت کی۔ امریکی نائب سیکریٹری آف اسٹیٹ برائے نارکوٹکس اینڈ لاء انفورسمنٹ رابرٹ چارلس کے مطابق گزشتہ سال افغانستان میں افیون کی 2.8 بلین ڈالر کی تجارت ہوئی۔ اس سال بھی امریکا واقوام متحدہ نے افغانستان میں پوست کی کاشت روکنے کے لئے ایک جامع منصوبے کا اعلان کیا ہے جس کے تحت پوست کی کاشت روکنے کے لئے 780 ملین ڈالر خرچ کئے جائیں گے۔ اس رقم سے عوام میں منشیات کے خلاف شعور اجاگر کرنے، متبادل ذرائع آمدن دینے، ہیروئن تیار کرنے والی لیبارٹریوں کی تباہی، پوست کی فصلوں پر فضائی اسپرے کرکے انہیں تباہ کرنے اور منشیات کے اسمگلروں کو سزائیں دینے کے عوامل شامل ہیں، جن پر یہ رقم خرچ کی جائے گی۔ امریکا واقوام متحدہ کے اعلانات سے قطع نظر افغانستان میں پوست کی کاشت اس وقت تک بند نہیں ہوسکتی جب تک اس کے امریکی اور یورپی خریداروں کا صفایا نہیں کیا جاتا ورنہ امریکی لاکھ کوشش کریں یہ کاشت جاری رہے گی اور اس میں ہر سال اضافہ ہی ہوگا

کیونکہ افغانستان میں ذرائع آمدنی نہ ہونے کے برابر ہیں اور افیون ایک نقد آور فصل ہے جس کا اچھا معاوضہ بروقت مل جاتا ہے، یہ واحد فصل ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ خراب نہیں ہوتی بلکہ جتنا پرانا مال ہوتا ہے اتنی ہی اس کی قیمت زیادہ ہوتی ہے اس لئے بھی عوام کی اکثریت امریکی دعووں پر کان نہیں دھرے گی۔ دوسری جانب افغان حکومت میں شامل وارلارڈز نہیں چاہتے کہ ان سے ایک اچھی کمائی کا ذریعہ چھین لیا جائے کیونکہ وہ امریکا وافغان حکومت کی حمایت ہی اس شرط پر کررہے ہیں کہ انہیں اپنے علاقے میں سب کچھ کرنے کی آزادی ہوگی۔ افغانستان کی حکومت میں شامل اور قریبی اتحادی کمانڈروں میں اکثر افیون کی کاشت اور تجارت میں ملوث ہیں۔ ان کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ یہی منشیات ہیں، اس لئے اگر امریکیوں نے سختی کرنے کی کوشش کی تو خود ان کے لئے مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں۔ جس طرح نومبر میں ننگرہار کے صوبے میں امریکیوں نے جب فضا سے پوست کے کھیتوں پر اسپرے کیا تو مقامی کمانڈر کی شکایت پر صدر کرزئی نے آئندہ اسپرے نہ کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں جن میں امریکیوں کو ان کمانڈروں کے آگے جھکنا پڑا۔ ایک افغان کمانڈر حاجی لطیف کے بقول ہم نے طالبان کی مخالفت میں امریکیوں کا ساتھ صرف اس لئے دیا تھا کہ ہمیں اپنی مرضی سے سب کچھ کرنے دیا جائے گا، پوست کی کاشت ہمارے باپ دادا کی روایت ہے جو طالبان نے بند کرادی تھی جس کی وجہ سے ہم نے امریکیوں کا ساتھ دیا اگر امریکی بھی یہی کچھ کرانا چاہیں تو ہم کیوں اپنا ایمان خراب کریں۔ امریکی کافروں کا ساتھ دے کر اپنا ایمان بھی خراب کریں اور دنیا سے بھی جائیں اس سے تو اچھا ہوگا کہ توبہ تائب کرکے مجاہدین کا ساتھ دیا جائے کہ کچھ ملے یا نہ ملے اللہ تو راضی ہوگا۔

> افغان حکومت میں شامل وارلارڈز نہیں چاہتے کہ ان سے ایک اچھی کمائی کا ذریعہ چھین لیا جائے کیونکہ وہ امریکا و افغان حکومت کی حمایت ہی اس شرط پر کررہے ہیں کہ انہیں اپنے علاقے میں سب کچھ کرنے کی آزادی ہوگی۔ افغانستان کی حکومت میں شامل اور قریبی اتحادی کمانڈروں میں اکثر افیون کی کاشت اور تجارت میں ملوث ہیں۔ ان کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ یہی منشیات ہیں، اس لئے اگر امریکیوں نے سختی کرنے کی کوشش کی تو خود ان کے لئے مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں

عرفات کے مالی معاملات کا تنازعہ

فلسطینی صدر کے انتقال کے بعد بھی ان کی دولت کے رموز سے پردہ نہ اٹھ سکا

امریکی جریدے ٹائم نے اپنی حالیہ رپورٹ میں لکھا ہے کہ یاسر عرفات کے انتقال کے بعد تک ان کی "دولت" کے راز سے پردہ نہیں اٹھایا جاسکا اور کوئی نہیں جانتا کہ ان کے پاس کتنی دولت تھی اور کہاں کہاں ہے؟ تاہم جریدے نے لکھا ہے کہ 1990ء کے وسط میں یاسر عرفات 30 لاکھ ڈالر مالیت کی ایک جاگیر (فائنل ایمپائر) کا اختیار سنبھالے ہوئے تھے۔ اسرائیلی انٹیلی جنس کے مطابق یاسر عرفات کے انتقال کے وقت تک ان کی دولت 10 لاکھ ڈالر تک رہ گئی تھی۔ فلسطینی رہنماؤں کو یقین ہے کہ ان کی بیوہ سوہا اس رقم کی طالب ہیں جو یاسر عرفات کے انتقال کے وقت ان کے پاس تھی۔ یاسر عرفات کی بیوہ سوہا نے الزام لگایا تھا کہ عرفات کے جانشین انہیں زندہ دفن کرنا چاہتے تھے۔ ٹائم لکھتا ہے کہ عرفات کی بیوہ کو وہ کچھ نہیں ملے گا جس کی توقع وہ کرتی ہیں۔ فلسطینی رہنماؤں کے مالی معاملات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا کہنا ہے کہ سوہا دو برس قبل اس وقت چراغ پا ہوگئی تھیں جب ان کے علم میں آیا تھا کہ یاسر عرفات نے 80 کروڑ ڈالر کی رقم فلسطینی اتھارٹی کی حکومت کے نام لکھ دی ہے اس کے علاوہ انہوں نے فلسطینی لبریشن آرگنائزیشن اور "فتح" کو بھی کروڑوں ڈالر کی رقم دی تھی، جبکہ ان اداروں کی وراثت ان رہنماؤں کو

امریکی جریدہ لکھتا ہے کہ اوسلو امن کوششوں کے دوران فلسطینیوں کو امریکا، یورپی یونین، جاپان اور اسرائیل سے وہ رقم بھی ملی جو اس نے سیلز ٹیکس کے طور پر جمع کی تھی یہ مجموعی رقم 4 ارب ڈالر کے مساوی تھی۔ ٹائم نے یہ بھی الزام لگایا کہ ایسی رقوم کو یاسر عرفات کے بدعنوان رفقا نے ضائع کردیا تھا جس کا انکشاف 1997ء میں ہونے والے آڈٹ میں کیا گیا تھا۔ اس کے بعد یاسر عرفات نے آئندہ آڈٹ کی رپورٹس کو خفیہ رکھنے کا حکم دیا تھا۔ ٹائم نے یاسر عرفات پر مزید الزامات لگاتے ہوئے، فلسطینی انٹیلی جنس کے ایک افسر کے حوالے سے لکھا ہے کہ بینکوں کے اکاؤنٹس اور دنیا بھر میں پھیلی ہوئی (مختلف ناموں سے) تجارت سے بھی بڑی بڑی رقوم انہیں ملتی تھیں۔ مذکورہ افسر کا کہنا ہے کہ یاسر عرفات کی شام کی ایک فرنیچر کمپنی اور سلائی کی فیکٹری میں حصہ داری بھی تھی۔ ٹائم نے یہ بھی لکھا ہے کہ یاسر عرفات نے انتہائی مارٹائرز بریگیڈ کو بھی رقوم بھیجی تھیں، جبکہ یاسر عرفات کو عطیے کے طور پر ملنے والی رقوم سوہا وصول کیا کرتی تھیں۔ یاسر عرفات کے مالی معاملات سے باخبر رہنے والوں نے دعویٰ کیا ہے کہ فلسطینی لیڈر سوہا کو 2 لاکھ ڈالر ماہانہ بھیجا کرتے تھے جو فلسطینی اتھارٹی کے بجٹ سے جدا تھے۔ ٹائم لکھتا ہے کہ فرانسیسی حکام اس بات کی تحقیق کررہے ہیں کہ سوئس بینک سے سوہا کے پیرس کے اکاؤنٹ میں ایک کروڑ چندرہ لاکھ ڈالر کی رقم کس طرح منتقل ہوگئی تھی۔ یہ رقم پیرس کے عرب بینک اور بی این پی پاریبا بینک میں جمع ہوئی تھی جو فرانسیسی بینک

ملی ہے جو سوہا سے نفرت کرتے ہیں۔ ٹائم لکھتا ہے کہ سوہا نے پی ایل او کے نئے سربراہ محمود عباس اور فلسطینی وزیر اعظم احمد قریع سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ پی ایل او کی تجوری میں رکھی رقم انہیں (سوہا کو) دے دیں۔ پی ایل او کے ایک سینئر افسر کا کہنا ہے کہ پی ایل او اب پہلے جیسے تعاون سے قاصر ہے تاہم سوہا کو پنشن کی رقم مل جایا کرے گی۔ فلسطینی کاز کے لئے دی جانے والی کروڑوں ڈالر کی رقوم کے متعلق برسوں کی تحقیق اور جستجو کے بعد بھی کچھ معلوم نہ ہوسکا۔ ٹائم نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ عرفات کے مالی لین دین کے راز پر ابھی تک پردہ پڑا ہوا ہے، شہادتوں کے مطابق یاسر عرفات نے مبینہ طور پر اپنی وفات سے قبل ہی بڑی رقوم کو بے جا اسراف کی نذر کردیا تھا جو انہوں نے فلسطین کے نام پر حاصل کی تھیں۔ ٹائم نے الزام لگایا ہے کہ 1991ء کی خلیجی جنگ سے قبل بھی خلیجی ریاستوں سے لاکھوں ڈالرز کی رقوم ملی تھیں جس میں سعودی عرب سے ملنے والے 5 کروڑ ڈالر سالانہ بھی شامل ہیں۔ ٹائم لکھتا ہے کہ خلیج میں کام کرنے والے فلسطینیوں کو ٹیکس کے طور پر پی ایل او کو رقوم دینی پڑتی ہیں۔ جبکہ یاسر عرفات نے 40 لاکھ فلسطینی مہاجرین پر وظیفوں اور خدمات کی صورت میں بھی بڑی رقوم خرچ کی تھیں لیکن اس کے باوجود بڑی رقوم یار غاروں پر یا پھر "ملٹری آپریشنز" پر خرچ کی گئیں جب 1991ء میں یاسر عرفات نے صدام حسین کی حمایت شروع کی اس کے بعد سے ملنے والی رقوم میں کمی آنے لگی تھی کیونکہ خلیج کی حکومتوں نے ان کی مدد سے ہاتھ کھینچ لیا تھا۔

ہے۔ اگست 2002ء میں بین الاقوامی عطیہ دینے والوں نے یاسر عرفات کو مجبور کیا کہ وہ فلسطینی انویسٹمنٹ فنڈ کے لئے سرمایہ کاری کی تفصیلات فراہم کریں، جسے آڈٹ کرنے کے لئے امریکی اکاؤنٹنٹس اور فلسطینی وزیر خزانہ سلام فیاض بھی شامل تھے جو سابق انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ کے افسر بھی ہیں۔ عرب دنیا، سائمن جزائر اور لکسمبرگ کے بینکوں میں آڈٹ کے ذریعے 80 کروڑ ڈالر کو فلسطینی اتھارٹی کے سرکاری بجٹ میں شامل کردیا گیا تھا۔ لاس اینجلس کی ڈیموکریسی کونسل کے صدر اور آڈٹ ٹیم کے سربراہ جم پرنس کا کہنا ہے کہ "عرب دنیا میں یہ سب سے بڑی مالی اصلاحات ہیں"۔ فیاض کی تحقیقات سے واقف اور ان کے قریبی لوگوں نے ٹائم کو بتایا کہ گزشتہ برس آڈیٹرز نے یاسر عرفات پر گیسولین کی تجارت میں سے بالائی رقم 20 لاکھ ڈالر سالانہ وصول کرنے کا الزام لگایا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ گیسولین اسمگلنگ اور بدعنوانی سے فلسطینی اتھارٹی کے افسران ایک کروڑ ڈالر ماہانہ وصول کیا کرتے تھے۔ ٹائم لکھتا ہے کہ اب یاسر عرفات کے انتقال کے بعد یہ پتہ لگانا ممکن نہیں ہے کہ ان کے جانشین کتنا کچھ حاصل کرلیتے ہیں۔

مدینہ منورہ

مدینہ منورہ کا شہر جو جدہ سے 425 کلو میٹر شمال مشرق اور ریاض سے 950 کلو میٹر شمال مغرب میں واقع ہے۔ سطح سمندر سے 1958 فٹ بلندی پر واقع ہے۔ اس کا موسم شدید ہوتا ہے گرمیوں میں سخت گرم، بہار میں معتدل اور سردیوں میں سرد، کھجور کے درخت یہاں کثرت سے موجود ہیں۔ شہر میں کوئی ایسا باغ یا پارک نہیں ہے جہاں کھجور کے درخت نہ ہوں۔

مدینہ کے طیب، طیبہ، قبۃ الاسلام، المنورہ، المبارکہ، دارالابرار، دارالسلام، دارالاخیار، دارالفتح سمیت کم و بیش 90 نام ہیں۔ اسلام سے قبل اسے یثرب کہا جاتا تھا۔ شہر میں پانی وافر ہے جس سے کھجور کے درختوں اور سبزیوں کے باغات کو سیراب کیا جاتا ہے خوراک اور پانی کی فراہمی کی وجہ سے مدینہ پرانے وقتوں سے جزیرۃ العرب کے جنوب بحیرہ احمر کے ساتھ سے شام اور مصر جانے والے تجارتی قافلوں کا اہم مرکز رہا ہے یہاں کے باشندے ان تجارتی قافلوں کے ذریعے کمائی کرنے اور کبھی کبھی خود بھی تجارت کرتے تھے۔

پیغمبر آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت حق کا آغاز مکہ معظمہ سے کیا ان کی دعوت توحید کر کے انسانوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی بندگی کی طرف بلاتی تھی جو مکہ کے سرداروں کو اچھی نہ لگی چنانچہ انہوں نے بھرپور مخالفت کی اس دوران مدینہ منورہ کے کچھ خوش قسمت افراد جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایمانداری اور صداقت کو کئی حوالوں سے جانتے تھے مکہ معظمہ آ کر دولت اسلام سے مشرف ہوئے ان لوگوں نے واپس مدینہ جا کر اسلام کا خوب پرچار کیا اور مسلمانوں کی خوبیاں اور اوصاف بیان کئے جن سے مدینہ منورہ میں اسلام پھیلنے کی رفتار کو تیزی ملی۔ مکہ معظمہ کے حالات اور مسلمانان مدینہ کی دین سے محبت کی وجہ سے حضور اقدس ﷺ، حضرت صدیق اکبرؓ کے ہمراہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے یہ ہجرت تاریخ اسلام کا اہم موڑ ثابت ہوئی یہاں پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد پڑی اور حق کی دعوت ہر سو پھیلنے لگی بعد میں یہی ہجرت حضرت عمر فاروقؓ کے مبارک دور میں اسلامی کیلنڈر کی بنیاد بنی۔

ہجرت کے بعد مدینہ منورہ دعوت حق کی سرگرمیوں اور پیغام توحید کے پھیلنے کا مرکز بن گیا حضور نبی کریم ﷺ نے مدینہ کے قریب مسجد قبا اور پھر مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی بنیاد رکھی یہاں اللہ کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ساتھ نمازیں پڑھتے یہی مسجد نبوی شریف اسلامی ریاست کی معاشرتی و معاشی سرگرمیوں کا مرکز قرار پائی آج بھی مدینہ منورہ دنیا بھر کے مسلمانوں کی محبت اور احترام کا مرکز اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا منبع ہے۔ زائرین حج و عمرہ اپنے کریم آقا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضری کی سعادت ضرور حاصل کرتے ہیں اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے دل مدینہ طیبہ کے انتہائی احترام عقیدت اور محبت لیے ہوئے دھڑکتے ہیں۔

زائرین حج و عمرہ کی مدینہ منورہ حاضری اور حکومتی اقدامات مدینہ منورہ کا متبرک شہر ہر مسلمان کے دل کے پاس ہے کہ سرکار دو عالم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے دوسرے گھر کے لیے پسند فرمایا۔ حجاج کرام کیلئے مدینہ منورہ میں سب سے زیادہ کشش ہوتی ہے۔ اگرچہ مدینہ منورہ کی حاضری حج کے فرائض میں شامل نہیں ہے لیکن پھر بھی تقریباً سارے ہی حجاج کرام خصوصاً وہ جو باہر کے ممالک سے آتے ہیں اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دیتے ہیں دنیا بھر کے مسلمانوں میں مدینہ منورہ کو نور و ہدایت کے مرکز کی حیثیت حاصل ہے مدینہ منورہ کا شمار سعودی عرب کے تیزی سے ترقی کرتے ہوئے شہروں میں کیا جاتا ہے گذشتہ دو دہائیوں میں ہونیوالے ترقیاتی کاموں نے اس کو عالمی سطح کا ایسا شہر بنا دیا ہے جس میں تمام سہولیات موجود ہیں۔ جدید سڑکوں اور ہوائی اڈے نے مدینہ منورہ کو باہر کی دُنیا سے ملا دیا ہے اب حکومت سعودیہ نے ریلوے لائن بچھانے کا فیصلہ کیا ہے جو مدینہ منورہ کو مکہ معظمہ اور جدہ سے ملا دے گی۔

اگرچہ مدینہ منورہ کی طرف ٹریفک کا دباؤ سارا سال ہی رہتا ہے لیکن رمضان المبارک اور حج کے موقع پر بہت زیادہ ہو جاتا ہے یہ مدینہ منورہ سے محبت کا اظہار ہے کہ باہر سے آنیوالا ہر مسلمان جلد سے جلد اپنے پیارے نبی کریم صلی اللہ وسلم کے شہر میں حاضری دینا چاہتا ہے۔

انڈونیشیا پاکستان اور انڈیا مشترکہ طور پر زائرین کی تقریباً 40 فیصد تعداد بھیجتے ہیں اس کے علاوہ ایران اور ترکی سے بھی زائرین کی کثیر تعداد آتی ہے جدہ کا پاکستانی قونصل خانہ اس سلسلے میں متحرک رہتا ہے 1,30,000 ایک لاکھ تیس ہزار پاکستانی زائرین میں سے تقریباً ستر ہزار 70,000 براہ راست پاکستانی قونصل کی ذمہ داری ہوتے ہیں کیونکہ وہ حکومت پاکستان کے انتظام پر آئے پاکستانی قونصل خانے کے حج مشن کے ڈپٹی ڈائریکٹر صدیق شیخ کے مطابق تقریباً 55% زائرین حج سے قبل مدینہ منورہ حاضری دیتے ہیں ابتدائی 17 دنوں میں سفر کرنے والے حاجی حج سے قبل اور باقی بعد میں حاضر ہوتے ہیں حج سے قبل مدینہ منورہ حاضری دینے والے دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ جو بیت اللہ حاضری سے قبل دیار رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کرنیکی خواہش رکھتے ہیں اور دوسرے وہ جن کو حج کے بعد جلد ہی واپس پہنچنا ہوتا ہے صدیق شیخ کا یہ بھی کہنا تھا کہ ایسے زائرین کو اپنے سفر کی ابتدا سے ہی پروگرام طے کر لینا چاہیے اور میں مشکل کا اندیشہ ہوتا ہے برصغیر سے آنے والے حاجیوں سے مدینہ منورہ میں 9 دن ٹھہرنے کے 300 سعودی ریال لے لیے جاتے ہیں جو کہ کئی ممالک سے کم و بیش چنانچہ پاکستانی زائرین مدینہ منورہ رہائش کے کرایوں سے بچ جاتے ہیں۔

اس سال سے سعودی حکومت نے کئی بین الاقوامی فضائی کمپنیوں کو وہ دوران حج مدینہ منورہ کا پرنس محمد انٹرنیشنل ایئر پورٹ استعمال کرنیکی اجازت دے دی ہے۔ جس سے زائرین مدینہ منورہ مزید سہولیات حاصل کریں گے۔

مسجد نبوی کی زیارت کے آداب

تحریر: نعیم ظفر پنیاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ثواب کی نیت سے تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کی جانب سفر کا قصد نا جائز ہے۔ مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ (بخاری و مسلم)۔

مدینہ منورہ اور مسجد نبوی کی زیارت سنت ہے جو حج سے پہلے اور حج کے بعد بھی کی جا سکتی ہے۔ زائرین کے لئے مستحب ہے کہ وہ جب مدینہ منورہ کو دیکھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں اور یہ دُعا پڑھیں: "اللھم ھذا حرم نبیک فاجعلہ وقایۃ لی من النار، وامانا من العذاب، وسوء الحساب۔"

اے اللہ یہ تیرے نبی کا حرم ہے پس اسے میرے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بنا دے عذاب اور برے حساب سے بچاؤ کا ذریعہ بنا دے۔

جب زائر اپنی قیام گاہ پر پہنچ جائے تو اطمینان سے اپنا سامان رکھے بہتر یہ ہے کہ غسل کرے، اپنا بہترین لباس پہنے اور خوشبو لگائے اور پھر مسجد نبوی کی طرف روانہ ہو۔ اپنا دائیاں پاؤں مسجد میں رکھے اور یہ کہے:

بسم اللہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ اعوذ باللہ العظیم، وبوجھہ الکریم، وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم

اللہ کے نام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے آغاز کرتا ہوں میں اپنے عظیم اللہ سے اس کے باعزت چہرے اور اس کی ازلی بادشاہی سے شیطان مردود کا تحفظ چاہتا ہوں۔ پھر کہے: "اللھم افتح لی ابواب رحمتک۔"

اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر میسر ہو سکے تو ریاض الجنۃ میں جائے اور وہاں جا کر تحیۃ المسجد ادا کرے اور جو جی میں آئے دُعا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو جگہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے (بخاری شریف)۔

اس کے بعد زائر روضہ اقدس کی طرف جائے اور ۲ یا ۳ میٹر کے فاصلے پر کھڑا ہو جائے اس کو چاہیے کہ وہ حجرہ شریف کی جالیوں کو ہاتھ نہ لگائے نہ چومے اور نہ ہی اس کا طواف کرے۔ زائر آہستہ آواز میں یہ کہے:

"السلام علیک یا رسول اللہ، و رحمۃ اللہ و برکاتہ"۔

"السلام علیک یا نبی اللہ۔

"السلام علیک یا خیرۃ اللہ فی خلقہ

"السلام علیک یا سید المرسلین، و امام المتقین

"اشھد انک بلغت الرسالۃ، وادیت الامانۃ، و نصحت الامۃ، وجاھدت فی اللہ حق جھادہ۔"

پھر اس کے بعد ایک ہاتھ آگے بڑھے یہاں تک کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک کے برابر آئے اور ان پر یوں سلام عرض کرے اور کہے۔

السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ، السلام علیک یا صاحب رسول اللہ فی الغار، السلام علیک یا رفیقہ فی الاسفار، السلام علیک یا امینہ فی الاسرار، جزاک اللہ عنا افضل ماجزی اماما عن امۃ نبیہ۔"

پھر ہاتھ کے بقدر آگے بڑھے حتیٰ کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک کے برابر آلے اور کہے:

"السلام علیک یا امیر المومنین، السلام علیک یا مظھر الاسلام، السلام علیک یا مکسر الاصنام، جزاک اللہ عنا افضل الجزاء۔"

پھر اس کے بعد قبلہ رخ ہو کر اللہ سے اپنی خواہش کے مطابق دُعا کرے۔ اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے اور ان تمام مسلمانوں کے لئے بھی جنہوں نے اسے دُعا کرنے کی تلقین کی ہو دُعا کرے۔

سعودی حکومت کی حجاج کرام کیلئے خدمات

تحریر: عرفان احمد عمرانی

سعودی حکومت نے حرمین شریفین اور دیگر مقامات مقدسہ کی تجدید و توسیع کے علاوہ دنیا بھر سے آنے والے حجاج کرام کی خدمت کیلئے بھی بے شمار سہولیات فراہم کر رکھی ہیں۔ مثلاً ان کیلئے جدہ، ریاض، مکہ اور مدینہ جیسے بڑے بڑے شہروں میں جدید اور وسیع و عریض احاطے پر مشتمل ایئر پورٹس کا قیام، بحری راستوں سے آنے والے حجاج کرام کیلئے 15 سے زائد بندرگاہوں کی تجدید و توسیع، حجاج کے قیام کیلئے مکہ اور مدینہ میں بے شمار ہوٹل اور قیام گاہوں کی تعمیر، حجاج کرام کے علاج معالجہ کیلئے انتہائی جدید مشینری اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈاکٹروں کے حامل ہسپتال، حاجیوں کی آمد و رفت کیلئے سڑکوں، سرنگوں اور پلوں کا وسیع و عریض جال، ٹرانسپورٹ کا وسیع اور منظم نظام، اس کے علاوہ حجاج کرام کیلئے ہر قسم کی سہولیات سعودی حکومت نے فراہم کی ہوئی ہیں۔

حجاج کرام کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر صفا اور مروہ کی درمیانی جگہ کو دو منزلہ بنایا گیا ہے۔ صفا اور مروہ کے دونوں جانب اوپر جانے کیلئے دو طرفہ سیڑھیاں بھی بنائی گئی ہیں۔ صفا اور مروہ سے نکلنے کیلئے 16 دروازے بنائے گئے ہیں۔ اسی طرح ایام حج میں طواف کرنے والوں کو مطاف میں کافی دقت محسوس ہوتی تھی، اس پریشانی کو دور کرنے کیلئے چاہ زمزم پر بنی ہوئی عمارت کو ختم کر کے اس کا راستہ زیر زمین بنا دیا گیا۔ حجاج کرام کو آب زمزم فراہم کرنے کیلئے ایک جدید پلانٹ لگایا گیا ہے جو پانی کو ٹھنڈا بھی رکھتا ہے اور مسجد حرام کے تمام حصوں میں سپلائی بھی کرتا ہے۔ تہہ خانے سے لے کر اوپر کی تمام منزلوں میں یہ پانی دستیاب ہے۔ اسی طرح مقام معلی میں ملک عبدالعزیز کی سبیل بھی ہے، جہاں سے روزانہ چالیس ٹن آب زمزم مسجد نبوی میں بھیجا جاتا ہے۔ پانی نکالنے اور ٹھنڈا کرنے کا تمام کام کمپیوٹر کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے۔

سعودی حکومت نے منیٰ کے ترقیاتی کاموں کیلئے وزارت پبلک ورکس اینڈ ہاؤسنگ کے زیر نگرانی ایک مستقل ادارہ قائم کر رکھا ہے جو صرف منیٰ کے ترقیاتی کاموں کی ڈیزائننگ اور پلاننگ کرتا ہے۔ اس ادارے کے تحت ہونے والے ترقیاتی کاموں کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

مکہ مکرمہ کی بیرونی رنگ روڈ ـــــ جو کہ بارہ کلومیٹر پر مشتمل ہے۔ شاہ فیصل پل ـــــ یہ پل مکہ مکرمہ کی بیرونی رنگ روڈ کو دوسری سڑکیں جو اس کی طرف آتی ہیں سے ملاتا ہے۔ شاہ فہد روڈ ـــــ یہ روڈ شمالی مزدلفہ سے مسجد حرام کے قریب شعب علی تک چلی گئی ہے۔ شاہ عبدالعزیز روڈ ـــــ یہ سڑک جنوبی منیٰ میں واقع ہے اور طویل مرکزی شاہراہ ہے، جسے مکہ سے رنگ روڈوں کے ذریعے جوڑا گیا ہے۔ شاہ خالد روڈ ـــــ یہ سڑک جمرات والے علاقے سے پہلے واقع ہے اور اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ جمرات کے علاقے سے لے کر عزیزیہ اور المعیصم تک کی ٹریفک کی دشواریوں پر قابو پایا جا سکے۔ اس کے علاوہ پیدل چلنے والوں کیلئے ایک مرکزی گزرگاہ بھی قائم کی گئی ہے جو عرفات سے مزدلفہ تک پیدل چلنے والوں کیلئے ہے۔

وادی منیٰ کو ہموار کرنے کیلئے کنکریٹ کے پشتوں کے ذریعے خیموں کی جگہ کو سڑکوں سے علیحدہ کر دیا گیا ہے، جو علاقہ اب تک ہموار ہو چکا ہے اس کا رقبہ تقریباً بیس لاکھ مربع میٹر ہے۔ اس علاقے میں جملہ لوازمات زندگی بھی مہیا کر دیئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں منیٰ میں واقع پہاڑی چٹانوں کو کاٹ کر پانچ لاکھ کیوبک میٹر رقبے کا اضافہ بھی کر دیا گیا ہے۔

مقامات مقدسہ میں پانی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر وزارت پبلک ورکس نے منیٰ میں بڑی مقدار میں پانی ذخیرہ کرنے کیلئے ایسے واٹر ٹینکوں کی تعمیر کا منصوبہ مکمل کیا ہے جہاں بھاری مقدار میں پانی ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ المعیصم کے مقام پر ایک عظیم قربان گاہ بھی قائم کی گئی ہے جہاں پانچ لاکھ جانوروں کو بیک وقت ذبح کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ اس قربان گاہ میں دو لاکھ اسی ہزار جانوروں کو تین دن تک منجمد رکھا جا سکتا ہے۔ اس وقت تک یہ دنیا کا سب سے بڑا پروجیکٹ ہے جہاں اتنی بڑی تعداد میں جانور ذبح کئے جا سکتے ہیں۔

عرفات میں مسجد نمرہ کا قیام بھی سعودی حکومت کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ اس مسجد میں بیک وقت تین لاکھ نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح منیٰ میں بھی ایک مسجد قائم کی گئی ہے جسے مسجد خیف کہتے ہیں۔ اس مسجد سے متصل ایک اور عمارت قائم کی گئی ہے جہاں سے محتاج حاجی صاحبان کو مفت کھانا تقسیم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مزدلفہ میں بھی مسجد مشعرالحرام قائم کی گئی ہے۔

سعودی حکومت نے حجاج کرام کی سہولت کیلئے

حجاج کرام کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر صفا اور مروہ کے دونوں جانب اوپر جانے کیلئے دو طرفہ سیڑھیاں بھی بنائی گئی ہیں

مستقل طور پر وزارت حج بھی قائم کر رکھی ہے جو حج کے تمام معاملات کو کنٹرول کرتی ہے۔ اس کے علاوہ وزارت داخلہ بھی حج کے دنوں میں وزارت حج کا ہاتھ بٹاتی ہے۔ اس نوعیت کے بے شمار ایسے ادارے سعودی حکومت نے قائم کر رکھے ہیں جو حجاج کرام کی خدمات انجام دینے پر مامور ہیں۔ مزید یہ کہ حجاج کرام کی خدمات کے حوالے سے آپ حرمین شریفین کی تجدید و توسیع کے مضامین میں بھی تفصیلات ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

ضیوف الرحمٰن

(یعنی اللہ کے مہمان)

تحریر: ایچ اے نواز

الحمدللہ! دیار حرم کی جانب سفر کا آغاز ہو گیا ہے جسے چاہادر پے نکالیا۔ یہ بڑے نصیب کی بات ہے اور اس وجہ جنوبی پنجاب کے 13 اضلاع کے حجاج کرام کو 3 سال بعد ملتان سے دیار مقدس کا سفر کرنے کا موقع ملا ہے۔ درمیان میں

حج پرواز پر جانے والے حجاج کرام کو 14 دسمبر کو حج کمپلیکس میں بلایا گیا تا کہ وہ حج پرواز پر روانہ ہونے سے قبل 2 روز حج کمپلیکس میں

آخری حج فلائیٹ روانہ ہوگی پہلے چار روز اور آخری چار روز روزانہ ایک حج فلائیٹ شام ساڑھے 5 بجے روانہ ہوگی۔ جبکہ دیگر ایام میں روزانہ 2 حج فلائیٹ جو کہ دن ساڑھے 11 بجے اور شام ساڑھے 5 بجے روانہ ہوگی۔ 14 دسمبر کو حج کمپلیکس میں دن 11 بجے ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی، جس میں ناظم ملتان میاں فیصل مختیار نے اس مبارک تقریب کا افتتاح کیا جبکہ اس تقریب میں وفاقی پارلیمانی

وزارت حج و اوقاف نے بھی حجاج کرام کی سفری دستاویزات سمیت دیگر کاغذات کی تیاری میں درپیش مسائل کے حل کیلئے عملہ تعینات کر دیا ہے۔

اہل ملتان کو 3 سال تک اللہ کے مہمانوں کی مہمان نوازی سے محروم کرنے کے پس پردہ سیاسی اور بیوروکریسی کی ناپاک پالیسیاں رہی ہیں مجھے یاد آرہا ہے کہ اس وقت کے صدر پاکستان سردار فاروق خان لغاری نے صدر کی حیثیت سے ملتان ایئر پورٹ کو استعمال کیا اور سڑک کے راستے ڈیرہ غازیخان جاتے ہوئے دریائے چناب کے پل پر رکاوٹ سے پریشان ہو گئے اور پھر وہی ہوا جو کہ حاکم وقت کرتے ہیں۔ ملتان ایئر پورٹ کے توسیعی

اہل ملتان کو 3 سال تک اللہ کے مہمانوں کی مہمان نوازی سے محروم کرنے کے پس پردہ سیاسی اور بیوروکریسی کی ناپاک پالیسیاں رہی ہیں مجھے یاد آرہا ہے کہ اس وقت کے صدر پاکستان سردار فاروق خان لغاری نے صدر کی حیثیت سے ملتان ایئر پورٹ کو استعمال کیا اور سڑک کے راستے ڈیرہ غازیخان جاتے ہوئے دریائے چناب کے پل پر رکاوٹ سے پریشان ہو گئے اور پھر وہی ہوا جو کہ حاکم وقت کرتے ہیں۔

2000ء میں 6660 حجاج کرام 01ء میں 5585 حجاج کرام کو ملتان ایئر پورٹ سے روانگی اور آمد کے سلسلے میں پی آئی اے نے سہولت فراہم کی جبکہ تین سال تک ملتان ایئر پورٹ سے حج پروازوں کی بندش کے باعث جنوبی پنجاب سے اللہ کے مہمانوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اب 04ء

کی فضائی سفر کی سہولت فراہم کی جارہی ہیں۔ 14 دسمبر کو ملتان حج کمپلیکس کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی ڈائریکٹر حج کمپلیکس ملتان محمد سلیم نے اس موقع پر کہا کہ اگر ملتان ایئر پورٹ کی توسیع ہو جائے تو ہر سال جنوبی پنجاب کے 20 ہزار حجاج کرام کو ملتان سے ڈائریکٹ جدہ ایئر پورٹ تک فضا کی سفری سہولیات



ضیوف الرحمن

تحریر: ایچ اے نواز

جنوبی پنجاب کے 13 اضلاع کے حجاج کرام کو 3 سال بعد ملتان سے دیار مقدس کا سفر کرنے کا موقع ملا ہے۔ درمیان میں جو کچھ ہوا اُس سے جنوبی پنجاب کے عوام بخوبی آگاہ ہیں۔ اس دوران ملتان ایئر پورٹ سے دوبارہ حج پروازوں کے آغاز کیلئے جنوبی پنجاب سمیت ملتان کی دینی، سماجی اور تاجر تنظیموں نے بھرپور احتجاجی جلسے اور مطالبات کئے۔ ایم ایم اے ملتان ڈسٹرکٹ کے صدر مفتی ہدایت اللہ پسروری، راؤ ظفر اقبال سمیت دیگر رہنماؤں نے حکومتی ایوانوں تک اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا اور آج یہ دن دیکھنا نصیب ہوا کہ اہل ملتان جنوبی پنجاب کے 13 اضلاع جن میں ملتان، خانیوال، ساہیوال، وہاڑی، پاکپتن، بہاولنگر، بہاولپور، لودھراں، ڈیرہ غازیخان، مظفر گڑھ، لیہ،

کمپلیکس میں بلایا گیا تا کہ وہ حج پرواز پر روانہ ہونے سے قبل 2 روز حج کمپلیکس میں اہل ملتان کے مہمان ہونگے ملتان ایئر پورٹ سے جنوبی پنجاب کے 13 اضلاع کے 6 ہزار حجاج کرام کو یہ سعادت حاصل ہوگی 16 دسمبر کو پہلی حج پرواز پر جانے والے

فلائیٹ جو کہ دن ساڑھے 11 بجے اور [illegible] روانہ ہوگی۔ 14 دسمبر کو حج کمپلیکس میں دن 11 بجے ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی، سٹی ناظم ملتان میاں فیصل مختیار نے اس مبارک تقریب کا افتتاح کیا جبکہ اس تقریب میں وفاقی پارلیمانی سیکرٹری سید اسد مرتضیٰ گیلانی مہمان خصوصی تھے حجاج کرام اور اُنکے ساتھیوں، عزیز و اقارب اور اہل خانہ کو حج کمپلیکس تک جانے کیلئے لنک روڈ تعمیر کر دیا گیا

جنوبی پنجاب کے 13 اضلاع جن میں ملتان، خانیوال، ساہیوال، وہاڑی، پاکپتن، بہاولنگر، بہاولپور، لودھراں، ڈیرہ غازیخان، مظفر گڑھ، لیہ، بھکر اور بلوچستان کا ضلع کو تو شامل ہیں اللہ کے مہمانوں کو حجاز مقدس کے سفر پر روانہ کرنے کیلئے اُنکا بھرپور استقبال کرینگے،

اہل ملتان کو 3 سال تک اللہ کے مہمانوں کی مہمان نوازی سے محروم کرنے کے پس پردہ سیاسی اور بیوروکریسی کی ناپاک پالیسیاں رہی ہیں مجھے یاد آرہا ہے کہ اس وقت کے صدر پاکستان سردار فاروق خان لغاری نے صدر کی حیثیت سے ملتان ایئر پورٹ کو استعمال کیا اور سڑک کے راستے ڈیرہ غازیخان جاتے ہوئے دریائے چناب کے پل پر رکاوٹ سے پریشان ہو گئے اور پھر وہی ہوا جو کہ حاکم وقت کرتے ہیں۔ ملتان ایئر پورٹ کے توسیعی منصوبے پر کاری ضرب لگا دی اور یہ فنڈز ڈیرہ غازیخان ایئر پورٹ پر استعمال کر دیے اور جنوبی پنجاب کے اللہ کے مہمانوں کو بھی اللہ کے گھر کی زیارت کیلئے ملتان سے جدہ تک جانے والی انٹرنیشنل پروازوں سے محروم کر دیا گیا اب الحمدللہ یہ سلسلہ کبھی بند نہیں ہوگا اور توقع ہے کہ حکومت جلد ملتان ایئر پورٹ کے توسیعی منصوبے کو عملی شکل دے گی تا کہ اللہ کے مہمان ملتان ایئر پورٹ سے جدہ تک انٹرنیشنل پرواز کے ذریعے سفر کرسکیں۔

ملتان سے دوبارہ حج پروازوں کے آغاز کیلئے روزنامہ "اسلام" ملتان نے بھی اپنی خبروں، مراسلوں، دینی، سماجی اور دیگر حلقوں کی جانب سے احتجاج کی خبروں کی مسلسل اشاعت کے ذریعے بھرپور کردار ادا کیا۔

جنوبی پنجاب کے حجاج کرام کیلئے ملتان حج کمپلیکس 95ء میں قائم کیا گیا تھا حجاج کرام کو ملتان سے کراچی اور جدہ تک فضائی سفر کی سہولیات فراہم کی گئیں پہلے سال ملتان ایئرپورٹ سے 9977 حجاج کرام روانہ ہوئے 96ء میں 12717 حجاج کرام، 97ء میں 12219 حجاج کرام 98ء میں 6589 حجاج کرام 99ء میں 5650 حجاج کرام 2000ء میں 6660 حجاج کرام 01ء میں 5585 حجاج کرام کو ملتان ایئر پورٹ سے جدہ تک روانگی اور آمد کے سلسلے میں پی آئی اے نے سہولت فراہم کی جبکہ تین سال تک ملتان ایئر پورٹ سے حج پروازوں کی بندش کے باعث جنوبی پنجاب سے اللہ کے مہمانوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اب 04ء میں دوبارہ حج پروازوں کی بحالی کے بعد اس سال ملتان ایئرپورٹ سے جنوبی پنجاب کے 13 اضلاع کے 6000 ہزار حجاج کرام کو کراچی کے راستے جدہ کی فضائی سفر کی سہولت فراہم کی جارہی ہیں۔ 14 دسمبر کو ملتان حج کمپلیکس کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی ڈائریکٹر حج کمپلیکس ملتان محمد سلیم نے اس موقع پر کہا کہ اگر ملتان ایئرپورٹ کی توسیع ہو جائے تو ہر سال جنوبی پنجاب کے 20 ہزار حجاج کرام کو ملتان سے ڈائریکٹ جدہ ایئرپورٹ تک فضا کی سفری سہولیات فراہم ہو جائیں گی۔ سٹی ناظم ملتان میاں فیصل مختار نے اپنے خطاب میں کہا کہ ٹی ایم اے واٹر ورکس روڈ کی جانب سے حج کمپلیکس تک 30 لاکھ روپے کی لاگت سے لنک روڈ تعمیر کیا ہے اور آئندہ بھی حجاج کرام کو سہولیات فراہم کرنے کیلئے اپنا بھرپور کردار ادا کرتی رہیں گے۔ اور جب بھی ضرورت پڑی تو اقدامات کرتے رہیں گے وفاقی پارلیمانی سیکرٹری سید اسد مرتضیٰ گیلانی نے کہا کہ ملتان ایئرپورٹ کی توسیع کا منصوبہ زیر غور ہے حکومت کی کوشش ہے کہ ملتان سے جدہ تک پروازیں چلائی جائیں تا کہ جنوبی پنجاب کے حجاج کرام کا دیرینہ مطالبہ پورا ہو سکے افتتاحی تقریب کے بعد انہوں نے حج کمپلیکس کے حکام کے ہمراہ حج برتھ کا افتتاح کیا اور حج کمپلیکس کا معائنہ کیا پی آئی اے کسٹم، بنک حکام کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنے کاؤنٹر قائم کئے ہیں تا کہ حجاج کرام کو روانگی سے قبل درپیش مسائل کو حل کیا جا سکے ملتان ایئرپورٹ سے 16 دسمبر کی شام ساڑھے پانچ بجے پہلی حج پرواز روانہ ہوگی ملتان ایئرپورٹ پر صوبائی وزیر مارکیٹنگ رانا محمد قاسم نون، وفاقی پارلیمانی سیکرٹری سید اسد مرتضیٰ گیلانی، ضلع ناظم ریاض حسین قریشی، سٹی ناظم میاں فیصل مختار، ڈی سی او ملتان ڈی آئی جی ملتان تحصیل ناظم میاں شوکت بوسن، ڈی پی او ملتان سکندر حیات، ایس پی شیشل برانچ، کلکٹر کسٹم، ایف آئی اے سول ایوی ایشن اتھارٹی، ایئرفورس اور اعلیٰ فوجی حکام کے علاوہ مقامی اخبارات کے ریذیڈنٹ ایڈیٹر صاحبان بھی موجود ہونگے۔

بھکر اور بلوچستان کا ضلع کو تو شامل ہیں اللہ کے مہمانوں کو حجاز مقدس کے سفر پر روانہ کرنے کیلئے اُنکا بھرپور استقبال کرینگے۔ ڈائریکٹر حج کمپلیکس ملتان ملک محمد سلیم نے ایک ملاقات میں بتایا کہ ملتان ایئر پورٹ سے جنوبی پنجاب کے 13 اضلاع کے 6 ہزار حجاج کرام کو یہ سعادت حاصل ہوگی 16 دسمبر کو پہلی حجاج کرام کو 14 دسمبر کو حج کمپلیکس میں بلایا گیا تا کہ وہ حج پرواز پر روانہ ہونے سے قبل 2 روز حج کمپلیکس میں اہل ملتان کے مہمان ہونگے ملتان ایئر پورٹ سے 50 پروازوں کے ذریعے انہیں حجاز مقدس لے جایا اور لے آیا جائیگا۔ اور 14 جنوری کو ملتان سے ہے جبکہ حبیب بنک، مسلم بنک، یونائیٹڈ بنک نے حج کمپلیکس میں اپنے کاؤنٹر قائم کر دیے ہیں۔ اسی طرح پی آئی اے انتظامیہ کے علاوہ کسٹم اور سول ڈیفنس کے حکام نے اپنے دفاتر بنا دیے ہیں، ڈائریکٹر حج کمپلیکس ملتان ملک محمد سلیم اور اُنکی





















AJ COMPLEX

اچا کر کے جاواں گا میں جگ تے بول پنجابی دا ، گھر گھر جد لوک سنن گے اک دن ڈھول پنجابی دا

روزنامہ بھلیکھا لاہور

DAILY BHULEKHA LAHORE

مدیر اقبال بٹ

ریذیڈنٹ ایڈیٹر عاطف ریحان بٹ

جلد 13 | بدھ 21 مئی 2003ء، 18 ربیع الاول 1424ھ ، 8 جیٹھ 2060 ب مُل 3 روپے | شمارہ 335

کشمیر جھیڑا
نکرے لا اگے ویں نہ ملکی عزت دا سودا کراں گے

جنرل مشرف داکور کمانڈرز کانفرنس نال خطاب

پاکستان خطے وچ پائیدار امن لئی بھارت نال کشمیر سنے ساریاں مسئلیاں تے بروبری دی بنیاد تے گل بات کرنی چاہندا اے، بھارت نال حالات چنگے بناون لئی پکے اقداماں دی حمایت کرنے آں

پاکستان کدی وی کشمیر جھیڑے نوں نکرے نہیں لا سکدا، کشمیر دا مسئلا ای دوہاں دیساں وچ لڑائی دی اصل وجہ اے ایس لئی ضروری اے کہ پہلاں ایس جھیڑے نوں نبیڑیا جاوے

اسلام آباد (بیورو بھلیکھا رپورٹ) پاک فوج دی سینئر ترین قیادت نے مسئلا کشمیر سنے تمام تنازعات دے حل لئی پاکستان تے بھارت دے وچکار مذاکرات دی بحالی دے حوالے توں چکے جان والے اقدامات دا خیر مقدم کیتا اے تے واضح کیتا اے کہ پاکستان خطے وچ پائیدار امن دا قیام چاہندا اے تے بھارت دے نال جموں و کشمیر دے مسئلے سنے تمام تنازعات با مقصد مذاکرات راہیں برابری دی بنیاداں تے حل کرنا چاہندا اے۔ ایس حوالے توں کور کمانڈرز دی غیر معمولی کانفرنس جی ایچ کیو راولپنڈی

باقی نمبر 56 صفحہ 5 تے

نواں بجٹ 798 ارب روپے دا متھیا گیا کوئی نواں ٹیکس نہیں لگے گا

بجٹ گھاٹا 130 توں 132 ارب روپے ہووے گا، نویں ٹیکس لاون دی تھاں ٹیکساں وچ صرف ردوبدل کیتا جاوے گا

بجٹ وچ سرمایا کاراں لئی نویں سہولتاں دا اعلان ہووے گا جدکہ ٹیکساں دی وصولی دا ہدف 498 توں 510 ارب روپے متھیا گیا اے

اسلام آباد (بیورو رپورٹ) وفاقی ... مالی سال 2003-04 دے وفاقی بجٹ توں متعلق سفارشات تیار کر لیاں ... بجٹ دا حجم 798 ارب روپے ... ہووے گا۔ بجٹ

امریکا جان والیاں نوں 2004ء توں فنگر پرنٹس لئے جان گے

ودیسیاں دیاں تصویراں وی لیاں جان گیاں، ساڈا دیس محفوظ ہو جاوے گا، نایب امریکی داخلا وزیر

واشنگٹن (مانیٹرنگ ڈیسک) امریکا دا دورہ کرن والے سارے غیر ملکیاں توں امریکی ایئرپورٹاں تے بندرگاہواں تے یکم جنوری 2004ء توں فنگر پرنٹس تے تصویراں لیاں جان گیاں ایہہ گل نایب امریکی وزیر داخلا ... نے دسی ...

باقی نمبر 52 صفحہ 5 تے

امریکا تے سعودیہ وچ خود کش حملیاں دا خطرا اے، سعودی سفیر

ریاض دھماکیاں دیاں اطلاعواں پہلے مل گئیاں سن ویلے دا پتا نہ ملن پاروں کاروائی ہوگئی

ریاض (آن لائن) امریکا وچ سعودی عرب دے سفیر شہزادہ بندر بن سلطان نے امریکا تے سعودی عرب وچ ہور خود کش حملیاں دا خطرا ظاہر کیتا اے۔ ایس گل دا اوہناں واشنگٹن توں ریاض واپسی تے شہزادہ بندر بن سلطان نے پترکاراں نال گل بات کردے ہوئے دتے۔ اوہناں

باقی نمبر 45 صفحہ 5 تے

پیپلز لیبر بیورو ایل ایف او خلاف 26 مئی توں وکھالے کرے گی

مزارعیاں دے حقاں دی جدوجہد سرکار دے تشدد پاروں سنگین صورت اختیار کر گئی جاری اے، قادر شاہین

لاہور (اپنے پترکار توں) پیپلز لیبر بیورو نے ایل ایف او ... صنعتی تعلقات آرڈیننس 2002 ... وچ کیتی گئی ترامیم ...

باقی نمبر 51 صفحہ 5 تے

صدام حسین جیوندے نیں تے اقتدار وچ مڑ کے آن لئی جہد کر رہے نیں

جنرل توفیق

صدام حسین اپنے دو پتراں تے ساتھیاں نال عراق وچ ای موجود نیں تے چھپدے پھر رہے نیں جدکہ اوہناں اپنی بعث پارٹی دا وی ناں بدل دتا اے

صدام حسین امریکہ دے خلاف جہد لئی بیان وی جاری کر رہے نیں تے اقتدار وچ آون لئی منصوبے وی بنا رہے نیں

بغداد (مانیٹرنگ ڈیسک) عراقی فوج دے پچھلے جرنیلاں نے انکشاف کیتا اے کہ صدام حسین اجے وی زندہ نیں تے اپنے دوہاں پتراں تے نیڑے دیاں سنگیاں نال عراق وچ لکدے پھر رہے نیں۔ جدکہ اوہناں نے بعث پارٹی دا ناں وی تبدیل کر دتا اے۔ صدام اور حکومت وچ جلاوطنی دی زندگی گزارن والے عراقی فوج دے پچھلے میجر توفیق الاسری نے اک غیر ملکی خبر رساں ادارے نوں دسیا کہ صدام حسین اپنے نیڑے دے سنگیاں نال رل کے عراق

باقی نمبر 31 صفحہ 5 تے



کراچی: شوکت عزیز مقامی ہوٹل وچ اک سیمینار توں خطاب کر رہے نیں

انج لگدا اے جے مینوں بھارت دا دورہ کرنا پئے گا بھارت نوں ایہہ گل منی پئے گی کہ خطے دے لوک جنگ نہیں چاہندے

جنگ راہیں مسئلے نبیڑن دا ویلا نہیں

جمالی

گل بات راہیں مسئلیاں دا حل لبھنا پئے گا

دوہاں دیساں دے لوک پہلاں ای لیریاں اوکڑاں جر چکے نیں ہن اوہ کسے وی جنگ دا بھار نہیں چک سکدے ایس لئی دوہاں دیساں نوں چاہیدا اے کہ اوہ گل بات راہیں اپنے مسئلیاں دے حل لبھن لئی اگے ودھن

پاکستان سرحد پار دراندازی تے اتے گردی دی حوصلا افزائی نہیں کر رہیا بھارت الزام لاوندا اے، شروع وچ بھارت جاون دے بڑے موقعے ملے سن پر میں بھارت نہیں جا سکیا ہن جانا پئے گا

پاکستان تے بھارت نوں آوندی نسل دے بہتر مستقبل لئی فیصلے کرنے پین گے کیوں جے اساں پہلاں ای اپنیاں دو نسلاں نوں تباہ کر دتا اے، ہن اسیں اجیہا نہیں کرنا چاہندے

لوئیں دی (مانیٹرنگ ڈیسک) وزیر اعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے آکھیا اے کہ پاکستان تے بھارت دا ... جنگ غیر انسانی ہووے گی دوہاں دیساں نوں مسئلا کشمیر سنے سارے مسئلیاں دا گل بات راہیں حل لبھنا ہووے گا۔ بھارت دے سرکاری ٹیلی ویژن دور درشن نوں دتے گئے انٹرویو دے چھپے سمے وچ وزیر اعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے آکھیا اے کہ بھارت نوں ایہہ گل تسلیم کرنی چاہیدی اے کہ خطے دے لوک امن دا قیام چاہندے نیں ... ملک دے عوام پہلے ای بہت ساریاں مشکلاں برداشت

باقی نمبر 53 صفحہ 5 تے



صدر بش پریس کانفرنس کر رہے نیں

سرحد دے گورنراں دا عدم تعاون، افغان صدر نے طالبان رہنماواں توں رابطے تیز کر دتے

شمالی وزیرستان (اپنے پترکار توں) گورنراں دی دلوں عدم تعاون ... حکومت مضبوط کرن لئی

باقی نمبر 41 صفحہ 5 تے

سرکار تے مخالف دھڑا ایل ایف او دا مسئلا افہام و تفہیم نال حل کرن، اکرام اللہ شاہد

چوکی (این این آئی) سرحد اسمبلی دے ڈپٹی سپیکر

باقی نمبر 40 صفحہ 5 تے

اٹک پرانی کندھ ڈگن نال جوان مزدور مویا

باقی نمبر 54 صفحہ 5 تے

عراق وچ امریکی ہیلی کاپٹر ڈگ کے تباہ 5 فوجی موئے

امریکی میرین دا اک سی ایچ 46 نائٹ ہیلی کاپٹر بغداد دے دکھن وچ کربلا گے نہر وچ ڈگ کے تباہ ہو گیا جہدے وچ سوار سارے فوجی موئے

پینٹاگون دے مطابق ہیلی کاپٹر ... نوں دشمن نے نشانہ بنایا اے

ان پچھاتے ہتھیار بنداں ہتھوں ایم کیو ایم دا آگو بھتریئے سنے قتل

نوشاد انصاری دے قتل دی خبر سن کے شہر وچ کھچاوی صورتحال پیدا ہو گئی تے لوکاں نے اپنے کاروباری ادارے بند کر دتے

ملزم فائرنگ کر کے نس گئے

عراق وچ امریکی ہیلی کاپٹر ڈگ کے تباہ، 5 فوجی موئے

امریکی میرین دا اک سی ایچ سی نائٹ ہیلی کاپٹر بغداد دے دکھن وچ کربلا لاگے نہر وچ ڈگ کے تباہ ہو گیا جہدے وچ سوار سارے فوجی موئے

پینٹا گون دے مطابق اجیہا کوئی اشارہ نہیں ملیا کہ جہدے پاروں آکھیا جاسکے کہ ہیلی کاپٹر نوں دشمن نے نشانہ بنایا اے

کربلا (مانیٹرنگ ڈیسک) عراق وچ اک امریکی ہیلی کاپٹر اگن نال پنج امریکی فوجی موئے امریکی دفاعی ادارے پنٹاگون نے ایس حادثے دی تصدیق کر دتیاں ہویاں آکھیا اے کہ امریکی میرین دا اک سی ایچ 46 سی نائٹ ہیلی کاپٹر دارالحکومت بغداد دے جنوب وچ واقع

باقی نمبر 36 صفحہ 5 تے

مقبوضہ کشمیر وچ چوناویلے دھاندلی کیتی گئی، عمر عبداللہ

حقیقی کشمیری نمائندیاں نوں دلی سرکار نے پروان لئی سارے وسیلے ورتے

سری نگر (مانیٹرنگ ڈیسک) مل مارے کشمیر وچ بھارت نواز نیشنل کانفرنس دے صدر تے پچھلے مرکزی وزیر عمر عبداللہ نے اعتراف کیتا اے کہ مل ماری وادی وچ حالیہ

باقی نمبر 33 صفحہ 5 تے



انڈونیشین فوجی باغیاں دے علاقے وچ اتر رہے نیں

ان پچھاتے ہتھیار بنداں ہتھوں ایم کیو ایم دا آگو بھتریئے سنے قتل

نوشاد انصاری دے قتل دی خبر سن کے شہر وچ کھچادی صورتحال پیدا ہوگئی تے لوکاں نے اپنے کاروباری ادارے بند کر دتے

پلس نے گڑبڑ توں بچن لئی شہر وچ پلس تے رینجرز دا گشت ودھا دتا اے ملزم فائرنگ مگروں نس گئے

کراچی (این این آئی) پیر دی رات کراچی دے علاقے گلبرگ وچ ان پچھاتے موٹر سائیکل سواراں نے اوہناں دے گھر اگے فائرنگ کر کے کار سوار متحدہ قومی موومنٹ دے آگو تے سٹی گورنمنٹ دے اسسٹنٹ ڈائریکٹر نوشاد انصاری تے اوہناں دے بھتریئے سمیر نوں فائرنگ کر کے مار دتا ... آگو دے قتل مگروں ضلع وسطی وچ کھچا ...

باقی نمبر 35 صفحہ 5 تے

کاسابلانکا بمب دھماکیاں دے 2 ملزم پھڑ لئے مراکش دا داخلہ وزیر

پھڑے گئے والیاں دا تعلق بین الاقوامی اتگرد تنظیم نال اے تے اوہناں دھماکیاں دی ذمے واری قبول کر لئی

اتگردی مکاون لئی سوہڑ اقدامات کیتے جا رہے نیں شاہ مراکش دی مریضاں دی عیادت دوران پترکاراں نال گل بات

کاسابلانکا (آن لائن) مراکش دے داخلہ وزیر مصطفیٰ الساحل نے آکھیا اے کہ کاسابلانکا بمب ...

باقی نمبر 32 صفحہ 5 تے

بالی ووڈ فلم ڈائریکٹر گولن کنڈی مین نال تقریب وچ

نئی دلی (مانیٹرنگ ڈیسک) بھارت نے چین وچ اپنے سفیر شیو شنکر مینن نوں پاکستان وچ ہائی کمشنر نامزد کرن

باقی نمبر 42 صفحہ 5 تے

سیاسی ڈیڈلاک جوں کا توں اے، گل بات امید افزا نہیں، یوسف رضا گیلانی

راولپنڈی (این این آئی) پچھلے سپیکر قومی اسمبلی تے پاکستان پیپلز پارٹی دے وائس چیئرمین سید یوسف رضا

باقی نمبر 43 صفحہ 5 تے

تھرکول پروجیکٹ چھیتی مکمل کیتا جاوے، جمالی

کراچی (نامہ نگار) وزیراعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے صوبائی وزیر معدنیات تے معدنی ترقی حاجی محمد عثمان

باقی نمبر 44 صفحہ 5 تے

سردار سکندر: مسلم اکثریتی علاقے پاکستان تے ہندوواں والے بھارت نوں دے دتے جان

کشمیر دی تقسیم اک چنگا قدم اے کیوں جے ایہدے پاروں سارے فریق مطمئن ہو جاون گے جے مسلمان بھارت نال نہیں رہنا چاہندے تے ایہہ کیوں ہو سکدا اے کہ ہندو پاکستان نال رہنا قبول کر لین

جے برصغیر دی تقسیم ویلے پنجاب، بنگال تے گورداسپور تقسیم ہو سکدے نیں تے کشمیر دی تقسیم دی تجویز کوئی نویں تے انوکھی گل نہیں، میں کشمیر دی تقسیم بارے پاکستان دی سرکار نال باضابطہ گل بات نہیں کیتی

لندن (مانیٹرنگ ڈیسک) آزاد کشمیر دے وزیراعظم سردار سکندر حیات خان نے کشمیر دی تقسیم دے موقف تے اصرار کردے ہوئے آکھیا اے کہ ایس منصوبے توں

باقی نمبر 55 صفحہ 5 تے

ایس جی ایس ریفرنس دی دوبارہ سماعت خلاف زرداری دی اپیل تے فیصلا محفوظ

راولپنڈی (این این آئی) احتساب عدالت راولپنڈی دے جج محمد منصور علی خان نے پچھلے سینیٹر آصف علی زرداری ولوں ایس جی ایس ریفرنس دی دوبارہ سماعت خلاف سماعت خلاف دائر درخواست تے فریقاں دے

باقی نمبر 48 صفحہ 5 تے

سعودی عرب اتگردی دا خاتما کرن دی صلاحیت رکھدا اے، شہزادہ عبداللہ

ریاض (مانیٹرنگ ڈیسک) سعودی ولی عہد شہزادہ عبداللہ نے آکھیا اے کہ سعودی عرب عالمی تعاون توں ات

باقی نمبر 50 صفحہ 5 تے

نویں بجٹ وچ آئی ٹی سیکٹر نوں خصوصی اہمیت دتی جاوے گی، شوکت عزیز

کراچی (بیورو رپورٹ) وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز نے آکھیا کہ آئندہ مالی سال دے بجٹ

باقی نمبر 49 صفحہ 5 تے

وزیراعظم جمالی بلوچستان دے تن روزا دورے دے مگروں کراچی روانہ ہو گئے

کوئٹہ (بیورو رپورٹ) وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی بلوچستان دے تن روزا مگروں واپس کراچی روانہ ہو گئے

باقی نمبر 47 صفحہ 5 تے

حکومت پنجاب نے ڈبلیو ایچ او دی سفارشات دی روشنی وچ "سارس" تے قابو پاون لئی انتظامات مکمل کر لئے نیں

(بیورو رپورٹ) صوبائی وزیر صحت تے ڈاکٹر

باقی نمبر 46 صفحہ 5 تے

پاک بھارت کشمیر جھگڑے تے سنجیدہ گل بات کرن: حالات دی منگ اے کہ، فضل الرحمن

کشمیر جھگڑا اجیہا مسئلا اے کہ جہدا کشمیریاں دی لمی جہد تے قربانیاں دی یاد دواندا اے ایس لئی ایہدا حل ہونا بوہت ضروری اے

لنگھے ویلے وچ جنی وی گل بات ہوئی اے اوہدا کوئی نتیجہ نہیں نکلیا ایس لئی ضروری اے ہن گل بات نوں بامقصد بنایا جاوے



اسلام آباد مولانا فضل الرحمان، سکندر حیات نال ہتھ ملا رہے نیں

اسلام آباد (جھلکیاں رپورٹ) ایم ایم اے دے مرکزی رہنما مولانا فضل الرحمن نے آکھیا اے کہ مسئلا کشمیر تے بامقصد مذاکرات لئی سنجیدہ کوشش دی لوڑ اے ... بے مثال قربانیاں دتیاں نیں۔ مولانا فضل الرحمن جتھے نیڈرل لاج وچ وزیراعظم آزاد جموں و کشمیر سردار سکندر

باقی نمبر 34 صفحہ 5 تے

نان دا پروڈیوسر ذوالفقار پہلوان اپنے اشاریاں تے نہ چلن والی اداکاراں دی چھٹی کر دیندا اے عجاز چوہان تے ذوالفقار پہلوان آپوں وی دلالی کردے نیں

نگار تھیٹر گوجرانوالہ بے حیائی تے دلالاں دا اڈا

دو نمبری اداکاراں دے ننگے ناچاں مگروں کھلے کھلے سودے

دو نمبری اداکاراں سٹیج تے آ کے ننگے ڈانس تے ننگیاں گلاں کر کے لوکاں دا جی راضی کرن وچ کوئی حرج نہیں سمجھدیاں، ذوالفقار پہلوان نے لوکاں نوں عیاشی لئی دو نمبری اداکاراں پیش کر کے تجوریاں بھر لئیاں

تماش بینوں توں منہ منگے دام لے کے اداکاراں توں اوہناں دی مرضی دے ننگے ڈانس کرائے جاندے نیں جدکہ ٹیکس بچاون لئی متعلقہ افسراں دی خدمت وچ وی سٹیج دیاں تتلیاں پیش کیتیاں جاندیاں نیں

گوجرانوالہ (آر اینڈ آئی) نگار تھیٹر گوجرانوالہ تے فحاشی عریانی بے حیائی تے دلالی دا دھندہ عروج تے اپڑ گیا ...

ٹی وی لائسنسنگ اتھارٹی دی کارگزاری 71 ہزار لائسنس جاری کردتے

ایہہ لائسنس 10 مہینیاں وچ جاری کیتے گئے، آمدنی وچ ریکارڈ اضافہ ہویا رمضان خاں

... مالی سال 2002-2003ء دے دوران ...

باقی نمبر 8 صفحہ 5 تے

اسوۂ حسنہ دی پیروی کرن نال مسلمان کامیاب ہو سکدے نیں

مسلم امہ لئی حضور دی حیات طیبہ مشعل راہ اے جہدے تے عمل کر کے دنیا تے غالب آ سکدی اے

گوجرانوالہ (بیورو رپورٹ) امت مسلمہ دی کامیابی اسوۂ رسول تے عمل پیرا ہون وچ اے ...

پنجاب وچ 25 ہزار اسامیاں خالی پئیاں نیں، صوبائی وزیر

سرکار بے روزگاری مکاون لئی موثر پلان تیار کر رہی اے بے روزگاراں لئی قرضہ سکیم متعارف کرائی جا رہی اے

حضرت شاہ عبدالرحمان دا عرس

21 مئی نوں شروع ہووے گا

حاجی عارف دی ماں چلانا کرگئی

انجمن تاجران بھابڑیاں دا اچیچا اجلاس

گوجرانوالہ (بیورو رپورٹ) انجمن تاجران بازار بھابڑیاں والا دا اچیچا اجلاس زیر صدارت وحید اقبال ...

گجرات دا گھبرو مقبوضہ کشمیر وچ بھارتی فوج ہتھوں شہید

عامر یوسف دا نماز جنازہ 21 مئی نوں پڑھایا جائے گا

کاٹن فیکٹری مالکان نے تحصیل ناظم دے بھرانوں جعلی چیک دے دتا

ملزمان حاجی عبدالحمید، حمید، شفیق تے مدعی اقبال جٹ نوں کنک دی بیچ لکھ ادائیگی لئی جعلی چیک دتا

پی ٹی وی جے یا کرزی چوناں مکمل ہو گئیاں

احفاظ الرحمن صدر تے سی آر شمسی جنرل سیکرٹری چنے گئے

دوال ادھیاں لئی ہون والیاں چوناں وچ فوزیہ شاہد سینئر نائب صدر جدکہ یسین خاں نائب صدر چنے گئے امین یوسف بلا مقابلہ خزانچی منتخب ہوئے

چون اکٹھ دی صدارت فریدہ حفیظ تے ادریس بٹ نے کیتی جدکہ منہاج برنا آئی ایچ راشد، عبدالحمید چھابرا تے پرویز شوکت نے رلت کیتی

گجرات، پردیسی کرنٹ لگن پاروں اگلے جہان اپڑ گیا

متوفی دا تن مہینے پہلاں ویاہ ہویا سی، سینکڑے لوکاں دی موجودگی وچ دفنا دتا گیا

گجرات، ہتھیار بنداں نشے والا جوس پیا کے کار کھولئی

2 ہتھیار بنداں نے ٹی کار اسٹینڈ جلالپور جٹاں توں جے ایم پی 4545 کرائے تے حاصل کیتی

رستے وچ ڈرائیور نوں نشے والا جوس پیا کے کار کھولئی تھانہ ... مقدمہ درج

چوراں گجراتی دکانداراں دے لکھاں روپے لٹ لئے

سرائے عالمگیر وچ چور تالے تروڑ کے کالنگ کارڈز سگریٹ تے دو جیاں شیواں لے گئے

حضور اکرم دی پیروی کرن وچ ای مسلماناں دی بھلیائی اے، خاکسار تحریک

چوراں گجرانوالے دکانداراں دے لکھاں روپئے لٹ لئے

سرائے عالمگیر وچ چورتالے تروڑ کے کالنگ کارڈ سگریٹ تے دوجیاں شیواں لے گئے

چون اکٹھ دی صدارت فریدہ حفیظ تے ادریس بٹ نے کیتی جدکہ منہاج برنا آئی اے رحمان راشد، عبدالحمید چھابرا تے پرویز شوکت نے رلت کیتی

مرن والے سرکاری ملازماں دے وارثاں نوں مالی امداد دین دا حکم

گورنر پنجاب خالد مقبول نے صوبائی بہبود فنڈ بورڈ دی اپیل اُتے کاروائی تناں مہینیاں وچ مکمل کرن دی مت



کراچی توں خیرآباد جان والی مال بردار ٹرین پٹری توں اتر گئی، لکھاں روپے مالیت دا کوئلہ ضائع ہوگیا

حضور اکرم دی پیروی کرن وچ ای مسلماناں دی بھلیائی اے، خاکسار تحریک

اسوہ حسنہ تے عمل کرن وچ اسلامی دنیا کفر دیاں طاقتاں کولوں جان چھڈا سکدی اے

گوجرانوالہ (بیورو رپورٹ) قائد خاکسار تحریک حمیدالدین المشرقی نے آکھیا اے کہ نبی کریمؐ دے حقیقی اسوہ حسنہ تے ای عمل کر کے مسلمان اپنے سارے مسئلیاں توں چھٹکارا پا سکدے نیں تے خاکسار تحریک ایسے سلسلے وچ اپنیاں ذمے واریاں نوں پورا کرن دی جدوجہد جاری رکھے گی۔ اوہ اج ایتھے گوجرانوالہ وچ سیرت النبی کانفرنس نال خطاب کر رہے سن۔ امیر خاکسار تحریک نے آکھیا کہ مسلماناں نوں ہن خوابیدہ زندگی نوں چھڈ کے ای اپنے عمل نوں احکامات الٰہی دی مفصل کتاب قرآن حکیم موجب اپنے آپ نوں ڈھالنا ہووے گا۔ ایہو ای حقیقی اسوہ پیغمبری اے۔ ... اطاعت رسول ہو سکدی اے۔ زبانی جمع خرچ نال نہیں۔ اوہناں نے آکھیا کہ موجودہ حالات ایس امر دے متقاضی نیں کہ مسلمان تیزی نال بدلدی ہوئی جغرافیائی تے سیاسی صورتحال تے صیہونی تے سامراجی طاقتاں دے پنجہ ہیٹھ توں آزادی ... کانفرنس نال پروفیسر محمد امین، محمد سیم انبالوی، امجد علی سالار، عبدالکریم بٹ تے عبدالرزاق بٹ نے وی خطاب کیتا۔

حافظ قاسم ضیاء نوں سنی تحریک وچوں کڈھ دتا گیا

جمہوری نظام دی بقا لئی سرکار تے اپوزیشن وچکار مذاکرات جاری رہنے چاہیدے نیں

بھارت بدلدے ہوئے عالمی حالات دے پیش نظر مذاکرات کرن تے راضی ہویا، عزیزاللہ

جعلسازتے فراڈیے دیاں مجلس عمل گوجرانوالہ دے نائب صدر نال دیاں تصویراں

علی منور جعفری نے اورنگزیب دی جعلسازی تے فراڈ بارے لوکاں نوں دسیا

حضرت محمدؐ نے رنگ و نسل دا امتیاز مکا کے مساوات قائم کیتی

اللہ تعالیٰ نال انسان دا رشتہ گنڈھیا، مجلس عمل گوجرانوالہ دے نائب صدر دا خطاب

کشمیری تے پاکستانی کشمیر دی ونڈ دا فارمولا نہیں منن گے، اظہر اقبال

شہیداں دیاں قربانیاں ضایع نہیں جان گیاں، ایل ایف، پوری قوم دا مسئلا اے

مانگا منڈی وچ بین الاضلاعی تار چور گروہ پھڑیا گیا

بھلیکھا باقی 1

عمر فاروق نے کہیا کہ مسئلہ کشمیر تے عالمی برادری دی توجہ دواری دے موضوع تے منعقدہ سیمینار نوں خطاب کردے ہوئے آکھی۔ اوہناں نے آکھیا کہ ماضی دے بہترین تجربات توں ایہہ گل کھل کے ساہمنے آئی کہ پاکستان تے بھارت ایس قابل نہیں کہ اوہ مسئلہ کشمیر حل کر سکن ایس لئی کسے تیجے فریق دی مداخلت ناگزیر اے تیجے فریق دی مداخلت توں ای ایہہ مسئلہ حل ہو سکدا اے اوہناں نے آکھیا کہ دنیا دے بیشتر ممالک نے دوہاں ملکاں دے درمیان تجارت، زمینی تے فضائی رابطیاں دی بحالی تے کم کیتا لیکن جدوں تک اہم مسئلے کشمیر تے آئے نے اوہناں ایہدے توں نکال ہوئی عمر فاروق نے آکھیا اے کہ جن امریکا دی دوہاں ملکاں تے مذاکرات لئی دباء پاون دے علاوہ ایس سلسلے وچ روڈ میپ دی تیاری تے تجویزاں دتیاں گئیاں ہین جہدے توں ایس گل نوں نظر انداز نہیں کیتا جاسکدا امریکا دے خطے وچ مفادات ہین تے جن اوہ مسئلے دے حل وچ دلچسپی لے رہیا اے سیمینار نوں خطاب کردے ہوئے حریت کانفرنس دے ممبر مین پروفیسر عبدالغنی بٹ نے آکھیا اے پاکستان تے بھارت دے درمیان مذاکرات [illegible] کانفرنس دی شمولیت مذاکراتی عمل دی [illegible] ہوے گا تے اے اوہناں نوں ایس حقیقت [illegible] جاوے ایس مسئلے دے مستقل حل [illegible] بھارت تے پاکستان وچ اوہناں نے آکھیا [illegible] پیدا کر رہے نیں جن ضرورت موجوداں [illegible] حریت قیادت اپنے مشترکہ موقف تے [illegible] اوہناں نے آکھیا کہ بھارتی قیادت نوں جن [illegible] دی مکمل سادہ رویہ اختیار کرنا ہووے گا۔

بھلیکھا باقی 2

نے فرنٹ نال جڑے مجاہداں نے بھارتی فوج تے دتی حملیاں نال ہلہ کیتا۔ اطلاعاں موجب ایہناں حملیاں وچ ادھی درجن توں ودھ فوجی موت تے زخمی ہو گئے۔ ضلع ماہ وچ اوس دے پھاجر پے گی جدوں بھارتی فوج پوسٹ تیز دو گرینیڈ نے گئے جہناں نال چندر جاں جی۔ زخمی ہو گئے سرینگر وچ ایہناں حملیاں گھروں رامگی پر بندہ کرز دے کردے گئے نیں کہ ناگ وچ مجاہداں تے بھارتی فوج وچالے لڑپ وچ ترے مجاہد شہید ہو گئے۔

بھلیکھا باقی 3

[illegible]

بھلیکھا باقی 4

[illegible]

بھلیکھا باقی 10

[illegible]

بھلیکھا باقی 11

[illegible]

بھلیکھا باقی 12

[illegible]

بھلیکھا باقی 13

[illegible]

بھلیکھا باقی 19

[illegible]

بھلیکھا باقی 20

[illegible]

بھلیکھا باقی 21

[illegible]

بھلیکھا باقی 22

[illegible]

بھلیکھا باقی 23

[illegible]

بھلیکھا باقی 28

[illegible]

بھلیکھا باقی 29

[illegible]

بھلیکھا باقی 30

[illegible]

بھلیکھا باقی 31

[illegible]

بھلیکھا باقی 36

[illegible]

بھلیکھا باقی 37

[illegible]

بھلیکھا باقی 38

[illegible]

بھلیکھا باقی 39

[illegible]

بھلیکھا باقی 40

[illegible]

بھلیکھا باقی 41

[illegible]

بھلیکھا باقی 47

[illegible]

بھلیکھا باقی 48

[illegible]

بھلیکھا باقی 49

[illegible]

بھلیکھا باقی 50

[illegible]

بھلیکھا باقی 51

[illegible]

بھلیکھا باقی 52

[illegible]

بھلیکھا باقی 54

[illegible]

بھلیکھا باقی 55

[illegible]

بھلیکھا باقی 56

[illegible]

بھلیکھا باقی 58

[illegible]

بھلیکھا باقی 59

[illegible]

بھلیکھا باقی 60

[illegible]

بھلیکھا باقی 61

[illegible]

بھلیکھا باقی 62

[illegible]

بھلیکھا باقی 63

[illegible]

بھلیکھا باقی 64

[illegible]

بھلیکھا باقی 4

بھلیکھا باقی 5

بھلیکھا باقی 6

بھلیکھا باقی 7

بھلیکھا باقی 8

بھلیکھا باقی 9

بھلیکھا باقی 14

بھلیکھا باقی 15

بھلیکھا باقی 16

بھلیکھا باقی 17

بھلیکھا باقی 18

بھلیکھا باقی 23

بھلیکھا باقی 24

بھلیکھا باقی 25

بھلیکھا باقی 26

بھلیکھا باقی 27

بھلیکھا باقی 32

بھلیکھا باقی 33

بھلیکھا باقی 34

بھلیکھا باقی 35

بھلیکھا باقی 41

بھلیکھا باقی 42

بھلیکھا باقی 43

بھلیکھا باقی 44

بھلیکھا باقی 45

بھلیکھا باقی 46

بھلیکھا باقی 52

بھلیکھا باقی 53

بھلیکھا باقی 65

بھلیکھا باقی 66

بھلیکھا باقی 67

بھلیکھا باقی 57

مولوی دی مسیت وچ بال نال زیادتی پلس نے ملزم پھڑ لیا

احسان دے پیو نے ساتھیاں نال رل کے مولوی نوں پھڑ لیا تے پلس دے حوالے کر دتا پلس نے مقدمہ درج کر لیا

احسان علی مسیت وچ پڑھن جاندا سی پر وقوعہ والے دیہاڑے اوہ گھر نہ آیا جدوں گھر والے مسیتی گئے تے رو رہیا سی

بورے والا (اپنے پترکاراں) تبلیغی جماعت دے نال آئے ہوئے مولوی نے جنسی بھیڑیے دا روپ دھار کر کمسن بچے نوں نوچ ڈالیا پلس نے بااثر شخصیات دی طرفوں دباء دے باوجود ملزم دے خلاف مقدمہ درج کر لیا اے۔ تفصیلات دے مطابق غلام محمد کالونی دے رہائشی محمد

باقی نمبر 39 صفحہ 5 تے

کشمیر دی ونڈ دیاں سازشاں نکام بنا دیاں جان گے

کنٹرول لائن نوں مستقل سرحد نہیں بنن دیاں گے، مشرف سرکار کجھ وی کر سکدی اے، فرید پراچا

کوئی وی کشمیریاں نوں اپنے دیس وطن توں نہیں ڈک سکدا قومی کشمیر کانفرنس توں مقررین دا خطاب

مظفر آباد (این این آئی) متحدہ مجلس عمل دے مرکزی تے قومی اسمبلی دے رکن فرید احمد پراچہ نے آکھیا اے کہ پاکستانی عوام کشمیر دی ونڈ دی کوئی وی سازش کامیاب نہیں ہون دتی جاوے گی۔ متحدہ مجلس عمل لائن آف کنٹرول نوں مستقل سرحد قطعاً نہیں بنن دیاں گے اوہ پچھلے دیہاڑ دارالحکومت مظفر آباد وچ اسلامی جمعیت طلبہ جموں و کشمیر دے زیر اہتمام قومی کشمیر کانفرنس نال خطاب کر

باقی نمبر 15 صفحہ 5 تے

سمندری حداں دی راکھی لئی پاک بحریہ نوں وڈا مالی بھار چکنا پے رہیا اے، شاہد کریم اللہ

بھارت ولوں پاکستان نوں گل بات دی دعوت پاکستان دی پالیسی دے مطابق اے، گوادر منصوبے نال وچکارلی ایشیائی ریاستاں نال وپار ودھے گا

علاقے دیاں وڈیاں قوتاں ساڈے مفاداں نال ٹکرا رہیاں نیں اپنے مفاداں دی راکھی لئی سانوں پالیسی وچ تبدیلی کرنی پے گی

لہور (اپنے پترکاراں) پاک بحریہ دے سربراہ ایڈمرل شاہد کریم اللہ نے آکھیا اے کہ سمندری حداں دی راکھی لئی پاکستان تے بھارت نوں چوکھی اقتصادی بھار برداشت کرنا پیندا اے بھارت ولوں گل بات دی گل پاکستان دی واضح پالیسی دے عین مطابق اے مسئلہ کشمیر دے حل نال دوہاں ملکاں دی بہتری ہووے گی۔ منگل نوں جتھے پاکستان نیوی وار کالج وچ 32ویں پی ایف ایس سٹاف کورس دی کانووکیشن تقریب نال خطاب کر دیاں

باقی نمبر 12 صفحہ 5 تے

جمالی نے کشمیریاں دی اخلاقی، سفارتی مدد دا پک کرایا، مسلم کانفرنس برطانیا

کشمیر دے حوالے نال پاکستان اپنے موقف تے قائم اے کشمیریاں دی مرضی نال مسئلا نبیڑن دا ارادہ کیتا اے

سلاؤ (آن لائن) مسلم کانفرنس برطانیا دے صدر محمود ریاض نے آکھیا اے کہ پاکستان سرکار دی کشمیر پالیسی دو ٹوک تے اگھڑویں اے تے وزیر اعظم پاکستان میر ظفر اللہ خان جمالی نے اوہناں نوں اپنی ملاقات دوران پک کرایا اے کہ پاکستان کشمیریاں دی جائز اخلاقی سیاسی تے سفارتی مدد کرن دے موقف تے قائم اے مسئلا کشمیر کشمیریاں دی مرضی موجب نبیڑن دا ارادہ کیتا ہویا اے دوہرا پاکستان توں پرتن تے سلاؤ وچ اک استقبالیہ تقریب نال خطاب کردے ہوئے اوہناں آکھیا کہ اوہناں نے

باقی نمبر 16 صفحہ 5 تے

ایل کے ایڈوانی 8 جون نوں امریکا دا دورہ کرن گے

نویں دلی (مانیٹرنگ ڈیسک) بھارتی نائب وزیر اعظم ایل کے ایڈوانی 8 جون توں امریکا دا دورہ شروع کرن گے۔ بھارتی ذریعاں موجب ایڈوانی اپنے دورہ

باقی نمبر 27 صفحہ 5 تے

اسرائیلی فوج نے پر بتی غزا دا قصبا بیت حنون خالی کر دتا

ہیرون نے فلسطینی راکٹاں حملے مگروں اسرائیلی فوج نے ایس علاقے تے قبضا کر لیا سی

غزہ (مانیٹرنگ ڈیسک) اسرائیلی فوج شمالی غزہ دے قصبے بیت حنون توں واپس چلی گئی اے۔ فلسطینی سکیورٹی حکام موجب پچھلے ہفتے اسرائیل دے علاقے نال جنوبی اسرائیل تے راکٹاں نال حملہ کیتا گیا سی جس مگروں اسرائیلی فوج نے ایس علاقے تے قبضا کر لیا سی اک ہفتے دے قبضے مگروں اسرائیلی فوج نے ایس علاقے نوں خالی کر دتا اے اسرائیلی فوج نے علاقے وچ پرتشدد کارروائیاں دوران 25 فلسطینیاں نوں فائرنگ کر کے زخمی وی کیتا۔

پر بتی کوریا بحران دے بدلے اقتصادی تعاون دار سک نہیں لے سکدا

آس اے کہ ایٹمی بحران سنگین نہیں ہووے گا دکھنی کوریا دا نائب خزانا وزیر

سیول (مانیٹرنگ ڈیسک) جنوبی کوریا نے شمالی کوریا نوں خبردار کیتا اے کہ ایس نے اپنے ایٹمی بحران نوں حل نہ کیتا تے اوہ عین الکوریائی اقتصادی حل ورتن نال حاصل ہون والے فیدے توں محروم ہو جاوے گا۔ ایہہ گل جنوبی کوریا دے نائب وزیر خزانہ کم کوانگ ہیلم نے جتھے اپنے اک بیان وچ آکھی اوہناں نے آکھیا کہ پیانگ یانگ وچ شمالی کوریا دے مختلف منصوبیاں دی تکمیل دے حوالے نال

باقی نمبر 17 صفحہ 5 تے

ترکی وچ بمب دھماکا 1 بندہ مویا

انقرہ (مانیٹرنگ ڈیسک) ترکی وچ زبردست دھماکے پاروں 1 بندہ مویا تے اک زخمی ہو گیا پلس بندوبستیاں موجب ایہہ دھماکا دارالحکومت انقرہ وچ واقع اک کیفے وچ ہویا دھماکے نال عمارت نوں ڈاڈھا نقصان اپڑیا تاہم حتمی طور تے دھماکے دی وجوہات معلوم نہیں ہو سکی۔

"پاک بھارت تعلقات" مسلم لیگ (ق) دے پربندھ ہیٹھ اہم سیمینار کل ہووے گا

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان مسلم لیگ (ق) دے پربندھ ہیٹھ پاک بھارت تعلقات دے حوالے نال اہم قومی سیمینار کل جتھے مسلم لیگ (ق) دے سینٹرل

باقی نمبر 25 صفحہ 5 تے

آزاد کشمیر اسمبلی وچ کشمیر کمیٹی دے قیام دا مقصد صرف ذاتی مفادات دا تحفظ اے، پیپلز پارٹی

مظفر آباد (بیورو رپورٹ) پاکستان پیپلز پارٹی آزاد کشمیر نے قانون ساز اسمبلی وچ کشمیر کمیٹی دے قیام دی ڈاڈھی مذمت کردے ہوئے اوس نوں صرف مفادات تے مالی معاونت دا حصول قرار دتا اے پارٹی ترجمان نے آکھیا

باقی نمبر 29 صفحہ 5 تے

یورپی یونین مسئلا کشمیر حل کران لئی اپنا کردار ادا کرے، جیمز ایلس

کشمیریاں نوں شامل کیتے بنا گل بات دا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا، سردار قیوم

لاہور تے آگرہ وچ ہون والی گل بات کوئی نتیجہ ایس لئی نہ نکلیا کہ اوہدے وچ کشمیریاں نوں شامل نہیں سی کیتا گیا

مجاہداں دیاں سرگرمیاں نوں جے بھارت سرکار دے 8 لکھ فوجی نہیں ڈک سکے تے پاکستانی پنجاہ ہزار فوجی کیویں ڈک سکدے نیں

راولپنڈی (این این آئی) کشمیریاں دی رلت بنا گل بات دا کوئی نتیجا نہیں نکلے گا کشمیریاں تے کوئی حل زبردستی مسلط نہیں کیتا جا سکدا دہشت گردی تے دراندازی دے الزاماں نال ماحول وی گندا ہو رہیا اے ایہہ گلاں آزاد

باقی نمبر 13 صفحہ 5 تے

کشمیری چناب فارمولا من دا سوچ وی نہیں سکدے، عبدالرزاق

کوئی وی ماں دا لال کشمیر نوں تقسیم نہیں کر سکدا، کنٹرول لائن نوں سرحد مناں گے

مظفر آباد (این این آئی) ریاست جموں و کشمیر دے معروف ترقی پسند دانشور تے قوم پرست آگو تے جموں و کشمیر پیپلز عوامی پارٹی دے مرکزی صدر پروفیسر عبدالرزاق خان خلیق نے کشمیر دی ونڈ دے چناب فارمولے نوں رد کر دیاں ہویاں آکھیا اے کہ مادر وطن نوں تقسیم کرن دی

باقی نمبر 18 صفحہ 5 تے

چین کوئلے دیاں کاناں وچ حادثے 58 مرے

شانگ ژی (مانیٹرنگ ڈیسک) چین دے شمالی صوبیاں وچ کوئلے دیاں کاناں وچ دو الگ الگ حادثیاں وچ 58 کان کن مر گئے سرکاری بندوبستیاں موجب پہلا حادثہ چین دے شمالی صوبے شانگ ژی وچ کوئلے دی

انٹرنیشنل فوجی گشت دوران پوزیشن سنبھالے بیٹھے

عراق وچ ایٹمی مواد محفوظ ...

انٹرویو دین توں گل کرن دوران پوزیشن سنبھالے بیٹھا اے

عراق وچ ایٹمی مواد محفوظ ہتھاں وچ اے، امریکی سفیر

بغداد وچ یورینیم تے تابکاری مواد چوری ہون دیاں اطلاعواں نیں ایٹمی ہتھیاراں دی تیاری فیر توں شروع ہو سکدی اے البرادی

نیویارک (مانیٹرنگ ڈیسک) اقوام متحدہ وچ امریکی سفیر نے دعوا کیتا اے کہ عراق وچ ایٹمی مواد محفوظ ہتھاں وچ اے۔ جدوں کہ ایٹمی توانائی ایجنسی دے ... عراق دی ایٹمی تنصیباں توں تابکاری مواد چوری ہون دی اطلاع ملی اے ...

باقی نمبر 22 صفحہ 5 تے

اسلام آباد وچ ٹریفک حادثہ 3 موتاں 15 پھٹڑ

ٹویوٹا ہائی ایس نمبر آر آئی آر 9688 لہور ہائی وے دے اک ٹاہر پاٹن پاروں حادثے دا شکار 3 دی حالت خراب

اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) تھانہ سہالہ دی حدود وچ اک ٹریفک دے ہولناک حادثے وچ تن افراد جاں بحق تے 15 پھٹڑ ہو گئے جنہاں چوں تن دی حالت تشویشناک اے۔ تفصیلات دے مطابق گزشتہ روز ٹویوٹا ہائی ایس نمبر آر آئی 9688 اسلام آباد ایوب مارکیٹ دی طرف آ رہیا سی کہ لہور ہائی وے دے نیڑے آڑی سیداں وچ ٹاہر پاٹن دے کارن گڈی ... وچ جا ڈگی جدے توں اوس ...

باقی نمبر 27 صفحہ 5 تے

یورپی یونین مسئلہ کشمیر حل کران لئی اپنا کردار ادا کرے، بجھو ایلس

برسلز (این این آئی) یورپی یونین پارلیمنٹ وچ مسئلہ کشمیر اک مرتبہ فیر بھرپور انداز وچ چکیا گیا اے تے ایہہ مطالبہ کیتا گیا اے کہ بھارتی فوج ولوں ہون والی بین الاقوامی ... صورتحال وچ دنیا وچ امن لئی ...

باقی نمبر 30 صفحہ 5 تے

عید میلادالنبیؐ دے آؤندے پروگرام حافظ نصیر احمد قادری دی اگوائی وچ ہون گے

لہور (پ ر) مرکزی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ رحمس آباد سکیم نمبر دو شاہدرہ دی انتظامیہ کمیٹی دے تحت عید میلادالنبیؐ دیاں تقریباں دے آؤندے پروگرام حافظ نصیر احمد قادری دی اگوائی وچ ہون گے۔ 21 مئی لالہ زار کالونی بر مکان ...

باقی نمبر 38 صفحہ 5 تے

پنجاب پٹرولیم کمپنی دے دفتر وچ ڈاکہ

ڈاکو تن لکھ نقدی تے چار موبائل سیٹ کھو کے لے گئے

ڈاکے دی واردات دی اطلاع سن کے پوری مارکیٹ بند ہو گئی تے دکانداراں نے وکھالے کیتے، پلس نے مقدمہ درج کر لیا

لہور (پ ر) بادامی باغ وچ واقع پنجاب پٹرولیم لمیٹڈ وچ ڈاکہ۔ تفصیلات دے مطابق گزشتہ روز لہور دی سبھ توں وڈی ٹیکس ادا کرن والی کمپنی پنجاب پٹرولیم لمیٹڈ دے دفتر واقع بادامی باغ وچ چار مسلح افراد دی لٹ مار۔ ایس توں قبل مالکان نوں اکثر و بیشتر فون تے جان توں مارن تے اغوا دی دھمکیاں ملدیاں رہندیاں سن۔ جدی اطلاع پلس دے اعلیٰ حکام نوں دتی گئی مگر کوئی مناسب انتظام نہ ہون دی وجہ توں گزشتہ روز چار ڈاکو تفنگ اسلحہ توں لیس ...

باقی نمبر 14 صفحہ 5 تے

نرسنگ دے شعبے وچ انقلابی تبدیلیاں کیتیاں جا رہیاں نیں

جنرل تے ٹیچنگ شعبے ولکھرے کردے جان گے، اپ گریڈنگ وی کیتی جاوے گی، وزیر صحت طاہر علی

لہور (اپنے پترکاراں) نرساں نوں باعزت تے دے وار ملازمت فراہم کرن لئی کیڈر نوں اپ گریڈ کیتا جا رہیا اے۔ ایہناں خیالات دا اظہار صوبائی وزیر صحت ڈاکٹر طاہر علی جاوید نے پریس کانفرنس توں خطاب کردے ہوئے کیتا۔ اوہناں نے دسیا کہ پاکستان وچ پہلی وار ایس شعبہ ...

باقی نمبر 24 صفحہ 5 تے

کنٹرول لائن نوں مستقل سرحد نہیں مناں گے، فریدہ بہن

سیاسی شعبدے باز شہیداںؒ دے مقدس ہوئے سیاسی عمل اسارن توں گریز کرن

سری نگر (آن لائن) کل جماعتی حریت کانفرنس دی آگو تے جموں و کشمیر ماس موومنٹ دی آگو فریدہ بہن جی نے آکھیا اے کہ کشمیری لوکاں دی لہو رنگ تحریک تقسیم کشمیر یاں موجودہ کنٹرول لائن نوں مستقل سرحد منن لئی نہیں سگوں مسئلہ جگت اصولاں ہیٹھ اک کروڑ تریہہ لکھ انساناں دی تے اوہناں دی اگلیاں نسلاں دے سیاسی بھلک تے حق خود ارادیت دا مسئلا اے۔ پترکاراں نال گل بات کردے ...

باقی نمبر 21 صفحہ 5 تے

سیالکوٹ، پلس دا کمانڈو ایکشن، اسلحہ سمگل کرن دی کوشش نکام

ملزماں کولوں 24 پستول 3 پمپ ایکشن تے دوجا اسلحہ پھڑیا گیا ڈی ایس پی سٹی سعید گوندل دی نگرانی وچ کاروائی

پھڑ یکچن والے ٹولے دا سرغنہ اک پلس اہلکار اے، اسلحہ پشور توں سیالکوٹ لیایا جا رہیا سی

سیالکوٹ (بیورو رپورٹ) ڈسٹرکٹ پلس آفیسر سیالکوٹ امجد جاوید سلیمی ڈی ایس پی سٹی سعید مغل دی نگرانی وچ تھانہ حاجی پورہ پلس نے ناجائز اسلحہ سمگل کرن دی اک ...

باقی نمبر 28 صفحہ 5 تے

دو درندیاں نے مٹیار دی پت رول دتی پلس نے مقدمہ درج کر لیا

ملزم خالد مبو تے اصغر مبو نے بندوق دے زور تے عاشق دے گھر وڑ کے اوہدی دھی یاسمین دی پت رولدی تے نس گئے

چونگی (اپنے پترکاراں) چونگی دے نیڑے پنڈ مظفرائے کلاں وچ یاسمین بنت محمد عاشق نال خالد مبو تے اصغر مبو نے زنا بالجبر کیتا ویروے موجب یاسمین دے بھرا محمد علی عرف یاسین نے دسیا کہ اوہ اپنے ماں پیو نال ملیحدہ اپنے بالاں نال ستا ہویا سی کہ میرا پیو حویلی مویشیاں وچ ستا ہویا سی تے میری ماں کسے دے چند گھنٹی ہوئی سی ساڈے گھر وچ میری بہن تے میرا انکا بھرا اکلے ہوئے سن

باقی نمبر 37 صفحہ 5 تے

پبلشر مدثر اقبال بٹ نے ریحان بلال پرنٹنگ پریس سٹی ٹاور رائل پارک توں چھپا کے 41 پیلس مارکیٹ بیڈن روڈ لہور توں توریا

فون 7231916 7351187 فیکس 7243194

چیف ایگزیکٹو	مدثر اقبال بٹ
چیف ایڈیٹر	حافظ ریحان بٹ
ایڈیٹر	محمود ارشد جوئیہ
ڈپٹی ایڈیٹر	احمد شہباز
ایسوسی ایٹ ایڈیٹر	زبیر احسان
مینجنگ ایڈیٹر	میاں محمد ریاض بٹالہ
اسلام آباد فون	051-4419706
گوجرانوالہ فون	711777 فیکس 842343

شانگلہ زئی (مانیٹرنگ ڈیسک) چین دے شمالی حصیاں وچ کوئلے دیاں کاناں وچ دو وکھ وکھ حادثیاں وچ 58 کان کن موئے سرکاری بندو بستیاں موجب پہلا حادثہ چین دے مشرقی صوبے شانگلہ زئی وچ کوئلے دی ...

باقی نمبر 26 صفحہ 5 تے

عمرت وچ تباہ ہون والے ٹینک تے پینٹ کیتا گیا اے

حجرہ شاہ مقیم وچ ڈکیتیاں، لکھاں دا سامان تے نقدی لٹی گئی

... ڈکیتی دوران امین دے گھروں ڈاکو ساڈھے تن لکھ دی نقدی لے گئے

حجرہ شاہ مقیم (این این آئی) حجرہ شاہ مقیم وچ ڈاکواں نے ڈکیتیاں دوران طلائی زیور لکھاں روپے دا قیمتی سامان تے لکھاں روپے دی نقدی لٹ لئی۔ ویروے موجب نیڑے دے پنڈ گھوڑ دار باشی محمد امین اپنے گھر وچ ستا ہویا سی کہ ڈاکواں نے اہل خانہ نوں یرغمال بنا کے ...

باقی نمبر 20 صفحہ 5 تے

لندن، بمب پروف عدالت وچ القاعدہ کارکناں خلاف سماعت

زیر زمین عدالت وچ خطرناک ملزماں خلاف مقدمیاں دی سماعت کیتی جاندی اے

لندن (مانیٹرنگ ڈیسک) برطانیہ دے دارالحکومت لندن وچ پہلی وار زیر زمین بمب پروف عدالت وچ سماعت ہوئی جدے دوران ملزماں نوں بلٹ پروف کٹہریاں وچ پیش کیتا گیا۔ تفصیلات دے مطابق لندن وچ انتہائی خطرناک ملزماں لئی خصوصی طور تے بنائی گئی زیر زمین بمب ...

باقی نمبر 19 صفحہ 5 تے

WEEKLY
NAWA-E-ARIF
ARIFWALA

ہفت روزہ

پاکستان میں سب سے زیادہ تعداد میں شائع ہونے والا ہفت روزہ

ہماری آواز۔ سچ کی آواز

بانی: چوہدری محمد اختر

چیف ایڈیٹر حاجی محمد اکرم چوہدری

نوائے عارف

ایڈیٹر: لطیف الرحمن

عارف والا۔ پاکستان

Reg: M No. 267/09

جلد		صفحات	قیمت	شمارہ
01	18 تا 24 مئی 2009، بروز پیر Ph#0457-831709-Fax 0457-831923-Email- NAWAEARIF@GMAIL.COM	04	05	40

عوامی ملکیت پر شب خون مارنے کی اجازت نہیں دی جائے گی

امجد علی خان
رانا عبدالحفیظ

صاحب ثروت تحصیل ناظم کے ہاتھوں عوامی امنگوں کا خون اور اقرباپروری نہ صرف باعث ندامت بلکہ قابل مذمت ہے عارفوالا کی غیور عوام منتخب نمائندوں سے پائی پائی کا حساب لے گی

چند دنوں میں ایک بہت بڑا احتجاجی جلسہ منعقد کریں گے جس میں ٹی ایم اے میں ہونیوالی دیگر کرپشن کے انکشافات منظر عام پر لائے جائیں گے، نوائے عارف سے بات چیت

عارفوالا (تحصیل رپورٹر) عوامی ملکیت پر شب خون مارنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ عارفوالا کی غیور عوام منتخب نمائندوں سے پائی پائی کا حساب لے گی۔ ان خیالات کا اظہار عارفوالا ویلفیئر سوسائٹی کے سیکرٹری اور معروف سیاسی سماجی کارکن امجد علی خان اور ہیومن رائٹس کے جنرل سیکرٹری رانا عبدالحفیظ ایڈووکیٹ نے یونین آف جرنلسٹس سے گفتگو اور نوائے عارف کو انٹرویو دیتے

بقیہ نمبر 12

نیویارک: صدر آصف علی زرداری سے فرانسیسی وزیر خارجہ برنارڈ کوشر ملاقات کر رہے ہیں۔

کلرکوں کیساتھ سوتیلوں جیسا سلوک بند کیا جائے: نذر حسین کورائی

حکومت طالبانائزیشن کو روکنا چاہتی ہے تو بیروزگاری کا خاتمہ کیا جائے

مطالبات پورے نہ ہوئے تو پارلیمنٹ کا گھیراؤ کریں گے، رہنما آل پاکپتن کلرکس ایسوسی ایشن

پاکپتن (ڈسٹرکٹ رپورٹر) نذر حسین کورائی نے کہا ہمیں 300 روپے میڈیکل الاؤنس دیا جائے ہاؤس ریکویزیشن دیا جائے کم از کم 4500 روپے درجہ چہارم کو دیا

بقیہ نمبر 13

شہباز شریف کی خدمات بے مثال ہیں: اسلم آرائیں

وزیراعلیٰ پنجاب نے ہمیشہ غریب عوام کی دادرسی کی مسلم لیگی کارکن کا بیان

لاہور (ساجد حسین سے) پاکستان مسلم لیگ کے سرگرم کارکن میاں محمد اسلم آرائیں نے کہا ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب شہباز شریف عوامی امنگوں کے ترجمان ہیں۔

بقیہ نمبر 14

پاک افغان ٹریڈ ٹرانزٹ معاہدہ میں بھارت شامل نہیں: شاہ محمود

معاہدہ افغانستان، تاجکستان اور کرغزستان کیساتھ ہوا، پاکستان کو ایک ہزار میگاواٹ بجلی ملے گی

لاہور (مانیٹرنگ ڈیسک، این این آئی) وزیرخارجہ شاہ

بقیہ نمبر 15

عوام کو جھوٹی درخواستوں اور گواہیوں سے پرہیز کرنا چاہیئے: میاں ذوالفقار

چک بیدی میں کسی پولیس والے نے گندم کی بھرائی کیلئے بوریاں نہیں چھینی، ڈی پی او کا کھلی کچہری سے خطاب

کھلی کچہری میں موجود لوگوں نے ایس ایچ او چک بیدی طاہر وحید جٹ کی جرائم کے خلاف شاندار کارکردگی کی تعریف کی

پاکپتن (سٹی رپورٹر) ہمیں جھوٹی درخواستیں، جھوٹی گواہیاں اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرنا چاہیے اس سے نہ صرف پولیس کا وقت ضائع ہو رہا ہے بلکہ لوگ بھی اپنا وقت ضائع کرتے ہیں یہ بات ڈی پی او پاکپتن صابر احمد

بقیہ نمبر 1

ایپکا ملازمین کی تنخواہوں میں 100 فیصد اضافہ کا مطالبہ

صدر عبدالغنی وگر کی قیادت میں ملازمین کی احتجاجی ریلی، مطالبات کے حق میں نعرے بازی

پاکپتن (سٹی رپورٹر) بڑھتی ہوئی کمر توڑ مہنگائی اور

بقیہ نمبر 1

انجمن تاجران عارفوالا کی جانب سے سوات متاثرین کیلئے امداد روانہ

اپنی مذہبی روایات کے پیش نظر ہمیں اپنے متاثرہ بھائیوں کی اخلاقی اور مالی امداد بھرپور طریقے سے کرنی چاہیے: محمد حسین حسینی

عارفوالا (ساجد محمود شیخ سے) سوات متاثرین کی ضروریات زندگی کیلئے امداد روانہ، انجمن تاجران عارفوالا نے اشیاء خورونوش پر مشتمل ٹرک سوات متاثرین کو روانہ کر دیئے ہیں۔ محمد حسین حسینی نے چیف ایڈیٹر نوائے عارف سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ سوات میں بے

بقیہ نمبر 20

امریکہ میں پاکستان کے وزراء کی غیر اخلاقی سرگرمیاں

بھارتی حسیناؤں کے مجرے میں ہزاروں ڈالر نچھاور، نائٹ کلب میں بھی جا پہنچے

بروکلین میں وزراء کے اور ایک عریاں نائٹ کلب میں انکی موجودگی کا بھی نوٹس لیا گیا، صدر نے متعلقہ حکام سے تفصیلی رپورٹ مانگ لی

صدر نے وزراء کے بارے میں خبروں کا سختی سے نوٹس لے لیا، مجرے میں وزراء کی شرکت، نائٹ کلب میں وزیر کی موجودگی اور تلخ کلامی پر برہم

نیویارک (آن لائن) صدر آصف علی زرداری نے اپنے بعض وزراء کی سرگرمیوں کا نوٹس لیتے ہوئے متعلقہ حکام سے تفصیلات طلب کر لی ہیں۔ انتہائی قابل اعتماد ذرائع کے مطابق صدر مملکت نے مین ہٹن کے ایک

بقیہ نمبر 21

پاکستان کچھ فوج بھارتی سرحد سے افغان بارڈر پر لے گیا، بھارت کا دعویٰ

ضروری نہیں بھارت بھی پاکستانی حد سے فوج کم کردے، پاکستان کا اپنا یکطرفہ فیصلہ ہے

نئی دہلی (پی این آئی) بھارت نے کہا ہے کہ پاکستان نے اپنی فوج مشرقی سرحد سے مغربی سرحد پر منتقل کر دی ہے۔ نئی دہلی میں اعلیٰ بھارتی حکام نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر مقامی اخبار کو بتایا کہ بھارتی سرحد پر پاکستانی فوج کی تعداد میں کمی کی گئی ہے تاہم اب بھی فوج

بقیہ نمبر 22

چیف آف آرمی سٹاف جنرل اشفاق پرویز کیانی دورہ سوات کے دوران جوانوں سے ہاتھ ملا رہے ہیں۔

پرچی جوا کا دھندا کرنے والا ملزم گرفتار

پاکپتن (سٹی رپورٹر) پرچی جوا کا دھندا کرنے والے بابا فرید چوک کے ملزم علی رضا کو پولیس سٹی نے گرفتار کر کے اس کے قبضہ سے 2040 روپے جوائے کی رقم برآمد کر لی۔ پولیس نے مقدمہ درج کر لیا ہے۔

وفاقی کابینہ میں شامل ہوں، نواز شریف
سعودی عرب، امریکہ اور برطانیہ کا دباؤ

اسلام آباد (پی این آئی) دوست ممالک کے ذرائع کے مطابق مسلم لیگ کے قائد میاں نواز شریف پر وفاقی کابینہ میں شمولیت کیلئے دوست ممالک جن میں سعودی عرب، امریکہ اور برطانیہ شامل ہیں کی طرف سے سخت دباؤ ہے۔ ذرائع کے مطابق یہ دوست ممالک سمجھتے ہیں کہ پاکستان کی سیاسی قیادت کو متحد ہو کر دہشت گردی کا مقابلہ

بقیہ نمبر 23

میاں نوید طارق نے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے عوامی حقوق پر ڈاکہ اور اقرباء پروری کی انتہا کر دی

تحصیل ناظم کی گھناؤنی بندر بانٹ

کروڑوں روپے مالیتی دکانیں کوڑیوں کے بھاؤ چہیتوں کو مختص کریں

عارفوالا کے معروف علاقوں میں ٹی ایم کے آمدن میں اضافہ کرنے کی آڑ لیتے ہوئے کمرشل اراضی معمولی رقم کے عوض چہیتوں کو تمام قانونی و اخلاقی ضابطے پس پشت ڈالتے ہوئے مختص کی گئی

مفادات کی بہتی ہوئی گنگا سے چہیتے صحافیوں کے علاوہ بعض نائب ناظمین اور مخصوص کونسلروں نے بھی اشنان کیا، وزیراعلیٰ پنجاب اور چیف جسٹس فوری نوٹس لیں، عوامی و سماجی حلقوں کو مطالبہ

عارفوالا (تحصیل رپورٹر) تحصیل ناظم عارفوالا کی بندر بانٹ کروڑوں روپے مالیت کی دکانیں کوڑیوں کے بھاؤ چہیتوں کو مختص کر دیں کرایہ کے نام پر تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کو بھاری نقصان، اعلیٰ حکام نوٹس لیں اور خزانہ سرکار کو نقصان پہنچانے والے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ عوامی سماجی حلقوں کا مطالبہ۔ تفصیلات کے مطابق تحصیل ناظم عارفوالا میاں نوید طارق نے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے اقرباپروری کی انتہا کر دی۔ عارفوالا شہر کے معروف علاقوں میں ٹی ایم اے کی آمدن میں اضافہ کرنے کی آڑ لیتے ہوئے

بقیہ نمبر 3

شفیق میڈیسن پوائنٹ کے افتتاح کے موقع پر ایڈیٹر نوائے عارف میاں محمد لطیف و دیگر دعائے خیر کر رہے ہیں

گندم کے پیداواری مقابلوں کے نتائج مکمل کرلیے گئے: زکریا شاہ

ڈاکوؤں نے چک کالا کے ڈسٹری بیوٹر کو 4 لاکھ سے محروم کر دیا

رات 9 بجے کار سوار 5 افراد ڈسٹری بیوٹر عبدالمجید کے ڈپو پر گاہک بن کر آئے تھے

گن پوائنٹ پر ڈپو میں موجود نقدی اور ملازمین سے موبائل فون لے اڑے۔ پولیس مصروف تفتیش ہے

دیرینہ دشمنی کی بنا پر خاتون قتل، اہل علاقہ کا احتجاج

8 سالہ بچی بھائی گرفتار کرنے سے انکار

دیرینہ دشمنی کی بنا پر خاتون قتل، اہل علاقہ کا احتجاج

پولیس کا ملزم بیٹی بھائی گرفتار کرنے سے انکار

نواحی گاؤں 52 ایس پی میں محمد سرور ساتھیوں نے ایس آئی رانا سعید کی ایماء پر عرشاں بی بی کو قتل کیا

رانا سعید سمیت تمام ملزموں کو جلد گرفتار کرلیا جائے گا، ڈی ایس پی عارفوالا معین اشرف کی مظاہرین کو یقین دہانی

پاکپتن (شیخ منیر احمد سے) دیرینہ دشمنی پر مسلح افراد نے سب انسپکٹر کے ساتھ ساز باز ہو کر خاتون قتل کردی۔ اہل علاقہ کا احتجاج مرکزی شاہراہ بند کردی۔ تفصیلات کے مطابق نواحی گاؤں 52 ایس پی میں محمد سرور، عمران، محمد ریاض، عبدالحق، سرفراز شفیق وغیرہ نے تھانہ صدر پاکپتن کے ایس آئی رانا سعید احمد کے ایماء پر خاتون عرشاں بی بی زوجہ سید محمد مرحوم کو دیرینہ دشمنی پر قتل کردیا پولیس تھانہ صدر عارفوالا نے ملزمان محمد سرور، ریاض، سرفراز، محمد عمران کو

بقیہ نمبر 4

گندم کے پیداواری مقابلوں کے نتائج مکمل کرلیے گئے: زکریا شاہ

مقابلوں میں 6 زرعی مراکز کی سطح پر کل 60 پلاٹ منتخب کیے گئے اور کمیٹی کی نگرانی میں گندم کی کٹائی کرائی گئی

فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کا رجحان کاشتکاروں کی طرف سے جدید ٹیکنالوجی کے باعث ممکن ہوا، ای ڈی او زراعت

پاکپتن (شیخ منیر احمد سے) ایگریکلچر ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت سید محمد زکریا شاہ نے کہا ہے کہ ضلع پاکپتن میں گندم کے پیداواری مقابلوں کے نتائج مکمل کرلیے گئے ہیں ان مقابلوں میں ضلع کے چھ زرعی مراکز کی سطح پر کل 60 پلاٹ منتخب کیے گئے اور کمیٹی کی نگرانی میں گندم کی کٹائی مکمل کرائی گئی گندم کے پیداواری مقابلوں کیلئے صوبائی حکومت کے طے کردہ طریقہ کار کے مطابق ان مقابلوں میں گوبند پور پاکپتن تحصیل کے کاشتکار راؤ علی شان کی فی ایکڑ پیداوار 79.53 من، چک الوروی

بقیہ نمبر 24

شوکت عزیز پر خودکش حملہ کے تینوں ملزم بری، اسلحہ رکھنے پر سزا

خصوصی عدالت نے ٹھوس شواہد نہ ملنے پر عثمان، امتیاز اور نذیر کو بیگناہ قرار دیدیا

گرفتاری پر ناجائز اسلحہ برآمد ہونے پر ایک ایک سال قید، 15,15 ہزار جرمانہ کا حکم

راولپنڈی (نیوز رپورٹر) سابق وزیراعظم شوکت عزیز پر فتح جنگ کے قریب انتخابی مہم کے دوران خودکش حملہ کے الزام میں گرفتار مزید 3 ملزمان کے خلاف ٹھوس شواہد نہ ہونے پر عدالت نے انہیں بری کر دیا ہے۔ استغاثہ کے مطابق ... شوکت عزیز پر خودکش حملے کی سازش اور ملزمان کو سہولت فراہم کرنے کے الزامات سے جبکہ ملزمان سے گرفتاری کے وقت اسلحہ بھی برآمد ہوا تھا۔ گزشتہ روز انسداد دہشت گردی راولپنڈی ڈویژن کی خصوصی عدالت کے جج علی محمد کھوسہ

بقیہ نمبر 25

ڈاکوؤں نے پیپلی کولا کے ڈسٹری بیوٹر کو 4 لاکھ سے محروم کردیا

رات 9 بجے کار سوار 5 افراد ڈسٹری بیوٹر عبدالمجید کے ڈپو پر گاہک بن کر آئے تھے

گن پوائنٹ پر ڈپو میں موجود نقدی اور ملازمین سے موبائل فون لے اڑے، پولیس مصروف تفتیش ہے

عارفوالا (تحصیل رپورٹر) پانچ مسلح ڈاکوؤں نے پیپسی کولا کے ڈسٹری بیوٹر کو چار لاکھ روپے سے محروم کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق رات 9 بجے کے قریب نوزی کار پر آتشیں اسلحہ سے مسلح پانچ ڈاکو پیپسی کولا کے ڈسٹری بیوٹر عبدالمجید کے ڈپو پر گاہک بن کر آئے اور پیپسی کا کریٹ

بقیہ نمبر 16

اسلام آباد: وومن فیشن کے زیر اہتمام یونیشن کے مقابلے میں شریک ماڈلز کا گروپ فوٹو۔

ضلعی انتظامیہ اور انجمن آڑھتیاں کی طرف سے متاثرین سوات کیلئے امداد

آٹا، دالیں، چاول، چینی، گھی، چائے کی پتی و دیگر امدادی سامان پر مشتمل 5 ٹرک روانہ کیے گئے

ڈی سی او میاں ذوالفقار نے امدادی سامان فراہم کرنے پر تاجر برادری کا شکریہ ادا کیا

پاکپتن (سٹی رپورٹر) خادم اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کی ہدایت پر متاثرین سوات کیلئے ضلعی انتظامیہ پاکپتن اور انجمن آڑھتیاں کی طرف سے میاں ذوالفقار احمد ڈی سی او پاکپتن نے امدادی اشیاء پر مشتمل پانچ ٹرک روانہ کیے۔ امدادی سامان میں آٹا، دالیں،

بقیہ نمبر 17

جج چیمبرز میں بیٹھنے کے بجائے عدالتوں میں بیٹھا کریں: چیف جسٹس خواجہ شریف

عدل کی کرسی پر بیٹھ کر کام نہ کرنیوالے حرام کھاتے ہیں، خود کو ٹھیک کرلیں

ماتحت عملہ رشوت لیتا ہے سخت نظر رکھیں، ٹیکسلا میں جوڈیشل کمپلیکس کا افتتاح

واہ کینٹ (نیوز رپورٹر) ججز چیمبرز میں بیٹھنے کے بجائے عدالت میں بیٹھا کریں اور مقدمات کی شنوائی کریں ماتحت عملہ پر سخت نظر رکھیں یہ ججز کی موجودگی میں میز کے نیچے سے رشوت لیتے ہیں نائب کورٹ تین ماہ میں تبدیل ہوجایا کریگا وکلاء نے قانون کی بالادستی کیلئے بہت قربانی دی ہے۔ ان خیالات کا اظہار چیف جسٹس لاہور

بقیہ نمبر 10

پٹرول سستا کرنے کی تیاریاں

متعلقہ وزارتوں نے سر جوڑ لیے

اسلام آباد (نیوز رپورٹر) سپریم کورٹ کی جانب سے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کرنے کے حکم پر عملدرآمد کرنے کے لیے اوگرا، وزارت خزانہ

بقیہ نمبر 9

پی جی کا فنکاروں کے ہمراہ پنجاب اسمبلی تا گورنر ہاؤس متاثرین کی امداد کیلئے مارچ

لاہور (اے پی پی) معروف ڈریس ڈیزائنر پی جی کی

بقیہ نمبر 11

مکہ مکرمہ: امام کعبہ شیخ عبدالرحمن السدیس سے صدر مسلم لیگ چوہدری شجاعت حسین مصافحہ کررہے ہیں۔

بغیر نمبر پلیٹ گاڑیوں موٹر سائیکلوں کو نہیں چلنے دیں گے: ایس ایچ او آصف بیگ

شہری اپنی گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی رجسٹریشن و دیگر کاغذات مکمل کروائیں اس سلسلے میں کوئی سفارش قبول نہیں کی جائیگی

منشیات فروشوں اور پرچی جوا کا دھندا کرنے والوں کو کسی صورت برداشت نہیں کیا جائیگا، صحافیوں سے گفتگو

پاکپتن (سٹی رپورٹر) تھانہ سٹی پاکپتن کے علاقہ میں بغیر نمبر گاڑیوں سمیت موٹر سائیکل نہیں چلنے دیے جائیں گے۔ یہ بات تھانہ سٹی پاکپتن کے ایس ایچ او مرزا آصف بیگ نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ بغیر رجسٹریشن کے موٹر سائیکل اور

بقیہ نمبر 26

ایس ایچ او سٹی مرزا آصف بیگ بغیر نمبر پلیٹ پکڑی جانیوالی موٹر سائیکلوں بارے تفصیلات بتا رہے ہیں

ایم ڈی بٹ مسلم لیگ ن کا غدار ہے: مسعود خالد

اس نے سابقہ تمام انتخابات میں مسلم لیگ ن کے امیدواروں کی بھرپور مخالفت کی

آج وہی شخص ن لیگ کا نام نہاد جنرل سیکرٹری بنا پھرتا ہے، وزیراعلیٰ نوٹس لیں، درخواست

پاکپتن (ڈسٹرکٹ رپورٹر) محمد مسعود خالد نے صدر پاکستان مسلم لیگ (ن) میاں شہباز شریف کو درخواست دی ہے کہ پاکپتن میں مسلم لیگ ن کے غدار ایم ڈی بٹ جو کہ خود ساختہ مسلم لیگ ن سٹی پاکپتن کا نام نہاد جنرل سیکرٹری بنا پھرتا ہے قمرالزمان نے کہا کہ اس نے 1996ء میں مسلم لیگ ن کے امیدوار دیوان عظمت سید محمد چشتی کی بھرپور مخالفت کی اور آزاد امیدوار عطا محمد مانیکا کی الیکشن

بقیہ نمبر 19

بوگس چیک دینے پر مقدمات درج

پاکپتن (سٹی رپورٹر) بوگس چیک دینے پر مقدمات درج۔ ملزم راؤ ماجد نے ذوالفقار علی سے ایک لاکھ ایک ہزار روپے ادھار لیکر بینک کا چیک دیا دوسرے واقعہ میں خالد محمود علی سے ایک شخص نے ایک لاکھ 60 ہزار روپے ادھار لے کر چیک دیا۔ تیسرے واقعہ میں محمد بلال نے

بقیہ نمبر 18

گیس سلنڈر پھٹنے سے 3 افراد جھلس گئے

پاکپتن (سٹی رپورٹر) محلہ سید جلال میں مستری شعبان احمد کے گھر گیس سلنڈر پھٹنے سے منور بی بی اس کی

بقیہ نمبر 5

عارفوالا: معروف سماجی کارکن چوہدری ظفر رشید لوڈشیڈنگ کے خلاف نکالی جانے والی احتجاجی ریلی سے خطاب کررہے ہیں۔

تنسیخ نکاح کا دعویٰ کرنے پر تین افراد کا خاتون پر تشدد

پاکپتن (سٹی رپورٹر) تنسیخ نکاح کا دعویٰ دائر کرنے پر

بقیہ نمبر 27

جعلی چیک دینے پر مقدمہ درج

پاکپتن (سٹی رپورٹر) جعلی چیک دینے پر مقدمہ، قبولہ کے محمد مظہر نے محمد اسلم سے سات لاکھ روپے قرض لیے۔

بقیہ نمبر 28

عارفوالا پولیس اِن ایکشن متعدد افراد سے ناجائز اسلحہ برآمد ملزمان گرفتار

ڈی ایس پی سرکل معین اشرف بٹر کی خصوصی ہدایت پر پولیس نے دوران گشت مشکوک افراد کی جامعہ تلاشی لی، مقدمات درج

عارفوالا (مرزا محمد خلیل سے) عارفوالا پولیس اِن ایکشن، متعدد افراد سے ناجائز اسلحہ برآمد، ملزمان گرفتار۔ تفصیل کے مطابق ڈی ایس پی سرکل عارفوالا معین اشرف بٹر کی خصوصی ہدایات پر پولیس نے دوران گشت متعدد افراد سے ناجائز اسلحہ برآمد کرتے ہوئے سٹی عارفوالا

بقیہ نمبر 6

نئی تجارتی پالیسی میں پہلی مرتبہ 3 سالہ فریم ورک شامل کرنیکا فیصلہ

پاکستان عالمی کساد بازاری کی وجہ سے 21 ارب ڈالر ایکسپورٹ کا ٹارگٹ حاصل نہیں کرسکے گا

اسلام آباد (نیوز رپورٹر) نئی تجارتی پالیسی میں پہلی مرتبہ تین سالہ فریم ورک شامل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ نئی تجارت پالیسی کا اعلان جولائی میں کیا جائے گا۔

بقیہ نمبر 7

تنخواہوں میں مہنگائی تناسب سے اضافہ ورنہ تحریک، سیکرٹریٹ ملازمین

تنخواہوں میں 20 فیصد اضافہ انتہائی کم ہے، چوہدری مختار اقبال خان و دیگر کی پریس کانفرنس

اسلام آباد (نامہ نگار خصوصی) آل پاکستان سیکرٹریٹ ایمپلائز کوآرڈینیشن کونسل کے رہنماؤں نے آئندہ بجٹ 2009-10ء میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں ڈاکٹر

بقیہ نمبر 8

عارفوالا: ... پولیس نے ... موٹر سائیکل چوری کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا ...

طب و نفسیات

زندگی کی مسرتیں

چند سال گزرے ہم نے کم وبیش ایک سو خواتین وحضرات سے یہ سوال پوچھا" کیا زندگی سے آپ لطف اٹھاتے ہیں"؟

ہمیں تین قسم کے جواب ملے پہلی قسم میں صرف ایک آدمی تھا جس نے جواب دیا" ہاں"

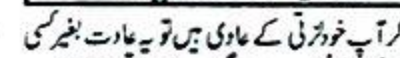
دوسری قسم کی تعداد صرف سولہ تھی جنہوں نے جواب دیا" زندگی کے ایک دو پہلو تو اچھے لگتے ہیں۔ باقی نہیں۔ ان کی وجہ سے لطف ختم ہو جاتا ہے"

تیسری قسم کی تعداد سب سے زیادہ تھی یعنی کم وبیش ستاسی جنہوں نے زور دے کر جواب دیا "نہیں ..... یعنی وہ زندگی سے ذرہ بھر لطف نہیں اٹھاتے۔

ہارے ہوئے اور یاسیت پسند افراد کے لئے جو ہدایات ضروری ہیں وہ ہم دے چکے ہیں۔ ان ہدایات کے متعلق ہم ایک بار پھر یہ کہنا چاہیں گے کہ یہ طب و علم نفسیات کے صدیوں پرانے تجربات اور مشاہدات کا نچوڑ ہے۔ یہ طریقے آزمودہ ہیں جن سے پاگلوں تک کا علاج کیا گیا ہے۔ ہم یہ تمام طریقے بتا چکے ہیں چند ایک آزمودہ ورزشیں ہیں جو ہم آخری باب میں پیش کر رہے ہیں۔

یوں تو ہر ایک ہدایت اور ہر ایک طریقہ اپنی اپنی جگہ اہم ہے لیکن اس تمام تر طریقہ علاج میں جو چیز بنیادی حیثیت رکھتی ہے، وہ ہے زندگی سے لطف اٹھانا۔ اگر ہم اس کا ذکر کر آئے ہیں پھر بھی ہم اس پر زیادہ زور دینے کیلئے ایک بار پھر بیان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں جب آپ زندگی سے لطف اٹھانا سیکھ لیں گے تو آپ کی کوئی الجھن باقی نہیں رہے گی

انتخاب


حاجی چوہدری محمد اکرم

اگر آپ خود ترسی کے عادی ہیں تو یہ عادت بغیر کسی کاوش کے ختم ہو جائے گی اور خود لذتی کے اثرات بھی جاتے رہیں گے۔

آپ نے دیکھ لیا ہے کہ ایک سو میں سے ستاسی خواتین وحضرات نے کہا ہے کہ وہ زندگی سے ذرہ بھر لطف نہیں اٹھاتے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ لطف اٹھانا نہیں چاہتے یا لطف اٹھانا جانتے ہی نہیں۔ ہم نے ان میں سے کوئی تیس افراد سے پوچھا کہ وہ کیوں لطف نہیں اٹھانا چاہتے۔ انہوں نے اپنے آپ کو زندگی کی مسرتوں سے کیوں محروم کر رکھا ہے؟

ہمیں جو جواب ملے وہ یہ تھے

ذہنی سکون میسر نہیں۔

بوریت

دل ہر لمحہ اداس رہتا ہے

حالات ہی ایسے ہیں

یہ کوئی وجوہات نہیں۔ اصل وجہ یہ ہے کہ ستاسی فیصد لوگوں کا زندگی کے متعلق رجحان اور رویہ ناقص اور تخریبی ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ زندگی کی مسرتیں اور لطف سطح سے نیچے جا کر ملیں گے۔ زندگی کی سطح پر تو اداسیوں اور مسائل کے سوا کچھ بھی نہیں۔ لطف یا مسرت سے مراد یہ نہیں کہ کبھی کبھار مسکرا دیئے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ روحانی مسرت حاصل ہو۔

روحانی مسرت

دکھوں اور مسائل کے ہوتے ہوئے بھی حاصل کی جا سکتی ہے اس کا سب سے پہلا طریقہ یہ ہے کہ بوریت سے بچیئے۔ بوریت آپ خود پیدا کرتے ہیں بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ "یار بڑی بوریت ہوئی" کی رٹ لگاتے رکھتے ہیں۔ وہ جہاں کہیں چلے جائیں انہیں بوریت محسوس ہوتی ہے۔ کوئی انہیں کتنی ہی دلچسپ بات کیوں نہ سنا جائے وہ کہتے نہیں تھکیں گے۔" اس شخص نے تو بور کر دیا ہے"۔

مہنگائی وبال جان ہے

مہنگائی کے اس دور میں زندگی بڑی اجیرن ہو چکی ہے۔ شب و روز گزارنا بڑا کٹھن دکھائی دے رہا ہے غریب، غریب سے غریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ امیر، امیر سے امیر تر ہوتا جا رہا ہے۔ دولت چند لوگوں کے پاس محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ معاشی عدم توازن کا عفریت منہ کھولے مہیب شکل بنائے کھڑا ہے۔ اس قسم کے حالات میں اپنی خودداری اور سفید پوشی برقرار رکھنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ ارباب بست وکشاد سے گذارش ہے کہ وہ کسمپرسی سے دوچار عوام الناس کیلئے مسیحا ثابت ہوں۔ وہ اپنے ہموطنوں کیلئے مدد معاون ثابت ہوں اور ان کی آواز حکام بالا تک پہنچائیں۔ اور ان کی زندگی میں آنے والی ہر مشکل اور رکاوٹ کو دور کرنے کیلئے اپنی مساعی جمیلہ کو بروئے کار لائیں۔ ایک ایسا شخص جس کے کھانے کیلئے خورد ونوش کا انتظام نہ ہو جس کے پہننے کیلئے کوئی کلاتھ ہاؤس نہ ہو۔ جس کے رہنے کیلئے کوئی غلام گردش نہ ہو وہ ملک کے بارے میں، ریاست کے بارے میں، قوم کے بارے میں، معاشرے کے بارے میں، خاندان کے بارے میں کیا سوچے گا اس کی سوچ اور فکر تو صرف اپنی ذات کی حد تک محدود ہو کر رہ جائے گی یہاں


تحریر: محمد اسحاق عادل چوہدری

تک وہ اس سے بھی راہ فرار اختیار کرے گا تو اس طرح اس کا سارا وبال ارباب حل عقد پر پڑے گا۔ مہنگائی کی وجہ سے ہر طبقہ انسانی متاثر ہو رہا ہے بالخصوص معلم اور استاد جو پیغمبری پیشہ سے وابستہ ہے اور معمار قوم کے لقب سے دنیا اس کو یاد کرتی ہے بری طرح مہنگائی کی چکی میں پس رہا ہے۔ جس کی اپنی معاشی حیثیت ناگفتہ بہ ہو وہ نونہالان وطن کو کس طرح زیور تعلیم سے آراستہ کرے گا۔ مالی صحتمند ہو گا تو پودا سرو کا درخت بنے گا۔ خوشنویس کے ہاتھوں میں غربت اور نقاہت کا لرزہ نہ ہو گا تو لفظ بولیں گے۔ کسان خوشحال ہو گا تو کھیتی کشت زعفران بنے گی معلم اور معمار قوم کی معاشی حیثیت صحیح ہو گی تو نئی پود آگے بڑھ کر ملک کی بھاگ دوڑ سنبھالے گی۔ اس کیلئے جملہ عوام الناس کیلئے بالعموم اور استاد کیلئے بالخصوص مالی تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ جو ان کی تنخواہوں میں 100 فیصد اضافہ کر کے پوری کی جا سکتی ہے۔

اسلام میں سنت رسول کی اہمیت

اسلام پر عمل پیرا ہونے والا ہر شخص اس بات کا پابند ہے کہ وہ آنحضرتؐ کے احکامات وفرامین کو قرآن کی بعد سب سے بڑا ماخذ اور ذریعہ ہدایت سمجھے آنحضرتؐ خدا کی طرف سے حرف نامہ بر ہی نہیں بلکہ آپ ایک نمونہ حیات مربی معلم اور شارح کی حیثیت سے اعلیٰ مقام پر فائز تھے آپ کے قول وفعل اور طرز زندگی میں دینوی اور آخروی نجات ہے اسلامی تعلیمات کے غائرانہ مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ تمام عبادات کی قبولیت اسی صورت میں ہو گی جب ان کی ادائیگی آنحضرتؐ کے منشاء اور طریقے کی مطابق ہو گی نماز روزہ حج زکوٰۃ معاشرت ومعاملات میں ہر جگہ اسوہ رسول کی پیروی لازمی ہے نیکی کا کوئی عمل بارگاہ الٰہی میں اسی وقت تک باریاب نہیں ہو سکتا جب تک وہ آنحضرتؐ کی خواہشات کے مطابق نہ ہو سنت رسول کو اسلام میں قانونی حجت اور سند کا درجہ حاصل ہے آپ کی مقدس تعلیمات میں آپ کی

تحریر: ساجدہ اسلم

23 سالہ نبوی زندگی کی پوری سرگزشت آپؐ کے اقوال وافعال کے تمام جواہر پارے ہر دور اور ہر ملک کیلئے نشان راہ ہیں آپ کی سنت ہی حقیقت میں محمدی تعلیم کے عنوان سے معروف ہے ایک مسلمان کیلئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ زندگی میں آنحضرتؐ ہی کے مقدس طریقوں کو رائج کرے معاملات ومعاشرت کے موڑ پر شادی بیاہ طلاق وراثت کیت مام معاملات میں آنحضرتؐ کی شاہراہ سنت کو مرکزی تہذیبی روایات ثقافتی کلچر اور تمدنی حسن میں کسی بھی موقع پر آپ کی تعلیمات سے انحراف کرنے والا دراصل آپ کی جامعیت کبریٰ اور کاملیت عقلی سے صحیح طور پر واقف ومانوس ہی نہیں جو شخص خوشی وغمی اور وفات وپیدائش کے موقع پر آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ اور طرز عمل کو فراموش کر دیتا ہے وہ دراصل نظام زندگی میں بہت بڑی ٹھوکر سے دوچار ہو جاتا ہے وہ کسی طرح بھی اسلام کے سچے راستے کو نہیں پا سکتا۔

موجودہ پستی کا واحد علاج

جب دنیا کفر وضلالت، جہالت وغابت کی تاریکیوں میں گھری ہوئی تھی بطحا کی سنگلاخ پہاڑیوں سے رشد وہدایت کا ماہتاب نمودار ہوا اور مشرق ومغرب، شمال وجنوب غرض دنیا کے ہر ہر گوشہ کو اپنے نور سے منور کیا اور 23 سالہ کے قلیل عرصہ میں بنی نوع انسان کو اس معراج ترقی پر پہنچایا کہ تاریخ عالم اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے اور رشد وہدایت، صلاح وفلاح کی وہ مشعل مسلمانوں کے ہاتھ میں دی جس کی روشنی میں ہمیشہ شاہراہ ترقی پر گامزن رہے اور صدیوں اس شان وشوکت سے دنیا پر حکومت کی کہ ہر مخالف قوت کو ٹکرا کر پاش پاش ہونا پڑا یہ ایک حقیقت ہے جو ناقابل انکار ہے۔ لیکن پھر بھی ایک پارینہ داستان ہے۔ جس کا بار بار دہرانا نہ تسلی بخش ہے اور نہ کارآمد اور مفید جبکہ موجودہ مشاہدات اور واقعات خود ہماری سابقہ زندگی اور ہمارے اسلاف کے کارناموں پر بدنما داغ لگا رہے ہیں۔ مسلمانوں کی تیرہ سو سالہ زندگی کو جب تاریخ کے اوراق میں لکھا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم عزت وعظمت، شان وشوکت، دبدبہ وحشمت کے تنہا مالک اور اجارہ دار ہیں۔ لیکن جب ان اوراق سے نظر ہٹا کر موجودہ حالات کا مشاہدہ کیا جاتا ہے تو انتہائی ذلت خواری، افلاس وناداری میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ نہ زور قوت ہے نہ زر ودولت ہے، نہ شان وشوکت ہے، نہ باہمی اخوت والفت، نہ عادات اچھی، نہ اخلاق اچھے، نہ اعمال اچھے، نہ کردار اچھے ہر برائی ہم میں موجود اور ہر بھلائی سے کوسوں دور، اغیار ہماری اس زبوں حالی پر خوش ہیں اور برملا ہماری کمزوری کو اچھالا جاتا ہے اور ہمارا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ خود ہمارے جگر گوشے نئی تہذیب کے دلدادہ نوجوان اسلام کے مقدس اصولوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ بات بات پر تنقید نظر ڈالتے ہیں اور اس شریعت مقدسہ کو ناقابل عمل لغو اور بیکار جانتے ہیں۔ عقل حیران ہے کہ جس قوم نے دنیا کو سیراب کیا وہ آج کیوں تشنہ ہے؟ جس قوم نے دنیا کو تہذیب وتمدن کا سبق پڑھایا وہ آج کیوں غیر مہذب اور غیر متمدن ہے؟ رہنمایان قوم نے آج سے بہت پہلے اس حالت راز کا اندازہ لگایا اور مختلف طریقوں پر ہماری اصلاح کیلئے جدوجہد کی مگر" مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" آج جبکہ حالت بدتر ہو چکی اور آنے والا زمانہ ماسبق سے بھی زیادہ پرخطر اور تاریک نظر آ رہا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہمارا دعویٰ ہے ہماری شریعت ایک مکمل قانون الٰہی ہے جو ہماری دینی اور دنیوی فلاح وبہبود کا تاقیام قیامت ضامن ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہم خود ہی اپنا فرض تشخیص کریں اور خود ہی اس کا علاج شروع کریں۔ بلکہ ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم قرآن حکیم سے اپنا اصل مرض معلوم کریں اور اسی مرکز رشد وہدایت سے طریق علاج معلوم کریں۔ اسی پر کاربند ہوں۔ جب قرآن کریم قیامت تک کیلئے مکمل دستور العمل ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس نازک حالت میں ہماری رہبری سے قاصر رہے۔ مالک ارض وسماء جل وعلا کا سچا وعدہ ہے کہ روئے زمین کی بادشاہت وخلافت مومنوں کیلئے ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا! "اے امت محمدیہ! تم افضل امت ہو تم کو لوگوں کے نفع کیلئے بھیجا گیا ہے۔ تم بھلی باتوں کو لوگوں میں پھیلاتے ہو اور بری باتوں سے ان کو روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ (آل عمران: ع ۱۲)
(منقول فضائل اعمال)

اس میں بھی پوری امت پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنی نیک کاموں کا حکم کرنا اور برے کاموں سے رکنا) کا فریضہ عائد کیا گیا ہے اور دوسری امتوں پر بھی فضیلت کا سبب ہی اس خاص کام کو بتلایا ہے۔ اسی طرح رسول کریمؐ کے ارشادات اس بارے میں بے شمار ہیں۔

آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم ضروری امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ گنہگاروں کے ساتھ تم سب پر بھی اپنا عذاب بھیج دے اس وقت تم خدا تعالیٰ سے دعا مانگو گے تو قبول نہ ہو گی۔ ایک حدیث میں رسول کریمؐ کا ارشاد ہے یعنی تم میں سے جو شخص کوئی گناہ ہوتا ہوا دیکھے تو اس کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ اور قوت سے اس کو روک دے اور اگر یہ بھی نہ کرے تو زبان سے روکے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو کم از کم دل میں اس فعل کو برا سمجھے اور یہ ادنیٰ درجہ کا ایمان ہے۔

تحریر: مولوی نثار احمد

اس آیت اور روایات سے یہی ثابت ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر امت کے ہر فرد پر لازم ہے۔ البتہ تمام احکام شرعیہ کی طرح اس میں بھی ہر شخص کی قدرت واستطاعت پر احکام دائر ہوں گے جس کو جتنی قدرت ہو اتنا ہی امر بالمعروف کا فریضہ اس پر عائد ہو گا۔ ابھی جو حدیث آپ نے دیکھی ہے۔ اس میں استطاعت ہی پر مدار رکھا گیا ہے۔ پھر استطاعت وقدرت ہر کام کی جدا ہوتی ہے۔ امر بالمعروف کی قدرت پہلے تو اس پر موقوف ہے کہ وہ معروف ومنکر اس شخص کو پوری طرح صحیح صحیح معلوم ہو، جس کو خود ہی معروف ومنکر کی تمیز نہ ہو، یا اس مسئلہ کا پورا علم نہ ہو وہ اگر دوسروں کو امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کرنے لگے تو ظاہر ہے کہ بجائے اصلاح ہونے کے فساد ہو گا اور بہت ممکن ہے کہ وہ اپنی ناواقفیت کی بنا پر کسی معروف کو منع کرنے لگے۔ یا منکر کا حکم کرنے لگے، اس لیے جو شخص خود معروف ومنکر کا علم حاصل کرے، اور پھر اس کے مطابق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی خدمت انجام دے۔

اسی طرح ایک اور جگہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے اور چاہیے کہ تم میں ایک ایسی جماعت کا ہونا ضروری ہے کہ خیر کی طرف بلایا کریں اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کریں اور برے کاموں سے روکا کریں۔ اور چاہیے کہ تم میں ایک امت ہو اس میں اشارہ ہے کہ اس جماعت کا وجود ضروری ہے۔ اگر کوئی حکومت یہ فریضہ انجام نہ دے تو تمام مسلمانوں پر فرض ہو گا کہ وہ ایسی جماعت قائم کریں کیونکہ ان کی حیات ملی اسی وقت محفوظ رہے گی جب تک یہ جماعت باقی ہے۔ پھر اس جماعت کے بعض اہم اوصاف اور امتیازات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یعنی اس جماعت کا پہلا امتیاز خصوصی یہ ہو گا کہ وہ خیر کی طرف دعوت دیا کرے گی، گویا دعوت الی الخیر اس کا مقصد اعلیٰ ہو گا خیر سے مرا کیا ہے رسول کریمؐ اس کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ یعنی خیر سے مراد قرآن اور میری سنت کا اتباع ہے۔ خیر کی اس سے زیادہ جامع اور مانع تعریف نہیں ہو سکتی، پورا دین شریعت اس میں آ گیا۔ (منقول تفسیر معارف القرآن مفتی محمد شفیع صاحب)

حاصل کلام یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہر شخص کا فرض منصبی ہے، دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کام میں دلجمعی سے لگنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ اگر قارئین کو اس سیاہ کار کی تحریر سے کچھ فائدہ ہو تو اپنی دعاؤں میں اس سیاہ کار کو نہ بھولیں گے۔

سیرت نبویؐ اور دور حاضر کا مسلمان

انسان تخلیق کائنات میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے اسے عقل وشعور کا نور دے کر فکر وعمل کی جملہ تاریکیوں کو دور کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اس کی پیدائش معمولی ہے مگر اس کا مقام غیر معمولی ہے۔

اس میں خیر اور شر دونوں قوتیں رکھی گئی ہیں جب یہ خیر کی قوتوں کو بروئے کار لاتا ہے تو اس میں کوکبی وماہتابی صفات ابھرتی ہیں اور یہ ارتقائے انسانی کے حصول میں آسانی محسوس کرتا ہے اس کے برعکس جب شیطانی قوتیں پر چڑھتی ہیں تو اس کا ستارہ بلندی گہنا جاتا ہے۔

خالق کائنات نے اتنی عظیم اور فہیم تخلیق کو پیدا کر کے یونہی نہیں چھوڑ دیا اس میں فکری طور پر خیر وشر کی تمیز پیدا کی اور اس کیلئے بھلائی، اچھائی اور ہدایت کا خاص طور پر اہتمام کیا انسان کو کائنات میں بے لگام نہیں چھوڑ دیا گیا بلکہ ایک ایک کام پر اسے خبردار کیا گیا ہے اور ایک مقررہ مدت تک اسے مہلت عمل دی گئی ہے اللہ تعالیٰ انسان کی ہر طرح سے دیکھ بھال کر رہا ہے یہ طے شدہ بات ہے کہ یہ دنیا جیسے وجود میں آئی ہے ایسے ہی اس کے حکم سے ختم ہو جائے گی انسان کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے اور اسے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے دنیا کی لذت کو دیکھ کر ان میں محو ہو جاتا ہے دنیا کی رنگا رنگی اور بوقلمونی اس کو جنونی بنا دیتی ہے۔ یہ روز وشب اسی دیوانگی میں کوچہ گردی کرتا ہے صحرا نوردی کرتا ہے اور جنگلوں کی خاک چھانتا ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مانتا ہے مگر اپنے حیض بہت کم پہنچانتا ہے یہ راہ راست سے ہٹ جاتا ہے حرام مال کماتا ہے ناجائز روزی کھاتا ہے تو اس میں غرور، تکبر اور گھمنڈ پیدا ہو جاتا ہے برائی کا فتور ذہن میں ابھر آتا ہے بے حیائی اور خودسائی اس میں بری طرح نمو پانے لگتی ہے اور گناہ آلود زندگی سے اس کے ضمیر میں معمولی سی خلش بھی پیدا نہیں ہوتی تو ہر ان اللہ کی نافرمانی پر اتر آتا ہے خداوند قدوس قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ "اے انسان تجھے کس چیز نے اپنے رب کریم کی نافرمانی پر اکسایا ہے۔"

جب انسان بے پناہ گناہ کرتا ہے تو اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے اور اس میں فاروقی اور کرری صفات دم توڑ دیتی ہیں کائنات گناہ آلودہ زندگی سے بھر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا برگزیدہ اور نہایت پسندیدہ بندہ انسانوں کی رہنمائی کیلئے بھیجتا ہے ایسے جامع صفات انسانوں کی تعداد تقریباً سوا لاکھ بتائی جاتی ہے اللہ کے نبیوں اور رسولوں نے انسان کو توحید کا درس دیا اور انہیں آلائش گناہ سے نکال کر پاکیزہ طرز زندگی اختیار کرنے کی دعوت دی اس دعوت پر ان کو طرح طرح کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اس سلسلہ کی آخری اور دائمی کڑی حضورؐ کی ذات گرامی ہے آپ کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کی صفات جمع فرما دیں تا کہ قیامت تک آنے والے سب انسان آپ کی شمع نبوت سے روشنی حاصل کرتے رہیں یوں تو آپ کی صفات کا احاطہ ممکن نہیں تاہم آپ کی چند صفات ایسی ہیں جو سیرت نبی کی عمدہ ترین مثال پیش کرتی ہیں۔

آپ خلق عظیم کے پیکر، عزم راسخ کے خوگر، عبادت گزاری کے مظہر، راست گفتاری کا قابل تقلید نمونہ اور عفو ودرگزر، عالمگیریت اور فراخ دوستگی کا دیدہ زیب مرقع تھے آپ امی تھے مگر آپ جیسا کوئی فصیح اللسان آج تک پورے پورے جہان میں پیدا نہیں ہوا کسی شاعر نے کہا ہے

ایسے تھے آپؐ امی کھولی زبان جس دم
دم بھر میں بے زباں تھے سارے زبان والے

العزم خوئی آپ کا جوہر تھی انسانیت کا غم رگ وریشے میں جاری وساری تھی بندگان خدا کو راہ راست پر لانے تڑپ ان میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھی دن رات اسی غم میں گھلتے رہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح انسان جہنم کی آگ سے بچ جائیں اور وہ جنت الفردوس کی ابدی مسرتوں، راحتوں اور آسائشوں سے لطف اندوز ہونے کے قابل ہو جائیں فرانس کا مورخ لکھتا ہے

" آنحضرتؐ خندہ رو، ملنسار، اکثر خاموش


تحریر: پروفیسر غلام رسول انظر

رہنے والے، لغویات سے دور، بیہودہ پن سے نفور، بہترین رائے اور بہترین عقل والے تھے"

حضرت شاہ ولی اللہ کا قول ہے وہ لکھتے ہیں کہ " جو کوئی شخص آپؐ کے سامنے یکبارگی آ جاتا وہ ہیبت زدہ ہو جاتا اور جو کوئی پاس آ بیٹھتا وہ فدائی بن جاتا۔"

فتح مکہ کو دوسرے دن فضالہ بن عمیر نے حضورؐ کو اس وقت کرنے کا ارادہ کیا جب آپ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ جب وہ اس ارادہ سے قریب پہنچا تو آپؐ نے فرمایا کہ فضالہ آتا ہے، کہا ہاں، کہا کیا ارادہ ہے میں تو اللہ اللہ کر رہا تھا، آپ نے فرمایا اللہ سے معافی کی درخواست کرو اور اپنا ہاتھ اس سینے پر رکھ دیا بس پھر کیا تھا حضورؐ سے بڑھ کوئی محبوب نہ رہا۔

انگلستان کا پروفیسر طاس لکھتا ہے۔

"محمدؐ زندگی کا جگمگاتا ہوا نور تھا جسے قدرت نے دنیا کی روشنی کیلئے فروزاں کیا تھا چنانچہ موجودات کا عظیم راز اس مہتاب کی آنکھوں کے سامنے چمک اٹھا"

آپ کا سب سے معجزہ قرآن مجید ہے جس کی فصاحت وبلاغت بے مثال ہے جس کی تعلیمات پر عمل کرنے میں انسانیت کا کمال ہے یہ ایسی کتاب ہے جو لازوال ہے یہ نبی کی زندگی کا سنہرا باب ہے

حضورؐ کی بے مثال زندگی حسن عمل کا شباب ہے آپؐ سیرت کردار کے وہ پھول ہیں جس کی خوشبو سید امن انسان نے مہک پائی ہے طائران خوش نوا نے چہک پائی ہے اور کلیوں نے لذت وچٹک پائی ہے۔ اور کلیوں نے لذت چٹک پائی ہے عصر حاضر کے ایک خوش اوا نعت گو شاعر نے کہا ہے

رخشندہ حسن سے ایماں کی جبیں ہے
تابندہ تیرے عشق سے رخسار یقیں ہے
چمکا ہے تیری ذات سے انساں کا مقدر
تو کاتم دوراں کا درخشندہ نگیں ہے

آپ جود وسخا، صبر ورضا، شرم وحیا، صدق وصفا اور ناموس وفا کی عمدہ تفسیر تھے۔ اخلاص، حکمت اور بردباری آپ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ

"نبیؐ نے اپنی وفات کے بعد کوئی سکہ چاندی یا سونے کا یا بکری یا اونٹ دنیا میں نہیں چھوڑا اور نہ کسی شے کی بابت کوئی وصیت فرمائی"

آپؐ میں تواضع بہت زیادہ تھی ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ

حضورؐ نے ایک دکان سے پاجامہ خریدا اٹھنے لگے تو دکاندار نے آپؐ کے ہاتھ پر بوسہ کرنا چاہا مگر حضورؐ نے جھٹ ہاتھ کو پیچھے ہٹا لیا اور زبان مبارک سے فرمایا کہ

"یہ تو عجمی لوگ اپنے بادشاہوں کے ساتھ کیا کرتے ہیں میں بادشاہ نہیں ہوں میں تم ہی میں سے ایک ہوں"

آپؐ نے اپنے فرائض کو خوب نبھایا، بندوں کو خدا کا پیغام پہنچایا انہیں معرفت الٰہی کا جلوہ دکھایا ان کے دلوں کو پاک، روح کو روشن اور طبیعتوں کو ہموار بنایا آپؐ کی تعلیم نے بھیڑیوں کو گلہ بانی، ڈاکوؤں کو جہانبانی اور غلاموں کو آداب سلطانی سکھا دیے آپؐ نے پتھریلی زمینوں میں حکمت ودانش کے سوتے بہا دیئے اور خشک میدانوں میں علم ومعرفت کے دریا چلا دیئے عمل کی تاریکیوں کو دور اور دنیا کو حقیقت تخلیق سے آشنا کر دیا بقول شاعر

حضورؐ آئے تو سر آفرینش پا گئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ گئی دنیا

مسلمانوں نے حضورؐ کی سیرت کو نمونہ بنا کر عمل کیا تو دنیا پر چھا گئے سرپا اور نیچا دکھایا اور گم کردہ راہ انسانوں کا رخ حقیقی منزل کی طرف موڑ دیا دیکھتے ہی دیکھتے دنیا میں دین کی فراوانی ہو گئی بت پرست کی دلدل سے نکل آئے اور توحید کی مئے سے سرشار ہو کر عرفان ربانی کی لذت سے بہرہ مند ہوئے۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا مسلمانوں کے عمل میں کمزوری آتی چلی گئی یہاں تک کہ دور حاضر کا مسلمان نام سے تو مسلمان لگتا ہے مگر اس کے کام میں شیطان گھس گیا ہے جھوٹ بولنا اس کیلئے کسر شان نہیں رہا اب تو عدل وانصاف کی دہلیز پر بھی جھوٹ نے ڈیرے ڈال دیئے ہیں غرضیکہ مسلمان زندگی میں ہر طرف جھوٹ ہی جھوٹ دکھائی دیتا ہے۔ جبکہ حضورؐ کی تعلیمات کی روشنی میں ایمان یہ ہے کہ دھوکہ، فریب، رشوت، شراب، جھوٹی شہادت، دغابازی، جرائم روزی، قتل وغارت، ڈاکہ زنی اور حرام کاری مسلمان کیلئے باعث ذلت وخواری ہے وہ نیک عمل سے نوری بنتا ہے اور بداعمالیوں کی وجہ سے ناری بنتا ہے ایمان یہ ہے کہ حضورؐ کی زندگی پاکبازی کی ایک اعلیٰ اور روشن مثال تھی مگر دور حاضر میں مسلمان کیلئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا ہے کہ تہذیب غیر کو کیسے چھوڑے اور فرنگی ثقافت سے منہ موڑ کر وہ غیر ترقی یافتہ کیوں کہلائے۔

وضع نصاریٰ جیسی، تمدن ہندوؤں جیسا اور طرز زندگی ایسا کہ یہود بھی اسے دیکھ کر شرما جائے دور حاضر میں مسلمان کو ذلت وخواری کی دلدل سے نکالنے کا واحد طریقہ یہ کہ اسے تعلیمات نبویؐ اور آپ کی خوشنما سیرت سے دیانتداری کے ساتھ آگاہ کیا جائے اور حضورؐ کی سنت پاک پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دی جائے کیونکہ ہماری تمام مشکلات کا حل اور جملہ امراض ملت کی یہی ایک دوا ہے بقول شاعر کہ

وہ دیرینہ بیماری وہی نا محکمی دل کی
علاج اس کا ہے کہ آب نشاط انگیز ہے ساقی

اقوال زریں

غزل

پرائیویٹ سکولوں کے چوچلے اور سرکاری سکولوں کے چٹخارے

کیا قانون کے ذریعے انصاف، استحکام اور امن ممکن ہے؟

اقوال زریں

☆......علم مومن کی میراث ہے یہ گم شدہ دولت جہاں سے بھی ملے لے لو۔ (نبی کریمؐ)

☆......جاہ وعزت سے بھاگو عزت تمہارے پیچھے پھرے گی۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆......جاہلوں کی صحبت سے پرہیز کرو ایسا نہ ہو کہ تمہیں اپنا جیسا بنالیں۔ (حکیم لقمان)

جھگڑا بڑھنے سے پہلے تم اس سے الگ ہوجاؤ۔ (حضرت سلیمان فارسی)

☆......انسان کی بہترین خصلت علم ہے۔ (بوعلی سینا)

☆......تمام عبادتوں سے بہتر مظلوموں اور عاجزوں کی فریاد کو پہنچنا ہے۔ (حضرت ابوذر غفاری)

☆......مسلمانوں کیلئے اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں ہوسکتا کہ وہ صداقت کی خاطر شہید کی موت مر جائے۔ (قائداعظم)

☆......تعلیم کی اشاعت کیلئے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ (قائداعظم)

☆......علم ایسا خزانہ ہے جسے کوئی چور چرا نہیں سکتا۔ (دیوجانس کلبی)

☆......جو زیادہ پوچھتا ہے وہ زیادہ سیکھتا ہے۔ (فرانس بیکن)

کلاس کیڈٹ اس فیاض، جمال سرور، ابتہاج ارشد مثالی ذکریا سائنس سیکنڈری سکول عارفوالا

جھنڈا چاند ستارے والا

پاک وطن کی خاص نشانی
جس کے قائداعظم بانی
اس کا ہے ہر رنگ نرالا
جھنڈا چاند ستارے والا
پاک ہواؤں میں لہرائے
یارب! اور ترقی پائے
ہم دیکھیں اس چاند کا ہالا
جھنڈا چاند ستارے والا
اس کی شان نرالی سب سے
ہر اونچا اور عالی سب سے
اور بھی ہوگا روپ دوبالا
جھنڈا چاند ستارے والا

علی رضا جوئیہ، رانا اسد فیاض، مثالی ذکریا سائنس سیکنڈری سکول عارفوالا

غزل

لگتا نہیں دل میرا اجڑے دیار میں
کسی کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں
عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں
بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ
قسمت میں قید لکھی تھی فصل بہار میں
ان حسرتوں سے کہ دو کہیں اور جابسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دل داغ دار میں
دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہو گئی
پھیلا کے پاؤں سوئیں گے کنج مزار میں
کتنا ہے بدنصیب ظفر دفن کیلئے
دو گز زمیں بھی نہ ملی کوئے یار میں

حماد ارشد، فیصل محبوب، مثالی سکول، عارفوالا

تمہیں مل جائیں جب فرصتیں

تمہیں مل جائیں جب فرصتیں میرے پاس آجانا
سینے میں لگی آگ کچھ دیر کو بجھا جانا
جب کوئی بھی اپنا تیرا سنے نہ تیری بات
تو اس بے گانے کو تم اپنا حال دل سنا جانا
نہ سنتے ہو نہ کہتے ہو کیوں الجھے الجھے رہتے ہو
کیا سبب ہے بے رخی کا مجھے دھیرے سے بتا جانا
دھل جائیں گے میرے دامن پر لگے ہجر کے داغ
سر رکھ کر میرے کاندھے پر ستم اشک دو بہا جانا
میرے دل کو چین آجائے گا تیرے دل کا بوجھ اتر جائیگا
انوار کچھ دیکھ لینا میرے حال کو کچھ اپنا حال دکھا جانا
ہزاروں غم سلگتے ہیں میری آنکھوں میں
کس کس کو میں سینے میں آباد کروں
غم جاناں جو پل بھر کو دور جائے تو
غم دوراں پھر تمہیں بھی میں یاد کروں

شاعر: انوار المرتضیٰ عارفوالا

کیڈٹ

میں ننھا سا جگنو ہوں نیّر بنوں گا
میں دن رات محنت سے کیڈٹ بنوں گا
میرا ملک ہی تو ہے پہچان میری
یہ ہے شان میری یہ آن میری
محبت کی کرنیں زمانے کو دوں گا
میں دن رات محنت سے کیڈٹ بنوں گا
گزر جائے گی یہ گھڑی امتحان کی
بکھروں گا نیا مہک میں گلستان کی
شجر کی طرح سب پہ سایہ کروں گا
میں دن رات محنت سے کیڈٹ بنوں گا
جو لڑنا پڑیں تو لڑوں گا میں جنگیں
جواں ہیں ارادے جواں ہیں امنگیں
میں کاریہ بن کے بجلی کروں گا
میں دن رات محنت سے کیڈٹ بنوں گا
میں ننھا سا جگنوں ہوں نیّر بنوں گا

احسن فیاض، مشاہد حسین، مثالی ذکریا سکول عارفوالا

پرائیویٹ سکولوں کے چوچلے اور سرکاری سکولوں کے چٹخارے

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ علم کے معانی سیکھنے کے ہیں حضور نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ چین کی مثال اس لیے دی گئی کیونکہ اس دور میں سفر کرنا بہت مشکل تھا۔ مہینوں کا سفر مہینوں میں طے کیا جاتا تھا کیونکہ سواری کیلئے گھوڑے وغیرہ یا دیگر جانور استعمال میں لاتے جاتے تھے۔ (یعنی) مقصد یہ تھا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں طویل سفر کیوں نہ کرنا پڑے۔ یہ تو تھی طویل سفر کے بعد علم حاصل کرنے کی داستان مگر آج کے دور میں تو قریب سے بھی علم حاصل کرنا نہایت مشکل اور ناممکن ہو گیا ہے۔ اپنے شہر میں ہی علم حاصل کرنا کسی دشواری سے کم نہیں ہے۔ ہر والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی اولاد کسی اچھے عہدے پر فائز ہو اور ایسا تو صرف اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ہی ممکن ہے مگر والدین جب اپنی اولاد کو کسی ایسے پرائیویٹ سکول میں داخل کروانے کیلئے جاتے ہیں تو انہیں پرائیویٹ سکولوں کے بہت سے چوچلے برداشت کرنے پڑتے ہیں میں نے عارفوالا کے بہت سے ایسے پرائیویٹ سکولوں کی زیارت کی ہے جو کہ معیار کی آڑ میں عوام کو لوٹ رہے ہیں۔ انہوں نے مین گیٹ پر کسی اچھے سے پینٹر سے لکھوا کر لگا دیا ہوتا ہے کسی بھی کلاس میں داخلے کی گنجائش نہیں ہے) یعنی کہ ہر کلاس کا داخلہ محدود نشستوں پر ہو گیا ہے اور باقی داخلہ نہیں ہوگا بلکہ داخلے بند ہو گئے ہیں۔ مگر اسکے باوجود وہ ڈیڑھ دو سو طلبہ وطالبات داخل کرتے ہیں۔ اور والدین پر احسان کرتے ہیں کہ صرف تعلق کی وجہ سے آپ کے بچے کو داخل کیا ہے ورنہ داخلے تو کب سے بند ہیں یہ سب ان کے ڈرامے ہوتے ہیں جس میں شریف والدین لوٹے جاتے ہیں اور بھاری داخلے اور فیس وصول کرتے ہیں اور اگر پڑھائی کا جائزہ لیا جائے تو انسان گزشتہ دنوں عارفوالا کے ایک نام جبار سکول کے بچوں کو ہوم ٹیوشن پڑھانے کیلئے جاتا تھا وہ بچے ایسے سکول کے طالب علم تھے جس سکول کو اپنے اوپر بڑا مان ہے کہ ہم جیسا سکول تو شاید سرزمین عارفوالا پر ہی نہیں ہے۔ وہ سکول والے سمجھتے ہیں کہ جیسا ہم ہی عارفوالا کی شان ہیں ہم ہی جان ہیں اور ہم ہی عارفوالا کی آن ہیں مگر جب اس سکول کے 4th کلاس کی لڑکی سے میں نے کہا کہ مطالعہ پاکستان نکالو تو اس نے دانت نکالتے ہوئے کہا اوے ہم کو تو مطالعہ پاکستان پوکستان تو پڑھاتے ہی نہیں میں بہت حیران ہوا مگر جب میں نے کہا چلو (Pak Study) کی بک نکالو تو انہوں نے فوراً مطالعہ پاکستان کی کتاب میرے سامنے رکھ دی یہ ماجرا دیکھ کر میرا دل خون کے آنسو رویا کہ سرسید احمد خان نے اردو زبان کیلئے سردھڑ کی بازی لگانے کو تیار تھے کہ ہماری قومی زبان برصغیر میں رائج ہوجائے مگر آج ایک معیاری سکول کو یہ تو پتہ ہے کہ ہر سال فیس میں اضافہ کرنا ہے اور داخلہ فیس اتنی مانگتے ہیں بے شک بچے والدین کو ہارٹ اٹیک ہی کیوں نہ ہو جائے مگر وہ یہ نہیں سوچتے کہ بچوں کو قومی زبان بھی سکھانی ہے۔ میں انگریزی زبان کے خلاف نہیں ہوں بلکہ یہ بھی ضروری ہے مگر قومی زبان سب سے ضروری ہے مگر آج ہم نے اغیار کے طور طریقے اور زبانیں اپنے اوپر رائج کرلی ہیں۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال بھی پکار اٹھے ہیں

تقلید مغرب سے بچو مسلمانوں!

مغرب میں جاکر تو سورج بھی ڈوب جاتا ہے لہٰذا میری پرائیویٹ سکولوں سے درخواست ہے کہ انگریزی زبان سکھاؤ ضرور سکھاؤ کیونکہ اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے مگر ساتھ ساتھ قومی زبان کو ضرور سینے سے لگائے رکھو۔ یہ تو تھے میرے پرائیویٹ سکولوں سے گلے مگر کسی حد تک پرائیویٹ سکول سرکاری سکولوں سے بہتر بھی ہیں فیسوں نے بھاری تعداد میں بہت سے عوام کو اپنے اداروں میں سمار کھا ہے۔ اگر ہم سرکاری اداروں کا مطالعہ کریں تو ان کی کیا بات ہے۔ سرکاری ادارے (یعنی) سرکاری سکولوں کو اپنے اوپر بڑا مان ہے کہ ہم فیس نہیں لیتے اگر دیکھا جائے تو سرکاری سکول پرائیوٹ سکولوں سے بھی کہیں زیادہ غریب عوام کی کھال اتارتے ہیں۔ اگر بوائز ہائی سکول کو دیکھا جائے تو وہاں سکول کے نام پر بہت زیادہ رقم وصول کی جاتی ہے مگر جب گرلز سکولوں کو دیکھا جائے تو انکی تو کیا بات ہے (یعنی منڈیاں دے سکول سے منڈیاں دے سکول پر کڑیاں دے سکول بھان اللہ) لڑکیوں کے سکولوں میں بھی مینا بازار کے نام پر تو کبھی پانی کی صورت میں والدین کو ٹیکے لگائے جاتے ہیں اگر پانی ہو تو طالبات سے 80 سے 90 روپے وصول کیے جاتے ہیں مگر بچیوں کو تو صرف ایک ایک سو سے پر راضی کر دیا جاتا ہے مگر باقی پیسوں کا اگر حساب لگایا جائے تو بات نیلے نوٹوں پر آتی (یعنی) کہ بات ہزاروں میں آتی ہے اگر کسی کلاس کا بلب ایک خراب ہوتا ہے تو 70 یا 80 کی تعداد سے 5 پانچ روپے جمع کرلیے جاتے ہیں۔ 15 روپے کا تو ہوا بلب باقی پیسے کہاں گئے اور اگر مینا بازار کی تقریب سعید بلکہ تقریب رنگ رنگیلیاں ہو تو سکول میں انٹری ٹکٹ وصول کی جاتی ہے وہی سکول جو سرکار چلا رہی ہے اور پی ٹی وی پر مشہوری کر رہی ہے کہ ہم نے پاکستان میں تعلیم مفت کردی ہے مگر میں اسی سرکاری سے پوچھتا ہوں کیسے مفت کردی ہے۔ اب تو مینا بازار کے دن انٹری فیس ہی 10 سے 15 روپے ہوتی ہے۔ اگر سکول کی تعداد تین ہزار ہو تو بات نیلے نوٹوں میں جاتی ہے (یعنی) ہزاروں میں وہ پیسے کہاں جاتے ہیں۔ پھر ہر سکول میں سیل پوائنٹ بنائے ہوتے ہیں جن پر مائیاں سٹیر بیچتی ہیں اگر تین عورتیں بھی چیزیں سیل کرتی ہیں تو وہ ہیڈ کو 100 روپے روزانہ جگا ٹیکس دیتی ہیں اگر روزانہ کے 300 کو ماہانہ اور سالانہ بجٹ کی صورت میں تبدیل کریں تو بات نیلے نوٹوں میں جاتی ہے (یعنی) ہزاروں میں وہ پیسے کہاں جاتے ہیں۔ حیف ہے ایسی پڑھائی ہے۔ حیف ہے ایسی سوچ پر حیف ہے ایسے سرکاری اداروں پر اور حیف ہے چٹخاروں پر۔ ان سرکاری سکولوں کی اگر ماہانہ کل تنخواہ کا اندازہ لگایا جائے تو ایک ہائی سکول کے ٹیچروں کی ماہانہ تنخواہیں 40 سے 50 لاکھ کے قریب بنتی ہے مگر اس کے باوجود حکومت بجلی کا بل اور پانی کا بل اور دیگر اخراجات بھی برداشت کرتی ہے۔ ان سے بہتر تو پھر وہ پرائیویٹ ادارے ہی ہیں جو سٹاف کا خرچہ بجلی کا بل بلڈنگ کے اخراجات سمیت سب خرچے خود برداشت کرتے ہیں۔ کیا ہوا اگر پرائیویٹ سکول بھی والدین فیس میں اضافہ کی صورت میں بھاری رقم وصول کرکے والدین کو ٹیکے لگاتے ہیں اور گاؤں کی سائیڈ پر تو سکول کے نام پر گندم وغیرہ بھی اکٹھی کرتے ہیں مگر چلو اپنے اخراجات تو خود چلاتے ہیں خدارا برائے مہربانی تعلیمی خامیوں کو دور کریں کیونکہ قوم کو سنوارنے کا ایک یہی واحد ذریعہ ہے۔

تحریر: محمد رضوان ایوب رانا تجلیوی

کیا قانون کے ذریعے انصاف، استحکام اور امن ممکن ہے؟

معروف قانون دان سائنسدان کا خیال ہے کہ قانون مسلمہ ضابطوں کا نام ہے اور یہ ضابطے محض انسانی رویوں کی رہنمائی کیلئے ہیں قانون مختلف ادوار میں مختلف حالتوں میں موجود رہا انسانی تہذیب وتمدن سے قبل کے دور انسانیت اور موجودہ دور کا باہم تقابل کیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آئے گی کہ یہ سب کچھ انہی مسلمہ ضابطوں، قاعدوں اور اصولوں کا مرہون منت ہے جنہیں سائنسدان مسلمہ اصولوں کا نام دیتا ہے۔

ہر دور میں قانون انسان اور معاشرہ کی ضرورت رہا ہے اگر قانون کے وجود میں آنے کے بعد جواز کو تلاش کیا جائے اور اس ضرورت کو مدنظر رکھا جائے جس کے تحت قانون کا وجود عمل میں آیا تو موضوع کی مناسبت سے ہمیں ہمارے سوال کا جواب خود بخود مل جاتا ہے قانون مختلف صورتوں میں موجودہ کرآگے بڑھتا رہا اور اس کے ساتھ ساتھ معاشرہ اور ریاست مختلف تبدیلیوں کے ساتھ آگے بڑھتے رہے اگر گزشتہ ادوار کے معاشرہ، معاشرتی زندگی اور ریاست اور ریاستی استحکام کا موازنہ موجودہ دور کے معاشرہ معاشرتی زندگی اور ریاست اور ریاستی استحکام سے کیا جائے تو ہمیں جو انقلابی تبدیلیاں نظر آتی ہیں وہ بلاشبہ قانون اور اس کے حقیقی نفاذ کا نتیجہ ہے۔

نظام کائنات اللہ تبارک وتعالیٰ کی پیداوار ہے اللہ تعالیٰ کے وجود سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور اس طرح یہ بھی مسلمہ ہے کہ اس کائنات اور ہماری نظروں سے دور جو بھی ہے وہ ایک قانون الٰہی کے تابع ہے اور محض یہی وجہ ہے کہ صدیوں سے یہ نظام قدرت انتہائی استحکام سے چل رہا ہے اگر ان افادی پہلوؤں کو مدنظر رکھا جائے تو کیا قانون سے مطلوبہ مقاصد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

1۔ انصاف کا حصول ممکن ہے؟
2۔ استحکام عمل میں آسکتا ہے؟
3۔ پرامن تبدیلی ممکن ہے

1۔ دنیا میں معاشرتی، معاشی، سیاسی اور اخلاقی ترقی کا انحصار محض نظام عدل کی کامیابی پر ہے بلاشبہ صرف قانون ہی وہ اتھارٹی ہے کہ جو انصاف کی فراہمی کا جواز بنتا ہے انصاف کی فراہمی قانون کی بنیاد پر ہے البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ صرف قانون ہی انصاف کی فراہمی یقینی نہیں بناتا بلکہ اس کا بلا امتیاز نفاذ انصاف کی فراہمی کا سبب ٹھہرتا ہے قانون بنا کر کتابوں میں محفوظ کر دینے سے تو انصاف سامنے نہیں آئے گا انصاف کا حصول تو قانون کے نفاذ اور بلاامتیاز اطلاق پر ہے۔ سیاسی طور پر ترقی یا غیر ترقی پذیر ممالک میں انصاف کی فراہمی قانون ہی کی مرہون منت ہے اگر انصاف کی فراہمی میں نہیں زیادتی کا عنصر موجود ہوتا ہے تو اس کی وجہ قانون نہیں ہوتا بلکہ اس کی بڑی وجہ اس کا نفاذ اور اطلاق میں کی گئی کوتاہیاں ہوتی ہیں قانون کے نفاذ اور اطلاق میں اگر بڑے چھوٹے امیر غریب کالے گورے میں تمیز اختیار کی جائے تو پھر انصاف کا حصول ناممکن ہو گا لیکن دوسری صورت میں قانون ہی انصاف کے حصول کو یقینی بناتا ہے بلکہ اس کے علاوہ دیگر کوئی ذریعہ ہی نہیں ہے البتہ نہیں دیکھنا ہوگا کہ قانون کس حد تک مقامی ضروریات کے مطابق ہے اور اس کے جو بنیادی لوازمات ہیں موجود ہیں کیونکہ فراہمی کو یقینی بنا سکتا ہے اس حوالے سے مندرجہ ذیل امور کو سامنے رکھنا ہوگا۔

کیا قانون معاشرتی ضروریات کو پورا کرتا ہے؟

تحریر: چوہدری محمد ارشاد

قانون کا انحصار نسلی سانی بلا قائی امتیاز پر تو نہیں ہے؟

تمام طبقات کیلئے قانون تسلی وتشفی کا باعث ہے؟

قانون کا نفاذ بلا امتیاز ہے؟

یہ چند بنیادی امور ہیں جو قانون کی تشکیل کے وقت مدنظر رکھے جاتے ہیں اور اگر قانون ان شرائط پر پورا اترے اور پھر اس کے عملی نفاذ اور اطلاق کو بلا امتیاز رنگ ونسل اور بلا امتیاز حیثیت ومرتبہ یقینی بنایا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ معاشرہ حقیقی معنوں میں انصاف کی فراہمی اور موجودگی سے لطف اندوز ہو سکے گا۔ وگرنہ تاریخی حقائق موجود ہیں کہ قانون کے عملی نفاذ میں امتیاز خونی انقلابات اور عدم استحکام ترقی کا باعث بنتے ہیں دنیا کا ہر مذہب ایک مکمل نظام عدل پر زور دیتا ہے اور ہر نظام عدل کی بنیاد ایک بہتر اور اچھا قانون ہوتا ہے۔

2۔ معاشرتی اور ریاستی سطح پر ہر شعبہ زندگی میں استحکام اس معاشرہ اور اس ریاست کی ترقی کا سبب بنتا ہے اور ہر شعبہ زندگی میں استحکام صرف اسی صورت میں آسکتا ہے کہ جب افراد ذہنی طور پر مطمئن ہوں ان میں یہ کیفیت یقینی طور پر موجود ہو کہ کسی شعبہ زندگی میں ان کے ساتھ زیادتی نہیں ہو رہی ہے لیکن ایسا صرف اس صورت میں ممکن ہوگا جب قانون موجود ہو اور اس کا اطلاق ونفاذ بلا امتیاز ہو۔ انصاف کی فراہمی یقینی ہونا ہی استحکام سب ٹھہرتا ہے۔ تاریخی واقعات اس حقیقت کے گواہ ہیں کہ جہاں قانون کے نفاذ اور انصاف کی فراہمی میں امتیاز برتا گیا وہاں عدم استحکام پیدا ہوا اور بڑی بڑی ریاستیں انقلابات زمانہ کے بعد ناپید ہوگئیں اور ان ریاستوں اور مملکتوں کا ذکر صرف تاریخ کے صفحات پر رہ گیا قانون ایک ایسی طاقت ہے کہ جو ایک عام شخص اور سربراہ حکومت کو ایک کٹہرے میں لے آتا ہے اور اگر عملی طور پر بھی اس کا مظاہرہ ہو تو دنیا میں کوئی بھی نظام خواہ اس کا تعلق کسی بھی شعبہ زندگی سے وہ عدم استحکام کا شکار نہیں ہوگا۔ قانون موجود ہو اور اس پر بلا امتیاز عمل نہ ہو تو ایسا قانون نہ ہونے کے برابر ہے کیونکہ اصل حقیقت یہ نہ ہے کہ قانون ہونا چاہیے بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ قانون جس کا تعلق ہر شعبہ زندگی سے ہے اس کا نفاذ اور اطلاق عملی طور پر یقینی بنایا جائے تاکہ مقاصد کا حصول یقینی ہو۔

3۔ آج کا جدید اور ترقی یافتہ دور بے شمار تبدیلیوں کے بعد سامنے آیا ہے اور یہ تبدیلیاں کسی ایک شعبہ زندگی تک محدود نہیں ہیں بلکہ ان کا تعلق مختلف شعبہ زندگی سے ہے تبدیلیاں جو دو طریقے سے سامنے آئی ہیں ایسی تبدیلیاں جو انتہائی پرامن طریقے سے انقلابات کی صورت میں سامنے آئیں اور ایسی تبدیلیاں جو انتہائی خوفناک انقلابات کی وجہ سے سامنے آئیں اگر ان بتدریج تبدیلیوں کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ جہاں قانون پر عمل ہو وہاں زندگی میں مختلف شعبہ زندگی میں پرامن تبدیلی آئی اور جہاں قانون اور انصاف کی دھجیاں بکھیری گئیں وہاں خون کے دریا بہا دیے گئے یہاں ہم سیاسی نظام کو ہی سامنے رکھتے ہوئے امریکہ کے سیاسی نظام کا تجزیہ دیگر ممالک کے سیاسی نظام سے کرتے ہیں تو امریکہ میں قانونی قواعد وضوابط پر بڑے تواتر سے عمل ہو رہا ہے تو سیاسی نظام پوری دنیا میں مثال بن چکا ہے جبکہ چند دیگر ممالک جن میں پاکستان بھی شامل ہے وہاں قانونی قواعد وضوابط کی خلاف ورزی سے پرامن اور مستحکم سیاسی استحکام سامنے نہیں آسکا یہاں پر کہا جاسکتا ہے کہ امریکہ کا سیاسی نظام چارسو سال پرانا ہے اور پاکستان کے ساٹھ سالہ پرانے سیاسی نظام سے اس کا کس طرح موازنہ کیا جاسکتا ہے تو ان کیلئے عرض ہے کہ پاکستان کا موازنہ چین سے کریں جس کا سیاسی نظام پاکستان کے سیاسی نظام کی نسبت کم عرصہ پر محیط ہے بات عرصہ کی نہیں ہوتی بلکہ قانون کے حقیقی وجود اور بلا امتیاز نفاذ اور انصاف کی علمبرداری کی ہوتی ہے اور اگر ایسا ہو تو پھر پرامن تبدیلی یقینی ہوتی ہے وگرنہ ایسا نہیں ہوسکتا۔

یہ حقیقت ہے کہ قانون مقاصد کے حصول کیلئے انتہائی اہم ذریعہ ہے البتہ قانون کے ذریعے کے بجائے قانون کا بلا امتیاز نفاذ کے الفاظ استعمال کیے جائیں تو زیادہ بہتر اور مناسب ہے۔

کاہلی کی سزا

پرانے زمانے کی بات ہے کہ ایک گڈریا بادشاہ کے باغ کے قریب بکریاں چراتا تھا ایک دن جب وہ بکریاں چرا رہا تھا تو اسے پتھر دکھائی دیے جو دراصل ہیرے تھے وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ ہیرے ہیں یا پتھر کے ٹکڑے۔ اس نے ان ہیروں کو پتھر سمجھ کر باغ کی طرف پھینکنا شروع کردیا۔ باغ میں بادشاہ اپنے مشیروں کے ساتھ چہل قدمی کر رہا تھا۔ اچانک ایک ہیرا بادشاہ کے سر پر لگا بادشاہ نے کہا کہ یہ کون نادان ہے جو اتنے قیمتی ہیرے پھینک رہا ہے۔ بادشاہ نے اپنے مشیروں کو حکم دیا کہ اس نادان کو پکڑ کر میرے پاس لاؤ، جب مشیر اس کو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لائے تو بادشاہ نے اسکو کہا کہ تم اتنے قیمتی ہیرے کیوں پھینک رہے تو گڈریے نے عرض کیا کہ بادشاہ سلامت میں نہیں جانتا تھا کہ یہ ہیرے ہیں یا پتھر کے ٹکڑے میں نے ان کو پتھر سمجھ کر پھینکنا شروع کر دیا تاکہ کوئی پھل درخت سے گرتا اور میں اپنی بھوک اس سے ختم کرلیتا۔ بادشاہ نے اس گڈریے کو کہا کہ تم یہ قیمتی ہیرے مجھے دے دو اور اس کے بدلے میں تم ایک گھنٹے میں میری سلطنت سے جو کچھ لے جانا چاہتے ہو لے جاؤ۔

گڈریا یہ سن کر بہت خوش ہوا اور محل کے اندر داخل ہوگیا تو اس نے بادشاہ کے محل میں بہت سے ہیرے جواہرات اور سونے کی اینٹیں دیکھیں۔ اس کے علاوہ اسے شاہی بستر نظر آیا اور اس نے سوچا کہ پہلے آرام کرلیتا ہوں اور بعد میں دولت لے جاؤں گا۔ وہ بستر پر لیٹا تو وہ تھوڑی دیر میں خوابوں کی دنیا میں چلا گیا۔ اس کا وقت ختم ہو گیا اور وہ ابھی تک سویا ہوا تھا۔ وقت ختم ہوتے ہی بادشاہ کے سپاہی کمرے میں داخل ہوئے اور گڈریے کو پکڑ کر باہر نکالنے لگے تب گڈریا بولا کہ مجھے صرف ایک سونے کی اینٹ لے جانے دو لیکن سپاہیوں نے اس کی ایک نہ سنی اور باہر لے گئے۔

اس واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو کبھی سستی اور کاہلی سے کام نہیں لینا چاہیے اس طرح جب انسان کے مرنے کا وقت آئے گا اور حضرت عزرائیل اس انسان کی روح قبض کرنے آئیں گے تو وہ شخص کہے گا کہ صرف ایک بار اللہ کا نام لے لینے دو لیکن اس وقت، وقت پورا ہو گیا ہوگا۔

NAWA-I-WAQT
نوائے وقت
SPECIAL EDITION
اشاعت خاص

قائدؒ کی زندگی کے چند واقعات

سعید بدر

لکھنؤ چیف کورٹ: ہندوستان کی ایک ریاست "تان پارہ" کی ملکیت کا مقدمہ زیر سماعت ہے گوکرن ناتھ جج کا کمرہ عدالت لوگوں سے بھرا ہوا ہے جس میں بڑے بڑے بیرسٹر ایڈووکیٹ وکلاء اور طالب علم شامل ہیں۔
ایک فریق کے وکیل انگریز دشمنی میں معروف ہیں اور کانگریس کے سابق صدر رہ چکے ہیں وہ ملک ہند کے مایہ ناز قانون دان ہیں جن کا نام "مسٹر حسن امام" ہے۔ دوسرے فریق کے وکیل ہوم رول لیگ کے خالق اور سروجنی نائیڈو کے الفاظ میں "ہندو مسلم اتحاد کے سفیر" محمد علی جناح ہیں (جو ابھی قائداعظم نہیں بنے تھے) لوگوں کی بیشتر تعداد اس سفیر صلح کی تقریر سننے آئی ہے۔
اسی اثنا میں جسٹس گوکرن ناتھ کمرہ عدالت میں داخل ہوتے ہیں حاضرین احترام میں کھڑے ہو جاتے ہیں عدالت کی کارروائی شروع ہوتی ہے۔ مسٹر حسن امام نے اپنی بحث کا آغاز کیا غرارے دار پاجامہ تن زیب انگرکھا سر پر دوپلی ٹوپی زبان انگریزی میں گوہر فشانی لیکن لب و لہجہ ہندوستانی ہے۔
حسن امام کی تقریر دلپذیر آئین و قانون کے موشگافیوں کا بہتا ہوا دریا تھی۔ دلائل سے مزین ہر دلیل ایک سے ایک بڑھ کر نئی نئی تعبیریں انوکھے نکات کی بھرمار حاضرین سمیت جسٹس گوکرن ناتھ متاثر نظر آتے تھے ان کا قہقہہ عدالت میں بانگ دہل کی طرح گونج رہا تھا کبھی متحیر کبھی متعجب اور کبھی متاثر دکھائی دے رہے تھے۔ حسن امام کے بعد مسٹر محمد علی جناح کی باری تھی وہ نہایت متانت لیکن خاموشی کے ساتھ اپنی سیٹ پر براجمان تھے وہ نہایت پرسکون دکھائی دے رہے تھے۔ وہ قہقہے لگا رہے تھے اور نہ چہرے پر تبسم دکھائی دے رہا تھا یوں اور نہ انکسار معلوم ہوتا تھا کہ وقار و متانت کا پیکر دیدہ و دانستہ کا مجسم تحریف فرما ہے۔
حسن امام کی تقریر ختم ہوئی سب سنبھل کر بیٹھ گئے اب مسٹر جناح نے دلائل دینا تھے بچے تلے الفاظ پر زور لہجہ وہ وقار وکیل مخالف کی ہر ایک دلیل جو ابھی تھوڑی دیر پہلے تک پہاڑ کی طرح وزن دار اور چٹان کی طرح مضبوط نظر آرہی تھی۔ اب روئی کے گالے کی طرح اڑ رہی تھی۔ جج مسٹر گوکرن ناتھ جواب تک باغ و بہار بنے ہوئے تھے ہنستے بھی تھے اور ہنساتے بھی تھے۔ اب فکر و استغراق کے سمندر میں غرق تھے حسن امام نے دو گھنٹے سے زیادہ تقریر کر کے طلسم باندھا تھا اسے مسٹر جناح جیسے طلسم شکن نے آدھ گھنٹے میں ختم کر کے رکھ دیا ان کی تقریر جامع و مانع تھی ہر شخص ششدر و حیران تھا ایک بھرپور تاثر کے عالم میں عدالت برخاست ہوئی اور لوگ اس وقت اس در سے چلے لیکن اسی پیکر شخصیت کو دیکھتے رہے جب تک اس کی کار مہاراجہ محمود آباد کے پیلس قیصر باغ کی طرف روانہ نہیں ہو گئی۔
چند دن بعد فیصلہ کا اعلان ہوا یہ مقدمہ مسٹر جناح نے جیت

مسٹر جناح کامیاب اور فتح یاب ہوئے یعنی اصلاحات جدیدہ کی رپورٹ ایوان نے مسترد کر دی اور کیبنٹ ایوارڈ منظور کر لیا۔
ہندوستان میں مسٹر جناح کی دھاک بیٹھ گئی
نظام دکن کے گیسٹ ہاؤس کا منظر۔ لارڈ ویول ہندوستان کے وائسرائے تھے مسٹر جناح نے ان سے جنگ عالمگیر کی سرگرمیوں میں تعاون سے انکار کر دیا اس سے قبل وائسرائے مسلم لیگ کی تجاویز رد کر چکے تھے۔ وائسرائے نے در پردہ مسلمانوں کو شامل کر لیا جن میں پنجاب سے سکندر حیات وزیراعظم آسام سے سر سعد اللہ وزیراعظم بنگال سے وزیراعظم اے کے فضل الحق سر سلطان احمد اور نواب آف چھتاری شامل تھے۔ سازش خطرناک تھی وہ تمام مسلم لیگی سربراہ جناح صاحب کا ساتھ چھوڑ گئے۔ وائسرائے نے اپنے مکروہ منصوبے کا اعلان کر دیا ساتھ ہی ساتھ نظام دکن نے اعلان کیا کہ نواب چھتاری کو وزارت عظمیٰ کا عہدہ دیا جاتا ہے ہندوستان میں کھلبلی مچ گئی محمد علی جناح اکیلے دکھائی دیتے ہیں ایسے عالم میں مسٹر جناح نے حیدرآباد دکن کے شاہی گیسٹ ہاؤس سے عجیب و غریب اعلان کرتے ہیں انہوں نے وائسرائے ہند کو ان کی کامیاب سازش پر مبارک باد پیش کی اور سکندر حیات فضل الحق سعد اللہ سلطان احمد اور چھتاری کو مسلم لیگ سے خارج کر دیا۔
یہ عجیب و غریب اعلان سن کر اہل ہند دنگ رہ گئے۔ اگر یہ بڑے بڑے لیڈر صوبوں کے وزرائے اعظم نکال دیے گئے تو مسلم لیگ کے پاس کیا رہ جائے گا۔ لوگ منتیں کرنے لگے کہ جناب مصلحت سے کام لیں وقت کی نزاکت کا احساس کریں لیکن اصول پسند رہنما اپنے فیصلے پر ڈٹ گیا لوگوں نے اصرار کیا التجا کی پیش کیں پاؤں پکڑے لیکن مسٹر جناح کا انکار ہاں میں نہ بدلا جا سکا اس کا فیصلہ اصولی تھا علامہ اقبال نے کہا تھا۔
اگر ملک ہاتھوں سے جاتا ہے جائے
تو احکام حق سے نہ کر بے وفائی
وہ لوگ جو آج مصلحت کوش اور مصلحت بین بنے ہوئے ہیں ایک ٹیلی فون کال پر سرنڈر ہو جاتے ہیں قائداعظم کا جذبہ ایمانی ملاحظہ کریں ان کے پاس نہ ٹینک تھا اور نہ ایٹم بم کی طاقت صرف ایمان کی دولت تھی اور اصول کی طاقت۔
مسٹر جناح نے فیصلہ نہ بدلا آخر کار نواب چھتاری سر سکندر حیات اور سعد اللہ نے سرنڈر کر دیا اپنی غلطی تسلیم کر لی جنگی کونسل سے استعفیٰ دے کر واپس آ گئے۔ وائسرائے ششدر رہے لیکن بعد میں ذلیل و رسوا ہوئے ان کا حشر خوفناک ہوا اور قائداعظم کی اصول پرستی جیت گئی ان کا جذبہ ایمانی فتح یاب ہوا۔ بقول علامہ اقبال
نگہ بلند سخن دلنواز جاں پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کیلئے

قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ کی شخصیات کا تقابل

ڈاکٹر اسرار احمد

دو عظیم سیاسی جماعتوں کے وجود میں آنے کے بعد مسلمانان ہند کے اندر دو عظیم شخصیتیں پیدا ہوئیں، جنہیں ہم شریک بانیان پاکستان (Co-founders) کہہ سکتے ہیں یعنی علامہ محمد اقبال اور مسٹر محمد علی جناح۔ میری تحریر کے اس حصے میں محمد علی جناح کے لیے لفظ "قائداعظم" استعمال نہیں ہوگا، اس لیے کہ آپ قائداعظم ایک طویل عرصے کے بعد بنے ہیں۔ علامہ محمد اقبال ایک مفکر، فلسفی، دانشور اور شاعر تھے اور محمد علی جناح بیرسٹر تھے اور ساتھ ہی ایک سیاسی کارکن بھی تھے۔ ان دونوں کی شخصیتوں کے بعض پہلو بہت دلچسپ ہیں۔ دونوں قریبی ہم عصر تھے۔ [illegible] مہینے چھوٹے تھے۔ مسٹر جناح کی پیدائش 25 دسمبر 1876ء کو اور علامہ محمد اقبال کی پیدائش 9 نومبر 1877ء کو ہوئی۔ علامہ اقبال کا مقام پیدائش [illegible]

پابندی سے بڑھ کر ان کا مزاج بہت صوفیانہ تھا۔ آپ کی والدہ بہت نیک خاتون تھیں۔ ابتدائی تعلیم میں علامہ میر کاشمیری کا فیض حاصل ہوا جو بہت بڑے عالم اور بہت بڑے مدرس تھے۔ چنانچہ علامہ اقبال کی ابتدائی تربیت کے اندر مذہب کا حصہ کافی تھا، جبکہ ایسی کوئی چیز محمد علی جناح کے بارے میں ہمارے علم میں نہیں ہے۔ ان کے والد گرامی جناح پونجا ایک عام درجے کے کاروباری تھے اور چمڑے کا کاروبار کرتے تھے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ محمد علی جناح ذہانت و فطانت اور محنت و مشقت میں بہت آگے تھے۔ انہوں نے میٹرک تو سولہ سال کی عمر میں پاس کیا، لیکن ذرا غور کیجیے کہ پھر صرف بیس سال کی عمر میں انگلستان سے بیرسٹری کر کے واپس آ گئے۔ واپس آتے ہی کراچی میں [illegible] چل سکی، لہٰذا بمبئی چلے گئے جہاں پر پریکٹس جم گئی اور آپ آگے سے آگے بڑھتے چلے گئے۔
محمد علی جناح کا مزاج بنیادی طور پر قوم پرستانہ تھا۔ چنانچہ 1906ء میں جب مسلم لیگ قائم ہوئی تو اس

کی آبادی کی تعداد کی نسبت سے نشستیں ملیں گی۔
یہ محمد علی جناح کی بہت بڑی کامیابی تھی، لیکن اس کے پس منظر میں ایک اور چیز بڑی اہم تھی۔ 1918-19ء سے ہندوستان میں ایک عظیم تحریک "تحریک خلافت" شروع ہو چکی تھی، اس لیے کہ خلافت عثمانیہ کو ختم کرنے کے لیے عالمی سطح پر بڑی سازشیں چل رہی تھیں اور یہودی سرگرم تھے کہ برطانیہ کے ذریعے سے خلافت کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس وقت [illegible] گاندھی جی بھی خلافت کی تحریک میں شامل ہوئے تھے، حالانکہ گاندھی اور خلافت کا باہم رشتہ ہی کیا تھا لیکن انہوں نے محسوس کیا کہ اس وقت مسلمانوں کا ساتھ دینا چاہیے، اس لیے کہ اس تحریک کا ترانہ پورے [illegible]

کر لی۔
اب ذرا دوسری شخصیت کی طرف آیئے جو مسلمانان ہند میں سے ابھر کر سامنے آئی۔ یہ علامہ محمد اقبال تھے۔ جیسا کہ عرض کیا گیا، ان کی ابتدائی تعلیم اور خاندانی پس منظر کے اندر مذہبی [illegible]

اصلاح ہو سکے۔ پاکستان میں میرے مشاہدے میں اس طرح کی بات نہیں آئی کہ یہاں اس سطح کے لوگ اس قسم کی مصروفیات میں مشغول ہوں۔ چنانچہ میرا تجزیہ یہ تھا کہ جن لوگوں کی بنیادی تربیت اور خاندانی [illegible]

"اے اللہ کے رسولؐ! اگر میرے دل کی مثال اس آئینے کی سی ہے جس میں کوئی جوہر ہی نہ ہو، اور اگر میری شاعری میں قرآن کے سوا کسی اور چیز کی ترجمانی ہے تو آپ میرے فکر کا پردہ چاک کر دیجیے اور اس چمن کو مجھ جیسے کانٹے سے پاک کر دیجیے۔ مزید برآں قیامت کے دن یہ اقبال کا دعویٰ ہے کہ اس نے جو کچھ کہا ہے قرآن سے کہا ہے۔
مجھے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا جو تھوڑا بہت [illegible]
فہم [illegible]
اور فکر دیا [illegible]
ہے اس کے [illegible]
ذرائع [illegible]
(Sources) میں آٹھ اشخاص بہت نمایاں ہیں ان میں سے دو "ابوین" ہیں، یعنی ابوالاعلیٰ مودودی اور ابوالکلام آزاد۔ دو "دکتورین" ہیں، یعنی ڈاکٹر محمد اقبال اور ڈاکٹر رفیع الدین۔

ایک سیاسی کارکن بھی تھے۔ ان دونوں کی شخصیتوں کے بعض پہلو بہت دلچسپ ہیں۔ دونوں قریبی ہم عصر تھے۔ [illegible] مہینے چھوٹے تھے۔ مسٹر جناح کی پیدائش 25 دسمبر 1876ء کو اور علامہ محمد اقبال کی پیدائش 9 نومبر 1877ء کو ہوئی۔ علامہ اقبال کا مقام پیدائش سیالکوٹ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، جبکہ محمد علی جناح کا مقام پیدائش عام طور پر تو کراچی بتایا جاتا ہے لیکن حیدرآباد یونیورسٹی کے ساتھ ملحق انسٹی ٹیوٹ آف سندھالوجی کے محققین کا فیصلہ ہے کہ آپ کی پیدائش ٹھٹھہ کے قریب جھرک کے مقام پر ہوئی۔ خاندانی پس منظر کے اعتبار سے علامہ اقبال بالاتفاق کشمیری پنڈت تھے۔ لیکن محمد علی جناح کے خاندانی پس منظر کے بارے میں اختلاف ہے۔ عام طور پر مشہور ہے کہ آپ اسماعیلی خوجے تھے، لیکن مجھے اس بارے میں ایک عجیب اقتباس ملا ہے۔ 1964ء میں ماہنامہ "نقوش" نے 200 صفحات پر مشتمل آپ بیتی نمبر شائع کیا تھا جس میں تمام مشاہیر کی زندگی کے حالات ان کی اپنی تحریروں سے یا اپنے اقوال کے حوالے سے بڑی خوبصورتی سے جمع کیے گئے۔ مسٹر جناح کے بقول آپ اصل میں منٹگمری کے علاقے کے ایک راجپوت خاندان کی نسل سے ہیں۔ مسٹر جناح سے جب نواب بائی پت نے کہا کہ آپ کا خاندان تو تجارت پیشہ ہے، پھر آپ میں یہ گھن گرج کیسے آئی؟ تو آپ نے کہا: میں اصل میں پنجابی راجپوت ہوں۔ کئی پشتیں گزریں کہ میرے اجداد میں سے صاحب جو منٹگمری (موجودہ ساہیوال) کے رہنے والے تھے، کاٹھیاواڑ چلے گئے تھے۔ وہاں انہوں نے ایک خوجہ لڑکی سے شادی کر لی تھی اور انہی کے خاندان میں مل گئے تھے۔ اس وقت سے ہم لوگ خوجوں میں شمار ہونے لگے۔ لہٰذا میں اسماعیلی خوجہ نہیں ہوں، بلکہ میری رگوں میں جو خون ہے وہ راجپوت کا ہے۔ اس قول کے راوی صغیر احمد عباسی، پرائیویٹ سیکرٹری آف نواب صاحب چھتاری ہیں۔

یہ باتیں تو صرف دلچسپی کی حد تک ہیں، ان کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔ البتہ ایک اور بات جس کی یقیناً اہمیت ہے، وہ یہ کہ علامہ اقبال کے خاندانی اثرات میں مذہبی روح اور مذہبی جذبہ بڑا گہرا تھا۔ ان کے والد شیخ نور محمد صوفی مزاج بزرگ تھے۔ صوم و صلوٰۃ کی

سمجھیے کہ پھر صرف بیس سال کی عمر میں انگلستان سے بیرسٹری کر کے واپس آ گئے۔ واپس آتے ہی کراچی میں پریکٹس شروع کی لیکن کراچی میں پریکٹس نہیں چل سکی، لہٰذا بمبئی چلے گئے جہاں پر پریکٹس جم گئی اور آپ آگے سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

محمد علی جناح کا مزاج بنیادی طور پر قوم پرستانہ تھا۔ چنانچہ 1906ء میں جب مسلم لیگ قائم ہوئی تو اس میں شامل نہیں ہوئے۔ ان کا کہنا یہ تھا کہ اس کا نصب العین بلند اور مقصد اعلیٰ نہیں ہے، یہ صرف ہندوستان میں مسلمانوں کی جداگانہ نمائندگی کے حصول کے لیے اور انگریز کو اپنی وفاداری کا یقین دلانے کے لیے قائم ہوئی ہے۔ مسلم لیگ کے بجائے آپ کانگریس میں تھے اور کانگریس کے صدر دادا بھائی نوروجی کے سیکرٹری تھے۔ مسلم لیگ کے قیام کے سات برس بعد 1913ء میں جب مسلم لیگ نے بھی خود اختیاری کے حصول کو اپنا نصب العین بنا لیا تب مولانا محمد علی جوہر کے بہت زیادہ اصرار پر مسلم لیگ میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد بھی 1920ء تک انہوں نے دوہری رکنیت اختیار کیے رکھی، کانگریس کی بھی اور مسلم لیگ کی بھی اور اس پورے عرصے میں ان کی کوشش یہی تھی کہ کسی طرح ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان مصالحت ہو جائے اور کوئی ایسا فارمولا طے ہو جائے جو فریقین کے لیے قابل قبول ہو، جس سے مسلمانوں کی تشویش ختم ہو اور انہیں اطمینان حاصل ہو کہ ہمارا مستقبل خطرے میں نہیں ہے۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے سر توڑ کوشش اور جاں گسل محنت کی اور ان خدمات کے طفیل میں انہیں ہندو مسلم اتحاد کا سفیر کہا گیا اور یہ کہنے والا بھی گوکھلے تھا۔ لیکن اس قدر محنت کے باوجود انہیں قدم قدم پر مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ چونکہ 1920ء تک ان کے پاس کانگریس اور مسلم لیگ دونوں کی ممبر شپ تھی لہٰذا انہوں نے کوشش کی کہ کانگریس اور مسلم لیگ کا اجلاس ایک ہی مقام پر ہو، تاکہ طرفین کے لیڈروں کا آپس میں میل جول ہو سکے اور باہم گفت و شنید سے اس مقصد کی طرف پیش رفت ہو سکے۔ چنانچہ 1915ء میں بمبئی میں اور 1916ء میں لکھنؤ میں اجلاس ہوئے۔ لکھنؤ کے اجلاس میں پہلی مرتبہ ہندوؤں نے مسلمانوں کے مطالبے کو تسلیم کر لیا کہ انتخابات جداگانہ اصول پر ہوں گے اور مسلمانوں کو ان

بڑی سازشیں چل رہی تھیں اور یہودی سرگرم تھے کہ برطانیہ کے ذریعے سے خلافت کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس وقت ہندو اور مسلمان ایک ہو گئے تھے اور گاندھی جی بھی خلافت کی تحریک میں شامل ہوئے تھے، حالانکہ گاندھی اور خلافت کا باہم رشتہ ہی کیا تھا! لیکن انہوں نے محسوس کیا کہ اس وقت مسلمانوں کا ساتھ دینا چاہیے، اس لیے کہ اس تحریک کا ترانہ پورے ہندوستان میں گونج رہا تھا:

بولیں اماں محمد علی کی
جان بیٹا خلافت پہ دے دو!
ساتھ ہیں تیرے شوکت علی بھی
جان بیٹا خلافت پہ دے دو!!

یہ یقیناً ایک عظیم تحریک تھی اور اسی کے پس منظر میں میں سمجھتا ہوں کہ 1916ء میں لکھنؤ پیکٹ ہوا اور قائداعظم کو اس میں اپنی کامیابی کی صورت نظر آئی۔ لیکن 1924ء میں مصطفیٰ کمال پاشا نے خود ہی خلافت کا خاتمہ کر دیا، بقول علامہ اقبال:

چاک کر دی ترک ناداں نے خلافت کی قبا
سادگی اپنوں کی دیکھ، اوروں کی عیاری بھی دیکھ!

خلافت کے خاتمے کے ساتھ ہی تحریک خلافت کا سارا جوش و خروش ختم ہو گیا اور صورتحال یکسر تبدیل ہو گئی۔ اب ہندوؤں کے اندر اپنی عصبیت اور مسلمانوں کی مخالفت کے جذبات ابھر کر سامنے آ گئے۔ چنانچہ 1928ء میں نہرو رپورٹ شائع ہوئی جس نے مسلمانوں کی ہندوؤں سے تمام امیدوں کا قلع قمع کر دیا اور ان پر واضح ہو گیا کہ ہندو کسی درجے میں بھی مسلمانوں کو کوئی حیثیت دینے کو تیار نہیں۔ یہ نہرو رپورٹ گویا ایک اہم موڑ (turning point) ثابت ہوئی۔ اس کے بعد محمد علی جناح صاحب نے ایک کوشش اور کی اور "تجاویز دہلی" کے نام سے ایک خاکہ پیش کیا، لیکن وہ تجاویز بھی رد کر دی گئیں۔ پھر انہوں نے "چودہ نکات" پیش کیے تو وہ بھی رد کر دیے گئے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انتہائی مایوس، دل گرفتہ اور دل شکستہ ہو کر محمد علی جناح نے ہندوستان کو خیرباد کہہ دیا اور ان کی زندگی کا ایک دور یہاں ختم ہو گیا۔ محمد علی جناح 1931ء میں انگلستان منتقل ہوئے، وہاں ایک کوٹھی خریدی، اپنی لیگل پریکٹس شروع کر دی اور ہندوستان کی سیاست سے بالکل کنارہ کشی اختیار کر لی۔

اب ذرا دوسری شخصیت کی طرف آئیے جو مسلمانان ہند میں سے ابھر کر سامنے آئی۔ یہ علامہ محمد اقبال تھے۔ جیسا کہ عرض کیا گیا، ان کی ابتدائی تعلیم اور خاندانی پس منظر کے اندر مذہبی اثرات بڑے گہرے تھے۔ لیکن 1899ء میں ایم اے کرنے کے بعد سے لے کر 1905ء تک کا اقبال اور تھا۔ اس دور میں ایک طرف تو وہ ہندی نیشنلزم کے خوگر نظر آتے ہیں اور دوسری طرف ان کی شاعری میں گل و بلبل کے افسانے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ "ترانہ ہندی" ان کا اسی دور کا ترانہ ہے:

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی وہ گلستاں ہمارا!

آج بھی یہ ترانہ ہندوستان حکومت کی سرپرستی میں ریڈیو پر نشر کیا جاتا ہے۔ بلکہ اس زمانے میں انہوں نے اپنی ایک نظم "نیا شوالہ" میں ایک شعر ایسا بھی لکھا جس کی ان کے بعد کے اشعار میں شدید ترین نفی ہوتی ہے:

سچ کہہ دوں اے برہمن گر تو برا نہ مانے
تیرے صنم کدوں کے بت ہو گئے پرانے
پتھر کی مورتوں میں سمجھا ہے تو خدا ہے
خاک وطن کا مجھ کو ہر ذرہ دیوتا ہے!

اس درجے گہری قوم پرستی اقبال کے اندر بھی موجود تھی۔ لیکن آپ 1905ء میں 28 سال کی عمر میں انگلستان چلے گئے اور تین سال تک انگلستان اور جرمنی میں رہے۔ اس دوران انہوں نے بیرسٹری کی۔ چونکہ فلسفی تھے اور پی ایچ ڈی بھی کر چکے تھے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصے میں اقبال کی قلب ماہیت ہو گئی۔

یہ بات میں اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر کہہ رہا ہوں۔ میں پہلی مرتبہ 1970ء میں انگلستان گیا جبکہ میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر ابصار احمد وہاں زیر تعلیم تھے تو میں نے مشاہدہ کیا کہ وہاں یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے اور ایک ایک دو دو پی ایچ ڈیز کیے ہوئے لوگ جمعہ کے روز اکٹھے ہوتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، دروس قرآن کی محافل ہوتی ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو قرآن مجید پڑھ کر سناتے ہیں تاکہ تجوید کی غلطیوں کی اصلاح ہو سکے۔ جبکہ پاکستان میں میرے مشاہدے میں اس طرح کی بات نہیں آئی کہ یہاں اس سطح کے لوگ اس قسم کی مصروفیات میں مشغول ہوں۔ چنانچہ میرا تجزیہ یہ تھا کہ جن لوگوں کی بنیادی تربیت اور خاندانی اثرات میں مذہب کا عنصر موجود ہوتا ہے تو چاہے اپنے ملک میں رہتے ہوئے اس کے آثار زیادہ ظاہر اور نمایاں ہو کر سامنے نہ آئیں، لیکن جب وہ ایک مخالف ماحول میں پہنچتے ہیں تو اس ماحول میں ان کے اندر کی چنگاری شعلہ بن کر بھڑکتی ہے۔ امریکہ میں بھی میں نے یہی کچھ دیکھا ہے کہ یہی دو نتیجے نکلتے ہیں کہ جو لوگ وہاں جاتے ہیں ان میں سے کچھ لوگ تو سیلاب کی رو میں بہہ جاتے ہیں، وہاں کی تہذیب میں رنگے جاتے ہیں اور شراب و شباب اور رقص و سرود وغیرہ ساری چیزیں ان کی زندگیوں میں شامل ہو جاتی ہیں، لیکن کچھ دوسرے لوگ جن میں دین کی حمیت کی کچھ چنگاری موجود ہوتی ہے وہ پھر دین کے معاملے میں فعال ہو جاتے ہیں اور وہ چنگاری ایک شعلہ بن کر بھڑک اٹھتی ہے۔ علامہ اقبال کے ساتھ بھی بعینہٖ یہی معاملہ پیش آیا۔ علامہ اقبال خود کہتے ہیں: "مسلماں کو مسلماں کر دیا طوفان مغرب نے"۔ چنانچہ وہاں سے واپس آنے کے بعد 1908ء سے 1930ء تک پورے 22 برس علامہ اقبال نے یہی کچھ کیا کہ اسلام کے نظام فکر، فلسفہ اور حکمت کو اپنی شاعری اور نثر کے ذریعے بیان کیا اور قرآن کی ایک نہایت جدید اور بہت عمدہ تفسیر پیش کی۔ اگرچہ یہ تفسیر آپ کو "تفسیر اقبال" کے نام سے نہیں ملے گی، لیکن کلام اقبال خود تفسیر قرآن ہے۔ اقبال دعویٰ کرتا ہے کہ میرے پیغام میں سوائے قرآن کے اور کچھ نہیں ہے۔ اقبال سرور کائنات ﷺ کے حضور مناجات کرتے ہوئے کہتے ہیں:

گر دلم آئینہ بے جوہر است
ور بحرفم غیر قرآں مضمر است
پردۂ ناموس فکرم چاک کن
ایں خیاباں را ز خارم پاک کن
روز محشر خار و رسوا کن مرا!
بے نصیب از بوسۂ پا کن مرا!!

اشخاص بہت نمایاں ہیں ان میں سے دو "ابوین" ہیں، یعنی ابوالاعلیٰ مودودی اور ابوالکلام آزاد۔ دو "دکتورین" ہیں، یعنی ڈاکٹر محمد اقبال اور ڈاکٹر رفیع الدین۔ دو "شیخین" ہیں، یعنی شیخ الہند مولانا محمود حسن اور شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی۔ قرآن فہمی میں میں نے شیخ الہند مولانا محمود حسن کا ترجمہ قرآن مجید بہت مفید پایا ہے، جس پر شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی کے حواشی ہیں۔ ان کے علاوہ دو "تی این" ہیں، یعنی مولانا حمید الدین فراہی اور مولانا امین احسن اصلاحی، جنہوں نے قرآن مجید کے مضامین کے اندر موجود نظم کو واضح کیا ہے۔ اس طرح علامہ اقبال بھی میرے لیے قرآن مجید کے فہم اور فکر کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ بلکہ بچپن میں ہی مجھ پر علامہ اقبال کا بہت زیادہ گہرا اثر ہے۔ میں پانچویں جماعت کا طالب علم تھا جب ان کی نظم "جواب شکوہ" کا یہ شعر میرے ذہن میں چپک کر رہ گیا:

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر!

لیا۔

انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کا منظر: سر عبدالرحیم کی صدارت پر براجمان، کیمونل ایوارڈ کا مسئلہ زیر بحث ہے۔ حکومت انگلیشیہ اور انڈین کانگریس اپنے اپنے موقف کی تائید و حمایت میں سرگرم ہیں۔ حکومت انگریز کی خواہش ہے کہ ان جدید اصلاحات کا بل من و عن منظور ہو جائے۔ کانگریس اسے یکسر مسترد کرنے پر تلی بیٹھی ہے۔ مسٹر جناح دونوں کے برعکس اصلاحات جدیدہ کے مخالف لیکن کیمونل ایوارڈ کے حامی ہیں۔

سر سرکار ان دنوں لاء ممبر بھی تھے اور لیڈر آف دی ہاؤس یعنی قائد ایوان بھی تھے انہوں نے معرکۃ الآرا تقریر کی اور حکومت کی حمایت کی مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے کانگریس کی حمایت میں فصاحت و بلاغت کے دریا بہا دیے۔ سر سرکار کی تقریر جوش بیان اور خطابت کا شاہکار تھی جبکہ ڈیسائی کی تقریر استدلال اور منطق کا نمونہ تھی۔

اب مسٹر جناح کی باری آتی ہے۔

وہ حقیقت پسندی کے حربے سے لیس اٹھے ان کی تقریر دو دھاری تلوار تھی جو برق تپاں بن کر فرنگی حکومت پر چمک اور گرج رہی تھی اور ساتھ ہی ساتھ وہ ہندو امپریل ازم کے خوابوں کو چکنا چور کر رہی تھی مسٹر جناح نے حکومت برطانیہ اور حکومت ہند سے کہا۔

"تمہاری فیڈرل سکیم مکر و فریب کے سوا کچھ بھی نہیں تم ہندوستان کی روح سے اقوام ہند کی نفسیات سے ہندو اکثریت کی سرشت سے اور اقلیتوں بالخصوص مسلمان کے حال زار اور زبوں حالی سے یکسر ناواقف ہو تم جب بھی اصلاحات کا خاکہ و نقشہ بناتے ہو تمہارے پیش نظر ہندوستانیوں کی فلاح و بہبود نہیں ہوتی بلکہ تمہارے پیش نظر صرف اور صرف سامراجی مقاصد ہوتے ہیں۔ مسٹر جناح ان الفاظ کے بعد بھولا بھائی ڈیسائی کی طرف پلٹے اور مڑ کر کہا "اگر تم لوگوں میں اتنی وسعت قلب اور عالی ظرفی نہیں کہ اقلیتوں کو ان کے حقوق دے سکو اور ان کے ساتھ باعزت سمجھوتہ کر سکو ان کی شکایات رفع کر سکو ان کے جائز مطالبات منظور کر سکو ان کی ضروریات پوری کر سکو تو پھر تمہیں حکومت ہند کا پیش کردہ کیمونل ایوارڈ منظور کرنا پڑے گا۔ اگر تم سچائی اور صداقت کے ساتھ حکومت کو شکست سے ہمکنار کرنا چاہتے ہو تو آؤ ہم سے سمجھوتہ کر لو ورنہ ہم اصلاحات مسترد کر دیں گے اور کیمونل ایوارڈ منظور کر لیں گے اصلاحات جدیدہ اس لیے مسترد کریں گے کہ وہ بحیثیت مجموعی ملک کیلئے مہلک ہیں اور ایوارڈ اس لیے تسلیم کریں گے کہ اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں۔

مسٹر جناح کی اس تقریر کا یہ اثر ہوا کہ حکومت کی پہلے سے اکڑی ہوئی گردن حیرت سے تنی اور کانگریس کی گردن جو تنی ہوئی تھی خم ہو گئی حکومت اپنی روش پر قائم رہی اور کیمونل ایوارڈ کے مسئلہ پر غیر جانب دار ہو گئی اب ووٹنگ ہوئی

قائداعظم کی روح فرسا رحلت

جاں فسردہ ہے تو آنکھیں رو رہی ہیں بار بار
آج مسلم قوم کا جاتا رہا ہے غم گسار
قائداعظمؒ وہ مسلم قوم کا چشم و چراغ
جس کی فرقت میں ہوا ہر ایک مسلم دلفگار
آج پاکستان میں ہر سو صف ماتم بچھی
اس کے غم میں آج ملت جابجا ہے سوگوار
قعر ذلت سے گیا لے عرش عظمت پر ہمیں
قومی وقعت کو لگے اس کی بدولت چاند چار
وقف کر دی عظمت دیں کیلئے ساری حیات
قوم کی خاطر لٹائے جان و تن پروانہ وار
پرچم اسلام کو دنیا میں پھر لہرا دیا
گلشن اسلام پر پھر آ گیا دلکش نکھار
از سر نو کر دیا پھر دامن ملت رفو
جس کو چرخ چنبری نے کر دیا تھا تار تار
پھونک دی تھی اس نے مسلم لیگ میں روح حیات
حشر افراد ملت کو کیا یوں ہمکنار
اس کی کاوش سے ہوا تشکیل یہ پیارا وطن
ملک پاکستان کا تھا اولیں وہ تاجدار
وہ تھا بے افسر شہنشہ اور سرتاج شہاں
سرنگوں تھے سامنے اس کے شہان ذی وقار
گلشن ملت کو جو صدیوں سے تھا بے برگ و گل
سینچ کر خون جگر سے کر دیا پھر لالہ زار
دشمن اسلام کی دیکھیں جو روبہ بازیاں
ڈٹ گیا اس کے مقابل میں وہ پھر مردانہ وار
رحمت حق پر توکل کر کے اس انسان نے
دیں شکستیں دشمنان دین حق کو بار بار
کشتی ملت کو برق و باد کی آفات سے
ساحل مقصود پر لایا وہ مرد کار زار
کیا کہیں ایسا مدبر تھا وہ دور اندیش تھا
عالم اسلام کا سرمایۂ صد افتخار
وائے حسرت قوم کا وہ پاسباں جاتا رہا
آج بھی خطرات گو لاحق ہیں ہم کو بے شمار
ہے دعا الیاس کی در بارگاہ ایزدی
بہرہ ور فردوس سے ہوں قائد عالی تبار
متفق ہو متحد ہو ایک جہت مسلم رہیں
گلشن ملت میں یوں چلتی رہے باد بہار

جسٹس (ر) محمد الیاس

قائداعظمؒ پاکستان کے بارے میں کیا کہتے تھے؟

ڈاکٹر سرفراز حسین مرزا

یہ امر طے شدہ ہے کہ تحریک پاکستان کے دوران قائداعظم محمد علی جناحؒ نے ایک نہیں، دو نہیں بلکہ سینکڑوں بار اپنی تقاریر میں بڑی وضاحت سے کہا تھا کہ پاکستان ایک اسلامی جمہوری اور فلاحی ریاست ہو گی۔ اس حوالے سے ان کے بے شمار بیانات موجود ہیں جن سے قوم بخوبی باعلم بھی ہے پھر بھی ذیل میں چند بیانات نقل کیے جاتے ہیں تاکہ پرانی نسل کے ساتھ ساتھ نئی نسل کی بھی یاددہانی ہو جائے۔ یاد رہے کہ آپ نے پاکستان کو پانچویں بڑی اسلامی مملکت قرار دیا تھا۔

سب سے بڑی اسلامی مملکت

فروری 1948ء میں کراچی سے امریکہ کے عوام سے نشری خطاب میں بابائے قوم نے پاکستان کو دنیا کی پانچویں اور سب سے بڑی اسلامی مملکت قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا۔

"میرے لئے یہ امر انتہائی مسرت کا باعث ہے کہ میں اہالیان ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے پاکستان، اس کی حکومت، اس کے افراد اور وسائل کے بارے میں [illegible] کے ذریعے گفتگو کر رہا ہوں۔ یہ مملکت جو کی حد تک اس برصغیر کے دس کروڑ مسلمانوں کے "حسین خواب" کی تعبیر ہے، 14 اگست 1947ء کو معرض وجود میں آئی۔

پاکستان سب سے بڑی اسلامی مملکت اور دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے۔ جغرافیائی اعتبار سے دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک مغربی پاکستان اور دوسرا مشرقی پاکستان۔ (موجودہ بنگلہ دیش)

اس ضمن میں قائداعظمؒ نے ایک ملاقات کے دوران علامہ شبیر احمد عثمانی اور ان کے رفقاء مولانا ظفر احمد عثمانی اور مولانا مفتی محمد شفیع سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

"میں" پاکستان کے مقدمہ "میں مسلمانوں کا وکیل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس مقدمہ میں کامیاب کیا۔ "پاکستان تو مل گیا" اور میرا کام ختم ہوا۔ اب مسلمانوں کی اکثریت و جمہوریت کو اختیار حاصل ہے کہ جس طرح کا چاہے نظام قائم کرے اور چونکہ پاکستان میں غالب اکثریت مسلمانوں کی ہے تو اس کے سوا کوئی دوسری صورت ہو ہی نہیں سکتی کہ یہاں اسلامی اور صرف اسلامی ریاست قائم ہو۔"

آپ پاکستان کو اللہ تعالیٰ کا انعام سمجھتے تھے۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل اس حوالے سے زیارت کے مقام پر بابائے قوم نے اس حقیقت کا اظہار اس طرح سے کیا:

"یہ مشیت ایزدی ہے۔ یہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا روحانی فیضان ہے کہ جس قوم کو برطانوی سامراج اور ہندو سرمایہ دار نے قرطاس ہند سے حرف غلط کی طرح مٹانے کی سازش کر رکھی تھی آج وہ قوم آزاد اور خود مختار ہے۔ اس کا اپنا ایک ملک ہے اپنا جھنڈا ہے اپنی حکومت اور اپنا سکہ ہے اور اپنا آئین و دستور ہے۔ کیا کسی قوم پر اس سے بڑھ کر خدا کا اور کوئی "انعام" ہو سکتا ہے؟ یہی وہ خلافت ہے جس کا وعدہ خدا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تھا کہ اگر تیری امت نے صراط مستقیم کو اپنے لئے منتخب کر لیا تو ہم اسے زمین کی بادشاہت دیں گے۔۔۔۔ "پاکستان خداوندی تحفہ" ہے۔ خدا کے اس انعام عظیم کی حفاظت اب مسلمانوں کا فرض ہے۔"

11 اکتوبر 1947ء کو سول، بحری، بری اور فضائی افواج کے افسروں سے خطاب کرتے ہوئے بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناحؒ نے اسلامی ریاست کے ضمن میں اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا:

"قیام پاکستان..... اللہ کے فضل و کرم سے آج ایک مسلم حقیقت ہے لیکن اپنی مملکت کا قیام دراصل ایک مقصد کے حصول کے ذریعے ہے، بذات خود کوئی مقصد نہیں۔ تصور یہ تھا کہ ہماری ایک مملکت ہونی چاہیے جس میں ہم رہ سکیں اور آزاد افراد کی حیثیت سے سانس لے سکیں جسے ہم اپنی صوابدید اور ثقافت کے مطابق ترقی دے سکیں جہاں اسلام کے معاشرتی انصاف کے اصول جاری و ساری ہوں۔

14-15 دسمبر 1947ء کو آل انڈیا مسلم لیگ کونسل (کراچی) سے آخری خطاب میں بھی اسلامی ریاست کے سلسلے میں قائداعظمؒ نے دوٹوک، غیر مبہم اور واضح الفاظ میں اعلان فرمایا تھا:

"میں صاف طور پر واضح کر دوں کہ پاکستان اسلامی نظریات پر مبنی ایک مسلم مملکت ہو گی۔ یہ پاپائی (کلیسائی) ریاست نہیں ہو گی۔ اسلام میں جہاں شہریت کا تعلق ہے کوئی امتیاز نہیں ہے۔ تمام دنیا حتیٰ کہ ادارہ اقوام متحدہ نے پاکستان کو ایک مسلم ملک قرار دیا ہے۔"

19 فروری 1948ء کو آسٹریلیا کے عوام سے نشری خطاب میں بھی قائداعظمؒ نے اسلامی ریاست اور استحکام پاکستان کے بارے میں تفصیل سے ذکر کیا تھا۔ اسلامی سلطنت یا اسلامی ریاست کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے واضح کیا:

"ہماری عظیم اکثریت مسلمان ہے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔ ہم اسلامی ملت و برادری کے رکن ہیں جس میں حق، وقار اور گہرا شعور موجود ہے لیکن غلط نہ سمجھے پاکستان میں کوئی نظام پاپائیت رائج نہیں۔ اس طرح کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اسلام ہم سے دیگر عقائد کو گوارا کرنے کا تقاضا کرتا ہے اور ہم اپنے ساتھ ان لوگوں کی حیثیت سے اپنا کردار ادا کرنے کے لئے آمادہ اور رضامند ہوں۔ ہماری اپنی تاریخ ہے، رسوم و روایات ہیں اور وہ تصورات فکر ہیں وہ نظریہ اور جبلت ہے جس سے قومیت کا شعور ابھرتا ہے۔"

امریکی عوام سے نشری خطاب میں جو قائداعظمؒ نے کراچی سے 25 فروری 1948ء کو فرمایا میں بھی پاکستان میں اسلامی دستور و اسلامی جمہوریت کا ذکر کیا تھا۔ پاکستان بطور ایک اسلامی جمہوریہ کے ضمن میں آپ نے واضح کیا:

"مجھے یقین ہے کہ یہ دستور جمہوری نوعیت کا ہو گا جس میں اسلام کے لازمی اصول شامل ہوں گے۔ آج بھی ان کا اطلاق عملی زندگی میں ویسے ہی ہو سکتا ہے جیسے کہ تیرہ سو برس قبل ہوتا تھا۔ اسلام نے ہر شخص کے ساتھ عدل اور انصاف کی تعلیم دی ہے۔ ہم ان شاندار روایات کے وارث ہیں اور پاکستان کے آئندہ دستور کے مرتبین کی حیثیت سے ہم اپنی ذمہ داریوں اور فرائض سے باخبر ہیں۔

پاکستان کا آئین اسلامی شریعت کے مطابق ہو گا

یہاں یہ ذکر بے جا نہ ہو گا کہ قرارداد پاکستان کی منظوری کے بعد قائداعظمؒ نے اسلامی سکالروں اور علماء سے خط و کتابت اور گفت و شنید کی تھی تاکہ وہ اسلامی آئین اور اسلامی قانون جو پاکستان کے لئے مرتب کیا جانے والا تھا، کے ضمن میں صلاح مشورہ کر سکیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں انہوں نے پیر صاحب مانکی شریف سے بھی خط و کتابت کی تھی۔

14 فروری 1948ء کو سبی شاہی دربار میں اہل بلوچستان سے خطاب کرتے ہوئے بابائے قوم نے واضح کیا کہ:

"اس سکیم کو پیش کرتے ہوئے میرے پیش نظر ایک ہی اصول تھا یعنی اسلامی جمہوریت کا اصول۔ میرا عقیدہ ہے کہ ہماری نجات انہیں سنہری قوانین کی پابندی میں ہے جو ہمارے شارع اعظم پیغمبر اسلامؐ نے ہمارے لئے متعین کئے۔ آیئے اہم اپنی جمہوریت کی اساس صحیح اسلامی تصورات اور اصولوں پر استوار کریں۔"

بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے۔ (حدیث پاک)

روزنامہ
نوائے وقت
ملتان۔ لاہور۔ راولپنڈی/اسلام آباد۔ کراچی
منگل 28/ شعبان المعظم 1428ھ 11/ ستمبر 2007ء
مسلسل اشاعت کے 67 سال

نواز شریف کی دوبارہ جلاوطنی...... مضمرات اور نتائج

سات سالہ جلاوطنی کے بعد سابق وزیراعظم اور پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ میاں نواز شریف اعلان کے مطابق 10/ ستمبر کو وطن واپس پہنچ گئے' جہاں انہیں احتساب عدالت کی طرف سے جاری کردہ وارنٹ وصول کرائے گئے اور پھر ایک خصوصی طیارے پر جدہ روانہ کر دیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق ایئرپورٹ پر ان سے حکام نے بدسلوکی کی' انہیں دھکے دیئے گئے اور دوبارہ جلاوطنی قبول کرنے کیلئے دباؤ ڈالا۔ بعض اطلاعات کے مطابق انہیں دھوکے سے خصوصی جہاز میں لے جایا گیا۔

سابق وزیراعظم نواز شریف کی طرف سے وطن واپسی کے اعلان کے بعد عام خیال یہی تھا کہ آٹھ سال سے برسراقتدار حکومت جو موجودہ نیم فوجی نظام کو حقیقی جمہوری نظام قرار دیتے نہیں تھکتی اور جس کا دعویٰ ہے کہ پہلی بار اسمبلیاں اپنی مدت پوری کر رہی ہیں اور یہ مضبوط و مستحکم نظام کا سب سے بڑا ثبوت ہے' مسلم لیگ (ن) کے سربراہ کو نہ صرف خوشدلی سے خوش آمدید کہے گی بلکہ دوسری جماعتوں کے قائدین کی طرح سیاسی سرگرمیوں کی اجازت بھی ہو گی۔ 23/ جولائی کو سپریم کورٹ کے لارجر بنچ نے بھی اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ میاں نواز شریف کو پاکستانی شہری کی حیثیت سے وطن واپس آنے اور سیاست کرنے کا حق حاصل ہے اور حکومت اس میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ڈالے۔ عدالت عظمیٰ نے اپنے فیصلہ میں یہ بھی واضح کر دیا تھا کہ آئین کی دفعہ 15 کے تحت کسی پاکستانی کو ملک بدر نہیں کیا جا سکتا جبکہ چودھری شجاعت حسین سید مشاہد حسین اور شیخ رشید احمد بھی نواز شریف کی وطن واپسی کی حمایت کرتے ہوئے یہ بیان دے چکے تھے کہ ان کا سیاسی میدان میں مقابلہ کیا جا سکتا ہے اور ان کی آمد سے کوئی قیامت نہیں آ جائیگی۔

مگر 10/ ستمبر کو عوام نے جو کچھ ٹی وی سکرین پر اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ پوری قوم کیلئے مایوس کن اور افسوسناک تھا۔ میاں نواز شریف کو وطن واپسی سے روکنے کیلئے پہلے تو ایک ایسے معاہدے کا پروپیگنڈا کیا گیا' جسے سپریم کورٹ نے معاہدہ تسلیم کرنے سے ہی انکار کر دیا مگر جب نواز شریف نے ہر صورت وطن واپس آنے کی بات کی تو سعودی عرب کے انٹیلی جنس چیف مقرن بن عبدالعزیز اور لبنان کے سابق وزیراعظم رفیق حریری کے جواں سال صاحبزادے سعد الحریری کو اسلام آباد بلا کر پریس کانفرنس کرائی گئی جس پر پوری قوم نے شرمندگی محسوس کی۔ اپنے داخلی سیاسی معاملات میں دوست ممالک کو ملوث کرنے ... ان کے ذریعے اپنے سابق وزیراعظم کو وطن واپسی سے روکنے کی یہ کوشش ہماری آزادی اور خودمختاری کے بھی منافی تھی اور دوست ممالک کے حوالے سے ...

عوام کے پسندیدہ جذبات کو ناپسندیدگی میں بدلنے کی لاشعوری مگر نامعقول حرکت بھی۔ 10/ ستمبر کی صبح تک پورے پنجاب میں مسلم لیگ اور اے پی ڈی ایم کے تمام لیڈروں اور بالخصوص مسلم لیگ (ن) کے عہدیداروں' کارکنوں اور عام شہریوں کو ہزاروں کی تعداد میں گرفتار کرنے' انہیں اسلام آباد آنے سے روکنے' صوبہ سرحد اور پنجاب کے درمیان اٹک کے پل کو بلاک کرنے' مختلف اضلاع سے آنے والے راستوں کو بند کرنے' اسلام آباد اور راولپنڈی کا زمینی رابطہ منقطع کرنے' میڈیا کے کارکنوں کو اپنے فرائض کی بجاآوری سے روکنے اور انکار پر تشدد اور گیس کا نشانہ بنانے کے علاوہ اسلام آباد کے بین الاقوامی ہوائی اڈے کو ممنوعہ علاقہ بنانے اور سپریم کورٹ کے فیصلے کے بالکل برعکس میاں نواز شریف کو چار گھنٹے تک ایئرپورٹ کی حدود میں محبوس رکھنے کی کارروائی سے حکومت نے یہ تاثر پختہ کیا ہے کہ وہ نہ تو آئین اور قانون کی کوئی پروا کرتی ہے نہ عدالتی فیصلوں کا احترام ملحوظ خاطر رکھتی ہے اور نہ اسے سیاسی و جمہوری آداب اور تقاضوں سے کسی قسم کی دلچسپی ہے۔

یہ فیصلہ تو اب سپریم کورٹ ہی کریگی کہ اسکے فیصلے پر کس حد تک عملدرآمد ہوا کیونکہ اٹارنی جنرل پاکستان جسٹس ملک محمد قیوم برملا یہ کہہ چکے تھے کہ میاں نواز شریف کی جلاوطنی توہین عدالت ہو گی جبکہ سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ اور ممتاز قانون دان اعتزاز احسن نے میاں صاحب کی دوبارہ جلاوطنی کو سپریم کورٹ کے فیصلے کی تضحیک قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ عدالت عظمیٰ اس کا نوٹس لے سکتی ہے۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ وفاقی اور پنجاب کی صوبائی حکومت نے اس مرحلہ پر جو طرز عمل اختیار کیا وہ کسی بھی لحاظ سے مستحسن نہیں تھا' اس سے حکومت کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے اور اس کے وضع کردہ نظام کے بارے میں جو شکوک و شبہات پائے جاتے تھے' انہیں مزید تقویت ملی۔ میاں نواز شریف نے اعلان کے مطابق اسلام آباد واپس آکر اپنے کارکنوں میں نیا جذبہ پیدا کیا ہے' ان کی قیدی کی حیثیت سے جلاوطنی عوام میں انکی مظلومیت کے تاثر کو نمایاں کریگی اور یہ ثابت ہوا ہے کہ ملک ابھی تک ایڈہاک ازم پر چل رہا ہے۔ موجودہ حکومت کا یہ دعویٰ غلط ثابت ہوا ہے کہ اس نے ملک میں مضبوط سیاسی اور جمہوری نظام کی بنیادیں رکھ دی ہیں ابھی تک موجودہ نظام باوردی صدارت کے ... بھی موجودہ نظام اس ... یہ بھی دلچسپ حقیقت ہے کہ ... سیاسی و مذہبی جماعتوں کی طرف سے نواز شریف ...

تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کے قائدین اور متحرک کارکنوں کو گرفتار کر کے ایک نئی محاذ آرائی کا آغاز کیا ہے۔ میاں نواز شریف کی جلاوطنی کے بعد ان تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کا ردعمل حکومت کیلئے خوشگوار نہیں ہو گا اور انتخابات کے سال میں یہ نیک فال نہیں۔ اے پی ڈی ایم نے جلاوطنی اور سپریم کورٹ کی توہین کے خلاف ہڑتال اور احتجاج کا اعلان کیا ہے۔ اپوزیشن کو مزید متحد ہونے اور عوامی جذبات و احساسات کی روشنی میں احتجاجی تحریک چلانے کی ترغیب ملے گی۔ 1977ء کے بعد پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار پیپلز پارٹی جس نے نواز شریف کی دوبارہ جلاوطنی کی مذمت کی ہے' کے سوا تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین کی گرفتاری سے دنیا کو یہ پیغام ملا ہے کہ ملک ابھی تک جمہوریت کی پٹڑی پر گامزن نہیں ہو سکا اور قانون کی حکمرانی کے دعوے محض سراب تھے۔

اگر حکومت فراخدلی کا مظاہرہ کرتی اور میاں نواز شریف کو وطن آنے پر ملک میں رہنے اور اپنے خلاف مقدمات کا سامنا کرنے کا موقع فراہم کرتی جیسا کہ یورپی یونین نے بھی مطالبہ کیا ہے تو اس کی نیک نامی میں اضافہ ہوتا اور اگلے عام انتخابات کیلئے فضاء سازگار بنانے کی جو کوششیں حکومت کر رہی ہے' وہ بھی کامیابی سے ہمکنار ہوتیں۔ مگر حکومت نے یہ موقع ضائع کر کے ملک کو محاذ آرائی کی طرف دھکیل دیا ہے۔ بینظیر سے ڈیل اور نواز شریف کی جلاوطنی ایک ایسا تضاد ہے جسے قوم برداشت نہیں کرے گی جبکہ دوست ممالک کی مداخلت کو بھی قوم نے پسند نہیں کیا۔ میاں نواز شریف کو بھی یقیناً یہ احساس ہوا ہو گا کہ اگر وہ 2000ء میں جلاوطنی قبول کرنے کے بجائے جیل میں رہنے کو ترجیح دیتے تو آج صورتحال مختلف ہوتی' وہ یقیناً بھٹو شہید کے حشر کو پیش نظر رکھ کر باہر گئے ہونگے' تاہم انہوں نے وطن واپس آکر حکومت کے دعووں کی قلعی کھول دی ہے اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ حکومت صرف ان سے خوفزدہ ہے اور اسے آئین' قانون' عدالت' جمہوری آداب میں سے کسی چیز کی پروا نہیں۔ حکومت نے ان کا سیاسی میدان میں مقابلہ کرنے کے بجائے دوبارہ جلاوطنی پر مجبور کر کے پنڈورا بکس کھول دیا ہے جس کے ہماری سیاست اور جمہوری مستقبل پر گہرے اثرات مرتب ہوں گے اور موجودہ حکومت شاید مزید مشکلات کا شکار ہو۔ تاہم فوری وقتی طور پر اس نے اپنے ایک بڑے سیاسی دشمن سے نجات حاصل کر لی ہے اور یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ اس طرح کے بڑے فیصلوں سے حکمران لیگ اور صدر کے سیاسی ساتھیوں کا کوئی عمل دخل نہیں' ورنہ چودھری شجاعت حسین اور مشاہد حسین سید کے مشوروں کی یوں مٹی پلید نہ کی جاتی۔ بیگم کلثوم نے وطن واپسی کا اعلان کیا ہے' دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے کمانڈو صدر اور انکے مرد میدان سیاسی ساتھی اس بہادر خاتون کے مقابلے کیلئے کیا حکمت عملی اختیار کرتے ہیں؟

یوم قائداعظمؒ اور آج کا پاکستان

قوم آج بانی پاکستان قائداعظمؒ کا 59واں یوم وفات عقیدت و احترام کے ساتھ منا رہی ہے اس سلسلہ میں آج یوم قائداعظمؒ کی مختلف تقاریب کا اہتمام ہو گا' جن میں قائداعظمؒ کی قومی' سیاسی اور نجی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے گا۔ ان کی بے مثال قومی خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا جائے گا۔ ان کے فرمودات کی روشنی میں ملک کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لیا جائے گا اور قائداعظم کے پاکستان کو قائدؒ و اقبالؒ کے تصورات کے مطابق آزاد' خودمختار' جمہوری ملک بنانے کیلئے تجدید عہد کیا جائے گا۔

قائداعظمؒ نے جن نامساعد حالات میں اپنی بے پایاں جدوجہد کے نتیجہ میں خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر دو قومی نظریے کی بنیاد پر برصغیر کے مسلمانوں کیلئے ایک الگ خطے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قیام کو ممکن بنایا' یہ انہی کا خاصہ ہے' وہ ہندو بنیئے اور انگریز کی غلامی کی چکی میں پسنے والے مسلمانوں کی اقتصادی حالت سنوارنے اور انہیں سرمایہ دارانہ جاگیردارانہ نظام کے شکنجے سے نکالنے کیلئے پاکستان میں اسلامی' فلاحی جمہوری نظام کا قیام چاہتے تھے' جس کیلئے انہوں نے بنیادی اصول متعین بھی کر دیئے تھے مگر موت نے انہیں اس کی مہلت نہ دی اور وہ قیام پاکستان کے 13 ماہ بعد ہی خالق حقیقی سے جا ملے۔ جبکہ ان کی وفات کے بعد ہمارا وطن عزیز خاکی و سول اسٹیبلشمنٹ اور جاگیرداروں کے گٹھ جوڑ کے نتیجہ میں جمہوریت اور عوام کیخلاف انکی ریشہ دوانیوں اور سازشوں کی زد میں آگیا اور اس وقت کی عدلیہ نے انکے ماورائے آئین اقدامات کو نظریہ ضرورت کے تحت تحفظ فراہم کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا اس طرح ملک کے کم و بیش 32 سال براہ راست فوجی آمریت کی نذر ہو گئے جبکہ ملک پر اس وقت بھی فوجی آمریت کے گھٹاٹوپ اندھیرے چھائے ہوئے ہیں اور آج ہم بانی پاکستان کا یوم وفات ایسے ... میں منا رہے ہیں جب ملک پر باوردی جمہوریت کی شکل میں آمریت مسلط ہے' جسے دوام ...

اقتدار کو تسلسل دینے کے منصوبہ پر عمل کیا جا رہا ہے اور بدقسمتی قائداعظمؒ کے نام لیوا مسلم لیگی اکابرین بھی باوردی جمہوریت کے تسلسل کیلئے ان کے دست و بازو بنے ہوئے ہیں۔ فوجی آمریت کے نتیجے میں ملک میں حقیقی جمہوریت کی منزل ہی دور نہیں ہوئی' اسی وجہ سے دو ٹکڑوں میں تقسیم ہونے کے باوجود ملک کی آزادی' خودمختاری اور سالمیت بھی سخت خطرات کی زد میں آگئی ہے اور ملک کے غریب' مفلوک الحال اور پسماندہ عوام اور پسے ہوئے طبقات کی معاشی اور اقتصادی حالت مزید ابتر ہو گئی ہے۔

اس وقت ملک میں جمہوریت تو کجا' قانون اور آئین کی حکمرانی کا بھی کوئی تصور موجود نہیں ہے۔ شہری آزادیاں بھی سلب ہو چکی ہیں اور عدلیہ سمیت آئینی اداروں کے تقدس اور حرمت کو بھی پامال کیا جا رہا ہے۔ ملک کے استحکام اور عوام کی خوشحالی کے خواب چکنا چور ہو چکے ہیں اور امریکہ نواز ناکام خارجہ پالیسی کے نتیجہ میں آج قائداعظم کے اس پاکستان کو دنیا کی ناکام ریاستوں میں شمار کیا جانے لگا ہے۔ قائداعظمؒ نے مسلمانوں کی اقتصادی حالت سنوارنے کیلئے مملکت خداداد پاکستان کے قیام کو یقینی بنایا تھا' اسلامی فلاحی نظام کے نفاذ کو اپنی منزل قرار دیا تھا' جبکہ یہاں غریب آدمی کی حالت تو بہتر نہیں ہوئی اہل اقتدار اور پہلے سے مراعات یافتہ طبقات کے ضرور وارے نیارے ہوئے۔

ملک کے عوام کی زندگیاں مزید اجیرن ہو گئی ہیں' مہنگائی' بدامنی اور لاقانونیت میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ خط غربت سے نیچے زندگی گزارنے والوں کی تعداد مزید بڑھی ہے' قومی غیرت اور خودداری کو مزید جھٹکے لگے ہیں اور قومی یکجہتی کی فضا پیدا ہونے کے آثار بھی مفقود ہو گئے ہیں۔ قائداعظمؒ کے پاکستان کو وردی کے شکنجے میں جکڑے رکھنے کے نتیجے میں ہی ان تمام مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جبکہ ملک کا آدھا حصہ گنوانے کے بعد بھی ملک کے اقتدار سے کھیلنے والے ہمارے حکمران طبقے اور حریص سیاست دانوں نے اپنی غلطیوں سے سبق نہیں سیکھا اور باقیماندہ پاکستان کا مستقبل محفوظ کرنے اور عوام کی خستہ حالی دور کرنے کیلئے اب بھی کوئی سنجیدہ قدم نہیں اٹھایا جا رہا بلکہ باوردی اقتدار کو ہی ملک کا مقدر بنائے رکھنے کی مذموم سازش کی جا رہی ہے۔

آج یوم وفات قائداعظمؒ کے موقع پر ملک کے استحکام' جمہوریت کی عملداری اور قانون و آئین کی حکمرانی کیلئے تجدید عہد کرتے ہوئے ہمیں ان خود غرض اور لالچی سیاست دانوں کے محاسبہ کا لائحہ عمل بھی طے کرنا چاہئے جو اپنے ذاتی فائدے کی خاطر ملک میں تنگی آمریت اور باوردی جمہوریت کے تسلسل کا باعث بن رہے ہیں اور عوام کے خلاف اسٹیبلشمنٹ کی سازشوں کو فروغ دینے کا موقع فراہم کر رہے ہیں۔ قائداعظمؒ کا پاکستان باوردی اقتدار کیلئے نہیں' عوام کے حق حکمرانی ... تسلیم کرانے کیلئے قائم ہوا تھا اور قائدؒ و اقبالؒ کے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ہی ملک کا مستقبل محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

قائداعظمؒ نے فرمایا
ایمان' اتحاد' تنظیم و ضبط

خدا نے ہمیں یہ سنہری موقع عطا کیا ہے کہ ہم ثابت کر دکھائیں کہ ہم واقعی ایک نئی مملکت کے معمار ہونے کی اہمیت رکھتے ہیں۔
(افواج پاکستان کے افسران سے خطاب)

فرمودۂ اقبالؒ

ہے زندہ فقط وحدت افکار سے ملت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد
وحدت کی حفاظت نہیں بے قوت بازو
آتی نہیں کچھ کام یہاں عقل خداداد

جناح، اقبال مشاورت اور مملکتِ خدادادِ پاکستان......(۱)

رانا عبدالباقی
rabaqi@msn.com

قائداعظم محمد علی جناح کو دنیا ایک عظیم مملکت ساز مدبر کے طور پر جانتی ہے جس کا اعتراف اپنے اور اغیار دونوں ہی بلا کسی عذر کے کرتے ہیں۔ وہ 1934/35 میں لندن سے واپس آئے اور متحدہ مسلم لیگ کی صدارت سنبھالی اور 1935/36 کی دو سالہ مدت میں ہندوستان کے طول و عرض میں مسلم لیگ کی تنظیم نو کی۔ اس تمام عرصہ میں انہیں شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کی مشاورت حاصل رہی۔ علامہ اقبال 1930 کے خطبہ الہ آباد میں پہلے ہی تصور پاکستان کے خدوخال وضاحت سے بیان کر چکے تھے۔ قائداعظم محمد علی جناح کے ہندوستان واپس آنے کے بعد علامہ اقبال شدید بیماری کے باوجود قائداعظم کے ساتھ مشاورت میں شامل رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تاریخ کے اس اہم دوراہے پر تحریک پاکستان کے بنیادی خدوخال کی وضاحت کرنے میں جناح اقبال مشاورت نے فیصلہ کن کردار ادا کیا۔ مئی 1936 سے نومبر 1937 تک علامہ اقبال نے قائداعظم کو 13 اہم کانفیڈنشل خطوط لکھے جنہیں علامہ اقبال کی وفات کے بعد کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔ علامہ اقبال کے خطوط پر مشتمل اس کتاب کا مقدمہ تحریر کرتے ہوئے قائداعظم نے فرمایا "میرا خیال میں یہ خطوط عظیم تاریخی اہمیت کے حامل ہیں' خاص طور پر وہ خطوط جن میں مسلم انڈیا کے سیاسی مستقبل کے حوالے سے علامہ اقبال نے اپنے خیالات کا اظہار بڑی وضاحت سے کیا ہے۔ ان کے افکار دراصل ہندوستان کو درپیش آئینی مسائل پر میرے خیالات اور مسلم انڈیا کی مشترکہ خواہش کے مطابق ہیں جس نتیجے پر ہم بڑی سنجیدگی اور فکری سوچ بچار کے بعد پہنچے تھے اور جس کا تذکرہ قرارداد لاہور میں بھی کیا گیا تھا جو بعد میں قرارداد پاکستان کے نام سے مشہور ہوئی"۔ 21 جون 1937 کو علامہ اقبال نے قائداعظم کے نام اپنے خط میں لکھا

" A separate federation of Muslim provinces, reformed on the lines I have suggested, is the only course by which we can secure a peaceful India and save Muslims from the domination of non-Muslims. Why should not the Muslims of North-West india and Bengal be considered as nations entitled to self determination just as other nations in India and outside India are?"

حقیقت یہ ہے کہ 23 مارچ 1940 میں قائداعظم مسلم انڈیا کی عملی مشکلات پر قابو پانے کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچے جس کا تذکرہ اپنی وفات سے قبل علامہ اقبال نے مندرجہ بالا خط میں کیا تھا اور جس کی تصدیق مندرجہ بالا کتاب میں قائداعظم کی لکھی ہوئی پیش لفظ کی تحریر اور 23 مارچ 1940 کی قرارداد پاکستان کے متن سے بھی ہوتی ہے۔ جو کچھ قائداعظم نے علامہ اقبال کے بارے میں کہا اس کی تائید بھارتی لیڈر جواہر لال نہرو کی مشہور کتاب' تلاش ہند' کے ساتویں باب میں ... ہوتی ہے' جواہر لال نہرو لکھتے ہیں "مسلم نوجوانوں کو متاثر کرنے میں سر محمد اقبال کا اہم حصہ ہے۔ ابتدا میں اقبال نے پرزور قومی نظمیں لکھیں جو بہت مقبول ہوئیں۔ جنگ بلقان کے دوران انہوں نے اسلامی موضوع اختیار کئے' انہوں نے مسلمانوں کے جذبات پر اثر ڈالا اور انہیں شدید تر کر دیا۔ وہ ایک شاعر' عالم اور فلسفی تھے لیکن وہ عوام کی قیادت نہیں کر سکتے تھے۔ انہوں نے اپنی اردو اور فارسی شاعری کے ذریعے تعلیم یافتہ مسلمانوں کیلئے ایک فلسفیانہ نظریہ مہیا کر دیا اور ان میں (ہندو کے مقابلے میں) ایک تفریقی رجحان پیدا کر دیا۔ یوں تو ان کی ہردلعزیزی ان کے کمال شاعری کی وجہ سے تھی لیکن اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ مسلم ذہن کی اس ضرورت کو پورا کر رہے تھے کہ انہیں اپنے لئے ایک لنگر مل جائے"۔ فی الحقیقت ابتدائی طور پر علامہ اقبال نے مسلم انڈیا کے نوجوانوں میں اپنی مشہور نظموں' شکوہ اور جواب شکوہ' کے ذریعے جو تحریک شروع کی اس کے باعث مسلمانوں کے متوسط اور غریب طبقوں میں اپنے حقوق کیلئے آواز بلند کرنے کا جذبہ بیدار کیا جسے قائداعظم کی عملی جدوجہد نے جلا بخشی۔ ہندوستان کے مسلمانوں میں غربت ختم کرنے اور اسلامی شعائر کو اپنانے کے حوالے سے علامہ اقبال کا کہنا تھا اور جس کا تذکرہ انہوں نے قائداعظم کے نام اپنے ایک خط میں 28 مئی 1937 میں بھی کیا

" After a long and careful study of Islamic Law I have come to the conclusion that if this system of Law is properly understood and applied, atleast the right to subsistence is secured to everybody. But the enforcement and development of the Shariat of Islam is impossible in this country (united India) without a free Muslim states or states. This has been my honest conviction for many years and I still believe this to be the only way to solve the problems of bread for Muslims as well as to secure a peaceful India."

جبکہ قائداعظم نے علامہ اقبال کی فلسفیانہ جدوجہد کو عملی شکل دینے کیلئے ہندوستان میں مسلمانوں کو درپیش سیاسی مسائل کو حل کرنے اور مسلم انڈیا کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کیلئے برصغیر ہندوستان میں 23 مارچ 1940 کی قرارداد کے حوالے سے ایک زبردست سیاسی تحریک کی بنیاد رکھی اور اسی حوالے سے 2 نومبر 1941 میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے کہا "یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ تقریباً ایک ہزار سال سے ہندوؤں نے ملک کے کسی قابل ذکر حصہ پر حکومت نہیں کی ہے۔ ہماری تجویز کی رو سے تین چوتھائی ہندوؤں کو دیا جائے گا جہاں وہ اپنی حکومت قائم کر سکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تین چوتھائی لے لو اور بقیہ ...

ایک چوتھائی پر حسد نہ کرو اور مجھے اپنی اسلامی تاریخ کی روشنی میں اپنی روایات' اپنی ثقافت اور اپنی زبان کو برقرار رکھتے ہوئے زندگی بسر کرنے دو"۔ اسی حوالے سے قائداعظم نے 30 اگست 1946 میں عید کے دن قیصر باغ بمبئی میں مسلمانوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا "میں اسلامیان ہند سے درخواست کروں گا کہ وہ آنے والے خطرات کو محسوس کریں اور اپنے اختلافات کو بھول جائیں۔ اس موقع پر میں خصوصیت سے جمعیت العلماء ہند' مجلس احرار' خاکسار اور مسلم مجلس سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اسلام کی فلاح و سربلندی کی خاطر متحد ہو جائیں اور مسلم لیگ کے پرچم تلے اکٹھے ہو جائیں۔ مجھے کامل یقین ہے کہ اگر ہم متحد و منظم ہو کر مقابلہ کیلئے کمربستہ ہو جائیں تو مخالفین کی تمام طاغوتی سازشوں کو بری طرح ناکام بنا دیں گے"۔ گو ان جماعتوں نے تاریخ کی آواز کو نہیں سنا لیکن ان جماعتوں کے بیشتر اراکین نے قائداعظم کے پاکستان کو ووٹ ضرور دیا۔ بہرحال قائداعظم اپنی جدوجہد کے تسلسل کی بنیاد پر مسلمانان ہند کیلئے ایک علیحدہ ریاست' پاکستان' حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ فی الحقیقت دنیا بھر میں محکوم قوموں کی آزادی کے خدوخال' وضع کرنے کیلئے مفکرین اور اس فکری جہت کو منطقی انجام تک پہنچانے اور حتمی بنانے کیلئے عملی جدوجہد کی مشکلات پر قابو پانے والی مملکت ساز شخصیتوں کا ہمیشہ ہی سے چولی دامن کا ساتھ رہا ہے' البتہ جب کبھی ایسا ہوتا ہے اور ایسی نابغہ روزگار شخصیتیں یکجا ہو جاتی ہیں تو قوموں کی آزادی کے راستے میں حائل دیواریں گر جاتی ہیں اور حصول پاکستان کیلئے برصغیر ہندوستان کی تاریخ میں قائداعظم اور علامہ اقبال کی مشاورت بالآخر کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

پاکستان کو بنے اب ساٹھ سال ہو چکے ہیں لیکن ہمارے حکمران نئی نسل میں تحریک پاکستان کی روح منتقل کرنے کے عظیم کام سے غافل نظر آتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ برصغیر جنوبی ایشیا کی تاریخ کے حوالے سے پاکستان ہماری شان ہے ہماری آن ہے اور ہماری پہچان ہے لیکن جو قومیں اپنی ماضی کی جدوجہد کو بیتے گذرا ہوا خیال سمجھ کر فراموش کر دیتی ہیں اور تاریخ سے سبق نہیں سیکھتی ہیں تو دنیا کی بڑی طاقتیں انہیں مستقبل کے منظر نامے سے یا تو نیست و نابود کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور یا پھر انہیں ایک بہت ہی نچلے درجے کی غلامانہ زندگی گذارنے کے خانے میں ڈال دیتی ہیں اور آجکل پاکستان کی ساٹھ سالہ ... فیصلوں کے ذریعے ایسی ہی سازشیں کی جا رہی ہیں' یہی وجہ ہے کہ پاکستان کی آزادی کے ساٹھ سال ہونے کو آئے ہیں لیکن ملک کے چاروں صوبوں میں ہماری نوجوان نسل آج بھی اپنے تشخص کے بارے میں ... صرف کنفیوژن کا شکار ہے ... ہماری نئی ... کی چکا چوند میں اپنے ماضی کے روشن ... کو دوبارہ دریافت (rediscover) کرنے کی کوشش میں مصروف نظر آتی ہے۔ (جاری ہے)

یومِ قائداعظمؒ......پاکستان کے ساٹھ سال

شریف فاروق، پشاور

ہمیں فخر ہے کہ گزشتہ ساٹھ سال پرآشوب دور کو ہم نے ہر طرح کے سنگین حالات کے باوجود اپنی قوت بنے جیسی محیر العقول کامیابیوں کے ساتھ اپنا قومی سفر طے کیا ہے لیکن ابھی ہمیں ترقی اور رفتار کی نہیں قومی یکجہتی ہو کسی قوم کی اصل قوت ہوتی ہے اس کے بہت سے مراحل طے کرنے ہیں کیونکہ جو قوم اپنے اندر یکجہتی اور اتحاد کی قوت سے مسلح نہیں ہوتی وہ ٹوٹ پھوٹ جاتی ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے۔

UNITED WE STAND DIVIDED WEFALL

اور پھر ایک مفکر کا یہ بھی کہنا ہے کہ چند سو افراد اگر سیسہ پلائی ہوئی قوت اتحاد میں ڈھل جائیں اور ان کے اندر جذبہ صادقہ موجزن ہو تو وہ ایک سال کے اندر صدیوں کی کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں۔

قوموں کی زندگی میں ساٹھ سال کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ جب حکیم الامت علامہ اقبالؒ نے کہا تھا

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

اور یہ کہ

نکل کر صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو الٹ دیا تھا
سنا ہے یہ قدسیوں سے میں نے وہ شیر پھر ہوشیار ہوگا

[illegible]

"DO YOU WANT TO BRIBE ME I WONT ACCEPT IT."

IMPERIALIST

EXPLOITERS

REVIVAL

VIRILE

TRANSFER OF POWER

INTELLECTUAL INVASION

(RENAISSANCE)

THE LAST DARBAR

[illegible]

قائداعظم محمد علی جناح (۱)

ابوالاقبال نسیم

[illegible]

بحضور قائداعظمؒ

امین راحت چغتائی

[illegible]

(جاری ہے)

درست معدہ ہی صحت مند زندگی کی ضمانت ہے

ترتیب: شریف جاوید شاکر محمود

معدے کی خرابی جسم کے تمام نظام پر اثر انداز ہوتی ہے اور بے شمار بیماریاں جنم لے لیتی ہیں۔ مریض جو بھی خوراک استعمال کرے وہ بیکار ہو جاتی ہے اور جسم پر بہتر اثرات مرتب نہیں ہوتے۔ حکیم تحسین

دواخانہ حکیم تحسین کے شعبہ ریسرچ نے جدید سائنٹیفک انداز میں پرانے اور پیچیدہ امراض کیلئے ہربل ادویات تیار کی ہیں جن کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ ان کے استعمال سے منفی اثرات مرتب نہیں ہوتے۔

انسانی جسم کا دارومدار مکمل طور پر معدے سے منسلک ہے۔ اس طرح معدے کی خرابی جسم کے تمام نظام پر اثر انداز ہوتی ہے اور بیشمار بیماریاں جنم لے لیتی ہیں۔ جن میں معدے کا ورم، السر، سوزش، قبض، تبخیر معدہ (...)، سینے کی جلن، تیزابیت، ... کثرت ریاح کھٹی ڈکاریں، اسہال، مروڑ، موٹاپا، خون کی کمی، بلڈ پریشر، سر کا چکرانا، نیند نہ آنا، پیٹ کا پھولنا، جسمانی اعصابی و دماغی کمزوری، پٹھوں جوڑوں کی کمزوری اور دیگر بیماریاں شامل ہیں۔ اور پھر انہی بیماریوں کی وجہ سے مزید بیماریاں بھی انسان پر حملہ آور ہو جاتی ہیں۔ درست معدہ ہی صحت مند زندگی کی ضمانت ہے۔ دواخانہ حکیم تحسین ہربل ادویات تیار کرنے والا بین الاقوامی شہرت یافتہ ادارہ ہے۔ جس کی ہربل ادویات مضر اثرات سے پاک ہیں۔ انگریزی و دیگر ادویات سے ہونے والے سائڈ ایفکٹ سے بھی محفوظ رکھتی ہیں بلکہ ان ادویات میں شامل اجزاء انسانی جسم میں قوت مدافعت بھی پیدا کرتے ہیں۔ مثل مشہور ہے۔ معدہ درست انسان تندرست۔

س: حکیم صاحب میرا معدہ اکثر خراب رہتا ہے مختلف معالجین سے ہومیو پیتھک و ایلو پیتھک ادویات استعمال کر چکا ہوں لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا بلکہ اب تو مرض مزید شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ کیا میں بھی اس اذیت سے نجات حاصل کر سکوں گا۔ سرفراز احمد (سیالکوٹ)

ج: کیوں نہیں۔ اعزیزم سرفراز صاحب آپ بھی صحت یاب ہو سکتے ہیں آپ کی سہولت کیلئے نسخہ لکھ رہا ہوں۔ یہ نسخہ معدہ کی تمام امراض کیلئے آزمودہ ہے۔

نسخہ۔ قسط شیریں 0.179 ملی گرام، ہیل کلاں 0.179 ملی گرام، زنجبیل 0.179 ملی گرام، اسارون 0.179 ملی گرام، بالچھڑ 0.179 ملی گرام، دار چینی 0.179 ملی گرام، زعفران 0.036 ملی گرام، فلفل دراز 0.179 ملی گرام، چرائتہ شیریں 0.179 ملی گرام، تج 0.179 ملی گرام، حب آلاس 0.179 ملی گرام، خولنجاں 0.179 ملی گرام، سنبل الطیب 0.179 ملی گرام، عود بلساں 0.179 ملی گرام، قرنفل 0.179 ملی گرام، ہیل خورد 0.179 ملی گرام، جائفل 0.12 ملی گرام، گوند ببول 0.138 ملی گرام تخم کرفس 0.007 ملی گرام، فلفل سیاہ 0.14 ملی گرام، بہی دانہ 0.046 ملی گرام، نمک سیڈ 1.11 گرام، سوہا 1.11 گرام، وائٹ سالٹ 5.56 گرام، بلیک سالٹ 5.56 گرام، ہلیلہ گرین 1.11 گرام اور بلیلہ 1.11 گرام۔ یہ نسخہ کسی قابل ذہین اور پرانے، تجربہ کار طبیب سے بنوائیں جو نسخہ سازی کے فن میں ماہر ہو۔ اگر مشکلات محسوس کریں تو دواخانہ حکیم تحسین سے رجوع کریں ہم آپ کی ہر ممکن مدد کریں گے اس نسخہ کے ساتھ شفائے معدہ کورس بھی استعمال کریں جس کی ترکیب استعمال یہ ہے۔ شفائے معدہ دو گولیاں صبح شام ہمراہ تازہ پانی۔ معجون شفائے معدہ 10 گرام رات کو بعد غذا پانی کے ساتھ۔

پرہیز۔ تیز مرچ مصالحہ جات، چکنائی دار اور مرغن غذائیں، تکے، کباب، آلو، گوبھی، بینگن، دال ماش، اور اروی وغیرہ کا استعمال ترک کر دیں۔ دواء اور غذا کے بارے میں معالج کی ہدایات پر عمل کرنے سے آپ کی پریشانیوں کا ازالہ ہو سکتا ہے اور آپ بہتر زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

ناک بند کا مکمل شافی علاج

دائمی نزلہ مریض کو پریشانی اور اذیت میں مبتلاء کر کے دماغ اور بینائی کو شدید نقصان پہنچاتا ہے

ناک کی ہڈی کا بڑھنا، سانس کی تکلیف، نسیان، ذہنی و دماغی کمزوری، ٹی بی، آنتوں کی بیماریاں اور الرجی دائمی نزلہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں

س: گرامی قدر حکیم صاحب میں دائمی نزلہ کی مریضہ ہوں یونیورسٹی میں پڑھتی ہوں میں اس بیماری سے تنگ آ چکی ہوں ناک کبھی بند ہو جاتا ہے کبھی ناک بہنے لگتا ہے اور ناک کی ہڈی بھی بڑھی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر آپریشن کا مشورہ دیتے ہیں لیکن میں ہربل دوائی استعمال کرنا چاہتی ہوں۔ کیا میرا علاج ممکن ہے۔ زارا شفیق (فیصل آباد)

ج: بیٹی آپ فکر مند نہ ہوں آپ صحت یاب ہو جائیں گی اور ناک کی جملہ امراض سے بھی چھٹکارا حاصل ہو جائے گا۔ ناک کی بے شمار امراض ہیں جن میں دائمی نزلہ زکام، بلغم ریشہ، الرجی، ناک کی ہڈی، غدود و گوشت کا بڑھنا، سانس کی تکلیف ہونا، دمہ، نسیان، دماغی ذہنی و اعصابی کمزوری، ناک اور منہ سے بدبو اور گندے پانی کا اخراج، بینائی میں کمی آنا، بالوں کا قبل از وقت گرنا و سفید ہونا، ناک کا بند رہنا، گلے کی خرابی، ٹانسلز کا ہونا وغیرہ شامل ہیں۔ بند ناک کیلئے نسخہ تحریر کر رہا ہوں یہ نسخہ ناک کی جملہ امراض کیلئے انتہائی موثر ہے اور آئندہ کیلئے ناک کی امراض سے حفاظت کا ضامن بھی ہے۔

نسخہ۔ ابریشم 0.038 ملی گرام، اسطو خودوس 0.019 ملی گرام، برادہ صندل سفید 0.038 ملی گرام، بادرنجبویہ 0.038 ملی گرام، برگ گاؤ زبان 8.421 گرام، بہمن سرخ 0.038 ملی گرام، بہمن سفید 0.038 ملی گرام تخم بالنگو 0.057 ملی گرام، تودری زرد 0.075 ملی گرام، کشنیز 0.038 ملی گرام، گل گاؤ زبان 0.038 ملی گرام، جند بیدستر 0.010 ملی گرام، دار چینی 0.031 ملی گرام، رب السوس 0.031 ملی گرام، گوند کیکر 0.052 ملی گرام، پوست ہلیلہ زرد 0.052 ملی گرام، تربد سفید 0.031 ملی گرام، بلیلہ کابلی 0.052 ملی گرام، تخم حنظل 0.031 ملی گرام، پودینہ 0.052 ملی گرام، بادام روغن 0.052 ملی لیٹر، زعفران 0.005 ملی گرام، اجوائن خراسانی 0.12 ملی گرام، تخم خشخاش 0.016 ملی گرام، تخم کاہو 0.08 ملی گرام، گوند کتیرا 0.02 ملی گرام۔ اس نسخہ کے ساتھ دواخانہ حکیم تحسین کا شفائے دائمی نزلہ کورس بھی استعمال کریں۔ جلد صحت یابی ہوگی۔

ترکیب استعمال۔ معجون دائمی نزلہ 5 گرام صبح ناشتے کے بعد، دائمی نزلہ کیپسول شام 4 بجے 2 عدد پانی کے ساتھ، دائمی نزلہ گولیاں رات 2 عدد بعد غذا پانی کے ساتھ۔

پرہیز۔ ٹھنڈی اور ترش اشیاء، چکنی اشیاء، مرغن اشیاء، سموسے پکوڑے اور بازاری مشروبات، برف کے گولے، سکرین والے شربت و آئسکریم سے مکمل پرہیز کریں اور سرڈھانپ کر رکھیں۔

موٹاپا فالتو چربی اور بڑھا ہوا پیٹ بے شمار امراض کا سبب بنتا ہے

س: محترم حکیم صاحب میں شادی شدہ ہوں اور میرے دو بچے ہیں۔ میرا پیٹ اور کولہے بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں کوئی اچھا سا نسخہ تجویز کریں۔ شاہینہ خان (ساہیوال)

ج: عزیزہ بیٹی آپ پریشان نہ ہوں خواتین میں اکثر موٹاپا فالتو چربی کی وجہ سے پیٹ اور کولہے بڑھ جاتے ہیں آپکو چاہیے کہ دواخانہ حکیم تحسین کا گلناری پانچ کورس استعمال کریں۔ آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گی

س: حکیم صاحب میرا باقی جسم تو مناسب ہے لیکن پیٹ بہت زیادہ بڑھ چکا ہے۔ مجھے اس کی وجہ سے اٹھنے بیٹھنے میں بھی بہت زیادہ دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کوئی بہتر مشورہ دیں۔ مرزا اعمر بیگ (خانیوال)

ج: مرزا صاحب آپ کی تکلیف کو میں سمجھ سکتا ہوں آپ اپنی پہلی فرصت میں دواخانہ حکیم تحسین پر چیک اپ، معائنہ، تشخیص اور مشورہ کیلئے تشریف لائیں۔ تاکہ آپ کا مسئلہ فوری طور پر حل ہو سکے۔ اور آپ کا پورا بدن مناسب اور سمارٹ بن جائے۔

جدید ریسرچ سے بواسیر کا علاج گارنٹی کے ساتھ

مردوں کی نسبت عورتیں اس مرض میں زیادہ مبتلاء ہوتی ہیں

بواسیر خونی ہو یا بادی اس کی بنیادی وجہ قبض ہے۔ بواسیر سے آنتیں خشک ہو جاتی ہیں [illegible] جاتے ہیں۔ پاخانہ دشواری اور تکلیف کے ساتھ آتا ہے۔ مقعد کے اندر یا باہر مسّے بن جاتے ہیں جو سخت اذیت اور جریان خون کا باعث بنتے ہیں۔ مقعد میں سوزش، درد، جلن، اور خارش ہونے لگتی ہے۔ پاخانہ کے بعد دیر تک جلن رہتی ہے۔ خون کی کمی کی وجہ سے چہرے کی رنگت پیلی پڑ جاتی ہے۔ مردوں کی نسبت خواتین اس بیماری میں زیادہ مبتلاء ہوتی ہیں۔

س: قابل صد احترام حکیم تحسین صاحب میں عرصہ دراز سے بواسیر کا مریض ہوں ایک مرتبہ آپریشن بھی کرا چکا ہوں لیکن مرض بدستور قائم ہے کوئی افاقہ نہیں ہو رہا مہربانی فرما کر اس موذی مرض کے تدارک کیلئے کوئی اچھا سا نسخہ تحریر فرمائیں تاکہ میں کسی قابل طبیب سے بنوا کر استعمال کروں اور شفا حاصل کر سکوں۔ آپ کی بہت ذرہ نوازی ہوگی [illegible]

[illegible] تحسین کے طبی بورڈ سے رابطہ کریں۔

[illegible]

نسخہ۔ ریوند 0.016 ملی گرام، چاکسو 0.005 ملی گرام، کوگل 0.011 ملی گرام، تخم بکائن 0.016 ملی گرام، تخم نیم 0.016 ملی گرام، شب یمانی 0.0044 ملی گرام، حرمل 0.327 ملی گرام، تارامیرا 0.0033 ملی گرام، گوند کیکر 0.016 ملی گرام، آملہ 0.5 ملی گرام، برگ گندنا 0.5 ملی گرام، پوست ... 0.05 ملی گرام، ہلیلہ زرد 1.008 گرام، بلیلہ 0.05 ملی گرام، معہ 2 گرام، گھی 0.5 گرام، شہد 5 گرام اور چینی 13.5 گرام۔ اس نسخہ کے ساتھ دواخانہ حکیم تحسین کا بواسیری کورس بھی استعمال کریں۔ ترکیب استعمال۔ بواسیری کیپسول 2 عدد صبح نہار منہ پانی کیساتھ۔ بواسیری گولیاں 2 عدد دوپہر بعد غذا پانی کے ساتھ۔ معجون بواسیری 10 گرام رات کو بعد غذا پانی کے ساتھ۔ خوراک۔ زود ہضم اور ہلکی غذا استعمال کریں [illegible]

اب بے اولادی بانجھ پن کا 100 فیصد کامیاب علاج

... جوڑے بانجھ پن کو بھوت پریت کا سایہ سمجھ کر اپنی زندگی برباد کر ڈالتے ہیں

بے اولادی کا [illegible]

دواخانہ حکیم تحسین [illegible] طویل ریسرچ کے بعد بے اولاد جوڑوں کیلئے جدید ... طریقہ علاج دریافت کیا ہے۔ وہ بے اولاد جوڑے جو اولاد نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہیں اس طریقہ علاج سے 100 فیصد مستفید ہو سکتے ہیں۔ اب بے اولادی کا مرض لاعلاج نہیں رہا ہے۔ صحیح تشخیص اور مکمل علاج سے اولاد کی خواہش یقینی پوری ہو سکتی ہے۔ اگر آپ طرح طرح کے علاج، اپنا قیمتی وقت اور خون پسینے کی کمائی ہوئی دولت برباد کرنے کے بعد بھی اولاد سے محروم ہیں ... اولاد نہ ہونے کی وجہ سے خالی ہے تو اپنی رپورٹس کے ساتھ دواخانہ حکیم تحسین پر تشریف لائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی دلی مراد ضرور پوری ہوگی۔

س: ... حکیم صاحب شادی کو دس سال ہو گئے ہیں ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہوں۔ میری بیوی ہر لحاظ سے ٹھیک ہے جبکہ میرے ایکٹو سپرمز 35 فیصد ہیں۔ مہربانی فرما کر میرے لئے کوئی اچھی سی دوا تجویز کریں۔ چوہدری نعیم (چیچہ وطنی)

ج: محترم چوہدری نعیم صاحب آپ کے سپرمز واقعی بہت کم ہیں آپ سپرمز کی بہتری کیلئے فوری طور پر دواخانہ حکیم تحسین کے طبی بورڈ سے اپنا چیک اپ طبی معائنہ کرائیں۔ انشاء اللہ آپ صحت یاب ہو جائیں گے اور آپ کی دلی مراد بھی پوری ہو جائے گی۔

س: حکیم صاحب آپ کی مسیحائی کے چرچے میں نے کویت میں بھی سنے ہیں۔ میرے دوست نے آپ سے بے اولادی کا علاج کرایا تھا اب اس کے گھر اللہ کی رحمت اور آپ کے علاج سے خوشیاں ہی خوشیاں ہیں۔ میری شادی کو تین سال ہو گئے ہیں لیکن میں ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہوں۔ مہربانی فرما کر مجھے اچھا سا مشورہ دیں تاکہ میرے گھر کے آنگن میں بھی پھول کھل اٹھیں۔ بلال بشیر (کویت)

ج: بلال صاحب اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو بھی خوشیاں نصیب کرے آپ اپنی سپرمز کی رپورٹ اور اپنی مسز کی الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ فوری طور پر دواخانہ حکیم تحسین کے طبی بورڈ کو بھیج دیں۔ طبی بورڈ آپ دونوں کی رپورٹوں کا جائزہ لیکر حتمی تشخیص کے بعد آپ کے لئے ادویات تجویز کرے گا۔ جن کا [illegible]

ہیپاٹائیٹس اور جگر کی بیماریاں قابل علاج ہیں

اگر انسانی جسم سے ہیپاٹائٹس کی بیماری پھیلانے والے جراثیم کو ختم کر دیا جائے تو مریض صحت یاب ہو سکتا ہے

گزشتہ 50 سالوں سے بے شمار مریض ہیپاٹائٹس کورس کے استعمال سے صحت یاب ہو کر سکون کی زندگی گزار رہے ہیں

س: کیا ہیپاٹائٹس اور جگر کی بیماریاں قابل علاج ہیں حکیم صاحب تفصیل سے بتایئے کیوں کہ میں بہت سے معالجین سے علاج کرا کر تھک چکا ہوں آپ کو آخری سہارا سمجھ کر رابطہ کر رہا ہوں امید ہے آپ مایوس نہیں کریں گے ہیپاٹائٹس کی وجوہات اور اس کے خاتمہ کیلئے اپنا آزمودہ نسخہ تحریر فرمائیں [illegible] جگر کی خرابی اور ہیپاٹائٹس کا باعث بنتے ہیں۔ مزید یہ کہ میرا کام ہی مخلوق خدا کی خدمت کرنا اور ان کے دکھ بانٹنا ہے۔ ہیپاٹائٹس کا نسخہ [illegible] کسی پرانے، تجربہ کار، ... معالج سے بنوائیں جو ادویہ کی تیاری اور نسخہ جات کے فن سے واقف ہو۔ اگر دشواری پیش آئے تو [illegible] ازاراقی مدبر 0.015 ملی گرام۔ اس کے ساتھ ساتھ دواخانہ حکیم تحسین کا ہیپاٹائٹس کورس بھی استعمال کریں [illegible] گزشتہ پچاس سال [illegible] استعمال سے صحت یاب ہو کر سکون کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ہیپاٹائٹس سفوف 20 گرام رات کو ایک گلاس [illegible]

اب آپ اپنے بالوں کو لمبے گھنے سیاہ چمکدار اور مضبوط بنائیں

... خالی ہے تو ... کے ساتھ دواخانہ حکیم تحسین پر تشریف لائیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ آپ کی دلی تمنا ... پوری ہوگی۔

کے اور آپ کی دلی مراد بھی پوری ہو جائے گی۔

س: حکیم صاحب آپ کی مسیحائی کے چرچے میں نے کویت میں بھی سنے ہیں۔ میرے دوست نے آپ سے بے اولادی کا

بورڈ کو بھیج دیں۔ طبی بورڈ آپ دونوں کی رپورٹوں کا جائزہ لیکر حتمی تشخیص کے بعد آپ کے لئے ادویات تجویز کرے گا۔ جن کا استعمال اور پرہیز ہدایات کے مطابق کیجئے گا۔

اب آپ اپنے بالوں کو لمبے گھنے سیاہ چمکدار اور مضبوط بنائیں

تحسین نباتاتی روغن کا مسلسل استعمال آپ کے بالوں کی حفاظت کا قدرتی ذریعہ اور بالوں کی جملہ امراض سے محفوظ رکھتا ہے

س: حکیم صاحب اللہ آپ کو صحت اور درازی عمر عطا فرمائے آپ نے پہلے بھی مجھے معدے کا نسخہ بتایا تھا اس کے استعمال سے میں مکمل صحت یاب ہو چکی ہوں۔ اب آپ کو پھر زحمت دے رہی ہوں کیونکہ میں، میرے میاں، اٹھارہ سالہ بیٹی اور پندرہ سالہ بیٹا ہم ... والے بالوں کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ میں اور میرے میاں تو تقریباً گنجے ہو رہے ہیں جبکہ بیٹی کے بال دو شاخہ اور بے رونق ہیں، بیٹے کے بال اس چھوٹی عمر میں ہی گرنے شروع ہو چکے ہیں۔ مہربانی فرما کر اچھا سا نسخہ تحریر کر دیں تاکہ ہم سب اس پریشانی سے نجات حاصل کر سکیں بلکہ مجھ جیسے ... دوسرے لوگ جو بالوں کے مسائل کی وجہ سے پریشان ہیں آپ کے نسخہ سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ مسز سعدیہ خان (گجرات)

ج: بیٹی آپ پریشان نہ ہوں بالوں کے بارے میں نسخہ تحریر کر رہا ہوں۔ یہ نسخہ کسی پرانے تجربہ کار اور ذہین طبیب سے بنوالیں جو فن دواسازی کا ماہر اور جڑی بوٹیوں کے بارے میں وسیع معلومات رکھتا ہو۔ یہ نسخہ بالوں کی حفاظت کا ضامن ہے۔ بالوں کو لمبا، گھنا، سیاہ اور چمکدار بناتا ہے، سر کی خشکی سکری کو دور کرتا ہے، بالوں کی جڑوں کو مضبوط کر کے گرنے سے روکتا ہے، بالوں کا بھربھراپن ختم کر کے انہیں نرم ملائم اور چمکدار بناتا ہے۔ دماغ کو ٹھنڈک اور سکون پہنچاتا ہے۔ بالوں کو قبل از وقت سفید ہونے سے روکتا ہے۔

نسخہ۔ تازہ آملہ 50 گرام، بالچھڑ 50 گرام، بھنگرہ سبز 250 گرام، بھنگرہ سیاہ 250 گرام، زرجاد 50 گرام، کپور کچری 50 گرام، برگ حنا 250 گرام، بیری کے پتے 25 گرام، روغن بیدانجیر 50 ملی لیٹر، روغن کنجد 50 ملی لیٹر۔ ترکیب استعمال۔ معجون تحسین۔ 10 گرام شام چار بجے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ تحسین نباتاتی روغن۔ رات کو سونے سے پہلے انگلیوں کے پوروں سے سر پر جڑوں تک لگائیں اور ہلکا سا مساج کریں۔ اور صبح غسل کر لیں۔ بھنگرہ کیپسول۔ دن 10 بجے دو کیپسول پانی سے استعمال کریں۔

پرہیز۔ ادویہ کے استعمال کے دوران کوئی غیر معیاری شیمپو، ہیئر آئل، ہیئر ٹانک اور عام صابنوں سے گریز کریں۔ اگر آپ کو نسخہ کی تیاری میں دشواری پیش آئے تو دواخانہ حکیم تحسین سے رابطہ کریں۔

... ہوں ایک مرتبہ آپریشن بھی کرا چکا ہوں لیکن مرض بدستور قائم ہے کوئی آفاقہ نہیں ہو رہا مہربانی فرما کر اس موذی مرض کے تدارک کیلئے کوئی اچھا سا نسخہ تحریر فرمائیں تاکہ میں کسی قابل طبیب سے بنوا کر استعمال کروں اور شفاء حاصل کر سکوں۔ آپ کی بہت ذرہ نوازی ہوگی اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ محمد انور (ر) تحصیلدار راولپنڈی

ج: محمد انور صاحب آپ ذرا بھی پریشان نہ ہوں آپ یہ نسخہ استعمال کریں انشاءاللہ شفاء ہوگی اور آئندہ کیلئے بھی اس مرض سے چھٹکارہ حاصل ہو جائے گا۔

س: محترم حکیم صاحب مجھے عرصہ دراز سے قبض کی شکایت ہے اور بڑی آنت میں جلن اور خارش ہوتی ہے۔ میں وقتی فائدے کیلئے ادویات استعمال کرتا رہا ہوں لیکن میری مرض جوں کی توں موجود ہے۔ ناصر حسین (چونیاں)

ج: عزیزم آپ ذیل میں دیا گیا نسخہ استعمال کریں یا براہ راست دواخانہ حکیم

... بواسیری کورس بھی استعمال کریں۔ ترکیب استعمال۔ بواسیری کیپسول 2 عدد صبح نہار منہ پانی کیساتھ۔ بواسیری گولیاں 2 عدد دوپہر بعد غذا پانی کے ساتھ۔ معجون بواسیری۔ 10 گرام رات کو بعد غذا پانی کے ساتھ۔ خوراک۔ زود ہضم اور ہلکی غذا استعمال کریں سلاد سبزیاں اور پھل کثرت سے استعمال میں رکھیں۔ پرہیز۔ تیز مرچ، گرم مصالحہ جات، مرغن اور چکنائی دار اشیاء۔ گائے کا گوشت، آلو، گوبھی، بینگن ودیگر بادی اشیاء سے مکمل پرہیز کریں اور ادویہ معالج کی ہدایت کے مطابق استعمال کریں۔

☆ خصوصی ڈسکاؤنٹ ☆

غریب، نادار اور مستحق مریضوں کیلئے جو زیادہ اخراجات برداشت نہیں کر سکتے نسخہ کی تیاری کیلئے انہیں 20 تا 25 فیصد خصوصی ڈسکاؤنٹ دیا جائیگا۔ یہ ڈسکاؤنٹ معدہ، بواسیر، ناک، نزلہ، ہیپاٹائٹس کے نسخہ جات پر دیا جائیگا۔ یہ سہولت محدود مدت کیلئے ہے (ادارہ)

س: کیا ہیپاٹائٹس اور جگر کی بیماریاں قابل علاج ہیں حکیم صاحب تفصیل سے بتایئے کیوں کہ میں بہت سے معالجین سے علاج کرا کر تنگ آ چکا ہوں آپ کو آخری سہارا سمجھ کر رابطہ کر رہا ہوں امید ہے آپ مایوس نہیں کریں گے ہیپاٹائٹس کی وجوہات اور اس کے خاتمہ کیلئے اپنا آزمودہ نسخہ تحریر فرمائیں تاکہ میں اور میرے جیسے لاکھوں مریض آپ کا نسخہ استعمال کر کے صحت یابی پا سکیں۔ محمد اسلم (بھکر)

ج: جی ہاں۔! ہیپاٹائٹس اور جگر کی بیماریاں قابل علاج ہیں اگر انسانی جسم سے ہیپاٹائٹس کی بیماری پھیلانے والے وائرس کو ختم کر دیا جائے تو مریض صحت یاب ہو سکتا ہے ہیپاٹائٹس کی کئی وجوہات ہیں جن میں موجودہ دور میں آلودہ پانی، متاثرہ انتقال خون، استعمال شدہ سرنج، ناقص غذائیں، ٹینشن، ڈپریشن، کیمیکل اور فضائی آلودگی، مذہب سے دور، چٹنی اور مصالحہ دار اشیاء، ملاوٹ شدہ روزمرہ کے استعمال کی اشیاء، تمباکو نوشی، شراب نوشی اور منشیات کا استعمال

جگر کی خرابی اور ہیپاٹائٹس کا باعث بنتے ہیں۔ مزید یہ کہ میرا کام ہی مخلوق خدا کی خدمت کرنا اور ان کے دکھ بانٹنا ہے۔ ہیپاٹائٹس کا نسخہ تحریر کر رہا ہوں یہ نسخہ قریبی پرانے، تجربہ کار، ذہین ... سے بنوالیں جو ادویہ کی تیاری اور نسخہ جات کے فن سے واقف ہو۔ اگر دشواری پیش آئے تو دواخانہ حکیم تحسین سے براہ راست رابطہ کریں۔ ادارہ ہر ممکن تعاون فراہم کریگا۔

نسخہ۔ زرشک 6 گرام، شب یمانی 6 گرام، تخم خیارین 6 گرام، ملن سیڈ 6 گرام، تخم کاسنی 6 گرام، قلمی شورہ 0.09 ملی گرام، نوشادر 0.09 ملی گرام، ریوند خطائی 0.09 ملی گرام، افسنتین 0.09 ملی گرام، ہکو 0.09 ملی گرام، کشنیز 13.9 گرام، اسرول 8.33 گرام، فلفل سیاہ 8.33 گرام، زیرہ سفید 5.55 گرام، لہسن 5.55 گرام، ہیل خورد 8.33 گرام، جدوار 0.10 ملی گرام، عود صلیب 0.10 ملی گرام، سلاجیت 0.51 ملی گرام، زعفران 0.03 ملی گرام، زنجبیل 0.10 ملی گرام، جائفل 0.10 ملی گرام، ازاراقی مدبر 0.015 ملی گرام۔ اس کے ساتھ ساتھ دواخانہ حکیم تحسین کا ہیپاٹائٹس کورس بھی استعمال ... ہیپاٹائٹس ... استعمال سے ... صحت یاب ہو کر ... گزار رہے ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ہیپاٹائٹس سفوف 20 گرام رات کو ایک گلاس پانی میں بھگو کر صبح نہار منہ نتھار کر پی لیں۔ ہیپاٹائٹس کیپسول 2 کیپسول شام 4 بجے ہمراہ پانی ہیپاٹائٹس گولیاں نمبر 1 رات 2 گولی کھانے کے بعد ہمراہ پانی ہیپاٹائٹس گولیاں نمبر 2 دس بجے دن 2 گولی ہمراہ پانی۔

پرہیز۔ تیز مرچ، چکنائی، زیادہ گرم اور زیادہ سرد اشیاء نہار منہ پانی پینے سے گریز کریں۔ بینگن دال مسور بالکل استعمال نہ کریں۔ خوراک۔ ہلکی اور زود ہضم غذا کے علاوہ سبزیاں اور پھل زیادہ مقدار میں استعمال کریں۔ ایک ماہ لگاتار دواء استعمال کریں اور اس کے رزلٹ سے آگاہ کریں۔ یا دواخانہ حکیم تحسین پر خود تشریف لائیں۔

نسخہ خاص طاقت کی واحد آزمودہ دوا

نصف صدی سے استعمال ہونے والا نسخہ خاص کمزور مریضوں کا مکمل علاج ہے جو کمزوری کی وجہ سے اپنی زندگی کو عذاب سمجھتے ہیں

شادی اور غیر شادی شدہ، مایوس اور لاعلاج مریضوں کی تمام پریشانیوں کو نسخہ خاص نے دور کر دیا ہے، حکیم تحسین

شادی کمزور مریضوں کیلئے عذاب بن جاتی ہے

شادی اور غیر شادی شدہ لاکھوں مریض کمزوری کی وجہ سے پریشان اور ازدواجی مسائل کا شکار ہیں

شادی سے پہلے اپنا چیک اپ، طبی معائنہ ضرور کرائیں تاکہ آپ کی آئندہ زندگی خوشگوار گزرے

شادی شدہ اور غیر شادی شدہ لاکھوں مریض کمزوری کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں۔ ان مریضوں کی زندگی عذاب بن چکی ہے اور وہ ازدواجی مسائل کا شکار ہیں۔ جبکہ غیر شادی شدہ کمزور مریض شادی کرانے سے اس لئے گھبراتے ہیں کہ کمزوری کی وجہ سے ان کے گھر میں لڑائی جھگڑے شروع نہ ہوں ... ان کا سکون برباد نہ ہو جائے اور ان کی شادی ناکام نہ ہو۔ شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کمزور مریضوں کو چاہئے کہ وہ اپنے علاج، چیک اپ معائنہ اور تشخیص کیلئے دواخانہ حکیم تحسین کے طبی بورڈ سے رابطہ کریں ... مکمل تشخیص کرائیں۔ طبی بورڈ آپ کی بیماری کے معاملات میں پوری پوری معاونت کرے گا اور آپ انشاءاللہ شفایاب ہو کر خوشگوار ازدواجی زندگی گزاریں گے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ دواخانہ حکیم تحسین نصف صدی سے خدمت میں پیش پیش ہے اور تشخیص و علاج کیلئے عالمی شہرت یافتہ طبی ادارہ ہے۔

س: حکیم صاحب میری شادی تین ماہ کے بعد ہو رہی ہے۔ لیکن میں اتنا کمزور ہو چکا ہوں کہ شادی کے نام سے بھی گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ شرمندگی کی وجہ سے کسی کو بتا بھی نہیں سکتا میرے دوست نے آپ سے ملنے کا مشورہ دیا ہے۔ مہربانی فرما کر میری رہنمائی فرمائیں۔ ساری زندگی آپ کا مشکور رہوں گا۔ عمران شیخ (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

ج: عزیزم عمران آپ کا مسئلہ دیگر نوجوانوں سے مختلف نہیں ہے اور یہ مسئلہ گھمبیر صورت اختیار کر چکا ہے۔ آج کا نوجوان طرح طرح کے مسائل میں گھر کر نت نئی بیماریوں سے نبرد آزما ہے لیکن مسائل ہیں کہ بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ آپ فوری طور پر چیک اپ، معائنہ، مشورہ اور تشخیص کیلئے دواخانہ حکیم تحسین کے طبی بورڈ سے رابطہ کریں تاکہ آپ کے پیش آمدہ مسائل حل کیے جا سکیں۔ اور آپ ایک اچھے شوہر ثابت ہو سکیں۔

نصف صدی سے لاکھوں کمزور مریض نسخہ خاص سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ کمزوری میں مبتلاء حضرات کو چاہیے کہ وہ شادی سے پہلے نسخہ خاص کا استعمال ضرور کریں جب مکمل صحت یاب ہو جائیں تو پھر شادی کریں۔ جو لوگ کمزوری کی حالت میں شادی کر لیتے ہیں وہ ہمیشہ ازدواجی مسائل کا شکار ہو کر پریشان رہتے ہیں۔ یہ نسخہ کمزوری خاص دور کرنے کیلئے پچاس سالوں سے اعتماد کے ساتھ مسلسل استعمال ہو رہا ہے۔ نسخہ خاص کامیاب ازدواجی زندگی کیلئے طاقت کی واحد آزمودہ دوا ہے جس کے استعمال سے کمزور مریضوں میں بے پناہ طاقت آجاتی ہے۔ نسخہ خاص تولیدی جراثیم میں اضافہ کرتا ہے اور بے اولاد جوڑوں کو اولاد کے قابل بناتا ہے۔ چیک اپ، معائنہ، تشخیص و علاج اور نسخہ خاص کے حصول کیلئے دواخانہ حکیم تحسین کے طبی ماہرین سے مشورہ کیجئے۔

س: حکیم صاحب میری شادی ہونے والی ہے لیکن میں نے نوجوانی میں اپنے آپ کو شادی کے قابل نہیں سمجھتا۔ ایک انجانا سا ڈر خوف ہر وقت میرے ذہن پر مسلط رہتا ہے۔ مہربانی فرما کر مجھے بتائیں کہ کیا میں بھی شادی کر سکوں گا۔ ارشد محمود (جھنگ)

ج: کیوں نہیں آپ بھی ازدواجی زندگی پرسکون اور خوشگوار طریقے سے گزار سکتے ہیں اور ماضی کی غلطیوں سے تائب ہو جائیں اور فوری طور پر دواخانہ حکیم تحسین کے طبی بورڈ سے مشورہ کریں۔ آپ پھر سے اپنے آپ کو نوجوان اور صحت مند محسوس کریں گے۔

س: حکیم صاحب میں شادی شدہ ہوں اور میرے دو بچے ہیں۔ لیکن اب مجھے اچھا سا مشورہ دیں تاکہ میری پریشانیاں دور ہو جائیں اور میں پھر سے بھرپور اور خوشگوار ازدواجی زندگی سے لطف اندوز ہو سکوں۔ حنیف محمد (قصور)

ج: محترم حنیف صاحب آپ نے جو کیفیات بتائی ہیں ان کے پیش نظر آپ کو چاہیے کہ آپ نسخہ خاص کا استعمال کریں لیکن پہلے اپنا مکمل چیک اپ معائنہ اور تشخیص کرالیں تاکہ نسخہ خاص کے فوائد سے مستفید ہو سکیں اور آپ کی ازدواجی زندگی بھرپور اور خوشگوار طریقے سے بسر ہو سکے۔

س: حکیم صاحب دامن برکاتہ میں دبئی میں ملازمت کرتا ہوں اور دو سال بعد پاکستان آتا ہوں۔ لیکن میں محسوس کر رہا ہوں کہ میری زندگی میں آہستہ آہستہ تلخیاں بڑھ رہی ہیں جن کی بنیادی وجوہات تو کئی ایک ہیں لیکن سب سے بڑی وجہ میری کمزوری خاص ہے۔ مہربانی فرما کر میرے لئے کوئی اچھا سا نسخہ ترتیب دیں میں آئندہ ماہ پاکستان آ رہا ہوں اور آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ کلیم اللہ (دبئی)

ج: محترم کلیم اللہ صاحب آپ نے جو حالات بتائے ہیں وہ واقعی قابل غور ہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ کمزوری خاص ہی ازدواجی زندگی میں تلخیاں گھولنے کا سبب بنتی ہے۔ آپ پاکستان آ رہے ہیں تو اپنی پہلی فرصت میں دواخانہ حکیم تحسین پر رابطہ کریں تاکہ آپ کے چیک اپ معائنہ کے بعد ادویہ تجویز کی جا سکیں۔ جن کے استعمال سے آپ کی روٹھی ہوئی خوشیاں واپس لوٹ آئیں اور آپ کی ازدواجی زندگی پر مسرت اور خوشگوار گزرے۔

دواخانہ حکیم تحسین

2/ ایل گلبرگ III نزد کلمہ چوک فیروزپور روڈ لاہور

Tel: 5889950-62 (13 Lines)

UAN: 111-444-900

Daily AWAZ LAHORE

روزنامہ آواز لاہور

بانی گروپ ... میر خلیل الرحمن

بدھ 8 فروری 2006، 9 محرم الحرام 1427ھ، 26 ماگھ 2062 ب
فون نمبر: 6367480-83 فیکس: 6309453 صفحات 6 قیمت 3 روپے

جلد 8 شمارہ 291

مجاہدین نے حملوں کا رخ فوجی پوسٹوں کی بجائے نرم علاقوں کی جانب موڑ دیا، دشمن جانتا ہے ہماری فوج کو شکست نہیں دی جا سکتی، امریکی ترجمان، افغانستان میں ایک کینیڈین اور دو شہری بھی مارے جا چکے ہیں

قندھار اور پاک افغان سرحد کے قریب خودکش دھماکے 16 پولیس اہلکاروں سمیت 21 ہلاک

درخوبی چیک پوسٹ پر افغان پولیس اہلکاروں نے خوست سے آنیوالے ٹرک کو روکا تو اس میں سوار نوجوان نے خودکو دھماکے سے اڑا دیا، 5 پولیس اہلکار مارے گئے، پولیس نے جوابی فائرنگ کر کے کنڈیکٹر اور ڈرائیور کو ہلاک کر دیا

قندھار میں فدائی حملہ پولیس ہیڈکوارٹرز کے باہر اسوقت ہوا جب موٹر سائیکل سوار حملہ آور نے آئی جی کے دفتر میں گھسنے پر ناکامی میں خودکو دھماکے سے اڑا دیا، 14 افراد ہلاک، 13 زخمی، طالبان نے ذمہ داری قبول کر لی

قندھار: بم دھماکے میں ہلاک ہونیوالے پولیس افسر کی نعش کو لے جایا جا رہا ہے

قندھار (مانیٹرنگ سیل + آن لائن + نیٹ نیوز) افغانستان میں دو خودکش بم دھماکوں میں 16 پولیس اہلکاروں سمیت 21 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ بتایا گیا ہے کہ قندھار شہر میں پولیس ہیڈکوارٹر کے باہر خودکش حملے میں 14 افراد ہلاک اور 13 زخمی ہو گئے۔ حکام کے مطابق موٹر سائیکل سوار خودکش حملہ آور آئی جی کے دفتر میں گھسنے کی کوشش کر رہا تھا جب وہاں تعینات پولیس اہلکاروں نے تلاشی لینے کیلئے اسے روکا تو اس نے خودکو دھماکے سے اڑا دیا، طالبان نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کر لی۔ پاک افغان سرحد کے قریب چوکی پر خودکش حملے میں 5 پولیس اہلکاروں سمیت 8 افراد ہلاک ہو گئے۔ آن لائن کے مطابق پاک افغان سرحد کے قریب خودکش حملے اور فائرنگ کے واقعات میں 5 پولیس اہلکاروں سمیت 8 افراد ہلاک ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق سرحدی علاقے غلام خان کے قریب درخوبی چیک پوسٹ پر افغان پولیس اہلکاروں نے خوست سے
باقی صفحہ 4 کالم 7 پر



اسلام آباد: وزیراعظم شوکت عزیز تعمیر نو فنڈز کے شفاف استعمال سے متعلق ورکشاپ سے خطاب کر رہے ہیں

ایران عالمی برادری سے تعاون کرے جنگ سے تباہی ہو گی — صدر پرویز

عالمی برادری بھی ایران کے ایٹمی معاملے کو سفارتی طور پر حل کرنے کیلئے اپنی تمام کوششیں بروئے کار لائے، پاکستان چاہتا ہے معاملہ پرامن طریقے سے حل ہونا چاہئے

آزادی صحافت کے نام پر کسی کو مذہبی جذبات سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی، کیوبا کیساتھ تمام شعبوں میں دوستانہ تعلقات پر خوشی ہو گی، کیوبا میں وزیر خارجہ سے گفتگو

اسلام آباد (آن لائن) کیوبا کے وزیر خارجہ فلپ پریز راک نے منگل کو آرمی ہاؤس راولپنڈی میں صدر جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کی اور ان سے باہمی دلچسپی کے امور کے علاوہ علاقائی اور عالمی معاملات پر تبادلہ خیال کیا۔ وزیر خارجہ نے پاکستان کے ساتھ مکمل سفارتی
باقی صفحہ 4 کالم 1 پر

چینی کی قیمتوں میں اضافے کیخلاف سینیٹ اور قومی اسمبلی میں اپوزیشن کا احتجاج، واک آؤٹ

قومی اسمبلی میں حکومتی اور اپوزیشن ارکان چینی کی قیمتوں میں اضافے کیخلاف ایک ہو گئے، حکومت چینی ذخیرہ کرنیوالوں کیخلاف فوری کارروائی کرے، اراکین کا مطالبہ

عالمی منڈی میں چینی کی قیمتوں میں اضافے کا پاکستان پر بھی اثر پڑا، سستی چینی کی فراہمی کیلئے یوٹیلٹی سٹورز کا کوٹہ دگنا کر دیا ہے، وزیر خوراک کا سینیٹ میں بیان

اسلام آباد (آواز رپورٹ + مانیٹرنگ سیل) چینی کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف سینیٹ اور قومی اسمبلی میں اپوزیشن نے شدید احتجاج کیا اور اس معاملے پر اپوزیشن ارکان دونوں ایوانوں سے واک آؤٹ کر گئے۔ آواز رپورٹ کے مطابق قومی اسمبلی میں اس معاملے پر حکومتی اور اپوزیشن اراکین ایک ہو گئے حکومتی اور اپوزیشن اراکین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک میں چینی کی قیمتوں میں اضافہ فوری طور پر واپس لیا جائے۔ قومی اسمبلی کے اجلاس
باقی صفحہ 4 کالم 1 پر

بش 3 مارچ کو اسلام آباد پہنچیں گے

اسلام آباد (مانیٹرنگ سیل) امریکی صدر جارج بش پاکستان کے پہلے سرکاری دورے پر 3 مارچ کو اسلام آباد پہنچیں گے۔ ان کے دورے کی 2 تجاویز ہیں
باقی صفحہ 4 کالم 1 پر

راولپنڈی: صدر پرویز مشرف سے کیوبا کے وزیر خارجہ فلپ پریز ملاقات کر رہے ہیں

یوم عاشور، امن وامان کیلئے پنجاب بھر میں دفعہ 144 نافذ رہے گی

... وہاڑی، ... اور کوٹ ادو میں امن وامان کی بحالی کیلئے فلیگ مارچ کیا گیا

ملتان (سٹاف رپورٹر + نمائندگان) نویں اور دسویں محرم کے روز امن وامان کی بہتری کیلئے ملتان خانیوال لیہ وہاڑی رحیم یار خان ڈیرہ مظفرگڑھ راجن پور بہاولنگر اور بہاولپور سمیت پنجاب بھر میں دفعہ 144 نافذ رہے گی۔ گزشتہ روز بھی کئی شہروں میں فلیگ مارچ ہوا۔ وہاڑی میں فلیگ مارچ کی قیادت
باقی صفحہ 4 کالم 4 پر

پرویز الٰہی سے سندھ کے وزیراعلیٰ کی 2 گھنٹے ملاقات، مختلف امور پر گفتگو

مسلم لیگ قومی معاملات حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، ہمارے باہمی رابطے معمول کا حصہ ہیں، وزیراعلیٰ پنجاب

لاہور (اپنے رپورٹر سے) وزیراعلیٰ پرویز الٰہی سے سندھ کے وزیراعلیٰ ڈاکٹر ارباب غلام رحیم نے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی جو دو گھنٹے جاری رہی۔ ملاقات کے دوران قومی ترقیاتی و سیاسی امور پر تبادلہ خیال ہوا۔ وزیراعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی نے اس موقع پر کہا کہ دونوں صوبوں کی قیادت سے ملاقاتیں قومی
باقی صفحہ 4 کالم 3 پر



لاہور: وزیراعلیٰ پنجاب پرویز الٰہی سے وزیراعلیٰ سندھ ارباب غلام رحیم ملاقات کر رہے ہیں

توہین آمیز خاکوں کیخلاف قومی اسمبلی کی متفقہ قرارداد

یہ ایوان جرمنی، ناروے، سپین، ہالینڈ، اٹلی، ہنگری، چیک ری پبلک اور سوئٹزرلینڈ کے اخبارات میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کی مذمت کرتا ہے، متعلقہ حکومتیں فوری طور پر ذمہ داروں کیخلاف کارروائی کریں، قرارداد میں مطالبہ

یورپی اخبارات نے مسلمانوں کے احتجاج پر ندامت محسوس کرنے یا معافی مانگنے کی بجائے نئے خاکے شائع کر دیئے، یہ رویہ افسوسناک ہے، حکومت معاملے کو سنجیدگی سے لے، سپیکر چوہدری امیر حسین

اسلام آباد (آن لائن) قومی اسمبلی نے منگل کو متفقہ طور پر توہین آمیز مواد کی یورپی اخبارات میں دوبارہ اشاعت کے خلاف قرارداد مذمت کی منظوری دے دی ہے اور متعلقہ ممالک سے شان رسالت میں گستاخی کرنے والے عناصر کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ قرارداد مسلم لیگ (ن) کے صاحبزادہ فضل کریم نے تمام ارکان کی مشاورت کے بعد پیش کی جس کی کسی نے مخالفت نہیں کی اور ایوان نے اسے منظور کر لیا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ چار فروری کو جرمنی، ناروے، فرانس، سپین، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، اٹلی، ہنگری اور چیک ری پبلک کے
باقی صفحہ 4 کالم 6 پر

قومی اسمبلی کا اجلاس جمعہ کی سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی

اسلام آباد (آن لائن) قومی اسمبلی کا اجلاس منگل کو ڈپٹی سپیکر ... کی زیر صدارت ... چیئرمین کے رکن علی اکبر وینس نے جمعہ کی سہ پہر چار بجے تک
باقی صفحہ 4 کالم 3 پر

یونین ناظمین اور نائب ناظمین کے ضمنی انتخابات 11 مارچ کو ہوں گے

لاہور (خصوصی نامہ نگار) چیف الیکشن کمشنر آف پاکستان جسٹس
باقی صفحہ 4 کالم 4 پر

گستاخانہ خاکے: پرتشدد عالمی مظاہرے جاری، سیلاب آ گیا، ایران نے ڈنمارک سے تجارتی تعلقات ختم کر لئے — سعودی عرب احتجاج رکوائے، امریکہ

تہران میں ہزاروں افراد کا ڈنمارک کے سفارتخانے پر پٹرول بموں سے حملہ، مسلمان برداشت کا مظاہرہ کریں اور یورپی اخبارات کی معافی کو قبول کریں، کوفی عنان

احتجاج کا دائرہ آسٹریلیا اور افریقہ تک پھیل گیا، امریکہ میں تعینات سعودی سفیر کے علماء سے رابطے، پشاور میں مغربی ممالک کے مشنز کی سیکورٹی سخت

واشنگٹن، تہران (ایجنسیاں) ڈنمارک اور یورپ کے دوسرے اخبارات میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ ایشیا، یورپ، امریکہ، آسٹریلیا، افریقہ اور مشرق وسطیٰ تک پھیل گیا ہے جبکہ امریکہ نے سعودی عرب سے اپیل کی ہے کہ وہ مظاہروں کو روکنے کے لئے قائدانہ کردار ادا کرے۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا ہے کہ دیگر مسلم ممالک کے سربراہوں کو بھی پرتشدد مظاہروں کی روک تھام کے لئے کردار ادا کرنا چاہئے۔ ادھر عمان میں اسلامی
باقی صفحہ 4 کالم 3 پر

پنجاب میں ٹریفک پولیس افسران کی بھرتی

گستاخانہ خاکے: پرتشدد عالمی مظاہرے جاری، ایک ملین ایرانی نے ڈنمارک سے تجارتی تعلقات ختم کرالئے

سعودی عرب احتجاج رکوائے، امریکہ

تہران میں ہزاروں افراد کا ڈنمارک کے سفارتخانے پر پٹرول بموں سے حملہ، مسلمان برداشت کا مظاہرہ کریں اور یورپی اخبارات کی معافی کو قبول کرلیں: کوفی عنان

احتجاج کا دائرہ آسٹریلیا اور افریقہ تک پھیل گیا، امریکہ میں تعینات سعودی سفیر کے علماء سے رابطے، پشاور میں مغربی ممالک کے مشنز کی سکیورٹی سخت

واشنگٹن، تہران (ایجنسیاں) ڈنمارک اور یورپ کے دوسرے اخبارات میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ ایشیا، یورپ، امریکہ، آسٹریلیا، براعظم افریقہ اور مشرق وسطی تک پھیل گیا ہے جبکہ امریکہ نے سعودی عرب سے اپیل کی ہے کہ وہ مظاہروں کی لہر روکنے کے لئے قائدانہ کردار ادا کرے۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا ہے کہ دیگر مسلم ممالک کے سربراہوں کو بھی پرتشدد مظاہروں کی روک تھام کے لئے کردار ادا کرنا چاہئے۔ ادھر جنیوا میں اسلامی

باقی صفحہ 4 کالم 3 پر

بے نظیر اور نواز شریف کی لندن میں ملاقات کا امکان

تہران (آن لائن) پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بے نظیر بھٹو اور مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں محمد نواز شریف کے

باقی صفحہ 4 کالم 3 پر

زلزلہ زدہ علاقوں میں رقوم کے شفاف استعمال کیلئے کئی اقدامات کئے ہیں، شوکت عزیز

غیر ملکی کمپنیوں اور آڈیٹر جنرل کے ذریعے رقوم کا آڈٹ کرایا جائے گا، پارلیمنٹ بھی نگرانی کریگی

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ زلزلہ زدہ علاقوں کی تعمیر نو میں امدادی رقوم کے استعمال کو شفاف بنایا جائے گا اور تعمیر نو کے عمل میں شفافیت کو یقینی بنانے کیلئے حکومت نے کئی اقدامات کئے ہیں اور ایک جامع میکنزم وضع کیا گیا ہے، جس کے تحت غیر ملکی کمپنیوں اور آڈیٹر جنرل کے

باقی صفحہ 4 کالم 2 پر

توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کیخلاف: دینی جماعتوں نے تحریک چلانے اور اے پی سی بلانے کا اعلان کردیا

آل پارٹیز کانفرنس 11 فروری کو ہوگی، آئندہ جمعہ یوم احتجاج منایا جائیگا، لاہور میں داتا دربار اور پریس کلب کے باہر بڑے مظاہرے کئے جائینگے

عوام ہمارے عقائد پر حملے کرنیوالے ملکوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں، مولانا امیر حمزہ، مولانا امجد خان و دیگر کی پریس بریفنگ

لاہور (خصوصی رپورٹر، ایجنسیاں) دینی جماعتوں نے ملک بھر کی بڑی سیاسی جماعتوں کے ہمراہ ڈنمارک سمیت دیگر ممالک کے اخبارات میں توہین آمیز خاکے شائع ہونے کیخلاف آل پارٹیز کانفرنس بلانے، جلسے جلوسوں اور تحریک چلانے کا اعلان کردیا اور پاکستان کی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ایسے ممالک کی

باقی صفحہ 4 کالم 6 پر

چینی کی قیمتوں میں کمی کیلئے شوگر ملز ایسوسی ایشن اور حکومتی نمائندوں میں مذاکرات بغیر نتیجہ ختم

گڑ کی افغانستان سمگلنگ کی روک تھام کی جائے، حکومت چینی پر سیلز ٹیکس ختم کردے تو قیمت میں 4 روپے کمی ہوجائیگی، اجلاس میں ایسوسی ایشن کی تجویز

اجلاس کی صدارت وزیراعظم کے اقتصادی امور کے مشیر نے کی، حکومت چینی کی قیمتوں میں کمی کیلئے تمام اقدامات کررہی ہے، سلمان شاہ

لاہور (کامرس رپورٹر) چینی کی قیمتوں میں کمی کیلئے پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن اور حکومتی نمائندوں کے مابین وفاقی دارالحکومت میں گزشتہ روز ہونیوالے مذاکرات کسی نتیجہ کے بغیر ختم ہوگئے۔ گزشتہ روز ہونیوالے اجلاس کی صدارت وزیراعظم کے اقتصادی امور کے مشیر ڈاکٹر سلمان شاہ نے کی جبکہ سنٹرل

باقی صفحہ 4 کالم 4 پر

پشاور، ہزاروں افراد توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کیخلاف مظاہرہ کررہے ہیں

بھارت اور پاکستان اب کسی جنگ کے متحمل نہیں ہوسکتے، جسونت سنگھ

پاکستانی عوام کی جانب سے امن، محبت، پیار کا تحفہ لیکر جارہے ہیں، کھلے دروازے اب بند نہیں ہونا چاہئیں

قوم پرستوں کے کھوکھراپار کے حوالے سے خدشات بے بنیاد ہیں، راستے کھلنے سے دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر ہونگے

عمرکوٹ (پی پی آئی) سابق بھارتی وزیر خارجہ اور راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر جسونت سنگھ نے کہا ہے کہ وہ پاکستانی عوام کی جانب سے بھارتی عوام کیلئے امن، محبت، پیار کا تحفہ لیکر جارہے ہیں پاکستان اور بھارت کے درمیان سالوں سے بند دروازے کھلنے کے بعد اب بند نہیں ہونے چاہئیں۔ وہ راناجاگیر میں

باقی صفحہ 4 کالم 6 پر

پنجاب اسمبلی توہین آمیز خاکوں کیخلاف متفقہ قرارداد منظور کریگی

لاہور (نمائندہ خصوصی) پنجاب اسمبلی کے اس ماہ کے تیسرے

باقی صفحہ 4 کالم 6 پر

ماتحت عدلیہ کے ججوں پر لوگوں میں گھلنے ملنے اور ہوٹلوں میں جانے پر پابندی

جج غصہ میں آکر فیصلہ نہ کرے، سائلوں سے نرمی برتیں، مگر کرتے رہیں

ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی پر جج کو برطرف کیا جاسکتا ہے: جوڈیشل پالیسی ساز کمیٹی

لاہور (خبر نگار خصوصی) ملک کی ماتحت عدلیہ کے ججوں پر انتہائی ضرورت کے بغیر لوگوں میں گھلنے ملنے، ہوٹلوں، مارکیٹوں اور سڑکوں پر گھومنے پھرنے پر پابندی لگادی گئی ہے۔ اس ہدایت کی خلاف ورزی پر جوڈیشل آفیسر کو ملازمت سے برطرف کیا جاسکتا ہے۔ یہ فیصلہ نیشنل جوڈیشل پالیسی میکنگ

باقی صفحہ 4 کالم 4 پر

تمام ممالک ڈنمارک کے ساتھ سفارتی تعلقات فوری ختم کریں، وزیراعلیٰ سرحد

پشاور (آن لائن) وزیراعلیٰ اکرم خان درانی نے یورپی

باقی صفحہ 4 کالم 2 پر

توہین آمیز خاکوں کی اشاعت: پنجاب بھر کے وکلا کا احتجاج، جلسے، مظاہرے، عدالتوں کا بائیکاٹ

ذمہ دار ممالک کیساتھ تعلقات ختم کرنیکا مطالبہ

بار کونسل اور ایسوسی ایشنوں کے دفاتر پر سیاہ پرچم لہرائے اور بازوؤں پر کالی پٹیاں باندھی گئیں، حکومت سخت کارروائی کرے، مقررین

ڈنمارک اور دیگر یورپی ممالک کی مصنوعات کا بائیکاٹ اور ان کے سفیروں کو ملک سے نکالا جائے، احتجاجی جلسوں میں مطالبات

لاہور (خبر نگار خصوصی) ڈنمارک اور دوسرے یورپی اخبارات میں قابل اعتراض اور توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کیخلاف پنجاب بھر کے وکلاء نے احتجاج کرتے ہوئے عدالتوں کا بائیکاٹ کیا۔ وکلاء نے اس سلسلہ میں بار کونسل اور بار ایسوسی

باقی صفحہ 4 کالم 6 پر

جے یو آئی ہند کے صدر مولانا اسعد مدنی دیوبند میں سپرد خاک

فضل الرحمن کی قیادت میں وفد اور بھارت میں پاکستانی ہائی کمشنر کی بھی نماز جنازہ میں شرکت

نئی دہلی (اے پی پی) جمعیت علمائے ہند کے صدر مولانا اسعد مدنی کو گزشتہ روز دیوبند (اترپردیش) کے قاسمی قبرستان میں سپرد خاک کردیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ میں علمائے کرام

باقی صفحہ 4 کالم 1 پر

موبائل فون کی چوری روکنے کیلئے پی ٹی اے کو پالیسی دیدی گئی، اویس لغاری

کمپنیاں ڈیٹا بیس تیار کرینگی جس کی مدد سے مسروقہ فون سیٹ کو ناکارہ بنایا جائے گا، وفاقی وزیر

اسلام آباد (خصوصی رپورٹر) وفاقی وزیر ٹیلی کام و انفارمیشن ٹیکنالوجی اویس احمد لغاری نے کہا ہے کہ وزیراعظم شوکت عزیز کی ہدایت پر موبائل فون کی چوری روکنے کیلئے پی ٹی اے کو جامع پالیسی جاری کردی گئی ہے۔ جس سے پی ٹی اے اگلے چھ ماہ میں ایسا نظام وضع کرے گی جس میں تمام موبائل

باقی صفحہ 4 کالم 5 پر

یوٹیلٹی سٹورز کو چینی کی سپلائی 22 ہزار میٹرک ٹن ماہانہ کرنیکا فیصلہ

اضافی کاؤنٹر بھی کھولے جائینگے، مینجنگ ڈائریکٹر

ملک بھر میں سٹور کسی دن بند نہیں ہونگے، صارفین کو دو اور پانچ کلو کے چینی کے پیکٹ کے علاوہ گھی اور آٹا بھی دستیاب ہوگا

یو ایس سی ہمیں 25 روپے کلو چینی مہیا کرتی ہے جو دوسرے اخراجات ملا کر 27.50 روپے میں پڑتی ہے، ہم اسی قیمت پر یہ عوام کو دیتے ہیں، بریگیڈیئر (ر) حفیظ احمد

اسلام آباد (خبر نگار خصوصی) یوٹیلٹی سٹور کارپوریشن نے چینی کی قلت پر قابو پانے کیلئے اس کی ماہانہ سپلائی گیارہ ہزار میٹرک ٹن سے بڑھا کر 22 ہزار میٹرک ٹن کرنے کا فیصلہ کیا ہے جبکہ عام آدمی کو چینی کی فراہمی کیلئے ملک بھر میں یوٹیلٹی سٹورز میں چھٹی نہ کرنے اور اضافی کاؤنٹر بھی قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے یوٹیلٹی

باقی صفحہ 4 کالم 4 پر

سابق سینئرز کو آگے لانا چاہتے ہیں، حتمی فیصلہ پارلیمانی بورڈ کرے گا، شجاعت

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور سابق وزیراعظم چوہدری شجاعت حسین نے سنگل کو پارلیمنٹ

باقی صفحہ 4 کالم 2 پر

9 ویں اور 10 ویں محرم کو تعطیل کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری

لاہور (خصوصی نمائندہ) حکومت پنجاب نے نویں اور دسویں محرم الحرام بروز بدھ اور جمعرات کو عام چھٹی کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کردیا ہے۔

حامد کرزئی نے اسامہ کی افغانستان میں موجودگی کا امکان مسترد کردیا

القاعدہ رہنما اگر پکڑے جاتے ہیں تو ان پر سب سے پہلے مقدمہ افغانستان میں چلایا جانا چاہیے، انٹرویو

واشنگٹن (آن لائن) افغان صدر حامد کرزئی نے القاعدہ کے سربراہ اسامہ بن لادن کی افغانستان میں موجودگی کے امکان کو مسترد کردیا ہے۔ سی این این کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں صدر کرزئی نے کہا کہ انہیں نہیں یقین کہ اسامہ افغانستان میں روپوش ہیں تاہم اگر اسامہ پکڑے جاتے ہیں تو ان کے خلاف

باقی صفحہ 4 کالم 2 پر

باڑہ، سکیورٹی فورس کا ایک اہلکار مورچہ میں پوزیشن سنبھالے الرٹ بیٹھا ہے

پنجاب میں ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام شروع: بنیادی مراکز صحت کے میڈیکل افسر کو 25 ہزار تنخواہ، ہاؤس اور ٹرانسپورٹ دی جائیگی، پرویز الٰہی

سینئر میڈیکل افسر کو تنخواہ کے علاوہ 8 ہزار روپے الاؤنس ملے گا، موٹر سائیکل کیلئے قرضہ دیا جائیگا، پوسٹ گریجوایٹ کورس میں انہیں ترجیح دی جائیگی

دیہی و بنیادی مراکز صحت میں سٹاف، عمارت، پانی، گیس، بجلی اور دوسری سہولتوں کی فراہمی پر 6 ارب روپے خرچ کئے جائینگے، اجلاس سے خطاب

لاہور (اپنے نمائندہ سے) وزیراعلیٰ پرویز الٰہی نے کہا کہ عوام کو صحت کی بہتر سہولیات کی فراہمی کیلئے صوبے میں ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام شروع کردیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت ایک سال کے اندر دیہی مراکز صحت جبکہ دو سالوں میں بنیادی مراکز صحت میں تمام عدم دستیاب سہولتوں کی فراہمی یقینی بنادی جائے گی۔ دیہی و بنیادی مراکز صحت میں سٹاف، عمارت، پانی، گیس، بجلی اور دیگر ضروری سہولتوں کی فراہمی پر 6 ارب روپے خرچ کئے جائیں گے۔ وزیراعلیٰ نے دیہی و بنیادی مراکز صحت

باقی صفحہ 4 کالم 5 پر

نمازوں کے اوقات

صبح صادق	5:32	فجر	6:20
ظہر	1:30	عصر	4:30
مغرب	غروب آفتاب	عشاء	7:30

فقہ جعفریہ

فجر	طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ قبل
ظہرین	1:00
مغربین	غروب آفتاب سے 10 منٹ بعد

یہ اوقات لاہور کیلئے ہیں دیگر علاقوں کے لوگ اپنے مقامی وقت پر نماز ادا کریں

پولیس مقابلے میں ہلاک ہونیوالا ڈاکو گینگ کا سرغنہ

رکن علی پور میں دفن تھانہ خیر پور سادات میں مقدمہ درج

خیر پور سادات (پ ر) پولیس تھانہ خیر پور سادات نے بوسن گینگ کے ارکان کی پولیس مقابلہ میں ہلاکت کے بعد ضروری کارروائی کے بعد مقدمہ درج کرلیا ہے۔ نامعلوم ڈاکو کی لاش کو...

ایمبولینس اور ٹرک میں ٹکر سے ایک ہلاک، مریض سمیت 2 زخمی

حادثہ کے باعث ایمبولینس میں سوار عمران اور دوست رانا شبیر زخمی، بھائی عبدالحمید جاں بحق ہوگیا

ڈسکہ (نامہ نگار) ایمبولینس اور ٹرک کے درمیان حادثہ کے نتیجہ میں ایک ہلاک مریض سمیت دو شدید زخمی ہوگئے۔ بھوپانوالہ کا عبدالمجید رحمانی دوست رانا محمد شبیر کے ہمراہ بیمار بھائی عمران کو علاج کیلئے ایمبولینس میں ڈسکہ لا رہا تھا کہ ڈرائیور یک لخت ٹرک سڑک پر لے آیا جس کے نتیجہ میں ایمبولینس اور ٹرک آپس میں ٹکرا گئے اور ایمبولینس سوار مریض عمران اس کا دوست رانا محمد شبیر شدید زخمی ہوگئے اور مریض کا بھائی عبدالحمید موقع پر جاں بحق ہوگیا۔

نیب نے محکمہ صحت سرگودھا میں بدعنوانیوں کی تحقیقات شروع کر دیں

سرگودھا (نمائندہ آواز) قومی احتساب بیورو نے محکمہ صحت سرگودھا میں بدعنوانیوں کی تحقیقات شروع کر دیں اور سابق ضلعی ہیلتھ کمیٹی کے چیئرمین اور ممبران کو طلب کر کے ان کے بیانات قلمبند کئے جا رہے ہیں۔ سابق ضلع ناظم سرگودھا ملک انجم علی نون کی سفارشات پر (نیب) نے محکمہ صحت سرگودھا میں بھرتیوں میں بے قاعدگیوں اور گھپلوں کی تحقیقات شروع کر دیں۔ گزشتہ سال محکمہ صحت میں 100 سے زائد ڈسپنسریوں اور حکیموں کی بھرتیاں کی گئیں جس میں سنگین بدعنوانیاں منظر عام پر آئیں جس کا نوٹس لیکر سابق ضلعی ہیلتھ کمیٹی کے چیئرمین اور ممبران کو طلب کر کے ان کے بیانات قلمبند کئے جا رہے ہیں۔ اس ضمن میں محکمہ صحت کے بعض افسران کو بھی طلب کر لیا گیا ہے اور ان کے خلاف تحقیقات جاری ہیں۔ دریں اثناء گزشتہ سال بھرتی ہونے والے ان ڈسپنسریوں اور حکیموں نے بتایا کہ انہیں ابھی تک تنخواہیں ادا نہیں کی گئیں۔

پیر محل، 6 سالہ یتیم بچی کار کی زد میں آکر ہلاک

رجانہ روڈ پر عائشہ بی بی کو تیز رفتار کار نے کچل دیا جو موقع پر جاں بحق ہوگئی

پیر محل (نامہ نگار) تیز رفتار کار نے چھ سالہ معصوم یتیم بچی کو کچل کر ہلاک کر دیا۔ پیر محل رجانہ روڈ پر موضع کوہل کلاں کے رہائشی محمد فیروز مرحوم کی چھ سالہ بچی عائشہ بی بی سڑک کراس کر رہی تھی کہ تیز رفتار کار نے کچل ڈالا جس سے معصوم عائشہ موقع پر جاں بحق ہوگئی کار ڈرائیور موقع سے فرار ہوگیا۔

تاندلیانوالہ: دیرینہ رنجش پر خاتون سمیت 2 افراد زخمی

تاندلیانوالہ (نامہ نگار) دیرینہ رنجش کا بدلہ لینے کی خاطر ایک عورت سمیت دو افراد کو فائرنگ کر کے اور ڈنڈوں کے وار کر کے شدید زخمی کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ نذیر احمد چک 431 گ ب جا رہا تھا کہ ملزمان الف سجاد وغیرہ چک 594 گ ب تین کس نے اسلحہ کے زور پر فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا اور پھر 3300 روپے بھی چھین لئے۔ دوسری واردات چک 408 گ ب میں ہوئی جہاں پر ایک عورت فرحت بی بی کو ملزمان نے ڈنڈوں کے وار کر کے شدید زخمی کر دیا۔

لالہ موسیٰ: خاوند نے بیوی کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا

موضع جوڑا کے غلام حسین نے گھریلو جھگڑوں سے مشتعل ہوکر 23 سالہ عاصمہ کو موت کے گھاٹ اتار دیا

لالہ موسیٰ (نامہ نگار) خاوند نے بیوی کو گھریلو جھگڑے پر گولیاں مار دیں۔ موضع جوڑا کے رہائشی غلام حسین نے آئے روز کے گھریلو جھگڑوں سے مشتعل ہوکر اپنی بیوی 23 سالہ عاصمہ کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا اور موقع سے فرار ہوگیا۔

ڈکیتی کے مقدمہ میں گرفتار ملزم پولیس حراست سے فرار

وزیر آباد (نامہ نگار) ڈکیتی کے مقدمہ میں شک کی بنا پر زیر حراست ملزم ہتھکڑی کھول کر پولیس کی حراست سے فرار... دکار حسین اور کانسٹیبل جاوید اختر ڈکیتی اور چوری کی وارداتوں میں شک کی بنا پر زیر حراست ملزم عابد حسین راجپوت ساکن سارو کی کو جسمانی ریمانڈ کیلئے جوڈیشل مجسٹریٹ محمد اعجاز رضا کی عدالت میں لیکر آئے پولیس اہلکار ملزم کو احاطہ کچہری میں لیکر کھڑے تھے کہ عابد حسین ہتھکڑی کھول کر جو نکل روڈ کی...

کھرڑیانوالہ: ڈاکوؤں نے ناکہ لگا کر متعدد افراد کو لوٹ لیا

کھرڑیانوالہ (نمائندہ آواز) نواح میں واقع محکمہ انہار کے اکھانہ بنگلہ کے قریب ڈاکوؤں نے ناکہ لگا کر متعدد افراد کو لوٹ لیا۔ پولیس اطلاع ملنے پر پہنچ گئی اور ڈاکو فرار ہوگئے۔

تاندلیانوالہ: چور گھر سے نقدی زیورات و دیگر سامان لوٹ کر فرار

تاندلیانوالہ (نامہ نگار) چک 422 گ ب میں رات کی تاریکی میں چوروں نے ایک شخص مجاہد نیاز کے گھر میں داخل ہوکر گھر سے نقدی، زیورات اور دیگر سامان لوٹ لیا۔

حجرہ شاہ مقیم میں بجلی چور گرفتار

حجرہ شاہ مقیم (نامہ نگار) عادل بجلی چور رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔ سب ڈویژن واپڈا حجرہ کی چیکنگ ٹیم نے عرصہ دراز سے بجلی چوری میں ملوث ریالہ خورد کے محبوب احمد عرف موبا کو مین لائن سے ڈائریکٹ بجلی چوری کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑ کر تھانہ میں مقدمہ درج کروا دیا۔

اشتہاری ملزم کو فرار کرانے کے الزام میں ایک شخص گرفتار

کمبوال (نامہ نگار) اشتہاری ملزم کو فرار کروانے کے الزام میں ایک شخص کو گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس کے مطابق اشتہاری ملزم کلیم اللہ کی گرفتاری کیلئے گاؤں 76/12 ایل میں چھاپہ مارا گیا تو ساجد ولد مرزا اقبال نے اسے فرار کروا دیا جس پر ساجد کو گرفتار کر کے اس کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔

زمیندار کے ڈیرہ سے اڑھائی لاکھ کے مویشی لوٹ لئے گئے

کمبوال (نامہ نگار) 9 افراد زمیندار کے ڈیرہ سے اڑھائی لاکھ روپے مالیت کے مویشی لوٹ کر لے گئے۔ چک 87/12 ایل کے فضل میراں نے رپورٹ درج کرائی کہ ملزمان منظور، محمود، امجد، نصر اللہ، ریاض، مزمل، عمران، اقبال اور جعفر رات کے وقت اس کے ڈیرہ پر آئے اور اسلحہ کے زور پر وہاں بندھے ہوئے مویشی زبردستی ٹرک نمبر ایل ایکس بی 8857 میں ڈال کر لے گئے۔ پولیس غازی آباد نے مقدمہ درج کر لیا ہے۔

عداوت کی بنا پر مخالف کی فصل جلا دی گئی

سرگودھا (نامہ نگار) دیرینہ عداوت پر مخالف کی فصل کماد کو پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی گئی۔ تھانہ شاہ پور سٹی پولیس نے موضع جھلیاں سیداں کے حسن نامی شخص کیخلاف مقامی زمیندار محمد ندیم کی درخواست پر مقدمے کا اندراج کرلیا ہے۔

علماء معاشرے کو امن کا گہوارہ بنانے کیلئے مذہبی فریضہ ادا کریں: عامر سلطان

امت مسلمہ کو اتحاد و یکجہتی کی جتنی ضرورت آج ہے اتنی پہلے کبھی نہ تھی: وزیر آبپاشی

سرگودھا (نامہ نگار) صوبائی وزیر آبپاشی چوہدری عامر سلطان چیمہ نے کہا ہے کہ علماء، دانشور اور معاشرے کے دوسرے طبقات متحد ہوکر اسلام کے خلاف سرگرم عمل طاغوتی طاقتوں کے مذموم مقاصد کو ناکام بنا دیں اور معاشرے کو امن کا گہوارہ بنانے کیلئے اپنا مذہبی و قومی فریضہ ادا کرنے کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ کو اتحاد و یکجہتی کی جتنی ضرورت آج ہے اتنی پہلے کبھی نہ تھی کیونکہ اسلام دشمن عناصر فرقہ واریت اور دوسری سازشوں کے ذریعے اسلامی دنیا کو کمزور بنانے کے درپے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ محرم الحرام اور سال کے دیگر تمام دنوں میں مذہبی ہم آہنگی، بھائی چارے اور محبت و یگانگت کو فروغ دینے کیلئے ہر سطح پر کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ علماء و دوسرے اکابرین لوگوں کو محبت اور بھائی چارے کا درس دیں اور دینی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے پیار و محبت اور بھلائی کے کاموں کو عام کیا جائے۔

توہین آمیز خاکوں کی اشاعت صیہونی سازش ہے: وزیر محنت

مذموم حرکات سے صیہونی مسلمانوں اور مسیحیوں کے درمیان بد اعتمادی پیدا کرنا چاہتے ہیں: اختر حسین رضوی

پسرور (نامہ نگار) مغربی ممالک اور نیوزی لینڈ کے اخبارات میں پیغمبر اسلام کے توہین آمیز خاکے شائع ہونا دراصل ایک صیہونی سازش ہے، جس کا مقصد تہذیبوں کے تصادم کی راہ ہموار کرنا ہے۔ ان خیالات کا اظہار صوبائی وزیر محنت و انسانی وسائل سید اختر حسین رضوی نے چونڈہ میں تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ صیہونی اس طرح کی مذموم حرکات سے مسلمانوں اور مسیحیوں کے درمیان بد اعتمادی اور کشیدگی پیدا کرنا چاہتے ہیں تاکہ فلسطین، شام، پاکستان، ایران اور دیگر اسلامی ممالک کیخلاف جارحیت کے ارادوں کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ صوبائی وزیر محنت سید اختر حسین رضوی نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اقوام متحدہ اور او آئی سی مشترکہ اقدامات کرتے ہوئے اسلام اور مغرب کو لڑانے کی سازشوں کو ناکام بنا دیں۔

جھاوریاں کی واٹر سپلائی سکیم کی تعمیر جلد شروع ہو جائیگی: انعام الحق پراچہ

صاف پانی کی فراہمی اور ذرائع آمد و رفت کو ترقی دیکر عوامی سہولیات میں اضافہ چاہتی ہے۔ جھاوریاں کی واٹر سپلائی کی... دیے۔ جھاوریاں لک موڑ کو کشادہ کیا جائے گا ان خیالات کا اظہار ضلعی ناظم سرگودھا شیخ انعام الحق پراچہ نے جھاوریاں کی قیادت ڈاکٹر ظفر عباس کر رہے تھے سے ملاقات کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت دیہی علاقوں میں پینے کے... ضلعی مقام تک آنے جانے میں وقت اور سرمائے کی بچت ہو گی یہ 11 کلومیٹر سڑک ضلع سرگودھا کی قدیم ترین اور واحد محروم سڑک چلی آرہی ہے۔ اسے کشادہ کر کے رابطہ سڑکوں کو بھی پختہ کریں گے۔

کربلا میں امام حسینؓ نے قربانی پیش کر کے اسلام کا جھنڈا بلند کیا: ریاض حسین

حکمران شہدائے کربلا کی تعلیمات کو سامنے رکھ کر باطل قوتوں سے مطالبات تسلیم کروائیں: مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت

سیالکوٹ (نمائندہ آواز) جماعت اہلسنت کے مرکزی ناظم اعلیٰ پیر سید ریاض حسین شاہ نے کہا ہے کہ کربلا کے میدان میں امام حسین نے اپنی اور اپنے جانثاروں کی قربانی پیش کر کے نہ صرف اسلام کا جھنڈا بلند کیا بلکہ قیامت تک آنے والوں کیلئے یہ مثال قائم کی کہ حق کبھی بھی باطل کے سامنے جھک نہیں سکتا چاہے اس کے لئے کتنی ہی بڑی قربانی کیوں نہ دینا پڑے۔ سید ریاض حسین نے کہا کہ آج کے اس پرفتن دور میں جہاں ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے ہر شخص کسی نہ کسی پریشانی میں مبتلا ہے اگر صدق دل سے تعلیمات امام حسین پر ہم عمل پیرا ہو جائیں تو دنیا کی ہر پریشانی ختم ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے حکمرانوں کو چاہئے کہ وہ حضرت امام حسین کی تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے باطل قوتوں کے آگے جھکنے کی بجائے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے مطالبات کو تسلیم کروائیں۔

امام حسینؓ کی شہادت نے حق و صداقت کا راستہ دکھایا: رانا جہانگیر خان

حجرہ شاہ مقیم (نامہ نگار) امام حسینؓ کی شہادت نے امت مسلمہ کو حق و صداقت کا راستہ دکھایا اگر آج بھی ان کے مشن کو آگے بڑھانے پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے تو دنیا کا نقشہ بدل جائے۔ ان خیالات کا اظہار جماعت اسلامی کے رہنما محمد جہانگیر خان نے تنظیمی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ امام حسینؓ اور ان کے رفقاء نے دین اسلام کی سربلندی کیلئے کربلا کے تپتے میدان میں شہادت کا رتبہ حاصل کر کے کفر کا سر ہمیشہ کیلئے سرنگوں کر دیا آج ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ مغربی کلچر کی یلغار کا مقابلہ کرنے کیلئے شہداء کربلا کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو تاکہ دنیا اور آخرت میں کامیابی ان کا مقدر ہے۔

یونیورسٹیوں میں وزارت محنت کے تعاون سے ووکیشنل ٹریننگ کورسز شروع کرنیکا فیصلہ

16 یونیورسٹیاں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے 235 ٹریڈز میں فنی تربیت فراہم کرینگی: وائس چانسلرز کانفرنس

لاہور (اپنے نمائندہ سے) پنجاب کی سرکاری یونیورسٹیوں میں وفاقی وزارت محنت و افرادی قوت کے تعاون سے ووکیشنل ٹریننگ کورسز شروع کئے جائیں گے، پنجاب کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل (ر) خالد مقبول کی صدارت میں "وائس چانسلرز کانفرنس" میں فیصلہ کیا گیا کہ پنجاب کی 16 سرکاری یونیورسٹیاں ہر سال میٹرک اور انٹرمیڈیٹ تک تعلیم یافتہ 14 ہزار سٹوڈنٹس کو مارکیٹ کی ضروریات کے مطابق 235 ٹریڈز میں مختصر دورانیے کی فنی تربیت فراہم کریں گی جبکہ وفاقی وزارت محنت ہر طالب علم کو 500 روپے ماہانہ وظیفہ دیگی اس پروگرام کے ذریعے ملک میں صنعتی اداروں کو ہنرمند ورک فورس فراہم کرنا ممکن ہو جائیگا اور پاکستانی ہنرمند بیرون ملک روزگار کے وسیع مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں گے۔

گجرات: طلباء کی توہین آمیز خاکوں کیخلاف ریلی

گجرات (نمائندہ آواز) گورنمنٹ زمیندار کالج بھمبر روڈ کے طالب علموں نے ڈنمارک میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کیخلاف گذشتہ روز احتجاجی ریلی نکالی جس میں ڈنمارک کی حکومت اور اخبارات کیخلاف گستاخی رسول پر گہرے غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اس واقعہ کا سختی سے نوٹس لیں اور ڈنمارک سے اقتصادی اور سفارتی تعلقات ختم کریں وگرنہ ملک بھر کے تمام طلباء سراپا احتجاج بن جائیں۔

مولانا اسعد کی وفات سے عالم اسلام عظیم رہنما سے محروم ہوگیا: حافظ عبدالرشید

کمبوال (نامہ نگار) جمعیت علمائے ہند کے سربراہ مولانا اسعد مدنی کے انتقال سے عالم اسلام ایک عظیم رہنما سے محروم ہوگیا۔ مرحوم نے اسلام کی ترویج اور فروغ کیلئے جو گرانقدر خدمات انجام دیں انہیں ہمیشہ یاد رکھا جائیگا۔ ان خیالات کا اظہار جے یو آئی کے بزرگ رہنما حافظ عبدالرشید چیمہ نے یہاں ایک تعزیتی بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا مرحوم نے اپنی زندگی امت مسلمہ کی بہتری، دین کی سربلندی اور ہند و پاک کے تعلقات کی بحالی کیلئے وقف کر رکھی تھی ان کی رحلت سے پیدا ہونیوالا خلا پورا کرنا مشکل ہے۔

چارج سنبھال لیا

سرگودھا (نمائندہ آواز) ڈسٹرکٹ سپیشل ایجوکیشن آفیسر ریاض محمد کھوکھر...

سرگودھا: لڑائی جھگڑے کے واقعات میں متعدد افراد زخمی

سرگودھا (نامہ نگار) مختلف لڑائی جھگڑوں میں چار افراد کو زخمی کر دیا گیا۔ موضع بونگہ منہاس کے محمد ظہور کے ملازم یار محمد کو اسلم وغیرہ آٹھ افراد نے تشدد کا نشانہ بنایا۔ موضع کوڑے کوٹ میں درخت سے شہد اتارنے کے جھگڑے میں ظفر اقبال کو سیف اور احسان اللہ وغیرہ نے آہنی کے مار کر مضروب کیا۔ فیکٹری ایریا کی چیمہ کالونی میں عبدالعزیز کو افتخار اور محمد شہاری نے کلہاڑی کے وار کر کے زخمی کر دیا جبکہ سیٹلائٹ ٹاؤن میں محمد عبداللہ کو گھر میں گھس کر زخمی کر دیا گیا۔ پولیس نے مقدمات درج کر لئے ہیں۔

جے یو آئی ضلع سرگودھا کے عہدیداران کا اعلان

سرگودھا (نمائندہ آواز) جمعیت علماء اسلام ضلع سرگودھا کے ناظم انتخابات مولانا ابراہیم خلیل نے اپنے ضلعی معاونین اور تحصیل ناظمین کا اعلان کر دیا جس کے مطابق ضلع معاون ناظم انتخابات حافظ ابرار احمد مغل، مولانا اکبر نعمان شبیر احمد عثمانی نامزد کئے ہیں جبکہ تحصیل سرگودھا کے ناظم انتخابات قاری محمد قاسم، تحصیل ساہیوال سے چوہدری محمد ادریس، تحصیل سلانوالی سے پیر جی افضل حسین کوٹمومن سے مولانا عبدالمجید، بھلوال سے قاری لیاقت علی اور تحصیل شاہ پور سے مولانا محمد اسماعیل کو تحصیل ناظم انتخابات مقرر کر دیا گیا ہے۔

اوکاڑہ میں وکلاء کی ہڑتال

اوکاڑہ (نمائندہ آواز) پنجاب بار کونسل کی اپیل پر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن اوکاڑہ نے توہین رسالت پر مبنی خاکے پیش کرنے کیخلاف اور اس کی مذمت کیلئے مکمل ہڑتال کی گئی۔ وکلاء نے عدالتوں کا بائیکاٹ کیا اور کوئی بھی وکیل کسی بھی عدالت میں پیش نہیں ہوا۔

اوکاڑہ میں غیر قانونی طور پر گیس سلنڈروں کی بھرائی کرنے پر 2 افراد گرفتار

اوکاڑہ (نمائندہ آواز) غیر قانونی طور پر گیس سلنڈروں کی بھرائی کرنے والے دو افراد گرفتار، ڈسٹرکٹ آفیسر سول ڈیفنس اوکاڑہ نے غیر قانونی گیس سلنڈروں کی بھرائی کرنے پر اکرم نسیم سکنہ محمد یاسین...

شان رسالت میں گستاخی ہرگز برداشت نہیں کی جائیگی: مصطفائی تحریک

میاں چنوں (نامہ نگار) مصطفائی تحریک پاکستان پنجاب کے رہنماؤں حاجی عبدالوحید مغل، فاروق احمد تسنیم، پروفیسر ندیم احمد اشرفی، پروفیسر اشرف عاصمی، ڈاکٹر سعید طاہر، چوہدری محمد علی انجم، ممتاز سعیدی، رضا حسین حیدری نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ شان رسالت میں گستاخی ہرگز برداشت نہیں کی جائیگی۔ حکومت پاکستان ڈنمارک فرانس سپین سے سفارتی تعلقات منقطع کر کے ان کے سفیروں کو ملک سے نکال دے اور ان ممالک کے مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

طلبا کا سیاست سے تعلق نہیں ہونا چاہیے، محمد یوسف

سرگودھا (نمائندہ آواز) مصطفوی سٹوڈنٹ موومنٹ کے مرکزی صدر محمد یوسف نے کہا ہے کہ طلباء کا سیاست سے تعلق نہیں ہونا چاہیے۔ طلباء تنظیمیں خود کو سیاست سے الگ رکھتے ہوئے طلباء کے حقوق کو یقینی بنانے کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔...

ملک اسلم نے شیر افگن کی خیریت دریافت کی

سرگودھا (نمائندہ آواز)... دریافت کی، وفاقی وزیر کیلئے خصوصی طور پر صحت کی دعا کی۔

تحصیل ساہیوال میں میڈیکل سٹوروں کی چیکنگ

ساہیوال و سرگودھا (نامہ نگار) تحصیل ساہیوال سرگودھا سمیت ضلع بھر میں میڈیکل سٹوروں کی چیکنگ اور عطائیوں کیخلاف مہم کے دوران گزشتہ چند یوم میں پانچ دکانیں سیل کی گئیں جبکہ آٹھ میڈیکل سٹوروں کے چالان ڈرگ کورٹ کو ارسال کئے گئے ہیں یہ بات ضلعی ڈرگ انسپکٹر اعجاز جمیل نے یہاں ایک ملاقات میں بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ایس میڈیکل سٹوروں سے ادویات کے نمونے حاصل کر کے تجزیہ کیلئے لیبارٹری کو بھجوائے گئے ہیں ڈرگ انسپکٹر نے اس عزم کا اظہار کیا کہ عطائیوں کیخلاف مہم اور غیر معیاری ادویات فروخت کرنیوالوں کیخلاف کارروائی جاری رہے گی۔

چیچہ وطنی بار ایسوسی ایشن کی ہڑتال

چیچہ وطنی (نامہ نگار) توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف بار ایسوسی ایشن چیچہ وطنی نے مکمل ہڑتال کی اور تمام وکلاء نے عدالتوں کا بائیکاٹ کیا۔ ممبر پنجاب بار کونسل چوہدری محمد افضل ایڈووکیٹ، صدر بار اعظم رضا گجر اور جنرل سیکرٹری چوہدری محمد ارشاد نے خاکوں کی اشاعت پر شدید ردعمل کا اظہار کیا اور اسے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو گزند پہنچانے کی کوشش قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس ناپاک جسارت پر ساری دنیا کے مسلمان سراپا احتجاج ہیں۔

لڑائی کے مقدمہ میں ملوث ملزم کو 3 سال قید

پھالیہ (نامہ نگار) سید نعیم شاہ سول جج پھالیہ کی عدالت سے لڑائی کے مقدمہ میں ملوث ناصر ساکن ہمبو کو جرم ثابت ہونے پر تین سال قید بامشقت اور جرمانہ کی ادائیگی کا حکم ہوا ہے جبکہ اسی عدالت سے شبیر احمد اور ریاض کو ایک سال سزا ہوئی۔

نامعلوم شخص نے زہر دیکر درجنوں مرغیاں ہلاک کر دیں

جتوئی: فلیگ مارچ کے دوران گاڑی الٹنے سے 6 جوان زخمی، 2 کی حالت نازک

ماموں کی ڈانٹ سے دلبرداشتہ نوجوان نے خودکشی کرلی

ہائیکورٹ نے پسند کی شادی کرنیوالی خاتون کو شوہر کیساتھ بھیج دیا

پسرور: گھریلو ناچاقی پر نوجوان نے بڑے بھائی کو قتل کر دیا

لڑکی سے مزاحمت کرکے زیادتی کی کوشش ناکام بنادی

مسجد کا طالبتو ڈ کر نقدی چوری کرنے پر 2 افراد کیخلاف مقدمہ

گھر آئے مہمان موٹر سائیکل و زیورات لیکر فرار

...میں ایک جواں سال لڑکی کشور نے مزاحمت کرکے زیادتی کی کوشش ناکام بنادی۔

گھر آئے مہمان موٹر سائیکل و زیورات لیکر فرار

پیرمحل (نامہ نگار) گھر میں آئے مہمان موٹر سائیکل اور طلائی زیورات چرا کر لے گئے۔ گاؤں 678/19 گ ب میں شیر محمد کے گھر اس کا داماد عبدالرؤف اور اسکے ساتھی محمد شریف، نور محمد مہمان بن کر آئے جب سب سو گئے گھر میں پڑے ہوئے ٹرنک کا تالا توڑ کر زیورات اور موٹر سائیکل چوری کرکے لے گئے۔

فیصل آباد: جوا کھیلنے کے الزام میں 15 افراد گرفتار

فیصل آباد (نمائندہ آواز) پولیس نے مختلف مقامات پر چھاپے مار کر جوا کھیلنے کے الزامات کے تحت پندرہ افراد کیخلاف مقدمات درج کر کے چودہ کو گرفتار کرلیا ہے۔ جھنگ بازار پولیس نے لکڑ منڈی چوک میں جوا کھیلتے مالک وغیرہ 9 افراد کو گرفتار کرلیا جبکہ اظہر جاوید فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ سی سمندری پولیس نے تاش پر جوا کھیلتے عبدالکریم وغیرہ پانچ افراد کو گرفتار کیا ہے۔

چیچہ وطنی میں ہوائی فائرنگ کرنے پر 7 افراد گرفتار

چیچہ وطنی (نامہ نگار) ہوائی فائرنگ کرنے والے دہشت گردی کے مقدمہ میں گرفتار سات ملزمان انسداد دہشت گردی کی عدالت ملتان میں 11 فروری بروز ہفتہ پیش ہونگے۔ گزشتہ روز ملزمان انیس الرحمن، محمد سلیم، حافظ حبیب اللہ، محمد انور، محمد اسلم، محمد عظیم اور نذیر احمد کو پولیس تھانہ سٹی نے عدالت میں پیش کیا تھا۔

3 افراد نے لڑکی کو اغوا کرلیا

فیصل آباد (نمائندہ آواز) چک جھمرہ کے چک نمبر 47 ر ب میں تین افراد نے ایک جواں سال لڑکی زبیدہ کو اغوا کرلیا۔

ٹرک اور ویگن میں تصادم سے 4 افراد زخمی

کمالیہ (نامہ نگار) ٹرک اور ویگن کے درمیان تصادم میں چار افراد زخمی ہوگئے۔ تین زخمیوں کو تشویشناک حالت کے پیش نظر الائیڈ ہسپتال فیصل آباد ریفر کردیا گیا۔ گزشتہ روز علی الصبح کمالیہ واپڈا سکارپ کالونی کے قریب ٹرک کے پیچھے سے آنیوالی ویگن دھماکے سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں ویگن سوار چاروں افراد زخمی ہوگئے۔ محمد ارشد، محمد اکمل وغیرہ کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد ریفر کردیا گیا ہے۔

نوجوان کی گھر میں بلاکر لڑکی سے زیادتی

فیصل آباد (نمائندہ آواز) چک نمبر 215 ر ب میں ایک نوجوان نے ایک جواں سال لڑکی اللہ جوائی کو گھر بلا کر زیادتی کا نشانہ بنا ڈالا۔

...ستی پسرور میں تعینات تھا اور اس نے دو شادیاں کر رکھی تھیں جس کی وجہ سے اکثر گھر میں لڑائی جھگڑا ہوتا رہتا ہے۔ گزشتہ ... دوران لڑائی ملزم نے کسی عباس سے اس کا پستول چھین کر گولی ماردی۔

ضلع نارووال میں 2 دن کیلئے ڈبل سواری پر پابندی

نارووال (نمائندہ آواز) ضلع نارووال 2 دن کیلئے ڈبل سواری پر پابندی لگادی گئی۔ تفصیلات کے مطابق نارووال میں محرم کے دوران امن وامان قائم رکھنے کیلئے ضلع ناظم نارووال ڈاکٹر نعمت علی جاوید نے موٹر سائیکل پر ڈبل سواری پر پابندی لگادی ہے۔

9 افراد نے دوشیزہ کو اغوا کرلیا

اوکاڑہ (نمائندہ آواز) اوکاڑہ کے نواح سے نو افراد جواں سال لڑکی کو 35 ہزار نقدی اور دس تولے طلائی سمیت اغوا کرکے فرار۔ نواحی گاؤں تلبانہ کا رہائشی محمد بوٹا جٹ کام کاج کے سلسلہ میں گھر سے باہر گیا ہوا تھا اس کی غیر موجودگی میں ملزمان محمد اسلم ولد سردار، محمد اکرم، تاج سرور بمعہ پانچ کس نامعلوم ساتھیوں کے ڈالا گاڑی پر آئے بوٹا جٹ کی جواں سال لڑکی عذرا بی بی کو 35 ہزار نقدی اور دس تولے طلائی زیورات سمیت گاڑی میں ڈالکر اغوا کرکے فرار ہوگئے پولیس نے لڑکی کے والد کی رپورٹ پر مقدمہ درج کرلیا ہے۔

مسجد کا قفل توڑ کر نقدی چوری کرنے پر 2 افراد کیخلاف مقدمہ

سرگودھا (نامہ نگار) ارمن ایریا پولیس نے جوہر کالونی کی امام بارگاہ اور مسجد کا قفل توڑ کر ہزاروں روپے کا چندہ اور پنکھوں کے ڈھکنے چوری کرنے پر امام بارگاہ کے منتظم اعلیٰ سید توقیر زیدی کی درخواست پر خاور بٹ اور اسکے ساتھی چھی بٹ کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔

منشیات فروش ساتھی سمیت گرفتار، 3 سو بوتل شراب برآمد

گجرات (نمائندہ آواز) پولیس نے گلیانہ روڈ پر چھاپہ مار کر منشیات فروش نسیم پٹھانی اور اس کے ساتھی بابر کو گرفتار کر کے 300 بوتل شراب برآمد کر کے مقدمہ درج کرلیا۔

ڈاکو نقدی و زیورات لیکر فرار

گجرات (نمائندہ آواز) ڈوگر کالونی میں ڈاکو مرزا خلیل احمد کے گھر داخل ہوگئے اور اہلخانہ سے زیورات اور نقدی چھین کر لے گئے۔

...کے مقدمہ میں ملوث نامزد ملزم ... کو جرم ثابت ہونے پر تین سال قید بامشقت اور ہرجانہ کی ادائیگی کا حکم ہوا ہے جبکہ اسی عدالت سے شبیر احمد اور ریاض کو ایک سال سزا ہوئی۔

نامعلوم شخص نے زہر دیکر درجنوں مرغیاں ہلاک کردیں

فروکہ سرگودھا (نامہ نگار) نامعلوم شخص نے پالتو مرغیوں کو زہر دیکر ہلاک کردیا۔ معلوم ہوا ہے کہ نواحی گاؤں پارن کے رہائشی فتح محمد اعوان نے گھر میں مرغیاں پالی ہوئی تھیں گزشتہ رات کسی نامعلوم شخص نے مرغیوں کو زہر دیدیا جس سے درجنوں مرغیاں ہلاک ہوگئیں۔ ویٹرنری آفیسر مخدوم محمد مسعود نے پوسٹ مارٹم کے بعد مواد لیبارٹری ٹیسٹ کیلئے بھیج دیا ہے۔

پسرور، چور دن دیہاڑے گھر کا صفایا کرگئے

پسرور (نامہ نگار) محلہ اسلام پورہ میں چوروں نے دن دیہاڑے جنرل سٹور کے مالک مرزا الیاقت، طاہر وغیرہ کے گھر کا صفایا کردیا۔

سکول بس آگ لگنے سے تباہ

بھلوال (نمائندہ آواز) اریگیشن ورکشاپ بھلوال میں آگ لگنے سے سکول بس جل کر راکھ ہوگئی۔ اریگیشن ورکشاپ کی سکول بس 6731 ایس جی بی ورکشاپ میں بند کھڑی تھی کہ رات کے وقت اچانک پراسرار طور پر اس میں آگ بھڑک اٹھی جس کے باعث بس مکمل طور پر جل گئی۔

بھلوال میں پراسرار روشنی دکھائی دینے سے خوف وہراس پھیل گیا

بھلوال (نمائندہ آواز) نواحی قصبات چاوہ، شیر محمد والا اور نور پور نون میں دکھائی دی جانیوالی پراسرار روشنی کے باعث تاحال خوف وہراس موجود ہے اور اس روشنی کے متعلق مختلف قسم کی آراء قائم کی جارہی ہیں۔ مقامی علماء کرام کا کہنا ہے کہ بظاہر ہم اسے قیامت ہی سمجھے تھے۔ مساجد میں اس لئے لوگوں کو بلایا گیا تاکہ اگر کوئی آفت ہے تو مسجد میں عوام اس سے بچ جائیں گے تاہم بعض افراد کا کہنا ہے کہ یہ کوئی سیارہ تھا جو یہاں دکھائی دیا تاہم اس خوف کے باعث دوسرے روز بھی مقامی رہائشی نیند سے محروم رہے۔

پرانا بھلوال قبرستان میں مردے نکالنے کا کوئی واقعہ نہیں ہوا، گورکن

بھلوال (نمائندہ آواز) پرانا بھلوال کے قبرستان میں قبروں سے مردے نکالنے کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا تاہم کسی بدبخت نے اپنے چلے کی شرائط کیلئے قبر کی ایک سائیڈ سے مٹی ہٹا کر تسل کیا۔ یہ بات پرانا بھلوال کے گورکن نے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ پرانا بھلوال کا قبرستان قدیم قبرستان ہے جہاں اکثر لوگ اپنی حاجات اور دیگر مقاصد کیلئے چلے کاٹتے رہتے ہیں۔

مقدمہ قتل میں ملوث باپ کا قاتل اور اس کا ماموں بری

چند ماہ قبل ملزم مدثر نے گھریلو تنازع پر اپنے ماموں کیساتھ ملکر اپنے باپ کو ٹوکے مار کر ہلاک کردیا تھا

جوہر آباد (نمائندہ آواز) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج خوشاب سرور زمان نے تھانہ نوشہرہ کے ایک سنگین مقدمہ قتل کا فیصلہ سناتے ہوئے اس میں ملوث باپ کے قاتل مدثر اور اس کے ماموں سرخرو خان کو بری کردیا۔ استغاثہ کے مطابق چند ماہ قبل ملزم مدثر نے گھریلو تنازعہ کی بنا پر اپنے ماموں سرخرو کی معاونت سے اپنے والد ظفر علی کو ٹوکے کے پے درپے وار کرکے موت کے گھاٹ اتار دیا اور اس کی نعش مسجد میں پھینک دی تھی۔ پولیس نے ملزمان کیخلاف مقدمہ درج کرکے چالان فاضل عدالت کو بھجوایا تھا مقدمہ کی سماعت کے دوران ملزمان کے کونسل حافظ خان محمد مالل ایڈووکیٹ نے یہ موقف اختیار کیا کہ قتل کی اس سنگین واردات میں مدثر اور سرخرو ملوث نہیں اس دوران مقتول کے لواحقین نے بھی عدالت میں بیان دیا کہ ظفر علی کو اس کے بھائیوں محمد علی وغیرہ نے جائیداد کے لالچ میں قتل کیا ہے۔ فریقین کے موقف کی سماعت کے بعد فاضل عدالت نے حافظ خان محمد مالل کے دلائل سے اتفاق کرتے ہوئے دونوں ملزموں کو باعزت بری کردیا۔

مقدمہ قتل کے ملزم کو عمر قید و جرمانہ

کسووال (نامہ نگار) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج چیچہ وطنی میاں صفدر سلیم شاہد نے کویت پلٹ شخص کے مشہور مقدمہ قتل کا فیصلہ سناتے ہوئے نامزد ملزم کو جرم ثابت ہونے پر عمر قید اور ایک لاکھ روپے جرمانہ جبکہ مقتول کی ملزمہ بیوی کو چودہ سال قید معہ پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا ہے۔ استغاثہ کے مطابق تھانہ غازی آباد کے گاؤں 180/9 ایل کا رہائشی محمد صدیق کویت میں ملازمت کرتا تھا اس دوران اسکی بیوی ملزمہ پروین اختر نے گاؤں کے نوجوان محمد شہزاد سے تعلقات استوار کرلئے۔ مقتول جب کویت سے پاکستان آیا تو دونوں نے اسے ٹھکانے لگانے کا منصوبہ بنایا اور گیارہ اپریل 2005ء کی شب ملزمہ پروین اختر اور اس کے آشنا نے بیڈروم میں سوتے ہوئے محمد صدیق کو گولیاں مار کر ہلاک کرکے ڈکیتی کا ڈرامہ رچا دیا، تاہم پولیس نے ملزمہ کو حراست میں لیکر تفتیش کی تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے ملزم آشنا کو بھی گرفتار کروادیا۔ فاضل جج نے مقدمہ کی سماعت مکمل ہونے پر مجرم شہزاد اور پروین کو قید اور جرمانے کی سزاؤں کا حکم سنایا عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مجرموں کو چھ ماہ قید سخت مزید بھگتنا ہوگی۔

اوکاڑہ میں غیر قانونی طور پر گیس سلنڈروں کی بھرائی کرنے پر 2 افراد گرفتار

اوکاڑہ (نمائندہ آواز) غیر قانونی طور پر گیس سلنڈروں کی بھرائی کرنے والے دو افراد گرفتار۔ ڈسٹرکٹ آفیسر سول ڈیفنس اوکاڑہ نے غیر قانونی گیس سلنڈروں کی بھرائی کرنے پر اکرم نسیم سکنہ محمد یاسین سکنہ سندھی محلہ کے خلاف انہیں موقع پر پکڑ کر تھانہ بی ڈویژن میں مقدمہ درج کروادیا۔ پولیس نے ملزموں کو گرفتار کرلیا ہے۔

بورے والا میں گھر کے باہر کھڑی موٹر سائیکل چوری ہوگئی

بورے والا (نامہ نگار) موٹر سائیکل چور گھر کے دروازے پر کھڑی نئی موٹر سائیکل چوری کرکے فرار ہوگیا۔ پولیس رپورٹ کے مطابق مقامی شہری محمد یعقوب کمبوہ نے گزشتہ روز رینٹ اے موٹر سائیکل کی دکان سے نئی راوی بلالبری موٹر سائیکل کرایہ پر لی اور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کسی کے گھر ملنے کی غرض سے گیا۔ موٹر سائیکل گھر کے دروازے پر لاک کردی۔ تھوڑی دیر بعد باہر نکلا تو موٹر سائیکل غائب تھی۔ عینی شاہدین کی اطلاع پر چک 146 ای بی کے بشیر احمد عرف جٹ سے بذریعہ پنچایت موٹر سائیکل کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ ملزم نے چوری تسلیم کرنے کے باوجود موٹر سائیکل واپسی سے انکار کردیا۔

انکم ٹیکس اور کسٹمز افسروں کے تبادلے

سیالکوٹ (نمائندہ آواز) سی بی آر اسلام آباد نے انکم ٹیکس گروپ گریڈ 19 کے افسران کے فوری تبادلوں کے احکامات جاری کئے ہیں محمد شاہین عزیز نیازی ایڈیشنل ڈائریکٹر ڈائریکٹوریٹ جنرل آف انسپکشن (ڈی ٹی) ریجنل آفس کراچی کو انسپکٹنگ ایڈیشنل کمشنر کارپوریٹ ریجن کراچی، سید عیاض محمود انسپکٹنگ ایڈیشنل کمشنر ساؤتھ ریجن کراچی کو آئی اے سی کارپوریٹ ریجن کراچی، مرزا امتیاز احمد (آئی اے سی) لاہور کو ایڈیشنل ڈائریکٹر ڈائریکٹوریٹ جنرل آف انسپکشن (ڈی ٹی) ریجنل آفس کراچی، سی بی آر اسلام آباد نے کسٹمز اینڈ ایکسائز گروپ گریڈ 19 کے افسر سمیع اللہ خان ایڈیشنل ڈائریکٹر ڈائریکٹوریٹ جنرل آف انسپکشن اینڈ انٹرنل آڈٹ کسٹمز سیلز ٹیکس اینڈ فیڈرل ایکسائز ریجنل آفس کراچی کو تبدیل کرکے نیا کورس کے لئے جانے والے آفیسر منظور حسین میمن کی جگہ ڈیپارٹمنٹل ریپریزنٹیو کلیکٹوریٹ آف کسٹمز (اپریزمنٹ) کراچی تعینات کیا ہے۔ سی بی آر نے کسٹمز اینڈ ایکسائز گروپ گریڈ 20 کے افسر حافظ محمد جمیل اویس کلکٹر کو کلیکٹوریٹ آف کسٹمز سیلز ٹیکس اینڈ فیڈرل ایکسائز (اپیلز) سمبڑیال سیالکوٹ کی اضافی ذمہ داریاں سونپ دی ہیں۔ سی بی آر اسلام آباد نے سید حبیب احمد انکم ٹیکس انسپکٹر عکیل 14 کو انکم ٹیکس آفیسر گریڈ 16 پر فوری ترقی دے کر ان کی خدمات ریجنل کمشنر انکم ٹیکس ساؤتھ ریجن کراچی تعینات کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں۔

---

16 یونیورسٹیاں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے 235 ٹریڈز میں فنی تربیت فراہم کریں گی، وائس چانسلرز کا فیصلہ

لاہور (اپنے نمائندہ سے) پنجاب کی سرکاری یونیورسٹیوں میں وفاقی وزارت محنت و افرادی قوت کے تعاون سے ووکیشنل ٹریننگ کورسز شروع کئے جائیں گے۔ پنجاب کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل (ر) خالد مقبول کی صدارت میں "وائس چانسلرز کانفرنس" میں فیصلہ کیا گیا کہ پنجاب کی 16 سرکاری یونیورسٹیاں ہر سال میٹرک اور انٹرمیڈیٹ تک تعلیم یافتہ 14 ہزار طلباء و طالبات کو مارکیٹ کی ضروریات کے مطابق 235 ٹریڈز میں مختصر دورانیے کی فنی تربیت فراہم کریں گی جبکہ وفاقی وزارت محنت ہر طالب علم کو 500 روپے ماہانہ وظیفہ دیگی اس پروگرام کے ذریعے ملک میں صنعتی اداروں کو ہنرمند ورک فورس فراہم کرنا ممکن ہو جائیگا اور پاکستانی ہنرمند بیرون ملک روزگار کے وسیع مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھاسکیں گے۔

ترنڈہ محمد پناہ: 5 من چرس کی سمگلنگ میں ملوث 4 ملزم گرفتار

ملزم چرس درہ آدم خیل سے کراچی لے جارہے تھے، ملزموں مشتاق، عبدالمنان اور دیگر کا اعتراف

ترنڈہ محمد پناہ (نامہ نگار) 5 من چرس کی سمگلنگ میں مبینہ طور پر ملوث 2 فیکٹری مالکان سمیت 4 افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق ترنڈہ پولیس کو اطلاع ملی کہ 4 مشکوک افراد ایک جیپ میں قومی شاہراہ پر محو سفر ہیں، اہلکاروں نے ترنڈہ بائی پاس پر گاڑی کو رکوایا تو ڈرائیور نے رفتار تیز کردی، جس کے بعد تعاقب کرکے پولیس نے گاڑی کو رکوالیا اور تلاشی لی گئی تو اس کے خفیہ خانوں سے فوڈ سپلیمنٹ کے ریپرز میں ایک کلو گرام کی پیکنگ میں چرس کے 200 پیکٹ موجود تھے۔ ملزموں نے بتایا کہ گاڑی جن کسٹم پیڈ ہے، جس میں سے اسلام آباد کی رجسٹریشن کی نمبر پلیٹس بھی ملی ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ ملزمان منشیات کے بین الصوبائی سمگلر ہیں جو گزشتہ 18 سال سے اس کاروبار سے وابستہ ہیں اور پہلی مرتبہ پکڑے گئے ہیں جن میں دو ملزمان فیکٹری مالک ہیں۔ زیر حراست 4 افراد میں مشتاق حسین پٹھان سکنہ اکوڑہ خٹک، عبدالمنان پٹھان سکنہ اکوڑہ خٹک، فیکٹری مالک ہیں جبکہ محمد جاوید اعوان سکنہ اکوڑہ خٹک اور عبدالغفور آفریدی ان کے ملازم ہیں۔ پولیس نے مقدمہ درج کرلیا ہے۔

خان پور کے قریب ریلوے ٹریک کھولنے کا واقعہ ڈرامہ نکلا

ریلوے ملازمین غلام نبی اور عبدالخالق ذاتی رنجش پر نواب خان کے خلاف مقدمہ درج کرانا چاہتے تھے

خان پور (نامہ نگار) ریلوے ٹریک سے نٹ بولٹ کھولنے والا واقعہ ڈرامہ نکلا تفصیلات کے مطابق ریلوے ملازمین غلام نبی اور عبدالخالق گزشتہ رات ڈیوٹی پر تھے کہ انہوں نے نواب خان نامی شخص کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا اور ان سے 22 کلپ نٹ بولٹ بھی برآمد ہوئے ایس ایچ او تھانہ سٹی خان پور مقبول احمد مخلہ نے "آواز" کو بتایا کہ مذکورہ ملزم نواب خان نشے کا عادی ہے ملزم سے تھانہ سٹی پولیس، اسپیشل برانچ، ریلوے پولیس خان، ریلوے ویجی لینس سمیت تمام ایجنسیوں نے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ ملزم نواب خان ریلوے ٹریک کے نزدیک پڑے ہوئے سیمنٹ کے ناکارہ سلیپروں میں سے لوہا کاٹ رہا تھا جبکہ ریلوے ملازمین اس کے خلاف دہشت گردی کا مقدمہ درج کروانا چاہتے تھے معلوم ہوا ہے کہ غلام نبی کا بھائی 2 سال قبل قتل ہوگیا تھا غلام نبی کو شک تھا کہ نواب خان ملزموں کو سپورٹ کرتا ہے اس لئے اس نے اسے دہشت گردی کے مقدمے میں پھنسانے کا پلان بنایا جس کا دوران انکوائری انہوں نے اعتراف کرلیا ہے پولیس تھانہ سٹی نے لوہا چوری کرنے کے جرم میں تینوں ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کرکے انہیں حوالات میں بند کردیا ہے۔

نواسہ رسولؐ کی عظیم قربانی ہمارے لئے ایک پیغام ہے، رانا آفتاب

محرم الحرام میں بھائی چارے کی فضا کا فروغ ہم سب کی ذمہ داری ہے، ضلعی نائب ناظم بھکر

دریا خان (نامہ نگار) محرم الحرام میں اتحاد بین المسلمین کا عملی مظاہرہ کرنا ہر پاکستانی کا فرض ہے۔ ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ محرم الحرام میں باہمی اخوت اور بھائی چارے کو فروغ دے اور مقامی اور ضلعی حکومت سے بھرپور تعاون کرے۔ ان خیالات کا اظہار ضلعی نائب ناظم بھکر رانا آفتاب احمد خان نے دریا خان میں صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے کیا۔ امن و امان کے لئے ہونے والے اجلاس میں شرکت سے قبل انہوں نے کہا کہ نواسہ رسولؐ اور ان کے ساتھیوں کی عظیم قربانی ہمارے لئے ایک پیغام ہے کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حق کی آواز بلند کریں اور ظالم کے سامنے نہ جھکیں۔ موجودہ حالات میں امت مسلمہ بے پناہ مسائل اور مشکلات کا شکار ہے اور اسلام دشمن طاقتیں امت کا شیرازہ بکھیرنے کیلئے تمام حربے استعمال کررہی ہیں مگر ہمیں اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان عناصر پر کڑی نظر رکھنا ہوگی۔

ملتان (نمائندہ آواز) ہائیکورٹ نے پسند کی شادی کرنے والی خاتون کو اس کے ساتھ خاوند کے ساتھ بھیج دیا اور پسند کی شادی کرنے والے شخص کو نکاح نامہ میں درج حق مہر کی رقم کو بڑھانے کا حکم دیا اور رقم 500 سے بڑھا کر 1 لاکھ روپے کردی عدالت عالیہ میں رٹ درخواست دائر کرتے ہوئے محمد ناظم نے موقف اختیار کیا تھا کہ اس نے گلزار بی بی سے پسند کی شادی کی اس شادی سے اس کا والد محمد الیاس خوش نہیں تھا اور اس نے بیٹی کو محبوس ... اس کا بیان قلمبند کیا تو خاتون گلزار بی بی نے اپنے خاوند محمد ناظم کے ساتھ جانے کی خواہش ظاہر کی تاہم لڑکی کے والد محمد الیاس نے نکاح نامہ میں درج حق مہر کی رقم پر اعتراض کیا تو عدالت عالیہ نے حق مہر کی رقم 5 سو سے بڑھا کر 1 لاکھ روپے کرنے کا حکم دیا۔

احاطہ فروخت کرنے سے انکار پر 5 مسلح افراد کا بہن بھائی پر تشدد

اوکاڑہ (نمائندہ آواز) احاطہ فروخت کرنے سے انکار پر ڈنڈوں سوٹوں سے مسلح پانچ افراد کا نوجوان اور اس کی بہن پر تشدد نواحی 12 جی ڈی کے رہائشی جلال بھٹی سے اکرم وغیرہ اس سے احاطہ لینا چاہتے تھے جلال نے اپنا احاطہ فروخت کرنے سے انکار کردیا جس پر محمد اکرم، محمد اسلم اپنے تین ساتھیوں کے ہمراہ ڈنڈوں سوٹوں سے مسلح ہو کر آئے اور اس کی بہن منصب بی بی کو مار مار کر شدید زخمی ہوگئے دونوں بہن بھائی معذوری حالت میں زمین پر گر پڑے تو ملزمان للکارے مارتے ہوئے فرار ہوگئے۔

عرس

حافظ آباد (نمائندہ آواز) حضرت شاہ بادشاہ موترہ شریف ڈسکہ سیالکوٹ کا 13 واں سالانہ عرس دس محرم الحرام بروز جمعرات (9 فروری) صبح دس بجے شروع ہوگا۔ عرس کی تقریبات کی سرپرستی پیر سید جعفر حسین شاہ کریں گے۔

انتقال

بورے والا (نامہ نگار) زرعی ترقیاتی بنک بورے والا کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر چوہدری عبدالحمید گوجر کے والد اور نواحی گاؤں چک 509 ای بی کے سابق کونسلر چوہدری علی شیر گوجر قضائے الٰہی سے انتقال کرگئے۔ مرحوم کی میت کو گزشتہ روز گاؤں کے قبرستان میں سپرد خاک کردیا گیا۔ نماز جنازہ میں مسلم لیگ کے ممبر پنجاب اسمبلی چوہدری خالد محمود چوہان، ناظم چوہدری محمد سعید رامے، نائب ناظم محمد افضل طور، سابق ناظمین میاں غلام مجتبیٰ خان سلدیرا، پیر بختیار عالم چشتی، سابق ممبر ضلع کونسل پیر محی الدین چشتی، زرعی بنک کے ریجنل منیجر اسد علی چوہدری، برانچ منیجر سعید احمد جٹ، ملت ٹریکٹرز کے تحصیل آفیسر چوہدری کرم الٰہی طور کے علاوہ بنک کے افسران سٹاف اور معززین علاقہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

مشتہرین متوجہ ہوں!

☆ تمام اشتہارات نیک نیتی کے جذبے سے شائع کئے جاتے ہیں۔ کسی اشتہار کے غیر حقیقی ہونے کے بارے میں ادارہ کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا۔
☆ اوور رائٹنگ اور مشکوک الفاظ والے مسودے کے غلط شائع ہونے کی شکایات قابل قبول نہ ہوں گی۔
☆ غلط اشتہار شائع ہونے کی صورت میں تین دن میں اپنی تحریری شکایت درج کرائیں ورنہ ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔
☆ اگر کسی وجہ سے کوئی اشتہار شائع ہونے سے رہ گیا تو ادارہ اس کو دوسرے دن شائع کرنے کا مجاز ہوگا نیز ادارہ کوئی بھی اشتہار روکنے کا مجاز ہوگا اور مشتہر سے پیشگی اجازت لینے کا پابند نہ ہوگا۔
☆ آواز بکس کی ڈاک روزانہ 2 سے 4 بجے تک وصول کریں۔
☆ عوامی ودیگر اشتہارات کی بکنگ صبح 9 بجے سے شام 4 بجے تک کی جاتی ہے۔
☆ عوامی اشتہارات -/75 روپے فی سطر کم از کم 3 سطور میں بک کئے جاتے ہیں۔ ایک سطر میں 9/8 الفاظ ہونے چاہئیں تمام اشتہارات کیساتھ شناختی کارڈ کی مس کاپی لگانی ہوگی۔ یا لیٹر پیڈ پر اشتہار لکھا ہونا چاہئے۔
نوٹ:- روزنامہ جنگ کے بکنگ سنٹرز پر روزنامہ آواز کے اشتہارات بک کروائے جاسکتے ہیں۔ (ادارہ)

عاق نامہ

پسرم مرتضیٰ علی عرف راجو کو اپنی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد سے عاق کرتا ہوں آئندہ اس کے کسی قول وفعل کا ذمہ دار نہیں والد منتخب علی اکمل 18 نیو شادباغ ٹوکے والا چوک لاہور
139816 سی ایم

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام صفدر علی سے بدل کر صفدر جٹ رکھ لیا ہے لہٰذا نئے نام سے لکھا و پکارا جائے صفدر علی ولد اللہ دتہ مکان نمبر 6 گلی نمبر 129 چراغ دین روڈ مزنگ لاہور
139835 سی ایم

میں نے اپنا نام نائلہ تبسم سے تبدیل کرکے نائلہ سعید رکھ لیا ہے آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے نائلہ سعید ساکن چاہ میراں لاہور
139818 سی ایم

میٹرک تا BA 100% کمپارٹ گیس مفت

کمپارٹ اور ریگولر طالب علم معمولی چارجز پر گھر بیٹھے حاصل کریں نیز بورڈ / یونیورسٹی سے متعلق معلومات مسائل کے حل کیلئے رابطہ 0304-4063977
139834 سی ایم

فوری ضرورت میل فی میل سٹاف

فون آپریٹر درکار 4 لیڈیز 3 جینٹس میٹرک تا ایف اے 5000 ریسپشنسٹ، کمپیوٹر آپریٹر میل فی میل BA 6000 آفس اسسٹنٹ B.COM اکاؤنٹنٹ 6000 تا 8000 آفس بوائے 3500 سیلز مین 5000 رہائش کھانا فیکٹری، ویلفیئر کیلئے کلرک، چوکیدار 5000 رہائش کنسٹرکشن کمپنی کیلئے الیکٹریشن پلمبر 6000 تا 8000 گارمنٹس پیکنگ کیلئے لڑکے لڑکیاں 4000 اوورٹائم رہائش + کھانا گھریلو ملازم، ملازمہ 6000 رہائش + کھانا آفس نمبر 16 فرسٹ فلور شاور سنٹر موڑ سمن آباد لاہور (انٹرویو آج اور کل) 7532422,7538101,0300-4050350
139834 سی ایم

ضرورت سٹاف

دکان پر کام کرنے کیلئے پارٹ ٹائم لڑکے کی ضرورت ہے رابطہ شام 5 تا 7 چشتی گارمنٹس 5 شان پلازہ بالمقابل PSO پٹرول پمپ سانده روڈ لاہور 042-8441303,0300-9487080
139834 سی ایم

آفس کیلئے لیڈیز جینٹس پارٹ / فل ٹائم میٹرک تا بی اے 10000 تا 12000 آفس مینجمنٹ کیلئے سپروائزر کیشئر فون / کمپیوٹر آپریٹر بالمقابل شمع پلازہ شمع سٹاپ فسٹ فلور آفس نمبر 2 رابطہ: 8406900
139832 سی ایم

آفس منیجر آفس اسسٹنٹ آفس بوائے لیڈی ٹیلیفون آپریٹر ریسپشنسٹ کمپیوٹر آپریٹر ایگزیکٹو پوسٹ برائے بینک پیکنگ میل فی میل فوری ضرورت 7231600,0345-4052156
139823 سی ایم

ملک بھر سے مستقل بنیادوں پر سیلز آفیسر سیلز مین ڈیوٹی آپ کے ضلع میں کمپنی سٹوروں پر تعلیم مڈل BA تنخواہ 7700/9800 + کمیشن + گاڑی ریٹائرڈ افراد / خواہشمند درخواستیں جوابی لفافہ بھیجیں بیسٹ ٹریڈرز ملتان روڈ چوبرجی پوائنٹ پلازہ لاہور
139805 سی ایم

UK اور UAE انڈیا کے بعد فرسٹ ٹائم بڑے امیزنگ پروجیکٹ کے سروے کیلئے لیڈیز اینڈ جینٹس کی ضرورت تعلیم میٹرک تا ماسٹر تجربہ فیلڈ ورک کو ترجیح تنخواہ 6000 + رہائش احمد مختار چوہدری 0345-4242303 آفس 10 تھرڈ فلور اکرم کمپلیکس لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور 042-7058764
139831 سی ایم

میل فیمیل سٹاف ضرورت

الوارد گلشن کی سیل کیلئے سٹاف کی ضرورت ہے تنخواہ 5000 سے 15000 رہائش فری رابطہ آفس نمبر 1 تھرڈ فلور خان چیمبرز 91 بیڈن روڈ فون 0300-4532921,0300-8081135
139833 سی ایم

ضرورت سٹچنگ کاریگر

سم اپیرل گارمنٹس فیکٹری میں ڈریس پینٹ اور ڈریس شرٹ کے لئے سٹچنگ کاریگروں کی ضرورت ہے رابطہ فون راشد بیگ 042-5821418,5801251
139807 سی ایم

WANTED

GIRLS AND BOYS ARE REQUIRED FOR MARKETING OF HOSPITAL PRODUCTS ON PURE COMMISSION BASED YOUNGSTERS WITH MATRIC PREFFERED CONTACT 042-5313755,0300-9591400
139807 سی ایم

کک ڈرائیور گورنس / دستیاب

ضرورت لیڈی ٹیلیفون آپریٹر

خوش اخلاق لیڈی فون آپریٹرز کی ضرورت ہے تنخواہ 3 تا 4 ہزار رابطہ اختر رینٹ اے کار بالمقابل لعل سٹار کیڈٹ سکول بند روڈ چوک داروغہ والا لاہور 6545996، 0300-9457287
139835 سی ایم

فوری ضرورت سٹاف

دو کمپیوٹر گرافکس ڈیزائنر فی میل و آفس بوائے دو عدد مارکیٹنگ ایگزیکٹو و فیلڈ آفیسر کی ضرورت ہے رابطہ برائے فون 7246969, 0333-4335992
139800 سی ایم

SMS ضرورت سکیورٹی سٹاف

SMS کو سابقہ فوجی / سویلین میٹرک پاس گارڈز 4000 ڈرائیور 4500 روپے روزانہ بھرتی 9 سے 3 بجے تک ہوگی رابطہ 24 زمان پارک لاہور فون: 042-6360236-7
139833 سی ایم

فوری رشتے / ماشاءاللہ میرج بیورو

سید سنی ملک شیخ ملک اعوان انصاری میو کشمیری راجپوت جٹ آرائیں ہر ذات کے رشتے موجود ہیں رابطہ کریں آفس انور مارکیٹ بالمقابل سبزی منڈی 30 وحدت روڈ 0300.4719161,5426120
139824 سی ایم

ضرورت رشتہ

32 سالہ لڑکا سیکنڈ میرج ذاتی گھر اکیلا بیوی فوت کیلئے کنواری مطلقہ کا رشتہ چاہئے۔ چاہے غریب ہو خود مختار میاں معقول مالی سپورٹ کرے گا شادی دفتر معذرت 0321-4025399
139827 سی ایم

برٹش نیشنلٹی ہولڈر (انگلینڈ سیٹلڈ) لڑکے کیلئے لاہور کے ایریا سے تعلق رکھنے والی لڑکی کا رشتہ درکار ہے عمر 25 سال سے زیادہ ہو رابطہ: 0301-4177164,0301-4105543
139835 سی ایم

متوجہ ہوں "آرائیں" گھرانے

تعلیم یافتہ سنٹرل گورنمنٹ بزنس قد "5.11 سوہنا سمارٹ معروف گھرانے کا بیٹا چھوٹی فیملی اپنا گھر (مسلم ٹاؤن) کیلئے معزز آرائیں خاندان کی تعلیم یافتہ خوبصورت سیرت بیٹی کا رشتہ چاہئے فوری رجوع کریں مسز مائیکل ملک چوہدری انٹر پارٹنرز (رجسٹرڈ) چوہدری سنٹر نزد ریجنس سینما لاہور 042.7419451,7401184
139825 سی ایم

پرخلوص لڑکی کا رشتہ درکار

اعلیٰ تعلیم یافتہ نہایت مخلص باروزگار 34 سالہ کنوارے نوجوان کیلئے ترجیحاً کنواری یا چھوٹی عمر میں خلع طلاق یافتہ بیوہ خود مختار لڑکیاں رابطہ فرمائیں 8400267
139821 سی ایم

TIP فیز 1

السلام علیکم 786 پراپرٹی شکر ذات پاک کی مہربانی TIP فیز 1 بلاک B ایک کنال پلاٹ آج کل میں فروخت کرنا ہے شکریہ 0300-4401104, 5761141
139836 سی ایم

کینال برگ اور سبزہ زار

السلام علیکم شکر پاک ذات کی مہربانی نمبر کینال برگ 12 مرلہ کارنر پلاٹ سبزہ زار 10 مرلہ ... 5761141-5712835-0300-4401104

برائے فروخت

جوہر ٹاؤن میں فرنشڈ پراپرٹی آفس بہترین لوکیشن دیدہ زیب آرائش مالک باہر شفٹ ہو رہا ہے صرف سنجیدہ حضرات رابطہ کریں نیز نیا ایلومینیم کا گیٹ بمعہ شیشہ دستیاب 0301-4161751
139830 سی ایم

جوہر ٹاؤن میں واقع گھریلو سامان مکمل بیڈ سیٹ لون فریج ڈاؤلینس واشنگ مشین ڈاؤلینس اے سی صوفہ سیٹ واٹرڈسپنسر ٹی وی وغیرہ صرف سنجیدہ حضرات تشریف لائیں 0301-4161751، 0300-4732829
139830 سی ایم

کاروباری حضرات کیلئے شاندار موقع جوہر ٹاؤن میں بیوٹی پارلر کا چلتا ہوا بہترین لوکیشن پر جگہ کرائے کی نہایت مناسب قیمت پر مالک باہر جا رہا ہے صرف سنجیدہ خواتین و حضرات رجوع کریں نیز بیوٹی پارلر کا سامان فریکوئنسی مشین فیشل بیڈ چیئرز سنیر ہیئر سٹیمر فیشل لائٹ سٹینڈ وغیرہ بھی برائے فروخت صرف دو دن میں فروخت کرنا ہے 0300-4732829
139830 سی ایم

نقد و آسان قسطوں پر پلاٹ حاصل کریں

5000 فی مرلہ ایڈوانس 500 فی مرلہ قسط ایڈوانس پر فوری قبضہ گنجان آبادی بجلی کیبل بھٹی اسٹیٹ المعراج آرکیڈ نزد ثریا عظیم ہسپتال چوک چوبرجی 042-7118943,8401338
139823 سی ایم

QAB رینٹ اے کار

آفر نیو ماڈل مرسیڈیز لینڈ کروزر کرولا ہنڈا (آٹومیٹک) (CNG) مہران، کلٹس، سینٹرو، بلینو 3-A جیل روڈ لاہور 7575076، 0300-4371762، 0333-4365166، 7585052
139800 سی ایم

QUICK رینٹ اے کار

Quick Car Rental نیو ماڈل کرولا سوک کلٹس مہران وین کوسٹر نہایت معقول ریٹ پر حاصل کریں کوئیک کانٹینینٹل ہوٹل II شادمان اچھرہ کالج لین 0300-8403031-7531931-34
139829 سی ایم

السیارہ ڈرائیونگ سکول

لیڈیز / جینٹس باحفاظت ڈرائیونگ سیکھیں مون مارکیٹ گلشن راوی 7468547 سمن آباد اچھرہ 7468858 چوہدری اسلام پورہ بلال گنج 7403124 اقبال ٹاؤن سبزہ زار 0300-4080567
139835 سی ایم

خوشخبری..... 1000 میں ڈرائیونگ سیکھیں

لیڈیز / جینٹس 10 دن میں ڈرائیونگ سیکھیں گلشن راوی اقبال ٹاؤن اچھرہ 50 اپر گراؤنڈ فلور لینڈ مارک پلازہ جیل روڈ گلبرگ (اتوار کھلا ہے) 5879819-0300-4580819-0333-4358803
139800 سی ایم

امجد ڈرائیونگ سنٹر ٹھوکر نیاز بیگ

لیڈیز / جینٹس 10 دن میں مکمل گارنٹی کیساتھ رش میں ڈرائیونگ سیکھیں پک / ڈراپ + لائسنس کی سہولت چوہدری مارکیٹ نزد UBL ٹھوکر نیاز بیگ 5434603-0333-4276853
139734 سی ایم

مزمل ڈرائیونگ انسٹیٹیوٹ

(گورنمنٹ رجسٹرڈ) لیڈیز / جینٹس ماہر انسٹرکٹرز سے رش میں نئی گاڑی پر مکمل ڈرائیونگ سیکھیں پک / ڈراپ + لائسنس سہولت کالی کوٹھی سٹاپ علامہ اقبال ٹاؤن 5421006

مفت جہیز فنڈ

والدین بچیوں کیلئے مفت جہیز حاصل کریں شناختی کارڈ بمعہ مکمل کوائف بھیجیں الفلاح سہارا مرکز مکان 1063 گلی نمبر 11 مکہ کالونی گلبرگ III لاہور 042-5753038، 0300-4598889
139804 سی ایم

ٹریڈ مارک فرم / کمپنی رجسٹریشن

ٹریڈ مارک ڈیزائن کاپی رائٹ کمپنی GST / NTN رجسٹریشن راشد اینڈ راشد لاء فرم 47 مزنگ روڈ چوک صفانوالہ 7353939، 0300-8404113 برانچ فردوس مارکیٹ گلبرگ 5850081-2
139829 سی ایم

جنگ / آواز / اشتہارات فری ہوم سروس

7563906 ہیلو اسد ہم اخبار میں اشتہار دینا چاہتے ہیں جی آپ اپنا ایڈریس نوٹ کروائیں ہمارا نمائندہ بغیر اضافی چارجز آ کر لے جائیگا 7531144-46 شکریہ اتوار سمیت 24 گھنٹے سروس 0333-4477211
139824 سی ایم

الشہباز الشہباز ہیلو الشہباز

جنگ نیوز آواز کمرشل کلاسیفائیڈ پبلک نوٹس جنگ بازار اشتہارات فون پر بک کرائیں فری ہوم سروس صبح 9 تا 8 رات الشہباز ایڈورٹائزر 7401122, 7462624, 0300-4439327
139834 سی ایم

جنگ، نیوز، آواز بکنگ اشتہارات

فون کریں نمائندہ حاضر فری سروس آپکی سہولت کیلئے جنگ کا قائم کردہ بکنگ سنٹر الرحمٰن ایڈورٹائزنگ قرطبہ چوک مزنگ چونگی لاہور ایک دفعہ ضرور آزمائیں شکریہ 7553906,0333.4391396
139831 سی ایم

بقیہ: یوم عاشور کربلا

مطابق یوم عاشورہ پر 10 لاکھ سے زائد عزادار روضہ حضرت امام حسینؑ پر حاضری دینے آتے ہیں۔ نواسہ رسولؐ ان کے ...

بقیہ: بال بال بچ گئی

بقیہ: خواتین

بقیہ: قلعہ میں دھماکے

دشمنوں نے ہماری کامیابی کے تمام دروازے بند کر رکھے ہیں۔ بیان عراقی عوام سے کہا گیا ہے کہ اس دشمن نے آپ کے ملک کو تباہ کیا آپ کی عزت و وقار کو مجروح کیا آپ کی قومی دولت کو چرایا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ فیصلہ پہلے ہی کیا جاچکا ہے جو غیر منصفانہ عراقیوں کی مرضی اور عزت اور وقار کے خلاف ہے۔

بقیہ: رانا ثناءاللہ

حکمران ایوان اقتدار سے رخصتی کیلئے اپنا سامان باندھ لیں۔ گزشتہ روز صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایوان صدر میں وفاداری تبدیل کروانے کا جو عمل ہوا ہے اس عمل سے صدر مملکت اور چیف آف آرمی سٹاف کے منصب کے بارے میں اپوزیشن کے تحفظات ایک بار پھر درست ثابت ہوئے ہیں۔ بلدیاتی سسٹم کی نام نہاد جمہوریت میں اپوزیشن کیلئے کوئی گنجائش نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ذمہ داری کے ساتھ یہ انکشاف کر رہا ہوں کہ زاہد توصیف پر حکومتی دباؤ کے بعد راولپنڈی میں چودھری نثار کی صدارت میں مسلم لیگ (ن) کی اعلیٰ سطحی قیادت کا اجلاس ہوا تھا جس میں رانا زاہد توصیف بھی شریک ہوئے تھے اور انہوں نے اجلاس کو یہ بتایا تھا کہ ایوان صدر کا ان پر دباؤ ہے کہ وہ یا مستعفی ہو جائیں یا (ق) لیگ میں شامل ہو جائیں اور مجھے اس قدر دھمکیاں دی جارہی ہیں کہ مجھے وفاداری تبدیل نہ کرنے پر جان سے مارنے کا بھی خطرہ ہے۔ ان حالات نے ثابت کیا ہے کہ حکمران وفاداریاں تبدیل کروانے کیلئے کس حد تک جارہے ہیں۔

بقیہ: کنزیومرز ایسوسی ایشن

اپنے دفتر میں ایک ہنگامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کی۔ انہوں نے کہا کہ اب جبکہ محرم الحرام اور بالخصوص عاشورہ قریب آنے میں ایک دو دن باقی ہیں چینی کی قلت بڑھنے کا اندیشہ ہے۔ عبدالمجید نے کہا کہ حکومت کو چاہئے تھا کہ وہ چینی کی درآمد کا فیصلہ پہلے ہی کر لیتی تاکہ چینی کی قیمتوں میں توازن برقرار رہتا کیونکہ اب اس بات کا بھی اندیشہ ہے کہ درآمد شدہ چینی اپنی اصل قیمت سے کہیں زیادہ داموں پر فروخت ہوگی۔ ذخیرہ اندوزوں نے ناقابل یقین منافع کمایا ہے جبکہ عام صارفین اس کا سارا بوجھ برداشت کرتے رہے ہیں لیکن حکومت نے کافی طویل عرصے تک اس جانب کوئی توجہ نہیں دی جس کی وجہ سرکاری اہلکاروں اور ذخیرہ اندوزوں کی ملی بھگت بھی ہو سکتی ہے۔

بقیہ: اختر مینگل

میں پیش کیا گیا اور نہ ہی ان پر کسی قسم کے مقدمات ہیں انہوں نے کہا کہ ہم فورسز کی موجودگی میں بات چیت کیلئے تیار نہیں۔

بقیہ: خطہ دریافت

یہ علاقہ فوجا کے پہاڑوں کے قریب مشرقی انڈونیشیا میں صوبہ پاپووا میں پھیلا ہوا ہے۔ بروس بیلر نے مزید بتایا کہ وہ اس خطے میں مینڈکوں کی 20 نسلیں، تتلیوں کی 4 اور پام کے درختوں کی کم از کم 5 نئی اقسام دریافت کر چکے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی ٹیم کے ہمراہ دو مقامی قبائلی بھی سفر کر رہے تھے اور انہوں نے بھی اس علاقے سے لاعلمی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ وہ اور ان کے ساتھی قبائلی اس علاقے میں کبھی نہیں آئے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ سر پر چھ بالوں والا نایاب جنت کا پرندہ بھی دریافت کر چکے ہیں اور اس کی سب سے پہلی تصاویر انہی کی ٹیم نے حاصل کیں۔ اس خطے کے جانور اور پرندے انسانوں سے نہیں ڈرتے جس طرح انہوں نے اس سے پہلے انسان کو نہ دیکھا ہو۔

بقیہ: نیوز ویک

اسلئے یہ پراجیکٹ قدرے مشکل ہے ایک اور اسرائیلی تجزیہ نگار نے کہا ہے کہ ایران کی ایٹمی تنصیبات پر حملے آسان نہیں کیونکہ اسکے راستے میں بے شمار زمینی رکاوٹیں موجود ہیں نیوز ویک کی رپورٹ کے مطابق ایک امریکی تجزیہ نگار نے کہا ہے کہ ایرانی ایٹمی تنصیبات اس قدر مضبوط ہیں کہ وہ ایک حملے سے تباہ نہیں ہوں گی اور اسکے لئے ہمیں کئی بار حملے کرنا ہونگے رپورٹ کے آخر میں کہا گیا ہے کہ اسرائیلی دفاعی تجزیہ نگار ایران پر فوری حملے کو مشکل قرار دیتے ہوئے اس بات پر ... کر چکے ہیں اسلئے اب امریکہ کی تمام تر توجہ اس پر مرکوز ہے کہ کسی طرح ایران کے ایٹمی پروگرام کو چند سالوں کیلئے روکا جاسکے۔

بقیہ: ای میل بھیجے گی

یورپی ممالک کے سفارتخانوں کو احتجاجی خطوط اور ای میل بھیجیں گے اور احتجاجی جلسوں کا انعقاد کیا جائیگا شباب ملی پاکستان کے صدر سید شاہد گیلانی نے کہا کہ یورپی اخبارات نے نام نہاد آزادی کی آڑ میں دانستہ اربوں مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔

بقیہ: سینٹ الیکشن

میر اور نرگس اعوان کے نام چیئرپرسن نے منظور کئے۔ اس سلسلے میں پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر اور پنجاب اسمبلی میں پارلیمانی لیڈر قاسم ضیاء نے صوبائی پارلیمانی پارٹی اور سینٹ کے ٹکٹ ہولڈرز کا اجلاس گیارہ فروری کو پنجاب اسمبلی میں طلب کر لیا گیا ہے۔ بارہ فروری کو تمام امیدوار کاغذات نامزدگی جمع کرائیں گے۔ سرحد سے ریٹائر ہونیوالے بینظیر بھٹو کے ترجمان فرحت اللہ بابر کو سرحد سے دوبارہ ٹکٹ دی گئی ہے۔ انہیں مسلم لیگ (ن) اور متحدہ مجلس عمل کی مدد سے سینیٹر منتخب کرایا جائے گا۔ سندھ میں رضا ربانی اور ڈاکٹر صفدر عباسی کو دوبارہ ٹکٹ دیا گیا ہے جبکہ دو مزید سیٹوں پر امیدواروں کا فیصلہ ابھی ہونا ہے۔ ذرائع کے مطابق پیپلز پارٹی اسلام آباد کی نشست پر بھی امیدوار کھڑا کرے گی۔

بقیہ: ٹرینوں کے اوقات تبدیل

روانہ ہو کر 10 بجکر 50 منٹ پر راولپنڈی پہنچ جائے گی اسی طرح 108 ڈاؤن لاہور ٹائن سناپ شام 6 بجے راولپنڈی سے روانہ ہو کر 9 بجکر 50 منٹ پر لاہور پہنچ جائے گی اس پر عملدرآمد آج سے ہوگا۔

بقیہ: ریٹائرڈ ڈرائیور

نے مزید بتایا کہ ریلوے کروڑوں روپے ٹریک کی مرمت نگرانی اور دیکھ بھال کیلئے مختص کرتا ہے مگر یہ نگرانی اور مرمت کا نذرات میں ہو جاتی ہے عملاً نہیں ہوتی اسی لئے حادثات پیش آتے ہیں انہوں نے کہا کہ قراقرم کا حادثہ جہاں پیش آیا وہاں انجن اور چند بوگیاں تو صحیح نکل گئیں اگر نٹ بولٹ پہلے سے کھلے ہوتے تو انجن کو بھی حادثے کا شکار ہونا چاہئے تھا۔ انہوں نے بتایا کہ مذکورہ جگہ پر نٹ پہلے ہی ڈھیلے ہو چکے تھے اسکی دیکھ بھال نہ ہونے سے قراقرم کے آنے پر نکل گئے اور حادثہ ہوگیا۔

بقیہ: پتنگ بازی کیس

ایم جاوید بٹر کو نئے بنچ سے ڈراپ کر دیا گیا ہے، یاد رہے کہ گزشتہ سماعت پر چیف جسٹس خود اس بنچ سے ڈراپ ہو گئے تھے۔ بنچ کے دیگر ارکان میں مسٹر جسٹس جاوید اقبال، مسٹر جسٹس فقیر محمد کھوکھر، مسٹر جسٹس تصدق حسین جیلانی اور مسٹر جسٹس اعجاز احمد چودھری شامل ہیں۔

بقیہ: ڈینش پرچم نذر آتش

ٹیکنیکل یونیورسٹی کے زیر اہتمام بھی ایک احتجاجی ریلی کا انعقاد ہوا جس میں مختلف کالجز اور سکولوں کے طلبا نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ ڈنمارک، ناروے، جرمنی، فرانس، اٹلی اور دیگر ممالک کی حکومتوں کیساتھ تعلقات ختم کئے جائیں۔

بقیہ: تربیتی ادارے قائم کرنیکا فیصلہ

ادارے قائم کئے جائیں گے تمام علاقوں میں پولی ٹیکنیک قائم کئے جائیں گے پورے ملک میں 11 سو سیکنڈری سکولوں میں پیشہ ورانہ اور فنی تعلیم ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز کے ذریعے فراہم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے ہر ضلع میں 10 سکول پانچ برائے طلباء، 5 برائے طالبات قائم کئے جائیں گے انہوں نے کہا کہ گوادر میں ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس کے لئے 198 ملین روپے بھی مختص کر دیئے گئے ہیں وزیراعظم کی ہدایت پر ہر صوبے میں ٹیکنیکل کالجوں کا قیام ہر ضلع میں پولی ٹیکنیک تحصیل اور شہری علاقے میں ایک تربیتی سکول قائم کیا جائے گا فنی تعلیم دینے والے اداروں کے پالیسی فیصلہ کرنے کی غرض سے وفاقی سطح پر نیشنل ووکیشنل اینڈ ٹیکنیکل ایجوکیشن کمیشن قائم کیا گیا ہے ... شعبے میں کل 79 منصوبے مکمل ہوئے یا جاری ہیں یہ سارے منصوبے بلوچستان کیلئے ہیں ان منصوبوں پر 2 ارب 69 کروڑ 30 لاکھ روپے کی لاگت آئے گی اسی عرصے میں بلوچستان میں کوئی ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ قائم نہیں کیا گیا ...

الرحمان، مجلس احرار کے قاری یوسف احرار اور دیگر جماعتوں کے رہنماؤں نے شرکت کی۔ اجلاس میں مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی اور کہا گیا کہ مرحوم نے اپنی ساری زندگی اسلام کی سربلندی کیلئے وقف کر رکھی تھی۔ ان کی وفات سے پیدا ہونیوالا خلا کبھی پورا نہیں ہو سکے گا۔

بقیہ: گورنر جوک

ایکسائز میر امان اللہ نوتیزئی، حاجی گل دوست محمد نوتیزئی، سابق ایم این اے سردار عاطف علی سنجرانی، سابق صوبائی وزیر حاجی علی محمد نوتیزئی کے اعزاز میں عشائیہ کی تقریب کے دوران بتائی۔ اس موقع پر وزیراعلیٰ بلوچستان جام محمد یوسف نے کہا کہ سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان گہرے مراسم ہیں اور سعودی عرب ہر مشکل گھڑی پاکستان کا بھرپور ساتھ دیا ہے اور اس ملک نے پاکستان کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔

بقیہ: معاہدہ طے پاگیا

ایس کی رپورٹ کے مطابق بھارتی فضائیہ کے حکام بتایا ہے کہ روس اور بھارت کے درمیان بھارت کے 67 مگ 29 طیاروں کے بیڑے کو اپ گریڈ کرنے کا معاہدہ بھی طے پاگیا ہے معاہدے کے تحت روس کی کمپنی آر ایس کے مگ 880 ملین ڈالر کی رقم سے ان طیاروں کو اپ گریڈ کرے گی مگ 29 کی اپ گریڈیشن سے یہ طیارے مزید دس سے پندرہ سال تک کام کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

بقیہ: شاہ عبداللہ

اور کامیاب رہا ہے۔ انہوں نے ان ممالک کی قیادت کا پرتپاک استقبال کرنے پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ پرتپاک اور شاندار استقبال سے سعودی عرب اور ان ممالک کے دوطرفہ تعلقات کی قربت کی عکاسی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے اس حوالے سے علاقائی امن اور استحکام کی کوششوں کو تقویت ملے گی۔ دورے کے دوران ان ممالک کے رہنماؤں سے دوطرفہ سمیت اہم علاقائی و عالمی امور پر بات چیت ہوئی اور مختلف معاہدوں پر دستخط ہوئے۔

بقیہ: 7 سیکورٹی اہلکار ہلاک

فاصلے پر واقع علاقہ گاتیگیات میں ماؤنواز باغیوں کے حملے میں تین فوجی اور دو پولیس اہلکار ہلاک اور پندرہ زخمی ہوئے۔

بقیہ: ڈیوٹیاں لگادیں

تعاون کریں گے۔ ضرورت پڑنے پر رضاکار جلوسوں کے شرکاء کو ابتدائی طبی امداد بھی مہیا کریں گے۔

بقیہ: فاتحہ خوانی

ثواب کیلئے دعا کی جائے۔ چنانچہ ایم ایم اے کے قاری عبداللہ نے فاتحہ خوانی کرائی۔

بقیہ: تاجروں کی ہڑتال

خلاف کراچی کی بڑی مارکیٹیں جن میں ایمپریس مارکیٹ، صدر، جوڑیا بازار، حیدری مارکیٹ، طارق روڈ، کلفٹن، لائٹ ہاؤس اور کراچی کی دیگر بڑی مارکیٹیں احتجاجاً بند رہیں۔

بقیہ: سراغ نہ مل سکا

دارالامان بھجوایا اور چند روز کے بعد وہاں سے بھگا کر ماریہ کے ذریعے اپنے مذموم مقاصد پورے کرنے کی کوشش کی۔ ماریہ چند روز ایک مخصوص گروہ کے ہاتھوں کھلونا بنی رہی اور پردہ سکرین سے ہٹ گئی۔ ماریہ کی بوڑھی والدہ جعفری بی بی نے مطالبہ کیا ہے کہ چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان، چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ، صدر مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان اور وزیراعظم پاکستان اس واقعہ کا ازخود نوٹس لیں اور ان کی بیٹی کو بازیاب کروائیں۔

139818

میٹرک تا BA 100% کیپارٹ کیلئے گیس مفت

کیپارٹ اور ریگولر طالب علم معمولی چارج پر گھر بیٹھے حاصل کریں نیز بورڈ / یونیورسٹی سے متعلق معلومات مسائل کے حل کیلئے رابطہ 0304-4063977
سی ایم
139834

بیکن ہوم ٹیوشن

بیکن ہوم ٹیوشن تمام کلاسز مضامین طلباء و طالبات گھر ٹیوشن کیلئے باتجربہ اساتذہ پروفیسر لیڈیز موجود صبح و شام کلاسز فری بیکن 7570576,7462033,8418539,0320-4644452
سی۔ ایم
139824

گیس پیپرز B.A

100% کامیابی کی گارنٹی کے ساتھ 9th، 10th، FA، BA، FSC کے گیس پیپر دستیاب ہیں گنگز اینڈ کوئنز کالج خرم سنٹر آب پارہ شاپ 5868604
سی ایم

اچھے مستقبل کے خواہشمند طلباء کیلئے

پنجاب یونیورسٹی کے اساتذہ نے مڈل میٹرک FA، FSC، BA، I.COM، B.COM، BSC ہر مضمون 12 سوالات کا یقینی گیس تیار کیا 90% نمبروں کی منی بیک گارنٹی 60 روپیہ فی پرچہ پاک سٹینڈرڈ اکیڈمی مسلم ٹاؤن موڑ برلب نہر لاہور 7569905-0300-4676403
سی ایم
139824

فوری ضرورت اساتذہ

میل / فی میل MSC، BSC، BA سائنس / آرٹس اساتذہ کی ضرورت المعز ہائی سکول و کالج 51-C مدینہ بلاک اعوان ٹاؤن لاہور 7841169
سی ایم
139824

EARN $ $ AT HOME

WHO else wants to earn 10.000 by using internet for details contact 042-7842049 or visit WWW.Saintit.com
سی ایم
139824

اے سی مکینکوں کی ضرورت ہے

سپلٹ اے سی فٹر اور ہیلپروں کی ضرورت ہے نیز تھری فیس ایئرکنڈیشنر مکینکوں کی ضرورت ہے
0300-4593466, 042-6310362
سی ایم
139813

ملٹی نیشنل کیریئر پلانرز / ضرورت سٹاف

کمپنی کی برانچ کیلئے پارٹ / فل ٹائم آفس ورک بینک آفس مینجمنٹ سپروائزر / اکاؤنٹینٹ فون / کمپیوٹر آپریٹر ریسپشنسٹ میڈیکل سیلز ریپ 8000 تا 10000 ان پڑھ / مڈل کیلئے پیکنگ ہیلپر سیلزمین فیکٹری ورکر گارڈ / ڈرائیور / آفس بوائے 6000 تا 8000، رہائش خوراک + بونس سیکنڈ فلور 125/2 گلیکسی شاپ نزد ہولی کالج فیروز پور روڈ لاہور
042-7520465/8441260/ 0345-4285878
سی ایم
139808

فوری نوکری حاصل کریں

گھریلو ملازم 3000 رہائش کھانا ڈرائیور 4500 سیکیورٹی گارڈز 4000 باورچی 5000 ریسپشنسٹ 4000 کمپیوٹر آپریٹر 5000 آفس بوائز 3500 آفس نمبر اُنسٹ فلور اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ لاہور 0304-4134713
سی ایم
139827

بھنڈر کارپوریشن / ضرورت سٹاف

ملٹی نیشنل کمپنی کیلئے پارٹ ٹائم / فل ٹائم لیڈیز جینٹس منیجر اسسٹنٹ منیجر 25000 اکاؤنٹینٹ 9000 کمپیوٹر آپریٹر 7000 ہارڈ ویئر انجینئر 10000 الیکٹریکل مکینیکل انجینئر 12000، 6000 ایڈمنسٹریشن 7000 آفس بوائے پیکنگ کیلئے 5000، 3000، JCO کلرک 16000 ڈرائیور سیکیورٹی گارڈ 5000 بھنڈر ٹریڈنگ کارپوریشن بلڈنگ نمبر 1 فلور آفس نمبر 22,23 شام نگر چوک چوبرجی لاہور
042-7417377، 0333-4037361، 0300-4094256
سی ایم
139805

WANTED

GIRLS AND BOYS ARE REQUIRED FOR MARKETING OF HOSPITAL PRODUCTS ON PURE COMMISSION BASED YOUNGSTERS WITH MATRIC PREFFERED CONTACT 042-5313755,0300-9591400
سی ایم
139807

کک ڈرائیور گورنس / دستیاب

پاکستان ایجنسی سروس (رجسٹرڈ) عرصہ 30 سال سے خدمت میں مصروف ادارے کے ذریعے ڈرائیور کک ڈرائیور آیا میڈ اس کے علاوہ گھریلو ہر طرح کے کام کیلئے سٹاف دستیاب ہے رابطہ مشتاق (اتوار کھلا) 042-6668144,6686699
سی ایم
139823

ڈسپنسر برائے کلینک

میٹرک پاس لڑکے / لڑکیاں برائے مولی روڈ ڈسپنسری 14 گھنٹے ڈیوٹی 4000 تنخواہ رابطہ عاطف الٹراساؤنڈ 240 ریواز گارڈن مارکیٹ 7222472
سی ایم
139829

ضرورت کک / ڈش واشر / ہیلپر

ہمیں ہوٹل کیلئے تجربہ کار کک ڈش واشر اور ہیلپر کی ضرورت ہے ڈرائیور بھی رابطہ کریں Quick کانٹی نینٹل ہوٹل 11 شادمان اپوا کالج لاہور 7531931-4
سی ایم
139829

ماڈلز / ایکٹرز / سنگرز / ڈانسر

محبت تھمن راہ ڈرامہ سیریل کیلئے نئے چہروں کی ضرورت اندرون ملک میں شوز کیلئے لڑکے اور لڑکیاں رابطہ کریں 16 بیڈن روڈ شوکت بلڈنگ لاہور 0345-4177711، 7231415، 042-7121569
سی ایم
139825

UK ملٹی نیشنل کمپنی ضرورت سٹاف

6000 سے لے کر 15000 ماہانہ کمائیں لڑکے اور لڑکیوں کی ضرورت تجربہ ضروری نہیں تعلیم مڈل تا MA منیجر سپروائزر اور چند محدود سٹاف درکار ہے 16 بیڈن روڈ شوکت بلڈنگ لاہور
042-7231415/7121569/0345-4177711
سی ایم
139825

سٹینڈرڈ چارٹرز بینک ضرورت سٹاف

لون کریڈٹ کارڈ اکاؤنٹینٹ اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کیلئے لڑکے اور لڑکیوں کی ضرورت تعلیم ایف اے تا ایم بی اے 16 بیڈن روڈ شوکت بلڈنگ 042-7231415، 042-7121569، 0345-4177711
سی ایم
139825

ضرورت بینک سٹاف

کمپیوٹر ٹیلیفون آپریٹر 5000 آفس منیجر لیڈی سیکرٹری 6000 کیشئر کلرک سٹور کیپر 6500 ڈرائیور سیکیورٹی گارڈ 4500 فیکٹری ورکر ڈیل فی میل 4000 رہائش کھانا سنجیدہ حضرات کاغذات ہمراہ فوری رابطہ 042-8438602
سی ایم
139824

ضرورت سیلز سٹاف

تجربہ کار سیلزمین کی ضرورت ہے صرف ذاتی موٹر سائیکل والے رجوع کریں کنگ پالش فیکٹری ساگر روڈ نزد جامع مسجد بلدادی صدر بازار لاہور کینٹ
سی ایم
139835

ضرورت ہے

ایکسپورٹ کوالٹی چاول کے ادارے کو 2 سپروائزر 5 سیکیورٹی گارڈز سیلزمین / سٹور کیپر / ایک لیڈی منیجر کی ضرورت بہترین تنخواہ رہائش کھانا فری 0321-4025399
سی ایم
139827

میڈیسن کی پیکنگ اور سپلائی کیلئے میٹرک پاس لڑکوں کی ضرورت ہے ذاتی موٹر سائیکل کا ہونا ضروری ہے پی اینڈ ڈسٹری بیوٹرز 326 ریواز گارڈن فون 7245386
سی ایم
139831

1/2 ...

السلام علیکم 786 پراپرٹی شکر ذات پاک کی مہربانی TIP ایک کنال بلاک B ایک کنال پلاٹ آج کل میں فروخت کرنا ہے شکریہ 0300-4401104, 5761141
سی ایم
139836

کینال برگ اور سبزہ زار

السلام علیکم شکر پاک ذات کی مہربانی نہر کنارے خوبصورت لوکیشن ٹھوکر سے پہلے کینال برگ 12 مرلہ کارنر پلاٹ سبزہ زار 10 مرلہ پلاٹ رابطہ 0300-4401104، 5712835، 5761141
سی ایم
139836

EME اور NFC

اسلام علیکم شکر پاک ذات کی مہربانی EME 2 کنال بلاک J، NFC ایک کنال سیکٹر ساؤتھ ایسٹ 8th ایونیو پلاٹ 1 کنال 2 کنال ڈائریکٹ کنفرم سستے پلاٹ رابطہ مالک 0300-4401104، 5761141، 5712835
سی ایم
139836

نئے تعمیر شدہ ڈبل سٹوری گھر

5,4,3 مرلہ نئے ڈبل سٹوری گھر تمام سہولیات موجود 50% ادائیگی پر قبضہ بقایا رقم قسطوں میں دیجئے MS بلڈرز شاہی آٹو مارکیٹ چالیاراں سٹاپ فیروز پور روڈ 5814749-50
سی ایم

نئے گھر 3 ہزار ماہانہ قسطوں پر

3 مرلہ نئے گھر کی کل قیمت 6 لاکھ 50 ہزار روپے 50% ادائیگی پر فوری قبضہ حاصل کریں اور باقی رقم قسطوں میں دیجئے اعوان انٹر پرائزز UBL بینک سٹاپ مین فیروز پور روڈ لاہور 5820589,5802832
سی ایم

قادری انٹر پرائزز ARRIAN CITY

ریل ٹاؤن کینال گارڈن۔ بحریہ ٹاؤن لاہور پلاس فائز سفاری ولاز ایگریکلچر لاجز کی خرید و فروخت کیلئے 0333-4567808، 0300-8488468 میاں خالد 0300-9430768 قادری انٹر پرائزز 13 ریل ٹاؤن کینال بینک روڈ لاہور 042-7513890-91
سی ایم
139832

الاتقویٰ آفر کوٹھی برائے فروخت

لاہور میڈیکل ہاؤسنگ سکیم 1 کنال نئی کوٹھی 5 بیڈ چکوزی فٹنگ اسپورٹڈ ٹائلڈ باتھ و کچن خوبصورت آبشاریں گھر دیکھیں تو ڈیفنس بھول جائیں 0300-8482949 الاتقویٰ 6665453
سی ایم
139832

پلازہ برائے فروخت

لالہ جی پلازہ دھنوال چوک میں واقع ٹرپل سٹوری 10 مرلہ پر مشتمل 13 عدد دکانیں شاندار لوکیشن 6 عدد فلیٹ دلکش ماڈرن فرنٹ شیشہ مرکری فریم اور پانچ مرلہ کی کوٹھی بھی ساتھ میں رابطہ حکیم سلطان، 0300.4256235,7449971
سی ایم
139833

مکان برائے فروخت

3½ مرلہ سنگل سٹوری شمع پارک نزد یتیم خانہ نیز انویسٹر حضرات کیلئے بسطامی روڈ سمن آباد میں 7,6,5,4 مرلہ کے مکانات برائے فروخت رابطہ: 042-6110757,0300-4383771
سی ایم
139823

پونے 6 مرلہ وارث روڈ 10 مرلہ جیل روڈ 4 مرلہ میسن روڈ 12 مرلہ پلاٹ شاہدرہ ٹاؤن اچھی لوکیشن مغل اسٹیٹ ہاؤس اویس مغل 0300-4914255,6364201
سی ایم
139831

... بیک

لیڈیز / جینٹس 10 دن میں مکمل گارنٹی کیساتھ رش میں ڈرائیونگ سیکھیں پک / ڈراپ + لائسنس کی سہولت چوہدری مارکیٹ نزد UBL ٹھوکر نیاز بیگ 5434603-0333-4276853
سی ایم
139734

مزمل ڈرائیونگ انسٹیٹیوٹ

(گورنمنٹ رجسٹرڈ) لیڈیز / جینٹس ماہر انسٹرکٹرز سے رش میں نئی گاڑی پر مکمل ڈرائیونگ سیکھیں پک / ڈراپ + لائسنس سہولت کالی کوٹھی سٹاپ علامہ اقبال ٹاؤن 5421006
سی ایم
139726

خوشخبری 900 میں ڈرائیونگ سیکھیں (R)

ماہر لیڈیز اینڈ جینٹس انسٹرکٹرز سے ٹیکنیکل پوائنٹ کے ساتھ اعتماد سے پورے لاہور میں ڈرائیونگ سیکھیں رابطہ عمر سنٹر اکبر چوک آفس 12، 5155226
سی ایم
139831

روزی ڈرائیونگ سنٹر

لیڈیز / جینٹس 10 دن میں ماہر انسٹرکٹرز سے ماڈل ٹاؤن فیصل ٹاؤن ٹاؤن شپ جوہر ٹاؤن واپڈا ٹاؤن گلبرگ ڈیفنس / پورے لاہور میں ڈرائیونگ سیکھیں pick drop 5123998، 0333-4320827
سی ایم

عروج ڈرائیونگ سنٹر بااعتماد ادارہ (R)

PAF کے تجربہ کار لیڈی / جینٹس انسٹرکٹرز سے ٹیکنیکل پوائنٹ کیساتھ ڈیفنس گلبرگ فیصل ٹاؤن گارڈن ٹاؤن جوہر ٹاؤن ماڈل ٹاؤن اور کینٹ پورے لاہور میں ڈرائیونگ سیکھیں 0300-4510740, 5110359
سی ایم
139831

آسان طریقے سے گاڑی لیز کروائیں

گاڑی لیز ہم سے کروائیں قسط ہم جمع کریں گے مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں ورلکس انٹر پرائزز آفس نمبر 4 سیکنڈ اعجاز ہسپتال وحدت روڈ لاہور 0300-4994211,5423551
سی ایم
139799

قرضہ سکیم

گھر بنانے یا کاروبار کرنے کیلئے صرف دو شخصی ضمانتوں پر قرضہ حاصل کریں خواہشمند حضرات فوری رابطہ کریں آفس نمبر 16 سیکنڈ فلور رائل آرکیڈ قینچی لاہور 042-8438602
سی ایم
139824

آسان شرائط پر قرضہ حاصل کریں $

... کار، موٹر سائیکل، الیکٹرونکس اشیاء اور زیورات پر فوری قرضہ حاصل کریں آفس نمبر 12، داتا پلازہ سکیم موڑ ملتان روڈ لاہور 0300-4386975 سنگاپور انٹرنیشنل رجسٹرڈ 7446056
سی ایم
139820

سمن آباد / جنرل سٹور + PCO فروخت

مین روڈ اچھی سیل جنرل سٹور + PCO کا چلتا کاروبار بہتر سے بہتر سٹور اور مشورہ کیلئے MBC، 7561210، 7560907، 7550267، 7531316، 0300-4866623
سی ایم
139824

میڈیکل الٹراساؤنڈ مشین

توشیبا ساؤنڈ مشین ماڈل SAL-32B، بہترین کنڈیشن Made in Japan 0321-4434964,0321-4894009
سی ایم
139835

شوکاز نوٹس

بنام صوفیہ بشارت LHV بنیادی مرکز صحت بھوپے وال تحصیل چونیاں ضلع قصور

آپ کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ BHU بھوپے وال سے مورخہ 25-11-2003 سے مسلسل غیر حاضر ہیں۔ قواعد کے مطابق ڈاکٹر توقیر احمد ہاشمی APMO تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتال چونیاں (انکوائری آفیسر) نے آپ کے پتہ پر نوٹس بھیجا۔ ازاں بعد دفتر زیر دستخطی سے آپ کو مورخہ 12-8-2005 چٹھی نمبری 9901 کے تحت شوکاز نوٹس دیا گیا۔ مزید 13-9-2005 کو چٹھی نمبری 11094 کے تحت ایک اور شوکاز نوٹس دیا گیا۔ بعد ازاں 25-11-05 چٹھی نمبری 16481 تیسری مرتبہ شوکاز نوٹس پھر بھیجا گیا لیکن آپ کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا آپ کو بذریعہ اشتہار اخبار مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ ڈیوٹی پر حاضر ہو کر مسلسل غیر حاضری کی وجہ بتائیں ورنہ 14 دن کے اندر حاضر نہ ہونے کی صورت میں آپ کو نوکری سے برخاست کر دیا جائے گا۔

ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ہیلتھ) قصور

IPL/1184

بشرطِ سنسر جلد آ رہا ہے

دل دا روگ

انجمن۔ ملک افتخار

فون :- 0300-4597363

دیتے کو رخصت کرینگے

کریں گے جبکہ اس موقع پر نیوز فورسز کے کمانڈر رائیر کموڈور ... بھی موجود ہونگے اور منعقدہ تقریب سے خطاب کرینگے۔

دینی جماعتیں

خان، جے یو پی (نفاذ شریعت) کے انجینئر سلیم اللہ خان، مشائخ اہلسنت کے پیر سیف اللہ خان نقشبندی، جماعت اسلامی کے امیر العظیم، جماعت اہلحدیث کے رہنما حافظ عبدالغفار روپڑی، جماعت الدعوۃ کے یحییٰ مجاہد، انٹرنیشنل ختم نبوت کے قاری شاہ ...

ماہرین

امریکہ

قلعہ میں دھماکے

خواتین

سپیکر قومی اسمبلی

عراق، بم دھماکے

اعجاز ہاشمی

بھاشا ڈیم کی افتتاحی تقریب

یوم عاشور کربلا میں گزارنے کیلئے دنیا بھر سے لاکھوں افراد حضرت امام حسینؓ کے روضہ اقدس پہنچنا شروع ہو گئے

کربلا (ثنا نیوز) یوم عاشورہ کربلا میں منانے کیلئے دنیا بھر سے لاکھوں افراد حضرت امام حسینؓ کے روضہ اقدس پہنچنا شروع ہو گئے ہیں دوسری جانب حکام نے اس موقع پر ممکنہ دہشت گردی روکنے کے لئے انتظامات سخت کر دیے ہیں۔ حکام کے

باقی صفحہ 5 کالم 5 پر

گوجر خان ریلوے سٹیشن پر سیالکوٹ ایکسپریس حادثے سے بال بال بچ گئی

گوجر خان (آن لائن) گوجر خان ریلوے سٹیشن پر سیالکوٹ ایکسپریس حادثے میں بال بال بچ گئی۔ تفصیلات کے مطابق راولپنڈی سے لاہور جانے والی مال گاڑی منگل کی صبح ریلوے سٹیشن گوجر خان کے پلیٹ فارم پر رکنے کی بجائے سو میٹر آگے

باقی صفحہ 5 کالم 5 پر

باقر: سکیورٹی فورس کا اہلکار ایک فوجی مشین گن سنبھالے الرٹ بیٹھا ہے

جماعت اسلامی کے رہنما سپریم کونسل مجلس عمل کو بائی پاس نہیں کر رہے، اعجاز ہاشمی

جے یو آئی کو مجلس عمل کے الیکشن پر اعتراضات ہیں تو اخبارات کی بجائے سپریم کونسل میں اظہار کرے

لاہور (خصوصی رپورٹر) متحدہ مجلس عمل کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات پیر اعجاز ہاشمی نے کہا ہے کہ ایم ایم اے پنجاب کے انتخابات حال ہی میں ہوئے ہیں۔ جنہیں سب نے تسلیم کیا تھا اگر اس ضمن میں جمعیت علمائے اسلام کو اعتراضات ہیں تو انہیں چاہئے وہ اخبارات کی بجائے ایم ایم اے کی سپریم کونسل میں اس کا اظہار کریں گے۔ "آواز" سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جے یو آئی کے رہنما سید امیر حسین گیلانی سپریم کونسل

باقی صفحہ 5 کالم 6 پر

مظاہروں کے پیش نظر بھاشا ڈیم کی افتتاحی تقریب کا مقام تبدیل کرنے کا فیصلہ

لاہور (وقائع نگار خصوصی) شمالی علاقہ جات میں بھاشا ڈیم کے خلاف جاری مظاہروں کے پیش نظر حکومت نے ڈیم کی افتتاحی تقریب کا مقام تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزارت پانی و بجلی

باقی صفحہ 5 کالم 6 پر

شباب ملی توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کیخلاف یورپی ممالک کے سفارتخانوں کو احتجاجی خطوط اور ای میل بھیجے گی

لاہور (این این آئی) شباب ملی پاکستان نے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کی شدید مذمت کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ ملک بھر میں یورپ کی مصنوعات کے بائیکاٹ کیلئے ملک گیر مہم چلائی جائے گی اور ہزاروں نوجوان ملک کے کونے کونے سے

باقی صفحہ 5 کالم 7 پر

آج مزار حضرت داتا گنج بخش کو غسل دیا جائیگا

لاہور (خصوصی رپورٹر) آج نویں محرم الحرام کو حضرت داتا گنج بخشؒ کے مزار کو غسل مبارک دینے کی تقریب مہمان خصوصی لیفٹیننٹ جنرل (ر) گورنر پنجاب خالد مقبول جبکہ سرپرست صوبائی وزیر اوقاف سید سعید الحسن شاہ ہوں گے۔ غسل کی تقریب ساڑھے چار بجے اور دعا ساڑھے پانچ ہو گی۔

قاہرہ: مصری خواتین توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف نعرے لگا رہی ہیں

لوگوں کو ایوان صدر میں بٹھا کر لوٹا بنایا جا رہا ہے، رانا ثناء اللہ

رانا آصف توصیف اور زاہد توصیف کے استعفیٰ سے ثابت ہو گیا بلدیاتی سسٹم میں اپوزیشن کی کوئی گنجائش نہیں

(ن) لیگ کے اجلاس میں زاہد توصیف نے انکشاف کیا تھا کہ ان پر دباؤ ہے اور جان کا خطرہ ہے

لاہور (خصوصی رپورٹر) پنجاب اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی لیڈر رانا ثناء اللہ نے کہا ہے کہ رانا آصف توصیف اور زاہد توصیف کے استعفیٰ اور حکمران جماعت میں شمولیت کے بعد یہ ثابت ہو گیا ہے کہ موجودہ بلدیاتی سسٹم میں اپوزیشن کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ایوان صدر غیر جانبدار ہوتا ہے مگر افسوس ایوان صدر میں لوگوں کو بٹھا کر لوٹا بنایا جا رہا ہے۔ غیر آئینی غیر سیاسی سرگرمیوں کا یہ سلسلہ حکمرانوں کو بچا نہیں سکے گا۔

باقی صفحہ 5 کالم 6 پر

چینی کا بحران سرکاری اہلکاروں اور ذخیرہ اندوزوں کی ملی بھگت ہو سکتی ہے، کنزیومر ایسوسی ایشن

لاہور (اپنے رپورٹر سے) حکومت کی جانب سے چینی درآمد کرنے کے فیصلے کے باوجود اس کی قیمتوں میں کمی کا کوئی رجحان دیکھنے میں نہیں آیا بلکہ گزشتہ ہفتے کے دوران اس کی قیمتوں میں اوسطاً تین سے چار روپے فی کلوگرام کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ بات کنزیومر ایسوسی ایشن پنجاب کے ریجنل چیئرمین عبدالمجید نے

باقی صفحہ 5 کالم 6 پر

راولپنڈی: 8 ویں محرم الحرام کے موقع پر پاک فوج کے جوان گشت کر رہے ہیں

اکبر بگٹی کے آبائی قلعہ میں دھماکے 3 ہلاک اسلحہ ڈپو تباہ ہو، ڈی سی او

آگ گاڑیوں پر گولہ باری سے لگی جمہوری وطن پارٹی

قلعہ میں اچانک آگ بھڑک اٹھی جس سے ڈپو میں گولہ بارود دھماکہ سے پھٹنا شروع ہو گیا' ڈی سی او عبدالصمد، گھر میں کوئی اسلحہ نہیں تھا' پارٹی ترجمان

سکیورٹی فورسز نے ڈیرہ بگٹی میں 3 فراری کیمپ ختم کر کے اسلحہ برآمد کر دیا' شرپسندوں کے حملوں میں سوئی گیس فیلڈ کی مزید 3 پائپ لائنیں تباہ' سپلائی معطل

ڈیرہ بگٹی، نصیر آباد (آواز نیوز + ثنا نیوز + آن لائن) بلوچستان کے ضلع ڈیرہ بگٹی میں نواب اکبر خان بگٹی کے قلعے سے دھماکوں کی آوازیں اور آگ کے شعلے بلند ہوتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ ڈی سی او ڈیرہ بگٹی عبدالصمد لاسی نے جیو نیوز کو بتایا کہ دھماکے قلعے میں موجود اسلحے کے ذخیرے میں آگ کے باعث ہو سکتے ہیں۔ مانیٹرنگ سیل کے مطابق جمہوری وطن پارٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ نواب اکبر بگٹی کے قلعے میں کسی قسم کا کوئی اسلحہ نہیں تھا گاڑیوں پر گولہ باری کی وجہ سے قلعہ میں آگ لگی۔ آن لائن کے مطابق ڈیرہ بگٹی نواب اکبر خان بگٹی کے گھر کو آتش زدگی کے باعث نقصان پہنچا جبکہ اسلحہ اور گولہ و بارود کے ڈپو میں دھماکے کے نتیجے میں تین شرپسند ہلاک اور ڈپو مکمل طور

باقی صفحہ 5 کالم 5 پر

ریڈ نوٹس واپس نہ لئے تو بھرپور احتجاج کرینگے پیپلز پارٹی

نوٹسز کی کوئی قانونی حیثیت نہیں اپوزیشن ایشو نہ بنائے اسپیکر قومی اسمبلی

حکومت ہمیں تحریری طور پر دے کہ اس کا ریڈ نوٹسز سے تعلق نہیں تو ہم خاموش ہو جائینگے، نوٹس واپس نہ لئے تو اسمبلیوں اور مشرف حکومت کی بھی پرواہ نہیں کرینگے، ناہید خان

بینظیر کیخلاف نیب کارروائی کر رہا ہے، انٹرپول دہشت گردی یا منشیات کی سمگلنگ میں ملوث مجرموں کو پکڑتا ہے، بینظیر ان دونوں کیسوں میں ملوث نہیں، قومی اسمبلی میں احتجاج

اسلام آباد (آن لائن) پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین نے حکومت کو خبردار کیا ہے کہ اگر بے نظیر و زرداری کے خلاف ریڈ نوٹسز واپس نہ لئے گئے تو پیپلز پارٹی اسمبلیوں اور صدر مشرف کی حکومت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بھرپور احتجاج کرے گی اور اپنی قائد کے خلاف سیاسی انتقام کی اجازت نہیں دے گی۔ سپیکر بھی اس معاملے کا نوٹس لیں اور حکومت کو نوٹسز واپس لینے کی ہدایت کریں سپیکر قومی اسمبلی نے کہا کہ اس معاملے پر ان کی رولنگ محفوظ ہے تاہم جب حکومت یہ کہہ چکی ہے کہ اس نوٹس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے تو پھر اسے ایشو کیوں بنایا جا رہا ہے تو قومی اسمبلی کے اجلاس میں ناہید خان نے نکتہ اعتراض پر کہا کہ حکومت کی طرف سے یہ بیان کہ ریڈ نوٹس کی کوئی قانونی

باقی صفحہ 5 کالم 5 پر

چینی کی بڑھتی ہوئی قیمت نے گھریلو بجٹ درہم برہم کر دیا' خواتین

مہنگائی سے پہلے ہی پریشان تھے گھر چلانا بس میں نہیں رہا، صوبیہ بدر' کھانا پینا دشوار ہو گیا، ناصرہ سجاد

لاہور (آواز رپورٹ) چینی کی بڑھتی ہوئی قیمت نے گھریلو بجٹ کو درہم برہم کر دیا ہے۔ اب تو کھانا پینا بھی دشوار ہو گیا ہے۔ مہنگائی کے باعث کھانے پینے کی اشیاء کی جو تھوڑی بہت سکت تھی چینی کی قیمت 42 روپے ہونے سے وہ بھی ختم ہو گئی ہے۔ ان خیالات کا اظہار "آواز سروے" میں گھریلو خواتین نے کیا۔ صوبیہ بدر نے کہا کہ ہم تو مہنگائی کے ہاتھوں سے بہت پریشان تھے۔ گھریلو بجٹ میں گھر چلانا میرے بس میں نہیں رہا

باقی صفحہ 5 کالم 5 پر

کالعدم سپاہ صحابہ سانگلہ ہل کے سابق نائب صدر کی 5 سال قید کی سزا ختم، رہا کرنے کا حکم

سانگلہ ہل (آن لائن) لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژنل بنچ نے گزشتہ روز سانگلہ ہل کے مشہور کیس کا فیصلہ سناتے ہوئے کالعدم سپاہ صحابہ سانگلہ ہل کے نائب صدر محمد صابر کو انسداد دہشتگردی کی عدالت آف لاہور کی طرف سے ملنے والی 5 سال قید کی سزا ختم کرتے ہوئے اسے رہا کرنے کا حکم دے دیا واضح رہے کہ گزشتہ سال سانگلہ ہل سٹی پولیس نے محمد صابر کے خلاف ریلوے سٹیشن سانگلہ ہل کے چوک میں شیعہ سنی مذہبی منافرت پھیلانے کے الزام میں مقدمہ درج کیا تھا۔

سینٹ الیکشن، بینظیر نے امیدواروں کی غیر حتمی فہرست پارٹی کو بھیج دی

ٹیکنوکریٹ اور خواتین کی نشستوں کیلئے بالترتیب ڈاکٹر اسرار شاہ، ساجدہ میر اور نرگس اعوان کے نام منظور

لاہور (وقائع نگار خصوصی) پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بینظیر بھٹو نے سینٹ کے انتخابات کے لئے امیدواروں کی غیر حتمی فہرست پارٹی تنظیم کو بھیج دی ہے جس کے تحت زیادہ تر ریٹائر ہونے والے سینیٹرز کو ہی دوبارہ آگے لایا جا رہا ہے۔ پنجاب سے پارٹی چیئرپرسن کو ستر امیدواروں کی فہرست بھیجی گئی تھی۔ ٹیکنوکریٹ کی نشست پر ڈاکٹر اسرار شاہ جبکہ خواتین کی نشست کیلئے ساجدہ

باقی صفحہ 5 کالم 7 پر

پتنگ بازی کیس کی سماعت 10 فروری کو ہو گی، بنچ پھر تبدیل

لاہور (آن لائن) سپریم کورٹ پتنگ بازی کیس کی سماعت 10 فروری کو کرے گی جبکہ اس کیس کی سماعت کرنے والا بنچ ایک بار پھر تبدیل کر دیا گیا ہے اب اس بنچ کے سربراہ دوبارہ چیف جسٹس مسٹر جسٹس افتخار محمد چودھری خود ہوں گے جبکہ مسٹر جسٹس

باقی صفحہ 5 کالم 7 پر

لاہور، اسلام آباد اور لاہور، پنڈی کے درمیان چلنے والی نان سٹاپ ٹرینوں کے اوقات تبدیل

لاہور (آن لائن) پاکستان ریلوے انتظامیہ کے اعلان کے مطابق 107 اپ اسلام آباد نان سٹاپ / 108 ڈاؤن لاہور نان سٹاپ جو لاہور سے راولپنڈی اور راولپنڈی سے لاہور کے درمیان چلتی ہیں ان کے ٹائم میں تبدیلی کی ہے۔ نئے اوقات کے مطابق 107 اپ اسلام آباد نان سٹاپ لاہور سے صبح 7 بجے

باقی صفحہ 5 کالم 7 پر

نٹ بولٹ کھلے ہوتے تو قراقرم ایکسپریس کا انجن بھی حادثے کا شکار ہوتا: ریٹائرڈ ڈرائیور

خانیوال (نمائندہ آواز) پاکستان ریلوے کے ریٹائرڈ ڈرائیور عبدالقدوس نے "آواز" سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ قراقرم ایکسپریس کا حادثہ ریلوے حکام کی غفلت کے باعث پیش آیا اور دہشت گردی کا الزام لگا کر عوامی روایت بن چکا ہے انہوں

باقی صفحہ 5 کالم 7 پر

حکومت گوادر کی ترقی میں مخلص ہے تو پورٹ بلوچستان کے حوالے کرے، اختر مینگل

ہم ایسی ترقی چاہتے ہیں جس سے ہمارا وجود اور قومی تشخص اقلیت میں تبدیل نہ ہو، جریدے کو انٹرویو

پسنی (آن لائن) سابق وزیراعلیٰ بلوچستان اور بی این پی مینگل کے مرکزی صدر سردار اختر مینگل نے کہا کہ ہم وہ ترقی چاہتے ہیں جس سے ہمارا وجود اور قومی تشخص اقلیت میں تبدیل نہ ہو حکومت اگر گوادر کی ترقی میں مخلص ہے تو گوادر پورٹ کو بلوچستان کے حوالے کرے بلوچستان میں اس وقت مجموعی طور پر 90 ہزار سے زائد فورسز اور چھ سو کے قریب چیک پوسٹیں ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز ایک ایک ہفت روزہ جریدے کو انٹرویو میں کیا سردار اختر مینگل نے کہا کہ ہزاروں بلوچ سپوت گھروں سے اٹھائے گئے ہیں جنہیں نہ کسی عدالت

باقی صفحہ 5 کالم 6 پر

فنی تعلیم کے فروغ کیلئے تحصیل، ضلع اور صوبائی سطح پر تربیتی ادارے قائم کرنیکا فیصلہ

آئندہ وفاق کوئی کیڈٹ کالج نہیں بنائے گا، کیڈٹ کالجوں کے قیام کی ذمہ داری صوبوں پر ہو گی

گزشتہ تین سال میں تعلیمی شعبے میں 79 منصوبے شروع کئے گئے جس پر 2 ارب 60 کروڑ 30 لاکھ لاگت آئیگی

بلوچستان کے ہر ضلع میں پولی ٹیکنیک اور تحصیل میں ووکیشنل سکول قائم کئے جائینگے، سینٹ میں وقفہ سوالات

اسلام آباد (آن لائن) سینٹ کو منگل کے روز وقفہ سوالات میں بتایا گیا کہ حکومت نے ملک میں فنی تعلیم کو فروغ دینے کا فیصلہ کیا ہے جس کے تحت ہر ضلع میں پولی ٹیکنیک ادارہ تحصیل میں ترجیحی سکول اور ہر صوبے میں ٹیکنیکل کالج قائم کئے جائیں گے آئندہ وفاق کوئی کیڈٹ کالج نہیں بنائے گا صوبائی حکومتیں کیڈٹ کالج بنانے کی ذمہ دار ہوں گی۔ وزیر تعلیم جاوید اشرف قاضی نے ایوان کو بتایا کہ بلوچستان کے ہر ضلع میں پولی ٹیکنیک اور ہر تحصیل میں ووکیشنل سکول قائم کئے جائیں گے موجودہ حکومت فنی تعلیم کو فروغ دینا چاہتی ہے ملک کے تمام اضلاع میں ایسے

باقی صفحہ 5 کالم 7 پر

بینظیر بھٹو اور بیرسٹر سلطان کی ملاقات کے حوالے سے شائع ہونیوالی خبریں من گھڑت ہیں، ترجمان

اسلام آباد (آن لائن) پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بے نظیر بھٹو اور بیرسٹر سلطان محمود کی گزشتہ دنوں ملاقات کے حوالے سے شائع ہونے والی خبریں من گھڑت اور بے بنیاد ہیں۔ بے نظیر بھٹو نے پارٹی ڈسپلن کی سریحا خلاف ورزی کرنے پر بیرسٹر سلطان محمود چوہدری کو پارٹی کے سیکرٹری جنرل جہانگیر کے پاس وضاحت اور صفائی پیش کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

توہین آمیز خاکے کی اشاعت کیخلاف کراچی میں تاجروں کی ہڑتال

کراچی (آن لائن) یورپی اخبارات میں توہین آمیز کارٹون کی اشاعت کے خلاف منگل کے روز کراچی کے مختلف علاقوں میں تاجروں نے احتجاجاً کاروبار بند رکھا۔ تفصیلات کے مطابق منگل کے روز الائنس آف مارکیٹ ایسوسی ایشن اور دیگر تاجر تنظیموں کی اپیل پر یورپی اخبارات میں توہین آمیز کارٹون کی اشاعت کے

باقی صفحہ 5 کالم 8 پر

نیٹو فورسز کی واپسی آج مکمل ہو جائیگی، میجر جنرل فاروق آخری دستے کو رخصت کرینگے

اسلام آباد (آن لائن) پاکستان سے نیٹو فورسز کی واپسی آج (بدھ) مکمل ہو جائے گی اور نیٹو فورس کا آخری دستہ بھی آج دوپہر چکلالہ ایئر بیس سے اپنے ملک روانہ ہو جائے گا وفاقی ریلیف کمشنر میجر جنرل فاروق احمد خان آخری دستے کو رخصت

باقی صفحہ 5 کالم 7 پر

سینٹ میں مولانا عبدالرؤف اور ابوالحسن مدنی کے انتقال پر فاتحہ خوانی

اسلام آباد (آن لائن) سینٹ میں سابق ایم این اے مولانا عبدالرؤف اور ممتاز عالم دین ابوالحسن مدنی کے انتقال پر فاتحہ خوانی کی گئی۔ منگل کو سینٹ کا اجلاس جونہی شروع ہوا تو پروفیسر خورشید احمد نے اس جانب توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ ان دونوں حضرات کی وفات ہو گئی ہے اس لئے ان کی روح کے ایصال

باقی صفحہ 5 کالم 8 پر

ڈی سی او لاہور نے یوم عاشور کیلئے سول ڈیفنس رضا کاروں کی ڈیوٹیاں لگا دیں

لاہور (اپنے نمائندہ سے) ڈی سی او لاہور و کنٹرولر سول ڈیفنس میاں محمد اعجاز نے یوم عاشور کے موقع پر سول ڈیفنس کے رضا کاروں اور حلقہ افسران کی ڈیوٹیاں لگا دی ہیں جو عزاداری کے جلوسوں اور مجلسوں کے بہتر انتظام کیلئے مستقل انتظامیہ سے

باقی صفحہ 5 کالم 8 پر

استنبول: برف سے ڈھکی ایک کشتی پر پرندے بیٹھے ہیں ترکی میں جاری برفباری سے درجہ حرارت نقطہ انجماد سے گر گیا ہے

لیبر سروے کر دیا گیا، بیروزگاری کی شرح کم ہو گئی ہے، سلمان شاہ

انڈونیشیا میں دنیا کی نظروں سے دور جنت نظیر خطہ دریافت

ایلسلواڈور کا مزید

ڈی سی اولا ہور نے یوم عاشور کیلئے سول ڈیفنس رضا کاروں کی ڈیوٹیاں لگا دیں

سینٹ میں مولانا عبدالرؤف اور ابوالحسن مدنی کے انتقال پر فاتحہ خوانی

عراق: بم دھماکے اور حملے، 4 امریکی فوجیوں سمیت 20 ہلاک

ایلسلواڈور کا مزید 380 فوجی بھیجنے کا اعلان

تکریت میں بم حملے میں 3 امریکی ہلاک، ایک کو بعقوبہ میں چھلنی کر دیا گیا، بغداد میں 2 بم دھماکے، 10 ہلاک، بصرہ میں 2 جاں بحق

عراق میں اپنا مشن جاری رکھیں گے، ایلسلواڈور حکومت، امریکہ اور شیعہ رہنماؤں نے صدام کیخلاف مقدمے کو ...

بغداد (مانیٹرنگ سیل، نیوز ایجنسیاں) عراق میں مختلف بم دھماکوں میں 4 امریکی فوجیوں اور 3 عراقی پولیس اہلکاروں سمیت 20 افراد ہلاک ہو گئے۔ تکریت میں گشت کرتی ہوئی امریکی فوجی گاڑی پر دستی بم کے حملے میں 3 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔ ایک امریکی فوجی بعقوبہ میں ہلاک ہوا جس پر نامعلوم افراد نے فائرنگ کر دی۔ تکریت میں ہی پولیس کے بھرتی مرکز کے سامنے مسلح افراد کی فائرنگ سے تین عراقی پولیس اہلکار زخمی ہو گئے جو ہسپتال لے جاتے ہوئے دم توڑ گئے۔ بغداد میں 2 بم دھماکوں میں 10 افراد ہلاک اور 23 زخمی ہو گئے، بصرہ میں بم دھماکوں میں 2 افراد ہلاک اور 4 پولیس اہلکار زخمی ہو گئے۔ ... میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔

باقی صفحہ 5 کالم 5 پر

انڈونیشیا میں دنیا کی نظروں سے دور جنت نظیر خطہ دریافت

صوبہ پاپوا میں فوجا کے پہاڑوں کے قریب یہ علاقہ 20 لاکھ مربع ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے

یہ جنت نظیر خطہ امریکی، انڈونیشی اور آسٹریلوی سائنسدانوں پر مشتمل ٹیم نے دریافت کیا

یوں لگتا ہے کہ یہاں کسی انسان کا کبھی عمل دخل نہیں ہوا، جانور اور پرندے ہم سے خائف نہیں تھے، ٹیم سربراہ

جکارتہ (فارن ڈیسک) بین الاقوامی سائنسدانوں پر مشتمل ایک ٹیم نے انڈونیشیا میں دنیا سے کٹا ہوا ایک ایسا خطہ دریافت کیا ہے جہاں ان کے دعوے کے مطابق آج تک کسی انسان کا دخل نہیں ہو سکا۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق امریکی، انڈونیشی اور آسٹریلوی سائنسدانوں پر مشتمل ٹیم کے سربراہ بروس بیلر نے بتایا کہ یہ جنت نظیر خطہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہاں ایسے جانور اور پودے انہوں نے دریافت کئے ہیں جو قبل ازیں کسی انسان نے نہیں دیکھے۔ تقریباً 20 لاکھ مربع ایکڑ رقبے کا حامل

باقی صفحہ 5 کالم 6 پر

لیبر سروے کر دیا گیا، بیروزگاری کی شرح کم ہو گئی ہے، سلمان شاہ

اشیائے خوراک میں چینی کے سوا ہر چیز کی قیمت میں نمایاں کمی ہوئی ہے، مشیر خزانہ

اسلام آباد (وقائع نگار خصوصی) وزیراعظم کے مشیر خزانہ ڈاکٹر سلمان شاہ نے کہا ہے کہ لیبر سروے کر لیا گیا ہے جس کے مطابق پاکستان میں بے روزگاری کی شرح کم ہوئی ہے 5 لاکھ سے زائد روزگار کے نئے مواقع پیدا کئے گئے ہیں۔ یہاں مختلف سوالوں کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں اشیائے خوراک کی قیمتیں کم ہوئی ہیں۔ چینی کے سوا کھانے پینے کی ہر چیز کی قیمت میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ

باقی صفحہ 4 کالم 7 پر

پی ایس او میں بھاری تنخواہوں پر افسران کی تقرری کا معاملہ متعلقہ کمیٹی کے سپرد

اسلام آباد (نیوز رپورٹر) سپیکر قومی اسمبلی چوہدری امیر حسین نے رائے منصب علی خان کے توجہ دلاؤ نوٹس پر پی ایس او میں بھاری تنخواہوں پر ملازمین رکھنے کے معاملہ کو قومی اسمبلی کی مجلس قائمہ برائے پٹرولیم و قدرتی وسائل کے سپرد کر دیا ہے

باقی صفحہ 4 کالم 7 پر

چوہدری آس محمد مقتدرہ قومی زبان کے سیکرٹری اور کرنل ارشد محمود ایرا کے جنرل منیجر ٹیکنیکل مقرر، متعدد افسران کے تبادلے

اسلام آباد (نیوز رپورٹر) وفاقی حکومت نے مقتدرہ قومی زبان کے سیکرٹری اور سیکرٹریٹ گروپ کے گریڈ 20 کے افسر شاہد مسعود کو او ایس ڈی بنا دیا ہے وہ پاکستان ایڈمنسٹریٹو سٹاف کالج میں نیشنل مینجمنٹ کورس کر چکے۔ متروکہ وقف املاک کے ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر چوہدری آس محمد کو مقتدرہ قومی زبان میں سیکرٹری لگایا گیا ہے وہ سیکرٹریٹ گروپ کے گریڈ 19 کے افسر ہیں۔ کرنل ارشد محمود خان کو زلزلہ سے متاثرہ علاقوں کی تعمیر نو کی

باقی صفحہ 4 کالم 7 پر

مری برادری کے درجنوں افراد کا سکرنڈ میں بگٹی اور خیر بخش کیخلاف احتجاجی مظاہرہ

شرکاء کا شہر بھر کا گشت، سرداروں کیخلاف زبردست نعرے بازی، آبائی علاقوں میں ...

مذکورہ سردار عزت، آزادی اور انسانیت کے دشمن ہیں عام آدمی کو غلام بنا کر رکھنا چاہتے ہیں، عالم کان مری

سکرنڈ (آن لائن) بلوچستان سے آئے ہوئے مری برادری کے درجنوں افراد نے سکرنڈ میں بلوچستان کے سردار محمد اکبر بگٹی اور خیر بخش کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرے کے شرکاء نے شہر بھر کا گشت کیا اور مذکورہ سردار کے خلاف سخت نعرے بازی کی۔ صحافی چوک پر مظاہرے کے اختتام پر عالم کان مری، جان محمد مری اور دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مذکورہ سردار عزت و آزادی و انسانیت کے دشمن اور قاتل ہیں اور عام آدمی کو غلام بنا کر رکھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان سرداروں نے ہزاروں مری قبیلے کے افراد شہید کرائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کو ان کے آبائی علاقوں میں آباد کیا جائے۔

ویزے جاری کرنے کا معاملہ، کشمیر فوڈ فیسٹیول کا انعقاد خطرے میں پڑ گیا، رپورٹ

جموں (آن لائن) بھارتی خبر رساں ادارے نے سرکاری ذرائع کے حوالے سے الزام عائد کیا ہے کہ پاکستان کی جانب سے مقبوضہ کشمیر کے سیاحتی شعبے کے حکام کو ویزے فراہم نہ کرنے کے باعث لاہور میں ہونیوالے کشمیر فوڈ فیسٹیول کا انعقاد خطرے میں پڑ گیا۔ رپورٹ کے مطابق بھارت کی وزارت خارجہ کی جانب سے پاکستان کے ساتھ تمام معاملات کو حتمی شکل دیئے جانے کے باوجود ان حکام کو ویزے جاری نہیں کئے گئے۔

بھارت، بس میں گیس سلنڈر دھماکہ، 15 ہلاک

نئی دہلی (آن لائن) بھارتی ریاست مدھیا پردیش میں ایک بس میں گیس سلنڈر دھماکے سے 15 افراد ہلاک ہو گئے۔ برطانوی خبر رساں ادارے کے مطابق پولیس نے بتایا ہے کہ واقعہ ریاست کے ضلع مورینا میں پیش آیا جہاں ایک مسافر بس میں رکھا سلنڈر پھٹ گیا جس کے نتیجے میں 15 افراد موقع پر ہلاک جبکہ 12 زخمی ہو گئے دھماکے کے بعد بس کو آگ لگ گئی جس کے باعث ہلاکتیں ہوئیں۔

اسعد مدنی کی وفات بڑا صدمہ ہے، عالم اسلام کو نقصان پہنچا، دینی جماعتیں

ساری زندگی اسلام کی خدمت کی، خلاء کبھی پر نہیں ہو سکے گا، تعزیتی اجلاس میں علماء ...

لاہور (سٹاف رپورٹر) دینی جماعتوں کے رہنماؤں نے جمعیت علماء ہند کے امیر مولانا محمد اسعد مدنی کی وفات کو ایک بڑا صدمہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی وفات سے عالم اسلام کو بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔ گزشتہ روز اس سلسلہ میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں جماعت اسلامی پاکستان کے رہنما عبدالغفار عزیز، جمعیت اہلحدیث کے ابتسام الٰہی ظہیر، جماعت الدعوۃ کے مولانا امیر حمزہ، متحدہ مجلس عمل کے رہنما مولانا امجد

باقی صفحہ 5 کالم 7 پر

ضلع چاغی میرا اپنا گھر ہے، تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ضرور ادا کروں گا، گورنر جوگ

دالبندین (آن لائن) ضلع چاغی میرا اپنا گھر ہے گھر کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ضرور ادا کروں گا یہ بات گورنر جوگ شہزادہ فہد بن سلطان بن عبدالعزیز نے وزیراعلیٰ بلوچستان جام محمد یوسف ضلع ناظم چاغی حاجی محمد ہاشم نوتیزئی سو بائی وزیر

باقی صفحہ 5 کالم 8 پر

کھٹمنڈو، ماؤ باغیوں کے حملے 7 سیکورٹی اہلکار ہلاک، 15 زخمی

کھٹمنڈو (آن لائن) نیپال میں کمیونسٹ باغیوں کے حملوں میں سیکورٹی فورسز کے سات اہلکار ہلاک اور چودہ زخمی ہو گئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق مقامی انتظامیہ کے ایک اعلیٰ عہدیدار اور ساہو ہو کو زالہ نے بتایا کہ دارالحکومت کھٹمنڈو کے نزدیک ایک قصبہ میں باغیوں کے حملے سے ایک سپاہی اور ایک پولیس اہلکار ہلاک ہو گیا جبکہ دارالحکومت سے 190 میل کے

باقی صفحہ 5 کالم 8 پر

بھارت، اسرائیل میں دفاعی میزائل براق ٹو کی مشترکہ تیاری کا معاہدہ طے پا گیا

معاہدہ 17 ماہ کے مذاکرات کے بعد ہوا، روس بھارتی جنگی طیارے مگ 29 کو اپ ...

نئی دہلی (آن لائن) بھارت اور اسرائیل کے درمیان فضائی دفاعی میزائل براق ٹو کی مشترکہ تیاری کا معاہدہ طے پا گیا ہے جبکہ روس بھارت کے کثیر المقاصد جنگی طیارے مگ 29 کو اپ گریڈ کرے گا۔ پی ٹی آئی کے مطابق دفاعی ذرائع نے بتایا کہ بھارت اور اسرائیل نے براق میزائل کی تیاری کا معاہدہ ... کے طویل مذاکرات کے بعد کیا ہے اس میزائل کو اسرائیل کی آئی اے آئی اور بھارت کی ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ لیبارٹری مشترکہ طور پر تیار کریں گی دونوں اس پروگرام پر 330 ملین امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری کریں گی آئی اے آئی

باقی صفحہ 5 کالم 8 پر

اسرائیلی فوج کا غزہ پر مسلسل تیسرے روز حملہ، 2 فلسطینی شہید

حملہ منی بس پر کیا گیا، شہید ہونے والوں میں الاقصیٰ بریگیڈ کے 2 کارکن شامل ہیں، 3 شہری زخمی ...

غزہ (آن لائن) اسرائیل کے غزہ پر ایک اور فضائی حملے میں الاقصیٰ بریگیڈ کے دو کارکن ہلاک اور تین شہری زخمی ہو گئے۔ اسرائیلی طیاروں نے غزہ کے علاقے میں منی بس پر میزائلوں سے حملہ کیا اس کارروائی میں الاقصیٰ بریگیڈ کے دو کارکن مارے گئے اور تین شہری زخمی ہوئے۔ اس طرح پچھلے تین روز سے جاری حملوں میں ہلاک ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 7 ہو گئی ہے جبکہ متعدد افراد زخمی ہوئے ہیں۔

مصر: بحری جہاز کے حادثے میں ہلاک ہونیوالے ایک شخص کا رشتہ دار اس کی میت کے سامنے بیٹھا رو رہا ہے

کینیڈا کے نومنتخب وزیراعظم سٹیفن ہارپر نے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا

اٹاوا (آن لائن) کینیڈا کے نومنتخب وزیراعظم سٹیفن ہارپر نے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد وزیراعظم نے اپنی کابینہ کا اعلان کیا۔ کینیڈا میں لبرل پارٹی کے 12 سال کے اقتدار کے بعد کنزرویٹو پارٹی اقتدار میں آئی ہے۔

ایشیائی ملکوں کا دورہ مفید اور کامیاب رہا ہے: شاہ عبداللہ

ریاض (شاہ نیوز) سعودی عرب کے فرمانروا خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے ایشیائی ممالک کے حالیہ دورے کو تاریخی اور کامیاب قرار دیا ہے ...

مظفر آباد، زلزلہ متاثرین کا ... شہری سراپا احتجاج بن گئے

فیصل آباد: گستاخانہ خاکوں کیخلاف طلباء کا مظاہرہ، ڈینش پرچم نذر آتش

پنجاب میڈیکل کالج کے طلبہ کی 2 گھنٹے تک زبردست نعرے بازی، ٹیکسٹائل یونیورسٹی کے زیراہتمام احتجاجی ریلی

فیصل آباد (نمائندہ آواز) ڈنمارک، ناروے اور فرانس کے اخبارات میں شان رسالت میں گستاخی پر مبنی خاکوں کی اشاعت کیخلاف پنجاب میڈیکل کالج کے طلباء و طالبات نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اس دوران مظاہرین نے دو گھنٹے تک سرگودھا روڈ چوک کو بند کئے رکھا۔ مظاہرہ میں امریکی پالیسیوں، حکومت کے رویئے اور گستاخان رسول کے خلاف زبردست نعرے لگائے گئے اور ڈنمارک کے جھنڈوں کو نذر آتش کیا۔ بعد ازاں پولیس سے مذاکرات کے بعد طلبہ نے ٹریفک بحال کر دی لیکن کلاسز کا بائیکاٹ پورا دن جاری رہا۔ علاوہ ازیں نیشنل

باقی صفحہ 5 کالم 7 پر

گوجرانوالہ: زہریلی شراب پینے سے 3 دوست ہلاک، ایک کی حالت نازک

امجد اور ناصر چند منٹ بعد جبکہ عارف ہسپتال میں موت و حیات کی کشمکش کے بعد دم توڑ گیا

گوجرانوالہ (نمائندہ آواز) نواحی گاؤں چیلے کے میں زہریلی شراب پینے سے 3 دوست ہلاک ہو گئے جبکہ چوتھے کو تشویشناک حالت میں ہسپتال داخل کروا دیا گیا۔ رات کو 4 دوستوں امجد، ناصر، عارف اور فیصل نے اپنی ہی تیار کی ہوئی دیسی شراب پی رکھی تھی جو کہ زہریلی ہونے کی بنا پر امجد اور ناصر چند منٹ بعد ہی ہلاک ہو گئے جبکہ عارف اور فیصل کو ڈسکہ ہسپتال داخل کروا دیا گیا جہاں سے عارف کو تشویشناک حالت کے پیش نظر سول ہسپتال گوجرانوالہ ریفر کر دیا گیا جہاں پر وہ بھی موت و حیات کی کشمکش کے بعد دم توڑ گیا تاہم فیصل کی حالت بھی تشویشناک بتائی جاتی ہے۔

شانگلہ، فوجی خیمہ بستی میں آتشزدگی، 2 کمسن بہنیں زندہ جل گئیں

دونوں مہمان بہنیں خیمہ میں سو رہی تھیں کہ بچوں کا پاؤں چولہے سے ٹکرا گیا اور آگ لگ گئی

سوات (شاہ نیوز) شانگلہ کے علاقہ بیرہ بشام میں قائم فوجی خیمہ بستی میں آتشزدگی سے دو مہمان بچیاں جھلس کر جاں بحق ہو گئیں آگ جلتے چولہے سے لگی تفصیلات کے مطابق معلوم ہوا ہے کہ ضلع شانگلہ کے علاقہ بیرہ بشام میں فوج کے قائم کردہ خیمہ بستی میں گزشتہ رات جلتے چولہے سے بچوں کے پاؤں ٹکرانے سے چولہا الٹ گیا اور آگ بھڑک اٹھی جس پر خیمے میں سوئی ہوئی تحصیل الائی کے علاقہ تھمیڑہ سے آئی ہوئی دو مہمان بہنیں جن کی عمریں بالترتیب 12 اور 14 سال بتائی جاتی ہیں آگ کی لپیٹ میں آ گئیں اور موقع پر ہی جھلس کر جاں بحق ہو گئیں جاں بحق ہونے والی بہنوں کے نام معلوم نہ ہو سکے خیمہ بستی میں مقیم دیگر لوگوں نے کافی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پایا دونوں جاں بحق ہونیوالی بہنوں کی نعشیں ان کے آبائی علاقہ تھمیڑہ تحصیل الائی پہنچا دی گئیں۔

UP UP SOCIALISM
DOWN WITH IMPERIALISM

بھارت: کلکتہ میں خاتون امریکی صدر بش کے دورے کے خلاف مظاہرے کے دوران نعرے لگا رہی ہے

برطانیہ: ہسپتال میں داخل مرد کو حاملہ قرار دیدیا گیا

برمنگھم (فارن ڈیسک) ایک برطانوی ہسپتال نے ایک وارڈ میں داخل مرد کو حاملہ قرار دیدیا۔ ایک غیر ملکی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق ... پر الٹرا ساؤنڈ کی ضرورت ہے جسکے لئے اسے پانی کا زیادہ استعمال کرایا جائے برائن پینٹر نے اس رپورٹ کو احمقانہ حرکت قرار دیا۔ سٹی ہیلتھ یونٹ کے ترجمان نے بتایا کہ رپورٹ مرتب کرنیوالا ملازم نیا تھا اسلئے اس سے یہ فاش غلطی ہوئی۔

انٹرنیٹ کمپنیوں کا ای میل بھجوانے کی مفت سہولت ختم کرنے کا فیصلہ

نیویارک (فارن ڈیسک) امریکی انٹرنیٹ کمپنیوں یاہو اور ... کے مطابق دونوں انٹرنیٹ کمپنیاں عنقریب مفت ای میل بھجوانے کی سہولت ختم کر دینگی اور فیس وصول کرینگی جو اختیاری ہوگی۔ ذرائع کے مطابق یہ فیس چوتھائی سینٹ سے لیکر ایک سینٹ فی ای میل تک ہو سکتی ہے۔

سرگودھا: دارالامان کیس کا مرکزی کردار ماریہ غائب، تاحال سراغ نہ مل سکا

سرگودھا (نمائندہ آواز) سرگودھا کے مشہور ماریہ کیس کی مرکزی کردار ماریہ نامی لڑکی کو زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔ ضلعی انتظامیہ اور اہل خانہ کی ماریہ کو تلاش کرنے کی تمام کوششیں بے سود۔ اہل خانہ نے ارباب اختیار سے مدد کی اپیل کر دی۔ ماریہ کی ...

باقی صفحہ 5 کالم 8 پر

اورماڑہ کوسٹل ہائی وے پر ٹریکٹر ٹرالی الٹنے سے 2 افراد جاں بحق، 3 زخمی

کوئٹہ (آن لائن) اورماڑہ کوسٹل ہائی وے پر ٹریکٹر ٹرالی الٹنے سے دو افراد جاں بحق تین شدید زخمی ہو گئے اطلاعات کے مطابق گزشتہ روز اورماڑہ سے بسیلہ آنے والی ٹریکٹر ٹرالی کوسٹل ہائی وے پر حادثے کا شکار ہو گئی جس کے نتیجے میں ٹریکٹر میں سوار ٹھیکیدار اور ڈرائیور موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے جبکہ دیگر تین افراد امین، احمد بخش وغیرہ زخمی ہو گئے زخمیوں کو فوری طور پر قریبی ہسپتال پہنچا دیا گیا واقعہ پلان اور شم کے درمیان پیش آیا۔

اسرائیلی فضائیہ ایرانی ایٹمی تنصیبات تباہ کرنے کی صلاحیت سے محروم ہے، نیوز ویک

دفاعی تجزیہ نگار واضح کر چکے ہیں کہ ایرانی ایٹمی تنصیبات پر حملے سے قبل اسرائیلی فضائیہ کو اپ گریڈ کرنا ضروری ہے

ایران کی ایٹمی تنصیبات مضبوط ہیں، ایک حملے سے تباہ نہیں ہونگی زیادہ حملے درکار ہیں، امریکی تجزیہ نگار

سابق اسرائیلی تجزیہ نگار شلوم بروم کا دعویٰ ہے کہ اسرائیلی فضائیہ ایک ہفتے میں تمام تنصیبات تباہ کر سکتی ہے، رپورٹ

واشنگٹن (فارن ڈیسک) اسرائیل ابھی تک ایسی صلاحیت حاصل نہیں کر پایا جسے استعمال کرتے ہوئے وہ مقبوضہ بیت المقدس سے براہ راست ایران پر حملہ آور ہو سکے ہفت روزہ جریدے نیوز ویک کے حالیہ شمارے میں شائع ہونیوالی رپورٹ کے مطابق امریکہ اور اسرائیل کے دفاعی تجزیہ نگاروں اور سابق فوجی افسران نے ایرانی نیوکلیئر تنصیبات کو تباہ کرنا انتہائی مشکل قرار دیتے ہوئے حملے کیلئے اسرائیلی فضائیہ کو اپ گریڈ کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے اسرائیلی مسلح افواج کے سابق تھنک ٹینک اور چیف پلانر شلوم بروم نے دعویٰ کیا ہے کہ انکی فضائیہ تہران کا ایٹمی پروگرام ایک ہفتہ کے اندر تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ مگر ہمیں انکی گزر گاہوں کی شناخت نہیں

باقی صفحہ 5 کالم 6 پر

پسنی میں نامعلوم شخص قتل، ملزمان لاش ویرانے میں پھینک کر فرار

کوئٹہ (آن لائن) پسنی نامعلوم شخص کو قتل کر کے لاش ویرانے میں پھینک دی ملزمان فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے اطلاعات کے مطابق گزشتہ روز پسنی پولیس نے کوسٹل ہائی وے کے قریب ویرانے سے ایک نامعلوم شخص کی لاش برآمد کر لی جس کے کان کے قریب گولی لگنے کا نشان ہے پولیس کے مطابق مقتول کو نامعلوم افراد نے قتل کرنے کے بعد لاش وہاں پھینک دی اور فرار ہو گئے۔

سابق امریکی صدر جمی کارٹر کے بیٹے نے بھی انتخاب لڑنے کا اعلان کر دیا

ہنڈرسن/نیواڈا (فارن ڈیسک) ایک اور سابق امریکی صدر کے بیٹے نے انتخاب لڑنے کا اعلان کر دیا ہے۔ سی این این کے مطابق لاس ویگاس کے 58 سالہ انویسٹمنٹ کنسلٹنٹ جیک کارٹر جو سابق امریکی صدر جمی کارٹر کے صاحبزادے ہیں نے 1976ء میں جب وہ 20 سال کے تھے اپنے والد کی انتخابی مہم میں حصہ لیا مگر وائٹ ہاؤس میں رہائش اختیار نہیں کی۔ اب انہوں نے لاس ویگاس میں سے ری پبلکن امیدوار سینیٹر جان اینسائن کے مقابلے میں سینٹ کا انتخاب لڑنے کا اعلان کیا ہے۔

بیجنگ، پولیس تشدد کا نشانہ بننے والے ایڈیٹر کا ہسپتال میں انتقال

بیجنگ (فارن ڈیسک) چین میں پولیس کے ہاتھوں ایک ماہ قبل تشدد کا نشانہ بننے والے ایڈیٹر کا انتقال ہو گیا۔ سی این این کی رپورٹ کے مطابق 41 سالہ وو ژیان گھو نے خبر لگائی تھی کہ الیکٹرک بائیسکل کی لائسنس فیس میں اضافے سے عوام میں بے چینی پھیل رہی ہے اگلے ہی روز پولیس اہلکار اسکے دفتر میں گھس آئے اور اسے تشدد کا نشانہ بنایا۔ ہسپتال ذرائع کے مطابق ان کا انتقال گردے اور جگر فیل ہونے کے باعث ہوا صحافیوں کے تحفظ کیلئے بنائی جانیوالی کمیٹی نے بتایا ہے کہ چین میں جرائم اور کرپشن کی رپورٹنگ پر پولیس تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ حکومت نے ایڈیٹر پر تشدد میں ملوث سینئر ٹریفک پولیس آفیسر ژیاؤ گوو کو برطرف کر دیا ہے۔

امریکی قونصل جنرل کا دورہ گوادر، پورٹ سمیت دیگر منصوبوں پر بریفنگ دی گئی

گوادر (آن لائن) امریکی قونصل جنرل مقیم کراچی مس میری ویٹ گزشتہ روز گوادر کے ایک روزہ دورے پر جب گوادر پہنچیں تو ضلعی ناظم میر عبدالغفور کلمتی اور ڈی سی او گوادر اقبال ندیم نے ان کا خیر مقدم کیا بعد ازاں گوادر پورٹ اتھارٹی کے حکام کے ساتھ ملاقات میں گوادر پورٹ سمیت دیگر منصوبوں پر ان کو بریفنگ دی گئی دوریں اثناء معلوم ہوا ہے کہ امریکی قونصل جنرل کیلیفورنیا میں قائم ایک امریکی کمپنی انوائرو ڈیالٹ

باقی صفحہ 4 کالم 8 پر

خلائی سوٹ کو سیٹلائیٹ میں بدلنے کا روسی منصوبہ کامیاب، پہلا سوٹ ابھی تک مدار میں چکر لگا رہا ہے، ماہرین

کیپ کارنیوال (فارن ڈیسک) ایک ہفتہ قبل خلائی سٹیشن سے خلاء میں چھوڑا جانے والا خلائی سوٹ ابھی تک زمین کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ سی این این کے مطابق سوٹ کو آئیوان آئیوانووچ کا نام دے کر اس میں کپڑے بھر کر ایک ٹرانسمیٹر

باقی صفحہ 5 کالم 6 پر

بھارت نے ایران کیخلاف اپنی مرضی سے ووٹ دیا، نیوکلیئر سمجھوتے سے تعلق نہیں، امریکی عہدیدار

واشنگٹن (آن لائن) امریکہ نے عالمی ایٹمی توانائی ادارے میں بھارت کی جانب سے ایران کے خلاف ووٹ دینے کا تعلق بھارت امریکہ سویلین نیوکلیئر سمجھوتے کے ساتھ جوڑنے سے گریز کیا ہے اور کہا ہے کہ بھارت نے اپنی مرضی کے مطابق ووٹ دیا۔ بھارتی خبر رساں ادارے کے مطابق یہ بات امریکہ کے آرمز کنٹرول اور انٹرنیشنل سیکورٹی سے متعلق انڈر سیکرٹری

باقی صفحہ 4 کالم 8 پر

چنیوٹ کے قریب ٹریفک حادثے میں 3 افراد ہلاک

آواز

خصوصی اشاعت

یومِ عاشور

شاہ ہست حسینؑ پادشاہ ہست حسینؑ
دیں ہست حسینؑ دیں پناہ ہست حسینؑ
سرداد نداد دست در دستِ یزید
حقا کہ بنائے لاالہٰ ہست حسینؑ

شہادتِ امام حسینؓ

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

مقصدِ شہادت

ہر سال محرم میں کروڑوں مسلمان شیعہ بھی اور سنی بھی، امام حسینؓ کی شہادت پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ان غمگساروں میں سے بہت ہی کم لوگ اس مقصد کی طرف توجہ کرتے ہیں جس کیلئے امامؓ نے نہ صرف اپنی جان عزیز قربان کی بلکہ اپنے کنبے کے بچوں تک کو کٹوا دیا۔ کسی شخص کی مظلومانہ شہادت پر اس کے اہل خاندان کا اور اس خاندان سے محبت و عقیدت یا ہمدردی رکھنے والوں کا اظہار غم کرنا تو ایک فطری بات ہے۔ ایسا رنج و غم دنیا کے ہر خاندان اور اس سے تعلق رکھنے والوں کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس کی کوئی اخلاقی قدر و قیمت اس سے زیادہ نہیں کہ اس شخص کی ذات کے ساتھ اس کے رشتہ داروں کی اور خاندان کے ہمدردوں کی محبت کا ایک فطری نتیجہ ہے لیکن سوال یہ ہے کہ امام حسینؓ کی وہ کیا خصوصیت ہے جس کی وجہ سے صدیاں گزر جانے کے بعد بھی ہر سال ان کا غم تازہ ہوتا رہے؟ اگر یہ شہادت کسی مقصد عظیم کے لئے نہ تھی تو محض ذاتی محبت و تعلق کی بنا پر صدیوں اس کا غم جاری رہنے کے کوئی معنی نہیں ہیں اور خود امامؓ کی اپنی نگاہ میں اس محض ذاتی و شخصی محبت کی کیا قدر و قیمت ہو سکتی ہے؟ انہیں اگر اپنی ذات اس مقصد سے زیادہ عزیز ہوتی تو وہ اسے قربان ہی کیوں کرتے؟ ان کی یہ قربانی تو خود اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اس مقصد کو جان سے بڑھ کر عزیز رکھتے تھے۔ لہٰذا اگر ہم اس مقصد کے لئے کچھ نہ کریں بلکہ اس کے خلاف کام کرتے رہیں تو محض ان کی ذات کے لئے گریہ و زاری کر کے اور ان کے قاتلوں پر لعن طعن کر کے قیامت کے روز نہ تو ہم امامؓ ہی سے کسی داد کی امید رکھ سکتے ہیں اور نہ یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ ان کا خدا اس کی کوئی قدر کرے گا۔

اب دیکھنا چاہیے کہ وہ مقصد کیا تھا؟ کیا امامؓ تخت و تاج کیلئے اپنے کسی ذاتی استحقاق کا دعویٰ رکھتے تھے اور اس کیلئے انہوں نے سر دھڑ کی بازی لگائی؟ کوئی شخص بھی جو امام حسینؓ کے گھرانے کی بلند اخلاقی سیرت کو جانتا ہے، یہ بدگمانی نہیں کر سکتا کہ یہ لوگ اپنی ذات کیلئے اقتدار حاصل کرنے کی خاطر مسلمانوں میں خون ریزی کر سکتے تھے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ حکومت حاصل کرنے کیلئے لڑنا اور کشت و خون کرنا ہرگز ان کا مسلک نہ تھا۔ اس لئے لامحالہ یہ ماننا ہی پڑے گا کہ امام عالی مقام کی نگاہیں اس وقت مسلم معاشرے اور اسلامی ریاست کی روح اور اس کے مزاج اور اس کے نظام میں کسی بڑے تغیر کے آثار دیکھ رہی تھیں جسے روکنے کی جدوجہد کرنا ان کے نزدیک ضروری تھا حتیٰ کہ اس راہ میں لڑنے کی نوبت بھی آ جائے تو نہ صرف جائز بلکہ فرض سمجھتے تھے۔

ریاست کے مزاج، مقصد اور دستور کی تبدیلی:

وہ تغیر کیا تھا؟ ظاہر ہے کہ لوگوں نے اپنا دین نہیں بدل دیا تھا۔ حکمرانوں سمیت سب لوگ خدا اور رسول اور قرآن کو اسی طرح مان رہے تھے جس طرح پہلے مانتے تھے۔ مملکت کا قانون بھی نہیں بدلا تھا۔ عدالتوں میں قرآن و سنت ہی کے مطابق تمام معاملات کے فیصلے بنی امیہ کی حکومت میں بھی ہو رہے تھے جس طرح ان کے برسر اقتدار آنے سے پہلے ہوا کرتے تھے بلکہ قانون میں تغیر تو انیسویں صدی عیسوی سے پہلے دنیا کی مسلم حکومتوں میں سے کسی کے دور میں بھی نہیں ہوا۔ بعض لوگ یزید کے شخصی کردار کو بہت نمایاں کر کے پیش کرتے ہیں جس سے یہ عام غلط فہمی پیدا ہوگی ہے کہ وہ تغیر جسے روکنے کیلئے امامؓ کھڑے ہوئے تھے، بس یہ تھا کہ ایک برا آدمی برسر اقتدار آ گیا تھا لیکن یزید کی سیرت و شخصیت کا جو برے سے برا تصور پیش کرنا ممکن ہے اسے جوں کا توں مان لینے کے بعد بھی یہ بات قابل تسلیم نہیں ہے کہ اگر نظام صحیح بنیادوں پر قائم ہو تو محض ایک برے آدمی کا برسر اقتدار آ جانا کوئی ایسی بڑی بات ہو سکتی ہے جس پر امام حسینؓ جیسا دانا و بزرگ اور علم شریعت میں گہری نظر رکھنے والا شخص بے صبر ہو جائے اسلئے یہ شخصی معاملہ بھی وہ اصل تغیر نہیں ہے جس نے امامؓ کو بے چین کیا تھا۔ تاریخ کے غائر مطالعہ سے جو چیز واضح طور پر ہمارے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ یزید کی ولی عہدی اور پھر اس کی تخت نشینی سے دراصل جس خرابی کی ابتدا ہو رہی تھی وہ اسلامی ریاست کے دستور اور اس کے مزاج اور اس کے مقصد کی تبدیلی تھی۔

اس تبدیلی کے پورے نتائج اگرچہ اس وقت سامنے نہ آئے تھے لیکن ایک صاحب نظر آدمی گاڑی کا رخ تبدیل ہوتے ہی یہ جان سکتا ہے کہ اب اس کا راستہ بدل رہا ہے اور جس راہ پر یہ مڑ رہی ہے وہ آخرکار اسے کہاں لے جائے گی۔ یہی رخ کی تبدیلی تھی جسے امامؓ نے دیکھا اور گاڑی کو پھر سے صحیح پٹڑی پر ڈالنے کیلئے اپنی جان لڑا دینے کا فیصلہ کیا۔

پے دل سے یہ مانا بھی جاتا تھا اور عملی رویہ سے اس عقیدہ اور یقین کا پورا ثبوت بھی دیا جاتا تھا کہ ملک خدا کا ہے، باشندے خدا کی رعیت ہیں اور حکومت اس رعیت کے معاملے میں خدا کے سامنے جوابدہ ہے۔ حکومت اس رعیت کی مالک نہیں ہے اور رعیت اس کی غلام نہیں ہے۔ حکمرانوں کا کام سب سے پہلے اپنی گردن میں خدا کی بندگی و غلامی کا قلادہ ڈالنا ہے۔ پھر یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ خدا کی رعیت پر اس کا قانون نافذ کریں لیکن یزید کی ولی عہدی سے جس انسانی بادشاہی کا مسلمانوں میں آغاز ہوا، اس میں خدا کی بادشاہی کا تصور صرف زبانی اعتراف تک محدود رہ گیا۔ عملاً اس نے وہی نظریہ اختیار کر لیا جو ہمیشہ سے ہر انسانی بادشاہی کا رہا ہے۔ یعنی ملک بادشاہ اور شاہی خاندان کا ہے اور وہ رعیت کی جان، مال، آبرو، ہر چیز کا مالک ہے۔ خدا کا قانون ان بادشاہتوں میں نافذ ہوا بھی تو صرف عوام پر ہوا، بادشاہ اور ان کے خاندان اور امراء اور حکام زیادہ تر اس سے مستثنیٰ ہی رہے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا تعطل:

اسلامی ریاست کا مقصد خدا کی زمین میں ان نیکیوں کو قائم کرنا اور فروغ دینا تھا جو خدا کو محبوب ہیں اور ان برائیوں کو دبانا اور مٹانا تھا جو خدا کو ناپسند ہیں مگر انسانی بادشاہت کا راستہ اختیار کرنے کے بعد حکومت کا مقصد فتح ممالک اور تسخیر خلائق اور تحصیل باج و خراج اور عیش دنیا کے سوا کچھ نہ رہا۔ خدا کا کلمہ بلند کرنے کی خدمت بادشاہوں نے کم ہی انجام دی۔ ان کے ہاتھوں اور ان کے امراء اور حکام اور درباریوں کے ہاتھوں بھلائیاں کم اور برائیاں بہت زیادہ پھیلیں۔ بھلائیوں کے فروغ اور برائیوں کی روک تھام اور اشاعت دین اور علوم اسلامی کی تحقیق و تدوین کے لئے جن اللہ کے بندوں نے کام کیا، انہیں حکومت سے مدد ملنی تو درکنار اکثر وہ حکمرانوں کے غضب ہی میں گرفتار رہے اور اپنا کام وہ ان کی مزاحمتوں کے علی الرغم ہی کرتے رہے۔ ان کی کوششوں کے برعکس حکومتوں اور ان کے حکام و متوسلین کی زندگیوں اور پالیسیوں کے اثرات مسلم معاشرے کو پیہم اخلاقی زوال ہی کی طرف لے جاتے رہے۔ حد یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنے مفاد کی خاطر اسلام کی اشاعت میں رکاوٹیں ڈالنے سے بھی دریغ نہ کیا جس کی بدترین مثال بنو امیہ کی حکومت میں نومسلموں پر جزیہ لگانے کی صورت میں ظاہر ہوئی۔

اسلامی ریاست کی روح تقویٰ، خدا ترسی اور پرہیزگاری کی روح تھی جس کا سب سے بڑا مظہر خود ریاست کا سربراہ ہوتا تھا۔ حکومت کے عمال اور قاضی اور سپہ سالار، سب اس روح سے سرشار ہوتے تھے لیکن بادشاہی کی راہ پر پڑتے ہی مسلمانوں کی حکومتوں اور ان کے حکمرانوں نے قیصر و کسریٰ کے سے رنگ ڈھنگ اور ٹھاٹھ باٹھ اختیار کر لیے۔ عدل کی جگہ ظلم و جور کا غلبہ ہوتا چلا گیا۔ پرہیزگاری کی جگہ فسق و فجور اور راگ رنگ اور عیش و عشرت کا دور دورہ شروع ہو گیا۔ حرام و حلال کی تمیز سے حکمرانوں کی سیرت و کردار خالی ہوتی چلی گئی۔ سیاست کا رشتہ اخلاق سے ٹوٹتا چلا گیا۔ خدا سے خود ڈرنے کی بجائے حاکم لوگ بندگان خدا کو اپنے آپ سے ڈرانے لگے اور لوگوں کے ایمان و ضمیر بیدار کرنے کے بجائے ان کو اپنی بخششوں کے لالچ سے خریدنے لگے۔ یہ تو تھا روح و مزاج اور مقصد اور نظریے کا تغیر۔ ایسا ہی تغیر اسلامی دستور کے بنیادی اصولوں میں بھی رونما ہوا۔

امام حسینؓ کا مومنانہ کردار:

کوئی شخص اس تاریخی حقیقت کا انکار نہیں کرسکتا کہ یزید کی ولی عہدی ان تغیرات کا نقطۂ آغاز تھی اور اس بات سے بھی انکار ممکن نہیں ہے کہ اس نقطے سے چل کر تھوڑی مدت کے اندر ہی بادشاہی نظام میں وہ سب خرابیاں نمایاں ہو گئیں جو اوپر بیان کی گئی ہیں۔ جس وقت یہ انقلابی قدم اٹھایا گیا تھا اس وقت یہ خرابیاں اگرچہ بتمام و کمال سامنے نہ آئی تھیں مگر ہر صاحب بصیرت آدمی جان سکتا تھا کہ اس اقدام کے لازمی نتائج یہی کچھ ہیں اور اس سے ان اصلاحات پر پانی پھر جانے والا ہے جو اسلام نے سیاست و ریاست کے نظام میں کی ہیں۔ اسی لئے امام حسینؓ اس پر صبر نہ کر سکے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ جو بدتر سے بدتر نتائج بھی انہیں ایک مضبوط جمی جمائی حکومت کے خلاف اٹھنے میں بھگتنے پڑیں ان کا خطرہ مول لے کر بھی انہیں اس انقلاب کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس کوشش کا جو انجام ہوا وہ سب کے سامنے ہے مگر امامؓ نے اس عظیم خطرے میں کود کر اور مردانہ وار اس کے نتائج کو انگیز کر کے جو بات ثابت کی وہ یہ تھی کہ اسلامی ریاست کی بنیادی خصوصیات امت مسلمہ کا وہ بیش قیمت سرمایہ ہیں جسے بچانے کے لئے ایک مومن اپنا سر بھی دے دے اور اپنے بال بچوں کو بھی کٹوا بیٹھے تو اس مقصد کے مقابلے میں یہ کوئی مہنگا سودا نہیں ہے اور ان خصوصیات کے مقابلے میں وہ دوسرے تغیرات جنہیں اوپر بیان کیا گیا ہے دین اور ملت کے لئے وہ آفت عظمیٰ ہیں جسے روکنے کے لئے ایک مومن کو اگر اپنا سب کچھ قربان کر دینا پڑے تو اس میں دریغ نہ کرنا چاہیے۔ کسی کا جی چاہے تو اسے حقارت کے ساتھ ایک سیاسی کام کہہ لے مگر حسینؓ ابن علیؓ کی نگاہ میں تو یہ سراسر ایک دینی کام تھا، اسی لئے انہوں نے اس کام میں جان دینے کو شہادت سمجھ کر جان دی۔

اے لوگو! میرا نسب دیکھو، میں کون ہوں، پھر اپنے دلوں میں غور کرو، کیا تمہارے لئے جائز ہے کہ تم مجھے قتل کرو اور میری عزت پر ہاتھ ڈالو۔ کیا میں تمہارے نبی ﷺ کی صاحبزادی فاطمہؓ کا بیٹا نہیں ہوں۔ کیا میں اس باپ کا بیٹا نہیں ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے۔ کیا سید الشہداء حضرت حمزہؓ میرے والد کے چچا نہیں تھے۔ کیا جعفر طیارؓ میرے چچا نہیں تھے؟ کیا تمہیں یہ مشہور حدیث نہیں پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور میرے بھائی حضرت حسنؓ کو جنت کے نوجوانوں کے سردار اور امت محمدی کی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔

امام عالیٰ مقام کا شہادت سے پہلے دشمنوں سے خطاب

نوحہ غم سے گھٹاتے نہیں ہم شانِ حسینؓ

نوحہ غم سے گھٹاتے نہیں ہم شانِ حسینؓ — حق ہے شاہد کہ شہادت ہی تھی شایانِ حسینؓ
آج ہے امت احمدؐ کیلئے فخر کا دن — آج کے روز ہوئی فتح نمایانِ حسینؓ
حشر تک چھوڑ گئے ایک درخشندہ مثال — حق پرستوں کو نہ بھولے گا یہ احسانِ حسینؓ
جو اُفق پر نظر آتا ہے محرم کا ہلال — ہے ہمارے لئے وہ مہر درخشاں حسینؓ
کربلا تب سے شہادت کا بنی ہے کلمہ — دین ہے امیؓ و عالم کا اب ایمانِ حسینؓ
شکر حق ہے کہ ابھی حق کی حمایت کیلئے — جان دینے کو ہیں موجود غلامانِ حسینؓ
ان سے پوچھو کہ جنہیں جان ہو ایمان سے عزیز — کم تھی کس جان سے بتلاؤ تمہیں، جانِ حسینؓ
اس کو سینچا ہے شہیدوں نے لہو سے اپنے — سبز و شاداب نہ پھر کیوں ہو گلستانِ حسینؓ
یاں نہ گلچیں کی رسائی نہ خزاں کا ہی گزر — غم سے واقف ہی نہیں بلبل بستانِ حسینؓ
تب سے جاری ہے یہاں صبر و رضا کا لنگر — دل حاسد کی طرح تنگ نہیں خوانِ حسینؓ
دولت ایثار کی بٹتی ہے یہاں صدیوں سے — ختم ہوتا ہی نہیں گنج فراوانِ حسینؓ
نام میں انکے ابؓ و جدؐ سے ہے نسبت تو ضرور — اور دل سے بھی ہے ہر وقت ثنا خوانِ حسینؓ
گر شہادت کہیں جوہر تجھے مل جائے تو پھر — رہے کوثر پہ بھی وابستہ دامانِ حسینؓ

مولانا محمد علی جوہر

دولت ایمان کی افق ہے یہاں صدیوں سے — ختم ہوتا ہی نہیں گنج فراوان حسینؑ
نام میں لگے اپ وجود سے بے نسبت تو ضرور — اور دل سے بھی ہے ہر وقت ثنا خوان حسینؑ
گر شہادت کہیں جو ہر تجھے مل جائے تو پھر — رہے کوثر پہ بھی وابستہ دامان حسینؑ

نقطہ انحراف:

انسانی بادشاہی کا آغاز:

فلسفہ شہادت

حضرت امام حسین علیہ السلام

تحریر: علامہ آغا علی الموسوی

نواسہ رسول کو دیکھ حق و باطل ... صدق و سچ ... عظیم اور ... حضرت امام حسینؑ نے ...

... تعبیر کرتے ہیں حالانکہ یہ دو کرداروں کا معرکہ تھا آپ نے روضہ رسولؐ پر حاضری سے کربلا کے سفر کا آغاز کیا اور محمد ابن حنیفہ کے نام لکھے گئے وصیت نامے میں تحریر فرمایا:

"نہ میں سرکشی اور جنگ و جدل کا ارادہ رکھتا ہوں نہ ہی میرا مقصد فساد پھیلانا ہے۔ نہ کسی پر ظلم میں تو نانا کی امت کی اصلاح کیلئے نکلا ہوں۔ میری غرض امر بالمعروف نہی عن المنکر اور اپنے جد اور بابا کی سیرت کی پیروی کرنا ہے"

آپ کا یہ فلسفہ شہادت عظمی کی عکاسی کرتا ہے کہ "خدایا مجھے حق سے محبت اور باطل سے نفرت ہے" آپ نے گوشہ نشینی کی ...

[illegible]

یوم عاشور کو عقیدت واحترام سے منانے کے حقیقی تقاضے

ملک بھر میں آج یوم شہادت امام حسینؓ انتہائی عقیدت واحترام سے منایا جارہا ہے۔ اس موقع پر مجالس عزا، امام حسینؓ کی عظیم قربانی کی یاد میں سوگواری تقریبات اور سیمینارز کا اہتمام کیا جائیگا تاہم یوم عاشور کے موقع پر ضرورت اس امر کی ہے کہ جن بلند وارفع مقاصد کیلئے نواسہ رسولؐ نے اپنی اور اپنے اہل خانہ کی جان تک قربان کردی ہر اہل اسلام انہیں اپنے لئے مشعل راہ بنانے کا عزم کرے اور اپنی زندگی کو اسوہ شبیریؓ کے مطابق بسر کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت امام حسینؓ نے دین اسلام کی سربلندی، امت کے اتحاد، حق بات کو زندہ رکھنے، تاریخ انسانی کی ناقابل فراموش قربانی کا مظاہرہ کیا۔ ہمیں بھی اخوت وایثار، عدل وانصاف اور رواداری سمیت اسلام کے سنہری اصولوں کی سربلندی کی جدوجہد کیلئے تیار رہنا چاہئے۔ دوسری طرف اس مقدس تہوار کے موقع پر حکومت، انتظامیہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو امن وامان کی صورتحال کو یقینی بنانے کیلئے ہر ممکن اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ یوم شہادت حسینؓ کو پرامن طریقے سے منایا جاسکے۔

شاہ ہست حسین علیہ السلام پادشاہ ہست حسین علیہ السلام
دیں ہست حسین علیہ السلام دیں پناہ ہست حسین علیہ السلام
سر داد نداد دست در دستِ یزید
حقا کہ بنائے لا الٰہ ہست حسین علیہ السلام

karnamadaily@gmail.com

صفحات 4 قیمت =/5روپے daily.karnama@yahoo.com

وہاڑی اور لودھراں سے بیک وقت شائع ہونے والا اپلا منٹ ABC اور کثیر الاشاعت اخبار

روزنامہ کارنامہ
Daily KARNAMA Vehari

بانی غلام رسول مڑل

وہاڑی
ہیڈ آفس ملتان
061-4516171

ایڈیٹر طارق جاوید مڑل

جلد نمبر 22 | بدھ 16 رمضان المبارک 1437ھ 22جون 2016ء 6 ہاڑ 2073ب | شمارہ نمبر 149

فرمان الہی

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

جب ہم نے ان کے پاس دو کو بھیجا انہوں نے ان کو جھٹلایا پھر ہم نے تیسرے سے مدد کی پھر انہوں نے کہا ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا تم کچھ اور نہیں ہو مگر ہماری طرح انسان ہو اور رحمٰن نے کوئی چیز نہیں اتاری تم اور کچھ نہیں ہو مگر جھوٹ بول رہے ہو۔ سورہ یٰسین 36 ترجمہ آیات 14-15

تعاون احسان ریسٹورنٹ لودھراں

مودی کے مسلم ممالک کے دورے، پاکستان کی تنہائی کا تاثر درست نہیں: سرتاج عزیز

اگر ہم اپنی کامیابیوں کو نظر انداز کرینگے تو دنیا کو کیا تاثر دینگے، نائن الیون کے بعد دنیا میں نئی نئی تبدیلیاں رونما ہوئیں

ہماری پالیسی ہے کہ کسی اور کی لڑائیاں نہ لڑی جائیں، خارجہ پالیسی کا اہم مقصد اقتصادی ترقی، ایٹمی ہتھیاروں کا تحفظ اور ملکی خود مختاری ہے

اسلام آباد (یو پی آئی) وزیراعظم کے مشیر برائے امور خارجہ سرتاج عزیز کا کہنا ہے کہ بھارتی وزیراعظم نریندر مودی کے مسلم ممالک کے دوروں کے بعد یہ تاثر دینا کہ پاکستان عالمی سطح پر تنہائی کا شکار ہے تو یہ درست نہیں قومی اسمبلی کے اجلاس کے دوران اظہار خیال

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 20

رمضان المبارک رحمتیں اور برکتیں سمیٹنے کا مہینہ ہے: سروے

ماہ مقدس میں ایک ایک نیکی 1000-1000 کے برابر ہو جاتی ہے مہمانوں کی طرح رمضان المبارک کا بھی احترام کرنا چاہئے

رمضان المبارک حصول تقوٰی اور قرب الٰہی کا مؤثر ترین ذریعہ ہے، ثاقب خورشید، میاں انعام عطاری، مبین رسول طور و دیگر

وہاڑی (خالد مغل سے) روزنامہ کارنامہ سروے میں ایم پی اے میاں محمد ثاقب خورشید، میاں انعام عطاری، مبین رسول طور نظامی، عبدالستار نقشبندی، میاں جہانزیب یوسف، ڈاکٹر ندیم اکبر ندیم، شیخ محمد حسین، سجاد احمد مرزا نے رمضان المبارک کے حوالے سے اظہار

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 21

وہاڑی، کارنامہ سروے میں ایم پی اے میاں محمد ثاقب خورشید، میاں انعام عطاری، مبین رسول طور نظامی، عبدالستار نقشبندی، میاں جہانزیب یوسف، ڈاکٹر ندیم اکبر ندیم، شیخ محمد حسین، سجاد احمد مرزا اظہار خیال کر رہے ہیں

وہاڑی، ڈی سی او علی اکبر بھٹی ڈی ایچ کیو ہسپتال کی ایمرجنسی وارڈ میں پانچ بستروں پر مشتمل نئے کمرے کا افتتاح کر رہے ہیں

وہاڑی ہسپتال میں 5 بستروں پر مشتمل نئے ایمرجنسی روم کا قیام

ہسپتال کی ایمرجنسی کو اعلیٰ معیاری سہولیات سے آراستہ کیا جائیگا، علی اکبر بھٹی

ایمرجنسی ادویات وافر مقدار میں موجود ہوں گی، دو ڈاکٹرز ڈیوٹی سرانجام دیں گے

وہاڑی (خالد مغل) ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر علی اکبر بھٹی نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال وہاڑی میں پانچ بیڈ پر مشتمل نئے ایمرجنسی روم کا افتتاح کیا اس موقع

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 19

تھانہ کلچر کی تبدیلی میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال قابل تعریف ہے: شہباز شریف

پنجاب پولیس نے ہر افسر و اہلکار کا ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کا تاریخی کام مکمل کرلیا ہے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال سے پولیس کی کارکردگی بہتر ہوگی

ڈیڑھ لاکھ پولیس فورس کا ریکارڈ کمپیوٹر ائز ہونے سے اپ ڈیٹ ڈیٹا دستیاب ہوگا وزیر اعلیٰ پنجاب

لاہور (بیورو رپورٹ) وزیراعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کی زیر صدارت آج یہاں اعلیٰ سطح کا اجلاس منعقد ہوا جس میں پولیس نظام میں اصلاحات اور تھانہ کلچر میں تبدیلی کیلئے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے کیے جانیوالے اقدامات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ وزیراعلیٰ محمد

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 1

واپڈا نے روزہ داروں پر بجلی گرادی، وولٹیج کی صفائی کے دھرنے کیلئے رابطے

وہاڑی میں بجلی کی طویل اور غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے روزہ داروں کی چیخیں نکل گئیں، سلسلہ بند نہ ہوا تو حکومت اور واپڈا کیخلاف تحریک کا اعلان کیا جائیگا

وہاڑی (چیف رپورٹر) واپڈا کی طرف سے بجلی کی غیر اعلانیہ طویل لوڈ شیڈنگ کیوجہ سے روزہ داروں کی چیخیں نکل گئی وزیراعظم کی ہدایت کے بعد واپڈا کی طرف سے حد سے زیادہ لوڈ شیڈنگ کا دورانیہ بڑھا دیا گیا جس سے روزہ داروں کی شدید گرمی اور حبس کی وجہ سے اکثر

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 22

بجلی کی بدترین لوڈ شیڈنگ نے عوام کا سکون چھین لیا کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا، شہر بھر میں پینے کے پانی کی قلت

میلسی (چیف رپورٹر) بجلی کی بدترین لوڈ شیڈنگ نے عوام کا سکون چھین لیا کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا شہر بھر میں پینے کے پانی کی قلت اور حدت کی وجہ سے شہری پسینے سے نہا گئے گرمی کی وجہ سے کئی بچے چکن پاکس متعدد افراد گیسٹرو اور آشوب چشم میں مبتلا ہو گئے

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 23

دوکوٹہ میں بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ نے روزہ داروں کی چیخیں نکلوادیں، عوام اور تاجروں کا حکمرانوں اور واپڈا کے خلاف احتجاج کا اعلان

دوکوٹہ (نامہ نگار) دوکوٹہ ماہ صیام کے دوران غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ نے عوام کی چیخیں نکلوادیں۔ دوکوٹہ کی عوام اور تاجروں کا حکمرانوں اور واپڈا کے خلاف احتجاج کا اور گرڈ اسٹیشن کے گھیراؤ کا اعلان۔ تحصیل کے مطابق ماہ رمضان کا آغاز ہوتے ہی گرڈ اسٹیشن

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 24

پاکستان نے دہشتگردی کے خلاف جنگ میں سب سے زیادہ قربانیاں دیں، عالمی برادری تسلیم کرے: جنرل راحیل

آپریشن ضرب عضب سے فاٹا کا علاقہ سرحدوں تک کلیئر کر کے دہشت گردوں کے رابطے اور نیٹ ورک کو توڑ دیا ہے آپریشن کو کامیابی سے مکمل کرنے کے قریب ہیں

آرمی چیف جنرل راحیل شریف نے جرمن وزیر دفاع اور وزیر خارجہ سے الگ الگ ملاقاتیں کیں، علاقائی امن و سلامتی کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا

برلن (مانیٹرنگ ڈیسک) آرمی چیف جنرل راحیل شریف کا کہنا ہے کہ آپریشن ضرب عضب سے فاٹا کا علاقہ سرحدوں تک کلیئر کر کے دہشت گردوں کے رابطے اور نیٹ ورک توڑ دیا اور آپریشن کو کامیابی سے مکمل کرنے کے قریب ہیں۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ) آئی ایس پی آر (کے مطابق آرمی چیف جنرل راحیل شریف نے جرمن وزیر دفاع اور جرمن وزیر خارجہ سے الگ الگ ملاقاتیں کیں جن میں علاقائی امن و سلامتی کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا جب کہ جرمن وزیر دفاع نے دہشت

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 18

مرکزی انجمن تاجران محمدی دستر خوان بااحسن طریقہ سے چلا رہی ہے

دستر خوان میں غریب مزدور اور مسافروں کو فی سبیل اللہ افطار کرایا جاتا ہے، طاہر شریف گجر

وہاڑی (بیورو رپورٹ) گزشتہ سالوں کی طرح مرکزی انجمن تاجران وہاڑی اس سال بھی غلہ منڈی مسجد میں سنت محمدی کے تحت محمدی دستر خوان کو بااحسن طریقے سے چلا رہی ہے یہ بات مرکزی انجمن تاجران کے صدر چوہدری محمد طاہر شریف گوجر نے مرکزی

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 2

وہاڑی، ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج غفار جلیل ایوان عدل میں نئی تعمیر ہونے والی عدالتوں کا افتتاح کر رہے ہیں اس موقع پر سینئر سول جج حیدر علی خان سمیت دیگر ججز بھی موجود ہیں

عدلیہ افسران محنت اور قانون کے مطابق میرٹ پر فیصلے کریں، غفار جلیل

ماتحت عدلیہ میں نئے ججز اور کورٹس فراہم کرنے کا مقصد عوام کو بروقت اور فوری انصاف فراہم کرنا ہے

ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج غفار جلیل نے ایوان عدل وہاڑی میں سول ججز کیلئے نئے تعمیر ہونیوالے بلاکس کا افتتاح کر دیا

غفار جلیل نے سپرنٹنڈنٹ سیشن کورٹس کی رہائش گاہ کا بھی افتتاح کیا، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججز کو نئی گاڑیوں کی چابیاں بھی فراہم کیں

چھب کلاں، نہر سے نامعلوم لڑکی کی سر کٹی نعش برآمد

چھب کلاں، دھمیا نوالہ (نمائندہ خصوصی + نامہ

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 3

مجلس عزاء ہفتہ کو ہوگی

دوکوٹہ (نامہ نگار) مجلس اعزاء شہادت حضرت امام

وہاڑی میں سحر اور افطار کا ٹائم

آج افطار 07:20

کل انتہائے سحر 03:26

وہاڑی کروڑوں کی لاگت سے بننے والا سپورٹس جمنیزیم کھنڈرات کا منظر پیش کرنے لگا

کروڑوں روپے کی لاگت سے بننے والا سپورٹس جمنیزیم وہاڑی کے سیوریج بجلی کا نظام اور لکڑی کا فرش مکمل طور پر خراب ہو گیا

چھت سے بارش کا پانی ٹپکنے لگا، کھڑکیاں اور دروازے ٹوٹ پھوٹ کا شکار، وزیر اعلیٰ سے نوٹس لینے کا مطالبہ

وہاڑی (ڈسٹرکٹ رپورٹر) کروڑوں کی لاگت سے بننے والا سپورٹس جمنیزیم وہاڑی کھنڈرات کا منظر پیش کرنے لگا جرائم پیشہ عناصر کی آماجگاہ بن گیا شہری و سپورٹس حلقوں کا اظہار تشویش وزیر اعلیٰ پنجاب سے نوٹس لینے کا مطالبہ تفصیل کے مطابق چند سال قبل کروڑوں

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 5

عوام اور مسافروں کے تعاون کے بغیر شعبہ ٹرانسپورٹ ترقی نہیں کر سکتا حاجی امتیاز وڑائچ

ٹرانسپورٹر کوشش کرتے ہیں کہ عوام کو بہتر سے بہتر سفری سہولیات فراہم کریں ہماری سروس کا دائرہ کار پنجاب اور سندھ تک پھیلا ہوا ہے

وڑائچ ٹرانسپورٹ کا نیٹ ورک اے سی اور نان اے سی گاڑیوں پر مشتمل ہے، ٹرانسپورٹروں کے افطار ڈنر سے خطاب

وہاڑی (بیورو رپورٹ) عوام کو بہتر سے بہتر

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 6

وہاڑی: وڑائچ ٹرانسپورٹ کمپنی کی طرف سے دیے گئے افطار ڈنر میں امتیاز وڑائچ، رانا غلام قادر، چوہدری محمد اختر، عمران یوسف ڈوگر، رانا شان علی و دیگر موجود ہیں

اونٹوں کا عالمی دن آج منایا جائیگا

جہانیاں (محمد عارف سعید سے) پاکستان سمیت

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 7

گندم خرید کر بوگس چیک دیدیا

کبیر والا (تحصیل رپورٹر) بیوپاری نے گندم خرید کر زمیندار کو ادائیگی کے لئے بوگس چیک دے دیا، تفصیل

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 9

سابق ممبر ضلع کونسل چوہدری عبدالمجید انتقال کر گئے، قل خوانی میں اہم شخصیات کی شرکت

بورے والا (حافظ محمد اعظم طارق) سابق وفاقی وزیر و سابق ضلع ناظم وہاڑی سید شاہد مہدی نسیم شاہ کے

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 11

پٹرولنگ پولیس دوکوٹہ نے 3 شرابی پکڑ لئے، 15 لیٹر شراب برآمد

انچارج طارق محمود نے تینوں کیخلاف الگ الگ مقدمات درج کرا دیئے

دوکوٹہ (نامہ نگار) دوکوٹہ پٹرولنگ پولیس نے تین شراب نوش غل غپاڑہ کرتے ہوئے پکڑ لیے ان کے قبضہ سے 15 لٹر شراب بھی برآمد۔ تفصیل کے مطابق انچارج

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 8

ورزش خطرناک بیماریوں سے بچاتی ہے، ڈاکٹر ملک یوسف

ماچھیوال (نامہ نگار) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے سینئر میڈیکل آفیسر ڈاکٹر ملک محمد یوسف نے ورزش کو دواؤں کا متبادل قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ خطر

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 10

جیب تراش نے محنت کش کو نقدی اور اہم کاغذات سے محروم کر دیا

ڈی پی او میرا سامان برآمد کرائیں رکشہ ڈرائیور چوہدری سردار کی اپیل

وہاڑی (چیف رپورٹر) نامعلوم جیب تراش نے غریب محنت کش رکشہ ڈرائیور کو نقدی، رجسٹریشن بل، قومی شناختی کارڈ و دیگر کاغذات سے محروم کر دیا، واقعات

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 16

بوریوالا: ایڈیشنل سیکرٹری ہیلتھ پنجاب محمد خاں رانجھا ڈی سی او وہاڑی علی اکبر بھٹی کے ہمراہ رمضان بازار کا معائنہ کر رہے ہیں

مسلح موٹر سائیکل سواروں کی دن دیہاڑے دو مختلف مقامات پر فائرنگ

خوف و ہراس پھیلا کر لاکھوں روپے نقدی لوٹ کر فرار، دکانداروں پر تشدد

بورے والا (حافظ محمد اعظم طارق) مسلح موٹر سائیکل سواروں کی دن دیہاڑے دو مختلف مقامات پر شدید اندھا دھند فائرنگ، خوف ہراس پھیلا کر لاکھوں

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 15

رمضان المبارک میں مستحقین کا خیال رکھ کر اللہ کی خوشنودی حاصل کی جا سکتی ہے

روزہ صرف پیٹ نہیں تمام اعضاء کا ہونا چاہئے، مصدق حسین شاہ

ماچھیوال (نامہ نگار) رمضان المبارک نیکیوں کا موسم بہار ہے اس کا ایک ایک پل عبادت سے عبارت ہے۔ ماہ مقدس میں اپنا مال غریبوں اور مستحقین پر خرچ کر کے اللہ

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 14

RHC ماچھیوال میں ڈاکٹروں کی آسامیوں عرصہ دراز سے خالی

ایک سال سے ایس ایم او دو ماہ سے ایم کی سیٹ خالی پڑی ہے، ڈی سی او سے نوٹس لینے کا مطالبہ

ماچھیوال (نامہ نگار) پنجاب حکومت کے عوام کو صحت کی بنیادی سہولتیں ان کی دہلیز پر فراہم کرنے کے دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے ایک عرصہ سے رورل

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 13

اغوا کار دوشیزہ کو اغوا کر کے نقدی اور زیورات بھی لے اڑا

عمران کی بھانجی ع گھر میں موجود تھی کہ طاہر گھر آ گیا' مقدمہ درج کر لیا گیا

میلسی (چیف رپورٹر) اغوا کار دوشیزہ کو اغوا کر کے

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 12

5 ارب کی سبسڈی سے 16 اشیائے خوردنی سستے داموں فراہم کی جا رہی ہیں محمد خان رانجھا

دال چنا اور بیسن پر 20 روپے فی کلو سبسڈی دی جا رہی ہے ابتداء میں نرخوں میں تیزی کا رجحان اب کم ہو رہا ہے

ایڈیشنل سیکرٹری ہیلتھ کا ڈی سی او علی اکبر بھٹی کے ہمراہ وہاڑی، بوریوالا اور گگو منڈی رمضان بازار کا دورہ، ٹی ایچ کیو بوریوالا کا معائنہ بھی کیا

وہاڑی (چیف رپورٹر) ایڈیشنل سیکریٹری ہیلتھ محمد خان رانجھا نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت 5 ارب روپے کی سبسڈی سے رمضان بازاروں کے ذریعے عوام الناس کو 16 اشیائے خورونوش سستے داموں مہیا کر رہی ہے دال چنا اور بیسن پر 20 روپے فی کلو کی سبسڈی دی جا رہی

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 25

مانیٹرنگ کے نظام سے اشیاء کی قیمتوں میں بتدریج کمی اور معیار میں بہتری آ رہی ہے، ایڈیشنل سیکرٹری ہیلتھ

بورے والا (حافظ محمد اعظم طارق) ایڈیشنل سیکرٹری ہیلتھ پنجاب محمد خاں رانجھا نے کہا ہے کہ رمضان بازاروں کی مانیٹرنگ کے نظام سے اشیاء کی قیمتوں میں تدریج کمی اور اُن کے معیار کو بہتر بنانے میں بھرپور مدد مل رہی ہے عام شہریوں کی رمضان بازاروں میں اشیاء کی

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 26

لڈن پولیس کے مبینہ تشدد سے جاں بحق ہونیوالا نوجوان سپرد خاک، اہل خانہ کی دھاڑیں

زین العابدین کی نماز جنازہ میں کسی ارکان اسمبلی یا بیورو کریٹ نے شرکت نہیں کی

نوجوان نے سکول میں کوئی چوری کی نہ ہی ہم نے پولیس کو کوئی درخواست دی، پرنسپل چوہدری سلطان محمود

وہاڑی (چیف رپورٹر) پولیس تھانہ لڈن کے اے ایس آئی و دیگر پولیس اہلکاروں کے ہاتھوں مبینہ تشدد سے جاں بحق ہونے والے لڈن کے محلہ جاوید کوٹ کے رہائشی نوجوان زین العابدین کی نماز جنازہ ادا کر دی گئی نماز جنازہ میں کسی ارکان اسمبلی یا بیوروکریٹ نے شرکت نہ کی بلکہ

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 27

دو موٹر سائیکلوں میں ٹکر، عورت سمیت 3 شدید زخمی

وہاڑی (چیف رپورٹر) دو موٹر سائیکل ٹکرانے کے

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 28

چارہ مشین میں آکر 60 سالہ خاتون کا ہاتھ کٹ گیا

وہاڑی (چیف رپورٹر) چارہ مشین میں

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 29

آج سال کا طویل ترین دن اور مختصر دورانیہ کی رات ہوگی

میلسی (چیف رپورٹر) آج 22 جون کو سال

باقی صفحہ آخر بقیہ نمبر 30

اعلان تقرری

ساجد علیم چوہدری کو چھب کلاں میں روزنامہ کارنامہ کا نمائندہ خصوصی (اعزازی) مقرر کیا گیا ہے۔ خبروں و اشتہارات کی اشاعت اور اخبار کے حصول کیلئے رابطہ کریں۔

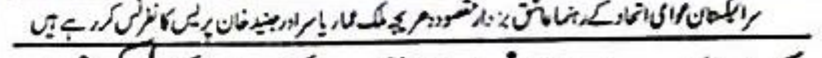
0306-6844786

ادارہ

روزنامہ ''کارنامہ'' لودھراں / وہاڑی

ہوشربا مہنگائی اور جرائم

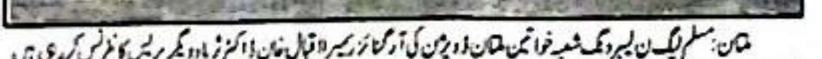
ماہ رمضان کا دوسرا عشرہ جاری ہے عیدالفطر جیسے جیسے قریب آ رہی ہے کراچی اور لاہور جیسے بڑے شہروں میں سٹریٹ کرائمز میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے لوگوں کو مصروف سڑکوں اور چوراہوں پر لوٹا جا رہا ہے نوسربازی اور جیب تراشی کی وارداتوں میں بھی اضافہ ہو گیا ہے ایک جانب سبزیوں، پھلوں اور دیگر اشیاء کی ہوشربا مہنگائی ہے اور دوسری جانب راہزن اور ڈاکو ہیں اب تو راہزنی کی وارداتوں کی ویڈیوز ٹی وی چینلز پر بھی نشر ہو رہی ہیں پاکستان شاید مسلم دنیا کا واحد ملک ہے جہاں ماہ رمضان کے آغاز پر تاجروں آڑھتیوں اور ذخیرہ اندوزوں کی چاندی ہو جاتی ہے یہ طبقے روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کر دیتے ہیں جبکہ راہزن، نوسرباز اور جیب تراش عوام کو لوٹنا شروع کر دیتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ ان ایام میں سرکاری ادارے مفلوج ہو جاتے ہیں اور عوام کو تنہا چھوڑ دیتے ہیں صوبائی حکومتوں کو چاہئے کہ وہ ایک تو پرائس کنٹرول کا میکنزم بہتر بنائیں اور دوسرے جرائم کی روک تھام کیلئے مؤثر اقدام کریں۔


سرائیکستان عوامی اتحاد کے رہنما عاشق بزدار، مقصود دھریجہ، ملک عمار یاسر اور جنید خان پریس کانفرنس کر رہے ہیں

رکشہ میں سوار 2 افراد خاتون کے 2 لاکھ لیکر فرار

شور واویلا پر ملزمان فرار پروین اختر کی درخواست پر مقدمہ درج

ملتان (سٹاف رپورٹر) محلہ غریب آباد نزد چوک شہیداں کی رہائشی پروین اختر نے تھانہ مظفر آباد کو درخواست دی کہ میں اپنی بیٹی کے ہمراہ گھر سے رکشہ میں سوار ہو کر فہد ٹاؤن جا رہی تھی کہ دو نامعلوم افراد بھی رکشہ میں سوار ہو گئے جب رکشہ سے اتری تو دو لاکھ غائب تھے شور واویلا کرنے پر دو نامعلوم افراد مجھے دھمکیاں دیتے ہوئے فرار ہو گئے ملزمان میرے شوہر کے پاس آتے تھے پولیس نے درخواست پر کارروائی کرتے ہوئے ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔


ملتان: مسلم لیگ ن لیبر ونگ شعبہ خواتین ملتان ڈویژن کی آرگنائزر پروفیسر ڈاکٹر ثریا اقبال خان و دیگر پریس کانفرنس کر رہی ہیں

افغانستان کے مختلف شہروں میں خودکش دھماکے 22 افراد ہلاک متعدد زخمی

خودکش حملے کی ذمہ داری افغان طالبان نے قبول کر لی، غیر ملکی خبر ایجنسی

کابل (یو پی آئی) افغانستان کے مختلف شہروں میں خودکش حملوں میں 14 غیر ملکی سیکیورٹی گارڈز سمیت 22 افراد ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہو گئے۔ غیر ... داخلہ کے ترجمان صادق صدیقی کی جانب سے کی گئی ٹویٹ میں کہا گیا ہے کہ منی بس میں نیپالی شہری سوار تھے جو کہ مختلف ...

اخلاق کی خوشبو

وہ پچھلے تین دن سے لگاتار میرے پاس آ رہا تھا وہ ہر روز آتا آرام سکونت تحمل اور مستقل مزاجی سے بیٹھا رہتا چار پانچ گھنٹوں کے بعد ایک ہی درخواست نمایاں کرتا میں اُس کو ٹال دیتا۔اور وہ واپس چلا جاتا لیکن اگلے دن وہ پھر نئے ولولے جوش اور مستقل مزاجی سے آجاتا اُسے کسی بھی قسم کی جلد بازی نہ ہوتی نہ وہ بے قرار ہوتا نہ جلدی ملنے کی کوشش کرتا آنے جانے والے لوگوں کو دیکھتا رہتا میری نظر جب اُس کی نظر سے ٹکراتی اُس کی آنکھوں میں آشنائی کی چمک تیز ہو جاتی اور چہرے پر دلنواز تبسم پھیل جاتا وہ ہر بار آ کر ایک ہی بات کی التجا کرتا اور میں ہر بار انکار یا ٹال دیتا لیکن مجھے روزانہ حیرت ہوتی کہ میرے انکار یا ٹالنے سے اُس کے ہونٹوں پر حرف شکایت تو دور کی بات ہے اُس کے چہرے پر ناگواری کا ہلکا سا عکس بھی نہ ہوتا کسی کو اتنی بار انکار کیا جائے اور وہ بار بار آئے اُسی خوش اخلاقی اور شفیق تبسم میری آنکھیں آج سے پہلے ایسے کسی بھی انسان یا منظر سے ناآشنا تھیں۔ اُس کی آنکھوں میں مریم کی سی چمک تھی اور ہونٹوں کا دلنواز تبسم میں آہستہ آہستہ اُس سے متاثر ہوتا جا رہا تھا کیونکہ شفیق تبسم اور خوش اخلاقی ایسا وصف خاص ہے جو کسی کی بھی شخصیت کو بہت جاندار، پُراثر اور سورج سے بھی زیادہ روشن بنا دیتا ہے اور اگر ایسے نایاب انسانوں کے پاس کردار کی پختگی کا زیور بھی دستیاب ہو تو پھر سیم و زر کے انبار بھی ایسے لوگوں کو صراط مستقیم سے نہیں ہٹا سکتے مشکل سے مشکل وقت میں بھی نہ تو ان کی آنکھوں کی پتلیاں کانپتی ہیں اور نہ ہی ان کے پائے استقلال میں لغزش آتی ہے ان خوبیوں کے ساتھ اگر اعلیٰ ظرفی کی بھی آمیزش ہو جائے تو کیا بات ہے کیونکہ اعلیٰ ظرفی ایک ایسا جوہر ہے کہ جس سے کئی مزید جوہر بھی پھوٹتے ہیں اور پھر ان کی وجہ سے ہی انسانی کردار ایک تناآور درخت بن جاتا ہے۔ اور پھر دولت کی چکاچوند اور دولت کے ذخائر بھی ایسے لوگوں کو بدل نہیں سکتے اور مادیت کے اس دور اور آسائشوں کے ہجوم میں بھی ایسے لوگ تقویٰ کے ہمالیہ پر جلوہ افروز نظر آتے ہیں آپ کی زندگی میں بے شمار ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ سالوں سے آپ اکٹھے رہ رہے ہوتے ایک ہی گھر محلہ یا دفتر آپ روزانہ ملتے ہیں گھنٹوں باتیں بھی کرتے ہیں لیکن اجنبیت کی دیوار قائم رہتی ہیں آپ جب بھی ایسے لوگوں سے ملتے ہیں تو ایک ڈرل سے گزرتے ہیں وقت گزاری سالوں ملنے والے اگر آپ کی زندگی سے چلے جائیں تو آپ کو اُن کی کمی کا احساس تک نہیں ہوتا کہ کوئی آپ کی زندگی میں پچھلے کئی سالوں سے اتنے بھرپور طریقے سے تھا برسوں کے ساتھ کے بعد بھی آپ کا رشتہ استوار نہیں ہوتا

آپ اُس کے جانے کے بعد اُس کی کمی feel نہیں کرتے یعنی یا ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ ان کا ہونا یا نہ ہونا ایک ہی بات ہے نہ تو اُن کے ہونے سے آپ کی زندگی بھرپور اور خوشگوار ہوتی ہے اور نہ ہی ان کے جانے سے آپ کسی اداسی یا کمی کا شکار ہوتے ہیں اور بعض اوقات کوئی آپ کی زندگی میں چند لمحوں کے لیے آتا ہے چند گھڑیاں گزارنے اور چند باتوں کے بعد ہی آپ اُس کی شخصیت اور قرب کے سحر میں جکڑے جاتے ہیں آپ کو لگتا ہے کہ آپ سالوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں یا آپ کو سالوں سے اسی کی تلاش تھی اور اکثر بے ساختہ آپ کے لبوں سے نکل جاتا ہے۔

قسمت سے بس ایک ہی گلا ہے تو اتنی دیر سے کیوں ملا ہے

ایسے ہی شفیق لوگ ہوتے ہیں جن کی کیمسٹری اور دماغ کی فریکوئنسی آپ سے اتنی زیادہ ملتی ہے کہ آپ بار بار ایسے لوگوں کے پاس جانے ،اُن سے باتیں کرتا اور خوشگوار لمحات ان کے ساتھ گزارنا چاہتے ہیں آپ کو جیسے ہی پتہ چلتا ہے کہ اُس کا فون آیا ہے یا وہ آپ کے دروازے پر کھڑا ہے یا وہ آپ سے ملنے آیا ہے تو اُس کے تصور سے ہی آپ کے چہرے پر خوشی اور مسکراہٹ کا نور پھیل جاتا ہے۔ آپ کسی مشکل یا تکلیف میں ہوں تو آپ کا دل کرتا ہے کہ کسی طرح آپ اُس کے پاس چلے جائیں یا وہ آپ کے پاس آجائے۔ آپ اپنے ملنے والوں پر نظر دوڑائیں تو آپ کو بھی اپنی زندگی میں ایسے مثبت لوگ نظر آئیں گے ایسے باکردار لوگ ہی کسی بھی معاشرے کا اصل حسن ہوتے ہیں۔ ان کے کردار اخلاق اور شخصیت سے ایسی مقناطیسی لہریں یا کشش چاروں طرف پھیلی ہے کہ جو بھی اِن کے قریب آیا پھر انہی کا ہو کر رہ گیا ایسے لوگوں کی قربت کا ایک لمحہ ساری عمر کے ساتھ میں بدل جاتا ہے کسی کی ایک نظر ساری عمر کے لیے آپ کو اپنا اسیر کر لیتی ہے پھر آپ کسی اور کی طرف دیکھتے بھی نہیں اور اگر آپ ایسے خوبصورت خوش گفتار اور خوش اخلاق لوگوں سے دور بھی ہوں تو کچھ چہرے ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کا تصور اور ان کی باتیں یاد کر کے ہی آپ کے چہرے سے مسکراہٹوں کے پھول جھڑنے لگتے ہیں آپ کو شب تنہائی میں اُس کی باتیں یاد کر کے خود بخود ہی مسکراتے رہتے ہیں موجودہ مادیت پرستی میں غرق اس دور میں ایسے نایاب انسان اب بہت کم ہو گئے ہیں یا مادیت پرستی کے عفریت نے ایسے لوگوں کو نگل لیا ہے اور اگر کبھی بھولا بسرا ایسا نایاب انسان آپ کی زندگی میں آجائے تو یقین جانیے آپ کا اُس کے پاس ہی زندگی گزارنے کا دل کرتا

ہے ایسے لوگوں کی قربت کا ایک ایک لمحہ خوب enjoy کرتا ہے دل کرتا ہے وقت کا بے راس گھوڑا تھم جائے وقت ساکت ہو جائے اور ہم اُس کی قربت کو ہی انجوائے کرتے رہیں خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جن کو ایسے لوگوں کا قرب اور ساتھ نصیب ہوتا ہے ایسے باکردار خوب سیرت لوگ کسی بھی معاشرے کا حقیقی حسن ہوتے ہیں جن کی وجہ سے ہی معاشرے میں زندگی کی چنگاریاں اب تک باقی ہیں ورنہ مادیت پرستی کی عالمگیر تحریک کب کا انسانوں کو نگل چکی ہے اب تو جانور ہی باقی بچے ہیں جو دن رات دولت کے پیچھے دوڑتے ہیں کھایا پیا افزائش نسل کا حصہ بنے اور مٹی کے ڈھیر میں تبدیل ہو گئے باکردار لوگوں کے وجود سے نرم اور ٹھنڈی اخلاق کی جو روشنیاں اور خوشبوئیں پھوٹتی ہیں اُن کی وجہ سے ہی معاشرے کے خدوخال ابھی تک قائم ہیں۔ ایسا ہی ایک شفیق بردبار کمپلیکس فری شخص کئی دنوں سے میرے پاس آ رہا تھا اُس کی ذات کے عجز نے مجھے متاثر کر دیا تھا۔ میں نے اس قدر سادہ آدمی نہ دیکھا تھا کہ وہ جب بھی مجھ سے بات کرتا اُس کے چہرے پر ادب اور پاکیزگی کا رنگ گہرا ہو جاتا اُس کی گفتگو جذبہ محبت اور عقیدت سے سرشار ہوتی اُس کی گفتگو میں التجا اور خلوص کی ایسی آمیزش ہوتی کہ مجھے انکار کرنے میں مشکل پیش آتی۔ وہ ہر روز آ کر ایک بات کرتا کہ میں نے آپ کو تقریباً دو سو کلومیٹر دور ایک چھوٹے شہر میں لے کر جانا ہے کیونکہ میں آپ کو جو دکھانا چاہتا ہوں وہ میں یہاں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا اور اس کے لیے آپ کو ہی میرے ساتھ جانا ہوگا کسی دوسرے شہر وہ بھی اتنی دور میرے لیے ہمیشہ سے ہی مشکل رہا ہے اور میں اکثر دوستوں کو انکار ہی کرتا ہوں لیکن اِس بندے کی مستقل مزاجی اور خوش اخلاقی سے آخر کار میں زیر ہو گیا اور کہا کب جانا ہے تو اُس نے کہا جب آپ جانا پسند کریں تو میں نے ایک ہفتے بعد کا اُس کو وقت دیا میرے ہاں کہنے پر اُس کا چہرہ خوشی سے کھل اُٹھا وہ بار بار میرا شکریہ ادا کر رہا تھا اُس کے چہرے پر وہ ممنونیت اور تشکر کی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی اُس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے اب ہم نے طے کیا کہ کس طرح فلاں دن آئے گا اور کتنے بجے ہم لاہور سے نکلیں گے تاکہ رات تک واپس آجائیں اُس نے سارا کچھ طے کیا اور مجھے سمجھا بھی دیا لیکن جس کام کے لیے ہم جا رہے تھے وہ اُس نے ابھی تک نہیں بتایا تھا اور پھر مقررہ دن ہم دونوں اُس شہر کی طرف جا رہے تھے جہاں میری زندگی کا بہت بڑا سبق اور حیران کن منظر ہمارا انتظار کر رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

شریف خاندان بمقابلہ شریف خاندان

فیصل ظفر علوی

گزشتہ کالم سے لے کر اب تک اس سوچ و بچار میں غرق تھا کہ حالات حاضرہ کے کس موضوع پر لکھوں اور کس پر نہ لکھوں کیونکہ موضوعات کی ایک لمبی فہرست ہے اور لکھنے کو بہت کچھ ہے خیر بغیر کسی تمہید کے میں سیدھے اور دیکھتے موضوع کی طرف آتا ہوں جس کا آتش فشاں مستقبل قریب میں کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے۔ قصہ یہ ہے کہ آنے والا ملکی سیاسی منظر نامہ گمبھیر ترین صورتحال اختیار کرنے جا رہا ہے۔ ملک میں حکمران جماعت کے روح رواں شریف خاندان کو حالات نے آخر دو حصوں میں لا کھڑا کیا۔ لب لباب کی طرف جانے سے قبل میں میاں محمد شریف کے خاندان کے اثاثہ جات پر تھوڑی سی نظر ڈالوں گا کہ شریف گروپ کی ویب سائٹ کی رپورٹ کے مطابق سال 2000ء میں 300 ملین ڈالر بزنس اور 100 ملین ڈالر رئیل اسٹیٹ اور دیگر شریف خاندان کے اثاثہ جات شامل تھے باقی عمرہ جو شریف خاندان کا سب سے بڑا اثاثہ سمجھا جاتا ہے وہ میاں محمد شریف کا شہد ان

کروڑ 15 لاکھ 58 ہزار 454 روپے کے تھے یعنی شریف خاندان کے 2013ء میں ایک بار پھر اقتدار میں آنے کے بعد صرف چند ماہ کے قلیل عرصے میں شریف خاندان کی (Declared) دولت / اثاثہ جات میں 1 ارب 75 کروڑ 91 لاکھ 28 ہزار 835 روپے کے اثاثہ جات کا حیران کن (Declared) اضافہ ہو گیا۔

شریف خاندان کے (Declared) اثاثہ جات کے علاوہ اور کتنے اثاثہ جات / دولت ہے جنہیں قوم سے چھپایا گیا اس کا اندازہ لگانا انتہائی مشکل ہے بلکہ یوں کہوں گا کہ خود شریف خاندان کے افراد کو صحیح طرح اندازہ نہیں کہ وہ کتنی دولت کے مالک ہیں اور اس بات میں کوئی شک بھی نہیں کیوں کہ Declared اثاثہ جات کے علاوہ شریف خاندان اربوں روپے کی بے پناہ جائیداد و دولت کا مالک ہے جس کا صحیح معنوں میں بھانڈا اس وقت پھوٹا جب پانامہ لیکس کا بم دنیا کے سرمایہ دار طبقوں پر گرایا گیا لندن فلیٹس کی ہی مثال لیں جن کی موجودہ مالیت اربوں روپے ہے اس کے علاوہ پانامہ لیکس میں منظر عام پر آنے والی آف شور کمپنیاں بھی اربوں ڈالر مالیت

کے وقت نہیں کیا گیا۔ یہ بھی اطلاعات ہیں کہ شریف خاندان میں پھوٹ کی وجہ دو مرکزی کردار حمزہ شہباز اور مریم نواز ہیں۔ مریم نواز مستقبل میں والد کی جگہ وزیراعظم بنا چاہتی تھیں اور نواز شریف کی بھی یہ خواہش تھی کہ وہ ان کی جگہ لیں اسی لئے مریم نواز کی ٹریننگ طارق فاطمی کر رہے تھے لیکن پانامہ پیپرز اور مریم نواز کے غیر ذمہ دارانہ فیصلوں نے وزیراعظم کی امیدوں پر پانی پھیر دیا اور اپنے ہاتھ سے اپنا سیاسی کیریئر تقریباً ختم کر دیا غور طلب بات یہ ہے کہ آف شور کمپنیاں صرف مریم، حسن اور حسین کے نام پر ہیں شریف خاندان کا کوئی اور نام ان خفیہ کمپنیوں اور اثاثوں کا مالک نہیں نہ ہی کسی کو بھنک پڑنے دی گئی تھی۔

دوسری جانب شریف خاندان میں اختلافات کا واضح مظہر تصویر کے ''تیسرے'' رخ میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک طرف نواز شریف 4 سال والے فارمولے کے ناکام ہو جانے پر آرمی چیف جنرل راحیل شریف کو اب توسیع نہیں دینا چاہتے تو دوسری طرف چوہدری نثار اور شہباز شریف دونوں یہ چاہتے ہیں کسی نہ کسی طرح راحیل شریف کو کم از کم ایک سال کی توسیع دی جائے اور

عیاشی، مستی اور ہماری زندگی

محمد جواد خان

سخت گرمی کا موسم انسان تو انسان چرند و پرند بھی پناہ کی تلاش میں مگن ہیں، سخت دھوپ وگرمی کے عالم میں بجائے مجبوری کے انسان گھر سے نکلنا دشوار ہوتا ہے۔ ایک دن میں اپنی والدہ کے لیے دوائی لینے بازار گیا جو کہ بازار کے اکثر سٹورز پر موجود نہیں تھی اور وہ دوائی بھی ضروری تھی ،اس دوائی کی تلاش میں گھومتے ہوئے میں پانی، جوس یا کوئی بھی ڈرنگ لینا بھول گیا کہ پہلے دوائی کا بندوبست کروں پھر خود کہیں بیٹھ کر جوس پیتا ہوں۔۔۔ مگر کہتے ہیں نہ کہ اگر انسان کے دن برے آجائیں تو اونٹ پر بیٹھے ہوئے کتا کاٹ جاتا ہے۔۔۔ بلکل اسی طرح میرے ساتھ ہوا، روڈ کراس کرنے لگا تو آنکھوں کے آگے اندھیرا آنے لگا قریب تھا کہ میں اپنے ہوش و حواس کھو کر بیچ بازار میں گر جاتا اور ممکن تھا کہ میرا کوئی بازو وغیرہ بھی ٹوٹ جاتا۔۔۔ میری نظر اچانک پاس کی دکان میں پڑی ہوئی بینچ پر پڑی تو بمشکل اس کے اوپر اپنے آپ کو سمیٹتے ہوئے بیٹھا۔۔۔ دکاندار بھلے مانس ایک شریف النفس آدمی تھا وہ بھاگا اور ایک گلاس لا کر میرے ہونٹوں سے لگایا جس کے کچھ ہی لمحے بعد میرے ہوش و حواس آہستہ آہستہ بحال ہونے لگے۔ بعدازاں

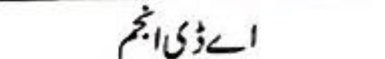
میں نے اس بھلے مانس دکاندار سے دریافت کیا کہ یہ کیا تھا جو آپ نے مجھ کو پلایا۔۔۔؟؟؟ تو اس نے شریفانہ انداز میں جواب عرض کیا کہ جناب یہ بازار ہے۔۔۔ اور اوپر سے سخت دھوپ میں گرمی کی تپش سے آپ کی طرح کئی لوگوں کی کیفیت گرمی و بلند پریشری کی کے جب ایسی ہو جاتی ہے تو ہم روزانہ تین ،چار دفعہ دن میں پانی کے کولر کو بھرتے ہیں جس میں ہم چینی، نمک، لیموں اور جام شیریں وغیرہ ڈال کر مکس کر کے رکھتے ہیں۔ جب میں نے کولر کی طرف دیکھا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی اور بے ساختہ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کولر ہے یا کہ ڈرم ؟؟؟۔۔۔

الغرض احساس انسانیت کے اس عظیم دکاندار کو گلے لگانے کی من نے آرزو کے ساتھ اس جذبہ عالی شان کو سلام پیش کیا۔ اس سارے واقع سے مجھ کو انتہائی سکون و راحت ملی کہ لوگ کہتے ہیں کہ انسانیت ختم ہو گئی ہے۔۔۔ معاشرہ بے حس ہو گیا ہے۔۔۔ مگر زندہ دل لوگ آج بھی ہمارے معاشرے کا ایک حسین پہلو ہیں جو معاشرے کی بنیادوں کو اپنے احسن رویوں اور حسن کردار سے منور کر کے معاشرے کی چمک کو چار چاند لگا رہے ہیں۔۔۔ آیئے معاشرے کے مثبت رویوں کی طرف بھی سوچیں۔۔۔ کیونکہ معاشرہ ہماری سوچ و افکار سے بنتا

ہے۔۔۔ اگر ہماری سوچ۔۔۔ ہمارا عمل۔۔۔ ہمارا رویہ مثبت اور جامع ہوا تو ضرور معاشرے کے اندر مثبت تبدیلی رونما ہو گی۔ سخت موسم میں ہمارا بھی کام بنتا ہے کہ ہم اس دکاندار کی مثل شربت نہ بنا کر رکھیں البتہ سادہ پانی تو رکھ سکتے ہیں۔۔۔ اتنا بھی نہیں تو اپنے گھر کی چھت یا صحن میں پرندوں کے لیے تو پانی رکھ سکتے ہیں۔۔۔ راستے میں چلتے ہوئے پتھر یا کانچ کے ٹکڑے کو تو اٹھا سکتے ہیں۔۔۔ رزق کے بکھرے ٹکڑوں کو اٹھا کر کسی اونچی جگہ تو رکھ سکتے ہیں۔۔۔ بہت سے لوگ معاشرے کا سارا بوجھ دوسروں کے سر پر ڈال دیتے ہیں۔۔۔ کوئی کمیٹیوں کے اوپر، کوئی سیاسی رہنماؤں کے اوپر، کوئی سوشل ورکرز کے اوپر اور کوئی انتظامیہ کے اوپر مگر کوئی بھی خود اپنے دم پر کچھ بھی کرنے کو تیار نہیں ہوتا اور بات کرتے ہیں کہ معاشرہ ٹھیک نہیں۔۔۔ زمانہ خراب ہے۔۔۔ جبکہ اصل حقیقت تو یہ ہے کہ ہم خود خراب ہیں۔۔۔ ہم اپنے آپ کو ٹھیک کر لیں تو معاشرہ ہم ہی لوگوں سے مل کر بنتا ہے تو وہ خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ اور معاشرے کے اندر ایک واضح تبدیلی منظر عام آئے گی ایسی تبدیلی جس سے ہم اپنی اسلامی و اخلاقی اقدار و روایات کو برقرار رکھ پائیں گے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆

بین المذاہب کا عالمی دن


اے ڈی انجم

ہر سال 22 جون کو دنیا بھر میں بین المذاہب ہم آہنگی کا عالمی دن منایا جاتا ہے جس کا مقصد تمام انسانوں کے مابین محبت ،اخوت ،اور ہمدردی کو فروغ دینا ،تمام مذاہب کے مابین اتحاد و یگانگت کی راہ ہموار کرنا ،تمام مذاہب کے درمیان اختلافات کے بجائے اتفاقات کو اجاگر کرنا ،تمام مذاہب کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا ،تمام متعلقہ افراد اور مذاہب کے مابین احترام اور ہم آہنگی کو فروغ دینا وغیرہ ہے تاکہ مذاہب اور عقائد کی بنیاد پر کسی کو برتر یا کمتر نہ سمجھا جائے اور تمام مذاہب ان کے عقائد اور رسم و رواج کا احترام کریں آپس میں اخوت اور محبت کو فروغ دیں۔ بلا امتیاز رنگ و نسل ،مذاہب وصف ایک ایسے پر امن جمہوری اور منصفانہ معاشرے کا قیام عمل میں لایا جا سکے کہ تمام مذاہب کے لوگ باہمی محبت ،اخوت ،رواداری اور امن سے رہ سکیں اور وسائل کو صرف اور صرف انسانیت کی بھلائی اور ترقی کیلئے استعمال کریں تاکہ آنے والی نسلوں کی بقاء اور ترقی کی راہیں استوار ہو سکیں۔

عقائد اور نظریاتی اختلافات کی بنا پر مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں نے جنم لیا مگر ان اختلافات کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ تمام انسان اولاد آدم (حضرت آدم علیہ السلام) ہیں اور ہر مذہب امن کا خواہاں ہے۔ اگر ہم صوفیانہ شاعری کا مطالعہ کریں تو ہمیں بین المذاہب ہم آہنگی و امن کا درس ملتا ہے۔ بقول سرائیکی شاعر شاکر شجاع آبادی

ہزاراں نظریاتی فرق ہوون بھانویں ہوون پئے
مگر ہک سوچ ہکا ہے جو ہر مذہب امن چاہندے

11 اگست 1948 میں قائد اعظم محمد علی جناح نے اپنے خطاب میں کہا تھا کہ آپ آزاد ہیں کہ اپنے مندروں میں جائیں آپ کو پوری آزادی ہے کہ اپنی مساجد کا رخ کریں یا پاکستان کی ریاست میں جو بھی آپ کی عبادت گاہیں ہیں ان میں آزادی سے جائیں آپ کا کوئی بھی مذہب ،ذات ،یا مسلک ہو سکتا ہے ریاست کے امور اس کا کوئی بھی تعلق نہیں۔

سپریم کورٹ کا فیصلہ کے مطابق عدلیہ عالیہ بھی ہدایت کرتی ہے کہ ☆ وفاقی حکومت کو ایک ٹاسک فورس تشکیل دینی چاہیے جس کے ذمے مذہبی رواداری کے قیام کا لائحہ عمل تشکیل دینے کا کام ہو ☆ سکول اور کالج کے درجات پر ایسا مناسب نصاب تشکیل دیا جائے جو مذہبی اور سماجی رواداری کی ثقافت کو فروغ دے ☆ وفاقی حکومت ایسے مناسب اقدامات اٹھائے جن کی بنا پر سوشل میڈیا پر نفرت انگیز تقاریر کی حوصلہ شکنی کو یقینی بنایا جائے اور مرتکب افراد کو قانون کے مطابق سزا کے دائرہ میں لایا جائے ☆ قومی کونسل برائے اقلیتی حقوق تشکیل دی جائے جس کے دائرہ اختیار میں منجملہ چیزوں کے یہ بھی شامل ہو کہ آئین اور قانون کے تحت اقلیتوں کو حاصل حقوق اور تحفظات کو عملی طور پر تسلیم کیا جائے ☆ ایک مخصوص پولیس فورس تشکیل دی جائے جسے اقلیتوں کی عبادت گاہوں کے تحفظ کیلئے پیشہ وارانہ تربیت دی گئی ہو ☆ فاضل اٹارنی جنرل پاکستان، فاضل ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پاکستان ،خیبر پختونخواہ اور بلوچستان کی جانب سے وفاقی اور صوبائی اداروں میں تعیناتی کیلئے اقلیت کا کوٹہ مختص کرنے کے متعلق بیانات کے تناظر میں وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کو یہ ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ متعلقہ پالیسی ہدایات جو تمام محکموں میں اقلیتوں کا کوٹہ مختص کرنے کے متعلق ہیں کے نفاذ کو یقینی بنائے ☆ ان تمام مقدمات جن میں قانون کے تحت ضامن حقوق کی خلاف ورزی اور اقلیتوں کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی عمل میں لائی گئی ہو متعلقہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو فوری اقدامات اٹھانے چاہئیں جن میں مرتکب افراد کے خلاف اندراج فوجداری مقدمات بھی شامل ہیں ☆ دفتر عدالت ایک علیحدہ فائل تیار کرے گا جسے بنچ کے تینوں اراکین کے روبرو پیش کیا جائے گا جس کا مقصد اس امر کو یقینی بنانا ہو گا کہ فیصلہ ہذا کو اس کی اصل روح کے مطابق موثر بنایا جائے اور مذکورہ بنچ ملک میں اقلیتوں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی سے متعلق شکایات اور درخواستوں کو بھی سنے گا۔

حکومت پنجاب کا صاف پانی پراجیکٹ

تحریر: محمد فہیم خان

اللہ نے ہر شئے پانی سے پیدا کیا اور پھر ہر قسم کی زندگی کی بقا کا انحصار بھی پانی پر رکھا ہے اس طرح صاف پانی اس جہان رنگ کا رامیں زندگی کی بنیادی ضرورت ٹھہرا۔ صاف پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے صحت اور جان لیوا بیماریاں مثلاً ہیضہ، دست، اسہال، ٹائیفائیڈ اور

ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے نصب کیئے جانے والے فلٹریشن پلانٹس اور واٹر سپلائی سکیموں کی پائیدار بنیادوں پر انتظام کیلئے صاف پانی کمپنیاں تشکیل دی جا رہی ہیں۔ جن کے ذریعے پانی کی بلاتعطل فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ یہ کمپنیاں گاؤں کے نمائندوں پر مشتمل ہوں گی۔

صوبے کی عوام کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے پنجاب صاف پانی کمپنی کو ابتدائی طور ...

میں خوشاب، بھکر، میانوالی اور سرگودھا میں رہنے والے 53 لاکھ لوگوں کو، چھٹے پیکج میں وہاڑی، خانیوال، ملتان، پاک پتن اور جھنگ کے ایک کروڑ عوام کو اور ساتویں پیکج میں گجرات، سیالکوٹ اور نارووال وغیرہ کے 60 لاکھ افراد کو صاف پانی ملے گا جبکہ لاہور آٹھویں پیکج میں شامل ہے۔ پنجاب حکومت کی جانب سے دیہات میں بسنے والے 60 فیصد عوام کیلئے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے

اللہ نے ہر شے پانی سے پیدا کیا اور پھر ہر قسم کی زندگی کی بقا کا انحصار بھی پانی پر رکھا ہے اس طرح صاف پانی اس جہان گل کا میں زندگی کی بنیادی ضرورت ٹھہرا ۔صاف پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے مضر صحت اور جان لیوا بیماریاں مثلاً ہیضہ، دست، اسہال ، ہیپاٹائیٹس اور ہیپاٹائٹس اے اور ای وغیرہ جنم لیتی ہیں۔ پنجاب کی عوام کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے حکومت پنجاب نے جامع اور پائیدار بنیادوں پر عمل کیلئے وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایات پر پنجاب صاف پانی کمپنی کا قیام مارچ 2014 میں عمل لایا گیا اور اس کمپنی کا مقصد پنجاب کے دور دراز دیہی علاقوں میں پینے کے صاف اور محفوظ پانی کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کیلئے 30 ارب روپے کی لاگت سے پینے کے صاف پانی کی فراہمی کیلئے بڑے پروگرام کا آغاز کر دیا گیا اور صاف پانی کمپنی کی جانب سے صوبہ بھر میں پنجاب صاف پانی پروگرام کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

عوام کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کیلئے اربوں روپے کی لاگت سے ایک بڑے پروگرام پر کام کا آغاز کر دیا ہے اور پنجاب حکومت اس پروگرام کے تحت عوام کو پینے کے صاف پانی کا حق دے گی۔ اس پروگرام کے باعث غیر معیاری پانی کی وجہ سے جنم لینے والی بیماریوں پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔ اور اس منصوبے پر موثر انداز سے عمل درآمد کیلئے صاف پانی کمپنی کی استعداد کار بڑھانے کیلئے بھی فوری اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ صاف پانی سے محروم دیہی آبادی اور نیم شہری علاقوں میں عوام کیلئے صاف پانی کی سہولت کو یقینی بنایا جا رہا ہے اور اس مقصد کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب نے عوام دوستی کا ثبوت دیا اور 70 ارب روپے کی لاگت سے آئندہ ڈھائی برسوں میں 4 کروڑ سے زائد افراد کو پینے کے صاف پانی تک کی رسائی کو یقینی بنایا جائے گا۔ اس منصوبے کی تکمیل سے گندے پانی سے جنم لینے والی بیماریوں کا خاتمہ ہوگا۔ دیہی علاقوں میں آبادی کی

انتظام کیلئے صاف پانی کمپنیاں تشکیل دی جا رہی ہیں۔ جن کے ذریعے پانی کی مسلسل فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ یہ کمپنیاں گاؤں کے نمائندوں پر مشتمل ہوں گی۔

صوبے کی عوام کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے پنجاب صاف پانی کمپنی کو اعلیٰ تجربہ کار ملکی و غیر ملکی ماہرین کی خدمات حاصل ہیں۔ اس مقصد کیلئے مربوط حکمت عملی کے ساتھ ٹیمیں پنجاب کے دیہی علاقوں کا دورہ کرتی ہیں اور نئے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب اور غیر فعال واٹر سپلائی سکیموں کی از سر نو بحالی کیلئے جدید سائنسی بنیادوں پر سروے اور جامع منصوبہ بندی کرتی ہے تاکہ پراجیکٹ کی تکمیل میں مکمل طور پر شفافیت اختیار کی جائے اور عوام کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے پراجیکٹ کو مکمل کیا جائے۔ دن میں آٹھ گھنٹے صاف پانی مہیا کرنے کیلئے ان پلانٹس کو 6 گھنٹے سولر انرجی پر اور 2 گھنٹے گرڈ کی بجلی سے چلایا جا سکتا ہے۔ سولر انرجی کی وجہ سے بجلی کا بل کم آئے گا اور ان سکیموں کے ذریعے عوام کو مسلسل صاف پانی کی فراہمی یقینی رہے گی۔ صاف پانی کی فراہمی وزیراعلیٰ پنجاب کی ترجیحات میں شامل ہیں۔ اس سے لاکھوں افراد کو پینے کا صاف پانی میسر آئے گا اور عوام کی صحت بھی بہتر ہوگی جس سے نیوٹریشن کی صورت حال بھی بہتر ہوگی۔ پنجاب کے مختلف علاقوں کی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق 8 پیکجز تشکیل دیئے گئے ہیں۔ ترجیحی بنیادوں پر منصوبوں میں سے 5 جنوبی پنجاب میں شروع کئے گئے ہیں۔ پیکج اول میں فیصل آباد، اوکاڑہ، ساہیوال، قصور، ٹوبہ ٹیک سنگھ، اور ننکانہ صاحب کے ایک کروڑ 34 لاکھ شہریوں کو فائدہ ہوگا۔ دوسرا پیکج بہاول پور، رحیم یار خان، لودھراں اور بہاولنگر کیلئے ہے۔ اس سے ان علاقوں کے 95 لاکھ شہریوں کو فائدہ ہوگا۔ تیسرے پیکج سے مظفر گڑھ، راجن پور، لیہ وغیرہ کے 80 لاکھ افراد مستفید ہوں گے۔ چوتھے پیکج میں اٹک، راولپنڈی، چکوال، چنیوٹ وغیرہ کے 65 لاکھ افراد کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا جائے گا۔ پانچویں پیکج

پاک پتن اور جھنگ کے ایک کروڑ عوام کو اور ساتویں پیکج میں گجرات، سیالکوٹ اور نارووال وغیرہ کے 60 لاکھ افراد کو صاف پانی ملے گا جبکہ لاہور آٹھویں پیکج میں شامل ہے۔ پنجاب حکومت کی جانب سے دیہات میں بسنے والے 60 فیصد عوام کیلئے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جائیں گے۔ صاف پانی کمپنی رواں سال 1400 فلٹریشن پلانٹس پنجاب کے مختلف دیہاتوں میں لگائے گی۔ آئندہ برس یہ تعداد دوگنی کر دی جائے گی۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق 6 کروڑ لوگ اس پراجیکٹ سے مستفید ہوں گے۔ محمد شہباز شریف کا ویژن روایتی سیاستدانوں سے ہٹ کر ہے ان کی نظر میں پاکستان کا ہر شہری اہم ہے۔ صاف پانی کمپنی کے قیام کا مقصد بھی یہی ہے کہ بے تحاشا بیماریاں جو صاف پانی نہ ملنے سے پیدا ہو رہی ہیں ان پر کنٹرول کیا جا سکے۔ یہ پلانٹس یونین کونسل لیول پر نہیں بلکہ ہر گاؤں میں ہوں گے۔ اپریل 2018ء تک صوبہ پنجاب کے تمام چھوٹے بڑے دیہاتوں کے اندر پینے کا صاف پانی مہیا ہوگا۔ پنجاب کے 36 اضلاع کو 3 حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پائلٹ پراجیکٹ کے تحت 80 سے زائد پلانٹس آپریشنل کر دیے گئے ہیں۔ نومبر 2016ء میں پہلے 12 اضلاع میں کام شروع ہو جائیگا۔ جو کمپنی پلانٹ لگائے گی وہ 3 سے 5 سال تک آپریشن اور انتظامی امور کی ذمہ دار ہوگی۔ خادم اعلیٰ پنجاب کی جانب سے پنجاب بھر میں پینے کے صاف پانی کیلئے اربوں روپے کی خطیر رقم سے جدید واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب کا کام زور شور سے جاری ہے اور مقصد کیلئے لودھراں، بہاول پور، بہاول نگر، ماور رحیم خان کے اضلاع کی تحصیلوں میں فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب کا کام جاری ہے جو کہ وزیراعلیٰ پنجاب کا جنوبی پنجاب کی عوام سے بے پناہ محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ پینے کے صاف پانی کی فراہمی سے نہ صرف عوام کو آلودہ پانی کے استعمال سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے نجات ملے گی بلکہ ان بیماریوں کے علاج پر اٹھنے والے اخراجات میں بھی نمایاں کمی آئے گی۔

ہے۔ ایک طرف نواز شریف 4 سال والے فارمولے کے ناکام ہو جانے پر آرمی چیف جنرل راحیل شریف کو اب توسیع نہیں دینا چاہتے تو دوسری طرف چوہدری نثار اور شہباز شریف دونوں یہ چاہتے ہیں کسی نہ کسی طرح راحیل شریف کو کم از کم ایک سال کی توسیع دی جائے اور اس سلسلے میں شہباز شریف و چوہدری نثار وزیراعظم نواز شریف کی مرضی کیخلاف آرمی چیف سے ملاقات بھی کر چکے ہیں۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) میں سے 43 سے 50 اراکین قومی اسمبلی کیساتھ جنم لینے والی "عام عوام" پارٹی کی باتیں بھی بے بنیاد نہیں ان میں بھی خاصا دم خم ہے اور عین ممکن ہے کہ ان سطور کے شائع ہونے تک "عام عوام" پارٹی کے قیام کا باقاعدہ اعلان کیا جا چکا ہو۔ چوہدری نثار وزیراعظم نواز شریف کے برعکس اسٹیبلشمنٹ سے اپنے تعلقات کافی خوشگوار کر چکے ہیں میاں نواز شریف اور مریم نواز ایک اہم وجہ سے پارٹی پر اپنی گرفت آہستہ آہستہ اس لئے کھوتے گئے کہ وہ عام پارٹی کارکن تو در کنار لیگی اراکین قومی و صوبائی اسمبلی سے آسانی سے ملنا اور ہاتھ ملانا بھی پسند نہیں کرتے اس کے برعکس شہباز شریف نے کم از کم اپنے دروازے عام پارٹی کارکنوں اور لیگی اراکین قومی و صوبائی اسمبلیوں کیلئے ہر وقت کھلے رکھے ہوتے ہیں اور آج کل اسی روش پر حمزہ شہباز بھی چل رہے ہیں۔ نواز شریف اپنے بھائی شہباز شریف پر اتنا اعتماد نہیں کرتے جتنا وہ اسحاق ڈار پر کرتے ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کے اراکین قومی اسمبلی کی بڑی تعداد جن کا تعلق پنجاب سے ہے وہ میاں شہباز شریف کے حامی ہیں کیونکہ پنجاب حکومت کی جانب سے مختلف سکیموں اور ان کے نیچے اراکین صوبائی اسمبلی کے ذریعے بھاری فنڈز مہیا کئے جا رہے ہیں جبکہ نون لیگی منتخب اراکین کو شکایت ہے کہ انہیں مریم نواز سے بھی ملنے کے لیے مہینوں انتظار کرنا پڑتا ہے اور میاں نواز شریف کی طرح مریم نواز کا رویہ منتخب اراکین کے ساتھ تضحیک آمیز ہوتا ہے۔ شریف خاندان کے اندرونی اختلافات ملکی سیاست میں مزید گرما گرمی پیدا کر سکتے ہیں اور بعید نہیں کہ مستقبل قریب میں نواز خاندان اور شہباز خاندان ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ہو جائیں ان حالات میں پاکستان مسلم لیگ (ن) اور شریف خاندان کا شیرازہ بکھرتا نظر آ رہا ہے اس لئے وزیراعظم کو لگتا ہے کہ عید کے بعد ان ہاؤس تبدیلی کے لیے ایک بھرپور مہم چل سکتی ہے جس کی پیش بندی کے لئے آخری کوشش کر کے دیکھ لی جائے، دوسری صورت میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شریف خاندان کے افراد آنے والے دنوں میں بقول پیارے دوست عطاء الحسن کے یہ کہتے نظر آئیں کہ۔۔

صرف تصویر رہ گئی باقی!

جس میں ہم ایک ساتھ بیٹھے ہیں!

میاں محمد شریف کے خاندان کے اثاثہ جات پر تھوڑی سی نظر ڈالوں گا کہ شریف گروپ کی ویب سائٹ کی رپورٹ کے مطابق سال 2000ء میں 300 ملین ڈالر بزنس اور 100 ملین ڈالر ریئل اسٹیٹ ہولڈنگز شریف خاندان کے اثاثہ جات شامل تھے، جاتی عمرہ جو شریف خاندان کا سب سے بڑا اثاثہ سمجھا جاتا ہے وہ میاں محمد شریف کی شدامین قیمہ اختر کی ملکیت میں تھا۔ یہ تمام اثاثہ جات 18 افراد میں تقسیم ہو جاتے ہیں ان 18 افراد میں میاں محمد نواز شریف اور ان کی اولاد عاصمہ، مریم، حسن، حسین، شہباز شریف اور ان کی اولاد حمزہ، سلمان، رابعہ عمران اور عباس شریف اور ان کی اولاد جن میں 2 بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔ سعودی عرب میں شریف فیملی کے اثاثہ جات کی مالیت 7 بلین تھی جس میں العزیزیہ سٹیل ملز بھی شامل تھی جو میاں محمد شریف کی وفات کے بعد فروخت کر دی گئی تھی ، وہ کمپنیاں جو میاں نواز شریف، شہباز شریف، کلثوم نواز، حمزہ شہباز کی ملکیت میں شامل ہیں درج ذیل ہیں۔

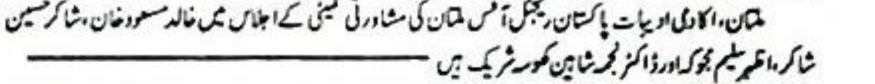
شریف فیڈ ملز، شریف ملک پروڈکٹس، شریف پولٹری فارم، چوہدری شوگر ملز، رمضان شوگر ملز، رمضان انرجی، شریف ڈیری فارم، محمد بخش ٹیکسٹائل ملز، کلثوم ٹیکسٹائل ملز، حمزہ سپائننگ ملز، مدینہ پیپر ملز، عباس اینڈ کمپنی، مدنی ٹریڈنگ، مدینہ کنسٹرکشن، کرسٹل پلاسٹک، انہار ملک، حمزہ پولٹری فیڈز، کوالٹی چکن جبکہ خالد سراج گروپ کا شریف فیملی کوئی تعلق نہیں خالد سراج شوگر ملز اسی گروپ کی ملکیت ہے البتہ شہباز شریف کے شیئرز اس میں شامل ہیں، کوالٹی چکن صرف شہباز شریف کی پہلی بیوی کی ملکیت ہے شریف فیملی کے تحت شریف ٹرسٹ کے نام سے فاؤنڈیشن بھی چلائی جا رہی ہے جس کے تحت شریف ایجوکیشن سٹی، شریف میڈیکل سٹی، شریف کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی وغیرہ کام کر رہے ہیں۔ ان تمام کمپنیوں نے 2013ء میں صرف 7 کروڑ 26 لاکھ روپے انکم ٹیکس دیا۔ 2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق شریف خاندان پاکستان کا چوتھا امیر ترین خاندان ہے، 2013ء کے Declared اثاثہ جات کے مطابق میاں محمد نواز شریف 1 ارب 89 کروڑ 22 لاکھ 87 ہزار 772 روپے کے اثاثہ جات کے مالک تھے، اسی طرح شہباز شریف 42 کروڑ 55 لاکھ 96 ہزار 478 روپے، حمزہ شہباز 26 کروڑ 28 لاکھ 3 ہزار 39 روپے کے مالک تھے جبکہ خاندان کے دیگر افراد بھی کروڑوں روپے مالیت کے اثاثہ جات کے مالک تھے۔ 2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق شریف خاندان کے کل (Declared) اثاثہ جات 2 ارب 58 کروڑ 68 لاکھ 7 ہزار 289 روپے کے تھے جبکہ گزشتہ سال 2012ء میں یہ (Declared) اثاثہ جات صرف 82

علاوہ شریف خاندان اربوں روپے کی قیمتی جائیداد و دولت کا مالک ہے جس کا صحیح معنوں میں بھانڈا اس وقت پھوٹا جب پانامہ لیکس کا بم دنیا کے سرمایہ دار طبقوں پر گرایا گیا مانندن فلیٹس کی ہی مثال لیں جن کی موجودہ مالیت اربوں روپے ہے۔ اس کے علاوہ پانامہ لیکس میں منظر عام پر آنے والی آف شور کمپنیاں بھی اربوں ڈالر مالیت کے اثاثہ جات رکھتی ہیں اور یہ کمپنیاں "میاں نواز شریف" کی فیملی کی ملکیت ہیں۔ اب اصل کہانی کی طرف آتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف جہاں ان ہاؤس تبدیلی اور حکومت کیلئے دن بدن بڑھتے ہوئے مسائل سے دوچار ہیں وہیں انتہائی معتبر ذرائع کے مطابق شریف خاندان کا ممکنہ شیرازہ بکھرنے کے خدشے نے انہیں دیوار سے لگا دیا ہے۔ اب تک ایک نظر آنے والا شریف خاندان اب شریف خاندان بمقابلہ شریف خاندان کی صورتحال سے دوچار ہونے والا ہے سب کے سامنے ہے کہ وزیراعظم میاں نواز شریف لندن میں موجود ہیں اور ہسپتال سے فراغت کے بعد آرام کر رہے ہیں حسب سابق اس سال بھی وہ آخری عشرہ رمضان میں گزاریں گے لیکن یہ عشرہ ان کیلئے ماضی کے عشروں جیسا نہیں ہوگا کیونکہ انہیں خاندانی گتھیاں سلجھانے کیلئے خاصی جدوجہد کا سامنا ہوگا۔ ذرائع کے مطابق سعودی عرب قیام کے دوران نواز شریف اپنی فیملی سمیت عمرہ کریں گے اور اس کے بعد شہباز شریف ہمراہ فیملی اور چوہدری نثار کو دیگر اہم لیگی وفاقی وزراء کے ساتھ سعودی عرب بلائیں گے جہاں ان سے انتہائی اہم معاملات پر گفتگو کی جائے گی اور وزیراعظم آخری کوشش کریں گے کہ کسی طرح شریف خاندان دو حصوں میں تقسیم ہونے سے بچ جائے۔ میاں نواز شریف کے ہی قریبی ذرائع کے مطابق جو کام کوئی برسوں میں نہ کر سکا وہ پانامہ پیپرز نے کر دکھایا ہے کیوں کہ پانامہ پیپرز کے سامنے آنے کی وجہ سے شریف خاندان میں شدید اختلافات پائے جاتے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ میاں نواز شریف کی فیملی نے میاں شہباز شریف کی فیملی کو پانامہ لیکس میں سامنے آنے والے اثاثوں کے بارے میں پہلے کبھی نہیں بتایا اور اسی وجہ سے بیگم کلثوم نواز اور بیگم نصرت شہباز میں تلخ کلامی بھی ہوئی ہے، ذرائع کا دعویٰ ہے کہ پانامہ لیکس میں سامنے آنے والے اثاثہ جات کو خاندان کے تقسیم شدہ اثاثہ جات میں شامل نہیں کیا گیا لہٰذا شہباز شریف فیملی بھی ان اثاثہ جات میں اپنا حصہ چاہتی ہے کیوں کہ لندن میں فلیٹ آف شور کمپنیوں کے ذریعے خاندان میں جائیداد تقسیم کرنے سے پہلے خریدے گئے تھے اور ان فلیٹس کی آج کل مالیت اربوں روپے میں ہے۔ شریف خاندان کی جانب سے مشترکہ کاروباری کمپنیوں کے اکاؤنٹس میں جو کروڑوں ڈالر جمع کروائے گئے تھے ان اکاؤنٹس کا ذکر بھی جائیداد کی تقسیم

افغانستان کے مختلف شہروں میں خودکش دھماکے 22 افراد ہلاک متعدد زخمی

خودکش حملے کی ذمہ داری افغان طالبان نے قبول کرلی، غیر ملکی خبر ایجنسی

کابل (یو پی آئی) افغانستان کے مختلف شہروں میں خودکش حملوں میں 14 غیر ملکی سیکیورٹی گارڈز سمیت 22 افراد ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہو گئے، غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق افغانستان کے دارالحکومت کابل کے مشرق میں جلال آباد سے آنے والی مرکزی شاہراہ پر خودکش حملہ آور نے خود کو ایک منی بس کے قریب دھماکے سے اڑا دیا۔ دھماکے کے نتیجے میں 14 افراد ہلاک جب کہ 8 زخمی ہو گئے۔ افغان وزارت داخلہ کے ترجمان صادق صدیقی کی جانب سے کی گئی ٹوئٹ میں کہا گیا ہے کہ منی بس میں نیپالی شہری سوار تھے جو کہ مختلف اہم عمارات پر سیکیورٹی کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ افغان طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے واقعے کی ذمہ داری قبول کرلی ہے۔ دوسرا حملہ بدخشاں میں ہوا جہاں موٹر سائیکل پر سوار بمبار نے خود کو ایک بازار میں اڑا دیا۔ واقعے میں 8 افراد ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہو گئے۔



ملتان، اکادمی ادبیات پاکستان ریجنل آفس ملتان کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں خالد مسعود خان، شاکر حسین شاکر، اظہر سلیم مجوکہ اور ڈاکٹر نجمہ شاہین کھوسہ شریک ہیں

قائداعظم روڈ میلسی پر تجاوزات مافیا نے پنجے گاڑ لئے

روڈ تنگ پڑ گیا، شہریوں اور خریداری کیلئے آنے والوں کو پریشانی کا سامنا

میلسی (خبر نگار) میلسی میں تجاوزات مافیا نے پنجے گاڑ لئے قائداعظم روڈ تنگ پڑ گیا شہریوں اور عید کی خریداری کرنے والوں کو شدید پریشانی کا سامنا گھنٹوں ٹریفک جام۔ شدید دھوپ میں شہریوں کو حدت کی وجہ سے پسینے میں شرابور کی کوفت ٹی ام اے کی طرف سے چلائی جانے والی مہم سست پڑ گئی شہری پریشان ہو گئے۔ اعجاز۔ ابراہیم۔ عبداللہ اور دیگر نے اصلاح احوال کا مطالبہ کیا ہے۔

عدنان زیادتی کیس کے ملزمان غائب، کارروائی نہ ہوسکی

انصاف فراہم کیا جائے، متاثرہ بچے کے ورثاء کا مطالبہ

چوک منڈا (نامہ نگار) عدنان زیادتی کیس کے ملزمان غائب کوئی کارروائی نہ ہو سکی متاثرہ بچے کے ورثاء کا اعلیٰ حکام سے نوٹس لینے کا مطالبہ تفصیل کے مطابق چند راز قبل ورکشاپ میں سائے ہوئے عدنان نامی بچے کو ملزم ایوب بلوچ اور عاطف نے اپنی ورکشاپ میں لے جا کر زیادتی کا نشانہ بنا ڈالا تھا جس کا ایم ایل سی ملزمان نے سیاسی دباؤ اور نذرانہ دے کر ڈاکٹر عبدالمجید بھٹی سے حل کروا لیا تھا اس واقعہ کے بعد ملزمان ایوب بلوچ اور عاطف غائب ہیں ملزمان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے متاثرہ بچے کے ورثاء نے اعلیٰ حکام سے انصاف فراہم کرنے اور ملزمان کے خلاف سخت نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

پاکستان میں دہشت گردی اور دیگر مسائل امریکہ بھارت ملی بھگت کا نتیجہ ہے

سید جاوید حسین، راؤ خلیل احمد، رفیق چوہدری، عبدالخالق شاکر، چوہدری شکیل ودیگر

وہاڑی (محمد شفیق ڈوگر) جماعت اسلامی کے ضلعی امیر سید جاوید حسین شاہ دیگر رہنماؤں راؤ خلیل احمد، انجینئر رفیق چوہدری، عبدالخالق شاکر، چوہدری شکیل رضا، عبدالعزیز بھٹہ نے کہا ہے کہ مشیر خارجہ سرتاج عزیز کی طرف سے یہ انکشاف کہ امریکہ نے جوہری پروگرام پر قدغن لگانے کی کوشش کی ہے سے حکمرانوں اور تمام پاکستانی سیاستدانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں پاکستان میں تمام دہشت گردی اور دیگر سنگین مسائل امریکہ اور مکار دشمن بھارت کی ملی بھگت کا نتیجہ ہیں حکومت اور اپوزیشن مل کر نئے سرے سے خارجہ پالیسی اور دیگر اہم ایشوز پر گائیڈ لائن کے لیے آل پارٹیز گول میز کانفرنس بلائی جائے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ حکومت اپنے اور اپنے چہیتوں کے مالی مفادات اور اقتدار کے تحفظ کے لیے تو متحرک دکھائی دیتی ہے لیکن عام آدمی کی فلاح و بہبود کے لیے کچھ کرنے کو تیار نہیں انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ بھی اپنے چھوٹے چھوٹے مفادات کو پس پشت ڈال کر ملک و قوم کے وسیع تر مفاد میں کالا باغ ڈیم کے قیام ہیلتھ اور تعلیم نہ صرف سستی بلکہ مفت کرنے کا عزم رکھنے والوں کو اقتدار دلائے انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ امریکہ کے ڈو مور کے سامنے کھڑا ہو جانا چاہیے اب حق کا دامن تھام لینا چاہیے۔

عمران خان کی اپوزیشن کے کندھوں پر رکھ کر بندوق چلانے کی کوشش ناکام ہوگی

مسلم لیگ (ن) کو معاشی ترقی پر گامزن کرنے کا سہرا مسلم لیگ (ن) کے سر ہے، میاں غلام حسین شاہد

کبیروالا (تحصیل رپورٹر) عمران خان اور اپوزیشن ملک کو اقتصادی راہداری منصوبے کو ناکام بنانے کے بھارتی، افغانی منصوبے پر عمل پیرا ہیں، عمران خان کی اپوزیشن کے کندھوں پر رکھ کر "بندوق" چلانے کی کوششیں کامیاب نہیں ہو سکتیں، اپوزیشن ٹولہ ذاتی مفادات کے حصول کی خاطر غیر ملکی آقاؤں کے اشاروں پر اقتصادی راہداری منصوبہ ناکام بنانے کی سازشوں میں مصروف ہے، ملک کو معاشی ترقی پر گامزن کرنے کا سہرا مسلم لیگی حکومت کے سر بندھتا ہے، احتجاج کی آڑ میں عمران خان کی حصول اقتدار کی خواہش کبھی پوری نہیں ہو سکتی، غیر جمہوری انداز میں حکومت گرانے کی روایت نہیں بننے دیں گے، مسلم لیگی کارکن مسلم لیگی حکومت کو گرانے کی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے، اپوزیشن ملک دشمن احتجاجی تحریک سے باز نہ آئی تو لیگی کارکن "محاسبہ" کر کے گھروں تک پہنچا کر دم لیں گے۔ ان خیالات کا اظہار مسلم لیگ یوتھ ونگ کے صوبائی صدر میاں غلام حسین شاہد نے گزشتہ روز اپنی رہائش گاہ پر کبیروالا مسلم لیگ یوتھ ونگ کے عہدیداروں پر مشتمل نمائندہ وفد سے ملاقات کے دوران کیا، وفد کی قیادت مسلم لیگ کی صوبائی کونسل کے رکن وائس صدر حاجی عبداللطیف صابرہ آرائیں نے کی۔

ماہ رمضان، شدید گرمی اور لوڈشیڈنگ

تحریر: رانا اعجاز حسین

موسم گرما جوبن پر ہے، شدید ترین گرمی تواتر کے ساتھ جاری ہے۔ حکومت کو ان دنوں شدید گرمی اور ماہ رمضان کے مبارک مہینے کا احترام کرتے ہوئے لوڈشیڈنگ میں خاطر خواہ کمی لانا چاہئے تھی۔ مگر رمضان المبارک کے احترام میں لوڈشیڈنگ میں کمی صرف اعلان تک محدود رہی۔ جبکہ حقیقت حال یہ ہے کہ موسم گرما میں شدت کے ساتھ ہی بدترین لوڈشیڈنگ نے عوام کا جینا دوبھر کر رکھا ہے۔ بجلی کے شارٹ فال میں اضافہ کے باعث شہروں میں 9 سے 16 گھنٹے اور دیہی علاقوں اور چھوٹے شہروں میں 14 سے 20 گھنٹے تک کی لوڈشیڈنگ کی جا رہی ہے، جبکہ بجلی کی بار بار ٹرپنگ اس کے علاوہ ہے۔ مرمت کے نام پر بھی 6 سے 8 گھنٹے تک بجلی کی بندش کا سلسلہ معمول ہے۔ شدید لوڈشیڈنگ سے روزہ داروں، معصوم بچوں اور بزرگ شہریوں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس کے علاوہ کاروباری اور گھریلو سرگرمیاں بھی متاثر ہو رہی ہیں۔ ایسے میں جب ماہ صیام کے مبارک ایام میں گرمی کی شدت اپنی آخری حدوں کو چھو رہی ہو اس وقت میں بجلی کی بندش سے عوام پاکستان کی تکلیف اور مشکلات کا باآسانی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ باقی کے رمضان اور پھر جولائی کی شدید گرمی اور لو چلنے کے دنوں میں لوگوں کا جو حال ممکنہ طور پر ہو سکتا ہے اس پر عوامی ردعمل کا حکومت کو ابھی سے تدارک کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ لوڈشیڈنگ کے باعث شہر شہر عوامی احتجاج کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔

مسلم لیگ (ن) کی حکومت اپنے دور اقتدار کے تین سال گزارنے کے باوجود بھی لوڈشیڈنگ ختم کرنے میں ناکام رہی ہے، جبکہ مسلم لیگ (ن) نے اپنی انتخابی مہم میں بجلی کی لوڈشیڈنگ کو اپنا مرکزی نکتہ بنایا تھا، وزیراعظم نواز شریف اپنے جلسوں میں عوام سے ہاتھ اٹھوا کر پوچھتے کہ کتنے گھنٹے کی لوڈشیڈنگ ہوتی ہے جواب میں لوگ 18, 18 گھنٹے پکارنے لگتے۔ آج بھی 18 گھنٹے تک لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے۔ میاں نواز شریف پھر پوچھتے کہ کیا آپ لوگ لوڈشیڈنگ کا خاتمہ چاہتے ہیں جواب میں لوگ ہاں ہاں کی گردان شروع کر دیتے اور میاں صاحب انہیں لوڈشیڈنگ کے عذاب سے نجات کا یقین دلاتے جس پر جلسے کے شرکاء کے چہرے خوشی سے تمتمانے لگتے۔ وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف چھ ماہ میں لوڈشیڈنگ کے خاتمہ کا جلسوں میں اعلان کرتے۔ باقی قائدین بھی عوام کی دکھتی رگ "لوڈشیڈنگ" ہی کو چھیڑتے۔ میاں نواز شریف عوام کو یہ بھی یقین دلاتے کہ ان کے پاس اہل اور قابل لوگوں کی ٹیم موجود ہے تمام مسائل اقتدار میں آتے ہی حل کرنا شروع کر دیں گے اور قوم جلد ترقی و خوشحالی کی راہ پر گامزن ہو جائیگی۔ مصائب و مشکلات میں گھرے عوام نے مسلم لیگ (ن) کے قائدین کے دعوؤں وعدوں اور اعلانات پر اعتبار کیا۔ اس پارٹی سے اپنے مسائل کے حل کی امیدیں وابستہ کیں اور مئی 2013ء کے انتخابات میں اس کا دامن ووٹوں سے بھر دیا۔ مسلم لیگ (ن) اقتدار میں آئی، یہ اپنے اقتدار کے تین سال کا عرصہ گزار چکی ہے بجلی کی لوڈشیڈنگ اپنی جگہ موجود ہے جس میں مزید اضافے کا خدشہ بھی منڈلا رہا ہے۔ موجودہ حکومت نے اپنے دو سالہ دور اقتدار کے دوران بجلی کی قلت پر قابو پانے کے کئی خواب قوم کو دکھائے گئے۔ کئی پراجیکٹس کا آغاز ہوا مگر اب تک بجلی کی لوڈشیڈنگ میں خاطر خواہ کمی واقع نہ ہو سکی۔ نندی پور پراجیکٹ آدھا ہی مکمل ہوا تھا کہ اس کا زور و شور اور شان و شوکت سے افتتاح کر دیا گیا۔ کہا گیا کہ اس سے 95 میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی اس منصوبے کا نالائق انجینئرز نے بیڑا غرق کر دیا اب یہ بند پڑا ہے اور حکومت نے ملائیشیا، کو ٹھیکے پر دے کر اس سے اپنی جان چھڑالی ہے۔ اب وفاقی وزیر پانی و بجلی خواجہ آصف کہتے ہیں سال 2018ء میں لوڈشیڈنگ کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ وزیراعظم نواز شریف کہتے ہیں کہ 2018ء الیکشن کا سال ہے اس سے قبل لوڈشیڈنگ ختم ہو جائیگی۔ چھ ماہ اب انہوں نے پانچ سال پر محیط کر دیئے ہیں۔

منصوبوں کے افتتاح کی خبر قوم کیلئے کبھی بڑی خوش کن ہوا کرتی تھی۔ اب اس میں ...

رہی ہے۔ عوام چاہتے ہیں کہ اب منصوبوں کے افتتاح سے آگے کی بات کی جائے اور بتایا جائے کہ ان کو اپنے کاروبار اور گھروں کیلئے بجلی ضرورت کے مطابق کب دستیاب ہوگی۔ جہاں بجلی کا شارٹ فال آٹھ سے دس ہزار میگاواٹ ہو وہاں ایک سو میگاواٹ سے کتنے کارخانے، ٹیوب ویل اور دیگر کاروبار چلنے میں مدد ملے گی۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے یہ خوشخبری بھی سنائی تھی کہ وفاقی اور پنجاب حکومت نے مل کر صوبے میں جس سے 3600 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کے منصوبے لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت کا ہر قدم توانائی بحران کے خاتمے کیلئے اٹھ رہا ہے اور 2018ء تک توانائی کے منصوبے بجلی پیدا کر رہے ہوں گے۔ پنجاب اور مرکزی حکومت عوام کو ان نئے منصوبوں سے 3600 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کے حسین سپنے دکھا کر خوش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، مگر اب عوام محض طفل تسلی سے خوش ہونے والے نہیں۔ بلاشبہ انرجی سیکٹر کو جن مسائل کا سامنا ہے وہ وسیع اور گہرے ہیں، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ انتخابات جیتنے اور حکومت بنانے کے فوری بعد جو دعوے کیے گئے اور ان سے جتنی توقع تھی، حکومت نے اس سے کہیں کم اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ گرمی کی شدت میں کو مدنظر رکھتے ہوئے بجلی کی کمی کو پورا کرنے کی طرف توجہ دے تاکہ عوام سکھ کا سانس لے سکیں جبکہ بجلی کے بحران پر قابو پانے کے لئے مزید ڈیمز کی تعمیر کی اشد ضرورت ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ گزشتہ دور حکومت میں مسترد کیے گئے ملکی مفاد میں نہایت سودمند منصوبے "کالا باغ ڈیم" کو جلد از جلد بحال کر کے اس پر کام شروع کیا جائے۔ ماہ رمضان میں بجلی کی لوڈشیڈنگ کے دورانیہ میں کمی کی جائے اور غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ اور بجلی کی ٹرپنگ کا مکمل خاتمہ یقینی بنایا جائے اور برادر دوست ملک چین کے تعاون سے جاری توانائی منصوبوں کو بروقت مکمل کیا جائے تاکہ عوام پاکستان جلد از جلد لوڈشیڈنگ کے عذاب سے نجات پا سکیں۔

☆☆☆☆☆

غرور

شاہد شکیل

جیت یا کامیابی کی خوشی میں سرشار ہو کر اپنے خیالات اور احساس میں کئی انسان دو طرح کا رویہ اختیار کرتے ہیں جن میں ایک غرور، تکبر اور دوسرا فخر کہلاتے ہیں، کسی شے کو پا لینے سے کئی انسان فخر محسوس کرتے ہیں اور اگر مشترکہ طور یعنی ٹیم ورک سے کامیابی حاصل ہو تو فخریہ انداز میں مسرت لیکن عاجزی سے اظہار کیا جاتا ہے جبکہ کئی افراد کا رویہ ٹیم ورک سسٹم سے کامیاب ہونے کے باوجود تمام سہرا اپنے سر باندھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی مانی کرتے ہوئے باور کروایا جاتا ہے کہ جو کچھ ہوا میں نے کیا کسی دوسرے کا اس سے کوئی تعلق نہیں اور غرور یعنی تکبر کرتے ہیں جو کہ دوسرے افراد کو شدید متنفر کرتا اور کشیدگی پیدا ہوتی ہے۔ فخر اور غرور لفظی طور پر قدرے مشترک ہوتے ہوئے بھی دو مختلف الفاظ ہیں کیونکہ دنیا کا ہر انسان زندگی میں کبھی فخر محسوس کرتا یا غرور اور تکبر میں آ کر لاشعوری طور اپنی اوقات بھول جاتا ہے کہ وہ کیا تھا اور کیا ہے لیکن کبھی ماضی کو ٹٹولنے کی کوشش نہیں کرتا حالانکہ ماضی حال اور مستقبل سے اکثر منسلک ہوتا ہے، سوال یہ ہے کہ انسان کیوں تکبر میں آ کر دوسروں کو اپنے رویے سے نیچا دکھانے کی کوشش کرتا ہے اور ایسا رویہ اختیار کرتا ہے جس سے شاید وہ خود تو ذاتی اور وقتی طور پر خوش ہوتا ہے لیکن اس کے منفی رویے یعنی غرور اور تکبر سے دیگر انسان شدید کوفت محسوس کرتے اور متنفر ہو جاتے ہیں

ماہر نفسیات کا کہنا ہے ایسے افراد جسمانی طور پر صحت مند لیکن اندرونی طور پر کھوکھلے ہوتے ہیں کیونکہ وہ کسی حد تک خوفزدہ ہونے کے ساتھ ساتھ بااختیار نہیں ہوتے یعنی ایک طرح کی ذہنی بیماری یا احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا میں ان سے بہتر ذہین، باشعور، بااخلاق اور آل راؤنڈر کوئی اور نہیں ہے اور دنیا ان کے بغیر نہیں چل سکتی، ایسے افراد دوسروں کی رائے، نصیحت، مشوروں اور حقائق کو یکسر نظر انداز کرتے ہیں حالانکہ جانتے ہیں ایسا احمق رویہ طویل عرصے تک جاری نہیں رہ سکتا اور اپنی من مانی یا ضد بدستور جاری رکھتے ہیں اور اسی خوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں کہ ہمارا معاشرے میں اعلیٰ مقام ہے ہم پر کوئی آنچ نہیں آسکتی ہم جب چاہیں دنیا کو ٹھوکریں ماریں اور چھوٹے بڑے کی تمیز کئے بغیر اپنی جسوئی ڈگر پر رواں رہتے ہیں جنہیں وہ کئی بار محسوس کرتے ہوئے بھی درگزر کرتے اور ہر انسان کو حیوان سمجھتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے غرور دنیا کی سات مہلک ترین بیماریوں میں سے ایک ہے جو آج کل بڑے پیمانے پر تقریباً ہر انسان کی شریانوں میں سرایت کر چکی ہے، غرور اور فخر میں بہت فرق ہے کسی شے یا عمل پر فخر کرنا یا غرور میں مبتلا ہونا دو مختلف چیزیں ہیں، امتحان میں کامیابی، قومی ٹیم کی جیت، کسی نئی چیز کی دریافت یا ایجاد یا کوئی ایسا کارنامہ سرانجام دینا اور فخر کرنا جس میں ملک و قوم کی بھلائی ہو مثبت اعمال میں شمار ہوتا ہے اور اگر ان

تمام عوامل کو محض اپنے مفاد کیلئے استعمال کیا جائے اور غرور سے سر اٹھانا کہ جو کچھ ہوا اس میں کسی کا عمل دخل نہیں یا کوئی اور نہیں کر سکتا اسے تکبر اور مغروری کی بیماری میں مبتلا سمجھا جاتا ہے بالفاظ دیگر ایسے انسان نفسیاتی مریض کہلائے جاتے ہیں، اگر کسی انسان نے کوئی کامیابی حاصل کی ہے اچھی پوزیشن یا مقام حاصل کیا ہے تو وہ اس کا ذاتی فعل ہے کسی دوسرے کا اس سے کوئی تعلق نہیں تو پھر احسان کیسا اور کس قسم کی طرم خانی کہ میں فلاں میں فلاں؟۔ اخلاقیات کا تقاضا تو یہ ہے کہ انسان کسی بھی قسم کی پوزیشن یا مقام اپنی محنت سے، اتفاق سے یا بے ایمانی سے حاصل کرے غرور اور تکبر کرنے کی بجائے اگر عاجزی سے پیش آئے تو اسے اعلیٰ مقام حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ دنیا کی ہر مذہبی کتاب میں انسان کو عاجزی کا ہی سبق دیا گیا ہے نہ کہ غرور میں مبتلا ہو کر دیگر انسانوں کو ذلیل و رسوا کیا جائے۔ غرور، تکبر، بے ایمانی اور نازوا رویہ انسان کی شخصیت کو بری طرح متاثر کرتا ہے انسان چاہے کتنے ہی اچھے اور مثبت خیالات کا مالک کیوں نہ ہو لیکن اگر اس کا رویہ ہی تکبر اور غرور سے بھرپور ہے تو وہ بہت جلد اپنا مقام کھو دیتا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ ہر چھوٹے بڑے سے پیار محبت، اخلاق اور عاجزی سے پیش آئے کیونکہ ایک کہاوت ہے غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے، اور سچ، حق، اخلاق اور عاجزی سے پیش آنے والے افراد ہمیشہ دلوں پر راج کرتے ہیں۔

عوام کو معیاری اور سستی اشیاء کی فراہمی کیلئے رمضان بازار لگائے گئے

ستا رمضان بازار عوام کی قوت خرید کے پیش نظر لگایا گیا، میاں اظہر جاوید

وہاڑی (محمد شفیق ڈوگر) رمضان المبارک میں حکومت کی جانب سے عوام کو سستے داموں اشیائے خوردونوش فراہم کرنے کے لیے ستا رمضان بازار کا انعقاد کیا گیا ہے جس میں روزمرہ استعمال کی تقریباً تمام اشیاء عام مارکیٹ سے کم قیمت پر فروخت کی جارہی ہیں اس حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے ستا رمضان بازار وہاڑی کے فوکل پرسن و نی ایم او میاں محمد اظہر جاوید نے انتظامات کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ ستا رمضان بازار عوام کی قوت خرید کے پیش نظر لگایا گیا ہے جہاں سے تمام طبقہ کے لوگ خریداری کر سکتے ہیں انہوں نے مزید بتایا کہ ستا رمضان بازار میں کارکردگی کا معائنہ کرنے کے لیے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کی ہدایت سے ڈی سی او وہاڑی علی اکبر بھنڈر، سوبائی وزراء، سیکرٹری، ایڈیشنل سیکرٹری و دیگر افسران گاہے بگاہے اچانک تشریف لاتے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ملک میں دہشت گردی کی بڑھتی ہوئی کاروائیوں کے پیش سکیورٹی کا فول پروف انتظام کیا گیا ہے تاکہ کسی قسم کا ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آسکے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ بڑھتی ہوئی گرمی کے پیش نظر رمضان بازار میں معذور اور بیمار افراد کے لیے بیٹھنے کی سایہ دار جگہ، پینے کے لیے ٹھنڈے پانی اور ہوا کے لیے ایئر کولر کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ باقاعدہ شکایات سیل قائم ہے جس پر کسی بھی دکاندار کے خلاف زیادہ نرخ وصول کرنے یا غیر معیاری اشیاء فراہم کرنے کی شکایات درج کرائی جاسکتی ہے جس کا فوری ایکشن لیا جاتا ہے۔



خانیوال، ڈی پی او جہانزیب نذیر خان اور ڈی سی او خالد محمود شیخ رمضان بازار خانیوال کا اچانک معائنہ کررہے ہیں دوسری جانب ڈی پی او سکیورٹی انتظامات کا تفصیلی جائزہ لے رہے ہیں

باپ کینسر سے فوت ہوگیا والدہ بیماری ہے کوئی کفیل نہیں، نجمہ بی بی

5 بہن بھائیوں کا کوئی سہارا نہیں، مخیر حضرات فطرانہ اور صدقات دیں، اپیل

وہاڑی (چیف رپورٹر) چک نمبر گیارہ ڈبلیو بی کی بستی کرسچن کالونی شہباز ٹاؤن کے رہائشی 20 سالہ بھیک مانگنے والی لڑکی نجمہ بی بی دختر طفیل محمد جوگی نے پریس کلب آکر روتے ہوئے بتایا کہ عرصہ پانچ سال قبل میرا والد کینسر کی وجہ سے وفات پا گیا ہماری بوڑھی والدہ نذیراں بی بی معدہ کی بیماری میں مبتلا ہے اور ہمارے گھر کے مجھ سمیت پانچ لوگ ہیں جس میں دو جوان بہنیں اور ایک پانچ سالہ بھائی بھی شامل ہیں گھر کی واحد کفیل میں خود ہوں اور بھیک مانگ کر اپنے اہلخانہ کا پیٹ پالتی ہوں ماں کی ادویات بھی خریدتی ہوں بے گھر ہوں جھونپڑی میں رہتے ہیں گھر کے اخراجات بہت زیادہ ہیں زکوۃ صدقہ فطرانہ کے مستحق ہیں عیدالفطر قریب آرہی ہے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے لیے کپڑے تک نہیں ہیں انہوں نے روتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف، مخیر حضرات اور این جی اوز سمیت متعلقہ اعلیٰ حکام فوری طور پر مالی امداد کرنے کی اپیل کی



لودھراں: ملزم عزیز سلاخوں کے پیچھے

اشتہاری کو پناہ دینے والے گرفتار

میلسی (خبرنگار) مجرم اشتہاری کو پناہ دینے والے کو گرفتار کرلیا گیا۔ تفصیل کے مطابق صادق نامی ایک مجرم اشتہاری پولیس کو مطلوب تھا جسے سندھل کے رہائشی قمر نواز نے پناہ دے رکھی تھی اطلاع پر پولیس نے چھاپہ مارا اس دوران قمر نواز نے صادق کو فرار ہونے میں مدد دی پولیس نے قمر نواز کو گرفتار کرلیا پولیس تھانہ صدر نے ملزم کو گرفتار کرلیا۔

نوجوان سے ناجائز اسلحہ برآمد

میلسی (خبرنگار) ایک نوجوان سے ناجائز اسلحہ برآمد۔ تفصیل کے مطابق پولیس نے گشت و پڑتال کے دوران عمران نامی ایک نوجوان کو گرفتار کرکے اس کے قبضے سے پسٹل برآمد کرلیا پولیس نے ملزم کے خلاف مقدمہ درج کرلیا۔





ملتان، پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی نے ملتان میٹرو بس اسٹیشنز سے لنک ہونیوالے گیارہ روٹ پر 100 فیڈر بسیں چلانے کا اعلان کیا ہے

رمضان بازاروں میں معیاری اشیاء سستے داموں مل رہی ہیں، شوکت علی طاہر

ٹی ایم اے کی جانب سے خریداروں اور دکانداروں کیلئے بہترین انتظامات کئے گئے

میلسی (چیف رپورٹر) ای ڈی او ایجوکیشن ضلع وہاڑی شوکت علی طاہر نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کی ہدایت پر سستے رمضان بازاروں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جہاں عوام کو معیاری اشیاء خوردونوش سستے داموں مل رہی ہیں ان خیالات کا اظہار انہوں نے رمضان بازار میلسی کا دورہ کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ ٹی ایم اے کی جانب سے خریداروں اور دکانداروں کیلئے بہترین انتظامات کئے گئے ہیں جبکہ تاجر حضرات بھی اس کار خیر میں حصہ ڈال رہے ہیں تاہم وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر روزانہ کی بنیاد پر ان بازاروں کو چیک کیا جارہا ہے اس سلسلے میں کوئی بھی شکایت ہو تو صارفین فوری ڈی سی او آفس رابطہ کریں اس موقع پر پی ایس اے ضلعی صدر میاں جہانزیب، چیف ایگزیکٹو سید اظہر عباس بخاری، سید ذیشان بخاری، ملک خالد رسول، سید کاشف بخاری، اختر عباس، راؤ محمد حسین شاہین، میاں منظور حسین منظور، راؤ ناصر اقبال اور دیگر بھی ان کے ہمراہ تھے۔

اپوزیشن سے مسلم لیگ (ن) حکومت کی کامیابی ہضم نہیں ہورہی، محمد عمران چھچھی

جماعت اسلامی یونین کونسل نمبر 13 کا تعزیتی اجلاس

چھب موڑ (نامہ نگار) جماعت اسلامی یونین کونسل 13 کا تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مہر محمد ریاض بھٹی جماعت اسلامی کی ہمشیرہ کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحومہ کیلئے درجات بلندی کیلئے خصوصی دعاء کی گئی اجلاس میں سید وحید احمد، عبدالحمید اعظمی، دلدار حسین دلبر، سید محمد یامین اشرف، مبارک علی، قاری اللہ بخش کے علاوہ دیگر ارکان و کارکنان نے شرکت کی۔

95 گرام چرس برآمد مقدمہ درج

لودھراں (ڈسٹرکٹ رپورٹر) تھانہ سٹی کے اے ایس آئی استقرار احمد نے مخبری ہونے پر خانے والا کے رہائشی محمد حسین ولد اللہ بخش آرائیں سے 95 گرام چرس برآمد کرکے مقدمہ درج کرلیا۔

رائفل 44 بور برآمد مقدمہ درج

لودھراں (ڈسٹرکٹ رپورٹر) قریشی والا پولیس نے احمد بخش کھوکھر موضع سعد اللہ پور کی نشاندہی پر رائفل 44 بور برآمد کرکے ناجائز اسلحہ رکھنے کے الزام میں مقدمہ درج کرلیا۔

17 افراد کا تشدد نقدی چھین لی

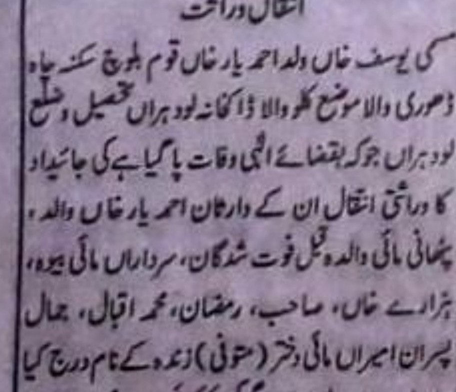
لودھراں (ڈسٹرکٹ رپورٹر) دھنوٹ کے رہائشی وزات نے الزام لگایا کہ موضع سراہ کے مصطفیٰ، علی بہادر نے 5 نامعلوم ساتھیوں کے ہمراہ مجھے تشدد کا نشانہ بنایا اور نقدی چھین لی سٹی پولیس نے مقدمہ درج کرلیا۔

قبضہ گروپ نے مکان کی

رشتہ کا تنازعہ، 4 مسلح افراد نے سعودیہ پلٹ نوجوان اغوا کرلیا

بھاری نقدی اور موبائل بھی ہمراہ لے گئے، مقدمہ درج

کبیروالا (تحصیل رپورٹر) رشتہ کے تنازعہ پر خودکار اسلحہ سے مسلح چار افراد نے خریداری سے گھر واپس لوٹنے والا "سعودیہ پلٹ" اغواء کرلیا، بھاری نقدی اور موبائل بھی ہمراہ لے گئے، تفصیل کے مطابق گزشتہ روز نواحی چک نمبر 13/G کا رہائشی عبدالعزیز اپنی بیوی عائشہ بی بی کے ہمراہ بیٹی کی شادی کے سلسلے میں بازار سے خریداری کرکے گھر واپس جارہے تھے کہ راستے میں موٹر سائیکلوں اور سفید کار پر سوار ملزم عبدالستار ولد عبدالرزاق دیگر تین نامعلوم ساتھیوں کے آگیا اور عائشہ بی بی گن پوائنٹ پر رکھتے اسکے شوہر عبدالعزیز کو زبردستی کار میں ڈالتے اغواء کرتے فرار ہوگئے، حویلی کورنگا پولیس نے متاثرہ کی درخواست پر نامزد ملزم اور اسکے دیگر ساتھیوں کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔



ملتان: شاہ رکن عالم میٹرو بس اسٹیشن پر ایلومینیم کے فریم لگائے جارہے ہیں جبکہ دوسری طرف میٹرو ٹریک کے ساتھ لگی گرل کو فائنل پینٹ کیا جارہا ہے

گرلز ہائی سکول چک نمبر 158 ای بی کی چاردیواری کی تعمیر میں ناقص میٹریل کا استعمال

ٹھیکیدار لاکھوں روپے بچانے میں مصروف، اہل علاقہ کا شدید احتجاج، ڈی سی او سے نوٹس لینے کا مطالبہ

• چوک مجاہ (نامہ نگار) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک نمبر 158/wb کی چاردیواری کی تعمیر میں ناقص میٹریل کا استعمال ٹھیکیدار لاکھوں روپے بچانے میں مصروف اہل علاقہ کا شدید احتجاج ڈی سی او وہاڑی نوٹس لے تفصیل کے مطابق گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک نمبر 158/wb کی چاردیواری کی تعمیر میں کچی دوم اینٹوں کا استعمال اور سیمنٹ کم ریت زیادہ استعمال کیا جارہا ہے ٹھیکیدار فرضی کاروائی ڈال کر اور ناقص میٹریل کا استعمال کرکے گرانٹ میں سے لاکھوں روپے بچانے میں مصروف ہے اہل علاقہ کے لوگوں نے شدید احتجاج کرتے ہوئے ڈی سی او وہاڑی سے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک نمبر 158/wb کی تعمیر دیوار کا میٹریل چیک کروانے اور ٹھیکیدار کے خلاف سخت نوٹس لینے کاروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ماہ صیام کا دوسرا عشرہ، عوام نے بازاروں کا رخ کرلیا

اشتہار کلاسیفائیڈ

گمشدگی کاغذات

دوران سفر میری موٹر سائیکل نمبر 13-312 بی آر این انجن نمبر 5831180 چیسز نمبر JE335260 سی ڈی 70 کے اصل کاغذات گر کر گم ہوگئے ہیں جسے ملیں اس پتہ پر ارسال کریں میں نے یہ موٹر سائیکل ریاض احمد ولد عاشق محمد سکنہ ڈیرہ عزت کے شوروم سے خرید کیا تھا۔ المشتہر: محمد اسلم ولد فیض محمد قوم ڈوگر سکنہ چاہ کھوئی والا موضع لالیوالہ تحصیل و ضلع لودھراں۔

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام وکیل احمد عرف عقیل سے بدل کر وکیل احمد رکھ لیا ہے آئندہ مجھے نئے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ المشتہر: وکیل احمد ولد ریاست علی عرف است علی سکنہ چک نمبر 17/8BR میاں چنوں۔

بعدالت جناب عاصم رفیق صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر اراضی ریکارڈ وہاڑی

اندراج انتقال وراثت

متوفی محمد رمضان ملک ولد ملک شاماں ذات جٹ لڑکا سکنہ چک نمبر 56 ڈبلیو بی وہاڑی۔ ہرگاہ محمد وسیم ملک نے درخواست گزاری ہے کہ اس کا والد مورخہ 21-2-14 کو فوت ہوگیا ہے وارثان بازگشت میں ملک شاماں والد، ستاں مائی والدہ متوفی پہلے فوت شد، رحمت بیوہ، محمد شریف، محمد شفیق، محمد شکیل سیالی، محمد عقیل سیالی، محمد وسیم پسران، رضیہ بیگم دختر متوفی زندہ ہیں ان کے علاوہ کوئی وارث نہ ہے اگر کسی کو اس بابت کوئی عذر اعتراض ہو تو اندر سات یوم روبرو زیر دستخطی اصالتاً یا وکالتاً حاضر آکر پیش کرے مابعد کارروائی یکطرفہ ہوگی اور کوئی عذر اعتراض قابل قبول نہ ہوگا۔

بعدالت جناب محمد آصف نواز صاحب سول جج/ جج فیملی کورٹ/ مجسٹریٹ درجہ اول کبیروالا ضلع لودھراں

مقدمہ نمبر 213-F سال 2016

اللہ رکھا وغیرہ بنام اللہ وسایا وغیرہ

بعدالت محترمہ کومل تبسم صاحبہ سول جج بااختیارات جج فیملی کورٹ ملتان

سماۃ کوثر بی بی زوجہ ساجد پرویز بنام ساجد پرویز

بنام:۔ ساجد پرویز ولد حاجی حق نواز قوم آہیر سکنہ نزد چوک کمہاراں والا نیو ملتان یو بلاک گلی نمبر 7 مکان نمبر 34 ملتان شہر۔ نوعیت دعویٰ:۔ تنسیخ نکاح۔ ہرگاہ مقدمہ عنوان بالا میں مدعا علیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتقرر 30-06-2016 کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آویں بصورت دیگر یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

بعدالت جناب حافظ محمد اقبال کلیار صاحب سول جج درجہ اول لیاقت پور

مثل نمبر 73 مرجوعہ 14-05-2016

نفیسہ بی بی بنام فدا حسین

بنام:۔ فدا حسین ولد اللہ وسایا قوم ویہا سکنہ موضع لونوالہ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خاں۔ نوعیت دعویٰ:۔ تنسیخ نکاح۔ ہرگاہ مقدمہ عنوان بالا میں مدعا علیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتقرر 25-06-2016 کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آویں بصورت دیگر یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

بعدالت جناب عامر مجتبیٰ خان صاحب نائب تحصیلدار ریونیو آفیسر موضع کلووالا تحصیل و ضلع لودھراں

انتقال وراثت

مسمی یوسف خاں ولد احمد یار خاں قوم بلوچ سکنہ چاہ ڈھوری والا موضع کلووالا ڈاکخانہ لودھراں تحصیل و ضلع لودھراں جو کہ بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے کی جائیداد کا وراثتی انتقال ان کے وارثان احمد یار خاں والد، پٹھانی مائی والدہ قبل فوت شدگان، سرداراں مائی بیوہ، ہزارے خاں، صاحب، رمضان، محمد اقبال، جمال پسران امیراں مائی دختر (متوفی) زندہ کے نام درج کیا جارہا ہے اس سلسلہ میں اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو اندر میعاد 7 یوم اپنا اعتراض داخل کرائیں بعد میعاد کوئی عذر

مارکیٹوں میں رش بڑھنے لگا، کپڑے اور جوتے کی دکانوں میں رش

جہانیاں (بیورو رپورٹ) رمضان المبارک کے دوسرے عشرے کے آغاز پر عوام نے عیدالفطر کی خریداری کیلئے بازاروں کا رخ کرلیا، مارکیٹوں میں رش بڑھنے لگا۔ تفصیل کے مطابق رمضان المبارک کا دوسرا عشرہ شروع ہوتے ہی جہانیاں اور گردونواح کے لوگوں نے عیدالفطر کی خریداری کیلئے بازاروں کا رخ کرلیا ہے۔ جہانیاں شہر میں کپڑے، جوتوں کی مارکیٹوں میں خریداروں کا رش دیکھنے میں آیا ہے تاہم ابھی گہما گہمی کا ماحول نہ بن سکا ہے۔ روزے اور شدید گرمی کے باعث شہری خریداری کیلئے افطاری کے بعد مارکیٹوں کا رخ کرتے ہیں

ملتان: پروفیسر ڈاکٹر حمید رضا اور سید بخاری سے یاسمین خاکوانی ملتان ٹی ہاؤس کی رکنیت کا کارڈ حاصل کررہی ہیں

امریکہ بھارت اور افغانستان کے ذریعے پاکستان پر جنگ مسلط کرنا چاہتا ہے

سرحدوں پر بلا اشتعال فائرنگ افسوسناک ہے، مولانا عبدالرحمن جامی

کبیروالا (تحصیل رپورٹر) امریکہ، بھارت اور افغانستان کے ذریعہ ملک پر جنگ مسلط کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے، سرحدوں پر بلا اشتعال فائرنگ افسوسناک ہے، پاکستانی سرحدوں میں تبدیلی کی کوشش کی گئی تو دنیا کے امن کی ضمانت دینا مشکل ہوگی، امریکہ کی ملک پر بھارتی بالادستی کی سازشیں کامیاب نہیں ہونے دینگے، خارجہ پالیسی کو دور جدید سے ہم آہنگ بنانے کے لئے بنیادی تبدیلیاں کرنا ہونگی، خارجہ پالیسی میں تبدیلی کے بغیر امریکی "چنگل" سے نجات حاصل کرنا مشکل ہوگی، ملکی سلامتی اور دفاع کے لئے پوری قوم ایک دوسرے کے شانہ بشانہ کھڑی ہوگی، ان خیالات کا اظہار جمعیت علمائے اسلام کی مرکزی شوریٰ کے رکن، دفاع پاکستان کے صوبائی راہنما مولانا حکیم عبدالرحمن جامی نے گزشتہ روز لاہور کے دوروزہ دورے سے واپسی پر میڈیا سے گفتگو کے دوران کیا انہوں نے کہا کہ امریکہ اور اسکے حلیف بھارت اور افغانستان کے ہاتھوں ملک پر جنگ مسلط کرکے ملکی سلامتی کو داؤ پر لگانے کی کوششوں میں مصروف ہیں انہوں نے کہا کہ پاکستان کی سلامتی اور بقاء ہی دنیا کے امن کی ضامن ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان کی سلامتی سے کھیلنے کی کوششوں سے دنیا میں قیام امن کی کوششوں پر منفی اثرات مرتب ہو نگے، انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ دنیا سے دہشت گردی کے خاتمے کی نام نہاد مہم کی آڑ میں اپنے مفادات اور دنیا کے امن کو داؤ پر لگانے کے مقاصد کے حصول میں مصروف ہے انہوں نے کہا کہ ملک اور خطہ میں قیام امن کے لئے ضروری ہوگا کہ امریکہ سے مکمل طور پر "نجات" حاصل کرتے نئے سرے سے آزاد اور دوست ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات کے لئے قومی امنگوں کے عین مطابق خارجہ پالیسی بنائی جائے، انہوں نے کہا کہ وقت آگیا ہے کہ ملک کو امریکہ اور اسکے حلیف مسلم دشمن قوتوں کے شکنجہ سے آزادی دلاتے اسکی خودمختاری اور تحفظ کے لئے جرأت مندانہ اقدامات اٹھائے جائیں۔

بجلی کی لائنوں میں خرابی 9-11 ڈبلیو بی کے کئی گھروں کی بجلی بند

ایس ڈی او پی ٹی سی ایل اور موبائل نمبر پر کال نہ سننے کا الزام، شہریوں کا احتجاج

وہاڑی (ڈسٹرکٹ رپورٹر) گزشتہ روز بجلی کی لائنوں میں خرابی کے باعث وہاڑی کے علاقہ 11-9 ڈبلیو بی میں متعدد گھروں کی بجلی بند رہی علاقہ مکینوں ڈاکٹر منیر انجم، چوہدری عبدالغفار، محمد اسلم، عبدالرحمن، رانا علی، مرزا خالد، راؤ عرفان قانی، ملک حامر بشیر، عبداللہ عظیم و دیگر نے بتایا کہ بل بجلی پر موجود سب ڈویژن فیصل ٹاؤن کے ایس ڈی او کے پی ٹی سی ایل اور موبائل نمبر پر بار ہا کال کی گئی لیکن کال نہ سنی گئی علاقہ مکینوں نے ساری رات بجلی کے بغیر انتہائی اذیت میں گزاری انہوں نے بتایا کہ بل بجلی پر دیا گیا نمبر کسی خرابی کی صورت میں رابطہ کے لیے ہوتا ہے لیکن ایس ڈی او فیصل ٹاؤن نے انتہائی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کال موصول نہ کی اور آپریٹر کو بھی کھلی چھٹی دے رکھی ہے انہوں نے ایس ای میپکو چوہدری اشفاق احمد سے مطالبہ کیا ہے کہ ایس ڈی او فیصل ٹاؤن کے خلاف کارروائی کی جائے اور ہیلپ لائن 64196 پر موجود آپریٹر کو ملازمت سے برخاست کر کے ذمہ دار شخص کو تعینات کیا جائے۔

دیواریں مسمار کردیں

میلسی (خبرنگار) قبضہ گروپ کے ارکان نے ایک مکان کی دیواریں مسمار کرکے دو لاکھ کا ملبہ چوری کرگئے۔ تفصیل کے مطابق محمد یونس نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ چک نمبر 69 کے محمد یونس کے گھر داخل ہوکر کسیوں سے اس کے گھر کی دیواریں مسمار کردیں اور 2 لاکھ کی ٹی آئرن گاڈر چوری کرگئے پولیس تھانہ کرم پور نے مقدمہ درج کرلیا۔

چار چور جیب سے ہزاروں روپے کی رقم چرا کر فرار

میلسی (خبرنگار) چار چور ایک شخص کی جیب سے ہزاروں روپے کی رقم چوری کرگئے۔ تفصیل کے مطابق بگی کھوئی کے رہائشی عثمان کے پاس وارث اور اس کے تین ساتھی آئے اور کہا کہ اسے 83 ہزار روپے میں گائے خرید کردیتے ہیں رات کے وقت وارث اور اس کے ساتھی عثمان کی جیب سے 68 ہزار روپے کی رقم نکال کر فرار ہوگئے پولیس تھانہ تترو نے ملزموں کے خلاف مقدمہ درج کرلیا۔

پریس کلب گڑھاموڑ کا مذمتی اجلاس

گڑھاموڑ (تحصیل رپورٹر) پریس کلب گڑھاموڑ کا مذمتی اجلاس زیر صدارت نائب صدر پریس کلب گڑھاموڑ رانا محمد اکرام شاہد منعقد ہوا اجلاس میں صحافی رشید حیدر کے ساتھ ہونے والی ڈکیتی کی پُرزور مذمت کی گئی اور تھانہ جہانیاں کے ایس ایچ او نجف سیال سے ملزمان کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا اجلاس میں منظور جٹ، حافظ نذیر احمد، ڈاکٹر عبدالغفور، نعیم احمد، میاں اصغر، رانا محمد زبیر، ملک کاشف، ڈاکٹر حبیب، رشید حیدر، ساجد علی تمام اراکین وعہدیداران نے شرکت کی۔

دوست نے ساڑھے 3 لاکھ ادھار لے کر بوگس چیک تھمادیا

کبیروالا (تحصیل رپورٹر) دوست نے مقامی صحافی دوست سے ساڑھے تین لاکھ نقد لے کر بوگس چیک تھمادیا، دو الگ الگ مقدمات درج، تفصیل کے مطابق مقامی صحافی، معروف زمیندار مہر نوید اختر کھبیر کے میاں چنوں کے رہائشی طاہر مقبول سے گہرا یارانہ اور گھریلو تعلقات تھے اس دوران طاہر مقبول نے ذاتی ضرورت کے لئے نوید اختر کھبیر سے ساڑھے تین لاکھ روپے نقد لے لئے اور معینہ مدت کی واپسی کے لئے دو مختلف رقوم کے الگ الگ چیک دے دیئے جو کہ مقررہ تاریخ کو کیش کے لئے بینک بھیجے گئے تو اکاؤنٹ خالی ہونے کے باعث ڈس آنر ہوتے واپس ہوگئے پولیس نے مدعی کی درخواست پر نامزد ملزم کے خلاف الگ الگ دو مقدمات درج کرلئے ہیں۔

میلسی واٹر سپلائی سے گندا پانی فراہم کیا جانے لگا

میلسی (خبرنگار) میلسی کے شہریوں کو واٹر سپلائی کے ذریعے گندا پانی فراہم کیا جارہا ہے اس جراثیم سے بھرپور پانی سے پیٹ کی بیماریاں۔ یرقان، گیسٹرو اور دیگر بیماریاں پھیلنے کا اندیشہ شہری مضر صحت پانی پینے پر مجبور ہوگئے بعض افراد کو دور دراز سے پانی لانا پڑا شہریوں نے بھرپور احتجاج کرتے ہوئے اصلاح احوال کا مطالبہ کیا ہے۔

پاک چائنہ اقتصادی راہداری ...

میلسی (چیف رپورٹر) مسلم لیگ (ن) تحصیل میلسی کے صدر وزیر اعلیٰ پنجاب شکایت سیل ضلع وہاڑی کے کوارڈینیٹر محمد عمران خان مگسی نے کہا ہے کہ اپوزیشن جماعتوں کو مسلم لیگ (ن) حکومت کی کامیابی ہضم نہیں ہورہی اس لیئے عید کے بعد احتجاجی تحریک چلانے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں ہم قوم ایسے مسترد شدہ عناصر کے جھانسے میں نہیں آئے گی کیونکہ حکومت نے ملک کو مضبوط معاشی بنیادیں فراہم کردی ہیں پاک چائنہ اقتصادی راہداری منصوبہ ہی پاکستان کی تقدیر بدلنے کیلئے کافی ہے۔

میلسی، اے ڈی او تعلیم شوکت علی طاہر رمضان بازار کا دورہ کررہے ہیں سید اظہر بخاری اور میاں جہانزیب بھی ہمراہ ہیں

68 فیصد کارکردگی کیساتھ سندھ اسمبلی سرفہرست

پنجاب اور خیبر پی کے 66 فیصد کارکردگی کیساتھ دوسرے نمبر پر رہی، رپورٹ

اسلام آباد (یو پی آئی) چاروں صوبائی اسمبلیوں کی پارلیمانی سال کی کارکردگی رپورٹ جاری کردی گئی۔ پلڈاٹ رپورٹ کے مطابق 68 فیصد کارکردگی کیساتھ سندھ اسمبلی نے سب کو پیچھے چھوڑ دیا۔ سندھ حکومت نے سب سے زیادہ تو نئی بل پیش کیے، تفصیلات کے مطابق صوبائی اسمبلیوں کے تیسرے پارلیمانی سال کی کارکردگی رپورٹ جاری کردی گئی سندھ اسمبلی کی کارکردگی بہترین قرار پائی، ارکان کی حاضری میں پنجاب اسمبلی سب سے پیچھے رہی، وزرائے اعلیٰ میں شہباز شریف کی حاضری سب سے کم صرف پانچ فیصد رہی، سندھ اسمبلی 68 فیصد کارکردگی کے ساتھ پہلے پنجاب اور خیبر پختونخوا 66 فیصد کارکردگی کے ساتھ دوسرے جبکہ بلوچستان اسمبلی 35 فیصد کارکردگی کیساتھ آخری نمبر پر رہی۔ سندھ اور بلوچستان میں ارکان کی حاضری 34 فیصد، خیبر پختونخواہ میں 32 فیصد جبکہ پنجاب اسمبلی میں 13 فیصد رہی۔ پنجاب اسمبلی نے سب سے زیادہ 46 بل منظور کیے، سندھ اسمبلی نے 28، بلوچستان اسمبلی نے 23 اور کے پی کے اسمبلی میں 18 بل منظور ہوئے۔

چمل ہاشمی کی طرف سے دی گئی افطار پارٹی میں ڈاکٹر وقار خلیل، ڈاکٹر عبدالسلام، ڈاکٹر کاشف، چمل ہاشمی، ڈاکٹر خرم، مقبول گیلانی، خلیل بلوچ، قاری اعجاز، حکیم سجاد اصغر، سنبل ہاشمی، ڈاکٹر فخر، مختیار شاہ اور دوسرے موجود ہیں

مولانا حامد سعید کاظمی کو سزا جماعت اہلسنت کو بدنام کرنے کی سازش ہے

ماہ صیام کے احترام میں جماعت اہلسنت اور اے ٹی آئی نے احتجاج ملتوی کیا

بورے والا (حافظ محمد اعظم طارق) انجمن طلباء اسلام کے ڈویژنل چیئرمین حافظ محمد عثمان نے کہا ہے کہ مولانا حامد سعید کاظمی کی گرفتاری اور سزا جماعت اہلسنت کو بدنام کرنے کی ایک منظم سازش ہے موجودہ حکومت نے انہیں سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا ہے جماعت اہلسنت اور اے ٹی آئی کے کارکنان نے مولانا حامد سعید کاظمی کی گرفتاری کے خلاف اپنا احتجاج ماہ مقدس کی وجہ سے ملتوی کردیا ہے عید کے فوراً بعد اسکے خلاف ایک بھرپور احتجاجی تحریک چلائی جائے گی حج سکینڈل میں ملوث مرکزی ملزمان کو ہر صورت سزا ملنی چاہیے لیکن سیاسی انتقام میں ایک سچے اور پکے عاشق رسولؐ کو بدنام کرنا کہاں کا انصاف ہے اس کیس کی چیف جسٹس آف پاکستان از خود سماعت کریں تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہوسکیں، ان خیالات کا اظہار انہوں نے اپنی رہائش گاہ پر علماء اہلسنت کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا وفد میں مولانا محمد شبیر آفریدی، مفتی حسین احمد رضوی، علامہ محمد رمضان چشتی، ڈویژنل ناظم اے ٹی آئی ملک علی شاہنواز کھوکھر، علامہ محمد یار آفریدی، مفتی بشیر احمد، علامہ محمد نیاز اور دیگر علماء بھی شامل تھے۔

جلال آرائیں، سید اطہر حسین صحافیوں کو تفصیلات بتاتے ہوئے

شراب کی چالو بھٹی پکڑی گئی

میلسی (خبرنگار) پولیس کا چالو شراب کی بھٹی پر چھاپہ۔ تفصیل کے مطابق غلام حیدر نامی ایک منشیات فروش بھٹی پر شراب کشید کررہا تھا پولیس چھاپہ مار کر اسے رنگے ہاتھوں گرفتار کرکے اس کے قبضے سے 40 لیٹر کشید شدہ شراب لاہن اور شراب کشید کرنے کا سامان برآمد کرلیا پولیس تھانہ کرم پور مقدمہ درج کرلیا۔

گمشدہ بچی جس کے وارثان کی تلاش جاری ہے

انگلینڈ سے سیریز کی تقدیر کا فیصلہ پہلا ٹیسٹ کردے گا، کامران اکمل

اسلام آباد (یو این پی) قومی کرکٹ ٹیم کے نظر انداز وکٹ کیپر بیٹسمین کامران اکمل کا خیال ہے کہ پاکستان اور انگلینڈ کے درمیان پوری سیریز کی تقدیر کا فیصلہ پہلے ٹیسٹ میں ہی ہوجائے گا لہٰذا بہتر ہوگا کہ تجربہ کار مکی آرتھر فٹنس کو چھوڑ کر اب میدان میں کارکردگی کی فکر کریں۔ کامران اکمل کا کہنا تھا کہ قومی ٹیم کا شیڈول سے قبل انگلینڈ جانے کا فیصلہ اچھا ہے کیونکہ کھلاڑیوں کو ماحول سے ہم آہنگ ہونے کے ساتھ ہی اپنی حکمت عملی مرتب کرنے کیلئے بھی وقت مل جائے گا لیکن ضروری ہے کہ پیشہ ورانہ طور پر تجربہ کار نئے ہیڈ کوچ مکی آرتھر اب آن فیلڈ کارکردگی پر بھی توجہ دیں کیونکہ کھلاڑی پہلے ہی حد سے زیادہ سخت ٹریننگ سے گزر کر انگلینڈ گئے ہیں جن کیلئے اب حقیقی ایکشن کا وقت آگیا ہے۔

دورہ زمبابوے؛ بھارت نے 'ریپ' کا معاملہ دولت سے دبادیا

ہرارے (یو این پی) بھارتی ہائی کمیشن کی زمبابوے میں پھرتیاں کام کرگئیں ہیں اور 'ریپ' کا معاملہ دولت سے دبادیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق بھارت نے دولت اور طاقت کی بنیاد پر اپنے کرکٹر کو مبینہ طور پر ریپ کیس سے صاف بچالیا۔ اتوار کے روز اس وقت دنیائے کرکٹ میں ہلچل ہوئی جب ایک زمبابوین اخبار نے دعویٰ کیا کہ ہوٹل میں ایک لڑکی کے ساتھ ریپ کے الزام میں مبینہ طور پر ایک بھارتی کرکٹر کو گرفتار کرلیا گیا۔

بعدالت جناب تحصیلدار ملک آفتاب احمد ذوکر صاحب

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ منور شاہ ولد زمان شاہ قوم قریشی ہاشمی کنگہ گدائے شاہ قانونگوئی کٹھوڑا آباد تحصیل میلسی مورخہ 12/9/2015 کو وفات پاچکا ہے متوفیہ کے وارثان بازگشت عائشہ جعفر بیوہ، احمد زمان شاہ، بابر علی شاہ پسران شامل ہیں اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو اندر میعاد سات یوم اصالتاً یا وکالتاً پیش کریں۔ بعد ازاں کوئی عذر اعتراض قابل قبول نہ ہوگا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

بعدالت جناب محمد جاوید خان صاحب سول جج درجہ اول مجسٹریٹ دفعہ 30 لودھراں

سلطان مائی وغیرہ بنام غوث بخش وغیرہ

بنام:۔ محمد بلال، مختیار احمد، اللہ وسایا پسران، کلثوم مائی، بھراتواں مائی، مہوش، نابالغان بذریعہ برادر حقیقی دختران، دوست محمد، اقوام جٹ چھینہ سکنائے موضع واہی چٹی خان تحصیل وضلع لودھراں۔ نوعیت دعویٰ:۔ استقرار حق۔ ہرگاہ مقدمہ عنوان بالا میں مدعا علیہان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ 23-06-2016 کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آویں بصورت دیگر یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

بعدالت جناب اسسٹنٹ ڈائریکٹر صاحب لینڈ ریکارڈ (پنجاب بورڈ آف ریونیو) میاں چنوں

ہرگاہ خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مسمی منیر احمد ولد شیر محمد قوم ارائیں سکنہ موضع جنگل ڈیرہ والا جنوبی تحصیل میاں چنوں کا رہائشی ہے بمطابق محکمہ مال کے ریکارڈ میں مالک اراضی میں مسمی محمد منیر ولد شیر محمد قوم ارائیں درج ہے جبکہ بمطابق شناختی کارڈ میں منیر احمد ولد شیر محمد قوم ارائیں درج ہے بمطابق شناختی کارڈ کے ریکارڈ کے مطابق ۔۔۔۔ کمپیوٹرائزیشن کے ریکارڈ میں درستگی نام منیر احمد ولد شیر محمد قوم ارائیں درج کروانا چاہتا ہے اگر کسی کو نام پر اعتراض ہو تو سات یوم کے اندر زیر دستخطی کے روبرو عذر داری کرے بصورت دیگر نام کو درست کردیا جائے گا اور بعد میں کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا

مہر عدالت — دستخط حاکم

بعدالت جناب خالد محمود صاحب نائب تحصیلدار آفیسر قانونگوئی سرکل گوگراں تحصیل وضلع لودھراں

انتقال وراثت

عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مسماۃ کریم خاتون زوجہ اللہ بخش قوم جٹ دگھر مل سکنہ موضع واہی وکریل تحصیل وضلع لودھراں جو کہ بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں کی جائیداد کا وراثتی انتقال ان کے وارثان خان محمد والد، سکھن مائی والدہ قبل فوت شدگان اللہ بخش خاوند بعد فوت شد، نذیر احمد، فیض احمد، شبیر احمد، سعید احمد پسران، نذیراں مائی دختر متوفیہ) زندہ کے نام درج کیا جارہا ہے اس سلسلہ میں اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو اندر میعاد 7 یوم اپنا اعتراض داخل کرائیں بعد میعاد کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

بعدالت جناب شیخ فیاض حسین صاحب سول جج درجہ اول فیملی جج خانیوال

طاہرہ بی بی بنام عبدالرشید

بنام:۔ عبدالرشید ولد عبدالشکور ذات اؤ سکنہ بگی آبادی نزد چونگی نمبر 1 نشتر میڈیکل کالج ملتان۔ نوعیت دعویٰ:۔ تنسیخ نکاح۔ ہرگاہ مقدمہ عنوان بالا میں مدعا علیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ 30-06-2016 کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آویں بصورت دیگر یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

مقدمہ عنوان بالا میں مدعا علیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ 28-06-2016 کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آویں بصورت دیگر یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

بعدالت جناب ملک الطاف حسین ناصر صاحب تحصیلدار دنیاپور

انتقال وراثت

عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ متوفی فضل احمد ولد برکت علی سکنہ چک نمبر 16 ایم تحصیل دنیاپور کا وراثتی انتقال بحق حقیقی وارثان درج کرنا مقصود ہے متوفی کے حقیقی وارثان میں برکت علی والد پہلے فوت شد، حسن بی بی والدہ پہلے فوت شد، غلام فاطمہ زوجہ بعد میں فوت شد، ھوا ز پسر زندہ، افتاج اختر دختر زندہ حیات ہیں ان کے علاوہ متوفی کا کوئی اور بھی حقیقی وارث ہو یا انتقال پر کسی کو اعتراض ہو تو وہ اندر میعاد 7 یوم عدالت زیر دستخطی سے رجوع کرے بعد میں کوئی عذر اعتراض قابل قبول نہ ہوگا۔

بعدالت جناب ملک مزمل عارف کھوکھر صاحب تحصیلدار وہاڑی / بعدالت جناب عاصم رفیق صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سروس سنٹر وہاڑی

انتقال وراثت

ہرگاہ و عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ متوفی رحمت بی بی بیوہ بھاگ دین حلقہ چک نمبر 14/WB تحصیل وضلع وہاڑی جو کہ مورخہ 20-02-2016 کو وفات پاگیا تھا مطابق درخواست عنوان بالا متوفی کا اندراج انتقال وراثت درج کرنا مقصود پایا گیا ہے وارثان باز گشت میں شانے خاں والد، مائی کوڑی والدہ قبل فوت شد، بھاگ دین خاوند پہلے فوت شد، منیر احمد پسر، تنویر احمد پسر زندہ ظاہر کیے گئے ہیں اگر کسی شخص رشتہ دار اعزہ یا عوام الناس کو اندراج وراثت پر کوئی عذر / اعتراض ہو تو اندر 7 یوم زیر دستخطی کے بمعہ ثبوت عدالت پیش ہو مابعد کوئی اعتراض قابل سماعت نہ ہوگا۔

بعدالت جناب شیخ فیاض حسین صاحب سول جج درجہ اول خانیوال

محمد اسحاق بنام صوبہ پنجاب وغیرہ

بنام:۔ اعجاز حسین پسر ابراہیم شاہ، محمد اقبال پسر اللہ یار ولد پہلوان شبیر پسر وریام اللہ یار پسر پہلوان ھوا ز خاوند مرید فاطمہ حق نواز پسران مسماۃ طیبراں دختر محمد ھوا ز پسر دائم محمد حیات پسر امیر محمد حسین غلام رضا علی رضا پسران عاشق اشرف پسر ریام اللہ دتہ پسر شہامت ہراج غلام عباس پسر سلطان نکر پسر محمود محمد نواز پسر عبدالشکور مسماۃ غلام زہراں بیوہ محمد ایوب محمد امین بشیر محمد پہلوان پسران دلی محمد گلاں بی بی نسیم بی بی اللہ وسائی بخت بھری دختران دلی محمد والد غلام فاطمہ مسماۃ والدہ غلام فاطمہ ھوا ز والدہ مریداں افتخار ندیم پسران سرت فرحت مائی تصور مائی دختران مریداں اقبال اللہ یار ہراج ساکنان موضع ہوی ہراج کبیروالا ضلع خانیوال۔ نوعیت دعویٰ:۔ استقرار حق۔ ہرگاہ مقدمہ عنوان بالا میں مدعا علیہان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ 24-06-2016 کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آویں بصورت دیگر یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

بقیہ نمبر ☆.........☆ 1

شہباز شریف نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پنجاب پولیس نے ہر افسر و اہلکار کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا تاریخی کام مکمل کرلیا ہے۔ تھانہ کلچر کی تبدیلی میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال قابل تعریف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک بٹن دبانے سے متعلقہ افسر و اہلکار کے تمام کوائف سامنے آجاتے ہیں۔ پنجاب پولیس کی جانب سے ہیومن ریسورس مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم میں تمام افسران کا ریکارڈ ماضی کے ڈیٹا کے ساتھ فیڈ کرنا بڑا کارنامہ ہے۔ وزیراعلیٰ نے صوبائی وزیر قانون رانا ثناء اللہ، انسپکٹر جنرل پولیس، سی سی پی او لاہور اور منصوبے پر کام کرنے والی پولیس ٹیم کو مبارکباد دی اور ہیومن ریسورس مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کے حوالے سے تعاون پر پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے چیئرمین اور ٹیم کا شکریہ ادا کیا اور ان کی پوری ٹیم کو شاباش دی۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ ڈیڑھ لاکھ پولیس فورس کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہونے سے اپ ڈیٹ ڈیٹا دستیاب ہوگا۔ پولیس فورس کی ڈیڑھ لاکھ نفری کے تمام کوائف کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے حوالے سے پولیس کی کارکردگی قابل ستائش ہے۔ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہونے سے پولیس کی کارکردگی میں اضافہ ہوگا۔ بہترین ہیومن ریسورس کو فیلڈ پوسٹ دینے میں بھی مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب کے 200 تھانوں میں جدید استقبالیہ ڈیسک قائم کر دیے گئے ہیں۔ بہت جلد صوبے کے ہر تھانے میں استقبالیہ ڈیسک قائم کر دیا جائے گا اور اس ضمن میں پولیس کو ہر طرح کے وسائل دیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ تھانہ کلچر کی تبدیلی اور پولیس نظام میں اصلاحات کیلئے استقبالیہ ڈیسک کا قیام اہم پیش رفت ہے۔ تھانوں میں استقبالیہ ڈیسک کے قیام سے شکایت کا فوری اندراج ہوتا ہے اور شکایت کے اندراج کی روشنی میں ایف آئی آر درج کی جاتی ہے۔ اس وقت 13 اضلاع کے 200 تھانوں میں استقبالیہ ڈیسک کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب کے روایتی امیج کو بدلنے کے لئے استقبالیہ ڈیسک اہمیت کے حامل ہیں۔ استقبالیہ ڈیسک کی کارکردگی کی موثر مانیٹرنگ انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کیے جانے والے سب انسپکٹر کی تعیناتی سے تھانہ کلچر میں تبدیلی آئے گی۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال سے پولیس کی کارکردگی بہتر ہوگی اور عوام کا اعتماد بحال ہوگا۔ مشترکہ کاوشیں بروئے کار لاتے ہوئے پولیس نظام پر عوام کا اعتماد بحال کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس نظام میں بہتری کیلئے انفارمیشن ٹیکنالوجی کا زیادہ سے زیادہ استعمال ضروری ہے اور اس ضمن میں پنجاب پولیس نے سبقت لی ہے۔ وزیراعلیٰ کو ہیومن ریسورس مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم اور تھانوں میں استقبالیہ ڈیسک کے قیام کے حوالے سے بریفنگ دی گئی۔ صوبائی وزیر قانون رانا ثناء اللہ، معاون خصوصی رانا مقبول احمد، ایم پی اے جہانگیر خانزادہ، چیف سیکرٹری، انسپکٹر جنرل پولیس، سیکرٹری داخلہ اور متعلقہ حکام نے اجلاس میں شرکت کی۔

بقیہ نمبر ☆.........☆ 2

کرتے ہیں کہ عوام کو بہتر سہولتیں پہنچائیں تاکہ ہماری ٹرانسپورٹ سے سفر کرنے والے خود کو محفوظ اور آرام دہ محسوس کریں انہوں نے کہا کہ ہماری سروس کا دائرہ کار پنجاب سندھ تک پھیلا ہوا ہے ڈائیو ٹرانسپورٹ کا نیٹ ورک اے سی اور نان اے سی گاڑیوں پر مشتمل ہے ہم کوشش کرتے ہیں کہ مناسب کرایہ کے ساتھ لوگوں کو سفری سہولتیں ملیں تقریب سے فیاض چوہان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنے ٹرانسپورٹ مالک کے بے حد مشکور ہیں کہ انہوں نے اتنی دور سے آکر اس افطار ڈنر میں شرکت کی اور ہمارا حوصلہ بڑھایا انہوں نے کہا کہ ہم کمپنی پالیسی کے تحت مسافروں کو سہولتیں دے رہے ہیں انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں سفر کرنے والے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ بس عملے کے ساتھ بھرپور تعاون کریں اسی سے سفر آسان ہوگا تقریب سے عمران یوسف، چوہدری اختر، محمد افضل گل نے بھی خطاب کیا

بقیہ نمبر ☆.........☆ 7

دنیا بھر میں اونٹوں کا عالمی دن " ورلڈ کیمل ڈے " 22 جون بروز بدھ منایا جائے گا اس دن کے منانے کا مقصد چولستان، ریتلے، دشوار گزار اور صحرائی علاقوں میں سفر کیلئے اونٹوں کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے اس دن کے حوالے سے جہانیاں سمیت ملک بھر میں محکمہ لائیو سٹاک، کیمل ایسوسی ایشن آف پاکستان اور جانوروں کے حقوق کیلئے سرگرم تنظیموں کی جانب سے مختلف تقریبات کا اہتمام کیا جائے گا۔ اونٹ ریتلے علاقوں کا جانور ہے اسے صحرائی جہاز بھی کہا جاتا ہے اونٹ کو گوشت، دودھ کے حصول کیلئے پالا جاتا ہے اسے صحرائی علاقوں میں بوجھ اٹھانے اور سفر کیلئے بھی استعمال کیا جاتا

بقیہ نمبر ☆.........☆ 8

پٹرولنگ پوسٹ دوکوٹہ راؤ طارق محمود کو اطلاع ملی کہ رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں شراب نوش دن دیہاڑے شراب پی کر غل غپاڑہ کرنے میں مصروف ہیں جس پر انہوں نے کاروائی کرتے ہوئے لقمان ولد محمد یار، محمد سلیم ولد غلام حیدر، عباس حسین ولد دوست محمد سکنائے 195/WB کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے 15 لٹر شراب بھی برآمد کر لی ملزموں کے خلاف الگ الگ مقدمات درج کروا دیے گئے۔

بقیہ نمبر ☆.........☆ 9

کے مطابق نواحی موضع کوٹ طانہ کے رہائشی منظور احمد ولد محمد اعظم سے موضع امید گڑھ کے رہائشی آڑھتی عبدالجبار ولد منیر احمد نے دو لاکھ ستر ہزار روپے مالیتی گندم خرید کی اور باہم "اعتماد" کی بناء پر ادائیگی کے لئے بینک کا چیک دے دیا جو کہ مقررہ تاریخ کو کیش کے لئے بینک بھیجا گیا تو اکاؤنٹ خالی ہونے پر چیک ڈس آنر ہوتے واپس ہو گیا عبدالحکیم پولیس نے متاثرہ کی درخواست پر نامزد ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔

بقیہ نمبر ☆.........☆ 10

ناک بیماریوں میں ورزش بھی ادویات جتنی ہی موثر اور کار گر ثابت ہوتی ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز اپنی کلینک میں صحافیوں سے ایک ملاقات کے

کر چغلی، جھوٹ، بدنگاہی اور ظلم روزہ خراب کرتے ہیں ان سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

بقیہ نمبر ☆.........☆ 15

روپے نقدی لوٹ کر فرار، متعدد دکانداروں پر تشدد، لاہور روڈ اور ملتان روڈ پر ڈکیتی کی وارداتوں کے خلاف تاجروں اور شہریوں کے احتجاجی مظاہرے، روڈ بلاک، تفصیلات کے مطابق بورے والا کے نواحی اڈا چنوں موڑ پر تین نامعلوم مسلح موٹر سائیکل سواروں نے آکر جدید اسلحہ سے اندھا دھند فائرنگ کر کے خوف و ہراس پھیلانے کے بعد مقامی دکانداروں محمد ندیم موبائل شاپ سے 80 ہزار روپے، شبیر کریانہ سٹور سے 70 ہزار روپے اور حکیم محمد سہیل سے 30 ہزار نقدی و موبائل لوٹ کر فرار ہو گئے ڈاکو آدھا گھنٹہ تک لوٹ مار کرتے رہے پولیس ایک گھنٹہ تاخیر سے پہنچی وارداتوں کے خلاف چنوں موڑ کے تاجروں نے احتجاجاً دکانیں بند کر کے ملتان روڈ قومی شاہراہ بلاک کر دی دوسری جانب تین مسلح موٹر سائیکل سواروں نے اڈا 261 ای بی پر واقع مارکیٹ میں بھی اسی طرح شدید فائرنگ کر کے خوف و ہراس پھیلایا اور متعدد دکانداروں کو تشدد کا نشانہ بنانے کے بعد چوہدری ٹریڈرز کے مالک مظفر علی سے دو لاکھ روپے نقدی لوٹ کر فرار ہو گئے اس واقعہ کے خلاف درجنوں افراد نے احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے لاہور روڈ قومی شاہراہ بلاک کر دی یاد رہے کہ فائرنگ سے خوف و ہراس پھیلا کر ڈکیتی کی وارداتوں کے اس خطرناک طریقہ نے شہریوں اور تاجروں کو خوف میں مبتلا کر دیا ہے اہل علاقہ نے اسے پولیس کی ناکامی قرار دیتے ہوئے آئی جی پنجاب سے کاروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

بقیہ نمبر ☆.........☆ 16

کے مطابق نواحی گاؤں پاکھ ڈبلیو بی کا رہائشی رکشہ ڈرائیور چوہدری محمد سردار کا نامعلوم جیب تراش نے پرس چوری کر لیا جس میں موجود رجسٹریشن بک، قومی شناختی کارڈ، ضروری کاغذات کے علاوہ ہزاروں روپے نقدی تھی چوری کر لی ہے متاثرہ رکشہ ڈرائیور نے ڈی پی او وہاڑی سے فوری طور پر مسروقہ سامان برآمد کرنے کی اپیل کی ہے

بقیہ نمبر ☆.........☆ 17

کے کیے ہوئے فیصلے ہی ان کی یاد ہوتے ہیں ججز کو چاہیے کہ محنت، لگن اور قانون کے مطابق فیصلے کرتے ہوئے انصاف کی فراہمی یقینی بنائیں ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایوان عدل وہاڑی میں سول ججز کے لیے نئے تعمیر ہونے والے بلاکس کا افتتاح کرتے ہوئے کیا اس موقع پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج یاسر ندیم رزاق، محمد اشرف بھٹی، حفیظ الرحمٰن خان، محمد یاسر حیات، سرفراز احمد خان، محمد ندیم سکھیرا، سید زاہد حسین شاہ، سینئر سول جج حیدر علی خان سول جج چوہدری عامر منظور، چوہدری شکیل احمد، محمد اجمل خان ڈوگر، محمد عمران طارق، مسز سعدیہ لقمانی، زاہد قیوم، محمد افضل انصاری، طارق فاروق شاہ، اسد علی، محمود عالم، فیصل محمود، حاجی فرقان سردار اور سپرنٹنڈنٹ سیشن کورٹس ملک شیر چوہدری بھی موجود تھے اس موقع پر ڈسٹرکٹ جوڈیشری کی طرف سے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج یاسر ندیم رزاق نے سیشن جج کو پھولوں کا گلدستہ

گے، اگر یہ کہیں کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی ناکام رہی تو یہ تاثر بھی درست نہیں، نائن الیون کے بعد مسلم ممالک پر یلغار ہوئی لیکن خدا کا شکر ہے کہ دیگر ممالک کے مقابلے میں پاکستان مضبوط شکل میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ نائن الیون کے بعد بہت سے مسلم ممالک میں یلغار ہوئی، افغانستان، عراق، لبنان، شام کو میدان جنگ بنا دیا گیا لیکن عالمی تبدیلیوں کے باوجود پاکستان پراعتماد مسلم ملک ہے۔ مشیر خارجہ کا کہنا تھا کہ دنیا میں جو تبدیلیاں ہو رہی ہیں اس حساب سے ہمیں خارجہ پالیسی ترتیب دینی ہے، عالمی سطح پر ہم بنیادی تبدیلی دیکھ رہے ہیں، چین کے ساتھ اقتصادی راہداری منصوبہ ہوا جس پر کام جاری ہے جب کہ تاجکستان اور ترکمانستان سے توانائی منصوبہ کاسا 1000 ہوا، ایران کے ساتھ تاپی گیس پائپ لائن منصوبہ ہے تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان عالمی سطح پر تنہائی کا شکار ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان کے ایران اور افغانستان کے ساتھ تعلقات بہت اچھے ہیں جب کہ افغانستان میں ہمارا کوئی فیورٹ نہیں اور وہاں امن کے لئے کوشش کر رہے ہیں جب کہ بھارت کے ساتھ کشیدگی تھی تاہم مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے اسے نہیں بڑھنے دیا۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی بیان کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ہماری پالیسی ہے کہ کسی اور کی لڑائیاں نہ لڑی جائیں جب کہ خارجہ پالیسی کا اہم مقصد اقتصادی ترقی، ایٹمی ہتھیاروں کا تحفظ اور ملکی خودمختاری ہے۔

بقیہ نمبر ☆.........☆ 21

خیال کرتے ہوئے کہا کہ رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے، یہ مقدس مہینہ رحمتیں اور برکتیں سمیٹنے کا مہینہ ہے جس میں ایک ایک نیکی 1000، 1000 نیکی کے برابر ہے جس طرح ہم مہمان کا عزت و احترام کرتے ہیں رمضان المبارک کا بھی کرنا چاہیے، انہوں نے کہا کہ روزے کا مطلب بھوکا پیاسا رہنا ہی نہیں بلکہ روزہ زبان، ہاتھ، نگاہ اور قدموں کا بھی ہوتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تمام مسلمان رمضان المبارک کے تقدس کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنے عوام سے بھرپور تعاون کریں تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکتوں سے مستفید ہو سکیں، اسی طرح اس مہینے کی اہمیت کو نظر انداز کر کے منفی سرگرمیوں میں ملوث رہنے والوں کے لیے بھی اتنا ہی گناہ اور عذاب ہے اس لیے ہمیں اپنے عاقبت سنوارنے کے لیے اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے دی جانے والی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹنا چاہیے، ماہ رمضان رحمتوں کا مہینہ ہے ہمیں غریبوں کا بھی خیال رکھنا چاہیے، بخیر حضرات اللہ تعالیٰ کو راضی رکھنے کے لیے سنت محمدی کو زیادہ سے زیادہ عام کریں۔ رمضان المبارک حصول تقویٰ اور قرب الٰہی کا موثر ترین ذریعہ ہے۔

بقیہ نمبر ☆.........☆ 22

نڈھال ہو جاتے ہیں روزہ داروں کی حکومت اور واپڈا والوں کو بد دعائیں اور کہا کہ پاکستان سیاستدان عوام کے صبر کا امتحان لے رہے ہیں اگر یہ سلسلہ بند نہ ہوا تو حکومت اور واپڈا کے خلاف بھرپور تحریک کا اعلان بھی کیا جائے گا اور اس میں ہونے والے نقصان کی ذمہ دار صرف اور صرف حکومت اور واپڈا کی ذمہ داری ہوگی

نے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بوریوالا کا بھی معائنہ کیا اور علاج معالجہ کی سہولیات کا جائزہ لیا ایم ایس ڈاکٹر محمد اکرم نے بریفنگ دی ایڈیشنل سیکرٹری ہیلتھ محمد خان رانجھا نے کہا کہ نئے مالی سال میں ہسپتال کی عمارت کی تعمیر کا کام بھی مکمل کر لیا جائیگا اور کارڈیالوجی وارڈ کو بھی فعال کیا جائیگا ہسپتال میں دیگر جدید طبی آلات و مشینری بھی فراہم کر دی جائیگی۔

بقیہ نمبر ☆.........☆ 26

خریداری میں خاطر خواہ ریلیف فراہم کیا جا رہا ہے، رمضان المبارک میں گراں فروشی کرنے والوں کو خدا کا خوف ہرگز نہیں اور یہ لوگ عوام کو ریلیف پہنچانے کی حکومتی پالیسی کو ناکام بنانے کی کوشش کر رہے ہیں جن کے خلاف سخت کاروائی کی جا رہی ہے خادم اعلیٰ پنجاب کا ماہ مقدس میں ہر شہری کی مالی مشکلات میں کمی کے لیے تمام ممکنہ وسائل بروئے کار لا رہے ہیں، ان خیالات کا اظہار انہوں نے ڈی سی او وہاڑی علی اکبر بھٹی کے ہمراہ رمضان بازار بورے والا کا دورہ کرنے کے بعد میڈیا کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا اس موقع پر اسسٹنٹ کمشنر احمد سہیل کیفی، ٹی ایم او رانا نوید احمد خاں، ڈپٹی ڈائریکٹر انفارمیشن سید ماجد علی شاہ، ڈسٹرکٹ آفیسر انڈسٹری عابدہ حنیف وٹو، ای ڈی او زراعت چوہدری مشتاق علی، انسپکٹر مارکیٹ کمیٹی محمد اسلم شاہ اور انجمن تاجران کے نمائندوں کے علاوہ دیگر نمائندہ شخصیات تھیں۔

بقیہ نمبر ☆.........☆ 27

ہزاروں افراد نماز جنازہ میں شریک ہوئے نماز جنازہ کے موقع پر رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے مقتول زین العابدین کے اہل خانہ دھاڑیں مار مار کر روتے ہوئے ہر آنکھ اشکبار تھی نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد مقتول زین العابدین کے ورثاء محمد یونس، محمد فیاض، عبدالعزیز، فوجی مشتاق، عبدالرحمان، محمد تحسین اہل علاقہ کے ہمراہ احتجاج کرتے ہوئے صحافیوں کو بتایا کہ پولیس تھانہ لڈن نے ہمارے بیگناہ 24 سالہ نوجوان زین العابدین پر تشدد کر کے مار ڈالا جو سراسر ظلم و زیادتی ہے ہمارے بے گناہ بھائی قاتلوں اور اپنے پیٹی بھائیوں کو بچانے کیلئے سرگرم ہے اور واقعہ کو چوری کو رنگ دے کر اصل قاتلوں کو بچانے کیئے اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئی ہے اگر ہمیں انصاف نہ ملا اور ملزمان کو گرفتار نہ کیا گیا تو بھرپور احتجاج کریں گے اور جب تک انصاف نہ ملا تو چین سے نہیں بیٹھیں گے انہوں نے وزیراعلیٰ پنجاب، آئی جی پنجاب، آر پی او ملتان اور ڈی پی او وہاڑی سے انصاف کا مطالبہ کرتے ہیں دریں اثناء گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول کے پرنسپل چوہدری سلطان محمود نے بتایا کہ مقتول زین العابدین نے نہ ہی ہمارے سکول سے کوئی چیز چوری کی اور نہ ہی پولیس کو ہمارے طرف سے کسی قسم کی چوری کی درخواست دی گئی لہٰذا پولیس ہمارے سکول اور اسکے چوکیداروں کے نام کو استعمال کر کے کیس کو غلط رنگ دے رہی ہے۔

بقیہ نمبر ☆.........☆ 28

نتیجہ میں ایک عورت سمیت تین افراد شدید زخمی، ریسکیو 1122 کی ٹیم نے ایچ کیو ہسپتال شفٹ کر دیا ریسکیو ذرائع کے مطابق نواحی علاقہ لیل 48 کے قریب

ذہنی معذور نوجوان لاپتہ

جہانیاں (بیورو رپورٹ) تلاش گمشدہ۔ علی احمد عمر تقریباً 35 سال تین روز سے گھر سے لاپتہ ہے اس کا ذہنی توازن خراب ہے۔ اس کے بارے میں معلومات رکھنے والے درج ذیل ایڈریس پر مطلع کریں۔ منظور احمد ولد عبدالرشید سکنہ چک نمبر 112 دس آر جہانیاں۔ رابطہ نمبر: 0307-7828552۔

گم ہونیوالا علی احمد

5 سائیڈ فلڈ لائٹ ہاکی ٹورنامنٹ شروع

وہاڑی (بیورو رپورٹ) ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن وہاڑی کے زیر اہتمام 5 سائیڈ فلڈ لائٹ ہاکی ٹورنامنٹ 21 جون سے لیکر 25 جون تک الہلال ہاکی سٹیڈیم میں ہوگا جس میں 6 ٹیمیں حصہ لیں گی یہ بات نمائندہ پنجاب چوہدری محمد طاہر شریف گوجر نے میڈیا کے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ اس ٹورنامنٹ کو اولمپک ڈے کی مناسبت سے اولمپکس سپورٹس گالا 2016 کا نام دیا گیا ہے ٹورنامنٹ میں پنجاب ہاکی اکیڈمی، الہلال ہاکی کلب وہاڑی، پاک ٹائیگر ہاکی کلب، الہلال اکیڈمیز، اتفاق ہاکی کلب، شان بورے والا ہاکی کلب، کی ٹیمیں شرکت کریں گی انہوں نے بتایا کہ رمضان کی مناسبت سے اس ٹورنامنٹ کو مصنوعی روشنی میں کھیلا جائے گا، طاہر شریف گوجر نے بتایا کہ اولمپکس ڈے کی مناسبت سے ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس میں سیمینار اور ورکشاپ کا انعقاد بھی کیا جائے گا جس میں کھلاڑیوں کو جدید ہاکی کے بارے میں روشناس کروایا جائے گا۔

صحافی رؤف احمد شاہ کی بھابھی انتقال کر گئیں

بورے والا (حافظ محمد اسلم طارق) چیئرمین تحصیل رپورٹر پریس کلب عرفان احمد شاہ کی ہمشیرہ اور الیکٹرانک میڈیا رپورٹرز ایسوسی ایشن کے ممبر رؤف احمد شاہ کی بھابھی زبیر احمد بخاری (مرحوم) کی بیوہ مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئیں مرحومہ کو شہر کے مرکزی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا نماز جنازہ میں سیاسی، سماجی اور کاروباری شخصیات کے علاوہ تاجروں، ڈاکٹروں، صحافیوں اور دیگر نمائندہ شخصیات کی کثیر تعداد نے شرکت کی مرحومہ کی قل خوانی کا ختم آج بروز بدھ شام ساڑھے چھ بجے وہاڑی ہاکی سٹیڈیم میں ادا کیا جائے گا۔

مفتی عبدالقوی کا بے حیائی والا چہرہ سامنے آگیا: اسلم خان یوسفزئی

ایسے شخص کو عالم یا مفتی کہنا بددیانتی ہے اور ایسے علماء معاشرے پر دھبہ ہیں

میلسی (چیف رپورٹر) انجمن نوجوانان اسلام کے سابق چیف آرگنائزر محمد اسلم خان یوسفزئی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ مفتی عبدالقوی اور ماڈل قندیل بلوچ کی بے حیائی اور بے شرمی پر مبنی ویڈیو سے مفتی عبدالقوی کا بے حیائی والا چہرہ سامنے آگیا ہے ایسے شخص کو عالم یا مفتی کہنا بددیانتی ہے اور ایسے علماء معاشرے پر دھبہ ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان کی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ مفتی عبدالقوی اور قندیل بلوچ کو فوری گرفتار کر کے اسے احترام رمضان اور اسلامی شعائر کا مذاق اڑانے پر قوی سزا دی جائے انہوں نے کہا کہ ایسے بے حیاء مولوی کی امامت میں نماز بھی جائز نہیں ہے۔

ڈرائیور کی حاضر دماغی سے فرید ایکسپریس حادثے سے بال بال بچ گئی

الیاس تمن کے قریب ٹریکٹر کو غفلت اور لاپرواہی سے ریلوے لائن عبور کر رہا تھا

میلسی (چیف رپورٹر) ڈرائیور کی حاضر دماغی سے فرید ایکسپریس حادثے سے بال بال بچ گئی تفصیل کے مطابق ٹریکٹر ڈرائیور الیاس تمن کے قریب اپنے ٹریکٹر کو غفلت اور لاپرواہی سے ریلوے لائن عبور کر رہا تھا کہ فرید ایکسپریس کے ڈرائیور نے حاضر دماغی سے ریل کو ایمرجنسی بریک لگا کر روک لیا جس سے گاڑی حادثے سے بال بال بچ گئی ٹریکٹر ڈرائیور الیاس زخمی ہو گیا پولیس تھانہ صدر میلسی نے الیاس ڈرائیور کے خلاف 129 ریلوے ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کر لیا۔

جدید آلات جراحی نے سرجری جیسے مشکل کام کو بہت آسان کر دیا، ڈاکٹر ماجد حسین

لوگ اب سرجری کرانے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے

وہاڑی (بیورو رپورٹ) جدید آلات جراحی نے سرجری جیسے مشکل کام کو بہت آسان کر دیا ہے آج کے جدید دور میں اب جراحی کے کام بہت جدت آگئی ہے یہ بات معروف سرجن ڈاکٹر ساجد حسین نے کہی انہوں نے کہا کہ آلات جراحی کی عدم دستیابی کی وجہ سے سرجری مشکل ہوتی تھی جس کی وجہ سے لوگ علاج نہ ہونے کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے لیکن آج جہاں سائنس نے اتنی ترقی کی ہے وہاں طب کے شعبے نے بھی ترقی کی ہے جس کی وجہ سے اب انسانی زندگی کو بچانا بہت آسان ہو گیا ہے جدید اور جراثیم سے پاک آلات نے اب علاج اور بھی آسان کر دیا ہے جس کی وجہ سے اب لوگ سرجری کروانے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے ڈاکٹر ساجد نے بتایا کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ آپریشن تھیٹر موجود ہے جہاں لوگوں کے علاج کیے جا رہے ہیں

وہاڑی شہر اور گردونواح میں تجاوزات کی بھرمار، پیدل چلنا محال

تجاوزات کی بھرمار سے حادثات معمول بن گئے، ٹی ایم اے حکام نوٹس لیں، شہری

وہاڑی (بیورو رپورٹ) شہر اور گردونواح میں تجاوزات کی بھرمار پیدل چلنا تک محال ہو گیا شہریوں کا شدید احتجاج تفصیل کے مطابق وہاڑی شہر کے اہم بازار اور شاہراہات پر قبضہ مافیا نے تعمیرات کر کے اور سامان رکھ کر قبضہ کر لیا ہے جہاں سے پیدل چلنے والوں کو نہ صرف مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ کئی ایک حادثات بھی رونما ہو چکے ہیں شہریوں محمد سرور مغل، محمد اشفاق، محمد رمضان، محمد عامر، اللہ وتہ، صدر تنظیم مغلیہ محمد اکبر مغل، محمد تحسین مغل اور دیگر نے بتایا کہ شہر کے اکثر شاہراہات جن میں کلب روڈ، جناح روڈ، پرانا ڈاک خانہ بازار، اقبال روڈ پر ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہے فٹ پاتھوں پر بھی دکانداروں نے قبضہ کر رکھا ہے جس وجہ سے شہریوں کا گزرنا محال ہو گیا جبکہ تجاوزات کے باعث پیدل چلنے والے سڑک کے درمیان چلتے ہیں جس وجہ سے متعدد حادثات ہو چکے ہیں انہوں نے ڈی سی او وہاڑی اور ڈی سی او سے نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

تھانہ دانیوال کی حدود میں موٹر سائیکل چوری کی وارداتوں میں دن بدن اضافہ

چند روز میں درجنوں شہری موٹر سائیکلوں سے محروم، پولیس گینگ کو پکڑنے میں ناکام

وہاڑی (ڈسٹرکٹ رپورٹر) تھانہ دانیوال کی حدود میں موٹر سائیکل چوری کی وارداتوں میں اضافہ چند روز کے دوران درجنوں شہری موٹر سائیکلوں سے محروم دانیوال پولیس موٹر سائیکل چور گینگ کو پکڑنے میں ناکام شہریوں کا شدید احتجاج تفصیل کے مطابق شہریوں محمد عرفان، راشد صحافیوں کو بتایا کہ ماڈل تھانہ دانیوال کی حدود میں گزشتہ چند روز کے دوران درجنوں شہریوں کی موٹر سائیکلیں چوری ہو گئی ہیں جبکہ تھانہ دانیوال پولیس موٹر سائیکل چور گینگ کو پکڑنے میں ناکام ہو چکی ہے جس پر شہریوں نے شدید احتجاج کرتے ہو

انجمن تاجران وہاڑی کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہا انہوں نے بتایا کہ دسترخوان میں غریب مزدور اور مسافر لوگوں کو فی سبیل اللہ افطار کروایا جاتا ہے جس میں آنے والے روزے داروں کی تعداد 200 کے قریب ہوتی ہے غلہ منڈی کی مسجد انتظامیہ اور مرکزی انجمن تاجران کے عہدیدار اس افطار کی نگرانی کرتے ہیں اجلاس میں نائب صدر محمد شفیق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ واپڈا لوڈشیڈنگ پر قابو پانے میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے خاص کر سحر اور افطار میں لوشیڈنگ کے جن کو قابو کرنا چاہئے

بقیہ نمبر 3

نگار) نہر لوہر یاری دوآب سے جواں سالہ نامعلوم لڑکی کی سر کٹی لاش 16 والا پل کے قریب سے برآمد ہوئی گذشتہ ایک ہفتہ میں نہر ہذا سے تین نامعلوم لاشیں برآمد ہو چکی ہیں لیکن تھانہ تلمبہ پولیس تاحال مقتولین اور ان کے قاتلوں کا سراغ لگانے میں ناکام رہی ہے آئے روز لاشیں ملنے سے علاقہ میں خوف و ہراس کی فضا قائم

بقیہ نمبر 4

25 جون بروز ہفتہ کو بعد نماز فجر امام بارگاہ ایوان حسین میلسی میں ادا کی جس سے علامہ تقی نقوی اور علامہ سید [illegible] عباس نقوی [illegible] خطاب کریں گے۔

بقیہ نمبر 5

روپے کی لاگت سے بننے والا سپورٹس جمنیزیم وہاڑی کے سیوریج، بجلی کا نظام اور دیگر [illegible] وغیرہ مکمل طور پر خراب ہو گیا ہے جبکہ چھت سے بارش کا پانی [illegible] ہے کھڑکیاں دروازے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے کی وجہ سے سپورٹس [illegible] کا منظر پیش کر رہا ہے اور لاکھوں کا سامان چوری ہو چکا ہے اور نامناسب [illegible] پیشہ ور عناصر کی آماجگاہ بنا ہوا ہے جس کی وجہ سے کھلاڑیوں کو شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے شہری و سپورٹس حلقوں نے شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب سے [illegible] نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے اس حوالے سے [illegible] سپورٹس [illegible] سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے [illegible] سے انکار کر دیا۔

بقیہ نمبر 6

سستی سہولتوں کے لیے کوشاں ہے [illegible] ٹرانسپورٹ کا شعبہ عوام اور سفر کرنے والوں [illegible] کے بغیر ترقی [illegible] کر سکتا یہ بات وڑائچ ٹرانسپورٹ کے چیف ایگزیکٹو چوہدری حاجی امتیاز احمد وڑائچ نے مقامی ہوٹل میں ٹرانسپورٹ [illegible] دیئے گئے افطار ڈنر سے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا اس موقع پر رانا غلام قادر عارف والا، فیاض [illegible] بورے والا، چوہدری ریاض گل، رانا محمد [illegible] حسین، اشفاق چوہدری، جنرل منیجر عمران [illegible] رانا شان علی، چوہدری اشفاق، محمد یونس جوکرہ، محمد افضل گل، چوہدری محمد اختر، محمد اختر [illegible] حیدر شاہ [illegible] حسین [illegible] سمیت [illegible] شہروں [illegible] ٹرانسپورٹرز [illegible] نے شرکت کی [illegible] احمد وڑائچ نے کہا کہ ہم کوشش

ایڈیٹر و پبلشر طارق جاوید مغل نے کارنامہ پرنٹرز ملتان سے چھپوا کر [illegible] آفس کلب روڈ وہاڑی سے شائع کیا۔
ریذیڈنٹ ایڈیٹر چوہدری [illegible] احمد
03009639214
ہیڈ آفس سراج منزل [illegible] حسین [illegible] روڈ ملتان
ایڈیٹر خالد جاوید مغل
فون ملتان 4516171
فیکس 4510563
فون رہائش 0334-6192473
بیورو چیف 0300-7731863
چیف رپورٹر 0333-6275522

دوران [illegible] کرتے ہوئے کہا کہ جسمانی سرگرمیاں نہ صرف فالج جیسے خطرناک مرض سے بچاؤ میں مددگار ثابت ہوتی ہیں بلکہ ذیابیطس، امراض قلب سمیت دیگر امراض کیخلاف بھی ایک ڈھال کا کام کرتی ہے۔ ڈاکٹر یوسف نے مزید کہا ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر ورزش کو معمول بنا کر بہت سی بیماریوں سے بچا جا سکتا ہے لیکن آج کے تیز رفتار دور میں ورزش کا رجحان کافی کم ہو گیا ہے اور ادویات کو ہی واحد حل سمجھا جاتا ہے۔

بقیہ نمبر 11

دیرینہ ساتھی اور پی ٹی وی چینل کے سابق پروڈیوسر چوہدری ضیاء الحق کے والد بزرگ مسلم لیگی راہنما سابق چیئرمین و سابق ممبر ضلع کونسل وہاڑی چوہدری عبدالمجید مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے، مرحوم کی عمر 80 برس کے قریب تھی، مرحوم کی نماز جنازہ اُنکے آبائی گاؤں 130 ای بی والے قبرستان میں ادا کی گئی مرحوم چوہدری عبدالمجید کی نماز جنازہ میں سابق وفاقی وزیر و سابق ضلع ناظم وہاڑی سید شاہد مہدی نسیم شاہ، سابق ایم این اے چوہدری قربان علی چوہان، سابق صوبائی وزیر پیر غلام محی الدین چشتی، چوہدری اعجاز اسلم، چیئرمین یونین کونسلو چوہدری محمد اسحاق، چوہدری ساجد بشیر آرائیں، [illegible] احمد ولیکا، الیکٹرانک میڈیا رپورٹرز ایسوسی ایشن رجسٹرڈ بورے والا کے جنرل سیکرٹری چوہدری اصغر علی جاوید سمیت سیاسی سماجی شہری حلقوں کے نمائندہ سینکڑوں افراد نے شرکت کی مرحوم چوہدری عبدالمجید کی روح کو ایصال ثواب کے لئے اُنکے آبائی گاؤں 130 ای بی میں قل خوانی کا ختم شریف پڑھا گیا۔

بقیہ نمبر 12

نقدی اور زیورات بھی لے اڑا۔ تفصیل کے مطابق جناح کالونی کا رہائشی عمران کی بھانجی 14 سالہ (ع) گھر میں موجود تھی اس دوران طاہر آتشیں اسلحہ سے مسلح ہو کر اس کے گھر داخل ہو گیا اور 14 سالہ (ع) کو اغوا کر کے اس کے گھر سے تین لاکھ روپے کی رقم اور زیورات بھی چوری کر گیا پولیس تھانہ [illegible] نے مقدمہ درج کر لیا مغویہ کی بازیابی اور اغواکار کی گرفتاری کیلئے چھاپے مارنے شروع کر دیے۔

بقیہ نمبر 13

ہیلتھ سنٹر ماچھیوال میں ڈاکٹروں کی آسامیاں خالی مریض خوار ہونے لگے تفصیل کے مطابق RHC ماچھیوال جو کہ ماچھیوال اور گردونواح کے تقریباً 40 چکوک کی ہزاروں کی آبادی کو صحت کی بنیادی سہولتوں کی فراہمی کا بنیادی ذریعہ ہے جس میں ایک سال سے زائد عرصے سے SMO کی سیٹ خالی ہے اور پچھلے دو ماہ کے عرصے سے MO کی سیٹ بھی خالی ہے تقریباً ایک ماہ قبل ایک ڈاکٹر صاحب نے بطور MO چارج سنبھالا مگر وہ بھی نظر نہ آئے ماچھیوال میں تقریباً 300 سے زائد آؤٹ ڈور مریضوں کے چیک اپ کی ذمہ داری اور ہسپتال کے نظم و نسق کی ذمہ داری ڈینٹل ڈاکٹر نبھا رہے ہیں مریضوں کو یہ شکایت عام ہے کہ ہسپتال سے انکو بازار کی میڈیسن لکھ کر دی جاتی ہیں جو کہ انکی قوت خرید سے باہر ہے ہسپتال میں گروپ بندی موجود ہے انجمن تاجران کے نائب صدر چوہدری اعجاز شفیق، محمد رضوان، بلال مبارک، [illegible] شریف [illegible] محمد اکبر، محمد عاشق اعوان و دیگر نے DCO وہاڑی، EDO ہیلتھ وہاڑی اور سیکرٹری ہیلتھ پنجاب سے ڈاکٹرز کی تعیناتی اور ادویات کی وافر مقدار میں فراہمی کا مطالبہ کیا تاکہ غریب عوام کو صحت کی سہولتیں میسر آسکیں۔

بقیہ نمبر 14

تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جا سکتی ہے روزہ محض بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں گناہوں سے دور رہنے اور تقویٰ اختیار کرنے کا نام ہے ان خیالات کا اظہار جمعیت علمائے اسلام کے ضلعی سیکرٹری راہنما سید صدیق حسین شاہ نے گزشتہ روز اپنے مدرسہ علوم الشریعہ اسٹیشن چوک میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ روزہ صرف پیٹ کا نہیں تمام اعضاء کا ہونا چاہیے ہمارا کہنا تھا

[illegible] بھی پیش کیا بعد ازاں سیشن جج صاحب نے سپرنٹنڈنٹ سیشن کورٹس کی رہائش گاہ کا بھی افتتاح کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان رہائشگاہوں کو قائم و دائم رکھے اور ان کے مکینوں کو بھی آباد رکھے قبل ازیں انہوں نے عدالت عالیہ کی طرف سے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججز کو فراہم کی گئی نئی گاڑیوں کی چابیاں ججز کے سپرد کیں#

بقیہ نمبر 18

گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کے کردار کو سراہا اور جرمنی نے خطے میں امن و استحکام کے لیے پاکستان کی کوششوں کی بھرپور حمایت کا اعلان بھی کیا۔ ترجمان پاک فوج کے مطابق آرمی چیف جنرل راحیل شریف نے برلن میں معروف تھنک ٹینک کوبر فاؤنڈیشن کے سیشن میں بھی شرکت کی جہاں انہوں نے پاکستان کو درپیش چیلنجز کے متعلق تفصیل سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر پاک فوج کے سربراہ کا کہنا تھا کہ آپریشن ضرب عضب کو کامیابی سے مکمل کرنے کے قریب ہیں، آپریشن سے فاٹا کا علاقہ سرحدوں تک کلیئر کر دیا ہے اور دہشت گردوں کے رابطے اور نیٹ ورک کو توڑ دیا گیا۔ پاک فوج کے سربراہ نے کہا کہ ہم نے کسی بھی قوم سے کہیں زیادہ قربانیاں دی ہیں لیکن دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے عالمی ردعمل کی ضرورت ہے کیونکہ یہ ایک عالمی مسئلہ ہے اور موثر کامیابی کے لیے سب کو توجہ دینا ہو گی جب کہ اس اہم مرحلے پر بین الاقوامی حمایت اور پاکستان کے موقف کو زیادہ بہتر سمجھنے کی ضرورت ہے۔

بقیہ نمبر 19

پر ایم ایس ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈاکٹر غضنفر عباس دھرالہ بھی موجود تھے ڈی سی او علی اکبر بھٹی نے کہا کہ ہسپتال کی ایمرجنسی کو اعلیٰ معیار کی سہولیات سے آراستہ کیا جائیگا ایمرجنسی میں استعمال ہونے والی ادویات وافر مقدار میں دستیاب ہوں گی اور رات کے وقت بھی دو ڈاکٹرز ایمرجنسی ڈیوٹی سرانجام دیں گے انہوں نے ایم ایس کو ہدایت کی کہ ادویات کے سٹور 24 گھنٹے کھلے رکھنے کے انتظامات کئے جائیں ایم ایس نے بتایا کہ نئے بستروں کو شامل کرنے سے اب ایمرجنسی میں بستروں کی تعداد 21 ہو چکی ہے تمام ایئر کنڈیشنر فعال ہو چکے ہیں صفائی کا نظام بہتر بنا دیا گیا ہے اور 24 گھنٹے ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف ڈیوٹی پر موجود ہیں۔

بقیہ نمبر 20

کرتے ہوئے سرتاج عزیز کا کہنا تھا کہ یہ تاثر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ عالمی سطح پر پاکستان تنہا ہو رہا ہے، بھارتی وزیراعظم نریندر مودی نے 2 مسلم ممالک کے دورے کئے جس پر کہا گیا کہ ہمارے ان ممالک کے ساتھ تعلقات خراب ہیں تاہم یہ تاثر درست نہیں، اگر ہم اپنی کامیابیوں کو نظر انداز کریں گے تو دنیا کو کیا تاثر دیں

بقیہ نمبر 23

شہری سارا دن میپکو کو بددعائیں دیتے رہے میلسی میں درجہ حرارت 44 سینٹی گریڈ تک پہنچ گیا شہریوں نے باران رحمت کی دعا کی ہے۔

بقیہ نمبر 24

211/WB کے انچارج اور دیگر عملہ نے چک نمبر 211/WB، 213/WB بستی بہنہ آباد 205/WB، دوکوٹہ شہر 143/WB، 145/WB بستی عباس نگر بستی ملک پور، موضع لالی پور، بستی ویس پور سمیت دیگر علاقوں کے مکینوں کی زندگی اجیرن کر کے رکھ دی ہے غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ اس قدر بڑھ چکی ہے پورے دن میں وقفے وقفے سے 5 یا 10 منٹ کے لئے بجلی چھوڑی جاتی ہے پورے دن میں صرف 2 گھنٹے ہی بجلی فراہم ہوتی ہے جس سے شدید گرمی میں روزے داروں کا برا حال ہو جاتا ہے بار بار بجلی آنے جانے سے صارفین کی سینکڑوں الیکٹرونکس اشیاء بھی جل چکی ہیں بچے اور جانور پانی کی بوند بوند کو ترس گئے ہیں بدترین لوڈ شیڈنگ سے نظام زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا ہے عوام حکمرانوں اور میپکو عملہ کو کوسنے پر مجبور ہے اوپر سے میپکو احکام اور گرڈ عملہ نے یہ ستم ظریفی کی ہوئی ہے کہ کئی دیہاتوں کو تو شہری علاقہ قرار دیا ہوا ہے اور وہاں پر بجلی شہری شیڈول کے مطابق فراہم کی جا رہی ہے جبکہ دوکوٹہ تحصیل میلسی کا اہم کاروباری قصبہ ہے اس کو دیہاتی علاقہ قرار دے کر پورے دن میں صرف 2 گھنٹے بجلی فراہم کی جا رہی ہے لوڈ شیڈنگ سے تنگ دوکوٹہ کی عوام اور تاجروں نے یہ اعلان کیا ہے کہ اگر لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو ہم حکمرانوں اور گرڈ عملہ کے خلاف بھرپور احتجاج کرتے ہوئے گرڈ اسٹیشن کا گھیراؤ کریں گے۔

بقیہ نمبر 25

ہے یہ بات انہوں نے ڈی سی او علی اکبر بھٹی کے ہمراہ وہاڑی، بوریوالا اور گگو منڈی رمضان بازاروں کا معائنہ کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ رمضان کے ابتدائی ایام میں اشیاء کے نرخوں میں پایا جانے والا تیزی کا رجحان اب کافی حد تک کم ہو چکا ہے حکومت کی طرف سے طلب اور رسد کے نظام کو مانیٹر کرنے سے قیمتیں اب اعتدال پر ہیں اور رمضان بازاروں میں معیاری پھل سبزیاں اور دالیں، گوشت، چاول، چینی، آٹا، انڈے اور مشروبات عام مارکیٹ کی نسبت سستے داموں فروخت ہو رہے ہیں اور رمضان بازاروں میں صارفین کی خریداری حکومتی اقدامات پر اعتماد کا مظہر ہے ایڈیشنل سیکرٹری ہیلتھ محمد خان رانجھا نے گگو منڈی رمضان بازار میں بہتر معیار کی کھجور مہیا کرنے کی ہدایت کی انہوں نے رمضان بازاروں کی سکیورٹی کا بھی معائنہ کیا اور اطمینان کا اظہار کیا ایڈیشنل سیکرٹری ہیلتھ نے رمضان بازاروں کے مجموعی انتظامات کو سراہا دریں اثناء ایڈیشنل سیکرٹری ہیلتھ

دو موٹر سائیکل سامنے ٹکرانے کے نتیجہ میں 40 سالہ ممتاز بی بی اسکے خاوند محمد اکرم 43 سال اور عابد حسین سکنہ میاں چنوں شدید زخمی ہو گئے جس پر ریسکیو 1122 کی ٹیم نے فرسٹ ایڈ دے کر ہسپتال شفٹ کر دیا

بقیہ نمبر 29

60 خاتون کا ہاتھ آ کر کٹ گیا ریسکیو 1122 کی ٹیم نے فرسٹ ایڈ دے کر ڈی ایچ کیو ہسپتال شفٹ کر دیا واقعات کے مطابق نواحی علاقہ نو گیارہ ڈبلیو بی کمہ ٹاؤن میں 60 سالہ زینب بی بی زوجہ نور محمد کا چارہ بناتے ہوئے مشین میں ہاتھ آ کر کٹ گیا اس پر ریسکیو 1122 کی ٹیم نے فرسٹ ایڈ دے کر ڈی ایچ کیو ہسپتال شفٹ کر دیا جہاں پر ڈاکٹروں کے مطابق مضروبہ کی حالت خطرے سے باہر بتائی جاتی ہے۔

بقیہ نمبر 30

کا طویل ترین دن اور مختصر دورانیہ کی رات ہو گی اس روز سورج خط استوا سے خط السرطان کی طرف پلٹے گا جس کے بعد دن کا دورانیہ گھٹنے اور رات کا دورانیہ بڑھنا اور 21 ستمبر کو دن اور رات کا دورانیہ برابر ہو جائے گا 22 جون کو پاکستان میں طویل ترین دن لاہور میں ہو گا جہاں دن کا دورانیہ 14 گھنٹے 13 منٹ میلسی۔ ملتان اور جنوبی پنجاب میں دن کا دورانیہ 14 گھنٹے 9 منٹ اور کراچی میں دن کا دورانیہ 13 گھنٹے 4 منٹ ہو گا جبکہ لاہور 22 جون کو روزہ کا دورانیہ 15 گھنٹے 51 منٹ ملتان سمیت جنوبی پنجاب میں روزہ کا دورانیہ 15 گھنٹے 44 منٹ ہو گا۔

سابق بینک منیجر نذیر بھٹی کی والدہ انتقال کر گئیں

ماچھیوال (نامہ نگار) انتقال پر ملال ریٹائرڈ بینک منیجر محمد نذیر بھٹی کی والدہ و پی ایم ایل یوتھ ونگ وہاڑی کے تحصیل سیکرٹری محمد آصف نذیر بھٹی کی دادی نوے سال کی عمر میں انتقال کر گئیں مرحومہ کی نماز جنازہ عیدگاہ چک نمبر 561 میں ادا کی گئی جس میں تمام شعبہ ہائے زندگی کے افراد نے سینکڑوں کی تعداد میں شرکت کی۔

اظہار تعزیت

کبیروالا (تحصیل رپورٹر) مقامی مسلم لیگی راہنما محمد ظفر لوبہ کی اہلیہ کے انتقال پر مسلم لیگ کی صوبائی کونسل کے اراکین حاجی مظفر محمود خان سیال، حاجی عبداللطیف صابر آرائیں، راؤ عبدالستار، مرزا مسیح اللہ بیگ، راؤ آصف علی سعیدی پھلانوالے، مہر فیصل ریاض چدھڑ، چوہدری اختر جلال نعیم، رانا مدثر عدنان، چوہدری محمد یٰسین کمبوہ، شیخ محمد ارشد، چوہدری عمران رشید کمبوہ، ملک محمد ناصر کھوکھر، راؤ کاشف افتخار، شمس الرحمان پاشا، راؤ عاقب علی عطاری، راؤ عبدالماجد عطاری، راؤ ساجد علی، محمد اصغر رحمانی، منیر احمد سیال نے تعزیت کا اظہار کرتے مرحومہ کی مغفرت کی دعا کی ہے۔

ملزم سے کلاشنکوف برآمد

کبیروالا (تحصیل رپورٹر) اقدام قتل کے نامزد گرفتار ملزم کے انکشاف پر واردات میں استعمال کی جانے والی کلاشنکوف برآمد، الگ مقدمہ درج کر لیا گیا۔

شوکت، غلام عباس، میاں ارشد، رانا ارشاد، اخلاق راہی، چوہدری عبداللہ و دیگر نے شدید احتجاج کرتے ہوئے آر پی او ملتان اور ڈی پی او وہاڑی سے نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

خاندانی تنازعہ پر 5 افراد کا گھر میں گھس کر خاتون خانہ پر تشدد

کپڑے پھاڑ ڈالے، لوگوں کے آنے پر برہنہ حالت میں چھوڑ کر فرار

کبیروالا (تحصیل رپورٹر) خاندانی تنازعہ پر پانچ افراد کا گھر گھس کر جواں سالہ خاتون خانہ پر وحشیانہ تشدد، کپڑے پھاڑ ڈالے، لوگوں کے آنے پر برہنہ حالت میں چھوڑ کر فرار۔ تفصیل کے مطابق گزشتہ روز نواحی موضع جودھ پور کا رہائشی محمد صدیق آرائیں کام کاج کے سلسلے میں گھر سے باہر تھا جب کہ گھر میں اسکی جواں سالہ بیوی شمائلہ کوثر کام کاج میں مصروف تھی کہ اچانک خودکار اسلحہ سے مسلح ملزمان محمد [illegible] سلطان احمد، محمد ناصر داخل ہو گئے اور آتے ہی اسے تشدد کا نشانہ بنانا شروع کر دیا جس دوران شمائلہ کے کپڑے پھٹ گئے اور وہ نیم برہنہ ہو گئی شور واویلا پر لوگوں کے آجانے پر ملزمان اسلحہ لہراتے فرار ہو گئے بارہ میل پولیس نے متاثرہ کی درخواست پر نامزد ملزمان کیخلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔

یوٹیلٹی گھی میں 3 اور آئل میں 5 روپے فی لٹر کمی کر دی گئی ہے، نیر عباس مہے

ملازمین سخت گرمی اور روزہ کے باوجود خریداروں کیساتھ خوش اخلاقی سے پیش آ رہے ہیں

وہاڑی (چیف رپورٹر) ریجنل منیجر یوٹیلٹی سٹور کارپوریشن نیر عباس مہے کے مطابق یوٹیلٹی گھی میں 3 روپے فی کلو، یوٹیلٹی آئل میں 5 روپے فی لیٹر، دل دل بناسپتی گھی میں 6 روپے فی کلو، کولڈ ڈرنک کوکا کولا پر 2 روپے فی بوتل کمی کر دی گئی ہے یوٹیلٹی گھی کی نئی قیمت 112 روپے فی کلو، یوٹیلٹی آئل کی قیمت 120 روپے فی لیٹر، دل دل بناسپتی گھی 112 روپے فی کلو اور کوکا کولا ڈیڑھ لیٹر 65 روپے میں دستیاب ہے نیر عباس کے مطابق یوٹیلٹی ملازمین ماہ مقدس میں سخت گرمی اور روزہ کے باوجود خریداروں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں۔

خبراں

لوکو تہانوں بشارت ہووے کہ خدا دی رحمت بڑی چھیتی ظہور وچ آن والی اے

حضورؐ دی پیدائش دے نال ای کسریٰ دے برج ڈگ پئے۔ فارس دا آتش کدہ بجھ گیا

اے آمنہؓ تینوں بہترین خلق دی ماں بننا مبارک ہووے

مظہر جعفری، زاہد شفیق طیب

جدوں حضرت ابراہیمؑ تے اوہناں دے پتر حضرت اسماعیلؑ کعبے دی چھت پلی تے تعمیر دھرتی تے اللہ دا گھر بنا چکے تے حضرت ابراہیمؑ نے دعا کیتی۔

اے پروردگار! تیرا اوہ ازلی نور جدھے واسطے توں ایہہ کائنات خلق کیتی اے، میں چاہنا واں کہ اوہدا ظہور میرے ای خاندان وچوں ہووے ایہہ حرم پاک دے سائے ہیٹھ پہلی دعا سی جیہڑی دعائے خلیل دے ناں نال مشہور ہوئی۔ اللہ نے اپنے برگزیدہ نبی دی دعا نوں شرف قبولیت بخشیا، دعا دی قبولیت دے یقین پاروں جناب ابراہیم نے شکر دا سجدہ ادا کیتا، تے اوہناں دے خاندان وچ ایس روایت دی حفاظت امانت وانگوں کیتی جاندی تے آون والیاں نسلاں نوں ایہہ خوشخبری دتی جاندی کہ اوہ ازلی نور ایسے ای خاندان وچ ظہور کرن والا اے جدھے واسطے ایہہ کائنات بنائی گئی اے تے فیر صدیاں لنگھیاں، قرن گزرے تے جناب ابراہیمؑ دے پتر جناب اسحاقؑ دی نسل چوں جناب عیسیٰؑ اُٹھے جیہڑے بناں پیو دے پیدا ہوئے سن تے جنہاں نے پنگھوڑے وچ ای اپنی پیغمبری دا اعلان کیتا تے ماں دی پاک دامنی دی گواہی دتی سی اوہ وی ایہہ خوشخبری لے کے آئے سن کہ

عبدالمطلب اوہناں دی حفاظت ولوں کدی وی غافل نہیں سن ہوندے ہر ویلے بنی ہاشم اوہناں دی حفاظت لئی کمربستہ رہندے۔ اوہناں نوں کدرے کلیاں نہیں سن جان دیندے۔

فیر وی یہودیاں نے اوہناں نوں کئی وار گھیریا پر عبداللہؓ دی تلوار دی لشک نے اوہناں نوں انھیاں کر دتا۔ آپ دا ویاہ آمنہؓ بنت وہب نال ہویا اوہ وی متین تے پاکیزہ کردار سن۔ اک دیہاڑے جناب آمنہؓ نے جناب عبداللہؓ نوں آکھیا: "میں تہانوں اک عجیب گل دسناں چاہنی آں جیہڑی مینوں حیران کردی اے۔ پر ایہدے نال میرے دل نوں بڑی طاقت ملدی اے"۔

"میں کجھ دناں توں بڑیاں من موہنیاں آوازاں سن رہی آں۔ کوئی میرے کول آ کے کہندا اے: اے آمنہؓ! تینوں بہترین خلق دی ماں بننا مبارک ہووے۔ اے آمنہؓ تیری عظمت نوں سلام توں محبوب خدا دی ماں بنن والی ایں۔ فیر ایہہ دل موہ لین والیاں آوازاں جھاڑیاں چوں، پھلاں چوں، چڑیاں چوں تے سنگریزیاں چوں تے کائنات دے ذرے ذرے چوں آون لگ پئیاں نیں کہ اے آمنہؓ! تینوں نیک بخت دی ولادت مبارک ہووے۔ جدھے لئی اے کائنات بنی اے" جناب آمنہؓ دے لفظاں وچ خوشگوار حیرت بول رہی سی۔ جناب عبداللہؓ دیاں اکھاں خوشی نال چمک

نوں اپنیاں اکھاں نال لاندے ہر پاسے بچے دے حسن دے چرچے تے اوہدی بزرگی دی دھم پے گئی۔ دور دور اڑے سفر توں آون والے راہیاں دسیا کہ ایوان کسریٰ دے باراں برج اپنے آپ ڈگ پئے نیں تے فارس دا آتش کدہ جیہڑا صدیاں توں روشن سی اچانک بجھ گیا اے۔ جدے توں کاہناں تے نجومیاں نے حساب لا کے دسیا اے کہ ایہہ ساریاں نشانیاں اوس مبارک بچے دی پیدائش دیاں خبراں دیندیاں نیں جنہاں دی بشارت اسمانی صحیفیاں وچ درج اے۔ جیہڑا باطل قوتاں دا سر نیواں کر کے اک خدا دی عبادت دا اعلان کرے گا۔ جدوں آپؐ سرکار دنیا تے تشریف لیائے تے اوس ویلے دنیا دی اخلاقی حالت بوہت خراب سی۔ اوس ویلے سیاسی اعتبار نال ایران تے روم نوں ترقی یافتہ تے وڈیاں حکومتاں گنیا جاندا سی۔ ایران اودوں عراق توں لے کے ہندوستان دیاں سرحداں تیک پھیلیا ہویا سی تے اوتھوں دے لوکاں دا مذہب مجوسیت سی۔ ایران دے لوک اوس ویلے ستاریاں دی پوجا کردے سن۔ ایس توں علاوہ بادشاہ تے امیراں لوکاں دی پوجا وی کیتی جاندی سی۔ لوک اپنے ہتھاں نال بت بنا کے اوہناں نوں سجدہ کردے سن۔ ایتھوں تیک کہ خدا توں علاوہ اوہ دنیا دی ہر طاقت دے ساہمنے جھک جاندے سن۔

ایس معاملے وچ رومیاں دلوی ایہو ای حال

جشنِ ولادت

عرشاں فرشاں نوں عقیدت دا ہلارا آیا
آمنہؓ مائی دا جد راج دلارا آیا
تیری گلی توں نیں قربان حلیمہؓ جھے
ساری مخلوق دیاں اکھیاں دا تارا آیا
ماڑیاں بیکساں مظلوماں دی قسمت جاگی
بن کے رحمت اوہ یتیماں دا سہارا آیا
اوہ گھڑی اپنے نصیباں تے نہ کیوں ناز کرے
جس گھڑی دنیا تے اللہ دا پیارا آیا
ڈبدیاں ہویاں جدوں نام لیا سوہنے دا
کول اوہناں دے بیڑاں نوں کنارا آیا
اوہ ظہوریؔ نہ زمانے تے کدے ہور ملے
جیہڑا سرکارؐ دے روضے تے نظارا آیا

محمد علی ظہوری

طالب دے سپرد ہوئی۔ حضرت ابو طالب آپ نوں اپنے بچیاں توں ودھ پیار کردے سن۔ اوہناں دا ہر طرح خیال رکھدے سن۔ سوندے تے آپ نوں اپنے نال سواندے۔ باہر جاندے تے نال لے کے جاندے چنانچہ آپؐ حضرت ابو طالب دے گھر عمر دیاں منزلاں طے کردے کردے 40ورھے دے

خلق لیتا اے۔ ایہہ سن دیاں ساراں ساریاں دے ہو گئے تے کرسوں کری سارے ڈر گئے تے فیر اپنے وی دشمن ہو گئے۔

نفرتاں تے کدورتاں نے چارے پاسیوں آپؐ نوں گھیر لیا۔ ملنے دے 'زبان درازیاں ہوندیاں' مذاق اڈایا جاندا پر کسے وچ وی اینی جرات نہیں سی کہ

کسے وچ وی اینی جرات نہیں سی کہ آپؐ دے کردار اُتے انگلی چک سکے

جھوٹھ بولیا" بدترین مخالف وی کہندے "کدی نہیں"۔ تے فیر دنیا دی عظیم ترین صداقت تے ایمان لیاؤ کہ خدا اک اے جنھے مینوں تہاڈے ول رسول بنا کے گھلیا اے۔ لکڑی دے ٹکڑے تہانوں کیہ دے سکدے نیں۔ جیہڑے گونگے، بولے تے بے حس نیں افسوس کہ تسی انہاں توں نفع نقصان دیاں آساں لائی بیٹھے او جیہڑے تہاڈے ہتھاں دے بنائے ہوئے نیں۔ ایہناں نوں چھڈ کے خدا ول آؤ اپنے اخلاق درست رکھو تے بدکرداری توں اپنا دامن پاک کرو"۔

آپؐ دیاں کامیابیاں ہولی ہولی عروج ول سفر کردیاں رہیاں قریش دی گندی ذہنیت آپؐ دی راہ وچ کنڈے وچھاندی رہی پر آپؐ دے عزم تے استقلال وچ فرق نہ آیا تے نہ ای آپؐ دے پیر ڈولے آپؐ نے ولے کھا کے وی حوصلہ نہ ہاریا۔ ایتھوں تیک کہ آپؐ نوں اپنا گھر بار چھڈ کے مدینے ول ہجرت کرنی پئی آپؐ نے اللہ دی خاطر ایہہ خوشی نال قبول کر لیا۔ فیر اللہ نے آپؐ نوں اک عظیم فتح نال نوازیا تے آپؐ دے بدترین دشمناں نوں آپؐ دے پیراں وچ لیا سٹیا فتح مکہ دے ویلے جدوں آپؐ اک عظیم فاتح دی

کولوں حج دے مسئلے سکھ لو شاید ایس توں بعد دوجے حج دی نوبت نہ آئے تے فیر آپؐ نے اعلان کیتا (جیہڑے لوک ایس ویلے اتھے) موجود نیں اوہ (ایہہ ساریاں گلاں اوہناں لوکاں تائیں اپڑا دین جیہڑے اتھے موجود نہیں)۔

ایس طرح آپؐ نے اوہ ذمہ داری نبھا دتی جیہڑی اللہ پاک نے اوہناں تے لائی سی اللہ کریم دنیا دے سارے مسلماناں نوں حضورؐ دے دسے ہوئے رستیاں تے ٹرن دی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حضورؐ دا کردار اپنی وسوں وچ اجیہا مثالی بن کے ابھریا جیہڑا اج تائیں پوری دنیا وچ اسوہ حسنہ کہہ کے یاد کیتا جاندا اے جدھے اُتے عمل کر کے انسان اج وی تے اگوں آن والے زمانیاں وچ وی اُچا تے سچا مقام حاصل کر سکدے نیں۔

اک دن حضورؐ ﷺ بازار وچوں لنگھ رہے سن

توں ایہہ اپنا آپا جیہڑا سن لئی بنا لیا کر"۔

ابو سفیان دا اک غلام بیمار ہو گیا حضورؐ نوں پتا لگا کہ اوہ بیمار غلام گھر وچ کلا پیا اے تے کوئی بندہ اوہدی خبر نہیں لیندا آپؐ جھٹ اوہدے کول اپڑے تے ساری رات اوہدے کول بیٹھے رہے اوہ تکلیف نال ہائے ہائے کردا تے فرماندے "نہ گھبرا محمدؐ تیرے کول اے"۔

اک واری حضورؐ نے تکیا کہ اک بڈھا غلام باغ نوں پانی دے رہیا اے پر اوہدی حالت ایہہ دے کہ جدوں کھوہ چوں پانی کھچ دا تے اوہدے ہتھ کنب دے سن حضورؐ اوہدے کول چلے گئے تے ڈول لے کے آپ پانی کھچن لگ پئے تے باغ نوں دین لگ پئے تے غلام نوں آکھیا۔ "اگوں جدوں باغ نوں پانی دینا ہووے تے مینوں بلا لیا کریں"۔

معاشرتی زندگی وچ حضورؐ پاک رحمت دو عالم وی لوکاں نال اہم دی محبت تے کم آن والے شہر

اوہ ظہوری نہ زمانے تے کیتے ہور بلے
جھوا سرکار دے روضے تے نظارا آیا

محمد علی ظہوری

تے خاندان وچ ایس روایت دی حفاظت امانت وانگوں کیتی جاندی تے آون والیاں نسلاں نوں ایہہ خوشخبری دتی جاندی کہ اوہ ازلی نور ایسے ای خاندان وچ ظہور کرن والا اے جدے واسطے ایہہ کائنات بنائی گئی اے تے فیر صدیاں لنگھیاں ' قرن گزرے تے جناب ابراہیمؑ دے پتر جناب اسحق دی نسل چوں جناب عیسیٰ اُٹھے جہڑے بنا باپ دے پیدا ہوئے سن تے جنھاں نے پنگھوڑے وچ ای اپنی پیغمبری دا اعلان کیتا تے ماں دی پاک دامنی دی گواہی دتی سی اوہ وی ایہہ خوشخبری لے کے آئے سن کہ

رہی آں۔ کوئی میرے کول آکے کہندا اے اے آمنہؓ اتیوں بہترین خلق دی ماں بننا مبارک ہووے۔ اے آمنہؓ تیری عظمت نوں سلام توں محبوب خدا دی ماں بنن والی ایں۔ فیر ایہہ دل موہ لین والیاں آوازاں جھاڑیاں چوں 'پھلاں چوں' پتیاں چوں 'تے سنگریزیاں چوں تے کائنات دے ذرے ذرے چوں آون لگ پیندیاں نیں کہ اے آمنہؓ اتیوں نیک پتر دی ولادت مبارک ہووے۔ جہدے لئی اے کائنات بنی اے" جناب آمنہؓ دے لفظاں وچ خوشگوار حیرت بول رہی سی۔ جناب عبداللہؓ دیاں اکھاں خوشی نال چمک

نوں ترقی یافتہ تے وڈیاں حکومتاں سمجھیا جاندا سی۔ ایران اوودوں عراق توں لے کے ہندوستان دیاں سرحداں تیک پھیلیا ہویا سی تے اوتھوں دے لوکاں دا مذہب مجوسیت سی۔ ایران دے لوک اوس ویلے ستاریاں دی پوجا کردے سن۔ ایس توں علاوہ بادشاہ تے امیراں لوکاں دی پوجا وی کیتی جاندی سی۔ لوک اپنے ہتھاں نال بُت بنا کے اوہناں نوں سجدہ کردے سن۔ ایتھوں تیک کہ خدا توں علاوہ اوہ دنیا دی ہر طاقت دے ساہمنے جھک جاندے سن۔

ایس معاملے وچ رومیاں دا وی ایہوای حال سی۔ ستاریاں تے دیوتیاں توں علاوہ اوہ قبراں نوں وی پوجدے سن لوکاں دا مذہب بھانویں عیسائی سی پر اوہناں دے سینکڑیاں فرقے سن۔ ہر فرقے دا پوپ اپنے آپ نوں خدا سمجھدا سی تے اوہدے منن والے اوہنوں سجدہ کردے سن۔ اوہناں موجب دینداری دا اُچا درجہ رہبانیت سی یعنی دنیا نوں چھڈ دینا۔ برصغیر دا وی اوہناں دناں وچ ایہوای حال سی ایتھے دیویاں تے دیوتیاں دی گنتری 33 کروڑ توں وی ودھ سی تے ساریاں انسانی تے سماجی برائیاں سِیسی تے اپڑیاں سن۔ ایہہ سن دنیا دے اوہ حالات جنھاں حالاتاں وچ آپؐ دنیا تے تشریف لیائے۔

دنیا تے تشریف لیاون توں کجھ دناں بعد ایسے ای ورھے عرب دے لاگلے پنڈاں چوں عورتاں بچیاں نوں کھڈان واسطے لین آئیاں، اوہناں وچوں مائی حلیمہ سعدیہؓ اپنی بیمار ڈاچی دی سست رفتاری پاروں ساریاں توں اخیر تے اپڑیاں تے کریم مکہ جناب عبدالمطلب دا بوہا ایس امید تے کھڑکایا کہ اوہ کریم ابن کریم نیں تے ضرور اوہدی مدد کرن گے۔

جناب عبدالمطلب نے مقصد پچھیا تے مائی حلیمہؓ نے عرض کیتی۔ "اے قریش دے سردار امیں عزت دار گھرانے دی شریف عورت آں۔ قحط پاروں ساڈیاں زمیناں خشک ہوگیاں نیں تے جانور مر رہے نیں۔ میں چاہنی آں تسیں اپنا پوترا کھڈان واسطے مینوں دے دیو تاں جے ساڈا ویلا سوکھا لنگھ جاوے۔

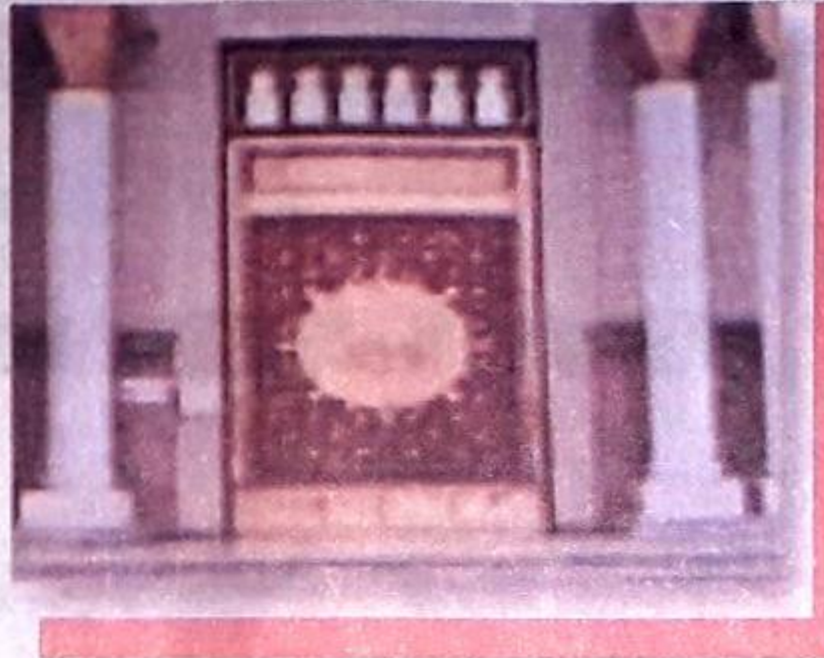
جدوں مائی حلیمہؓ آپؐ نوں لے کے ڈاچی تے سوار ہوئیاں تے اوہ بیمار تے کمزور ڈاچی تیز رفتاری نال سفر کرن لگ پئی۔

مائی حلیمہؓ دے گھروں واپس آئے تے کجھ ورھیاں مگروں والدہ دا سایہ سِروں اُٹھ گیا۔ اوس توں بعد آپؐ دی پرورش آپؐ دے دادا حضرت عبدالمطلب نے کیتی جدوں اوہ وی دنیا توں چلے گئے تے آپؐ دی کفالت دی ذمہ داری آپؐ دے چاچا حضرت ابو

طالب دے سپرد ہوئی۔ حضرت ابو طالب آپؐ نوں اپنے بچیاں توں ودھ پیار کردے سن۔ اوہناں دا ہر طرح خیال رکھدے سن۔ سوندے تے آپؐ نوں اپنے نال سواندے۔ باہر جاندے تے نال لے کے جاندے چنانچہ آپؐ حضرت ابو طالب دے گھر عمر دیاں منزلاں طے کردے کردے 40 ورھے دے ہوگئے کہ اک دیہاڑ غار حرا وچ آپؐ تے پہلی وحی نازل ہوئی۔ آپؐ پہلاں ای اپنیاں چنگیاں تے نیک عادتاں پاروں مکے وچ صادق تے امین دے ناں توں مشہور ہو چکے سن ایس کر کے آپ نے جدوں کے

حق کیتا اے۔ ایہہ سن دیاں سارای ساریاں دے بے ترنیں ہوگئے تے کرموں کری سارے ٹرگئے تے فیر اپنے وی دشمن ہوگئے۔

نفرتاں تے کدورتاں نے چارے پاسیوں آپؐ نوں گھیر لیا۔ طعنے مل دے 'زبان درازیاں ہوندیاں' مذاق اُڈایا جاندا' پر کسے وچ وی ایہہ جرأت نہیں سی کہ آپؐ دے کردار تے کوئی اُنگلی چک سکے یا آپؐ دی سچائی تے کوئی شک کرے۔ بے نت مخالفت دے باوجود وی اماناں آپؐ دے کول رکھوائیاں جاندیاں۔ آپؐ لئی ایہہ اوکڑاں' ایہہ ڈکے تے ایہہ طعنے کوئی



دی اک پہاڑی تے چڑھ کے لوکاں نوں کٹھیاں کیتا تے آکھیا اے لوکو! جے میں کہواں کہ "اک لشکر پہاڑی دے پچھے تہاڈے تے حملہ کرن لئی تیار کھلوتا اے تے کیہ تسیں من جاؤ گے"۔ سب نے آکھیا آہو اسیں من جاواں گے کیوں جے تساں کدی جھوٹھ بولیا ای

وحی دے ترجمان بن کے جدوں آپؐ نے لب کھولے تے کناں وچ رس گھل گیا

نہیں تے آپؐ نے فیر فرمایا کہ "جے تسیں ایس پہاڑی دے پچھے جاؤ تہانوں اوتھے لشکر نظر نہ آئے تے فیر"۔ اوہناں آکھیا! "اے محمدؐ اسیں فیر وی ایہوای آکھاں گے کہ لشکر موجود اے پر اسیں ای انھے ہوگئے آں"۔ آپؐ نے فرمایا تے فیر "اج توں بعد انہاں بتاں دی پوجا چھڈ دیو تے اک اللہ دی عبادت کرو جہے ایہہ جہان

وقعت نہیں سن رکھدے۔ محبّ تے محبوب' عبد تے معبود وچکار رابطہ بحال سی تے آپؐ رسالت دے کم وچ ہر گھڑی اگے ای اگے ودھ دے رہے تے جدوں وحی دے ترجمان بن کے اپنے لب کھول دے تے کناں وچ رس گھول دیندے مٹھے لہجے نال جدوں پکار دے تے لوک حیران رہ جاندے تے کہندے اجہا کلام تے کدی سنن وچ آیا ای نہیں اجہا لہجہ بنی ہاشم کول وی نہیں جہڑے منے ہوئے قادر الکلام نے۔ فیر کجھ زنگالے نفساں والے لوک آہندے کہ محمدؐ جادوگر اے۔ پر آپؐ ہمت نہ ہار دے تے اجتناب نوں اپنے خلق نال التفات وچ بدلن تے نفرت نوں الفت دیاں مِن گھڑیاں اواواں نال جتن دی کوشش کردے تے اپنی نبوت دی دلیل منکن والیاں نوں کہندے کہ "میں تہاڈے وچ اک لما عرصہ گزاریا اے، ایہوای میری نبوت دی روشن دلیل اے، بولو' میں کدی

دکھوں بد کرداری نوں اپناؤ تاں پاک کرو۔

آپؐ دیاں کامیابیاں ہولی ہولی عروج ول سفر کردیاں رہیاں قریش دی گندی ذہنیت آپؐ دی راہ وچ کنڈے وچھاندی رہی پر آپؐ دے عزم تے استقلال وچ فرق نہ آیا تے نہ ای آپؐ دے پیر ڈولے آپؐ نے وٹے کھا کے وی حوصلہ نہ ہاریا۔ ایتھوں تیک کہ آپؐ نوں اپنا گھر بار چھڈ چھڈا کے مدینے ول ہجرت کرنی پئی آپؐ نے اللہ دی خاطر ایہہ خوشی نال قبول کرلیا۔ فیر اللہ نے آپؐ نوں اک عظیم فتح نال نوازیا تے آپؐ دے بدترین دشمناں نوں آپؐ دے پیراں وچ لیا سٹیا' فتح مکہ دے ویلے جدوں آپؐ اک عظیم فاتح دی حیثیت نال مکے وچ داخل ہوئے تے آپؐ دے سارے دشمن خوفزدہ ہوگئے کجھ بھج گئے تے کجھ نے گرداں جھکا کے معافی منگ لئی آپؐ نے سب نوں معافی دے دتی۔ فیر آپؐ نے آخری حج دے موقعے تے خم غدیر دے مقام تے مسلماناں دے عظیم کٹھ نال اک یادگار خطاب کیتا۔ آپؐ دا ایہہ خطاب تاریخی حیثیت رکھدا اے۔ ایہنوں حضورؐ دا آخری خطبہ وی آکھیا جاندا اے۔ ایسے ای خطبے وچ آپؐ نے فرمایا میں تہاڈے درمیان دو چیزاں چھڈ کے جا رہیاں' جے تسیں اوہناں نوں پکی طرح پھڑی رکھو گے تے کدی وی گمراہ نہیں ہوو گے تے اوہ نیں اللہ دی کتاب تے میری سنت (یعنی صراط مستقیم) ایس توں بعد حضورؐ نے شریعت دے بوہت سارے حکم فرمائے تے فیر مسلماناں دے کٹھ ول خطاب کر کے پچھیا! تہاڈے کولوں جدوں اللہ میرے بارے پچھے گا تے کیہ جواب دیو گے۔

صحابہؓ نے جواب دتا! یا رسول اللہؐ اسیں آکھاں گے کہ "تساں اللہ دا پیغام اپڑا دتا تے اپنا فرض پورا کردتا"۔ ایہہ سن کے حضورؐ نے اسمان ول انگلی چکی تے تِن وار فرمایا۔

"اے اللہ! گواہ رہیں"۔
"اے اللہ! گواہ رہیں"۔
"اے اللہ! گواہ رہیں"۔

ایس موقعے اُتے قرآن پاک دی ایہہ آیت نازل ہوئی اج میں تہاڈے لئی دین نوں مکمل کردتا تے

پروردگار! تیرا ازلی نور میرے خاندان وچوں ہووے: (حضرت ابراہیمؑ دی دعا)

تہاڈے تے اپنی نعمت پوری کردتی۔ تے تہاڈے لئی دین دے طور اُتے اسلام نوں پسند کیتا۔

ایس حج دے موقعے اُتے حضورؐ نے حج دے سارے طریقے ورت کے وکھائے کہ حج کنج کرنا چاہی دا اے۔ ایس موقعے اُتے حضورؐ نے فرمایا میرے

حضورؐ دا کردار اپنی وسوں وچ اجیہا مثالی بن کے اُبھریا جتھوں اج تائیں پوری دنیا وچ اسوہ حسنہ کہیکے یاد کیتا جاندا اے جہدے اُتے عمل کر کے انسان اج وی تے اگوں آن والے زمانیاں وچ وی اُچا تے سچا مقام حاصل کرسکدے نیں۔

اک دن حضورؐ ﷺ بازار وچوں لنگھ رہے سن۔

اوہدے کول چلے گئے تے ڈول لے کے آپؐ پانی کھچن لگ پئے تے باغ نوں دین لگ پئے تے غلام نوں آکھیا۔ "اگوں جدوں باغ نوں پانی دینا ہووے تے مینوں بلا لیا کریں"۔

معاشرتی زندگی وچ حضورؐ پاک رحمت دو عالم دی لوکاں نال ہمدردی' محبت تے کرم آن دیاں اے شمار

اوہناں ویکھیا کہ اک انھی عورت ٹھوکر کھا کے ڈگی تے بازار دے لوک ہسن لگ پئے ایہہ حالت ویکھ کے حضورؐ دیاں اکھاں چوں ہنجو آگئے۔ آپؐ نے اوس عورت نوں چکیا تے اوہدا ہتھ پھڑ کے اوہدے گھر تک اپڑا دتا۔ فیر ہر روز ای اوہدے گھر پکیا ہویا کھانا لے کے جان لگ پئے۔

اک واری حضورؐ نے ویکھیا اک مزدور زنانی لکڑیاں سر تے رکھ کے بازار وچوں لنگھ رہی سی تے بازار والے اوہدے نال چھیڑ خانی کر رہے سن' حضورؐ نے لوکاں نوں ڈانٹیا تے فرمایا۔ "شرم کرو تسیں اوہدی مدد کرن دی بجائے اوہنوں ستاندے او"۔

اک واری بازار وچ اک بندہ اپنی بیوی نوں کٹ رہیا سی تے اوتھے بوہت سارے لوکی کھلو کے تماشہ

مثالاں نیں جنھاں حضورؐ نوں مظلوماں وچ امن تے سلامتی دا نشان بنا دتا۔ حضورؐ قرآن حکیم دی ٹردی پھردی تفسیر سن سوجھواناں دا آکھنا اے کہ قرآن دا موضوع انسان ایں۔ حضورؐ نے انساناں نال نہ صرف محبت کیتی سگوں اوہناں دا مرتبہ وی بلند کیتا۔

حضورؐ دا آخری خطبہ انسانی فلاح تے عظمت دا ابدی چارٹر اے۔ حضورؐ نے فرمایا

"اے لوکو سن لوو" جاہلیت دے سارے دستور میرے پیراں تھلے نیں۔

عربی نوں عجمی اُتے عجمی نوں عربی اُتے کوئی فضیلت نہیں۔ تسیں سارے آدمؑ دی اولاد او تے آدمؑ مٹی چوں پیدا ہوئے سن۔ مسلمان آپس وچ بھرا بھرا نیں۔

اپنے غلاماں نوں جو آپ کھاؤ او ہوای اوہناں نوں کھواؤ جو آپ پاؤ اوہناں نوں وی اوہو پواؤ۔ جاہلیت دے زمانے دے سارے خون معاف (ہن کسے نوں کسے توں پرانے خون دا بدلہ لین دا حق نہیں)

عورتاں دے معاملے وچ اللہ توں ڈرو۔ تہاڈا عورتاں تے عورتاں دا تہاڈے اُتے حق اے۔ تہاڈا

جو آپ کھاؤ اوہو اپنے غلام نوں کھواؤ تہاڈا خون تے مال اک دوجے لئی قیامت تائیں احترام دے قابل اے

ویکھ رہے سن۔ حضورؐ نے اُچی اواز وچ آکھیا۔ "عورت نوں نہ کٹ تے بازار وچ اوہنوں رسوا نہ کر' عورت نوں مارنا بہادراں دا کم نہیں"۔ اک واری حضورؐ نے ویکھیا تے اک غلام چکی تے آٹا پیس رہیا اے تے نالے رو رہیا اے رحمت اللعالمین اوہدے کول گئے تے پتہ لگا اوہ بڑا بیمار اے پر اپنے آقا دے ظلم توں ڈردا آٹا پیس رہیا اے حضورؐ اوتھے بیٹھ گئے تے اوہنوں ہٹا کے آپؐ آٹا پیش دتا تے فرمایا۔ "جدوں تینوں لوڑ پوے

خون تے تہاڈا مال قیامت تیک اک دوجے لئی احترام دے قابل اے۔

آپؐ نے 23 ورھیاں دے تھوڑے جہے عرصے وچ عرب وچ اجہا انقلاب برپا کیتا جہدے اثرات بڑی چھیتی پوری دنیا تے پھیل گئے تے قیامت تک ایہدے اثرات قائم رہن گے۔

حوالے: (سیارہ ڈائجسٹ انبیائے کرام نمبر ڈھائے خلیل نوید مسیحا)

☆☆☆

اوس ازلی نور دا چھیتی ای ظہور ہون والا اے جہڑا رحمت بن کے وسے گا تے بندے دے سر تے انسانیت دا تاج رکھے گا۔

ابراہیمی خاندان دی لڑی وچ قصیٰ بن کلاب پیدا ہوئے جہڑے ایس ازلی نور دے امانت دار سن اوہناں نے مکے نوں شہر دی شکل دتی تے حج دے موقع تے

اُٹھیاں۔ "آمنہؓ ساہنوں اوس خدائے بزرگ و برتر دا شکر گزار ہونا چاہیدا اے جنھے ساہنوں ایس اعزاز لئی چنیا اے ساڈے ویہڑے اوہ نور اترن والا اے جدے لئی جد اعلیٰ جناب ابراہیمؑ نے دُعا کیتی سی جدے لئی ساڈا خاندان صدیاں توں اُڈیک وچ اے جہدا ذکر اسمانی صحیفیاں وچ کیتا گیا اے"۔

اللہ دے دین دی خاطر آپؐ نوں اپنا گھر بار چھڈ چھڈا کے ہجرت کرنی پئی

کعبے دی کندھ نال ڈھولا کے کھلو جاندے تے فصیح وبلیغ خطبے ارشاد فرماندے: "لوکو! تہانوں بشارت ہووے کہ خدا دی رحمت بڑی چھیتی ظہور وچ آون والی اے"۔

لوک ایہہ خبر سن دے اک دوجے نال تذکرہ کردے تے اسمانی کتاباں تے صحیفیاں چوں ایہدی تصدیق لبھدے چہ میگوئیاں ہوندیاں تے لوک اڈیک دی کیفیت وچ ڈب کے آون والے دی راہ ویندے۔

قصیٰ توں بعد جناب عبد مناف ایس ازلی نور دے

"اے عبداللہؓ اوہ اللہ دی خاص رحمت اے" اوہ میریاں اکھاں دی ٹھنڈک اے۔ اوہ تنہائی وچ میرے نال گلاں کردا اے۔ میں اوہدی تسبیح دی آواز سنی آں۔ خدا اوہنوں خیر نال میری جھولی دی زینت بنائے تے اسیں دونویں اوہنوں ویکھ کے اپنیاں اکھاں منور کرلئے" پر جناب عبداللہؓ آپؐ دی ولادت باسعادت توں چھ مہینے پہلاں ای اللہ نوں پیارے ہوگئے۔ ہو ہاشم دے خاندان تے غم دی چادر تن گئی۔

تے فیر بشارت دے لمحے قریب آون لگ پئے جنھاں دی صدیاں توں اُڈیک سی۔

لمبی مخالفت دے باوجود وی اماناں آپؐ دے کول رکھوائیاں جاندیاں

امانت دار بنے فیر جناب ہاشم تے بعد وچ جناب عبد المطلب جس نور دے جناب عبدالمطلب امانت دار سن اوہ اوہناں دے پتر جناب عبداللہؓ دے متھے توں ڈلکاں مارن لگ پیا۔

جناب عبداللہؓ اپنے حسن جمال تے پاک عادتاں پاروں مکے وچ "مصباح حرم" دے ناں نال پچھانے جاندے سن۔ اوہ خاموش طبع' ذہین تے بہادر سن تے جتھے کتے جاندے اک بدل اوہناں دے سر تے سایہ کیتی رکھدا۔ ہنیرے راہ اوہناں دے متھے دے نور پاروں روشن ہو جاندے جیس دی قافلے دے نال جاندے اوہدی تجارت کامیاب رہندی۔ سکے رُکھ تھلے لنگھدے تے اوہ ہرا ہو جاندا۔

دوروں دوروں کاہن اوہناں نوں ویکھن آوندے۔ یہودیاں تے نصرانیاں وچ چہ میگوئیاں ہندیاں تے اوہ اپنیاں کتاباں وچ اوہ نشانیاں لبھدے جہڑیاں ازلی نور دے ظہور دا پتہ دیندیاں سن۔ جناب

اک دن سویر ہون توں پہلاں خانہ کعبہ دیاں کندھاں تعظیما جھک گیاں۔ مشرکاں دے بت منہ پرنے آ پئے۔ جناب آمنہؓ دے حجرے چوں اک نور انج چمکیا کہ جہدی چمک آسمان تیک پھیل گئی تے اک مہیب آواز مکے دیاں پہاڑیاں وچ گونج اُٹھی۔ "حق آگیا۔ باطل مٹ گیا۔ بے شک اوہ مٹن واسطے ای آیا اے"

مکے والے گھبرا کے جناب عبدالمطلب دے گھر ول بھجے تے ویکھیا کہ اوہناں دی جھولی وچ چٹے کپڑے وچ لوٹیا ہویا اک سوہنا جہیا بچہ اے تے اوہ اوہنوں ویکھ ویکھ کے نہال ہو رہے نیں۔ "ویکھو ایہہ اے میرے پیارے عبداللہؓ دی نشانی ـــ اوہ نور جہڑا جد بزرگوار ابراہیمؑ دیاں دعاواں دا پھل اے 'ایہہ میرا پوترا ـــ میرے دل تے اکھاں دی ٹھنڈک تے خدا دی عنایت اے لوک ٹولیاں دے ٹولے بچے نوں ویکھن لئی آون لگ پئے۔ لوک اپنیاں اکھاں نال ایس ازلی نور دی زیارت کردے تے اوہدے قدماں

اسرائیلی فوج تے فلسطینیاں وچکار جھڑپاں 3 شہید 4 یہودی ہلاک

اسرائیلی فوج نوں ٹینکاں 'بلڈوزراں تے بکتر بند گڈیاں دی حمایت حاصل سی شہید ہون والیاں وچ 7 ورہے دا بال وی سی 'کئی زخمی وی ہوگئے

مشرق وسطیٰ وچ امن روڈمیپ دے تحت خطے وچ مستقل امن دے قیام لئی واک یہودی آبادیاں دے ودھن نال عالمی کوششاں متاثر ہون گیاں: یاسر عرفات

خان یونس (آن لائن) اسرائیلی فوج فلسطینیاں دے پناہ گزین کیمپ خان یونس وچ وڑ گئی اے جتھے اسرائیلی فوج دی فائرنگ نال ست ورہیاں دے منڈے سنے دو فلسطینی شہید تے کئی زخمی ہوگئے۔ اطلاعات موجب اسرائیلی فوج جنھوں ٹینکاں بلڈوزراں تے بکتر بند گڈیاں دی مدد حاصل سی پچھلے دیہاڑ خان یونس کیمپ وچ داخل ہو گئی جہدے پاروں فلسطینی سڑکاں تے نکل آئے تے احتجاج کیتا اسرائیلی فوج نے مظاہرے کرن والیاں تے اوہدے واہ فائرنگ شروع کر دتی جہدے پاروں اک ست ورہیاں دے منڈے سنے دو فلسطینی شہید جد کہ کئی زخمی ہوگئے۔ غزہ دے علاقے وچ مسلح فلسطیناں دی فائرنگ نال 4 اسرائیلی ہلاک ہوگئے جنہاں

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 33

قاتل سعودی شہزادے نوں سر لتھن توں تھوڑی دیر پہلاں نویں حیاتی لبھ گئی

فہد بن ابن سعود نے "معمولی لڑائی اُتے 15 ورھیاں دے منڈے نوں گولی مار کے قتل کردتا سی

صلح دیاں کوششاں نکام ہوگئیاں 'سپریم جوڈیشل کونسل نے سزا بحال رکھی خدا لئی حیاتی بخش دیو: شہزادہ

مقتول دے والد نماز دی ادائیگی تے خاندان نال سوچ وچار نئیں ویلا منگیا 'جلاد تیار ہویا تے القادی نے معاف کردتا

ریاض (نمائندہ خصوصی) سعودی شہری سلیمان القادی نے سر قلم دی سزا اُتے عملدرآمد توں 35 منٹ پہلاں اپنے پتر دے قاتل شہزادہ فہد ابن نائف ابن سعود نوں معاف کر کے نویں حیاتی بخش دتی۔ تفصیل موجب 19 ورھیاں دے شہزادہ فہد نے 18 ستمبر 2003 نوں اپنے گھر بھرا شہزادہ سلطان تے القادی دے 15 ورھیاں دے پتر منیر وچکار لڑائی مگروں منیر دی گڈی اتے مشین گن

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 59

لہور: مقدر دا ماریا اک بال ماچساں ویچ کے روزی کما رہیا اے۔

اسلام آباد: چھٹی والے دیہاڑ بال اک پارک وچ بہہ کے "ہوم ورک" کر رہے نیں۔

اَت گرداں نال سودے بازی کراں گے نہ رعایت دتی جاوے گی: امریکہ

امریکی حکومت یرغمال بنائے جان والے شہریاں نوں چھڈان لئی سارے ذریعے ورتے گی تے اَت گرداں دا ہر صورت پچھا کیتا جاوے گا

سانوں پتہ اے کہ مجرماں دے نال کسے وی سمجھوتے یاں چھوٹ دین نال اوہناں دا حوصلہ ہور ودھے گا 'کوفر بلیک دی گل بات

واشنگٹن (آن لائن) امریکہ نے اک وار فیر اپنے موقف نوں دہراندے ہوئے آکھیا اے کہ اَت گرداں نوں کوئی رعایت دتی جاوے گی تے نہ ای اوہناں دے نال کوئی سودے بازی کیتی جاوے گی۔ عراق وچ اغواکار گروہ یرغمالیاں نوں غیر مشروط طور تے رہا کردیوے۔ ایہ گل امریکی محکمہ خارجہ دے انسداد اَت گردی توں متعلق رابطہ کار کوفر بلیک نے ایتھے اَج دے یرغمالیاں دی رہائی دے حوالے نال اک سوال دے جواب وچ کیتی۔ کوفر بلیک نے آکھیا کہ عالمی اَت گردی دے حوالے نال ورہے وار رپورٹ وچ محکمہ خارجہ کہہ چکیا اے کہ صدر بش نے اَت گردی دے خلاف جنگ دے حوالے نال حکمت عملی طے کر لئی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 67

پرائیویٹ تعلیمی اداریاں دے ٹیکس معاف کردیاں گے: وزیر تعلیم پنجاب

غیر سرکاری ادارے تعلیم لئی بوہت کم کر رہے نیں 'قابل اعتراض مواد کڈھ دتا جاوے گا' تقریب توں خطاب

عارفوالہ (آن لائن) حکومت پنجاب پرائیویٹ تعلیمی اداریاں دے ٹیکس معاف کرن لئی ہر ممکن اقدام کرے گی' ایہناں خیالاں دا اظہار صوبائی وزیر تعلیم میاں عمران مسعود نے آل پاکستان پرائیویٹ سکولز مینجمنٹ ایسوسی ایشن دے مرکزی نائب صدر پیر محمد سعید احمد چشتی کنٹرولر پنجاب کیڈٹ سکول سسٹم پاکستان نال اک ملاقات وچ کیتا۔ اوہناں

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 52

امریکی منصوبیاں خلاف خون دے اخیری قطرے تک لڑاں گے: فیڈل کاسترو

ہوانا (آن لائن) کیوبا دے صدر فیڈل کاسترو نے امریکی منصوبیاں خلاف خون دے اخیری قطرے تک لڑن دے عزم دا اظہار کردے ہوئے آکھیا اے کہ اوہ کیوبا وچ

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 53

غزہ چوں فوج کڈھیے یاں نئیں؟

اسرائیل "رائے شماری" دا اعلان کردتا

یروشلم (ثنائیوز) اسرائیل دی حکمران جماعت لیکوڈ پارٹی وچ اتوار نوں وزیراعظم ایریل شیرون دے غزہ نال اسرائیلی فوج دے انخلا دے متعلق منصوبے اُتے رائے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 45

کوئٹہ: گیس دا دھماکہ گھر دی چھت اُڈ گئی اک بال جاں بحق 5 زخمی

کوئٹہ (آن لائن) کچلاک کلی بوئی وچ گھر وچ گیس دھماکے دی وجہ توں گھر دی چھت اُڈ گئی دیوار ڈگن پاروں معصوم بال جاں بحق جد کہ دو بالاں سنے پنج بندے پھٹڑ ہوگئے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 46

زرعی دوائیاں وچ ملاوٹ جانچن لئی کوالٹی بورڈ بنائے جان: اعجاز چودھری

کساناں نوں زرعی دوائیاں ورتن دا شعور دین لئی مہم چلاواں گے پاکستان چین کولوں دوائیاں لے رہیا اے

بھارت امریکہ تے یورپ توں زرعی دوائیاں برآمد کر رہیا اے اسیں بوہت پچھے آں

پاکستان بھارت کولوں سوچ وچار کرکے زرعی دوائیاں خریدے اوکھے ویلے دی مسئلہ پیدا کر سکدا اے' نیوز ایجنسی نال گل بات

لہور (آن لائن) موجودہ حکومت ولوں زرعی دوائیاں بارے متعلق پالیسی دی تیاری ڈاڈھی خوشی دی گل اے پر ایہدے لئی مقامی صنعت نوں بھرواں تحفظ دینا چاہیدا اے تاں جے اوہ ڈیلیوری اوتے سائنسدانے نفاذ توں پہلاں ای مستحکم ہوسکن فارماسوٹیکل دا مگروں وسنیک سائنسداناں شعبے وچ وی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 34

کیلیفورنیا دے گورنر آرنلڈ شوارزینگر اسرائیل اپڑ گئے 'وزیراعظم ایریل شیرون نال گل بات کرن گے

تل ابیب (آن لائن) ہالی ووڈ دے مشہور اداکار تے امریکی ریاست کیلیفورنیا دے گورنر آرنلڈ شوارزینگر اک

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 35

سیمنٹ دی پیداوار 55 فیصد گھٹا دتی گئی' مارکیٹاں وچ کال

مالکاں نے قیمتاں ودھادتیاں لوکاں خریدن وچ دلچسپی گھٹا دتی' بحران پیدا کرن والیاں دے ارادے مٹی وچ رل گئے

گوجرانوالہ (آن لائن) سیمنٹ دی پیداوار وچ 55 فیصد گھٹا دتی گئی جد کہ لوکاں نے وی سیمنٹ خریدن وچ دلچسپی گھٹا دتی۔ تفصیل موجب سیمنٹ ساز اداریاں نے سیمنٹ بلیک مارکیٹ دی نیت نال اک واری فیر گٹھ جوڑ کے 27 اپریل توں پیداوار وچ 55 فیصد گھٹا دتی مارکیٹ وچ سیمنٹ دا زبردست کال پیدا کرن دی کوششاں شروع کر دتیاں نیں لوکاں دی دلچسپی گھٹ گئی جہدے پاروں کال پیدا کرن

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 68

بیرونی مداخلت دے جھیڑے توں روانڈا تے کانگو وچ لڑائی دا ڈر

کیگالی (آن لائن) بیرونی مداخلت دے جھیڑے پاروں روانڈا تے کانگو وچ فیر لڑائی دا ڈر پیدا ہو گیا اے تے روانڈا

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 60

افغان وزیر خارجہ 6 مئی نوں روس دے دورے تے جان گے

کابل (آن لائن) افغانستان دے وزیر خارجہ عبداللہ عبداللہ 6 مئی نوں روس دا دورہ کرن گے 'وائس آف امریکہ موجب افغان وزیر خارجہ دورے دوران اپنے روسی ہم منصب ایگور ایوانوف نال افغانستان دی اقتصادی صورتحال سمیت اہم علاقائی تے عالمی کماں تے خیالاں دا تبادلہ کرن گے۔

شہباز شریف دا مثالی استقبال کراں گے: اسلم میو

اسلام آباد (آن لائن) مقصد میاں دے حکومتی لوچھے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 61

اسمبلیاں ویلا پورا نئیں کرن گیاں 'ایہہ چوناں دا ورھا اے: خالد کھرل

پیپلز پارٹی شہباز شریف دا آر ڈی دے لیڈر دے طور اُتے استقبال کرے گی

چیچہ وطنی (آن لائن) پاکستان مسلم لیگ (ن) دے مرکزی آگو صدر میاں شہباز شریف ہر قیمت تے پاکستان آون گے تے پاکستان پیپلز پارٹی اے آر ڈی دے لیڈر دے طور تے سابق وزیراعلیٰ پنجاب دا استقبال کرے گی ایہہ گل پیپلز پارٹی دی فیڈرل کونسل دے جنرل سیکرٹری خالد احمد خان کھرل نے پچھلی راتیں اک ملاقات وچ کہی اوہناں کیہا کہ اے آر ڈی ملک وچ آئین تے جمہوریت دی اصل حالت وچ بحالی لئی جدوجہد کر رہی اے تے اسیں جمہوریت دے ناں اُتے مسلط کیتی گئی آمریت خلاف مزاحمت جاری رکھاں گے حالات توں اندازہ ہوندا اے کہ موجودہ اسمبلیاں وی اپنا ویلا پورا نئیں کرن گیاں تے موجودہ ورھا چوناں دا ورھا اے پٹرول دے مُل وچ وادھے اُتے کرڑی تنقید کردے ہویاں سابق وفاقی وزیر نے کیہا حکومت عام آدمی نوں ریلیف دین دی تھاں اوہدیاں اوکڑاں وچ وادھا کر رہی اے۔

قومی محاصل دی ونڈ صوبیاں نوں 47 فیصد توں ودھ حصہ نئیں لبھے گا

وزارت خزانہ نے سفارشاں بنالئیاں

شوکت عزیز دی ہدایت اُتے وفاق نے حکومتی امور چلان لئی اٹھن والے اخراجات تے مبنی سفارشاں تیار کیتیاں این ایف سی ایوارڈ وچ صوبیاں دا حصہ نہ ودھان دی صلاح سی

صوبیاں دی درخواست اُتے صدر جنرل مشرف نے این ایف سی ایوارڈ دی تشکیل لئی وفاقی تے صوبائی حکومتاں نوں رل کے مسئلہ حل کرن دا حکم دتا ہویا اے

اسلام آباد (آن لائن) وزارت خزانہ نے چھیویں قومی مالیاتی ایوارڈ وچ قومی محاصل دی تقسیم لئی صوبیاں دا حصہ 47 فیصد توں بوہتا نہ ودھان تے مبنی سفارشاں تیار کر لئیاں نیں۔ وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز ایس ہفتے صدر جنرل پرویز مشرف نال ملاقات دوران ایہہ سفارشاں پیش کرن گے۔ وزارت خزانہ دے انتہائی معتبر ذریعیاں نے دسیا اے کہ وزیر خزانہ شوکت عزیز دی ہدایت تے وفاق دے دفاعی' حکومتی امور چلان سنے دوجی ضرورتاں تے اٹھن والے اخراجات تے مبنی سفارشاں تیار کیتیاں گئیاں نیں جنہاں وچ وفاقی حکومت اے بھاری اخراجات نوں جواز بنا کے این ایف سی ایوارڈ وچ صوبیاں دا حصہ نہ ودھان دی تجویز دتی گئی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 69

بانگا پل دے نیڑے 2 کاراں دی ٹکر 'اکاؤنٹنٹ جاں بحق' 10 بندے زخمی

ریڈیو لہور دے اکاؤنٹنٹ صوفی محمد انور اپنے ٹبر نال اک شادی توں واپس آرہیا سی کہ ٹکر ہوگئی

دوناں گڈیاں دیاں سواریاں وی زخمی ہوگئیاں 'زخمیاں نوں طبی امداد لئی ہسپتال اپڑا دتا گیا

نارووال (ڈسٹرکٹ رپورٹر) نارووال مریدکے روڈ تے بانگا پل دے نیڑے ٹریفک دے حادثے وچ ریڈیو پاکستان لہور دا اکاؤنٹنٹ محمد انور جاں بحق جد کہ اوہناں دی بیوی تے دھی سنے دس بندے زخمی ہوگئے۔ واقعہ موجب صوفی محمد انور اپنے ٹبر نال شادی توں واپس ہوندے ہوئے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 70

واجپائی دے معیار دا کوئی لیڈر نئیں' سرکار این ڈی اے ای بناوے گا: ایڈوانی

بردوئی (ثنائیوز) نائب وزیراعظم ایل کے ایڈوانی نے ایس اعتماد دا اظہار کیتا کہ وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی سرکردگی وچ این ڈی اے دی آئندہ سرکار بنن گے ایتھے اک انتخابی جلسہ توں خطاب کردے ہوئے ایڈوانی نے کیہا کہ لوکاں نے واجپائی دے زیر قیادت این ڈی اے سرکار دی کی ترقیاتی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 62

چنیوٹ: پلس دا واہ دا اے گھر چھاپہ

لاڑے سنے 13 جواری پھڑے گئے

اولاد نہ ہون دا دکھ: شوہر نے بھیناں نال رل کے بیوی نوں زہر دے دتا

ڈسکے دے چودھری نصر اللہ دا ویاہ 3 ورھے پہلاں سیالکوٹ دی بشریٰ نال ہویا سی 'اولاد نہ ہون تے سس تے نناناں اوہنوں طعنے دیندیاں سن

روز روز دی کل کل توں بچن لئی پچھلی رات چودھری نصر اللہ نے کھانے وچ زہر پا دتا جیہڑا کھاندیاں ای بشریٰ نے تڑف تڑف کے جان دے دتی: مقدمہ درج

ڈسکہ (نمائندہ خبراں) اولاد نہ ہون تے خاوند نے اپنی بیوی نوں اپنی بھیناں تے ماں نال رل کے کھانے وچ زہر کھوا دتا جہدے نال اوہنے تڑف تڑف کے اپنی جان دے دتی۔ سیالکوٹ دے علاقہ عدالت گڑھ دے رہن والے رحمت اللہ ناں دے بندے نے اپنی دھی بشریٰ بی بی دی شادی ڈسکہ تھانہ صدر دے علاقہ موضع "رنجھائی" دے رہن والے چودھری نصر اللہ ناں دے بندے نال 3 ورھے پہلاں کیتی سی۔ پہلے تاں دوویں اپنے سوہریاں نال ہاسے خوشی نال اپنی حیاتی لنگھاندی رہی۔ فیر ویلا گزرن دے نال نال سس نوں نہ تے نناناں بھر جائی دے نال نال میاں بیوی وچکار وچ جھیڑا ہوندا رہندا سی۔ روز روز دی کل کل توں

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 47

تھائی لینڈ: اک چڑیا گھر وچ کڑی شیر نال کھیڈ رہی اے۔

نواز شریف تے بے نظیر عدالتاں دے رستے ای دیس پرتن گے: راؤ سکندر

اوکاڑہ (ثنائیوز) وزیر دفاع راؤ سکندر اقبال نے کیہا اے کہ صدر جنرل پرویز مشرف نوں پیٹریاٹ گروپ نے یونیفارم نہ اتارن دا مشورہ دیس دے وسیع تر مفاد وچ دتا اے تے اسیں ایس مشورے تے اج وی قائم آں۔ ہُن جنرل مشرف دی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 48

شہباز شریف دے پرتن نال سیاسی منظر نامہ بدل جائے گا: صابر شاہ

اسلام آباد (آن لائن) پاکستان مسلم لیگ (ن) سرحد دے صدر پیر صابر شاہ نے کیہا کہ ہر دور وچ پاکستان دا المیہ ایہہ رہیا اے کہ جدوں وی کسے ڈکٹیٹر نے اقتدار سانبھیا پاکستان مسلم لیگ دے ناں توں سیاسی پارٹیاں بنا کے ڈکٹیٹر

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 49

اُستاداں دیاں اُستادیاں......؟؟؟

جنوبی وزیرستان وچ مفت کتاباں بالاں نوں دین دی تھاں بازار وچ ویچ دتیاں

سروکئی (آن لائن) جنوبی وزیرستان وچ مفت پرائمری تعلیمی کتاباں دی فراہمی وچ گھپلیاں دا انکشاف۔ ایجنسی وچ ہزاراں طالب علم مفت کتاباں دی سہولت توں محروم ہو گئے۔ جنوبی وزیرستان ایجنسی وچ 9 سرکاری سکولاں وچ زیر تعلیم پرائمری جماعت دے طالب علماں جنہاں دی تعداد ہزاراں

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 50

ڈنگہ: ڈری مجھ نے بال گھسیٹ گھسیٹ کے مار دتا

10 ورھیاں دا نسیم احمد سنگل پھڑ کے اپنی مجھ چرا رہیا سی کہ اک دم اوہ ڈر کے نس پئی

بال پیلیاں وچ گھسیٹن نال اللہ نوں پیارا ہو گیا لوکاں بڑی اوکڑ توں بعد مجھ نوں قابو کیتا

ڈنگہ (نمائندہ خبراں) مجھ دے ڈر کے نسن پاروں 10 ورھیاں دا بال کھیتاں وچ گھسٹ گھسٹ کے ہلاک ہو گیا۔ مقتولی سنگل ہتھ وچ پھڑ کے مجھ چرا رہیا سی' تفصیلاں موجب ڈنگہ دے نیڑے دے پنڈ اصغر الہ دا 10 ورھیاں دا نسیم احمد اکثر ڈنگراں نوں چھڈ کے کھیڈن لگ پیندا سی۔ دسیا گیا اے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 54

فائرنگ کرن توں ڈکن اُتے ملزماں نے 10 ورھیاں دی بالڑی مار دتی

قصور وچ ملزم اکثر فائرنگ کردے رہندے سی 'کئی وار منع کیتا باز نہ آئے' پلس مقدمہ درج کرلیا

بنکاک: سردو دیہاڑ ریلی لئی اک بندہ گلاب دیاں پھلاں دا گلدستہ بنا رہیا اے۔

مسلماناں اُتے اَت گردی دا لیبل لا کے کلے کرن دی سازش ہو رہی اے: فضل الرحمن

اسیں اپنے کردار نال پوری دنیا وچ اسلام دی عظمت نوں منواواں گے: دیوبند کانفرنس وچ خطاب

باغ (آن لائن) جمعیت علمائے اسلام پاکستان دے امیر تے مجلس عمل دے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمن نے آکھیا اے کہ عالمی ذرائع ابلاغ اسلام نوں انسانی معاشرے وچ تنگ نظری دے طور تے پیش کر رہے نیں پر دیوبند کانفرنس دے انعقاد نال واضح ہو گیا اے کہ دین اسلام تنگ نظری دا درس نئیں دیندا ایہہ امن تے سلامتی دا درس دیندا اے تے پوری انسانیت دے تحفظ دا ضامن اے۔ اسیں

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 36

اسلامی تشخص تباہ ہو رہیا اے' ملک سیکولر نئیں بنن دیاں گے: لیاقت بلوچ

برصغیر وچ طاغوت دے خلاف جنیاں وی تحریکاں چلیاں دیوبند نال ای تعلق رہیا' علماء دیوبند کانفرنس وچ خطاب

باغ (آن لائن) متحدہ مجلس عمل دے ڈپٹی سیکرٹری جنرل لیاقت بلوچ نے آکھیا اے کہ ملک وچ اسلامی تشخص نوں تباہ کرن دیاں کوششاں ہو رہیاں نیں فیر وی ملک نوں سیکولر سٹیٹ نئیں بنن دیواں گے۔ صدر مشرف دا وردی لاہنا دستوری مجبوری ہو چکی اے۔ دارالعلوم دیوبند علمی چشمہ اے جس نے پوری دنیا وچ علم دے فروغ دا فریضہ سرانجام دتا۔ ایہناں خیالاں دا اظہار لیاقت بلوچ نے باغ وچ خدمات

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 37

کشمیر دی آزادی لئی کوششاں وچ علماء دا وڈا کردار اے: حافظ حسین

امریکہ نوں خوش کرن لئی قبائلیاں نال لڑائی کیتی جا رہی اے: باغ وچ علماء دیوبند کانفرنس توں خطاب

باغ (آن لائن) متحدہ مجلس عمل دے مرکزی رہنما تے قومی اسمبلی حافظ حسین احمد نے کیہا اے کہ کشمیر دی آزادی لئی جدوجہد دے حوالے توں علماء دا وڈا کردار اے دیوبند کانفرنس توں خطاب کردے ہوئے اوہناں کیہا کہ انگریز دے دور وچ جدوں برصغیر وچ انگریز دا سورج غروب

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 38

جشن آمد رسول ﷺ — اللہ ہی اللہ

فنکار شوٹنگ دی تھاں اَج عبادت کرن گے

اداکار سعود اپنے گھر دے نال دی مسیت وچ جا کے عبادت کرن گے 'تلاوت تے نعت خوانی وچ وی حصہ لین گے

ریما نفل پڑھے گی 'شان تے معمر رانا گھراں وچ ای عبادت کرن گے' سہیل احمد تے آغا ذوالفقار داتا صاحب حاضری دین گے

لہور (خبراں سپیشل) فنکاراں دی وڈی گنتی اج عید میلاد النبی دے موقعے اُتے ساری رات وکھو وکھ تھاواں اُتے رب کریم دی عبادت کرن گے۔ اداکار سعود نے دسیا کہ اوہ اوس برکت والی رات گھر دے نال دی مسیت وچ ہون والی محفل میلاد وچ رلت کرن گے تے اوتھے اوہ تلاوت کلام پاک تے حضور اکرمؐ دی بارگاہ وچ نعت رسول مقبول دا ہدیہ پیش کرن گے۔ معمر رانا تے شان نے آکھیا کہ اوہ اپنے اپنے گھراں وچ گھر والیاں نال رل کے عبادت کرن گے جد کہ

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 39

فائرنگ کرن توں ڈکن اُتے ملزماں نے 10 ورھیاں دی بالڑی مار دتی

قصور وچ ملزم اکثر فائرنگ کردے رہندے سی 'کئی وار منع کیتا باز نہ آئے 'پلس مقدمہ درج کر لیا

قصور (بیورو رپورٹ) نواحی پنڈ بگھیاڑ مار وچ اُچے ولوں فائرنگ کر کے 10 ورھیاں دی کڑی نوں مار دتا گیا 'مدعی جمال الدین موجب ملزماں مصطفیٰ وغیرہ پنڈ وچ فائرنگ کردے سن جنہاں نوں فائرنگ کرن توں منع کیتا گیا تے اوہناں نے اوکاڑہ توں ملن لئی آئی ہوئی اوہدی سالی فاطمہ نوں فائرنگ کر کے ہلاک کر دتا۔ پلس نے مقدمہ درج کر لیا اے۔

پھالیہ 'ناکہ لا کے کھلوتے ڈاکوواں دی فائرنگ '2 پلسیے زخمی

تھانہ قادر آباد دی پلس گشت اُتے سی کہ ڈکیتی دی اطلاع ملی ڈاکوواں دا پچھا کیتا تے اوہناں فائرنگ کر دتی

پھالیہ (آن لائن) پھالیہ وچ ڈاکوواں نے تعاقب کرن تے پلس تھانہ قادر آباد تے اُچے ولوں فائرنگ کر کے اک سپاہی تے اک ڈرائیور نوں زخمی کر دتا۔ تفصیل موجب پلس تھانہ قادر آباد دے اے ایس آئی محمد اسلم 'سپاہی سکندر حیات تے ڈرائیور محمد اسلم گشت تے سن اوہناں نوں اطلاع ملی کہ ڈاکو

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 55

فوجیاں نوں سول محکمیاں وچوں ہٹا کے سرحداں اُتے لایا جاوے: جماعت اسلامی

لیبر کالونیاں وچ مزدوراں نوں مالکانہ حقوق دے کے مکاناں دی الاٹمنٹ کیتی جاوے 'معاشی قتل افسوسناک اے

محنت کشاں نوں بیروزگار تے ایماندار ملازماں نوں خوفزدہ کیتا جا رہیا اے: مجلس شوریٰ دیاں قرارداداں

لہور (ثنا نیوز) حکومت دی لیبر پالیسیاں حالات دے مطلوبہ تقاضیاں نال متصادم نیں جہدے پاروں معاشی اصلاح تے محنت کشاں نوں ریلیف ملن دی بجائے ڈاؤن

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 56

ڈھاکہ: عورتاں تے بال روٹی کمان لئی روڑی کٹ رہے نیں۔

چنیوٹ: پلس دا اویاہ والے گھر چھاپہ — لاڑے سنے 13 جواری پھڑے گئے

چنیوٹ (آن لائن) ویاہ والے گھر جوا اُتے پلس نے چھاپہ مار کے لاڑے سنے 13 جواری پھڑ لئے۔ تفصیل موجب محلہ عالی وچ ویاہ والے گھر اُتے جوا کھیڈیا جا رہیا سی کہ اچانک پلس نے کامیاب چھاپہ مار کے لاڑے سنے 13 جواری حق نواز 'شہباز 'گلزار 'شوکت 'اصغر 'اعظم 'عبدالرشید 'عبدالشکور 'فقیر 'عمران 'ساجد 'عمران تے اسلم نوں داؤ اُتے لگی رقم 2240 روپے سنے پھڑ لیا۔

لکی مروت نوں پچھے کیتا جا رہیا اے — سارے ترقیاتی کم بند نیں: سلیم سیف اللہ

لکی مروت (آن لائن) پاکستان مسلم لیگ (ق) دے سیکرٹری جنرل سلیم سیف اللہ نے آکھیا اے کہ علاقہ لکی مروت نوں اک واری فیر پچھے کیتا جا رہیا اے سارے ترقیاتی منصوبیاں اُتے کم بند کر دتا گیا اے علاقے نے نہیں چنیا تاں

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 63

چولستان وچ جیپاں دی ٹکر '2 غیر ملکی تے اک میجر ہلاک 'صدر نے پن چھان دا حکم دے دتا

یزمان (آن لائن) صدر پرویز مشرف نے یزمان چولستان دین گڑھ وچ دو جیپاں دے حادثے وچ ہلاک ہون والے دو غیر ملکیاں تے اک فوجی افسر سنے ڈرائیور دے ہلاک ہون دے واقعہ دے بارے وچ بہاولپور دے انٹیلی جنس اداریاں نوں تحقیق دا حکم دیندے ہوئے 15 دیہاڑاں وچ رپورٹ منگ لئی اے۔ تحقیقاتی ٹیماں چولستان اپڑ کے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 64



کولمبو: مزدور دیہاڑ اُتے مزدور پارٹی دیاں عورتاں ڈھول ڈھمکے نال اک ریلی وچ شریک نیں۔



افغانستان 2 کمانڈراں وچکار خونریز لڑائی 15 ہلاک 9 زخمی

لڑائی اوہدوں شروع ہوئی جدوں عبدالقیوم نوں معطل کر کے نور جمال نوں تعینات کیتا گیا

دوناں پاسیوں بھاری اسلحے دا آزادانہ استعمال "لڑائی 5 گھنٹے جاری رہی

چمن (آن لائن) افغانستان دے صوبہ ہلمند دے ضلع ریشو وچ دو افغان کمانڈراں وچ خونریز لڑائی ہوئی جہدے وچ 15 بندے ہلاک جد کہ 9 بندے زخمی ہو گئے لڑائی اوس ویلے شروع ہوئی جد مرکز نے آئی جی کمانڈر عبدالقیوم نوں معطل کر کے اوہناں دی تھاں آئی جی کمانڈر نور جمال نوں

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 71

افغانستان: اتحادی فوج دی افغان پلس اُتے فائرنگ '3 اہلکار ہلاک

گردیز نیڑے فوج تے پلس وچکار تصادم اک گھنٹے توں ودھ جاری رہیا 'شہری وی ماریا گیا 'لڑائی غلط فہمی پاروں ہوئی: امریکی ترجمان

مزار شریف دی شبرغان جیل وچ شک دی بنیاد اُتے قید سینکڑیاں طالبان دا مظاہرہ 'بھکھ ہڑتال شروع 'بیرکاں دے بوہے توڑ دتے

کابل (اے ایف پی 'ثنا نیوز) شرقی افغانستان دے شہر گردیز نیڑے قومی شاہراہ تے افغان پلس دے اک دستے تے اتحادی فوجاں وچکار لڑائی چھڑ گئی جہدے وچ تن پلس اہلکاراں سنے چار بندے مارے گئے جد کہ دو امریکی فوجی زخمی ہوئے۔ گردیز چھاؤنی دے کمانڈر نور سلیمان خیل موجب ایہہ تصادم نہیں سی سگوں کسے غلط فہمی دا نتیجہ سی پر گردیز نیڑے اتحادی فوجاں دے اک وڈے اڈے تے تعینات فوجی ترجمان نے دسیا کہ اگرچہ صورتحال واضح نہیں پر ایہہ واقعہ ایس طرحاں ہویا کہ امریکی تے دوجے فوجیاں دا اک قافلہ مین روڈ تے جا رہیا سی کہ اوہدے تے فائرنگ ہون لگی۔ خیال ایہہ سی کہ گولیاں برسان والے جنگجو نیں جوابی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 72

افغانستان 'سرکاری عمارتاں اُتے حملیاں دے الزاماں وچ پاکستانی سنے کئی ملزم گرفتار

پھڑے جان والے ملزماں دے کارڈاں توں پتہ لگدا اے کہ ایہہ جمعیت الانصار دے رکن نیں 'ترجمان دا دعویٰ

قندھار (آن لائن) افغان حکام نے قندھار وچ سرکاری عمارتاں تے حملیاں دے الزاماں تے اک پاکستانی سنے کئی بندیاں نوں پھڑن دا دعویٰ کیتا اے۔ گورنر قندھار دے ترجمان خالد پشتون نے برطانوی نشریاتی ادارے نوں دسے گئے انٹرویو وچ دسیا کہ سرکاری فوجیاں نے گوانڈی علاقے وچ اک آپریشن دوران دو درجن کارکناں دے ٹھکانے تے سرکاری عمارتاں تے حملیاں وچ موت دی سزا دیاں نوں

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 73



فلوجہ: ماسک پائے اک عراقی نے ہتھ وچ گرنیڈ پھڑ کے "فتح" دا نشان بنایا ہویا اے۔

کینجھر جھیل وچ پانی دا گھاٹا 'کراچی نوں سپلائی متاثر ہون دا خدشہ

ٹھٹھہ (آن لائن) کینجھر جھیل وچ پانی دی سطح گھٹ ہو جان پاروں کراچی نوں پانی دی فراہمی متاثر ہون دا خطرہ اے۔ ٹھٹھہ سب ڈویژن دے نہراں وچ پانی بند

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 65

انصار برنی نے مقدونیہ حکومت اُتے 12 ملین ڈالر ہرجانے دے مقدمے دا اعلان کر دتا

اسلام آباد (آن لائن) انصار برنی ویلفیئر ٹرسٹ انٹرنیشنل دے سربراہ انصار برنی ایڈووکیٹ نے مقدونیہ

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 66

لبرٹی پیپرز لمیٹڈ لئی ضیا شاہد پرنٹر پبلشر نے مزمل پرنٹرز توں چھپوا کے 12 لارنس روڈ لہور توں شائع کیتا۔

چیف ایگزیکٹو .... ضیا شاہد

ایڈیٹر .... حسین شاد

لاہور فون: 111-55-88-55

لاہور فیکس: 6372500-6314658

اسلام آباد فون: 111-55-88-55

فیکس: 2204756-57

سبزہ زار دے ترقیاتی کماں لئی ٹینڈر منگ لئے نیں: عامر محمود

شہر دیاں وکھو وکھ سکیماں لئی فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن نال گل بات جاری اے 'وفد نال ملاقات

لہور (پ ر) ضلعی ناظم میاں عامر محمود نے آکھیا اے کہ بنیادی سہولتاں توں جالے تک محروم سبزہ زار ہاؤسنگ سکیم دے وکھو وکھ بلاکاں وچ فراہمی تے نکاسی آب تے سڑکاں وغیرہ دی تعمیر لئی ٹینڈر منگ لئے نیں تے چھیتی ای منصوبے تے کم دا آغاز کر دتا جاوے گا۔ شہریاں طرفوں وکھو وکھ رہائشی سکیماں وچ واقع پلاٹاں دے ٹرانسفر لیٹرز 'مکاناں دی تکمیلی سرٹیفکیٹ دے اجرا تے دوجے مصارف وچ جمع کرائی جان والی رقماں دی بلا تاخیر تصدیق لئی متعلقہ عملہ ایل ڈی اے کمپلیکس کورٹ سٹریٹ تعینات کیتا جا رہیا اے۔

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 40

15 ورھیاں دوران 88 ہزار توں ودھ کشمیری شہید '22 ہزار عورتاں بیوہ '9 ہزار دی بے حرمتی اک لکھ توں ودھ بال یتیم ہو گئے

سری نگر (کے ایم ایس) مقبوضہ کشمیر وچ پچھلے پندرہ ورھیاں توں جاری ریاستی اتے گردی وچ جنوری 1989ء توں اپریل 2004ء دے اخیر تک بھارتی قابض فوج نے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 41

مقبوضہ کشمیر: بارودی سرنگ دھماکہ 'کڑی شہید 'سکیورٹی اہلکاراں اُتے حملے 'مادھاڑ — شبیر شاہ سنے کئی گرفتار

تشدد دے واقعیاں وچ عورت شہید 'کئی زخمی 'شبیر شاہ نوں ان پچھاتی تھاں اُتے گھل دتا گیا '2 حریت رہنماواں نوں چھڈ دتا گیا

کشمیریاں نے اقتدار لین لئی قربانیاں نہیں دتیاں 'چوناں دے چوتھے مرحلے دا وی بائیکاٹ کیتا جاوے گا 'حریت لیڈراں دا خطاب

سری نگر (کے پی آئی) مقبوضہ کشمیر وچ ہون والے پر تشدد واقعیاں وچ اک زنانی جاں بحق جد کہ بوہت سارے بندے زخمی ہو گئے۔ دیالگام اننت ناگ وچ اک بارودی سرنگ دھماکے وچ اک کڑی ہلاک تے اک زنانی زخمی ہو گئی جد کہ رات پولنگ ڈیوٹی تے مامور سکیورٹی عملے تے تن تھاواں تے حملے کیتے گئے جہدے دوران اک بندہ زخمی ہویا۔ اقبال کالونی پنچھ دیال گام اننت ناگ وچ غلام محمد ڈگے ولد محمد شعبان دے گھر دے نیڑے زمین ہیٹھ وچھائی گئی بارودی سرنگ دا خوفناک دھماکہ ہویا جہدے نتیجے وچ یاسمین اختر زوجہ بشیر احمد ڈگے تے شہزادہ اختر دختر غلام محمد ڈگے ناں دی دو زنانیاں زخمی ہو گئیاں۔ دھماکہ اینا ڈاڈھا سی کہ مالک

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 42

مسئلہ کشمیر دا کوئی روڈ میپ آیا نہ ونڈ ہون دیاں گے: سردار انور

ویزے دی بنیاد اُتے سری نگر مظفر آباد بس سروس کشمیریاں دے فیدے وچ نہیں

احتساب بیورو معاملے ٹھیک کرے پھڑے جان والے دوجے دن سرخرو ہو کے باہر آ جاندے نیں

باغ (آن لائن) آزاد جموں و کشمیر دے صدر میجر جنرل (ر) سردار محمد انور خان نے آکھیا اے کہ کشمیریاں نوں شامل کیتے بغیر کشمیر دے مسئلے دا حل ممکن نہیں ہو سکدا تے نہ ای ویزے دی بنیاد تے سری نگر مظفر آباد بس سروس کشمیریاں دے مفاد وچ اے۔ اوتھے اخبار نویساں نال گل بات کردے ہوئے اوہناں نے اک سوال دے جواب وچ آکھیا کہ کشمیر دے مسئلے دے حل لئی کوئی روڈ میپ نہیں آیا تے نہ ای کشمیر

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 44

حریت کانفرنس دے ساریاں دھڑیاں نوں اک مٹھ کرن لئی کوششاں کر رہے آں: فاروق رحمانی

اسلام آباد (آن لائن) حریت کانفرنس آزاد کشمیر دے کنوینر محمد فاروق رحمانی نے آکھیا اے کہ آزادی کشمیر لئی سارے کشمیری دھڑیاں نوں حق خود ارادیت تے متفق ہو جانا چاہیدا اے تے ایس سلسلے وچ کوششاں کیتیاں جا رہیاں

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 43

پیپلز پارٹی 5 مئی توں پنجاب بھر وچ احتجاجی تحریک چلاوے گی

مزدور کانفرنس بلائی جاوے گی 'احتجاجی کیمپ لگن گے 'وڈے وڈے اکٹھ ہون گے: عبدالقادر شاہین

لہور (آن لائن) پاکستان پیپلز پارٹی نے 5 مئی توں پنجاب بھر وچ موجودہ حکمراناں دی عوام دشمن پالیسیاں 'مہنگائی 'بیروزگاری 'لاقانونیت تے انڈسٹریل ریلیشن آرڈیننس (آئی آر او) 2002ء دے خلاف تحریک چلان دا اعلان کر دتا اے۔ ایس گل دا اعلان پیپلز لیبر بیورو دے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 57

چنیوٹ: زمین دے رولے اُتے وکیل قتل

چنیوٹ (آن لائن) زمین دے جھگڑے اُتے فائرنگ پاروں منے پرمنے وکیل جاں بحق ہو گئے تفصیل موجب اتوار دے دیہاڑ نیڑے پنڈ چک نمبر 154 ج ب لنگرانہ وچ مقتول صبح خان دا ملک شیر وغیرہ نال لے عرصے توں زمین دے احاطہ دا جھگڑا اتر دا آ رہیا سی کہ سویرے دوناں پارٹیاں وچ آمنے سامنے اُچے ولوں فائرنگ شروع ہو گئی جد کہ نتیجہ وچ چنیوٹ دے منے پرمنے ایڈووکیٹ صبح خان ولد محمد یوسف سکنہ چک 154 فائرنگ دی زد وچ آ کے موقع اُتے جاں بحق ہو گیا۔

جہاد جموں کشمیر شرعی اے 'نصاب وچ بدلی قبول نہیں

باغ وچ دیوبند کانفرنس دا اعلامیہ

شمالی علاقے یا جموں و کشمیر دی مذہبی تے فرقہ وارانہ بنیاداں تے تقسیم دا امکان نہیں 'کشمیریاں نوں شامل کیتے بغیر مسئلہ کشمیر اُتے گل بات کامیاب نہیں ہوئے گی

ملت اسلامیہ نوں پیش آن والے نویں چیلنجاں دا مقابلہ کرن لئی قدم قدم تے راہنمائی دی ضرورت اے 'عقیدہ توحید ساڈی پچھان اے 'کانفرنس دی اخیری نشست

باغ (آن لائن) باغ وچ خدمتاں علمائے دیوبند کانفرنس نے جہاد کشمیر نوں شرعی طور اُتے جہاد قرار دیندے ہوئے آکھیا کہ کشمیریاں نوں شامل کیتے بغیر مسئلہ کشمیر اُتے مذاکرات وچ پیشرفت نہیں ہو سکدی۔ کشمیر دا جہاد شرعی جہاد اے ایہدے وچ کشمیریاں نوں شرکت توں ڈکنا احکام مذہبی توں ڈکن دے مترادف اے۔ تفصیل موجب باغ وچ دو دیہاڑ خدمتاں علمائے دیوبند کانفرنس دے مکن اُتے اعلامیہ وچ باغ دی سرزمین اُتے دنیائے اسلام دی عظیم

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 51

حکمراناں دیاں چنگیاں پالیسیاں نال ملکی وقار اُچا ہویا اے: پرویز اقبال

پردیس وچ پاکستان دی سلامتی 'عزت تے احترام لئی آپس وچ بھائی بندی کرنی پوے گی: چودھری اکرم منہاس

پیرس (نمائندہ خصوصی) پاکستان مسلم لیگ دی ودھدی ہوئی مقبولیت تے دوجیاں پارٹیاں دا (ق) گروپ وچ رل جانا تے عالمی سطح تے پاکستان دا ناں بلند ہونا ایہہ سرکار دی شاندار پالیسی دا نتیجہ اے۔ ایہناں خیالاں دا اظہار مسلم لیگ دے کوآرڈینیٹر چودھری پرویز اقبال لوہسر نے کیتا۔ اوہناں کہیا کہ یورپی یونین توں لے کے امریکہ تک پاکستان دی ضرورت نوں محسوس کیتا جان لگیا اے۔ ساڈے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 58

بیجنگ: دو چینی بندے اک پہیے والیاں سائیکلاں بنا کے شہر وچ اوہناں دا وکھالا کر رہے نیں۔

ماں بولی دا مٹھا تحفہ ☆ لہور تے اسلام آباد توں اکو ویلے چھپن والا پہلا پنجابی اخبار

روزانہ Rozana Khabran خبراں لہور

چیف ایگزیکٹو ضیا شاہد

جلد 1 | سوموار 21 وساکھ 2061 ب 12 ربیع الاوّل 1425ھ 3 مئی 2004ء صفحے 6 مُل 3 روپے | شمارہ 95

شروع اللہ دے ناں نال جیہڑا نہایت مہربان تے رحم کرن والا اے

دولت کولوں علم دا رتبہ سمجھیں توں اُچیرا — دولت دا ایں توں محافظ علم محافظ تیرا — حضرت علی کرم اللہ وجہہ

ہیتھرو ایئر پورٹ توں روانہ ہون لئی 8 مئی دیاں ٹکٹاں بُک کرالئیاں، اتوار نوں سویرے 5 وجے علامہ اقبال ایئرپورٹ اُتے لتھن گے

شہباز شریف 9 مئی نوں ٹرسنے لہو آن گے

100 توں ودھ لیگیاں دا جتھا وی نال ہووے گا تیاریاں مکمل

ٹکٹاں دی بکنگ موجب اوہناں دی بیوی نصرت، دھیاں جویریہ، رابعہ تے حاجراں وی اوہناں دے نال آن گیاں، شہباز شریف ولوں آن دیاں خبراں دی تصدیق توں انکار

وزیراعظم دے بیان توں لگدا اے کہ اوہناں نوں آندیاں ای جعلی پُلس مقابلہ کیس وچ پھڑ لیا جاوے گا یاں جدہ گھل دتا جاوے گا، واپسی ڈکن لئی سفارشی کوششاں شروع

لندن (بی بی سی ڈاٹ کام) پاکستان مسلم لیگ (ن) دے جلاوطن صدر میاں شہباز شریف تے اوہناں دے گھر والیاں نے وطن واپسی لئی پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائن توں اپنیاں ٹکٹاں کنفرم کرالئیاں نیں۔ پاکستان ولوں موجب اوہ 9 مئی دی سویرے 5 وجے لہور دے علامہ اقبال ایئرپورٹ تے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 2

شہباز شریف دا استقبال روکن لئی

پُلس دی حکمت عملی، ٹکٹ توں بغیر کوئی بندہ جہازوں نیں جاوے گا

لہور (ثنا نیوز) پاکستان مسلم لیگ (ن) دے جلاوطن صدر

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 1

اسلام آباد: مسلم لیگیاں دے رلن دے سلسلے وچ وزیراعظم جمالی، چوہدری شجاعت، چوہدری پرویز الٰہی، وزیر اعلیٰ سندھ تے وزیر اعلیٰ بلوچستان نے اجلاس وچ بیٹھے نیں۔

اتگردی خلاف جنگ متاثر ہو سکدی اے

مقدونیہ کولوں مرن والے پاکستانیاں دا معاوضہ لواں گے — شیخ رشید

بے گناہ شہریاں دا قتل وڈا جرم اے، مقدونیہ کولوں انصاف دی منگ کراں گے، عالم اسلام دی نفرت ودھے گی، وفاقی وزیر اطلاعات دی خبر رساں اوارے نال گل بات

پاکستانیاں نوں اتگردی خلاف جنگ دے ناں اُتے امریکہ نوں خش کرن لئی قتل کیتا، پچھلے وزیر داخلہ تے پُلس افسراں خلاف پُن چھان جاری اے، مقدونیہ

اسلام آباد (اے ایف پی) پاکستان نے مقدونیہ وچ 6 بے گناہ پاکستانیاں دے ماورائے عدالت قتل دی ڈاہڈی مذمت

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 3

```
-TSE/SHAHZNA-SHABAZ/SHARIF
 1.1SHAHBAZ/NUSRAT MRS  E.
 3.1SHAHBAZ/RABIA MS   4.1S
 5.1SHARIF/SHAHBAZ M M MR
 1 PK 7GBY 08MAY J LHRLHE
TKT/TIME LIMIT
  1.TL1600 /08MAY-SUN/FRE
PHONES
  1.IFG-02035722133-B BUTT
REMARKS
  1.-PSPT DTLS 2 FOLLOW
```

شہباز شریف دے ہوائی ٹکٹ دا عکس

جشن عید میلاد النبیؐ اَج مذہبی جوش وخروش نال منایا جا رہیا اے

سرکاری تے نجی عمارتاں اُتے چراغاں کیتا جاوے گا، جلوس، میلاد دیاں محفلاں تے سیرت کانفرنس ہووے گی

عالم آپؐ دی حیات مبارکہ اُتے چانن پان گے، نعتاں تے درود و سلام دے ہدیے وی پیش کیتے جان گے

وفاقی تے صوبائی دارالحکومتاں وچ دیہاڑ دا آغاز توپاں دی سلامی نال ہووے گا، مسیتاں وچ قرآن خوانی ہووے گی

لہور (آن لائن) پاکستان سنے پوری دنیا وچ جشن عید میلاد النبیؐ اَج مذہبی جوش و خروش نال منایا جاوے گا۔ صوبائی دارالحکومت وچ جشن میلاد النبیؐ دیاں تیاریاں پوریاں ہو چکیاں نیں۔ اَج دن نوں جشن میلاد النبیؐ دے جلوساں سنے میلاد دیاں محفلاں، سیرت کانفرنس تے ہور تقریباں ہون گیاں۔ جدکہ رات نوں سرکاری تے نجی عمارتاں اُتے چراغاں کیتا جاوے گا۔ جشن میلاد النبیؐ نوں

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 5

عید میلاد النبیؐ دے سلسلے وچ سجائی گئی اک مسیت دا سوہنا نظارہ

آبپاشی نظام وچ بدلیاں کر رہے آں

15 نویں ڈیم بنائے جان گے: پرویز الٰہی

پاکستان ہائیڈل پراجیکٹ اک ورھے وچ مکمل کیتا جاوے، پچالیہ لنک کینال دے واڈھے نال بہاولپور، رحیم یار خان تے دوجے ضلعیاں وچ پانی دا گھاٹا دور ہووے گا

بارانی علاقیاں وچ پانی دے منصوبیاں اُتے 40 کروڑ روپئے خرچ ہون گے، لکھاں ایکڑ بنجر زمین نوں کاشت دے قابل بنایا جاوے گا، اکٹھ نال خطاب

لہور (ثنا نیوز) وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی نے آکھیا اے کہ صوبے دے آبپاشی نظام وچ انقلابی تبدیلی لیائی جا رہی اے۔ پانی نوں ذخیرہ کرن تے اوہدے بہتر استعمال لئی بیراجاں تے ہیڈ ورکس دی بحالی تے تعمیر و مرمت تے کینال دی ماڈلنگ سنے بہت وڈے پروگرام تے عملدرآمد کیتا

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 6

جمالی دی اگوائی وچ 5 گھنٹے چلن والے اجلاس وچ متحدہ مسلم لیگ دے آگوواں دا عہدیاں دی ونڈ تے پارٹی معاملیاں تے غور

سارے لیگی دھڑیاں نوں عہدے ملن گے

شجاعت دی قیادت اُتے لیگی اِک مُٹھ

وزیراعظم ہاؤس وچ ہون والے اکٹھ وچ، فنکشنل، جونیجو، جناح لیگ تے سندھ ڈیموکریٹک الائنس دے آگوواں دی شرکت، شجاعت دی قیادت اُتے اتفاق، تنے وزیر اعلیٰ وی موجود سن

سندھ ڈیموکریٹک دی اتحاد وچ رلت دا معاملہ طے پا گیا، اہم فیصلیاں دی وی منظوری، اتحاد مگروں خدشے دور کرن لئی کمیٹی بنا دتی گئی، جنرل کونسل دا اجلاس 12 مئی نوں بلا لیا گیا

اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک، نیوز ڈیسک) مسلم لیگی دھڑیاں دے اتحاد تے سندھ ڈیموکریٹک الائنس دی رلت بارے اہم اکٹھ پچھلی دیہاڑ وزیراعظم ہاؤس وچ منعقد ہویا۔ 5 گھنٹے تائیں جاری رہن والے اکٹھ وچ متحدہ مسلم لیگ دے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 32

پاک بھارت تعلقات ٹھیک ہون نال پوری دنیا وچ امن ودھے گا: بھارتی وزیر

نویں دلی (آن لائن) بھارت دے سرمایہ کاری دے وزیر ارون شورے نے آکھیا اے کہ پاکستان تے بھارت وچکار خوشگوار تعلقات نال نہ صرف جنوبی ایشیا سگوں پوری دنیا وچ امن نوں فروغ ملے گا۔ اوہنے صحافیاں نال گل بات کردیاں اوہناں آکھیا کہ پاکستان تے بھارت وچکار

ڈاکٹر قدیر دی جان نوں خطرہ اے، اوہ بیمار نیں، ہسپتال نیں وکھایا جا رہیا: اعصام

امریکی مرضی دا بیان لین لئی دباء پاندے رہے، کسے نوں وی ملن دی اجازت نیں عملی طور اُتے حراست وچ نیں

امریکیاں قومی راز پچھے تے ڈاکٹر قدیر اوہناں نوں جھاڑ پلا دتی: میجر اسلام الحق دے بھرا دا بیان

لکھنؤ (مانیٹرنگ ڈیسک) پاکستان وچ جوہری بم دے خالق ڈاکٹر عبدالقدیر خان دی رہائی لئی کوشاں رابطہ کمیٹی دے سربراہ اعصام الحق، میجر اسلام الحق دے بھرا، ڈاکٹر خان دے سابق معتمد عملاً حراست وچ رکھیا گیا اے جدکہ اوہناں دی حراست نوں نظربندی قرار دتا جا رہیا اے، بی بی سی نال گل بات کردے ہویاں اوہناں دسیا کہ ڈاکٹر خان بیمار نیں تے اوہناں نوں

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 10

بجٹ وچ نویں پنشن سکیم بنان دا فیصلہ

اسلام آباد (آن لائن) حکومت اگلے بجٹ وچ مالیاتی شعبے وچ اصلاحات ہیٹھ اک جامع پنشن سکیم متعارف کرائے گی۔ وزارت خزانہ دے حکام موجب اگلے مالی ورھے

تیل تے گیس دی 3 دیہاڑ عالمی کانفرنس اَج اسلام آباد وچ ہووے گی

اسلام آباد (آن لائن) تیل اینڈ گیس دی 3 دیہاڑ عالمی کانفرنس اَج (پیر نوں) اسلام آباد وچ شروع ہووے گی۔ وفاقی وزیر پٹرولیم چوہدری نوریز شکور صدارت کرن گے۔

مسئلہ کشمیر گل بات راہیں حل کیتا جاوے، حقیقی وطن پرتاں گی: بینظیر

ملک دے اکثریتی لوکاں وچوں لکھ رہیا اے پاکستان نوں کئی بیٹی جمہوریت دی ضرورت اے کشمیر اصل مسئلہ

اللہ ساہنوں اپنے نبیؐ دی سیرت اُتے چلن دی توفیق دیوے، کشمیری راہنماواں نال ملاقات، عید میلاد النبیؐ تے پیغام

اتگردی تے انتہاپسندی نال کوئی واسطہ نیں

حکومت فرقہ وارئیت مُکان لئی کوئی کسر نیں چھڈے گی: صدر، وزیراعظم

ساہنوں بھیڑی سوچ رکھن والیاں طاقتاں دا مقابلہ کرنا پوے گا، چنگے معاشرے لئی آپس وچ محبت تے رواداری نوں ودھانا چاہیدا اے

تگڑے ملکاں دے تاجر پاکستان وچ سرمایہ کاری کرن: وزارت خارجہ

اسلام آباد (ثنا نیوز) پاکستان نے آکھیا اے کہ عالمی برادری دے اداریاں نوں اپنیاں ذمہ داریاں نبھانیاں چاہیدیاں نیں

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 30

حکومت فرقہ واریت مکان لئی کوئی کسر نئیں چھڈے گی: صدر، وزیراعظم

اسلام دا اتہا پسندی نال کوئی واسطہ نئیں

سانوں بھیڑی سوچ رکھن والیاں طاقتاں دا مقابلہ کرنا پوے گا، چنگے معاشرے لئی آپس وچ محبت تے رواداری نوں ودھانا چاہیدا اے

نبی کریمؐ دی ذات سارے عالماں لئی رحمت اے، اج دا دیہاڑا اپنے مقام دے حوالے نال ثانی نئیں رکھدا، عید میلادالنبیؐ دے موقعے اُتے پیغام

اسلام آباد (آن لائن) صدر جنرل پرویز مشرف تے وزیراعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے عید میلادالنبیؐ دے مبارک موقع اُتے امت مسلمہ خاص طور تے دیس دے واسیاں نوں دلی طور تے ودھائیاں پیش کردے ہوئے کیہا اے کہ نبی اکرمؐ نال محبت تے عشق دا دعویٰ اوہنوں زیب

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 9

تگڑے ملکاں دے تاجر پاکستان وچ سرمایہ کاری کرن: وزارت خارجہ

نویں بین الاقوامی معاشی ماحول دے نال ساڈے اُتے بہت ساریاں ذمہ داریاں نیں، عالمگیریت تیزی نال ودھ رہی اے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 30

جیکب آباد وچ گیس لائن دھماکے نال پاٹ گئی، کئی شہراں نوں سپلائی بند

پائپ لائن پریشر نال پاٹی، اَت گردی نئیں ہوئی: حکام، صادق آباد، کشمور دادو تے راجن پور متاثر

جیکب آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) جیکب آباد توں 80 کلو میٹر 20 انچ قطر دی گیس پائپ لائن دھماکے نال پاٹ گئی جیہدے نتیجے وچ کئی شہراں نوں سوئی گیس دی سپلائی منقطع ہو گئی اے۔

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 29

بجٹ وچ نویں پنشن سکیم بنان دا فیصلہ

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 31

مسئلہ کشمیر گل بات راہیں حل کیتا جاوے، چھیتی وطن پرتاں گی: بینظیر

ملک اوکڑاں وچوں لنگھ رہیا اے، پاکستان نوں پکی پیڈی جمہوریت دی ضرورت اے، کشمیر دا حل ملٹری سلوشن وچ نئیں

اللہ سانوں اپنے نبیؐ دی سیرت اُتے چلن دی توفیق دیوے، کشمیری راہنماواں نال ملاقات، عید میلادالنبیؐ اُتے پیغام

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 1

جاناں بجاؤ……

سعودی عرب وچ خودکش حملیاں توں بعد مغربی ملکاں دے حکام تے عملہ نسن لگ پیا

ریاض (آن لائن) سعودی عرب وچ ہفتہ توں ہون والے خودکش حملے مگروں اوتھوں مغربی ملکاں دے حکام

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 4

سینٹ دا اکٹھ منگل نوں پارلیمنٹ ہاؤس وچ ہووے گا

اسلام آباد (ثنا نیوز) سینٹ دا اکٹھ منگل نوں پارلیمنٹ ہاؤس وچ منعقد ہووے گا۔ چیئرمین سینٹ محمد میاں سومرو اکٹھ دی صدارت کرن گے۔

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 12

تیل تے گیس دی 3 دیہاڑا عالمی کانفرنس اج اسلام آباد وچ ہووے گی

اسلام آباد (آن لائن) پٹرولیم انسٹیٹیوٹ آف پاکستان دے پربندھ ہیٹھ پوری دنیا دیاں تیل تے گیس دیاں کمپنیاں دے نمائندے شریک ہون گے۔ کانفرنس وچ تیل تے گیس دی عالمی مارکیٹ

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 8

اکٹھا ویلا اے، مسلمان حضور پاکؐ دی تعلیمات اُتے عمل کرن: نواز شریف

دنیا بھر دے مسلمان مشکل ترین حالات وچوں لنگھ رہے نیں، ہر پاسے مسلماناں اُتے قیامت برپا اے

بھارت، عراق، افغانستان وچ عالمی طاقتاں مسلماناں خلاف اَت گردی مہم شروع کر رکھی اے، عید میلادالنبیؐ تے سنیہا

جدہ (آن لائن) پاکستان مسلم لیگ (ن) دے قائد محمد نواز شریف نے میلادالنبیؐ دے موقعے تے قوم دے ناں اک تہنیتی پیغام وچ عوام تے زور دتا اے کہ ایس مبارک موقعے تے رحمۃ للعالمینؐ دی تعلیمات تے پوری روح دے نال عمل کرن دا عہد تازہ کرن۔ جدہ توں جاری اپنے پیغام

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 13

مجلس عمل شہباز شریف نوں جی آیاں نوں نئیں آکھے گی: قاضی

اسیں اوہناں نوں باہر نئیں گھلیا، اوہناں دا اپنا ملک اے جد مرضی آن، کسے دے آن اُتے پابندی نئیں ہونی چاہیدی، مشرف نظام بدلن دی کوشش نہ کرن

کنک دا مسئلہ بھائی بندی نال حل ہو جاوے گا، تعصب نوں ہوا دین والے اپنے مقصد وچ کامیاب نئیں ہون گے، صحافیاں نال گل بات

پشاور (آن لائن) جماعت اسلامی دے امیر تے متحدہ مجلس عمل دے قائم مقام مرکزی صدر قاضی حسین احمد نے آکھیا اے کہ ایم ایم اے دے مسلم لیگ (ن) دے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 14

پشاور: قاضی حسین احمد اک میڈیکل انسٹی ٹیوٹ دی ورھے وار سنداں ونڈن دی تقریب وچ خطاب کر رہے نیں۔

بھارت وچ عوامی تھانواں تے سگریٹ پین اُتے پابندی لگ گئی

نویں دلی (آن لائن) بھارت وچ عوامی تھانواں اُتے تمباکو نوشی تے سگریٹ دی تشہیر اُتے پابندی لاگو کر دتی گئی اے۔ محکمہ صحت دے اہلکاراں دا آکھنا اے کہ ایہ پابندی پچھلے ورھے پارلیمنٹ توں منظور ہون والے قانون دی رو نال لائی گئی اے۔ نویں قانون پاروں سارے عوامی تمباکو

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 15

عالمی فوج دے مسئلیاں اُتے غور لئی سلامتی کونسل دا اجلاس سداں گے: پاکستان

اجلاس وچ عراق، افغانستان توں مختلف دیساں وچ موجود فوج دے معاملیاں اُتے وی غور کیتا جاوے گا

پاکستان اقوام متحدہ نوں سب توں ودھ فوجی دستے دین والا دیس اے: منیر اکرم دی گل بات

نیویارک (آن لائن) اقوام متحدہ دی سلامتی کونسل دے صدر تے پاکستان دے اقوام متحدہ وچ سفیر منیر اکرم نے کیہا اے کہ پاکستان اقوام متحدہ نوں سب توں ودھ فوجی دستے فراہم کرن والا ملک اے۔ وکھو وکھ ملکاں وچ ایہناں فوجی دستیاں دی تعیناتی پاروں پاکستان نوں پچھلے ورھے 22 کروڑ ڈالر دی آمدنی ہوئی۔ سلامتی کونسل دے صدر دا عہدہ

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 16

علاج دی سہولت نئیں دیواں گے، امریکی فوج طالبان خلاف ہتھیار ورتنا شروع کردتا

اسد آباد (ثنا نیوز) افغانستان وچ اسامہ بن لادن دی القاعدہ دا پتہ لان تے طالبان دے عسکریت پسنداں نال لڑن لئی امریکہ دی خصوصی فوج نے اک نواں ہتھیار استعمال کرنا شروع کردتا اے۔ امریکی فوج افغانستان دے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 18

بھارت مقبوضہ کشمیر وچ ودیسی فوجیاں نوں گوریلا جنگ دی تربیت دیوے گا

نویں دلی (آن لائن) بھارت غیر ملکی فوجیاں نوں مقبوضہ کشمیر وچ انتہائی اُچے مقاماں اُتے گوریلا جنگ دی تربیت دیوے گا۔ بھارت دے اک سینئر فوجی عہدیدار دے مطابق بھارت نوں فوجی کمانڈراں دی ہون والی کانفرنس

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 19

کوہ نور آئل ملز دے 60.5 فیصد حصیاں دی نجکاری لئی کل بولی ہووے گی

لہور (آن لائن) حکومت دی ملکیت کوہ نور آئل ملز دے 60.5 فیصد حصیاں دی نجکاری دے سلسلے وچ بولی کل (منگل نوں) ہووے گی۔ جہدے وچ بولی وچ حصہ لین والیاں 10 پارٹیاں وچوں زرِ ضمانت دی رقم جمع کروان

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 20

غازی بروتھا بجلی گھر آن والے ورھے پیداوار شروع کر دیوے گا

لہور (آن لائن) تربیلا ڈیم مگروں تقریباً 20 ورھے دے وقفے نال تعمیر ہون والے غازی بروتھا بجلی گھر دے اگلے مالی ورھے دے آغاز اُتے اپنی صلاحیت نال پیداوار دے آغاز دے پچھے وچ واپڈا نوں ورھے وار لوسطاً 12 ارب

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 21

فلوجہ: عراقی امریکی بمباری نال تباہ ہون والی عمارت نوں ویکھ رہے نیں۔

2025 دے ورھے تیکر دنیا توں غربتی تے اَت گردی دے 20 وڈے مسئلے پیش آن گے: ورلڈ بنک

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 28

عراقی قیدیاں اُتے تشدد ملٹری انٹیلی جنس نے کیتا، جیل اُتے ریزرو فوجیاں دا کنٹرول نئیں سی، امریکی جنرل دا انکشاف

عراق حملیاں وچ امریکی فوجیاں سنے 6 ہلاک

برطانیہ ولوں نجف وچ 4 ہزار ہور فوجی گھلن دا اعلان

بغداد تے سامرا وچ 2،2 امریکی مارے گئے، عراقی شہری دفاع دے دستے دے 2 اہلکار وی ہلاک، قیدیاں اُتے جنسی تے جسمانی تشدد دا اعتراف

امریکی فوج ہتھوں عراقیاں نال بھیڑا سلوک قبول نئیں: لخدار ابراہیمی، تشدد دیاں فوٹواں مشکوک نیں: برطانوی فوج، بچ اے تے چنگی گل نئیں: ٹونی بلیئر

بغداد، لندن، واشنگٹن، برسلز (اے ایف پی، آن لائن، ثنا نیوز) عراق وچ وکھو وکھ حملیاں وچ 4 امریکی فوجیاں تے عراقی سکیورٹی فورسز دے دو اہلکاراں سنے 6 بندے ہلاک ہو گئے۔ امریکی فوجی حکام موجب دارالحکومت بغداد دے شمال

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 26

اقوام متحدہ تے امریکہ عراق وچ عبوری حکومت لئی راضی: صدر شیعہ، وزیراعظم سنی

صدر ابراہیم الجعفری دا تعلق صدام مخالف شیعہ جماعت دعویٰ موومنٹ نال اے، ایہہ پرانی جماعت اے

وزیراعظم دے 2 امیدواراں مہدی حافظ نوں امریکہ تے عدنان پاچاچی نوں اقوام متحدہ دی حمایت حاصل اے

قاہرہ (آن لائن) اقوام متحدہ تے امریکہ وچکار عراق وچ عبوری حکومت لئی صدر تے وزیراعظم دے عہدیداراں دے انتخاب تے اتفاق ہو گیا اے جہدے تحت شیعہ راہنما ابراہیم الجعفری نوں صدر جدکہ عدنان پاچاچی نوں عبوری وزیراعظم بنایا جاوے گا۔ ترک اخبار یارکن نے امریکہ تے اقوام متحدہ دے نیڑلے ذریعاں دے حوالے نال آکھیا اے کہ عراق وچ عبوری حکومت دی تشکیل لئی اقوام

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 27

ہری پور: ان پچھاتے بندیاں 3 سکے بھراواں نوں قتل کر دتا

ہری پور (آن لائن) ہری پور وچ ان پچھاتے قاتلاں نے 3 جوان بھراواں نوں فائرنگ کر کے قتل کر دتا۔ جیوں بھراواں کان تے جان لئی گھروں نکلے سن کہ ریلوے پھاٹک دے نیڑے بیٹھے قاتلاں نے اوہناں اُتے فائرنگ کر کے جناں نوں ہلاک کر دتا۔ مقتولاں دے پیو محمد اقبال ولد فیروز

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 25

لالہ موسیٰ توں ملکوال جان والی ٹرین دے 5 ڈبے پٹڑی توں لتھ گئے

ریل گڈی وچ سوار مسافر پریشان، وڈے افسر موقعے تے اپڑ گئے، کوئی جانی یا مالی نقصان نئیں ہویا

کرین دی مدد نال ڈبے لائن تے لائے گئے، تے 6 گھنٹے مگروں ریل گڈیاں دی آواجاوی بحال ہوئی

ڈنگہ (نمائندہ خبراں) لالہ موسیٰ توں ملکوال جان والی مال گڈی دے ڈنگہ ریلوے سٹیشن نیڑے 5 ڈبے لائن توں لتھ گئے، ریل گڈیاں دی آواجاوی معطل، مسافراں نوں شدید پریشانی دا سامنا، ہنگامی طور تے ریلوے دے اعلیٰ افسر موقع تے اپڑ گئے۔ تحصیل موجب لالہ موسیٰ توں ملکوال جان والی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 22

اعلان

اج عید میلادالنبیؐ اے۔ ایس وجہ توں روزنامہ خبراں دے دفتر بند رہن گے۔ ایس لئی کل 4 مئی منگل دیہاڑ نوں اخبار نئیں چھپے گا۔ قارئین تے ایجنٹ نوٹ کرلین۔ (ادارہ)

کنک دا رولا: وزیر خوراک سرحد ولوں پرویزالٰہی نوں مناظرے دا چیلنج

اسلام آباد (ثنا نیوز) صوبہ سرحد دے وزیر خوراک فضل ربانی ایڈووکیٹ نے آکھیا اے کہ پنجاب فوڈ سکیورٹی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 23

ودیسیاں نوں مارن والے اَت گرداں نوں معاف نئیں کراں گے: شہزادہ عبداللہ

لندن (آن لائن) سعودی عرب دے ولی عہد شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے کیہا اے کہ ملکی سلامتی نوں نقصان اپڑان والے شدت پسنداں دے نال آہنی ہتھاں توں نبڑیاں جائے گا جدکہ برطانیہ نے دوجے دیساں نے سعودی عرب وچ حالیہ حملیاں دی مذمت کیتی اے۔ بی بی سی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 17

کراچی جیل وچوں 30 خطرناک اَت گرداں دے نسن دی کوشش ناکام

اَت گرداں جیل دیاں کندھاں توڑن لئی بمب فٹ کردتے سن جنہوں پلس برآمد کر کے ناکارہ کردتے

جیل وچ 5 ہزار قیدی نیں جنہاں وچ 180 کالعدم مذہبی تنظیماں دے رکن نیں: ٹیلی گراف دی رپورٹ

لندن (آن لائن) پاکستانی پلس نے کراچی وچ حساس ترین جیل وچوں 30 خطرناک قیدیاں ولوں فرار ہون دا موقع دین لئی جیل اُتے حملے دی سازش ناکام بنا دتی اے جہدے مگروں بم فوجی دستیاں دا جیل دے آل دوالے پہرہ ودھا دتا گیا اے۔ دی اتوار دیہاڑ شائع ہون والی اک رپورٹ موجب پلس نے ایس مقصد لئی جیل دیاں کندھاں وچ لایا گیا بمب برآمد کر کے ناکارہ بنا دتا تے اج سازش ناکام بنا دتی گئی۔ اک جیل افسر موجب باہرلی کندھ وچ ریموٹ کنٹرول بمب نصب کیتا گیا سی جہدا مقصد جیل وچ قید خطرناک اَت گرداں نوں فرار

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 24

سلسلہ ہیر — وارث شاہؒ

سانوں دس نماز ہے کاس دی جی کاس نال بناہ کے ساریا نیں
کن نک نماز دے ہین کتے متھے کنہاں دے دُھروں ایہہ ماریا نیں
لمے قد چوڑی ہیکس ہان بُندی کس چیز دے نال سواریا نیں
وارث کلیاں کتنیاں اُس دیاں نیں جس نال ایہہ بنھ اتاریا نیں

اساں فقہ اصول نوں صحیح کیتا غیر شرع مردود نوں مارنے آں
اساں دے کم عبادتاں دے پُل صراط توں پار اُتارنے آں
فرض سُنتاں واجباں نفل وتراں نال جازماں چج نتارنے آں
وارث شاہ جماعت دے تارکاں نوں تازیانیاں دُریاں مارنے آں

سالانہ عرساں دا ویروا ماہ ربیع الاول مئی 2004ء

ناں بزرگ	تھاں	تریخ
حضرت پیر عظمت حسین شاہؒ	تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک	12 ربیع الاول 3 مئی
حضرت پیر حاجی شیخ احمد ولیؒ	کوٹلی کلاں ملک وال گجرات	12 ربیع الاول 3 مئی
خواجہ صوفی نواب الدینؒ	موہری شریف کھاریاں	12 ربیع الاول 3 مئی
حافظ شیخ محمد سری قادریؒ	حجرہ شاہ مقیم دیپالپور	15 ربیع الاول 6 مئی
حضرت خیرالدین شاہ ابوالمعالی قادریؒ	لہور	16 ربیع الاول 7 مئی
حضرت شاہ محمد غوثؒ	بیرون دلی گیٹ	17 ربیع الاول 8 مئی
حضرت مولانا غلام قادر چشتیؒ	مسجد بیگم شاہی لہور	18 ربیع الاول 9 مئی
حضرت خواجہ پیر بخش کاظمیؒ	خواجہ آباد شریف میانوالی	18 ربیع الاول 9 مئی
حضرت خواجہ جان محمدؒ	چک نمبر 39 نزد پاکپتن شریف	19 ربیع الاول 10 مئی

آل دوالے دیاں خبراں

لوک سیوا

نمازاں دا ویلا

فجر	4:45
ظہر	1:30
عصر	5:15
مغرب	سورج ڈبن ویلے
عشاء	8:15

فقہ جعفریہ دے مطابق

فجر	4:30
ظہر	1:30
مغربین	سورج ڈبن توں دس منٹ مگروں

سورج نکلن ڈبن دا ویلا

سورج نکلن دا ویلا	5:25
سورج ڈبن دا ویلا	6:37

ریل گڈیاں دے نویں ویلے

گڈی دا ناں تے نمبر	آن دا ویلا	جان دا ویلا
12 ڈاؤن خیبر میل	2 وجے	2:25 منٹ
104 ڈاؤن بک ٹرم	2 وجے	2:7 منٹ
24 ڈاؤن 'کوئٹہ ایکسپریس	10:50 منٹ	11:10 منٹ
134 'ڈاؤن' روہی ایکسپریس	10:50 منٹ	17:10 منٹ
328 ڈاؤن لاہور پسنجر	18:35 منٹ	19 وجے
1 اپ خیبر میل	2:35 منٹ	3 وجے
30 'اپ' تھل ایکسپریس	2:35 منٹ	7:30 منٹ
327 'اپ لاہور پسنجر	7:10 منٹ	8 وجے
13 'اپ کوئٹہ ایکسپریس	13:5 منٹ	13:30 منٹ
23 'اپ کوئٹہ ایکسپریس	12:55 منٹ	17:15 منٹ
83 ڈاؤن' مہر ایکسپریس	12:55 منٹ	17 وجے

اہم ٹیلیفون نمبرز

ریسکیو	15
اسلام آباد پلس	
ایکسچینج	9261410-1
کنٹرول	9203333
موٹروے پلس	9266044
راولپنڈی پلس	
ایکسچینج	9270601-20
کنٹرول	9270013-14
خواتین پلس سٹیشنز	
اسلام آباد	9222596
راولپنڈی	9270601-20
اسلام آباد	9206995
راولپنڈی	4453698
انکوائری	
ایم ڈیپوزل	15
فائر بریگیڈ	16
شکایات انکوائری	114
ایمبولینس	115
ریلوے انکوائری	117

جنرل ہسپتال: نرسنگ سکول وچ اپنی مدد آپ دی بنیاد اُتے داخلیاں دا فیصلہ

نرساں دا گھاٹا پورا کرن' عورتاں لئی روزگار دے موقعے پیدا کرن لئی ایہہ منصوبہ بنایا اے' منظوری لئی چھیتی گھلیا جاوے گا

سیٹاں دی 15 توں ودھا کے 30 کرن دا فیصلہ کیتا گیا اے' طالبات نوں ہاسٹل تے دوجیاں سہولتاں وی ملن گیاں: علی اجود شاہ

لہور (شاہ نیوز) نرسنگ دے شعبے وچ افرادی قوت نوں پورا کرن تے عورتاں لئی بہتر روزگار دے ذریعے پیدا کرن لئی منصوبے ہیٹھ نرسنگ سکول لہور، جنرل ہسپتال وچ سیلف فنانس سکیم دی بنیاد اُتے تعلیمی پروگرام شروع کیتا جا رہیا اے ایس گل دا اعلان پی جی ایم آئی تے جنرل ہسپتال دے پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر علی اجود شاہ نے نرسنگ سکول دے دورے دے موقع تے طالبات نال گل بات کردے ہوئے کیتا اوہناں کہیا کہ پاکستان وچ صحت دے شعبے نوں نرساں دی شدید گھاٹ دا سامنا اے ایس گھاٹ نوں دور کرن لئی تے عورتاں لئی روزگار دے موقعے پیدا کرن لئی موجود حکومت دی پالیسی ہیٹھ ایہہ منصوبہ تیار کیتا گیا اے جہنوں اخیری منظوری لئی چھیتی ای حکومت نوں گھل دتا جاوے گا۔ پروفیسر علی اجود شاہ نے تفصیل دسدے ہویاں کہیا کہ نرسنگ سکول دی سال لول دیاں سیٹاں وچ سو فیصد وادھا کر کے 15 توں 30 کرن دا فیصلہ کیتا گیا اے تے ایہہ 15 وادھو سیٹاں سیلف فنانس لئی مخصوص ہون گیاں۔ ایہناں طالبات توں اک سو روپے مہینے وار فیس وصول کیتی جاوے گی جد کہ ہر نرسنگ طالبہ نوں تن ہزار روپے سکیورٹی جمع کروانے ہون گے جہڑے چار ورھیاں دے کورس مکمل ہون اُتے طالبات نوں واپس کردتے جان گے اوہناں ہور کہیا کہ ایہناں اضافی طالبات نوں ہوسٹل وچ رہائش دین دے نال نال ساریاں مروجہ سہولتاں حاصل ہون گیاں۔

حکومت مہنگائی ڈکن وچ نکام ہو گئی: خبراں سروے

پٹرول نے ہر شے دا مُل ودھا گیا: چودھری کاشف 'غریب مکاؤ مہم شروع اے: ہمایوں کلویا

گوشت تے آٹا مہنگا ہون نال غریب دا جینا اوکھا ہو گیا اے: حافظ منور حسین

ڈسکہ (نمائندہ خبراں) پٹرول، ڈیزل تے مٹی دے تیل دیاں قیمتاں وچ ہر مہینے مسلسل وادھے دا اک وڈا طوفان آ جائے گا۔ بجٹ توں پہلاں ای مٹی بجٹ دا سلسلہ شروع ہو جاندا اے ایہناں خیالات دا اظہار خبراں سروے دوران شہریاں نے کیتا تاجر حاجی میاں حسین نے کہیا کہ حکومت مہنگائی نوں ڈکن وچ بری طرح نکام ہو گئی اے چودھری کاشف نے کہیا کہ پٹرولیم نے دکھو دکھ شیواں دے مُل وچ وادھے پاروں غریب لوکائی دا جینا اوکھا ہندا جا رہیا اے ہمایوں کلویا نے کہیا کہ حکومت نے پٹرولیم نے دوجیاں شیواں دے مُل ودھا کے ایہہ ظاہر کیتا اے کہ غریب مکاؤ مہم دا آغاز شروع کر دتا گیا اے ڈسکہ دے آڑھتی چودھری ساجد ساہی نے کہیا کہ پٹرولیم دے وادھے پاروں آپو ای ساریاں شیواں دے مُل وچ وادھا ہو جاندا اے حافظ منور حسین نے کہیا کہ گوشت تے آٹا مہنگا کرن مگروں پٹرول وچ وادھے پاروں غریباں دا جینا اوکھا ہو گیا اے امجد علی سہروردی نے کہیا حکومت نے مزدور دیہاڑ دے موقع تے اپنی لوکائی نوں پٹرولیم دے بھا وچ وادھے دا تحفہ پیش کیتا اے۔

مسلمان حضور ﷺ دی سیرت اپنان' حیاتی وچ نکام نہیں رہن گے: مولانا احسان اللہ

ڈسکہ (نمائندہ خبراں) جدوں تک مسلمان حضور اکرم ﷺ دی سیرت نوں عملی طور تے نہیں اپنان گے اوس ویلے تائیں زندگی دے ہر میدان وچ ناکام رہن گے ایہناں خیالات دا کھلا امر کز فاروق دے سربراہ مولانا احسان اللہ فاروقی نے جامع مسجد الکوثر وچ سیرت ساقی کوثر کانفرنس دے اک وڈے اکٹھ نال خطاب کردے ہویاں کہیا۔

عید میلاد النبیؐ دا مرکزی جلوس اکبری گیٹ توں نکلے گا

لہور (پ ر) 69واں قدیمی مرکزی جلوس عید میلاد النبیؐ اج بعد از نماز ظہر کشمیری سادھواں اکبری گیٹ توں درود و سلام دا نذرانہ پیش کردے ہوئے میلاد چوک دہلی گیٹ اپڑے گا جتھے نماز عصر مگروں مرکزی تقریبات شروع ہون گیاں۔ مرکزی جلوس دی صدارت جسٹس لہور ہائیکورٹ خواجہ محمد شریف کرن گے۔ صوبائی وزیر سیاحت میاں اسلم اقبال' ضلع ناظم میاں عامر محمود' ضلع نائب ناظم فاروق امجد میر' ایم این اے خواجہ سعد رفیق' ایم پی اے قیصر امین بٹ تے بلاول لیسن ناظم راوی ٹاؤن عامر حنیر تے جہانگیر بدر اینچ پر دینے ہون گے۔ ناظم داتا گنج بخش ٹاؤن خواجہ احمد حسان پرچم کشائی' سینٹر کامل علی آغا مرکزی جلوس دا افتتاح کرن گے۔ مرکزی جلوس کشمیری بازار' پرانی کوتوالی' پانی والا تالاب' بازار حکیماں توں ہوندا ہویا دربار حضرت داتا گنج بخشؒ تے ختم ہووے گا۔

گجرات ایدھی سنٹر نے 905 مریضاں دا مفت علاج کیتا

292 مریضاں نوں ہسپتالوں گھر تے گھر توں ہسپتال پہنچایا' 7 حادثے دے زخمیاں نوں ہسپتال اپڑایا

بس سٹینڈ تے 5 دیہاڑ پولیو کیمپ لایا جتھے بالاں نوں پولیو دے قطرے پلائے گئے

گجرات (بیورو رپورٹ) ایدھی ہائی وے سنٹر دی اپریل دے مہینے دی کارکردگی۔ ایدھی ہائی وے سنٹر گجرات نے اپریل دے مہینے وچ 905 مریضاں جہناں وچ بچے' بڈھے' جوان' مرد تے عورتاں شامل نیں نوں فری دوائیاں فراہم کیتیاں' ایدھی ایمبولینس نے 355 بندیاں لئی 4 ہزار 603 کلومیٹر سفر ایدھی انسانیت دی خدمت لئی 24 گھنٹے سروس دے تحت طے کیتا۔ ایدھی ایمبولینس ذریعے 292 مریضاں نوں ہسپتال توں گھر تے گھر توں ہسپتال تک اپڑایا جد کہ 40 جناں نوں ہسپتال تے جائے حادثہ توں گھر تک اپڑایا۔ چھوٹے موٹے 7 حادثے ہوئے جہناں وچ 16 بندے زخمی ہوئے جہناں نوں ایدھی ایمبولینساں ذریعے نزدیکی ہسپتال اپڑایا گیا۔ تلاش گمشدہ تے تلاش ورثا دے سلسلے وچ 23 خانداناں دی امداد بذریعہ ٹیلی ویژن' ریڈیو تے اخبارات کیتی جہناں وچ 6 بچیاں دی تلاش مگروں ورثا تک اپڑایا گیا۔ اپریل دے مہینے وچ 3 عدد لاوارث جناں ملیاں جہناں نوں ایدھی قبرستان کالرہ خاصہ وچ سپرد خاک کر دتا گیا۔ 6 بندیاں نوں بیساکھیاں فراہم کیتیاں گیاں' 5 معذور بندیاں نوں سپیشل بوٹ بنوا کے دتے گئے۔

مسلم لیگ (ن) شعبہ خواتین فیصل آباد دا اکٹھ

فیصل آباد (نامہ نگار) پاکستان مسلم لیگ (ن) دے صدر میاں شہباز شریف دی آمد دے موقعے تے استقبال دے سلسلے وچ بیگم خالدہ منصور دی رہائش گاہ تے اک اکٹھ منعقد ہویا جہدے وچ مسلم لیگ (ن) شعبہ خواتین سٹی دی عہدیداراں نصرت گوکا' انجم صفدر' مصباح منیر' محمودہ بیگم' شمع رخسانہ' انیلا امتیاز' ثریا اشرف' کوثر بٹ' زاہدہ سلیم' کشور سلطانہ' ندا اختر' کوثر پروین' صفیہ بیگم دے علاوہ عورتاں تے ورکراں دی وڈی تعداد نے شرکت کیتی۔

جشن عید میلاد مصطفیؐ دے سلسلے وچ مرکزی میلاد کمیٹی دی اگوائی ہیٹھ جلوس جامع مسجد غلہ منڈی توں نکلے گا

بورے والا (پ ر) جشن عید میلاد النبیؐ دے سلسلے وچ مرکزی میلاد کمیٹی تے جماعت اہل سنت بورے والا دے زیر اہتمام بارہ ربیع الاول نوں مرکزی جلوس صبح 8 وجے جامع مسجد اکبر غلہ منڈی توں پیر سید محمد محفوظ الحق شاہ دی قیادت وچ روانہ ہووے گا۔

رائے ونڈ: پاکستان ریلوے دے ڈپٹی ڈائریکٹر پی آر ایم ڈی امام الدین بھٹی رائیونڈ وچ ریزرویشن آفس دا افتتاح کرن توں بعد پہلی ٹکٹ جاری کر رہے نیں۔

جھنگ: ضمنی چوناں ملتوی کران لئی خفیہ ہتھ متحرک ہو گیا' عدالت وچ رٹ دائر

3 امیدواراں ولوں عدالت وچ فریق بنن دی کوشش کیتی جا رہی اے' چوناں 12 مئی نوں ہون گیاں

جھنگ (ڈسٹرکٹ رپورٹر) حلقہ این اے 89 جھنگ وچ ہون والی ضمنی الیکشن اک وار فیر ملتوی کران لئی خفیہ ... دے سلسلے وچ اول اللہ کر دو امیدواراں طرفوں سپریم کورٹ بار دے سابق صدر محمد اکرم شیخ نے بیرسٹر سردار ...

جہالت مکان دیاں کوششاں آئے وزیر اعلیٰ پنجاب نوں خراج تحسین

فیصل آباد (سٹاف رپورٹر) پاکستان مسلم لیگ (ق) دے صوبائی نائب صدر میاں امجد لطیف' سٹی صدر ملک قمر الزمان اعوان' صوبائی وزیر چودھری ظہیر الدین' نائب صدر مسلم لیگ ملک ایم این اے حسنین علی' سٹی صدر رانا ملک شہناز کلثوم ...

حیاتی دے بڑے رنگ ویکھ کے نکرے لگ گئے آں

لہور: اک بابا دنیا دے کماں توں بے پرواہ ہو کے حقہ چھک رہیا اے۔

فیصل آباد جشن آمد رسولؐ مرحبا' وکھو وکھ 12 جلوس نکلن گے

جھنگ بازار وچ ساریاں دا اکٹھ ہووے گا' روحانی تقدس برقرار رکھیا جاوے گا

لوک عید میلاد النبیؐ دے جلوساں وچ باوضو شریک ہون' ہر ورھے جلوس دے شرکاء وچ وادھا ہوندا اے

ایس مبارک موقعے اُتے امن و امان برقرار رکھیا جاوے' ڈی پی او محمد امین دا مذہبی تنظیماں دے اکٹھ نوں خطاب

فیصل آباد (نامہ نگار) ضلعی پلس جشن عید میلاد النبیؐ دے موقعے تے نکلن والے سارے جلوساں دے رستیاں وچ بحالی امن' روحانی تقدس دے استحکام تے پر وقار اہتمام دے سارے تقاضے پورے کرن لئی بھرواں تعاون کرے گی۔ ایہناں خیالاں دا اظہار ڈی پی او کیپٹن (ر) محمد امین وینس نے سنی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار وچ اہل سنت دی ساری نمائندہ تنظیماں تے مدرسیاں دے مشترکہ اکٹھ نال خطاب کردیاں ہویاں کیتا۔ ایس پی سٹی عبدالتین تے اے ایس پی گلبرگ محمد طاہر مقصود وی اکٹھ وچ شریک سن۔ اکٹھ وچ عالمی تنظیم اہل سنت' مرکزی میلاد کمیٹی' جماعت اہل سنت' سنی تحریک' انجمن طلباء اسلام' مصطفائی تحریک' سنی تنظیم العلماء' متحدہ سنی محاذ' جمعیت علماء پاکستان' دعوت اسلامی' ادارہ منہاج القرآن تے مدارس اہلسنت دے نمائندے شریک سن۔ اکٹھ نال قاری محمد افضل' حاجی محمد منیر احمد نورانی' حاجی ذوالفقار علی نیازی' صاحبزادہ محمود احمد ملتی' شیخ تاج محمود' پیر مشتاق احمد نقشبندی' علامہ غلام فرید اظہر قادری' علامہ محمد حنیف قادری' مولانا محمد یعقوب نقشبندی' مولانا محمد اجمیل الوری' قاری لیاقت علی زاہد' رانا سجاد مصطفائی' طلوع اسلام انقلابی' شیخ محمد یٰسین قادری' میاں امتیاز باجی بلو' علامہ بشیر احمد اوکاڑوی' سعید احمد بٹ' علامہ محمد سجاد' صاحبزادہ محمد عرفان چشتی تے علامہ احمد یار سیالوی نے خطاب کیتا۔ مقرراں نے جشن عید میلاد النبیؐ دے جلوساں تے اکٹھاں دے حوالے نال اپنی اپنی تجویزاں پیش کیتیاں۔ ایس موقعے تے دسیا گیا کہ 52 ورھیاں توں جشن عید میلاد النبیؐ دا جلوس سنی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار توں شروع ہو کے وکھو وکھ مرکزی بازاراں وچوں لنگھ کے شروع ہون والی تھاں تے ای مکدا اے تے ہر ورھے جلوس دے شرکاء وچ ریکارڈ اضافہ ہوندا جا رہیا اے۔ ایہہ جلوس عالم اسلام وچ اک مثالی اجتماع دے طور تے یاد کیتا جاندا اے۔ ڈی پی او نے آکھیا کہ اوہ جشن عید میلاد النبیؐ وچ شامل ہونا بحیثیت مسلمان اپنا فرض سمجھدے نیں۔ جلوس دے انتظاماں وچ شریک ہونا اوہناں دا فرض منصبی ای نہیں دینی فریضہ وی اے۔

ڈاکٹراں دی پبلک سروس کمیشن دے ذریعے تعیناتی کیتی جاوے: پی ایم اے

جھنگ (ڈسٹرکٹ رپورٹر) پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن جھنگ دے صدر ڈاکٹر جہانگیر نے ڈاکٹراں دی تقریب حلف وفاداری نال خطاب کردے ہوئے آکھیا کہ پی ایم اے کنٹریکٹ ازم دی شدید مخالفت کردی اے تے سارے ... ہوئے کنٹریکٹ ڈاکٹراں نوں مستقل کر دتا جاوے تے اوہناں دی تنخواہ وچ وی 15 فیصد وادھا کیتا جاوے۔ دیہاتاں وچ تعینات ڈاکٹراں لئی خصوصی پیکج دا اعلان کیتا جاوے تے اوہناں دی جان تے مال دی حفاظت نوں یقینی بنایا جاوے تے اوہناں توں 24 گھنٹیاں دی بجائے 8 گھنٹیاں دی ڈیوٹی لئی جاوے۔ ڈاکٹر جہانگیر نے مطالبہ کیتا ایمرجنسی شعبے وچ کم کرن والے ڈاکٹراں دی تنخواہ وچ گھٹو گھٹ 50 فیصد وادھا کیتا جاوے۔ تے سول ہسپتال جھنگ وچ ڈاکٹراں دیاں ہور اسامیاں پیدا کیتیاں جان۔ اوہناں نے آکھیا کہ پنڈاں وچ جان لئی ڈاکٹراں تے میڈیکل نال تعلق رکھن والے دوجے ...

زمیندار دی فصل نوں اگ لا دتی گئی

فیصل آباد (سٹی رپورٹر) تھانہ ٹھیکری والا دے نیڑے دے پنڈ چک 41 ج ب وچ معمولی جھگڑے تے مشتعل لوکاں اسلم وغیرہ نے اگ لا کے اک زمیندار شاہد جاوید دی فصل تباہ کر دتی۔

انسپکٹر دا تبادلہ

فیصل آباد (سٹی رپورٹر) ڈی پی او فیصل آباد دی ہدایت تے انسپکٹر رحمان قادر نوں تبدیل کر کے اوہناں دی تھاں انسپکٹر حاجی جاوید انور نوں انچارج سکیورٹی برانچ مقرر کر دتا گیا۔

گجرات پلس نے اکو دیہاڑ 8 رائفلاں' 10 بندوقاں تے 5 پستول پھڑ لئے

گجرات (بیورو رپورٹ) گجرات پلس نے ملزماں نوں گرفتار کر کے اوہناں دے قبضے توں بھاری تعداد وچ ناجائز اسلحہ برآمد کر لیا۔ تفصیل موجب گجرات پلس نے اک ای دیہاڑ وچ وکھو وکھ تھاواں تے ملزماں نوں گرفتار کر کے اوہناں دے قبضے چوں 8 عدد رائفلاں' 10 عدد بندوقاں' 4 پستول تے اک ریوالور برآمد کر لیا اے پلس نے مقدمات درج کر لئے نیں۔

ڈسکہ: ادھار واپس منگن اُتے 55 ورھیاں دا بزرگ قتل

سرور پیسے لین لئی سعید احمد کول گیا' اوہنے ساتھیاں سنے مکیاں تے ٹھڈیاں دی بارش کر دتی

ڈسکہ (نمائندہ خبراں) رقم واپس منگن دے مطالبے تے مکیاں تے ٹھڈیاں نال جانوں مارن والیاں خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا' تفصیلاں موجب ڈسکہ تھانہ سٹی دے علاقے پسرور روڈ گلی نمبر 6 دے وسنیک 55 ورھیاں دا سرور جو دا بندہ پچھلے دن وزیر آباد روڈ تے سعید احمد ڈھلائی والا دے کول 3 ہزار دی رقم لین لئی گیا ایہہ رقم دا مطالبہ کرن تے اوہدی تو تو میں میں ہو گئی تے سعید احمد نے سنگیاں نال مکیاں تے ٹھڈیاں نال اوہنوں جانوں مار دتا سی۔ سٹی پلس نے نعش دا پوسٹمارٹم سول ہسپتال ڈسکہ توں کروا کے سعید احمد' جمیل تے اک ان پچھاتے دے خلاف قتل دا مقدمہ درج کر کے لاش وارثاں دے حوالے کر دتی۔

فیصل آباد: 4 وارداتاں' چور لکھاں دا مال لے گئے

فیصل آباد (سٹی رپورٹر) فیصل آباد وچ چوری دیاں وارداتاں دوران چور چار شہریاں توں پیدل جد کہ ہاؤسنگ سکیم توں بلڈنگ میٹریل لے گئے۔ تھانہ سول لائن دے علاقہ آفیسر کالونی وچ ان پچھاتا چور اکبر علی دی موٹر سائیکل نمبر ڈی ایل 3484 لے گیا جد کہ زرعی یونیورسٹی توں باسط یونس دی موٹر سائیکل نمبر ایف ایس سی 406 چوری ہو گئی۔ ایہی واردات تھانہ ملپٹر کالونی دے علاقے یثرب کالونی وچ ہوئی جتھے ان پچھاتا چور محمد افضل دے گیراج دے جندرے توڑ کے موٹر سائیکل ایف ایس ای 4441 لے گیا۔ چوتھی واردات وچ ملپٹر کالونی دے علاقے توں اشتیاق دی موٹر سائیکل نمبر 1530 چوری ہو گئی۔ جد کہ تھانہ صدر دے علاقے وچ چوراں دے گروہ نے سرکاری ہاؤسنگ سکیم توں بھاری مالیت دا بلڈنگ میٹریل لٹ لیا۔ پلس نے ڈسٹرکٹ آفیسر ہاؤسنگ اینڈ پلاننگ دی درخواست تے دو بندیاں محمد رمضان تے صدیق دے خلاف مقدمہ درج کر لیا اے۔

برات نال آئے بندیاں فائرنگ تے آتش بازی کر کے 5 غریباں دے گھر ساڑن والیاں خلاف 2 ہفتے مگروں پلس ضلعی ناظم دے آکھن تے مقدمہ درج کر لیا

قصور (بیورو رپورٹ) پلس تھانہ اے ڈویژن نے ضلع ناظم قصور دے حکم تے دوسیرہ گراؤنڈ وچ نشے وچ دھت ہو کے فائرنگ تے آتش بازی کر کے پنج گھراں نوں ساڑ کے سواہ کرن والیاں ملزماں خلاف دو مقدمے درج کر کے اوہناں نوں لبھنا شروع کر دتا اے۔ تفصیلاں موجب تقریباً دو ہفتے پہلاں جنج وچ شامل یونس بھولا' عرفان گوگا' عمران' شعبان تے عبدالرحمان ہوراں نے سرکی کانہ نال دکھو دکھ شیواں بنان والی ثریا بی بی' طارق اسماعیل تے دوجے تن گھراں دے نیڑے آتش بازی شروع کر دتی تے مدعیاں دے منع کرن تے انھے واہ فائرنگ کرن لگ پئے۔ ملزماں دی آتش بازی پاروں پنج گھر' سرکی کانے نال تیار کیتے ہوئے فرنیچر توں علاوہ دو جا سامان جہدی مالیت لکھاں اے' سڑ کے سواہ ہو گیا۔

محکمہ ٹیلیفون وچ بھرتی دا جھانسہ' شہری کولوں 50 ہزار لٹ لئے

فیصل آباد (سٹی رپورٹر) دھوکے فراڈ نال چالاک بندے نے سادہ لوح شہری نوں محکمہ ٹیلیفون وچ بھرتی کروان دا لارا لا کے لٹ لیا۔ متاثرہ شہری غلام مرتضیٰ نے دسیا کہ کجھ چر پہلاں اوہدے توں ملزم ندیم ریحان نے محکمہ ٹیلیفون وچ بھرتی کران لئی 40 ہزار روپے وصول کیتے تے وعدے موجب بھرتی نہ کروایا تے رقم دا مطالبہ کرن تے اوہنے کجھ چر نال کے اک چیک دتا جہڑا کیش نہ ہو سکیا۔ پلس نے مقدمہ درج کر لیا اے۔

نوسربازاں دی ہدایت علی توں 2 لکھ روپے' جد کہ ڈاکوواں کار سوار توں ہزاراں دی نقدی کھوہ لئی

قصور (بیورو رپورٹ) بزوال دے نیڑے ان پچھاتے ڈاکوواں نے جاوید ناں دے کار سوار نوں روک کے اوہدے توں ہزاراں روپیاں دی نقدی کھوہ لئی جد کہ چونکی وچ ان پچھاتے نوسرباز ہدایت علی توں اوس ویلے پونے دو لکھ روپے کھوہ کے نس گئے جدوں اوہ بینک توں رقم لے کے گھر دل جا رہیا سی۔ پلس کارروائی وچ مصروف اے۔

گھریلو جھیڑا: بیوی نوں کلہاڑی دے وار نال زخمی کر دتا

فیصل آباد (سٹی رپورٹر) گھریلو جھگڑے پاروں مشتعل ہو کے شوہر نے کلہاڑی دے وار کر کے اپنی بیوی نوں بری طرحاں لہولہان کر دتا۔ حق نواز ناں دے بندے نے دسیا کہ اوہدی بھین اقبال بی بی دا ویاہ کجھ ورھے پہلاں ریاض نال ہویا۔ میاں بیوی وچکار گل تے جھگڑا ہویا تے ریاض نے مشتعل ہو کے اپنی بیوی نوں بری طرحاں زخمی کر دتا۔ پلس نے حق نواز دی اطلاع تے اوہدے بہنوئی ریاض دے خلاف اقدام قتل دا مقدمہ درج کر کے تلاش شروع کر دتی اے۔

4 شرابی تے بیوپاری وی پھڑیا گیا

فیصل آباد (سٹی رپورٹر) مقامی پلس نے وکھو وکھ تھاواں تے چھاپے مار کے ٹن حالت وچ چار شرابیاں نوں پھڑ لیا تے اوہناں دے خلاف مقدمے درج کر کے پچھ پرتیت شروع کر دتی اے۔ تفصیل موجب چشتیہ پارک دے نیڑے محمد نعیم تے آصف جد کہ محمدی چوک توں عامر بٹ تے 203 ر ب توں محمد سعید نوں شراب دے نشے دی حالت وچ پھڑ لیا۔ کوتوالی پلس نے چنیوٹ بازار دے نیڑے بدنام سماج دشمن شراب فروش طیب نوں قابو کر کے 26 بوتل شراب سمیت پھڑ لیا تے اوہدے خلاف مقدمہ درج کر لیا۔

وریاں فائرنگ کر کے 80 ورھیاں دے بڈھے بندے نوں ہلاک کر دتا

گجرات دا حاکم علی مسجد وچوں نماز پڑھ کے آ رہیا سی' محمد رزاق نے 7 بندیاں فائرنگ کر دتی

گجرات (بیورو رپورٹ) کوٹلہ ارب علی خان دے نواح وچ 7 مسلح بندیاں نے پرانی دشمنی پاروں انھے واہ فائرنگ کر کے 80 ورھیاں دے بڈھے بندے نوں موت دے گھاٹ لا دتا۔ تفصیل موجب نواحی موضع ساہن کلاں دے رہن والے حاکم علی دی اپنے پنڈ دے ای رہن والے عبدالغفور وغیرہ 7 مسلح بندیاں نے اوہدے تے انھے واہ فائرنگ کھول دتی جہدے نتیجے وچ اوہ موقعے تے ای ہلاک ہو گیا جد کہ ملزم موقعے دی تھاں توں نسن وچ کامیاب ہو گئے۔ پلس تھانہ کنجاہ نے واقعے دی اطلاع ملدیاں ای فوری طور تے موقعے دی تھاں پہنچ کے لاش قبضے وچ لے ...

9222596	اسلام آباد
9270601-20	راولپنڈی
9206995	اسلام آباد
4453698	راولپنڈی
انکوائری	
15	ایمرجنسی پولیس
16	فائر بریگیڈ
114	فلائٹ انکوائری
115	ایمبولینس
117	ریلوے انکوائری
9270931-5	ریلوے ایکسچینج
ہسپتال	
5223481	الشفا آئی ٹرسٹ
5611111 5613202-03	سی ایم ایچ
9270907-11	انٹو نمنٹ
9221334-43	سی ڈی اے
5556311-4	ڈی ایچ کیو
5487310	فوجی فاؤنڈیشن
9290322-7	ہولی فیملی
561-34191-95	ملٹری
9255110-5	نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ
926117-79	مدر / چلڈرن ہسپتال
9218300-09	پولی کلینک
9270810	ضلع ناظم
5535042	تحصیل ناظم

...مشتعل ہو کے اپنی بیوی نوں بری طرحاں زخمی کر دتا۔ پولیس نے حق نواز دی اطلاع تے اوہدے بھنوئی ریاض دے خلاف اقدام قتل دا مقدمہ درج کر کے تلاش شروع کر دتی اے۔

وریاں فائرنگ کر کے 80 ورھیاں دے بڈھے بندے نوں ہلاک کر دتا

گجرات دا حاکم علی مسیت وچوں نماز پڑھ کے آ رہیا سی، محمد رزاق نے 7 بندیاں فائرنگ کر دتی

عبدالمنصور وغیرہ 7 مسلح بندیاں نے اوہدے تے انھے واہ فائرنگ کھول دتی جہدے نتیجے وچ اوہ موقعے تے ای ہلاک ہو گیا جدکہ ملزم وقوعے دی تھاں نوں نسن وچ کامیاب ہو گئے۔ پولیس تھانہ گمراں نے واقعے دی اطلاع ملدیاں دی فوری طور تے وقوعے دی تھاں پہنچ کے لاش قبضے وچ لے کے پوسٹ مارٹم توں بعد وارثاں دے حوالے کر دتی اے۔ پولیس نے مقتول دی نوجہ مسمات تمیم بی بی دی رپورٹ تے مقدمہ درج کر لیا اے۔

...والے رزاق وغیرہ نال پرانی دشمنی سی۔ پچھلی دیہاڑ جدوں بڈھا بندہ حاکم علی اپنے پنڈ دی مسیت وچ نماز پڑھن مگروں گھر جا رہیا سی تے رستے وچ کھڑے محمد رزاق تے...

ڈاکٹراں دی پبلک سروس کمیشن دے ذریعے تعیناتی کیتی جاوے : پی ایم اے

...ڈاکٹراں دی پبلک سروس کمیشن دے ذریعے تقرری دا مطالبہ کر دتی اے۔ اوہناں نے حکومت پنجاب توں مطالبہ کردے ہوئے آکھیا کہ دوجے صوبیاں دی دی تقلید کردے...

...سٹاف نوں ودھ توں ودھ سہولتاں دتیاں جان تاں جے شہراں وچ وڈھے ہسپتال اُتے بوجھ گھٹ ہوئے ڈاکٹر پنڈاں وچ کم کرن تے دلچسپی لین۔

راے ونڈ پاکستان ریلوے دے ڈپٹی لوا وپریس دے ایم ڈی امام الدین بھٹی رائیونڈ وچ ریزرویشن آفس دا افتتاح کرن توں بعد پہلی ٹکٹ جاری کر رہے نیں۔

جھنگ ضمنی چوناں ملتوی کران لئی خفیہ ہتھ متحرک ہو گیا' عدالت وچ رٹ دائر

3 امیدواراں ولوں عدالت وچ فریق بنن دی کوشش کیتی جاری اے' چوناں 12 مئی نوں ہون گیاں

جھنگ (ڈسٹرکٹ رپورٹر) حلقہ این اے 89 جھنگ وچ قومی اسمبلی دے ضمنی الیکشن اک وار فیر ملتوی کران لئی خفیہ ہتھ سرگرم ہو گیا اے۔ معلوم ہویا اے کہ 12 مئی نوں ہون والے الیکشن ملتوی کران لئی عدالت عالیہ لہور وچ رٹ دائر کر دتی گئی اے جہدے تے عدالت عالیہ نے 4 مئی نوں فریقین نوں طلب کر لیا اے۔ الیکشن نوں ہر حال وچ کران دے سلسلے وچ اول اللہ کر دو امیدواراں طرفوں سپریم کورٹ بار دے سابق صدر محمد اکرم شیخ تے سینئر سردار لطیف خان کھوسہ دے علاوہ کئی سینئر چوٹی دے وکیل اوس دیہاڑ عدالت وچ پیش ہون لئی تیاری کر رہے نیں۔ ایہہ سیٹ مولانا محمد اعظم طارق دی 6 اکتوبر 2003 نوں اسلام آباد وچ شہادت پاروں خالی ہوئی سی۔

جہالت مکان دیاں کوششاں اُتے وزیراعلیٰ پنجاب نوں خراج تحسین

فیصل آباد (سٹاف رپورٹ) پاکستان مسلم لیگ (ق) دے صوبائی نائب صدر میاں امجد یسین سٹی صدر ملک قمر الزمان اعوان صوبائی وزیر چودھری ظہیر الدین نائب صدر مسلم لیگ ملک ایم این اے مشتاق علی سٹی صدر زنانہ ونگ شہناز کلثوم سٹی نائب صدر ملک محمد آفتاب' ڈویژنل پریس سیکرٹری محمد انور شکیل یونس شیر خان تے سٹی نائب صدر باؤ چچا نے سانجھے بیان وچ آکھیا اے کہ اسیں وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی دی ملکی خدمتاں اُتے اوہناں نوں خراج پیش کرنے آں۔

محمد سلیم بٹ دی رسم قل جامع مسجد نور وچ اج ادا کیتی جاوے گی

ڈسکہ (نمائندہ خبراں) حاجی محمد نعیم بٹ تے محمد نعیم بٹ دے والد محمد سلیم بٹ دے ایصال ثواب لئی اج سویرے 8 وجے مرکزی جامعہ مسجد نور کالج روڈ ڈسکہ وچ رسم قل دا ختم پاک پڑھایا جائیگا۔

قصور دے صحافی تکریم علی دی بھین انتقال کر گئی

قصور (بیورو رپورٹ) پریس کلب قصور دے عہدیدار صحافی تکریم علی دی بھین' علی محمد قادری دی دھی تے علاقے دے کونسلر حاجی لال محمد دی بھتیجی پچھلے دن انتقال کر گئی۔ مرحومہ نوں ہزاراں سوگواراں دی موجودگی وچ قبرستان وچ دفنا دتا گیا۔ جنازے دی نماز وچ وکیلاں' صحافیاں تے علاقے دے معززین دی وڈی تعداد نے شرکت کیتی۔

کسان بھراواں دا خبراں

9 مہینے وچ زرعی شعبے نوں 48 ارب دے قرضے جاری کیتے گئے

تن بنکاں نے 22 ارب زرعی بینک نے 19 ارب تے ودیسی بینکاں نے 65 ارب دے قرضے دتے

اسلام آباد (آن لائن) چالو مالی ورہے دے ابتدائی نو مہینیاں وچ زرعی شعبے نوں اٹھتالی ارب روپے دے قرضے جاری کیتے گئے نیں۔ ایس دوران 21 مقامی تے غیر ملکی بینک زرعی قرض دے رہے نیں۔ سرکاری ذرائع موجب جولائی 2003 توں مارچ 2004 تک ایناں بینکاں نے 47 ارب پچانوے کروڑ روپے دے زرعی قرضے جاری کیتے۔ پنج وڈے مقامی بینکاں نیشنل بینک' حبیب بنک' یونائیٹڈ بینک' مسلم کمرشل بینک تے الائیڈ نے ایس مدت دوران 22 ارب روپے دے قرضے کاشتکاراں تے کساناں نوں جاری کیتے۔ ذرائع موجب زرعی ترقیاتی بینک نے ایس عرصے دوران 19 ارب 40 کروڑ روپے دے قرضے جاری کیتے۔ سرکار نے رواں مالی ورہے دوران بینک لئی 33 ارب روپے دے قرضیاں دا اجرا دا ہدف مقرر کیتا اے۔ چودہ مقامی تے غیر ملکی بینکاں نے اک ارب 65 کروڑ روپے دے قرضے جاری کیتے۔

بوہتا کمیشن تے ان لوڈنگ دا زیادہ کرایہ لین تے ایکشن لیندے ہوئے ڈی ایف سی ساہیوال نے اپنے فوڈ انسپکٹر دے اختیارات ودھا دتے

کمیر (نمائندہ خبراں) ڈی ایف سی ساہیوال نے مڈل مین توں بوہتا کمیشن تے ان لوڈنگ دا کرایہ بوہتا لین لئی اپنے فوڈ انسپکٹر دے کردار نوں اہم کر دتا اے۔ تفصیلاں موجب ڈی ایف سی ساہیوال نے لاہ کمیر تے کنک سٹور کرن تے ان لوڈنگ دی مد وچ ڈیڑھ روپے دی تھاں ڈھائی روپے کرایہ لین لئی انچارج پی آر سنٹر کمیر دا کردار اہم کر دتا اے۔ دسیا گیا اے کہ جے مڈل مین نوں کنک سٹور کرن دی ایہہ پالیسی جاری رہی تاں پی آر سنٹر کمیر لئی اپنا ٹارگٹ پورا کرن اوکھا ہو جاوے گا۔ کسان تنظیماں دے نمائندے چوہدری خورشید احمد گجر ناظم نے آکھیا اے کہ پی آر سنٹر کمیر تے فی بوری اک کلو وزن چو کھا لیا جا رہیا اے جہڑی کساناں نال زیادتی اے۔

فلور ملز مالک 24 گھنٹے توں ودھ کنک دا ذخیرہ نہیں کر سکدے: ترجمان محکمہ خوراک

...منڈی نارووال تے شکر گڑھ دے مرکزاں تے فلور ملاں دا اچانک دورہ کر کے موقعے تے خصوصی ہدایتاں دتیاں۔ اوہناں صحافیاں نال گل بات کردیاں ہویاں آکھیا کہ کوئی فلور ل مالک 24 گھنٹے توں ودھ کنک ذخیرہ نہیں کر سکدا تے نہ ای بغیر لائسنس پرائیویٹ وپاریاں توں کنک خرید سکدا اے۔ حالیہ بارشاں پاروں کنک دی حفاظت تے کوالٹی دے مسئلے پیدا ہوئے نیں پر محکمہ خوراک دا ہوشیار عملہ معیار تے مقدار نوں یقینی بنان لئی کوشش کر رہیا اے۔ اوہناں زمینداراں اگے اپیل کیتی کہ اوہ عملے نال تعاون کرن تے ممکنہ پریشانی تے صبر توں کم لین۔ گلی کنک سنٹراں تے نہ لیان۔ اوہناں آکھیا کہ سیزن وچ اجے تک کساناں نوں ساڈھے 32 ارب روپے ادا کیتے جا چکے نیں۔ اوہناں آکھیا کہ ایس سنٹر توں کنک دی آوا جائی چھیتی شروع ہو جاوے گی۔

ضلع شیخوپورہ دے اک پنڈ موکنا والہ سیداں وچ بارش توں بعد کنک دی وڈھی مشین نال ہو رہی اے۔

ناقص پالیسیاں' کنک دا خریداری ہدف پورا ہونا ممکن نہیں: انجمن کاشتکاران پنجاب

حکمراناں نے عوام دی غذائی ضرورتاں دا خیال نہ رکھیا تے ملکی سلامتی نوں خطرے' سازشی لوک کامیاب ہون گے

فلور ملاں تے نجی خریدار کنک دے مقررہ مُل توں ودھ ادائیگی کر رہے نیں: رائے افضل کھرل ایڈووکیٹ

چونکی (تحصیل رپورٹر) حکمراناں نے عوام دی غذائی ضرورتاں دا خیال نہ کیتا تے سازشی عناصر اپنے مذموم مقصداں وچ کامیاب ہو کے ملکی استحکام تے سلامتی نوں خطریاں توں دوچار کر دین گے۔ ایس امر دا انکشاف انجمن کاشتکاران پنجاب (رجسٹرڈ) دی مرکزی مجلس عاملہ دے رکن تے ضلع قصور دے صدر رائے محمد افضل کھرل ایڈووکیٹ نے صوبہ پنجاب تے سرحد دی حکومتاں وچکار کنک دی خریداری دے سلسلے وچ پیدا ہون والے اختلافات تے خیالات دا اظہار کردے ہوئے کیتا۔ اوہناں کہیا کہ بدقسمتی نال زرعی معیشت دے حامل ملک پاکستان وچ حکمراناں دی غیر دانش مندانہ زرعی پالیسیاں پاروں امسال کنک دی فی ایکڑ شرح پیداوار وچ خطرناک حد تک گھاٹ پیدا ہو چکی اے۔ تے صوبائی سرکار پنجاب لئی اپنا خریداری ہدف 35 لکھ ٹن پورا کرنا ناممکن بن کے رہ گیا اے جدکہ دوجے پاسے فلور ملز آئے دیہاڑ تے نجی خریداراں نے سرکار دے مقررہ ریٹاں توں ودھ قیمت تے خریداری شروع کیتی ہوئی اے۔ جہدے پاروں ظاہری طور تے کساناں تے کاشتکاراں نوں منافع ہو رہیا اے پر حقیقت وچ ایس صورت حال نال دیس تے قوم لئی بوہت بھیڑے حالات پیدا ہو گئے نیں۔

پیداواری لاگت گھٹان نال ای فوڈ سکیورٹی حاصل ہووے گی

لہور (پ ر) انجمن کاشتکاراں پنجاب دے صدر ملک احمد علی اولکھ نے کہیا اے کہ ایڈہاک بنیاداں تے دکھو دکھ پابندیاں لا کے ضرورت مند کاشتکاراں نال سرکاری خریداری مراکز تے مقررہ ٹارگٹ پورا کرن لئی کنک خرید لینا فوڈ سکیورٹی نہیں۔ بلکہ پیداوار دی لاگت گھٹا کے کاشتکاراں نوں فنانشل سکیورٹی دتی جاوے۔

منافع دا لالچ: ذخیرہ اندوزاں نے کنک سٹاک کر لئی

لوری کی نرسری کھلیا

کاشتکار بھرا توجہ کرن

"کسان ٹائم" تن سالاں توں پاکستان دی زراعت وچ ترقی لئی کم کر رہیا اے۔
اپنے کسان بھراواں دی سہولت تے بچن دن لئی "ایگرو کمیونیکیشن (پرائیویٹ) لمیٹڈ" نے تھلے دتے گئے پروگراماں دیاں VHS کاپیاں تیار کیتیاں نیں۔

1- ماہی پروری فش فارم دی دیکھ بھال
2- لائیوسٹاک
3- سبزیاں تے پھل کاشت کرن دے طریقے
4- زرعی قرضے
5- جنگلات' باغات دی دیکھ بھال
6- زرعی مشینری تے آلات
7- کلر تے تھورتوں بچاؤ تے اوہدا حل
8- زمین تے پانی دے تجزیہ دا طریقہ
9- شہد
10- آف سیزن سبزیاں
11- جدید زرعی تحقیق
12- پاکستان وچ پھلاں دی کاشت
13- ٹشو کلچر
14- چائے دی کاشت
15- ترشاوہ پھل/سٹرس فروٹ
16- کھاداں دے فیدے
17- آبپاشی دے طریقے
18- ڈیری فارمنگ
19- پولٹری
20- دالاں دی کاشت
21- دھان دی بذریعہ پیراشوٹ ٹیکنالوجی
22- زرعی حیاتیاتی ادویات/زرعی ادویات دا استعمال/مضر اثرات
23- حیلدار اجناس
24- جو جوبا' مکئی' زیتون' کھمبی' سویابین کی کاشت تے اوہدی نگہداشت دے طریقے
25- گندم' چاول' کپاس' گنا' مکئی دی کاشت تے پیداوار دے طریقے
26- باغات لئی مفید مشورے' کھارے پانی دا استعمال

60 منٹ دی VHS ٹیپ دی کاپی ڈاک راہیں وی منگوا سکدے او۔ ڈاک دا خرچہ -/300 روپے۔
ایناں پروگراماں دی سی ڈیاں وی موجود نیں جہناں دا ڈاک دا خرچہ -/1,000 روپے اے۔
پیسے پہلاں منی آرڈر دی راہیں گھلو تے لین والے پروگراماں دی لسٹ نال ضرور بھیجو۔

(کوآرڈینیٹر) پروگرام "کسان ٹائم"
12- لارنس روڈ لہور فون: 042-6309795-96

کھیڈاں خبراں

SPORTS

زمبابوین کرکٹ سلیکٹر تے ڈائریکٹر بورڈ ہتھوپائی

ہرارے (نیٹ نیوز) زمبابوے کرکٹ بورڈ دے قومی سلیکٹر اسٹیفن منگو نگو تے ڈائریکٹر بورڈ اوزیاز بیوٹ وچکار سری لنکا خلاف پہلے ٹیسٹ لئی ٹیم دے چناؤ دے معاملے اُتے لڑائی معاملہ ہتھوپائی تیک اپڑ گیا۔ مکیاں دا آزادانہ ورتاوا کردے رہے عینی شاہدین موجب پتہ لگا اے کہ دوناں عہدیداراں وچکار چیئرمین بورڈ پیٹر چنگو کا دے کمرے چوں باہر نکلدیاں دی تلخ کلامی ہو گئی تے معاملہ ہتھوپائی تیک اپڑ گیا تے گھسو مکھی ہو گئے۔

بین الصوبائی انڈر 16 کبڈی ٹورنامنٹ چیچہ وطنی وچ ہووے گا

گوجرانوالہ کینٹ (آن لائن) بین الصوبائی انڈر 16 کبڈی ٹورنامنٹ چیچہ وطنی وچ ہووے گا تفصیل موجب کبڈی دا بین الصوبائی ٹورنامنٹ انڈر 16 مئی دے دوجے ہفتے وچ پنجاب دے شہر چیچہ وطنی وچ کھیڈیا جائے گا جہدے وچ پاکستان دے چارے صوبیاں دے علاوہ آزاد کشمیر دی ٹیم وی شرکت کرے گی۔

کیوی کرکٹ ٹیم دا اج توں دورہ انگلینڈ شروع

لندن (اے ایف پی) کیوی کرکٹ ٹیم دورہ انگلینڈ دا آغاز سوموار نوں کرے گی جہدوں اوہ تن روزہ میچ وچ برٹش یونیورسٹیز دے مقابلے وچ حصہ لوے گی انجری پاروں لے چر توں ٹیم وچوں باہر رہن والے کھڈاری شین بونڈ تے ناتھن ایسٹل دی کارکردگی دا وی ایس میچ وچ جائزہ لیا جاوے گا۔ کوچ جان بریسویل دا کہنا اے کہ اوہ فاسٹ بولر شین بونڈ اُتے زیادہ دباء نہیں پان گے اوہ 12 مہینیاں دے بحالی عمل دے عمل چوں لنگھے نیں جیکر اوہ 20 مئی توں لارڈز وچ شروع ہون والے پہلے ٹیسٹ میچ وچ حصہ لیندا اے تے اوہ ٹیم تے آپ اوہدے لئی اک بونس ہووے گا۔

سارو گنگولی ابھجیت کالے دے دفاع لئی میدان وچ آ گئے

کالے نوں لمے عرصے توں جاندا واں' سلیکٹرزنوں رشوت دین دی پیشکش نہیں کر سکدا: بھارتی کپتان دی گل بات

نئی دلی (نیٹ رپورٹ) بھارتی کرکٹ ٹیم وچ جگہ حاصل کرن لئی سلیکٹرز نوں رشوت دین دے الزام دا سامنا کرن والے ابھجیت کالے دا دفاع کرن لئی سارو گنگولی دی میدان وچ آ گئے نیں۔ نیوز ٹی وی چینل اُتے ا...

...تے رنبیر سنگھ اُتے مشتمل ڈسپلنری کمیٹی نے 29 اپریل نوں اجلاس وچ منعقد کیتا پر حتمی فیصلہ دین وچ ناکام رہے تے فیصلے لئی ہور وقت لیا اے امید اے کہ ایس کیس دا فیصلہ مہینے دے اخیر وچ ہووے گا۔

لانس کلوزنر پہلی واری مڈل سیکس ولوں کھیڈن گے

لارڈز (نیٹ نیوز) جنوبی افریقہ دے لانس کلوزنر ڈرہم خلاف مڈل سیکس ولوں کھیڈن دے اوہ پہلی واری ایس کاؤنٹی ولوں پیر توں ہون والے نوٹ سپورٹ لیگ میچ وچ کھیڈ رہے نیں مڈل سیکس وچ ایہدے توں...

...کلوزنر بلے بازی یا باؤلنگ راہیں میچ جتن دی صلاحیت رکھدے نیں ایہہ گل اہم اے کہ ساڈے ودیسی کھڈاری میچ ونر ہون گے پر دو یا تن ورھیاں وچ اوہناں دی اچھی کارکردگی سامنے نہیں آ رہی چیتے رہوے کہ کلوزنر پیر دی سویرے توں پہلاں برطانیہ اپڑن گے۔

بہاولپور: پی ٹی سی ایل نے آل پاکستان فلڈ لائٹ فٹ بال ٹورنامنٹ جت لیا

بہاولپور (آن لائن) پی ٹی سی ایل دے تعاون نال زونل فٹ بال ایسوسی ایشن بہاولپور دے زیر نگرانی کھیڈے گئے آل پاکستان پی ٹی سی ایل فلڈ لائٹ فٹ بال ٹورنامنٹ دا فائنل دفاعی چیمپئن پی ٹی سی ایل تے کے آر ایل دی ٹیماں وچ کھیڈیا گیا جو پی ٹی سی ایل نے صفر دے مقابلے وچ دو گول نال جت کے اپنے اعزاز دا دفاع کر لیا۔ پی ٹی سی ایل دے گول کیپر طارق نوں مین آف دی میچ تے برہان علی جوئیہ نوں مین آف دی ٹورنامنٹ قرار دتا گیا اے۔ فائنل میچ دے اخیر وچ مہمان خصوصی وفاقی وزیر مملکت برائے خوراک' زراعت والائیو سٹاک سکندر حیات بوسن سی۔ جہناں نے کھڈاریاں وچ انعام ونڈے۔

ہاکی ٹیم نوں ایسٹیسن سٹائل دی تعلیم دتی جاوے: نقیب خان

گوجرانوالہ کینٹ (آن لائن) پاکستان ہاکی ٹیم نوں زیادہ توں زیادہ ایشین ہاکی سٹائل دی تربیت دتی جائے تاں جے ایشین سٹائل ہاکی کھیڈن نال ہاکی دے کھیڈ وچ خوبصورتی نظر آندی اے تے ہاکی دے کھیڈ نوں ویکھن وچ عوام دلچسپی لیندے نیں ایہناں خیالاں دا اظہار پاکستان ہاکی فیڈریشن دی جنرل کونسل دے پچھلے ممبر تے پاکستان ریلوے ہاکی ٹیم دے پچھلے کپتان نقیب خان نے کیتا اوہناں نے آکھیا کہ پہلاں ساڈی ہاکی ٹیم ایشین سٹائل ہاکی کھیڈ دی سی جہدے نال یورپ دی ٹیماں ساڈا مقابلہ نہیں کر سکدیاں سن تاں جے ایشین سٹائل ہاکی وچ اک دوجے نوں پاس تے ڈربلنگ نال اوہ یورپ دی ٹیماں نوں آسانی نال ہار دے سکدیاں نیں۔

کروز ییل اسنوکر ٹورنامنٹ' رونی او سلیوان دی پوزیشن فائنل لئی مضبوط

لندن (نیٹ نیوز) رونی او سلیوان نے اسٹیفن ہینڈری دے خلاف کروز ییل اسنوکر ٹورنامنٹ دے سیمی فائنل دے دوجے مرحلے وچ 3-13 نال واضح جت حاصل کر لئی اے تے فائنل وچ اپڑن دے مضبوط امیدوار بن گئے نیں پچھلے دیہاڑ او سلیوان نے دوجے مرحلے وچ پہلاں چار فریم صرف 42 منٹ وچ جت لئے تے اوہناں دی جت 3-13 ہو گئی اے او سلیوان نوں فائنل وچ اپڑن لئی ہور چار فریم جتن دی ضرورت اے جدکہ ہینڈری دی فائنل تک رسائی کسے معجزے دی محتاج اے او سلیوان نے 92،81،52 تے 117 اپوائنٹاں دی شاندار بریکاں کھیڈیاں جو اوہناں دی ایس ٹورنامنٹ وچ 12ویں سنچری بریک اے۔

روزانہ
Khabran
خبراں

3 مئی 2004ء دن پیر 12 ربیع الاول

لبرٹی پیپرز لمیٹڈ ولوں لاہور تے اسلام آباد توں اکو ویلے چھپن والا پنجابی دا پہلا اخبار۔ ایسے ادارے ولوں اردو وچ سویر نوں شائع ہون والا روزنامہ "خبریں" لاہور، اسلام آباد، کراچی، سکھر، ملتان، پشاور تے مظفر آباد (آزاد کشمیر) توں اکو ویلے چھپ دا اے۔ دوپہرے اخباراں وچوں سبھ توں ودھ چھپن والا روزنامہ "نیا اخبار" لاہور، کراچی، اسلام آباد تے پشاور توں اکو ویلے شائع ہوندا اے۔ سندھی وچ شائع ہون والا روزنامہ "خبرون" وی ایسے ادارے ولوں کراچی، سکھر تے اسلام آباد توں اکو ویلے نکلدا اے۔

چیف ایڈیٹر ضیا شاہد۔ فون 55-88-55-111 فیکس 042-6314658-6372500

عید میلاد النبیؐ تے مسلمان عوام

اج عید میلاد النبیؐ اے۔ اج توں کوئی چوداں سو ورھے پہلاں دنیا وچ اجہی ہستی نے جنم لیا جہنے اک بوہت وڈے انقلاب دا مڈھ رکھیا تے اک اجہی شمع بالی جہدے چانن پاروں کائنات دیاں ساریاں نکراں چمک اُٹھیاں۔

قرآن پاک وچ اللہ کریم نے حکم دتا اے کہ آپؐ دے پیراں دے نشاناں تے ٹریا جائے کیوں جے ایہدے وچ ای ساڈی کامیابی اے۔ ساڈا فرض اے کہ اللہ تعالیٰ دے ایس حکم نوں منیے۔ آپؐ دی حیاتی نوں اپنے لئی نمونہ بنا کے اپنے آپ نوں اوہدے رنگ وچ رنگیے۔

ظاہر اے کہ ایس حکم نوں اوسے صورت وچ ای منیا جا سکدا اے جدوں اسیں آپؐ دی پاک سیرت دی جانکاری حاصل کریئے تے آپ وی اوہدے تے عمل کریئے تے دوجیاں نوں عمل کرن لئی آکھیے۔

سارے مسلمان ایس ویلے لوکاں دا نشانہ بنے ہوئے نیں۔ ہر تھاں مسلماناں نوں قتل تے اوہناں دے علاقیاں تے قبضہ کیتا جا رہیا اے۔ 11 ستمبر دے واقعے نوں بہانہ بنا کے امریکہ تے اوہدے سیریاں نیں پہلاں افغانستان دی اٹ نال اٹ وجا دتی تے فیر منع کیتے گئے تے کھلے پیانے تے اجاڑا پان والے ہتھیاراں دا بہانہ بنا کے عراق وچ تباہی تے بربادی، قتل تے غارت گری تے انسانی حقاں دی خلاف ورزی دی اک نویں داستان لکھی۔ ہن دوجیاں مسلمان ملکاں نوں وی تڑیاں لائیاں جا رہیاں نیں۔

ایہہ سارا کجھ دین ولوں موہنہ موڑن دا نتیجہ اے کہ مسلمان دنیا خاص طور تے عرب ملک تیل ورگی دولت رکھن دے باوجود ایڈے ماڑے تے بے وس نیں کہ اوہ مسلماناں اُتے ہون والے ظلماں دے خلاف آواز وی نہیں کڈھ سکدے۔ بوہت سارے عرب ملکاں نے تے امریکہ دے نال دفاع دے بڑے افسوسناک معاہدے وی کیتے ہوئے نیں جہناں دی بنیاد تے امریکہ دوجیاں عرب ملکاں تے وی حملہ کر سکدا اے۔ عراق دے خلاف جنگ کر کے اوہ ایس دا عملی وکھالا وی کر چکیا اے۔

نبی پاکؐ صرف اپنے لئی یا صرف مسلماناں لئی نہیں سن آئے سگوں دو جہاناں تے ساریاں انساناں لئی رحمت دا بدل بن کے آئے۔ آپؐ نوں رحمت اللعالمین آکھیا جاندا اے۔ قرآن پاک وچ اللہ پاک دی ذات نے جہڑے جہڑے حکماں نوں من لئی آکھیا اے، حضورؐ نے اوہناں حکماں دی زبانی تلقین کرن دی تھاں اوہناں دا عملی نمونہ بن کے دکھایا اے۔ آپؐ صادق تے امین نیں۔ آپ بالاں، وڈیاں، بڈھیاں، زنانیاں تے رشتہ داراں نال محبت نال پیش آوندے سن۔ ایہہ کہنا غلط نہیں ہووے گا کہ کائنات وچ آپ کلے بندے نیں جہناں نے اللہ تے بندیاں دے حق پوری طرح ادا کیتے۔

آپؐ نے حیاتی دا اجہا ضابطہ ساہنوں دتا اے۔ اوہ اینا مکمل اے کہ اوہدے وچ داخل ہون توں بعد کسے ہور پاسے ویکھن دی ضرورت ای نہیں پیندی۔ ایہدے وچ انسان دی عظمت دا اعلان ایں تے توحید دی دعوت وی۔ مساوات، اخوت، برابری، بھائی چارے، عدل تے انصاف، حقاں تے فرضاں نوں وی متھیا گیا اے۔ محتاجاں، معذوراں تے بے سہاریاں دے نال رحم کرن دا حکم وی، صلح تے امن، ظلم نوں طاقت نال ڈکن دا حکم، معاف کرن دی اہمیت، رواداری، عدل تے انصاف تے معاشرتی تعلقات غرض انسانی زندگی دا کوئی کجھ اجہیا نہیں جس بارے دین اسلام وچ رہنمائی نہیں دتی گئی۔

موجودہ حالات وچ ضرورت اے کہ اللہ پاک دے ارشاد "اللہ دی رسی نوں پکی طرح پھڑ لوو تے آپس وچ تفرقے نہ پاؤ" دی روشنی وچ آپسی اختلاف تے جھیڑے بھلا دیئے۔ ایسے صورت وچ ای اسیں بچ سکنے آں کہ اسیں اک واری فیر رسول پاکؐ دی پاک حیاتی نوں اپنی حیاتی دیاں راہواں دا چانن بنائیے۔ دوجیاں دے حق دا خیال رکھیے۔ عدل تے انصاف نوں معاشرے وچ لاگو کریے۔

نکیاں نال پیار کریئے تے وڈیاں دا احترام کریئے۔ اسیں معاشرے وچ جے کر ایہہ تبدیلیاں لیان وچ کامیاب ہو گئے تے معاشرتی تے ملکی پدھر دے نال نال عالمی پدھر تے وی مسلماناں دے اوکھیاں ہون دیاں راہواں آپنے آپ کھل دیاں جان گیاں۔ اج خوشی دے ایس موقعے تے ساہنوں چاہیدا اے کہ ایس سلسلے وچ عملی کوششاں نوں شروع کیتا جاوے۔ اسیں جے حضورؐ دی پاک سیرت تے عمل کرنا شروع کر دیئے تے فیر دنیا دی کوئی طاقت ساہنوں اگے ودھن توں نہیں ڈک سکدی۔ اللہ دے اگے دعا اے کہ اوہ اج دے بابرکت دن دے صدقے ساڈیاں خطاواں معاف کرے تے ساہنوں ہر پکھوں اوکھیاں ہون دی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سِدھا رستہ

محمد حفیظ اللہ علوی

انسانیت دا محسن

آنحضورﷺ دی ذات بابرکات جتھے نفس دی صفائی تے اخلاقیات دے امام دی حیثیت رکھدی اے، اوتھے آپﷺ دی ایہہ وی خصوصیت اے کہ ساری دنیا تے آپﷺ دی تعلیم دا دائرہ محیط اے۔ آپﷺ کسے خاص طبقے، خاص دھرتی یا خاص مدت واسطے ایس دنیا وچ تشریف نہیں لیائے، سگوں آپ ساری کائنات نوں نیکی، پرہیز گاری دی تعلیم دین، اخلاق سوارن تے سب توں چنگا زندگی گزارن دا طریقہ بتان آئے سن آپﷺ دی تعلیم دا مڈھ ایہہ سی کہ کالے، گورے دا کوئی فرق نہیں۔ سگوں آپﷺ دا پیغام طبقے، خاندان، نسل دے تے خطے توں بوہت اُتے اے۔ پہلاں جنے پیغمبر دنیا وچ تشریف لیائے اوہناں دا پیغام صرف اپنی قوم لئی ہندا سی پر نبی کریمﷺ صرف اپنی ای قوم تے اپنے ای خاندان لئی رسول بنا کے نہیں گھلے گئے، سگوں آپ دی رسالت قیامت تیک ساریاں انساناں واسطے اے جیویں کہ قرآن وچ بڑا کھول کے بیان کیتا گیا اے:

1:۔ لوکو! بندگی اختیار کرو اپنے اوس رب دی جہڑا تہاڈا خالق اے"۔ ایتھے لوکاں دا لفظ ورتیا گیا اے۔ قوم یا قبیلے دا لفظ نہیں ورتیا گیا۔ مطلب ایہہ اے کہ اے جہان والیو۔ (البقرہ)

2:۔ "اے محمدﷺ آکھو کہ انسانو! میں تہاڈے ساریاں ول اوس اللہ دا پیغمبر آں جہڑا زمین تے اسمان دی بادشاہی دا مالک اے"۔ (الاعراف)

3:۔ "اے نبیﷺ! اساں تہانوں ساریاں انساناں واسطے بشیر تے نذیر بنا کے گھلیا اے پر بوہتے لوک نہیں جان دے"۔ (الانساء)

4:۔ تے ایہہ قرآن میرے ول وحی راہیں گھلیا گیا اے، تاں جے تہانوں تے جنہوں جنہوں اپڑے نصیحت کر دیاں"۔ (الانعام)

5:۔ اے نبیﷺ! اساں تہانوں دنیا والیاں لئی رحمت بنا کے گھلیا اے"۔ (الانبیاء)

6:۔ "بے انت پاک اے اوہ، جنھے ایہہ فرقان اپنے بندے تے نازل کیتا، تاں جے سارے جگ لئی خبردار کرن والا ہووے"۔ (الفرقان)

ایہناں پاک آیتاں توں صاف واضح اے کہ آپﷺ دی بعثت عالمگیر، ساریاں قوماں تے ساری دنیا دے انساناں لئی سی تے ایسے لئی آپ نے دین حق نوں مکمل شکل وچ پیش کیتا تے آپﷺ دے راہیں حق دے دین دی تکمیل ہو چکی اے۔ انسانیت دی دنیا نوں اپنے مقصد لئی جس کامل دین اسلام دی ضرورت سی اوہ آپﷺ دے راہیں پوری کر دتی گئی، کیوں جے آپﷺ پوری دنیا دی اگوائی لئی تشریف لیائے، ایس لئی اگوائی لئی مکمل دین دتا گیا، تاں جے قیامت تیک کسے دوجے آگو تے پیغام دی لوڑ نہ پوے۔

چونکہ حضورﷺ پوری دنیا دی اگوائی لئی تے قیامت تیک لئی تشریف لیائے نیں، ایس لئی آپﷺ دی نبوت، تے اگوائی قیامت تیک لئی جاری و ساری اے۔ انسانیت دی رہنمائی لئی تے دین تے دنیا دی کامیابی تے کامرانی لئی اللہ دی وحی دی شکل وچ قرآن پاک تے عملی نمونہ حضورﷺ دی سیرت پاک اے۔ بنی نوع انسان لئی آفاقی شکل وچ دین اسلام اک آئین، تے زندگی دا دستور، لائحہ عمل اے، جہڑا زندگی دے ہر موڑ تے، تے زندگی دے ساریاں شعبیاں وچ صدیاں دے کے دی لمے خوشی، غمی تے آزمائش وچ اگوائی کردا اے۔

(حوالہ "اسوہ حسنہ")

ٹھنڈی ہوا دا خطہ

رسول اکرمﷺ دے تشریف لیان توں پہلاں دنیا ذلت، رسوائی، ظلم تے گناہواں دے ہنیریاں وچ ڈبی ہوئی سی۔ خاص طور اُتے عورتاں دی حالت تے بوہت ای بھیڑی سی۔ کوئی حفاظت کرن والا نہیں سی۔ ایہناں نوں تجارت دا مال سمجھیا جاندا سی۔ تھاں تھاں منڈیاں اُتے کھلو کے اوہناں دی بولی لائی جاندی سی۔ بولی لان والے بڑی بے حیائی دے نال اوہناں دے جسماں دی تعریف کر کے خریدن والیاں نوں اکساندے۔ زنانیاں دیاں اکھاں وچوں شرافت تے حیا دا چانن کڈھ کے بے شرمی تے بے حیائی دے چنگیاڑے بھردے۔ جہڑے جہڑے طریقے نال اوہناں دی بے حرمتی ہو سکدی، کردے۔ اک پاسے بے حیائی دا ایہہ عالم کہ اغوا کیتیاں ہویاں بے سہارا تے مظلوم زنانیاں نوں اجڑاں دی طرح شہر شہر بھیڈاں بکریاں وانگوں ویچدے پھردے تے دوجے پاسے عرب دی سر زمین اُتے غیرت دا جھوٹھا بھرم قائم رکھن لئی دھیاں نوں جمدیاں ای زندہ قبراں وچ دب دیندے۔ گل گھٹ کے مار سٹدے۔ عورت دی توہین تے بے عزتی دا ہر حربہ استعمال ہندا سی۔ ظلماں دے ایس ہنیرے وچ رسول اکرم محمد مصطفیٰﷺ دا ظہور ہویا تے معاشریاں وچ اک نواں چانن اُبھریا۔

چالیہہ ورھے حضورؐ نے لوکاں نوں اک اجہی حیاتی کر کے وکھائی جہدی مثال نہیں سی ملدی۔ عورتاں نوں عزت دا مقام ملیا، احترام شروع ہویا ــ غیرت اُتے ناں تے بچیاں دا قتل بند کروایا۔ حضورؐ نے جتھے عورت اُتے ظلم ہندیاں ویکھیا اوتھے ای اوہدے خلاف آواز بلند کیتی۔

اک واری حضورؐ نے ویکھیا کہ اک مزدور سوانی سر اُتے لکڑیاں چائی بزار وچوں لنگھ رہی اے تے بزار والے اوہدے نال چھیڑ خانی کر رہے نیں۔ آپؐ نے لوکاں نوں ڈانٹیا تے فرمایا "شرم کرو۔ تسیں ایہدی مدد کرن دی تھاں ایہنوں ستاندے او"۔

اک وار بزار وچ اک بندہ اپنی بیوی نوں مار رہیا سی۔ بوہت سارے لوک کھلو تے تماشا ویکھ رہے سن۔ حضورؐ

راوی رت

حسین شاد

نے اُچی آواز وچ آکھیا "عورت نوں نہ مار تے بزار وچ بے عزت نہ کر۔ عورتاں نوں کٹنا بہادری دا کم نہیں"۔

اک واری اک امیر بندہ اپنی لونڈی نوں مار کٹ رہیا سی۔ لونڈی واویلا کر رہی سی۔ حضورؐ اوتھے تشریف لے گئے تے امیر آدمی نوں ظلم توں منع کیتا۔ اوہ بندہ بدتمیزی نال پیش آیا تے آکھن لگا "توں میری لونڈی دے معاملے وچ دخل دین والا کون ایں؟"

حضورؐ نے آکھیا میں اک مظلوم عورت دے معاملے وچ ضرور دخل دیاں گا۔ ایہدے مگروں حضورؐ گھر تشریف لے گئے پر ساری رات سوں نہ سکے۔ بار بار کہندے سن "ایس قوم دا انجام کیہ ہووے گا جہڑی کمزور عورتاں اُتے ظلم کردی اے۔ کاش میں اوس لونڈی دی کجھ مدد کر سکدا"۔ حضرت خدیجہؓ نے حضورؐ دی ایہہ تکلیف ویکھی تے عرض کیتا "تسیں بے آرام نہ ہوو۔ میں سویرے ای اوس لونڈی نوں خرید کے آزاد کر دیاں گی"۔ حضور ایہہ سن کے خوش ہو گئے۔ سویر نوں حضرت خدیجہؓ نے منہ منگا مل دے کے اوہ لونڈی خرید کے آزاد کر دتی۔

ایہہ سی عورتاں دے حوالے نال رحمت للعالمینﷺ دا کردار۔ اج اسیں سارے مسلمان ایہہ دعوے پئے کردے آں کہ اسیں حضورؐ دے پیروکار آں۔ کیہ اسیں واقعی حضورؐ دے پیروکار آں؟ عورتاں دے معاملے وچ ساڈا کیہ کردار اے؟ کیہ اج عورتاں دی تجارت مک گئی اے؟ کیہ غیرت دے حوالے نال دھیاں بھیناں نوں قتل نہیں کردے؟ کارو کاری جہیاں رسماں کیہ نیں؟ ونڈے نہیں ہندے؟ قاتلاں نوں معاف کران لئی جوان کڑیاں نوں بڈھیاں نال نہیں ویاہندے؟ ظالم جاگیردار زنانیاں نوں ننگیاں کر کے گلیاں وچ نہیں گھماندے؟ کیہ اسیں جبر تے ظلم دے معاشرے قائم نہیں کیتے ہوئے؟ ایہہ اوہ خطہ اے جہدے بارے حضورؐ نے فرمایا سی کہ میتھوں ایدھروں ٹھنڈی ہوا آندی اے۔ اپنے اپنے سینے اُتے ہتھ رکھ کے تے ایمان دی سلامتی نال سوچئے کہ واقعی اسیں اوس خطے دے واسی آں جدھروں حضورؐ نوں ٹھنڈی ہوا آندی سی۔ ایتھے تے ظلم دے بھانبڑ بلدے نیں تے ایہناں بھانبڑاں وچ اج دے ایس ترقی یافتہ دور وچ وی عورت سڑ رہی اے۔ ظلم دی چکی وچ پس رہی اے۔ اسیں کدوں عورت دا اوہ احترام کرنا سکھاں گے جہدی حضورؐ نے تلقین فرمائی اے۔ بھائیو، دوستو، ظالمو، جاگیردارو کدوں ......؟ کدوں ایدھروں مڑ سبز گنبد ول ٹھنڈی ہوا جاوے گی......؟

ساریاں دا بھلا

☆۔ لہور وچ وفاقی وزیر تعلیم مسز زبیدہ جلال ہوراں اک سکول دی افتتاحی تقریب وچ شرکت کیتی۔ لہوری صحافی کافی دناں توں ایس "تاڑ" وچ سن کہ کدوں زبیدہ جلال ہوریں ہتھ آن تے اوہ نصابی تبدیلیاں دے حوالے نال اپنے دلاں دی بھڑاس کڈھن۔ ایس تقریب وچ زبیدہ جلال ہوراں دی زیارت دا سن کے صحافیاں دے چہرے پھلاں وانگوں کھڑ گئے۔ پر صحافیاں دیاں ساریاں امیداں اُتے اوس ویلے پانی پھر گیا جدوں زبیدہ جلال ہوراں صحافیاں نوں بوہت گھٹ وقت دتا۔ بوہت سارے سوالاں دے جواب وچ اوہ "نو کمنٹس" آکھ کے اگے ودھ جاندیاں رہیاں۔ سوالاتی حملیاں توں بچ بچا کے جدوں وزیر صاحب واپس جان لگیاں تے غلطی نال اوہ صوبائی وزیر تعلیم میاں عمران مسعود ہوراں دی گڈی وچ بہہ گئیاں۔ خورے عمران مسعود ہوریں عورتاں نال سفر کرنا پسند نہیں کردے اوہناں فوراً آکھیا "محترمہ جی! تسیں میری گڈی وچ بہہ گئیاں جے۔ تہاڈی گڈی اگلی اے"۔

میں سمجھناں ایہہ صحافیاں دی زیادتی اے۔ جے بندہ بھلا بھلا کے لہور وڈائی آوے تے ایہہ صحافی جینا حرام کر دیندے نیں۔ عجیب عجیب سوال کرن لگ پیندے نیں۔ بھلا ایہہ سوال پچھن والا سی جہدا جواب زبیدہ جلال ہوراں نوں ایہہ دینا پیا کہ میری "سلیکشن" کرن والی اتھارٹی "اُتے" وے۔ کجھ گلاں راز دیاں ہندیاں نیں۔ پر پتہ نہیں ایہہ صحافی رازاں "اگوان" دے چکر وچ ای کیوں رہندے نیں۔ صحافی بھراواں نوں گھٹ توں گھٹ "خواتین" دا تے احترام کرنا چاہیدا اے۔ ہن ساریاں گلاں دی دسن والیاں نہیں ہندیاں بھلا بندہ کیوں دسے کہ اسیں نصاب امریکہ دے "حکم" اُتے بدلیا اے۔ جاؤ اسیں نہیں دسدے۔

☆۔ دبئی وچ پیپلز پارٹی دے آگو جہانگیر بدر دی انگریزی دی کتاب "How To Become A Leader" دی منہ وکھائی دی تقریب ہوئی۔ ایس تقریب وچ محترمہ بے نظیر بھٹو ہوریں اُچیچا پروہنیاں سن۔ ایہہ جہانگیر بدر ہوراں دی پہلی کتاب اے تے پہلا پتہ ای اوہناں "انگریزی" وچ سنیا اے۔ حالاں کہ اوہ آپ خالص لہوری نیں تے لہور دی اندرون شہر دے جتھے دی پنجابی دا اک اپنا ای سواد اے۔ جہانگیر بدر ہوراں نوں ماں بولی نال ایناں گو پیار اے کہ اوہ اردو وی پنجابی وچ بولدے نیں۔ میں ایہہ سن کے حیران ہو گیا کہ اوہناں انگریزی وچ کتاب لکھ کے اوہ ماری اے۔ اوہ واقعی وکیل ثابت ہوئے نیں۔ اوہناں اپنی ہمت نال سیاست وچ تے اپنا ناں بنا لیا اے پر خورے وکالت وچ اوہناں دی کیہ پوزیشن اے۔ ایہدا امینوں پتہ نہیں میں

وکھری گل

تصور شہزاد

جہانگیر بدر ہوراں نوں اک مشورہ دیاں گا کہ اج کل ملک وچ صدر مشرف دیاں سخت پالیسیاں دی وجہ توں مجرم کجھ گھٹ گئے نیں۔ وکیلاں دا دھندہ وی کجھ ماٹھا ہو گیا اے۔ ہن تسیں "How To Be Come A Advocate" ناں دی کتاب وی لکھو ای سکو تاں جے تہاڈے تجربے توں سیاست داناں توں بعد وکیل وی فائدہ چک لین۔

☆۔ بجٹ مگروں ریلوے دے محکمے نوں کارپوریشن وچ بدل دتا جاوے گا تاں جے محکمہ ریلوے وچوں پلس دا محکمہ مکا کے "واچ اینڈ وارڈ" دا انتظام چلایا جائے گا۔ ہر ڈویژن وچ تھانے مکا کے چھوٹیاں چھوٹیاں چوکیاں بنا دتیاں جان گیاں۔

میرے خیال وچ کسے حکومت پہلی واری ایہہ چنگا کم کیتا اے۔ کہ ڈبیاں وچ کھان والیاں نوں گھر گھلن دا پروگرام بنایا اے۔ ایہہ پلس جس نال دی پلس بندی اے۔ بجائے ایدے کہ مجرماں نوں پھڑے الٹا مسافراں کولوں پیسے لے کے اپنے ڈبے وچ واڑ کے بٹھالیندے نیں چیکر اوہ ڈبہ چیک نہیں کردا اتے 7،6 مسافر دو نمبر طریقے نال اپنی منزل اُتے اپڑ جاندے نیں ایس توں اڈ ہور ایس پلس دا کوئی کم نہیں سگوں ریلوے دے بجٹ دا اجاڑہ کرن لئی ایہہ شیر جوان چوویہہ گھنٹے تیار رہندے نیں۔ ایدھے نال نال حکومت نوں دوجی پلس دا محکمہ وی مکا دینا چاہیدا اے۔ بس واچ اینڈ وارڈ جاپ چھوٹے چھوٹے ادارے بنا دے تے جان جہڑے جرائم نوں قابو کرن ایدھے فائدے ایہہ ہون گے کہ مجرم ہتھ بند ہو جان گے بقول ساڈی ہائی کورٹ دے ملک وچ 60 فی صد جرماں دی ذمے وار پلس اے۔ جنرل صاحب ایہنوں وی جھٹکا کرا ای دین آرڈیننس آن نال وی کوئی خاص افاقہ نہیں ہویا اگے مالکاں دی مرضی۔

☆۔ ملک وچ غیر قانونی طور اُتے قائم 7 ہزار 3 سو نورانی مدرسیاں نوں بند کرن دا فیصلہ کر لیا گیا اے۔ وزارت داخلہ نے ایہناں غیر قانونی مدرسیاں دی لسٹ بنان دا حکم دے دتا اے۔ چھیتی ای ایہناں دا بندوبست کر دتا جاوے گا۔

حکومت ایہہ کم کافی دیر مگروں کر رہی اے۔ حالاں کہ جدوں حکومت نے مذہبی جماعتاں اُتے پابندی لائی سی اودوں ای تے تاں ایہہ کم وی ہو جاندا اُتے چنگا ای سی۔ ایہو جہے مدرسے جہڑے اسلام دے ناں اُتے لوکاں دیاں جیباں خالی کرا لیندے نیں تے چندے لے لے کے جنت دے پلاٹ لوکاں نوں الاٹ کری جا رہے نیں بندہ ایہناں کولوں پچھے کہ تسیں آپ دی کدی چندہ دتا اے یاں تہاڈا جنت وچ جان دا کوئی پروگرام نہیں؟ اسلام اک محبت پیار تے بھائی بندی دا مذہب اے ایہہ مذہب پریم پریت دا مذہب اے ساہنوں لوکاں نوں اسلام توں بد دل کرن دی تھاں اوہناں نوں اسلام ول کھچن دی لوڑ اے۔ پر اوتھے گنگا تے الٹی چلن لگ پئی سی۔ اوہ تے اللہ بھلا کرے "ڈنڈے" والے دا کہ اوہنے آ کے تھوڑا جیہا "ٹھکوریا" اے تے منظاں اپنی اپنی تھاں اُتے آئیاں نیں ورنہ ایتھے تے بھائی گھٹ تے قصائی بوہتے بن گئے سن۔ ساہنوں چاہیدا اے کہ قصائی نہیں سگوں بھائی بنے۔ ایسے وچ ساریاں دا بھلا اے۔

منظوم سیرت پاک "نبیاں دا سرکردہ" وچوں

محمد انور میر

دن نوں سورج صحرا اُگے چھولیا سوز جگر دا
شام پئی تے ہر توں لاہیا اوکھا بھار سفر دا

سڑدا بلدا بورا ہویا موہنہ دی بھار پیا سی
ٹھنڈ پاون نوں قلزم اندر ڈبھی مار گیا سی

واہ فجر دی والیاں دے وچ بحر دی چنگیاں بھروی
اوہلے ہو گئی رات ہنیری چانن کولوں ڈردی

نیویں سر وچ ذوق دے ساڑوں لنگیاں تویاں لے واں
الفس دے آتش پیوں بھاتی مارن لگی شیواں

[illegible]

جھوک ماہی دی جگ جگ دے سو بھے جگ زماں

اے عرب دی دھرتی کیوں کوئی تیرے اُتے مردا
روڑے، پتھر، جھاڑیاں اندر کھڑا پئی سی دھردا

دسکے کہاں توں کون آوندا کوہساریں صحرائیں
کاہنوں آ کے ہکدا بھردا ریتاں گرداں تائیں

ورلے ورلے جتھے نظری آون نخلے کھجوراں
کون اوہناں نوں دیکھ کے آہندا عرشوں لتھیاں حوراں

باغ بہاراں جنت کی لیوا لبھدا تیرا سایہ
تیری ہک وچ کیوں کوئی بھردا ہڈاں دا ترسایا

کیوں ایتھے خود فطرت نیہی ہجتاں مار کے ویہندی
راہ عشق دے راہیاں تائیں وچ کلاوے لیندی

کیوں عالم دا دل پیا دھڑکے تیرے مرکز کولے
تیرے اک دیدار دی خاطر ای آن جیو نے بھرولے

تیرے رنگ نرالے جتھے کس دے پاک زمینے
دفن ہوئے انمول خزینے تیرے شہر مدینے

ایہہ سبھ اوس دیاں خیراتاں جو سی خیر مجسم
سینیاں دے وچ ٹھنڈاں پاون تیرے سارے موسم
اک امی دی نظر کرم نے روشن کیتے سینے
سارا علم، تہذیب، تمدن آیا ایس قرینے

ولادتِ پاک

مائی آمنہؓ دی وچ گودی رحمت رب دی آئی
مشرق مغرب چانن چانن جدھر نظر اُٹھائی

نکلی اج تعبیر اوہناں دی ڈٹھیاں سن جو خواباں
سرور عالمؐ چن نورانی آیا باہر حجاباں

نور ظہور حضورؐ دے پاروں ہویا دور ہنیرا
بلدیاں اگاں ٹھنڈیاں پیاں چمکیا چار چوفیرا

نام محمدؐ دادے رکھیا، احمدؐ آپ وی مائی
عبدالمطلب رسم عقیقہ ستویں روز منائی

لوکیں آکھن ساڈے تائیں ایہہ گل پئی نہ پلے
اس بچے دا سب توں وکھرا ناں رکھیا کس گلے

عبدالمطلب اس دا میتوں پتراں توں وی پیارا
ایہہ میرا دلبند اے میتوں پتراں توں وی پیارا

ایس مبارک اسمؐ دے پاروں کرسن سبھ وڈیائی
اللہ پاک اسماناں اُتے ایتھاں گل خدائی

ایہہ نرالیاں شاناں والا آیا اے گھر میرے
پوترے تائیں لوریاں دیوے سر اُتے ہتھ پھیرے

بھاگ ثوبیہؓ دے اج جاگے کجھ دن دودھ پیایا















نعت

پیر مہر علی شاہ

اج سک متراں دی ودھیری اے — کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے — اج نیناں لایاں کیوں جھڑیاں
مکھ چند بدر شعشانی اے — متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے — مخمور اکھیں ہن مد بھریاں
دو ابرو قوس مثال دسن — جیں توں نوک مژہ دے تیر چھٹن
لباں سرخ آکھاں کہ لعل یمن — چٹے دند موتی دیاں ہن لڑیاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں — جاناں کہ جان جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں — جس شان توں شاناں سب بنیاں
ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں — بے صورت ظاہر صورت تھیں
بے رنگ دسے اس مورت تھیں — وچ وحدت پھٹیاں جد گھڑیاں
دسے صورت راہ بے صورت دا — توبہ راہ کی عین حقیقت دا
پر کم نہیں بے سوجھت دا — کوئی ورلیاں موتی لے تریاں
سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک — کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

نعت

امام الدین راقب قصوری

میریاں ہتھ نبیؐ دے باہیاں نیں — لڑ لگیاں اوس نباہیاں نیں
چھڈ جان سیاں میرا جیوے پی — جے داگیاں چھڈیاں ہویا کیہ
کد خصماں گھروں ترا ہیاں نیں — میریاں ہتھ نبیؐ دے باہیاں نیں
محبوب خدا احمدؐ پیارا — اک میں کیہ جانے جگ سارا
پے چتر دین گواہیاں نیں — میریاں ہتھ نبیؐ دے باہیاں نیں
من وچ تاں دنیا آدی — تن وچ تاں حرص ہوا وسی
میں لٹ لئی رل مل راہیاں نیں — میریاں ہتھ نبیؐ دے باہیاں نیں

نعت

ڈاکٹر فقیر محمد فقیر

ہویا نعت میری دا اے اج مطلع، سخنوراں دے دلی سمان جوگا
جیہڑا گن دی لہر وچ آکھیا سی، مطلع اپنے رب دیوان جوگا
بارگاہ وچ اوہناں دے ذکر باجھوں ہندی نظر منظور نماز دی نہیں
ذات اوہ درود سلام جوگی تاں اوہناں دا ورد زبان جوگا
ٹھکھو واکگراں کعبے تے چڑھی جس دم فوج شرک دے کالیاں بدلاں دی
ربوں وجیا ظلمت دے وچ ہنے رہندا آخری تیر کمان جوگا
باغ حرم وچ اکو بہار آئی کہ سدا بہار نکھار جیہے
سارے باغ بیت اللہ دے وچ اکو کھڑیا پھل نہ کدی کرمان جوگا
کھلے ویکھ مازاغ دے نین اوہدے مٹی اکو بے جان جہان کھولی
آیا مردہ جہان دے وچ جد اوہ بن کے جان دا جج جہان جوگا
نکل لاٹ حرا دی کان وچوں چنے ساڑ گئی کھائیاں نھیریاں دے
چمکاں مار دا نور فاران والا چانن بن گیا سارے جہان جوگا
عظمت اوہناں دے علم سلوک دی نے میرے شعراں نوں عزت فقیر بخشی
کرماں نال محمد ﷺ دا ناں ملیا میتوں اپنے شعر سجان جوگا

نعت

حفیظ تائب

نعت ابر دے جلوے اکھراں وچ وکھاواں کیویں
تارے جو جو کردے گلاں آکھ سناواں کیویں
ازلاں توں ہندا آوندا اے ذکر مبارک اوہدا ﷺ
اوہدیاں ختاں تے باتاں نوں اگانہہ ودھاواں کیویں
ابداں توڑی جاری رہسن نغمے عشق نبی ﷺ دے
انت اوہدا ﷺ کوئی پا نہیں سکدا میں دس پاواں کیویں
مضموناں دے سندر بن دا کیویں کراں احاطہ
خوشبواں دے ملک دوالے گھیرا پاواں کیویں
بحر ثنا دی تہہ دے اندر چانن لگا دے
میں نہیں غوطہ خور ایہہ موتی کڈھ لیاواں کیویں
کرچی کرچی فن شیشے وچ کنے روپ اتاراں
ہچکی ہچکی سُر وچ دل دا راگ سناواں کیویں
دل تختی تے لکھیا ہویا نام نبی ﷺ دا تائب
مالک میرے حال تے کیتیاں ہین عطاواں کیویں

نعت

احمد راہی

میں اجھے تے دل اوتھے، جتھے مرے نبی دا روضہ اے — جیہڑا اوی اوتھے وسدا اے، اوہ بڑا نصیباں والا اے
بھاویں اوہ سبھ نبیاں مگروں، سبھ توں آخیرے آئے سن — پر اوہناں دا رتبہ سبھ نبیاں توں اچا اعلیٰ اے
یثرب نگری والے جاندے ہوئے پاندھی جاندے نیں — رستہ جیہڑا مدینے دا اے، اوہ جنت دا رستہ اے
بدعملاں نوں وی سنبھالے مرے آقا گل لالیندے نیں — اپنیاں عیساں کارن فیری لگیاں رہندا دھڑکا اے
میں سرکار دا اک عاجز جیہا، اک اوئی جیہا امتی آں — ایہو میری پچھان اے ہن تے ایہو مرا حوالہ اے
جی کردا اے ہن باقی عمرے اوتھے ای جھگی پا بیٹھاں — ہر ویلے رب دی رحمت دا جتھے رہندا سایہ اے

مدینے والڑیا

رؤف شیخ

دو جگ دے مختار، مدینے والڑیا — ساڈی وی لے سار، مدینے والڑیا
ٹُھسن گھیرچ پھسیاں ہویاں مدتاں دا — لا دے بیڑا پار، مدینے والڑیا
تیرے باجھ غریباں تے مسکیناں دا — کیہڑا اے غم خوار، مدینے والا والڑیا
تیری ذات سہارا حشر دہاڑے دا — توں ساڈا اتبار، مدینے والڑیا
ای تیرا لقب، خزانہ علماں دا — خلق تیرا کردار، مدینے والڑیا
تیری صورت پہلا درس محبت دا — تیری سیرت پیار، مدینے والڑیا
اک دوجے دی غیبت پیشہ لوکاں دا — کون کسے دا یار، مدینے والڑیا
تیرا روپ سویرا کالیاں راتاں دا — تیری ذات بہار، مدینے والڑیا
تیرے لڑ لگیاں تے سونا بنیا اے — "رؤف" جیہا بیکار، مدینے والڑیا

آمد سرکار دوجہاں ﷺ

عبدالحمید نظامی

صل علیٰ دے سہرے گاؤ دن سوہنا اج آیا
کملی والا دُنیا اُتے اج تشریف لیایا
باراں ربیع الاول یارو دن سوہنا اج چڑھیا
چار چفیرے ڈھماں پئیاں چترال کلمہ پڑھیا
عبدالمطلب دے گھر اندر آیا نبی ﷺ سہانا
لہندے چڑھدے دکھن پورب نور و نور زمانہ
کسریٰ دے اج کنگرے ڈگ پئے اگاں ٹھنڈیاں ہوئیاں
رب دی رحمت جنت وچوں جگ تھیں نشیاں ڈھوئیاں
جبرائیل نے عرش فرش تے تھاں تھاں لائے جھنڈے
سارا سال ای رب سوہنے نے جگ تے پتر ونڈے
نبیاں آن مبارک دتی آمنہ بی بی تائیں
آپ نوں ویکھن جنتوں آئیاں حوراں چائیں چائیں
جگ گئے نال دیپ تھیں یارو شجر حجر وی سارے
کملی والے آقا پاروں کیتے رب پیارے
منگدا اے خیرات وصل دی وارے عمر تمامی
دم دم دے نال ختاں پڑھدا ہر دم یار نظامی

نعت

ڈاکٹر محمد یونس احقر

رب کرے میں اوہدی صورت تکاں کے سیلے
جھوے دردی سوہے کپیٹے چہرے پیلے پیلے
پل پل پئی پکارے تینوں اج دی نفسا نفسی
ملت وچ پرودن والیا کھلرے قوم قبیلے
اوہناں دے وی دل جت لئے تیرے مٹھیاں بولاں
کسے دی کوشش پاروں جہڑے بکھیر گئے نہ کیلے
دنیا دے وچ آقا تیرے آون دی برکت پاروں
مایوساں نوں آساں ملیاں بے وساں نوں حیلے
حشر دیہاڑا اوہناں دے لئی سکھ دی جا بن جاوے
جہناں نوں رحمت تیری دے حاصل ہون وسیلے
دھرتی ولوں آوندی ویکھ کے تیری نور سواری
اوہوں رستہ دے ویندے نیں امبر نیلے نیلے
تیرے اُچے مرتبے تے بے حل مقام سہوں
عرشیں جاون سے فضاواں گائے گیت رسیلے
کوئی وی موسم ہووے بھاویں کھرے بیان اوہناں دے
تیرے نال تعلق والے کدی نہ چین ولیلے
پربت وانگ اچیرے ہو گئے اوہ تیری تعلیموں
راہواں دے وچ رُلدے سن پئے احقر جہڑے تیلے

نعت

مقصود ناصر چودھری

آیا کملی والا آیا
مولا دا پیغام لیایا

انھیاں اکھاں نوں لو دتی
نھیری دُنیا نوں رُشنایا

چڑھیا چن کے وچ جس نے
چار چفیرے چانن لایا

پے گئی سی کوراہے دنیا
سدھا راہ اس آن وکھایا

ظلم جبر دا نام مٹا کے
انساناں دا مان ودھایا

ناصر اس توں صدقے جائیے
جس ساہنوں انسان بنایا

نعتیہ چومصرعہ

سید صفدر حسین بخاری

کسے صبح نوں نہیں نصیب ہویا
جیہڑا شان معراج دی رات والے
جیویں پانی وچ چن نوں چن ویکھے
انج جلوہ محمد دی ذات دا اے

تیری ﷺ دید

ڈاکٹر رشید انور

تیری دید نوں ترسن آقا میرے نین پیاسے — بن درشن ایہہ اکھیاں جیکن پانی وچ نکے
روضے دے گنبد تے ویکھے وچ خیال کبوتر — ہجراں ماری روح دے پنچھی ہو گئے ہور اوا سے
ایہہ ہجراں دی چتا میتوں نِجا برابر آقا — اگ دے ویکھن اندر میں آں جتیا ہلد خراسے
رج کے ویکھن جوگے کتھے میرے نین نمانے — اک جھلک وچ بھر جاون گے دو نیناں دے کاسے
بے آقا میں قدماں دے وچ ڈھکن لائق ناہیں — کرم کرو تے رکھ لو کدھرے اپنے آسے پاسے
آس دیاں سسیاں بے وسیاں سڑیاں وچ تھلاں دے — بھکھدی ریت نے لوہیاں تکیاں سر تے تخت پتاسے
سکدیاں سدھراں نوں اتھرے ویلے ٹھنسے کردے — چیاں موت گھوراں دے لئی آقا بن گئی ہاسے
گن دیاں، گن دیاں دن ہجراں دے گنتی دے سارے گئے — رب داتاں ای بن تے گیہ جا لیکھاں پلے آسے
لمی رات ہجر دی "انور" کیہ دساں کنج گزرے — آس دا اک ٹمٹماندا دل نوں دیدار ہووے دلاسے

دکھرا نشہ حجاز دے جام طہور دا

محمد شریف انجم

دُنیا تے ثانی آیا نہ میرے حضور دا
سارا جہاں سی منتظر جہدے ظہور دا
نخیاں تیرے دوار توں سکھیاں سخاوتاں
جیہوں لیا سیانیاں چانن شعور دا
دشمن نوں کر معاف تے سینے ہے لا لیا
آیا رتا خیال نہ دل وچ غرور دا
طیبہ دے رند ساقیا پی کے نہ ڈولدے
دکھرا نشہ حجاز دے جام طہور دا
رہندی ہمیش دل نوں ایہی طیبہ دی آرزو
دُنیا دا ہور شہر نہ اکھیاں نوں پور دا
اکھیاں ترس گئیاں تیرے روضے دی دید نوں
انجم کریندا زاریاں وانگ "حضور" دا

نعت

رشید ہادی

ہر پاسے رحمت وس پئی اے مرے آقا جگ تے آئے نیں
محبوب خدا دی آمد تے دو جگ نے جشن منائے نیں
گھنڈ کھولے نیں اج کلیاں نے کے دیاں جھیاں گئیاں نیں
خوش ہو کے رب نے دھرتی تے رحمت دے مینہ ورسائے نیں
ہُن ظلمت کتے وی نہیں رہی ہو جاتا چانن تھاں تھاں تے
مرے پاک نبی ﷺ نے تھاں تھاں ہُن رحمت دے دیپ جلائے نیں
اوہناں سب دے دُکھ نجھے نیں کھوہ کھارے کیتے مٹھے نیں
اوہناں پاک لعاب لگا کے تے ازلاں دے کوہڑ گنوائے نیں
اوہدی شان کریمی کیہہ دساں اوہدا خُلق حلیمی کیہہ دساں
جہنے دل نہیں توڑے دکھیاں دے سکھ سب دی جھولی پائے نیں

نعت

ماجد صدیقی

اچیاں تھائیں اکھیاں لائیاں اوہناں نے — ونگھاں عرشاں تیک جلائیاں اوہناں نے
ہر نیویں نوں افق دی راہ سکھاون لئی — سے کر کر دیاں کھائیاں اوہناں نے
دور ہٹا کے نھیرے جہل جہالت دے — روشنیاں تھاں تھاں ورتائیاں اوہناں نے
اکھیں ویریں رب دا نام چتارن لئی — دا داں ہتھ دتیاں شنائیاں اوہناں نے
امت دے لئی سکھ نجیرے اگوں دے — پیار دیاں دے دے کے سائیاں اوہناں نے
جو تکوتاں دی نیں ویہڑے صدیاں دے — سمجھاں تو دکھ عزتاں پائیاں اوہناں نے
ماجد ورگے ذرے تیک دی پیار دیاں — رشماں سورج وانگ پچائیاں اوہناں نے

سلام بحضور سید الانبیاء ﷺ

جاوید پنچھی

زمانے دے والی ﷺ نوں میرا سلام
اوہدی ﷺ شان عالی نوں میرا سلام
زمانے نوں جنے ﷺ اے کلمہ پڑھایا
جو ﷺ بن کے گھٹا رحمتاں دی اے چھایا
جو ﷺ دو جگ دا آقا ﷺ تے مولا سدایا
ہے اُس ﷺ بے مثالی نوں میرا سلام
اوہدی ﷺ شان عالی نوں میرا سلام
غریباں، یتیماں دا وارث ﷺ سداوے
جو ﷺ پتھر جنیاں نوں وی سینے تھیں لاوے
جو ﷺ امتی دی امتی بیڑا کنڈھے لاوے
اوہدی ﷺ اج خیالی نوں میرا سلام
اوہدی ﷺ شان ولی نوں میرا سلام
اوہ ﷺ جس آ کے نیکی دے دل موہیا سی
برائی دا قلعہ وی جس ﷺ توڑیا سی
تے جس ﷺ آ کے بت پوجنوں ہوڑیا سی
ہے اُس ﷺ دو کمالی نوں میرا سلام
اوہدی ﷺ شان عالی نوں میرا سلام
سی جس ﷺ مائیاں نوں وی جینا سکھایا
تے جس ﷺ حق سچ تیر حاں دا لشکر بنایا
ہے اُس شاہ ﷺ جمالی نوں میرا سلام
اوہدی ﷺ شان عالی نوں میرا سلام
ابوجہل دی جس ﷺ کمر توڑ دتی
صحابی نوں اوہدی اوہ بانہہ موڑ دتی
لعاب دہن لا کے جس ﷺ جوڑ دتی
اوہدی ﷺ لازوالی نوں میرا سلام
اوہدی ﷺ شان عالی نوں میرا سلام
خدا عرش اُتے سی جس ﷺ نوں بلایا
تے تعظیم لئی حوراں نے سر جھکایا
تے حوراں نے سلے سی جس ﷺ لئی گایا
ہے اُس ﷺ نرالی نوں میرا سلام
اوہدی ﷺ شان عالی نوں میرا سلام
توں ﷺ رحمت دا بوٹا میرے گھر وی لاوے
خدا واسطے تیرا میتوں وی پا دے
تے پنچھی دے ستے مقدر جگا دے
کرے ہر سوالی نوں میرا سلام
تری ﷺ شان عالی نوں میرا سلام
ایہہ پنچھی تے دراں اے تیرا غلام

نعت

شگفتہ غزل ہاشمی

کدوں ختم ہوئی ایہہ راہواں دی دوری
مری آس وی تے کسے ہووے پوری
کراں میں وی سجدہ ترے در تے آکے
کراں میں وی سوہنے نبی ﷺ دی حضوری
جدوں تک نظر سبز گنبد نہ آیا
اودوں تک مری زندگی اے ادھوری
خدا دے کرم دا دلیل ہے دکھنا
حبیب خدا دا قرب ہے ضروری
سرور ایہیں دھرتی تے ایہا نہ کوئی
جیہڑی خلق اوہدے وچ لبھدی سروری
غزل ہے جو اوہ راہ کھن کسے آکھے تے
دلاں میں وی جوگن ہواواں کیہہ بلا دی

ماں بولی دا مٹھا تحفہ ☆ لہور تے اسلام آباد توں اکو ویلے چھپن والا پہلا پنجابی اخبار

روزانہ
Rozana Khabran
لہور
خبراں
چیف ایگزیکٹو
ضیا شاہد

جلد 1 | اتوار 20 وساکھ 2061 ب 11 ربیع الاوّل 1425ھ 2 مئی 2004ء صفحے 6 مُل 3 روپے | شمارہ 94

شروع اللہ دے ناں نال جیہڑا نہایت مہربان تے رحم کرن والا اے

تیرا دِتا او ہوای بخشش دے زمرے آوے گا — جیہڑا دِتا منگن کولوں پہلاں دِتا جاوے گا — حضرت علی کرم اللہ وجہ

شہباز شریف وطن نئیں پرتن گے' جے خدانخواستہ آ وی گئے تے اسیں ٹھیک ٹھاک بندوبست کراں گے' ملک وچ کنک دا کال نئیں

ویلے توں پہلاں چوناں ہو وی جان تے کوئی حرج نئیں: وزیر اعظم

چودھری شجاعت نال کوئی اختلاف نئیں' کوئی مسئلہ ہووے تے میں اوہناں نال مشورہ کر لیناواں' اتحاد بارے ہون والے اکٹھ وچ سندھ' پنجاب تے بلوچستان دے وزراء اعلیٰ نوں وی سدیا جاوے گا

نیشنل الائنس نوں مسلم لیگ وچ رلان دی پیشکش اسیں نئیں کیتی سی' پر ایہوں مکان دا فیصلہ قومی مفاد وچ ہویا' جنے لوک جمع ہون جمہوریت لئی فیدے منداے: چودھری شجاعت نال ملاقات

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) وزیر اعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے آکھیا اے کہ جے آئینی مدت پوری ہون توں 2 چار مہینے پہلاں چوناں تے سب دا اتفاق رائے ہو جاوے تے ایہہ چنگا اے۔ شہباز شریف وطن واپس نئیں آن گے۔ ... بندوبست کراں گے۔ ملک وچ کنک دا کوئی کال نئیں۔ پر مِدل مین کم کر جاندے نیں۔ ایہناں خیالاں دا اظہار اوہناں نے پچھلی دیہاڑ چودھری شجاعت حسین دی رہائش گاہ تے اخبار نویساں نال گل بات کر دیاں ہویاں کیتا۔ اوہناں آکھیا ...

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 26

بابا فرید الدین گنج شکرؒ دے شعر تے اوہناں دا ترجمہ

ترجمہ کار: پروفیسر سعید احمد

ویکھ فریدا جو تھیا، شکر ہوئی وِس
سائیں باجھوں آپنے' ویدن کہیے کِس

اے فرید! ویکھ کیہ دا کیہ ہو گیا۔ شکر زہر بن گئی۔ اوہ سب نعمتاں جو جوانی وِچ مٹھیاں (شیریں) جاپدیاں سن اوہ بڑھاپے وِچ آ کے زہر بن گیئاں۔ خدا دے سوا کس نوں ایہہ اپنے دُکھڑے دساں۔

فریدا ڈھونڈے داکھ بجوڑیاں' لِکر بیجے جٹ
ہنڈھے اُن کتائیندا' پیدھا ڈھونڈے پٹ

جٹ لِکر کاشت کر کے باجوڑ علاقے دے انگوراں دی فصل نئیں لے سکدا اِنج ای اُن کت کے ریشم وی نہیں حاصل کیتا جا سکدا (بابا جیؒ آکھدے نیں کہ کرتوت بندہ دوزخی کرے تے منگے تھاں جنت وچ۔ ایہہ نئیں ہو سکدا!

بابا فرید الدین گنج شکرؒ

خورشید قصوری 19 مئی نوں امریکہ جان گے
عراق فوج گھلن دا مسئلہ زیرِ بحث آوے گا

واشنگٹن (مانیٹرنگ ڈیسک) باخبر ذریعاں موجب وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری اک اہم دورے تے 19 مئی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 15

پٹرول دیاں قیمتاں وِچ وادھا' پروفیسر غفور سینٹ وِچ تحریک استحقاق جمع کرا دِتی

اسلام آباد (ثنا نیوز) پٹرولیم مصنوعات دیاں قیمتاں وچ وادھے اُتے متحدہ مجلس عمل نے سینٹ وچ تحریک استحقاق

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 16

مصر دے صدر تے وزیر اعظم ولوں صدر مشرف تے جمالی نوں عید میلاد النبیؐ اُتے مبارکباد

اسلام آباد (این این آئی) جشن عید میلاد النبیؐ دے مبارک دن دے موقعے تے مصر دے صدر حسنی مبارک

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 17

سپریم کورٹ دے جج صوبائی دارالحکومتاں وِچ مقدمیاں دی سنوائی کرن گے

اسلام آباد (آن لائن) سپریم کورٹ دے ججاں دے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 18

امریکہ نے 9 پاکستانی مذہبی تنظیماں نوں اَت گرد قرار دے دِتا

مسیتاں تے مدرسے القاعدہ دیاں جڑاں نیں

اَت گرد قرار دِتیاں جان والیاں تنظیماں وِچ انصار الاسلام حرکت المجاہدین جیش محمد لشکر طیبہ لشکر جھنگوی البدر مجاہدین حرکت المجاہدین اسلام حزب المجاہدین تے سپاہ صحابہ شامل نیں

غیر ملکی امداد نال چلن والیاں ایہناں تنظیماں دے مالیاتی اداریاں وچ اثاثے وی منجمد کیتے جا رہے نیں: امریکی محکمہ خارجہ دی خصوصی رپورٹ

واشنگٹن (مانیٹرنگ ڈیسک) امریکہ نے پاکستان دی 9 اسلامی تنظیماں سنے 37 بین الاقوامی تنظیماں نوں اَت گرد قرار دِتا اے۔ ایہہ گل امریکی محکمہ خارجہ طرفوں جاری کردہ اک رپورٹ وچ دسی گئی۔ رپورٹ وچ الزام لایا گیا اے کہ دینی مدرسے تے مسیتاں القاعدہ دی امانت تے حمایت دی جڑ نیں۔ جہڑیاں پاکستانی تنظیماں نوں اَت گرد قرار دِتا گیا اے اوہناں وچ انصار الاسلام' حرکت المجاہدین' جیش محمد' لشکر طیبہ' لشکر جھنگوی' البدر مجاہدین' حرکت المجاہدین اسلام' حزب المجاہدین تے سپاہ صحابہ دے ناں شامل نیں۔ امریکی سفارت خانے دی پریس ریلیز موجب محکمہ خارجہ دی ورھے وار رپورٹ وچ 40 دوجیاں تنظیماں نوں وی اَت گرد

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 1

امریکہ نے کجھ دن پہلاں سعودی عرب توں اپنا سفارتی عملہ پرتا یا سی' پورے ملک وِچ ہائی الرٹ' ایئر پورٹاں سنے خاص تھاواں دی سخت نگرانی

عراق وِچ حملے' 2 ودیسی ٹھیکیدار' 2 امریکی فوجی ہلاک' 5 زخمی

موصل وچ غیر ملکی ٹھیکیداراں دی گڈی اُتے حملہ 2 ہلاک 5 زخمی' فلوجہ دے خودکش حملیاں وچ 2 امریکی ہلاک' اتحادی فوج دا مینگر سائز ...

الامبر وچ تلاشی دیاں کارروائیاں وچ مجاہداں دی فائرنگ نال 2 سیلرز ہلاک تشدد ودھ گیا تے ہور فوج گھلاں گے: برطانوی نائب وزیر دفاع

بغداد' لندن' موصل (آن لائن' اے ایف پی) عراق وچ اتحادیاں اُتے حملیاں وچ 2 غیر ملکی ٹھیکیداراں سنے 4 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔ موصل وچ غیر ملکی ٹھیکیداراں دی گڈی اُتے بمباں نال حملہ ہویا جہدے وچ 2 ٹھیکیدار ہلاک تے 5 لاہمے زخمی ہو گئے۔ پلس ذرائع دے مطابق

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 19

سعودی عرب وِچ کارسواراں دی فائرنگ
امریکی سنے 7 ودیسی ہلاک
سکیورٹی فورس دی جوابی کارروائی' 3 اَت گرد مارے گئے

ساحلی علاقے ینبوع وچ کار سوار اَت گرداں نے اک کاروباری مرکز اُتے اچن چیت حملہ کر دِتا' ودیسیاں سنے اک سکیورٹی اہلکار ہلاک' پلس نے پچھا کر کے 3 اَت گرد مار دِتے' اک پھڑیا گیا

فائرنگ ویلے لوکاں نے لمیاں پے کے جاناں بچائیاں' خوف کھلر گیا' اَت گرداں دے ساتھیاں نوں لبھن لئی چھاپے' مارے جان والے ریاض بمب دھماکے وچ ملوث سن: ذریعے

ریاض (اے ایف پی) سعودی عرب دے شمالی مغربی علاقے وچ اَت گرداں دی فائرنگ نال اک امریکی سنے 3 غیر ملکی ہلاک ہو گئے۔ سعودی ذریعاں تے سفارت کاراں موجب اَت گرد اک کار وچ سوار سن جہناں نے ساحلی علاقے ینبوع وچ غیر ملکیاں تے اچن چیت فائرنگ شروع کر دِتی۔ واقعہ دے فوراً بعد سعودی سکیورٹی فوجاں نے اَت گرداں دی گڈی دا پچھا کیتا تے فائرنگ دے تبادلے وچ 3 اَت گرد مارے گئے۔ جدکہ اک نوں زندہ گرفتار کر لیا گیا۔

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 3

پاکستان دے اَت گردی خلاف کردار نوں اولے نئیں کیتا جا سکدا: برطانوی ہائی کمشنر

کراچی (مانیٹرنگ ڈیسک) برطانیہ دے پاکستان وچ ہائی کمشنر مارک گرانٹ نے آکھیا اے کہ پاکستان اوہناں دا مضبوط ترین اتحادی اے تے پاکستان دی ہر اوس تھاں لابنگ کیتی گئی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 20

عالمی برادری ماحولیاتی مسئلیاں نال نبڑن لئی ترقی پذیر دیساں دی مدد کرے: پاکستان

نیویارک (آن لائن) اقوام متحدہ وچ پاکستان عالمی برادری نوں آکھیا اے کہ اوہ ماحولیاتی مسئلیاں نال نبڑن لئی ترقی پذیر ملکاں دی مدد کرے۔ ایہہ اپیل ماحولیات دے ...

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 21

پاکستان اِک مہینے لئی سلامتی کونسل دی صدارت سنبھالے گا

فسادزدہ علاقیاں وِچ پاکستانی فوجیاں دی تعداد سب توں ودھ اے

اسلام آباد (اے پی پی) پاکستان نے اقوام متحدہ دی سلامتی کونسل دے مئی دے مہینے لئی صدارت کیم مئی توں سنبھال لئی۔ پاکستان نوں دوورھے پہلاں سلامتی کونسل دا غیر مستقل رکن چنیا گیا سی جہدی مدت کیم جنوری 2003ء توں شروع ہوئی سی۔ پچھلے ورھے مئی وچ وی پاکستان نے سلامتی کونسل دی صدارت دے فرائض انجام دِتے سن۔ اسلام آباد وچ وزارت خارجہ ولوں جاری کیتے گئے اک بیان

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 8

شہباز شریف جدہ آئے تے سعودی عرب معاہدے اُتے عمل کروائے گا: ایڈمرل (ر) عبدالعزیز

راجن پور وِچ خونی پُلس مقابلہ' 8 ڈاکو ہلاک تھانیدار جاں بحق

مجلس عمل دی

نیویارک (آن لائن) اقوام متحدہ وچ پاکستان عالمی برادری نوں آکھیا اے کہ اوہ ماحولیاتی مسئلیاں نال نبڑن لئی ترقی پذیر ملکاں دی مدد کرے۔ ایہہ اپیل ماحولیات دے وزیر

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 21

اسلام آباد وچ وزارت خارجہ ولوں جاری کیتے گئے اک بیان

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 8

اسلام آباد (اے پی پی) پاکستان نے اقوام متحدہ دی سلامتی کونسل دے مئی دے مہینے لئی صدارت یکم مئی توں سنبھال لئی۔ پاکستان نوں دوورھے پہلاں سلامتی کونسل دا غیر مستقل رکن چنیا گیا سی جہدی مدت یکم جنوری 2003۔

گرداں دی گڈی دا پچھا کیتا تے فائرنگ دے جاولے وچ 3 اتے گرد مارے گئے۔ جدکہ اک نوں زندہ گرفتار کر لیا گیا۔

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 3

ایڈمرل (ر) عبدالعزیز نے آکھیا اے کہ جے مسلم لیگ (ن) دے رہنما شہباز شریف نوں حکومت نے پاکستان

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 2

اسلام آباد: فاروق لغاری چودھری شجاعت نوں استقبال کر رہے نیں۔

راجن پور وچ خونی پلس مقابلہ 8 ڈاکو ہلاک تھانیدار جاں بحق

تھانہ بنگلہ دے ایس ایچ او نے پارٹی دے نال مطلوب بندیاں نوں پھڑن لئی چھاپہ ماریا تے ڈاکوواں نے فائرنگ کر دتی تھانیدار موقعے اُتے دم توڑ گیا

پلس دی بھاری نفری نے ڈاکوواں نوں گھیرے وچ لے لیا 6 گھنٹے دے مقابلے مگروں 8 ڈاکو مارے گئے لاشاں ڈسٹرکٹ ہسپتال اپڑا دتیاں گئیاں

راجن پور (مانیٹرنگ ڈیسک) راجن پور دے علاقے روجھان وچ ڈاکوواں تے پلس وچ فائرنگ وچ 8 ڈاکو ہلاک ہوگئے جد کہ اک پلس انسپکٹر جاں بحق ہو گیا۔ نجی ٹی وی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 22

پنجاب وڈا بھرا اے دانہ پانی بند نہ کرے: وزیر خوراک سرحد

کنک دی نکیاں صوبیاں نوں آواجاوی اُتے پابندی غیر آئینی اے معاملہ گل بات نال حل کیتا جائے

تسیں پابندی کیوں لائی اے تہانوں آکھیا گیا اے نہ تسیں اجازت لئی اے پنجاب کولوں وفاقی وزیر دی پچھ پرتیت

اسلام آباد (این این آئی) صوبہ سرحد دے وزیر خوراک افضل ربانی ایڈووکیٹ نے کہیا اے کہ پنجاب وڈا بھرا اے تے اوہنوں نکے بھراواں دا دانہ پانی بند کرن دی تھاں اوہناں نال چنگا ورتاوا کرنا چاہیدا اے کنک دی کے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 23

سعودی وزارت داخلہ ولوں ریاض بم دھماکے دے اتے گرداں دے ناں دا اعلان

ریاض (آن لائن) سعودی وزارت داخلہ نے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 24

ایدھر آؤنا........!

کراچی: 13 بھارتی مچھیریاں نوں 2 لانچاں سنے پھڑ لیا گیا

کراچی (مانیٹرنگ ڈیسک) کراچی میری ٹائم سکیورٹی ایجنسی نے 13 بھارتی مچھیریاں نوں دو لانچاں سنے پھڑ لیا اے۔ اک نجی ٹی وی چینل موجب ایہناں بھارتی مچھیریاں نوں پاکستانی سمندری حداں دی خلاف ورزی کرن دے الزام وچ پھڑیا گیا اے۔

بغداد: عراقیاں دے حملے نال اتحادی فوجیاں دے ٹینک نوں اگ لگی ہوئی اے۔

دوبارہ اقتدار ملیا تے پاکستان نال گل بات اگے ودھاواں گے: واجپائی

کانگریس پہلاں دشمنی دا تے ہن دوستی دا الزام لاندی اے' انتخابی ریلی توں خطاب

نئی دلی (این این آئی) بھارت دے وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے آکھیا اے کہ اسیں دنیا وچ گھومنے پھرنے آں پر پڑوسی نال گل کرنے آں تے نہ ہتھ ملانے آں جے کر ایس واری ساڈی حکومت آئی تے اسیں پاکستان نال گل بات ہور اگے ودھاواں گے تے امن و آشتی نال گل ہووے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 9

شہباز شریف واپس آن ہر طراں تعاون کراں گے

چودھری نثار تے سعد رفیق دا لیاقت بلوچ نال رابطہ

مجلس عمل دی یقین دہانی

شہباز شریف نوں واپس آکے مقدمیاں دا سامنا کرنا چاہیدا اے' نواز شریف' بے نظیر تے الطاف حسین دی واپس آن: لیاقت بلوچ

ایم ایم اے دا فیصلہ سر متھے تے' امید اے مجلس عمل تعاون تے حمایت جاری رکھے گی: چودھری نثار میمن تے سعد رفیق دی گل بات

اسلام آباد' لہور (ثانیوز' وقائع نگار) پاکستان مسلم لیگ (ن) دی مرکزی تے صوبائی قیادت نے پارٹی دے جلاوطن صدر میاں شہباز شریف دی وطن واپسی دے سلسلے وچ حمایت دے حصول لئی متحدہ مجلس عمل نال رابطہ کیتا اے تے ایم ایم اے نے اوہنوں شہباز شریف دے آن تے اپنے پورے سیاسی تعاون دا یقین دوایا اے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) دے قائم مقام پارلیمانی لیڈر چودھری نثار علی خان تے مسلم لیگ (ن) پنجاب دے سیکرٹری جنرل خواجہ سعد رفیق

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 4

فوج جعلی سیاستدان بنان دیاں فیکٹریاں بند کرے: نواز لیگ

آمریت نال لڑن دا ویلا آ گیا

حکمران سکون نال ونجلی وجا رہے نیں' غریب خودکشیاں کر رہے نیں' لوکاں نوں اللہ دا ڈر رکھن والیاں عدالتاں دیاں گے: شہباز شریف دا پیغام

فوج پلاٹ وچن دا دھندا چھڈ کے سول حکومت بنان دا مطالبہ منے' سعد رفیق' شہباز قوم دی تقدیر بدل دیوے گا' حاجی حنیف' حکومت جان والی اے' مجتبیٰ الرحمن

حکمراناں دے حساب دا دیہاڑ آ گیا' نیب نوں مطلوب وزیراں دیاں نیندراں اڈ گئیاں' رانا مشہود' ملک نوں بچان والا چھیتی آوے گا' زعیم قادری

لہور (خبر نگار توں) مسلم لیگ ن کے جلاوطن صدر میاں شہباز شریف نے آکھیا اے کہ پاکستان وچ غریب سسک رہے نیں جد کہ حکمران سکون دی ونجلی وجا رہے نیں' ایس ملک وچ غریب دے بالاں لئی سکول وچ نہ تے کندھاں نیں تے نہ ای ٹاٹ میسر نیں۔ ایہناں خیالاں دا اظہار اوہناں نے مسلم لیگ ن لیبر ونگ دے زیر اہتمام منعقدہ اک تقریب وچ اپنے ویڈیو پیغام وچ کیتا۔ اوہناں نے آکھیا کہ نواز شریف نے قوم دی غربت دا سودا نئیں کیتا تے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 5

لہور: مسلم لیگ لیبر ونگ دی چھتر چھاویں پریس کلب وچ یوم مئی اُتے خواجہ سعد رفیق تے زعیم حسین قادری خطاب کر رہے نیں۔

گوانتانا موبے توں 20 پاکستانی قیدیاں نوں ایس مہینے دے اخیر تک چھڈ دتا جاوے گا: بریگیڈیئر جاوید اقبال چیمہ

واشنگٹن (آن لائن) کیوبا وچ امریکی جیل گوانتانا موبے چوں 20 پاکستانیاں نوں ایس مہینے دے اخیر تک چھڈ دتا جاوے گا۔ ایہہ گل نیشنل کرائسز مینجمنٹ سیل دے سربراہ

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 10

طالبان عراقی مجاہداں دی مدد نئیں کر رہے: کمانڈر ملا داد

دوحہ (آن لائن) افغانستان دی طالبان تحریک دے اک ملٹری کمانڈر ملا داد اللہ نے ایہناں اطلاعواں دی تردید کیتی اے کہ القاعدہ تنظیم نال تعلق رکھن والے امریکی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 11

مقدونیا دے سابق وزیر داخلہ خلاف 7 پاکستانیاں دی ہلاکت اُتے فرد جرم عائد کر دتی گئی

سکوپیہ (ثانیوز) مقدونیہ دے حکام نے مارچ 2002 وچ ست پاکستانیاں نوں جعلی پلس مقابلے وچ قتل کرن دا اعتراف کیتا اے۔ ایہہ پاکستانی مقدونیہ وچ غیر قانونی طور تے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 12

پاکستان سنے پوری دنیا وچ مزدوراں دا عالمی دیہاڑ منایا گیا

لاہور (نیوز ڈیسک) شکاگو دے شہیداں نوں خراج تحسین پیش کرن لئی اج پوری دنیا طراں پاکستان وچ وی یوم

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 42

ملت پارٹی دے سینئر نائب صدر جاوید جبار نے مسلم لیگ وچ نہ رلن دا اعلان کر دتا

کراچی (آن لائن) ملت پارٹی دے سینئر نائب صدر تے سابق وفاقی وزیر جاوید جبار نے ملت پارٹی دے مسلم لیگ

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 43

نوجوان نے چھریاں مار کے پیو نوں قتل کر دتا

ٹھینگ موڑ دا نذیر 7 بالاں دا پیو سی' ملزم منیر چھری سنے پھڑیا گیا' لاش دا پوسٹمارٹم

مقتول دی بیوی تے 2 دھیاں لوکاں دے گھراں وچ کم کر دیاں سن' ملزم دی پان سگریٹ دی دکان اے

لہور (خصوصی ذرائع + وقائع نگار خصوصی) اکرم پارک اسلام پورہ وچ نوجوان نے بیوی نال قابل اعتراض حرکتاں

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 44

میرا پیو اپنیاں دھیاں نال بھیڑیاں حرکتاں کردا سی' کجھ نئیں سی کماندا' ملزم دا بیان

لہور (کالم نگار خصوصی) اسلام پورہ پلس ہتھوں پھڑے جان والے 22 ورھیاں دے منیر نے دسیا کہ تن مہینے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 48

پتر دے ہتھوں قتل ہون والا نذیر۔

وزارت خزانہ نوں ترقیاتی منصوبیاں لئی فنڈ چھیتی جاری کرن دا حکم

پروگرام پی آر ایس پی دے تحت اگلے بجٹ وچ 2 کھرب 30 کروڑ فنڈ رکھن دا فیصلہ

اسلام آباد (آن لائن) وزیراعظم میر ظفراللہ خان جمالی نے ملک بھر وچ ترقیاتی منصوبیاں تے جاری کم تیز کرن لئی وزارت خزانہ نوں فنڈز فوری طور تے جاری کرن دی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 13

شہاب الدین اویسی دا حاصل پور تے مولانا غلام رحؒ دا گوجرانوالہ وچ اج عرس ہووے گا

صوبائی وزیر اوقاف تے ممبران اسمبلی حصہ لین گے' علماء اولیاء دی تعلیمات تے چانن پان گے

گوجرانوالہ + حاصل پورہ (نمائندہ خبراں) حضرت خواجہ شہاب الدین اویسیؒ شاہ پور حاصل پورہ دا عرس مبارک 2 مئی 11 ربیع الاول مبارک توں شروع ہووے گا۔

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 14

سلسلہ ہیر وارث شاہؒ

گھر رب دے مسجداں ہُندیاں نیں ایتھے غیر شرع ناہیں واڑئیے اوئے
کُتا اتے فقیر پلیت ہووے نال دُرّیاں بنھ کے ماریئے اوئے
تارک ہو صلوٰۃ دا پٹے رکھے لباں والیاں مار پچھاڑیئے اوئے
نیواں کپڑا ہووے تاں پاڑ سٹیے لباں ہون دراز تاں ساڑیئے اوئے
جیہڑا فقہ اصول دا نئیں واقف اوہنوں چاسولی اتے چاڑیئے اوئے
وارث شاہ خدا دیاں دشمناں نوں دُوروں کُتیاں وانگ دھتکاریئے اوئے

آٹا ہور مہنگا' وڈا' چھوٹا تے ککڑی دا گوشت لوکائی دے وسوں باہر

20 کلو دا تھیلا 226 دی تھاں 228 روپے دا کیا' کھلا آٹا 13 دی تھاں 15 روپے کلو

ککڑی دا گوشت ملکی تاریخ وچ کدی 120 روپے نئیں وکیا' لوک سبزیاں ول دھیان کرن

بکرے دا گوشت 225 تے قیمہ 250 روپے کلو' 80 فیصد لوک ایس نعمت توں محروم' خبراں سروے

لہور (خبر نگار) صوبائی دارالحکومت وچ نجی شعبے طرفوں گندم دی قیمتاں وچ 5 روپے فی من وادھے مگروں ڈیلراں نے وی 20 کلوگرام تھیلے دی قیمت وچ 2 روپے فی تھیلا اضافہ کر دتا اے۔ پچھلے دیہاڑ 20 کلو دا تھیلا 226 روپے دی بجائے 228 روپے دا وچیا گیا جد کہ کھلا آٹا 14 روپے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 6

مشرف دی دعوت دیوے تے پاکستان نئیں جاواں گا: بال ٹھاکرے

نئی دلی (این این آئی) بھارت دی انتہا پسند جماعت شیو سینا دے سربراہ بال ٹھاکرے نے آکھیا اے کہ جے کر صدر

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 25

وانا اپریشن وچ پھڑے گئے 183 قبائلیاں وچوں 78 چھڈ دتے گئے

وانا (آن لائن) جنوبی وزیرستان دی پولیٹیکل انتظامیہ

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 27

مہنگا گوشت ویچن والے 20 قصائی پھڑے گئے

25 ہزار روپے جرمانہ وصول' مقدمہ درج

اچھرہ' چوہنگ' لیاقت آباد وچ اقبال ٹاؤن دے میونسپل افسر امتیاز اعوان دی اگوائی وچ ٹی او آر ہمایوں حفیظ تے عملہ تہہ بازاری دا چھاپہ

قصائیاں نے پرائس کنٹرول کمیٹی دا اکٹھ وچ اقرار کیتا سی کہ بکرے دا گوشت 150 تے وڈا گوشت 60 روپے کلو ویچن گے پر ایہدے اُتے عمل نہ کیتا

لہور (عوامی رپورٹر) اقبال ٹاؤن دے ٹاؤن میونسپل افسر امتیاز اعوان دی سربراہی وچ پچھلے دیہاڑ ٹی آر او آغا ہمایوں حفیظ تے عملہ تہہ بازاری نے اچھرہ' چوہنگ تے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 7

عملہ تہہ بازاری نے اچھرے وچ دکاناں توں باہر رکھیا سامان قبضے وچ لے لیا

لہور (عوامی رپورٹر) اقبال ٹاؤن دے ٹی او آر آغا ہمایوں حفیظ نے عملہ تہہ بازاری نال رل کے اچھرہ مین بازار وچ تجاوزات دے خلاف گرینڈ اپریشن کر دیاں ہویاں درجناں دکاناں دے باہر رکھیا گیا سامان قبضے وچ لے لیا۔

لہور: عملہ تہہ بازاری تجاوزات دے خلاف اچھرہ وچ اپریشن کر رہیا اے جد کہ [illegible] مہنگا گوشت [illegible] قصائیاں نوں پھڑی جا رہے نیں۔

لہور: عید میلادالنبیؐ دے سلسلے وچ اک مسیت اُتے چراغاں دا سوہنا منظر۔

سالانہ عرساں دا ویروا ماہ ربیع الاول مئی 2004ء

ناں بزرگ	تھاں	تریخ
حافظ غلام رسولؒ مولانا عبدالرحیم	کرشن نگر کوٹ لانوالہ روڈ گوجرانوالہ	11 ربیع الاول 2 مئی
حضرت پیر عظمت حسین شاہؒ	تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک	12 ربیع الاول 3 مئی
حضرت پیر حاجی شیخ احمد ولیؒ	کوٹلی کلاں ملک وال گجرات	12 ربیع الاول 3 مئی
خواجہ صوفی نواب الدینؒ	موہری شریف کھاریاں	12 ربیع الاول 3 مئی
حافظ شیخ محمد سری قادریؒ	مجرہ شاہ مقیم دیپالپور	15 ربیع الاول 6 مئی
حضرت خیرالدین شاہ ابوالمعالی قادریؒ	لہور	16 ربیع الاول 7 مئی
حضرت شاہ محمد غوثؒ	بیرون دلی گیٹ	17 ربیع الاول 8 مئی
حضرت مولانا غلام قادر چشتیؒ	مسجد بیگم شاہی لہور	18 ربیع الاول 9 مئی
حضرت خواجہ پیر بخش کاظمیؒ	خواجہ آباد شریف میانوالی	18 ربیع الاول 9 مئی

آل دوالے دیاں خبراں

لوک سیوا

نماز دے اوقات

فجر 4:45
ظہر 1:30
عصر 5:15
مغرب .... سورج ڈبن ویلے
عشاء 8:15

فقہ جعفریہ دے مطابق

فجر 4:30
ظہر 1:30
مغربین .... سورج ڈبن توں دس منٹ مگروں

سورج نکلن ڈبن دا ویلا

اج غروب آفتاب 6:30
کل طلوع آفتاب 5:45

ریل گڈیاں دے نویں ویلے

گڈی دا ناں تے نمبر	آن دا ویلا	جان دا ویلا
2 ڈاؤن خیبر میل	2 وجے	2:25 منٹ
104 ڈاؤن بک ٹرام	2 وجے	2:7 منٹ
124 ڈاؤن کوئٹہ ایکسپریس	10:50 منٹ	11:10 منٹ
134 ڈاؤن روہی ایکسپریس	10:50 منٹ	17:10 منٹ
328 ڈاؤن لاہور پسنجر	18:35 منٹ	19 وجے
1 اپ خیبر میل	2:35 منٹ	3 وجے
30 اپ تھل ایکسپریس	2:35 منٹ	7:30 منٹ
327 اپ لاہور پسنجر	7:10 منٹ	8 وجے
13 اپ کوئٹہ ایکسپریس	13:5 منٹ	13:30 منٹ
23 اپ کوئٹہ ایکسپریس	12:55 منٹ	17:15 منٹ
83 ڈاؤن مہر ایکسپریس	12:55 منٹ	17 وجے

اہم ٹیلیفون نمبرز

ریسکیو	15
اسلام آباد پلس	
ایکسچینج	9261410-1
کنٹرول	9203333
موٹر وے پلس	9266044
راولپنڈی پلس	
ایکسچینج	9270601-20
کنٹرول	9270013-14
خواتین پلس سٹیشنز	
اسلام آباد	9222596
راولپنڈی	9270601-20
اسلام آباد	9206995
راولپنڈی	4453698
انکوائری	
ہسپتال	15
فائر بریگیڈ	16

دو پنڈاں وِچ آسمانی بجلی ڈِگن نال 5 بکریاں تے 2 مجھاں ہلاک

ٹھرگلہ پنڈ وِچ 40 ہزار دیاں بکریاں جدکہ کوٹلہ خاں وِچ 1 لکھ روپئے مُل دیاں مجھاں اُتے بجلی ڈِگی

گجرات (بیورو رپورٹ) لالہ موسیٰ دے نواح وچ آسمانی بجلی ڈگن نال 5 بکریاں تے 2 مجھاں ہلاک ہو گئیاں۔ تفصیلاں مطابق پچھلی راتیں لالہ موسیٰ دے پنڈ ٹھرگلہ وچ آسمانی بجلی ڈگی جہدے نتیجے وچ 40 ہزار مالیت دیاں 5 بکریاں ہلاک ہو گئیاں۔ جدکہ کوٹلہ قاسم خاں دے کول اک ڈیرے تے 2 مجھاں جہناں دی مالیت اک لکھ توں ودھ سی اوہناں تے آسمانی بجلی ڈگی تے اوہ ہلاک ہو گئیاں۔ کجھ رابطہ سڑکاں تے پنڈاں وچ مینہ تے تیز ہواواں نال زکھ ڈگن دی اطلاع وی ملی اے۔

کاموکی: پیار دی شادی 'زنانی سنے 3 بندے زندگی ہار گئے

پیار دی شادی کرن والا جوڑا فائرنگ نال ہلاک 'سکندر نے پسند دی شادی نہ ہون تے زہر پھک لیا

کاموکے (نمائندہ خبراں) گوجرانوالہ دے محمد ارشاد نے تقریباً دو ورھے پہلاں اپنے پنڈ دی کڑی بشریٰ نال پیار دی شادی کر لئی۔ پچھلی رات محمد ارشاد اپنے بیوی بچیاں نال ستا ہویا سی کہ ان پچھاتے بندیاں نے انھے واہ فائرنگ کر کے موت دے گھاٹ لاہ دتا۔ محنت کش شاہ دین دا 20 ورھیاں دا پتر سکندر جیہڑا اک بھٹہ خشت تے محنت مزدوری کردا سی' اپنے نیڑلے عزیزاں وچوں اک کڑی اُتے دل ہار گیا تے اوہدے نال شادی دا ارادہ کر لیا۔ اوہنے اپنی خواہش دا اظہار جدوں اپنی ماں نال کیتا تے اوہنے انکار کر دتا ہویاں سکندر دا رشتہ کدھرے ہور طے کر دتا جہدے تے سکندر نے اپنی ماں توں ہراس ہو کے زہر پھک لیا جہنوں فوری طور تے ہسپتال لجایا گیا پر کجھ گھنٹے موت تے حیاتی دی کشمکش وچ جلا رہن توں بعد اوہنے ایس دنیا توں منہ موڑ لیا۔

پاک پتن توں 3 بھیناں اغواء

پاک پتن (ڈسٹرکٹ رپورٹر) محلہ گلزار آباد توں تن کڑیاں نوں اغواء کر لتا گیا۔ تفصیل موجب مولا بخش دی دھیاں (ک) وغیرہ گھر وچ کلیاں سن کہ اک عورت (ن) اوہناں نوں ورغلا کے لے گئی تے احمد تے منور وغیرہ دے حوالے کر دتا جیہڑے اوہناں نوں اغواء کر کے لے گئے۔ پلس نے مقدمہ درج کر کے پچھ پرتیت شروع کر دتی اے۔

پرانا وریر' پنڈ دے چودھریاں گھر وڑ کے مزدور دی بیوی اغوا کر لئی' 50 ہزار نقدی تے زیورات دی لٹ لئے پلس مقدمہ درج کر لیا

سانگلہ ہل (آن لائن) سانگلہ ہل دے نواحی گاؤں چک نمبر 114 وچ دشمنی دے انتقام وچ زمینداراں نے محنت کش دی نوجوان بیوی نوں اوہدے گھر وچ وڑ کے گن پوائنٹ تے اغوا کر لیا جدکہ گھر توں 50 ہزار دے زیورات تے نقدی وی لٹ لئی۔ تفصیل موجب ملزماں فریق مشتاق تر بھٹی تے شکیل احمد دے وکار اک عرصے توں دشمنی چلی آ رہی اے۔ اک مہینے پہلاں شکیل احمد دی شادی سرائی بی بی نال ہوئی۔ پچھلے دیہاڑ ملزماں مشتاق بھٹی وغیرہ نے شکیل دی غیر موجودگی وچ شکیل احمد دے گھر وڑ کے اوہدی بیوی نوں اغوا کر لیا تے مغویہ نوں گڈی وچ پا کے لے گئے۔ پلس نے مقدمہ درج کر لیا اے۔

ڈاکو لبور سر گودھا روڈ نبی پورہ وچ 3 گھراں دا صفایا کر گئے

شیخوپورہ (نمائندہ خبراں) لبور سر گودھا روڈ نبی پورہ وچ وسن والے اک معروف زمیندار راجہ لطیف دے گھر 10 مسلح ڈاکوواں نے وڑ کے لکھاں روپیاں دا گہنا' نقدی تے قیمتی شیواں لٹ لئیاں مزاحمت کرن اُتے گھر والیاں نوں تشدد دا نشانہ بنایا تے فرار ہو گئے ڈاکوواں نے جاندی واردو ہور گھراں وچ وی وارداتاں کیتیاں۔ پلس تھانہ اے ڈویژن مقدمہ درج کرن دی تھاں اُلٹا اوہناں نوں چور لبھن دا آکھ رہی اے۔

گجرات وچ 9 بندیاں دا مکان اُتے قبضہ

گجرات (بیورو رپورٹ) صدر گجرات دے علاقے مگو چک دی وسنیک و بیاہی ورہی زنانی سعیدہ بی بی دے مکان اُتے غلام سرور وغیرہ 9 بندیاں نے زبردستی قبضہ کر لیا پلس نے متاثرہ زنانی دے دیور عبدالعزیز دی رپورٹ اُتے مقدمہ درج کر لیا اے۔

شعیب نے عبدالحفیظ پیرزادہ تے فاروق نائیک خلاف کارروائی لئی

ٹریفک حادثے 'لڑائی تے زہر پھکن نال عورت سنے 5 بندے ہلاک ہو گئے

شیخوپورہ (نمائندہ خبراں) حافظ آباد روڈ اُتے جنڈیالہ شیر خان نیڑے اک حادثے وچ اک تیز رفتار بس نمبر 3276 ایف ڈی ایف نے سڑک کنڈھے کھلوتے اک بڈھے بندے ناظر مسیح نوں مدھ دتا جہڑا موقع تے ای جان بحق ہو گیا۔ جدکہ دوجا حادثہ فاروق آباد توں شیخوپورہ آن والی اک فلائنگ کوچ نے تیز رفتاری پاروں الیسر دے وسنیک دو منڈیاں عمران تے عمران نوں ہلاک کر دتا جدکہ اوہناں دا تیجا ساتھی ڈاہڈا زخمی ہو گیا۔ ہلاک ہون والیاں دی اطلاع جدوں اوہناں دے پنڈ اپڑی تے علاقے وچ کہرام مچ گیا۔ جدکہ تھانہ صدر فاروق آباد نیں دے علاقے دی وسنیک چار بالاں دی ماں نے گھریلو حالات توں تنگ آ کے زہریلی گولیاں کھا کے اپنی حیاتی دا خاتمہ کر لیا۔ تھانہ صدر شیخوپورہ دے علاقے وارن وچ گھریلو جھگڑے تے غصے وچ آ کے کے بھرانے تن بالاں دے پیو مشتاق نوں سر وچ ڈنڈا مار وڈے بھرا نوں مار دتا پلس نے مقدمے درج کر لئے نیں۔

دُدھ نئیں دیندی......... کَٹی بھوری ماسی دے کن وچ ماں دی شکایت کر رہی اے

گوجرہ دے اک پنڈ وچ دو مجھاں پٹھیاں دی اُڈیک وچ کھرلی دے کول کھلوتیاں نیں۔ (فوٹو: غزالی)

پی ایم اے گجرات ولوں زہریلی گولیاں دے ویچن تے پابندی دی منگ

نکے موٹے جھیڑیاں پاروں ہزاراں غریب بندے کنک تے چاول وچ رکھن والیاں گولیاں کھا کے جان گوا چکے نیں

گجرات (بیورو رپورٹ) پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن ضلع گجرات دے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر محمود چوہدری نے آکھیا اے کہ حکومت فوری طور تے چوہے مار گولیاں' کنک' چاول تے ہور غلے وچ رکھن والیاں گولیاں جیہڑے بازاراں وچ سر عام وکدیاں جا رہیاں نیں تے جہناں نال ہُن تک ہزاراں بندے مر چکے نیں' ایہناں اُتے فوری طور تے پابندی لائی جاوے۔ اوہناں آکھیا کہ درمیانے طبقے دے ہزاراں بندے دکھو دکھ جھگڑیاں تے بے روزگاری توں تنگ آ کے ایہہ سستیاں گولیاں کھا لیندے نیں۔ ایہناں نوں کھان والا انسان بوہت چھیتی مر جاندا اے۔ ڈاکٹر اظہر چوہدری نے وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی توں منگ کیتی اے کہ ایہناں گولیاں نوں ویچن تے فوری پابندی لائی جاوے تے ایہنوں ویچن لئی باقاعدہ رجسٹرڈ میڈیکل سٹوراں اُتے جہناں کول ویچن دا لائسنس ہووے' نوں ویچن دی اجازت دتی جاوے۔ اوہناں آکھیا کہ پی ایم اے ضلع گجرات ایس اہم مسئلے تے اک سیمینار ترتیب دے رہیا اے' جہدے وچ محکمہ صحت دے حکام' علاقے دے معززین' ممتاز ماہر تعلیم تے ہور شعبیاں نوں دعوت دتی جاوے گی۔

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج چیچہ وطنی ہوراں قتل دے مقدمے وچ اک ملزم نوں سزائے موت

50 ہزار جرمانہ 'زنانی سنے 6 بندے بری

چیچہ وطنی (آن لائن) گوشالہ دے رہائشی ملزماں غلام رسول اوہدی ماں جمیلہ بی بی' محمد علی' مبشر' عمران' شاہد محمود تے تصور جاوید نے مکان دے قبضے دے تنازعے تے فائرنگ کر کے محمد سرور نوں موت دے گھاٹ اتار دتا سی۔ فاضل جج نے مقدمے دی سماعت مکمل ہون تے ملزم غلام رسول نوں سزائے موت بمعہ 50 ہزار روپے ہرجانے دی سزا دا حکم سنایا۔ عدم ادائیگی ہرجانہ دی صورت وچ ملزم نوں تن مہینے قید ہور بھگتنا ہووے گی۔ ایف آئی آر وچ نامزد دوجے چھ ملزماں نوں بری کر دتا گیا اے۔ استغاثہ ولوں مہر عبدالرزاق ایڈووکیٹ نے مقدمے دی پیروی کیتی۔

لیبارٹری نے ٹیسٹاں دی غلط رپورٹ دے دتی 'ڈاکٹر نے شک ہون تے معصوم بال دی جان بچا لئی

بھلوال (نامہ نگار) چودھری عمر دراز دا پوترا بیمار ہویا ڈاکٹر نے اوہناں نوں لیبارٹری وچوں دکھو دکھ ٹیسٹ کروان لئی آکھیا جدوں لیبارٹری دے وچوں ٹیسٹ کروایا گیا تے لیبارٹری والیاں نے غلط رپورٹ دے دتی ایس توں پہلاں اوس رپورٹ تے عمل در آمد ہندا ڈاکٹر ندیم الزمان نے جدوں انجن چیٹ ٹیسٹ رپورٹ چیک کیتی تے اوہدے تے تشویش دا وکھالا کیتا تے دوبارہ دوجی لیبارٹری توں رپورٹ لین دی ہدایت کیتی جہدے نتے وچ ثابت ہویا کہ لیبارٹری دی رپورٹ غلط اے اِنج اک معصوم بال احمد ولد محمد رفیق موت دے مونہہ وچ جاندا جاندا بچ گیا۔

قصور وچ سوئی گیس دی سپلائی' وزیراعظم ایسے مہینے افتتاح کرن گے

ساڈھے 19 کروڑ روپئے نال واٹر سپلائی تے روہی نالے دی اُساری شروع

ضلعی تے تحصیل ناظمین دی کھلی کچہری وچ شہریاں دے محکمہ صحت' تعلیم اتے پلس دے خلاف شکایتاں دے ڈھیر' بلدیہ چوک دا ناں بدل کے کلمہ چوک رکھ دتا گیا

قصور (بیورو رپورٹ) وزیراعلیٰ پنجاب دی ہدایت تے ضلع ناظم قصور تے تحصیل ناظم قصور طرفوں لائی گئی کھلی کچہری وچ شہریاں نے محکمہ تعلیم' صحت تے دوجے اداریاں خلاف شکایتاں دے ڈھیر لا دتے۔ کھلی کچہری وچ سب توں ودھ شکایتاں محکمہ تعلیم دے خلاف کیتیاں گئیاں۔ ضلع ناظم رانا امتیاز احمد خان تے تحصیل ناظم ملک رشید احمد خان نے مسلسل شکایتاں تے کھلی کچہری وچ موجود ای ڈی او ایجوکیشن تے سخت برہمی دا اظہار کیتا تے اوہناں نوں ہدایت کیتی اے کہ مڈل سٹینڈرڈ دا انتخابات دا گزٹ فوری طور تے شائع کرن دے علاوہ دیہی علاقہ جات وچ قائم سکولاں وچ استاداں دی تعیناتی نوں ہر صورت یقینی بنایا جاوے۔ کھلی کچہری وچ سارے محکمیاں دے ضلعی افسراں علاوہ ناظماں دی وی اک وڈی تعداد موجود سی۔ شہریاں طرفوں محکمہ پلس دے خلاف وی کئی شکایتاں کیتیاں گئیاں۔ بلقیس بی بی نامی عورت دی درخواست تے ضلع ناظم نے فوری طور تے مقدمہ درج کرن تے اوہناں دے نال غنڈہ گردی کرن والے عناصر دی گرفتاری دا حکم دتا۔ ضلع ناظم نے کھلی کچہری نال خطاب کردے ہوئے آکھیا کہ قصور وچ سوئی گیس دی فراہمی دا افتتاح کرن لئی وزیراعظم پاکستان اگلے مہینے قصور آ رہے نیں۔ اوہناں نے آکھیا کہ ڈگری کالج قصور وچ 37 لکھ روپے دی رقم نال تعمیر دا کم شروع کر دتا گیا اے۔ اوہناں نے آکھیا اے کہ لبور قصور روڈ نوں ڈبل کرن دا کم چھیتی شروع ہو رہیا اے۔ تحصیل ناظم قصور ملک رشید احمد خان نے آکھیا اے کہ حکومت شہر نوں واٹر سپلائی لئی ساڈھے 9 کروڑ روپے دی رقم توں اک سکیم شروع کر رہی اے۔ اوہناں نے آکھیا کہ روہی نالہ دی تعمیر لئی 10 کروڑ روپے دی لاگت دا منصوبہ منظور کر لیا گیا اے۔ تے نور محل سٹیل مت روڈ دی تعمیر دو دیہاڑ وچ شروع کیتی جا رہی اے۔ کھلی کچہری توں شوکت نقشبندی' راجہ محمد یونس کیانی' الحاج ڈاکٹر فضل شام' بؤ یٰسین' حاجی جاوید اختر تے دوجی شخصیاں نے وی خطاب کیتا۔ ضلع ناظم تے تحصیل ناظم نے ایہدے مگروں بلدیہ چوک دا ناں بدل کے کلمہ چوک رکھن دی تقریب وچ شرکت کیتی تے ایس موقعے تے چوک وچ 10 لکھ روپئے مالیت دی لاگت نال اک ماڈل دی تعمیر دا افتتاح وی کیتا گیا۔

فیصل آباد وچ نکے موٹے جرم

فیصل آباد (نامہ نگار) ڈی پی او فیصل آباد نے تھانہ چک جھمرہ دے ایس ایچ او تھانہ اروڑی چوکی دے انچارج تے چوکی پلس برنالہ دے انچارج نوں معطل کر دتا۔ تفصیلات موجب ڈی پی او فیصل آباد نے لوکاں دی شکایت اُتے تھانہ چک جھمرہ تے اوہدے ماتحت پلس چوکی برنالہ وا روڑی دا اچانک دورہ کیتا تے فرائض وچ غفلت کرن اُتے ڈی پی او نے تھانہ چک جھمرہ دے انچارج' محرر' پلس چوکی برنالہ دے انچارج محرر نوں معطل کر دتا اے جدکہ پلس چوکی اروڑی دے انچارج نوں لائن حاضر کر دتا' نئی پلس دے انچارج نے قائم مقام ایس ایچ او دے فرائض سانبھ لئے۔

☆☆ 7 ج ب دے رہائشی غفور حسین نے دسیا کہ کجھ دیہاڑ پہلاں ملزم اقبال وغیرہ کار اُتے آئے تے اوہنوں زبردستی کار وچ پا کے ڈیرے اُتے لے گئے تے دس دیہاڑ تک قیدی بنائے رکھیا۔ غفور حسین نے ملزماں نوں 50 ہزار دیاں گاواں ویچیاں سن تے جدوں پیسے منگے تے اوہناں اغوا کر لیا اوہنے بڑی مشکلاں نال جان چھڈوائی' پلس نے مقدمہ درج کر لیا۔

☆☆ تاجر حامد اقبال دا آکھنا اے کہ اوہ پچھلی رات دس وجے دے لاگے کار ایف ایس پی 476 اُتے گھروں نکلیا تے سوساں روڈ قبرستان لاگے سفید کار وچ چار ہتھیار بنداں نے اوہنوں روکیا تے اسلحہ وکھا کے اوہدے نال بیٹھ گئے 'اوہدیاں اکھاں اُتے پٹی بنھ کے اک گھنٹے تک دکھو دکھ علاقیاں وچ گھماندے رہے تے قبرستان وچ لاہ کے کار لے گئے۔

☆☆ ڈی ایس پی سرکل گلبرگ دی ہدایت تے انچارج گلبرگ تھانہ دی قیادت وچ پچھلی رات 11 وجے اک مکان اُتے چھاپہ ماریا پلس نے پتہ چلیا سی کہ ملزماں نے اوتھے اک گھر کرائے اُتے لتا ہویا سی تے شہر وچ ڈکیتی دیاں وارداتاں کردے سن 'پلس نے عبدالرؤف' محمد حسین تے ملزم اقبال عرف بالا نوں پھڑ لیا' اقبال بالا زخمی اے جہنوں طبی امداد لئی الائیڈ ہسپتال وچ اپڑا دتا گیا۔ عبدالرؤف سول لائن جدکہ محمد حسین سیالکوٹ دا رہن والا اے' غلام حسین نسن وچ کامیاب ہو گیا اے۔ پلس نے 3 پستول' موزر تے دوجا اسلحہ برآمد کر لیا اے۔

ٹریکٹر دے پرزے تے بجلی دا ٹرانسفارمر چوری

گجرات (بیورو رپورٹ) چوری دیاں دو وارداتاں دوران بجلی دا ٹرانسفارمر تے بلدیہ دے ٹریکٹر دا سامان چوری ہو گیا تفصیلات موجب ان پچھاتے چوراں نے موضع جھمیر رانوالی موڑ کجھ اُتے نصب کیتے ٹرانسفارمر دے جمپر کٹ کے کرین دی مدد نال سٹینڈ ٹرانسفارمر لاہ لیا بارش دی وجہ نال کسے نوں خبر نہ ہوئی جدکہ بلدیہ گجرات دی ٹریکٹر ٹرالی نال ان پچھاتے چور ٹرالی تے قیمتی پرزے کڈھ کے لے گئے پلس چھان پھٹک کر رہی اے۔

قائدآباد: بکرے تے کُکڑ دے گوشت دا مُل اسماناں اُتے اپڑ گیا

بکا گوشت 180 روپئے کلو تے برائلر 120 روپئے کلو وک رہیا اے' گل مقامی سرکار دے وسوں باہر ہو گئی

قائدآباد (نمائندہ خبراں) قائدآباد وچ قصائیاں تے کُکڑ دا گوشت ویچن والیاں نے انھی پا دتی' غریب لوک گوشت کھان نوں ترس گئے۔ تفصیل موجب قائدآباد وچ بکرے دا گوشت 160 روپے تے 180 روپے تک فی کلو تے وڈا گوشت 80 روپے کلو وکدا رہیا اے جدکہ ککڑیاں وچ برڈ فلو دی بیماری دا رولا مکن توں بعد ککڑ دا گوشت ویچن والے دکانداراں نے ککڑ دے گوشت دیاں قیمتاں ودھالیاں تے ککڑ دا گوشت 70,80 تے 100 روپے توں بعد قصائیاں دی ویکھا ویکھی ککڑ دا گوشت وی 120 روپے کلو تے اپڑ گیا غریب لوک سبزیاں تے دالاں پکا کے گزارہ کر دے نیں قصائیاں دا کوای کہنا اے کہ جانور ساہنوں مہنگے ملدے نیں تے ککڑ دا گوشت ویچن والے کہندے نیں کہ ساہنوں پولٹری فارم آ کے ککڑ مہنگا دیندے نیں۔ جدوں کہ ضلعی تے مقامی طور تے قیمتاں تے قابو والیاں کمیٹیاں دے وسوں ایہہ گل باہر ہو گئی اے تے قیمتاں تے قابو پان توں ناکام ہو گئے نیں۔

پیپلز پارٹی لیبر ونگ دے کارکن یوم مئی دے موقعے تے پریس کلب لبور دے باہر احتجاج کر رہے نیں۔

چور نالے چتر.........!

پستول دا جعلی لائسنس رینیو کران گیا پھڑیا گیا

گجرات (بیورو رپورٹ) کوٹلہ ارب علی خان دا وسنیک محمد علی نے مردان توں 30 بور دا اک پستول دا لائسنس بنوایا تے اوہنوں رینیو کروان لئی ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیشن آفیسر گجرات نوں اک درخواست دتی جہدے اُتے ڈی سی او نے انکوائری کروائی تے اوہدا لائسنس جعلی نکلیا پسل تھانہ صدر گجرات نے ملزم نوں گرفتار کر کے اوہدے قبضے چوں 30 بور دا پستول تے جعلی لائسنس برآمد کر لیا۔

2 منشیات فروش چرس سنے گرفتار

اک بندے کولوں ناجائز پستول برآمد

پلس وکھو وکھ مقدمے درج کر لئے

جوہر آباد (ڈسٹرکٹ رپورٹر) منٹھ ٹوانہ پلس نے دو منشیات فروشاں نوں گرفتار کر کے اوہناں دے قبضے چوں 350 گرام چرس برآمد کر لئی ملزماں محمد تنویر ساکن جی تے ذوالفقار بھمبھ ساکن منٹھ ٹوانہ خلاف منشیات فروشی دے الزام وچ نار کوٹکس کنٹرول ایکٹ تحت دکھو دکھ مقدمے درج کر لئے گئے۔ گنجیال پلس نے موضع شار دے وسنیک سلطان محمود نوں گرفتار کر کے اوہدے قبضے چوں 30 بور دا پستول تے 4 کارتوس برآمد کر لئے ملزم خلاف ناجائز اسلحہ رکھن دے الزام وچ مقدمہ درج کر لیا گیا۔

پی ٹی سی ایل نے نو مہینے دوران 19 ارب روپئے کمائے

بورڈ دے اکٹھ وچ دسیا گیا پچھلے ورھے 15.46 ارب روپئے منافع سی' 26.3 فیصد وادھا ہویا

اسلام آباد (آن لائن) پی ٹی سی ایل نے اپنے نو مہینیاں دے منافع دا اعلان کر دتا اے۔ ایس سلسلے وچ 31 مارچ 2004ء تک دے منافع پی ٹی سی ایل بورڈ میٹنگ وچ پیش کیتے گئے۔ ایتھے جاری پریس ریلیز موجب ایس گل دا اعلان چیئرمین پی ٹی سی ایل بورڈ ظفر اے خان دی زیر صدارت ہون والے اکٹھ وچ کیتا گیا۔ اکٹھ وچ دسیا گیا کہ 9 مہینیاں دوران پی ٹی سی ایل نے 19.53 ارب روپئے دا منافع کمایا جدکہ پچھلے ورھے ایہہ منافع 15.46 ارب روپئے سی۔ اِنج ایس واری کمپنی دے منافع وچ 26.3 فیصد دا وادھا ہویا اے جدکہ 9 مہینیاں دوران کمپنی دا کال ریونیو 55.11 بلین روپئے رہیا۔ پچھلے ورھے 49.02 بلین روپئے سی۔ اِنج ریونیو وچ 12 فیصد دا وادھا ہویا پچھلاں ڈومیسٹک ریونیو 36.5 بلین روپئے سی جدکہ ایس واری 40.96 بلین روپئے رہیا۔ انٹرنیشنل ریونیو ایس واری 14.15 بلین روپئے رہیا۔ ڈومیسٹک ریونیو وچ 12.1 دا وادھا ہویا جہدی وجہ نویں ٹیلی فون کنکشن دی فراہمی ویلیو ایڈ سروسز تے لیزڈ سرکٹ وچ وادھے دی وجہ سی۔

واپڈا جھنگ والا لائن مین کرنٹ لگن نال کھمبے توں ڈگ کے ہلاک

فیصل آباد (نامہ نگار) پچھلے دیہاڑ واپڈا ب ڈویژن جھنگ روڈ دا لائن مین مقصود اچانک کرنٹ لگن نال جاں بحق ہو گیا' متوفی نوں اوہدے آبائی علاقے جڑانوالہ وچ دفنا دتا گیا۔ دسیا جاندا اے کہ مقصود نامی لائن مین جڑانوالہ دا رہائشی جھنگ روڈ اُتے واپڈا دے دفتر وچ تعینات سی پچھلے دیہاڑ کے نادہندہ صارف دے کنکشن نوں کٹن لئی گیا اوہ بجلی دے کھمبے اُتے چڑھیا سی کہ کرنٹ لگن نال ڈگ پیا تے ہلاک ہو گیا۔

لوکاں نوں پلاٹاں دا جھانسا دے کے لٹن والے ادارے "سویرا" دے 7 بندے گرفتار

فیصل آباد (نامہ نگار) پیپلز کالونی پلس نے عبداللہ پور وچ سویرا انٹرپرائزز بنا کے لوکاں نوں لٹن والے نوسربازاں دے گروہ دے سربراہ گینگ ڈائریکٹر غلام فرید' ڈائریکٹر میاں اظہر وغیرہ نے 7 بندیاں خلاف مقدمہ درج کر لیا۔ محمد عارف نامی بندے نے دسیا کہ عبداللہ پور وچ سویرا انٹرپرائزز دے ناں توں کم کرن والی فرم جوہن منڈے تے کمیٹیاں ذریعے لوکاں دے گھراں وچ جا کے پہلے لوکاں نوں ورغلاندے نیں تے فیر اوہناں نوں کہندے نیں کہ قرعہ اندازی وچ پلاٹ نکل آیا اے دو ہزار روپے دے دیو۔ اوہناں نوں پیسے دین توں بعد رجسٹری کروان دا آکھیدے تے اوہ انکاری ہو گئے۔

گجرات وچ میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس کل ہووے گی

گجرات (بیورو رپورٹ) جامعہ قادریہ عالیہ لنک آباد

عید میلاد النبی ﷺ دے سلسلے وچ قدیر ہال بھلوال اندر مقابلہ حسن قرأت

چتوکی: صفائی کرن والے سیکٹریاں تے کارکناں دا محکمہ انکم ٹیکس خلاف احتجاجی مظاہرہ

خواتین پولیس سٹیشن

اسلام آباد	9222596
راولپنڈی	9270601-20
اسلام آباد	9206995
راولپنڈی	4453698

انکوائری

ہوا سپورٹ	15
فائر بریگیڈ	16
ٹیلیفون انکوائری	114
ایمبولینس	115
ریلوے انکوائری	117
ریلوے ایکسچینج	9270931-5

ہسپتال

الشفاء آئی ٹرسٹ	5223481
سی ایم ایچ	5611111 5613202-03
پنتو لمنٹ	9270907-11
سی ڈی اے	9221334-43
ڈی ایچ کیو	5556311-4
فوجی فاؤنڈیشن	5487310
ہولی فیملی	9290322-7
ملٹری	561-34191-95
نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ	9255110-5
نیو ایجنڈرن ہسپتال	926117-79
پولی کلینک	9218300-09
ضلعی فرم	9270810
تحصیل فرم	5535042

گجرات وچ 9 بندیاں دا مکان تے قبضہ

چک دی وسنیک وہابی ورکی زنانی سعیدہ بی بی دے مکان اتے غلام سرور وغیرہ 9 مسلح بندیاں نے زبردستی قبضہ کر لیا۔ پولیس نے متاثرہ زنانی دے دیور عبدالعزیز دی رپورٹ اتے مقدمہ درج کر لیا اے۔

شعیب نے عبدالحفیظ پیرزادہ تے فاروق نائیک خلاف کارروائی لئی سپریم کورٹ وچ درخواست دائر کر دتی

اسلام آباد (خصوصی رپورٹ) پاکستان پیپلز پارٹی دے آگو آصف علی زرداری خلاف اپیلاں دی شنوائی دوران عدالت تے پریس نوں گمراہ کرن اتے نیب نے سینئر وکیل عبدالحفیظ پیرزادہ تے فاروق ایچ نائیک خلاف کارروائی لئی سپریم کورٹ وچ درخواست دائر کر دتی۔ "آن لائن" موجب نیب نے عبدالحفیظ پیرزادہ دے اس بیان مگروں کہ احتسابی عدالت دے جج بنا جواز دی استغاثہ کے وکیل دی ادائیگی اتے جرح نہیں کیتی گئی، عبدالحفیظ پیرزادہ خلاف قانونی طریقہ کار دے غلط ورتن اتے سپریم کورٹ وچ کارروائی دی درخواست دائر کر دتی اے۔ استغاثہ دے گواہ ملک اتے کیتی گئی جرح دی تفصیل درخواست نال منسلک کیتی گئی اے جہدی مسٹر جنیک دی موجودگی وچ کیتی گئی جدکہ دوناں وکیلاں نے عدالت نوں غلط گائیڈ کیتا کہ ملک اتے جرح نہیں کیتی گئی۔ مسٹر جنیک نے رابطہ کرن تے دسیا کہ اوہناں نے عدالت نوں گمراہ نہیں کیتا۔ اوہناں کہیا کہ نوٹس ملن اتے اوہ عدالت نوں جواب دین گے۔

تحصیل کونسل قصور دا اکٹھ

کیڑے مار دوائیاں تے زرعی ترقی بارے تجویزاں پیش کیتیاں گئیاں

قصور (بیورو رپورٹ) تحصیل کونسل قصور دا مہینے وار اکٹھ ہویا جہدے وچ اراکین تحصیل کونسل تے ملک رشید احمد خان نے رلت کیتی۔ اکٹھ وچ وکھو وکھ اراکین نے سابق اکٹھ دی توثیق کردے ہویاں سڑکاں دی حالت بہتر بنان، جراثیم دے کاتے لئی کیڑے مار دوائیاں دا اسپرے نے دوجیاں زرعی ترقیاتی امور بارے تجویزاں پیش کیتیاں۔ تحصیل ناظم نے مخیر کاروباری وچ دلوہے لئی ممبراں نوں یقین دوایا کہ مخیر نال جڑے علاقیاں دیاں سڑکاں تے نالیاں دی اساری لئی مخیر پلوشن کنٹرول پراجیکٹ فنڈز حاصل کیتا جاوے گا۔

خودکش حملیاں نوں روکن واسطے تے جوابی حکمت عملی تیار کرن لئی سپیشل ٹاسک فورس قائم کر دتی گئی

اسلام آباد (خصوصی رپورٹ) وزارت داخلہ نے خودکش دھماکیاں تے ملک بھر وچ ایس قسم دیاں سرگرمیاں دی روک تھام لئی حکمت عملی تیار کرن لئی ٹاسک فورس قائم کر دتی گئی۔ "ٹیشن" موجب سرکاری ذریعیاں نے دسیا کہ اعلیٰ پولیس افسراں اتے مشتمل ایہہ ٹاسک فورس دنیا بھر وچ علیحدگی پسنداں تے سماج دشمن عناصر دی حکمت عملی توڑن لئی بہترین جوابی حکمت عملی تیار کرے گی ذریعیاں موجب سیاسی داخلی سیکشن وچ وزارت داخلہ دا جائنٹ سیکرٹری ایس فورس دا سربراہ ہووے گا جدکہ چاراں صوبیاں وچوں اک اک ممبر ہووے گا تے لوڑ پین تے دوسرے سکیورٹی افسر نوں وی سدیا جا سکے گا۔

شہباز دی واپسی، مسلم لیگ (ن) نارووال دا اکٹھ

نارووال (ڈسٹرکٹ رپورٹر) پاکستان مسلم لیگ (ن) دے صدر میاں شہباز شریف دی وطن واپسی دے سلسلے وچ استقبالیہ کاراں دی تیاری دے حوالے نال پارٹی ممبراں تے عہدیداراں دا اک اہم اکٹھ سید اطہر الحسن شاہ دی حویلی وچ ہویا۔ اکٹھ وچ چودھری محمد رفیق آف بھیر کلاں، سید اطہر الحسن شاہ، چودھری منیر افضل ایڈووکیٹ، چودھری محمد صدیق تے راناساں نے شرکت کیتی۔

گیس دوبی گرژی گئی سوئی گیس دا کنکشن فیر نہیں ملیا، حافظ آباد دے لوکاں دی گورنر توں منگ

حافظ آباد (نمائندہ خبراں) سوئی گیس دے محکمے دیاں پھرتیاں، فیس دوبی تے کنکشن فیر کوئی نہیں۔ غریب رُل گئے۔ سیاسی تعلق رکھن والے اک دیہاڑی وچ کنکشن لوا لیندے نیں۔ غریب لوکاں گورنر پنجاب خالد مقبول تے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی اگے مطالبہ کیتا اے کہ سوئی گیس دا انتظام ٹھیک کیتا جاوے۔ غریب لوکاں نوں وی گیس توں فائدہ چکن دیو۔

امن وامان بارے اکٹھ وچ ضلع ناظم قصور تے پولیس افسراں دی شرکت

قصور (بیورو رپورٹ) امن وامان دے قیام لئی ضروری اے کہ پولیس ایکار اپنے رویے وچ تبدیلی پیدا کرن۔ ایہناں خیالاں دا اظہار ضلعی ناظم رانا فیاض احمد خاں نے امن وامان دی صورتحال دے جائزہ نال متعلق منعقدہ اکٹھ دی صدارت کردے ہوئے کیتا جہدے وچ ایڈیشنل ایس پی سب ڈویژنل پولیس افسر پتوکی تے قانون لاگو کرن والے دوجے اداریاں دے افسراں نے شرکت کیتی۔

لہور: مزدوراں دے عالمی دیہاڑے دے موقعے تے مزدور دیہاڑی کرن مگروں فٹ پاتھ اتے ستا پیا اے۔

حقاں دے تحفظ واسطے تقریراں نہیں عملی کم کراں گے: مزدور لیڈر

لعل خان، عبدالحمید شاہ تے ملک افضل ہوراں یوم مئی دے حوالے نال ہون والے اکٹھ نوں خطاب کیتا

جوہر آباد (ڈسٹرکٹ رپورٹر) محنت کشاں دے عالمی دیہاڑے دے حوالے نال جوہر آباد پریس کلب وچ اک سیمینار دا اہتمام کیتا گیا۔ جہدی صدارت پریس کلب دے صدر حافظ خان محمد ماہل ایڈووکیٹ نے کیتی۔ ایس موقعے اتے مزدور تنظیماں دے رہنماواں، پریس کلب دے اراکین نے شہریاں دی وڈی تعداد وی موجود سی۔ سیمینار نال حافظ خان محمد ماہل ایڈووکیٹ، محمد نذیر کوثر، واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک مزدور یونین دے صدر سید عبدالحمید شاہ، نیشنل لیبر فیڈریشن دے صدر اختر اسلام بالی ایڈووکیٹ، ایپکا ضلع خوشاب دے صدر انوار سیال تے مزدور رہنما ملک محمد افضل جوڑہ نے سیمینار نال خطاب وچ آکھیا کہ محنت کشاں دے حالات بدلن تے اوہناں نوں مسئلیاں تے مشکلاں توں نجات دوان وچ سرمایہ دار سب توں وڈی رکاوٹ نیں جے حکومت صنعتکاراں دی تے ٹریڈ یونیناں دے وچ خوشگوار تعلقات پیدا کر دے تے جان تاں محنت کشاں دا معیار زندگی اُچا ہو سکدا اے۔ مزدور رہنما عطا محمد عباسی نے آکھیا کہ انڈسٹریل ریلیشنز آرڈیننس 2002، آئین پاسان تے جنیوا کونشن دی صریحاً خلاف ورزی اے ایہدے نال وطن عزیز وچ ٹریڈ یونیناں تے مزدوراں دا مستقبل تاریک ہو کے رہ گیا اے۔ مقررین نے آکھیا کہ حقوق دے تحفظ لئی تقریراں نہیں سگوں عملی اقدام کرنے ہون گے۔

رحمانیہ درگئی یونیورسٹی وچ کمپیوٹر لٹریسی دی شروعات

ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج قصور دی الوداعی تقریب ریسٹ ہاؤس وچ ہوئی

قصور (بیورو رپورٹ) ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج شیخ رؤف ...

... محمد کلیار، نائب ضلعی ناظم میاں ثناء خالق کریگی، تحصیل ناظم ملک رشید احمد خاں تے ججاں دے علاوہ دوجے افسراں نے شرکت کیتی۔ ضلعی ناظم نے انصاف دی فراہمی دے سلسلے وچ رؤف احمد شیخ دی خدمتاں نوں سراہیا۔

پتوکی صفائی کرن والے سیکٹریاں تے کارکناں دا محکمہ انکم ٹیکس خلاف احتجاجی مظاہرہ

محکمہ ولوں تحصیل کونسل پتوکی دے اکاؤنٹ سیل کر دتے گئے جہدے پاروں عملہ صفائی نوں تنخواہواں نہ لبھیاں

اوہناں دفتر دے اگے نعرے بازی کیتی تے دھرنا دتا، انکم ٹیکس افسراں ولوں اکاؤنٹ بحال کرن تے مظاہرہ مُک گیا

پتوکی (تحصیل رپورٹر) محکمہ انکم ٹیکس پتوکی ولوں تحصیل کونسل پتوکی دے اکاؤنٹس "سیل" کرن اُتے تحصیل کونسل دے عملہ صفائی دیاں تنخواہاں دے چیک "کیش" نہ ہون اُتے عملہ صفائی دے سینکڑے ورکراں نے محکمہ انکم ٹیکس دے عملے خلاف ڈاہڈا احتجاجی جلوس کڈھیا۔ تے دفتر انکم ٹیکس پتوکی سامنے احتجاجی مظاہرہ کیتا تے نعرے بازی کرن مگروں دھرنا وی دتا جہدے مگروں انکم ٹیکس افسراں تے تحصیل ناظم رانا محمد اسحاق خان وچکار گل بات مگروں محکمہ انکم ٹیکس دے افسراں نے تحصیل کونسل پتوکی دے سیل شدہ اکاؤنٹ بحال کر دتے تے بینکاں نے تنخواہواں دے چیک کیش کر دتے جہدے اُتے تحصیل کونسل نے اپنا احتجاج ختم کر دتا۔

عید میلاد النبی ﷺ دے سلسلے وچ قدیر ہال بھلوال اندر مقابلہ حسن قرأت

وکھو وکھ سکولاں دے طالب علماں حصہ لیا

بھلوال (نامہ نگار) عید میلاد النبی ﷺ دے سلسلے وچ قدیر ہال بلدیہ بھلوال وچ ہون والے مقابلیاں وچ وکھو وکھ سکولاں دے منڈیاں نے وکھو وکھ پوزیشناں حاصل کر لیاں حسن قرأت دے مقابلے وچ ہائی سکول دے طالب علم عبدالباسط نے پہلی محمد نعیم نے دوجی تے مطیع اللہ نے تیجی پوزیشن حاصل کیتی نعت دے مقابلیاں وچ مدثر حسین نے پہلی مبین احمد نے دوجی تے کومل عارف نے تیجی پوزیشن حاصل کیتی۔

گجرات وچ میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس کل ہووے گی

گجرات (بیورو رپورٹ) جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف دی چھتر چھاویں جشن عید میلاد النبی ﷺ دے سلسلے وچ اک مرکزی جلوس تے میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس مقامی پارک گجرات وچ منعقد ہووے گی جہدے وچ صاحبزادہ مفتی محمد اشرف القادری تے پیر محمد افضل قادری سید نبوی تے سیرت مصطفیٰ ﷺ دے موضوعات اُتے خطاب کرن گے۔

جشن عید میلاد النبی ﷺ دا جلوس جامع مسجد شاہ جماعت نارووال توں نکلے گا

نارووال (ڈسٹرکٹ رپورٹر) نارووال وچ جشن عید میلاد النبی ﷺ دیہاڑ پورے عقیدت تے احترام نال منایا جاوے گا، مرکزی جلوس سید اطہر الحسن شاہ صدر میلاد النبی کمیٹی نارووال دی قیادت وچ جامع مسجد شاہ جماعت توں نو وجے صبح شروع ہو کے مقررہ رستیاں توں ہوندا ہویا جامع مسجد شاہ جماعت وچ ختم ہووے گا۔

کنجاہ وچ 16 واں جشن عید میلاد النبی ﷺ

گجرات (بیورو رپورٹ) مرکزی جامعہ عائشہ صدیقہ برائے خواتین کنجاہ ضلع گجرات وچ 16 واں ورھے وار جشن عید میلاد النبی ﷺ منعقد ہویا جہدی اچیچی پروہنی ڈاکٹر شگفتہ شفیق سن جدکہ صدارت مسز خالدہ چشتی نے کیتی۔

گرلز ڈگری کالج پتوکی وچ 5 اسامیاں خالی، اکثر لیکچرار غیر حاضر

لیکچراراں نے ڈیوٹی لئی واریاں لا لئیاں، سٹاف نے پرنسپل خلاف محاذ بنا لیا، مسئلیاں دے فوری حل دی منگ

پتوکی (تحصیل رپورٹر) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین پتوکی دی ناگفتہ بہ حالت کالج دی دو ہزار طالبات لئی صرف 12 لیکچرار تے اوہناں وچوں وی اکثر غیر حاضر۔ انگلش، بیالوجی تے فزکس جیہے اہم مضموناں دے لیکچرار دیاں اسامیاں خالیاں نیں۔ اکثر لیکچرار ڈیوٹی توں غیر حاضر رہندیاں نیں۔ کجھ لیکچراراں نے ڈیوٹی لئی واریاں لائیاں ہوئیاں نیں۔ اک دن تن لیکچرار آندیاں نیں تے دوجے دن تن آ جاندیاں نیں تے پہلی غیر حاضر لیکچراراں دا پرنسپل دے احکامات منن تے پوری ڈیوٹی دین توں انکار۔ ایتھے دی لیکچرار تے سال وچ صرف دو پیریڈ لئے۔ پرنسپل طرفوں لیکچراراں دیاں ایہناں کوتاہیاں تے غیر حاضریاں تے باز پرس کرن تے کنٹرول کرن لئی احکامات جاری کرن تے لیکچراراں نے پرنسپل خلاف محاذ بنا کے اوہدے خلاف جھوٹھے الزاماں تے مشتمل درخواست بازی کر کے اوس نوں بلیک میل تے پریشان کرنا شروع کر دتا تے اوس نوں پاگل تے مجنوں قرار دے دتا۔ پریس کلب پتوکی دے اک نمائندہ وفد نے کالج دی پرنسپل نال ملاقات کیتی تے کالج دی طالبات تے اوہناں دے ماں پیو دیاں شکایتاں نال آگاہ کیتا تے اوہناں نے شکایتاں دی تصدیق کردے ہوئے دسیا کہ لیکچرار اوہناں دی گل نہیں مندیاں۔ پرنسپل مسز تسنیم خانم نے دسیا کہ اوہ آپ پتوکی دے علاوہ گرلز کالج پھولنگر دا کنٹرول وی سنبھالے ہوئے نیں۔ ایہدے باوجود آپ وی کلاساں وچ طالبات دے پریڈ لیندیاں نیں۔ اوہناں نے ہور دسیا کہ کالج وچ منظور شدہ سٹاف دی تعداد 17 اے تے ایہ وی طالبات دی تعداد دے مقابلے وچ انتہائی گھٹ اے پر ایہدے وچوں وی 5 اسامیاں عرصہ دراز توں خالی آ رہیاں نیں۔ اوہناں نے مطالبہ کیتا کہ ایہناں مسئلیاں نوں فوری طور تے حل کیتا جانا بہت ضروری اے۔

فریڈ ہالوز فاؤنڈیشن آسٹریلیا دے میل نال عزیز بھٹی شہید ہسپتال وچ 30 لکھ روپے لا کے اکھاں دے چیک اپ تے اپریشن لئی ماڈرن آلات لائے جا رہے نیں

گجرات (بیورو رپورٹ) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ عزیز بھٹی شہید ہسپتال ڈاکٹر عباس گوندل نے دسیا اے کہ حکومت آسٹریلیا دی مدد نال ہسپتال وچ شعبہ امراض چشم ... فاؤنڈیشن آسٹریلیا ... دوائیاں دی سہولت ... وچ 100 ڈاکٹراں، 250 پیرا میڈیکل سٹاف تے 4 سو لیڈی ہیلتھ ورکراں نوں اکھاں دی بیماریاں تے اوہناں دے تحفظ دی ٹریننگ دتی جاوے گی۔ ٹریننگ دے سربراہ ماہر امراض چشم ڈاکٹر محمد نواز چیمہ ہون گے۔

عالمی میلاد النبی ﷺ کانفرنس مینار پاکستان تے ہووے گی اک ہزار بکرے ذبح کیتے جان گے

فیصل آباد (نامہ نگار) تحریک منہاج القرآن دے زیر اہتمام عالمی میلاد النبی ﷺ کانفرنس 11 تے 12 ربیع الاول دی وچکارلی راتیں 2 وجے ...

بورے والا وچ محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ منعقد ہوئی

زکوٰۃ کمیٹی ساہیوال دا اکٹھ 6 مئی نوں ہووے گا

وچھہ وطنی (آن لائن) ڈسٹرکٹ عشر و زکوٰۃ کمیٹی ساہیوال دا اک اہم اکٹھ ڈسٹرکٹ ریونیو افسر چودھری مختار احمد دی صدارت ...

بیگم مریم جاوید دے والد دی وفات اُتے اظہار تعزیت

پتوکی (تحصیل رپورٹر) تحصیل کونسل پتوکی دی خاتون ممبر ...

فیصل آباد وچ عید میلاد النبی ﷺ دے سلسلے وچ جلوس

... میلاد ریلی دا اہتمام کیتا اے جو کہ 12 ربیع الاول دے سارے جلوساں دی اختتامی تقریب ہوندی اے جو کہ اپنے علاقیاں وچ گھم کے 4 وجے سہ پہر گھنٹہ گھر چوک استقبالیہ کیمپ اپڑ کے وڈی ریلی دی شکل اختیار کرے گا۔

مسلم لیگ (ن) پتوکی دے صدر نوں مبارکباد

... مسلم لیگ (ن) تحصیل پتوکی چودھری ناصر صدیق دے صدر چنے جان تے پرویز اقبال بٹ دا صدر پتوکی منتخب ہون تے اوہناں نوں مبارکباد دتی اے تے توقع ظاہر کیتی کہ اوہ پارٹی دی بہتری لئی بھرواں کردار ادا کرن گے۔

احتجاجاً استعفے دتے، ریفرنڈم دا اعلان چھیتی کیتا جاوے گا: پاسبان گروپ

ساڈا گروپ منتخب ہو کے واپس ہون والی ترقیاں تے الاؤنس دوبارہ بحال کروائے گا: عہدیداراں دا عزم

اسلام آباد (جنرل رپورٹر) پاک پی ڈبلیو ڈی ورکر یونین آزاد پاسبان گروپ دے استعفیٰ دین والے عہدیداراں نے قومی صنعتی تعلقات کمیشن (این آئی آر سی) نوں اپیل کیتی اے کہ ریفرنڈم دی تریخ دا اعلان چھیتی کیتا جاوے تاں جے ورکراں وچ پائی جان والی بے چینی دور ہو سکے۔ ورکراں دی عزت نفس نوں للکاریا گیا اے ایس لئی اسیں لوکاں نے احتجاجاً استعفے دتے نیں۔ ہور 5 ممبر وی ساڈے نال چھیتی آ رلن گے۔ آئندہ ریفرنڈم وچ آزاد پاسبان گروپ قائد سید سجاد حیدر شاہ دی قیادت وچ الیکشن وچ حصہ لوے گا۔ پاک پی ڈبلیو ڈی دے چار ہزار دے نیڑے ورکر دل برداشتہ ہو کے کجھ سینکڑے رہ گئے نیں۔ تن وریاں وچ موجودہ ورکر یونین عہدیداراں نے ورکراں لئی کجھ نہیں کیتا۔ نذیر جاوید نے دسیا کہ ورکر یونین دے موجودہ صدر تے جنرل سیکرٹری کول ہن کورم دی پورا نہیں۔ 25 رکناں وچوں 16 دے استعفے سانوں مل چکے نیں۔ گورننگ باڈی وچ 2/3 دی اکثریت وی نہیں رہ گئی تے کلا صدر تے جنرل سیکرٹری کجھ نہیں کر سکدا۔ اسیں مزدوراں لئی الاؤنس بحال کرواواں گے۔ جے ملازماں نے ساڈے تے اعتماد کیتا تے اسیں اوہناں دے سارے مسئلے ترجیحی بنیاداں تے حل کراواں گے۔

پنجاب بار کونسل دا چناؤ، فرینڈز فورم گجرات نے چار وکیلاں دی کمیٹی بنا دتی

گجرات (بیورو رپورٹ) فرینڈز فورم دا اکٹھ چودھری محمد ... تشکیل دتی جو کہ سینئر ممبر مرزا محمد اکرم ایڈووکیٹ، مرزا محمد ندیم ایڈووکیٹ، راجہ امجد محمد ایڈووکیٹ اُتے مشتمل اے۔ اکٹھ وچ فرینڈز فورم دے سرپرست اعلیٰ چودھری مسعود اختر ایڈووکیٹ، چودھری خادم حسین ایڈووکیٹ ...

مزدور ملکی معیشت وچ ریڑھ دی ہڈی وانگوں ہوندے نیں: ذاکر خان

انھے واہ ودھدی ہوئی مہنگائی نے مزدور طبقے نوں بنیادی سوکھتاں توں محروم کر چھڈیا اے

جوہر آباد (ڈسٹرکٹ رپورٹر) پاک ایمپلائز یونین شاہین گروپ دی چھتر چھاویں پی سی ایل دے دفتر وچ یوم مئی دے حوالے نال اک تقریب منعقد کیتی گئی۔ جہدے وچ ذاکر خان، ملک نعیم افضل اعوان، راشد محمود صدیقی، خواجہ محمد شفیق، میاں حمید الحسن، ملک محمد امیر، حاجی محمد شریف، بشیر احمد، لطیف اللہ نیازی تے خالد صدیقی نے خطاب کیتا۔ مقررین نے اپنے خطاب دوران یوم مئی دی اہمیت اُتے چانن پایا تے محنت کشاں نال مکمل یکجہتی دا وکھالا کیتا۔ اوہناں کہیا کہ مزدور ملکی معیشت وچ ریڑھ دی ہڈی دی حیثیت رکھدا اے ایس لئی اوہدے حقاں دی راکھی بہت ضروری اے۔ اوہناں کہیا کہ اک توڑ مہنگائی دے دور وچ مزدوراں دیاں تنخواہاں وچ وادھے دے نال نال اوہناں نوں دوجیاں سوکھتاں دی فراہم کیتیاں جان۔

پیپلز پارٹی لیبر ونگ دے کارکن یوم مئی دے موقعے تے پریس کلب لہور دے باہر احتجاج کر رہے نیں۔

قصور: یوم مئی دے حوالے نال مزدور تنظیماں دا کڈھیا جلوس سڑکاں توں لنگھ رہیا اے۔

قصور: لاگے پنڈ دا سرکاری سکول جہدے کول زمین تے بچے تعلیم حاصل کر رہے نیں جدکہ حکومت دے وڈے دعوے تعلیم دے ودھارے بارے ... (فوٹو: جاوید ملک)

LOLLY BOLLY HOLLY & TV.News
SHOWBIZ شوبز
خبراں

جونیئر فنکار سینئرز نوں کھڈے لائن لان دی کوشش نہ کرن

عابد کشمیری دی "خبراں" نال گل بات

ظہیر شیخ

سانڈے سوہنے دیس وچ فنکاراں دی کدے وی کمی نئیں رئی۔ ہر دور وچ کوئی نہ کوئی فنکار ایہو جیہا ضرور ہوندا اے جیہڑا اپنی اداکاری نال ساریاں دے دلاں وچ وسدا اے۔ خوبصورت گل کرنا ہر کسے دا کم نئیں ایہدے لئی بڑا ودا دماغ چاہیدا اے جیہڑا ہر کسے کول نئیں ہوندا۔ سوہنا فنکار اوہ اے جیہڑا ہر طرحاں دی اداکاری نوں چنگے تے سوہنے طریقے نال کرے۔ ایہو جیہا اک فنکار جیہڑا ہر دور وچ پسند کیتا گیا ساڈے ملک دا وڈا فنکار جنہوں اک لما عرصہ ہو گیا اے شوبز نال وابستہ ہوئے جس نے ہر تھاں اُتے کم کیتا ٹی وی، سٹیج، فلم تے ہر تھاں اُتے کامیابی حاصل کیتی۔ اوس فنکار دا ناں اے عابد کشمیری جنہاں "خبراں" نال گل بات کردیاں ہویاں آکھیا کہ میں اپنی اداکاری دا آغاز تھیٹر توں کیتا اوس ویلے تھیٹر بڑا چنگا ہوندا سی۔ ڈرامے دا مقصد وی زندہ سی۔ جیہڑا ڈرامے نوں اپنی لائن اُتوں ہٹن نئیں سی دیندا۔ اوہناں نے آکھیا کہ ہن ڈرامیاں وچ جان نئیں رئی پر جو مرضی اے اصل ڈرامہ ختم نئیں ہو سکدا۔ اوہناں نے آکھیا کہ 20 ورھے پہلاں دے ڈرامے اج وی زندہ نیں۔ اوہ کدی وی نئیں مر سکدے۔ دور بدلدے رہندے نیں لوک نویں نویں آندے نیں ہن نویں تحقیق دی ضرورت

بازار حسن، گوری دیاں جھانجھراں، لوکی پنجابن وغیرہ شامل نیں۔ اوہناں دسیا کہ میرے استاد عرفان کھوسٹ نیں۔ جنہاں کولوں میں بڑا کجھ سکھیا اے۔ اوہ محبت کرن والے انسان نیں۔ تھیٹر اُتے وی میں اوہناں نال بڑا کم کیتا۔ میرا ڈرامہ جیراں آر ملی، دعی چلو نورالعلم، اک جھوٹ اور سہی میرے پسندیدہ ڈرامے نیں۔ اوہناں نے آکھیا کہ مینوں شکایت ایہہ اے کہ جونیئر فنکاراں

اوہناں دے مرجے اُتے رکھن۔ اوہناں دسیا کہ میں لہور وچ ای پیدا ہویا تے میرے وڈے کشمیری نیں۔ ایسے لئی میں خالص لہوری آں تے اپنے سوہنے پاکستان دا بڑا احسان مند آں جنہے ساہنوں عزت شہرت دتی تے میری دعا اے کہ اللہ تعالیٰ ساڈے ملک نوں سلامت رکھے تے ہر بندے نوں چنگے کم کرن دا حوصلہ تے توفیق دیوے۔ ☆☆☆

میرے ماپے کشمیری نیں

میں لہوری آں

اے۔ کہ ڈرامہ معیار گھٹ ہو گیا اے۔ اوہناں نے دسیا کہ "سمندر" ڈرامہ اوس دور دا سپرہٹ ڈرامہ سی تے گھوڑا شاہ میرا سپرہٹ کردار سی۔ اوہدے گھراں میں جنے ڈرامے کیتے جیہدے وچ رات، سورج کے ساتھ ساتھ، گلے دا ہار وغیرہ نیں۔ اوہناں دسیا کہ فلم تے وی چنگے مند اوہلا آندا رہیا محمد علی ثریا جیہ

اے۔ اوہناں آکھیا کہ سکرپٹ حتی نئیں ہونا چاہیدا۔ اوہنوں کے مقصد اُتے بنتا چاہیدا اے۔ اوہناں دسیا کہ ٹی وی دا اک اوہ

عرفان کھوسٹ میرے استاد نیں

دور سی کہ ہمسایہ ملک وی ساڈے ڈرامیاں دی کاپی کردے سن۔ اوہناں دسیا ڈرامے لگدے سن تے سڑکاں ویلیاں ہو جاندیاں سن۔ پر ہن تیزی دا دور اے ہر بندہ جلدی ترقی چاہندا

مرو، منور ظریف وغیرہ دا دور لاجواب سی۔ فلماں نوں لوک بڑے شوق نال فیملی دے نال ویکھدے سن۔ جیہڑا ہن مک گیا اے۔ اوہناں دسیا کہ میں بے شمار فلماں وچ کم کیتا اے اوہناں وچ

نے سینئرز دی عزت کرنی چھڈ دتی اے۔ سینئرز دا احترام بہت ضروری اے۔ جونیئرز نوں چاہیدا اے کہ سینئرز نوں کھڈے لائن لان دی کوشش نہ کرن۔ سگوں اوہناں کولوں سکھن تے اوہناں نوں

ان پچھاتے بندیاں گن پوائنٹ تے شازب مرزا نوں کٹ لیا

لہور (شوبز رپورٹر) سٹیج تے ٹی وی دے اداکار شازب مرزا نوں ان پچھاتے بندیاں نے کٹ لیا۔ تفصیل موجب شازب مرزا اپنے دوست شہزاد نال ایل او ایس تے واقع ٹولنٹن مارکیٹ کولوں لنگھ رہے سن کہ موٹر سائیکل تے بیٹھے دو ان پچھاتے بندیاں نے اوہناں نوں گن پوائنٹ تے روک لیا تے شازب مرزا دا موبائل تے پرس جد کہ اوہدے دوست شہزاد کولوں سونے دی 3 انگوٹھیاں، چین، راڈو گھڑی تے پرس لے کے نس گئے۔ شازب موجب اوہناں دے پرس وچ بہت قیمتی کاغذات تے ساڑھے 16 ہزار روپے سن۔ اوہناں نے شادمان تھانے وچ رپورٹ درج کروا دتی اے۔

سشمیتا سین، سیف علی خان تے ملیکا 4 مئی نوں کراچی اپڑن گے

بھارتی اداکاراں دی کراچی وچ پرفارم کرن دے شیڈول وچ اچانک تبدیلی: پچھلے دیہاڑ آنا سی

کراچی (شوبز رپورٹر) مشہور بھارتی فنکاراں دے کراچی وچ پرفارم کرن دے شیڈول وچ اچانک تبدیلی کر دتی گئی۔ ہن ہالی ووڈ دے فلمی ستارے یکم مئی دی بجائے 4 مئی نوں کراچی دے شو وچ شرکت کرن گے۔ مشہور بھارتی فنکاراں سشمیتا سین، سیف علی خان تے ملیکا نوں اج کراچی دے علاقے کلفٹن وچ پرفارم کرنا سی پر عید میلاد النبیؐ پاروں ایس شیڈول وچ اچانک ردوبدل کر دتا گیا جدوں ایس پروگرام دی منصوبہ بندی کیتی جا رہی سی تے عیسوی تاریخاں نوں سامنے رکھیا گیا سی۔ قمری مہینے دا آرگنائزرز نوں اوس ویلے خیال نئیں آیا۔ ذریعاں موجب بھارتی فنکاراں نوں ایس ویلے تے پاکستان آن توں ڈک دتا گیا ہن ایہ تنوں فنکار 3 مئی دی دوپہر نوں کراچی اپڑن گے۔

پنجابی فلم "کملی یار دی" پشاور وچ ریلیز ہووے گی

پشاور (شوبز رپورٹر) گجر آرٹ پروڈکشن دے بینر ہیٹھ بنن والی فلم "کملی یار دی" چھیتی نمائش لئی پیش کر دتی جاوے گی۔ فلم ساز رشید ڈوگر نے اپنی کوشش نال چنگی فلم بنائی اے تے اوہناں موجب ایہہ اک کامیاب فلم ہووے گی۔ ایس فلم وچ سینئر فنکاراں دے نال نال جونیئر فنکار وی حصہ لے رہے نیں۔

پاکستان تے بھارت دی سانجھی فلم "سانجھ" دی میانوالی وچ شوٹنگ شروع

میانوالی (آن لائن) پاکستان تے بھارت دے اشتراک نال بنن والی فلم "سانجھ" دی شوٹنگ لئی میانوالی دے علاقیاں چشمہ بیراج تے کالاباغ دے مقامات تے فنکاراں دے جھرمٹ وچ فلم دے پہلے سین وچ ایتھے دے مشہور موسیقار تے صحافی طاہر ساقی دے کمپوز شدہ گانے پاکستان زندہ باد تے میڈر را انجھراں فلمبند کیتے گئے۔ دسیا گیا اے کہ ایس فلم دی شوٹنگ لئی ایتھے دے مقامی حقیقی کرداراں نوں وی شامل کیتا جاوے گا۔ فنکاراں دی رہائش تے طعام دے اخراجات ورک انٹرنیشنل اکیڈمی آف پاکستان (میانوالی) برداشت کرن گے۔

میرا دیاں "شوٹنگاں" چار پریس کانفرنساں اگے پا دتیاں

ہر وار بہانہ بنا لیندی اے کہ میں فلم دی شوٹنگ وچ مصروف آں حالانکہ اوہ صرف اک فلم کر رہیاں نیں

لہور (شوبز رپورٹر) لالی ووڈ وچ اداکارہ میرا اپنی بدحواسیاں پاروں دوجیاں ساریاں اداکاراں بارے دکھ دکھ بیان جاری کر دی اے تے مگروں آپ ای تردید کر دیندی اے۔ بھارت جان دے حوالے نال میرا نے پچھلے ہفتے چار واری پریس کانفرنس کرن دا اعلان کیتا۔ پر اک وار وی اوہ پریس کانفرنس لئی نئیں آئی۔ ہر وار جدوں اوہنوں پریس کانفرنس ملتوی کرن دے حوالے نال پچھیا گیا تے اوہنے اکو ای جواب دتا کہ اوہ ہدایت کار الطاف حسین دی فلم دی شوٹنگ وچ مصروف سی۔ چیتے رہوے کہ میرا کول ہدایت کار الطاف حسین دی فلم "اک گناہ اور" توں علاوہ کوئی فلم سیٹ تے نئیں جیہدی شوٹنگ ہو رہی اے۔

گلوکارہ انیلا دے گانیاں دی ویڈیو پوری ہو گئی

لہور (شوبز رپورٹر) گلوکارہ انیلا نے اپنا پہلا ویڈیو مکمل کر لیا۔ انیلا نے اپنے زیر تکمیل آڈیو البم وچ شامل گیت "تو میرا میرا میرا دل تیرا میری جان تیری" دا ویڈیو بنایا اے جیہدے وچ آصف خان تے اشا نے ماڈلنگ کیتی اے جد کہ ایس ویڈیو دی ریکارڈنگ وکھو وکھ نفیس کلباں وچ جا کے کیتی گئی اے۔ ایہ ویڈیو ردھم ویژن پروڈکشن کمپنی دے بینر تلے تیار کیتا گیا اے جیہدے ڈائریکٹر شکیل زاہد نیں جیہڑے ایس توں پہلاں وکھو وکھ گلوکاراں دے بے شمار ویڈیو ڈائریکٹ کر چکے نیں۔

کشمیر دے موضوع اُتے بنائی گئی "دراندازی" کل آن ایئر ہووے گی

3 قسطاں اُتے بنے ایس ڈرامے وچ ہندو کڑی دی مسلمان کمانڈر نال محبت وکھائی گئی اے

اسلام آباد (کلچرل رپورٹر) اسلام آباد ٹی وی مرکز دے ڈرامہ پروڈیوسر فرحت اللہ قریشی دی ہدایات وچ کشمیر تے تیار کیتے گئے تن قسطاں دے مقابلے دا خصوصی ڈرامہ دراندازی 3 مئی نوں رات 7 وج کے 40 منٹ تے ٹیلی کاسٹ ہو رہیا اے۔ لکھاری ایوارڈ یافتہ اقبال حسن خان نیں۔ دراندازی دی کہانی اک ہندو کڑی دی اک مسلمان کمانڈر نال محبت تے حق اے جیہڑی کمانڈر دے شہید ہو جان دے باوجود اوس شہید کمانڈر دے خاندان والیاں نال محبت رکھدی اے تے اپنی جان دی قربانی دے کے اوس خاندان نوں سرحد پار کرواندی اے۔ جذبات تے جذبیاں بھرے ایس ڈرامے وچ ہاشم بٹ، نزہت کاظمی، اعجاز بیگ، عزاللہ بٹ، برکت اللہ، ہامون رشید، سلیم شاہ، سحر شہزادی، قاضی زبیر، ماہ پارہ صفدر، سلیم رضا، سینا ملک، ساجدہ ارشد، خاور عباس، زینب خان، احمد جان آفریدی تے نواں چہرہ محمد علی شامل نیں۔ کیمرہ مین بشارت جعفری نیں۔

انیل کپور نے اپنی ویب سائٹ لانچ کر دتی

ممبئی (خبراں شوبز) اداکار انیل کپور دے پرستاراں لئی اک چنگی خبر ایہہ اے کہ اوہناں نے اپنے پرستاراں دے نیڑے رہن لئی انٹرنیٹ دا وسیلہ لبھ لیا اے تے www.anilkapoor.net دے ناں توں اپنی ویب سائٹ بنائی اے جیہدے وچ اوہناں دے ماضی، حال تے مستقبل دی مصروفیتاں بارے ساری جانکاری درج کیتی گئی اے۔ اوہناں دا آکھنا اے کہ اپنے 25 ورھیاں دے کیریئر وچ اوہناں دی بہت خواہش سی کہ اوہ اپنے پرستاراں دے نیڑے رہن تے انٹرنیٹ نے اوہناں دی ایہہ خواہش پوری کر دتی اے۔

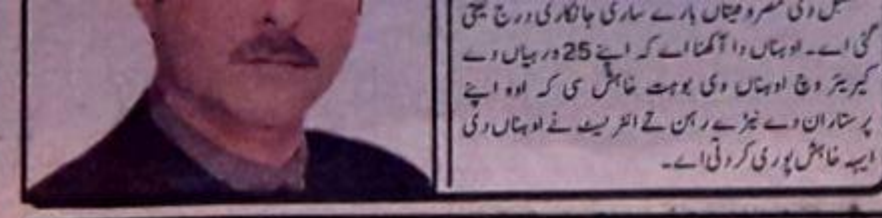
کیلیفورنیا دی عدالت وچ مائیکل جیکسن اُتے "فرد جرم" لا دتی گئی

عدالت نے اوہناں اُتے بال دے اغوا دی سازش کرن دا وی الزام لایا، مشہور گلوکار آپو مکر گئے

کیلیفورنیا (این این آئی) امریکی عدالت نے مشہور گلوکار مائیکل جیکسن تے بال نال زیادتی دے الزام وچ فرد جرم لا دتی اے۔ جد کہ مائیکل جیکسن نے صحت جرم توں انکار کر دتا اے۔ سانتا ماریہ کیلیفورنیا دی عدالت نے اوہناں تے بچے دے اغوا دی سازش دا وی الزام لایا اے پر ایس سلسلے وچ کسے دوجے بندے دا ناں شامل نئیں کیتا گیا اے۔ مائیکل جیکسن دے وکیل نے الزاماں دی صحت توں انکار کر دتا اے۔ مائیکل جیکسن جدوں عدالت اپڑے تے اوہناں دے مداحاں نے نہ تے تالیاں وجائیاں تے نہ ای شور شرابا کیتا۔ ایس سلسلے وچ کورٹ دے ریف نے پہلے ای اوہناں نوں تنبیہ کر دتی سی کہ اوہ عدالت وچ خاموشی نال بیٹھن گے۔ عدالت دے اک افسر نے مائیکل جیکسن دے مداحاں توں آکھیا کہ تہاڈی ایتھے موجودگی ای اوہناں لئی کافی اے۔ عدالت وچ مائیکل جیکسن دے ماں پیو تے دوویں بھرا وی موجود سن۔

کسان بھراواں دا خبراں

LOLLY BOLLY HOLLY & TV.News
SHOWBIZ شوبز
خبراں



عرفان کھوسٹ میرے استاد ہیں

کسان بھراواں دا خبراں

جاری ورھے دے 9 مہینے دوران کساناں وچ 48 ارب روپئے دے قرضے دتے گئے

قرضے بیج' کھاد' دوائیاں تے ڈیزل خریدن لئی 6 توں 9 مہینے لئی دتے گئے' 22 ارب دے قرضے 5 وڈے بینکاں نے جدکہ زرعی ترقیاتی بینک نے 19 ارب 40 کروڑ دے قرضے دتے

لہور (زرعی ڈیسک) رواں مالی سال دے پہلے 9 مہینے دوران پرائیویٹ سیکٹر نوں 237 بلین روپے دے قرضے جاری کیتے گئے جو اکہ جالے تک سب توں ودھ نیں۔ جولائی 2003 توں مارچ 2004 تک جاری کیتے جان والے قرضیاں وچوں 48 بلین روپے زرعی سیکٹر نوں دتے گئے۔ ذریعاں نے دسیا کہ سٹیٹ بینک دی سکیم دے تحت جولائی تا مارچ 2003-04، 47.9 بلین روپے دے قرضے 21 بینکاں ولوں زرعی سیکٹر نوں دتے گئے۔ اوہناں نے دسیا کہ ایس عرصے دوران 22 بلین روپے دے زرعی قرضے پنج وڈے بینکاں' نیشنل بینک' حبیب بینک' یونائیٹڈ بینک' مسلم کمرشل بینک تے الائیڈ بینک نے جاری کیتے۔ ایہناں بینکاں نوں سٹیٹ بینک ولوں قرضیاں دا ٹارگٹ دتا گیا۔ ذریعاں نے دسیا کہ زرعی ترقیاتی بینک نے چالو ورھے دے پہلے 9 مہینے 19.4 روپے دے قرضے جاری کیتے جدکہ چالو ورھے تک ایہدوں 33 بلین دا ٹارگٹ ملیا اے۔ زرعی ترقیاتی بینک نے اپنا 59 فیصد ٹارگٹ حاصل کر لیا اے۔ ایسے طراں ... روپے دا ٹارگٹ دتا گیا اے جتھوں 14 پرائیویٹ بینکاں نے زرعی سیکٹر نوں قرضے جاری کیتے نیں۔ ایس سال وچ عسکری کمرشل بینک' بینک الحبیب' بینک الفلاح' بولان بینک' فیصل بینک' میٹروپولیٹن بینک' پاک کمرشل بینک' سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک' دی بینک آف خیبر' زرعی بینک آف پنجاب تے یونین بینک شامل نیں۔ بینکاں نے دسیا کہ زرعی سیکٹر نوں تقسیم کیتے گئے پچھلے ورھے دوران 47.9 بلین روپے دے قرضیاں وچ چھوٹی تے درمیانی مدت دے قرضے شامل نیں۔ چھوٹی مدت دے قرضے بیج' کھاد' دوائیاں تے ٹریکٹر لئی تیل خریدن لئی 6 توں 9 مہینے دی ... کر لیا اے جدکہ 30 جون تک ایہہ ہدف 7.5 بلین روپے اے۔ ایہدے علاوہ 14 پرائیویٹ بینکاں نے جولائی تا مارچ 2003-04 دوران 1.65 بلین روپے دے زرعی قرضے جاری کیتے جدکہ چالو ورھے دے اخیر تک ایہناں نوں 2.65 بلین ... دی کھیر والے 5 توں 10 سال دی مدت لئی دتے گئے۔ ذریعاں نے دسیا کہ پرائیویٹ سیکٹر نوں چالو ورھے پہلے 9 مہینے وچ جاری کیتے گئے قرضے پچھلے ورھے ایسے عرصے دوران کیتے جان والے قرضیاں توں وڈ گنا توں ودھ نیں۔

سیب دے بوٹے نوں زنک دی کمی نال گھٹ پھل لگدا اے: زرعی ماہرین

"زراعت لئی بنیادی سہولتاں بغیر گنے دی پیداوار ودھائی نئیں جاسکدی"

کھادتے بیج لئی قرضے نئیں ملدے' کساناں دا گنے دی پیداوار بارے سیمینار وچ خطاب

عثمان شاہ ہزی (نمائندہ خبراں) عثمان شاہ ہزی وچ مہران شوگر ملزولوں گنے دی پیداوار ودھان دے سلسلے وچ سیمینار منعقد ہویا۔ کاشتکاراں دی کثیر تعداد نے شرکت کیتی۔ عبدالحلیم پٹھان نے آکھیا کہ میرے کول صرف 500 روپے ایڈوانس دی رشوت لئی نہ بن سکے جیہنوں ایڈوانس نہ دتا گیا۔ شبیر احمد راجپوت نے آکھیا شوگر ملزدیاں ظالمانہ پالیسیاں تے میں اپنے گنے دی کھڑی تیار فصل نوں اگ لادتی۔ محمد مراد بلوچ نے آکھیا کہ شوگر ملز کاشتکاراں نوں کھاد' بیج گون جی بنیادی سہولت تک نئیں دے سکدی۔ پیداوار کاک ودھان۔ بشیر احمد راجپوت' عبدالمجید سکیرو نے آکھیا اے کہ ایس ویلے پانی دا شدید بحران ڈیزل دی قیمت اسماں تے تھانے دلوں دی کے وی قسم دی سہولت بسر نئیں۔ محمد حسن بلوچ کاشتکاراں بنے ورجنی نے اپنی اپنی بجراس کڈھی جدے تے مہران شوگر ملزولوں آئے ہوئے ہاشم انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی دے ڈائریکٹر محمد اشتیاق' کین منیجر محمد ابراہیم کین منیجر بہادر خان عاقلانی ... سمجھ رہے گئے۔

مینہ نے رنگ لادتے' ڈیم پانی نال بھر گئے

ملک وچ ہون والیاں بارشاں تے برف دے پگھلن نال ذخیریاں وچ پانی بوہتا آگیا

کوٹ ادو (این این آئی) آبی ذخیریاں وچ پانی دی آمد وچ وادھے دا سلسلہ جاری' ڈیم پانی نال بھرن لگے۔ منگلا ڈیم وچ 26 فٹ پانی ذخیرہ۔ تربیلا ڈیم وچ پانی ذخیرہ کرن دا عمل شروع' سطح بلند ہون لگ پئی۔ تفصیل موجب ملک وچ بارشاں تے برف پگھلن پاروں آبی ذخیراں وچ پانی دی آمد ... جدکہ اخراج 33 ہزار کیوسک اے۔ ایس طراں منگلا ڈیم وچ پانی دی سطح ڈیڈ لیول 1040 فٹ توں اُچی ہو کے 1066 فٹ تک اپڑ چکی اے۔ جدکہ تربیلا ڈیم وچ پانی دی آمد 33800 توں ودھ کے 56100 کیوسک ہو گئی اے۔ تربیلا وچ پانی دا اخراج 49800 کیوسک جاری اے۔ تربیلا ...



لہور: آڑھتی منڈی وچ ...

کاشتکار بھراواں نوں زرعی صلاحواں

کپاہ دیاں سُنڈیاں مُکان دا طریقہ... قسط نمبر 2

☆ کپاس دی غیر منظور شدہ قسماں تے پابندی لگی قسماں نوں ہر گز ہر گز کاشت نہ کیتا جاوے۔ کپاس نوں ...

☆ کپاس دیاں چھڑیاں کھیتاں وچ' سڑکاں تے گاؤں دے باہر تے چھوٹے شہراں وچ گھراں دیاں چھتاں تے ...

LOLLY BOLLY HOLLY & TV News

SHOWBIZ شوبز

خبراں



عمر گل' شعیب' معین تے عبدالرزاق کیویں اَن فٹ ہوئے' رپورٹ تیار

کسے اِک نوں نشانہ نئیں بنایا جاوے گا' چنگی طرح جائزہ لواں گے

خفیہ رپورٹ ہسپتالوں باہر کیویں آئی' پُن چھان کراں گے: رمیض راجہ

اسلام آباد (این این آئی) پی سی بی دے چیف ایگزیکٹو رمیز راجہ نے آکھیا اے کہ اسیں جائزہ لواں گے کہ خفیہ رپورٹ ہسپتال چوں باہر کیویں آئی تے اخباراں نوں وی گئی رپورٹ اصل وی اے یاں نئیں۔ اپنے اک انٹرویو وچ اوہناں آکھیا کہ اوہ چیئرمین شہریار خان نال گل کر کے ہسپتال دی انتظامیہ نال گل کرن گے۔ بے لوڑ پئی تے بورڈ احتجاج کرے گا۔ ہسپتال حکام نے شعیب اختر دے بحران نوں ایہدے لئی ذمہ دار قرار دتا۔ شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال لہور دی رپورٹ وچ تصدیق کیتی گئی اے کہ فاسٹ باؤلر شعیب اختر دی یاروین پسلی فریکچر اے۔ شعیب اختر دی میڈیکل رپورٹ نیوکلیئر فزیشن خالد نواز' محمد عمر خان تے عظمٰی نے بنائی سی۔ بون اسکان مطابق شعیب اختر دا زخم کھچاؤ دا نتیجہ اے۔ ڈیپارٹمنٹ آف رڈیولوجی دی رپورٹ پاکستان کرکٹ بورڈ دے میڈیکل انکوائری کمیشن نوں مل گئی اے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ دے چیف ایگزیکٹو رمیز راجہ نے آکھیا کہ میڈیکل انکوائری کمیشن دی رپورٹ اِک ہفتے وچ سامنے آوے گی۔ کمیشن بنان دا مقصد فاسٹ باؤلر شعیب اختر نوں ہدف بنانا نئیں بلکہ اسیں کئی کھڈاریاں دے اَن فٹ ہون دے اسباب دا جائزہ لینا چاہندے آں۔

قومی فٹ بال ٹیم نوں جاپان' کوریا تے چین دے کوچ ٹرینڈ کرن گے: ارشد لودھی

آن والے ویلے وچ کھڈاریاں نوں چنگیاں سہولتاں دتیاں جان گیاں' صوبائی وزیر تے سیکرٹری فٹ بال فیڈریشن

... ٹیم دی کوچنگ لئی کوچ جاپان' کوریا تے چاینا توں بلائے جان گے۔ کیوں جے میں سمجھدا آں کہ اوہناں ملکاں وچوں کوئی کوچ وی آیا تے ساڈی ٹیم نوں بہتر کوچنگ کرا سکے گا۔ اوہناں نے سیف گیمز وچ پاکستان فٹ بال ٹیم نوں گولڈ میڈل حاصل کرن دی کوششاں نوں سلاہیا تے آکھیا کہ مستقبل ...

زمبابوے دے 15 باغی کرکٹراں نے جھیڑے مکان لئی دو عالمی ثالثاں دی منگ کر دتی

ہرارے (این این آئی) زمبابوے دے 15 باغی کرکٹراں نے سابق کپتان ہیتھ اسٹریک دی بحالی تے زمبابوے کرکٹ یونین نال جاری جھیڑے نوں دی گئی مہلت وچ حل کرن لئی دو بین الاقوامی ثالثاں دا مطالبہ کیتا اے۔ دوجے گروپ نے زمبابوے کرکٹ یونین نوں اپنے مطالبیاں تے مبنی مکتوب پیش کیتا اے۔

مینہ ہنیری پاروں راولپنڈی ناظم کپ کرکٹ چمپئن شپ دے میچ رِی شیڈول

راولپنڈی کرکٹ ایسوسی ایشن دی آرگنائزنگ کمیٹی نے میچاں دا فیصلہ "شوٹ آوٹ" نال کرن دا فیصلہ کیتا

چوہدری سپورٹس نے فیصلے اُتے زبردست احتجاج کیتا' جہدے اُتے آر سی اے نوں فیصلہ بدلنا پے گیا

راولپنڈی (آن لائن) راولپنڈی کرکٹ ایسوسی ایشن (آر سی اے) دے اہتمام ہیٹھ کھیڈے جان والے ضلعی ناظم کپ کرکٹ چمپئن شپ دے میچ مینہ پاروں متاثر ہوئے تے مینہ پاروں جدوں میچ دا فیصلہ نہ ہو سکیا تے آرگنائزنگ کمیٹی نے ایہناں میچاں دا فیصلہ شوٹ آوٹ ذریعے کرن دا فیصلہ کیتا۔ جہدے تے چوہدری سپورٹس کرکٹ کلب نے ہور کرکٹ کلباں نے ایسوسی ایشن تے آرگنائزنگ کمیٹی دے ایس فیصلے اُتے احتجاج کیتا تے آکھیا کہ راولپنڈی وچ دو ورھے دے لے عرصے مگروں کھیڈی جان والی کلب کرکٹ چمپئن شپ دے میچاں دے نتیجے شوٹ آوٹ دی بجائے ری شیڈول کیتے جان۔ جہدے اُتے راولپنڈی کرکٹ ایسوسی ایشن نے ضلعی ناظم کپ کرکٹ چمپئن شپ دے میچ ری شیڈول کر دتے۔ چیتے رہوے کہ راولپنڈی کرکٹ ایسوسی ایشن نے ضلعی ناظم کرکٹ چمپئن شپ لئی آصف یعقوب نوں آرگنائزنگ سیکرٹری چنیا اے۔ جہناں مطابق جے میچاں دے فیصلے نہ ہو سکے تے قواعد مطابق ایہناں میچاں دا فیصلہ شوٹ آوٹ ذریعے کیتا جاوے گا۔ پر چمپئن شپ دا افتتاحی میچ جیہڑا سپورٹس دے کرکٹ کلب تے گل کرکٹ کلب وچکار 23 اپریل نوں پنڈی کرکٹ سٹیڈیم وچ کھیڈیا جانا سی مینہ پاروں شوٹ آوٹ ہون دی بجائے ملتوی کر دتا گیا اے۔

میراڈونا ہسپتال توں گھر اپڑ گئے

لندن (آن لائن) فٹ بال دے عالمی شہرت یافتہ کھڈاری میراڈونا دی صحت بہتر ہو رہی اے تے اوہناں نوں ہسپتال توں فارغ کر دتا گیا اے۔ میراڈونا طویل عرصے توں دل دے عارضے وچ مبتلا نیں۔ بی بی سی ...

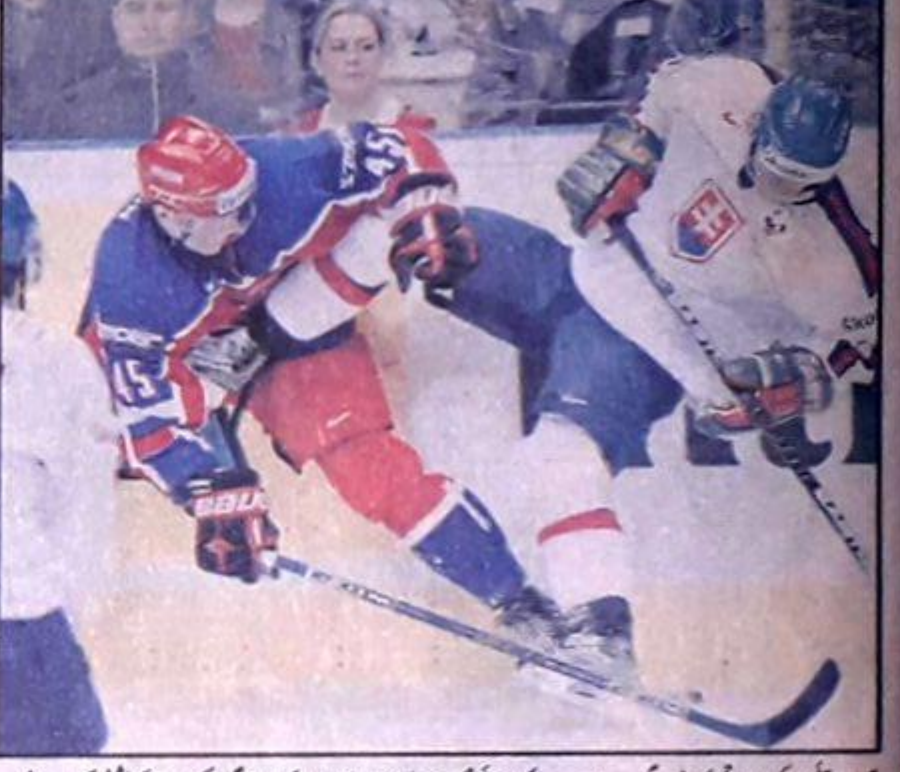


ارجنٹائن دے فٹ بالر میراڈونا ہسپتال توں واپسی ...

پی آئی اے 777 رائل سکاٹ کپ گھڑ ریس اَج لہور وِچ ہووے گی

اَٹھ فرلانگ دی ریس وِچ ڈوک لینڈز دیوا' ایجن ڈیسی تے کپر ورا سنے مشہور گھوڑے حصہ لین گے

اسلام آباد (آن لائن) پی آئی اے دے پربندھ ہیٹھ 5 لکھ روپے دی انعامی رقم پی آئی اے 777 رائل اسکاٹ کپ ریس اج توں لہور ریس کلب وچ ہووے گی۔ تفصیلاں مطابق اٹھ فرلانگ دی ایس ریس وچ ڈوک لینڈز دیوا' ایجن ڈیسی تے کپر ورا سنے مشہور گھوڑے حصہ لین گے۔ ریس دے اُچیچے پروہنے خصوصی قومی ایئر لائن دے ڈپٹی مینجنگ ڈائریکٹر فاروق شاہ ہون گے۔



آئس ہاکی ورلڈ چمپئن شپ گروپ ایف دے کوالیفائی میچ وچ سلوواکیہ تے رشیا دے کھڈاری گیند کھوہن دی کوشش کر رہے نیں

پاکستان انٹرنیشنل سکواش سرکٹ دے پری کوالیفائنگ مقابلے شروع

لہور (آن لائن) پاکستان انٹرنیشنل سکواش سرکٹ 2004 دے پہلے دیہاڑ پری کوالیفائنگ راؤنڈ وچ 8 میچ کھیڈے گئے جہناں وچ پنجاب دے پنج' سرحد دے دو تے پاکستان آرمی دے کھڈاریاں نے اپنے اپنے مد مقابل نوں ہرا کے کوالیفائنگ راؤنڈ لئی کوالیفائی کر لیا۔ پنجاب سکواش کمپلیکس وچ کھیڈے جا رہے ٹورنامنٹ دے پری کوالیفائنگ راؤنڈ وچ پنجاب دے شاہنواز نے پی اے ایف دے ظاہر شاہ نوں چار سیٹ وچ شکست دتی۔ سرحد دے وکیل خان نے پنجاب دے حیدر جمال نوں تن سیٹ توں شکست دتی۔ سرحد ای دے وسیم شاہ نے پنجاب دے ... خان نوں تن سیٹاں وچ شکست دتی ...

بین الصوبائی کبڈی ٹورنامنٹ چیچہ وطنی وچ ہووے گا

نجوال کینٹ (این این آئی) بین الصوبائی انڈر 16 کبڈی ٹورنامنٹ چیچہ وطنی وچ ہووے گا۔ تفصیل موجب کبڈی دا بین الصوبائی ٹورنامنٹ انڈر 16 مئی دے دوجے ہفتے وچ پنجاب دے شہر چیچہ وطنی وچ کھیڈیا جاوے گا جہدے وچ پاکستان دے چواں صوبیاں توں علاوہ آزاد کشمیر دی ٹیم وی شرکت کرے گی۔

خلیل جمخانہ تے ہاکس کلب وچکار گورنر سرحد گولڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ دا فائنل 8 مئی نوں ہووے گا

پشاور (سپورٹس رپورٹر) خلیل جمخانہ پشاور تے ہاکس کلب کوہاٹ دی کرکٹ ٹیماں کوہاٹ وچ کھیڈے جان والے گورنر سرحد گولڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ دے فائنل وچ اپڑ گئیاں نیں تے ایہناں دوناں ٹیماں وچکار فائنل میچ 8 مئی نوں کوہاٹ کرکٹ سٹیڈیم وچ کھیڈیا جاوے گا۔

بارشاں پاروں پشاور وچ ہون والے فٹ بال تے کرکٹ ٹورنامنٹ ملتوی

پشاور (سپورٹس رپورٹر) پشاور وچ دو دیہاڑ توں جاری شدید بارشاں پاروں فٹ بال تے کرکٹ مقابلیاں دے شیڈول بری طراں متاثر ہوئے نیں تے ایہناں دوناں ...



کنگن پور' ڈنگہ تے قائد آباد وچ

اسمانی بجلی ڈِگن نال عورت سنے 3 ہلاک 7 زخمی

محمد خان اپنے ڈنگراں نوں کھیتاں وچ لجا رہیا سی کہ اوہدے اُتے اسمانی بجلی ڈِگ پئی اک گھر اُتے بجلی ڈگن نال 'میاں بیوی زخمی' گھر دا دوجا سامان ٹُٹ گیا

کنگن پور وچ زینب بی بی کھیت وچوں سِٹے چن رہی سی کہ بجلی آ ڈِگی کاشت کار ابراہیم چوہان کھالا کڈھ رہیا سی کہ بجلی ڈگن نال تھاں اُتے ای اللہ نوں پیارا ہو گیا

کنگن پور + قائد آباد + ڈنگہ (آن لائن' نمائندہ خبراں) ڈنگہ دے نواحی پنڈ وچ اسمانی بجلی ڈگن نال اک نوجوان ہلاک ہو گیا جد کہ کرنٹ لگن نال دو بندے ڈاڈھے زخمی ہو گئے۔ تفصیل موجب پنڈ بھنڈ دار دا رہن والا محمد خان چھپلی دیہاڑے اپنے ڈنگراں نوں لے کے کھیتاں وچ گیا کہ بارش شروع ہو گئی۔ بارش ہوندیاں دوران اسمانی بجلی ڈگن نال اوہ موقعے تے ای جاں بحق ہو گیا۔ نواحی پنڈ مہلو دے دو نوجوان موضع بھنڈ وچ پاپ فٹنگ کر رہے سن کہ اچن

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 28

پاکستان وچ 30 لکھ بندے انٹرنیٹ ورت رہے نیں

دریا خان (آن لائن) پاکستان دے 1812 شہر انٹرنیٹ نال جڑ چکے نیں جنہاں وچ پنجاب دے 1091 سندھ

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 30

چودھری شجاعت 7 مئی نوں ولی باغ وچ اے این پی دے آگوواں نال ملاقات کرن گے

اسلام آباد (آن لائن) پاکستان مسلم لیگ (ق) دے صدر تے پارلیمانی لیڈر چودھری شجاعت حسین 7 مئی نوں ولی باغ جا کے خان عبدالولی خان تے اے این پی دی قیادت

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 31

چودھری شجاعت دی فاروق لغاری نال ملاقات

اسلام آباد (آن لائن) پاکستان مسلم لیگ (ق) دے صدر چودھری شجاعت حسین نے بیتے نوں ایتھے سابق صدر

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 32

اے آر ڈی دا سربراہی اکٹھ 2 مئی نوں سید منیر حسین گیلانی دے گھر اُتے ہووے گا

لہور (آن لائن) اتحاد برائے بحالی جمہوریت اے آر ڈی اج حکومتی پالیسیاں خلاف اپنے نویں احتجاجی شیڈول دا اعلان کرے گی ایس سلسلے وچ اے آر ڈی دا سربراہ اکٹھ

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 33

اسلام آباد: شاہراہ دستور دیاں پوڑھیاں اُتے قومی پرچم دا بورڈ گیا ہیا اے۔

پنجاب چھیتی کنک توں پابندی مکاوے گا' شجاعت نال گل ہو گئی: درانی

وفاقی وزیر کئی عدالتاں وچ ملزماں دی حیثیت نال پیش ہوندے نیں بھائی چارے دی فضا خراب نہ کیتی جاوے

کوشش اے چاراں صوبیاں وچکار تعلقات چنگے ہون: سپوزیم وچ تقریر

پشاور (ثنا نیوز) صوبہ سرحد دے وزیر اعلیٰ اکرم خان درانی نے آکھیا اے کہ اوہناں دی حکومت دی ایہہ کوشش رہی اے کہ چارے صوبیاں وچ چنگے تعلقات ہون موجودہ وفاقی حکومت دے دور وچ چارے صوبیاں وچ جو خوشگوار تعلقات وچ نیں اوہ پہلاں وی کدی نہیں سن۔ پشاور دے مقامی فائیو سٹار ہوٹل وچ پاکستان ایسوسی ایشن فار ایسٹرن میڈیسن دے سیمپوزیم وچ بحیثیت مہمان خصوصی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 34

وزیر اعلیٰ ولوں کنک جمع کرن دا حکم' محکمے دے افسراں اَنھی پا دتی

حکومت دا ہدف وی پورا کرو تے اپنیاں جیباں وی بھرو' دونویں کم جاری رہنے چاہیدے نیں' اسی مجبور آں' اک وڈا افسر

غلہ منڈی وچ کنک لیان والیاں نوں پھڑ لیا جاندا اے' ممبران اسمبلی دیاں چِٹاں رکھن والیاں نوں چھڈ دتا جاندا اے

محکمہ خوراک دے افسراں دا تعلق ممبران اسمبلی نال اے' اوہ اک علاقے توں دوجے وچ بدلی نہیں ہون دیندے' ہدف کیویں پورا ہووے گا

شیخوپورہ (نمائندہ خبراں) پنجاب دے وڈھے وزیر چودھری پرویز الٰہی نے ساریاں ضلعیاں دے آگوواں نوں سرکاری کنک دا ذخیرہ کرن لئی جیہڑا حکم دتا سی ضلع شیخوپورہ

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 37

شہباز ولوں پرتن دا اعلان' کنک دا کال' تاجراں دی حکومت خلاف سازش؟

ذخیرہ اندوز ملز مالکان سیزن مکن تے کونہ موجب محکمہ کولوں کنک ایس ویلے لین گے جدوں سرکاری گودام ڈھیلے ہون گے

محکمہ زمینداراں نوں پریشان کر دا اے' پرائیویٹ زمیندار پیسے بوجے تے نقد دیندا اے: محمد نواز

کھڈیاں خاص (صابر علی توں) کھڈیاں خاص مرکز خریداری کنک اُتے ویرانی دا منظر' مقررہ ہدف پورا نہیں ہو سکے گا۔ 30 ہزار بوری اپنے اندر سانجھن والے وڈے گودام وچ صرف 10 ہزار بوری مشکل نال وچی گئی۔ ذخیرہ اندوز سرکاری ریٹ توں 10 تے 20 روپے ودھ قیمت کرکے زمینداراں توں کنک خرید رہے نیں۔ زمیندار پرائیویٹ خریدار بیوپاریاں تے ٹھور مالکاں دے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 35

عالمی سیرت کانفرنس اج اسلام آباد وچ ہووے گی

اسلام آباد (آن لائن) آنحضور نبی اکرمؐ دے میلاد مبارک دے سلسلے وچ مرکزی امام حسین کونسل دے زیر اہتمام عالمی سیرت کانفرنس اج اتوار دی دیہاڑ تن وجے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 36

شہباز شریف دے اشتہار چھاپن والے پریساں اُتے چھاپے' مسلم لیگی غیب

ضلعی آگوواں خلاف مقدمہ' پلس دی دفتر وچ توڑ پھوڑ' کوئی وی نہیں پھڑیا گیا

اسلام آباد (آن لائن) مسلم لیگ (ن) ضلع قصور دے روپوش سیکرٹری اطلاعات محمد سلیم میو نے آکھیا اے کہ میاں شہباز شریف دے خیر مقدمی اشتہارات چھپوان تے سابق

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 29

بنکاک: مس جمبو کوئین دا مقابلہ جتن والیاں مٹیاراں فوٹوگرافراں لئی خصوصی پوز۔

چین دے تعاون نال جناح ہائیڈرو پاور پراجیکٹ شروع کرن دا فیصلہ

منصوبے دی تعمیر اُتے 12 کروڑ 80 لکھ لاگت آوے گی' 4 ورھیاں وچ مکمل ہووے گا: علی شاہ

757 ایکڑ اراضی خریدی گئی' ڈیڑھ کلومیٹر اُتے نہر بنائی جاوے گی' 96 میگاواٹ بجلی پیدا ہووے گی

عیسیٰ خیل (تحصیل رپورٹر) بنوں میانوالی سڑک کنڈے اُتے جناح بیراج کالاباغ دریائے سندھ اُتے چین دے تعاون نال واپڈا دے زیر اہتمام بجلی پیدا کرن دے منصوبہ جناح ہائیڈرو پاور پراجیکٹ اُتے کم دا آغاز ایس مہینے وچ شروع ہو جائے گا۔ ایس منصوبہ دی تعمیری لاگت 128 ملین ڈالر اے جہدے لئی حکومت پاکستان تے چین دے وچ پچھلے ورھے اک معاہدہ اُتے دستخط ہو چکے نیں۔ ایس منصوبہ اُتے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 38

3 چھٹیاں' پردیسی اُڈ گئے' وفاقی تے صوبائی دارالحکومت ویران

سرکاری' نیم سرکاری تے پرائیویٹ اداریاں دے ملازم جمعے نوں ای اپنے اپنے علاقیاں وچ روانہ ہو گئے سی

لہور' اسلام آباد (خصوصی رپورٹر) وفاقی تے صوبائی دارالحکومت وچ یوم مئی تے عید میلاد النبیؐ دے موقعے اُتے تن چھٹیاں پاروں ویرانی چھا گئی اے۔ سرکاری ملازماں دی وڈی تعداد اوہ اپنے آبائی علاقیاں وچ جان دی وجہ نال بازاراں وچ رونق گھٹ ہو گئی اے۔ سرکاری' نیم سرکاری تے پرائیویٹ اداریاں دے کئی ملازم جمعرات تے جمعہ دے دیہاڑ ای آبائی علاقیاں نوں روانہ ہو گئے سن جد کہ کئی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 39

بال نال بد فعلی وچ ناکامی' ڈھڈ وچ ہوا بھر کے جانوں مار دتا

کڑی والا دے لوفراں مشتاق تے عاشق 14 ورھے دے منڈے نوں نال لے گئے پر اوہ بد فعلی تے نہ منیا

دونواں نے سائیکلاں وچ ہوا بھرن والے پمپ نال اوہدے ڈھڈ وچ ہوا بھر دتی جہدے پاروں اوہ مر گیا

فیصل آباد (نامہ نگار) لوفراں نے بد فعلی وچ ناکامی اُتے ڈھڈ وچ ہوا بھر کے چوداں ورھیاں دا منڈا مار دتا پلس نے لاش قبضے وچ لے کے پوسٹ مارٹم لئی الائیڈ ہسپتال دے مردہ خانے اپڑا دتی۔ دسیا گیا اے کہ نیڑلے پنڈ کڑی والا دے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 40

بوسنیا وچ ہور اجتماعی قبراں لبھ گئیاں

ہرزیگووینا (آن لائن) بوسنیا دے شہر وچ مسلماناں دی 6 ہور اجتماعی قبراں دا پتہ چلیا اے 1995ء وچ بوسنیا دی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 41

ایران 2003ء وچ اَت گردی دی حمایت کرن والیاں وچ پہلے نمبر تے رہیا: امریکی محکمہ خارجہ

واشنگٹن (آن لائن) امریکہ نے کہیا اے کہ ایران 2003ء دوران اَت گردی دی حمایت کرن والے ملکاں وچ سب توں پہلے نمبر تے رہیا۔ امریکی محکمہ خارجہ

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 49

بش عراق وچ امن لیان دا مشن پورا نہیں کر سکے: جان کیری

میسوری (آن لائن) امریکی ڈیموکریٹک صدارتی امیدوار جان کیری نے صدر بش تے تنقید کردے ہوئے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 50

ہیٹی وچ حالات ٹھیک کرن دی ذمہ داری یو-این مشن نوں دے دتی گئی

نیویارک (آن لائن) اقوام متحدہ دی سلامتی کونسل نے ہیٹی وچ صورتحال ٹھیک کرن دی ذمہ داری یو این مشن نوں

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 51

چین: کوئلے دی کان وچ دھماکہ 35 بندے مارے گئے

بیجنگ (آن لائن) شمالی چین وچ کوئلے دی کان وچ دھماکے نال 35 بندے مارے گئے نیں۔ رپورٹ مطابق

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 52

برطانوی خفیہ ایجنسی ایم آئی فائیو نے اَت گردی توں بچن لئی 10 طریقے دس دتے

لندن (آن لائن) برطانوی خفیہ ادارے ایم آئی فائیو نے وکھو وکھ کمپنیاں نوں اَت گردی دے حملیاں بارے متنبہ کردے ہوئے اوہناں نوں ایہناں حملیاں توں بچاؤ لئی 10

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 53

اسلام آباد: مزدور دیہاڑ دے حوالے نال پی پی دی اک ریلی وچ بڈھی مائی وی شریک اے۔

پیپلز پارٹی لیبر بیورو پنجاب ولوں لہور ٹیشن توں پنجاب اسمبلی تک مزدور ریلی

حکومت نے ہر طبقے نوں پریشان کر دتا اے' لوک خودکشیاں کر رہے نیں: قاسم ضیا

مزدوراں دے حق بحال ہون تیکر چین نال نہیں بیٹھاں گے' وزیراں دی گنتی ودھ رہی اے

صاف ستھرے الیکشن کرا کے حکومت عوام دے اصلی نمائندیاں دے حوالے کیتی جاوے: ریلی دی قرارداد

لہور (ثنا نیوز) شکاگو دے شہیداں نوں خراج عقیدت پیش تے مزدوراں نال اظہار یکجہتی لئی یوم مئی دے موقع اُتے پیپلز پارٹی لیبر بیورو پنجاب دی چھتر چھاویں لہور ریلوے سٹیشن توں پنجاب اسمبلی تک ریلی کڈھی گئی۔ ریلی دی اگوائی پیپلز پارٹی پنجاب دے صدر قاسم ضیاء' میاں مصباح الرحمن' نوید چودھری' عبدالقادر شاہین تے دوجیاں نے کیتی۔ ریلی نال خطاب کردیاں ہویاں قاسم ضیاء نے شکاگو دے شہیداں نوں زبردست خراج عقیدت پیش کیتا تے کہیا کہ اسیں عہد کردے آں کہ جدوں تک مزدوراں دے حق

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 55

امریکہ نوں دس دتا اے مدرسے اَت گردی دی تربیت نہیں دیندے: زبیدہ جلال

نصاب وچ 5 ورھیاں مگروں تبدیلی کرن دا فیصلہ کیتا اے' ایہنوں دنیا نال رلاواں گے

صدر نے مدرسیاں دے مقدمے دا دفاع مضبوط دلیلاں نال کیتا: وفاقی وزیر تعلیم دا انٹرویو

اسلام آباد (ثنا نیوز) وفاقی وزیر تعلیم زبیدہ جلال نے کہیا اے کہ امریکہ نوں دس دتا اے کہ دینی مدرسے اَت گردی دی تربیت نہیں دیندے سگوں پاکستان وچ فلاح و بہبود دا ایہہ سب توں وڈا انتظام اے جہڑا غریب پڑھیاراں نوں مفت تعلیم دے رہیا اے پر مدرسیاں نوں قومی دھارے وچ لیاندے ہوئے مذہبی تعلیم دے نال نال نویں تعلیم دین دے اقدامات جاری رکھے جان گے اک انٹرویو وچ وفاقی وزیر تعلیم نے کہیا کہ صدر پرویز مشرف نے دینی مدرسیاں دا دفاع مضبوط دلیلاں نال کیتا تے دنیا نوں دس دتا کہ ایس

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 54

عوام دی حال دہائی

پٹرول ڈِیزل وِدھن نال ہر شے مہنگی ہو جاوے گی

غریباں دا چلھا ٹھنڈا ہو جاوے گا' حکومت نے پٹرول ڈِیزل ودھا کے عوام دا لک بھن دتا اے' لوکاں دی پریشانی ودھ رہی اے: میاں اظہر

حکومت روز روز پٹرول ڈِیزل ودھان دی تھاں اکو واری مہنگائی کر دیوے تاں جے لوکاں نوں قیمتاں بارے پتہ ہووے' عالمی منڈی وچ تیل ڈِیزل نہیں ودھدا

انج لگ رہیا اے موٹر سائیکلاں ویچ کے دفتر جان لئی سائیکلاں لینیاں پین گیاں' ہاشم' فاروق' کمال' محسن دی "خبراں" نال گل بات

لہور (خبراں رپورٹ' ثنا نیوز) ملک وچ پہلاں ای مہنگائی نے لک بھن رکھیا اے تے ہن حکومت نے پٹرول دے مُل وچ وادھا کر کے اک ہور مہنگائی عوام اُتے سٹ دتی اے۔

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 56

ٹیکسی ڈرائیور یونین پنجاب دا پریس کلب اگے مظاہرہ' پٹرول دیاں قیمتاں واپس لین دی منگ

لہور (آن لائن) یونائیٹڈ ییلو کیب ٹیکسی ڈرائیور یونین پنجاب نے مزدوراں نال اظہار یکجہتی دے طور تے لہور پریس کلب دے باہر پرامن مظاہرہ کیتا جہدی قیادت

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 57

لہور: پٹرول دیاں قیمتاں ودھن اُتے شہری محسن کمال' حسین' طارق' فاروق' ہاشم' نیازت بٹ تے دوجے خبراں نوں تفصیل دس رہے نیں۔

انسانی سمگلنگ دے قنون موجب مقدمہ چلایا جاوے گا

اونٹھ ریس لئی بال ابوظہبی لجان والا پھڑیا گیا

دوبئی رہن والے پاکستانی ذوالفقار تے لال بخش راہیں پاسپورٹ بنایا' اشرف سکا پتر اے ایہنوں دوجے مفرور بالاں کولوں وکھ رکھنا چاہندا ساں: ملزم

میرے 5 بھرانیں' ضلع حیدر آباد دا رہائشی آں' اشرف' رپورٹر دے سوالاں دا ملزم خان محمد ٹھیک جواب نہ دے سکیا' مقدمے دا اَن کے رون لگ پیا

لہور (خصوصی رپورٹر) بالاں توں اونٹ ریس وچ ورتن لئی دوبئی سمگل کرن والے گروہ دا انکشاف' لہور ایئرپورٹ اُتے 10 ورھیاں دا بال سمگل کرن والا ملزم گرفتار' ایف آئی اے نے چھان بین شروع کر دتی۔ تفصیل موجب علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئرپورٹ توں اک 10 ورھیاں دا

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 47

بال اشرف علی دے پاسپورٹ دی فوٹو' جہدے وچ اوہدی عمر 15 ورھے دسی گئی۔

لہور: بال نوں پتر ظاہر کر کے ابوظہبی سمگل کرن والا ملزم تے بال پلس دی حراست وچ۔

ملزم نے ابوظہبی جان لئی لہور ایئرپورٹ کیوں چنیا

لہور (خصوصی رپورٹر) ایف آئی اے امیگریشن افسراں موجب حیدر آباد توں وی دبئی لئی پرواز جاندی اے پر

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 46

لہور ایس لئی آیاں کہ داتا دربار سلام کر کے ابوظہبی جاواں گا: ملزم خان محمد

لہور (خصوصی رپورٹر) روزانہ "خبراں" نے جدوں ملزم خان محمد توں پچھیا کہ اوہ حیدر آباد یا کراچی ایئرپورٹ توں ابوظہبی کیوں نہیں گیا تے اوہنے دسیا کہ اوہ ایس لئی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 45

اَت گردی دی حمایت' امریکہ ولوں شام اُتے فیر پابندیاں لان دی تڑی

شام اپنا رویہ بدلے' عراقی جنگجوواں دا داخلہ بند کرے' امریکہ دی تشویش دور کرے

کاسٹک سوڈے اُتوں ڈیوٹی گھٹائی جاوے: کیپ دی منگ

اسلام آباد (آن لائن) کاسٹک سوڈا بطور خام مال استعمال

عراقی قیدیاں نال بھیڑا سلوک اک اکھ نہیں چنگا لگا: صدر بش

مارکنائی دیاں فوٹواں ویکھ کے حیران رہ گیاواں: ٹونی' عرب تے اسلامی دنیا ولوں مذمت

مقبوضہ کشمیر وچ ریاستی اَت گردی وچ وادھا' اپریل وچ 160 کشمیری شہید ہوئے

سری نگر (کے ایم ایس) مقبوضہ کشمیر وچ بھارت دی

بھارتی آزادی دیہاڑ اُتے پاکستانیاں نوں دہلی رہن دی اجازت نہیں ملدی: رپورٹ

لہور دہلی نالوں بوہتا صاف اے' ہر کراسنگ اُتے پلس پاکستانیاں نوں لبھدی نظر آندی اے

بھارتی آزادی دیہاڑ اُتے پاکستانیاں نوں دہلی رہن دی اجازت نئیں ملدی: رپورٹ

لہور دہلی نالوں بوہتا صاف اے 'ہر کراسنگ اُتے پلس پاکستانیاں نوں لبھدی نظر آندی اے

گاندھی دی سمادھی اُتے کوئی ٹکٹ نئیں قائداعظم دے مزار اُتے ٹکٹ لاگوائے کڑیاں فلماں طرح بے باک نئیں

لہور (بی بی سی ڈاٹ کام) اج دی تقریباً تن صدیاں گزرن دے باوجود دلی دے گلی کوچیاں وچ گھمدے ہوئے لگدا اے کہ ایہہ شہر واقعی مرزا غالب سکوں اوہناں توں دی ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 74

القاعدہ جموں و کشمیر وچ نئیں 50 فیصد مجاہد مکادتے نیں: جنرل وج

دراندازی دا 2 مہینے انتظار کرنا پوے گا جدوں برف پگھلے گی تے فیر پتہ چلے گا

کنٹرول لائن اُتے چھیتی چھیتی باڑ دا کم مکادیاں گے: بھارتی آرمی چیف دی صحافیاں نال گل بات

جموں (آن لائن) بھارتی آرمی چیف جنرل این سی وج نے کہیا اے کہ مقبوضہ جموں و کشمیر وچ کنٹرول لائن اُتے باڑ لان دا کم تقریباً مکمل ہو چکیا اے۔ فی الحال سرحد پاروں در ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 73

مقبوضہ کشمیر وچ ریاستی اَت گردی وچ وادھا

اپریل وچ 160 کشمیری شہید ہوئے

سری نگر (کے ایم ایس) مقبوضہ کشمیر وچ بھارت دی ریاستی اَت گردی وچ ہور وادھا ہویا اے تے قابض بھارتی نوجاں نے اپریل دے مہینے دوران 160 کشمیریاں نوں شہید ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 75

مقبوضہ کشمیر وچ برفباری

پاروں ہنگامی حالت دا اعلان

سرینگر (آن لائن) مقبوضہ کشمیر وچ ڈاڈھی بارش تے برفباری مگروں ہنگامی حالت دے نفاذ دا اعلان کر دتا گیا اے۔ اُچے علاقیاں وچ کئی دیہاڑ تک موسلا دھار بارش ہون مگروں برفباری وی شروع ہو گئی اے جہدے نال روز مرہ زندگی بری طرح متاثر ہوئی اے وزیراعظم مفتی محمد سعید نے ہنگامی حالت دا اعلان کردے ہوئے آکھیا کہ نقصاناں نوں روکن لئی اقدام کیتے جا رہے نیں۔

لہور: پیٹرول دیاں قیمتاں وچ من اُتے شہری محسن کمال، حسین، طارق فاروق، باقر، نیاز بٹ تے دوجے خبراں نوں تفصیل دس رہے نیں۔

مقبوضہ کشمیر بھارتی کیمپ وچ دھماکہ، 10 فوجی ہلاک جھڑپاں، 4 نوجوان شہید

ترال وچ مجاہداں دا حملہ 'بھارتی فوجی لاشاں چھڈ کے نس گئے' ہندواڑہ تے اننت ناگ وچ جھڑپاں '2 مجاہد شہید' فوجی گڈی تباہ

کشمیریاں اقتدار لئی قربانیاں نئیں دتیاں 'چوناں رائے شماری دا بدل نئیں: علی گیلانی' مسئلہ کشمیر چھیتی حل ہون والا اے: شبیر شاہ

سری نگر (کے پی آئی، کے ایم ایس) ہندواڑہ تے شاکس اننت ناگ وچ خونریز جھڑپاں دوران 4 مجاہد شہید ہو گئے جد کہ ترال وچ اک گرنیڈ دھماکے وچ بھارتی کیمپ جا کے 10 بھارتی فوجی مارے گئے۔ تفصیل موجب ہندواڑہ وچ 21 آر آر دے اہلکاراں تے مجاہداں وچکار اوس ویلے جھڑپ ہوئی جدوں گھات لا کے بیٹھے فوجی اہلکاراں تے مجاہداں دا اچانک سامنا ہویا۔ جھڑپ وچ لشکر طیبہ نال وابستہ محمد عمیر عرف ابو مرشد ولد عبدالحفیظ ساکنہ سندھ پاکستان تے نعیم نامی دو مجاہد شہید ہو گئے۔ فوجی ترجمان موجب نعیم لشکر طیبہ دا سرکردہ کمانڈر سی۔ اودھر دریورہ چھترگل شاکس اننت ناگ وچ کریک ڈاؤن دوران 7 آر آر ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 72

عراقی قیدیاں نال بھیڑا سلوک اک اکھ نئیں چنگا لگا: صدر بُش

مارکٹائی دیاں فوٹواں ویکھ کے حیران رہ گیا واں: ٹونی 'عرب تے اسلامی دنیا ولوں مذمت

امریکی تے برطانوی فوجیاں قیدیاں دے منہ اُتے بوری چڑھا کے پیشاب کیتا 'چلدی گڈی وچوں سُٹ دتا

واشنگٹن (مانیٹرنگ ڈیسک) عراقی نظر بند قیدیاں نال امریکی فوجیاں دے شرمناک سلوک تے ڈاڈھا اظہار نفرت دے انکشاف مگروں پوری دنیا وچ مذمت دی چھوی لہر اُٹھی تے صدر بُش نے اوہدے اُتے فوری رد عمل دا اظہار ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 58

اک پارک وچ بال غبارےیاں نال کھیڈ رہے نیں۔

کاسٹک سوڈے اُتوں ڈیوٹی گھٹائی جاوے: کیپ دی منگ

اسلام آباد (آن لائن) کاسٹک سوڈا بطور خام مال استعمال کرن والے بناسپتی گھی، صابن، کاغذ تے دوجے کارخانہ داراں دیاں تنظیماں اسلام آباد دے ایوان صنعت و تجارت تے صارفاں دی قومی تنظیم کنزیومرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (کیپ) نے کاسٹک سوڈے تے عائد کردہ درآمدی ڈیوٹی وچ کمی دی منگ کیتی اے۔ اوہناں نے درآمدی ڈیوٹی ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 59

بوسنیا وچ ہور اجتماعی قبراں لبھ گئیاں

ہرزیگووینا (آن لائن) بوسنیا دے شہر وچ مسلماناں دی 6 ہور اجتماعی قبراں دا پتہ چلیا اے 1995ء وچ بوسنیا دی ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 41

لہور (خصوصی رپورٹر) روزنامہ "خبراں" نے جدوں ملزم خان محمد توں پچھیا کہ اوہ حیدرآباد یا کراچی ایئرپورٹ توں ابوظہبی لئی کیوں نئیں گیا تے لہور کیوں آیا۔ اوہ دلیل لئی ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 45

اَت گردی دی حمایت 'امریکہ ولوں شام اُتے فیر پابندیاں لان دی تیاری

شام اپنا رویہ بدلے 'عراقی جنگجوواں دا داخلہ بند کرے 'امریکہ دی تشویش ...

پابندیاں دے حوالے نال اعلان چھیتی ہووے گا اَت گردی مکن تائیں کوششاں جاری رکھاں گے: وائٹ ہاؤس

واشنگٹن (آن لائن) امریکی صدر جارج واکر بُش چھیتی ای شام اُتے پابندیاں لا دین گے۔ ایہہ پابندیاں شام ولوں اَت گردی دی حمایت جاری رکھن تے جنگجوواں دے عراق داخلے نوں روکن وچ ناکامی دے الزامات اُتے لائی جا رہی اے۔ ایہہ گل امریکی وائٹ ہاؤس دے ترجمان سکاٹ میکلین نے اج صحافیاں نال گل بات کردے ہوئیاں ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 60

محکمہ تعلیم پنجاب نے گرمیاں دیاں چھٹیاں دا نوٹیفیکیشن جاری کر دتا

لہور (این این آئی) محکمہ تعلیم پنجاب نے موسم گرما دیاں چھٹیاں دا نوٹیفیکیشن جاری کر دتا۔ تفصیل موجب ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 61

شہباز دی پرواز کوئی ڈک سکدا اے نہ ڈی پورٹ ہون دیاں گے: بنیامین

دنیا ویکھ رہی اے سپریم کورٹ دے فیصلے توں بعد ڈی حکمران کیہ کر رہے نیں 'نیب زدہ وزیراں دی نیندر حرام ہو گئی اے

ایئرپورٹاں اُتے انج ہائی الرٹ اے جیویں کوئی بوہت وڈا ملک دشمن آ رہیا اے پر اوہ ہر قیمت اُتے آن گے

لہور (پ ر) مسلم لیگ (ن) پنجاب دے نائب صدر سابق صوبائی وزیر پیر بنیامین رضوی نے آکھیا اے کہ جہناں دے سر دی قیمت مقرر کر کے گرفتار کرن دا حکم سی اوہناں نوں لندن توں بلا کے جی ایچ کیو وچ پالش کر کے گورنر مقرر کر دتا گیا۔ جہڑے کراچی توں لاؤنچاں تے بیٹھ کے نیب ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 62

کاپی رائٹ قنون دیاں خلاف ورزیاں 'پاک امریکہ تجارتی سمجھوتہ ٹھٹھن دا ڈر

پاکستان نوں بوہتی اہمیت دین تے دوجے تجارتی فیدے بند کیتے جان: امریکی تنظیم دی سفارش

پاکستان امریکی شیواں دی نقل بنا کے ویچ رہیا اے 'ایہناں نوں ڈکن لئی کوئی کم نئیں ہو رہیا

لہور (نیوز ڈیسک) پاکستان وچ انٹلیکچوئل پراپرٹی دے حقاں بارے قنوناں دی کھلے عام خلاف ورزیاں تے تجارت تے سرمایہ کاری بارے 22 جون 2003ء نوں ہون والا پاک امریکہ معاہدہ غیر موثر ہون دا امکان اے۔ امریکہ وچ ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 64

میانوالی: جہاز لے کے جاندا اَترا لا بجلی دی مین لائن وچ وج گیا

میانوالی (آن لائن) میانوالی تلہ گنگ روڈ اُتے ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 63

لہور: مینہ نے جتھے ہور نقصان کیتا اے اوتھے انڈر پاس دی سڑک وی ٹٹ گئی اے جہدی مرمت ہن جاری اے۔

تائیوان وچ ڈاہڈا بھچال

ریکٹر سکیل اُتے شدت 5.8 سی

تائی پی (اے ایف پی) تائیوان دے دارالحکومت تائی پی وچ پچھلے دیہاڑ شدید زلزلہ آیا پر کسے جانی تے مالی نقصان دی اطلاع نئیں ملی۔ ریکٹر سکیل تے زلزلے دی شدت 5.8 سی۔

پاک بھارت تے ولنا مذاکرات مجلس عمل نے کرائے — سانوں انتہا پسند آکھن والے اکھاں کھولن: فضل الرحمٰن

مغربی میڈیا تعصب دی وجہ توں اسلام تے امت مسلمہ بارے غلط گلاں کر رہیا اے 'اسلام نوں شدت پسند مذہب بنا کے پیش کیتا جا رہیا اے

ساڈے بارے آکھیا جا رہیا اے کہ اسیں عورتاں دے حق ختم کر رہے آں 'اسلام دے گھیرے وچ رہ کے عورتاں نوں آزادی دیواں گے یونیورسٹی دی بنا رہے آں

برطانیہ دے دورے دوران ثابت کیتا کہ افغانستان تے عراق اُتے امریکہ دا حملہ ناجائز سی 'پولی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ دا نیہہ پتھر رکھن ویلے تقریر

ڈیرہ اسماعیل خان (نمائندہ خبراں) جے یو آئی دے مرکزی امیر ایم ایم اے دے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمٰن نے آکھیا اے کہ مغربی استعمار تے اوہناں دے ذرائع ابلاغ تنگ نظری تے تعصب دا مظاہرہ کردے ہوئے دین ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 66

7500 والے انعامی بانڈاں دی قرعہ اندازی 4 مئی نوں فیصل آباد وچ ہووے گی

چیچہ وطنی (آن لائن) 7500 روپے مالیت دے قومی انعامی بانڈاں دی 18 ویں قرعہ اندازی 4 مئی منگل نوں فیصل آباد وچ ہووے گی۔ چیتے رہووے کہ ایس قرعہ اندازی لئی یکم مئی پہلے دی تریخ مقرر سی پر مزدوراں دے عالمی دیہاڑ 'اگلے روز اتوار جد کہ تیجے دیہاڑ عید میلاد النبیؐ دی سرکاری چھٹی پاروں تاریخ وچ تبدیلی کرنی پئی۔

ویتنام: بیڑی ڈبن نال 21 بندے ہلاک '111 نوں بچا لیا گیا 'کئی لاپتہ

ہنوئی (آن لائن) ویتنام وچ سیاحواں نال بھری اک بیڑی ڈبن نال 21 بندے ہلاک تے کئی لاپتہ ہو گئے کوسٹ گارڈاں دے مطابق ایہہ حادثہ ملک دے شمالی ساحل دے ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 65

آئندہ کھلی کچہری دی اطلاع ویلے سر دیا کراں گے: شیخ سجاد

شیخوپورہ (نمائندہ خبراں) چیف انجینئر محکمہ انہار شیخوپورہ شیخ سجاد نسیم نے آکھیا اے کہ کساناں نوں کھلی کچہری دی اطلاع ویلے سر نہ ملن تے اوہ معذرت چاہندے نیں تے اگلے مہینے جون وچ سارے پنڈاں وچ ہون والیاں کھلی کچہریاں دی اطلاع ویلے سر دے دتا کرن گے۔

محکمہ نہر دا مظلوم کساناں نوں شکایت کرن اُتے ڈرا رہیا اے۔

شیخوپورہ: محکمہ انہار دے چیف انجینئر شیخ سجاد نسیم کھلی کچہری نوں خطاب کر رہے نیں، دوجے پاسے کسان ایکسین رشید گھمن دی لٹ مار دی کہانی دس رہے نیں۔

ایکسین رشید گجر داناں پانی چوری تے کرپشن دے حوالے نال کسے وی تعارف دا محتاج نئیں لوک نہری پانی لئی ترس گئے نیں: انیس احمد

سارے افسر چور نیں: کسان — محکمہ نہر دی کھلی کچہری کساناں تے افسراں وچکار گھسن مکی

ایکسین نے موگھہ بنان لئی 25 ہزار رشوت لئی زمیندار سلیم گورائیہ 'ساڈے علاقے دے کئی پنڈاں وچ کئی ورھیاں توں پانی نئیں اپڑ رہیا: مشتاق

بدعنوان افسراں دے ہوندیاں کسے ریلیف دی توقع نئیں 'صرف تسیں بدعنوان افسراں دی سرپرستی کردے او کسان کھلی کچہری وچ پھٹ پئے

کھلی کچہری وچ سرکاری ملازم زیادہ تے کسان گھٹ نیں 'کساناں نوں پہلاں نئیں دسیا گیا' جد کہ سرکاری ملازماں نوں پتہ سی

شیخوپورہ (نمائندہ خبراں) محکمہ انہار دے چیف انجینئر فیصل آباد زون شیخ سجاد نسیم دی ڈویژن وچ لائی جان والی کھلی کچہری وچ کسان ایکسین اپر گوگیرہ رشید گجر تے چیف انجینئر دی ملی بھگت 'کرپشن دے خلاف سراپا احتجاج بن گئے کساناں تے محکمہ انہار دے ملازماں دی ہاتھا پائی چیف انجینئر تے اوہدے چہیتے ایکسین رشید گجر دے خلاف نعرے بازی تے ماتم کیتی۔ محکمہ انہار دے کرپٹ افسراں دی موجودگی وچ ضلع بھر دے کسان رشوت دے بغیر نہری پانی دی بوند بوند نوں ترس جان گے کھلی کچہریاں لان والے آپ کرپٹ افسراں دی پشت پناہی کر رہے نیں ایہہ کھلی کچہریاں صرف حکومت عوام نوں بے وقوف بنان ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 71

محکمہ انہار دے چیف انجینئر دی کھلی کچہری وچ کسان بیٹھے نیں۔

سرگودھا: 6 ورھیاں دی بالڑی قتل 'وکھو وکھ حادثے 3 ہلاک

ماں دے ظلم نوں تنگ 3 بال رشتہ دار کول آ گئے 'پانی دی ڈیل ویں تے بدر الدین نے پتر مہمان بالڑی ہتھوڑے نال مار تی

دیاوو چ فائرنگ نال فیاض مار یا گیا 8 ورھیاں دا عمران ویگن تھلے آ کے ہلاک 'نشہ باز طاہر انجکشن نال مر گیا

سرگودھا (این این آئی) سرگودھا وچ دس ورھے دے بال نے اغوا کار دے پروہنے دی چھ ورھے دی بالڑی قتل کر دتی جد کہ ہور واقعیاں وچ ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 67

حیدرآباد: عوامی دوران بالاں نے چائلڈ لیبر دے خلاف مظاہرہ کر رہے نیں۔

روم دے ہوٹل وچ اگ لگن نال کینیڈین جوڑا سڑ گیا 'اک امریکی ہلاک

اک صبح سویرے تیجی منزل اُتے لگی 'نیڑلے کمریاں نوں ولیٹ وچ لے لیا 2 نسدے امریکی گرفتار

روم (اے پی) اٹلی دے دارالحکومت روم دے اک فائیو سٹار ہوٹل وچ اگ لگ گئی جہدے نے وچ تن بندے جاں بحق ہو گئے۔ کینیڈا دا اک بندہ تے اوہدی بیوی زندہ سڑ گئے جد کہ امریکی سیاح نے تیجی منزل توں اگ توں بچن لئی چھال مار دتی تے تھلے ڈگ کے مر گیا۔ دسیا جاندا اے کہ ہفتہ دیہاڑ سویرے ہوٹل دی تیجی منزل اُتے اگ لگ گئی جہنے نیڑلے کمریاں نوں وی ولیٹ وچ لے لیا اوہناں وچ اک ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 68

گوگل نے 2 ارب 70 کروڑ ڈالر دے حصے ویچن دا فیصلہ کر لیا

نیویارک (آن لائن) انٹرنیٹ اُتے سب توں زیادہ استعمال ہون والے سرچ انجن گوگل نے سٹاک مارکیٹ وچ ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 69

کوفی عنان دا عراقی قیدیاں نال بھیڑے سلوک اُتے افسوس دا اظہار

نیویارک (آن لائن) اقوام متحدہ دے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے امریکی فوجیاں ولوں عراقی قیدیاں نال بھیڑا سلوک کرن تے ڈاڈھے افسوس دا اظہار کیتا اے۔ سیکرٹری ... باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 70

لبرٹی پیپرز لمیٹڈ لئی ضیا شاہد پرنٹر پبلشر نے مرل پرنٹرز توں چھپوا کے 12 لارنس روڈ لہور توں شائع کیتا۔

چیف ایگزیکٹو .... ضیا شاہد

ایڈیٹر .... حسین شاد

لاہور فون: 111-55-88-55

لاہور فیکس: 6372500-6314658

اسلام آباد فون: 111-55-88-55

فیکس: 2204756-57

ABC CERTIFIED باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ○ ماں بولی دا سُچا تحفہ ☆ لہور اسلام آباد تے کراچی توں اکو ویلے چھپن والا پہلا پنجابی اخبار

Rozana Khabran

روزانہ خبراں لہور

چیف ایگزیکٹو ضیا شاہد

جلد 2 | پیر 26 رمضان المبارک 1426ھ 31 اکتوبر 2005ء 16 کاتک 2062 ب صفحے 4 مُل 3 روپے | شمارہ 270

شروع اللہ دے ناں نال جیہڑا نہایت مہربان تے رحم کرن والا اے

کیوں نہ او ہناں زاری کیتی جد اساں سی رگڑا اوتا۔ دل او ہناں دے پتھر ہوئے تے شیطان سجا کے دسے اوہناں نوں کرتوت اوہناں دے۔ (سورۃ الانعام 43)

ہور علاقیاں وِچ وی فوج اَپڑ گئی......

امدادی کارروائیاں دی صورتحال روز دیہاڑ چنگی ہو رہی اے

میجر جنرل شوکت سلطان

دنیا دے سبھ توں بوہتا بھار چکن والے روسی ہیلی کاپٹر دی ورت رہے آں، الائی وچوں لوکاں نوں کڈھن دا کم سیاسی معاملہ بن گیا اے

جہلم وادی وچ چناری تک سڑک اج کھول دتی جاوے گی، آن والے دِناں وِچ دوجے علاقیاں وِچ وی اپڑ جاواں گے

اسلام آباد (آن لائن) پاک فوج دے شعبہ تعلقات عامہ دے ڈائریکٹر جنرل شوکت سلطان نے آکھیا اے کہ متاثرہ علاقیاں وچ امدادی سرگرمیاں دی صورتحال روز

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 37



سپریم کورٹ دی پابندی ٹھس، پتنگ بازی ہوندی رہی، بتی دا اکھ مٹکا

14 ورھیاں دا ذوالقرنین گھر دی چھت اتے کھلوتا سی کہ دھاتی ڈور تار نال جڑ کے اوہدے اُتے جا ڈگی خان ناز ک

لہور (اپنے رپورٹر توں + خبر نگار خصوصی) صوبائی دارالحکومت وچ درجناں مقامات اُتے ہفتہ دی ساری رات پتنگ بازاں نے شہریاں دا جینا حرام کیتی رکھیا۔ ساری رات مسلسل جاری رہن والی پتنگ بازی پاروں بجلی وی آوا جاوی دا سلسلہ وی جاری رہیا تے الیکٹرانکس دا قیمتی سامان سڑ جان پاروں کئی بندے متاثر ہوئے۔ جدکہ گن آباد تے سم پارک وچ پابندی دے باوجود پتنگ بازی جاری رہی۔ پچھلی رات

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 38

وزیر خارجہ خورشید قصوری دی شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز نال ملاقات

مکہ مکرمہ (شائنوز) وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے مکہ مکرمہ وچ سعودی عرب دے شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 39

بھچال متاثراں دا نقصان پورا کرن لئی......

ضلعی کمیٹیاں بن گئیاں، ادائیگی پہلی نومبر توں شروع ہووے گی

کمیٹی وچ ڈپٹی کمشنر، رکن اسمبلی تے فوجی افسر رلتی نیں، نقصان دا جائزہ لین توں بعد میرٹ اُتے ادائیگی ہووے گی: چیف سیکرٹری آزاد کشمیر

آزاد کشمیر تے دوجے علاقے وچ بھچال نال ہون والے مالی نقصان لئی سروے دا کم شروع کر دتا گیا اے جیہڑا پہلی نومبر تک مکمل کر لیا جاوے گا

مظفر آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) آزاد کشمیر وچ زلزلے پاروں تباہ ہون والے مکاناں دے مالکاں نوں معاوضیاں دی ادائیگی دا سلسلہ پہلی نومبر توں شروع کیتا جاوے گا۔ آزاد کشمیر دے چیف سیکرٹری کاشف مرتضیٰ موجب معاوضیاں دی ادائیگی لئی سارے ضلعیاں وچ متعلقہ ضلع دے ڈپٹی کمشنر

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 40

قومی اسمبلی دی سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریلوے دا اکٹھ اج ہووے گا

لہور (این این آئی) قومی اسمبلی دی سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریلوے دا اکٹھ اج پارلیمنٹ ہاؤس اسلام آباد وچ ہووے گا۔

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 36

قومی اسمبلی دا اکٹھ اج ہووے گا

اسلام آباد (شائنوز) قومی اسمبلی دا اکٹھ دو دن دے وقفے مگروں اج دوبارہ شروع ہووے گا اکٹھ سپیکر قومی اسمبلی

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 35

اقوام متحدہ دی سلامتی کونسل دا اکٹھ اج ہووے گا، 13 ملکاں دے وزیر رلت کرن گے

نیویارک (آن لائن) اقوام متحدہ دی سلامتی کونسل دا

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 34

اپوزیشن تنقید دی تھاں ساڈے نال رَل کے امدادی کم کرے

پرویز الٰہی

ریلیف دے کماں وچ سیاست نہیں ہونی چاہیدی، پنجاب ولوں ڈیڑھ ارب روپئے دی امداد متاثراں نوں بھیج دتی گئی اے، وفاق نوں 500 بالاں دی ویکھ بھال دی پیشکش

بدیس رہن والے کئی پاکستانی 100 خانداناں دی کفالت لئی تیار نیں، معذور ہون والیاں نوں مصنوعی اعضاء لان لئی جدید ورکشاپ دا افتتاح اج ہووے گا: پریس کانفرنس

لہور (شاہ نیوز) وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے آکھیا اے کہ موجودہ ملکی حالات وچ اپوزیشن نوں سیاست

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 46

لہور: چودھری شجاعت تے چودھری پرویز الٰہی بھچال متاثراں لئی اُچیچے بنائے گئے مکان تے ویل چیئرز ویکھ رہے نیں۔

لیلۃ القدر تے عید دے موقع اُتے دہشت گردی دا خطرہ، پلس دیاں چھٹیاں منسوخ

ٹوبہ ٹیک سنگھ (اے این این) پنجاب حکومت نے لیلۃ

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 20



اسلام آباد: اک تندور وچ بھچال متاثراں لئی روٹیاں پکا رہیا اے۔ (اے پی پی)





بھارت راضی ہووے تے......

کشمیر غیر فوجی علاقہ مِتھے سکنے آں

پاکستان اسرائیل رابطے اُتے عرب دنیا دی پریشانی غلط فہمی اے، فلسطین بارے موقف نہیں بدلیا، جیوئش کانگریس نوں دس دتا کہ آزاد ریاست قائم نہ ہوئی تے بُرے حالات دے اوہ ذمے وار ہون گے

عراق، افغانستان، فلسطین تے کشمیر وچ کھلے محاذ بند کرنا ہون گے کیوں جے اسلامی دنیا متاثر ہو رہی اے، ایران تے شام خلاف کوئی محاذ قبول نہیں: صدر مملکت دا عرب نیوز نوں انٹرویو

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 33

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 21

صدر پرویز اج قومی اخباراں دے ایڈیٹراں تے سینئر صحافیاں نال ملاقات کرن گے

امدادی رقماں دین لئی بینکاں دیاں موبائل شاخاں بناواں گے: سردار انور

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 49

مظفر آباد: ملبے تھلیوں ہور 9 لاشاں کڈھ لئیاں

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 50

بھچال دوران الیکٹرانک میڈیا دا کردار چنگا رہیا: شیخ رشید

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 51

سونا، چاندی، تیل گیس تے کوئلے دے خزانے لئی تحقیق کیتی جاوے

!!..........

عراق' افغانستان' فلسطین تے کشمیر وچ کھلے محاذ بند کرنا ہون گے کیوں جے اسلامی دنیا متاثر ہو رہی اے' ایران تے شام خلاف کوئی محاذ قبول نہیں: صدر مملکت دا عرب نیوز نوں انٹرویو

صدر پرویز اج قومی اخباراں دے ایڈیٹراں تے سینئر صحافیاں نال ملاقات کرن گے

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 21

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 33

ڈاکٹر دا رجنگار ہیا: شیخ رشید

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 51

9 لاشاں کڈھ لئیاں

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 50

موبائل شاخاں بناواں گے سردار انور

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 49

سونا' چاندی' تیل' گیس تے کوئلے دے خزانے لئی تحقیق کیتی جاوے

بھچال دی "زحمت" دیس لئی "رحمت" بن سکدی اے

ماہر محکمہ موسمیات

جدوں وی کوئی وڈا بھچال آندا اے تے زمین دی تھلویں پدھر وچ لگیا ہویا خزانہ باہر آ جاندا اے' ایتھے وی ممکن اے: ماہر موسمیات

بھچال نال زمین اُتے بڑے اثرات ہوندے نیں' دریاواں دا رخ وی بدل سکدا اے' خزانہ لبھن لئی اپنی پدھر تے پن چھان دی ضرورت اے



مظفر آباد: آزاد کشمیر دے صدر سردار محمد انور سعودی شہزادہ الولید بن طلال دا سواگت کر رہے نیں۔

دے جا سخیا راہِ خدا...........!!

لہور اُتے منگتیاں دا راج' عیدی بنا مہم شروع

سڑکاں' چوکاں وچ ڈیرے — ٹریفک دا نظام متاثر ہون لگ پیا

بھکاریاں دے منگن دے اپنے اپنے انداز نیں' کوئی میاں بیوی دی شکل وچ نکے نکے بال چک کے سوال کردے نیں جدکہ زنانیاں گروپاں وچ منگدیاں نیں

جوان نیاراں بھیک منگن دے نال نال "بھنگ" دا سلسلہ وی ٹوریا ہویا اے' کئی علاقیاں دے باقاعدہ ٹھیکے دتے جاندے نیں: رپورٹ

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 22



شہر وچ ساریاں سڑکاں' چوکاں تے گلی کھلیاں وچ چھائے ہوئے بھکاری عیدی بٹوران وچ رُجھے نیں۔

وزارت داخلہ نے 8 لکھ 35 ہزار مشین ریڈ ایبل پاسپورٹ جاری کر دتے

ایس ویلے 30 دفتر کھوکھو شہراں وچ کم کر رہے نیں' 8 لکھ 45 ہزار درخاستاں وصول ہوئیاں

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 31

دنیا داراں نوں عورتاں زہد فقراں میاں چھڈ کر شہدیاں جھیڑیاں نوں
قاضی بہت بے آؤندا ترس تینوں بُنی اپنی بخش دے کھیڑیاں نوں
نت مال پرائے بن چور کھاندے ایہہ دس مسئلے راہیں بیڑھیاں نوں
چھڈ جا حیا دے نال جتی نہیں جانسیں دوریاں میریاں نوں
غنی کھیل جہان دے پکڑین گے وارث شاہ فقیر دے پھیڑیاں نوں

سلسلہ بیر وارث شاہ

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 41

بھچال مگروں سونے دی وکری وچ 25 توں 30 فیصد گھاٹ

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 42

غازی علم دین شہیدؒ دا شہادت دیہاڑ اج منایا جاوے گا

حیدر آباد ٹاؤن (آن لائن) غازی علم الدین شہیدؒ دا یوم

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 32

دالاں دے فی 40 کلوگرام بھاء

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 27

کوکنگ آئل دا فی 40 کلوگرام بھاء

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 28

فش فارمنگ لئی 2 فیصد مارک اپ اُتے 100 ملین روپے رکھے گئے

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 52

سرگودھا: مسیت انتظامیہ بھچال متاثراں لئی جمع ہون والے لکھاں ڈکار لئے

عبدالحلیم نے گول چوک مسیت انتظامیہ نال رل کے اجتماع دوران نمازیاں توں ساڈھے 5 لکھ جمع کیتے

رقم صدارتی ریلیف فنڈ وچ جمع نہیں کرائی گئی' ایڈمنسٹریٹر اوقاف نے اک ہفتے اندر رپورٹ منگ لئی

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 43



اسلام آباد: بارہ کہو وچ بھچال متاثرہ زنانی عارضی کیمپ وچ مٹی دا چلہا بنا رہی اے۔ (ثنا نیوز)

دِلی بمب دھماکے 22 مشکوک بندے گرفتار

نویں دلی (آن لائن) بھارتی پلس نے نویں دلی بمب دھماکیاں وچ ملوث ہون دے شک وچ 22 بندیاں نوں گرفتار کر لیا۔ حکام موجب بمب دھماکیاں مگروں بھارتی

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 25

نوکری توں انکار کرن اُتے زمیندار نے مزدور نوں اغوا کر لیا

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 24

سرگودھا: ٹرک نہ ڈکن اُتے ڈاکوواں کنڈیکٹر نوں مار دتا

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 23

عیدی مہم' کیمپ تے کوٹ لکھپت جیل دا عملہ ان ایکشن' ریٹ ودھ گئے

اپنے عزیزاں تے رشتے داراں نوں ملن لئی آن والیاں توں ملاقات کران دے پیسے منگے جاندے نیں

جیل وچ عیدکارڈ' گرم کپڑے' ایزان' موبائل فون کال کرن تے غیر قانونی شیواں اپڑان دے وی ریٹ متھ دتے گئے نیں

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 26

فیصل آباد: بھچال متاثرہ کشمیری ٹبر جو بھچال توں بعد کئی ویہہ واسٹر کر کے فیصل آباد اپڑیا اے تے کسمپرسی دی حیاتی گزارن اُتے مجبور اے۔

بال نمانے کندھاں دے نال لگ کے ہوکے بھردے' سوہنیا ربا سانوں ساڈے ماپے واپس کر دے

بھچال وچ 50 ہزار بال یتیم ہوئے' یاں اپنے ٹبراں توں وچھڑ گئے: رپورٹ

راولپنڈی وچ صوبہ سرحد تے کشمیر دے 6 ہزار توں ودھ بالاں نوں داخل کرایا گیا' ہسپتال توں فارغ ہون مگروں ایہہ بال کدھر جان گے؟

ایہناں بالاں دی کفالت حکومت آپ کرے گی: صدر' وزیراعظم' ایہناں دے نفسیاتی علاج لئی کیئر ٹیکر لایا جاوے: ماہرین نفسیات

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 29

بھچال نے گھر برباد کر دِتے' اپنے وِچھڑ گئے

42 کشمیریاں دا قافلہ فیصل آباد اپڑ گیا

سینکڑے میلاں دا پندھ کر کے مظفر آباد توں فیصل آباد اپڑن والے بے وساں نوں سرکاری محکمیاں جتھہ پلا پچھڑیا نہ' ضلعی انتظامیہ لفٹ کرائی

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 44

فیصل آباد: بھچال توں متاثر ہو کے فیصل آباد آن والے کشمیریاں دے بال جہڑے سوالی اکھاں نال امدادی کماں دا دعوی کرن والیاں ولوں سوال ہے کھلوتے نیں۔

بھچال وچ زخمی ہون والی کشمیری زنانی



فیصل آباد: بھچال نال متاثر ہون والیاں زنانیاں "خبراں" نوں بھچال دی تفصیل دس رہیاں نیں۔

3 مہینے دی بالڑی 2 دناں بعد ملبے وچوں جیوندی نکل آئی

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 45

فیصل آباد اپڑن والا قافلہ 72 گھنٹے پیدل چلدا رہیا

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 30

قصہ سیف الملوک دا

شرم حیا گئے بھج سارے' عزت حرمت نٹھی
صبر' سکونت' سڑی محمد! عشق تپائی بھٹھی
سُرت سنبھالا ہوش نہ کوئی' بھلے خویش بیگانے
یار' اشنا پچھانے ناہیں' نسے مثل دیوانے
نہ کجھ کھاوے' نہ کجھ پیوے گھڑی آرام نہ کردا
تنگ مننگا دِتے گلیں' کُکھ لیراں سر دھردا
لا یعنی' بد ہوائیاں کردا' وٹ تراڑ مریندا
چنگا' مندا دیکھے ناہیں' بُریاں گالھیں دیندا
جھلا' کملا' خفتی ہویا' گلیاں اندر رُلدا
لکھیں وال نہ ملدا جس دا' اج ککھاں دے مُلدا

میاں محمد بخش

چالو ورھے دوران سوا 3 لکھ ٹن یوریا کھاد باہروں منگوائی گئی

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 47

کئی شعبے بینکاں توں 47 ارب 46 کروڑ دے قرضے لئے

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 48

اسلام آباد: اک کشمیری زنانی عارضی کیمپ وچ پین لئی پانی بھر کے لیا رہی اے۔ (اے پی پی)

سالانہ عرساں دا ویروا ماہ رمضان' نومبر 2005ء

ناں بزرگ	تھاں	تریخ
قاری شاہ محمد عبدالعزیز قادری	انجمن تعلیم القرآن' ملیے راولپنڈی	26 رمضان
حضرت خواجہ غلام رسولؒ	توگیرے شریف' بہاولنگر	26 رمضان
حضرت خواجہ غلام رسول صاحبؒ	توگیرے شریف' بہاولنگر	28 رمضان
حضرت پچل سرمست صاحبؒ	دراز شریف' خیرپور سندھ	29 اکتوبر تا 2 نومبر

Khabrain
خبراں

01 نومبر 2005ء، 26 رمضان 1426ھ
16 کتک 2052 ب

لیبرٹی پیپرز لمیٹڈ ولوں لہور، کراچی تے اسلام آباد توں اکو ویلے چھپن والا پنجابی دا پہلا اخبار۔ ایسے ادارے ولوں اردو وچ سویر نوں شائع ہون والا روزنامہ "خبریں" لاہور، اسلام آباد، کراچی، سکھر، حیدرآباد، ملتان، پشاور تے مظفر آباد (آزاد کشمیر) توں اکو ویلے چھپدا اے۔ دوپہر دے اخباراں وچوں سبھ توں ودھ چھپن والا روزنامہ "نیا اخبار" لاہور، کراچی، اسلام آباد، ملتان، حیدرآباد تے پشاور توں اکو ویلے شائع ہوندا اے۔ سندھی وچ شائع ہون والا روزنامہ "خبروں" وی ایسے ادارے ولوں کراچی، سکھر، حیدرآباد تے اسلام آباد توں اکو ویلے نکلدا اے۔

چیف ایگزیکٹو: ضیا شاہد فون: 111-55-88-55 فیکس: 042-6314658-6372500

خیمیاں دے معیار تے پنجاب حکومت سمجھوتہ نہیں کرے گی

پنجاب دے وزیراعلیٰ چودھری پرویزالٰہی دی اگوائی وچ سارے پنجاب دے خیمے بݨن والے اداریاں دے نمائندیاں دا اکٹھ وزیراعلیٰ ہاؤس وچ ہویا جہدے وچ زلزلہ متاثراں لئی 2 لکھ 10 ہزار خیمے 30 نومبر تیکر تیار کر کے دین دی یقین دہانی کرائی گئی۔ چودھری پرویز نے آکھیا کہ خیمہ مل مالک ویلے دی پابندی دے نال معیار دی پابندی ول وی دھیان دین کیوں جے حکومت خیمیاں دی کوالٹی تے کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گی۔

مشکل توں مشکل کوئی وی کم جے کر بہتر پلاننگ تے سمجھداری نال کیتا جاوے تے نتائج سو فیصد ٹھیک نکلدے نیں۔ حکومت تے پنجاب ٹینٹ مینوفیکچرز ایسوسی ایشن دی کوآرڈینیشن نال اک ارب 33 کروڑ روپئے دی وڈی رقم نال خیمیاں دی تیاری جے ویکھ پرکھ کے ہووے تے کوئی وجہ نہیں معیاری خیمے تیار نہ ہون۔ ٹھنڈ تے برفباری نوں دھیان وچ رکھ کے بنائے گئے خیمے یقیناً معیار تے پورے اترن گے۔ خیمے بݨان والیاں کمپنیاں دے نمائندیاں نے وی یقین دوایا اے کہ اوہ اپنے سارے کم کاج چھڈ کے ایس کم لئی اپنیاں پوریاں صلاحیتاں نوں ورتن گے تے ذاتی طور تے اپنی نگرانی وچ مرحلہ وار خیمے بݨا کے اپنے مشن نوں پورا کرن گے۔ ایہہ گل سلاہن جوگ اے کہ حکومت نے آکھیا اے کہ چھان بین کر کے اوہوای خیمے قبول کیتے جان گے جیہڑے ماہرین دے چیک اپ توں بعد پاس کیتے جان گے۔ ایہدے وچ کوئی رعایت یا نرمی نہیں کیتی جاوے گی۔

وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویزالٰہی دی محنت تے توجہ پاروں امید کیتی جاندی اے کہ ایہہ ٹینٹ ویلے سر تیار ہو جان گے۔ کپڑے دے انتخاب توں لے کے سارے میٹریل دی چھان بین توں مگروں ایہہ سارا ساماں متاثراں تیکر پہنچیں اپڑے گا تاں جے ہر اک ضرورت مند نوں کوالٹی والی چیز مل سکے۔ ضرورت ایس گل دی اے کہ فیکٹری مالکان خیمے دین دے شیڈول تے سختی نال عمل کرن تے دیا آن توں پہلاں پہلاں سارے پربندھ کر لین تے حکومت نے جیہڑی اوہناں دی نگرانی کرن دا پروگرام بݨایا اے اوہدے اُتے ذمے واری نال توجہ دتی جاوے تاں جے ٹینٹ ویلے سر متاثراں نوں پہنچیں ملن تے اوہناں دیاں پریشانیاں وچ ہور وادھا نہ ہووے تے پنجاب حکومت وی اپنے بول تے پوری اتر کے سرخرو ہووے۔

پنج تھاواں توں کنٹرول لائن کھولن تے اتفاق

پاکستان تے بھارت وچکار کنٹرول لائن نوں پنج تھاواں توں کھولن دے معاملے تے اصولی اتفاق رائے پیدا ہو گیا اے۔ گل بات وچ ایہہ طے پایا کہ ایہناں پنج تھاواں تے شہریاں نوں پیدل کنٹرول لائن پار کرن دی اجازت ہووے گی تے شہری مظفر آباد، سری نگر بس سروس دی دستاویزات کنٹرول لائن پار کر سکن گے۔ جنہاں تھاواں تے کنٹرول لائن نوں کھولن دی اجازت دتی گئی اے اوہناں وچ نوسیری دے نیوٹرل سیکٹر چکوٹھی تے اوڑی سیکٹر حاجی پیر دے اوڑی سیکٹر راولا کوٹ دے پونچھ سیکٹر تے مینڈھر سیکٹر رلدی نیں۔ نومبر دے پہلے ہفتے یاں 7 نومبر توں ایس معاہدے تے عملدرآمد شروع ہو جاوے گا۔

صدر جنرل پرویز مشرف نے مظفر آباد وچ پریس کانفرنس نال خطاب کردیاں ہویاں ایہہ تجویز دتی سی کہ امدادی سرگرمیاں تے کنٹرول لائن دے آر پار دے لوکاں نوں دکھ درد وچ رلان لئی ایہہ ضروری اے کہ کنٹرول لائن نوں نرم کر دتا جاوے تاں جے دوویں پاسے دے شہری اک دوجے نال رل کے مدد کر سکن۔ پاکستان نے ایہہ تجویز خالصتاً نیک نیتی دے جذبے تحت دتی سی۔ پاکستان دے دفتر خارجہ نے باضابطہ طور تے بھارت نوں آکھیا کہ اوہ گھٹو گھٹ پنج تھاواں توں کشمیریاں نوں آن جان دی اجازت دیوے تے ایسوں سامنے رکھ کے پاکستان تے بھارت وچکار 15 گھنٹے تیکر مذاکرات ہوئے تے معاملہ ایہہ طے پا گیا کہ کنٹرول لائن نوں پنج تھاواں توں کھولیا جاوے تے مظفر آباد، سری نگر بس سروس دیاں دستاویزات تے لوکاں نوں کنٹرول لائن پار کرن دی اجازت ہووے گی۔

بن دی ادوی نیلم تے وادی جہلم وچ کئی تھاواں انج دیاں نیں جتھے تیکر پاکستان دی رسائی نہیں ہو رہی تے ایہناں تھاواں تیکر اپڑنا مقبوضہ کشمیر راہیں آسانی نال ہو سکدی اے۔ حکومت پاکستان نوں چاہیدا اے کہ اوہ بھارت کولوں منگ کردی کہ ایہناں فوجیاں نوں مقبوضہ کشمیر توں ایہناں علاقیاں تیکر رسائی دی اجازت دتی جاوے۔ پاکستان تے بھارت وچکار ہون والے ایس اتفاق رائے مگروں امید کرنی چاہیدی اے کہ کشمیریاں دی دوواں پاسے آوا جائی وچ حائل رکاوٹاں نوں دور کیتا جاوے تاں جے ریلیف تے بحالی دا کم چنگے طریقے نال ہو سکے۔ دوواں پاسے کئی ٹبر انج دے نیں جنہاں نوں کنٹرول لائن نے ونڈیا ہویا اے۔

ایہہ گل اپنی تھاں قابل افسوس اے کہ کنٹرول لائن نوں پنج تھاواں توں کھولن دا فیصلہ 8 اکتوبر دے زلزلے دے 22 دیہاڑے مگروں ہویا اے۔ ایہناں عرصہ لنگھ جان دے بعد متاثرہ علاقیاں وچ حالات بھیڑی شکل اختیار کر گئے نیں۔ دوواں پاسے بیوروکریسی نے روایتی طریقے نال کم کیتا اے حالانکہ ایس فیصلے تے پہلے ہفتے وچ اتفاق ہو جاندا تے کشمیری وڈی گنتری وچ ہتھے آ کے امداد تے بحالی دے کماں وچ اپنے بھراواں دی مدد کرن دی پوزیشن وچ ہوندے۔

بھارت کنٹرول لائن نوں کھولن یا ایہنوں نرم کرن دے حق وچ نہیں سی پر آخرکار اوہنوں عالمی دباء اگے جھکنا پیا۔ 8 اکتوبر نوں آن والے زلزلے نے اک گل ثابت کر دتی کہ کنٹرول لائن دے دوواں پاسے رہن والے کشمیریاں دا دکھ درد اکو اے جے کر کسے اک نوں تکلیف ہوندی اے تے دوجے پاسے ایہہ درد محسوس کیتا جاندا اے۔ ایس لئی بھارت تے عالمی برادری دا ایہہ فرض اے کہ اوہ کشمیریاں دیاں خواہشاں دا احترام کرے تے جمہوری اصولاں راہیں اوہناں دی مرضی موجب کشمیر دا فیصلہ سنایا جاوے۔ پاکستان تے انج دی کئے دی مدد نوں تسلیم کرن دی پوزیشن وچ اے پر بھارت روایتی ہٹ دھرمی دا مظاہرہ کر رہیا اے۔ بھارت نوں چاہیدا اے کہ اوہناں لوکاں دے ملن جلن تے جیہڑیاں پابندیاں عائد کر دتیاں نیں اوہناں نوں مکایا جاوے تے دوواں پاسے دے لوکاں تے اگوائی نوں اک دوجے نال ملن دی اجازت دتی جانی چاہیدی اے۔

کنٹرول لائن نوں پنج تھاواں توں کھولن دا فیصلہ چنگا قرار دتا جا سکدا اے پر بہتر ایہہ سی کہ ایہہ فیصلہ زلزلہ آن دے اک ہفتے اندر کر دتا جاندا۔ ہن وی ایہہ امید کرنی چاہیدی اے کہ بھارت ایس فیصلے تے خلوص نیت نال عمل کرے گا تے کشمیریاں دی آوا جائی وچ کوئی رکاوٹ پیدا کرن دی کوشش نہیں کرے گا۔

سِدّھا رَستہ

محمد حفیظ اللہ طوری

ردیف رسول پاکؐ

مصر نوں فتح کرن والی فوج دے اگوواں وچوں اک نبی پاک توں جان وارن والے مشہور صحابیؓ حضرت عقبہؓ ابن عامر جہنیؓ سن جیہڑے مدینہ منورہ وچ تشریف لیائے تے مستقل طور اُتے رسول کریمؐ دی صحبت اختیار کر لئی۔ اوہناں مدینہ منورہ توں دور وادیاں وچ وسوں کیتی سی تے بہت مگروں اوتھے بکریاں چراندے سن۔ پر دل وچ حضورؐ دے قدماں وچ رہن دی خاہش نے ایہناں نوں مجبور کر دتا تے اوہ بکریاں نوں چھڈ کے حضورؐ دے قدماں وچ آ گئے۔ اوہ پرچھاویں وانگ ہمیشہ آپؐ دے اگے اگے چلدے تے آپؐ دے خچر دی لگام اوہناں دے ہتھ وچ ہوندی۔ کئی واری حضورؐ اوہناں نوں اپنی سواری اُتے اپنے پچھے بٹھا لیندے جہدے پاروں اوہ ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے لقب نال پکارے جان لگے۔ کئی واری انج دی ...

قرآن، فرشتے تے رحمتاں اُتارن والی...... مقدراں دی رات

رب پاک نے جتھے مسلماناں اُتے رحمت تے برکت دے دریا کھولے نیں اوتھے کجھ اوقات انج دے دسے نیں جنہاں وچ اوہدیاں نعمتاں تے رحمتاں دے ٹھاٹھاں ماردے سمندر سانوں اپنے ول بلاندے نیں۔ شب قدر اک نہیں دو نہیں سگوں ہزار مہینیاں توں وی افضل تے اُچی رات اے۔ عربی زبان وچ "رات" "لیل" "لیلہ" تے فارسی وچ "شب" دا لفظ ورتیا جاندا اے۔ "قدر" دے ...

ہویا۔ غار حرا وچ وی ایسے رات نوں ای شروع ہویا سی۔ رب پاک دی خاص تجلی اپنے بندیاں اُتے خاص توجہ دیندی اے شام ڈھلن توں سویر ڈھلن تیک سلامتی تے رحمتاں ای رحمتاں ہوندیاں نیں۔ حضرت سلمان فارسیؓ فرماندے نیں پئی شعبان دی آخری تاریخ نوں حضور پاکؐ نے خطبہ فرمایا پئی تہاڈے اُتے وڈیاں رحمتاں تے برکتاں والا مہینہ سایہ کرن والا اے تے ایس مہینے ...

لوک اپنی گھٹ حیاتی وچ پچھلیاں اُمتاں دے برابر کِنج عمل کر سکن گے۔ تاں آپؐ نوں "لیلۃ القدر" عطا فرما دتی گئی جیہڑی ہزار مہینے توں افضل قرار پائی۔ اک وار آپؐ نال اسرائیل دے اک ایسے بندے دا ذکر کیتا گیا جیہڑا اک ہزار مہینے تیک رب دی راہ وچ جہاد کردا سی تے آپؐ نے اوہدے اُتے حیرانگی ظاہر کیتی تے اپنی اُمت لئی تاکید کیتی تے اللہ نے شب قدر عطا کیتی۔

اک وار حضرت جبرائیلؑ آپؐ کول آئے تے آکھیا پئی تہاڈی اُمت دے لوک اوہناں سابقہ لوکاں دی 80، 80 سال عبادت اُتے رشک کر رہے نیں تے تہاڈا ...

ریت پریت

شاہدہ دلاور شاہ

پاک فوج تے پوتر جذبہ

مصیبت دی ایس گھڑی وچ دکھ درد طریقیاں نال روم رہے تے کراندے نے جس لوکاں دے اُفر و پُنچن دی جہد کیتی۔ پہاڑی سلسلے دیاں دکھ دکھ پرتاں وچ کسے کیہ ہویا۔ ایہہ پرتاں پھولن وچ گھٹو گھٹ اک ورھا لگ سکدا اے۔ ...

بھال مارے لوکاں دی سیوا کاری ایڈا سوکھا کم نہیں سی۔ ہزاراں پہاڑ تے پہاڑاں دوالے انسانی بستیاں آباد سن۔ ایہناں پہاڑی بستیاں نوں جاون دی راہواں دے ویسک ...

کٹہرا

طاہر وزیر آبادی

ہزاراں سکولی بالاں دے ناں جیہڑے زندہ درگور ہو گئے

جان توں پیاریو! میری اکھیاں دے تاریو! میں تہاڈے سوگ وچ درداں دکھاں تے غماں دی پھوہڑی وچھا کے بیٹھا واں۔ میں شرمسار تے سوگوار ہاں۔ دل وچ ہزار شرمندہ واں پئی مشکل دیاں گھڑیاں وچ تہاڈی مدد نوں نہ پہنچ سکیا میرے ...

اے۔ بن وچھکے ڈھولیاں تے تھیڑے میرا مقدر بن گئے نیں۔ تہاڈیاں یاداں دے دیوے ہمیشہ بال کے رکھاں گا تے حیاتی دے باقی دیہاڑے رو رو کے گزاراں گا۔

موت دے بیالے چکھن والیو! ...

چھانواں

عبدالعزیز چشتی

نظم

کنٹرول لائن نوں نیچ تھاواں توں کھولن دا فیصلہ چنگا قرار دتا جاسکدا اے پر بہتر ایہہ سی کہ ایہہ فیصلہ زلزلہ آن دے
اک ہفتے اندر کر دتا جاندا۔ ہن وی ایہہ امید کرنی چاہیدی اے کہ بھارت ایس فیصلے تے خلوص نیت نال عمل کرے گا تے
کشمیریاں دی آواجاہی وچ کوئی رکاوٹ پیدا کرن دی کوشش نہیں کرے گا۔

قربان جاپئے کہ بکریاں چران والا شخص رو ویف رسول اللہ بنیا
تے فیر مصر نوں فتح کرن والی فوج وچ اک وڈے افسر دے
عہدے اتے سرفراز ہویا۔
(مہالہ زندگیاں صحابہ کی۔ از ڈاکٹر عبدالرحمان)

دے حکم نال اللہ دے نیک بندیاں دی زیارت لئی حاضر
ہوندے نیں۔ کیوں جے انسان دی حیثیت دی گھٹ
نہیں اوہ اشرف المخلوقات تے مسجود ملائک اے۔ انسان
لئی ایہہ ہدایت دا سرچشمہ ہو آیا اسے رات نوں نازل

پائی۔ موطا امام مالک وچ اے پئی جدوں رسول پاکؐ نوں
پچھلی لوکائی دی عمراں توں جانکاری کروائی گئی تے آپؐ
نے اوہناں دے مقابلے وچ اپنی اُمت دے لوکاں دی
اینی تھوڑی حیاتی ویکھ کے خیال فرمایا پئی میری اُمت دے

سال چ اکو واری آوندی قدراں والی رات
ملدی خوش نصیباں نوں ایہہ امراں والی رات
رب نے اپنے بندیاں اُتے ڈاڈھا کرم کمایا
ایہہ ہزاراں راتاں ناکوں ووھ اے کرماں والی رات

ہجر، فراق، وصال، وچھوڑے تے جدائیاں دین والیو!
تسیں میرے سفنیاں وچ ضرور آوندے رہنا۔ تسیں میری
آس امید تے قوم دا روشن مستقبل ہو پر تہاڈی موت نے
مینوں ناامیدی تے مایوسیاں دے ہنیرے وچ رول دتا

بے انصافیاں تے ظلم کر رہیا اے ...
سوہنا ہمیشہ انصاف تے عدل کر دا اے۔
انیں اوکھے ویلے تے مشکل گھڑیاں وچ اسیں وعدہ
تے توبہ دا استدعا ای کر سکدے آں۔

حمد

شہزاد احمد شاہد دوسروی

غضب کریں تے توبے اُڈن جاناں دے
فضل کریں رخ موڑ دویں طوفاناں دے
کیہ خاکی کیہ نوری تے کیہ ناری
سارے ای ذکر کریندے تیریاں شاناں دے
میں سوہنیا تیری قدرت توں قربان جاواں
توں راز جاننا ایں ست اسماناں دے
رنگ رنگ وچوں تیری جھلک دسیندی اے
توں ایں وسنیں وچ سُراں تے تاناں دے
توں اک لکھ تے کئی ہزار نبی گھلے
دے کے تھپے معجزیاں فرماناں دے
رات دنے اے شاہد روندا رہندا اے
ویکھ ویکھ کے کارے تیرے انساناں دے

نعت

اصغر علی بھٹی

اے فقیرو حشر تیک موجاں کرو
کملی والے دی جلوہ گری ہو گئی
بوہے سارے جہنم دے بند ہو گئے
ساری اُمت نبیؐ دی بری ہو گئی
ایویں ہوکے تے ہاواں توں بھریا نہ کر
ذکر سوہنے نبیؐ والا کریا تے کر
ذکر آقاؐ دا جے کر توں کردا رہیوں
فیر تے جنت تیری نو گھری ہو گئی
اے فقیرو حشر تیک موجاں کرو
کملی والے دی جلوہ گری ہو گئی

کئی معصوم نے ملبے تھلے

قیصر معراج منظر

لکھاں سبز پادر ڈگ پئے اچے وی لمے تاور ڈگ پئے
قدرت دی ہر آفت اگے بڑے بڑے زور آور ڈگ پئے
میرے ورگے کملے جھلے کئی معصوم نے ملبے تھلے
ٹج دی جے تقدیر بچالو زل کے اپنے ویر بچالو
سارے اک تھاں کٹھے ہو کے کجھ اپنا آخر بچالو
رہے نہ جاپئے ظلم کلے کئی معصوم نے ملبے تھلے
نہ کوئی جھگڑا نہ تکرار اے پاکستان دا مطلب پیار اے
اُلجھاں اگے دُنیا رہندا اے بندہ اک جھٹکے دی مار اے
موت دے اگے وس نہ چلے کئی معصوم نے ملبے تھلے
گھیو آٹا تے چینی جھٹکے اک دم فیر یقینی جھٹکے
فیر قیامت اکھیں ویکھی ؤجے جدوں زمینی جھٹکے
مارو! کجھ امدوی ملے کئی معصوم نے ملبے تھلے
آپس دے وچ جھگڑا چھڈو اک دوجے نوں رگڑا چھڈو
اسیں آں اک دوجے دی طاقت کیہ ماڑا کیہ تگڑا چھڈو
اج ہوندے نے جنت ولے کئی معصوم نے ملبے تھلے
کیہ تنظیم ایمان اتحاد اے جے فرمان قائد یاد اے
دل نوں موم تے کر اک واری بھائی چارے وچ ہیا سوادا اے
میری اک گل بنھ لے پلے کئی معصوم نے ملبے تھلے
بندہ دل وچ بغض نہ پالے فیر اللہ ہر آفت ٹالے
اپنی من مرضی نہیں کردے رب دی مرضی من والے
دنیا دے دستور اولے کئی معصوم نے ملبے تھلے
بڑے پاوندے ہاواں بھردے سب افراد نے اپنے گھر دے
جو کجھ دے سکنا ایں دے دے جو کجھ کر سکنا ایں کر دے
ایہہ راہ جاندی جنت ولے کئی معصوم نے ملبے تھلے
دیا جیہا جیس وکاوے قیصر ویہا شعر بناوے
سارے مل کے کرو دعاواں ہن نہ ایسی آفت آوے
سانوں کوئی نہ سمجھے کملے کئی معصوم نے ملبے تھلے

نظم

ندیم آذر باجوہ

جھڑے سبق پڑھائیں بابا
اوہو حرف منائیں بابا
رکھیں پنجابی دے دیوے بال
بدیسی دی بولی جائیں نال
پیر نہ پنیں بنا وچھلے مال
تو ویں بابا چیز کمال
جھڑے بول سنائیں بابا
اوہو حرف منائیں بابا
ماں بولی نوں رب دیاں رکھاں
سیوک ایہدے ہزاراں لکھاں
جدھر ویکھاں جدھر تکاں
رج رج ویکھاں تے کدے نہ تھکاں
جھڑے پور نے پائیں بابا
اوہو حرف منائیں بابا
شعراں وچ غریبی دے رولے
پھڑیں امریکہ گائیں ڈھولے
تیرے راز کسے نہ کھولے
بھل گئے جھڑے بول تو بولے
سچ تے نظم نظامیں بابا
اوہو حرف منائیں بابا

غزل

ہمایوں پرویز شاہد

سدا نہ جھلی پاون دُکھ
ہر پل آون جاون دُکھ
سکھ نیڑے اوہناں لئی
جھڑے لوک ونڈاون دُکھ
چانن دین خیالاں نوں
سوچاں نوں رُشناون دُکھ
دن ویلے بے چین کرن
راتاں نوں تڑفاون دُکھ
آوا جاوی پت جھڑی دی
سانوں ایہہ سمجھاون دُکھ
ساتھ سکھاں دا پل دو پل
ازلی ساتھ نبھاون دُکھ
شاہد ونڈے سکھ جہناں
اوہو جھولی پاون دُکھ

گل

کاشف علی ارشد

کنے چر دی آس سی سانوں اوہنوں حال سناواں گے
جد کدی اوہ سانوں ملیا سینے دے نال لاواں گے
سن لئی اج رب نے ساڈی اج ایہہ دیلا آیا اے
مدت مگروں رب نے سانوں سجناں نال ملایا اے
دل دیاں گلاں کردیاں کردیاں ہو کے نکلن لگ پئے نے
جھڑے دی سن سانبھ کے رکھے اتھر واکھوں ڈگ پئے نے
پونجھ کے اتھرو پچھیا او ہنوں تو دی اج ای کردا سیں
ملیا ملیا وچ وچھوڑے ساڈے توں دی جیندا مردا سیں
کجھ جواب نہیں دتا اوہنے بیٹھا چپ چپیتا اے
ہوں ہنگارا بھر کے تے بس گل نوں گول ای کیتا اے

بھچال بارے اک نظم

سلیم کاشر

ترس آیا نہ ذرا دی زلزلے نوں بڑے زخم کاری ہی مان ونڈے
تھکے دتے نو موت دے زندگی نوں اپنے وچ شہراں قبرستان ونڈے

بندے ہسدے کھیڈدے پلاں اندر
بنے رزق بھچال وبال دے نیں
بچے ہویاں بارے دل ایہہ سوچدا اے
کیویں اپنا آپ سنبھال دے نیں
اپنے دُکھ وچ ایہہ کوئی کلے تے نہیں
دُکھ ایہناں دے سارا جہان ونڈے
ترس آیا نہ ذرا دی زلزلے نوں
بڑے زخم کاری ہی مان ونڈے

اک اک قبر وچ سینکڑے جا لیٹے
کلے کلے نوں مٹی وی ملی کوئی نہ
ڈوبی مورکھ بھچال نے حیرتاں وچ
اکھ وقت بے پیر دی ملی کوئی نہ
بندے سُتڑے سوں گئے تین ویکھو
تیر اَج دے موت کمان ونڈے
ترس آیا نہ ذرا وی زلزلے نوں
بڑے زخم کاری ہی مان ونڈے

ریزہ ریزہ پہاڑ بھچال کیتے
نال گھراں دے گھر برباد ہو گئے
بچے موت وچھوڑے نیں ماپیاں توں
ماپے عدم وچ جا آباد ہو گئے
پچھے رہ گیاں لئی اے ہوکیاں نوں
ہو کے ساں وی پیا حیران ونڈے
ترس آیا نہ ذرا وی زلزلے نوں
اپنے وچ شہراں قبرستان ونڈے

شکل زلزلے دی جدوں آفتاں لین
بندے موت دے گھیرے وچ ولدیاں نیں
صدقہ جاناں دا لیندیاں ایہہ ڈیناں
کدوں ایویں مصیبتاں ٹلدیاں نیں
جد تک آپ نہ ہراں تے حوصلے دی
چھاں رب سوہنا مہربان ونڈے
اوہدے اپنے دُکھ وی مک جاندے
جے کر کسے دا دُکھ انسان ونڈے

کفن بھیج دے

اخلاق احمد

جسم فانی دا میرا توں دفن بھیج دے
عید آئی اے بابا توں کفن بھیج دے
سدھراں میرے دل دیاں ویران ہوئیاں
جاناں کنیاں ای رب دے گھر دیاں مہمان ہوئیاں
اپنی محبت دا مینوں چمن بھیج دے
عید آئی اے بابا توں کفن بھیج دے
فانی دنیا نوں الوداع کہہ دتا میں
حال اپنے دل دا کھول کے سنا دتا میں
ہن بابا توں میرے سکن بھیج دے
عید آئی اے بابا توں کفن بھیج دے
ساڈے محلاں دا سب ایہہ اے کمال آیا اے
ساڈے اُتے بابا ایہہ جو بھچال آیا اے
میرے اپنیاں دا آخری ملن بھیج دے
عید آئی بابا توں کفن بھیج دے

نظم

ملک شفقات احمد

میاں بیوی لڑدے پئے سن
تکھی گلاں کردے پئے سن
بیوی آکھیا توں ایں جھوٹھا
جھوٹھ بنا تیرا جھٹ نہیں لنگھدا
دل دی گنڈھ کدی نہ کھولیں
99 فیصد جھوٹھ توں بولیں
شوہر آکھیا فرض کروجے
تیجھوں تھلے سوہنے جگ دے
تیرے خُلق دا کوئی نہ ثانی
مکھوں وکھری تیری جوانی
بس پویں تاں پھل کردے نیں
پکھو ویکھ کے راہ کھلدے نیں
کیہ خیال اے میری گل تے
بیوی بولی تھوڑا ہس کے
بڑا توں مینوں چنگا لگنا ایں
جد وی سچی گل کرنا ایں

نظم

مشتاق عالم گوگا

اچھے لوکیں سارے کھرکن
رنڈے ویائے کنوارے کھرکن
کھرک نیں گھیرے بال ایانے
روون کھرک نال جی بھیانے
جنوں پئی اے اوہو جانے
ہر ویلے او وچارے کھرکن
اچھے لوکیں سارے کھرکن
کھرکن جٹ تے بٹ قسائی
حماماں دے وچ کھرکن نائی
کھرکن تھانے وچ سپاہی
لے لے سب ہلارے کھرکن
اچھے لوکیں سارے کھرکن
کھرک وزی بے سیاسی ڈیرے
ممبر ناظم سارے گھیرے
ووٹر کھرکن چار چوفیرے
ورکر مار دے نعرے کھرکن
اچھے لوکیں سارے کھرکن
کھرکن اچھے کل گھمیار
موچی تیلی تج لوہار
گجر جولاہے اوڈ وی چار
راجپوت سینارے کھرکن
اچھے لوکیں سارے کھرکن
گوگیا کتھوں آفت آئی
کھرک کھرک سب ہوئے شدائی
سارے لوکیں دین دہائی
سب مصیبت مارے کھرکن
اچھے لوکیں سارے کھرکن

مزاحیات

میں وی روزہ رکھاں گا

مہر ساجد ظہور عنصر

اج میں رکھنا اے روزہ رمضان دا
کرنا بے قدر روزے والے انسان دا
اج میں رکھنا اے روزہ رمضان دا
سن لو سارے مینوں روزہ اے رکھونا جے
جھڑا کجھ پیا میرے کان اے ہونا جے
پتہ کرو پہلے اس روزے دے شان دا اج میں رکھنا اے روزہ رمضان دا
ٹج ست روٹیاں تے سالن پکا لووے
دو جگ لسی نال وچ نکے پاووے
سارا دن بھنا منہ میں جوان دا اج میں رکھنا اے روزہ رمضان دا
سرگی دے ویلے اٹھ پروٹھے توں پکا لووے
میرے کان دو کھو وہی توں منگا لووے
سارا دن کھانا نہیں خطرہ اے جان دا اج میں رکھنا اے روزہ رمضان دا
چاہ دے پیالے دو چار توں بنا لووے
بار بار منگاں ناں میں کھلے بھانڈے پا لووے
شام تائیں کھانا نہیں ویلہ اے امتحان دا اج میں رکھنا اے روزہ رمضان دا
رکھ لیا روزہ مینوں توں اٹھاویں ناں
شام تائیں سونا اے مینوں توں جگاویں ناں
لاوڈوں توں جگاویں جدوں ویلہ ہووے کھان دا اج میں رکھنا اے روزہ رمضان دا
بڑا اوکھا رکھیا اے روزہ میرے یار اے
ساجد ظہور کدوں کرنا افطار اے
بڑا اوکھا ہوندا یارو روزے دے نبھان دا
اج میں رکھنا اے روزہ رمضان دا

ویاہ

ڈاکٹر سیف الرحمان کمالی

اک دن میرے ابے نے گل چھیڑی سی مینوں
سوہنی جسی ہیر ہووے ہاں لیلیٰ چاہیدی تینوں
میں شرم دا مارا اوہدے اگے بول نہ پایا
اوہ تر پیا رشتہ لبھن ماں توں لے کرایہ
دس وناں دے پچھوں اوہ گھر آکے سی وڑیا
موہنہ تے آیا مڑھکا سی تے غصہ وی سی چڑھیا
کہن لگا کر چنگا رشتہ لبھنا کنڈا اے اوکھا
ویاہ کروانا پیندا پترا دل نال کرکے دھوکہ
سوہنی کڑی لبھے لبھے تے عقل نہیں ہندی بھورا
ماڑا بندہ جھیتی کیتیاں بن نہیں سکدا سوہرا
ابا میرا بول بال کے آخر سی بپ کیتا
تھک ہار کے ویاہ والا سی زہر میں وی پیتا
سنیاں سی تعریفاں یارو جس کڑی دیاں جدیاں
سن گئے ای ابا نالے میں وی بھنڈ کے نریاں
ویاہ کے لیاندی گھر جدوں گھنڈ اوہدا میں چکیا
ویکھ کے اوہدی بھیڑی صورت خون میرا سی سکیا
رنگ اوہدا سی کالا شاہ تے نک اوہدا سی پھیتا
سیف کمالی کیہ دساں میں ویاہ کرکے کیتا
ویاہ دے منہ چہ پے کے میں تے ہر سکھ گنوایا

آل دوالے دیاں خبراں

سچا کون خواجہ فریدؒ یاں ظہور دھریجہ......؟

جناب ضیا شاہد صاحب!

ظہور دھریجہ صاحب دا خراج تحسین (خبریں 30 ستمبر صفحہ 5) خبراں (یکم اکتوبر صفحہ 3)، پڑھیا۔ وہناں دا حق اے۔ میری گزارش ایس اشاعت تے مسلسل عمل وچ ایہہ گل واضح اے کہ تہاڈے حساب نال دوہی قول خبریں تے اوہدے بعد خبراں ...... ظہور دھریجہ صاحب فرمایا اے "ضیا شاہد نال اساں ایں واسطے محبت کریندوں ...... اساکوں ایہناں نال ایں واسطے ہن اے جو ایہناں دا تعلق ساڈے اتو یارے وسیب دے ضلع بہاول نگر نال اے ...... اساکوں ایہناں نال ایں واسطے وی محبت اے جو ایہناں اپنے سرائیکی وسیب دی زبان سرائیکی دی ترقی واسطے سیاستداناں یا لیڈراں دی طرح حرف کا لکھیں نی کیتیاں بلکہ عملی اقدامات کیتن اتے سرائیکی مسئلے کوں ہک حقیقی مسئلہ بنائے" میری عرض۔ 1893ء توں 1901ء تائیں مولوی رکن الدین نے خواجہ فریدؒ دا روزنامچہ لکھیا فارسی وچ ناں مقابیس المجالس۔ اوہدا اردو ترجمہ کیپٹن واحد بخش سیال کیتا۔ اوہدے وچ شعر ہن خواجہ فریدؒ دے۔

ساڈے دوست دلیس دا نور محمد خواجہ — ڈھولا یار چھیندا نور محمد خواجہ

عرب دی حیڈی عجم دی حیڈی — سندھ پنجاب دا راجہ نور محمد خواجہ

مقابیس المجالس دے صفحہ 621 اتے 8 جمادی الثانی 1316ھ (اکتوبر 1898ء) دی ڈائری اندر مولانا رکن الدین نے خواجہ فرید توں پچھیا: "آپ (خواجہ نور محمد مہاروی) کہڑی زبان وچ شاعری کردے سن؟" حضرت اقدس (خواجہ فریدؒ) نے فرمایا کہ "آپ اوہ پنجابی زبان بولدے سن جہڑی علاقہ مہاراں شریف وچ بولی جاندی سی۔" ضیا شاہد صاحب مینوں دسو خواجہ نور محمد مہاروی (چشتیاں ضلع بہاولنگر) نہ مہاجر سن نہ اوتھوں دے خاص وسنیک۔ اوہ خواجہ فریدؒ دی نظر وچ اپنے علاقے دی پنجابی بولدے سن۔ خواجہ صاحب آپ چاچڑاں شریف دے سن۔ مطلب اوتھے وی اپنے علاقے دی ای پنجابی بولی جاندی سی ...... فیر خواجہ فریدؒ سچے یاں ظہور دھریجہ صاحب؟

(تہاڈا اشفقت تنویر مرزا)

سرگودھا: ڈنگر چور گرفتار' اشتہاری ظہور پُلس دا گھیرا توڑ کے نس گیا

شہباز تے اللہ دتہ ڈنگر چوریاں وچ مطلوب سن' مخبری تے چھاپہ' اشتہاری فرار' مدثر اُتے پناہ دین دا پرچہ

سرگودھا (نمائندہ خبراں) پُلس نے ڈنگر چور گینگ دے سرغنہ نوں ستی تے گرفتار کر لیا۔ سرگودھا پُلس نوں شہباز ولد اکرم علی، اللہ دتہ ولد باقی ساکن ڈنگہ مویشی چوری دی سنگین وارداتاں وچ مطلوب سن کہ پچھلے دیہاڑ مخبری ہون اُتے پُلس نے چھاپہ مار کے مذکورہ نوں گرفتار کر کے لکھاں روپے مالیت دے مسروقہ مویشی برآمد کر لئے دریں اثنا، خونی ڈکیتی دے وارداتاں وچ مطلوب اشتہاری پُلس دا گھیرا توڑ دے نس گیا دسیا گیا اے کہ سید نو دا رہائشی ظہور حسین تکلیاں پُلس نوں خونی ڈکیتی دے سنگین وارداتاں وچ اشتہاری مطلوب سن کہ پچھلے دیہاڑ مخبری ہون اُتے تھانہ تکلیاں دے ایس ایچ او متاع محمد نے اشتہاری دی گرفتاری لئی مدثر حسین دے ڈیرے اُتے چھاپہ ماریا تے اشتہاری ظہور حسین پُلس دا گھیرا توڑ کے نس گیا جہدے اُتے تھانہ تکلیاں پُلس نے اشتہاری نوں پناہ دین تے سہولتاں فراہم کرن دے الزام وچ مدثر حسین دے خلاف مقدمہ درج کر لیا اے۔

جعلی چیک دین اُتے بینک ملازم خلاف پرچہ درج

چوکی (تحصیل رپورٹر) یونین کونسل دے سیکرٹری نوں جعلی چیک دین والے حبیب بینک دے ملازم خلاف مقدمہ درج تفصیل موجب ملزم محمد ممتاز جہڑا کہ حبیب بینک وچ ملازم اے یونین کونسل اعوان چک 39 دے سیکرٹری محمد ریاض توں 40 ہزار روپے لے کے گیا تے واپسی مطالبے اُتے جعلی چیک دے دتا جہڑا کہ بینک چوں کیش نہ ہو سکیا جہدے پاروں سیکرٹری یونین کونسل نے ملزم خلاف تھانہ سٹی چوکی وچ درخواست دے پولیس نے مقدمہ درج کر لیا اے۔

موٹر سائیکل سوار بجلی دے کھمبے نال وج کے تھاں مر گیا

حافظ آباد (ڈسٹرکٹ رپورٹر) حافظ آباد وچ موٹر سائیکل سوار بجلی دے کھمبے وچ وج کے تھاں اُتے دم توڑ گیا۔ تفصیل موجب حافظ آباد محلہ حسین پورہ دا وسنیک قاسم ولد تاج دین موٹر سائیکل اُتے سوار ہو کے محلہ صاحب سنگھ توں شہر ول آ رہیا سی کہ اچن چیت موٹر سائیکل تیز رفتاری پاروں بجلی دے کھمبے وچ جا وجی جہدے پاروں اوہ موقع اُتے ای دم توڑ گیا۔

گورنمنٹ کالج میانوالی وچ ایم ایس سی دیاں کلاساں شروع نہ ہون پاروں پڑھیار پریشان

میانوالی، موچھ (نمائندگان خبراں) گورنمنٹ کالج میانوالی وچ ایم ایس سی دیاں کلاساں دا اجرا عمل وچ لیا کے انصاف دے تقاضے پورے کیتے جان۔ ایہناں خیالاں دا کھلا عوامی سماجی تے تعلیمی شخصیت محمد آصف حیات خان رتہ خیل نے اک بیان وچ کیتا۔ وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کولوں منگ کیتی اے کہ اوہ ضلع میانوالی دے پڑھیاراں دیاں تکلیفاں تے مشکلاں دے ازالے لئی بلا تاخیر ایم ایس سی کلاساں جاری کرن دے احکامات جاری کر کے انصاف دے تقاضے پورے کرن۔

فیصل آباد: ٹھگ منافعے دا لالچ دے کے تاجراں دے لکھاں ڈکار گئے

شکیل خورشید جعفر دے 6 لکھ کھا گیا' تاجر ندیم نوں طیب تے راشد 7 لکھ دی ادائیگی نہ کیتی

فیصل آباد (کرائم رپورٹر) جعلسازی ذریعے چالاک بندیاں نے کاروبار وچ منافعے دا لالچ دے چار تاجراں نوں لکھاں روپے توں محروم کر دتا پولیس نے بوگس چیک جاری کرن دے الزام وچ چار کھوکھ مقدمے درج کر کے ملزماں دی تلاش شروع کر دتی اے۔ تفصیلاں موجب گلستان کالونی دے خورشید جعفر نے دسیا کہ کجھ عرصہ پہلاں چک جھمرہ دے شکیل نے اوہنوں چھ لکھ روپے دا مال خریدیا مگروں ادائیگی دے بدلے چیک دتا جو کہ بوگس نکلیا ایسے طرح گلستان کالونی دے جی آر کے انٹرنیشنل ایکسپورٹرز محمد ندیم نے دسیا کہ دو بندیاں حاجی طیب تے راشد علی نے یونے ست لکھ دا لال کینیڈا ایکسپورٹ کر کے رقم ہولن کیتی جد کہ متاثرہ شہری فیض احمد نے تھانہ سول لائن درخواست کردے ہوئے دسیا کہ ملزم شفیق اوہدے کولوں مال لے کے رقم دے بدلے چیک دتا جو کہ کیش نہ ہویا۔ علاقہ المعصوم ٹاؤن دے رہائشی محمد ریاض نے دسیا کہ ملزم اشفاق نے کاروبار دی غرض نال رقم ہڑپ کر لئی پولیس نے کارروائی عمل وچ لیاندے ہوئے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دتی اے۔

ڈاکوواں محکمہ نہر دے ملازم نوں لٹن مگروں گولی مار دتی

چوکی (تحصیل رپورٹر) محکمہ انہار دا ملازم یسین اپنی موٹر سائیکل اُتے اپنے دفتر جا رہیا سی کہ تھانہ سرائے مغل دے علاقے وچ مسلح ڈاکوواں نے گن پوائنٹ اُتے اوہنوں ڈک لیا تے تلاشی دوران 18 ہزار روپے لٹ لئے تے موٹر سائیکل کھوہن مگروں اوہنوں گولی مار کے زخمی کر دتا تے نس گئے۔

نوکری توں انکار' مزدور نوں اغوا کر لیا

سرگودھا (نمائندہ خبراں) نوکری توں انکار کرن اُتے با اثر زمیندار نے محنت کش نوں اغوا کر کے ڈیرے اُتے قید کر لیا تے سنگلاں نال جکڑ کے بارہ گھنٹے تک تشدد دا نشانہ بناندے رہے۔ تفصیلاں موجب محمد ریاض زمیندار ظفر حیات ساکن سالار والا کول نوکری کردا سی جہنے اک ورھے پہلاں نوکری چھڈ دتی تے لین دین دے معاملے نکا دتے تے زمیندار ظفر حیات نے محمد ریاض نوں دوبارہ نوکری کرن اُتے مجبور کرنا شروع کر دتا۔ انکار اُتے پچھلے دیہاڑ ظفر حیات نے سائیکل اُتے گھر جاندیاں محمد یعقوب نوں گن پوائنٹ اُتے اغوا کر لیا تے ڈیرے اُتے لیجا کے سنگلاں نال جکڑ دتا۔ ایس دوران ظفر حیات محنت کش نوں ظالمانہ تشدد دا نشانہ بناندا رہیا۔ ایہدے مگروں محنت کش موقع پا کے زمیندار دے چنگل توں نس گیا۔ جہدی رپورٹ اُتے تھانہ جھال چکیاں پُلس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دتی اے۔

بھچال کیوں نہ آئوں؟

لفنگے دی بال نال بدفعلی دی کوشش' نکامی اُتے گل گھٹ کے مار دتا

لانت اپنے 6 ورھیاں دے پُتر عقیل نوں کھیتاں وچوں گھر گھلیا' مزمل راہ وچ پھڑ کے مار دتا: مقدمہ درج

سمندری (نمائندہ خبراں) لفنگے نے بدفعلی دی کوشش ناکام ہون پاروں 6 ورھیاں دے بال نوں گل گھٹ کے مار دتا۔ تفصیل موجب چک 52 گ ب دا وسنیک لانت علی جہڑا زمینداری کردا اے پچھلے دن اوہ اپنے 6 ورھیاں دے پُتر عقیل نال کھیتاں وچ کم کرے سلسلے وچ رُجھیا ہویا سی ایس دوران اوہنے اپنے پُتر نوں گھر گھل دتا تے خود کھیتاں وچ رُجھیا رہیا کم توں فارغ ہو کے جدوں اوہ گھر اپڑیا تے اپنے پُتر نوں غائب ویکھ کے اوہنوں لبھن لئی واپس کھیتاں وچ گیا تے عبدالرزاق دے کھیتاں چوں ملزم مزمل خان نوں نکلدے ویکھیا اوہدے کھیت وچ لوہنے اپنے پُتر نوں مردہ حالت وچ ویکھیا جہنوں ملزم مزمل نے بدفعلی کرن دی کوشش ناکام ہون پاروں گل گھٹ کے مار سُٹیا تھانہ ترکھانی پولیس نے مقدمہ درج کر لیا اے۔

بکری نوں گندے پانی وچ غوطے دین توں منع کرن اُتے میاں بیوی اُتے تشدد

سمندری (نمائندہ خبراں) فصل وچ بکری وڑن پاروں مسلح بندیاں نے میاں بیوی نوں تشدد دا نشانہ بنا دتا تفصیل موجب فرید ٹاؤن دی وسنیک خورشید بی بی دی بھین کنیز بی بی دی بکری مخالف دی فصل وچ جا وڑی جہدے پاروں مخالفاں بکری نوں پھڑ کے گندے پانی وچ ڈبکیاں دیندے رہے کنیز بی بی دے منع کرن اُتے اوہناں اوہنوں تے اوہدے خاوند محمد جعفر اُتے تشدد کیتا جہدے پاروں کلہاڑی دا وار جعفر دے سر وچ لگا تے اوہ زخمی ہو گیا پولیس مقدمہ درج کر لیا۔

چوکی پُلس 90 ہزار دیاں دوائیاں چوری کرن والا ملزم پھڑ لیا

چوکی (تحصیل رپورٹر) تھانہ سٹی چوکی پولیس دا چھاپہ 90 ہزار روپے دیاں زرعی دوائیاں چوری کرن والا ملزم پھڑیا گیا۔ تفصیل موجب شاہراہ قائد اعظم اُتے رہن والے وقاص حمید نے بکر منڈی چوکی وچ سٹور کرایہ اُتے لے کے زرعی دوائیاں رکھیاں۔ پچھلے دن ملزم محمد خالد نے 90 ہزار روپے دیاں زرعی دوائیاں چوری کر لئیاں تھانہ سٹی پولیس نے مقدمہ درج کر کے ملزم خالد نوں گرفتار کر لیا۔

لوک سیوا

نمازاں دا ویلا

فجر	4:50
ظہر	1:30
عصر	5:00
مغرب	سورج ڈبن ویلے
عشاء	8:15

فقہ جعفریہ دے مطابق

فجر	سورج نکلن توں اک گھنٹہ پہلاں
ظہرین	1:00
مغربین	سورج ڈبن توں دس منٹ مگروں

پڑھ! ایس توں پہلاں کہ تیری نماز پڑھی جاوے

سکولی منڈیاں دا بس کنڈیکٹر نال جھگڑا' شیشے توڑ دتے' بڈھی زنانی زخمی

فیصل آباد (سٹی رپورٹر) تھانہ فیکٹری ایریا دے علاقے ناولٹی پل دے کول روٹ نمبر 5 دی اربن بس دے کنڈیکٹر نال لڑائی دا بدلہ لین لئی سکولی منڈیاں نے پتھر مار کے 2 بساں دے شیشے توڑ دتے جد کہ بس وچ بیٹھی اک بڈھی عورت پتھر لگن پاروں زخمی ہو گئی۔ پڑھیار توڑ پھوڑ کر کے نس گئے۔ نجی ٹرانسپورٹ کمپنی دے نمائندے موجب ایہو ای پڑھیاراں نے کجھ دیہاڑ پہلاں خود اوہ چوک وچ وی لڑائی مگروں گڈیاں اُتے پتھراؤ کیتا سی۔ ایہناں دی پچھان نہیں ہو سکی۔ تاہم متعلقہ پولیس نال رابطہ کر لیا گیا۔ تھانہ فیکٹری ایریا پولیس نے رابطہ کرن اُتے دسیا کہ پتھراؤ نال متاثر ہون والیاں بساں تھانے لیایاں گئیاں سن لیکن متاثرہ بس کمپنی دی انتظامیہ نے ملزماں دے خلاف کسے قسم دی وی کارروائی کرن توں انکار کر دتا اے جد کہ پتھراؤ کرن والے پڑھیاراں دی شناخت وی نہیں ہو سکی۔

حافظ آباد وچ چوریاں تے ڈکیتیاں لکھاں دا سامان لٹیا گیا

حافظ آباد (ڈسٹرکٹ رپورٹر) حافظ آباد دے محلہ حسین پورہ وچوں چور رات ملک لیاقت دی دکان وچوں 60 ہزار روپے دا سامان جد کہ گوجرانوالہ روڈ اُتے ملزم جارج مسیح، ارشد مسیح اسلحہ بند ہو کے آئے تے اشفاق نال دے دکاندار کولوں چار ہزار روپے کھوہ کے نس گئے۔ چور گودام وچوں 40 بوری چاول مالیتی 45 ہزار روپے لے گئے مقدمہ درج۔

بقیہ نمبر 49 — سردار انور

بقیہ نمبر 46 — پرویز الٰہی

بقیہ نمبر 41 — خزانے نکل آئے

بقیہ نمبر 42 — سونا/گھات

بقیہ نمبر 43 — ذکار لئے

بقیہ نمبر 44 — 42 شہری

بقیہ نمبر 50

بقیہ نمبر 34 — سلامتی کونسل

بقیہ نمبر 35 — قومی اسمبلی

بقیہ نمبر 30 — 72 گھنٹے

بقیہ نمبر 21 — صدر / ملاقات

بقیہ نمبر 22 — بھکاری / یلغار

بقیہ نمبر 23 — کنڈیکٹر قتل

بقیہ نمبر 24 — مزدور / اغوا

بقیہ نمبر 12 — اسلام آباد پلس

بقیہ نمبر 13 — سارجنٹ تبدیل

بقیہ نمبر 1 — جاوید اقبال

بقیہ نمبر 2 — ایدھی فاؤنڈیشن

جنرل ہسپتال وچ 250 بال داخل کر دتے گئے جہناں وچوں اکثر دا اپنے ٹبراں نال رابطہ ہو گیا پر 5 بال حالے تک لاوارث نیں۔

بقیہ نمبر 2 | ایدھی فاؤنڈیشن

بقیہ نمبر 3 | گلگت کرفیو

بقیہ نمبر 4 | لیسن ملک

بقیہ نمبر 5 | عید / مظفر آباد

بقیہ نمبر 6 | راضی

بقیہ نمبر 7 | برطانوی فوجی

بقیہ نمبر 8 | 6 زخمی

بقیہ نمبر 9 | پریشر بارن

بقیہ نمبر 10 | مارکیٹ

بقیہ نمبر 11 | فورٹ عباس / سکول

بقیہ نمبر 13 | سارجنٹ تبدیل

بقیہ نمبر 14 | موٹر سائیکل سوار

بقیہ نمبر 15 | کنڈیکٹر قتل

بقیہ نمبر 16 | خودکشی

بقیہ نمبر 17 | قونصل آفیسر / رہائی

بقیہ نمبر 18 | عیدی مہم

بقیہ نمبر 19 | ٹریفک اہلکار

بقیہ نمبر 20 | چھٹیاں منسوخ

بقیہ نمبر 24 | مزدور / اغوا

بقیہ نمبر 25 | 22 مشکوک

بقیہ نمبر 26 | ریٹ دوگنے

بقیہ نمبر 27 | دالاں

بقیہ نمبر 28 | کوکنگ آئل / مل

بقیہ نمبر 29 | رپورٹ

بقیہ نمبر 30 | 72 گھنٹے

بقیہ نمبر 31 | پاسپورٹ جاری

بقیہ نمبر 32 | غازی علم الدین

بقیہ نمبر 33 | صدر پرویز

بقیہ نمبر 35 | قومی اسمبلی اکٹھ

بقیہ نمبر 36 | اکٹھ

بقیہ نمبر 37 | شوکت سلطان

بقیہ نمبر 38 | گڈی پتنگ / سزگیاں

بقیہ نمبر 39 | وزیر خارجہ ملاقات

بقیہ نمبر 40 | ضلعی کمیٹیاں

بقیہ نمبر 44 | 42 کشمیری

بقیہ نمبر 45 | 3 مہینے

بقیہ نمبر 47 | یوریا

بقیہ نمبر 48 | قرضے

شبے نے بینکاں توں ستائے 6 ارب روپے توں ودھ دے قرضے حاصل کیتے۔ اسٹیٹ بینک موجب مکی بینکاں توں 15 اکتوبر تیک نجی شبے نے بینکاں توں 47 ارب 46 کروڑ روپے دے قرضے حاصل

بقیہ نمبر 50 | 9 ہلاک

بقیہ نمبر 51 | شیخ رشید

بقیہ نمبر 52 | فش فارمنگ

جاری کر دتی اے۔ نیپ ای نوٹیفیکیشن جاری ہو جاوے گا فارم توں قرضے جاری ہو جان گے۔ ایہ گل پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ ملک محمد احمد خان نے حافظ آباد دی فارم کاشتکاراں نے دیاں دے گوڈ کو معیاں سے تو ہیل دی بات کردے ہوئے آکھی۔

ازمائش وچ کشمیری کلّے نہیں حالات دا مقابلہ کرن والی قوم اکھواندے نیں: یٰسین ملک

حکومت پاکستان تک مطالبہ اپڑاواں گا کہ اوہ بھچال متاثراں نوں مکان بنان لئی گھٹو گھٹ 2 لکھ روپے دیوے

راولاکوٹ (این این آئی) ممتاز کشمیری حریت پسند رہنما تے جموں و کشمیر لبریشن فرنٹ دے لیڈر یٰسین ملک نے آکھیا اے کہ مصیبت تے ازمائش دی ایس گھڑی وچ آزاد کشمیر دے عوام اکلّے نہیں میں اوس پار توں اپنے بھراواں لئی اظہار محبت دا سنیہا لے کے آیا واں بن مسئلہ برفباری اے تے ٹھنڈ دی شدت دا موسم شروع ہون والا اے ایہدے وچ کوئی شک نہیں کہ ٹینٹ عوام دی ضرورت پوری نہیں کر سکدے باوجود ایہدے کہ میری جنرل مشرف تے شوکت عزیز نال ملاقات ہو چکیاں نیں میں

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 4

یکجہتی وکھالے لئی قاضی حسین احمد عید دا دن مظفرآباد وچ گزارن گے

عوام عید سادگی نال منان، امدادی موقعیاں اُتے لکھاں بے یار و مددگار بھراواں نوں وی یاد رکھن: قاضی

لہور (پ ر) امیر جماعت اسلامی پاکستان قاضی حسین احمد زلزلہ نال متاثرین نال اظہار یکجہتی لئی عیدالفطر دی نماز مظفرآباد وچ پڑھان گے تے پورا دن متاثرین نال گزارن گے۔ پہلی شوال نوں اوہناں دا خطاب ساڈھے اٹھ وجے شروع ہووے گا جدکہ نماز 9 وجے ادا کیتی جاوے گی۔ قاضی صاحب عید دے دیہاڑ زلزلے نال متاثرین دے کیمپاں دا دورہ وی کرن گے۔ اوہناں نے عوام نوں آکھیا اے کہ اوہ عید سادگی نال منان تے ایس موقع اُتے زلزلہ نال متاثرہ لکھاں خانداناں نوں وی یاد رکھن جہناں دے گھر بار تے

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 5

اسلام آباد: ایچ الیون وچ لگے عارضی کیمپ وچ بھچال متاثراں دا اک ٹبر کھانا پکا رہیا اے۔ (ثنا نیوز)

امریکا: گھر دے اندر انّھے واہ فائرنگ
2 بندے مار کے خودکشی کر لئی

کیلی فورنیا (ثنا نیوز) امریکی ریاست کیلی فورنیا وچ اک بھرودے انّھے واہ فائرنگ کر کے دو بندیاں نوں قتل کرن مگروں خودکشی کر لئی اے پولیس موجب ایہہ واقعہ کیلی فورنیا دے جنوب وچ اورنج کاؤنٹی وچ پیش آیا جتھے 19 سال دے ولیم نے اپنے گھر دے باہر آ کے انّھے واہ فائرنگ کر دتی

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 16

امریکا نے پاکستانی قونصل افسر
نوں چھڈن توں انکار کر دتا

نیویارک (آن لائن) امریکا وچ پاکستانی سفارتکاراں دی درخواست دے باوجود امریکی حکام نے پچھلے 4 دناں توں نظربند پاکستانی قونصلیٹ وچ اسسٹنٹ قونصلر محمد یونس قریشی نوں چھڈن توں انکار کر دتا اے امید اے کہ پاکستانی حکام اج اوہناں نال ملاقات کرن گے۔ تفصیل موجب محمد

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 17

بھارت تے بنگلہ دیش راکھی معاملیاں
اُتے رل مل کے کم کرن لئی راضی

نویں دلی (آن لائن) بھارت تے بنگلہ دیش نے سکیورٹی معاملیاں اُتے رل مل کے کم کرن تے دوواں پاسیوں گرفتار شدہ دراندازاں تے مجرماں تک قونصلر رسائی فراہم کرن اُتے اتفاق کیتا اے آل انڈیا ریڈیو رپورٹ موجب ایہہ اتفاق

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 6

عراق وچ جنگ پاروں 6 ہزار
برطانوی فوجیاں استعفیٰ دے دتا

لندن (آئی این پی) عراق وچ جنگ دی وجہ توں برطانوی فوج دے چھ ہزار فوجیاں استعفیٰ دے دتا اے۔ برطانوی اخبار موجب پچھلے اک دورے دوران عراق جنگ

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 7

لہور: وزیراعلیٰ دی ہدایت اُتے 4 سٹروک رکشے آن نال اک 2 سٹروک رکشہ بمار ہو کے "ہسپتال" جا رہیا اے۔ (اے پی پی)

گلگت وچ دن دا کرفیو ختم
وقفے دا دورانیہ 13 گھنٹے کر دتا گیا

گلگت (آئی این پی) گلگت شہر توں دن دا کرفیو ختم کر دتا گیا اے تے وقفے دا دورانیہ ودھا کے 13 گھنٹے کر دتا گیا اے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گلگت دے اعلان موجب صبح 6 وجے توں شام 7 وجے تک کرفیو دے اوقات وچ 13 گھنٹے دی نرمی کیتی گئی۔ حکام موجب ایس فیصلے دے تحت گلگت شہر وچ دن دا کرفیو مکا دتا گیا اے پر راتیں 11 گھنٹے دا کرفیو یعنی شام 7 وجے توں اگلی صبح 6 وجے تک نافذ رہوے گا۔ عید دے موقع اُتے کرفیو دی صورتحال بارے شمالی علاقہ جات

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 3

سندھ وچ ایدھی فاؤنڈیشن دے عملے توں
ایمبولینس تے تنخواہواں لُٹ لئیاں گئیاں

کراچی (آئی این پی) اندرون سندھ وچ سکرنڈ دے نیڑے ایدھی فاؤنڈیشن دے عملے کولوں تنخواہواں تے ایمبولینس لُٹ لئیاں گئیاں۔ کراچی وچ ایدھی انفارمیشن سنٹر موجب ایدھی فاؤنڈیشن لاڑکانہ مرکز دے انچارج محمد عرس ڈرائیور منیر قریشی نال آل دوال دے ایدھی سنٹراں اُتے ملازماں دیاں تنخواہواں دین نکلے سن کہ رات گئے قاضی احمد توں سکرنڈ آوندے ہویاں ان پچھاتے بندیاں

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 2

پشاور: عید دی لازمی ضرورت چوڑیاں اک کڑی دکان توں چوڑیاں پسند کر رہی اے۔ (آئی این پی)

پاکستان سویڈن توں اک ارب ڈالر مالیت دے ایئربارن ریڈار خریدے گا

8 طیارے سعد نامی کمپنی دیوے گی جدکہ ایروسکون نامی کمپنی کمیونیکیشن سسٹم نصب کرے گی: ایئرکموڈور سرفراز

اسلام آباد (آن لائن) پاکستان سویڈن توں ایئربارن ریڈار سسٹم حاصل کرے گا جہڑا آن والے طیاریاں دے خلاف پہلاں ای خبردار کر دیوے گا۔ بی بی سی موجب ایس ضمن وچ پاکستان دا سویڈن نال تقریباً اک بلین ڈالر دا سمجھوتہ طے پا رہیا اے۔ پاکستان نوں ایہہ طیارے سویڈن دی سعد نامی کمپنی فراہم کرے گی جدکہ اک ہور کمپنی ایروسکون ایہناں طیاریاں وچ کمیونیکیشن سسٹم نصب کرے گی۔ ایس حوالے نال ڈپٹی ڈائریکٹر آئی ایس پی آر پاک فضائیہ دے ایئرکموڈور سرفراز نے بی بی سی نوں دسیا کہ مذاکرات ہن مک چکے نیں پر تفصیلاں ساڈے حکم نہیں اپڑیاں۔

نواز شریف، بینظیر سمجھوتہ بوہتا چر قائم نہیں رہوے گا: جاوید اقبال

ججاں لئی ریٹائرمنٹ دی مدت ختم ہونی چاہیدی اے، ہر 6 مہینیاں مگروں میڈیکل کروایا جاوے

رفیق تارڑ عدلیہ لئی شرمندگی دا باعث نیں اوہ نواز شریف لئی وڈا قدم نہ چک سکے: انٹرویو

لہور (این این آئی) معروف قانون دان تے دانشور چیف جسٹس (ر) ڈاکٹر جاوید اقبال نے آکھیا اے کہ کسے ملک وچ قانون اوسے ویلے پھلدا پھلدا اے جدوں اوتھے دی عدلیہ آزاد تے خودمختار ہوندی اے۔ ساڈے ایتھے حکمراناں نے ہمیشہ عدلیہ نوں اپنے تابع کرن دی کوشش کیتی اے۔ قوانین تے فیصلیاں دے حوالے نال وی پاکستانی عدلیہ اک جاندار کردار ادا کرن توں قاصر نظر آندی اے۔ اک انٹرویو وچ ڈاکٹر جاوید اقبال نے آکھیا کہ دنیا وچ ہر تھاں عدلیہ آزاد تے خودمختار اے پاکستان وچ ایسا طریقہ کار ہونا چاہیدا اے جہدے نال عدلیہ

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 1

اخیر لوکاں اک کے شکایت لا دتی.....

ڈی آئی جی ٹریفک پنجاب نے فیصل آباد ڈویژن دے سارے ٹریفک سارجنٹ بدل دتے

پنجاب دے عوام اکثر ٹریفک پلس دے سارجنٹاں دی شکایت کردے سن، فیصل آباد ڈویژن دی رپورٹ سب توں ودھ خراب سی

ڈی آئی جی نے ایکشن لیندیاں پورے ڈویژن وچ تھر تھلی مچا دتی، 16 سارجنٹاں نوں بوہتا دور گھل کے فوری چارج سنبھالن دا حکم جاری کر دتا

چنیوٹ (این این آئی) ڈی آئی جی ٹریفک پنجاب پلس محمد الطاف قمر نے فیصل آباد ڈویژن دے تناں ضلعیاں فیصل آباد، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ تے تحصیل دے تمام ٹریفک سارجنٹاں نوں فوری طور اُتے تبدیل کر دتا۔ چیتے رہوے کہ پنجاب دے عوام اکثر پنجاب ٹریفک پلس دے ٹریفک سارجنٹاں دیاں شکایتاں کردے سن جہدے اُتے اوہناں نے فیصل آباد ڈویژن دے 16 ٹریفک سارجنٹاں نوں پنجاب دے دور دراڈے علاقیاں وچ گھل دتا

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 13

لاہور وچ ٹریفک پلس دے اہلکار نا کے لا کے عیدی مہم "خرچہ پانی" بنا رہے نیں اوہناں دا آکھنا اے کہ سانوں چالان نہ کرن دا کوئی آرڈر نہیں ملیا۔

سرگودھا: ٹرک نہ ڈکن اُتے
ڈاکوواں کنڈیکٹر نوں مار دتا

سرگودھا (نمائندہ خبراں) تن مسلح ڈاکوواں نے ٹرک نہ روکن اُتے فائرنگ کر کے کنڈیکٹر نوں مار دتا تے نس گئے۔ دسیا گیا اے کہ نواحی قصبہ میانہ ہزارہ دا رہائشی اللہ دتہ

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 15

خیرپور ٹامیوالی: شوٹاں وندی گڈی
3 موٹر سائیکل سواراں نوں مدھول دتا

خیرپور ٹامیوالی (آن لائن) خیرپور ٹامیوالی دے نیڑے لوہ گدن ہائی دے روڈ اُتے سحری ویلے 3 موٹر سائیکل سوار تیز رفتار گڈی تھلے آ کے مدھے گئے پولیس نے تنے لاشاں

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 14

ٹریفک پُلس دی عیدی بناؤ مہم شروع

چالان نہ کرن دی پابندی ہوا وچ اُڈا دتی، ٹریفک اہلکار سرعام رشوت منگدے نیں

دوجے پاسے منتھلی دین والے ٹرانسپورٹراں قنون دے بُوہے اُڈا دتے، ڈبل کرائے دی وصولی

لہور (اپنے رپورٹرتوں) صوبائی دارالحکومت وچ درجناں تھاواں اُتے ٹریفک پلس دے "عیدی بناؤ مہم" سلسلے وچ لائے گئے دیہاڑی نا کے شریف شہریاں لئی عذاب بن گئے۔ ٹریفک پلس اپنے اپنے سیکٹر دی حدود وچ آن والیاں وکھو وکھ تھاواں اُتے ٹریفک چالاناں دی آڑ وچ عوام

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 18

ساڈا یومیہ 20 چالان کرن دا ٹارگٹ
ہوندا اے: ٹریفک اہلکار

لہور (خصوصی رپورٹ) سروے رپورٹ وچ کجھ ٹریفک اہلکاراں دا آکھنا اے کہ شہر دے ہر ٹریفک سیکٹر وچ

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 19

مظفرآباد: وادی سِران وچ اک بھچال متاثرہ کشمیری زنانی کیمپ لئی امدادی شیواں لے کے آ رہی اے۔ (آن لائن)

کار، موٹر سائیکل تے ٹرالے وچ ٹکر، 6 زخمی

فیصل آباد (سٹی رپورٹر) کار، موٹر سائیکل تے ٹرالے وچکار ٹکر نال 6 بندے زخمی ہو گئے۔ تفصیل موجب لہور

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 8

ٹریفک پُلس نوں پریشر ہارن
گڈیاں خلاف ایکشن دی ہدایت

فیصل آباد (سٹاف رپورٹر) ٹریفک پلس نوں پریشر ہارن لگیاں گڈیاں تے ہارن دا بلا وجہ استعمال کرن والے ڈرائیوراں خلاف ایکشن دی ہدایت کر دتی گئی۔ ذریعاں موجب ڈسٹرکٹ افسر ماحولیات میاں خالد محمود ولوں ایس پی ٹریفک تے سیکرٹری آر ٹی اے نوں چٹھی لکھی گئی سی کہ

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 9

پانی دی واری دے جھگڑے اُتے
4 بندیاں دی گھر وچ وڑ کے مارکٹ

چیچہ وطنی (اے این این) پانی دی واری دے جھگڑے پاروں 4 مسلح بندیاں نے گھر وچ وڑ کے تشدد دا نشانہ بنایا۔ چک 42/12.L دے زمیندار محمد افضل نے رپورٹ درج کروائی کہ ملزماں ارشد علی، اظہر اقبال، ظفر اقبال تے ریز ارشد نال پانی دی واری دا جھگڑا سی ایسے پاروں ملزماں پچھلے

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 10

بنیاں بالا: بھچال متاثر اک بالڑی متاثرہ علاقے چھڈ کے کھوتے اُتے سوار جا رہی اے۔ (آن لائن)

فورٹ عباس: گورنمنٹ پرائمری سکول، عملہ کمرے فرنیچر گھٹ

5 سو پڑھیاراں لئی صرف 3 کمرے تے 6 استاد نیں، فرنیچر نہ ہون کارن پڑھیار تھلے بیٹھ کے پڑھدے نیں

فورٹ عباس (نمائندہ خبراں) صدارتی ایوارڈ یافتہ پرائمری سکول دے 5 سو پڑھیاراں لئی صرف 6 استاد، تن کمرے، فرنیچر دی عدم دستیابی تے سکول دی زمین اُتے لینڈ مافیا دا قبضہ۔ تفصیل موجب شہر دے معروف قدیم گورنمنٹ پرائمری سکول مظہر العلوم جہدے فارغ التحصیل طلباء اج ملک دیاں اہم پوسٹاں اُتے تعینات ہو کے اپنے شہر داناں روشن کر رہے نیں۔ ایہہ سکول رزلٹ دے حوالے نال ڈویژن وچ نمایاں اے پر ایہدے مسئلے ایہدی ہور ترقی اگے کندھ بنے ہوئے نیں۔ ہیڈ ماسٹر محمد شفیق عابد تے دوجے استاداں نے صحافیاں نوں سکول دے دورے دے موقع اُتے دسیا کہ سکول دا اجرا اپریل 1978ء وچ ہویا طلباء

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 11

اسلام آباد پُلس نے پچھلے 3 سالاں دوران 15380 ملزم گرفتار کیتے: رپورٹ

اغوا تے زنا دے واقعیاں وچ 259 جان لیوا حادثیاں وچ 408 تے ڈکیتی دے وقوعیاں وچ 42 بندے پھڑے

اسلام آباد (ثنا نیوز) وزارت داخلہ نے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد وچ پچھلے تن ورھیاں وچ وکھو وکھ جرماں وچ گرفتار کیتے گئے بندیاں دے حوالے نال اپنی رپورٹ جاری کر دتی اے۔ رپورٹ وچ آکھیا گیا اے کہ اسلام آباد پلس نے پچھلے تن ورھیاں وچ وکھو وکھ جرماں

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 12

کراچی: مٹی دے بھانڈے ویچن والا اک بندہ ازکھو دی چھاں تھلے ریڑھی کھلار کے سوں رہیا اے۔ (اے پی پی)

پنجابی اَکھان

آپ بھلے جگ بھلا: بندہ آپ چنگا ہووے تاں اوہدے لئی پورا جگ ای چنگا ہوندا اے۔

ٹُٹیاں باہواں گل نوں آوندیاں نیں: جدوں بندہ ہر پاسیوں رہ جاوے تاں اپنے بھین بھرا ای کم آوندے نیں۔

دولت ڈھلدا پرچھاواں: دولت سدا کسے دی نہیں رہندی کدی کسے کول تے کدی کسے کول۔

جہڑے گجدے نیں اوہ وسدے نہیں: جہڑے بندیاں وچ کجھ گُن ہون اوہ ایویں ایں شیخیاں نہیں ماردے۔

تیلی دی کیتا تے رُکھا وی کھاھدا: کسے صاحب حیثیت نال یاری لا کے وی کوئی فائدہ حاصل نہ کرنا۔

لطیفے..... کھِڑ کھِڑ ہاسے

مونہہ وکھائی

اک بڈھے بندے دا نکاح اک بدصورت زنانی نال ہویا۔ زنانی نے اپنے خاوند نوں پچھیا۔
تہاڈے کہڑے کہڑے رشتے داراں نوں مونہہ وکھاواں؟
خاوند نے آکھیا: "بس مینوں نہ وکھائیں باقی بھاویں ساریاں نوں وکھاوے"۔

(ارشد بھٹی: لہور)

شرم

مجسٹریٹ (ملزم نال): "تینوں شرم آنی چاہیدی اے، توں اٹھویں واری عدالت وچ آیا ایں"۔
ملزم: "شرم دی کیہ گل اے جناب، تسیں تے روزانہ آندے او"۔

(شفیق احمد: سیالکوٹ)

شرم

انور نے اپنے دوست نوں آکھیا: "تینوں اپنی بیوی نال کپڑے دھوندیاں شرم نہیں آندی؟"
"ایہدے وچ شرم دی کیہ گل اے۔" دوست نے جواب دتا۔ "جدوں اوہ میرے نال روٹیاں پکا سکدی اے تے کیہ میں اوہدے نال کپڑے نہیں دھو سکدا۔"

(غضنفر علی: گجرات)

اپریشن

اک مریض اپریشن کران ہسپتال وچ داخل ہویا، اپریشن مگروں ہوش آیا تے چٹے کپڑے پائے دو بندے اوہدے اُتے جھکے ہوئے سن۔
مریض نے اشتیاق نال پچھیا: "کیوں ڈاکٹر صاحب! میرا اپریشن ٹھیک ہو گیا اے ناں"۔
اک سفید پوش بولیا "کاہدا اپریشن، اسیں منکر نکیر آں۔ اُٹھ حساب دے۔"

(علی حمزہ: لہور)

نیندر

جسونت سنگھ بیمار ہو گیا، ڈاکٹر کول جا کے آکھن لگا۔
"ڈاکٹر صاحب! میرا اِکّھ کرو، بیماری نے میرا بھیڑا حال کر دتا اے۔ بالکل بالاں وانگوں نیندر آوندی اے۔"
ڈاکٹر نے پچھیا: "سردار جی اوہ کس طرح؟"
جسونت سنگھ بولیا "ڈاکٹر صاحب! دو گھنٹے سوناں واں، دو گھنٹے روناں واں، فیر دو گھنٹے سوناں واں۔"

(فیصل قریشی: نارووال)

شوبز



بھچال متاثراں دی امداد اپنے ہتھاں نال کرنا چاہندی آں: ثنا

لہور (اے این این) لالی وڈ دی خوبرو اداکارہ ثناء نے آکھیا کہ میں 2 نومبر نوں انڈیاں توں واپس پاکستان آواں گی۔ اوہناں نے آکھیا کہ 8 اکتوبر نوں پاکستان وچ آن والا بھچال سونامی توں وی خطرناک سی۔ میں بھچال متاثراں دے دکھ وچ برابر دی شریک آں۔ تے چاہندا اے کہ بھچال متاثراں نوں اپنے ہتھاں نال امداد دیواں۔ دلی توں ٹیلی فون اُتے "اے این این" نال گل بات کردے ہوئے اداکارہ ثنا نے آکھیا کہ جس ویلے پاکستان وچ بھچال دی آفت آئی تے میں اوس ویلے مقبوضہ کشمیر وچ انڈین فلم "قافلہ" دی شوٹنگ وچ مصروف سان میرے نال انڈین اداکار سنی دیول تے ہور فنکار شوٹنگ وچ مصروف سن جد سانوں بھچال دی آمد دا پتہ چلیا تے اسی اپنی شوٹنگ کینسل کر دتی۔ اداکارہ ثناء نے آکھیا کہ تے میری خواہش اے کہ میں متاثرہ علاقیاں وچ جاکے بھچال متاثراں نوں اپنے ہتھاں نال امدادی سامان تقسیم کراں۔

سیلاموبنیکا اداکارہ بیلری ڈف دھانی گنڈی پہن کے اک تقریب وچ خطاب کر رہیاں نیں۔ (رائٹرز)

عید تے سٹیج دنگل دیاں تیاریاں، کراؤن، محفل تے الفلاح وچکار جوڑ دی آس

6 تھیٹراں دے فنکاراں نوں کاسٹ کرن تے ڈرامیاں نوں کمرشل بنان لئی پرڈیوسر پڑوچ آگئے

لہور (اے این این) صوبائی دارالحکومت لہور وچ عیدالفطر اُتے سٹیج دنگل دیاں تیاریاں شروع ہو گیاں۔ سٹیج دے سنجیدہ حلقیاں موجب عیدالفطر اُتے کراؤن، محفل، تے الفلاح دے فنکاراں وچ جوڑ پوے گا ایہدے علاوہ فنکاراں نوں کاسٹ کرن تے اپنے اسٹیج ڈرامیاں نوں کمرشل کرن لئی پرڈیوسر وی میدان وچ آگئے۔ تفصیلاں موجب لہور دے 6 تھیٹراں وچ سٹیج پرڈیوسر اج کل عیدالفطر لئی پیش کیتے جان والے ڈرامیاں دی تیاری تے تھیٹراں دی تزئین و آرائش وچ مصروف نیں۔ کراؤن تھیٹر وچ میگھا، صائمہ خان، شاذب مرزا، صبا کاظمی، شاہد خان، مہوش، دلنشین، الفلاح تھیٹر وچ پرڈیوسر ارشد چودھری دے ڈرامے وچ خوشبو، طارق ٹیڈی، ناصر چنیوٹی، افتخار ٹھاکر، آصف اقبال سنے ہور فنکار پرفارم کر رہے نیں۔ ناز تھیٹر وچ پروڈیوسر شیراز احمد شیرازی دے ڈرامے وچ حنا شاہین، مستانہ، ارم طاہر، عامرہ ممتاز، ککی ڈئیر، گوشی نو، سرفراز وکی، محفل تھیٹر وچ ہدایتکار تے مصنف تے اداکار نسیم وکی دے ڈرامے وچ نرگس، ظفری خان، روبی انعم، علیشاہ، گلناز، سردار کمال تے ہور فنکار شامل نیں۔ تماثیل وچ سہیل احمد، امانت چن، ببو برال، ماریہ علی، جواد وسیم، اکرم اداس، رخسانہ خان، زمرد خان تے ہور فنکار پرفارم کر رہے نیں۔ الحمرا ہال نمبر دو ہدایتکار قیصر جاوید دے ڈرامے وچ ذوالقرنین حیدر، ظفر ارشاد، مجاہد رانا، بختاور پاکل، رمشا تے ہور فنکار شامل نیں۔ جدکہ کئی ڈرامہ پرڈیوسر ہجے وی اپنے اپنے ڈرامیاں وچ ہور فنکاراں نوں کاسٹ کرن لئی کوشش کر رہے نیں۔

سلیم شیخ دی نویں کامیڈی ڈرامہ سیریل "پگلے کہیں کے" عیدگروں آن ایئر ہووے گی

لہور (اے این این) اداکار تے پروڈیوسر سلیم شیخ دا 25 منٹ دورانیے دا نواں کامیڈی ڈرامہ سیریل "پگلے کہیں کے" پی ٹی وی توں عیدالفطر مگروں آن ایئر ہووے گا۔ مذکورہ ڈرامے دی ریکارڈنگ لگاتار جاری اے۔ ڈرامے دے مصنف جاوید پاشا جد کہ ڈائریکٹر آپ سلیم شیخ نیں۔ مذکورہ ڈرامے دی کاسٹ وچ خالد بٹ، سلیم شیخ، عاصم جمیل، اشرف خان تے ہور نئی دی فنکار شامل نیں۔

سید قیصر علی شاہ پنجابی ڈرامہ "سویرا" دی ریکارڈنگ عید مگروں شروع کرن گے

لہور (این این آئی) پی ٹی وی لہور سنٹر دے پروڈیوسر سید قیصر علی شاہ عید مگروں نویں پنجابی ڈرامہ سیریل "سویرا" دی ریکارڈنگ دا آغاز کرن گے۔ ایس سلسلے وچ رائٹر سیف لنہ وڈیرا نے 12 سکرپٹ مکمل کر کے اوہناں دے حوالے کر دتے نیں۔ جد کہ فنکاراں دا انتخاب وی حتمی ہو گیا اے۔ 25 منٹ دورانیے دا ایہہ ڈرامہ سیریل 13 قسطاں اُتے بنیا اے۔ قیصر علی شاہ اشار منتھ تے چنگے ڈرامے پرڈیوسراں وچ ہوندا اے۔

بھچال نال شمالی علاقیاں دا قدرتی حسن تباہ، فلمساز پریشان

لہور (این این آئی) لالی وڈ دے فلمساز شمالی علاقہ جات دے خوبصورت قدرتی منظراں توں بھرے سارے لوکیشنز 8 اکتوبر نوں آن والے بھچال توں تباہ ہوئے پریشان ہو گئے۔ تفصیلاں موجب حالیہ بھچال وچ آزاد کشمیر، بالاکوٹ، مانسہرہ تے ہور علاقے جتھے اردو پشتو فلماں دی ساریاں آؤٹ ڈور شوٹنگاں کیتیاں جاندیاں سن مکمل طور اُتے تباہ ہو گئیاں نیں۔ جہدی پاروں فلمساز آؤٹ ڈور شوٹنگاں دے سلسلے وچ خاصے پریشان نیں۔ عید اُتے ریلیز ہون والی کجھ پشتو فلماں دی شوٹنگاں وی بھچال تھاواں اُتے کیتیاں گئیاں سن تے ایہناں فلماں دی نویں لوکیشن اُتے ری شوٹ کرنا پیا۔

بھچال متاثراں دی امداد لئی بدیس وچ شو کروان دا فیصلہ

لہور (این این آئی) پاکستان فلم انڈسٹری نے بھچال متاثراں دی مدد لئی بیرون ملکاں وچ شو پربندھ کرن دا فیصلہ کیتا اے۔ 8 اکتوبر نوں آن والے بھچال مگروں پاکستان فلم پرڈیوسر ایسوسی ایشن دے وائس چیئرمین جمشید ظفر نے فنڈ ریزنگ کئی منصوبہ بندی کردے ہوئے بیرون ملک شو کرن دیاں تیاریاں شروع کر دتیاں نیں تے ایس ضمن وچ بیرون ملک دے رابطے شروع کر دتے نیں۔ اک اطلاع موجب طویل بنیاداں اُتے جاری رکھی جان والی فنڈ ریزنگ مہم دے دوجے مرحلے وچ ملکاں وچ شو دا پربندھ کیتا جاوے گا۔ فلم انڈسٹری ایس ویلے شہر شہر جاکے بھچال زدگان بھراواں دی امداد لئی چندہ اکٹھا کر رہی اے۔ رمضان المبارک مگروں امریکہ، برطانیہ تے دبئی وچ گرینڈ شو منعقد کروائے جان گے جہدے نال حاصل ہون والی آمدنی بھچال متاثراں نوں دتی جاوے گی۔ ایس ضمن وچ اداکار شان ابتدائی انتظامات لئی امریکہ روانہ ہو گئے۔



بھچال تباہیاں: اداکاراں دا عیدالفطر سادگی نال منان دا اعلان

لہور (اے این این) 8 اکتوبر توں بھچال دے نتیجے وچ ہون والی تباہی دے پیش نظر پوری پاکستانی قوم نہ صرف رنج تے غم وچ مبتلا نیں لیکن خون دے اتھرو رو رہی اے۔ شوبز نال وابستہ بندیاں نے پوری قوم دے نال نہایت سادگی نال عید منان دا اعلان کیتا اے۔ ہور طبقے دی طراں پاکستان فلم انڈسٹری تے شوبز نال جڑے ہوئے سارے بندیاں وی درد دل نال نہایت رنجیدہ تے انسانیت دے لئی خون دے اتھرو رون اُتے مجبور نیں۔ اے این این دے خصوصی سروے وچ پاکستان فلم پرڈیوسر ایسوسی ایشن دے وائس چیئرمین جمشید ظفر نے آکھیا اے کہ ایس واقعے اُتے جنا وی افسوس کیتا جاوے اوہ گھٹ اے۔ وطن عزیز اُتے جد وی کوئی مشکل آئی اے پوری قوم نے اک جان ہو کے اوہدا مقابلہ کیتا اے۔ سٹار میکر تے ہدایتکار جرار رضوی نے آکھیا اے کہ اسی عید نہایت سادگی دے نال مناواں گے تے بھچال دے متاثراں لئی فنڈ اکٹھا کراں گے۔

عید اُتے فلماں دی نمائش روکن پاروں سینما مالک ڈاڈھے پریشان

لہور (این این آئی) ملک وچ اٹھ اکتوبر توں آن والے تاریخی بھچال مگروں فلماں دا کاروبار بھیڑی طراں متاثر ہویا اے ناگہانی سانحے پاروں فلم میکراں نے اپنی فلماں دی نمائش روکن بارے وچ سوچنا شروع کر دتا اے۔ فلماں دی نمائش ملتوی کیتے جان دی سوچ اوہدے مگروں سینما مالکاں وچ پریشانی دی لہر دوڑ گئی۔ کجھ دیہاڑ پہلاں سینمیاں دے حصول وچ آن والی اوکڑاں مگروں ہن سینما مالکاں نوں اپنے سینمیاں لئی فلم ملنا مشکل ہو گئی اے کل تک تقسیم کار سینمیاں نال رابطہ کردے پھر رہے سن جد کہ ہن سینما مالکاں ڈسٹری بیوٹراں نوں پکا کرن وچ مصروف نیں۔ کہ اوہ اپنی فلم ہر صورت عید اُتے ریلیز کرن۔ چیتے رہوے کہ عیدالفطر اُتے نمائش لئی جہڑی فلماں دا اعلان کیتا گیا اے اوہناں وچ ناگ تے ناگن، جھلک، ڈاکو حسینہ، خطرناک تے سرکار شامل نیں۔

لبرٹی پیپرز لمیٹڈ لئی ضیا شاہد پرنٹر پبلشر نے مزل پرنٹرز توں چھپوا کے 12 لارنس روڈ لہور توں شائع کیتا۔
چیف ایگزیکٹو ...... ضیا شاہد
لہور فون: 111-55-88-55
لہور فیکس: 6372500-6314658
اسلام آباد فون: 111-55-88-55
فیکس: 4431579-4431578
کراچی فون 111-55-88-55 فیکس 5805207-8
E-mail:-khabran@Khabrain.com

کھیڈاں

قومی کرکٹ ٹیم بھچال ماریاں لئی 100 گھراں دی کالونی بناوے گی: کرکٹ کوچ

ہر گھر 2 کمریاں تے 1 صحن اُتے مشتمل، ویہل نہ ہون پاروں متاثرہ علاقیاں دا دورہ نہیں کر سکدے: انضمام الحق

اسلام آباد (ثنا نیوز) قومی کرکٹ ٹیم دے کپتان انضمام الحق نے آکھیا اے کہ ملتان ٹیسٹ لئی متوازن ٹیم دا اعلان ہویا اے تے ساڈی ٹیم انگلینڈ دا مقابلہ کرن دی بھرپور صلاحیت رکھدی اے۔ پچھلے دیہاڑ اک انٹرویو وچ اوہناں نے آکھیا کہ قومی سلیکٹرز نے ملتان ٹیسٹ لئی دستیاب کھڈاریاں اُتے مشتمل ٹیم دا اعلان کیتا اے۔ فاسٹ بالر شعیب اختر تے مشتاق احمد دی واپسی پاروں بالنگ اٹیک مضبوط ہووے گا۔ اوہناں نے آکھیا کہ ملتان ٹیسٹ دی آمدنی زلزلہ زدگان لئی صدارتی فنڈ وچ دتی جاوے گی۔ جد کہ اک درھے دوران قومی کرکٹ ٹیم بین الاقوامی پدھر اُتے جہڑے میچ کھیڈے گی اوہدی پنج فیصد آمدنی زلزلہ زدگان دے فنڈ وچ دیاں گے۔ اوہناں نے آکھیا کہ قومی ٹیم دے مصروفیات شیڈول پاروں فوری طور اُتے زلزلہ نال متاثرہ علاقیاں دا دورہ نہیں کر سکی۔ سگوں ٹیم ایہہ منصوبہ کر رہی اے کہ زلزلہ زدگان لئی سو گھراں دی اک کالونی آباد کیتی جاوے گی۔ ہر گھر دو کمریاں تے صحن اُتے مشتمل ہووے گا۔



اسلام آباد: پاکستانی کرکٹ ٹیم دے کپتان انضمام الحق دوجے کھڈاریاں نال بھچال متاثرہ بالاں دی عیادت کر رہے نیں۔

پاکستان کرکٹ ٹیم دا جنرل ہسپتال راولپنڈی دا دورہ، بھچال دے زخمیاں دی عیادت کیتی

راولپنڈی (آن لائن) پاکستان کرکٹ ٹیم نے اتوار دی صبح راولپنڈی جنرل ہسپتال (RGH) دا دورہ کیتا تے زلزلہ نال متاثرہ زخمیاں دی عیادت کیتی۔ ٹیم دے ارکان فرداً فرداً ساریاں کول گئے ٹیم دے کپتان انضمام الحق، عبدالرزاق، محمد یوسف تے وائس کپتان یونس خان نے بالاں نال گل بات کیتی۔ ایس موقع اُتے ہسپتال دے MS حبیب اللہ بلوچ تے ڈاکٹر خالد رانجھا نے بریفنگ دتی۔ اوہناں نے دسیا کہ 8 اکتوبر نوں سانحہ مگروں ہسپتال وچ 2000 توں ودھ زخمیاں نوں علاج معالجے لئی لیایا گیا جہدے وچوں تقریباً 500 زخمیاں دا علاج جاری اے باقیاں نوں دوجے ہسپتالاں وچ ریفر کر دتا گیا اے یاں اوہناں نوں ریلیف کیمپاں وچ اپڑا دتا گیا اے۔

انضمام الحق دنیا دی پہلی صف دے کھڈاریاں وچ شامل

اسلام آباد، لندن (ثنا نیوز) قومی کرکٹ ٹیم دے کپتان تے دنیا دے بہترین بلے باز انضمام الحق نوں دنیا دے دس خطرناک ترین کھڈاریاں دی سلسٹ وچ شامل کر دتا گیا اے۔ برطانوی ٹیلی ویژن دے سروے وچ آکھیا گیا اے کہ انضمام الحق دنیا دے بہترین بلے باز شمار کیتے گئے نیں۔ سروے وچ دنیا دے صف اول دے کھڈاری نوں تھاں ملی اے اوہ ایس لسٹ وچ اکلے ایشیائی نیں۔ انضمام الحق توں اڈ باکسنگ چیمپیئن مائیک ٹائسن، ٹینس سٹار راجر فیڈرر، پوکر کے فل ریوے، کالج فٹبال دے ریگی بش، پول دے جیٹ دی پروفیشنل فٹ بال دے ایڈیلو چالی، ویڈیو گیمز دے جوناتھن اینڈل، باسکٹ بال دے رافرشن تے کھان کھان دے چیمپیئن ٹاکیرو کوبایاشی شامل نیں۔ انضمام الحق سمیت دوجے کھڈاریاں دا انتخاب چار ماہرین دے اک پینل نے کیتا اے۔

میکسیکو دی کشتی رانی ٹیم دا ممبر چین دی ٹیم نوں ہران مگروں خوشی دا وکھالا کر رہیا اے۔ (رائٹرز)

انڈو، پاک گیمز: پنجاب فٹ بال دے ٹرائلز 7 نومبر نوں لہور وچ ہون گے

ٹرائلز وچ رلت لئی سیکرٹری تے ڈسٹرکٹ سپورٹس افسراں نوں اطلاع دے دتی: فٹبال ایسوسی ایشن

نجوال کینٹ (آن لائن) انڈو پاک گیمز لئی پنجاب فٹ بال ٹیم دے ٹرائلز ست نومبر نوں لہور وچ ہون گے۔ ایہہ گل پنجاب فٹ بال ایسوسی ایشن دے میڈیا ایڈوائزر رانا شوکت علی نے آن لائن نال گل بات کردیاں دسی۔ اوہناں نے دسیا کہ دوجی انڈو پاک گیمز 21 دسمبر توں 27 دسمبر تک پنجاب دے وکھو وکھ شہراں وچ کھیڈاں دے مقابلے منعقد ہون گے۔ رانا شوکت علی نے دسیا کہ پنجاب فٹبال ٹیم دی تشکیل دین لئی ٹرائلز 7 تے 8 نومبر نوں صبح 12 وجے پنجاب فٹ بال سٹیڈیم وچ ہون گے۔ ایہناں ٹرائلز وچ رلت لئی پنجاب دے تمام ضلعیاں دے سیکرٹری تے ڈسٹرکٹ سپورٹس افسراں نوں اطلاع دے دتی گئی اے۔

بیجنگ اولمپکس گیمز: ٹیبل ٹینس دی کھیڈ ٹیم ایونٹ لئی چن لئی گئی

اسلام آباد (ثنا نیوز) انٹرنیشنل اولمپکس کمیٹی نے 2008ء دے بیجنگ اولمپکس گیمز وچ ٹیبل ٹینس دے کھیڈ نوں ٹیم ایونٹ لئی منتخب کر لیا اے۔ 1988ء توں اولمپکس وچ شامل ہون والے ایس کھیڈ دے صرف انفرادی مقابلے ہوندے نیں۔ آئی او سی دے ایگزیکٹو بورڈ نے انٹرنیشنل ٹینس فیڈریشن دی درخواست اُتے ایس کھیڈ نوں ٹیم ایونٹ دے طور اُتے اگلے اولمپکس گیمز وچ شامل کیتا اے۔ ٹیبل ٹینس دے ٹیم ایونٹ وچ ڈبلز دے مقابلے وی کرائے جان گے۔



جنوبی افریقہ دے بارایڈنیل (کھبے) نیوزی لینڈ دے بلے باز ہمیش مارشل نوں آؤٹ کرن مگروں خوش ہو رہے نیں۔ (رائٹرز)

جنوبی کوریا دے باکسر جنگ کوانگمی (کھبے) چین دے باکسر لیو ناتال لڑ رہے نیں۔ (رائٹرز)

اولمپک ویمنز ہاکی 2008ء وچ 12 ٹیماں حصہ لین گیاں

لوسین (ثنا نیوز) امریکا دی فیلڈ ہاکی ایسوسی ایشن نے امید ظاہر کیتی اے کہ 2008ء بیجنگ اولمپک گیمز وچ حصہ لین نال ساڈے ملک وچ ہاکی نوں فروغ حاصل ہووے گا۔ امریکا دی فیلڈ ہاکی ایسوسی ایشن نے ایہہ امید اوس ویلے ظاہر کیتیاں جدوں انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی (آئی او سی) نے لوسین وچ اپنے ایگزیکٹو بورڈ دے اکٹھ وچ خواتین ہاکی دے مقابلے وچ دس دی بجائے 12 ٹیماں دا 2008ء اولمپکس وچ فیصلہ کیتا۔ آئی او سی دے بورڈ قبل ازیں خواتین تے ویمنز ہینڈبال وچ دس دی بجائے دو ٹیماں دا اوہ حاکر کے دوبارہ ٹیماں لین دا فیصلہ کیتا اے۔ میلز ہاکی وچ 1900 توں بارہ ٹیماں حصہ لے رہیاں نیں۔ امریکا فیلڈ ہاکی دی صدر شیرون ٹیلر نے آکھیا اے کہ آئی او سی دے ایگزیکٹو بورڈ دا فیصلہ ساڈے لئی خاص طور اُتے کوئی معنی رکھدا اے۔

ولادت مصطفیٰ ﷺ اور درود و سلام

محمد نصیر احمد

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

ترجمہ تشریح۔ شاعر عاشق نبی پاک کی شان میں محبت و عقیدت سے سلام پیش کرتا ہے نبی پاکؐ کی شان مبارک میں عاجزی و انکساری کے ساتھ مدح سرائی کرتا ہے اور حضور اکرمؐ کے لئے ایسے الفاظ بیان کرتا ہے جو اس کو سب سے اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ اے شان رسالتؐ آپ پر لاکھوں سلام ہوں اللہ تعالیٰ آپؐ پر لاکھوں بار سلامتی نازل فرمائے۔ شاعر کہتا ہے کہ یا رسول اللہؐ آپؐ چراغ ہدایت ہیں آپ وہ چراغ ہدایت ہیں جس ہم کفر و شرک میں غرضیکہ ہر ایک برائی میں مبتلا تھے تو آپؐ ہی اندھیرے میں چراغ بن کر مشعل بن آئے اور ہمیں روشنی عطا کی اے شمع ہدایت تم پر لاکھوں بار اللہ تعالیٰ سلامتی فرمائے، یا رسول اللہؐ آپ ہدایت کی مشعل ہیں جو کہ نور ہدایت سے مزین ہے۔

جس سہانی گھڑی پہ چمکا طیبہ کا چاند
اس روز افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

شاعر بلبل کی طرح محو نغمہ ہے وہ اپنے محبوب کی شان میں طرح طرح کی نغمہ سرائی کر رہا ہے کہ کسی طرح اس کا محبوب مان جائے وہ اپنے محبوب کی عظمت میں ہر وہ بات کہہ دیتا ہے جو کہ اس کو عظیم معلوم ہو اس کو بھلی معلوم ہو۔

جب موسم بہار ہو بہار کے موسم کی رونقیں بحال ہوں، درختوں پر بلکہ ہر طرف سہانا سہانا موسم ہو، باغوں میں پھول کھلے ہوں کہیں گلاب کے پھول کھلے ہوں اور کہیں گل لالہ کے پھول ہوں تو بلبل اپنی جوانی میں ہو اور مست ہو عشق بہار میں گیت گا رہا ہو تو کتنا خوبصورت معلوم ہوتا ہے قدرت کے ایسے آفریں موسم میں کیوں نہ عاشق نغمہ سرائی میں مشغول ہو جائے جس طرح بلبل نغمہ سرائی میں مشغول ہے۔

اسی طرح شاعر بھی اپنی محبت بھری آواز میں اپنے محبوب کی شان میں نغمہ سرائی میں مشغول ہو جاتا ہے شاعر کہتا ہے وہ وقت وہ گھڑی کتنی سہانی اور خوبصورت تھی جب یہ طیبہ میں چاند محمدؐ چمکا۔ ہر طرف مدینہ میں روشنی پھیل گئی، وہ چاند مکہ سے چلا اور مدینہ منورہ میں چمکا اور پوری دنیا کو منور کر دیا، یہ چاند کتنا پیارا اور حسین ہے وہ گھڑی وہ ساعت وہ وقت کتنا حسین ہے کتنا خوبصورت دل نشین ہے۔ جب وہ گھڑی طلوع ہوئی جس وقت نبی اکرمؐ اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے وہ وقت نہایت ہی سہانا اور پیارا ہے۔

جس کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

موسم برسات میں بادلوں کی گرج قابل دید ہوتی ہے جب سیاہ سیاہ بادل آسمان پر مستی کرتے ہیں اور مستی مستی میں گرجتے ہیں اور اپنی دھاک بٹھاتے ہیں شاعر اسی نسبت سے اپنے محبوب کے قدموں میں گر کر روتا ہے اور ان کی تعریف میں نغمہ سرائی کرتا ہے اور کہتا ہے۔

جب میرا محبوبؐ سجدہ کرتا ہے تو کعبہ کی محراب ان کے احترام میں جھک جاتی ہے خانہ کعبہ اللہ کا پیارا گھر ہے خانہ کعبہ کی عظمت بہت بڑی ہے اس کی حرمت خود خدائے پاک کو ہے جب ابرہا ہاتھیوں سمیت خانہ کعبہ پر حملہ آور ہوا تو خدائے پاک نے اپنے گھر کو بچانے کے لئے ابابیلوں کی شکل میں اپنی فضائیہ بھیجی اور پورے لشکر کو تباہ و برباد کر دیا۔ خدائے پاک کو اپنا کعبہ کتنا عزیز ہے لیکن وہ بھی میرے محبوبؐ کے سجدے کو جھک جائے اور ادب و احترام سے محراب کعبہ سلام عرض کرے یہ کعبہ کیا یہ ہر چیز میرے محبوبؐ کی خاطر بنائی گئی ہے ان کے ہونٹ گلاب کے پھول کی نرم پتیوں سے بھی نرم لب ہیں ان سے بھی بڑھ کر حسین ہیں کتنی لطافت ہے میرے محبوبؐ کے لبوں میں، انؐ کے لبوں کی لطافت و نزاکت پر لاکھوں سلام ہوں۔ خدائے بزرگ و برتر تو خود سلام و درود بھیج رہا ہے تو میں کیوں نہ ان کی عظمت پر نغمہ سرائی کروں ان پر کیوں نہ فخر کروں، کیوں نہ ناز کروں، یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ بھی کچھ قربان ہوں آپ پر

شکر ہے خدائے محمدیؐ ہم کو بنایا ہے امتی
امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شاعر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور نبی محترمؐ کا شکر ادا کرتا ہے جنہوں نے ہمیں اپنا امتی بنایا ہے ہم دوزخ کے گڑھے کے کنارے کھڑے تھے اور گرنے ہی والے تھے کہ ایک نور آیا اور ہمیں گڑھے کے کنارے سے اٹھا کر جنت کے کنارے لے گیا، شاعر جھوم جھوم کر آنحضورؐ کی شان مبارک میں سلام پڑھ رہا ہے اور شکر ادا کر رہا ہے اور اپنی قسمت پر ناز کر رہا ہے کیوں نہ ناز کرے اپنی قسمت پر وہ نبی پاکؐ کا غلام بن گیا ہے اور وہ اپنی غلامی پر ناز کر رہا ہے کہہ رہا ہے اے میری قسمت تو کتنی اچھی ہے مجھے اس کی غلامی ملی ہے جن کی غلامی پر لاکھوں سلام، وہؐ سرچشمہ ہدایت ہیں ہدایت کی روشن دلیل ہیں ہدایت کا روشن مینار ہیں تم پر لاکھوں سلام ہوں اور رحمتیں نازل ہوں۔

جن کی گردن پہ خنجر چلایا گیا
جن کے بچوں کو پیاسا رلایا گیا
اس حسینؓ ابن حیدرؓ پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

شاعر پاک حسینؓ ابن علیؓ کا حسین چہرہ دیکھتا ہے وہ شہزادہ رسولؐ تھے وہ نبی پاکؐ کے گلشن کے پھول تھے میدان کربلا میں یزیدیوں نے امام حسینؓ پر بہت ظلم کیا ان پر بے تحاشہ ظلم دیکھ کر شاعر اپنی آنکھوں میں وہی مناظر گھماتا ہے ان پر پانی بند کر دیا گیا، ان کی گردن پر خنجر چلایا گیا اور ان کے بچوں کو پیاسا رلایا گیا بچے پیاس کی شدت سے نڈھال تھے پانی کو ترستے تھے لیکن اہل یزید نے پانی کا ایک قطرہ تک نہ دیا بلکہ تیروں کی بارش کر کے ان کی پیاس کو بجھا دیا۔ شاعر گہری سوچ میں پڑ کر ان مناظر کو دیکھتا ہے اور یکدم دہل جاتا ہے۔ ان کا گردن پر خنجر چلوانا اپنے پھول جیسے بچوں کو پیاسے تڑپانا، تیروں نیزوں سے چھلنی کروانا، تلواروں سے کٹوانا کس کے لئے تھا صرف اسلام اور اپنے نانا مصطفیٰؐ کے دین پر کہ کہیں دین اسلام کو کہیں کوئی آنچ نہ آجائے۔ شاعر ان پر محبت و عشق سے سلام عرض کرتا ہے، اے اللہ ان پر ہر دم لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں اور رحمتیں ہوں۔

جس نے کربلا میں حق ادا کر دیا
نانا کا وعدہ وفا کر دیا
گھر کا گھر ہی سپرد خدا کر دیا
اس حسینؓ ابن حیدرؓ پہ لاکھوں سلام

شاعر کربلا کے میدان کے حالات دیکھتا ہے کربلا کے موسم کو دیکھتا ہے اور واقعات پر غور کرتا ہے اور حضرت امام حسینؓ کے کردار کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جس نے اسلام کی خاطر اپنی بلکہ اپنی آل اور اولاد بھائیوں تمام کو قربان کر دیا اسلام کا جو حق تھا اس کو پورا کر دیا۔ شمع اسلام کو خون کی ضرورت تھی، اس شمع کو روشن رکھنے کے لئے حسینؓ نے چھ ماہ کا خون بھی دیا 10-9 سال کا خون بھی دیا جوان خون بلکہ ہر ایک خون کو پیش کر دیا تاکہ یہ شمع اسلام روشن رہے اپنا وعدہ وفا کر دیا جو اپنے نانا مصطفیٰؐ سے کیا تھا شاعر کہتا ہے جب بچپن میں نبی اکرمؐ سجدہ کر رہے تھے تو حسینؓ پیٹھ پر سوار ہو گئے تو نبی محترمؐ نے سر نہ اٹھایا۔ جب اللہ کے حکم سے سر اٹھایا تو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا بیٹا حسینؓ تم نے میرے ابا جان کو بہت تکلیف دی ہے انہوں نے سجدے میں 70 بار تسبیح پڑھی ہے جواب دیا اماں جان نانا جان نے 70 بار تسبیح پڑھی ہے تو میں کربلا میں 72 افراد کو اسلام پر قربان کراؤں گا۔ 72 افراد کیا قربان کیے پورے کا پورا ہی خاندان قربان کر دیا اور اپنا سب کچھ خدائے بزرگ و برتر کے سپرد کر دیا۔ اس حسینؓ ابن حیدرؓ پہ لاکھوں

باقی اندرونی صفحات پر

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ جس کو مسلمان کا غم نہ ہو وہ میری امت میں سے نہیں۔
☆ شرک کے بعد بدترین گناہ بدزبانی اور بد خلقی ہے۔
☆ ایمان کے بعد افضل ترین نیکی خلق کو آرام پہنچانا ہے۔
☆ حق ہمسائیگی دور چالیس گھروں تک ہے یعنی چاروں طرف چالیس گھر۔
☆ ہمسایوں کا حق صرف یہی نہیں کہ ان کو ستانے نہیں بلکہ ان کے ساتھ احسان کرنا بھی ضروری ہے۔
☆ [illegible]
☆ ہر نیک وہ ہے کہ ساتھ نیکی کر اگر وہ نیکی کرنے کے قابل نہیں تو تو اس لائق ہے۔
☆ [illegible] اور شیریں زبانی۔
☆ جو چیز تو اپنے لیے پسند نہیں کرتا کسی مسلمان کیلئے بھی پسند نہ کر۔
☆ کوئی مسلمان جس کے ہاتھ اور زبان سے [illegible]
☆ ہر قوم کے معزز آدمی کی تعظیم کر۔
☆ جنت کی جگہ ہے [illegible]
☆ غریبوں کے ساتھ دوستی رکھو اور امیروں کی مجلس سے بچو۔
☆ سادگی ایمان کی علامت ہے۔
☆ سخی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں کے قریب ہے اور آگ سے دور ہے۔
☆ بخیل اللہ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے اور دوزخ سے نزدیک ہے۔
☆ کھاؤ، خیرات کرو اور پہنو اس حد تک کہ فضول خرچی اور تکبر نہ کرو۔
☆ جس شخص کی [illegible] اس کے لئے جنت کا ضامن ہوتا ہوں۔
☆ [illegible]
☆ [illegible] حقیقی غذا [illegible] ہے۔
☆ انسان جب بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس کی دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں ایک مال کی حرص دوسری عمر کی۔
☆ کسی انسان کے دل میں ایمان اور حسد اکٹھے نہیں رہ سکتے۔
☆ جو چیز لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی وہ اللہ سے ڈر اور خوش خلقی ہے۔
☆ خیر کیلئے کوئی صدقہ نہیں جب قریبی رشتہ دار محتاج ہیں۔

مفتی حمید الرحمن اشرفی

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تقاضے

ابو احمد حافظ محمد طاہر صدیقی

ماہ ربیع الاول کا نام آتے ہی ذہن میں خیالات حضور کے جشن ولادت کی طرف چلے جاتے ہیں۔ جسے عام طور پر جشن عید میلاد النبی کہا جاتا ہے۔ وہ کتنا مبارک سال، وہ کتنا مبارک ماہ، وہ کتنا مبارک ہفتہ، وہ کتنا مبارک دن، وہ کتنا مبارک لمحہ اور وہ کتنا مبارک وقت ہو گا؟ جب اللہ تعالیٰ کے محبوب، نبیوں کے نبی، رسولوں کے رسول، تاجدار ختم نبوت، رحمۃ للعالمین، غریبوں کے غمگسار، یتیموں کے والی، شفیع المذنبین، سید العالمین، حضور اکرمؐ نور مجسم حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں تشریف لائے۔ آپؐ کے تشریف لاتے ہی ہر طرف رحمتوں اور برکتوں کی موسلادھار بارش شروع ہو گئی۔ ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں پھیل گئیں۔ شیطان کے سوا ہر چیز پر مسکراہٹ بکھر گئی۔ مشائخ عظام اور علمائے کرام فرماتے ہیں کہ حضور شافع یوم النشور کا وقت ولادت باسعادت لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے۔ کیونکہ لیلۃ القدر میں فرشتے نازل ہوتے ہیں اور آقا کی ولادت پاک کے وقت آقا خود تشریف لائے اور آقا لیلۃ القدر سے بہت افضل ہیں اور آقا کی ذات اقدس تو وہ ہے جن کے صدقے تمام جہان پیدا کیے گئے۔ لیلۃ القدر میں اللہ تعالیٰ صرف امت مسلمہ پر فضل و کرم فرماتا ہے۔ جبکہ شب ولادت اللہ رب العزت نے تمام مخلوقات پر اپنا فضل و کرم فرمایا جیسا کہ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین "اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔"

ربیع الاول کو یعنی ولادت پاک کے دن 'خوشی و مسرت کا اظہار کرنا' مساکین کو کھانا کھلانا اور میلاد شریف کا جلوس نکالنا اور جلسے (میلاد النبی) منعقد کرنا اور کثرت سے درود شریف پڑھنا بڑا ثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام سال اس کو امن و امان مرحمت فرمائے گا اور اس کے تمام جائز مقاصد پورے فرمائے گا۔ (معاذ من اللہ) تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ اس مبارک مہینہ میں بالخصوص اور باقی تمام سال میں بالعموم آقا کی شان اقدس میں میلاد شریف اور نعتوں کی محفلیں منعقد کریں جو ہدایت اور حصول برکت کا باعث ہوں گی۔ میلاد پاک حضورؐ سے محبت کا اظہار ہے اور آقا کی محبت ایمان کی علامت ہے۔ میلاد پاک کا ثبوت قرآن پاک و حدیث شریف میں ہے۔ میلاد پاک میں ہزاروں برکتیں ہیں اس کو بدعت کہنا دین اسلام سے دوری کا باعث ہے۔ سب سے پہلے یہ جاننا چاہئے کہ میلاد کی حقیقت کیا ہے؟ میلاد، مولود، مولد یہ تینوں لفظ متقارب المعنی ہیں۔ میلاد کی حقیقت یہ ہے کہ مسلمان ایک جگہ جمع ہوں اور کوئی عالم دین آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت مبارک اور آپؐ کے معجزات اور اخلاق کریمہ صحیح روایت کے ساتھ بیان کرے۔ اور محفل کے آخر میں بارگاہ رسالت مآبؐ میں باادب درود و سلام کھڑے ہو کر پیش کیا جائے اور اگر توفیق ہو تو تبرک کا انتظام کیا جائے اور ختم شریف پڑھ کر تقسیم کر دیا جائے اور دعا کی جائے۔ حضور کا نعت الٰہی ہونا صحیح بخاری کی حدیث پاک سے ثابت ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے بدل دیا اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کفر سے "خدا کی قسم وہ کفار قریش ہیں۔" اور عمرو ابن دینارؓ نے فرمایا کہ وہ (بدلنے والے) قریش ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت

باقی اندرونی صفحات پر

سلام بحضور خیر الانام

السلام اے حبیب خدا السلام
[illegible]
السلام اے حبیب خدا السلام
[illegible]
السلام اے حبیب خدا السلام
تیرا قرآن میں تذکرہ [illegible]
[illegible]

ی بعثت کا مقصد اللہ کے دین کا اظہار تھا جس حضور [illegible]

شانِ حبیبِ کبریا ﷺ ....!

سید اعجاز حسین نقوی

حدیث معتبر میں حضرات آئمہ علیہم اسلام سے منقول ہے کہ پانچ سریانی پیغمبر ہوئے جو سریانی زبان میں گفتگو کرتے تھے۔ حضرت آدمؑ، حضرت شیثؑ، حضرت ادریسؑ، حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت آدمؑ کی زبان عربی تھی اور عربی اہل بہشت کی زبان ہے جب حضرت آدمؑ سے ترک اولیٰ صادر ہوا تو خداوند عالم نے آپ کو زمین پر بھیجا اور زبان عربی کو زبان سریانی میں بدل دیا۔ اس طرح پانچ پیغمبر عبرانی تھے جن کی زبان عبرانی تھی حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسیٰؑ اس طرح پانچ پیغمبران اسلام عرب سے ہوئے حضرت ہودؑ، حضرت صالحؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت محمد ﷺ۔ حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے جتنے پیغمبران کو خداوند کریم نے مبعوث فرمایا ہر ایک کو اس کی امت کی زبان پر مبعوث فرمایا اور مجھ کو ہر سیاہ و سرخ کی طرف زبان عربی ہی کے ساتھ مبعوث فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے جن و انسان کی ہدایت کے لئے انبیاء کرام علیہم اسلام کو مبعوث فرمایا سب سے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کو پوری کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ مواہب اللدنیہ میں علامہ قسطلانی جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے روایت ہے کہ جابرؓ نے بتایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کس کو خلق کیا آپ نے جواب دیا کہ اے جابر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا۔ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ آنحضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خلاق عالمین نے میرے نور کو حضرت آدمؑ کی پیدائش سے چودہ ہزار سال پہلے خلق فرمایا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ آدمؑ ابھی روح و جسد کے درمیان تھے۔

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسین، وہی طٰہٰ

علامہ اقبال

بعثت عربی زبان میں الھاء، ابھارنا، آمادہ کرنا لیکن خداوند کریم کی جانب سے بعثت کے معنی بہت وسیع ہیں جو انسانی زندگی کے تمام گوشوں کو اپنے دائرے میں لئے ہوئے ہے۔ خداوند نے عظیم پیغمبر کو اپنے بعثت میں مبعوث فرمایا جب ایک عرصے سے کوئی پیغمبر مبعوث برسالت نہیں ہوا تھا قومیں طویل عالم غفلت میں تھیں عملیات کا سلسلہ منقطع ہو چکا تھا ہر طرف جنگ و جدل کا بازار گرم تھا وحشت و بربریت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں نے انسانیت کا چہرہ مسخ کر دیا تھا

فریب کاری اور دھوکہ بازی کی اعلانیہ طور پر جامعہ شریعت پر حکمرانی تھی۔ بدبختی و بدنصیبی اپنے بدنما چہرہ کے ساتھ انسانوں کی حالت پر مسکرا رہی تھی۔ فتنہ و فساد و بدبختی کا حاصل سوائے پریشانی اور تباہی کے کچھ نہیں تھا۔ خوف و ہراس کے بادل دلوں پر چھائے ہوئے تھے عوام میں بے چینی کا یہ عالم تھا کہ کسی شخص کے جان و مال کا تحفظ نہ تھا۔

یہ ایسا زمانہ تھا جب عرب کے لوگ بدترین دین رکھتے تھے اور بدترین حالات میں زندگی گزارتے تھے افراط زر نے انسان کو اندھا کر دیا تھا۔ عورتوں کے حقوق سلب کئے جا چکے تھے بلکہ بعض خاندان لڑکیوں کو زندہ ہی زمین میں گاڑ دیتے تھے ایسے ناانصاف دور اور اندھے رواجوں میں نور کی ایک کرن چمکی جس نے تمام دنیا کو منور کر دیا جس سے جاہلیت کا خاتمہ کا وقت آپہنچا۔ حضرت عبدالمطلب کے اس بے مثال چاند نے جب صحن حضرت آمنہ میں آنکھ کھولی تو کائنات کی ہر شے سجدہ میں پڑ گئی ملائکہ نے عرش چھوڑ کر فرش پر دین کے کعبہ کو سجدے کئے۔ ہر طرف مسرت ہی مسرت تھی حور و ملائکہ نے دو جشن منائے ایک عرش پر دوسرا فرش پر یقیناً ہاشمی تاجدار نے آنکھ کھولتے ہی حضرت جبرائیل امین پر نظریں ڈالیں اور پروردگار عالم کا شکر ادا کیا۔

وہ آیا جس کے آنے سے انداز جہاں بدلا
کیس بدلے، مکاں بدلا، زمین بدلی، زماں بدلا

سرور دو عالمؐ کی ہستی تاریخ انسانی کے دو بڑے ادوار کے درمیان واقع ہے بعثت محمدیؐ کے مقام سے کھڑے ہو کر دیکھیں تو ہمارے پیچھے قبائلی، جاگیردارانہ، بادشاہتی و روایتی دور تمدن پھیلا دکھائی دیتا ہے سامنے دیکھیں تو آفاقی و بین الاقوامی، عوامی و جمہوری، عقلی و استدلالی، ترقیاتی و ایجادی دور تمدن کی پہلی شعاعوں کا قافلہ دور کے افق سے امڈتا دکھائی دیتا ہے اور اس دور عقل و ترقی کا افتتاح خود سرتاج انسانیت ہی کے ہاتھوں کرایا گیا اور آنے والے دور کے لئے ایسے اصول دنیا کو فراہم کر دیے گئے جو قیامت تک کارگر ہو سکیں اور ان اصولوں کے ساتھ ایک ایسا انسان تیار کر کے دکھا دیا گیا جو آنے والی ذمہ داریوں کو اٹھانے کے قابل ہو سکے۔ حضورؐ کے ذریعے اسی آنے والے دور کی ضروریات کے لحاظ سے روح اور بدن، اخلاق اور مادیت، عقلیت اور جذبات، اعتماد اور عمل، خواہش اور فرد اور جماعت کے احوال اور تقاضوں کے درمیان معجزانہ نوعیت کا توازن قائم کر دیا گیا۔ آپ کے ہاتھوں ایک ایسی جماعت کی تاسیس کرائی گئی جو ایک طرف دنیا سے بے نیاز تھی اور دوسری طرف دنیا پر حکمرانی کرتی تھی ایک طرف خدا پرستی میں بے مثال تھی اور دوسری طرف مادہ پر کارفرمائی کرنے کے لحاظ سے پیش پیش تھی ایک طرف حق کے مقابلے میں انتہائی عاجزی سے سر جھکا دینے والی تھی اور دوسری طرف باطل کا زور توڑنے والی اور جان و مال قربانی کرنے کے جذبہ سے سرشار رضائے الٰہی کی تحویل میں اور دوسری طرف فطرت کی قوتوں کو رام کر کے ان سے کام لینے میں چاک و چوبند تھی۔ یہ طاقت جوں ہی تاریخ کے ایوان میں داخل ہوئی اس نے علم و حکمت کے فانوس روشن کر دیے۔ اس نے ایجادات کے دروازے کھول دیے اور اس نے ادارات کی تنظیم کیلئے نئے نئے تجربات نہایت تیزی سے کر ڈالے اور ساری کی ساری حرکت اس کی ساری ترقیات اس کے علوم اور ایجادات، اس کی تمدنی اور تہذیبی کارناموں کا اصل کریڈٹ حضرت محمدؐ سردار انبیاء علیہ اسلام کے حصہ میں جاتا ہے۔

افسوس ہے کہ مغربی قومیں جن کے قبضے میں چل کر اس عقلی و جمہوری دور کی باگ دوڑ آئی۔ محمدؐ اور اس تحریک محمدی کو نہ سمجھ سکے جس طرح عرب کے بدو نزدیک رہ کر بھی آسانی سے قبول کرنے والے نہ تھے اسی طرح دور والے لوگوں نے تحریک اسلامی سے آنکھیں پھیر لیں وہ ہستی جس کا کارنامہ مغرب کی نشاۃ ثانیہ کے پس منظر میں جگمگا رہا ہے اور وہ ہستی جو جمہوریت اور بین الاقوامیت کے پردوں کے پیچھے مسکرا رہی ہے اور وہ ہستی کہ جس کا ہاتھ مذہبی اصلاح

باقی اندرونی صفحات پر

نعت رسول

راحت قلب و نظر، حاصل ایمان ہیں آپ
اتنا نزدیک ہیں مجھ سے کہ رگ جان ہیں آپ
کر دیا آپ کو مولیٰ نے جہانوں پہ محیط
ایک کیا سارے جہانوں کے نگہبان ہیں آپ
اپنے بچے کے لئے ماں بھی نہ ہو گی اتنی!
اپنی امت کے لئے جتنے مہربان ہیں آپ
انبیا رشک کریں اور فرشتے تعظیم
عرش نے جس کے قدم چومے وہ انسان ہیں آپ
انتہا جس کی نہیں کوئی وہ عظمت والے
جسکا ثانی ہی نہیں کوئی وہ ذیشان ہیں آپ
آپ کو بھول کے میں زندہ رہوں، ناممکن
حاصل قلب و نظر اور مری جان ہیں آپ
ہر عمل آپ کا تفسیر کلام مولیٰ!
چلتا پھرتا جو نظر آئے وہ قرآن ہیں آپ
منہ کے بل گر پڑے سجدے میں بھی لات و منات
کس قدر قابل تعظیم مسلمان ہیں آپ
آپ کے زیر نگیں ہے یہ خدائی ساری
رحمت حق کے طفیل حاکم و سلطان ہیں آپ
جس کو تخلیق پہ شکوہ ہے خدا بھی نازاں
بزم عالم میں وہی گوہر ذیشان ہیں آپ

یعقوب شیدا

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلاب آفریں پیغام

نعمان قادر مصطفائی

دم توڑتی ہوئی ساعتیں رو رو کر آسمان کی طرف دیکھ رہی تھیں تمدن کی ویران آنکھوں میں خوف و ہراس کے سائے لہرا رہے تھے۔ تہذیب خودکشی کے دہانے پر پہنچ چکی تھی، ہر طرف وحشت و بربریت کی باد سموم چل رہی تھی۔ انسان خدائی کا دعوے دار تھا، نسل آدم ظلم کی چکی میں پس رہی تھی، ظلم کا حصار اس کے گرد تنگ ہو چکا تھا، شرف انسانی کی ہر قدر پامال ہو چکی تھی اور تہذیب کا منظر نامہ انسانی خون میں رنگین ہو چکا تھا، لیکن رب کی رحمت جوش میں آئی اور ایک صبح سعادت طلوع ہوئی کونسی صبح سعادت؟

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند، وہ سہانی گھڑی جس نے اپنی جلوہ آفرینیوں سے کرہ ارض کو منور کیا اور ذرائے عالم کو مسرتوں کا مژدہ جانفزا سنایا، وہ سہانی گھڑی جس نے تہذیب کو وقار، ثقافت کو تقدس، علم کو وسعت، فکر کو ندرت، عمل کو طہارت، نفرتوں اور عداوتوں میں سسکتی انسانیت کو اخوت و محبت کے تحفے عطا کیے جب زندگی کو بندگی اور بندگی کو سرور ملا جب عشق کو حضور اور انسان کو خالق تک رسائی کی معرفت نصیب ہوئی، وہ سہانی گھڑی جس میں اترنے والے نور نے ستاروں کو روشنی، شمس و قمر کو ضو فشانی، گلستانوں کو بہار اور بہاروں کو بانکپن دیا۔ بارہ ربیع الاول کی سہانی گھڑیوں میں نبی آخر الزمان آقائے جسم و جاں رحمت العالمین کا تاج پہن کر اور جامعیت و اکملیت کا جامہ اوڑھ کر اس کائنات ارضی میں تشریف لائے۔ حضور ﷺ کی سیرت مقدسہ تمام انبیاء و رسل کی خوبیوں کا حسین مرقع ہے۔ خلق آدم، معرفت شیث، شجاعت نوح، خلعت ابراہیم، زبان اسماعیل، رضائے اسحاق، محبت دانیال، وقار الیاس، جمال یوسف اور زہد عیسیٰ علیہ السلام کے حسین و جمیل نقش و نگار سے آراستہ ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اس حیات میں یوں تو لاکھوں افراد کی تعریف توصیف کی جاتی ہے جن کی عظمت نگاہوں کو خیرہ اور عقل کو حیران کرتی رہی اور دنیا سے خراج عقیدت کے پھول بھی وصول کرتی رہی لیکن کون ہے جس کی ہستی کا ہر پہلو اس کے کمال پر شاہد ہو کون ہے جس کے وجود کا ہر ذرہ اس کے نور باطن کا علم دے رہا ہو، کون ہے جس کی ذات کا ہر ہر پہلو اس کی یکتائی کا مظہر ہو، کون ہے جس کا حسن لاجواب و بے مثال ہو، کون ہے جس کا خلق عظیم اور حاوی ہے۔

بلاشبہ یہ تمام اوصاف کمالیہ اور صفات عالیہ نقاش اول کے بہترین شاہکار، مصور کائنات کی بہترین تصویر، خلاق عالم کی بہترین تخلیق، ہماری کشتی ملت کے ناخدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس میں بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔

وہ آئے روشنی بن کر شبستان حیات میں
اندھیرا ہی اندھیرا تھا اجالا ہی اجالا ہے

حضور اکرم ﷺ کا مقصد بعثت

کائنات ارضی میں ہدایت انسانی کیلئے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام تشریف لائے ہر نبی کو اللہ رب العزت نے ایک خاص مقصد دے کر مبعوث فرمایا ہر نبی نے اس مقصد کو حاصل کیا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ تمام انبیاء کرام کے آخر میں خاتم النبیین ﷺ بن کر تشریف لائے چونکہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت ہمہ گیر آفاقی اور ابدی نوعیت کی ہے قرآن کریم میں ارشاد ہے ہوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ یعنی اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر اس مقصد کیلئے بھیجا کہ وہ اس دین کو تمام ادیان عالم اور ان تمام ادیان باطلہ اور نظام ہائے فرسودہ پر غالب کر دے دیگر انبیاء اکرام

ی بعثت کا مقصد اللہ کے دین [illegible] حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا مقصد غلبہ دین حق ہے۔

انقلابی جدوجہد اور مشکلات

یہ بات بڑی واضح اور عام فہم ہے کہ جتنا بڑا مقصد ہوتا ہے اس کیلئے اتنے ہی مراحل سے گزر کر مقصد حاصل ہوتا ہے جب حضور نبی کریم ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا اس کے ساتھ ہی کفار نے مخالفت شروع کر دی جوں جوں مصطفوی تحریک اپنے مقصد کی طرف بڑھنے لگی توں توں مصائب اور مشکلات میں اضافہ ہونے لگا۔ وہ نبی جس کو اعلان نبوت سے پہلے سارا معاشرہ صادق اور امین مانتا تھا مگر اب اس پر طرح طرح کے الزام لگائے جانے لگے اور آپ کو شدید مشکلات سے دوچار کیا گیا وادی طائف میں آپ کے جسم اقدس کو لہولہان کر دیا گیا تین سال تک معاشرتی بائیکاٹ کر کے شعب ابی طالب میں محصور کر دیا گیا۔ حضور ﷺ اور صحابہ اکرامؓ نے ان تمام مشکلات میں صبر و تحمل کا دامن نہیں چھوڑا۔ کفار نے جب دیکھا کہ مصطفوی تحریک ہماری تمام تر مخالفت کے باوجود پھیل رہی ہے تو انہوں نے (معاذاللہ) اس تحریک کے قائد ختم کرنے کی ناپاک کوشش کی اور رات کی تاریکی میں آپ ﷺ کے گھر پر حملہ کیا۔ ہجرت کے بعد تحریک ایک نئے دور میں داخل ہو گئی۔

حضور اکرم ﷺ سراپا جہاد:

ہجرت مدینہ کے بعد بھی باطل نے اسلام کی مخالفت جاری رکھی اور تحریک کو پھیلنے سے روکنے اور صفحہ ہستی سے مٹانے کیلئے باقاعدہ جنگ کی راہ اختیار کی۔ ادھر حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی باطل کا سر کچلنے اور حق کو سربلند کرنے کیلئے تلوار اٹھائی دس سالہ مدنی دور میں حضور اکرم ﷺ نے ستائیس

باقی اندرونی صفحات پر

تو آیا تو ہوئی کا نور دنیا سے شب ظلمت

قلم روشن، ورق روشن، سخن روشن زباں روشن
طفیل نعت احمدؐ ہیں مرے تخیل و بیاں روشن
قدم بوسی کے صدقے میں ہے اب تک آسمانوں میں
مہ و خورشید و انجم اور طیبہ کہکشاں روشن
افق ہونٹوں کا چومے گا سورج کی کرنوں کو
ہوئے ہیں نور ختم المرسلین سے دو جہاں روشن
یقین کی سبز رعنائی مرے ماتھے کا جھومر ہو
کبھی ہو یا رسول اللہ مرا بھی آسماں روشن
زمین تشنہ لبوں پر پھیر لیتی ہے زباں اپنی
گھٹا کی آب جو میں ہے کہاں آب رواں روشن
بریدہ شاخ پر ٹھہری ہے شب نوحہ گری کے
لیل شہر گل پر ہو بہار جاوداں روشن
تیری سیرت کی خوشبو سے شام آرزو مہکے
رہے انوار سے تیرے کسی کا آشیاں روشن
تو آیا تو ہوئی کا نور دنیا سے شب ظلمت
تو آیا تو ہوئے ارض و سما کون و مکاں روشن
تری اقلیم رحمت میں عجب منظر یہ دیکھا ہے
نصیب دوستاں تو کیا نصیب دشمناں روشن
شبیہ گنبد خضرا ہی آتی ہے نظر مجھ کو
سر مژگاں میں کرتا ہوں جب اشک رواں روشن
ریاض ان کا کرم ہے شامل احوال ہم سایہ
رہا ہے آج بھی میرے مقدر کا دھواں روشن

ریاض حسین چودھری

THE DAILY SAHAFAT

روزنامہ صحافت

چیف ایڈیٹر پرنٹر پبلشر خوشنود علی خان نے غلام قادر پرنٹرز کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سے چھپوا کر شائع کیا۔ روزنامہ صحافت آئی نائن انڈسٹریل ایریا اسلام آباد سے بھی ہر صبح شائع ہوتا ہے۔ روزنامہ صحافت پاکستان سے محبت کرنے والوں میں مقبول ترین اور ان کا پسندیدہ اخبار ہے بچوں اور اردو زبان میں شائع ہونے والا معیاری ماہنامہ "گھر گھر" بچوں کا من پسند رسالہ "بچوں کا میگزین" بھی شائع کرتا ہے۔ روزنامہ صحافت کے ان دونوں دفاتر کے زیر اہتمام ہر دوپہر وفاقی دارالحکومت اسلام آباد اور صوبائی دارالحکومت لاہور کا سب سے بڑا دوپہر کا اخبار روزنامہ "دوپہر" بھی کیا جاتا ہے۔

ہمارے دفاتر — 16 جون 2000ء

ہیڈ آفس اسلام آباد 5-430581 فیکس 7-430586 لاہور 8-5424637 فیکس 5424639 راولپنڈی بیورو 4-457223 فیکس 457225 پشاور بیورو 285002 فیکس 285003 مظفر آباد (آزاد کشمیر) 2621 ملتان بیورو 584733 فیکس 544337 کراچی بیورو 8-5651925 فیکس 5651929 فیصل آباد بیورو 622527-634660 سیالکوٹ بیورو 271539

میلاد نبیؐ...... تجدید عہد کا دن

الحمد اللہ آج پورا عالم اسلام نبی آخرالزماں فخر موجودات شافع محشر کا یوم ولادت منایا جا رہا ہے۔ آج کا دن تمام دنیا کے رہنے والے مسلمانوں کے لئے اس لحاظ سے قابل فخر ہے کہ اس دن عرب کے ایک ایسے گمراہ معاشرے کو ظلمت سے نکالنے کے بعد اخوت و بھائی چارے اور مساوات کی ایسی زنجیر میں پرو دیا جس نے آئندہ آنے والے نسلوں کے لئے تہذیب و تمدن کا درس دیا۔ ایک ایسا روشن باب بن گیا جس نے دنیا بھر سے جاہلیت کو نیست و نابود کر دیا۔ حضورؐ صرف عالم اسلام یا مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ انہیں کل عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا جیسا کہ رودگار فرماتے ہیں کہ میں عالمین کا رب ہوں اور طرح رسول مقبولؐ بھی عالمین کے لئے رحمت کا خزانہ بن کر آئے تھے۔ ان کی تعلیم و اسوہ حسنہ جہاں ہمارے لئے روشنی کی کرن ہے وہاں ان کے ذریعے پہنچایا ہوا اللہ کا کلام مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ آج کا دن ہم ایک ایسے دور سے گزر رہے ہیں جب پوری دنیا کے مسلمان باہمی نفرتوں کا شکار اور اغیار کے ظلم کے باعث تنگدستی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ پاکستان جسے ہم مملکت خداداد کہتے ہیں جس کے وجود کو ہم کلمہ طیبہ سے تعبیر کر کے اسلام کا قلعہ اور نبی آخرالزماںؐ کے نام لیوا مسلمانوں کا گھر کہتے ہیں لیکن افسوس کہ ہم ایک ہی خدا، ایک ہی رسولؐ اور ایک قرآن پر ایمان رکھنے کے باوجود فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ہم ایک دین کے ماننے والے فروعی اختلافات کو سامنے رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو چکے ہیں۔ فرقہ کے نام پر ایک دوسرے کا خون بہانا اور پھر اسے عین اسلام اور ثواب قرار دینا ہمارے نام نہاد علماء کا وطیرہ بن چکا ہے۔ نفرتوں کی جو فضا آج قائم ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ حضور پاکؐ نے تو مسلمانوں کے درمیان تفرقہ بازی سے منع فرمایا تھا۔ بحیثیت مسلمان پروردگار قرآن میں ارشاد فرماتا ہے کہ تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اسلام میں عجمی اور عربی کے تصور کو ختم کر دیا گیا ہے۔ ہجرت مکہ کے موقع پر تو حضورؐ نے انصار اور مہاجرین کو ایک دوسرے کا بھائی بنا کر یہ تفریق ہی ختم کر دی تھی تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اپنی باہمی نفرتوں کو اجاگر کر کے فرقہ کی بنیاد پر ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ آنحضرتؐ تمام عالم کے لئے رحمت بن کر آئے تھے۔ ہمیں فخر کرنا چاہئے کہ ہم ایک ایسے سچے دین کے پیروکار ہیں جس کے بارے میں خدا کا کہنا ہے کہ میرے نزدیک سب ادیان میں سب سے بہتر دین اسلام ہی ہے۔ ہمیں فخر کرنا چاہئے کہ ہم ایک ایسی شریعت کو ماننے والے ہیں جو تمام انبیاء کی شریعت کا منبع ہے۔ ہمیں فخر کرنا چاہئے کہ ہم ایک ایسی کتاب کو ماننے والے ہیں جس نے پوری دنیا کو راہ ہدایت دی۔ ہمیں فخر کرنا چاہئے کہ ہم ایسے رسولؐ کے امتی ہیں جو تمام رسولوں کے سردار اور امام ہیں۔ آیئے اس مبارک دن کے موقع پر ہم بحیثیت مسلمان، بحیثیت ایک اسلامی ملک کے رہنے والے یہ عہد کریں کہ ہم آپس بھائی چارے کو قائم رکھ کر دین اسلام کو پیش نظر رکھ کر فروعی اختلافات کو ختم کر کے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر نفرتوں کی دیوار گرا دیں گے۔ ہم بحیثیت مسلمان یہ بھی عہد کریں کہ نبی پاکؐ کی رحمتوں کے ذریعے ہر بیرونی اور اندرونی دشمن کو نیست و نابود کر دیں گے۔ آیئے اس مبارک دن کے موقع پر یہ عہد کریں کہ ہم اپنی زندگی کو حضور پاکؐ کے نقش قدم پر اور ان کے بتائے ہوئے اصولوں پر چل کر گزاریں گے۔ آیئے یہ بھی عہد کریں کہ ہم اپنے سے چھوٹے سے شفقت اور بڑوں سے ادب کے ساتھ ملیں گے۔ غریب اور امیر کے فرق کو ختم کر کے حقوق العباد قائم کریں گے۔ آیئے اس مبارک دن کے موقع پر یہ عہد کریں کہ ہم اپنے ملک پاکستان کو جو خدا کی طرف سے ہمارے لئے عطیہ خداوندی ہے۔ اس کی حفاظت اور ترقی کے لئے دن رات کام کریں گے۔ اس کسی بیرونی حملہ کے نتیجے میں بلا تفریق مذہب و ملت اپنی جان تک قربان کر دیں گے۔ دین اسلام پر کسی قسم کا حرف آئے، اس کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے۔ اے پروردگار آج کے دن کے موقع پر تو ہماری دعاؤں کو قبول فرما۔ (آمین)

پاکستان امریکہ مذاکرات، قومی وقار اور سلامتی کو پیش نظر رکھا جائے

پاکستان نے ایٹمی ہتھیاروں سے متعلق امریکی جریدے کی بے بنیاد اور من گھڑت رپورٹ کو مسترد کر دیا۔ دفتر خارجہ کے ترجمان کے مطابق پاکستان میں پلوٹونیم اور ایٹمی میزائلوں کے حوالے سے امریکی جریدے کی رپورٹ حقائق پر مبنی نہیں ہے جبکہ پاکستان نے غیر ایٹمی ہتھیاروں کے حوالے سے ذمہ دارانہ کردار ادا کیا ہے۔ ہماری ایٹمی پالیسی دفاعی مقاصد کے لئے نہیں ہے بلکہ پرامن مقاصد کے لئے ہے۔ امریکی جریدے نے یہ من گھڑت رپورٹ ایک ایسے موقع پر شائع کی جب پاکستان اور امریکہ کے درمیان ایٹمی مسئلے اور سلامتی کے امور پر مذاکرات ہونے والے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بھارت کی طرف سے پاکستان کے خلاف جو لابی کام کر رہی ہے اس کی ملی بھگت سے یہ رپورٹ شائع کروائی گئی۔ جیسا کہ خبروں سے پتہ چل رہا ہے کہ امریکہ اور پاکستان کے مابین ہونے والے مذاکرات میں این پی ٹی، سی ٹی بی ٹی اور تنازع کشمیر کے حوالے سے اور افغان خانہ جنگی اور دیگر امور پر بات چیت ہونے کا امکان ہے۔ جیسا کہ سفارتی حلقوں کا کہنا ہے کہ مذاکرات کے دوران لائن آف کنٹرول پر بڑھتی ہوئی کشیدگی اور پاکستان میں بحالی جمہوریت کے لئے مختلف تجاویز پر غور آئیں گی اور شاید امریکہ کی طرف سے پاکستان میں جمہوریت اور سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں کے لئے دباؤ ڈالا جائے۔ اس کے برعکس امریکی نائب خارجہ بگرنگ نے کہا ہے کہ دونوں ملکوں کی خارجہ پالیسی ہر دباؤ سے مختلف ہے۔ امریکہ نے کبھی بھی پاکستان پر دباؤ نہیں ڈالا۔ امریکہ کی طرف سے اس وقت سب سے اہم مسئلہ اسامہ بن لادن کے حوالے سے جس کے بارے میں وہ کئی مرتبہ پاکستان پر دباؤ ڈال چکا ہے کہ وہ تعاون کرے۔ حال ہی میں جنرل پرویز مشرف نے ایک غیر ملکی جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہم اسامہ کے بارے میں ہر ممکن تعاون کرنے کو تیار ہیں لیکن ہمیں ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ جہاں تک ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کا تعلق ہے تو پاکستان نے ہمیشہ اپنے اس موقف کو دہرایا ہے کہ وہ ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں نہ تو دلچسپی رکھتا ہے اور نہ ہی اسے فوجی مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ ہمارا پرامن ایٹمی پروگرام ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لئے ہے۔ جہاں تک دہشت گردی کا تعلق ہے تو حال ہی میں امریکہ کی طرف سے یہ الزام لگایا گیا تھا کہ پاکستان دہشت گردی کی روک تھام میں تعاون نہیں کر رہا۔ امریکہ کی طرف سے یہ الزام دراصل ان کو بعض غلط معلومات پر لگایا تھا حالانکہ دہشت گردی تو خود پاکستان کے خلاف ہو رہی ہے۔ ہمارے پڑوسی ملک بھارت کی طرف سے تخریب کاروں کو بھیج کر بم دھماکوں اور قتل جیسی وارداتیں کرائی جاتی ہیں۔ یہی نہیں پاکستان نے ہر ممکن طریقے سے امریکہ کے ساتھ تعاون کیا۔ جہاں تک اسامہ بن لادن کا تعلق ہے پاکستان نے ہمیشہ اپنے اس موقف کو واضح کیا ہے کہ اسامہ کا معاملہ افغانستان سے ہے اور افغانستان ایک خود مختار ملک ہے۔ اسامہ کے بارے میں فیصلہ کرنا یا تعاون کرنا افغانستان کا معاملہ ہے۔ اس کے لئے پاکستان کو ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ رہ گئی بات ایٹمی اسلحہ کے پھیلاؤ اور سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے حوالے سے پاکستان نے دوٹوک الفاظ میں واضح کر دیا ہے کہ جب تک بھارت ایسا نہیں کرتا پاکستان دستخط نہیں کرے گا کیونکہ پاکستان کی سلامتی کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے۔ بہرحال بھارتی پروپیگنڈہ اور بعض غیر ملکی ... کے لئے جہاں قومی مفاد کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کرنا ہو گا

فہم دین



عدل وانصاف (3)

اگر مسلمانوں نے عدل اور انصاف کے تقاضے پورے نہ کئے اور عدل وانصاف قائم نہ کیا تو انھوں نے اپنے مقصد وجود کو ضائع کر دیا اور دنیا و آخرت میں اللہ کی رحمت و نصرت کے مستحق نہ رہے۔ قرآن میں ایک اور مقام پر ہے کہ یقیناً ہم اپنے رسول کھلے ہوئے دلائل کے ساتھ بھیجے اور ان کے ساتھ کتاب نازل فرمائی جو (عدل وانصاف کی) ترازو ہے تاکہ لوگ انصاف کو قائم کریں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسولوں کے آنے اور کتابوں کے نازل ہونے کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ ...

سیرت طیبہ کا پیغام امن وعافیت (2)

نکتہ اعتراض

رانا شفیق پسروری

تجدید عہد

ہم مسلمان ہیں اس عہد کی تجدید کریں
تھام کر ایک ہی رسی کو بتائیں ملکر
ہے خدا ایک نبیؐ ایک ہے قرآن بھی ایک
جشن میلاد نبیؐ آؤ منائیں ملکر

شاہد رضوی

"بیوروکریسی...... سیون اپ"

راحیلہ عثمانی

ہتھیاروں کی تیاری میں نہ تو دلچسپی رکھتا ہے اور نہ ہی اسے فوجی مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ ہمارا پرامن ایٹمی پروگرام ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لئے ہے۔ جہاں تک دہشت گردی کا تعلق ہے تو حال ہی میں امریکہ کی طرف سے یہ الزام لگایا گیا تھا کہ پاکستان دہشت گردی کی روک تھام میں تعاون نہیں کر رہا۔ امریکہ کی طرف سے یہ الزام دراصل ان کو بعض غلط معلومات پر لگایا تھا حالانکہ دہشت گردی تو خود پاکستان کے خلاف ہو رہی ہے۔ ہمارے پڑوسی ملک بھارت کی طرف سے تخریب کاروں کو بھیج کر بم دھماکوں اور قتل جیسی وارداتیں کرائی جاتی ہیں۔ یہی نہیں پاکستان نے ہر ممکن طریقے سے امریکہ کے ساتھ تعاون کیا۔ جہاں تک اسامہ بن لادن کا تعلق ہے پاکستان نے ہمیشہ اپنے اس موقف کو واضح کیا ہے کہ اسامہ کا معاملہ افغانستان سے ہے اور افغانستان ایک خود مختار ملک ہے۔ اسامہ کے بارے میں فیصلہ کرنا یا تعاون کرنا افغانستان کا معاملہ ہے۔ اس کے لئے پاکستان کو ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ رہ گئی بات ایٹمی اسلحہ کے پھیلاؤ اور سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے حوالے سے پاکستان نے دو ٹوک الفاظ میں واضح کر دیا ہے کہ جب تک بھارت ایسا نہیں کرتا پاکستان دستخط نہیں کرے گا کیونکہ پاکستان کی سلامتی کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے۔ بہرحال بھارتی پروپیگنڈہ اور بعض غیر ملکی ذرائع کی طرف سے الزامات کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ پاکستان اور امریکہ کے ساتھ بات چیت کے لئے جہاں قومی مفاد کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کرنا ہوگا وہاں ہمیں بھارتی لابی کے پروپیگنڈے کا بھی مقابلہ کرنا ہوگا۔ ہمیں یقین ہے کہ موجودہ حکومت جو ایک محب وطن حکومت ہے وہ کسی ایسے مسئلہ پر بات چیت نہیں کرے گی یا مانے گی جس سے قومی وقار اور سلامتی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

کسی شخص یا کسی چیز کی حق تلفی کی گئی۔ جس طرح عدل کی غیر معمولی فضیلت اور غیر معمولی اجر ہے اسی طرح ظلم کا غیر معمولی وبال ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل اختیار کرے گا۔ قرآن مجید اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آخرت میں اہل ایمان کا نور ایمان اور نور کردار محسوس نور کی شکل اختیار کریگا۔ جس کے سہارے وہ بسہولت جنت کی منازل تک پہنچ سکیں گے اور بلند مراتب پر فائز ہو سکیں گے منافق اور کفار و مشرکین اس نور سے محروم ہوں گے اور وہ اندھیروں میں بھٹکتے پھریں گے اور بھٹکتے بھٹکتے جہنم کے اندھیرے گڑھ میں جا گریں گے۔

عجیب سانگ رہا ہے کہ حسب روایت کبھی کچھ رہی اور ... ہے پچھلے کارنامے ابھی زیر تعمیر ہی تھے کہ ایک اور نیا کارنامہ سرانجام ہوا 25 سینئر افسروں کو مزید لوٹنے کے لئے 22ویں گریڈ میں یکمشت ترقی ... کر لو جو کرنا ہے

عوام کی حیثیت دودھ کی ... کی ہے جنہیں معلوم نہیں کہ یہ 22ویں گریڈ کے لوگ کون ہوتے ہیں اور ان کی آمدنی و مراعات کیا ہیں ... تو عرض ہے کہ لمبی تنخواہ' بے تحاشا مراعات' چمکتی دمکتی کاریں بمعہ پٹرول و ڈرائیور شاندار بنگلے' اعلیٰ لوازمات سے مزین دفاتر ... اور کام ... کیوں مذاق کرتے ہیں ... ان تمام سہولتوں کی موجودگی میں صرف آرام ہوتا ہے اور آرام بھی ... لندن امریکہ ... سوئٹزرلینڈ میں ... کہ گھر والوں نے شاپنگ بھی کرنی ہے ... کام ویسے ہوتا ہے کہ ان کے اداروں میں مصروف ترین لوگ ٹیلی فون آپریٹر اور نائب قاصد ہوتے ہیں کہ محترم بیوروکریٹس زیادہ تر میٹنگ میٹنگ کھیلتے ہیں ... یہ واحد طبقہ ہے کہ جس پر کوئی قابو پا نہ سکا اور قابلیت ان کی یہ ہے کہ بڑے سے بڑا لیڈر بھی ان کے گھر کے آگے سے گزرتے ہوئے ڈرتا ہے۔

من و سلویٰ یہودیوں پر اترا تھا اور اب بیوروکریسی پر اتر رہا ہے کہ ان کا حکمران نعوذ باللہ نہ ہی تو خدا ہے اور نہ ہی کوئی دنیاوی لیڈر کہ یہ وہ واحد امت ہیں کہ جن کے دروازوں پر بھی شیاطین ملازم ہیں

اللہ کریم نے روز محشر عام لوگوں کیلئے نہیں رکھا کہ ان کو سزا و جزا روز ہی مل جاتی ہے بلکہ خصوصی طور پر روز محشر کا اہتمام انہی لوگوں کیلئے ہے کہ یہ دنیا میں ہاتھ آ نہیں سکتے اور ... بے شک اللہ دلوں کے بھید خوب جانتا ہے ... فوج کا ایک کیپٹن بمشکل میجر یا کرنل بنتا ہے اور جنرل بننا کسی معجزے سے کم نہیں ہوتا کہ وہ واقعی قابلیت ہنر و حکمت دیکھتے ہیں لیکن بیوروکریسی کی آسان تشریح کچھ یوں ہے ... ترقی ہوتی ہے سازش کے ذریعے ... سازش ہوتی ہے بلیک میلنگ کے ذریعے ... بلیک میلنگ ہوتی ہے خلوص کے ذریعے ... اور خلوص کا توڑ کوئی نہیں ... ہر ملک کے کچھ راز ہوتے ہیں اور وہی راز صرف بیوروکریسی تلاش کرتی ہے اور ان ہی رازوں سے مستقبل کو کیش کرایا جاتا ہے

میرے ایک بہت ہی مخلص دوست ہیں اور

راحیلہ عثمانی

"آر" لگ جاتا ہے ... اب اپنے دوست کو کون سمجھائے کہ ہاتھی کی قیمت مرنے کے بعد بڑھ جاتی ہے

پاکستان ایک چھوٹا سا ملک ہے اور جس میں صرف چار عدد صوبے ہیں آبادی کے لحاظ سے اس کا شمار خصوصاً بچوں کی پروڈکشن میں چوتھے یا پانچویں نمبر پر ہے لیکن یہ جانتے ہوئے بھی آئندہ کیلئے کوئی لائحہ عمل نہیں بنایا جا سکا پانی کا حصول بھی سیاست کا شکار ہوا تعلیمی معیار بھی بے تحاشا گر گیا بجلی کے معاملات لوڈشیڈنگ کر کے پورے کئے جا رہے ہیں مہنگائی بے تحاشا بڑھ گئی غربت میں اس قدر اضافہ

لاکھ روپے کی کاروں میں گھوم رہے ہیں۔

فلی لوڈڈ گھر ... ہیں ... ایک بنات اسلام آباد دوسرا لاہور اور تیسرا کراچی میں ہے ... اور ان نعمتوں کے باوجود وہ ملک کے خیر خواہ نہیں کہ انہیں نہ تو وہ مقاصد پتہ ہیں جو پاکستان بننے کی وجہ بنے اور نہ ہی وہ اپنے ان شہیدوں کو جانتے ہیں کہ جنہوں نے اپنا آج ہمارے کل کیلئے قربان کر دیا ... پہلے اس ملک میں تین طبقے تھے "غریب" متوسط اور مالدار ... اب صرف دو رہ گئے بے تحاشہ مالدار اور بے تحاشہ غریب

اور یہ انسانی فطرت ہے کہ جب اسے دھتکار دیا جائے ... اس سے روزی روٹی چھین لی جائے اس کا اور اس کے بچوں کا مستقبل برباد کر دیا جائے ... اس سے ہر دفتر میں ہر ادارے میں جائز کام کیلئے بھی رشوت طلب کی جائے تو اس انسان کو نہ دین سے محبت رہتی ہے اور نہ ہی وہ وطنیت کو جانتا ہے ... وہ بغاوت کر دیتا ہے کمزور ہوگا تو خودکشی کرے گا اور طاقت ور ہوگا تو ڈاکے ڈالے گا کہ جو بیج بویا جاتا ہے وہی کاٹا جاتا ہے انجمن تاجران نے تو ناجائز بغاوت کی ... لیکن جس دن انجمن غریبان و مظلومان اکٹھی ہو گئی تو پھر ....؟

اجازت دیجئے اللہ حافظ

اقتصادی بحالی کیلئے تجاویز

رب نواز

گزشتہ پچاس برسوں میں بڑھتی ہوئی آبادی' گرتی ہوئی شرح خواندگی' زراعت سے مسلسل صرف نظر اور غیر ترقیاتی خصوصاً دفاعی میدان میں بڑھتے ہوئے اخراجات کو اقتصادی خود کفالت کے حصول کی راہ میں اہم ترین رکاوٹ گردانا جا سکتا ہے۔ موجودہ حکومت خرابی کی وجوہات کے ساتھ ساتھ عدالت کے خاتمے پر زور دے رہی ہے حکومت' ... کرپشن' اور ... اصلاحات و قومی ادارہ ... تعمیر نو پر اپنی کافی توجہ صرف کر رہی ہے لیکن بڑھتی ہوئی آبادی وسائل چٹ کر جائے جب ہر سال لاکھوں لوگ جاہلوں کی تعداد میں اضافے کا باعث بنتے ہوں۔ جب زراعت کو نظر انداز کرتے رہنے سے آپ (ملک) کا انحصار درآمدی غلے پر بڑھتا رہے۔ آمدنی پرانے قرضوں کی ادائیگی پر لگا دی جائے تو ایسی صورتحال میں قوم کو اپنے دونوں پیروں پر کھڑا ہونے کی صلاحیت میں بہتری لانے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ پاکستان میں آبادی کی شرح افزائش ... 2.9 فیصد ہے جبکہ ترقی پذیر ممالک کی شرح افزائش 1.8 فیصد ہے ہماری شرح خواندگی اندازاً 40 فیصد ہے ... کے مقابلے میں ترقی پذیر ممالک میں ... شرح خواندگی 71 فیصد ہے اسی طرح سکول چھوڑنے والے بچوں کا تناسب ہمارے ملک میں 52 فیصد ہے ترقی پذیر ممالک میں 25 فیصد ہے۔ تحقیق و ترقی کے شعبے میں کام کرنے والے سائنسدانوں اور ٹیکنیشنز کی شرح ہمارے ہاں ایک ہزار افراد میں 0.1 بھارت میں 0.3 اور تمام ترقی پذیر ممالک میں 0.4 ہے۔ تعلیم پر سرکاری اخراجات پاکستان میں ... 2.7 فیصد جنوبی ایشیا میں 3.5 فیصد ہے ہمارے ... صورتحال کافی تشویشناک ہے۔

پچاس فیصد پانی ضائع اور چوری ہو جاتا ہے یا نہروں سے رس کر سیم کا باعث بنتا ہے۔ ہمارے غیر ترقیاتی اخراجات آمدنی سے تقریباً سو فیصد بڑھ چکے ہیں۔ دفاعی اخراجات میں سالانہ 3.3 فیصد اضافہ ہو رہا ہے وفاقی حکومت کے اخراجات میں دفاعی اخراجات کا تناسب 25 فیصد جب کہ مغربی ایشیائی ممالک میں یہ شرح 14 فیصد بنتی ہے۔ تعلیم اور صحت کے اخراجات کے مقابلے میں دفاعی اخراجات کی شرح فیصد پاکستان میں 181 فیصد ہے اور جنوبی ایشیا کے ممالک میں 71 فیصد۔ یہ سیدھے سادھے اعداد و شمار ملکی صورتحال کی بڑی گمبھیر تشویشناک تصویر پیش کرتے ہیں اور اگر انہیں بدلنے کی کوشش نہ کی گئی تو اس عمل کے جاری رہنے سے ملک مزید دوسروں کا دست نگر بنتا جائے گا اور ملک کیلئے اقتصادی خود کفالت کے حصول کا مقصد خواب و خیال ہو کر رہ جائے گا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اگر حکومت بڑھتی ہوئی

آبادی کے مسئلے کو اسی سنجیدگی سے لے جس کا مظاہرہ آج کل معاشرے کو کرپشن سے پاک کرنے اور اداروں کی بحالی میں جو اس حکومت کے خیال میں تباہ ہو چکے ہیں دیکھنے میں آ رہا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس ملک میں بھی افزائش آبادی کی شرح 2 فیصد سے نیچے لائی جائے جیسا کہ چین اور بنگلہ دیش میں کیا گیا ہے جو آبادی کے لحاظ سے گنجان ترین ملک ہیں۔ ان ملکوں نے صرف اتنا کیا ہے کہ اپنے ثقافتی و معاشرتی حالات اور فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک پروگرام وضع کیا اور پھر تمام تر سنجیدگی خلوص نیت اور وسائل کے ساتھ ہنگامی بنیادوں پر اس پروگرام پر عمل درآمد شروع کر دیا۔ ہمارے لئے بنگلہ دیش ایک زیادہ قابل عمل مثال ہے بنگلہ دیش میں بہتر تبدیلی پر غور کیا جائے تو یہ جان کر خوش کن حیرت ہوتی ہے کہ ترقی و خوشحالی کی جانب ملک کے سفر میں خواتین نے مرکزی اہمیت اور کردار ادا کیا۔ آج بنگلہ دیش کی عورت نے گھر خاندان اور مذہب سے اپنا بندھن توڑے بغیر اپنے آپ کو بطور معاشی اکائی منوا لیا ہے۔

پاکستان میں مخصوص ثقافتی حالات میں عورتوں کو معاشرے میں اس طرح کا کردار تفویض کرنے میں مانع ہیں پھر بھی متوسط طبقے سے ایسا آغاز کیا جا سکتا ہے جہاں عورتیں تعلیم یافتہ اور باصلاحیت ہیں۔

آبادی پر کنٹرول اور عام خواندگی کے میدان میں کام کرنے والے غیر سرکاری اداروں اور بین الاقوامی ماہرین کی خدمات سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں یونیورسل پرائمری ایجوکیشن کے حصول کے لئے

ایک ایسا منصوبہ بنانا ہوگا کہ سکولوں کو دیہی اور شہری غریب علاقوں تک پہنچا کر ایک یا دو کلاس روم کے سکولوں کا رواج ڈالنا ہوگا اور پڑھی لکھی لڑکیوں کو گھروں سے نکل کر اپنے ارد گرد کے غریب بچوں کو تعلیم یافتہ بنانے کیلئے ان کی حوصلہ افزائی کرنی ہوگی۔ جدید ذرائع جیسے کمپیوٹر انٹرنیٹ کے استعمال سے بھی پاکستان میں کم از کم وقت میں پرائمری تعلیم کو عام کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے امیر ممالک کے پاس لاکھوں کی تعداد میں پرانے کمپیوٹر پڑے ہیں جنہیں وہ اس وعدے پر غریب ملکوں کو دینے کو تیار ہیں کہ ان سے کوئی مفید کام لیا جا سکے۔ جہاں کہیں اساتذہ میسر نہیں ہیں وہاں ان مشینوں' مناسب سافٹ ویئر اور آپریٹرز کی مدد سے انقلاب لایا جا سکتا ہے۔ ہمارے ہاں بہت سی ایسی جگہیں ہیں جہاں بجلی تو پہنچ چکی ہے لیکن سکول ابھی تک نہیں ہیں۔ آبپاشی کے بہتر انتظام' معیاری بیجوں اور وسیع پیمانے پر ٹریکٹر کے استعمال' کسان کو بروقت سائنسی اور مارکیٹنگ سے متعلقہ معلومات کی فراہمی اور فصل کی بروقت اور یقینی معاوضے کی ادائیگی سے زرعی پیداوار میں زبردست اضافہ ہوگا۔ فی الحال اخراجات کا زیادہ تر حصہ قرضوں کی ادائیگی اور دفاعی تیاریوں پر خرچ ہو رہا ہے جب تک ہم آبادی پر کنٹرول' شرح خواندگی میں اضافہ اور قرض لی گئی رقوم سے درآمد کردہ خوراک اور ایندھن پر انحصار کم نہیں کریں گے ہم قرض اتارنے کیلئے ہر ممکن وسائل سے رقوم حاصل کرنے کی فکر میں سرگرداں رہیں گے۔ پاکستان گزشتہ پچاس سالوں میں صنعتی بنیاد کو وسیع کرنے کے لئے بے بہا سرمایہ خرچ کر چکا ہے لیکن اس میں خاطر خواہ کامیابی نہیں آ سکی۔

جناب CATTUS کا شکریہ اور الگ باتیں

کالم والم

احمر رضوی

میری دیرینہ خواہش تھی کہ میں چند شامیں پیرس میں گزاروں لیکن جب مجھے فرانس کا ویزہ ملنے سے انکار ہوا تو میں نے انتہائی بدحواسی اور دل گرفتگی کے عالم میں فرانس ایمبیسی فون کیا تاکہ پاکستان میں فرانس کے کونسلر سے اپنی خواہش کا اظہار اور ویزہ کی درخواست کر سکوں تو مجھے پریس اسسٹنٹ عقیل حسین نے کہا کہ فرانس کے کونسلر مسٹر کاتوس آپ سے اس لئے بات نہیں کرنا چاہتے کہ آپ کا رویہ فرانس ایمبیسی کے سٹاف سے "ایگریسو" تھا یہ سن کر میرے موہوم سے سر پر آسمان ہی نہیں ٹوٹا بلکہ بین الاقوامی عزت و احترام کے متلاشی قدموں تلے سے زمین بھی نکل گئی ... ویزہ سے انکار کا یہ جواز اور مسٹر کاتوس کا بات کرنے سے انکار کسی دونالی بندوق کے کارتوس کی طرح مجھے چھلنی کر گیا تھا۔

مجھے ویزہ نہ ملنے کا اتنا رنج نہیں تھا جتنا اپنے اوپر "چارج" کا الزام لگنے کا دکھ تھا اور پھر میں پورے مغرب میں سے صرف اور صرف فرانس کو اپنا محسن تسلیم کرتا ہوں یہ الگ بات ہے کہ فرانس نے ہمیں کبھی بھی آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک جتنی مالی امداد نہیں دی لیکن 1971ء سے 1977ء کے درمیان فرانس نے ہم پر وہ احسان کیا تھا جس کے نتیجے میں ہم نے 28 مئی 98ء کو نواز شریف کی سربراہی میں "یوم تکبیر" کی بنیاد ڈالی تھی اور بے شمار فارن کرنسی اکاؤنٹ ہولڈرز کی رقوم پر تکبیر پڑھ دی گئی تھی ... لیکن یہ الگ بات ہے میں تو مسٹر کاتوس کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے مجھ سے بات کرنے سے صرف اس لئے انکار کر دیا تھا کہ میں نے ان کے سٹاف سے جارحانہ رویہ اختیار کیا تھا حالانکہ لفظ جارحیت میرے خون نسل اور مذہب کیلئے نہ صرف اجنبی بلکہ لعنت ہے ہم کہ مدینہ اور کربلا سے لے کر فلسطین کشمیر بوسنیا اور چیچنیا میں کہیں بھی کبھی بھی جارحیت کا ارتکاب نہیں کیا ... سو آپ ہی بتائیں کہ ایک ایسے شہر میں جس کا نام ہی میرے مذہب کے نام "اسلام" پر رکھا گیا ہو کوئی احمر رضوی کسی غیر ملکی اور بالخصوص کسی سفارتکار سے کسی جارحیت کا ارتکاب کیسے کر سکتا ہے ہمارے تعلیمات کے مطابق تو غیر ملکیوں بالخصوص سفارتکاروں کو "مہمان" سمجھا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہوتے ہیں اور کوئی مسلمان اللہ کی کسی رحمت سے جارحیت کا ارتکاب نہیں کر سکتا ... معاف کیجئے گا آپ شاید جانتے ہیں یا نہیں کہ جارحیت اس عمل کو کہتے ہیں

جس میں رائے یا کسی بھی اختلاف یا مختلف العقیدگی کی شدت میں (کوئی انسان) کسی دوسرے انسان پر حملہ آور (ہونے پر نہ صرف تل جائے بلکہ) ہو جائے اب کوئی تاریخ (کی حقیقت) دیکھ کر بتائے کہ ہم کس پر حملہ آور ہوئے؟ یہودیوں پر؟ کمیونسٹوں پر؟ یا ہندوؤں؟

ہم تو امن کے شیدائی ہیں اور محبت کے متلاشی وہ سودائی ہیں جو دراصل صلح پسند کہلانے کے حقدار ہیں اور صلح پسندوں اور جارحیت کے متوالوں میں بہرحال مشرقین اور مغربین کا فاصلہ موجود ہے جو مغربین کے انتہائی کناروں کے فرمانروا شاید صور اسرافیل پھونکے جانے سے قبل نہیں سمجھ پائیں گے لیکن یہ بھی اور بات ہے کہ میں تو مغربین کے سفیروں میں سے صرف اور صرف فرانس کے کونسلر مسٹر کاتوس کا شکریہ ادا کرنا چاہ رہا ہوں ... جنہوں نے مجھ سے بات کرنے سے صرف اس لئے انکار کر دیا کہ ان کے سفارتخانے کے کسی "ملازم" نے شاید میرے بارے میں کوئی اطلاع دی تھی جس کے نتیجے میں انہوں نے بات کرنا گوارا نہ کیا تھا ... یہ مغربین کے ممالک ہم ایشیائیوں اور خاص طور پر پاکستانیوں کو ویزہ دینے میں جو تردد کرتے ہیں اس میں بڑی حد تک یہ لوگ حق بجانب ہیں کہ جو لوگ کسی طرح بھی ویزا حاصل کر کے یورپ کے کسی ملک برطانیہ امریکہ آسٹریلیا کینیڈا جانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں وہ وہاں جا کر "پناہ" کی درخواست دے دیتے ہیں اور یہ مغربی ممالک ہر اس

شخص کو جو ان کی سرزمین پر قانونی طور پر یعنی ان کی اجازت اور قانون کے مطابق موجود ہو اسے ہر بنیادی سہولت مہیا کرنے کے آئینی طور پر پابند ہیں (واضح رہے کہ ان کے آئین ہمارے آئین کی طرح ہر حاکم وقت کے مفاد میں نہیں ڈھالے جا سکتے) یعنی یہ گورا لوگ انسان تو خیر اشرف المخلوقات ہے کتوں بلیوں اور پرندوں کے بچوں کو (جو میرے فلیٹ کے کچن کی چمنی میں رہتے تھے) پریشانی سے نجات دلانے کیلئے انہوں نے کیا جتن کئے یہ پھر کسی کالم میں لکھوں گا ... تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ مغربی ممالک میں عارضی طور پر جانے والے ویزیٹرز وہاں پہنچ کر پناہ کے طالب ہو جاتے ہیں اب صرف برطانیہ میں ہر سال ساٹھ ہزار سے زائد افراد مختلف بنیادوں پر پناہ مانگتے ہیں جن میں سے 99.9 فیصد کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ... لیکن مجھے بھی مسٹر کاتس نے اپنے ویزہ افسر کی "رپورٹ" کے مطابق گفتگو کا موقع دینے سے انکار کر دیا حالانکہ میں تو کسی حکومت یا کسی ملک یا کسی انسان کی پناہ نہیں طلب کرتا بلکہ "میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی انسانوں جنوں کے شر سے" ... اس رب کی پناہ کا طالب ہوں جو انسانوں اور جنوں کو شر کی طاقت بخشنے کا سزاوار ہے ... ہاں کبھی دل میں یہ خیال آتا ہے کہ اس زندگی کے شر سے ہی مٹی کی پناہ مانگ لوں اس زندگی اور اس کے سبب متعارف ہونے والے اجنبی دوستوں اور بالخصوص مخلصوں کی محبت کے شر سے پناہ حاصل کر لوں جو جاپانیوں اور بودھیوں کے نزدیک تو احسن ترین عمل ہے لیکن یہ عمل خودکشی ہے جو میرے مذہب میں قطعی طور پر حرام ہے کہ میرا مذہب انسانی اور جانوروں کی زندگی کی (سوائے ان زہریلے جانوروں کے جو انسانی زندگی کے خاتمے کا سبب بن سکتے ہوں) گوروں سے زیادہ توقیر کرتا ہے یہ الگ بات ہے کہ میں یہ شعر کہہ چکا ہوں کہ

خودکشی کے عمل سے گزرا ہوں
میں تو آئندہ کل سے گزرا ہوں

لیکن یہ الگ باتیں ہیں (فی الحال میرا مقصد آصف شبیر صاحب کی طرف ہے اور) میں تو فرانس کے کونسلر قابل احترام مسٹر کاتوس کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جب فون پر بات نہ ہونے پر میں نے فرانس

اور غیر ملکیوں کے بارے میں اپنے اس کالم والم کی طرح کے الٹے الٹے سے عقائد اور الٹی لکیں کئے تو انہوں نے ویزہ کو گرانٹ میں تبدیل کرنے سے پہلے صرف یہ یقین کیا کہ میں نے واقعی فرانس ایمبیسی کے کسی ملازم سے جارحیت کا ارتکاب نہیں کیا تھا؟ تو میرا جواب یہ تھا کہ کوئی شاعر گلوکار فنکار کالم نگار ایڈووکیٹ یافتہ مسلمان کیسے جارح ہو سکتا ہے؟ ... اس کے بعد انہوں نے مجھے ویزہ گرانٹ کر دیا ... لیکن اس پانچ جون 2000ء کو (Expire) ہو چکا تھا اور 25 مئی 2000ء تک فرانس نہ جانے کی وجہ یہ تھی کہ مئی کے اوائل میں ہی پاکستان کی قابل فخر گلوکارہ عابدہ پروین انگلینڈ تشریف لا چکی تھیں جنہوں نے برمنگھم میں ایک یادگار پروگرام کیا جس میں گوروں کالوں اور گندمی روحوں کو تازگی بخشی اس پروگرام کی ریکارڈنگ کیلئے پی ٹی وی ورلڈ پر آن ایئر جانے والے پروگرام "شوجوان" کے میزبان جناب انیق احمد برمنگھم میں موجود تھے جو یہاں لندن میں تو جون 2000ء کو شوجوان ریکارڈ کر رہے ہیں جس میں انگلینڈ کے (Out Standing) مسلمان اور پاکستانی جوان متعارف ہوں گے ... اس شوجوان میں خاکسار احمر رضوی بھی شرکت کر رہا ہے اور اس شوجوان میں میری شرکت کا مقصد صرف اپنے آپ کو جوانوں کی صف میں شامل ثابت کرتا ہے ... ورنہ

ان سے آگے نکل گیا یکدم
وقت کو ہم قدم کریں کیسے
بوڑھی روحیں گزشتہ صدیوں کی

لیکن بڑھاپا اور جوانی بھی الگ باتیں ہیں اور مجھے مسٹر کاتوس کا شکریہ ادا کرنا ہے یہ الگ بات ہے کہ میں اس "نور" میں خوشبوؤں کے شہر پیرس نہیں جا سکا اور اب مسٹر کاتوس کی مہربانی سے انشاء اللہ آنے والے سال پیرس میں مناؤں گا ... بہرحال مسٹر کاتوس جنہوں نے مجھے ویزہ عطا کیا ان کا میں ذاتی طور پر اور فرانس جس نے ہمیں ناقابل شکست قوت بنا کر احسان کیا اس کا قومی طور پر مشکور ہوں ... حضرت علیؓ نے فرمایا کہ "انسان سونے کی بوریاں اور دولت کی تجوریاں تو لوٹا سکتا ہے لیکن احسان کا بدلہ اتارنا مشکل ہے" لیکن اس کے باوجود فرانس کے کونسلر مسٹر کاتوس کا شکریہ ادا کرنے کی رسم پوری کر رہا ہوں اور قارئین سے بھی گزارش ہے کہ وہ ہمیشہ فرانس کے مشکور رہیں اور فرانسیسیوں کا احترام کریں کہ انہی کی وجہ سے آج ہم دنیا کی ساتویں ایٹمی قوت ہیں۔

کیا نواز شریف بے بس تھے؟

فضل حسین اعوان

سابق وزیراعظم میاں نواز شریف کے پہلے دور وزارت عظمیٰ کے دوران کراچی میں ایم کیو ایم کے خلاف پہلا اپریشن ہوا اس وقت ایم کیو ایم قومی اور صوبائی سطح پر حکومت کی حلیف تھی اس آپریشن کے دوران بے شمار گرفتاریاں ہوئیں اسلحہ پکڑا گیا اور ٹارچر سیل بھی دریافت ہوئے۔ میاں نواز شریف ... پر گئے لیکن ٹارچر سیل دیکھنے سے ... چند روز بعد غلام حیدر وائیں اور چودھری نثار ... نے ایم کیو ایم کی حمایت میں بیان بھی دیئے یا ان سے بیان دلوائے گئے ان دونوں صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اپریشن مرکزی حکومت کو اعتماد میں لیکر نہیں کیا گیا بلکہ حساس ادارے نے اپنے طور پر کیا جس کا میاں نواز شریف نے برملا اظہار بھی کیا۔ اور ایم کیو ایم سادگی کا مظاہرہ کرتے پھر سے مسلم لیگ کی آغوش میں جا بیٹھی ... مسلم لیگ کے دوسرے اقتدار کے دوران حکیم سعید کے قتل کے بعد ایم کیو ایم کے خلاف جو اپریشن شروع ہوا اس میں کسی ادارے یا ایجنسی کا ہاتھ نہیں تھا یہ خالصتاً نواز شریف حکومت نے شروع کرایا جس کی ذمہ داری بھی قبول کی۔

نواز شریف کے پہلے دور اقتدار میں سادہ اکثریت بھی نہ تھی دوسرے دور میں دوسری پارٹیوں کے رحم و کرم پر تھے حساس ادارے نے کراچی میں اپریشن شروع کیا تو بادل نخواستہ نواز شریف کو خاموشی اختیار کرنی پڑی۔ دوسرے دور میں بھارتی مینڈیٹ ساتھ تھا فوج کے جس کام کو میاں صاحب نے 1992ء میں ناپسند کیا وہی کام خود انہوں نے 98ء میں کر دیا یعنی ایم کیو ایم کے خلاف اپریشن۔

چند ماہ قبل میاں نواز شریف نے جہاز اغوا کیس کے سلسلے میں خصوصی عدالت کے روبرو فیصلے سے قبل اپنا آخری بیان ریکارڈ کرانا تھا سرکاری وکیل نے زور دیا کہ قومی راز افشاء ہونے کا خدشہ ہے اس لئے بیان بند کمرے میں لیا جائے وکلا کے صفائی سمیت بڑے بڑے لیگیوں اور ان کے حامیوں نے اس پر شدید احتجاج کیا اور باور کرایا کہ نواز شریف مملکت کے اعلیٰ ترین منصب پر فائز رہے ہیں ان سے زیادہ ملکی سلامتی کو کون جانتا ہے۔ ان کا بیان کھلی عدالت میں ہی ہونا چاہیے۔ 12 اکتوبر کو اٹک قلعہ میں عدالت میں میاں نواز شریف نے کارگل کا مسئلہ چھیڑا اور اس کی ساری ذمہ داری فوج پر عائد کر دی۔ قوم جس کارگل کی فتح کا جشن منا رہی تھی اس سارے سلسلے کو معطل وزیراعظم نے منفی انداز میں پیش کیا اور اپنی بے بسی کی داستان سناتے نظر آئے۔

سابق وزیراعظم کے بیان سے لگتا ہے کہ یہ انتہائی معصوم (بھولے) قسم کے حکمران تھے جو اپنے فیصلے کرنے میں بے بس تھے۔ کارگل کے معاملے میں اپنے آپ کو بے بس ظاہر کرنیوالے بھارتی حکمرانوں سے پیار کی پینگیں بڑھانے اور تجارت کرنے میں مکمل بااختیار دکھائی دیتے تھے۔

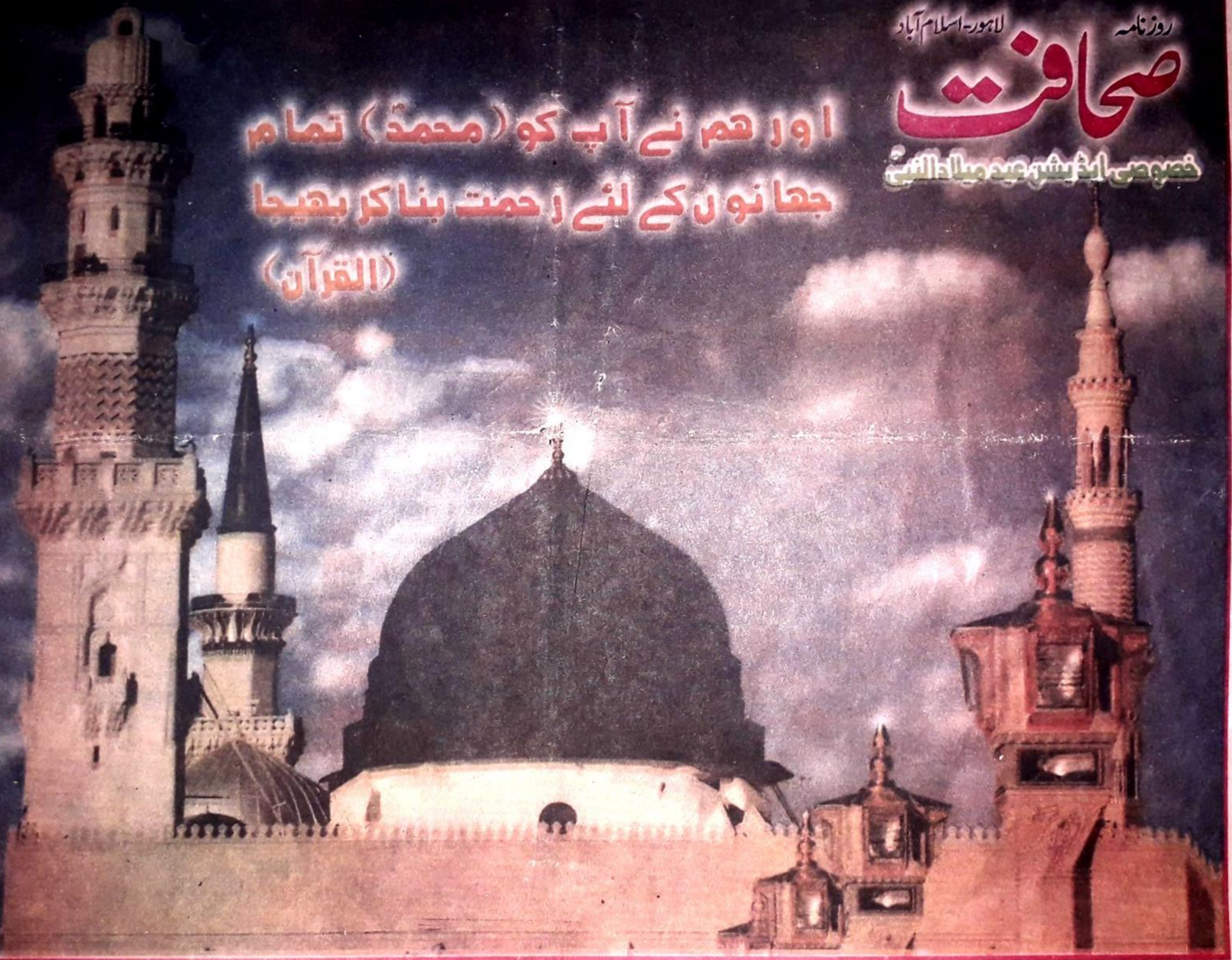
بھاری مینڈیٹ کے زعم میں میاں نواز شریف نے ایک آرمی چیف کو بقول ان کے وزراء کان سے پکڑ کر نکال دیا تھا۔ ایسی فوج ان پر مسلط کیوں ہو سکتی ہے۔ اگر میاں نواز شریف ایسے ہی بے بس تھے تو ان کو ڈیڑھ سال بعد سارا غصہ اگلنے کا خیال کیوں آیا ان دنوں میں بھی قوم کو اس سلسلے سے آگاہ کیوں نہ کیا۔

پوری قوم کارگل اپریشن کو انتہائی تحسین کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور میاں نواز شریف نے اس کو فوج کے کھاتے میں ڈال کر فوج کو قوم کی نظروں میں مزید سرخرو کر دیا۔

اب میاں نواز شریف کارگل پر تحقیقات کیلئے کمیشن بنانے کا مطالبہ کر رہے ہیں کمیشن بن گیا تو اسے جانبدارانہ قرار دیکر بائیکاٹ کر دیں گے اور وہ فرار کا راستہ نکالیں گے کمیشن میں معطل وزیراعظم سرخرو نہیں ہو سکتے میاں صاحب وہی زبان بول رہے ہیں جو بھارتی حکمران بولتے چلے آ رہے ہیں۔

کارگل اپریشن کے دوران اس وقت کے وزیراعظم کئی مرتبہ اگلے مورچوں پر بھی گئے اور فوج کو خراج تحسین پیش کیا شہیدوں اور غازیوں کی اعزازات کی تقریب میں بھی میاں نواز شریف ... نفس نفیس

باقی صفحہ 9 پر



حضور کا اسم گرامی محمدؐ کیوں رکھا گیا؟

محسن انسانیتؐ

اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو
تمام جہاں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔ "رحمۃ للعالمین"
صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل پوری دنیا شرک و
بدعت، ضلالت و گمراہی اور معصیت و نافرمانی کے
عمیق گڑھے میں گری ہوئی تھی۔ انسانیت نام کی کوئی
چیز نہ تھی، لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا۔ عورتوں
اور غلاموں کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک

عرب کی حاجت روا اور مشکل کشا ہے۔ اس کے
ساتھ ساتھ [illegible]
بھی ہدایت فرمائی ہیں کہ [illegible]
پورا کیا کرو، حرام باتوں سے بچو، خونریزی اور یتیم کا
مال کھانے سے دور رہو، [illegible]
طرح پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے سے [illegible]
اور ساتھ ہی نماز پڑھنے کا حکم دیا، روزہ رکھنے اور زکوٰۃ
ادا کرنے کی تاکید فرمائی۔ [illegible]
ہم سب ان پر ایمان لائے اور ان کی اتباع کرتے

آپ ﷺ ہر (جسمانی و روحانی) عیب سے کلی طور

ہے جبکہ حضرت عیسیٰ نے حضور ﷺ کی آمد کی خبر

طرح اللہ رب العزت کے ہزاروں نام ہیں مگر ذاتی

حضور کا اسم گرامی محمدؐ کیوں رکھا گیا؟

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

محمد کا لفظ اتنا پیارا اور حسین ہے کہ اس کے سنتے ہی ہر نگاہ فرط ادب سے جھک جاتی ہے ہر سر خم ہو جاتا ہے اور زبان پر درود و سلام کے زمزمے جاری ہو جاتے ہیں۔ لیکن کم لوگ جانتے ہیں کہ اس لفظ کا معنی و مفہوم بھی اس کے ظاہر کی طرح حسین اور دل آویز ہے۔

لفظ محمد "حمد" سے مشتق ہے "حمد" کے معانی تعریف اور ثنا بیان کرنے کے ہیں۔ خواہ یہ تعریف کسی ظاہری خوبی کی وجہ سے کی جائے یا کسی باطنی وصف کی بناء پر۔ تعریف کا مفہوم ادا کرنے کے لئے "شکر" کا لفظ بھی بولا جاتا ہے مگر شکر اور حمد میں فرق ہے۔ شکر سے مراد وہ تعریف ہے جو کسی کے احسان کا تذکرہ کرتے ہوئے کی جائے اور حمد سے مراد مطلق تعریف و توصیف ہے جو ممدوح کی عظمت و کبریائی کو مد نظر رکھتے ہوئے کی جائے۔

لفظ محمد اسم مفعول کا صیغہ ہے اور اس سے مراد ہے:۔

(وہ ذات) جس کی کثرت کے ساتھ اور بار بار تعریف کی جائے۔

امام راغب الاصفہانی لفظ محمد کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

اور محمد ﷺ اسے کہتے ہیں جس کی قابل تعریف عادات حد سے بڑھ جائیں (المفردات ۱۳۱)

قرآن حکیم میں لفظ محمد کا ذکر چار مقامات پر آیا ہے۔

سورہ الفتح میں ارشاد ہے:۔

محمد اللہ کے رسول ہیں۔ (الفتح ۴۸: ۲۹)

سورہ محمد میں ہے۔

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے اور اس سب پر ایمان لائے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔

سورہ آل عمران میں ہے۔

اور محمد ﷺ تو (اللہ کے) رسول ہی ہیں۔ (آل عمران ۳: ۱۴۴)

سورۃ الاحزاب میں ہے:۔

محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں وہ تو اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

یوں تو حضور نبی اکرم ﷺ کے متعدد اسمائے گرامی ہیں۔ بعض محدثین کے مطابق اللہ رب العزت نے سرور کائنات ﷺ کو بھی ننانوے ناموں سے نوازا ہے۔ جبکہ بعض کے قول آپ ﷺ کے اسماء مبارکہ تین سو ہیں۔ صاحب "ارشاد الساری شرح صحیح البخاری" لکھتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک ہزار نام ہیں۔ ان میں سے ہر نام آپ ﷺ کی سیرت و کردار کے کسی نہ کسی انوکھے پہلو پر روشنی ڈالتا ہے۔ لیکن جس طرح اللہ رب العزت کے ہزاروں نام ہیں مگر ذاتی نام صرف ایک یعنی "اللہ" ہے اسی طرح سرور کائنات ﷺ کے بھی سینکڑوں نام ہونے کے باوجود ذاتی اور شخصی نام ایک ہی ہے اور وہ محمد ﷺ ہے۔

اسم محمد ﷺ کا ہر حرف بامعنی ہے:

الفاظ مجموعہ حروف ہوتے ہیں اگر ان میں سے کسی ایک حرف کو حذف کر دیا جائے تو بقیہ حروف اپنے معنی کھو بیٹھتے ہیں۔ مثلاً طاہر ایک بامعنی لفظ ہے اور "ط ا ہ ر" کا مجموعہ ہے۔ اگر ان حروف میں سے پہلے حرف ط کو حذف کر دیا جائے تو بقیہ حروف "اہر" بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں لیکن اس کلیے سے لفظ "اللہ" اور "محمد" مستثنیٰ ہیں۔ اگر لفظ "اللہ" میں سے پہلا حرف (الف) کم کر دیا جائے تو باقی "للہ" رہ جاتا ہے۔ جس کا مطلب ہے "اللہ کے لئے"۔ اگر دوسرا حرف (لام) ہٹا دیا جائے تو باقی "الہ" رہ جاتا ہے جس کا مطلب ہے "معبود" اور اگر الف اور لام دونوں کو الگ کر دیا جائے تو باقی "لہ" رہ جاتا ہے۔ جس کا مطلب بھی "اللہ کے لئے" ہے۔ اگر لام کو بھی ہٹا دیا جائے تو "ہ" (ہو) رہ جاتا ہے جس کا معنی ہے "وہی" اور وہ اللہ ہے۔

علیٰ ھذا القیاس لفظ "محمد" کا ہر حرف بھی بامقصد اور بامعنی ہے۔ اگر شروع کا "م" ہٹا دیا جائے تو "حمد" رہ جاتا ہے۔ جس کا مفہوم تعریف و توصیف ہے اور اگر صرف "ح" کو کم کر دیا جائے تو "ممد" رہ جاتا ہے یعنی مدد کرنے والا" اگر ابتدائی "م" اور "ح" دونوں کو حذف کر دیا جائے تو باقی "مد" رہ جائے گا جس کا مفہوم ہے دراز اور بلند یہ حضور ﷺ کی عظمت اور رفعت کی جانب اشارہ ہے اور اگر دوسرے میم کو بھی ہٹا دیا جائے تو صرف "د" (دال) رہ جاتا ہے جس کا مفہوم ہے دلالت کرنے والا یعنی اسم محمد اللہ کے وجود اور وحدانیت پر دال ہے۔

محمد اور احمد ------ حضور ﷺ کے دو ذاتی نام ہیں

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صفاتی نام تو بے شمار ہیں مگر آپ ﷺ کے ذاتی نام صرف دو ہیں' محمد اور احمد حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ زمین پر میرا نام "محمد" اور آسمان پر "احمد" ہے احمد کا ذکر قرآن مجید میں صرف ایک جگہ پر آیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو حضور ﷺ کی آمد سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اور میرے بعد جو ایک رسول آنے والے ہیں' ان کا اسم (مبارک) احمد ہو گا' میں ان کی بشارت دینے والا ہوں (الصف ۶۱: ۶)

یہاں یہ اشکال پیدا ہو سکتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق زمین پر آپ ﷺ کا نام مبارک محمد ﷺ اور آسمان پر احمد ہے جبکہ حضرت عیسیٰ نے حضور ﷺ کی آمد کی خبر زمین والوں کو سنائی تھی نہ کہ آسمان والوں کو لہذا انہیں اس موقع پر زمین والے نام "محمد" کا ذکر کرنا چاہیے تھا۔ اس اشکال کا مختصر جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گو زمین پر پیدا ہوئے' زمین والوں میں رہے اور یہیں زندگی بسر کی مگر نفس الواقع ان کی پیدائش سے لے کر رفع سماوی تک ان کے بہت سے احوال آسمان والوں سے مشابہ تھے۔ ان کی پیدائش مروجہ انسانی طریقے سے ہٹ کر ہوئی۔ آسمان کے ایک جلیل القدر فرشتے حضرت جبرئیل تشریف لائے اور سیدہ مریم علیہا السلام کے دامن پر پھونک ماری اسی کے اثر سے ان کی پیدائش ہوئی۔ پھر مختصر ارضی زندگی بسر کرنے کے بعد دوبارہ ان کا آسمان پر عروج ہو گیا گویا آغاز اور اختتام کے اعتبار سے ان کی حیات آسمانی مخلوق سے مشابہت رکھتی ہے۔ اسی بناء پر حضرت عیسیٰ نے حضور ﷺ کے اسی نام کا ذکر فرمایا۔ جس سے آپ ﷺ کو آسمانوں پر پکارا جاتا تھا۔

حضور ﷺ کے متعدد اسماء "حمد" سے مشتق ہیں:

حضور ﷺ کے اسماء مبارکہ میں مادہ "حمد" خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ اس مادے سے حضور ﷺ کے کم از کم چار نام مشتق ہیں۔ محمد' احمد' حامد اور محمود ان میں سے اسمائے مبارکہ (محمد' احمد اور محمود) "تعریف کئے گئے" کا مفہوم رکھتے ہیں۔ محمد اسم مفعول اور احمد اسم تفضیل کا صیغہ ہے اور دونوں میں "حمد" کے معنی کے وسعت اور کثرت کی طرف اشارہ ہے۔ حضور ﷺ کے یہ تینوں اسمائے مبارکہ آپ ﷺ کی تعریف و توصیف کی کثرت کے مظہر ہیں' یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ کی تعریف صرف مخلوق یعنی کائنات جن وانس اور ملائکہ مقربین ہی نہیں کرتے بلکہ خود اللہ رب العزت بھی ہمہ وقت آپ ﷺ کی تعریف فرماتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا۔

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی آپ ﷺ پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔ (الاحزاب ۳۳: ۵۶)

نیز سارا قرآن ہی آپ کی حمد اور بے پایاں تعریف و توصیف سے معمور ہے۔

محمد ﷺ نام رکھنے کی وجہ:

آپ کے بے عیب ہونے کا اعلان کرتا تھا:

یہ حقیقت ہے کہ تعریف ہمیشہ خوبی اور کمال پر کی جاتی ہے' نقص اور عیب پر نہیں۔ حضور ﷺ کا نام "محمد" رکھنے کی وجہ خود بخود واضح ہو جاتی ہے۔ شاعر بارگاہ نبوت ﷺ حضرت حسان ؓ کے ان اشعار کا بھی یہی مفہوم ہے:۔

(محبوب ﷺ) آپ ﷺ سے زیادہ حسین تر چہرہ آج تک کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت شخص کسی ماں نے نہیں جنا۔

آپ ﷺ ہر (جسمانی و روحانی) عیب سے کلی طور پر پاک اور مبرا پیدا کئے گئے۔ آپ ﷺ ایسے ہی تخلیق فرمائے گئے جس طرح آپ ﷺ خود چاہتے

باقی اندرونی صفحات پر

جانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شجرۂ نسب

والد ماجد کیطرف

والدہ ماجدہ کیطرف

کلاب

قصی

عبدالمناف

ہاشم

عبدالمطلب

عبداللہ

زہرہ

عبدالمناف

وہب

آمنہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محسنِ انسانیت

اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہاں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔ "رحمۃ للعالمین" صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل پوری دنیا شرک و بدعت، ضلالت و گمراہی اور معصیت و نافرمانی کے عمیق گڑھے میں گری ہوئی تھی۔ انسانیت نام کی کوئی چیز نہ تھی، لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا۔ عورتوں اور غلاموں کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا۔ مرد و عورت بیت اللہ کا برہنہ طواف کرتے۔ ایک خدا کو چھوڑ کر اپنے ہاتھوں سے تراشیدہ بتوں کی پرستش کی جاتی تھی کہ خانہ کعبہ میں اس مقصد کے لئے 360 بت رکھے ہوئے تھے۔ فسق و فجور اور بدکاریوں پر ندامت و شرمندگی کے بجائے اس پر فخر کیا جاتا تھا۔ شراب نوشی اور قمار بازی ان کا پسندیدہ و محبوب مشغلہ تھا۔ حسب و نسب پر فاخر کیا جاتا، انتقام و کینہ پروری کو وصف و خوبی سمجھا جاتا، بغض و عداوت میں کوئی عار نہ ہوتی، بتوں کے نام پر جانور ذبح کئے جاتے اور چڑھاوے چڑھائے جاتے، زندہ جانور کا گوشت کاٹ کر کھا لیا جاتا، ہر قبیلہ دوسرے قبیلہ کو کمتر اور ذلیل سمجھتا، گھوڑ دوڑ پر بازی لگائی جاتی، سودی لین دین عام تھا، معمولی معمولی باتوں پر لڑائی جھگڑے صدیوں چلتے، گویا کہ دنیا تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی تھی۔ ان حالات میں جبکہ ہر طرف انسانیت سسکتی اور دم توڑتی دکھائی دے رہی تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں "رحمۃ للعالمین" بن کر تشریف لاتے ہیں اور عبداللہ کے گھر سے طلوع ہونے والے اس آفتاب و ماہتاب کی روشنی سے پوری دنیا فیضیاب ہونے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد و تشریف آوری ایک "نعمت عظمیٰ" ہے کہ جس کو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں پر احسان عظیم سے تعبیر فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سراپا رشد و ہدایت اور قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے کامل نمونہ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ میں دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی کو منحصر کر دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم "ابر رحمت" بن کر انسانیت پر برسے اور ان کو کفر و شرک اور ضلالت و گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر توحید و رسالت کی روشنی سے منور کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت سے گری ہوئی ایک ایسی قوم میں مثالی پاکیزہ اور باکردار روشن زندگی گزاری کہ جن کی بداعمالیوں کی وجہ سے کوئی ان پر حکومت کرنا بھی اپنے لئے توہین و عیب سمجھتا تھا۔ اس کا نقشہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے "شاہ حبش" نجاشی کے دربار میں ان الفاظ میں کھینچا۔ اے بادشاہ سلامت! ہم بے دین اور گمراہ تھے، بتوں کی پرستش کرتے، مردار کھاتے، بے حیائی کے دلدادہ تھے، اپنے بھائیوں پر ظلم ڈھاتے، ہمسایوں کو تکلیف پہنچاتے تھے۔ ہم میں سے طاقتور کمزور پر ستم کیا کرتا تھا۔ ہم میں انسانیت نام کی کوئی چیز نہ تھی، مہمانداری کا نام و نشان نہ تھا، کوئی قاعدہ قانون نہ تھا کہ اچانک ہم میں سے ایک پاکیزہ انسان کو رب العزت نے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بنا کر مبعوث فرمایا، جس کے حسب و نسب، سچائی، امانت و دیانتداری، پاکدامنی، تقویٰ و طہارت، ہمدردی و پاکیزگی کو ہم خوب جانتے تھے۔ اس در یتیم نے ہم کو بتایا کہ ہم سب کا پروردگار ایک اللہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ماں باپ اور اولاد سے پاک ہے۔ وہ اللہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہی سب کا خالق، مالک اور رازق ہے۔ نفع و نقصان اسی کے ہاتھ میں ہے۔ یہ بت کسی چیز کے مالک نہیں ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی ذات

[illegible] ساتھ [illegible] بھی جو بہت [illegible] پورا کیا کرو، [illegible] مال کھانے سے [illegible] طرح پاک دامن عورتوں پر [illegible] اور ساتھ ہی نماز پڑھنے کا [illegible] ادا کرنے کی تاکید فرمائی۔ [illegible] ہم سب ان پر ایمان لائے اور ان کی [illegible] ہوئے ان پر دل و جان سے فدا ہو گئے۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اعلان نبوت سے قبل ہی صادق اور امین کے لقب سے پہچانے جاتے تھے۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس امانتیں رکھواتے اور معاملات کے فیصلے کرواتے لیکن جب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اعلان نبوت کرتے ہوئے ان کو [illegible] کی پرستش ترک کرکے ایک خدا کی عبادت کرنے [illegible] آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی [illegible] کہا تو یہی لوگ جو آپ ﷺ کی پاکدامنی اور صداقت و امانت کی قسمیں کھانے والے تھے وہی آپ ﷺ کے خلاف ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے جانے لگے۔ آپ ﷺ [illegible] کرتے ہوئے جب طائف کے میدان میں [illegible] ﷺ کو توحید کی دعوت [illegible] کر لہولہان کر دیا جاتا ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ رحمۃ للعالمین ﷺ سے سوال کیا کہ کیا آپ ﷺ پر [illegible] سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آیا؟ آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ [illegible] تکلیف (کافروں) سے طائف کی گلیوں میں [illegible] دن میں نے [illegible] کے لئے [illegible] آپ کو [illegible]

دعوت توحید [illegible] آپ ﷺ [illegible] مجنون کی [illegible] جادوگر تک کہا گیا۔ آپ ﷺ [illegible] سے صحابہ کرام رضی اللہ [illegible] دیا جاتا ہے۔ شعب ابی طالب میں آپ ﷺ [illegible] کے جانثار صحابہ کرام [illegible] کر دیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کے [illegible] ام المؤمنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ [illegible] کھانے پینے کی کوئی چیز [illegible] ساتھیوں تک نہ [illegible] بھوک [illegible] کفار خوش ہوتے [illegible] آپ ﷺ کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ [illegible] جانثاری، وفاداری کی [illegible] [illegible] حضرت بلال [illegible] صحابہ کرام [illegible] گیا۔ کفار ان کو [illegible]

باقی اندرونی صفحات پر

مقصود کائنات

دو کونسا کلمہ گو ہے جسے حضور پر نور 'شافع یوم النشور' احمد مختار محمد مصطفی ﷺ کی ولادت باسعادت پر فخر نہیں۔ ہر مومن حضور سراپا نور کے وجود مسعود کو ابر رحمت خیال کرتا ہے' عید میلادالنبی ﷺ ہر سال اپنے ساتھ خوشیوں اور مسرتوں کے پھول لا کر کائنات عالم میں بکھیر دیتی ہے۔ اس لئے آپ کی برکت سے اہل ایمان کو وہ آب حیات ملا جس سے دنیا میں مردہ قوم سے زندہ قوم بن گئے۔

بقول ہری چند اختر

اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا
خاک کے ذروں کو ہمدوش ثریا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

یہی دور ربیع الاول تھا جس میں دنیا کے روحانی نظام پر ایک انقلاب طاری ہوا' اس ماہ کی بارہویں شب تھی' جس میں ارض الہی کی روحانی اور جسمانی خلافت کا ورثہ ایک قوم سے چھین کر دوسری قوم کو دیا گیا تھا اور یہ اسی قانون الہی کے تحت ہوا جس کی خبر حضرت داؤد علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصلحونO

(پ 17 ع 7)

ترجمہ "اور ہم نے زبور میں 15 نصیحت کے بعد لکھ دی تھا کہ بے شک زمین کی خلافت اور وراثت کے مالک ہمارے صالح بندے ہوں گے۔"

اس قانون کے مطابق دو ہزار سال تک بنی اسرائیل دنیا کی وراثت پر قابض رہے اور خدا نے ان کی حکومتوں ان کے ملکوں اور ان کے خاندان کو سارے عالم پر فضیلت دی ...... یہی مہینہ اور بارہویں تاریخ تھی جس میں قانون الہی کے مطابق نیابت الہی کا ورثہ بنی اسرائیل سے لے کر بنی اسماعیل کے سپرد کیا گیا۔ وہ پیمان محبت جو خدا تعالی نے حضرت اسحاق علیہ السلام سے بیابان میں باندھا تھا وہ پیغام بشارت جو یعقوب علیہ السلام کے گھرانے کو کنعان سے ہجرت کے وقت سنایا گیا تھا وہ رشتہ الہی جو کوہ سینا کے دامن سے خدائے ابراہیم و اسحاق علیہ السلام نے امت موسیٰ علیہ السلام سے جوڑا تھا اور سرزمین فراعنہ کی غلامی سے ان کو نجات دلائی تھی ...... آہ! خدا کی طرف سے نہیں بلکہ خود ان کی طرف سے توڑ دیا گیا۔ داؤد علیہ السلام کے بنائے ہوئے ہیکل کا دور عظمت ختم ہو چکا تھا اور وقت آ گیا تھا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی چنی ہوئی دیواروں پر خدا کے جلال و کبریائی کا تخت بچھایا جائے۔ یہ عزت 'دولت' قرب و بعد' ہجر و وصال کا مہینہ اور اس کی مبارک رات تھی جس پر ایک محروم اور دوسرا کامیاب اور بامراد ہوا ایک کا بھرا ہوا دامن خالی ہو گیا۔ دوسرے کی آستین دولت سے بھر دی گئی ...... پس ماہ ربیع الاول نافرمانوں اور ناقدروں کی عظمت کا اختتام اور فرمانبردار اور قدر دانوں کے اقبال کا آغاز تھا۔ اس لئے اس ماہ کی آمد ہم کو یاد دلاتی ہے کہ بداعمالیوں نے کیوں بنی اسرائیل کو دو ہزار سالہ عظمت سے محروم کیا اور اعمال حسنہ کے افکار نے کس طرح ہمیں برکات الہی کا مرکز محور بنایا اس بارہویں تاریخ کا آفتاب ہمیں خبر دیتا ہے۔ کہ کس طرح خدا کی زمین نافرمانیوں کی ظلمت کی تاریک ہو گئی تھی اور کس طرح آفتاب رحمت نے جلوہ گر ہو کر دنیا کی دائمی تشنگیاں دور کر دیں۔

ہاں ہاں! وہ آنے والا اس شان زیبائی سے آیا کہ زمین و آسمان میں تہنیت کے غلغلے بلند ہوئے فرشتوں نے زمزمہ تحریک پیش کیا' ملاء الاعلیٰ کی مقدس قندیلوں نے چراغاں کیا کائنات کے ذرے ذرے چمک اٹھے فضائے عالم صلوٰۃ و سلام کی روح پرور صداؤں سے گونج اٹھی اور اس وجد کیفیت کے عالم میں پکار اٹھے کہ

مصطفی جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

یہ آنے والے رسول رحمۃ للعلمین بن کر آیا اور اپنے ساتھ وہ نظام عدل و حریت لایا جو انسان کو دنیا بھر کی غلامی سے آزادی دلانے کا کفیل تھا۔ یہ تعلیم کوئی نئی تعلیم نہ تھی یہ پیغام کوئی نیا پیغام نہ تھا۔ صداقت جہاں کہیں بھی تھی اسی کتاب مبین کا کوئی نہ کوئی ورق تھی جو محمد عربی ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے دنیا کو ملی روشنی جس مقام میں بھی تھی اسی قندیل آسمانی کی کوئی نہ کوئی کرن تھی جو قلب مصطفوی میں اتاری گئی۔ خدائے بزرگ و برتر نے جو کچھ اپنے بندوں کو کہنا تھا کہ آخری مرتبہ کہہ دیا۔

اللہ کا وہ رسول جس پر نبوت ختم کر دینے کا اعلان کر دیا گیا' اللہ کی وہ کتاب جو دنیا کی ساری برائیوں کو دور کرنے کیلئے کافی تھی' جب دنیا میں فساد ہی فساد تھا اس کتاب نے وہ انقلاب برپا کیا کہ 23 سالہ میں ایک چوتھائی دنیا صحیح انسانیت سے روشناس ہو گئی۔

خلاق عالم نے مخلوق کی ہدایت کیلئے انبیاء و رسل بھیجے جنہوں نے گم گشتگان راہ کو صراط مستقیم کی

صاحبزادہ قاری عبدالعزیز فریدی

طرف رہنمائی فرمائی آخر ایک قانون مکمل' ایک کتاب مقدس' ایک دن اس برگزیدہ ہادی اور خاتم النبیین کے ہاتھ بھیجا جس کیلئے عالم ازل میں مجلس میثاق سجائی گئی تھی انبیاء مرسلین کی ارواح مقدسہ سے اقرار و معاہدہ لیا گیا کہ جب وہ مبعوث کئے جائیں اور وہ تمہاری نبوت و کتاب و حکمت تصدیق فرمائیں۔

اے انبیاء و رسل کی مقدس جماعت تم پر لازم کیا گیا ہے کہ تم ان پر ایمان لانا اور ان کی نصرت کرنا۔ اس عہد و پیمان پر تمام مقدس انبیاء و رسل کی روحوں کو باہم شاہد و گواہ بنایا گیا۔ اللہ نے خود بھی ان کی شہادت پر مہر ثبت فرمائی۔ انبیاء کرام و رسولان عظام نے اس ازلی میثاق کو اپنے اپنے عہدے نبوت میں اس طرح تعمیل کی کہ وہ حضور کی تشریف آوری کی بشارت اپنے حلقہ اثر میں دیتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کی بشارت دی اور دنیا کا آخری پیغمبر محبوب خدا ﷺ ظلمت کدہ عالم پر آفتاب اسلام بن کر جلوہ گر ہوا صدیوں کی بگڑی ہوئی فضائیں باطل و الحاد کی مسموم ہوائیں دیکھتے ہی دیکھتے تھوڑے ہی عرصہ میں توحید خداوندی کی آغوش میں اسلام کے ترانے گانے میں معروف ہو گئیں۔ کائنات اس انقلاب سے حیران و ششدر ہو گئی فرشتے انگشت بدنداں ہیں' حوران جنت میں حیرت و استعجاب چھایا ہوا ہے کہ

جہاں تاریک تھا' ظلمت کدہ سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا
(حفیظ جالندھری)

اس کے بعد دنیا نے دیکھا کہ اس انقلاب عظیم کے صدقہ میں عہد فاروقی کے عہد زریں ہی میں بڑی بڑی سلطنتیں خلافت راشدہ کے زیر نگین تھیں۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے مبارک زمانہ میں انسانی ضروریات زندگی کا کوئی شعبہ نہ چھوڑا جس کے متعلق قرآن و حدیث کے احکامات کے مطابق مکمل قوانین مدون و مرتب نہ کئے ہوں مگر عہد حاضر کا مغرب زدہ مسلمان یورپ و امریکہ سے دنیاوی قانون کی بھیک مانگتا ہے۔ مغربی تعلیم کا یہاں تک اثر ہے کہ لوگ کہہ اٹھتے ہیں کہ اسلام میں کوئی قانون ہی نہیں ہے اور اگر ہے تو موجودہ ترقی یافتہ دور میں قابل عمل نہیں ہے۔ العیاذ باللہ! حالانکہ حضور سید کونین ﷺ نے اب سے چودہ سو سال قبل جو روحانی پیغام دیا تھا وہی پوری بزم انسانیت کی صحیح رہنمائی کر سکتا ہے۔ آپ جامع کمالات تھے۔

جس طرح آپ اپنی سیرت میں بے مثال تھے ایسے ہی آپ اپنی ذات و صفات میں معبد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کے مصداق آپ جداگانہ شانہ کے مالک ہیں جو فضیلت بزرگی انبیاء علیہم السلام میں فرداً فرداً پائی جاتی ہے وہ سب آپ کی ذات جامع کمالات میں بدرجہ اتم موجود تھی۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
(جامی)

جب اس مہر نبوت نے اوج جامعیت کے تمام مراتب کا دورہ طے کر لیا اور کمال کے درجہ کو پہنچ گیا تو جناب الہی سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو پیغام آیا کہ آج کی رات ہمارے پاس اس ذی شان اور صاحب عزت کو لا جو مخلوق پر تمام خوبیوں کے ساتھ بھیجا گیا تاکہ مقام قاب قوسین او ادنیٰ کی وجہ سے تمام اہل کونین پر اس کو بزرگی اور فوقیت حاصل ہو۔ خداوند تعالی نے بیت المقدس میں تمام انبیاء کرام کو آپ کیلئے جمع فرمایا' جنہیں آپ نے نماز پڑھائی اور آپ سب کے امام بنائے گئے۔

آنحضرت ﷺ کے فضائل و کمالات حد شمار سے باہر ہیں عقل انسانی کی کیا مجال ہے کہ ان تک رسائی حاصل کر سکے۔ زبان میں کیا طاقت ہے کہ آپ کی تعریف و توصیف بیان کر سکے اور قلم میں اتنی قدرت کہاں سے ہے کہ کچھ رقم کر سکے۔ مختصر اتنا جان لیجئے کہ حضور تمام انبیاء کے قافلہ سالار سب رسولوں کے سردار سب میں افضل اور سب کے خاتم ہیں۔

آپ کا وجود گرامی آفتاب ہدایت و ماہتاب اس مادی عالم کی تمام ظلمتوں کو دور کرتے ہیں اسی طرح حضور سرور کائنات ﷺ کی ذات اقدس روحانی دنیا کیلئے آفتاب کا حکم رکھتی ہے اس آفتاب کی روشنی میں جس قدر شدت کے ساتھ انسانی قلوب و ارواح پر پڑے گی اس قدر کثرت کے ساتھ دنیا میں مادی 'اخلاقی' اور روحانی کے مدارج طے ہوں گے جبھی تو خدائے بزرگ و برتر نے اپنے حبیب کو "سراجا منیرا" فرمایا ہے۔ آپ کی تعلیم و سیرت ہی انسانی زندگی کی صراط مستقیم ہے حضور کی تعلیم اور سیرت ہی مسلمانوں کا مرکز حیات ہے جس سے وابستہ ہو کر عظمت و اقبال کی انتہائی بلندیوں پر پہنچ سکتے ہیں۔ آپ کی حیات اقدس اور سیرت طیبہ کی پیروی سے مردہ پیکر میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اخلاق و روحانیت اور تمدن و معاشرت کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں اور انسانیت کیلئے غیر متناہی رفعتوں کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ الغرض آپ کے مرتبہ کی حدیں بیان کی گئی ہے۔

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دعا ہے کہ اللہ تعالی ہم سب کو آپ کی ذات والا صفات کامل "دوجہ کی محبت و اتباع نصیب فرمائے (آمین ثم آمین) ﷺ اصحابہ اجمعین۔

کے نتیجے میں اسلام کو غلبہ و اقتدار ملا اور یہ غلبہ و اقتدار بارہ سو سال تک اسلام کو حاصل رہا مگر یہ لکھتے ہوئے دل خون کے آنسو روتا ہے کہ باطل کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے ہم نے سیرت کے اس انقلابی پیغام کو پس پشت ڈال دیا تو امت پر زوال و انحطاط طاری ہونے لگا ہر طرف دہشت و بربریت کی حکمرانی ہے۔ مادیت غلبہ پا رہی ہے۔ فحاشی و عریانی عام ہو رہی ہے۔ دختر حوا برہنہ محو رقص ہے، ماحول اور حالات نے انسانی کو اپنی خواہشات کا غلام بنا دیا ہے، حکومتیں اس جلتی پر تیل کا کام کر رہی ہیں، اسلام کے نام پر اس حاصل کیے جانے والے وطن عزیز پاکستان میں اسلام کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں، ایک طرف اسلام نافذ کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں تو دوسری طرف کچھ اور نافذ کرنے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے رفتہ رفتہ قوم اور نوجوانوں کو دین سے دور کیا جا رہا ہے، تبلیغ کی بہت سی کوششیں بھی اس کا مداوا کرنے سے قاصر ہیں بلکہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

پیغام میلاد، روحانی انقلاب

حضور کی مقدس اور انقلابی سیرت تمام طبقات انسانی کیلئے اسوہ حسنہ ہے۔ قرآن پاک میں حضور کی سیرت پاک کی ہمہ گیریت اور آفاقیت کے متعلق ارشاد ہے۔

لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنه

مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کی رہنمائی حضور سے ملے گی خواہ کوئی شخص ذاتی اصلاح کرنا چاہے یا اجتماعی۔ ربیع الاول کے مہینہ میں حضور ﷺ کی ولادت ہوئی۔ لہٰذا یہ ماہ جہاں نفرتوں کے خلاف محبتوں کا پیغام ہے، بدی کے خلاف نیکی کے فروغ اور اندھیرے کے خلاف اجالے کا پیغام، وہاں باطل طاغوتی اور استحصالی نظام کے خلاف علم جہاد بلند کر کے روحانی انقلاب برپا کرنے کا بھی نام ہے۔ من جملہ میلاد النبی کا پیغام یہ ہے کہ میری ولادت کی خوشی منانے والو! دیکھ میرا دین مغلوب ہو رہا ہے۔ میری امت پریشان ہو رہی ہے۔ مایوس و ناامید ہے۔ اس پر زوال اور انحطاط کی اندھیری رات چھا چکی ہے۔ پوری دنیا میں امت سب سے زیادہ مظلوم ہے۔ کشمیر، بوسنیا، فلسطین میں میرا کلمہ پڑھنے والوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ عالمی سطح پر میرے دین کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں۔ تم میری محبت کا دم بھی بھرتے ہو مگر میری امت کی بہتری اور میرے دین کے غلبے کی خاطر کوشش بھی نہیں کرتے۔ دین حق کے غلبے کی خاطر اپنے تن من دھن کی بازی کیوں نہیں لگاتے۔ گنبد خضراء سے یہ آواز آ رہی ہے۔ اٹھو میری امت کو زوال و انحطاط کی اندھیری رات سے نکالنے کیلئے اپنے لہو کے چراغ جلاؤ میرے دین کی سربلندی اور عالم گیر غلبے کی خاطر اپنا تن من دھن الغرض سب کچھ قربان کر دو۔

اس وقت امت مسلمہ جن حالات سے گزر رہی ہے۔ حالات کا تقاضہ ہے مردان حق اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنے تن من دھن کی بازی لگا کر میدان عمل میں کود پڑیں تاکہ غلبہ دین حق شرمندہ تعبیر ہو جائے اور وقت پکار پکار کر نوجوان ملت سے کہہ رہا ہے کہ

کشتی حق کا زمانے میں سہارا تو ہے
عصر تو رات ہے دھندلا سا ستارہ تو ہے

عصر حاضر کے دانشور صاحبزادہ خورشید گیلانی اپنی کتاب "فکر اسلامی" میں لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت اور بعثت باکرامت سے پہلے ہی معمورہ ہستی جہاں خراب کا منظر پیش کر رہا تھا۔ یونان اپنی عظیم الشان تہذیب کے کھنڈر پر یکہ و تنہا

مصطفی جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس روز افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان لبوں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
شکر ہے خدائے محمدی ہم کو بنایا ہے امتی
امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
مصطفی جان رحمت پہ لاکھوں سلام
جن کی گردن پہ خنجر چلایا گیا
جن کے بچوں کو پیاسے رلایا گیا
اس حسین ابن حیدرؓ پہ لاکھوں سلام
جس نے کربلا میں حق ادا کردیا
نانا کا وعدہ وفا کردیا
گھر کا گھر ہی سپرد خدا کردیا
اس حسین ابن حیدرؓ پہ لاکھوں سلام
مجھ سے کہیں خدمت قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفی جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
سلام و درود سلام سلام اے محمد رسول
یہ عاجزانہ سلام ہو قبول۔

بقیہ:۔ جشن میلاد

حضرت محمد ہیں۔ (بخاری ج-2 ص 522) سے معلوم ہوا ہے کہ آقا اللہ تعالی کی بڑی نعمت ہیں اور اس عظیم نعمت کی بے قدری کرنے والے کفار قریش ہیں۔ اب بھی جو بدنصیب اس عظیم نعمت کی بے قدری و ناشکری کرے گا وہ بھی ان ہی کفار میں شمار ہوگا۔ اللہ تعالی نے قرآن پاک میں فرمایا واما بنعمت ربك فحدث "اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔" (پ-30 سورۃ الضحیٰ آیت 11) مزید فرمایا وذکروا نعمت الله علیکم "اور یاد کرو اللہ تعالی کی نعمت کو جو تم پر ہے۔" (پ 2-س آل عمران) جب آقا اللہ تعالی کی اتنی بڑی نعمت ہیں تو پھر اس عظیم نعمت کے ملنے پر خوشیاں نہ منانا نعمت کی بے قدری ہی نہیں ظلم بھی ہے۔ بلکہ اس عظیم نعمت پر اتنی خوشیاں مناؤ کہ زندگی بھر کی تمام خوشیاں اس عظیم خوشی کے آگے ماند پڑ جائیں۔ یعنی یہ خوشی اس طریقے سے منائیں کہ ایک عظیم جشن کا سماں ہوں۔ غیر مذاہب کو معلوم ہو کہ اس دن مسلمانوں کے عظیم نبی دنیا میں جلوہ گر ہوئے۔ میلاد النبی کو جشن کی صورت میں منانا ہر مسلمان کی زندگی کا حصہ ہونا چاہئے۔

اپنے گھروں میں' محلہ میں' بازاروں میں' مارکیٹوں میں چراغاں کیا جائے۔ عمدہ لباس زیب تن کیا جائے۔ درود و سلام پڑھا جائے۔ ایک دوسری کو مبارکبادیں دی جائیں۔ دعوتوں کا انتظام کیا جائے۔ دودھ 'شربت اور پانی کی سبیلیں لگائی جائیں۔ دیگیں پکا کر دوستوں' رشتہ داروں اور غریبوں مسکینوں میں تقسیم کی جائیں۔ ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں اور جشن ہی جشن ہو۔

اگر یہ تمام خوشیاں اسلام کے دائرے میں رہ کر مہذب طریقے سے منائی جائیں تو پھر تو یہ بالکل جائز و باعث برکت و رحمت ہیں۔ اگر اس میں فضولیات 'شور شرابہ' میوزک' باجے ناچ گانے اور دیگر خرافات آقا کی آمد کی خوشی میں شامل کر دی جائیں تو یہ کتنے ظلم کی بات ہو گی۔ اور ایسا کرنا نہ صرف ناجائز بلکہ حرام ہے۔ اگر ہم اسی طرح ان فضولیات میں غرق ہو کر میلاد کی خوشیاں مناتے رہے تو پھر غیر مسلم کیا سوچیں گے؟ اور کیا کہیں گے؟ کیا

آمنہ کے گلشن کا انمول پھول کھلا خدا نے آپ کو قمیص خوشنودی پہنائی اور چادر ہیبت اوڑھا کر تاج ہدایت سر پر رکھا اور جسم اقدس کو جامعہ رفعت سے مزین کیا اور محبت کے کمربند سے کمر باندھی اور خوف کی نعلین آپ کے پیروں میں پہنائی اور عصائے منزلت آپ کے دست مبارک میں دیا اور فرمایا کہ اے محمد جاؤ اور مخلوق خدا کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھاؤ۔

بقیہ:۔ محسن انسانیت

لٹا دیتے لیکن ان سب کے باوجود رحمۃ للعالمین ﷺ نے کبھی ان ظالموں کے لئے بددعا نہیں کی بلکہ ہدایت کیلئے ہی دعا کی۔ ان حالات میں بھی محسن انسانیت ﷺ اپنے مشن کو زندہ و جاری رکھتے ہیں۔ مکہ کے لوگوں نے جب ظلم و تشدد کی انتہا کر دی تو آپ ﷺ خدا تعالی کے حکم سے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر جاتے ہیں۔ مدینہ میں انصار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ہجرت کر کے آنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ اخوت و محبت کا وہ بے مثال مظاہرہ کیا کہ تاریخ انسانی اس کی نظیر و مثال پیش کرنے سے عاجز ہے اور پھر چشم فلک نے وہ منظر بھی دیکھا کہ جب رحمۃ للعالمین ﷺ اپنے دس ہزار جانثار صحابہ کرامؓ کے لشکر کے ہمراہ اسی مکہ میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوتے ہیں جہاں سے آپ ﷺ اور صحابہ کرام کو دس سال قبل ظلم و تشدد کر کے نکالا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کی قیمت سو سرخ اونٹ مقرر کی گئی تھی لیکن یہ کیسا فاتح ہے اور کیسا انقلاب ہے نہ تو قتل عام کیا جا رہا ہے اور نہ ہی فتح کا جشن منایا جا رہا ہے۔ آج انتقام، فتح کا نشہ اور تکبر و غرور نام کی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ رحمۃ للعالمین ﷺ اللہ تعالی کی حمد و ثنا کرتے ہوئے عاجزی و انکساری کے ساتھ سواری پر اس قدر جھکے ہوئے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور سواری کی پشت کے ساتھ ملا ہوا نظر آتا ہے۔ مکہ سے نکالنے والے خوفزدہ ہیں کہ حضور ﷺ ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں اور انتقام کا کون سا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کے راستہ میں کانٹے بچھائے تھے، وہ بھی تھے جو آپ ﷺ کے خون کے پیاسے تھے، وہ بھی تھے جنہوں نے پتھر مار مار کر آپ ﷺ کے جسم اطہر کو لہولہان کیا تھا، وہ بھی تھے کہ جنہوں نے آپ ﷺ کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ایمان لانے کی پاداش میں ظلم و تشدد کے پہاڑ توڑتے ہوئے تپتی ریت پر لٹا کر ان کے سینوں پر وزنی پتھر رکھے تھے۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دہکتے ہوئے کوئلوں پر لٹایا گیا اور ان کے جسموں کو گرم سلاخوں کے ساتھ داغا گیا۔ ان میں وہ بھی تھے جنہوں نے رحمۃ للعالمین ﷺ کو گھاٹی اور پتے چبانے پر مجبور کر دیا تھا۔ آج یہ سب بارگاہ رسالت ﷺ میں مجرم کی حیثیت سے کھڑے ہیں۔ رحمۃ للعالمین ﷺ نے ان سب پر نگاہ ڈالتے ہوئے پوچھا کہ جانتے ہو آج میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟ بے بسی اور ندامت کے عالم میں ہر طرف سے ایک ہی "رحم طلب صدا" گونجی کہ آپ ﷺ عالی ظرف اور شریف بھائی کے بیٹے ہیں۔ رحمۃ للعالمین ﷺ نے سب کے لئے معافی کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج تم پر کوئی گرفت نہیں ہے جاؤ تم سب آزاد ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عام اعلان فرما دیا کہ جو شخص بیت اللہ میں داخل ہو گا اس کو بھی امان ہے اور جو شخص حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر داخل

جاتے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے چچا عباسؓ کا سودی بیوپار توڑتا ہوں۔ لوگو! قتل عمد پر قصاص ہے۔ لوگو! نہ میرے بعد کوئی پیغمبر ہے اور نہ کوئی نئی امت پیدا ہونے والی ہے۔ اچھی طرح سن لو، اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور پنجگانہ نماز ادا کرو۔ سال بھر میں ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھو اور اپنے مال کی زکوٰۃ نہایت فراخ حوصلگی کے ساتھ دیا کرو۔ خانہ خدا کا حج بجا لاؤ۔ جس کی جزا ہے کہ تم اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو گے۔ رحمۃ للعالمینؐ نے اپنے جانثار صحابہ کرامؓ سے دریافت فرمایا کہ لوگو! قیامت کے روز تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ صحابہ کرامؓ نے بیک آواز عرض کیا کہ اللہ کے رسولؐ ہم گواہی دیتے ہیں آپؐ نے خدا تعالی کا پیغام صرف پہنچایا ہی نہیں بلکہ پہنچانے کا حق ادا کر دیا ہے۔

اس وقت حضور اقدسؐ نے اپنی انگشت شہادت کو اٹھایا۔ آپؐ آسمان کی طرف اپنی انگشت مبارک کو اٹھاتے تھے اور پھر لوگوں کی طرف جھکاتے تھے اور فرماتے تھے کہ یا اللہ! سن لے تیرے بندے کیا کہہ رہے ہیں۔ یا اللہ! شاہد رہو کہ یہ سب کیا صاف اقرار کر رہے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ حاضرین میری باتوں کو غیر حاضرین تک پہنچاویں۔ رحمۃ للعالمینؐ سب سے زیادہ شجاع و بہادر اور سب سے زیادہ سخی تھے۔ بردباری، قوت برداشت، قدرت پا کر معاف کر دینا، مشکلات و مصائب میں صبر کرنا، ایسے اوصاف ہیں کہ جن کے ذریعہ اللہ تعالی نے آپؐ کی تربیت فرمائی تھی۔ آپؐ سب سے زیادہ حیادار تھے۔ آپؐ کی نگاہ کسی کے چہرے پر نہ ٹھہرتی تھی۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ پردہ نشین کنواری عورت سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ آپؐ سب سے زیادہ عادل، پاک دامن، معاملات میں کھرے اور قول و فعل میں سچے تھے۔

آپؐ اپنے ذاتی معاملات میں کسی سے انتقام نہ لیتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ نے کفار کی ایک قوم کے بارے میں بددعا کرنے کے لئے کہا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں رحمت بن کر آیا ہوں، عذاب بن کر نہیں آیا۔ آپؐ کے دندان مبارک شہید کئے گئے مگر اس وقت بھی آپؐ نے ان کے لئے ہدایت و مغفرت کی دعا فرمائی۔ ایک مرتبہ کسی نے آپؐ سے سوال کیا کہ کیا آپ کافروں کے لئے بھی رحمۃ للعالمینؐ ہیں؟ فرمایا یہ خوان رحمت تمام عالم کے لئے یکساں کھلا ہے۔ جب کبھی آپؐ سے کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو فوراً عطا فرما دیتے تھے۔ جب آپ کو دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپؐ نے ہمیشہ اس میں آسان کام کو اختیار فرمایا تاکہ امت کے لئے سہولت ہو۔ آپؐ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا البتہ اگر مرغوب ہوتا تو تناول فرما لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔ شہد اور تمام شیریں چیزوں کو طبعاً پسند فرماتے تھے۔ حضورؐ اپنے کپڑے مرمت کر لیتے (پیوند لگا لیتے) تھے۔ اپنے گھر والوں کے کاموں میں مدد کرتے اور مریضوں کی عیادت کرتے تھے۔ جب کوئی شخص آپ کو دعوت دیتا خواہ امیر ہوتا یا مفلس اس کے یہاں تشریف لے جاتے تھے۔ کسی مفلس کو اس کے فقر کی وجہ سے حقیر نہ جانتے تھے اور کسی بڑے سے بڑے بادشاہ سے اس کی مالداری کی وجہ سے مرعوب نہ ہوتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ دنیا سے تشریف لے گئے لیکن آپؐ اور آپ کے گھر والوں نے جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہ کھائی۔ آپؐ کے گھر والوں پر دو دو مہینے مکمل اس طرح گزر جاتے کہ چولہے میں آگ جلانے کی نوبت نہیں آتی۔

سب آپ کی ذات اقدس میں پائے جاتے تھے۔ جس چیز کو قرآن پسند کرتا آپ بھی اس کو پسند فرماتے اور جس کو قرآن پسند نہ کرتا اس کو آپ بھی پسند نہ فرماتے تھے۔

اللہ تعالی نے قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے حضور کی ذات کو نمونہ اور مثال قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی کی ذات اقدس کے بارے میں فرماتے ہیں "درحقیقت تمہارے لئے حضور اقدس کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔" اللہ تعالی ہم سب کو حضور اقدس کی سیرت و صورت کو اپنانے اور رحمۃ للعالمین کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ:۔ اسم گرامی

تھے۔

حضور ﷺ حسن ظاہری کا بھی مرقع تھے اور حسن باطنی میں بھی یکتائے روزگار۔ آپ ﷺ اکثر دعا فرمایا کرتے تھے۔

اے اللہ میری سیرت بھی ایسی ہی حسین کر دے جیسی تو نے میری صورت حسین بنائی ہے۔ (مسند احمد ۶:۱۵۵)

آپ ﷺ کو دیکھنے والے خوش نصیب افراد اکثر آپ ﷺ کے حسن بے مثال کو یاد کر کے بے چین ہو جایا کرتے تھے ایک صحابی حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور ﷺ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ دیکھا کہ حضور ﷺ سرخ دھاری دار لباس پہنے بستر پر استراحت فرما رہے ہیں ...... اور ادھر آسمان پر چودھویں کا چاند چمک رہا ہے۔ میں کبھی چاند کو اور کبھی حضور ﷺ کے رخ زیبا کو دیکھتا' خدا کی قسم آپ چاند سے زیادہ حسین نظر آ رہے تھے۔

تحقیق اللہ تعالی خود جمیل ہے' جمال کو پسند فرماتا ہے۔ (مسند احمد ۴:۱۳۳)

اس لئے حضور ﷺ کو حسن و جمال اور خوبیوں اور اچھی خصلتوں کی جو وافر دولت عطا ہوئی وہ دنیا کے کسی فرد بشر کے حصے میں نہیں آئی۔

امام شرف الدین بوصیریؒ فرماتے ہیں

"اللہ تعالی نے آپ ﷺ کے ظاہری اور باطنی حسن کو درجہ کمال تک پہنچایا اور پھر اپنی محبت کے لئے آپ ﷺ کو منتخب کر لیا۔ حضور ﷺ اپنے کمالات میں کوئی شریک نہیں رکھتے' پس آپ ﷺ کا جوہر حسن غیر منقسم ہے"

امام موصوف مزید فرماتے ہیں۔

"آپ ﷺ انبیاء علیہم السلام سے خلقت اور اخلاق دونوں میں بڑھ گئے ہیں۔ آپ ﷺ کے جود و کرم کی کوئی حد ہے نہ علم و فضل کا کوئی ٹھکانہ ہے"

الغرض جو حسن و جمال حضرت یوسف علیہ السلام میں چمکا اور اس نے انہیں دنیا کا حسین ترین شخص بنا دیا اور جو جمال حضرت موسیٰ کے ید بیضا میں منعکس ہوا اور اس سے ان کا ہاتھ چمکتا نور ہو گیا اور اسی طرح جو حسن دیگر انبیاء میں تجلی پذیر ہوا تھا وہ سارا کا سارا آپ ﷺ کی ذات اقدس میں سمٹ آیا گیا اور کیفیت یہ ہو گئی کہ

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اسم محمد ﷺ کو تو سید خداوندی نے ...... کیا

حضور ﷺ کا نہ کوئی ظاہری حسن تھا شریک رہتا ہے اور نہ کوئی باطنی حسن ...... جمال ......

ولادت مصطفیٰ

نعت رسول مقبولؐ

ہے کہ یہ امامیوں نے کیوں بنی اسرائیل کو دو ہزار سالہ عظمت سے محروم کیا اور اعمال حسنہ کے افتخار سے کس طرح ہمیں برکات الٰہی کا مرکز محور بنایا اس بار ہویں تاریخ کا آفتاب ہمیں خبر دیتا ہے۔ کہ کس طرح خدا کی زمین نافرمانیوں کی ظلمت کی تاریک ہو گئی تھی اور کس طرح آفتاب رحمت نے جلوہ گر ہو کر دنیا کی دائمی تنگیاں دور کر دیں۔

بدنداں ہیں حوران جنت میں حیرت و استعجاب چھایا ہوا ہے کہ

جہاں تاریک تھا ظلمت کدہ سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

(حفیظ جالندھری)

اس کے بعد دنیا نے دیکھا کہ اس انقلاب عظیم کے صدقہ میں عہد فاروقی کے عہد زریں ہی میں بڑی بڑی

استوار ہوئی ہیں اور انسانیت جیسے غیر فانی رشتوں کا ورد وہ مکمل جاتا ہے۔ الغرض آپ کے مرتبہ کی صدیوں بیان کی گئی ہے۔

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کی ذات والا صفات کامل "ودجہ کی بہت اور اتباع نصیب فرمائے (آمین ثم آمین) ﷺ و اصحابہ اجمعین۔

ولادت مصطفیٰؐ

آج خاتم الانبیاء کی ولادت کا دن ہے۔ آج کے دن ہم اپنے تاجدار، آقا و مولیٰ عرب و عجم، امام الانبیاء، خاتم النبیین، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

اللہ یہ کس کی عظمت و جلال کا ذکر ہے کہ زبان عاجز ہے۔ خیالات بادلوں کی طرح اڑے چلے آتے ہیں، دل میں جذبات موجزن ہیں، آنکھیں عقیدت کے پھولوں کو آپؐ کے قدموں میں نچھاور کرنے کیلئے جھکی جا رہی ہیں، آنسو گوہر تابدار بن کر آپ کی ہستی پر تصدق ہونے کیلئے پلکوں کی سوئیوں پر چل رہے ہیں کہاں یہ مشت خاک اور کہاں وہ صاحب لولاک شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ایسا تجھے خالق نے طرحدار بنایا
یوسف کو تیرا طالب دیدار بنایا
کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر
کونین کا سرکار کو سردار بنایا

ہمارا عقیدہ ہے کہ ساری کائنات نبیؐ کے صدقے پیدا ہوئی ہے۔ اس کائنات کا خلاصہ انسان اور انسان کا خلاصہ انبیاء و رسل اور انبیاء و رسل کے

آج ساکن مل گیا۔

آج کا دن برکتوں اور رحمتوں کا دن ہے کہ جب آسمان لازوال پر نبی اکرمؐ چودھویں کا چاند بن کر چمکے تو باطل کے اندھیرے چھٹ گئے۔ آج کے دن نبیؐ کے آنے سے نماز کو سرور مل گیا، سجدے کو تقدس مل گیا، جبیں کو سجدہ مل گیا، بے قراروں کو قرار مل گیا، عاشقوں کو محبوب مل گیا، بے صبروں کو صبر مل گیا، اندھیروں کو اجالا مل گیا، عاصیوں کو اکرام مل گیا، متقیوں کو انعام مل گیا بلکہ اگر یوں کہیں تو مناسب ہو گا کہ نبیوں کو امام مل گیا امت کو شریعت مل گئی انسانوں کو رحمت کا سایہ مل گیا۔ شہیدوں کو شہادت مل گئی۔ عابدوں کو عبادت مل گئی، غلاموں کو حکومت مل گئی اگر مختصر کہیں تو

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
شوکت سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب

آج کے دور میں سائنسی ایجادات انسان کی عقل و دانش کو خیرہ کر رہی ہیں۔ چاند پر انسان کے کمال نے اسے پہنچا دیا ہے لیکن ذرا معراج مبارک کے واقعہ پر غور کیجئے تو یہ انکشاف ہو گا کہ جب ابھی ہوائی جہاز اور چاند گاڑی کسی کے وہم و خیال میں بھی نہ تھی کہ آپؐ عرش پر جا پہنچے۔ آنحضورؐ پہلے نبی ہیں جس نے اپنے خالق کا سامنا کیا۔ حضرت موسیٰؑ نے دیدار طلب کیا اور جلوہ کی تاب نہ لا کر بے ہوش ہو گئے یہ سعادت تو نبی کریمؐ کو ملی کہ محب و محبوب آمنے سامنے آ کھڑے ہوئے۔ حجاب بھی اٹھ گئے۔ عشق و دوستی کا ایسا عجیب نظارہ کسی نے دیکھا ہو گا۔ چاند پر پہنچنا کوئی کمال نہیں ہے۔ کمال یہ ہے کہ سورج کو انگلی کے ایک اشارے سے دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ سورج کو الٹا پھرا دیا جائے۔ صداقت و حکمت یہ نہیں کہ سرجری کے ذریعے جس سے فالتو مادے نکال دیئے جائیں۔ حکمت و دانش یہ ہے کہ لعاب دہن لگا کر آشوب چشم کا علاج کر دیا جائے۔

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

آنحضورؐ کے ... گنواتے ہوئے اگر صبح سے شام کر دی جائے اور شام سے صبح کر دی جائے تمام سمندروں کے پانی کو روشنائی اور تمام درختوں کی شاخوں کو قلم بنا دیا جائے پھر بھی آنحضورؐ کی مدح کا حق ادا نہیں ہو سکتا اس لئے مختصر کرتے ہوئے رخصت چاہوں گی۔

تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا
ہو گئیں زندگیاں ختم اور قلم ٹوٹ گئے

عابدہ ارشد علی بٹ

سرتاج ہمارے حضورؐ پرنور ہیں حق تعالیٰ کا حسن گنجینہ مخفی تھا۔ اس نے چاہا کہ میں جانا جاؤں اس نے کائنات پیدا کی پھر اس کائنات کو سجانے کیلئے سنوارنے کیلئے بنانے کیلئے انبیاء تشریف لائے۔ دنیا کا دستور ہے کہ جس مرتبے والا کوئی افسر آتا ہے اس کی ہستی اور رتبے کے مطابق شہر کو بنایا اور سنوارا سجایا جاتا ہے اور استقبال پیش کیا جاتا ہے۔ خاتم الانبیاء تشریف لانے والے تھے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار، پیغمبروں کو بھیجا گیا کہ جاؤ جا کر دنیا سے اخلاقی برائیوں کو صاف کرو اور جب آنحضورؐ تشریف لائے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر پیشوائی کیلئے موجود تھے کیونکہ آج کے دن شہنشاہ کون و مکاں تشریف لانے والے تھے۔ آپ سے پہلے آدمؑ آئے، نوحؑ آئے، ابراہیمؑ آئے، یوسفؑ آئے، یونسؑ آئے، موسیٰؑ آئے، عیسیٰؑ آئے سب قافلہ در قافلہ کھڑے تھے کیونکہ قافلہ سالار ابھی نہیں آئے تھے۔ سب نے اپنے اپنے زمانے میں آنحضورؐ کی خبر دی تھی۔ ساری دنیا ایک دفعہ پھر گمراہی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو گمراہی سے نجات دلانے کیلئے آنحضورؐ کا انتخاب کیا۔ پھر مکہ کے افق سے آفتاب عالم تاب ابھرا۔ اس کی روشنی میں نبوت کے ستاروں کی ضیا مدہم پڑ گئی۔ وہ مقصود کائنات، بطن مادر سے نبی تشریف لائے تو ارض و سما میں خوشیوں کی لہر دوڑ گئی۔ بطحا کی وادیوں میں بہار آ گئی۔ جنت کی وادیوں میں بہار آ گئی کیونکہ سرکار سردار الساکنین جنت ہیں۔ حوض کوثر سے شراب طہوری چھلکنے لگی کہ ساقی کوثر آ گئے ہیں۔ آسمان نے کہا مجھے میرا احمد مل گیا، زمین نے کہا کہ مجھے میرا محمد مل گیا، مسجد نے کہا مجھے میرا مینارہ مل گیا۔ بی بی حلیمہؓ نے کہا مجھے راج دلارا مل گیا، بی بی آمنہؓ نے کہا مجھے آنکھوں کا تارہ مل گیا، حضرت عبدالمطلب نے کہا میرے بڑھاپے کا سہارا مل گیا حوروں نے کہا ہمیں ستارہ مل گیا، غار حرا نے کہا مجھے

نعت رسول

میرے رسول کا دنیا میں بول بالا ہے
کہ جس کی رحمتوں سے ہر طرف اجالا ہے
میری دعا ہے کہ پہنچوں تیرے مدینے میں
جہاں پہ پھیلا ہوا ہر طرف اجالا ہے
فرشتے لے کے جہنم میں جا رہے تھے مجھی
حضور نے ہی مجھے چھین کر نکالا ہے

سمیرا اشرف چودھری آزاد کشمیر

نعت رسول مقبولؐ

میرے رسول کیلئے نسبت تجھے بہاروں سے
اور میرا وجود تو تخلیق ریگزاروں سے
میں اور کیا ہوں فقط ایک خاک پا کے سوا
اور تیرا مقام تو آگے ہے ان ستاروں سے
بہار جنت سے کہیں بڑھ کر تیرا شہر حسین
نہیں ہے مجھ کو کوئی غرض ان بہاروں سے
بھنور کی زد میں میری کشتی حیات جو تھی
کیا قریب تیرے نام نے کناروں سے
جو تیرے در کے گدا تیرے در کے شیدائی
دیا مقام انہیں بڑھ کے جہانداروں سے
ندا چشم مقدس سے بہتے اشکوں نے
گناہ سارے کیے دور گنہ گاروں سے

نادیہ شیخ۔ ساہو والہ سیالکوٹ

بقیہ:۔ نواز شریف

شریک ہوئے کیا ہر جگہ پر ان کو جنرل مشرف ہی پکڑ کر لے جاتے تھے؟

مضمون کے شروع میں ایم کیو ایم کیخلاف دونوں ادوار کی مثالیں دی ہیں پہلی سے واضح ہوتا ہے کہ اپریشن اس وقت کی سیاسی حکومت کی مرضی سے نہیں ہوا تھا دوسری میں اپریشن حکومت کی مرضی سے ہوا کارگل اپریشن کے دوران کسی بھی لمحے یہ احساس نہیں ہوا کہ آپریشن حکومت کی مرضی کے بغیر ہو رہا ہے۔

اب طیارہ اغواء کیس میں نواز شریف کی وکالت کرنے والے وکلاء اور لیگی لیڈر جواب دیں کہ اس وقت استغاثہ کے وکلاء کا دعویٰ کتنا سچا تھا کہ نواز شریف قومی راز اگل دیں گے۔ جس کیس سماعت کی سماعت کے دوران میاں صاحب نے کارگل آپریشن سے لاتعلقی ظاہر کی ہے اس کیس میں کارگل کے حوالے سے بات کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

اس بیان کے حوالے سے اخبارات نے بہتر کردار ادا کی ایک آدھ کے علاوہ تقریباً تمام اخبارات نے اس بیان کو حب الوطنی کے جذبہ کے تحت شائع کیا جن چند ایک اخبارات نے اسے مکمل شائع کیا انہوں نے بھی اپنی صحافتی ذمہ داری ادا کی ان کو بھی الزام نہیں دیا جا سکتا اخبارات نے اس سلسلے میں ثابت کر دیا کہ قومی رازوں کے حوالے سے وہ میاں نواز شریف سے زیادہ سیانے ہیں۔

اب مسلم لیگی زعما کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنے محبوب قائد کو مزید قومی راز افشا کرنے سے باز رکھیں۔

بقیہ:۔ انقلاب آفرین

جنگوں میں خود قیادت فرمائی اور سنتالیس جنگوں میں اپنے تربیت یافتہ دستے روانہ کیے۔ مدنی دور میں حضور ﷺ نے مسلمانوں میں جہاد کی وہ روح پھونک دی تھی کہ انہوں نے اس وقت کی سپر پاور سلطنتوں کو حق کے سامنے سرنگوں ہونے پر مجبور کر دیا۔ یوں مختصر عرصہ میں اسلام پوری دنیا پر غالب اور فائق ہو گیا۔ حضور ﷺ کی ساری زندگی مسلسل انقلابی جدوجہد سے عبارت ہے اور آپ ﷺ نے ہر قدم پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ دس سالہ مدنی انقلابی دور

میدان عمل میں نو د پڑیں تاکہ غلبہ دین کی مر حلہ تعبیر ہو جائے اور وقت پکار پکار کر نوجوان ملت سے کہہ رہا ہے کہ

کشتی حق کا زمانے میں سہارا تو ہے
عصر تو رات ہے دھندلا سا ستارہ تو ہے

عصر حاضر کے دانشور صاحبزادہ خورشید گیلانی اپنی کتاب "فکر اسلامی" میں لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت اور بعثت باکرامت سے پہلے ہی معمورہ ہستی جہاں خراب کا منظر پیش کر رہا تھا۔ یونان اپنی عظیم الشان تہذیب کے کھنڈر پر یکہ و تنہا کھڑا آنسو بہا رہا تھا اور اہل یونان اس کھنڈر کے ملبے تلے دبے ہوئے کراہ رہے تھے۔ یونان حکماء نے اپنے فلسفہ کے زور پر یہ مسئلہ پر حل کرنا چاہا اس دور کا یونان فلسفیوں سے بھرا پڑا تھا۔ یہ ارشمیدس، یہ اقلیدس، یہ بطلیموس، یہ سقراط، یہ بقراط، یہ ارسطو، یہ افلاطون جس طرف نگاہ اٹھتی، فلسفیوں کی قطار بندھی نظر آتی مگر بات پھر وہی ہے جو حکیم الامت نے کہی ہے۔

اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا ہوا
آج تک فیصلہ نفع ضرر کر نہ سکا

یونان چمکتی دمکتی اکیڈمیوں نے اندھیرا اور گہرا کر دیا۔ یہ دنیا منور ہوئی تو غار حرا کے گوشے سے طلوع ہونے والے آفتاب نبوت سے ہوئی۔

بقیہ:۔ ولادت مصطفیٰؐ

سلام۔ شاعر کی آنکھوں میں آنسو ہیں اور وہ ان کو اپنے چہرے پر موتیوں کی طرح سجائے خدا کے حضور دعا مانگ رہا ہے کہ اے اللہ پاک حضرت علیؓ کے بیٹے حسینؓ پر لاکھوں سلام ہوں۔

مجھ سے خدمت قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

شاعر جھوم جھوم کر اللہ کے حبیب پر سلام پڑھتا ہے سلام لکھنے والا رضا ہے اور عاشق رسولؐ ہے شاعر کہتا ہے کہیں مجھ جیسے گناہگار کو یہ توفیق مل جائے کہ وہ خدمت قدسی کرے۔ اس اسلام کی خدمت کر سکیں۔ جس کو حضور نبی کریمؐ نے اس دنیا میں روشناس کرایا ان کے مذہب کی خدمت کر سکوں۔ اے محمدؐ تم پر لاکھوں رحمتیں ہوں آپؐ پر لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں اے شمع ہدایت کی مشعل آپؐ پر لاکھوں سلام ہوں۔

سلام اے سبز گنبد کے مکین
یا سید یا رحمت اللعلمین

جس طرح کوئل اپنی خوبصورت آواز میں کوکو کی آواز لگاتی ہے اور پتوں میں چھپ جاتی ہے اس کی آواز کتنی حسین معلوم ہوتی ہے۔ شاعر قدرت کے اس حسین شاہکار کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور کوئل کی طرح اپنے محبوب کو پکارتا ہے اور ان کی سلامتی مانگتا ہے۔ شاعر کہتا ہے اے سبز گنبد کے رہنے والے اے رحمت والے تمہاری رحمت نے پوری دنیا کو ڈھانپ رکھا ہے۔ ہم گناہگار امتی تیری در کے سوالی ہیں تیری رحمت کے امیدوار ہیں تیرے دربار سے کوئی خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹتا۔

سلام درود سلام سلام اے محمد رسولؐ
یہ سلام عاجزانہ ہو قبول

آخر میں شاعر اپنے آپ کو ان کے قدموں میں گر گر پکارتا ہے اور روتا ہوا کہتا ہے اے محمد رسولؐ اے اللہ کے پیارے رسولؐ غلام آپ پر عاجزانہ سلام کہتا ہے اس کو قبول فرمائیں۔ آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے رسولؐ یہ آپ کا غلام عاجزانہ سلام پیش کرتا ہے۔ یہ آپؐ کے غلام آپؐ کے آگے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں اور پیار و محبت سے سلام کہتے ہیں۔ سرکار قبول فرمائیں۔

سلام بحضورؐ

اگر یہ تمام خوشیاں اسلام کے دائرے میں رہ کر مہذب طریقے سے منائی جائیں تو پھر تو یہ بالکل جائز و باعث برکت و رحمت ہیں۔ اگر اس میں فضولیات، شور شرابہ، میوزک، باجے ناچ گانے اور دیگر خرافات آقا کی آمد کی خوشی میں شامل کر دی جائیں تو یہ کتنے ظلم کی بات ہو گی۔ اور ایسا کرنا نہ صرف ناجائز بلکہ حرام ہے۔ اگر ہم اسی طرح ان فضولیات میں غرق ہو کر میلاد کی خوشیاں مناتے رہے تو پھر غیر مسلم کیا سوچیں گے؟ اور کیا کہیں گے؟ کیا ایسا کرنا آقا کی نعت کا مذاق تو نہیں جس کی وجہ سے نیکیاں کمانے کے بجائے ہم گناہ کما رہے ہوں۔ ہم ہر اصل چیز کو ایک ایسا رنگ دے دیتے ہیں کہ اصل چیز کا تصور بھی ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ فضولیات اور خرافات میں مسلمان کیوں تباہ و برباد ہو رہے ہیں؟ ہم نے اپنی زندگی کی ہر خوشی کو ناجائز کیوں بنا دیا ہے؟ شادی میں تیل، مہندی اور بارات کا کوئی تصور نہیں مگر ہم اس پر سختی سے عمل پیرا ہیں جبکہ اسلام میں صرف 2 چیزیں ہیں نکاح اور ولیمہ۔ اس عالم میں اور اس حال میں ہم سب پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور سوچیں کہ جو کام آج ہم کر رہے ہیں کیا اسلام نے ہمیں ایسا کرنے کی اجازت دی ہے۔ علمائے اکرام پر گہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ نوجوان نسل کی رہنمائی کر کے ان کو اسلام کی طرف راغب کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و حدیث کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق دے آمین۔

بقیہ:۔ کبریا

کی تحریک کی ڈور ہلانے والا تھا۔ اس محسن انسانیت نور کو یورپ کا روشن دماغ انسان نہ دیکھ سکا۔ اور نہ ہی سمجھ سکا البتہ دین اسلام نے جو فکر دی اس سے استفادہ حاصل کر کے ترقی یافتہ دور میں داخل تو ہو گئے مگر اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکار رہے اور لا الٰہ کی تحریک کے خلاف محاذ آرائی سے اسلام کے مقابلہ میں خود ساختہ ادیان لا کھڑے کیے۔

حقیقت سے انکار ہی گمراہی ہے کچھ لوگ لاعلمی نہیں بلکہ جان بوجھ کر گمراہی کے گڑھے میں گر رہے ہیں حالانکہ پروردگار عالم نے صاف صاف فرمایا کہ اے میرے حبیب اگر تجھے پیدا نہ کرتا تو کائنات کی کوئی چیز پیدا نہ کرتا۔ خلقت نوری حضرت امیر المومنین علیہ اسلام نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کے نور مقدس کو خدا نے آسمان و زمین، عرش و کرسی، لوح و قلم، بہشت و دوزخ سے پہلے پیدا کیا اور خداوند کریم نے اس نور سے بارہ حجاب پیدا کئے حجاب قدرت، حجاب عظمت، حجاب منت، حجاب رحمت، حجاب سعادت، حجاب کرامت، حجاب منزلت، حجاب ہدایت، حجاب نبوت، حجاب رفعت، حجاب ہیبت، حجاب شفاعت۔

پہلے حجاب میں یہ نور بارہ ہزار سال تسبیح کرتا رہا دوسرے میں گیارہ ہزار سال، تیسرے سال میں دس ہزار سال، چوتھے میں نو ہزار سال، پانچویں میں آٹھ ہزار سال، چھٹے میں سات ہزار سال، ساتویں میں چھ ہزار سال، آٹھویں میں پانچ ہزار سال، نویں میں چار ہزار سال، دسویں میں تین ہزار سال، گیارھویں میں دو ہزار سال، بارھویں میں ایک ہزار سال۔ پھر ایک کے نام مبارک کو لوح میں ظاہر کیا جو چار ہزار سال تک وہاں چمکتا رہا۔ پھر عرش پر آپ کا نور چمکا پھر ساق عرش پر ثبت ہوا اور سات ہزار سال تک اسی طرح ضو دیتا رہا اور خدائی رفعت و جلال میں گردش کرتا رہا یہاں تک کہ خدا نے آدمؑ کو پیدا کیا اور حضورؐ کا نور ان کے صلب میں رکھا پھر وہاں سے حضرت نوحؑ پھر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ سے ہوتا ہوا حضرت عبدالمطلبؑ کی پشت میں داخل ہوا اس طرح پاک صلبوں سے ہوتا ہوا حضرت عبداللہ اور حضرت

میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟ سب بے بسی اور ندامت کے عالم میں ہر طرف سے ایک ہی "رحم طلب صدا" گونجی کہ آپ ﷺ عالی ظرف اور شریف بھائی کے بیٹے ہیں۔ رحمۃ للعالمین ﷺ نے سب کے لئے معافی کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج تم پر کوئی گرفت نہیں ہے جاؤ تم سب آزاد ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عام اعلان فرما دیا کہ جو شخص بیت اللہ میں داخل ہو گا اس کو بھی امان ہے اور جو شخص حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے گھر داخل ہو گیا اس کو بھی امن دیا جائے گا، جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر رکھے گا اس کی بھی جان بخشی اور امان ہے اور جو شخص بغیر ہتھیار کے ہے گا اس کے لئے بھی امن ہے۔ ہر کسی کو امان مل رہی ہے جو بھی آپ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اس نے اپنے آپ کو مامون پایا۔ پھر رحمۃ للعالمین کی بارگاہ میں بڑے بڑے دشمن اسلام اپنے کفر سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو کر اپنے آپ کو نور ایمان سے منور کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جو فتح مکہ کے موقع پر حضور ﷺ کے انتقام کے خوف سے بھاگ رہے تھے وہ بھی آپ ﷺ کی شان رحیمی و کریمی اور معافی کے معاملے کو دیکھ اور سن کر اسلام کی دولت سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ اس موقع پر ابو جہل کا بیٹا عکرمہؓ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سید الشہداء سیدنا حضرت حمزہؓ کو شہید کرنے والے وحشیؓ بھی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپؐ کے ہاتھ پر ایمان لاتے ہوئے صحابیت کے اعلیٰ عہدہ پر فائز ہو کر حضرت عکرمہؓ اور حضرت وحشیؓ کہلائے اور پھر رحمۃ اللعالمین بیت اللہ میں داخل ہو کر تین سو ساٹھ بتوں کو توڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا کلمہ بلند کر کے حق کے آ جانے اور باطل کے مٹ جانے کا اعلان کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ چشم فلک نے پھر یہ منظر بھی دیکھا کہ جب مکہ کی گلیوں میں ایمان لانے کی پاداش میں ظلم و تشدد کا نشانہ بننے والے سیدنا حضرت بلالؓ حضورؐ کے حکم سے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و کبریائی اور حضورؐ کی رسالت کا اعلان کرتے ہیں۔

مورخین اسلام نے رحمۃ للعالمینؐ کی حیات طیبہ کے اس سنہری گوشہ کو بھی عالم آشکار کیا ہے جب آپؐ نے سوا لاکھ کے قریب صحابہ کرامؓ کے مجمع عام میں حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب فرما رہے تھے کہ لوگو! آج انتقامی جذبات کے شعلے ختم ہو رہے ہیں۔ انتقامی خون باطل کر دیا گیا، آپؐ نے ترغیب دیتے ہوئے فرمایا کہ لوگو! ایک دوسرے کے قاتلوں کو معاف کر دو اس کی ابتداء میں اپنے بھتیجے ربیعہ بن حارث کے خون کو معاف کر کے کر رہا ہوں۔

لوگو! اللہ ایک ہے کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ لوگو اللہ سے ڈرو۔ لوگو! سنو تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن، آج کے مہینے اور شہر کی حرمت ہے۔ لوگو! جس چیز کو خدا نے حلال کیا وہ حلال ہے۔ جس چیز کو حرام کیا وہ حرام ہے۔ لوگو! تمہاری عورتوں کا تم پر حق ہے اور ان کے لئے حق ہے کہ وہ تمہاری عزت سے نہ کھیلیں، عورتوں کو خیانت کرنے پر سزا دے سکتے ہو۔ اگر عورتیں (بیویاں) تابعدار ہو جائیں تو انہیں اچھا کھلاؤ، اچھا پہناؤ۔ میں عورتوں کے متعلق تم کو بھلائی کی تاکید کرتا ہوں۔ لوگو! تمہارا رب ایک، تمہارا باپ ایک، تم سب سے اچھا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر اور کسی گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی برتری نہیں فضیلت حاصل نہیں مگر پرہیزگاری کے ساتھ۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگو! جاہلیت کے سود مٹائے جاتے ہیں، زمانہ جاہلیت کے آثار ختم کیے جاتے ہیں۔ لوگو! جاہلیت کے سودی لین دین اور کاروبار آج ختم کیے

شخص آپ کو دعوت دیتا خواہ امیر ہوتا یا مفلس اس کے یہاں تشریف لے جاتے تھے۔ کسی مفلس کو اس کے فقر کی وجہ سے حقیر نہ جانتے تھے اور کسی بڑے سے بڑے بادشاہ سے اس کی مالداری کی وجہ سے مرعوب نہ ہوتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ دنیا سے تشریف لے گئے لیکن آپ اور آپ کے گھر والوں نے جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہ کھائی۔ آپ کے گھر والوں پر دو دو مہینے مکمل اس طرح گزر جاتے کہ چولہے میں آگ جلانے کی نوبت تک نہ آتی۔

آپ سواری پر اپنے پیچھے اپنے غلام کو سوار کر لیتے تھے۔ موٹے کپڑے پہنتے تھے۔ سفید کپڑے آپ کو سب سے زیادہ پسند تھے۔ آپؐ غیظ و غضب سے دور اور سب کے ساتھ جلد راضی ہو جاتے تھے۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ جود و سخا کے پیکر تھے۔ شجاعت و بہادری اور دلیری میں بھی آپ کا مقام سب سے بلند اور معروف ہے۔ نہایت ہی مشکل اور کٹھن مراحل اور مواقع پر جبکہ بڑے بڑے جانبازوں اور بہادروں کے پاؤں اکھڑ گئے آپ اپنی جگہ ثابت قدم اور برقرار رہے۔ حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ زور کا رن پڑتا اور جنگ کے شعلے خوب روشن ہوتے اور بھڑک اٹھتے تو ہم حضورؐ کی آڑ لیا کرتے تھے۔ حضرت انسؓ ابھی دس سال کے کمسن بچے تھے کہ ان کی والدہ حضرت ام سلیمؓ نے ان کو حضورؐ کی خدمت کے لئے ان کے سپرد کر دیا اور حضرت انسؓ شب و روز حضورؐ کی خدمت کرتے، معصوم عمر اور بے شعور بچے ہونے کی وجہ سے کئی کام بننے کے بجائے بگڑ جاتے لیکن حضورؐ کا ان کو ڈانٹنا تو دور کی بات ہے آپؐ کے چہرہ انور پر اس کی وجہ سے ناگواری کے آثار بھی نہیں آئے۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے مسلسل دس سال حضور اقدسؐ کی خدمت اقدس میں گزارے۔ اس طویل مدت میں کبھی ایک بار بھی میں نے یہ نہیں دیکھا کہ آپ نے مجلس کے ساتھیوں اور ہم نشینوں کی طرف اپنے پاؤں پھیلائے ہوں۔ نہ کبھی یہ دیکھا کہ کسی نے آپ سے مصافحہ کیا ہو اور آپ نے پہلے اپنے ہاتھ کھینچ لئے ہوں۔ میں نے کبھی یہ بھی نہیں دیکھا کہ کوئی شخص آپ سے ملنے آپ کے ساتھ کھڑا ہو اور آپ اس کے پاس سے خود ہی ہٹ گئے ہوں۔ آپ برابر کھڑے رہتے جب تک کہ وہ شخص خود ہی نہ ہٹ جاتا اور میں نے جو کام بھی کیا ٹھیک ہو گیا یا خراب، کبھی آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے ایسا اور ایسا کیوں کیا اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ ایسا اور ایسا کیوں نہیں کیا۔ میں نے بارہا عطر سونگھا ہے اور اچھے سے اچھے عطر کو سونگھا ہے مگر آج تک میں نے حضور اقدسؐ (کے جسم اطہر اور پسینہ) کی خوشبو سے بہتر خوشبو نہیں سونگھی اور آج تک میں نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ کسی نے سرگوشی کے لئے آپ کی طرف سر جھکایا ہو اور اس شخص کے سر ہٹانے سے پہلے حضور اقدسؐ نے کبھی اپنا سر اٹھایا ہو۔

حضرت خارجہ بن زیدؓ کا بیان ہے کہ حضورؐ اپنی مجلس میں سب سے زیادہ باوقار ہوتے، اپنے پاؤں وغیرہ نہ پھیلاتے، بہت زیادہ خاموش رہتے۔ بلاضرورت نہ بولتے جو شخص نامناسب بات کہتا اس سے رخ پھیر لیتے۔ آپ کی ہنسی مسکراہٹ تھی اور کلام دوٹوک (واضح) نہ فضول نہ ہی کوتاہ۔ آپ کے صحابہ کرامؓ کی ہنسی بھی آپ کی توقیر اور اقتداء میں مسکراہٹ ہی کی حد تک ہوتی (شمائل ترمذی)۔

محسن انسانیت کا اخلاق سب سے زیادہ کشادہ اور اعلیٰ تھا، بہ خلقی سے سب سے زیادہ دور تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپؐ کے اخلاق کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ بے شک آپؐ اخلاق کے بلند ترین مرتبہ پر فائز ہیں۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آپ کا خلق قرآن مجید تھا یعنی قرآن مجید میں جس قدر محاسن اخلاق کا ذکر ہے

سارا کا سارا آپ ﷺ کی ذات اقدس میں سما کر رہ گیا اور کیفیت یہ ہو گئی کہ

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اسم محمد ﷺ کو توحید خداوندی کی دلیل بنایا گیا

حضور ﷺ کا نہ کوئی ظاہری حسن میں شریک و ہمتا ہے اور نہ کوئی باطنی حسن و جمال میں ہمسر ... انہی گوناگوں خصوصیات اور کمالات کی بناء پر خداوند تعالیٰ کے بعد زمین و آسمان میں سب سے زیادہ تعریف و توصیف حضور ﷺ کے حصے میں آئی ہے۔ اسی لئے حضور ﷺ کا نام "محمد" رکھا گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ کلمہ طیبہ میں حضور ﷺ کی محمدیت کو اللہ رب العزت نے اپنی وحدانیت کی دلیل ٹھہرایا اور ارشاد فرمایا کہ میں واحد دیکھتا ہوں جس کی دلیل یہ ہے کہ میرا محبوب جو حسن و جمال اور سیرت و کردار میں یکتا ہے اور فرمایا جن لوگوں کو میری وحدانیت کی شہادت درکار ہو وہ میرے محبوب ﷺ کو دیکھ لیں۔ حضور ﷺ کی سیرت طیبہ اور محاسن عالیہ کا مطالعہ کر لیں انہیں دنیا میں توحید کی سب سے بڑی دلیل ہاتھ آ جائے گی اگر میرے محبوب ﷺ کی کوئی مثل نہ مل سکے تو میری مثل کہاں سے ملے گی۔

اسی طرح حضور ﷺ کی حیات طیبہ نے خود آپ ﷺ کی اپنی نبوت و رسالت کی دلیل بنائی گئی حضور ﷺ نے قریش مکہ کے ایک ایک خاندان کو "یا آل غالب" کہہ کر کوہ صفا کے دامن میں جمع کیا اور ان کے سامنے اپنی نبوت و رسالت کا اعلان کیا۔ یہ ایسا موقع تھا جب عام طور پر لوگوں نے اپنے نبی سے اس کی نبوت کی سب سے بڑی دلیل طلب کی۔ ایسے ہی موقع پر حضرت موسیٰ نے اپنے عصا کا اور حضرت عیسیٰ نے احیاء موتیٰ کا معجزہ پیش کر کے ثبوت پیش کیا تھا۔ اگر حضور ﷺ بھی اعلان نبوت کے اس موقع پر چاہتے تو چاند کے ٹکڑے کر دیتے ڈوبے سورج کو دوبارہ مغرب سے طلوع کرا دیتے درختوں اور پہاڑوں کو اپنی تصدیق کے لئے بلا لیتے مگر حضور ﷺ نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس موقع پر سب سے منفرد اور سب سے نرالی دلیل پیش کی اور فرمایا میں تمہارے اندر اپنی زندگی کا بیشتر حصہ گزار چکا ہوں۔ (مجھے دیکھو تو یہی میری نبوت کی اور اللہ کی واحدانیت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔)

چونکہ باری تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ان تمام محاسن سے بہرہ یاب فرما کر اپنے حسن کامل کی دلیل اتم بنایا تھا۔ اس لئے آپ کو اس "محمد ﷺ" کے اسم گرامی سے نوازا گیا۔ لفظ "محمد ﷺ" کا مادہ حمد ہے۔ اور محمد ﷺ کا معنی ہے "جس کی بہت زیادہ حمد کی جائے" جس طرح حمد میں شکر کا کمال ہے۔ محمد ﷺ میں حمد کا کمال ہے۔ حمد اللہ تعالیٰ کے کلام میں سب سے پہلا فرد ہے (الحمد للہ رب العالمین) اور محمد ﷺ اس کی مخلوق میں سب سے پہلا فرد۔ گویا حمد اس کے کلام کا نقش اول ہے اور محمد ﷺ اس کے فیضان کا نقش اول۔ حمد باری تعالیٰ کی ربوبیت کا استحقاق ہے اور محمد ﷺ اس کی ربوبیت کا اظہار۔ حمد صفات باری کی دلیل ہے اور محمد ﷺ ذات باری کی دلیل۔ حمد میں بھی تعظیم ہے اور محمد ﷺ میں بھی تعظیم۔ حمد کو بھی تمام نعمتوں پر محیط کیا گیا ہے اور محمد ﷺ کا دامن رحمت بھی سب نعمتوں پر محیط ہے۔ حمد ہر ذرہ کائنات سے عیاں ہے اور محمد ﷺ ہر ذرہ کائنات میں نہاں "حتیٰ کہ حمد مطلوب انس و جان ہے اور محمد ﷺ مقصود انس و جان۔

اس لئے باری تعالیٰ نے اپنے محبوب محمد ﷺ جیسے خوبصورت ترین نام سے موسوم فرمایا ہے۔

روزنامہ اوصاف

چاہتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسینؓ

حضورؐ سے الفت کا تقاضا ہے کہ ہم بھی ان کی محبت اور چاہت سے عقیدت رکھیں

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ۔ (البقرۃ، ۱۲۴)

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کے رب نے کئی باتوں میں آزمایا تو انھوں نے وہ پوری کردیں، (اس پر) اللہ نے فرمایا: میں تمھیں لوگوں کا پیشوا بناؤں گا، انھوں نے عرض کیا (کیا) میری اولاد میں سے بھی؟ ارشاد ہوا (ہاں مگر) میرا وعدہ ظالموں کو نہیں پہنچتا"۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں اپنے اولی العزم اور بزرگ پیغمبر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو مختلف آزمائشوں میں مبتلا کرنے، ان سے کامیابی سے گزرنے اور پھر اس پر انعام کا تذکرہ فرمایا ہے۔

جو لوگ آزمائش سے بھاگ جاتے ہیں وہ پست رہتے ہیں اور جو لوگ آزمائش کو سینے سے لگاتے ہیں وہ عظیم ہو جاتے ہیں۔ آزمائش ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی، آزمائش میں ڈالا بھی اسی کو جاتا ہے جس سے اللہ کو پیار ہوتا ہے۔ وہ اپنے محبوب بندوں کو ہی آزمائش میں ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پیار کیا اور اس پیار کے نتیجے میں انھیں آزمائش میں ڈالا اور وہ ہر آزمائش میں سرخرو رہے۔ سلسلۂ آزمائش جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پہ آ کر ختم ہوا۔

اللہ رب العزت نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آزمایا اور جب وہ ہر بات میں اور ہر آزمائش میں کامیاب ہو گئے تو ان سے انعام کے طور پر فرمایا:

اے ابراہیم! تو معیار پر پورا اترا ہے میری آزمائشوں میں کامیاب ہوا ہے لہٰذا انی جاعلک للناس اماما "بے شک میں تجھے انسانیت کا امام بناؤں گا"۔

انبیاء کے بہت سے سلسلے ہوئے مگر وہ سارے سلسلے اللہ تعالیٰ نے جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع فرما کر ان کو منبع و سرچشمہ بنا دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: باری تعالیٰ میری اولاد کو بھی امامت دے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قال لا ینال عہدی الظالمین۔ "ابراہیم تیری ذریت (اولاد) کو بھی امامت دوں گا مگر امامت ان کو ملے گی جو ظالم نہیں ہوں گے"۔ پس معلوم ہوا کہ ظالم کبھی امام نہیں ہوتا۔ امامت حق سے ملتی ہے۔۔۔ جو امام ہوتا ہے وہ حق پر ہوتا ہے۔۔۔ اور وہی حق ہوتا ہے۔۔۔ جو لوگ سیدھی راہ پر ہوں وہ بھی حق پر ہیں۔۔۔ مگر امام تو خود حق ہوتا ہے۔۔۔ جو اس امام کی راہ پر چلتے ہیں وہ اہل حق کہلاتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔۔۔ جو حضرت فاطمۃ الزہرا کی طہارت میں شک کرے اس کا ایمان سے کوئی تعلق نہیں اور جو علی المرتضیٰ کی

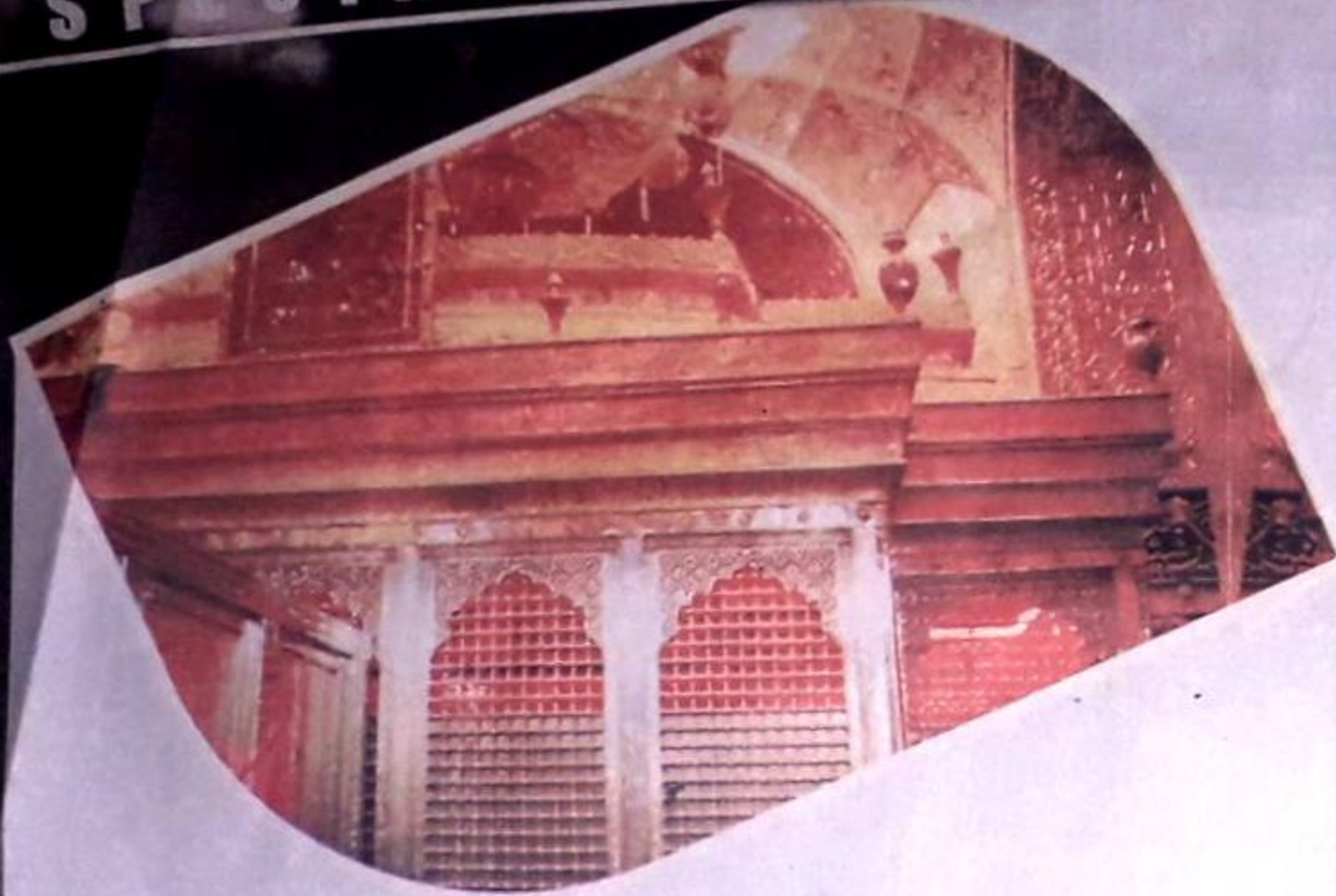
امامت و ولایت میں شک کرے اس کا بھی ایمان سے کوئی واسطہ نہیں۔

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ:

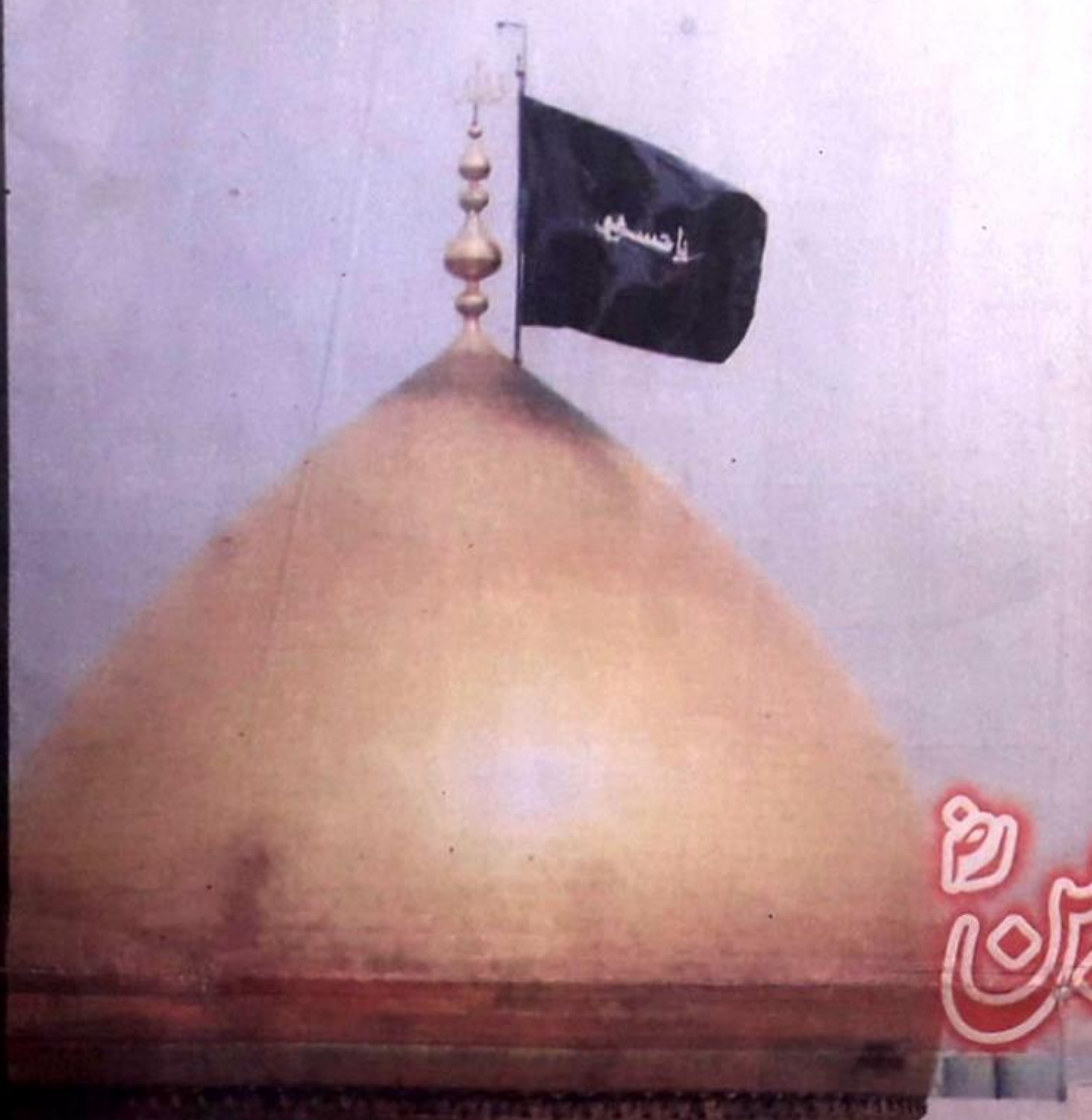
کنا مع رسول اللہ ﷺ فی سفر، فنزلنا بغدیر خم فنودی فینا الصلاۃ جامعۃ وکسح لرسول اللہ تحت شجرتین فصلی الظہر واخذ بید علی، فقال: الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسہم؟ قالوا: بلی قال: الستم تعلمون انی اولی بکل مومن من نفسہ؟ قالوا: بلی قال: فاخذ بید علی، فقال: من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔ (احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۲۸۱)

"براء بن عازب سے روایت ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ سفر پر تھے (راستے میں) ہم نے غدیر خم میں قیام کیا۔ وہاں ندا دی گئی کہ نماز کھڑی ہو گئی ہے اور رسول اکرم ﷺ کے لیے دو درختوں کے نیچے صفائی کی گئی، پس آپ ﷺ نے نماز ظہر ادا کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: "کیا تمھیں معلوم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟" انھوں نے کہا: کیوں نہیں!









چاہت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام حسینؓ

حضورؐ سے الفت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم بھی انؓ کی محبت اور چاہت سے عقیدت رکھیں

کے حوالے سے دو نعمتوں کا ذکر فرمایا

ا۔ نعمت نبوت ۲۔ نعمت امامت

آپ نے دعا کی باری تعالیٰ تو نے دو نعمتوں نبوت اور امامت کا ذکر کیا ہے، امامت کی بات مجھ میں آ گئی کہ میری ذریت میں ہوگی یا باہر نہیں جا سکتی۔ اب نبوت کا بھی کرم کر دے کہ وہ آخری نبی ﷺ جس پر نبوت ختم ہوگی وہ بھی میری ذریت کو عطا فرما دے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی۔

ربنا وابعث فيهم رسولا منهم يتلوا عليهم ايتك ويعلمهم الكتب والحكمة ويزكيهم۔

"اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول ﷺ مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کر دانائے راز بنا دے) اور ان (کے نفوس و قلوب) کو خوب پاک صاف کر دے"۔ (البقرہ: ۱۲۹)

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کو بھی شرف قبولیت عطا فرمایا اور نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آپ ہی کی ذریت میں سے تشریف لائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا جس پتھر پر کھڑے ہو کر مانگی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس پتھر نے اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان کو محفوظ کر لیا۔ وہ پتھر مقام ابراہیم علیہ السلام کے نام سے آج بھی حرم کعبہ میں محفوظ ہے۔

چاہت مصطفیٰ ﷺ کو دوام ہے

اس بات کو چار ہزار سال گزر گئے۔ سب پتھروں پر اگر نشان پڑے بھی تھے تو مٹ گئے۔ مگر چار ہزار سال میں اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کا نشان آج تک نہ مٹ سکا نہ مٹایا جا سکا۔ اس لیے نہیں مٹا کہ اس پتھر پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم نے مصطفیٰ ﷺ کو مانگا تھا، حالانکہ حضور ﷺ خود اس وقت دنیا میں جسمانی طور پر تشریف نہ لائے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیر کے نشان نہ مٹ سکے کیوں کہ یہ نشان اس لیے پڑے تھے جب مصطفیٰ ﷺ کو مانگا جا رہا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مصطفیٰ ﷺ کو چاہا تھا اور اس چاہنے کی یہ علامت

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی قریب تر ہوں؟" انھوں نے کہا کیوں نہیں! راوی کہتا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا "جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! اسے تو دوست رکھ جو اسے (علی کو) دوست رکھے اور اس سے عداوت رکھ جو اس سے عداوت رکھے"۔

اس اعلان غدیر کے بعد آج تک جس کا علی ولی ہے اسی کا نبی ولی ہے۔۔۔ اسی کا ولی مصطفیٰ ﷺ ہیں اور اس کا ولی خدا ہے۔۔۔ اور جو علی کو ولی نہیں جانتا نہ مصطفیٰ ﷺ اس کا ولی ہے اور نہ خدا اس کا ولی ہے۔۔۔ اعلان کر دیا کہ میری بعثت کے بعد نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اب میرے بعد کوئی نبی رسول نہیں آئے گا اور میری امت میں نبوت و رسالت کا دروازہ بند ہے۔ اب میری نبوت و رسالت کا روحانی فیض میرے بعد میری آل کے ذریعے سلسلہ امامت و ولایت سے چلے گا اور ہاتھ پکڑ کر کے اعلان کر دیا کہ مجھ پر نبوت ختم اور علی سے ولایت شروع۔ حضور ﷺ خاتم باب نبوت ہوئے، نبوت کا دروازہ بند کر دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فاتح باب ولایت ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ولایت کا دروازہ کھول دیا اور سیدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ خاتم باب ولایت ہوں گے۔

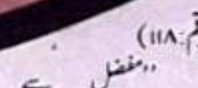
ولایت اور شہادت

قرآن مجید میں نبی کریم ﷺ کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

كما ارسلنا فيكم رسولا منكم يتلوا عليكم ايتنا ويزكيكم ويعلمكم الكتب والحكمة ويعلمكم ما لم تكونوا تعلمون۔ (البقرہ: ۱۵۱)

"اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفساً و قلباً) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرار معرفت و حقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے"۔

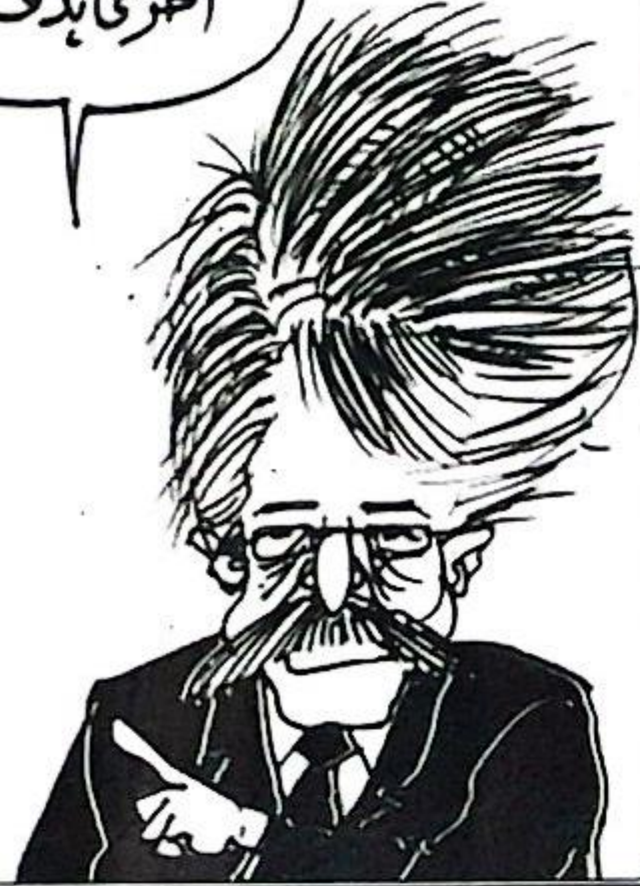
بعثت رسالت کے بیان کے بعد اپنے ذکر کی



> عمران بن سلیمان سے روایت ہے کہ حسنؓ اور حسینؓ اہل جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں جو کہ دورِ جاہلیت میں پہلے کبھی نہیں رکھے گئے تھے

رواں سال میں تمام معاشی اہداف حاصل کرلیے جائیں گے، وزیر خزانہ سلمان شاہ





قسم ہے قلم کی اور جو کچھ لکھتے ہیں اپنے 1 پارہ 29

لاہور، اسلام آباد، ملتان، مظفرآباد، فرینکفرٹ اور لندن سے شائع ہونیوالا پہلا اردو اخبار

روزنامہ اوصاف لاہور

فون 6304452-6370532 فیکس 6304552

ہمارے ذہن پر چھائے نہیں ہیں حرص کے سائے
جو ہم محسوس کرتے ہیں وہی تحریر کرتے ہیں (جالب)

اتوار 20 جنوری 2008ء، 10 محرم الحرام 1429ھ

E-mail: ausafd@wol.net.pk

آیئے یوم عاشور پر اپنا محاسبہ کریں

دس محرم الحرام کو امام حسینؓ شہید کر دیے گئے۔ نواسہ رسولؐ نے میدان کربلا میں اپنا پورا کنبہ کٹوا دیا لیکن جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے کی ایسی روایت قائم کر گئے جو قیامت تک اسوہ حسینیؓ کے نام سے یاد رکھی جائے گی۔

حضرت امام حسینؓ نے اپنے نانا محمد مصطفیٰؐ کی گود میں پرورش پائی۔ گویا آغوش مادر کے علاوہ انہیں اس ہستی کی راہنمائی میسر آئی جن کے لئے یہ کائنات تخلیق کی گئی تھی۔ جوان ہوئے تو انہیں دیکھنے والوں کو حضرت علیؓ یاد آجاتے تھے۔ علی کرم اللہ وجہہ کی بہترین صفات سے مالا مال نوجوانان جنت کے سردار کو لحہ شہادت تک اس بات کا پاس اور لحاظ رہا کہ وہ کتنے عظیم خانوادے کے ایک فرد ہیں چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی نوجوانی اپنے ہمعصر نوجوانوں سے مختلف ان کے شباب کا زمانہ اس زمانے کے جوانوں سے جدا اور ادھیڑ عمری کا عرصہ گہری سنجیدگی اور متانت سے عبارت تھا۔

حضرت امام حسینؓ کی سوانح حیات کے مطالعے سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ ان کے دل میں اقتدار کی کوئی خواہش نہ تھی کیونکہ اگر انہیں اقتدار عزیز ہوتا تو وہ اس کے حصول کے لئے دنیاداری کے وہی مروجہ طریقے اختیار کرتے جو آج تک ہوتے آئے ہیں۔ انہیں مال دنیا سے بھی کوئی غرض نہ تھی کیونکہ یزید کی بیعت کر کے وہ زر کثیر حاصل کر سکتے تھے۔ ان پر تفریق ڈالنے کا لیبل بھی نہیں لگایا جا سکتا جس کی ایک واضح مثال یہ ہے کہ جب وہ مدینہ سے کوفہ کے لئے رخصت ہوئے تو حج کا زمانہ تھا۔ لاکھوں فرزندان توحید مکہ میں جمع ہونے والے تھے۔ کیا اتنے بڑے مجمعے کے سامنے اگر نواسہ رسولؐ مدد کی پکار لے کر کھڑا ہو جاتا تو ایک لشکر جرار تیار نہیں کیا جا سکتا تھا؟ یقیناً ایسا ہی ہوتا لیکن ایسی صورت میں تفرقہ پڑنے کا بھی اندیشہ تھا۔ گروہ بندی کے امکانات بھی تھے چنانچہ نوجوانان جنت کے سردار نے کسی بھی دوسرے مسلمان کو مشکل میں ڈالنے کی بجائے اس بات کو پسند کیا کہ صرف اپنے اہل بیت کو لے کر عازم کوفہ ہوں تاکہ تفریق اور تفرقے کا موہوم سا امکان بھی ختم ہو جائے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ یزید ایک دنیادار آدمی تھا۔ اس کے عہد اقتدار کا محتاط سے محتاط جائزہ لیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو کر سامنے آتی ہے کہ مسلمانوں کی صفوں میں ایسے نیک نام بزرگوں کی کوئی کمی نہ تھی جن کی امانت دیانت صداقت شرافت کی قسم کھائی جا سکتی تھی۔ اگر ایسی ہی کوئی شخصیت اس وقت مسند اقتدار پر متمکن ہوتی تو سانحہ کربلا بھی وقوع پذیر نہ ہوتا اور تاریخ کا سینہ اس زخم سے بھی بچ جاتا جس سے بہنے والے لہو نے روز قیامت تک مسلمانوں کو ایک مستقل روگ سے دوچار کر دیا ہے۔

دنیا میں شقاوت قلبی کی ان گنت مثالیں بکھری پڑی ہیں۔ ہمیں کسی کی دہشت ناکی کا ذکر کرنا ہو تو ہم چنگیز اور ہلاکو کی مثال دیتے ہیں۔ کسی کی گردن میں سریا نظر آجائے تو ہم اسے فرعون سے تشبیہ دیتے ہیں۔

تاریخ میں چیزیں اس طرح سے مذکور نہیں ہوتیں تاریخ وہ سب کچھ اپنے اندر سمیٹ رہی ہوتی ہے جو باہر وقوع پذیر ہو رہا ہوتا ہے۔ پھر اس بنیاد پر ایک رائے قائم ہوتی ہے اور نتائج اخذ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس تناظر میں جب ہم امام حسینؓ اور ان کے گھرانے کی شہادتوں کا جائزہ لیتے ہیں تو ایک نئی طرح کے احساس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ چھ ماہ کے علی اصغرؓ نے یزید یا ابن زیاد کا کیا بگاڑا تھا؟ اگر انہیں کوئی خطرہ تھا تو وہ امام حسینؓ سے تھا لیکن اس معرکہ حق و باطل میں شیر خوار علی اصغرؓ کا خون بھی بہا دیا گیا۔ شائد 72 کمزور اور حالات کے جبر کا شکار لوگوں پر یزیدی حکومت کی رٹ قائم کرنے کے لئے۔ اس کے سوا حضرت علی اصغرؓ کی شہادت کی اور کیا توجیہہ ہو سکتی ہے؟

روایت ہے کہ حضرت علی اکبرؓ کے خدوخال رسولؐ اللہ سے بہت ملتے تھے اور انہیں دیکھ کر سرور کونین یاد آجایا کرتے تھے انہیں جن لوگوں نے شہید کیا وہ بھی اللہ اور رسول کو ماننے والے تھے۔ حضرت علی اکبر کو سامنے دیکھ کر انہیں بھی رسولؐ اللہ کا چہرہ مبارک ضرور یاد آیا ہو گا لیکن انہیں یہ چہرہ دیکھ کر بھی خاندان نبوت پر رحم نہ آیا اور انہوں نے اس خوبصورت نوجوان کو بھی شہید کر دیا۔ امام حسینؓ جب پورے قد سے لشکر زیاد کے سامنے کھڑے ہوئے تھے تو انہیں دیکھنے والوں کو بھی رسولؐ خدا کی جھلک نظر آئی ہو گی لیکن انہوں نے سانحہ بالا نواسہ رسول کو شہید کر کے دم لیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ ایک روایت کے مطابق ان کے سر مبارک کو نیزے پر بلند بھی کیا گیا۔

یہ اس جرم کی سزا تھی کہ نواسہ رسولؐ نے ایک اقتدار پرست کے اقتدار اور اس کی شرعی حیثیت کو چیلنج کیوں کیا تھا؟ سانحہ کربلا میں دو الگ الگ رویے رہتی دنیا تک لوگوں کو دعوت فکر دے رہے تھے۔ ایک رویہ یہ تھا کہ جو ظالم اور ظلم کے خلاف کلمہ حق کہتے ہوئے میدان میں آئے اسے ختم کر دو خواہ وہ نواسہ رسولؐ ہی کیوں نہ ہو۔ دوسرا رویہ یہ تھا کہ ظلم جبر اور ظالم کے خلاف ڈٹ جاؤ اور اس حد تک ڈٹو کہ اگر پورا کنبہ بھی کٹ جائے تو پیچھے نہ ہٹو۔ یاد رہے کہ طاقت کے زور پر اقتدار کے ساتھ چمٹا رہنے والا ہر حکمران ظالم ہوتا ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں کہ لوگ تو حکمران سے نفرت کریں لیکن حکمران پھر بھی پیر تسمہ پا کی طرح ان کی گردنوں پر سوار رہے۔

اول الذکر رویہ آج پہلے سے بھی کہیں زیادہ شدت سے موجود ہے لیکن اسے چیلنج کرنے کے لئے آج کوئی حسینؓ ہمارے درمیان موجود نہیں۔ حسینؓ کی بات کرنے والے لاکھوں کروڑوں ہیں لیکن اسوہ شبیریؓ کو زندہ کرنے والا کوئی نہیں۔ حسینؓ تو یاد ہیں لیکن ان کا کردار بھول گیا۔ کیا میدان کربلا سے آشکار ہوتے دو الگ الگ رویوں کے ساتھ یہ تیسرا رویہ فلسفہ شہادت حسینؓ سے مطابقت رکھتا ہے؟ یہ ہم سب کے سوچنے کی بات ہے۔

محرم کے جلوسوں اور مجلسوں کو تحفظ دیا جائے

یوم عاشور ہر سال پورے عالم اسلام میں عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ گو اس دن کو منانے کا انداز جدا جدا ہے لیکن بنیادی مقصد ایک ہی ہوتا ہے کہ نواسہ رسولؐ اور ان کے گھرانے کو خراج عقیدت پیش کیا جائے اور اس عہد کی تجدید کی جائے کہ باطل کے سامنے گردن جھکانے کے بجائے گردن کٹانے کو ترجیح دی جائے گی۔

گزشتہ چند برسوں سے یہ دن پاکستان میں کئی سانحات کا موجب بن چکا ہے۔ امام بارگاہوں اور تعزیے کے جلوسوں کو مسلمانوں کے خون سے رنگ دیا گیا۔ پتہ نہیں بے گناہ انسانوں کا خون پانی کی طرح بہانے والے یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ محرم الحرام حرمت والا مہینہ ہے اور حرمت والے مہینے میں خون بہانا کتنا عظیم گناہ ہے۔ امن وامان کی ذمہ دار قوتوں کو چاہئے کہ وہ جلوسوں اور مجلسوں کو بھرپور تحفظ دیں اس کے ساتھ ساتھ عوام کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اردگرد نظر رکھیں اور مشکوک افراد سے ہوشیار رہیں۔

اگر ہم اپنے رویوں کو تھوڑا سا تبدیل کر لیں تو دہشت گردوں کے مذموم عزائم کو خاک میں ملایا جا سکتا ہے۔ اپنے اردگرد کے ماحول سے لاتعلقی کم از کم موجودہ حالات میں کسی بھی پاکستانی کو زیب نہیں دیتی۔

دانش کدہ

ایک دوسرے سے تعاون کرنا

مسلمانوں نے اپنے دین کی حفاظت کی غرض سے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو جب وہ نجاشی کے دربار میں داخل ہوئے تو وہاں کے علماء اور پادریوں نے کہا کہ بادشاہ کے سامنے سجدہ کرو۔ جعفر بن ابی طالبؓ جو مسلمانوں کے سردار تھے انہوں نے کہا کہ "ہم وہ قوم ہیں جو اللہ کے سوا کسی کے بھی آگے سجدہ نہیں کرتے"۔ اسلامی تاریخ میں اس قسم کی سینکڑوں مثالیں ہیں جن میں صحابہ نے جرات ووقار اور بہادری کے نمونے پیش کیے ان میں سے حضرت خبیب بن عدی، زید بن دثنہ، ربعی بن عامر، مصعب بن عمیر، سعید بن جبیر اور سعید بن مسیب رضوان اللہ علیہم جیسے اصحاب سر فہرست ہیں ان کی سیرت و کردار اور ان کی پیروی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

مسلمان ہونے کے ناطے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اسلام کے لئے کام کرے ان کے ساتھ مل کر نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور فرد، گھر، معاشرہ اور حکومت سب کو صحیح مسلمان بنائے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا

ہم آپ کا بازو آپ کے بھائیوں کے ذریعہ سے مضبوط کریں گے۔

جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو۔

اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند ہوتا ہے جو ایک دوسرے کی مضبوطی کا سبب بنتا ہے۔

اور فرمایا

اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہوتا ہے بے شک بھیڑیا اس بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہو جاتی ہے۔

اور فرمایا

مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہو۔

اور فرمایا

جماعت میں برکت ہوتی ہے۔

اور فرمایا

جماعت میں رحمت ہوتی ہے اور عذاب کو دور کرنے کا سبب ہے۔

اسلام کے لئے کام ایمان کا حصہ

جب انسان دین کی خاطر جدوجہد کرتا ہے تو خود اس کا عقیدہ اور اخلاق اسلام کے مطابق ہو جاتا ہے اور اس جدوجہد کے نتیجے میں ایسا معاشرہ وجود میں آتا ہے جس کی مجموعی سوچ اور اجتماعی رویہ اسی کے مطابق ہوتا ہے اس طرح وہ مملکت قائم ہوتی ہے جس کے اصول، قوانین اور دستور اسلامی ہوتے ہیں یہ مملکت اسلام کی دعوت لے کر اٹھتی ہے اور پوری دنیا میں حق اور عدل کے ساتھ اس کو پھیلاتی ہے۔ اسلام کے نفاذ کے لئے کام اور اس کے لوازمات اخلاقی و شرعی لحاظ سے واجب ہیں۔ یہ اس وقت تک ساقط نہیں ہوتے جب تک اسلامی حکومت یہ کام کرنا شروع نہیں کر دیتی۔

(جاری ہے)

آسمان رسالت ﷺ کے آفتاب وماہتاب

اسلامی سال کا آغاز محرم الحرام کے مہینے سے ہوتا ہے اور اس ماہ مبارک کی پہلی تاریخ کو دنیائے عدل کے عظیم شہنشاہ خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر فاروقؓ اور دس محرم کو جنتی نوجوانوں کے سردار نواسہ رسولؐ حضرت سیدنا حسینؓ لبادہ شہادت سے ہم آغوش ہوئے تھے۔ سیدنا عمر فاروقؓ ہوں یا سیدنا حسین ابن علیؓ یہ آسمان رسالتؐ کے وہ عظیم آفتاب و ماہتاب ہیں کہ جنکی روشنی نے پورے عالم کو منور کر رکھا تھا۔ سیدنا فاروق اعظمؓ مراد رسولؐ تھے اور سیدنا حسین ابن علیؓ نواسہ رسولؐ۔ سیدنا عمر فاروقؓ کو اگر لسان نبوت سے فاروق اعظم کا لقب ملا تھا تو اسی لسان نبوت سے سیدنا حسین ابن علیؓ کیلئے "سید شباب اہل الجنۃ الحسن والحسین" کے جملے نکلے تھے۔ سیدنا عمر فاروقؓ کو جب مسلمانوں کا دوسرا خلیفہ بنایا گیا تو آپ نے اپنے دور خلافت میں ساڑھے 22 لاکھ مربع میل پر پرچم اسلام کو سربلند کیا۔ مدینہ منورہ سے لیکر کابل تک آپ کی فوجوں نے فتوحات کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ یہی وجہ ہے کہ عمر فاروقؓ کا نام سن کر بڑی بڑی سلطنتوں کے فرمانروا اپنے تخت پر بیٹھ کر کانپ جایا کرتے تھے۔

حضرت فاروق اعظمؓ کے پاس بیت المقدس سے ایک قاصد آیا اور کہنے لگا کہ عیسائی کہتے ہیں کہ ہماری کتاب انجیل میں لکھا ہے کہ آخرالزمان پیغمبرؐ کا دوسرا خلیفہ ہو گا، اگر وہ تمہارے پاس آئے تو بغیر حرب بیت المقدس کی چابیاں اس کے حوالے کر دینا [illegible]

[illegible] جو سیدہ اور ستر ہ پیوند والا لباس زیب تن فرمایا، اور غلام کو ساتھ لیا غلام کا نام اسلم تھا اس سے فرمایا کہ جاؤ سواری لاؤ غلام سواری لایا تو آپ اس پر سوار ہو گئے اور غلام نے سواری کی مہار تھام کر آگے چلنا شروع کر دیا نہ کوئی پروٹوکول نہ کوئی باڈی گارڈ، نہ سائرن بجاتی چیختی چنگھاڑتی گاڑیاں، نہ کوئی سیکرٹری، نہ اردلی، نہ سٹاف آفیسر نہ کوئی خطرہ، نہ خوف اور نہ ملال دنیائے اسلام کا دوسرا خلیفہ بیت المقدس کی فتح کیلئے چلا جا رہا ہے [illegible]

[illegible] نام نہیں کیا تھا ان کی تلواریں صرف اسلام کے دشمنوں کے خلاف بے نیام ہوا کرتی تھیں افسوس کہ آج جرنیل کے دعویدار تو بہت سے ہیں لیکن انہوں نے ایک انچ زمین کو بھی فتح نہیں کیا اور اپنی ہی رعایا کو یہود و نصاریٰ کے اشارے پر غلام بنا رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ انہیں مسلح لشکروں کے کڑے پہرے میں رہنا پڑتا ہے بہرحال چند منزلیں چلنے کے بعد حضرت عمرؓ نے سواری کو روکے [illegible]



مینار نور

نوید مسعود ہاشمی

naveed_hashmi1971@yahoo.com

[illegible] ہیں لہٰذا وہی آقا اور خلیفہ وقت ہے، چنانچہ سیدنا فاروق اعظمؓ جیسے ہی بیت المقدس کے اندر داخل ہوئے تو عیسائی پادریوں نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم نے آپ کو اپنی مقدس کتاب میں لکھی ہوئی نشانیوں سے پہچانا اور بیت المقدس کی چابیاں آپ کی خدمت میں پیش کر دیں سیدنا فاروق اعظمؓ کو یہ فضیلت بھی حاصل تھی آپ جو کچھ زمین پر کہتے تھے پروردگار اسے آسمان سے قرآن بنا کر محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرما دیتے تھے۔ سیدنا فاروق اعظمؓ انسانوں کو انسانوں کا غلام بنانے کے بدترین دشمن تھے، چنانچہ گورنر مصر [illegible]

[illegible]

صعوبتوں کے سفر میں ہے قافلہ حسینؓ

کیسی قیامت ہے اور یہ کیسی اندھیر نگری ہے اب ظلم سے بھی کوئی بڑا نام دینا چاہیے اور اس ظلم میں ہم سب برابر کے شریک ہیں [illegible]

دیکھیں کتنے اب لوگ حق کو ماننے والے ہیں کہ جہاں پر ظلم ہو رہا ہے ان کا دل تڑپ اٹھتا ہے لیکن حیرت اس بات پر [illegible]

[illegible]

[illegible]

غلام اسلم عرض کرنے لگا امیر المومنین یہ تو حکمرانوں کی ریت نہیں ہوتی [illegible] آپ نے فرمایا اسلم ہم روشن خیالی [illegible] مسلمانوں کا امیر المومنین پیدل آ رہا ہے آپ نے فرمایا اسلم بیوقوفی جو چاہے کہیں مجھے اس سے غرض نہیں ہے۔ میں نے تو اپنے پروردگار کو جواب دینا ہے چونکہ اب سوار ہونے کی تیری باری ہے اس لئے تمہیں ہی سوار ہونا پڑے گا۔ حضرت عمرؓ بیت المقدس کو فتح کرنے کیلئے اس حالت میں بیت المقدس میں داخل ہو رہے ہیں کہ آپ کے ہاتھ میں سواری کی مہار ہے اور غلام سوار ہے۔ آپ کے جوتے بھی ٹوٹے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف عیسائیوں کے پادری انجیل کھول کر بیٹھے ہیں۔ کسی نے کہا کہ پیدل چلنے والا آتا ہے۔ کسی نے کہا سوار آتا ہے۔ لیکن پھر سب کو اس بات پر اتفاق کرنا پڑا کہ پیدل چلنے والے کے اندر انجیل میں لکھی ہوئی ساری نشانیاں موجود

[illegible] مرتبوں کے اس عظیم الشان مقام پر فائز ہیں کہ میرا عقیدہ ہے کہ جس شخص کے دل میں حسینؓ کی محبت نہیں اس دل میں ایمان باقی نہیں [illegible] فاروق اعظمؓ کا قاتل ابو لولو فیروز ہو یا حضرت حسینؓ کے قاتل شمر، ابن زیاد وغیرہ وہ سمجھتے تھے کہ شاید ان پاکباز شخصیات کو شہید کر کے ان کے نام کو مٹایا جا سکتا ہے لیکن آج چودہ سو سال ہونے کو ہیں ان مقدس اور پاکباز شخصیات کا نہ صرف یہ کہ نام زندہ جاوید ہے بلکہ ان کی چھوڑی ہوئی تعلیمات بھی سورج کی شعاعوں کی طرح چمک رہی ہیں کربلا

[illegible] کر دیں گے۔

ایں خیال است و محال است و جنوں

میں آتا ہے جس کی مجموعی سوچ اور اجتماعی رویہ اسی کے مطابق ہوتا ہے اس طرح وہ مملکت قائم ہوتی ہے جس کے اصول قوانین اور دستور اسلامی ہوتے ہیں یہ مملکت اسلام کی دعوت لے کر اٹھتی ہے اور پوری دنیا میں حق اور عدل کے ساتھ اس کو پھیلاتی ہے۔ اسلام کے نفاذ کے لئے کام اور اس کے لوازمات اسلامی و شرعی لحاظ سے واجب ہیں۔ یہ اس وقت تک باقی [illegible] جب تک اسلامی حکومت یہ کام کرنا شروع نہیں کر دیتی۔

(جاری ہے)

تاریخ میں چیزیں اس طرح سے مذکور نہیں ہوتیں تاریخ وہ سب کچھ اپنے اندر سمیٹ رہی ہوتی ہے جو باہر وقوع پذیر ہو رہا ہوتا ہے۔ پھر اس بنیاد پر ایک رائے قائم ہوتی ہے اور نتائج اخذ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس تناظر میں جب ہم امام حسینؓ اور ان کے گھرانے کی شہادتوں کا جائزہ لیتے ہیں تو ایک نئی طرح کے احساس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ چھ ماہ کے علی اصغرؓ نے یزید یا ابن زیاد کا کیا بگاڑا تھا؟ اگر انہیں کوئی خطرہ تھا تو وہ امام حسینؓ سے تھا لیکن اس معرکہ حق و باطل میں شیر خوار علی اصغرؓ کا خون بھی بہا دیا گیا۔ شاید 72 کمزور اور حالات کے جبر کا شکار

رنگ دیا گیا۔ پتہ نہیں بے گناہ انسانوں کا خون پانی کی طرح بہانے والے یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ محرم الحرام حرمت والا مہینہ ہے اور حرمت والے مہینے میں خون بہانا کتنا عظیم گناہ ہے۔ امن و امان کی ذمہ دار قوتوں کو چاہئے کہ وہ جلوسوں اور مجلسوں کو بھرپور تحفظ دیں اس کے ساتھ ساتھ عوام کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ارد گرد نظر رکھیں اور مشکوک افراد سے چوکنا رہیں۔ اگر ہم اپنے رویوں کو تھوڑا سا تبدیل کر لیں تو دہشت گردوں کے عزائم کو خاک میں ملایا جا سکتا ہے۔ اپنے ارد گرد کے ماحول سے لاتعلقی کم از کم موجودہ حالات میں کسی بھی پاکستانی کو زیب نہیں دیتی۔

صعوبتوں کے سفر میں ہے قافلہ حسینؓ

ضرب قلم — اسلم گھوکھر

کیسی قیامت ہے اور یہ کیسی اندھیر نگری ہے اسے ظلم سے بھی کوئی بڑا نام دینا چاہیے اور اس ظلم میں ہم سب برابر کے شریک ہیں یہ ظلم اور یہ ناانصافی اب ہمارے رگ و ریشے میں سرایت کر گئی ہے کہ ہم یزید کو برا بھلا کہتے ہیں اور حسینؓ پر قربان جانے کے لئے بے تاب و بے قرار رہتے ہیں۔ لیکن "یزیدی" قوتوں کا ساتھ بھی دیتے ہیں اس کا واضح اور صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کسی بھی شخص سے بے شک وہ دین اور مذہب سے بیزار اور دور ہی کیوں نہ ہو' آپ اسے کہیں کہ آپ کی روشن خیالی کے مطابق آؤ یزید کے نام کی ایک دیگ چڑھاتے ہیں اگر اس کی مالی حیثیت اس قابل نہ ہو' جیب اس کی اجازت نہ دے تو ہو سکتا ہے کہ آپ اسے کہیں کہ چلو محلے کے دوکانداروں سے گھروں' راہگیروں سے یزید کے نام پر خیرات مانگتے ہیں تو آپ دل پر ہاتھ رکھیے کہ آج کے روشن خیالی کے دور میں کسی شخص کو اتنی ہمت ہو گی؟ کبھی نہیں۔ لیکن آپ اسی شخص کو جس نے کبھی مسجد یا مدرسے کا منہ تک نہ دیکھا ہو۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ اس نے کبھی سربسجود ہونے کا تصور تک بھی نہ کیا ہو تو ایک دم حسینؓ کے نام پر رکھے گا ہو سکتا ہے کہ وہ کہے کہ بغیر وضو کے اس نیک کام کے لئے نکلنا بھی گناہ ہے وہ فوری طور پر پینٹ کوٹ اور ٹائی اتار کر سفید یا ماتمی لباس زیب تن کر کے انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ وضو کر کے بار بار پاکیزگی اور طہارت کے بعد "حسینؓ" کے نام پر چندہ مانگنے نکلے اس کا ارادہ صرف اتنا ہو کہ محلے بھر میں کم از کم ایک دیگ تو نذر اور نیاز حسینؓ کے لئے پکائی جائے لیکن جب وہ اس کام کے لئے نکلے تو وہ صرف اکیلا ہی نہ ہو' ہو سکتا ہے اس کے ساتھ پندرہ بیس نوجوان ہوں جن میں ادھیڑ عمر' بزرگ' معمر اور معزز لوگ بھی ہوں اور ایک یا دو گھنٹوں میں ایک دیگ کی بجائے دس سے بارہ دیگوں کا راشن اکٹھا ہو جائے۔

اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ رسول ﷺ کے دین و ملت' اسلام کی حرمت اور حفاظت کے لئے شہدائے کربلا نے جو قربانی دی تھی ہزاروں سال گزرنے کے بعد اس قربانی کی تقدیس اور احترام باقی ہے لیکن حیرت اور استعجاب اس بات کا ہے کہ آپ جس یزید بے رحم' شقی القلب' انسانیت سے ماورا شخص سمجھتے ہوں لیکن یہ کیا وہ نبری ہے کہ آج کے دور میں وہ شیطان نما قوتیں' ظالم' غاصب' ڈاکو' لٹیرے' غنڈے' بدمعاش' بدقماش حتیٰ کہ ان کی حرکتیں اور کرتوت دیکھ کر یزید کی روح بھی خوش ہو جاتی ہو اس کے پالتو اس کے پروردہ' اس کے حواری' اس کی سوچ سے مطابقت اور قول و فعل رکھنے والے لوگ وارد یا مسلط ہو جائیں تو آپ وہاں پر قافلہ حسینؓ کے لوگوں یا اسے ماننے والوں کا ساتھ دینے کی بجائے یزیدی قوتوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ اس کا جواب میں ہر اس شخص سے مانگتا ہوں کہ جو یزید سے نفرت کرتا ہے حسینؓ سے عقیدت رکھتا ہے اور اس کے نام پر آبدیدہ ہو کر ایک ٹھنڈی آہ بھر کر اس عظیم قربانی پر جی بھر کر روتا ہے لیکن جب بھی اسے فیصلہ کرنا پڑے کہ وہ یزید کے پیروکاروں کی مدد کرے یا قافلہ حسینؓ کے ماننے والوں کی مظلومیت پر ان کا ساتھ دے تو اس وقت اس کا فیصلہ یزید کے ماننے والوں کے حق میں ہوتا ہے ذرا تصور کریں کہ اس وقت سے لیکر اب تک حسینؓ کی ادا پر حسینؓ کے راستے پر چلنے والوں نے جو قربانیاں دی ہیں اور انہوں نے شہادت کے جام بخوشی اور بصد شوق پیئے ہیں ان کی ہمیشہ زندہ رہنے والی روحوں پر کیا گزرتی ہو گی؟ اور پھر کیسے آج کا یزید روپ بدل بدل کر ہم پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہا ہے وہ دور جدید کا یزید ہونے کے ناطے جدید ترین ٹیکنالوجی کے ذریعے اپنے ظلم و ستم کی دھاک بٹھائے جا رہا ہے اور ہم ہیں کہ سر تسلیم خم کئے جا رہے ہیں' اکیلی طاقت بلکہ اندھی طاقت کے آگے بند باندھنے کے لئے تیار ہی نہیں۔ اس یزید نے عراق کے اندر ایک دوسری کربلا مسلط کر رکھی ہے۔

کیسے راحت آئے گی ارشد دلوں کو کیسے چین
پھر یزید وقت کے نرغے میں ہے شہر حسینؓ

افغانستان شمالی علاقہ جات حتیٰ کہ اسلام سے لیکر اسلام آباد تک بھی مضبوط نہیں۔ وہ جسے چاہے اور جب چاہے جیسی مرضی دھمکی دے دے۔ ذرا شمار تو کیجئے کہ آج دنیا میں اسلام و کفر سے ہٹ کر دیکھیں کتنے اور لوگ حق کو ماننے والے ہیں کہ جہاں پر ظلم ہو رہا ہے ان کا دل تڑپ اٹھتا ہے لیکن حیرت اسی بات پر کہ یزید اور اس کے حواریوں کی تعداد سینکڑوں سے تجاوز نہیں کرے گی۔ ہر خطے اور ہر علاقے [illegible] کی تعداد ہو سکتا ہے کہ درجنوں سے زیادہ نہ ہو۔ لیکن کتنی بے حسی اور پوری انسانیت کی بے بسی ہے کہ حسینؓ کے ماننے والوں کی تعداد اور اس واقعے پر یزید کو لعن و طعن کرنے والوں کی تعداد اربوں میں ہے لیکن وہ آج بھی بڑے اطمینان سے اپنی یزیدانہ حرکتوں سے حسینیوں کو دبائے ہوئے ہے ان کا حق مار رہا ہے ان کی گردنیں بھی اڑا رہا ہے ان کو رسوا کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا تو کیا ہم اسی طرح یزیدوں کی یزیدیت اور فرعونیت کے سامنے ہمیشہ سرنگوں ہو کر حسینؓ کی طرح قتل ہوتے رہیں گے۔ اور کب تک لاشوں میں اور ہمارے شہر اور ہمارے ارمان قبرستانوں میں بدلتے رہیں گے۔

کربلا سے جس نے سیکھا وہ حسینی ہے کہاں
ظلم کو تم ظلم کہنے سے بھی ڈرتے ہو یہاں

آج کے دن ہمیں عہد کرنا چاہیے کہ ہم اپنے ارد گرد نظر دوڑائیں بصیرت اور بصارت سے کام لیکر دیکھیں ہم چھوٹے چھوٹے یزیدوں کی مدد کر کے انہیں سپورٹ کر کے ان کے سب سے بڑے یزید "یزید اعظم" کو سپورٹ کرنے سے باز آ جائیں کیونکہ جہاں یزید ہوتا ہے وہاں پر حسینؓ کا بھی ہونا فطری امر ہے۔

انہیں پہچاننے کی ضرورت ہے

صعوبتوں کے سفر میں ہے قافلہ حسینؓ
یزید چین سے مسند نشیں آج بھی ہے

اللہ کی نصرت قریب ہے

سخن گسترانہ — خالد سیال

مولانا عبد العزیز حنیف پاکستان کے ایک معروف عالم دین ہیں علم اور تقویٰ کا مرقع کوئی نصف صدی قبل مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ساتھ ان کی پہلی محبت ہوئی اور آج بھی اسی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ رہے' آجکل اس کے نائب امیر ہیں۔

عمر گزری ہے اسی دشت کی سیاحی میں

گزشتہ چار عشروں سے اسلام آباد میں خطابت کے جوہر دکھا رہے ہیں مولانا کی خوبی یہ ہے کہ جس موضوع پر بھی بات کریں' قرآن و حدیث کے حوالہ جات سے دلائل دیتے چلے جاتے ہیں اور قرآن و حدیث پر کوئی بھی مسلمان کیسے شک کر سکتا ہے گزشتہ خطبہ جمعۃ المبارک کے دوران میں انہوں نے حرمت والے مہینوں کا سرسری سا تذکرہ کرتے ہوئے محرم الحرام اور بالخصوص یوم عاشورہ کا تفصیلی ذکر کیا یوم عاشورہ وہ دن ہے جب کئی اقوام کو ظلم کی چکی سے نجات ملی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر جب عذاب نازل ہوا اور زمین پر انسانی تاریخ کا سب سے بڑا طوفان آیا تو یہی دن تھا جب حضرت نوحؑ اور ان کے ساتھی اہل ایمان کی کشتی طوفان کی موجوں سے ٹکراتی ہوئی جودی پہاڑ پر جا لگی اور اس کشتی کی سواریوں کے سوا زمین پر کوئی ذی روح زندہ نہ بچا حضرت نوح علیہ السلام شکرانِ نعمت کے طور پر اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

اہل حق ہمیشہ باطل قوتوں کی نظروں میں کھٹکتے رہے ہیں حق و باطل کے درمیان معرکہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا۔ اہل حق پر آوازے کسنا' ان پر طعن و تشنیع کرنا' ان پر تیر و تفنگ برسانا' ان کا خون بہانا' ان پر میزائل برسانا' ان کے راستے بند کرنا ہمیشہ باطل قوتوں کا من پسند مشغلہ رہا ہے تاریخ ایسی معرکہ آرائیوں سے بھری پڑی ہے۔ اگر اہل ایمان اور اہل حق صبر و استقامت کا مظاہرہ کریں تو کامیابی بالآخر ان کے قدم چومتی ہے اور محیر العقول قسم کے واقعات رونما ہوتے ہیں فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کا صفایا کرنے کیلئے فیصلہ کن معرکہ کی پلاننگ کی۔ فرعون کی قوت' طاقت اور بنی اسرائیل کی بے سر و سامانی کا کوئی مقابلہ نہ تھا۔ فرعونی لشکر "دہشت گردی" کے خاتمے کیلئے فتح کے جھنڈے گاڑتا ہوا بنی اسرائیل کا تعاقب کر رہا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کے زندہ رہنے کی آخری امید بھی ختم ہو گئی کیونکہ وہ ایسے مقام پر پہنچ گئے تھے جب سامنے دریائے نیل کی موجیں تھیں اور پیچھے فرعون کی بھاری اسلحہ بردار فوجیں مایوسی کے اس عالم میں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت ضرور آئے گی اور پھر یہ نصرت آ گئی۔ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ وہ دریا میں کود پڑے۔ حضرت موسیٰ نے عصا مارا اور دریا میں خشک راستہ بن گیا جس پر چلتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام کی قوم دریا کے پار جا اتری اور جب فرعون اور اسکی فوج اس راستے پر چلتے ہوئے دریا کے درمیان اتر گئی تو رکی ہوئی موجیں اچانک رواں ہو گئیں دریا میں چند غوطے کھاتے ہی فرعون کو موسیٰ اور ہارون کا رب یاد آ گیا۔ اس کا سارا کر و فر ہوا ہو گیا باطل قوتیں ایسی ہی ہوتی ہیں' وہ تیز ہوا کا ایک جھونکا برداشت نہیں کر سکتیں

آج کے اہل باطل اور ان کے حواریوں کو پتہ نہیں کس بات کا زعم ہے۔ ان کی رسی کھینچنے والے منظر سے ہٹیں گے تو زمین ان پر تنگ ہو جائے گی کوئی ان کو پناہ دینے والا نہ ہو گا حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کو فرعون سے نجات ملی تب بھی یوم عاشور تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام شکرانِ نعمت کے طور پر اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے رسول اکرم ﷺ یوم عاشور کا روزہ رکھا کرتے تھے جب آپ کو معلوم ہوا کہ مدینہ کے یہودی بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے اگلے سال نویں محرم یا گیارہویں محرم کا روزہ رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی حکومت کے خلاف کلمہ حق بلند کیا تو کربلا کے میدان میں ان کو بڑی بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا اور پھر قاتل آہ و بکا کرتے ہوئے عوام الناس میں آ گئے [illegible] آج بھی حق و باطل کا معرکہ جاری ہے آج بھی فرعونی سپاہ اہل حق کا خون بہا رہی ہے ہمیشہ کی طرح آج بھی فرعون کو اصرار ہے کہ اہل حق زمین پر فتنہ و فساد پھیلا رہے ہیں مگر بالآخر فتح حق ہی کی ہوتی ہے اللہ کی سنت ہمیشہ سے یہی ہے اور اللہ کی سنت تبدیل نہیں ہوا کرتی [illegible] اہل حق صبر و استقامت کا مظاہرہ جاری رکھیں تو کامیابی ان کے قدم چومے گی۔ اہل باطل آخر کب تک ظلم و ستم جاری رکھیں گے اللہ تعالیٰ کب تک ان کی رسی دراز کئے رکھے گا اہل باطل کے حواریوں کا دل کب بھرے گا ان کی قتل و غارت کرنے کی ہوس کب ختم ہو گی؟ ان کا خزانہ کب بھرے گا ان کا پیٹ کب بھرے گا؟ اللہ کی نصرت کب آئے گی؟ ظالموں کے کرتوت بتا رہے ہیں اللہ کی نصرت قریب ہے الا ان نصر اللہ قریب۔

محرم الحرام کے اس حرمت والے مہینے میں بھی اسلام کا دعویٰ کرنے والے حکمران اہل ایمان کا خون بہا رہے ہیں۔ روزانہ درجنوں مسلمان شہید ہو رہے ہیں۔ شاید مسلمانوں کا خون [illegible] حرمت والے مہینوں میں کافر بھی جنگ و جدل بند کر دیتے تھے مگر ان کے ہاتھ ظلم سے مسلمانوں کا خون بہانے سے کب رکیں گے؟

ایڈیٹروں سے پرویز مشرف کی بات چیت کی روشنی میں

چوہدری فخر محی الدین
Muhyuddin_217@Hotmail.com

ایڈیٹروں سے ملاقات میں صدر پرویز مشرف نے ایک بات تو بالکل درست کہی ہے کہ چیف الیکشن کمشنر کی تعیناتی کے وقت اپوزیشن پارٹیوں سے تجاویز مانگی گئی تھیں مگر انہوں نے اس وقت اپنی تجاویز اور رائے پیش نہ کی تھی تاکہ بعد ازاں وہ حکومتی تعیناتی پر اعتراض کر سکیں۔ ہمیں یاد ہے کہ چوہدری شجاعت حسین کی اس حوالے سے بات چیت اور کوششیں میڈیا کے ذریعے سامنے آئی تھیں۔ ایڈیٹروں سے بات چیت میں صدر پرویز مشرف نے ایسا موقف اس لئے اختیار کیا کہ چند روز پہلے میاں نواز شریف نے جسٹس رانا بھگوان داس کا نام بطور چیف الیکشن کمیشن تجویز کر دیا تھا۔ صدر نے اس تجویز کو مضحکہ خیز کہہ کر مسترد کیا ہے تو اتنا بھی غلط نہیں کیا۔ میاں نواز شریف عجیب و غریب کھیلے اور جلد بازی میں مبتلا ہیں۔ سعودی عرب کے سفیر نے حال ہی میں ان سے ملاقات کی ہے اور اس سے پہلے سعودی سفیر کی ملاقات شہباز شریف سے اسلام آباد میں ہوئی تھی۔ نواز شریف نے ایک طرف قومی حکومت کی تجویز دی ہوئی تھی تو "اچانک" رانا بھگوان داس کا نام تجویز کر دیا تھا نواز شریف نے ایسا کر کے اپنی قومی حکومت کی تجویز کو نقصان پہنچایا تو دوسری طرف رانا بھگوان داس کو بھی متنازعہ بنا دیا ہے۔ اگر کسی وقت کسی منصب کے لئے ان کا نام زیر غور آ سکتا تھا تو اب ہرگز نہیں آ سکے گا کہ صدر پرویز مشرف اور میاں نواز شریف میں ذاتی کشیدگی ہمیشہ ہی موجود رہتی ہے یہ نوشتہ دیوار ہے۔ نواز شریف اگر سارے چوکے چھکے خود نہ لگایا کریں بلکہ شہباز شریف کو کھیل کھیلنے دیں تو شاید ایوان صدر اور مسلم لیگ (ن) میں مفاہمت کا کوئی راستہ بھی نکل سکے۔

مگر مشرف دشمنی میں نواز شریف جلد از جلد وہ منظر تخلیق کرنا چاہتے ہیں جو ایوان صدر سے غلام اسحاق خان کو نکلوانے کے لئے جنرل وحید کاکڑ کے ہاتھ میں اپنا استعفیٰ دینے کے لئے بطور شرط پیش کیا تھا۔ لہٰذا نواز شریف جب بھی کوئی مطالبہ کریں گے تو ایوان صدر اسے آنکھیں بند کر کے مسترد کر دے گا۔ البتہ اگر کوئی مطالبہ دور اندیش شہباز شریف کریں گے تو اس پر غور بھی ہو سکتا ہے اور اسے پورا بھی کیا جا سکتا ہے۔ کچھ لوگ عجیب و غریب منطق پیش کرتے رہتے ہیں کہ پی پی کے بغیر اور نواز شریف کے بغیر پی پی پی اور مسلم لیگ (ن) ایوان صدر کو قبول ہے۔ افسوس کہ ہمیں شخصیات کی ذہنی ساخت اور شخصی کردار کی تیک پر غور کی فرصت نہیں ہے مثلاً شہباز شریف زیادہ حقیقت پسند ہیں جبکہ نواز شریف صرف حکم چلانا جانتے ہیں۔ نواز شریف کی شہرت اراکین اسمبلی کو خوش کرنا رہی ہے جبکہ شہباز شریف اراکین اسمبلی کی بجائے عام آدمی کی سوچ کو اہمیت دیتے رہے ہیں۔ نواز شریف لڑائی کا راستہ اختیار کرتے رہے ہیں جبکہ شہباز شریف معاملہ فہمی اور لڑائی کے خاتمے میں پیش رفت پر یقین رکھتے ہیں اور آگ پر پانی ڈالنا زیادہ اہم سمجھتے رہے ہیں۔ نواز شریف جیل سے نکل کر بیرون ملک جانے کو عافیت سمجھتے تھے مگر شہباز شریف جیل میں رہنا اور وطن میں رہنا معزز سمجھتے تھے۔ کیا افتاد طبع کا یہ فرق ہمیں نہیں دیکھنا چاہیے؟

اسی طرح مخدوم امین فہیم حقیقت پسند ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ فوج اور ایوان صدر کے کردار نے ہمیشہ موثر رہنا ہے۔ افسوس کہ محترمہ کی شہادت ہو گئی ہے اور پی پی پی نے جب بھی انتخابات ہوئے ہمدردی کے ووٹ کے ذریعے کافی فائدہ اٹھانا ہے یہ نوشتہ دیوار ہے۔ کچھ لوگوں کو خدشہ ہے کہ پی پی پی کی بجائے نواز شریف کو ووٹ ملیں گے۔ ہمیں اس سے اتفاق نہیں ہے اگر ووٹ مل بھی گئے تو پھر انہیں استعمال نواز شریف نہیں صرف شہباز شریف کر سکیں گے۔ 18 فروری کے روز انتخابات اب لازماً ہو جائیں کیونکہ ایڈیٹروں سے ملاقات میں صدر نے انتخابات سے پہلے قومی حکومت کی تشکیل سے انکار کر دیا ہے۔

البتہ صدر نے درست طور پر کہا ہے کہ انتخابات کے فوری بعد ایک "بحران" متوقع ہے اور یہ بحران ہارنے والی پارٹیوں کی طرف سے انتخابی نتائج کو تسلیم نہ کرنے سے پیدا ہو گا صدر نے تنبیہ کی ہے کہ کسی ایسی منفی تحریک کو سختی سے دبا دیا جائے گا۔ ہمارا وجدان صدر کی باتوں کی تائید کر رہا ہے کہ 18 فروری کے بعد کے چند دن سخت مصیبت کے ہو سکتے ہیں۔ جو لوگ متوقع اکثریت حاصل نہیں کریں گے وہ سخت احتجاج کریں گے جواب میں حکومت کی طرف سے کافی سختی ہو سکتی ہے۔ بہر حال ہم بات کر رہے تھے نواز شریف کی طرف سے رانا بھگوان داس کو چیف الیکشن کمشنر نامزد کرنے کی۔ سوال یہ ہے کہ ایک طرف قومی حکومت کی تشکیل کی تجویز ہے اور دوسری طرف نواز شریف نے خود ہی رانا بھگوان داس کو نامزد کر دیا ہے اگر یہی کچھ کرنا ہے میاں نواز شریف نے تو پھر قومی حکومت کی تجویز کیوں دیتے ہیں؟ جو کام قومی حکومت نے کرنے ہیں وہی کام نواز شریف خود کرنا چاہتے ہیں یا کر دیتے ہیں۔ کیا یہ غلط نہیں ہے؟ بلکہ یہ تو اپنی ہی تجویز کو اپنے ہی عمل سے ناکام بنانے والی بات ہے۔ صدر نے لندن میں شہباز شریف سے ملاقات سے انکار کر دیا ہے۔ شاید یہ بھی نواز شریف کی باتوں کا رد عمل ہے۔ ایڈیٹروں سے جو باتیں صدر نے کی ہیں ان میں اگر شوکت عزیز کے حوالے سے بات چیت نہ کرتے تو شاید زیادہ بہتر ہوتا۔ صدر کو اب شوکت عزیز اور چوہدری شجاعت حسین کے مقدمے نہیں لڑنا چاہئے بلکہ انکی ساری نظر متوقع انتخابات کے قابل قبول انعقاد اور اس کے نتائج کو قابل قبول بنانے میں مرکوز رہنی چاہئے کہ صدر کی ضرورت اب نہ شوکت عزیز ہے نہ چوہدری شجاعت حسین بلکہ ایوان صدر اور نئی اسمبلیوں میں "خوشگوار" ماحول کا حصول اصل بات ہے۔ بہر حال ایڈیٹروں سے بات چیت نے صدر کی کچھ باتوں کے صحیح ہونے کا ادراک فراہم کیا ہے۔ کچھ باتیں ایسی ہیں جنہیں عوام قبول نہیں کریں گے مثلاً آٹے کے حوالے سے بات جبکہ صدر کی یہ بات درست ہے کہ تیل کی بڑھتی قیمتوں سے معیشت پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ تیل اور سونے کی قیمت پر تو صدر پرویز مشرف کو کوئی کنٹرول حاصل نہیں مگر ان کے اثرات تو پاکستان میں لازماً پڑتے ہیں۔ بیرونی اثرات سے نئی مہنگائی کے حوالے سے تو صدر بے بس ہیں اور ان پر تنقید غلط ہے۔

شفاف انتخابات کا حکومتی عزم

شہر مقتدر — مخدوم ارشد حسین
makhdoom_arshad@yahoo.com

صدر پرویز مشرف نے ایک بار پھر اپنے اس عزم کا اظہار کرتے ہوئے پوری قوم کو اس امر کی یقین دہانی کرائی ہے ملک میں عام انتخابات شیڈول کے مطابق ہونگے ان کی شفافیت اور غیر جانبداریت پر کسی کو بھی شک نہیں ہونا چاہیے انتخابات کے التواء کی خبریں غلط اور بے بنیاد ہیں ان حالات میں قومی حکومت کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ایسی کوئی تجویز زیر غور ہے۔

پاکستان 1947ء سے لے کر ایک طویل عرصہ تک مختلف مسائل کا شکار رہا۔ 2000ء کی دہائی پاکستان کی تاریخ میں اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ صدر پرویز مشرف کی قیادت میں ملک کو ایک ایسی حکومت ملی جس نے اپنی کامیاب پالیسیوں اور حکمت عملی سے ملک کو معاشی' سیاسی' مالی اور اقتصادی طور پر استحکام کی شاہراہ پر ڈال دیا اور پھر اس شاہراہ پر کامیاب سفر کی بدولت آج پاکستان پوری دنیا میں ایک معتبر حوالے اور پہچان کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔ معاشی طور پر ہم خود کفالت کی منزل پر ہیں۔ سیاسی استحکام سے ادارے مضبوط ہو رہے ہیں اسمبلیوں نے پہلی مرتبہ اپنی مدت پوری کی ہے اب جبکہ پاکستان میں شفاف انتخابات کے انعقاد کے حوالے سے تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ آئندہ ماہ کے وسط میں پاکستان کے قومی الیکشن کے ذریعے منتخب حکومت ملکی معاملات کو چلائے گی نہ صرف اندرون ملک بلکہ عالمی سطح پر بھی پاکستان کے عام انتخابات کی شفافیت کے حوالے سے اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے مگر تمام اچھے انتظامات کے باوجود کچھ حلقے پاکستان کے انتخابات کے حوالے سے ذہنی انتشار پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور ایسا تاثر پیدا کیا جا رہا ہے کہ ملک میں انتخابات کا التواء ہو جائے اور قومی حکومت کی اختراع بھی ان ناکام سیاست دانوں کی پیداوار ہے جن کو اپنی شکست یقینی نظر آ رہی ہے اور اپنی شکست کو اتنا قریب دیکھتے ہوئے ان کے ذہنوں میں قومی حکومت کا تصور اجاگر ہوتا ہے تاکہ اس ذریعہ سے حکومتی ایوانوں میں داخل ہو سکیں حالانکہ قومی حکومت کے قیام کیلئے نہ تو کوئی تجویز ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔

صدر پرویز مشرف بارہا اپنے اس عزم کا اظہار کر چکے ہیں کہ قومی انتخابات کی شفافیت پر کسی قسم کی لچک کا مظاہرہ نہیں کیا جائے گا۔ اس وقت نگران حکومتیں جس طرح چاروں صوبوں اور وفاق میں کام کر رہی ہیں ان حالات میں کسی بھی طرح قومی حکومت کی قطعاً ضرورت نہیں۔ یہ نگران حکومتیں نہ صرف اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے پوری کر رہی ہیں بلکہ ملک میں عام انتخابات صاف اور شفاف منعقد کروانے کی بھرپور صلاحیت بھی رکھتی ہیں۔ [illegible]

Daily AUSAF Showbiz Edition

روزنامہ اوصاف

Showbiz Edition

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

شہادتِ عالی مقام حضرت امام حسینؓ کے حوالے سے فن کاروں کے تاثرات

ندیم سلیمی

اسلام کی تاریخ شہادتوں سے بھری ہوئی ہے۔لیکن سیدالشہدا حضرت امام حسینؓ کی شہادت اسلام کو ایک نئی زندگی دے گئی ان کی اسلام کے لیے دی گئی اس عظیم قربانی کو تا قیامت یادرکھا جائے گا۔حق وصداقت کے پیکر نواسہ رسولؐ حضرت امام حسینؓ ابن علیؓ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جس جرات اور بہادری کے ساتھ یزیدیت کا مقابلہ کیا۔اس کی مثال کہیں نہیں ملتی ہے ۔ان کی عظیم قربانی ہمارے لیے مشعل راہ ہے نواسہ رسول نے حق کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے اپنے نانا کے دین کی جس طرح حفاظت کی اس پر انھیں سیدالشہدا کہا گیا یکم محرم سے دسویں محرم تک انھوں نے بھوکے

امام حسینؓ کی اس عظیم قربانی کو ہمارے لیے مشعل راہ بنا دیا گیا ہے اور یہ ہمارے لیے راہ نجات بھی ہے اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کی سربلندی کے لیے کوشاں رہیں یہ مقدس عشرہ عظیم شہید کی یادیں تازہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس امر کا بھی تقاضا کرتا ہے کہ ہم ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں ۔دردانہ رحمان نے کہا کہ اسلام قربانی کا درس دیتا ہے ہماری پوری تاریخ ان قربانیوں سے بھری پڑی ہے۔لیکن جو قربانی نواسہ رسولؐ نے اسلام کی سربلندی کے لیے دی اس کی مثال نہیں ملتی۔

نواسہ رسولؐ نے یکم محرم

شہادت کو عظیم قرار دیتے ہیں۔انھوں نے میدان جنگ میں بھی اپنے نانا اور رسول اللہ کے بتائے ہوئے راستے کو اپنائے رکھا۔حضرت امام حسینؓ کی شہادت ہمیں اصولوں کے لیے، دین کے لیے اور رسول اللہ کے لیے سر کٹانے کا درس دیتی ہے ۔اداکارہ دردانہ رحمان نے کہا 14 صدیاں گزر جانے کے باوجود آج تک ایسی شہادت سامنے نہیں آئی۔جس مقصد کے لیے سفر

صائمہ نے کہا کہ رسول اکرمؐ کے نواسے حضرت امام حسینؓ نے کربلا میں جس ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔جس صبر کی مثال قائم کی وہ ان کی سیدالشہدا کے مرتبے پر فائز کر گئی ۔میری اپنے رب سے دعا ہے۔ کہ آج ایک بار پھر اسلام کو درپیش خطرات سے نبرد آزما ہونے کے لیے ہمارے دلوں میں دین اسلام کی سربلندی کے لیے کٹ مرنے کا جذبہ عطا فرمادے۔اداکار شان نے کہا کہ کربلا کا میدان آج پھر لادین قوتوں کی زد میں ہے آج پھر وہاں خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے۔یہودیوں کے پروردہ آج پھر اسلام کے لیے خطرہ بن گئے ہیں۔حضرت امام حسینؓ نے جس اسلام کے لیے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا سر کٹوایا تھا وہ عالمی طاقتوں کی

کے لیے تمام آسائشوں اور تمام سہولتوں کو ٹھکرا کر اللہ کے لیے جہاد کیا۔اسلام کے لیے اپنا سر کٹوا دیا جب وہ چپ رہے تو ان کو بہت سی مراعات دینے کے لیے بھی یزید تیار تھا لیکن انھوں نے حق اور سچ کے لیے اپنے جان نثار ساتھیوں

سمیت بھوکے اور پیاسے رہ کر باطل کا مقابلہ کیا ان کی اس عظیم قربانی کو اسلام کی زندگی

کر مقابلہ کیا جا سکے ۔بینظیر کی شہادت اسلام اور جمہوریت کی سربلندی کے لیے تھی اور اس وقت پاکستان کو جن غیر اسلامی قوتوں سے خطرہ ہے ان کا مقابلہ اس وقت ہی ہو سکتا ہے ۔جب ہمارے دلوں میں سیدالشہدا حضرت امام حسینؓ جیسا جذبہ پیدا ہو۔ہدایتکار سید نور نے کہا قربانی کا جذبہ حضرت امام حسینؓ کی وہ شان ہے

ساتھ یزید کے ظلم وستم کو برداشت کیا اور کسی لالچ کے بغیر اسلام اور اپنے نانا کے دین کی سربلندی کے لیے سر جھکانے کے بجائے سر کٹوا دیا ۔آج بھی اسلام کو ایسے ہی سرفروشوں کی ضرورت ہے

یا ڈرامے کی بیک گراؤنڈ موسیقی تک مرتب نہیں کی جاتی۔کسی بھی فلم کے لیے



دردانہ رحمان اور سائرہ نسیم

اختیار کیا اور جو مصیبتیں اٹھائیں اور کربلا کے میدان میں جس کسمپرسی میں رہے یہ سب کچھ ان کے ارادوں کو تبدیل نہ کرسکا۔اس لیے کہ وہ اپنے نانا کے دین کو بچانے کے لیے میدان میں اترے تھے ان کے مقاصد میں ذاتی مفاد قطعی نہیں تھا۔بس وہ تو حق کی فتح کے لیے باطل کے سامنے آئے تھے۔سیدالشہدا کی قربانی نے ہمیں جو درس دیا وہ ہم نے فراموش کر دیا۔اداکارہ ریشم نے کہا کہ سیدالشہدا حضرت امام حسینؓ نے جس شان سے جس وقار سے اور جس مقصد کے لیے جام شہادت نوش فرمایا اس نے ان کو سیدالشہدا کے مقام پر پہنچا دیا صرف 72 افراد کے ساتھ لشکر یزید سے ٹکراتے ہوئے ان کے نزدیک صرف اللہ اور رسول اللہ کی خوشنودی تھی۔شہادت امام عالی مقام نے اسلام

سے اپنی شہادت کے لمحے تک باطل قوت کے سامنے سر نہیں جھکایا وہ اللہ کی خوشنودی اور اپنے نانا کے دین کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے جس شان سے جام شہادت نوش کرتے ہیں اس کو قیامت تک فراموش نہیں کیا جا سکتا۔نرگس نے کہا حضرت امام حسینؓ اور ان کے ساتھیوں نے جس طرح دین اسلام کی آبیاری کی اس کے باعث قیامت تک یزیدیت کا مقابلہ جذبہ حسینیت سے کیا جائے گا اور نواسہ رسول ابن علیؓ کی یادوں کو تازہ کیا جائے گا۔بابر علی نے کہا کہ محرم الحرام مسلمانوں کی بہت سی یادوں کو ہی تازہ نہیں کرتا بلکہ اس امر کا درس بھی دیتا ہے کہ جب جب ان کے دین کو خطرات کا سامنا ہو اپنے اندر حضرت امام حسینؓ جیسا جذبہ

شہادتِ عالی مقام حضرت امام حسینؓ کے حوالے سے فن کاروں کے تاثرات

جس کی بدولت آج ہم دنیا میں سر اٹھا کر چلنے کے قابل ہوئے ہیں۔ انھوں نے اس وقت اسلام کی سربلندی

حق اور سچ کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اسلام کو سربلند کریں۔ مصطفی قریشی نے کہا کہ واقعہ کربلا ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اسلام کی سربلندی کے لیے آج پھر قربانیوں کی ضرورت

کسی ضروری شوٹنگ کے ۔ کالے کپڑوں میں ملبوس اداکار، اداکارائیں موسیقار اور گلوکار اپنے اپنے گھروں میں مجالس کا اہتمام کرتے ہیں اور کچھ اداکارائیں خود کو اس روز تک زنجیروں میں جکڑے

حسین اپنے نانا کے دین کی سربلندی کے لیے کربلا کے میدان میں جس طرح نبرد آزما ہوئے۔ اس کو تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ 14 صدیاں گزر جانے کے

ہے۔ نواسہ رسولؐ کی قربانی نے اسلام کو سربلند کیا اور بے شک ان کی اس قربانی کی

72 جان نثاروں کے ساتھ میدانِ جنگ میں جس جرأت اور بہادری کا مظاہرہ کیا اس کی مثال نہیں ملتی

اپنے ساتھیوں کے ساتھ آخری وقت تک دین اسلام اور اللہ کی خوشنودی کے لیے ڈٹ کر مقابلہ کیا

ان کی عظیم قربانی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ نواسہ رسولؐ نے حق کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا

امام حسینؓ نے یکم محرم سے اپنی شہادت کے لمحے تک باطل قوت کے سامنے سر نہیں جھکایا

بعد ہزاروں جنگیں ہو چکی ہیں لیکن جس پاک مقصد کے لیے نواسہ رسولؐ نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جانوں کی قربانی دی۔ اس کی نظیر نہیں ملتی۔

رکھتی ہیں۔ محرم الحرام کے حوالے سے شوبز شخصیات نے "اوصاف" سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے

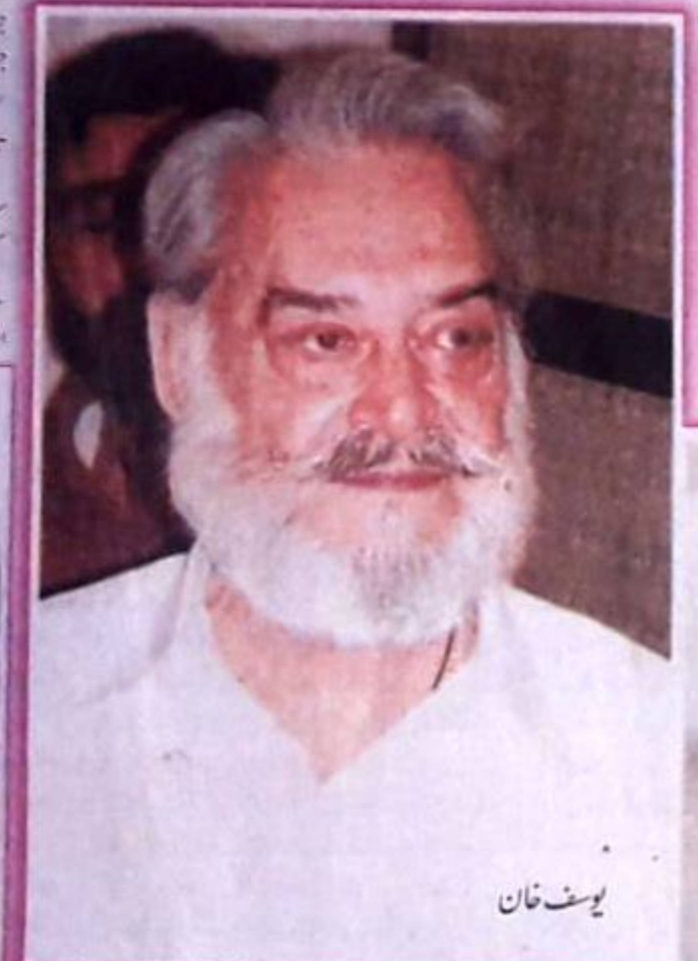
ہے کہ دین اسلام کو جو عالمی خطرات لاحق ہیں ان کا جم

پوری دنیا میں نظیر نہیں ملتی۔ ریمان نے کہا کہ حضرت

اور جس مقصد کے لیے اپنا سر کٹوایا اس کو یاد رکھنا ضروری ہے ان کی شہادت ہم سے جو جذبہ مانگتی ہے اس کو ہمیں



صائمہ



یوسف خان





شان



بابر علی



سنگیتا

ہوئے کہا کہ حضرت امام حسینؓ نے قربانی دے کر اسلام کو پوری دنیا میں سربلند کیا اداکار یوسف خان نے کہا کہ حضرت امام حسینؓ نے جس بہادری کے

جھکا کر اپنے نانا کے دین کے لیے ہی عظیم قربانی نہیں دی بلکہ انھوں نے اپنی قربانی سے اسلام کو ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیا کہ آج غیر مسلم بھی ان کی اس

آج کا دن کیسا گزرے گا

ARIES 21 March to 21 April

یاد رہے کہ موجودہ کام اب تبدیل ہوتا دکھائی دے رہا ہے اگر آپ نے اس پر گرفت مضبوط نہ رکھی تو ہر کام منشا کے خلاف بھی ہو سکتا ہے دوسرا آپ کا دماغ اس وقت بھی غلط سمت میں کام کر رہا ہے۔

TAURUS 22 April to 20 May

خاص پوزیشن میں تبدیلی کے لیے کوئی قدم اٹھانا چاہیں تو اٹھا سکتے ہیں اس کے لیے حالات سازگار

GEMINI 21 May to 21 June

ان شاء اللہ چند دنوں میں ٹھیک ہو جائے گا ویسے بھی آپ اپنا ہر کام اللہ کے سپرد کر دیا کریں۔ اب جو وقت آ رہا ہے وہ اچھا ہے اور آپ کے لیے ایک خوشگوار تبدیلی لے کر آ رہا ہے۔

CANCER 22 June to 23 July

کسی بھی معاملے کو جذباتی پن کی نوعیت سے مت دیکھیں دور اندیشی سے کام لیں اگر آپ دل کا کہنا مان

LEO 24 July to 23 August

کئی بند دروازے اب آہستہ آہستہ کھلتے ہوئے محسوس ہو رہے ہیں اب آپ پر سابقہ بندش کا خاتمہ ہو گا خاص طور پر رقم کا مسئلہ حل ہو گا۔ جو لوگ قرض کے پیچھے دے ہوئے ہیں۔

VIRGO 24 August to 23 Sep

شدید ذہنی ڈپریشن کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور بھی کچھ دن اور کرنا پڑے گا۔ حالات اور واقعات کو دوسروں کی

LIBRA 24 Sep to 23 Oct

کسی نہ کسی چیز کی ٹینشن سر پر سوار رہتی ہے اس وقت آپ کا ستارہ جس مقام سے گزر رہا ہے وہاں بلاوجہ کی سوچیں ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کچھ ہونے والا ہے یا کسی دشمن نے کچھ کر دیا ہے۔

SCORPIO 24 Oct to 22 Nov

اگر آپ محسوس کر رہے ہیں کہ کسی نے آپ پر جادو ٹونہ کیا ہوا ہے تو ان شاء اللہ اس سے بھی نکلنے کے

SAGITTARIUS 23 Nov to 22 Dec

موجودہ جگہ سے اشارہ بھی موصول ہو رہا ہے اگر آپ نے حکمت عملی سے کام لیا تو اس تبدیلی کو روک سکتے ہیں کامیاب ہو سکتے ہیں مخالفین اس وقت پوری شدت سے آپ پر حاوی ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔

CAPRICORN 23 Dec to 20 Jan

بہتری کا سلسلہ جاری ہے اور کسی نہ کسی حوالے سے رقم بھی ہاتھ میں آ رہی ہے نئے کام کرنے والوں کے

AQUARIUS 20 Jan to 19 Feb

جو لوگ سیاست ان میں یا سماجی کارکن ہیں اس وقت سے پورا فائدہ اٹھا لیں قانونی معاملات بھی اب بہتر ہیں جو لوگ کل تک آپ کو آنکھیں دکھا رہے تھے آپ ان کو آنکھیں دکھانے کی پوزیشن میں آ گئے ہیں۔

PISCES 20 Feb to 20 March

پچھلے دنوں سے مسلسل جس بدنظری کا سامنا تھا وہ اب کافی حد تک ٹوٹ گئی ہے حالات آہستہ آہستہ آپ

SPECIAL EDITION
اشاعت خصوصی
روزنامہ اوصاف

یومِ عاشورہ کی اہمیت و فضیلت

آپؓ کی شہادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کے مراتب و درجات کی رفعت کا ثبوت ہے

محمد ابراہیم عاجز قادری رزاقی

اسلامی سال کا آغاز محرم شریف کے مبارک مہینے سے ہوتا ہے۔ یہ ان چار مہینوں میں سے ہے جن کی حرمت کا ذکر قرآن پاک میں آیا ہے۔ وہ چار مہینے یہ ہیں، رجب، ذی قعد، ذی الحج اور محرم۔ دورِ جاہلیت میں کفار بھی ان مہینوں کی تعظیم کیا کرتے تھے اور ان میں جنگ و جدال سے اجتناب کرتے تھے۔ ماہ محرم میں عاشورہ یعنی دس محرم کا دن بڑی فضیلت و اہمیت کا حامل ہے۔ بعض علماء کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش و توبہ کی قبولیت، حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا جودی پہاڑ پر ٹھہرنا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش اور نارِ نمرود سے نجات، حضرت یعقوب علیہ السلام کا اپنے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام سے ملنا، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کا فرعون سے نجات پانا، حضرت ایوب علیہ السلام کا شفایاب ہونا، حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ سے باہر آنا، حضرت سلیمان علیہ السلام کو عظیم سلطنت عطا ہونا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور آسمانوں پر اٹھایا جانا، عاشورہ کے دن ہوا اور اسی روز عرش و کرسی، آسمان و زمین، سورج، چاند، ستارے اور جنت کو پیدا کیا گیا۔ ماہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہونے سے پہلے مسلمانوں پر یوم عاشورہ کا روزہ فرض تھا جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم، نورِ مجسمؐ نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں میں اعلان کرے کہ جس نے کھا لیا ہے وہ باقی دن روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ پورا روزہ رکھ لے، اس لیے کہ آج کا دن عاشورہ کا دن ہے۔ البتہ ماہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہونے کے بعد یوم عاشورہ کے روزے کی فرضیت منسوخ ہوگئی ہے اور یہ نفل کے حکم میں آگیا کہ جو چاہے رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ چناں چہ بخاری شریف میں ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحب معراجؐ نے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ جب ماہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تو جو چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔ انہی سے مروی ہے کہ دورِ جاہلیت میں قریش عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا کرتے تھے اور نبی پاکؐ اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ مدینہ تشریف لائے تو اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا، لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یوم عاشورہ کا روزہ چھوڑ دیا پس جو چاہے اس دن روزہ رکھے، جو چاہے نہ رکھے۔

اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے دن حضرت سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کو فرعون سے نجات بخشی تھی، اس بنا پر یہودی اس دن کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے اور اسے اپنے لیے عید کا دن مانتے تھے، اس روز اپنی خواتین کو زیور سے آراستہ کرتے، انھیں اچھے لباس پہناتے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی میں بطور شکرانہ اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ رسول پاک شہنشاہِ لولاکؐ نے بھی مسلمانوں کو یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا، جیسا کہ آپ کا فرمان مبارک ہے "زمانہ ماضی کے باشندے عاشورہ کے دن عید مناتے تھے اس لیے اے مسلمانو! تم اس دن روزہ رکھو"۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب نبی پاکؐ مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے یہودیوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے دیکھا تو آپؐ نے (ان سے) ارشاد فرمایا، یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا کہ یہ اچھا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا تھا۔ رسول پاکؐ نے ارشاد فرمایا" ہم تمہاری نسبت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ حق دار ہیں، چناں چہ آپ نے اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا"۔ مسلم شریف میں انھیں سے مروی ہے کہ جب رسول اللہؐ نے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس کی یہودی و عیسائی تعظیم کرتے ہیں تو رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ" اگر میں آیندہ سال دنیا میں (ظاہری طور پر) موجود رہا تو نویں محرم کا روزہ (بھی) ضرور رکھوں گا"۔

مقام غور ہے کہ نبی کریمؐ نے عبادات کے معاملے میں بھی یہود و نصاریٰ کی مشابہت کو پسند نہیں فرمایا۔ چناں چہ مسلمان لہو و لعب اور گناہوں کے کاموں میں کفار و مشرکین کی پیروی کریں، بدقسمتی سے آج مسلمان اسوۂ رسولؐ اور طریقہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنانے کے بجائے یہود و نصاریٰ کے طور طریقوں سے رسم و رواج کو اپنانے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ شادی بیاہ کا معاملہ ہو یا موت و غم کا موقع، گھریلو زندگی ہو یا گھر سے باہر کی دنیا، غیر اسلامی فیشن و رسومات کی بھرمار نظر آتی ہے۔ افسوس! صد افسوس! آج کا نوجوان یہود و نصاریٰ کے پیچھے آنکھ بند کرکے چل رہا ہے۔ یہ آج مردوں کا کانوں میں بالیاں پہننا، عورتوں کی طرح لمبے بال رکھنا اور بالوں میں پونیاں باندھنا، ریشمی اور بھڑکیلے لباس پہننا۔ چہرے سے داڑھی مونچھ صاف کرنا، عورتوں کا بے بی کٹ بال رکھنا، مردانہ وضع کے کپڑے پہننا، چست و باریک لباس پہننا، بے پردہ بازاروں میں گھومنا، تعلیمی اداروں، دفتروں، ہوٹلوں، ہسپتالوں، تفریح گاہوں، بازاروں اور اسمبلی ہالوں میں بے پردہ عورتوں کا مردوں کے ساتھ اختلاط ہونا، کیا یہ اسلامی طریقہ ہے۔ ہرگز نہیں، یہ تو اللہ و رسول جل جلالہٗ کے دشمنوں یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ کیا کبھی آپ نے دیکھا ہے کہ کسی یہودی، عیسائی یا ہندو نے اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر چہرے پر داڑھی، سر پر عمامہ اور مسنون لباس زیب تن کیا ہو یا ان کی کسی عورت نے اسلامی پردہ اختیار کیا ہو۔ آپ نے کبھی ایسا نہیں دیکھا ہوگا۔ ذرا سوچیے! یہود و نصاریٰ تو اسلامی طریقوں سے نفرت کریں اور آج کا احمق مسلمان ان کے غیر اسلامی فیشن کو اپنانے میں فخر محسوس کرے۔ یہ مسلمانی ہے یا منافقت؟ کہلائیں مسلمان اور چلیں دشمنانِ اسلام کے پیچھے جو رسول پاکؐ عبادات میں بھی غیروں کی مشابہت گوارہ نہیں فرماتے۔ یہ غیر اسلامی فیشن ان کے قلب اطہر پر کس قدر گراں گزرتا ہوگا۔ خدارا ہوش کے ناخن لیجیے، غیر اسلامی فیشن و رسومات سے فی الفور توبہ کیجیے اور اسوۂ مصطفیٰ کو اپنا کر رضائے الٰہی حاصل کیجیے۔

عاشورہ کے دن کا روزہ رکھنا مستحب و افضل ہے۔ اگر کوئی یہ روزہ رکھے تو اسے مطعون نہ کیا جائے کہ نفلی عبادات میں بندے کو اختیار ہے کہ چاہے کرے چاہے نہ کرے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان عاشورہ کے دن کا روزہ بھی رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عاشورہ کے دن کا روزہ نہیں رکھتے تھے۔ البتہ جن ایام میں ان کو روزہ رکھنے کی عادت تھی ان میں اگر عاشورہ کا دن آجاتا تو اس دن کا بھی روزہ رکھ لیتے۔ مروی ہے کہ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس عاشورہ والے دن حاضر ہوئے وہ کھانا کھا رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا" اے ابو عبدالرحمٰن! آج (تو) عاشورہ کا دن ہے"۔ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا" ماہ رمضان کی فرضیت سے پہلے عاشورہ کا روزہ رسول پاکؐ رکھا کرتے تھے، لیکن ماہ رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد آپ نے یوم عاشورہ کا روزہ رکھنا ترک فرما دیا، اگر تم روزہ دار نہیں ہو تو آؤ کھانا کھالو"۔

ماہ رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل روزہ یوم عرفہ (یعنی نو ذی الحج) کا ہے پھر سب دنوں سے افضل روزہ یوم عاشورہ کا ہے۔ علما کرام فرماتے ہیں کہ صرف دسویں محرم کا بھی روزہ رکھیں کہ یہ دونوں روزے رکھنا سنت مستحبہ ہے۔ اگر نویں محرم کا روزہ نہ رکھ سکیں تو دسویں محرم کے ساتھ گیارہ محرم کا روزہ رکھ لیں، تاکہ یہودیوں کی مشابہت سے بچا جاسکے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ نو، دس، گیارہ محرم کا روزہ رکھ لیں کہ ایک حدیث پاک میں رسول پاکؐ ارشاد فرماتے ہیں" یہودیوں کے خلاف تم نویں، دسویں، گیارھویں محرم کا روزہ رکھو، اس طرح تمہیں ماہ حرام میں تین روزے رکھنے کی فضیلت بھی حاصل ہوگی"۔ چناں چہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا" جس نے ماہ حرام میں تین روزے رکھے، اس کے لیے نو سو برس کی عبادت کا ثواب لکھ دیا گیا"۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر نبی پاکؐ سے میں نے یہ نہ سنا ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔

عاشورہ کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور کثرت سے توبہ استغفار کی جائے۔ رسول پاکؐ فرماتے ہیں، محرم اللہ تعالیٰ کا وہ مہینا ہے جس کے ایک دن اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور اسی دن اللہ تعالیٰ دوسری قوم کی توبہ قبول فرمائے گا۔ نیز آپؐ نے لوگوں کو عاشورہ کے دن گناہوں سے رُکے رہنے کے عہد کی تجدید اور توبہ کی قبولیت کے خواہاں رہنے کی ترغیب دلائی۔ اور فرمایا عاشورہ کے دن جو کوئی اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت کا طلب گار ہوگا تو رب تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا کیوں کہ اسی دن پہلے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کی توبہ قبول کی اور یہی وہ دن ہے جس میں آیندہ لوگوں کی توبہ کو درجۂ قبولیت بخشے گا۔

عاشورہ کے دن صدقہ و خیرات کرنا اور اپنے گھر والوں کو کھلانے پلانے میں فراخ دلی کا مظاہرہ کرنا باعث برکت ہے کہ رسول اکرمؐ کا فرمان معظم ہے جو شخص عاشورہ کے دن اپنی بیوی بچوں کو خوب کھلائے پلائے تو اللہ تعالیٰ سال بھر تک اس کی روزی میں وسعت و کشادگی فرما دیتا ہے۔

شیخ الفقہاء و المحدثین شہاب الدین ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا، اے لوگو! اچھی طرح سمجھ لو کہ عاشورہ کے دن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ مصائب سے دوچار ہوئے اور آپ کی شہادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کے مراتب و درجات کی رفعت کا ثبوت ہے۔ اس شہادت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو اہل بیت اطہار کے درجات بلند کرنا مقصود تھا۔ اس لیے عاشورہ کے دن جو شخص (ان کے) مصائب کا تذکرہ کرے تو اسے لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنے میں مشغول رہے تاکہ ثواب کا مستحق ہو سکے۔

عاشورہ کے دن خوب توبہ و استغفار کی جائے۔ ہو سکے تو نویں، دسویں اور گیارھویں محرم کا روزہ رکھا جائے۔ اہل بیت اطہار کی عظمت و شان اور شہدائے کربلا کی شہادت کا تذکرہ کیا جائے، ان کے مصائب کو یاد کرکے انا للہ و انا الیہ راجعون بکثرت پڑھیں، صدقہ و خیرات کریں اور ان کے لیے ایصال ثواب کا خوب اہتمام فرمائیں۔ ان نفوس قدسیہ نے دین اسلام کی سربلندی کے لیے جو عظیم قربانیاں پیش کیں انھیں یاد کرکے یہ عزم کریں کہ اب ہم زندگی بھر دین کی فکر کریں گے، دین پر عمل کریں گے اور حسب توفیق دین اسلام کی تبلیغ کرکے اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے اور رسول پاکؐ کے سچے غلام بنیں گے۔

☆☆☆

عاشورہ پر اہلِ بیعت کی عظمت وشان اور شہدائے کربلا کی شہادت کا تذکرہ کرنا چاہیے

رسول پاکؐ نے فرمایا" محرم اللہ تعالیٰ کا وہ مہینا ہے جس کے ایک دن اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور اسی دن اللہ تعالیٰ دوسری قوم کی توبہ قبول فرمائیں گے



حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؓ

آپؓ نے اپنا گھر لٹانا اور خون بہانا منظور کر لیا، مگر اسلام کی عظمت میں فرق پڑنا برداشت نہ کیا

اکمل اویسی پیرزادہ

سید الشہدا حضرت امام حسینؓ 5 شعبان 4ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ حضورؐ نے آپ کا نام حسینؓ اور شبیر رکھا۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور سبط رسول اللہ ہے۔ آپ کو بھی آپ کے بڑے بھائی امام حسنؓ کی طرح جنتی نوجوانوں کا سردار بنایا۔ آپؐ کو اپنے ان دونوں نواسوں سے بے انتہا محبت تھی، آپؐ انہیں اپنے گلدستے کہتے تھے۔

حدیث شریف میں ارشاد ہوا۔

جس نے ان دونوں (امام حسنؓ اور امام حسینؓ) سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے عداوت کی اس نے مجھ سے عداوت کی۔ آپ کی ولادت کے ساتھ ہی آپ کی شہادت کی خبر بھی آں حضورؐ کو مل چکی تھی کہ آپ کے فرزند حسینؓ زمین طف میں شہید کیے جائیں گے اور یہ اس مقتل کی خاک ہے جہاں وہ شہید کیے جائیں گے۔ طف کوفہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے جسے کربلا کہتے ہیں۔ اس طرح سب کو معلوم ہو گیا کہ آپ کا مشہد کربلا ہے۔ خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے اپنے اس نونہال کو زمین کربلا میں خون بہانے کے لیے اپنا خون جگر پلایا۔ علی مرتضیٰؓ نے اپنے

مُحرم الحرام اور ہماری ذمہ داریاں

شرپسندوں پر کڑی نظر رکھیں اور کسی کو اپنی صفوں میں اختلافات پیدا کرنے کا موقع نہ دیں

جاوید یونس

دعوتِ اسلامی پبلیکیشنز کے تحت شائع ہونیوالے غلامانِ مصطفےٰ کا ایمان افروز اخبار

ہفت روزہ

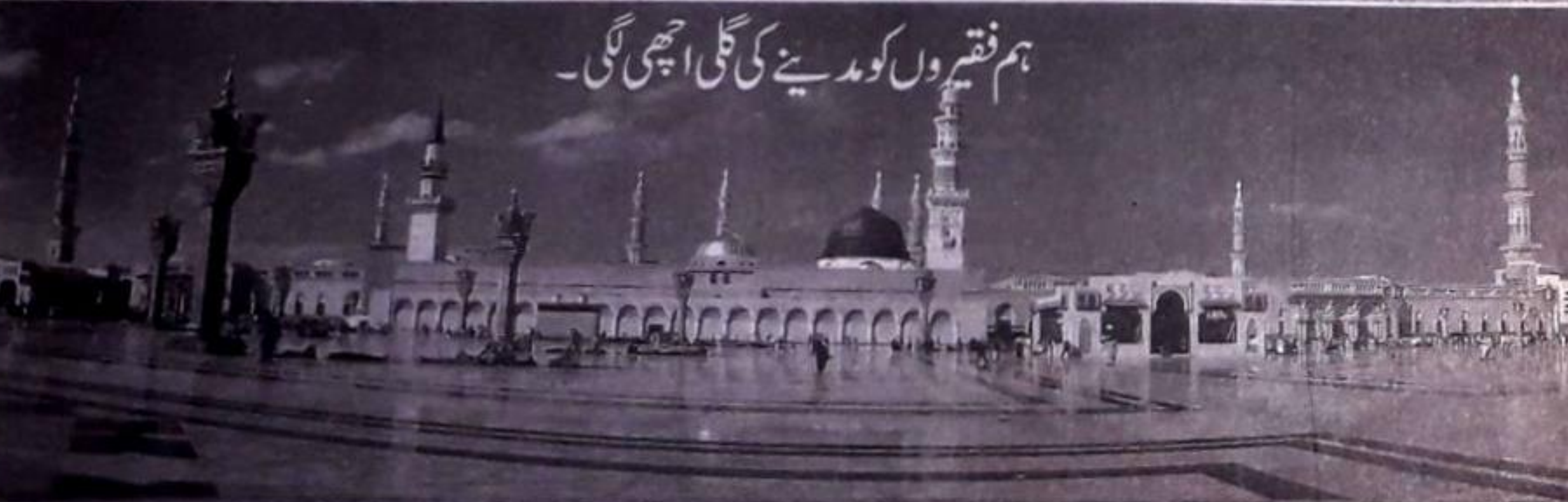
صدائے مدینہ

ایڈیٹر انور حسین

کراچی

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم درود وسلام پڑھتے ہوئے اجتماع گاہ پہنچ گئے۔

مدینۃ الاولیاء ملتان کی سرزمین صلوٰۃ وسلام سے گونج اٹھی



ملتان (صدائے مدینہ خصوصی رپورٹ) قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کا سنتوں بھرا اجتماع مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں درود وسلام کی گونج میں شروع ہو چکا ہے ہر طرف سبز سبز عماموں کی بہاریں نظر آ رہی ہیں تا حد نظر انسانوں کا سمندر نظر آ رہا ہے اس وقت ملتان شہر اور قرب وجوار سمیت پورا علاقہ صلوٰۃ وسلام کی صداؤں سے گونج رہا ہے عاشقان رسول

بقیہ نمبر 9 صفحہ نمبر 3

قرآن کریم بے مثل کتاب ہے، علامہ عبدالتواب اچھروی

مدارس اہلسنت اسلام کے عظیم ستون ہیں، دارالعلوم فیضان چشتیہ نعیمیہ کے جلسہ دستار فضیلت سے علماء اہلسنت کا خطاب

کراچی (اسٹاف رپورٹر) دارالعلوم فیضان چشتیہ نعیمیہ سعید آباد بلدیہ ٹاؤن کراچی کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت وتقسیم اسناد شان قرآن و صاحب قرآن کانفرنس کے نام سے منعقد ہوا۔ صوبہ سرحد کے ممتاز روحانی بزرگ حضرت بابا عبدالرحمٰن چشتی صابری عرف لالہ فقیر مسعود نے سرپرستی فرمائی جلسے سے خصوصی خطاب کرتے ہوئے مناظر علامہ اسلام عبدالتواب اچھروی نے فرمایا کہ قرآن کریم بے مثل کتاب ہے

بقیہ نمبر 2 صفحہ نمبر 3

مسلمانو! اخلاق کی تلوار سے برائیوں کی جڑیں کاٹ ڈالو

حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری

سنتوں کے دیوانے صبر ورضا کے پیکر ہوا کرتے ہیں، انہیں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں آنے والی چوٹیں بھی پھول معلوم ہوتی ہیں ، یہ ہمارے بزرگوں کے اخلاق کا کرشمہ تھا کہ پتھر دل بھی موم ہو جایا کرتے تھے

ملتان (نمائندہ خصوصی) امیر دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس قادری نے فرمایا ہے کہ مسلمانو! اخلاق کی تلوار سے برائیوں کی جڑیں کاٹ ڈالو انہوں نے مزید فرمایا کہ مشہور ومعروف عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا اویس قرنی سے کون ناواقف ہے؟ آپ مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ہمہ وقت گم رہتے تھے۔ لہذا لوگ آپ کو دیوانہ سمجھتے تھے اور لڑکے آپ پر پتھر برساتے تھے لیکن سنتوں کا دیوانہ اور دیوانہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو

بقیہ نمبر 3 صفحہ نمبر 3

علماء مشائخ وعمائدین عظام اہلسنت کا فرض ہے کہ اس دعوت کو پاکستان کے گوشہ گوشہ میں پہنچا دیں اور بیرون ملک میں بھی اس کو عام کریں غزالی دوراں علامہ مولانا سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

حاجی مشتاق عطاری عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار تھے

گلشن اسلام کے گلہائے خوباں میں شہا سرخ گل ہو یا کہ نرگس ، نسترن ہو یاسمن دیکھے ہیں چشم فلک نے کیسے کیسے مہ جبین ان حسینوں میں ہو تم بھی روح پرور ضوفگن

جی ہاں یہ ستائشی اشعار بے شک اسلام کی انہی عظیم المرتبت ہستیوں کے لئے کہے گئے ہیں جنہوں نے دنیائے سنیت کے اجڑے ہوئے گلستان کو نئی زندگی دینے میں اپنے زور قلم سے کام کیا۔

ٹاؤن کے نگران (دعوت اسلامی کے علاقائی ذمہ دار) انتظار قادری (انتظار بابا) کی انفرادی کوششوں سے

طبعی طور پر انسان معمولی درد سر کی صورت میں ڈاکٹر

...گوں کے دیوانے صبر و رضا کے پیکر ہوا کرتے ہیں، انہیں عشق مصطفیٰ ﷺ کی راہ میں آنے والی چوٹیں بھی پھول معلوم ہوتی ہیں، یہ ہمارے بزرگوں کے اخلاق کا کرشمہ تھا کہ پتھر دل بھی موم ہو جایا کرتے...

ملتان (نمائندہ خصوصی) امیر دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس قادری نے فرمایا ہے کہ مسلمانو! اخلاق کی تلوار سے برائیوں کی جڑیں کاٹ ڈالو انہوں نے مزید فرمایا کہ مشہور و معروف عاشق رسول ﷺ حضرت سیدنا اویس قرنیؓ سے کون ناواقف ہے؟ آپ مدنی سرکار ﷺ کے عشق میں ہمہ وقت گم رہتے تھے۔ لہٰذا لوگ آپ کو دیوانہ سمجھتے تھے اور لڑکے آپ پر پتھر برساتے تھے لیکن سنتوں کا دیوانہ اور دیوانہ مصطفیٰ ﷺ تو

بقیہ نمبر 3 صفحہ نمبر 3

علماء مشائخ و عمائد عظام اہلسنت کا فرض ہے کہ اس دعوت کو پاکستان کے گوشہ گوشہ میں پہنچادیں اور بیرون ملک میں بھی اس کو عام کریں غزالی دوراں علامہ مولانا سید احمد سعید شاہ کاظمی

دعوت اسلامی کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں مسلک اہلسنت و جماعت کو فروغ دینا نصب العین ہے، حضرت علامہ مولانا سبحان رضا سبحان میاں مدظلہ العالیٰ بریلی شریف

خدا تعالیٰ نظر بد سے دور رکھے اگر یہی سلسلہ آگے بڑھا تو امت مسلمہ میں شعار اسلام کی بہار آجائے گی، شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی

جمشید پور بھارت میں دعوت اسلامی کی شاخ قائم کر کے سنی مسلمانوں پر احسان عظیم کیا ہے، مناظر عظیم ہند علامہ مولانا ارشد القادری

دعوت اسلامی بہت مذہبی تحریک ہے جو سنتوں پر عمل کرانے میں انتھک محنت کر رہی ہے، علامہ محمد امین شاہ برکاتی

دعوت اسلامی کی جدوجہد سنیت کی فروغ کیلئے ہے

دعوت اسلامی مسلک اعلیٰ حضرت کی پابند ہے، مفتی محمد شریف الحق اعظم گڑھ،

دعوت اسلامی دور دراز علاقوں تک پھیلی نظر آرہی ہے، مولانا عبداللہ خان عزیزی

دعوت اسلامی میں شرکت اور اس کی حمایت درست ہے مولانا مفتی غلام محمد مفتی اعظم مہاراشٹر

دعوت اسلامی میں شرکت کرنا فیروز بختی و سعادت مندی ہے، مولانا مفتی شفیع احمد شریفی الہ آباد

دعوت اسلامی کا دعویٰ مسلک اعلیٰ حضرت کے مطابق ہے، مولانا منصور علی رضوی ناگپور،

دعوت اسلامی اہلسنت کی دلوں کی دھڑکن بن چکی ہے، مولانا فضل رسول

دعوت اسلامی سنتوں کی مرکزی جماعت ہے، مولانا مفتی شیر محمد خان، جودھ پور،

اللہ کریم اس تحریک اور اس کے وابستگان کو اپنی پناہ میں رکھے، مولانا کوکب اوکاڑوی

علماء کرام جماعت اہلسنت و برادران اہلسنت دعوت اسلامی کا ساتھ دیں اور مسلک اعلیٰ حضرت کو فروغ دیں، علامہ سید حمزہ علی قادری

دعوت اسلامی عوام اہلسنت ہی کی نہیں علماء اہلسنت کی مدد اور دلی خواہشوں کا آئینہ ہے، مولانا حافظ اشفاق چشتی

حاجی مشتاق عطاری عشق رسول ﷺ سے سرشار تھے

گلشن اسلام کے گلہائے خوباں میں شہا
سرخ گل ہو یا کہ نرگس، نسترن ہو یاسمن
دیکھے ہیں چشم فلک نے کیسے کیسے مہ جبین
ان حسینوں میں ہو تم بھی روح پرور ضو فگن

جی ہاں یہ ستائشی اشعار بے شک اسلام کی انہی عظیم المرتبت ہستیوں کے لئے کہے گئے ہیں جنہوں نے دنیائے سنیت کے اجڑے ہوئے گلستان کو نئی زندگی دینے میں اپنے زور قلم سے کام کیا۔

بے شک انہیں یگانہ روزگار شخصیت میں ایک عظیم المرتبت شخصیت دعوت اسلامی کے مجلس شوریٰ کے نگران مرحوم حاجی مولانا علامہ محمد مشتاق عطار قادری کی ہے۔

وزیرستان (سرحد) کے گاؤں بنو میں تقریباً 1969ء کو مولانا اخلاق احمد کے یہاں ایک بیٹے کی ولادت متوقع ہوئی۔

بیٹے کی ولادت چونکہ کافی منتوں مرادوں کے بعد متوقع ہو سکی تھی اس لئے اللہ عزوجل کا کثرت کے ساتھ شکر بجالایا گیا اور اپنی زوجہ مطہرہ کو مولانا اخلاق صاحب (مرحوم) نے تنبیہ کی کہ میرے بیٹے کو بھی بے وضو دودھ نہ پلانا چنانچہ اس بات پر آپ کی زوجہ ہمیشہ پابند رہیں۔

جب اس ماحول میں بیٹے کی پرورش کی گئی اور یوں طہارت اور نظافت کا خیال رکھا گیا تو کیا عجب کہ یہ ہی بچہ آگے چل کر گلشن اسلام کے گلہائے خوباں میں شمار ہوا۔

جی ہاں یہ مولانا مشتاق قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ہی ایام طفولیت کا واقعہ ہے آپ اپنے والد کی جانب سے مراد آباد کے مہاجر تھے۔ ابھی آپ کی عمر صرف 12 برس تھی کہ آپ کے والد انتقال فرما گئے یعنی 1980ء میں کراچی آمد کے صرف ایک سال بعد یعنی اگلے برس 1981ء میں آپ کے والد کی وفات ہوئی اس زمانے میں آپ کے اہل خانہ میں آپ کی والدہ اور چار نوجوان بہنوں کا ساتھ تھا چنانچہ تمام اہل خانہ کی کفالت کی ذمہ داریاں آپ کے بازو ناتواں پر آپڑی جسے آپ نے نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ نبھایا۔

آپ کی ہمشیرہ فرماتی ہیں میرے بھائی مشتاق قادری مرحوم رحمۃ اللہ علیہ نے اس زمانے میں جبکہ والد بزرگوار بھی نہ تھے ہماری کفالت اور اپنی پڑھائی کی روانگی نہایت ہی عجب انداز میں کی انہوں نے اتنی کم عمری سے ہی نہایت مشقت آمیز کام کئے انہوں نے اوائل اورنگی ٹاؤن میں (جہاں رہائش تھی) پانی نہ آتا تھا چنانچہ اپنے کاندھوں پر لکڑی کے سہارے پانی کے ڈول فروخت کئے۔ پھر اخبار بھی فروخت کئے اس کے علاوہ شام کے اوقات کار میں پان کے کیبن پر بھی گھر کی کفالت کے خاطر کام کیا۔ ساتھ ہی اپنی پڑھائی کو جاری رکھا اور گریجویشن مکمل کیا۔

اورنگی ٹاؤن کے ابراہیم علی بھائی گورنمنٹ اسکول سے آپ نے میٹرک کی تعلیم مکمل کی اس دوران اورنگی ٹاؤن کے نگران (دعوت اسلامی کے علاقائی ذمہ دار) افتخار قادری (افتخار بابا) کی انفرادی کوششوں سے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک ہونے کی سعادت حاصل کی۔

الحمدللہ عزوجل داڑھی شریف اپنے گھریلو ماحول کی تربیت کا اثر تھی اب امیر اہلسنت دامت برکاتہم کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے بعد سبز سبز عمامہ شریف کا تاج بھی سر پر سجالیا۔ حضور ﷺ کی نعتوں کے دیوانہ بقول آپ کی ہمشیرہ کے آپ بچپن ہی سے تھے اور سمجھ حاصل کرنے پر مساجد میں نعت خوانی بھی کیا کرتے تھے افتخار بابا سے ملاقات آپ کی یہی نعت خوانی ذریعہ تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے عطائی تحفہ پالینے کے بعد ایک روز آپ نے علاقائی محفل میں نعت خوانی کی سعادت حاصل کی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس نعت خوانی کی برکت سے آپ کو ملازمت سے نوازا۔

ابھی آپ کی عمر 22 سال ہی تھی کہ آپ کی والدہ نے آپ کے سر پر سہرا سجا کر آپ کو دولہا بنا دیا اور جلد ہی آپ کے گلشن میں چار بیٹے عبید رضا، عبدالمصطفیٰ، فیضان اور اشفاق چار خوشنما پھولوں کی طرح آ سجے۔

جب مرشد کریم امیر اہلسنت مولانا الیاس عطار قادری نے آپ کو کنزالایمان مسجد گرومندر کی امامت سے نوازا تو آپ نے اپنی گورنمنٹ جاب کو خیر آباد کہہ دیا صرف اور صرف دین اسلام کی بہترین خدمت کرنے کے واسطے اور اطاعت مرشد کی خاطر۔

اطاعت مرشد کا جذبہ آپ کے اندر بکار قدر موجزن تھا کہ دنیاوی مال و اسباب کو اس خاطر ٹھکرا دیا۔ اطاعت مرشد کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ ایک روز آپ کی آمد فیضان مدینہ سبزی منڈی ہوئی ابھی آپ سیڑھیوں پر ہی تھے کہ مرشد کریم کی آواز کانوں سے ٹکرائی جو جہاں موجود ہے وہ وہیں بیٹھ جائے چنانچہ آپ آخر بیان تک کے لئے سیڑھیوں پر ہی بیٹھ گئے اور لوگوں کے حد سے زیادہ اصرار کے باوجود نہ اٹھے۔ اسی ادب کی برکت کا ایک ایمان افروز واقعہ ایک عمر رسیدہ اسلامی بہن خدا عزوجل کی قسم کھا کر بیان فرماتی ہیں کہ "میں نے خواب میں دیکھا، مشتاق عطاری رحمۃ اللہ علیہ نورانی چہرہ چمکاتے سفید لباس میں ملبوس مسکراتے ہوئے فرما رہے ہیں۔ الحمدللہ عزوجل میں ہر منزل پر کامیاب رہا مجھے پیر و مرشد کی اطاعت اور ادب کے سبب بخش دیا گیا۔

جب تک بکے نہ تھے تو کوئی پوچھتا نہ تھا
تم نے خرید کر انمول کر دیا

ڈیڑھ سال علالت کے بعد 5 نومبر 2002ء بمطابق 29 شعبان 1423ھ بروز منگل صبح 8-00 عالمی شہرت یافتہ نعت خواں اور دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران حاجی محمد مشتاق عطاری رحمۃ اللہ علیہ انتقال فرما گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

آخر وقت میں جو اسلامی بھائی ان کے ساتھ تھے ان کا کہنا ہے کہ رات اچانک حاجی محمد مشتاق عطاری رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت بگڑی اور حالت غیر ہونے لگی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا میرا رخ قبلہ کی طرف کردو آپ کے حکم کے مطابق آپ کا رخ قبلہ سمت کر دیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ آنکھیں بند کئے۔ درود و سلام اور کلمہ طیبہ کا ورد کرنے لگے کافی دیر تک آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح ذکر و درود میں مصروف رہے اور بلند آواز سے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے پڑھتے آپ رحمۃ اللہ پر نزع کا عالم طاری ہوا اور کچھ دیر بعد آپ کی روح اس فانی دنیا سے کوچ کر گئی (انا للہ وانا الیہ راجعون)



طبعی طور پر انسان معمولی درد سر کی صورت میں ذکر و درود تو بڑی بات ہے ازیادہ بولنا یا کسی کی بات سننے پر بھی آزمائش محسوس کرتا ہے۔

مگر الحمدللہ عزوجل وقت موت حاجی محمد مشتاق عطاری رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پر درود و سلام اور کلمہ طیبہ کا ورد جاری ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ان پر اللہ و رسول ﷺ کا خاص کرم تھا۔

قاری قرآن بھی تھے وہ حافظ قرآن بھی
عالم و فاضل بھی تھے وہ صاحب عرفان بھی
نیک سیرت خوبصورت باشرع انسان بھی
رونق محراب و منبر غازی میدان بھی
مرد کامل مرد عابد مرد زاہد مرد، حق
وہ بہار قادریت سنیت کی جان بھی
لحن داودی کے مالک سوز حبشی کے امیں
عاشق اویس قرنی عاشق حسان بھی

شہا عطار کا پیارا ہے یہ مشتاق عطاری
بھی مژدہ لے تم بھی شاہ یا رسول اللہ ﷺ

بلبل روضہ رسول حاجی مشتاق عطاری رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا سالانہ عرس مبارک نہایت شان و شوکت سے 25 اکتوبر 2003ء 29 شعبان المعظم بروز ہفتہ بعد نماز عشاء منعقد ہو رہا ہے اس روحانی محفل میں دعوت اسلامی کے نعت خواں شرکت فرمائیں گے

جامع مسجد کنزالایمان بابری چوک (گرومندر) کراچی

منجانب: صدائے مدینہ مینجنگ بورڈ

ہم آپ کا انتظار کریں گے

انسان اس دنیا میں نہایت مختصر سے وقت کے لئے آتا ہے اور اپنے حصے کا وقت پورا کر کے جلد ہی دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے لیکن جو لوگ اپنا وقت اللہ عزوجل اور اس کے حبیب کی یاد اور کاموں میں صرف کرتے ہیں وہ تاریخ میں ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتے ہیں آج فتنوں کے اس دور میں جہاں ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے اس گئے گزرے دور میں دین کا کام کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ قرآن وسنت کی غیر سیاسی عالمگیر تحریک دعوت اسلامی کا کام دیکھ کر آج کا انسان حیران رہ جاتا ہے کہ نہایت قلیل عرصے میں دعوت اسلامی نے نیکی کی دعوت کو سارے عالم میں پھیلا دیا اور نیکی کا یہ سفر انشاء اللہ عزوجل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جاری و ساری رہے گا ہفت روزہ صدائے مدینہ کراچی آج کے اس روح پرور موقع پر اپنی ایمان افروز اشاعت کا آغاز کر رہا ہے آپ اس ایمان افروز اخبار کا مطالعہ کریں اور ہمیں ہماری خامیوں سے آگاہ کریں کہ ہفت روزہ صدائے مدینہ عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں کی آواز ہے اور اس آواز کو گھر گھر گلی گلی پہنچانے کے لئے ہمیں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم رکھنے والے مسلمانوں کی ضرورت ہے تو کیا آپ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پیغام کو عام کرنے میں ہماری مدد کے لئے تیار ہیں تو پھر ہمیں ضرور لکھیں ہم آپ کا انتظار کریں گے۔



شیطان کے دوست اور دشمن

ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے شیطان کو حکم دیا کہ میرے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو۔ اور وہ جو تم سے پوچھیں ان کا جواب دو۔ چنانچہ شیطان ایک بڈھے کی شکل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، تو کون ہے؟ کہا میں شیطان ہوں۔ فرمایا کیوں آئے ہو؟ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے پاس آؤں۔ اور آپ جو پوچھیں اس کا جواب دوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا بتاؤ، میری امت میں سے تمہارے دشمن کتنے ہیں؟ شیطان نے جواب دیا۔ پندرہ۔ فرمایا، کون کون سے؟ شیطان نے کہا۔ سب سے پہلے تو میرے دشمن آپ ہیں، دوسرا میرا دشمن انصاف کرنے والا حاکم ہے، تیسرا متواضع دولت مند، چوتھا سچ بولنے والا تاجر، پانچواں خدا سے ڈرنے والا عالم، چھٹا دامن ناصح، ساتواں رحم دل مومن، آٹھواں توبہ کرنے والا، نواں حرام سے بچنے والا، دسواں ہمیشہ باوضو رہنے والا، گیارہواں صدقہ وخیرات کرنے والا، بارہواں نیک اخلاق رکھنے والا، تیرہواں لوگوں کو نفع پہنچانے والا، چودہواں قرآن پڑھنے والا، پندرہواں رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے والا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تمہارے دوست کتنے ہیں؟ کہنے لگا۔ دس۔ ظالم حاکم، متکبر، خیانت کرنے والا، دولت مند، شراب پینے والا، چغل خور، ریاکار، سود خور، یتیم کا مال کھانے والا، زکوۃ نہ دینے والا اور لمبی آرزو والا۔

(روح البیان صفحہ 290، جلد 1)

سبق۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت کرنے پر شیطان نے اپنے دوستوں اور دشمنوں کی فہرست بیان کر دی ہے۔ اب ہر شخص کو یہ فہرست ملاحظہ کر کے دیکھنا چاہئے کہ اس کا نام شیطان کے دوستوں کی فہرست میں نظر آتا ہے یا دشمنوں کی لسٹ میں؟ ہم میں سے ہر شخص کا دعویٰ تو یہی ہے کہ ہم شیطان کے دشمن ہیں۔ لیکن عمل اس کے خلاف ہوتا ہے۔ دیکھئے میں ایک بھرے مجمع میں پوچھتا ہوں کہ آپ شیطان کے دوست ہیں یا دشمن؟ تو سارے مجمع سے آواز آئے گی۔ دشمن! میں کہوں گا ٹھیک ہے۔ واقعی اس کا دشمن ہی ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ ملعون، ہمارا دشمن ہے۔ خدا نے فرمایا کہ وہ تمہارا دشمن ہے!

فاتخذوہ عدوا "تم اس کے دشمن ہوا"

اچھا صاحب! شیطان آپ کا دشمن ہے اور آپ شیطان کے۔ اور خدا کے آپ کے دوست ہیں یا دشمن؟ جواب ملے گا۔ دوست! اچھا صاحب! خدا کے آپ دوست ہیں۔ اب یہ بات بھی سمجھ لیجئے کہ سینما اور تھیٹر شیطان کے گھر ہیں۔ یعنی دشمن کا گھر اور مسجد خدا کا گھر ہے۔ یعنی دوست کا گھر، اور سب جانتے ہیں کہ دشمن کے گھر کوئی نہیں جاتا۔ اور دوست کے گھر ہر شخص خوشی سے جاتا ہے۔ دشمن کے گھر تو لوگ کہتے ہیں۔ میں پیشاب کرنے بھی نہ جاؤں گا۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ آپ دشمن کے گھر سینما وغیرہ میں تو پیسے خرچ کر کے جاتے ہیں اور دوست کے گھر مفت بھی نہیں آتے دوست کے گھر کبھی آپ آئے نہیں اور دشمن کے گھر سے کبھی نکلے نہیں۔

فرقہ واریت

ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے لشکر کے ہمراہ کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ کا گزر ایک ایسی وادی سے ہوتا تھا جہاں چیونٹیوں کی آبادی تھی۔ ابھی لشکر اس وادی سے تین میل کے فاصلے پر تھا کہ چیونٹیوں کی سردار نے گھبرا کر تمام چیونٹیوں کو مخاطب کر کے کہا۔

ترجمہ:۔ "اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان اور ان کے لشکر بے خبری میں۔" (سورہ نمل 18)

حضرت سلیمان علیہ السلام تین میل دور تھے کہ انہوں نے ہزارہا نشیب وفراز کے باوجود نہ صرف اس چیونٹیوں کے لشکر کو دیکھ لیا بلکہ ملکہ کی آواز کو بھی سن لیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی شان بیان کرتے ہوئے اللہ عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

ترجمہ:۔ "اس کی بات سے مسکرا کر ہنسے۔"

(سورہ نمل 19)

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام چھپے ہوئے حالات سے باخبر ہوتے ہیں اور ان کے لئے دور ونزدیک سب یکساں ہیں۔

کس قدر خوش نصیب ہے وہ چیونٹی جس کا ذکر رہتی دنیا تک قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ یہ جانتی تھی کہ انبیاء ہرگز کسی پر ظلم نہیں کرتے۔ وہ انتہائی رحم دل اور مخلوق خدا پر مہربان ہوتے ہیں لہٰذا ان کا یہاں سے گزرنا اور اس لشکر سے چیونٹیوں کا کچلا جانا یقیناً توجہ نہ ہونے کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ قصداً نہیں۔ اللہ عزوجل کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام سے محبت وعقیدت کا ہی یہ انعام تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک چیونٹی جیسی چھوٹی سی مخلوق کو اس قدر علم عطا کر دیا کہ تین میل کی دوری سے اس نے یہ جان لیا کہ آنے والا لشکر حضرت سلیمان علیہ السلام کا ہے۔ وہ یہ بھی جان گئی کہ یہ لشکر یہاں سے ہی گزرے گا۔ ہزارہا نشیب وفراز کے باوجود چیونٹی نے چھپے ہوئے لشکر کو دیکھا یہ غیب کا علم اسے کس نے دیا؟ یقیناً اللہ تعالیٰ نے۔ ذرا سوچئے اور اللہ عزوجل کی کرم نوازی کا اندازہ لگائیے اور بتائیے کہ جب ایک حقیر ومعمولی چیونٹی کی غیب دانی کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ اس قدر دوری کے باوجود آنے والے لشکر کو

کی گئی آیات کا انکار ہے جو سراسر کفر ہے۔ یہ علم غیب کوئی معمولی علم نہیں۔ یہ وہ علم ہے کہ جس کسی کو بھی عطا کر دیا گیا اس کے آگے پیچھے فرشتوں کے پہرے لگا دیئے جاتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ انبیاء میں سے کسی کو زیادہ علم عطا کیا گیا ہے تو کسی کو کم۔

جہاں تک ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا معاملہ ہے تو علم غیب ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عطا کیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کیوں کہ تمام انبیاء ورسل میں افضل واکمل ہے لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مطابق دیا گیا ہے۔

کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورسل کو جو علم غیب عطا کیا گیا وہ سب کا سب اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کر دیا اور اس کے علاوہ اور جو کچھ عطا کیا گیا وہ اس کے سوا ہے جسے اللہ عزوجل کے علاوہ اور کوئی دوسرا نہیں جان سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ۔

"اللہ عزوجل نے مجھے اولین وآخرین کے علوم کا وارث بنایا اور مجھے چند قسم کے علوم عطا فرمائے ایک وہ کہ اللہ عزوجل نے ان کے چھپانے کا مجھ سے عہد لیا اور یہ وہ علوم تھے کہ جن کے اٹھانے کی طاقت میرے سوا کسی میں نہیں اور ایک وہ علوم جن کے بتانے اور چھپانے کے بارے میں خدا نے مجھے اختیار دیا اور ایک وہ علوم جن کے بارے میں خدا نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں ان علوم کو اپنی امت کے ہر خاص وعام کو پہنچا دوں۔"

(ملاحظہ کیجئے تفسیر روح البیان جلد دوم صفحہ 185)

مذکورہ بالا حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ اللہ عزوجل نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو تین قسم کے علوم عطا فرمائے۔ ایک علم تو وہ جسے امت کو بتانا ضروری یعنی فرض ہے۔ دوسرا علم وہ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار دیا گیا کہ جسے چاہیں بتائیں جس سے چاہیں چھپائیں یہی وجہ ہے کہ بعض موقعوں پر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے اسرار ورموز اور پوشیدہ باتوں پر خاموشی اختیار فرمائی اور امت سے پوشیدہ رکھا اور بعض غیب کی خبریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ پر ظاہر فرمائیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تدبیر

کراچی (ضرب اسلام تحقیقاتی سیل) ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں سخت قحط پڑا۔ بارش ہوتی نہ تھی لوگ پریشان ہو کر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ اے ام المومنین! بارش نہیں ہوتی قحط پڑ گیا ہے، ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں۔ فرمائیے کیا کیا جائے ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور پر جاؤ اور قبر شریف کے حجرہ مبارکہ کا جو چھت ہے اس میں سے چند ایک مقامات سے مٹی نکال کر روشن دان ہو تاکہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ نہ رہے۔ اور آسمان کو قبر شریف نظر آنے لگے۔ آسمان جب قبر انور کو دیکھے گا تو آسمان رونے لگے گا۔ اور بارش ہونے لگے گی۔ ام المومنین کی اس تدبیر پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عمل کیا اور روضہ شریف کی چھت میں کچھ روشن دان بنائے تو آسمان کو قبر شریف نظر آنے لگی تو بارش شروع ہو گئی اور اتنی بارش ہوئی کہ گھاس اگ آئی۔ اونٹ موٹے ہو گئے اور ان میں اتنی چربی اور گوشت پیدا ہو گیا۔ گویا وہ موٹاپے سے پھٹنے لگے۔ اس سال کا نام سال ارزانی رکھا گیا۔ (مشکوۃ شریف ص 537) سبق: قحط کا پڑ جانا ایک بہت بڑی مشکل اور مصیبت ہے اس مشکل کے وقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ام المومنین نے یہ نہیں فرمایا کہ مشکل کے وقت میرے پاس کیوں آئے ہو خدا سے دعا مانگو، بلکہ آپ نے جو تدبیر بیان فرمائی وہ ایسی ایمان افروز اور باطل سوز ہے کہ اہل ایمان ومحبت کو وجد آنے لگتا ہے۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کا یہ ایک خاصہ ہے کہ سنگدل سے سنگدل انسان کو بھی قبر انور نظر آ جائے تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں چنانچہ جن لوگوں کو یہ سعادت حاصل ہوئی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ روضہ انور کی حاضری میں ہر شخص کی آنکھیں آنسو بہانے لگتی ہیں اور بلا اختیار رونا آتا ہے۔ اور جتنا زیادہ گناہ گار ہوا اتنا ہی زیادہ رونا آتا ہے یعنی اتنی ہی زیادہ توجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرف کی طرف ہوتی ہے، کپڑا جتنا میلا ہو گا، صابن اتنا ہی زیادہ اس کی طرف متوجہ ہو گا اور پھر اس رونے میں جو کیفیت اور لذت حاصل ہوتی ہے اس کا بیان کرنا مشکل ہے جن خوش نصیب حضرات کو یہ سعادت حاصل ہو چکی ہے وہ خوب جانتے ہیں اور یقیناً یہ آنسو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری میں گرتے ہیں ان سے سب گناہ دھل جاتے ہیں۔ یہ آنسو گویا رحمت کا پانی ہوتے ہیں۔

ہم گناہ گاروں پہ تیری مہربانی چاہئے
سب گناہ دھل جائیں گے رحمت کا پانی چاہئے

جس طرح آسمان کے رونے سے مردہ زمین زندہ ہو گئی اسی طرح حج کرنے کے بعد قبر انور کی زیارت ہی سے حج میں جان پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے میں نے لکھا ہے کہ "جس حج میں نہ سیر مدینہ ہو وہ حج تو ہے لیکن ایسا حج اک لفظ ہے لیکن بے معنی اک جسم ہے لیکن بے جان ہے۔" باوجود اس کے جو لوگ قبر انور کی زیارت سے گھبراتے ہیں کتراتے ہیں ان پر رونا آتا ہے اور انہیں خود بھی بدبختی پر رونا چاہئے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

صاحب مرقاۃ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ایک معنی اس حدیث کا یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی تھی۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کے وسیلہ سے بارش طلب کرنے کی ہدایت فرمائی۔ (حاشیہ مشکوۃ ص 537)

تلاوت میں مشغول رہنے والوں کو بغیر مانگے ملتا ہے

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ (عزوجل) فرماتا ہے کہ جس کو قرآن نے میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے باز رکھا اسے میں اس سے بہتر دوں گا جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور کلام اللہ کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ایسی ہے جیسی اللہ کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے۔ (ترمذی)

اے ایمان والو اللہ عزوجل کی رضا پر چلو

تحریر:۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ایم اے پی ایچ ڈی

اللہ تعالیٰ عزوجل نے انسان کو پیدا فرمایا..... اس کی فطرت میں اپنی ذات کی تڑپ رکھی اور ارشاد فرمایا..... اپنا منہ سیدھا کرو اللہ عزوجل کی اطاعت کے لئے ایک اکیلے اسی کے ہو کر، اللہ عزوجل کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا..... ہاں، وہ کہاں ہے؟..... جس طرف منہ کرو اللہ عزوجل ہی اللہ عزوجل ہے..... کس طرح پائیں؟..... کہاں تلاش کریں؟..... منزل تک کیسے پہنچیں؟..... وہ بڑا رحیم وکریم ہے، ہم کو دعا بھی سکھا دی اور منزل کا اتا پتہ بھی بتا دیا..... ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا..... بغیر نشان قدم، منزل کا ملنا مشکل ہے..... ہادی و رہبر چلتے گئے..... پھر چلنے والے پیچھے پیچھے چلتے رہے، منزل تک پہنچتے رہے..... یہ نشان قدم نہ ہوتے تو ہم کہاں کہاں بھٹکتے پھرتے!..... بڑا کرم فرمایا، نشان قدم عطا فرمائے، راہ لگا دیا، منزل تک پہنچا دیا..... یہ عمل نہ معلوم کب سے جاری ہے اور کب تک جاری رہے گا..... اللہ تعالیٰ عزوجل نے انسان کو طبعاً مقلد بنایا ہے..... انفرادی، اجتماعی، معاشرتی، جغرافیائی ہر سطح پر وہ مقلد آتا ہے..... ایک فرد دوسرے فرد کی تقلید کرتا ہے، ایک جماعت دوسری جماعت کی تقلید کرتی ہے، ایک قوم دوسری قوم کی تقلید کرتی ہے..... شعوری اور غیر شعوری طور پر ہم ہر ایک سے کچھ نہ کچھ سیکھتے ہیں..... ہم زندگی بھر نہ معلوم کتنے لوگوں کی تقلید کرتے ہیں تب جا کر بنتے یا بگڑتے ہیں..... اور تو اور ہماری ساری ترقیاں اسی تقلید کی مرہون منت ہیں..... سائنس کی حیرت ناک ترقیوں میں یہی تقلید جلوہ گر ہے..... ایک نے دوسرے سے سیکھا ہے..... تقلید سے مفر نہیں۔

انسان کے ہر قول وعمل پر تقلید کی چھاپ ہے، تقلید کے بغیر چارہ نہیں..... دسویں صدی ہجری میں اکبر بادشاہ نے چند شیر خوار بچوں کو الگ تھلگ ایک مکان میں رکھ کر یہ جاننا چاہا کہ ایسے بچے جن کو تقلید کے لئے کوئی انسان نہ ملا جب سن شعور کو پہنچیں گے تو کس طرح بولیں گے؟..... کس طرح اٹھیں بیٹھیں گے؟..... جب وہ سن شعور کو پہنچے تو جانوروں کی بولیاں بول رہے تھے، انسانوں جیسی خوبی ان میں نظر نہیں آتی تھی کیونکہ وہ انسانی ماحول سے دور رہے، تقلید نہ کی تو ہر کمال سے محروم رہے..... تقلید ایک حقیقت

تقریباً ہر گھر میں مقلد موجود ہیں..... جس بچے نے ابھی مدرسہ واسکول نہ دیکھا وہ بچہ ماں باپ، بھائی، بہنوں کی تقلید کرتا ہے..... سب کی طرف سے آنکھیں بند کر لے تو کہیں کا نہ رہے..... اسی لئے ہم بچوں کیلئے اچھے سے اچھا استاد اور اچھے سے اچھا اسکول تلاش کرتے ہیں..... تاکہ اچھے انسانوں کی صحبت میں اچھا بنے..... کوئی ایسا معقول آدمی نظر نہیں آتا جو یہ کہے کہ کتابیں تو موجود ہیں بچہ خود لکھ پڑھ لے گا..... دانائی یہی ہے کہ بہترین استاد کو اپنا رہبر ورہنما بنایا جائے اور خود لکھنے پڑھنے کے زعم میں زندگی کو رائیگاں اور مستقبل کو برباد نہ کیا جائے.....

تقلید قومی ترقی کا لازمی جزو ہے..... تہذیب وتمدن تقلید کے سہارے آگے بڑھتے ہیں، معاشرے پر نظر ڈالی جائے تو ہر شعبہ زندگی میں تقلید کی چارہ سازی ہے..... بول چال میں تقلید، کھانے پینے میں تقلید، پہننے اوڑھنے میں تقلید، رہن سہن میں تقلید، فکر ونظر میں تقلید..... کافر ومشرک اور یہود ونصاریٰ کی تقلید..... کسی کو یہ خیال نہ آیا کہ ہم کیوں تقلید کریں اور وہ بھی کافر ومشرک کی تقلید!..... تقلید ایک قومی ومعاشرتی ضرورت اور ایک فطری تقاضا ہے..... بغیر تقلید ہم ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتے اس لئے قرآن حکیم میں یوں ہدایت کی گئی..... اے ایمان والو اللہ عزوجل کی رضا پر چلو اور سچوں کے ساتھ رہو..... سچوں کی تقلید انسان بناتی ہے.....

تقلید سے انسان بہت سی کلفتوں سے بچ جاتا ہے اور جس شعبے میں بھی سچوں کی تقلید کی جائے زندگی کا وہ شعبہ سنورتا چلا جاتا ہے، انتشار وبگاڑ سے بچ جاتا ہے..... ہم غور نہیں کرتے، غور کریں تو بات سمجھ میں آتی چلی جائے..... ہم حروف کے سیٹ کو لفظ کہتے ہیں، الفاظ کے سیٹ کو جملہ، جملوں کے سیٹ کو عبارت اور عبارتوں کے سیٹ کو مقالہ، رسالہ، کتاب کہتے ہیں..... پھر کتابوں کو پڑھ پڑھ کر زندگی بناتے ہیں..... کوئی نہیں کہتا کہ ہم حروف تہجی سے خود الفاظ بنائیں گے خود جملے بنائیں گے، خود زبان بنائیں گے، خود بولیں گے اور خود دوسروں کو بلوائیں گے..... ہم دوسروں کی بنائی چیزوں پر یقین نہیں رکھتے..... کوئی اگر یہ کہتا تو یہ ایک نامعقول بات اور ایک غیر فطری عمل ہوتا..... فطری عمل کے دھارے کو روکنا ممکن نہیں.....



امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کی حق گوئی

امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نہایت نفاست پسند تھے۔ ہمیشہ بیش قیمت لباس آپ کے بدن پر ہوتا تھا۔ قیمتی کپڑے عدن سے منگوایا کرتے تھے۔ بہت اچھی خوشبو استعمال کرتے تھے۔ جس گلی سے نکل جاتے دیر تک خوشبو پھیلی رہتی۔ کھانے کا ذوق بھی بے حد عمدہ تھا، آپ فرماتے تھے "میں کسی آدمی کے لئے پسند نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی نعمتیں دی ہوں اور پھر ان کے آثار اس پر ظاہر نہ ہوں۔"

آپ نے علم دین کے حصول کے لئے بے شمار سختیاں بھی جھیلیں اور آپ پر وہ دور بھی آیا جب آپ کی معاشی حالت اتنی خراب تھی کہ آپ کی بچی بھوک سے بے تاب ہو کر رویا کرتی تھی اور یہ خوددار شخص اپنی خادمہ سے کہتا تھا کہ چکی چلائے تا کہ پڑوسی بچی کے رونے کی آواز نہ سن سکیں۔ امام صاحب رحمتہ اللہ علیہ تنگدستی سے دوچار رہے لیکن آپ نے علم کا حصول ترک نہ کیا اور اس غرض سے اپنے گھر کی چھت کی لکڑیاں تک بیچ دیں۔ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں: "اس علم میں کمال اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک علم حاصل کرنے والا فقر میں مبتلا نہ ہو، اور اس پر بھی وہ بہر حال علم حاصل کرنے کو ترجیح دے۔"

امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کی حق گوئی، فراخدلی اور عفو و درگزر کے واقعات تاریخ اسلام میں درخشاں ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہیں۔ جب آپ نے جبراً دلوائی گئی طلاق کے خلاف فتویٰ دیا تو حاکم مدینہ جعفر نے آپ سے کہا کہ ایسا فتویٰ نہ دیں، کیونکہ لوگ اس فتوے کی روشنی میں خلیفہ منصور کی بیعت کو "جبری" قرار دے رہے ہیں۔ یعنی امام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے فتوے سے یہ اصول اخذ کیا گیا ہے کہ جبر کے ذریعہ کروایا گیا ہر کام ناجائز ہے اور منصور نے جبر کے ذریعہ بیعت لی ہے، چنانچہ یہ بیعت ناجائز ہے تاہم امام مالک رحمتہ اللہ علیہ جبری طلاق کے خلاف فتویٰ دیتے رہے۔

جعفر نے امام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو ستر کوڑے لگوائے۔ آپ کی پیٹھ خون سے بھر گئی۔ دونوں ہاتھ مونڈھوں سے اتر گئے۔ پھر جعفر نے آپ کو اونٹ پر بٹھایا اور شہر میں گھمایا۔ بازاروں اور گلیوں سے گزرتے ہوئے یہ مرد حق بلند آواز سے کہہ رہا تھا:

"جو مجھ کو جانتا ہے وہ جانتا ہے، جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں مالک (رحمتہ اللہ علیہ) بن انس ہوں، فتویٰ دیتا ہوں کہ جبری طلاق درست نہیں۔"

امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے 117ھ میں درس و تدریس کی مسند سنبھالی تھی۔ ربیع الاوّل 179ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ اس طرح 62 سال تک ایک امت کو علم و حکمت کے خزانوں سے مالا مال کرنے کے بعد مدینہ کا امام مدینہ کی خاک میں جا بسا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر چھیاسی سال تھی۔ آپ کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔

کس قدر خوش نصیب ہے وہ چیونٹی جس کا ذکر رہتی دنیا تک قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ یہ جانتی تھی کہ انبیاء ہرگز کسی پر ظلم نہیں کرتے۔ وہ انتہائی رحم دل اور مخلوق خدا پر مہربان ہوتے ہیں لہٰذا ان کا یہاں سے گزرنا اور اس لشکر سے چیونٹیوں کا کچلا جانا یقیناً توجہ نہ ہونے کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ قصداً نہیں۔ اللہ عزوجل کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام سے محبت و عقیدت کا ہی یہ انعام تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک چیونٹی جیسی چھوٹی سی مخلوق کو اس قدر علم عطا کر دیا کہ تین میل کی دوری سے اس نے یہ جان لیا کہ آنے والا لشکر حضرت سلیمان علیہ السلام کا ہے۔ وہ یہ بھی جان گئی کہ یہ لشکر یہاں سے ہی گزرے گا۔ ہزار ہا نشیب و فراز کے باوجود چیونٹی نے چھپے ہوئے لشکر کو دیکھا یہ غیب کا علم اسے کس نے دیا؟ یقیناً اللہ تعالیٰ نے۔ ذرا سوچئے اور اللہ عزوجل کی کرم نوازی کا اندازہ لگایئے اور بتایئے کہ جب ایک حقیر و معمولی چیونٹی کی غیب دانی کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ اس قدر دوری کے باوجود آنے والے لشکر کو دیکھ لیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کا کیا عالم ہوگا جو اپنے لشکر کے ہمراہ وہاں سے گزر رہا ہے اور آپ نے قرآن میں یہ پڑھ بھی لیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام چیونٹی کی اس بات کو سن کر مسکرائے۔ یقیناً یہ ان کے علم کا ایک ادنیٰ کمال ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا۔ آج دنیا میں کوئی ایسا آلہ یا انسان ہے جو کسی چیونٹی کی آواز سن سکے۔ ہرگز نہیں یہ کمال صرف اللہ عزوجل کے نبی کو حاصل ہے۔

مذکورہ آیات سے واضح ہوا کہ اللہ عزوجل نے اپنے برگزیدہ نبیوں کو علم غیب کی دولت عطا فرمائی ہے۔ اللہ عزوجل کے اس عطا کردہ علم غیب سے انکار قرآن مجید

اللہ عزوجل نے ان کے چھپانے کا مجھ سے عہد لیا اور یہ وہ علوم تھے کہ جن کے اٹھانے کی طاقت میرے سوا کسی میں نہیں اور ایک وہ علوم جن کے بتانے اور چھپانے کے بارے میں خدا نے مجھے اختیار دیا اور ایک وہ علوم جن کے بارے میں خدا نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں ان علوم کو اپنی امت کے ہر خاص و عام کو پہنچا دوں۔"

(ملاحظہ کیجئے تفسیر روح البیان جلد دوم صفحہ 185)

مذکورہ بالا حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ اللہ عزوجل نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو تین قسم کے علوم عطا فرمائے۔ ایک علم تو وہ جسے امت کو بتانا ضروری یعنی فرض ہے۔ دوسرا علم وہ جس پر آپ ﷺ کو یہ اختیار دیا گیا کہ جسے چاہیں بتائیں جس سے چاہیں چھپائیں یہی وجہ ہے کہ بعض موقعوں پر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے اسرار و رموز اور پوشیدہ باتوں پر خاموشی اختیار فرمائی اور امت سے پوشیدہ رکھا اور بعض غیب کی خبریں آپ ﷺ نے بعض صحابہ پر ظاہر فرمائیں۔ یہاں یہ بات پیش نظر رہے کہ جہاں کہیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی علم کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی اس کے معنی یہ نہیں کہ آپ ﷺ کو اس کا علم نہیں تھا بلکہ اس کے بارے میں آپ ﷺ کو اختیار ہے کہ جسے چاہیں بتائیں یا چاہیں تو نہ بتائیں۔ آپ ﷺ کی اس خاموشی میں کیا راز و نیاز اور اسرار و رموز پوشیدہ ہیں ہم نہیں جانتے۔ اس کی حقیقت کو اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتا ہے۔ ہمیں یہ حق حاصل نہیں آپ ﷺ کی اس خاموشی پر لب کشائی کریں۔

کو وجد آنے لگتا ہے۔ فرمایا حضور ﷺ کی قبر انور کا یہ ایک خاصہ ہے کہ سنگدل سے سنگدل انسان کو بھی قبر انور نظر آ جائے تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں چنانچہ جن لوگوں کو یہ سعادت حاصل ہوئی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ روضہ انور کی حاضری میں ہر شخص کی آنکھیں آنسو بہانے لگتی ہیں اور حضور ﷺ کی ظاہری زندگی میں جس طرح آپ ﷺ کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی تھی۔ اسی طرح آپ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی قبر انور کے وسیلہ سے بارش طلب کرنے کی ہدایت فرمائی۔ (حاشیہ مشکوٰۃ ص 537)

تلاوت میں مشغول رہنے والوں کو بغیر مانگے ملتا ہے

سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا

اللہ (عزوجل) فرماتا ہے کہ جس کو قرآن نے میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے باز رکھا اُسے میں اس سے بہتر دوں گا جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور کلام اللہ کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ایسی ہے۔ جیسی اللہ کی فضیلت اُس کی مخلوق پر ہے۔ (ترمذی)

☆.☆ نفع کا سودا ☆.☆

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پاکی نصف ایمان ہے، الحمد للہ میزان کو بھر دے گی، سبحان اللہ اور الحمد للہ زمین و آسمان کو بھر دیتے ہیں، نماز روشنی ہے، صدقہ و خیرات (ایمان کی) دلیل ہے، صبر چمک ہے، قرآن تیری طرف سے یا تیرے خلاف حجت ہے (یہ تیرے عمل پر منحصر ہے)، اور ہر شخص جب صبح کو اٹھتا ہے تو اپنے نفس کا سودا کرتا ہے پس وہ یا تو نفس کو (آگ سے) آزاد کرتا ہے اور یا ہلاک کر دیتا ہے۔ (مسلم)

ایک فرد دوسرے فرد کی تقلید کرتا ہے، ایک جماعت دوسری جماعت کی تقلید کرتی ہے، ایک قوم دوسری قوم کی تقلید کرتی ہے۔ شعوری اور غیر شعوری طور پر ہم ہر ایک سے کچھ نہ کچھ سیکھتے ہیں۔ ہم زندگی بھر نہ معلوم کتنے لوگوں کی تقلید کرتے ہیں تب جا کر بنتے یا بگڑتے ہیں۔ اور تو اور ہماری ساری ترقیاں اسی تقلید کی مرہون منت ہیں۔ سائنس کی حیرت ناک ترقیوں میں یہی تقلید جلوہ گر ہے۔ ایک نے دوسرے سے سیکھا ہے۔ تقلید سے مفر نہیں۔

انسان کے ہر قول و عمل پر تقلید کی چھاپ ہے، تقلید کے بغیر چارہ نہیں۔ دسویں صدی ہجری میں اکبر بادشاہ نے چند شیر خوار بچوں کو الگ تھلگ ایک مکان میں رکھ کر یہ جاننا چاہا کہ ایسے بچے جن کو تقلید کے لئے کوئی انسان نہ ملا جب سن شعور کو پہنچیں گے تو کس طرح بولیں گے؟ کس طرح اٹھیں بیٹھیں گے؟ جب وہ سن شعور کو پہنچے تو جانوروں کی بولیاں بول رہے تھے، انسانوں جیسی خوبی ان میں نظر نہیں آتی تھی کیونکہ وہ انسانی ماحول سے دور رہے، تقلید نہ کی تو ہر کمال سے محروم رہے۔ تقلید ایک حقیقت ہے، بہت بڑی حقیقت، اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

قومی و معاشرتی ضرورت اور ایک فطری تقاضا ہے۔ بغیر تقلید ہم ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتے اس لئے قرآن حکیم میں یوں ہدایت کی گئی۔ اے ایمان والو اللہ عزوجل کی رضا پر چلو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ سچوں کی تقلید انسان بناتی ہے۔

تقلید سے انسان بہت سی کلفتوں سے بچ جاتا ہے اور جس شعبے میں بھی سچوں کی تقلید کی جائے زندگی کا وہ شعبہ سنورتا چلا جاتا ہے، انتشار و بگاڑ سے بچ جاتا ہے۔ ہم غور نہیں کرتے، غور کریں تو بات سمجھ میں آتی چلی جائے۔ ہم حروف کے سیٹ کو لفظ کہتے ہیں، الفاظ کے سیٹ کو جملہ، جملوں کے سیٹ کو عبارت اور عبارتوں کے سیٹ کو مقالہ، رسالہ، کتاب کہتے ہیں۔ پھر کتابوں کو پڑھ پڑھ کر زندگی بناتے ہیں۔ کوئی نہیں کہتا کہ ہم حروف تہجی سے خود الفاظ بنائیں گے خود جملے بنائیں گے، خود زبان بنائیں گے، خود بولیں گے اور خود دوسروں کو بلوائیں گے۔ ہم دوسروں کی بنی بنائی چیزوں پر یقین نہیں رکھتے۔ کوئی اگر یہ کہتا تو یہ ایک نامعقول بات اور ایک غیر فطری عمل ہوتا۔ فطری عمل کے دھارے کو روکنا ممکن نہیں۔

(باقی آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

اُٹھو مسلمانو! جاگ جاؤ سارا عالم جاگ رہا ہے ہم سو رہے ہیں

انسانیت کے مرتبے سے گر کر حیوان بن جائے پھر حیوانیت سے گر کر درندہ بن جائے اور پھر اس سے بھی گزر کر کیا سے کیا ہو جائے۔ مگر ایک وہ انسان ہیں جو محبت کی باتیں کرتے ہیں اور فطرت انسانی کے ایسے گوشے تلاش کرتے ہیں جہاں سے محبتیں پھوٹنے لگیں۔ اور انسان، حیوانیت کے درجے سے بلند ہو کر آدمی بن جائے، پھر اس سے بھی گزر کر انسان ہو جائے، پھر انسان کے مرتبے سے بلند ہو کر فرشتہ بن جائے پھر اس سے بھی گزر کر کیا سے کیا ہو جائے۔

حضور انور ﷺ نے انسان کو زمین سے اُٹھایا اور ہمدوش ثریا کر دیا۔ ساری انسانیت کو آغوش کرم میں لیا جس کی قسمت میں سعادت تھی وہ سعید ہوا اور جس کی قسمت میں شقاوت تھی وہ شقی ہوا۔ دنیا کی ہر مذہبی کتاب میں حضور انور ﷺ کا ذکر جمیل ہے۔ زبور میں ہے، توریت میں ہے، انجیل میں ہے، ویدوں میں ہے، ژند اوستا میں ہے، گوتم بدھ کے ملفوظات میں ہے۔ کہاں نہیں، ہر جگہ ہے سب نے آپ کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے کائنات میں ایک عظیم انقلاب برپا کیا۔ آرزوؤں کا ڈھنگ بتایا۔ تمناؤں کا سلیقہ سکھایا۔ امنگوں کو ایک نیا رنگ و روپ دیا۔ فرش پر جمی ہوئی نگاہوں کو عرش پر لگا دیا۔ مرجھائے ہوئے چہروں کو تاب ناک بنا دیا۔ مردہ جسموں میں جان ڈال دی۔ بے کیف روحوں کو کیف و سرور بخشا۔ مظلوموں اور بیکسوں کو سہارا دیا۔ زندہ در گور ہونے والی عورت کو مسند عزت پر بٹھایا۔ قاتلوں کو جان و تن کا محافظ بنایا۔ ظالموں کو مظلوموں کا پاس دار بنایا۔ غلاموں کو آزادی کا مژدہ سنایا اور ایسا سرفراز کیا کہ آزادوں کا آقا بنا دیا۔ رہزنوں کو قائد و رہبر بنایا۔ اللہ اکبر وہ اتنا عظیم انقلاب لایا کہ جس معاشرے میں اُٹھا اس کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ وہ باہر سے انقلاب نہیں لایا، وہ باہر سے کوئی لشکر نہیں لایا۔ اندر ہی اندر اس نے کچھ ایسا کیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے مردے زندہ ہونے لگے۔ وہ ستانے کے لیے نہیں آیا تھا وہ تو سارے عالم کو آرام پہنچانے آیا تھا۔ کوئی ایسا شفیق و مہربان لا کر تو دکھائے۔ اس نے تکلیفیں سہہ کر اور مصیبتیں برداشت کر کے سب کو آرام پہنچایا۔ دنیا میں کوئی ایسا رحیم و کریم تو دکھائے۔ اس کے رحم و کرم کو دیکھ کر سینوں سے دل نکل پڑے اور جسموں سے جانیں نکل پڑیں۔ آج مظلوموں اور غریبوں کا کوئی داد رس نہیں۔ نفس کے بندے اپنے اپنے بندھنوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ وہ دل داری اور دل سوزی کہاں! وہ ہمدردی و غم خواری کہاں۔ اللہ اللہ آج داد رسی اور عدل گستری مصلحتوں کا شکار ہو گئی۔ جس دور جاہلیت سے نکل کر ہم آئے تھے، پھر وہیں آ گئے۔ رنگ برنگ انسانوں میں یک رنگی قائم رکھنا ہنسی کھیل نہیں۔ یہ صرف اور صرف محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہی سینہ تھا جس میں سب کی سمائی تھی۔ ایسا وسیع سینہ کسی کا نہ دیکھا۔ یہ وسعت و پنہائی کسی کو میسر نہیں۔ محمد مصطفیٰ ﷺ کا رنگ کسی نے نہ دیکھا، اگر آج وہ رنگ دکھا دیا جائے تو سارا عالم دوڑ پڑے۔ اس کالی کملی والے آقا کی غلامی کے لیے ساری گردنیں جھک جائیں۔ ساری زبانیں اس کے گن گانے لگیں۔ ہاں، سب نام لیتے ہیں مگر اپنے اپنے پیٹ پالتے ہیں، اس کا جلوہ نہیں دکھاتے کہ ایک صف میں کھڑا ہونا کسی کو اچھا نہیں لگتا۔ دوسروں کے لیے گھر کولٹانا اچھا نہیں لگتا۔ دوسروں کی زیادتیوں پر غصے کو پینا اچھا نہیں لگتا۔

یہ کیا ہے کہ ہم اس کالی کملی والے آقا کا نام لیتے ہیں مگر ہماری زندگی، ہماری صورتیں۔ ہمارا اُٹھنا بیٹھنا۔ ہمارا سونا جاگنا۔ ہمارا کھانا پینا۔ ہمارا لینا دینا۔ ہمارے رسم و رواج۔ ہماری چال ڈھال۔ سب کچھ اس کالی کملی والے آقا کے دشمنوں کی سی ہیں۔ اللہ اللہ عجائبات عالم میں یہ ایک بڑا عجوبہ ہے۔ ہم کب تک غافل رہیں گے؟ کب تک سوتے رہیں گے؟ جاگنے کا وقت آ گیا ہے۔ سارا عالم جاگ رہا ہے۔ ہم سو رہے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کا خون پی رہے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کا خون بہا رہے ہیں۔ یہ کیا ہے کہ عالم اسلام انتشار کا شکار ہے۔ سازشوں کا شکار ہے۔ فساد و خلفشار کا شکار ہے۔ ہر اک نے اس کے خرمن کو تاکا ہے۔ ہر ایک نے اس کی دولت کو لوٹا ہے۔ ہماری عقلیں کہاں گئیں؟ ہمارے ہوش کدھر گئے؟ ہمارے حواس کیا ہوئے؟ کیا ہم اپنی عقل سے نہیں سوچ سکتے؟ نہیں نہیں عقل تو سکھانے والے نے سکھا دی، صد حیف! کہ کام لینے والے کام نہیں لیتے کہ وہ خود سے بے خبر ہیں۔ اُن کو نہیں معلوم کہ غربت و مسکینی کے باوجود وہ امیروں کے امیر ہیں۔ انہوں نے سب کو دیا ہے۔ اور سب کو دے سکتے ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں دامن مصطفیٰ ﷺ ہے۔

آیئے خود کو جھنجوڑیئے! خود کو جگایئے!! احساس کی لو تیز کیجئے۔ غیرت کی شمع جلایئے۔ نہیں نہیں یہ سونے کا وقت نہیں۔ بہت سو چکے، صدیاں بیت گئیں۔ اب جاگنا ہے اور دوسروں کو جگانا ہے۔ اللہ اللہ جس کو اللہ نے سماوات، حیوانات، جمادات، نباتات، اور عناصر اربعہ پر اختیار دیا اور ان کو خادم بنایا۔ اور تو اور اپنا خلیفہ اور نائب بنایا۔ اس کا یہ حال کہ اپنے مقام سے بے خبر ایک کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔ غفلت کے دلدل میں ایسا پھنسا ہے کہ نکلنے کا نام نہیں لیتا۔ اور جن کو اوپر چڑھنے کا دعویٰ ہے، بلندیاں ان کے لیے پستیاں بن گئیں۔ جتنے اوپر جاتے ہیں، اتنے ہی نیچے چلے جا رہے ہیں۔ عجائبات عالم میں دور جدید کا یہ ایک عجوبہ ہے۔

میرے بزرگو! میرے جوانو! اس جان ایمان ﷺ کے نقش قدم چلئے۔ آفتاب و ماہتاب کی روشنیوں میں بڑھتے چلیے۔ آئینہ مصطفیٰ کو سامنے رکھئے اور خود کو سنوارتے جایئے۔ سب آئینے توڑ دیجئے۔ یہی ایک آئینہ رکھئے۔ یہی آئینہ، آئینہ ساز نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ بن سنور کے دنیا کے سامنے آیئے اور انقلاب برپا کیجئے۔ آپ تو انقلابوں کے امین ہیں۔ انقلاب باہر سے نہیں، اندر سے آتا ہے۔ دل سے اُٹھتا ہے۔ روح سے پھوٹتا ہے۔ اور پھر رگ رگ میں سما جاتا ہے۔ کچھ پاس نہیں، نہ سہی۔ ایمان ایک عظیم قوت ہے، عشق ایک عظیم دولت ہے۔ اسی سے افراد زندہ ہوتے ہیں۔ اسی سے قومیں زندہ ہوتی ہیں۔ ہاں، زندگی پکار رہی ہے۔ ذرا کان تو لگایئے۔ سنیئے تو سہی، کیا کہہ رہی ہے۔

کس کا منہ تکیئے؟ کہاں جایئے؟ کس سے کہیے؟
تیرے ہی قدموں پہ مٹ جائے، یہ پالا تیرا

راستوں کا حق

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔ تو صحابہ نے کہا کہ یارسول اللہ راستوں میں بیٹھنے سے تو ہم لوگوں کو چارہ ہی نہیں ہے۔ کیونکہ ان ہی جگہوں میں تو ہم لوگ بیٹھ کر بات چیت کرتے ہیں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم لوگ راستوں میں بیٹھنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ تو بیٹھو لیکن راستے کا حق دیتے رہو۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ راستہ کا حق کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ (۱) نیچی نگاہ رکھنا (۲) کسی کو ایذا نہ دینا (۳) لوگوں کو سلام کا جواب دینا (۴) اچھی باتوں کا حکم دینا (۵) بری باتوں سے منع کرنا۔

ربا (سود) شیطانیت ہے

ترجمہ: "اور جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں بالکل سچ کہہ رہے ہیں۔ اب اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو ان سے کہہ دو کہ تمہارے رب کا دامن رحمت وسیع ہے اور مجرموں سے اس کے عذاب کو پھیرا نہیں جا سکتا۔"

(سورۃ الانعام، آیت: 147)

درحقیقت اسلام رب کی بندگی کرنے والوں کے ساتھ مل کر بندگی رب اور رب کے نظام کا قیام ہے۔ زندگی کا پورا نظام بندگی سے باہر نہیں۔ جب الفاظ "دین و دنیا" یا "دین کے تابع" استعمال ہوتے ہیں تو ایسے مواقع پر دین سے مراد "آخرت کی زندگی کا فیصلہ" بھی ہوتا ہے۔ آخرت کی زندگی کا معیار دنیاوی زندگی کے معیار پر ہوگا۔ اسلام کے مطابق بتائی گئی موت کے بعد کی زندگی پر ایمان مسلمان رہنے کے لئے لازمی ہے۔ دنیاوی زندگی کو اسلامی معیار پر لانے، رکھنے یا گزارنے کے لئے "قوت نافذہ" بہر صورت درکار ہوتی ہے۔

ایک عام آدمی کے لئے عام طور پر اور ایک ایسے عالم کے لئے خاص طور پر (جان بوجھ کر) یہ سمجھنا مشکل یا ناممکن ہے کہ بے روزگاری، کساد بازاری، افراط زر، سماجی و اخلاقی مسائل مثلاً اختلاط مرد و زن، بے حیائی، فحاشی، تعلیمی انحطاط، اخلاقی بے راہ روی، غربت اور اس کے سبب آبادی میں حد اعتدال سے زائد اضافہ وغیرہ کی بنیادی وجہ سودی سرمایہ کاری "سودی نظام" ہی ہے۔

سودی نظام معیشت نفاذ اسلام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ بظاہر یہ سادہ سا جملہ ہے لیکن عام فہم و ادراک کے لائق نہیں۔ عام مسلمان کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ قرآن و سنت سے اس کی حرمت ثابت ہے اور واضح انداز میں اس سے اجتناب کا حکم اس وعید کے ساتھ ہے کہ اسے اللہ عزوجل اور رسول ﷺ سے جنگ قرار دیا گیا ہے۔

قرآن کریم اور سنت نبوی ﷺ میں ناقابل تبدیل احکامات واضح طور پر موجود ہیں جن میں "ربا" شامل ہے۔ ہر صاحب ایمان سے اسلام کا بنیادی تقاضا ہے کہ وہ مقدور بھر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتا رہے۔ کسی بھی ایسی ریاست کو جو اسلامی ہونے کی دعویدار ہو، مفاد عامہ کے نام پر یا بہ رضا و رغبت کے حوالے سے، جبر، ظلم، استحصال سے چھوٹ کے نام پر، غیر مسلموں کے لئے کھلے چھوڑ دیے جانے کے خوف سے یا کسی بھی دیگر وجہ سے حرام چیز وغیرہ پیش کرنے کی اجازت نہیں، بلکہ ایسی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ شرعی تقاضوں کی تکمیل کرے۔

اسلامی نظام کا نفاذ اس امر سے مشروط نہیں کہ وہ دیگر مقامات (ممالک میں) میں کام کر رہا ہے؟ مسلمان حکومت کی لازمی ذمہ داری ہے کہ وہ کافرانہ نظام کی جگہ زندگی کے ہر شعبے میں اسلامی نظام قائم کرے۔ اللہ عزوجل کی دی ہوئی قوتوں کو اس کے لئے استعمال کرے۔ بدی اور شرارت کی امداد نیکی کو نیچا چھوڑ کر خودکشی کے مترادف ہے جو حرام ہے اور ربا (ربا، سود) بدترین حرام ہے۔

ربا (سود) کی مختصراً تعریف یہ ہے کہ ایک ہی شے کا کاروباری غرض کے علاوہ کسی بھی مد میں لین دین یا اس کی موجودگی پر اسی شے کی زائد مقدار کا لین دین یا اضافہ ربا (سود) ہے۔ کسی شے کے بدلے میں دوسری شے بطور نفع لی جا سکتی ہے۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی طرح احتیاط کا تقاضا تو یہ ہے کہ مقروض کے ہر معاملے میں کسی بھی سہولت سے بچا جائے۔ اس کے مکان کے سائے میں (شدید گرمی، و گرم ہوا لو چلتے وقت) معمولی وقت کا سکون بھی حاصل نہ کیا جائے۔

قرآن مجید میں اور سنت رسول ﷺ میں سود کو واضح طور پر حرام قرار دیا گیا ہے۔ یہ حرمت اسلام کی اساسی تعلیمات یعنی بنیادی ضرورت دین میں سے ہے۔ اس کے بارے میں کسی بھی قسم کا شک و شبہ انسان کو اسلام ہی سے خارج کر دیتا ہے۔ حضور ﷺ، خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے غیر مسلموں کے ساتھ معاہدے کئے۔ عیسائیت، یہودیت، بت پرستی، شراب نوشی، خنزیر خوری وغیرہ جیسے اعمال کو تو ان ہی پر چھوڑ دیا گیا، لیکن صراحت کے ساتھ سود خوری، سودی کاروبار کسی ایک بھی فرد کا معاہدے کو کالعدم متصور ہونے کے لئے کافی قرار دیا گیا۔

ترجمہ: "سود خوروں کو اس طرح اٹھایا جائے گا کہ جیسے شیطان نے ان کو مس کر کے پاگل کر دیا ہو۔"

(قرآن مجید)

کافر کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ مسلمان کامیاب ہو۔ سودی نظام مسلمانوں کو یرغمال بنائے رکھنے کی گگی ہے۔ (دگنا چوگنا میں ہر مقدار شامل ہے)

القرآن السنۃ

تاریخ کے جھروکوں سے

دونوں اکٹھے عازم سفر ہیں مگر ان میں ایک آگے اور ایک قدرے پیچھے چل رہے ہیں تاہم وہ علمی بحث میں مصروف ہیں اور ایک دوسرے کے سوالات کے جوابات دے رہے ہیں۔ اچانک راستے میں ایک برساتی نالہ آجاتا ہے جس کے پار گئے بغیر چارہ نہیں۔ دونوں نالے کی گہرائی کا اندازہ لگاتے ہیں اور ایک ایسی جگہ کا تعین کرتے ہیں جہاں سے اسے بآسانی پار کیا جاسکتا ہے۔ جو قدرے آگے چل رہا ہے وہ یقیناً علم اور مرتبے میں بھی پیچھے چلنے والے سے بہت آگے ہیں لہذا نالہ پار کرنے کیلئے بھی وہی پہلا قدم آگے بڑھاتا ہے مگر پیچھے چلنے والا انتہائی تعظیم وتکریم کے ساتھ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے پیچھے کھینچ لیتا ہے اور بضد ہوتا ہے کہ نالہ پہلے وہ پار کرے گا دونوں میں اس بات پر بحث ہوتی ہے آخر تنگ آکر آگے چلنے والا پیچھے والے کو نالہ پہلے پار کرنے کی اجازت دے دیتا ہے۔

اجازت ملتے ہی وہ نالہ پار کرنا شروع کر دیتا ہے اور بالآخر کنارے پر پہنچ کر دوسرے کو نالہ پار کرنے کی درخواست کرتا ہے۔ جب دونوں نالہ پار کر چکتے ہیں تو ایک جگہ ستانے کیلئے بیٹھ جاتے ہیں۔ اس دوران بعد میں نالہ پار کرنے والا دوسرے سے ناراض ہوکر کہتا ہے "اگرچہ تم میرے ہونہار شاگرد ہو میرا ادب واحترام بھی بہت کرتے ہو۔ تم نے میری کوئی بات کبھی نہیں ٹالی لیکن اس بار تم نے میرا کہا نہ مان کر میرا دل دکھایا ہے۔" شاگرد جواب دیتا ہے "میں نے تو اپنا فرض اور آپ کا حق ادا کیا ہے۔"

استاد اگرچہ دنیا کا مانا ہوا صاحب علم وعرفان ہے اور ہر طبقہ علم وفکر کی نظر میں اس کی بے حد وحساب قدر ومنزلت ہے مگر شاگرد کی اس منطق کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ وہ شاگرد سے پوچھتا ہے "تم نے تو الٹا میرا حق مارا ہے۔" شاگرد مؤدب ہوکر جواب دیتا ہے "استاد مکرم! برساتی نالہ بڑا منہ زور تھا جس کی وجہ سے اس میں ڈوب جانے کا خطرہ تھا۔ میں اگر ڈوب جاتا تو ایک شخص ڈوبتا اور اگر خدانخواستہ آپ ڈوب جاتے تو سینکڑوں ڈوب جاتے۔ اسی لئے میں نے اسے پہلے پار کرکے اندازہ کیا کہ کہیں اس میں کوئی ڈوبتا تو نہیں۔"

استاد پھر سوال کرتا ہے "میرے اکیلے ڈوبنے سے سینکڑوں کیسے ڈوب جاتے؟" شاگرد جواب دیتا ہے "استاد محترم! میرے جیسے سینکڑوں مل کر بھی آپ جیسا ایک استاد پیدا نہیں کر سکتے۔" اب استاد کو تمام صورت حال سمجھ آجاتی ہے اور وہ آگے بڑھ کر شاگرد کو گلے لگا لیتا ہے۔

پوچھنے والوں نے پوچھا کہ یہ شاگرد اور استاد کون تھا۔ بتانیوالے نے بتایا کہ استاد ارسطو اور شاگرد مشہور فاتح سکندر اعظم کہ جس نے ایک موقع پر والد اور استاد کا رتبہ بتاتے ہوئے کہا تھا کہ "میرا والد وہ ہے جو مجھے اس زمین پر لے آیا اور استاد کا کمال یہ ہے کہ مجھے آسمان پر لے گیا۔"

عورت سراپا عورت یعنی چھپانے کی چیز ہے اس کا برہنہ سر اور برہنہ موہنہ کی حالت میں شارع عام پر نکلنا اسلام کو گوارہ نہیں اور معلوم ہوا کہ دوپٹہ میں منہ چھپانا اور نظریں نیچی رکھنا۔ عورت کی فطری چیزیں ہیں اور اسلام رواج کو دقیانوسی خیال کرکے عورت نے بے پردہ ہوکر اپنے لئے ذلت ورسوائی کے دروازے کھول لئے ہیں۔ ایک صاحب لکھتے ہیں "مجھے اپنے ایک دوست ایکسائز انسپکٹر کے ساتھ ایک مقامی سینما میں جانے کا

فرقان عظیم

اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتاکر اور دکھ دے کر اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملادو جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے نہ آخرت پر۔ اس کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان تھی جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی تھی۔ اس پر جب زور کا مینہ برسا تو ساری مٹی بہہ گئی، اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی۔ ایسے لوگ اپنے نزدیک خیرات کرکے جو نیکی کماتے ہیں اُس سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا۔ اور کافروں کو سیدھی راہ دکھانا اللہ کا دستور نہیں ہے۔

(سورۃ البقرہ۔ 264)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو۔ ہر شخص یہ دیکھتا رہے کہ اس نے آخرت کے لئے کیا عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے کہ تم کیا کررہے ہو۔

(سورۃ الحشر۔ آیت 18)

فرمان رسول ﷺ

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جبکہ اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اللہ تعالیٰ سات قسم کے آدمیوں کو اپنے سایہ میں لے گا۔ امام عادل اور وہ جوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی راہ میں صرف کی ہو اور وہ مرد جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا اور اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے اور وہ دو آدمی جو آپس میں اللہ کے لئے محبت کریں اور وہ جسے کوئی منصب والی خوبصورت عورت اپنی طرف بلائے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ جو پوشیدگی سے اس طرح صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔

(بخاری)

معجزات مصطفیٰ ﷺ

بخیل کا انجام

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی کہ جس کا دایاں ہاتھ خشک ہو چکا تھا۔ عورت نے عرض کی:

"یارسول اللہ ﷺ! دعا فرمایئے کہ میرا ہاتھ ٹھیک ہوکر پہلی حالت میں آجائے۔"

"تمہارا ہاتھ کس طرح خراب ہوا تھا؟"

حضور ﷺ نے دریافت فرمایا تو عورت بولی:

"خواب دیکھتی ہوں کہ قیامت برپا ہو چکی ہے۔ اور جہنم کی آگ بھڑک اٹھی ہے اور جنت بھی سجائی جاچکی ہے جہنم کی ایک وادی کے بیچ ہی درمیان کیا دیکھتی ہوں کہ میری ماں جل رہی ہے۔ اس کے ہاتھ میں چربی کا ٹکڑا اور ایک معمولی کا سا کپڑا ہے کہ جس سے وہ جہنم کی آگ کو دور کرنے کی ناکام کوشش کررہی ہے۔

"یارسول اللہ ﷺ! میں خواب میں اپنی ماں سے سوال کرتی ہوں کہ عذاب کی اس وادی میں آپ کیوں ڈالی گئی ہیں؟ حالانکہ آپ تو خدا تعالیٰ کی فرماں بردار ہوا کرتی تھیں۔ ماں جواب دیتی ہے کہ بیٹی! میں دنیا میں بخیل ہوا کرتی تھی اور یہ ٹھکانہ بخیلوں کا ہے، میں پھر ماں سے پوچھتی ہوں کہ یہ چربی کا ٹکڑا اور رومال کیسا ہے؟ تو ماں جواب دیتی ہے کہ یہ وہ صدقہ ہے جو میں نے ساری زندگی میں ایک بار دیا تھا۔ پھر میں پوچھتی ہوں کہ ابا جان کہاں ہیں؟ ماں کہتی ہے، کہ وہ سخی تھے۔ اور اب وہ تو جنت میں سخیوں کے مقام میں ہیں۔"

عورت اپنا خواب سنا رہی ہے اور حضور علیہ السلام بڑے غور سے سن رہے ہیں عورت خواب جاری رکھتے ہوئے کہتی ہے:

"یارسول اللہ ﷺ! پھر میں اپنے والد کی خدمت میں آتی ہوں تو کیا دیکھتی ہوں کہ وہ حوض کوثر کے کنارے کھڑے ہیں۔ اور لوگوں کو جام پر جام پلا رہے ہیں۔ میں اپنے والد سے عرض کرتی ہوں۔ کہ ابا جان! میری ماں جہنم میں جل رہی ہے اور سخت پیاسی ہے اور آپ جام کوثر بانٹ رہے ہیں ایک جام مجھے بھی دیجئے، تاکہ میں اپنی پیاسی ماں کو پلاؤں۔ اس پر ابا جان کہتے ہیں کہ تیری ماں بخیلوں اور عاصیوں کے مقام پر ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے کوثر کا پانی عاصیوں پر حرام کر رکھا ہے۔

یارسول اللہ ﷺ! میں باپ کی نظر بچا کر چلو بھر پانی ماں کو پلاتی ہوں۔ تو ایک مہیب سی آواز آتی ہے کہ کون ہے کہ جس نے کوثر کا پانی ایک جہنمی کو پلایا ہے؟ خدا کرے کہ اس کا ہاتھ خشک ہو جائے۔ آواز سنتے ہی میں بیدار ہو جاتی ہوں۔ اور کیا دیکھتی ہوں۔ کہ میرا ابھی دایاں ہاتھ خشک ہو چکا ہے۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ عورت کا خواب سن کر اپنے عصائے مبارک کو عورت کے ہاتھ پر رکھ فرمایا۔ کہ الٰہ العالمین اس عورت کا ہاتھ درست کردے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے مبارکہ اور اللہ عزوجل کے فضل ورحمت سے اس عورت کا ہاتھ درست ہو کر پہلے کی طرح ہو گیا۔

زمین پر حکومت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے لئے جب مکہ سے نکلے تو کفار مکہ نے دارالندوہ میں جمع ہوکر یہ فیصلہ کیا، کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرے یا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! شہید کرے گا اس شخص کو اعلیٰ نسل کے ایک سو اونٹ اور ایک سو رومی کنیزیں اور ایک سو عربی نسل کے گھوڑے بطور انعام دیے جائیں گے۔ یہ سنتے ہی ایک شخص سراقہ بن مالک اٹھا اور بولا:

"کہ یہ کام میں سرانجام دوں گا۔"

کفار نے سراقہ کو اس بات کا یقین دلایا کہ وہ اگر کامیاب ہو گیا تو اس کو یہ انعام ضرور دیا جائے گا۔ سراقہ حضور ﷺ کے تعاقب میں نکلا حتیٰ کہ اس نے راستہ میں حضور ﷺ کو پالیا۔ سراقہ نے تلوار سونت لی، عین اس وقت جبرئیل امین علیہ السلام نے حاضر ہوکر کہا:

یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اختیار عطا فرمایا ہے، آپ ﷺ نے زمین سے فرمایا: "اے زمین! سراقہ کو پکڑ لے۔"

آپ ﷺ نے یہ ابھی فرمایا ہی تھا کہ زمین نے سراقہ کو گھوڑے سمیت پکڑ لیا۔ اور وہ گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے گھبرا کر کہا:

"یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے بچایئے"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ زمین نے اسے چھوڑ دیا۔ چند لمحوں کے بعد اچانک سراقہ پھر حملہ آور ہوا۔ تو اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے پھر گھبرا کر کہا:

"یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) امان دیجئے! آئندہ ایسی حرکت نہیں کروں گا۔"

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا۔ تو زمین نے پھر چھوڑ دیا۔ سراقہ نے کہا:

"مجھے اس رب کی بات بتایئے جس کی قدرت سے زمین نے مجھے جکڑ رکھا ہے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کو ایمان اور اسلام کی تبلیغ فرمائی تو بے ساختہ سراقہ پکار اٹھا:

"اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ"

اب سراقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بن چکے تھے۔ (رضی اللہ عنہ)

روشنی کے مینار

بنو مخزوم کی ایک لونڈی مسلمان ہوگئی۔ ابو جہل نے اسے اتنا پیٹا کہ اس کی آنکھوں کی روشنی جاتی رہی۔ ابو جہل نے کہا: "لات اور عزیٰ نے تمہیں اندھا کر دیا ہے۔" لونڈی نے جواب دیا: "لات اور عزیٰ کو تو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ انہیں پوج کون رہا ہے۔ یہ فیصلے تو آسمانوں پر ہوتے ہیں۔ میرا رب اس پر قادر ہے کہ میری بینائی بحال کردے۔" دوسرے دن وہ بیدار ہوئی تو اللہ عزوجل نے اس کی بینائی بحال کردی تھی۔ ابو جہل نے ڈھٹائی سے کہا: "یہ محمد (ﷺ) کے جادو کا نتیجہ ہے۔"

اس لونڈی کا نام زنیرہ تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو انہوں نے زنیرہ کو خرید کر آزاد کردیا۔

☆☆☆ عبدالدار کے گھرانے کی ایک خاتون کی دو لونڈیاں تھیں، وہ دونوں ماں بیٹی تھیں۔ ماں کا نام النہدیہ تھا، وہ دونوں مسلمان ہوگئیں۔

اس خاتون نے ان پر تشدد شروع کر دیا، وہ انہیں پیٹتی تھی اور اسلام ترک کرکے کفر کی طرف واپسی کا حکم دیا کرتی تھی۔ وہ ماں بیٹی مار کھاتی رہیں، مگر لات اور عزیٰ کو معبود نہیں مانا، ایک روز پٹائی کے بعد اس نے ماں بیٹی کو آٹا دیا اور روٹیاں بنانے کا حکم دیا۔

"تم ماں بیٹی زندگی بھر میری غلام رہو گی اور میں تمہیں اسی طرح پٹواتی رہوں گی، خدا کی قسم! میں کبھی تمہیں رہا نہیں کروں گی۔" وہ خاتون پاس بیٹھی انہیں دھمکیاں دے رہی تھی، مظلوم ماں بیٹی خاموشی سے روٹیاں بناتی رہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ادھر سے گزرے تو انہوں نے اس خاتون کی دھمکیاں سن لیں، ان دونوں مظلوم خواتین کی حالت دیکھ کر رک گئے۔ "تم اپنی قسم کے بوجھ سے نجات کیوں نہیں حاصل کرلیتیں؟" انہوں نے اس خاتون سے کہا۔

"اپنی قسم کے بوجھ سے آزاد ہو جاؤں، نہیں میں کبھی انہیں رہائی نہیں دوں گی۔" اس خاتون نے جواب دیا۔ "انہیں تم نے خراب کیا ہے۔ اگر تمہیں ان سے اتنی ہمدردی ہے تو انہیں خرید کر تم خود آزاد کیوں نہیں کر دیتے؟"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی وقت اس خاتون کو دونوں ماں بیٹی کی منہ مانگی قیمت ادا کردی اور کہا: "اب تم آزاد ہو، اس کا آٹا واپس کردو۔"

"آپ ہمیں اس کی روٹیاں تیار کرنے کی مہلت نہیں دیں گے؟" النہدیہ نے پوچھا۔

بقیہ 1 ضرب اسلام

صبر ورضا کا پیکر ہوا کرتا ہے۔ اسے راہ عشق میں چونیں بھی پھول معلوم ہوتی ہیں اور سچا دیوانہ ہوتا وہی ہے جو شکوہ وشکایت سے دور رہے اور "رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ" کا مصداق ہو۔ چنانچہ امام محمد غزالی فرماتے ہیں۔ حضرت سیدنا اویس قرنی کو جب لڑکے پتھر مارتے تھے

غموں نے تم کو جو گھیرا ہے تو درود پڑھو

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ ال سیدنا محمد وبارک وسلم

(۱) ایک درود پڑھنے سے ایک سو حاجتیں پوری ہوں گی۔

(۷) حوض کوثر سے پانی پینا نصیب ہوگا۔

(۸) میزان میں درود پڑھنے والے کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔

(۹) اللہ عزوجل کے غصے سے محفوظ رہے گا۔

(۱۶) ہر دشمن پر فتح حاصل کرے گا۔

(۱۷) لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت بڑھ جائے گی۔

(۱۸) ہر جگہ اتفاق کی دولت میسر ہوگی۔

(۱۹) دل کو بڑا سکون میسر آئے گا۔

(۲۰) خواب میں حضور سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت ہوگی۔

(۲۱) درود پڑھنے والے کی غیبت کم ہوگی۔

(۲۲) دنیا میں فائدہ حاصل کرتا رہے گا۔

زندگی میں ایک بار رویا تھا۔ پھر میں پوچھتی ہوں کہ ابا جان کہاں ہیں؟ ماں کہتی ہے، کہ وہ گئے تھے۔ اور اب وہ تو جنت میں جنتیوں کے مقام میں ہیں۔"

ہاتھ خشک ہو چکا ہے۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ عورت کا

کامیاب ہو گیا تو اس کو یہ انعام ضرور دیا جائے گا۔ سراقہ حضور ﷺ کے تعاقب میں نکلا حتی کہ اس نے راستہ میں

تھے۔ (رضی اللہ عنہ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ادھر سے گزرے تو انہوں نے اس خاتون کی دھمکیاں سن لیں، ان دونوں مظلوم خواتین کی حالت دیکھ کر رک گئے۔ "تم اپنی قسم کے بوجھ سے نجات کیوں نہیں حاصل کرلیتیں؟" انہوں نے اس خاتون سے کہا۔

"اپنی قسم کے بوجھ سے آزاد ہو جاؤں، نہیں میں کبھی انہیں رہائی نہیں دوں گی۔" اس خاتون نے جواب دیا۔ "انہیں تم نے خراب کیا ہے۔ اگر تمہیں ان سے اتنی ہمدردی ہے تو انہیں خرید کر تم خود آزاد کیوں نہیں کر دیتے؟"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی وقت اس خاتون کو دونوں ماں بیٹی کی منہ مانگی قیمت ادا کر دی اور کہا: "اب تم آزاد ہو، اس کا آٹا واپس کر دو۔"

"آپ ہمیں اس کی روٹیاں تیار کرنے کی مہلت نہیں دیں گے؟" النہدیہ نے پوچھا۔

"یہ آپ کی مرضی ہے، میری طرف سے تم آزاد ہو۔" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔

☆☆☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجموعی طور پر نو غلام اور لونڈیاں خرید آزاد کئے اور انہیں کفار کے ظلم سے نجات دلائی، ان میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی والدہ حمامہ رضی اللہ عنہ، الاسود بن عبد یغوث کی لونڈی ام علیس، عامر بن فہیرہ اور ابوفکیہہ بھی شامل تھے۔

اپنے بیٹے کو غلاموں اور لونڈیوں کی آزادی پر اس طرح روپیہ خرچ کرتے دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ کے والد نے ایک روز کہا: "تم کمزور اور ناتواں افراد کو آزاد کرانے پر اتنا سرمایہ خرچ کر رہے ہو۔ اگر اسی رقم سے تم نے جوان اور مضبوط غلام آزاد کرائے ہوتے تو وہ تمہارے بازو اور قوت ہوتے۔"

"ابا جان! میں تو وہ اجر چاہتا ہوں جو اللہ عزوجل کے ہاں ہے۔" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کو جواب دیا، ان کے والد ابو قحافہ رضی اللہ عنہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

بقیہ 1 ضرب اسلام

صبر و رضا کا پیکر ہوا کرتا ہے۔ اسے راہ عشق میں چونٹیں بھی پھول معلوم ہوتی ہیں اور سچا دیوانہ ہوتا وہی ہے جو شکوہ و شکایت سے دور رہے اور "رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ" کا مصداق ہو۔ چنانچہ امام محمد غزالیؒ فرماتے ہیں۔ حضرت سیدنا اویس قرنیؒ کو جب لڑکے پتھر مارتے تھے آپؒ فرماتے، "اگر تم کو پتھر مارنے ہی ہیں تو چھوٹے چھوٹے پتھر مارو۔ تاکہ میری پنڈلی ٹوٹنے سے محفوظ رہے کیونکہ اگر پنڈلی ٹوٹ گئی تو میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکوں گا۔"

میں عشق میں یوں گم ہو جاؤں، ہرگز نہ پتا اپنا پاؤں
دیوانہ زمانہ کہہ کہہ کر، پتھر مجھ پر برساتا رہے

سبحان اللہ! سبحان اللہ! ایسا ہی ہوتا ہے دیوانوں کا اخلاق اور ایسے ہی لوگ سرکار ﷺ کے دیوانے کہلانے کے حقدار بھی ہیں ایک اور بزرگ کے صبر و تحمل اور حسن اخلاق کی جھلک ملاحظہ فرمایئے اور جھومیئے۔ ایک شخص حضرت سیدنا احنف بن قیسؓ کو گالیاں دیتا ہوا آپ کے پیچھے آ رہا تھا۔ جب سیدنا احنف بن قیسؓ اپنے محلہ کے قریب پہنچے۔ تو ٹھہر گئے اور فرمایا، اے جوان! اگر کوئی اور بات تمہارے دل میں رہ گئی ہے تو ابھی کہہ ڈالو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ محلہ کا کوئی میرا واقف تمہاری گالیوں کو سن کر تمہیں ایذا دے۔ اللہ اکبر! یہ ہمارے بزرگوں کا حسن اخلاق! گالیاں بکنے والی کی بھی خیر خواہی فرمائی جا رہی ہے اور ہمدردی کی جا رہی ہے کہ کہیں اس گالیاں بکنے والے کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے۔ اے کاش! ہمیں بھی حسن اخلاق اور توفیق صبر و تحمل نصیب ہو جاتا۔ آہ! ہم تو جب تک اینٹ کا جواب پتھر سے نہ دے لیں ہمیں چین ہی نہیں آتا۔ سبحان اللہ! ہمارے اکابرین کی تو یہ شان ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ اغیار کے ساتھ بھی حسن خلق کا مظاہرہ فرماتے تھے۔ اسی اخلاق حسنہ کا نتیجہ ہے کہ جو بھی ان کے اخلاق حسنہ کی تلوار کی زد میں آ گیا، اس کا فسق و فجور اور کفر و شرک ختم ہو گیا اور وہ پھر کامل و اکمل مومن بن گیا۔ آج ہماری یہ حالت ہے کہ اگر تھوڑا سا تھوک بھی کوئی ہمارے گھر میں ڈال دے تو طرح طرح کی لغویات و خرافات ہمارے منہ سے نکلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ بسا اوقات تو لڑائی بھی ٹھن جاتی ہے۔ جبکہ ہمارے پیارے آقا ﷺ کی راہوں میں تو کانٹے بھی بچھائے گئے۔ گردن اقدس پر اونٹ کی اوجھڑیاں ڈالی گئیں۔ آپ ﷺ پر غلاظت و گندگی پھینکی گئی۔ بلکہ قاتلانہ حملہ کی بھی کوششیں ہوئیں لیکن کبھی بھی صبر و شکیبائی کا دامن نہ چھوڑا۔ اللہ ہمیں بھی صبر و تحمل کی توفیق نصیب کرے تاکہ ہم بھی احسن طریقے سے احیائے سنت کے لئے کام کر سکیں۔

غموں نے تم کو جو گھیرا ہے تو درود پڑھو

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ ال سیدنا محمد و بارک وسلم۝

(۱) ایک درود پڑھنے سے ایک سو حاجتیں پوری ہوں گی۔
(۲) فرشتے پڑھنے والے پر درود پڑھیں گے۔
(۳) اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل ہوگی۔
(۴) پڑھنے والا مرنے سے پہلے جنت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔
(۵) پلصراط سے بجلی کی طرح صحیح و سلامت گزر جائے گا۔
(۶) دوزخ کے قہر سے بچ جائے گا۔
(۷) حوض کوثر سے پانی پینا نصیب ہوگا۔
(۸) میزان میں درود پڑھنے والے کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔
(۹) اللہ عزوجل کے غصے سے محفوظ رہے گا۔
(۱۰) اللہ عزوجل کی دوستی نصیب ہوگی۔
(۱۱) اللہ عزوجل کی رحمت برستی رہے گی۔
(۱۲) اللہ عزوجل کے راستے میں جنگ لڑنے سے زیادہ ثواب ملے گا۔
(۱۳) رزق کشادہ ہوگا۔
(۱۴) ہر مجلس میں زیب و زینت حاصل ہوگی۔
(۱۵) میدان حشر میں امن و امان میں ہوگا۔
(۱۶) ہر دشمن پر فتح حاصل کرے گا۔
(۱۷) لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت بڑھ جائے گی۔
(۱۸) ہر جگہ اتفاق کی دولت میسر ہوگی۔
(۱۹) دل کو بڑا سکون میسر آئے گا۔
(۲۰) خواب میں حضور سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت ہوگی۔
(۲۱) درود پڑھنے والے کی غیبت کم ہوگی۔
(۲۲) دنیا میں فائدہ حاصل کرتا رہے گا۔
(۲۳) اللہ عزوجل کی فرمانبرداری حاصل ہوگی۔
(۲۴) اس کے عیبوں پر اللہ عزوجل پردہ ڈال دے گا۔
(۲۵) وہ حسرت کی موت نہیں مرے گا۔
(۲۶) وہ بخل کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔
(۲۷) اس کو بددعائیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گی۔

بقیہ 2 ضرب اسلام

جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور نبی کریم ﷺ کے بے مثل حبیب ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام عالمین کے لئے نذیر بنا کر بھیجا ہے اور تمام علوم سے نوازا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دیوبندیوں، وہابیوں کا قرآن اور صاحب قرآن پر ایمان نہیں علامہ مفتی محمد تاج الدین چشتی نعیمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے بزرگوں نے ظاہری و باطنی کمالات کے ذریعے شمع اسلام کو روشن فرمایا ہے اور شجر اسلام کی صحیح آبیاری کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دیوبندی وہابی اسلامی تبلیغی نہیں بلکہ فسادی اور تخریب کار اور یہود و نصاریٰ کے آلہ کار ہیں۔ تبلیغ دین کا حق اہلسنت کے بزرگوں نے ادا فرمایا ہے برصغیر میں بالخصوص چشتیہ سلسلے کے بزرگوں نے جو خدمات سرانجام دی ہیں ان کی مثال نہیں مل سکتی۔ انہوں نے کہا کہ اہلسنت کا اتحاد وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ جلسے سے مفتی عبدالحلیم ہزاروی، افتخار احمد بھٹی، مولانا خلیل الرحمٰن چشتی اور دیگر نے خطاب کیا جبکہ الحاج سعید ہاشمی اور دیگر نے ہدیہ نعت پیش فرمایا اور دیگر علماء و مشائخ و معززین ناظمین و کونسلرز نے بھرپور انداز میں شرکت فرمائی۔ آخر میں فارغ ہونے والے طلبائے کرام کی دستار فضیلت کی گئی اور سندیں دی گئیں اور عالم اسلام کے لئے دعائیں کی گئیں۔

بقیہ 3 ضرب اسلام

بہاریں نظر آ رہی ہیں تا حد نظر انسانوں کا سمندر نظر آ رہا ہے اس وقت ملتان شہر اور قرب و جوار سمیت پورا علاقہ صلوٰۃ و سلام کی صداؤں سے گونج رہا ہے عاشقان رسول ﷺ درود و سلام پڑھتے ہوئے مختلف قسم کی سواریوں کے ذریعے اجتماع گاہ میں داخل ہو رہے ہیں دعوت اسلامی کی انتظامیہ نے دن رات کی جدوجہد کر کے اجتماع گاہ کا نظم و ضبط مثالی بنا دیا ہے اجتماع گاہ میں شریک ہر شخص محبت رسول کے جذبے سے سرشار نظر آتا ہے مبلغین دعوت اسلامی اپنے بیانات میں سنتوں کو اپنانے کے لئے ترغیب دلا رہے ہیں اجتماع گاہ میں کسی بھی قسم کی ایمرجنسی سے نمٹنے کے لئے بہت بڑا میڈیکل کیمپ بھی قائم کیا گیا ہے اس کے علاوہ وضو خانوں اور طہارت کے لئے کئے گئے انتظامات مثالی ہیں اور ہر شخص نہایت اطمینان سے وضو اور پاکیزگی حاصل کر رہا ہے۔ کھانے پینے کے اسٹالوں پر کوالٹی کنٹرول رکھنے پر دعوت اسلامی کی انتظامیہ کی طرف سے خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ آخری اطلاعات آنے تک اجتماع میں آنے والوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے اور بڑی تعداد میں اسلامی بھائی مختلف علاقوں سے اجتماع گاہ میں داخل ہو رہے ہیں۔

بے پردگی بھلائی یا رسوائی اسلام اور عصر رواں کی روشنی میں

قدرت خلوق کو علیحدہ علیحدہ کاموں کے لئے بنایا ہے اور جس کو جس کام کے لئے بنایا ہے اور جس کو جس کام کے لئے بنایا ہے اس کے مطابق اس کا مزاج بنایا ہے چنانچہ ہر چیز سے قدرتی کام لینا چاہئے جو خلاف فطر کام لے گا وہ خرابی میں پڑے گا۔ اس کی سینکڑوں مثالیں ہیں ٹوپی سر پر رکھنے اور جوتا پاؤں میں پہننے کے لئے ہے جو جوتا سر پر باندھ لے اور ٹوپی پاؤں میں لا لے وہ دیوانہ ہے۔ بیل کی جگہ گھوڑا اور گھوڑے کی جگہ بیل کام نہیں دے سکتا۔ اسی طرح انسان کے دو گروہ کئے گئے ہیں۔

ایک مرد دوسرا عورت، عورت کو گھر میں رہ کر اندرونی زندگی سنبھالنے کے لئے بنایا گیا ہے اور مرد کو باہر پھر کر کمانے کے لئے۔ مثل مشہور ہے کہ پچاس عورتوں کی کمائی میں وہ برکت نہیں جو ایک مرد کی کمائی میں ہے اور پچاس مردوں نے گھر میں وہ رونق نہیں کی جو ایک عورت سے ہے چنانچہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے۔

ترجمہ:

"یعنی مسلمان عورتیں اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس لئے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو وہ ستائی نہ جائیں" (سورہ نور)

یعنی قرآن کریم میں کھلم کھلا بیان کیا گیا ہے کہ اگر عورتیں مردوں کی طرح بے حجاب گھروں سے نکلیں گی تو یہ ان کے لئے ہرگز سود مند نہ ہوگا۔ اسلام کی نظر میں عورت سراپا عورت یعنی چھپانے کی چیز ہے اس کا برہنہ سر اور برہنہ منہ کی حالت میں شارع عام پر نکلنا اسلام کو گوارہ نہیں اور معلوم ہوا کہ دوپٹہ میں منہ چھپانا اور نظریں نیچی رکھنا۔ عورت کی فطری چیزیں ہیں اور اسلام نے عورت کو اپنا حق سنبھالنے کی تعلیم دی ہے۔

مگر افسوس! آج کل اسلام کی اس خیر خواہی کو پیچھے چھوڑ کر غیر فطری آزادی کو اپنا کر عورت ہزارہا ذلتوں کو دعوت دے رہی ہے۔ آج کی خواتین جنہیں فرنگی تہذیب نے باور کرایا ہے کہ وہ مردوں کی طرح بلکہ ان سے بھی بڑھ کر ہیں۔ مسلمان انہیں بہت سے کاموں میں پابند رکھتے ہیں ان باتوں نے آج کی عورت کو احساس کمتری کے عمیق گڑھے میں گرا دیا ہے اور ان کے ذہنوں میں یہ خیال راسخ کر دیا ہے کہ وہ قید کر دی گئی ہیں اور ان کے حقوق پامال کئے گئے ہیں۔

غرض کہ آج کی عورت یہ غلط سوچ ذہن میں بسا کر اسلام کے خلاف بغاوت پر اتر آئی ہے۔ اسلام نے عورت کو پردے کا حکم دیا ہے۔

الحیاء من الایمان

حیاء ایمان میں سے ہے۔

مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ اسلام کے اقدار و رواج کو دقیانوسی خیال کر کے عورت نے بے پردہ ہو کر اپنے لئے ذلت و رسوائی کے دروازے کھول لئے ہیں۔

ایک صاحب لکھتے ہیں "مجھے اپنے ایک دوست ایکسائز انسپکٹر کے ساتھ ایک مقامی سینما میں جانے کا اتفاق ہوا قارئین کے لئے یہ انکشاف خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ زنانہ شو میں تقریباً تمام عورتیں پوری آزادی کے ساتھ سگریٹ نوشی کر رہی تھیں"

تاریخ اسلام میں ہے کہ "رومیوں نے ایک بار حضرت خولہ رضی اللہ عنہا اور دیگر چند مسلمان خواتین کو اسیر کر لیا اور انہیں ایک خیمہ میں پہنچا دیا۔ حضرت خولہ نے عورتوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ کیا تم یہ چاہتی ہو کہ روم کے وحشی درندے تم کو اپنی ہوا و ہوس کا شکار کر لیں اور تمہیں یہ پسند ہے کہ تم اپنی بقیہ زندگی اغیار کی خدمت گزاری میں بسر کرو میرے نزدیک اغیار کے ہاتھوں ذلت اٹھانے سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ اپنی حقیر جانوں کو اللہ عزوجل کے حضور پیش کر دیں چنانچہ تمام عورتوں نے خیمہ کی چوبیں اکھاڑ کر نامردوں پر حملہ کر دیا اور ان عورتوں نے تیس کافروں کو واصل جہنم کیا اور فتح حاصل کی۔

اسلام رسموں کا نام نہیں

اللہ عزوجل وہ ہمیں دیکھ رہا ہے

بصرہ میں ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ ''مسکی'' کے نام سے مشہور تھے۔ ''مسک'' عربی میں ''مشک'' کو کہتے ہیں۔ لہذا مسکی کے معنی ہوئے ''مشکبار'' یعنی مشک کی خوشبو میں بسا ہوا۔ ان بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کی خاصیت یہ تھی کہ یہ ہر وقت معطر و مشکبار رہا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جس راستے سے گزر جاتے وہ راستہ بھی مہک اٹھتا۔ جب داخل مسجد ہوتے تو ان کی خوشبو سے لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ حضرت مسکی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے ہیں۔ کسی نے باصرار دریافت کیا کہ آخر آپ رحمۃ اللہ علیہ کون سا عطر استعمال فرماتے ہیں جو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس قدر خوشبو آتی ہے؟ انہوں نے فرمایا۔

میں کوئی خوشبو نہیں لگاتا میرا قصہ بڑا عجیب ہے میں بغداد معلی کا رہنے والا ہوں۔ میرے والد محترم نے میری اسلامی اصولوں کے مطابق تربیت فرمائی۔ میں جوانی میں نہایت ہی حسین و جمیل تھا اور صاحب شرم و حیا بھی۔ ایک بزاز (کپڑے والے) کی دکان پر میں نے ملازمت اختیار کی۔ ایک روز ایک بڑھیا آئی اور اس نے کچھ قیمتی کپڑے نکلوائے پھر صاحب دکان سے کہا کہ ان کپڑوں کو میں اپنے ساتھ گھر لے جانا چاہتی ہوں اس نوجوان کو میرے ساتھ بھیج دیجئے جو پسند آئیں گے وہ رکھ لئے جائیں گے پھر ان کی قیمت اور بقیہ کپڑے اس نوجوان کے ہاتھ بھیج دیئے جائیں گے۔ چنانچہ مالک دکان کے کہنے پر میں بڑھیا کے ساتھ ہو لیا۔ وہ مجھے ایک عالی شان کوٹھی پر لے آئی اور مجھے ایک کمرہ میں بٹھا دیا کچھ دیر بعد ایک نوجوان عورت کمرے میں داخل ہوئی اور اس نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا پھر میرے قریب بیٹھ گئی۔ میں گھبرا کر نگاہیں نیچی کئے فوراً وہاں سے ہٹ گیا مگر اس پر شہوت سوار تھی وہ میرے پیچھے پڑ گئی میں نے بہت کہا کہ اللہ عزوجل سے ڈرو وہ ہمیں دیکھ رہا ہے لیکن وہ میرے ساتھ کالا منہ کرنے پر مصر تھی۔ میرے ذہن میں اس گناہ سے بچنے کی ایک تجویز آ گئی۔ لہذا اس سے میں نے کہا کہ مجھے بیت الخلاء میں جانے دو، اس نے اجازت دے دی۔ میں نے بیت الخلاء میں جا کر دل مضبوط کر کے وہاں کی نجاست اپنے ہاتھ، منہ اور کپڑوں پر مل لی اب جوں ہی میں باہر آیا میری عاشقہ گھبرا کر بھاگی اور کوٹھی ''پاگل پاگل'' کا شور اٹھا۔ میں نے وہاں سے بھاگ کر ایک باغ میں پناہ لی اور وہاں جا کر غسل کیا اور کپڑے پاک کئے۔ گھر جا کر رات جب میں سویا تو خواب میں دیکھا کہ کوئی آیا ہے اور میرے چہرے اور لباس پر اپنا ہاتھ پھیر رہا ہے، مجھے جانتے ہو میں کون ہوں؟ سنو! میں جبریل علیہ السلام ہوں جب میری آنکھ کھلی تو میرے سارے بدن اور لباس میں سے خوشبو آ رہی تھی جو آج تک قائم ہے اور یہ سب سیدنا جبرائیل علیہ السلام کے مبارک ہاتھ کی برکت ہے۔ (روض الریاحین)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا؟ گناہ سے بچنے کا کس قدر عظیم الشان انعام حضرت مسکی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا ہوا۔ اپنے نفس کو خواہش سے روکنے والے کو انعام میں جنت عطا فرمائی جائے گی۔ چنانچہ پروردگار کا ارشاد خوشبودار ہے۔

ترجمہ:

''اور وہ جو اپنے رب عزوجل کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو

دعوت اسلامی کے مدنی ماحول نے لاکھوں سینوں کو مدینہ بنا دیا

دنیا بھر میں لاکھوں بے عمل لوگ سرکار ﷺ کے کرم سے سنتوں پر عمل پیرا ہو گئے غلط کاریوں کو چھوڑ کر دین کی تبلیغ کا کام کر رہے ہیں، مکمل عملی طور پر اتباع سنت کر رہے ہیں

دعوت اسلامی نے سینہ بہ سینہ ترقی کی منازل طے کئے امیر اہلسنت نے اپنی زندگی احیاء سنت کے لئے وقف کر دی

عروس البلاد کے شہر کراچی سے شروع ہونے والی سنتوں کی یہ تحریک دیکھتے ہی دیکھتے درجنوں ممالک تک پھیل گئی

آج لاکھوں دعوت اسلامی کے یہ عظیم کارکنان لوگوں کے دلوں میں عشق مصطفی ﷺ کی شمع روشن کرنے میں مصروف نظر آتے ہیں، دعوت اسلامی کے مثالی نظم و ضبط نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا

دعوت اسلامی اس نفسا نفسی کے دور میں ایک ایسی روحانی تحریک بن کر دنیا کے نقشے پر ابھری کہ جس نے لاکھوں انسانوں کے دلوں کو اللہ اللہ میں لگا دیا

وہ وقت بہت قریب ہے جب سنتوں کی اس عالمگیر تحریک کا غلبہ ساری دنیا میں ہو گا اور دنیا ایک بار پھر عاشقان رسول ﷺ سے جگمگا اٹھے

حضرت مولانا محمد الیاس عطار قاری دامت برکاتہم العالیہ کی قیادت میں یہ سنتوں کی روحانی تحریک اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہے

نوجوان نسل کو ڈش کلچر سے دور کر کے مدنی ماحول میں وابستہ کرنا دعوت اسلامی کی کامیابی کی سب سے مضبوط دلیل ہے، لوگ فیشن کو چھوڑ کر آقا ﷺ کی غلامی کا پٹہ اپنے گلوں میں ڈال رہے ہیں

مدنی ماحول کی برکت الطاف قادری کی قبر پر پھول کھل اٹھے

اسلامی بھائی فاتحہ کے لئے گئے تھے کہ صرف تین دن پہلے بنائی گئی قبر پر پھول بوٹے دیکھ کر حیران رہ گئے

کراچی (صدائے مدینہ نیوز) دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتیں خوش نصیبوں کے حصے میں آتی ہیں

محمد الطاف قادری عطاری جو کہ ایک عام دنیاوی

اور چند سال پہلے امیر اہلسنت ابو البلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری کے بیان کی کیسٹ ''نمازی ڈاکو'' کو سن کر ان کی زندگی میں ایک مذہبی انقلاب برپا ہوا اور انہوں نے اپنی زندگی اسی مدنی

کوششیں شروع کر دی اور سری لنکا جیسے غیر مسلم ملک میں پیارے آقا ﷺ کی سنتوں پر عمل پیرا ہو کر ان سنتوں کو عام کرنے کی کوشش تیز کر دی۔ رات کے وقت غیر یقینی کیفیت محسوس ہوئی اور ان کے گھر والوں

پانی پینے سے قبل نعلین شریف کو اس گلاس میں تر کیا اور وہ پانی پی گئے عاجزی کے اس پیکر نے اپنے گھر والوں کو نزع کے وقت میں بھی بہوش و حواس صبر شکر اور اپنے لئے دعائے مغفرت کی درخواست کی اور اللہ عزوجل اور

رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے جنازہ میں ایک کثیر تعداد دیکھنے کا منظر رکھتی تھی۔ الحمد للہ دعوت اسلامی پر سرکار ﷺ کا کرم دیکھئے کہ محمد الطاف عطاری کو دفن کرنے کے صرف 3 یوم کے بعد ان کی قبر پر ایسا سبزہ اور ہریالی دیکھنے کو ملی جو کہ ایک ناقابل یقین واقعہ ہے۔

الحمد للہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد ایسے بے شمار واقعات نہ صرف پاکستان



سرخ دسترخوان استعمال کرنے کے فضائل

☆ سرخ دسترخوان پر کھانا سرکار ﷺ کی سنت ہے۔

☆ سرخ دسترخوان پر مہمان کو کھانا کھلانا سنت ہے۔

☆ سرخ دسترخوان پر کھانا سیدنا ابراہیم اور سیدنا عیسیٰ علیہم السلام کی سنت ہے۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو دسترخوان آسمان سے نازل ہوا تھا اس کا رنگ سرخ تھا۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمیشہ سرخ دسترخوان پر کھانا تناول فرماتے تھے۔

☆ حضرت سیدنا عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے سفید دسترخوان بچھا دیا گیا تو آپ نے فرمایا، سرخ دسترخوان لاؤ کہ سنت ہے۔

☆ ہمیشہ سرخ دسترخوان پر کھانا کھانے والے کو بروز قیامت سیدنا جبریل علیہ السلام جنتی لباس پہنا کر براق پر سوار کر کے جنت میں لے جائیں گے۔

☆ جو سرخ دسترخوان پر کھانا کھائے گا اس کو ایک عمرہ اور ایک ہزار بھوکوں کو کھانا کھلانے کا ثواب ملے گا اور گویا اس نے امت کے ایک ہزار قیدیوں کو چھڑایا۔

☆ جو سرخ دسترخوان پر کھانا کھاتا ہے اس کو ہر لقمہ کے بدلے سو نیکیاں ملتی ہیں۔ جنت میں اس کے سو درجات بلند ہوتے ہیں اور اسے جنت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پڑوس نصیب ہو گا۔

☆ کسی کو سرخ دسترخوان پر کھانا کھلانا بڑا ثواب ہے اور جب کھانے والا فارغ ہو جائے گا تو کھلانے والے کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

☆ جو شخص مہمان کو سرخ دسترخوان پر کھانا کھلائے اس کو ہر اس دانے کے بدلے جو مہمان نے اٹھایا ایک ہزار نیکیاں ملیں گی۔

☆ سیدنا خواجہ شریف زندانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جو شخص سرخ دسترخوان پر کھانا کھائے یا کھلائے اللہ عزوجل اس کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور اس کے ایک ہزار درجات بلند فرماتا ہے۔

آنکھ کھلی تو میرے سارے بدن اور لباس میں سے خوشبو آ رہی تھی جو آج تک قائم ہے اور یہ سب سیدنا جبرائیل علیہ السلام کے مبارک ہاتھ کی برکت ہے۔ (روض الریاحین)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا؟ گناہ سے بچنے کا کس قدر عظیم الشان انعام حضرت مسکی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا ہوا۔ اپنے نفس کو خواہش سے روکنے والے کو انعام میں جنت عطا فرمائی جائے گی۔ چنانچہ پروردگار کا ارشاد خوشبودار ہے۔

ترجمہ:

''اور وہ جو اپنے رب عزوجل کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنت ہی ٹھکانہ ہے۔'' (کنزالایمان)

درجات بلند فرماتا ہے۔

مدنی ماحول کی برکت الطاف قادری کی قبر پر پھول کھل اٹھے

اسلامی بھائی فاتحہ کے لئے گئے تھے کہ صرف تین دن پہلے بنائی گئی قبر پر پھول بوٹے دیکھ کر حیران رہ گئے

کراچی (صدائے مدینہ نیوز) دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتیں خوش نصیبوں کے حصے میں آتی ہیں

محمد الطاف قادری عطاری جو کہ ایک عام دنیاوی شخص کی طرح کولمبو سری لنکا میں زندگی گزارتے تھے اور چند سال پہلے امیر اہلسنت ابوالبلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری کے بیان کی کیسٹ ''نمازی ڈاکو'' کو سن کر ان کی زندگی میں ایک مذہبی انقلاب برپا ہوا اور انہوں نے اپنی زندگی اسی مدنی ماحول کو عام کرنے کے لئے کولمبو (سری لنکا) میں انفرادی کوششیں شروع کر دی اور سری لنکا جیسے غیر مسلم ملک میں پیارے آقا ﷺ کی سنتوں پر عمل پیرا ہو کر ان سنتوں کو عام کرنے کی کوشش تیز کر دی۔ رات کے وقت غیر یقینی کیفیت محسوس ہوئی اور ان کے گھر والوں کے بیان کے مطابق انہیں پانی دیا گیا لیکن انہوں نے پانی پینے سے قبل نعلین شریف کو اس گلاس میں تر کیا اور وہ پانی پی گئے عاجزی کے اس پیکر نے اپنے گھر والوں کو نزع کے وقت میں بھی بہوش و حواس صبر شکر اور اپنے لئے دعائے مغفرت کی درخواست کی اور اللہ عزوجل اور پیارے آقا ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے جنازہ میں ایک کثیر تعداد دیکھنے کا منظر رکھتی تھی۔ الحمدللہ دعوت اسلامی پر سرکار ﷺ کا کرم دیکھئے کہ محمد الطاف عطاری کو دفن کرنے کے صرف 3 یوم کے بعد ان کی قبر پر ایسا سبزہ اور ہریالی دیکھنے کو ملی جو کہ ایک ناقابل یقین واقعہ ہے۔

الحمدللہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد ایسے بے شمار واقعات نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ممالک میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔



سیلانی ویلفیئر اہلسنت کیلئے قابل فخر خدمات

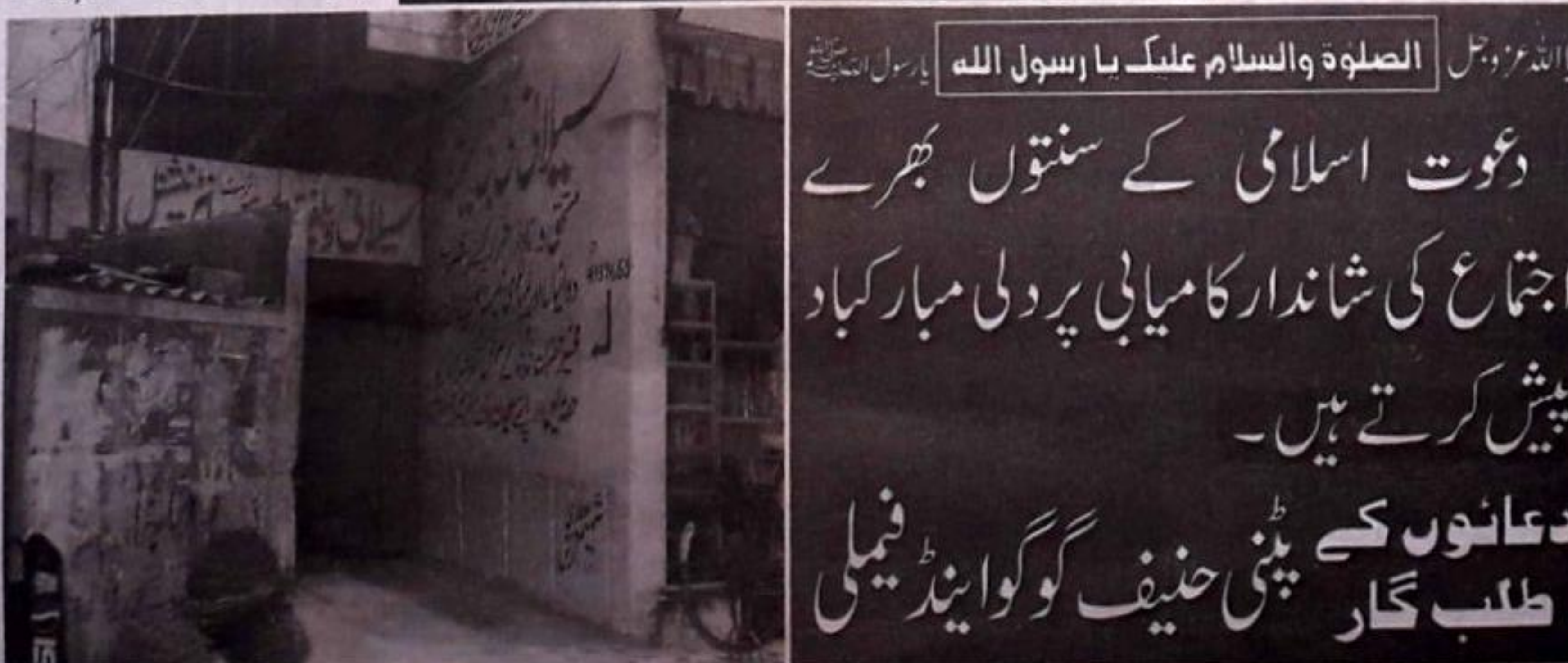
دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے ہمہ تن مصروف رہنے والے سیلانی کے کارکنان مبارک باد کے مستحق ہیں

خود روزگار اسکیم

ادارے کی جانب سے الحمدللہ اب تک ہزارہا خاندانوں میں روزگار فراہم کیا جا چکا ہے اور ادارہ شب و روز اس میں مصروف عمل ہے اس اسکیم کے تحت جن خاندانوں کو فیضیاب کیا گیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ سے امید ہے کہ وہ آج اپنے بچوں کے لئے دال روٹی کمانے میں مصروف ہوں گے اور محتاجی کی زندگی سے آزاد ہو چکے ہوں گے ادارہ اس سلسلے میں چند کام کرتا ہے، کی تفصیل کچھ یوں ہے سب سے پہلا طریقہ تو یہ ہے کہ اگر کسی صاحب کے پاس کوئی چھوٹی موٹی دکان یا کیبن یا پتھارا موجود ہوتا ہے تو اس شخص کے لئے ان مقامات کے لئے ادارہ سامان فراہم کرنے کے لئے رقم کا انتظام کر دیتا ہے جس کی آخری حد 10 ہزار روپے ہوتی ہے اس کے علاوہ جن احباب کے پاس کوئی ٹھیلہ ہوتا ہے اس کو اس ٹھیلے پر آلو، پیاز، بچوں کی ٹافیاں، سبزیاں، بچوں کے کھلونے، آلو چھولے، حلیم اور پکوڑے وغیرہ کے لئے ادارہ رقم فراہم کرتا ہے اسی طرح جو احباب کاریگر ہوتے ہیں یا ڈرائیور ہوتے ہیں یا مزدوری کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں یا اچھے پڑھے لکھے ہوتے ہیں تو ادارہ کاریگروں کو ان کے اوزار فراہم کر دیتا ہے اس طرح یہ لوگ اپنی عزت کی روزی کمانے لگتے ہیں جو احباب ڈرائیور ہوتے ہیں ان کے لائسنس کے جو مسائل اور دیگر مسائل قانون جو جو ہوتے ہیں ان کو حل کر کے ان کو اداروں اور کمپنیوں میں ملازمت کے لئے بھیج دیا جاتا ہے جو احباب مزدوری کا شعبہ ہی اپنا سکتے ہیں ان کو گارمنٹ فیکٹریوں میں لیبر کے لئے بھیج دیا جاتا ہے جو پڑھے لکھے احباب ہوتے ہیں ان کو دفتری کاموں کے لئے مختلف دفاتر اور فیکٹریوں میں ملازمت کے لئے بھیج دیا جاتا ہے اور اب تک سینکڑوں خاندان اس طرح اپنے روزگار سے لگ چکے ہیں۔

ادارے نے مختلف فیکٹریوں سے رابطہ کیا ہوا ہے جہاں وہ اپنے ادارے میں آنے والے بیروزگار افراد کو کھپاتا ہے اور مزید پاکستان کی بڑی بڑی مصنوعات بنانے والی فیکٹریوں سے رابطہ کی کوشش کر رہا ہے تاکہ ہزاروں ہیں بلکہ لاکھوں بے روزگاروں کو روزی پر لگایا جا سکے۔ اس کے علاوہ ادارہ ایسے لوگوں کو جن کے پاس کوئی چیز بھی نہیں ہوتی یہاں تک کہ ٹھیلے بھی نہیں ہوتے ان لوگوں کو نیا ٹھیلہ گاڑی اور اس کا مکمل سامان فراہم کرتا ہے اب تک لگ بھگ ایک ہزار کے آس پاس نئے ٹھیلے گاڑی بمعہ سامان لوگوں میں فراہم کئے جا چکے ہیں جن کی مکمل تفصیل ادارے کے پاس موجود ہے جن جن لوگوں کو یہ ٹھیلے دیئے جا چکے ہیں ان کے گھر کے ایڈریس ان کے شناختی کارڈ نمبر اور دیگر کوائف ادارے کے پاس موجود ہیں جن احباب کو ان افراد کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہو ادارے میں تشریف لا کر معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسے افراد جو بے روزگار ہیں درزی کا کام جانتے ہیں ان کو سلائی مشین فراہم کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ایسے افراد جو رکشہ ٹیکسی چلاتے ہیں اگر ان میں کوئی بڑا خرچہ نکل آتا ہے جس کو وہ برداشت نہیں کر سکتے ادارہ ان کی اس سلسلے میں ہر ممکن مدد کر کے ان کی گاڑی کو چلنے کے قابل کرنے میں پوری مدد کرتا ہے یعنی اس کا کام کروا کر ان کو روزگار پر لگوا دیتا ہے اسی طرح جو رکشہ، ٹیکسی والے افراد قسطوں پر یہ چیزیں لے کر چلا رہے ہوتے ہیں اگر کسی بیماری یا آفت کی وجہ سے ان کی قسطوں کی ادائیگی نہیں ہو پاتی تو ادارہ ایسے افراد کی قسطوں کے سلسلے میں معاونت کر کے ان کی گاڑیوں کے مالکان سے چھڑوا دی جاتی ہے تاکہ وہ روزگار کما سکے اسی طرح جو احباب گدھا گاڑی چلاتے ہیں ان کے گدھے اگر خدانخواستہ مر جاتے ہیں تو وہ بیچارے بے روزگار ہو جاتے ہیں۔ تین ہزار کا گدھا خریدنے کی ان میں طاقت نہیں ہوتی ادارہ ان کو گدھے خریدنے میں معاونت کرتا ہے۔ اسی طرح وہ احباب جو روزگار ہو جاتے ہیں۔ تین ہزار کا گدھا خریدنے کی ان میں طاقت نہیں ہوتی ادارہ ان کو گدھا خریدنے میں معاونت کرتا ہے۔ اسی طرح وہ احباب جو روزگار کے لئے کراچی آتے ہیں مگر دربدر ٹھوکریں کھاتے پھرتے ان کو کوئی کام کاج نہیں ملتا تو بیچارے اب اپنے گھر کس طرح پہنچیں ان غم کے ماروں کو ادارہ ان کے شہر تک پہنچانے میں مکمل مدد کرتا ہے بعض اوقات بیوی بچوں کو بھی لے کر آ جاتے ہیں یہاں جہاں بھی کم رقم کے مکان مثلاً 12 سو روپے کرایہ میں مکان مل جاتا ہے وہ وہاں رہ جاتے ہیں مگر ناکام ہونے کی صورت میں اپنے شہر جانا چاہتے ہیں تو ادارہ ان کے ساتھ مکمل تعاون کر کے ان کے مکان کے کرایہ میں بھی معاونت کرتا ہے اور ان کے شہر تک ان کو پہنچانے میں مکمل مدد کرتا ہے۔ اس کے علاوہ جو احباب بازار لگاتے ہیں جیسے ہفتہ بازار، اتوار بازار وغیرہ ان کو وہاں اسٹال کے لئے اور اسٹال پر مال لگانے میں ادارہ معاونت کرتا ہے اسی طرح جو احباب اپنے ہاتھ میں مال لے کر فروخت کرتے ہیں بسوں میں اور دیگر مقامات پر مثلاً مزار، سگنل، بازار بندہ وغیرہ ادارہ ان لوگوں کو مال کی رقم یا مال فراہم کر کے روزگار پر لگانے میں مصروف عمل ہے





پبلشر ناصر علی جہانگیر نے ہمدرد پرنٹنگ پریس، کراچی سے چھپوا کر 52، پریس چیمبر آئی آئی چندریگر روڈ کراچی سے جاری کیا Mobile No: 0300-8282414, 0300-2428064

SPECIAL Edition

جناح

سپیشل ایڈیشن

فضائل مولائے کائنات حضرت علیؓ

خلیفہ چہارم حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ تحریک اسلامی کے عظیم قائد حضرت محمدؐ کے انتہائی معتبر ساتھی، جاں نثار مصطفیٰ اور داماد رسولؐ

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

خلیفہ چہارم حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ تحریک اسلامی کے عظیم قائد نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفےٰؐ کے انتہائی معتبر ساتھی، جاں نثار مصطفیٰ اور داماد رسول تھے۔ آپ کی فضیلت کے باب میں ان گنت احادیث منقول ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ ذیل میں کیا جا رہا ہے۔

حضرت علیؓ کی صلب سے نبی کی ذریت:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر نبی کی ذریت اس کی صلب سے جاری فرمائی اور میری ذریت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی صلب سے چلے گی۔ (المعجم الکبیر لطبرانی)

حضرت علی ؑ نبی کے قائم مقام:

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے حضرت علیؓ کو غزوہ تبوک میں اپنا خلیفہ بنایا تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں خلیفہ بنایا ہے اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تو اس چیز پر راضی نہیں کہ تو میرے لئے اس طرح ہو جائے جس طرح کہ ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قائم مقام تھے مگر یہ کہ

حضور نبی رحمتؐ کے جسم اطہر اور روح اقدس سے ظاہری بھی اور باطنی بھی ایک خاص تعلق قائم ہو چکا تھا۔

منافق کی نشانی:

حدیث میں آتا ہے: حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ چیرا اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا رسول اللہؐ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق مجھ سے بغض رکھے گا۔ (صحیح مسلم) حضرت علی شیر خدا نے فرمایا کہ حضور رحمت عالمؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ علی! مجھے اس رب کی قسم ہے

عالمؐ نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ مکمل حدیث یوں ہے: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریمؐ نے فرمایا میں شہر علم ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں پس جو کوئی علم کا ارادہ کرے وہ دروازے کے پاس آئے۔ (المعجم الکبیر لطبرانی) حدیث پاک کا دوسرا حصہ کہ پس جو کوئی علم کا ارادہ کرے وہ دروازے کے پاس آئے بہت کم بیان کیا جاتا ہے۔ ارشاد کا مدعا یہ ہے کہ جس کو مصطفیٰؐ کا علم درکار ہے وہ علی کے دروازے پر آئے یہ در چھوڑ کر کوئی علم مصطفیٰؐ کی

بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرمؐ سے سنا ہے کہ حضرت علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔ (الصواعق المحرقہ)

حضرت علی ؑ مولائے کائنات:

چونکہ ولایت مصطفیٰؐ کا فیض حضرت علی سے چلنا تھا اور "ذبح عظیم" حسین کو ہونا تھا اس لئے ضروری تھا کہ ولایت مصطفیٰؐ ولایت علی شیر خدا بن جائے اور ولایت علی شیر خدا ولایت مصطفیٰؐ تصور کی جائے۔ حضرت ریاح بن حرثؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک گروہ حضرت علی کے پاس رحبہ کے مقام پر آیا انہوں نے کہا اے ہمارے مولا تجھ پر سلام ہو آپ نے فرمایا میں کیسے تمہارا مولا ہوں جبکہ تم عرب قوم ہو انہوں نے کہا کہ ہم نے "غدیر خم" کے مقام پر حضور نبی کریمؐ سے سنا ہے کہ جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ (علی) مولا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل) حضور نبی کریمؐ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا کہ جس کا میں ولی ہوں علی اس کا مولا ہے۔ ایک دوسرے مقام پر آتا ہے: حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا میں جس کا مولا ہوں اس کا علیؓ مولا ہے۔ (جامع الترمذی)

اصحاب بدر کی گواہی:

ہیں فرمایا مجھے عزیز رکھنے والو سنو! میں اس کا عزیز ہوں جو علی کو عزیز رکھتا ہے جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے اے مالک! تو بھی اس کا ولی بن جا جو علی کو ولی جانے۔ حضرت زیاد بن ابی زیاد نے حضرت علی سے سنا کہ جو لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے کہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے غدیر خم کے موقع پر حضور نبی کریمؐ سے سنا وہ سچ ہے اور اس چیز کی بارہ بدری صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔ (مسند احمد بن حنبل ۱:۸۸)

بغض علی ؑ بغض خدا:

حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا تحقیق اس نے اللہ سے بغض رکھا۔

اطاعت علی ؑ اطاعت خدا کی ضمانت: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا کہ حضورؐ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس

ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر مل کر میرے پاس آئیں گے۔ (ایضاً ۱۲۴) یہ کہہ کر بات ختم کر دی علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ، قرآن اللہ رب العزت کی آخری الہامی کتاب ہے۔ حضورؐ کو چلتا پھرتا قرآن کہا جاتا ہے اوپر ہم نے دیکھا کہ حضورؐ اپنی ذات سے علی ؑ کی ذات کو جدا نہیں کرتے۔ یہاں قرآن سے علی کے تعلق کی بھی وضاحت فرمائی کہ قرآن و علی اس طرح جڑے ہوتے ہیں کہ روز جزا بھی یہ تعلق ٹوٹنے نہ پائے گا اور علی اور قرآن اسی حالت میں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے۔

قرابت داران رسول ہاشمی ؑ:

صحیح مسلم شریف میں حضرت سعد بن ابی وقاص

عمیسؓ سے روایت ہے بے شک نبی اکرمؐ کی طرف وحی کی گئی اس حال میں کہ آپ کا سر اقدس حضرت علیؓ کی گود میں تھا۔ پس حضرت علیؓ نے نماز عصر ادا نہ فرمائی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا حضورؐ نے دریافت فرمایا اے علیؓ کیا تو نے نماز ادا نہیں کی؟ عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا اے اللہ بے شک علیؓ تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا پس اس پر سورج کو لوٹا دے۔ حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ میں نے سورج کو غروب ہوتے ہوئے دیکھا پھر میں نے اس کو غروب کے بعد طلوع ہوتے ہوئے دیکھا۔

علی ؑ کی قوت فیصلہ، عطائے رسول کا ثمر: حضرت علیؓ

دو آدمیوں کے مابین فیصلے کرتے وقت کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ (المستدرک) یہی وجہ ہے کہ سیدنا علیؓ کی بصیرت، دانائی اور قوت فیصلہ ضرب المثل بن گئی۔ عہد رسالت مآبؐ کے بعد عہد خلافت راشدہ تک تمام وقیق علمی، فقہی اور روحانی مسائل کے لئے لوگ آپ سے ہی رجوع کرتے تھے۔ خود خلفائے رسول سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم اور سیدنا عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کی رائے کو ہمیشہ فوقیت دیتے تھے اور آپ نے ان تینوں خلفاء کے دور میں مفتی اعظم کے منصب جلیلہ پر فائز رہے۔

جنت میں داخل ہونے والا ہراول دستہ: حضرت ابو رافعؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے حضرت علی کو فرمایا بے شک جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار آدمیوں میں میری ذات اور آپ اور حسن و حسین ہوں گے اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے ہوگی اور ہمارے پیروکار ہمارے دائیں اور بائیں جانب ہوں گے۔ (المعجم الکبیر)

محبین کے ہمراہ حوض کوثر پر خوشنما چہروں کے ساتھ حاضری: حضرت ابو رافعؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا آپ اور آپ کی حمایت کرنے

حضور نبی کریمؐ نے فرمایا میں شہر علم ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں پس جو کوئی علم کا ارادہ کرے وہ دروازے کے پاس آئے، حضور نبی کریمؐ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا کہ جس کا میں ولی ہوں علی اس کا مولا ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر نبی کی ذریت اس کی صلب سے جاری فرمائی اور میری ذریت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی صلب سے چلے گی

جس نے حقوق کو پیدا کیا کہ سوائے مومن کے مجھ سے کوئی محبت نہیں کر سکتا اور سوائے منافق کے کوئی مجھ سے بغض نہیں رکھ سکتا۔

وائیز کو نہیں پا سکتا۔ اسی طرح ایک روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور

فاتح خیبر حضرت علیؓ کی سیرت و کردار پر ایک نظر

پیر محمد تبسم بشیر اویسی

دنیا میں بے شمار انسان پیدا ہوئے جن میں سے اکثر ایسے ہوئے کہ ان میں کوئی کمال و خوبی نہیں اور بعض لوگ ایسے ہوئے جو صرف چند خوبیاں رکھتے تھے مگر حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی وہ ذات گرامی ہے جو بہت سے کمال و خوبیوں کی جامع ہے کہ آپ شیر خدا بھی ہیں اور داماد مصطفےٰ بھی، حیدر کرار بھی ہیں اور صاحب ذوالفقار بھی، حضرت فاطمہ زاہرہ کے شوہر نامدار بھی اور حسنین کریمین کے والد بزرگوار بھی صاحب سخاوت بھی اور صاحب شجاعت بھی، عبادت و ریاضت والے بھی اور فصاحت و بلاغت والے بھی، علم والے بھی اور حلم والے بھی فاتح خیبر بھی اور میدان خطابت کے شہسوار بھی غرضیکہ آپ بہت سے کمال و خوبیوں کے جامع ہیں اور ہر ایک میں ممتاز و یگانہ روزگار ہیں اسی لئے دنیا آپ کو

آپ کی ہجرت: سرکار مدینہؐ نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مکہ معظمہ سے ہجرت کا ارادہ فرمایا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلا کر فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کا حکم ہو چکا ہے لہٰذا میں آج مدینہ روانہ ہو جاؤں گا تم میرے بستر پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو تمہیں کوئی تکلیف نہ ہوگی قریش کی ساری امانتیں جو میرے پاس رکھی ہوئی ہیں ان کے مالکوں کو دے کر تم بھی مدینہ چلے آنا۔ یہ موقع بڑا ہی خوفناک اور نہایت خطرہ کا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ کفار قریش سونے کی حالت میں حضورؐ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو اپنے بستر پر سونے سے منع فرما دیا ہے۔" حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو پورا

آپ کی شجاعت: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور بہادری شہرۂ آفاق ہے، عرب و عجم میں آپ کی قوت بازو کے سکے بیٹھے ہوئے ہیں آپ کے رعب و دبدبہ سے آج بھی بڑے بڑے پہلوانوں کے دل کانپ جاتے ہیں

خلیفہ چہارم سیدنا علی المرتضیٰ

مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی

خلیفہ چہارم سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب اور کردار و کارناموں سے تاریخ اسلام کے اوراق روشن ہیں جس سے قیامت تک آنے والے لوگ ہدایت و رہنمائی حاصل کرتے رہیں گے۔ حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم میری طرف سے اس مرتبہ پر ہو جس مرتبہ پر حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے تھے مگر بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

آپؓ کا نام علی، لقب حیدر و مرتضیٰ، کنیت ابوالحسن اور ابوتراب آپؓ کا نسب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت قریب ہے۔ آپؓ کے والد ابو طالب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ دونوں بھائی ہیں۔ آپؓ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں ...... ماں باپ دونوں طرف سے آپؓ ہاشمی ہیں۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں ہاشمی سرداروں کی تمام خصوصیات موجود اور چہرے سے عیاں تھیں ...... عبادت و ریاضت کے آثار بھی چہرے پر موجود تھے۔ بدن دوہرا، قد میانہ، چہرہ روشن و منور،

کہ "اس امانت کی ادائیگی کا وقت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر اتارا تو وہ اس بوجھ کو اٹھانے سے عاجز ہو گئے" آپؓ میں عجز و انکساری نمایاں تھی، اپنے عہد خلافت میں بازاروں میں تشریف لے جاتے وہاں جو لوگ راستہ بھولے ہوئے ہوتے انہیں راستہ بتاتے، بوجھ

درمیان بالکل مساویانہ زندگی بسر کرتے تھے اور جب ہم پوچھتے تو جواب دیتے تھے، باوجود یہ کہ ہم ان کے مقرب تھے مگر ان کی ہیبت کے سبب سے ان سے بات کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔ وہ ہمیشہ اہل دین کی تعظیم کرتے تھے اور مساکین کو اپنے پاس بٹھاتے تھے، کبھی کوئی طاقتور

جناح

SPECIAL EDITION

سپیشل ایڈیشن

سلطان الہند امام شریعت والطریقت خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ

حضرت غوث پاکؒ نے آپؒ کو دیکھ کر فرمایا ”یہ مرد مقتدائے روزگار ہے بہت سے لوگ اس سے منزل مقصود کو پہنچیں گے“

سید محمد نوید چشتی

حضور پاک حضرت محمد مصطفیٰ کی حیات مبارکہ کے دو مخصوص پہلو ہیں۔ آپ کی ایک وہ حیثیت ہے جو پیغمبر اسلام ہونے کی وجہ سے صرف مسلمانوں کے لیے قابل اتباع ہے، مثلاً طریقہ نماز اور دیگر احکمات دین وغیرہ۔ یہ موخرالذکر حیثیت تمام شریعت ظاہری کا منبع اور مرجع ہے لیکن آپ کی ذات گرامی کی ایک وہ حیثیت بھی ہے جو تمام انسانوں کے لیے بلاامتیاز دین وملت ورنگ ونسل واجب اللادب ہے اگر انسان کو زندگی کی ارفع واعلیٰ منازل تک پہنچنا ہے اور بنی نوع انسان کی بقا وفلاح اور اسکے ارتقاء کے لیے کچھ کرنا ہے تو ازبس لازم ہے کہ پیغمبروں کی زندگی بالعموم اور آپ کی حیات مبارکہ کے بالخصوص ان پہلوں کا اتباع کیا جائے جو بلاامتیاز دین ومذہب یا ملک وملت بنی نوع انسان

قلب رسولؐ کا تعلق ہے وہ تاہنوز منت پذیر ذوق کمال ہے اور بنی نوع انسان کی فلاح اور بہتری کے لیے تاہنوز کوشش کے دروازے کھلے ہیں اور آج باوجود صدیوں کی جانفشانی کے منزل مقصود نہ جانے کتنی دور ہے اور یہ عمل سرکار دو عالم کی حیات ظاہری کے بعد بھی اسی طرح جاری ہے جس طرح آپؐ نے اپنے دور حیات میں باوجود تمام مشکلات وخطرات کے جاری رکھا اس کام کو ان تمام حضرات نے اپنے لیے واجب قرار دیا جو بوجہ فنا فی الرسولؐ ہونے کے قلب رسولؐ سے بکسر متواصل تھے انہی لوگوں کو عارفان حق، یا عاشقان رسولؐ یا اولیاء اللہ کے مبارک لقب سے نوازا گیا۔ اس معتبر گروہ کے بہت ممتاز سردار خواجۂ خواجگان سلطان الہند خواجہ غریب نواز حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ ہیں چونکہ آپ کو رسولؐ کی ذات میں فنا کے تامہ اس درجہ حاصل تھی کہ ان حضرات

حاصل کرتے ہیں۔ خواجہ غریب نواز حضرت معین الدین چشتی اجمیری کا مقصد حیات بھی سوائے حق طلبی، حق شناسی وحق رسی کچھ اور نہ تھا۔ خواجہ غریب نواز سر آمد اولیاء ہیں۔ آپ شائستہ روح رسولؐ ہیں، نازش اولاد بتولؓ ہیں، حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کی جان ہیں، حسینؓ کے دل کا ارمان ہیں، گلشن اسلام کا پھول ہیں غرض آپ آئینۂ حسن قبول ہیں۔ معین آپ کا نام، خدمت آپ کا کام، توحید آپ کا پیغام، عشق آپ کا جام اور فیض آپ کا عام ہے آپ رحمت ہی رحمت ہیں۔ آپ روحانی پیشواؤں کی کہکشاں میں ایک چمکدار ستارہ ہیں آپ کو سرور دین ودنیا حضرت محمد مصطفیٰ کے خاندان میں نمایاں مقام حاصل ہے اور آپ رشتہ میں حضرت غوث پاکؒ کے خالہ زاد بھائی اور ماموں بھی ہوتے ہیں۔ خواجہ غریب نواز حضرت معین الدین چشتی اجمیری کے والد محترم حضرت خواجہ غیاث الدینؒ اور والدہ

آپ کی زندگی نے ایک نئی زندگی کی راہ اختیار کی اور تلاش حق میں سفر کی ٹھان لی اور قرآن شریف کے فرمان پر عمل پیرا ہو کر سفر اختیار فرمایا۔ اس دوران آپ خراسان، سمرقند و بخارہ تشریف لے گئے اور دینی علوم کی تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں آپ عراق تشریف لے گئے وہاں سے عرب اور پھر ہارون سے ہوتے ہوئے بغداد میں رونق افروز ہوئے اور یہیں پہلی بار آپ کی ملاقات حضرت غوث پاکؒ سے ۵۵۰ھ میں ہوئی۔ حضرت غوث پاکؒ نے حضرت غریب نوازؒ کو دیکھ کر فرمایا۔

”یہ مرد مقتدائے روزگار ہے، بہت سے لوگ اس سے منزل مقصود کو پہنچیں گے۔“

حضرت خواجہ غریب نواز ۵۵۲ھ میں ہارون پہنچے اور حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ کے دست حق پر بیعت کی اور اڑھائی برس تک مرشد کی خدمت اقدس میں مصروف رہے۔ جب آپ نے اپنی زندگی کے کئی برس اپنے پیر ومرشد کی خدمت

لائی صاحب اجازت ہوئے اور خرقۂ خلافت سے مستفیذ ہوئے اور پھر ایک وقت ایسا آیا کہ مرشد کا دریائے محبت جوش میں آیا، پیر ومرشد حضرت عثمان ہارونیؒ نے بعد از طواف کعبہ خواجہ غریب نواز کا ہاتھ پکڑ کر حق تعالیٰ کے سپرد اور زیر ناؤدان خانہ کعبہ دعا گو کے باب میں مناجات کی۔ ندا آئی۔

”ہم نے معین الدین کو قبول کیا“

بعد ازاں مدینہ منورہ تشریف لائے اور حرم نبویؐ میں حاضری دی۔ پیر ومرشد نے فرمایا معین الدین سلام عرض کرو۔ تعمیل فرمائی۔ آواز مبارک آئی وعلیکم السلام یا قطب المشائخ بر و بحر

یہ سن کر پیر ومرشد نے خواجہ غریب نواز سے فرمایا اب تو درجۂ کمال کو پہنچ گیا، اس درجۂ کمال کی جھلک حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ نے اسوقت دیکھی جب آپ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے ہمراہ مکہ معظمہ پہنچا اور کعبہ شریف کی زیارت سے مشرف

فرمایا۔

خداوند معین الدین کے مریدان سلسلہ کو بخش دے اندا آئی

”اے معین الدین تو ہماری ملک ہے جو تیرے مرید اور تیرے سلسلہ میں تا قیامت مرید ہونگے انہیں بخش دوں گا“ حضرت خواجہ غریب نوازؒ اور حضرت بختیار کاکیؒ فریضۂ حج کے بعد مدینہ منورہ تشریف لائے روضۂ رسولؐ پر حاضری دی، یہاں بھی آپ ہمہ وقت عبادت میں مشغول رہتے بالآخر وہ ساعت آئی کہ جب حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو دربار رسالتؐ سے نوازش خاص عطا ہوئی آپ کو وہ مژدہ ملا کہ جس سے آپ کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور آپ کو بشارت ہوئی کہ۔

”اے معین الدین تو میرے دین کا معین ہے۔ میں نے ہندوستان کی ولایت تجھ کو عطا کی۔ وہاں کفر

جنت کا ایک انار عطا فرمایا اور رخصت فرمایا۔

دربار رسالتؐ سے حکم پا کر حضرت خواجہ غریب نوازؒ سفر کے لیے تیار ہوئے اب آپکو وہ کام سرانجام دینا تھا جو دربار رسالت مابؐ سے سپرد ہوا تھا بالآخر حضرت خواجہ غریب نوازؒ ۵۸۶ھ میں بمعہ اپنے ساتھیوں کے اجمیر جلوہ افروز ہوئے اور پیغام حق و رسالت کا وہ سلسلہ شروع ہوا جو صدیوں بعد بھی جاری وساری ہے۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے ہندوستان میں دین اسلام کی شمع جلائی اور کونے کونے میں آپکی بزرگی ومرتبت کے ڈنکے بجنے لگے مگر آپکی عجز وانکساری اور فقیری میں کمی نہ آئی اور لوگ جوق در جوق حلقہ بگوش اسلام ہوتے چلے گئے۔ ۶ رجب ۶۳۳ھ کو عشاء کی نماز کے بعد حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے حجرہ کا دروازہ

(وہ خدا کا حبیب تھا اور خدا کی محبت میں انتقال کیا)

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی صدق آفریں آواز آج تک فضائے عالم میں گونج رہی ہے۔ اگرچہ آپکا جسم اطہر عالم ظاہری میں مادی آنکھوں سے روپوش ہے مگر آپکی روح معظم منور عالم باطنی میں موجود و متصرف ہے۔ آپکی روح آج بھی اہل عالم پر پھول برساتی ہے، دردمندوں کی دستگیری کرتی ہے، بے سہاروں کو سہارا دیتی ہے، مرادمندوں کا دامن گلہائے مراد سے بھرتی ہے۔

آخر وہ وقت آیا جب اہل محبت نے دل کی پیاس بجھانے کو آپکے روضہ مبارک کو تعمیر کروایا اور قیمتی جواہر سے درگاہ کو سجایا اگرچہ آپکی زندگی فقیرانہ تھی، لباس پیوندانہ تھا، خوراک چند تولہ پانی میں بھیگی سوکھی روٹی تھی مگر بڑے بڑے اولوالعزم شاہان زمانہ آپکی چوکھٹ پر قدم بوسی کو حاضر ہوتے ہیں۔ شہاب الدین غوری اور شمس الدین التمش آپکے سامنے سر ارادت جھکاتے تھے اور آپ شان عالم نوازی سے سرفراز فرماتے کبھی سلطان محمود خلجی آپکے روضہ اقدس پر

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

پیر مختار احمد جمال

"بت پرستی کا دوسرا نام خود پرستی اور نفس پرستی ہے جب تک انسان ان سے چھٹکارا نہیں پاتا وہ خدا پرستی کی منزل سے دور رہتا ہے۔"

درج بالا خوب صورت موتی سلسلہ چشتیہ کے عظیم سرخیل سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کی زبان مقدس سے بکھرے ہیں۔ نفس پرستی یقیناً بندے کو خدا سے کوسوں دور کر دیتی ہے اور جب خدا نخواستہ انسان رب قدوس سے دور ہو گیا تو سمجھو کہ وہ اپنی زندگی کا اصل مقصد بھول گیا کیونکہ "اللہ" کو پانے ہی کا نام تو زندگی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات کی بھلائی، ہدایت اور بہتر تعلیم و تربیت کیلئے رسولوں اور انبیاء کرام کے بعد ایک طے شدہ پروگرام کے تحت بزرگان دین اور اولیاء کرام کا باقاعدہ سلسلہ شروع کیا اور بے شک انبیاء کرام کے بعد بزرگان دین اور اولیائے کرام نے نہ صرف کروڑوں لوگوں کو مسلمان کرتے ہوئے مشرف بہ اسلام کیا بلکہ دنیا سے دیا جلانے کے صدق ان مسلمانوں میں سے بے شمار بزرگان دین اور اولیائے کرام کی صورت میں چراغ روشن کیے۔ آج الحمدللہ مشرق ہو یا مغرب، شام ہو یا مصر، افغانستان ہو یا انگلستان، بغداد شریف ہو یا اجمیر شریف، ملتان ہو یا لاہور، پاکپتن شریف ہو یا تونسہ شریف، گولڑہ شریف ہو یا دھیال پیر شریف (جلال گنج) ہر طرف آپ کو اولیائے کرام اور بزرگان دین کے روشن چہروں سے پروردگار عالم اور اُس کے پیارے حبیبؐ کے انوار و تجلیات کی روشنی پھوٹتی نظر آئے گی جس سے اللہ کا پتا ملتا ہے۔ خواجگان چشت کے بادشاہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ 14 رجب المرجب بروز سوموار 537 ہجری کو حضرت خواجہ غیاث الدین حسنؒ کے ہاں اصفہان کے علاقہ سنجر میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نجیب الطرفین سید ہیں۔ آپؒ چودہ برس کے تھے کہ شفقتِ پدری سے محروم ہو گئے ورثہ میں آپ کو ایک انگوروں کا باغ اور پن چکی ملی آپؒ انہی کی دیکھ بھال میں مشغول رہے۔ ایک روز ایک مجذوب جس کا نام نامی حضرت ابراہیم قندوزیؒ تھا، باغ میں تشریف لائے اور ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے، خواجہ معین الدین چشتیؒ کی اس بزرگ پر نظر پڑی تو آپؒ فوراً آداب و سلام بجا لائے اور انگور کا ایک خوشہ توڑ کر بزرگ کی خدمت میں پیش کیا، حضرت قندوزیؒ نے انتہائی خوش دلی سے انگور تناول فرمائے اور اپنے پاس سے روٹی کا ایک خشک ٹکڑا چبا کر خواجہ معین الدین کو کھانے کیلئے دیا اور فرمایا کہ یہ تم کھاؤ یہ تمہارا حصہ ہے آپؒ نے وہ روٹی کا ٹکڑا چبایا تو دل کی دنیا ہی بدل گئی، تمام حجابات اُٹھ گئے اور یوں لگا کہ جیسے ابھی معرفتِ الٰہی کے سمندر میں غوطہ زن ہوئے ہیں پھر آپؒ نے باغ اور پن چکی فروخت کر دی اور تمام رقم غرباء و مساکین میں تقسیم فرما دی اس کے بعد آپؒ نے حصول تعلیم کی غرض سے سمرقند، بخارا، بغداد شریف، ملتان، استرآباد، اوش، شیخ، سبزوار، ہند اور دیگر علاقوں کا سفر اختیار فرماتے ہوئے حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ، شیخ نجم الدینؒ، شیخ شہاب الدین سہروردیؒ، خواجہ اجمل شیرازیؒ، شیخ سیف الدین باخرزیؒ، شیخ جلالؒ، محمد واحد چشتیؒ اور دیگر اولیاء کرام سے اکتساب فیض کیا۔ دوران سفر ہی نیشاپور کی ایک بستی ہارون جسے لوگ ہروَن بھی کہتے ہیں میں حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیس سال ان کی خدمت گزاری میں رہے اور انہی سے بیعت و خلافت سے مشرف ہوئے۔ آپؒ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے خالہ زاد بھائی تھے۔ (بعض روایات میں بھانجا بھی لکھا گیا ہے) آپؒ نے تقریباً پانچ ماہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی خدمت میں بھی گزارنے کا شرف حاصل کیا اور اسی دوران سرکار غوث اعظمؒ کے ساتھ ایک ہی حجرۂ خاص میں 57 روز قیام فرمایا اور روحانی فیض اور اسرار و رموز کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ شہنشاہِ بغداد شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے جب اپنے عہد مبارک (470ھ تا 561ھ) میں یہ اعلان فرمایا کہ "میرا قدم تمام ولیوں کی گردن پر ہے" تو اس وقت حضرت خواجہ غریب نوازؒ خراسان کے پہاڑوں میں عبادت و ریاضت اور مجاہدہ میں مصروف عمل اور یادِ الٰہی کے سمندر میں غوطہ زن تھے۔ سرکار غوث اعظمؒ کا یہ فرمان ہوا کی معطر لہروں کی دوش پر سفر کرتا ہوا خواجہ غریب نوازؒ کی سماعتوں سے ٹکرایا تو آپؒ نے اپنی گردن خم کرتے ہوئے عرض کیا کہ "حضور! آپؒ کا قدم میری گردن پر ہی نہیں بلکہ سر آنکھوں پر ہے" گویا اس دن ہی کی طرف سے خواجہ معین الدین اجمیریؒ کی ولایت پر مُہرِ تصدیق ثبت ہو گئی۔ 583ھ میں روضۂ رسولؐ اور خانہ کعبہ کی زیارت کی تڑپ لیے خواجہ معین الدین اجمیریؒ نے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی معیت میں مکہ اور مدینہ شریف کا سفر اختیار فرمایا۔ خانہ کعبہ میں یادِ الٰہی میں مشغول تھے کہ اچانک غیب سے ندا آئی "اے معین الدین! ہم تجھ سے خوش ہیں۔ تجھے بخش دیا جو کچھ چاہیں مانگیں تاکہ ہم عطا کریں" خواجہ غریب نوازؒ نے اپنا سر مبارک سجدے میں رکھتے ہوئے عجز و انکساری سے بارگاہ رب قدوس میں عرض کیا کہ "اے میرے مالک و مولا! معین الدین کے سلسلہ کے مریدوں کو بخش دے" اس عرض گزاری کے بعد پھر غیب سے آواز آئی کہ "اے معین الدین تو ہماری ملک ہے جو تیرے مرید اور تیرے سلسلہ میں تا قیامت مرید ہوں گے انہیں بخش دیا جائے گا" حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر مدینہ شریف میں در رسولؐ پہ حاضری دی اور بصد ادب و احترام حضور اقدسؐ کی بارگاہ مقدس میں سلام پیش کیا۔ "الصلوٰۃ والسلام علیکم یا سید المرسلین وخاتم النبیین۔"

روضۂ رسولؐ سے آواز آئی "وعلیکم السلام یا سلطان الہند۔" اسی رات رسول عربیؐ نے آپ کو خواب میں اپنی زیارت سے سرفراز فرمایا اور برصغیر پاک و ہند کی ولایت تفویض فرمائی اور حکم صادر فرمایا کہ "جاؤ برصغیر پاک و ہند میں دین اسلام کی تبلیغ کا کام سرانجام دو" سو آپؒ نے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ سے اجازت طلب کی اور ہندوستان کی جانب سفر اختیار فرمایا۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ نے سرزمین ہندوستان پر پہلا قدم رکھتے ہی سب سے پہلے داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے مزار پر انوار پر حاضری دینے کی سعادت حاصل کی اور چالیس دنوں کے چلہ سے فارغ ہو کر رخصت ہونے لگے تو بے ساختہ خواجہ غریب نوازؒ کی زبان مبارک پر داتا علی ہجویریؒ کی شان میں بطور خاص یہ شعر جاری ہوا کہ!

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

اس مرد خدا کی زبان مبارک سے نکلا ہوا یہ شعر اس قدر زبان زد خاص و عام ہوا کہ کہ جس کی گونج چار سو پھیل گئی اور لوگ آپؒ کے آستانہ سے فیض پانے لگے پھر اس کے بعد آپؒ نے مقامی زبان سیکھنے کیلئے ہمراہ اولیاء، ملتان شریف کا رخ کیا کچھ عرصہ یہاں قیام فرما کر زبان پر عبور حاصل کیا اور اولیائے ملتان کے فیوض و برکات اور روحانی دولت سے مالا مال ہوئے اس کے علاوہ دہلی اور اجمیر کے حالات و واقعات بارے میں معلومات حاصل کیں تاکہ دین اسلام کی ترویج و اشاعت اور تبلیغ کیلئے مستقبل میں کوئی لائحہ عمل ترتیب دیا جا سکے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب مشہور راجپوت حکمران پرتھوی راج اپنی دو لاکھ فوج اور تین ہزار ہاتھیوں کے لشکر کے بل بوتے پر مسلمان حاکم شہاب الدین غوری کی بارہ ہزار فوج کو شکست دے کر ترائن کے محاذ پر کامیابی حاصل کر چکا تھا اور کامیابی کے اس نشے میں غرور و تکبر کی چادر اوڑھ کر پورے ہندوستان میں دندناتا پھر رہا تھا لیکن عقل کے اُس اندھے کو خبر نہیں تھی کہ یہاں ایک مردِ کامل کی آمد ہونے والی ہے جس کے باعث اُس کا راج ختم ہونے کو ہے۔ آپؒ نے اجمیر کو دین اسلام کی تبلیغ کا مرکز بنایا اور اتفاق سے جس جگہ آپؒ نے قیام فرمایا وہ جگہ پرتھوی راج کے اونٹوں کی جائے قیام نکلی۔ پرتھوی راج کے چیلوں نے جب دیکھا کہ ایک "مسلمان" ہمارے راجہ کی زمین پر بڑی آن اور شان سے اپنے چالیس درویشوں کے ہمراہ براجمان ہے تو انہوں نے خواجہ غریب نوازؒ کو وہاں سے اُٹھنے کیلئے کہا خواجہ غریب نوازؒ نے بے نیازی کے عالم میں فرمایا کہ "میاں! اتنا بڑا میدان ہے تمہارے راجہ کے اونٹ کسی بھی جگہ بیٹھ سکتے ہیں ہمیں کیوں تنگ کرتے ہو" ساربان آپ کو اُٹھانے پہ بضد رہے آخر کار خواجہ معین الدین اجمیریؒ یہ فرما کر اُٹھ کھڑے ہوئے کہ "اچھا میاں! اب آپکے راجہ کے یہ اونٹ یہاں بیٹھے ہی رہیں گے" خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے درویشوں سمیت اناساگر نامی جگہ پر جا کر قیام فرمایا جو بعد میں مسجد اولیاء کے نام سے مشہور ہوئی ادھر پرتھوی راج کے اونٹ میدان میں ایسے بیٹھے کہ اُٹھنا ہی بھول گئے۔ ساربانوں نے ہزار کوشش کی مگر اونٹوں کے کانوں میں جوں تک نہ رینگی اور اُن کے پیٹ زمین کیساتھ چپک گئے۔ شہر بھر کے لوگ ساربانوں کی اس مضحکہ خیز کوششوں کو دیکھنے لگے۔ راجہ پرتھوی راج کو بھی اس عجیب "تماشا" کی خبر پہنچ چکی تھی اور وہ بھی اس جگہ پہنچ گیا، اونٹ نہ اُٹھے نہ انہیں اُٹھنا تھا کیونکہ یہ مرد کامل کی زبان حق سے نکلے والے الفاظ تھے۔ حدیث قدسی ہے (مفہوم) کہ "جب کوئی اللہ کا بندہ کما حقہ اللہ کا "بندہ" بن جاتا ہے اور اُسی ذات کریمی کا ہو جاتا ہے تو اللہ اُس "بندہ" کا ہو جاتا ہے گویا اُس "بندے" کا بولنا خدا کا بولنا، بندے کا چلنا خدا کا چلنا، بندے کا دیکھنا خدا کا دیکھنا ہو جاتا ہے" پھر ایسے میں یہ ممکن ہی کیسے ہے کہ مرد کامل (بندہ) کی زبان حق سے نکلے ہوئے الفاظ پورے نہ ہوں۔ آخر کار ان شاہی ساربانوں کی عقل ٹھکانے آئی اور انہیں قبلہ خواجہ غریب نوازؒ کے وہ الفاظ یاد آئے جو آپؒ نے اُٹھتے ہوئے فرمائے تھے۔ راجہ پرتھوی راج بے حد خوف زدہ ہوا اور چیلوں کو حکم دیا کہ جاؤ اُس بزرگ سے جا کر معافی مانگو اور آداب بجا لاؤ اور جو اُن کی خواہش ہے اسے پوری کرو، ساربان کانپتے ہوئے آپؒ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور آپؒ کے قدموں میں گر کر معافی چاہی۔ آپؒ قدرے مسکرائے اور ساربانوں سے کہا کہ جاؤ "تمہارے راجہ کے اونٹ اُٹھ گئے ہیں" ساربان گھبرا کر اُٹھے اور میدان کی جانب دوڑ لگا دی، میدان میں پہنچے تو اونٹ واقعی اُٹھ کھڑے تھے۔ حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کی یہاں یہ پہلی کرامت تھی جو چار سو پھیل گئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے آپؒ کے ارادت مندوں میں خوب اضافہ ہوا تو متعصب ہندوؤں میں تہلکہ مچ گیا اور بوکھلاہٹ کا شکار ہو کر پرتھوی راج چوہان کو آپؒ کے خلاف کارروائی کرنے پر آمادہ کرنا شروع کر دیا، وہ خود بھی حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی تبلیغی سرگرمیوں سے خوف زدہ تھا اور آپؒ کی کمالات و کرامات کو اپنی تباہی و بربادی کا پیش خیمہ تصور کر رہا تھا اُس نے اجمیر کے سب سے بڑے مہنت رام دیو کی خدمات حاصل کیں اور اُسے ہر طرح کے حکومتی تعاون کی پیشکش کی۔ رام دیو، پنڈتوں اور پجاریوں کے ہجوم میں بڑی شان سے گردن اکڑائے خواجہ غریب نوازؒ کے آستانہ عالیہ کی جانب بڑھا اور جیسے ہی آپؒ کے روبرو ہوا تو آپؒ نے ایک ہی نگاہِ خاص سے اس کی کایا پلٹ ڈالی وہ اگلے ہی لمحے آپؒ کے قدموں میں گر پڑا اور اسلام کی امان میں آنے کی آرزو کر رہا تھا۔ پرتھوی راج اور ہندو آپؒ کے اس عمل سے اور زیادہ خوف زدہ ہو گئے۔ ہندوستان میں شعبدہ بازی عام تھی لہٰذا ہندو اور پرتھوی راج یہ خیال کرنے لگے کہ آپؒ انہی ساحرانہ قوتوں کے بل بوتے پر ہندوؤں کو دائرہ اسلام میں داخل کر رہے ہیں چنانچہ پرتھوی راج نے ہندوؤں کی مشاورت سے جے پال جو ہندوستان میں نامور جادوگر تھا کو آپ کیساتھ مقابلہ کیلئے اکسایا۔ جے پال اور اُس کے چیلوں نے پے در پے حملے کیے۔ آپؒ نے اپنی کھڑاؤں پاؤں مبارک سے اتاریں اور ہوا میں اچھال دیں وہ ہوا میں اڑتی بلند ہوتی چلی گئیں اور جے پال کے سر پر منڈلانے لگیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے جے پال کے سر پر کھٹا کھٹ برسنے لگیں۔ جے پال نے اس آفت سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا اور وہ بھی اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے آپؒ کے قدموں میں آگرا اور مشرف بہ اسلام ہوا آپؒ نے اس کا اسلامی نام عبداللہ رکھا۔ جے پال کے مسلمان ہوتے ہی ہندوؤں نے جوق در جوق اسلام قبول کرنا شروع کر دیا اور یوں آپؒ کی نگاہِ فیض اور اخلاق کریمانہ کے باعث تقریباً نوے (90) لاکھ لوگوں نے آپؒ کے دست مبارک پر بیعت ہوتے ہوئے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ مرد قلندر حضرت علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا تھا کہ!

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

آپؒ کے خلیفۂ اکبر اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ نے آپؒ کی مجالس کا احوال اور آپؒ کے ارشادات عالیہ "دلیل العارفین" کے نام سے قلمبند کیا جو یقیناً آج بھی متلاشیانِ حق اور بھٹکے ہوئے لوگوں کی راہنمائی کیلئے ایک انمول تحفہ ہے۔ خواجہ بختیار کاکیؒ فرماتے ہیں کہ "میں بیس سال حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں رہا اور میں نے اس دوران کبھی کسی حاجت مند کو خالی ہاتھ واپس نہیں جاتے دیکھا جب بھی کوئی شخص مانگنے کیلئے حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے پاس آتا آپؒ مصلے کے نیچے ہاتھ ڈال کر جو اُس کی قسمت میں ہوتا اُسے مرحمت فرماتے" اسی طرح ایک جگہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ "میں ایک مرتبہ کچھ عرصہ تک خواجہ معین الدین سنجریؒ قدس سرہ العزیز کے روضہ میں معتکف رہا۔ عرفہ کی رات روضہ حجرہ کے نزدیک نماز ادا کی اور وہیں کلام اللہ شریف پڑھنے میں مشغول ہو گیا، تھوڑی رات گزری تھی کہ میں نے پندرہ پارے ختم کر لئے۔ سورہ کہف یا سورہ مریم میں ایک حرف مجھ سے ترک ہو گیا۔ حضرت مخدوم کے روضہ سے آواز آئی کہ یہ حرف چھوڑ گئے ہو اسے پڑھو، دوبارہ آواز آئی عمدہ پڑھتا ہے، خلف الرشید ایسا ہی کیا کرتے ہیں" جب میں قرآن پڑھ چکا تو حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے پائنتی سر رکھ دیا اور رو کر مناجات کی کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں کس گروہ میں سے ہوں، یہی فکر تھی کہ روضہ اطہر سے آواز آئی کہ مولانا! جو شخص نماز ادا کرتا ہے وہ بخشے ہوؤں میں سے ہے" حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے اس روحانی سلسلہ چشتیہ کو حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ، حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ، حضرت خواجہ قبلہ عالم نور محمد مہارویؒ اور حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ نے خوب بڑھایا۔ آپؒ نے 6 رجب 632ھ بمطابق 21 مئی 1259ء وصال فرمایا۔ آپؒ کا سالانہ عرس پاک جو کہ "چھٹی شریف" کے نام مشہور ہے یکم رجب سے چھ رجب تک انتہائی شایانِ شان طریقے سے منایا جاتا ہے جس میں دنیا بھر سے لوگ عرس کی تقریبات میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور آپؒ کے آستانہ عالیہ سے فیض پاتے ہیں۔ لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے 1902ء آپؒ کے مزار اقدس پر حاضری دینے کا شرف حاصل کرتے ہوئے کہا تھا کہ "میں نے ایک قبر کو ہندوستان میں حکومت کرتے دیکھا ہے" بلاشبہ جو بندگانِ خدا خود کو اپنے حقیقی مالک و مولا "اللہ" کے سپرد کر دیتے ہیں اور کما حقہ اُسی کے ہو جاتے ہیں تو کائنات کی ہر چیز اُس "بندۂ خاص" کے تابع ہو جاتی ہے۔ اللہ رب العزت کی بارگاہِ مقدس میں دعا ہے کہ پروردگارِ عالم عزوجل ہم سب کو تمام تر خرافات سے بچتے ہوئے اللہ کے حبیبؐ، صحابہ کرامؓ، اہل بیتؓ اور اولیائے کاملینؒ کے فرامین مقدس کی روشنی میں اپنی زندگی کے شب و روز گزارنے کی توفیق و ہمت عطا فرمائے اور محبت رسول عربیؐ کی سچی اور پکی دولت نصیب فرمائے۔

اقوال حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

☆ اہل عشق وہ ہے جو صبح کی نماز ادا کرے تو دوسری صبح کی نماز تک خیال دوست میں محو رہے۔

☆ عاشق ہمیشہ عشق محبوب میں محو رہتا ہے، کھڑا ہے تو اُس کے ذکر میں، بیٹھا ہے تو اُسی کا ذکر ہے۔

☆ جو اللہ کا دوست اور چاہنے والا ہو گا اُس میں چار باتیں ہوں گی۔ (اولاً) تواضع (ثانیاً) شفقت (ثالثاً) سخاوت (رابعاً) محبت صالح

☆ جس نے نعمت پائی، سخاوت سے پائی۔

☆ سب قوتوں میں عمدہ قوت وہ ہے جو وسوسوں اور خطرات سے پاک ہو۔

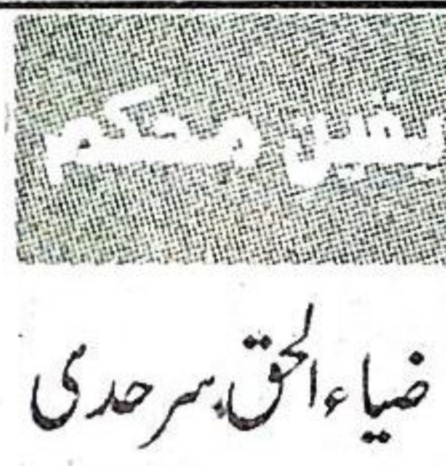
☆ جس کو خدا دوست رکھتا ہے اُس کو ابتلا (آزمائش) میں ڈالتا ہے۔

☆ عارف وہ ہے جس کو رات کی بات یاد نہ ہو۔

☆ سچا دوست وہ ہے جو دوست کی طرف سے آئی ہوئی مصیبت کو راضی خوشی قبول کرے اور چوں و چرا نہ کرے۔

خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری......(2)





آپؒ نے پن چکی اور انگور کا باغ فروخت کر دیا اور تمام چیزیں غرباء میں تقسیم فرمادیں اور راہ حق کے طالب بن کر منزل مقصود کی تلاش میں بخارا پہنچ کر شیخ حسام الدینؒ سے تعلیم حاصل کی۔ پھر ثمر قند میں مولانا شرف الدینؒ سے دینی اور عقلی علوم حاصل کئے۔اس کے علاوہ پیرانِ پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ المعروف حضرت غوث پاکؒ، شیخ نجم الدین، حضرت شیخ ابوسعید تبریزیؒ جیسے بلند پایہ بزرگان دین سے ملاقاتیں کیں اپنی زندگی میں کل 51 مرتبہ پیدل حج کئے اور روضہ نبویؐ سے آپ کو ہندوستان میں اسلام کی اشاعت وتبلیغ کی بشارت ملی اسی لئے آپ کو امام الطریق بھی کہتے ہیں۔آپ نے پانچ سال ثمر قند میں گزارے علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد علوم باطنی کی تڑپ آپ کے دل میں پیدا ہوئی اور ثمر قند سے عراق کیلئے روانہ ہوئے پھر نیشاپور کی حدود میں واقع قصبہ ہارون پہنچے جہاں حضرت عثمان ہارونیؒ سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے آپؒ کو پرکھ لیا کہ یہ نوجوان ولایت کے منصب پر فائز ہوگا اور اس کا ستارہ عروج پر ہوگا چنانچہ فوراً آپؒ کو اپنے حلقہ ارادت میں لے لیا دوسری روایات کے مطابق حضرت عثمان ہارونیؒ کو بذریعہ کشف معلوم ہو گیا تھا کہ آسمان پر ولایت کا آفتاب بن کر چمکنے والے نے بغداد کا سفر شروع کر دیا ہے چنانچہ حضرت عثمان ہارونیؒ بھی بغداد رونق افروز ہوگئے اور غریب نوازؒ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اس بیعت کی تفصیل حضور غریب نوازؒ نے اپنی تصنیف ''انیس الارواح'' میں اس طرح تحریر فرمائی ہے۔ یہ فقیر بغداد میں خواجہ جنید بغدادیؒ کی مسجد میں حضرت شیخ عثمان ہارونیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کی مجلس میں بہت سے درویش حاضر تھے فقیر نے جوں ہی بیعت کا ارادہ کیا حضرت نے فرمایا'' وضو کرو اور دو رکعت نماز ادا کرو فقیر نے حکم کی تعمیل کی پھر فرمایا قبلہ رو ہو کر سورۃ البقرہ پڑھو اس سے فارغ ہوا تو ارشاد ہوا کہ اکیس مرتبہ درود شریف پڑھو فقیر نے تعمیل ارشاد کی حضرت نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور ہاتھ پکڑ کر فرمایا آ کہ تجھے خدا تک پہنچادوں اور اس کے بعد حضرت نے اس عاجز کے سر کے بال قینچی سے تراشے اور کلاہ چہارتر کی فقیر کے سر پر رکھی پھر فرمایا سورۃ اخلاص پڑھ عاجز نے حکم کی تعمیل کی پھر فرمایا اب جا آج کا دن اور آج کی رات مجاہدہ کر کہ ہمارے خانوادہ میں شبانہ روز کے مجاہدہ کا معمول ہے دوسرے روز جب حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ پھر فرمایا اوپر دیکھ اور بتا تو کہاں تک دیکھ سکتا ہے فقیر نے اوپر دیکھ کر عرض کیا کہ عرش معلیٰ تک نگاہ جاتی ہے پھر فرمایا نیچے دیکھ کہاں تک نگاہ کام کرتی ہے فقیر نے عرض کیا تحت الثریٰ تک سب کچھ عاجز کے سامنے ہے پھر فرمایا ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ فقیر جب اس سے فارغ ہوا تو حکم ہوا اب اوپر دیکھ اور بتا کہاں تک دیکھ سکتا ہے فقیر نے اوپر دیکھا اور عرض کیا حجاب عظمت تک سب عاجز کے سامنے روشن ہے پھر فرمایا اپنی آنکھیں بند کر لے پھر ارشاد ہوا اب کھول دے فقیر نے ایسا ہی کیا اب حضرت نے اپنی دو انگلیاں کھول کر فرمایا ان میں سے تجھے کہاں تک دکھائی دیتا ہے فقیر نے عرض کی اٹھارہ ہزار عالم دکھائی دے رہے ہیں حضرت نے فرمایا بس تیرا کام پورا ہو گیا (یعنی تو مرتبہ کمال پر پہنچ گیا)۔میری دلی تمنا ہے کہ حضور مجھے مستقل غلامی کا شرف بخش دیں حضرت خواجہؒ کا اشارہ مریدی کی طرف تھا۔ حضرت عثمان ہارونیؒ نے آپ کی اس خواہش کے جواب میں فرمایا فرزند! مجھ سے اپنا ہی بوجھ نہیں اٹھتا تو پھر تمہارا بار گراں کیسے اٹھاؤں گا؟ حضرت عثمان ہارونیؒ آپ کو ٹالنا چاہتے تھے مگر حضرت خواجہ غریب نوازؒ اصرار کرتے رہے جہاں آپ کے سینکڑوں خادم ہیں وہاں ایک غلام کے اضافے سے کیا فرق پڑے گا؟ یہ سب کے سب خوش فہمی میں مبتلا ہیں حضرت عثمان ہارونیؒ نے پھر اپنا دامن بچانے کی کوشش کی یہ لوگ مجھے مرشد کامل سمجھتے ہیں مگر ان نادانوں کو کیا خبر کہ ان کا پیر خود منزل کی تلاش میں ہے۔ان لوگوں کی طرح میں بھی آپ سے حسن ظن رکھتا ہوں حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے اس طرح اظہار عقیدت کیا کہ حضرت عثمان ہارونیؒ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور پھر شیخ نے آپ کو اپنے حلقہ ارادت میں شامل کر لیا۔ایک بار حضرت عثمان ہارونیؒ نیشا پور سے باہر تشریف لے گئے حضرت خواجہؒ کا معمول تھا کہ آپ ہمہ وقت پیر و مرشد کے ساتھ رہتے اس مرتبہ بھی سفر کے دوران آپ اس طرح شیخ کے پیچھے چل رہے تھے کہ جیسے کوئی غلام اپنے آقا کے ہمراہ ہو حضرت عثمان ہارونیؒ کا تمام سامان خواجہ معین الدین چشتیؒ کے سر پر تھا اور آپ اس سعادت پر اس قدر نازاں تھے جیسے دولت کونین ہاتھ آگئی ہو۔شیخ نے ایک غیر آباد علاقے میں قیام کیا اور حضرت خواجہ سے فرمایا کہ ساری دنیا چلی گئی ہے اب تم بھی چلے جاؤ اگر ہمارے پاس کچھ ہوتا تو لوگ اس طرح خالی ہاتھ کیوں لوٹ جاتے؟ ''شیخ'' اب میں کہاں جاؤں گا آپ کے سوا دنیا میں میرا کون ہے؟ یہ کہتے ہوئے حضرت خواجہؒ رو پڑے۔ میں تو ایک کا ہو چکا ہوں اب مجھے دوسروں کے در پر صدا دیتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضرت خواجہؒ کا یہ جواب سن کر حضرت عثمان ہارونیؒ بے قرار ہو گئے اور آپ کو سینے سے لگا کر انتہائی رقت آمیز لہجے میں دعاؤں سے نوازا۔ پھر آپ نے قریب پڑی ہوئی ایک اینٹ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اسے اٹھا فقیر نے یہ اینٹ اٹھائی تو اس کے نیچے کچھ دینار پڑے پائے حکم ہوا یہ دینار اٹھا لے اور انہیں فقیروں پر صدقہ کر دے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بغداد شریف میں بیعت حاصل کی اور بیعت کرتے ہی مرشد کامل نے آپ کو اپنے فیوض روحانی سے مالا مال کر دیا اور آناً فاناً تمام مدارج سلوک طے کرا کر مرتبہ کمال تک پہنچا دیا اس کی وجہ بظاہر یہی معلوم ہوتی ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ پیدائشی ولی تھے اور مرشد کامل نے پہلی نگاہ میں ہی آپ کی صلاحیتوں کا بخوبی اندازہ کر لیا تھا جس کی دلیل یہ ہے کہ حضور غریب نوازؒ سے بیعت لینے کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے صدقہ دیا اور مرشد صدقہ اسی وقت دیتا ہے جب وہ مرید کو اپنی وراثت وخلافت کیلئے منتخب کرتا ہے آپ نے اسلام کی ایسی شمع روشن کی جو تاابد روشن رہے گی آپ نے اخلاق وکردار کا ایسا نمونہ پیش کیا جس سے لاکھوں بھٹکے ہوئے لوگوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی ہدایت نصیب ہوئی ان اللہ والوں نے پیار، محبت اخوت و بھائی چارہ کا درس دیا اور کبھی بھی متنازعہ مسائل کو نہیں چھیڑا۔آپ کے کمالات بحر لامتناہی ہیں حتیٰ کہ کہتے ہیں کہ جس پر آپ کی نظر پڑتی تھی وہ صاحب معرفت ہو جاتا تھا آپ کو علوم ظاہریہ و باطنیہ دونوں میں کمال حاصل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے لوگوں کے دلوں کو مسخر کیا اور لاکھوں غیر مسلم آپ کے حسن اخلاق سے متاثر ہو کر تقریباً 99 لاکھ افراد ہندوستان بھر میں مشرف بہ اسلام ہوئے آپ کے ارشادات وملفوظات کا مجموعہ خواجگان چشت کے ذریعہ خواص تک پہنچا جو یقیناً مشعلِ راہِ حیات ہے۔............(جاری ہے)

کلامِ اقبالؒ

تیری نگاہ سے دل سینوں میں کانپتے تھے
کھویا گیا ہے تیرا جذبِ قلندرانہ

رازِ حرم سے شاید اقبالؔ باخبر ہے
ہیں اس کی گفتگو کے انداز محرمانہ



ملزم عمران اور ملزم سلمان

بے وفائی یا لالچی ہونے کی سزا؟

خوشیوں کے دروازے پر موت کی دستک مقدر بن گئی

عامر مرزا

اس حقیقت سے ہرگز بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انسان بنیادی طور پر لالچی واقع ہوا ہے۔ جاہ و حشمت اور امارت کے حصول کیلئے کبھی تو اس اس مقام پر بھی پہنچ جاتا ہے جہاں سے واپسی کسی بھی طور ممکن نہیں رہتی۔ ایسی حالت میں کسی کو جان سے ہاتھ دھونا پڑتے ہیں اور کسی کے حصے صرف اور صرف پچھتاوا رہ جاتا ہے۔ ویسے بھی ایک مثال بہت عام ہے کہ لالچ بری بلا ہے اور یہ خواہ زن، زر یا زمین کی صورت میں ہو جب انسانی ذہن پر سوار ہو جائے تو وہ اندھا ہو جاتا ہے۔ خوفناک انجام سے بے خبر انسان کو کچھ سمجھ نہیں آتی کہ وہ خواہشات کے تابع ہو کر جو کرنے جا رہا ہے وہ اس کے لیے کس قدر نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے اور محض دنیاوی عیش و آرام کے عوض اسکی زندگی دلدل میں دھنستی جا رہی ہے۔ حال ہی میں ایک ایسی مثال سامنے آئی ہے جس میں ایک نوجوان نے دولت کے لالچ میں اپنی اور اپنے دوست کی زندگی قید و بند کی صعوبتوں کی نذر کر دی جبکہ خاتون کیلئے بھی موت کی آغوش اس کا آخری ٹھکانہ بن گئی۔ جرائم کی دنیا کی اس دل ہلا دینے والی داستان کے تین مرکزی کردار جن میں ایک لالچی مجرم، اس کا چالاک دوست اور تنہائی سے فرار ہونے کی خواہش رکھنے والی ایک مطلقہ خاتون ہیں جنہوں نے اپنی اپنی خواہشات کی تکمیل کی کیا قیمت ادا کی یہ کسی بھی معاشرے کیلئے ایک سبق آموز اور انسانی سوچ کو جھنجھوڑنے کیلئے کافی ہے۔

لالچی نوجوان سلمان اپنے غریب مگر چالاک دوست عمران سمیت خاتون لیکچرار کو زندہ نہر میں پھینک کر قتل جیسے خوفناک جرم کا مرتکب ہو کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے سزائے موت کا منتظر ہے اور

سلمان کا کہنا تھا کہ میڈم مجھ پر سب کچھ نچھاور کرنے کو تیار تھی لیکن میں نے غلط راستہ اختیار کیا اور اب اپنے کیے کی سزا بھگت رہا ہوں

ہر لمحہ زندگی کے دروازے پر موت کی دستک کو سن رہا ہے۔

اسلامیہ کالج کوپر روڈ کی خاتون لیکچرار فرح ریاض کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ غازی آباد عزیز پلی کے قریب رہائش پذیر تھی۔ ایک تو خاتون شادی شدہ ہونے کے باوجود بے اولاد تھی اوپر سے ستم ظریفی یہ ہوئی کہ کئی سال قبل اس کے خاوند محمد منشاء کا ذہنی توازن خراب ہو چکا تھا۔ بیچاری خاتون عرصہ دراز تک اپنے خاوند کا علاج معالجہ کراتی رہی کہ کسی طریقے سے وہ ٹھیک ہو جائے

میں بتایا اور یہ بھی یقین دلایا کہ مذکورہ نوجوان کنوارہ ہے اور ڈیوٹی ٹائمنگ کے علاوہ بھی اگر کہیں آنے جانے کی ضرورت ہو تو وہ ڈیوٹی دے سکتا ہے۔ جس کے بعد خاتون فرح ریاض نے کہا کہ اس کو بلوا لو میں اپنے طور پر اس سے بات چیت کر کے تسلی کر لوں تو پھر فیصلہ کریں گے کہ اس کو رکھنا ہے یا نہیں۔ خاتون سے ملاقات کے بعد وہ اس کے ہاں بطور ڈرائیور بھرتی ہو گیا اور بتائے ہوئے اوقات کے مطابق ڈیوٹی دینے لگا۔ مذکورہ ڈرائیور کی عمر بھی زیادہ نہیں تھی اور وہ خوش شکل ہونے کے ساتھ ساتھ شاطر ذہن اور میٹھی زبان بھی رکھتا تھا اور لوگوں کو اپنے جال میں پھنسانا جانتا تھا۔ ملازمت کے دوران ہی اس نے لیکچرار خاتون کے اکیلے پن کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی اور گاہے



ڈی ایس پی سی آئی اے کینٹ خالد ابوبکر

کو بھانپ گئے تھے جس سے گھر میں نوک جھونک رہنے لگی۔ سلمان اور فرح ریاض اکثر رات کو باہر گھومتے پھرتے اور کھانا اکٹھے باہر ہی کھاتے تھے۔ فرح ریاض جس پر ذمہ داریاں کوئی نہ تھیں اکیلی کمانے والی اور تھوڑا بہت بنک بیلنس بھی تھا سلمان پر دل کھول کر پیسے خرچ کرتی تھی۔ سلمان کو جب بھی کوئی چھوٹی موٹی ضرورت پیش آتی تو وہ اس کو پورا کر دیتی تھی اور دیگر ضرورتوں کا بھی خیال رکھتی تھی۔ دونوں کے درمیان تعلقات اس قدر پختہ ہو گئے تھے کہ سلمان اس سے کوئی بھی بات منوا سکتا تھا۔ حال ہی میں فرح ریاض نے اپنے اور سلمان کے استعمال کے لیے 2013 ماڈل کی نئی گاڑی خریدی تھی جو زیادہ تر سلمان کے ہی استعمال میں رہتی تھی۔ اب سلمان آہستہ آہستہ فرح ریاض سے اکتانے لگا تھا لیکن اب جو عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہا تھا وہ بھی چھوڑنے کو دل

کام کرتا تھا اور اس کا تعلق ایک غریب گھرانے سے ہے۔ عمران کی شادی ہو چکی ہے اور دو چھوٹے چھوٹے بچوں کا باپ ہے۔ شاطر ذہن کے مالک سلمان نے عمران کی غربت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کو پھسلانا شروع کر دیا اور اس کو لالچ دی کہ وہ اپنا کاروبار کیوں نہیں کر لیتا۔ اپنا کاروبار ہو تو بیوی بچوں اور دیگر اہل خانہ کے لیے بہتر روزی روٹی کما سکتا ہے۔ عمران نے کہا کہ اس کے لیے پیسوں کی ضرورت ہے میرے پاس پیسے

ملزم نے دولت پر قبضہ کرنے کیلئے قتل کا پروگرام بنایا

وہ چیختی چلاتی رہی، ملزمان نے اسے نہر میں پھینک دیا

نہیں ہیں جس سے میں اپنا کاروبار شروع کر سکوں۔ سلمان کو جب یقین ہو گیا کہ عمران پیسوں

لیکچرار ہے اور کالج پڑھانے کے لیے گئی تھی لیکن واپس نہیں آئی۔ بہت تلاش کیا اور موبائل پر بھی فون کرتے رہے اس کا کچھ پتہ نہیں چل رہا۔ انھوں نے شبہ ظاہر کیا کہ میری بہن کو نامعلوم افراد نے گاڑی اور زیورات چھیننے کے لیے اغوا کیا ہے۔ لہٰذا میری بہن کا سراغ لگا کر اس کو بازیاب کرایا جائے۔ مذکورہ قتل کیس کی تفتیش مقامی پولیس نے کی لیکن مقدمہ ٹریس نہ ہو سکا۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ ملزمان بڑے ہی

ڈرامائی انداز میں گرفتار ہوئے۔ فرح ریاض کو قتل کرنے کے بعد ڈرائیور سلمان نے فرح ریاض

تفتیش کی تو اس نے ساری حقیقت بیان کر دی۔ جس کے بعد پولیس نے غازی آباد تھانے سے کیس کی تفتیش ٹرانسفر کروا کر اپنے پاس منگوا لی۔ ڈی ایس پی سی آئی اے کینٹ خالد ابوبکر کا کہنا ہے کہ تفتیش افسران کی طرف سے تبدیل ہو کر ہمارے پاس آئی تھی اور ہم نے فرح ریاض کے اہل خانہ سے معلومات حاصل کرنے کے بعد ڈرائیور سلمان کو گرفتار کیا جس نے انکشاف کیا کہ اس نے اپنے دوست عمران کو پانچ لاکھ روپے کا لالچ دیکر اپنے ساتھ ملایا تھا اور اس کو قتل کرنے کے بعد گاڑی اور گھر سے زیورات لوٹے گئے ہیں۔ پولیس نے گرفتار ملزمان کی نشاندہی پر مقتولہ فرح ریاض کی گاڑی، گھر سے لوٹے گئے زیورات اور دیگر سامان کے علاوہ موبائل فون برآمد کر لیے۔ ڈی ایس پی نے یہ بھی بتایا کہ ابھی تک مقتولہ فرح ریاض کی لاش نہیں مل سکی ہے کیونکہ جگی

دلوانے میں مددگار ثابت ہوگا۔

لیکچرار کو زندہ نہر میں پھینکنے والے مرکزی ملزم مقتولہ کے ڈرائیور سلمان نے خوفناک واردات کے بارے میں بتایا کہ وقوعہ کے روز میں نے فرح ریاض کو کہا کہ فیصل آباد میں میرے بہت ہی قریبی ملنے والے ہیں ان کے ہاں شادی کا فنکشن ہے اور میں آپ کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں۔ سلمان نے بتایا کہ فرح ریاض کے ساتھ میرا تعلق ایسا تھا کہ وہ انکار کر ہی نہیں سکتی تھی اور اس نے میرے ساتھ چلنے کی حامی بھر لی۔ جس کے بعد میں نے اس کے قتل کی پلاننگ کرتے ہوئے اپنے دوست عمران کو بھی ساتھ بلوا لیا اور وقوعہ کے روز فیصل آباد روانگی سے قبل ہی میں نے عمران کو بلوایا اور اسے گاڑی کی ڈگی میں چھپا کر ڈگی بند کر دی۔ فرح ریاض تیار ہو کر



اسے منع کر دیا اور کہا کہ گاڑی سٹارٹ ہو جائے گی کوئی خاص خرابی نہیں ہے کہ مکینک کو بلایا جائے۔ جس کے بعد پولیس والے وہاں سے چلے گئے۔ سلمان نے بتایا کہ جب مجھے یقین ہو گیا کہ پولیس والے دور جا چکے ہیں تو میں نے فوراً ڈگی کھولی اور عمران باہر آ گیا۔ عمران کے باہر آتے ہی ہم دونوں نے فرح ریاض کو پکڑا اور اٹھا کر پل سے نیچے گہری نہر میں پھینک دیا۔ جس کے فوراً بعد ہم وہاں سے گاڑی لیکر فرار ہو گئے۔ ان چند لمحوں کے دوران فرح ریاض خوب چیخی چلائی اور واویلا کیا لیکن ملزموں نے اسکی ایک نہ سنی اور اپنے پلان کے مطابق اسے نہر میں پھینک دیا۔ سلمان نے بتایا کہ فرح ریاض کا پرس اور دیگر چیزیں گاڑی میں ہی تھیں میں نے پرس میں سے گھر کی چابیاں لیں اور گھر کی تلاشی لیکر سارا سامان نقدی زیورات اور دیگر اشیاء سمیٹ کر غائب ہو گیا جبکہ فرح ریاض کے اہل خانہ کا فون بار بار موبائل پر آتا تھا لیکن میں انھیں یہی کہتا رہا کہ میڈم آپ لوگوں سے بات نہیں کرنا چاہتی۔ سلمان اور عمران نے بتایا کہ کئی روز تک ہم چوری چھپے رہتے رہے لیکن آخر کار پولیس کے قابو آ ہی گئے۔ پولیس حراست میں سلمان کا کہنا تھا کہ جب تک لالچ میرے ذہن پر سوار تھی تب تک مجھے صحیح یا غلط کے بارے میں کچھ بھائی نہیں دے رہا تھا لیکن اب پچھتاوا ہو رہا ہے کہ میں نے یہ کیا کیا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ اب میں سوچتا ہوں کہ میرا میڈم کے ساتھ تعلق تو تھا اور وہ مجھ پر سب کچھ نچھاور بھی کرتی تھی میں چاہتا تو اچھے اور صحیح طریقے سے اس سے جو چاہتا لے سکتا تھا لیکن میں نے غلط راستہ اختیار کیا اور اپنے کیے کی سزا بھگت رہا ہوں۔ اسی طرح عمران کا کہنا ہے کہ میں تو اپنی غربی اور دو وقت کی روٹی پوری

عمران کا کہنا ہے کہ میں اپنی غربی اور دو وقت کی روٹی پوری کرنے چکر میں سلمان کے بہکاوے میں آگیا اور اس کا شریک جرم بن گیا

کرنے چکر میں سلمان کے بہکاوے میں آ گیا اور اس کا شریک جرم بن گیا۔ اس نے بتایا کہ میرے لیے دو وقت کی روٹی پوری کرنا مشکل ہے۔ بس میرے سامنے اپنے بیوی بچوں کے چہرے آتے تھے اور میں نے سوچا کہ شاید سلمان کا ساتھ دینے پر میں بچوں کی بہتر پرورش کر سکوں لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا اور میں بھی قاتل بن کر پولیس حراست میں آ گیا۔ عمران نے یہ بھی کہا کہ میں نے ذرا سے لالچ کی وجہ سے اپنی تو زندگی برباد کی ہے اپنے بیوی بچوں اور دیگر اہل

اور اس کے ساتھ ہنسی خوشی زندگی گزارے لیکن شاید قسمت کو یہ منظور نہ تھا۔ فرح ریاض جب ہمت ہار گئی تو اس نے خاندان والوں سے مشورے کے بعد اپنے خاوند محمد عطاء سے علیحدگی اختیار کرنے کے لیے خلع کا دعویٰ دائر کردیا۔ چند ہفتے بعد ہی خلع کی ڈگری ہوگئی اور فرح ریاض نے اپنے خاوند سے علیحدگی اختیار کرلی۔ فرح ریاض اکیلی خاتون تھی اچھی تنخواہ کے ساتھ ساتھ اس نے اپنی بہن کے ساتھ ملکر غازی آباد میں ایک مکان بھی بنا رکھا تھا جبکہ اس کو پہناوے کا بھی خاصی حد تک شوق تھا اور اس نے کافی زیور بھی بنا رکھا تھا۔ فرح ریاض گھر کے اوپر والے پورشن میں جبکہ اسکی بہن نیچے والے پورشن میں اپنی اپنی فیملیز کے ساتھ رہائش پذیر تھی۔ خاوند سے خلع لینے کے بعد فرح ریاض اکیلی ہی اپنے پورشن میں رہ رہی تھی۔ تقریباً ڈیڑھ پونے دو سال قبل فرح ریاض کے گھر میں ایک بڑھئی کام کرنے کے لیے آیا تو اس نے بڑھئی سے کہا کہ مجھے کسی ڈرائیور کی ضرورت ہے جو مجھے کالج سے لانے لیجانے کے علاوہ میری دیگر مصروفیات میں میرے ساتھ ڈیوٹی دیا کرے گا۔ بڑھئی نے کچھ دن بعد ہربنس پورہ کے رہائشی ایک غیر شادی شدہ نوجوان سلمان کے بارے

ڈی ایس پی سی آئی اے کینٹ خالد ابوبکر

بتایا ... بگاڑ سے کچھ ایسے عمل کرتا رہا جس سے اکیلے پن سے اکتائی فرح ریاض بھی اس کی طرف کھنچتی گئی۔ بالآخر دونوں اپنے اپنے لالچ کے تابع ہوکر ایک دوسرے کے قریب ہوتے گئے اور ان کے

ڈرائیور خوش شکل ہونے کے ساتھ ساتھ شاطر ذہن اور میٹھی زبان کا مالک تھا اور لوگوں کو اپنے جال میں پھنسانا جانتا تھا

درمیان تعلقات استوار ہوگئے۔ سلمان یہ ڈیوٹی بڑی خوشی خوشی سرانجام دے رہا تھا۔ اس کا کھانا پینا، پہننا اوڑھنا اور رہن سہن سب ہی بدل گیا تھا۔ جب دونوں کے درمیان پینگیں بڑھ گئیں تو سلمان رات کو گاڑی اپنے ساتھ اپنے گھر ہی لے جاتا تھا جبکہ کبھی کبھار رات کو فرح ریاض کے گھر ہی سوجاتا تھا۔ سلمان کے رات گزارنے پر اکثر فرح ریاض کی بہن اور دیگر فیملی ممبران کو اعتراض ہوتا اور وہ دونوں کے درمیان بننے والے تعلقات

نہیں کرتا تھا۔ اس کو فرح ریاض کے ... اور گھر موجود زیورات کے بارے میں علم تھا۔ فرح ریاض اس سے کچھ بھی نہیں چھپاتی تھی۔ اس کو سب پتہ تھا کہ گھر میں کون کون سی چیز پیسے اور زیورات کہاں رکھے ہیں۔ فرح ریاض سے جان چھڑانے اور فرح ریاض کے پیسوں، زیورات اور

گھر ہتھیانے کا لالچ اس کے دل میں آگیا۔ اس نے کئی ہفتوں سے پلان مرتب کرنا شروع کردیا کہ کیا طریقہ اختیار کیا جائے کہ اس کی دولت گاڑی اور دیگر اشیاء بھی میرے پاس آجائیں اور فرح ریاض سے جان بھی چھڑالی جائے۔ سلمان کے گھر کے عقب میں ہی اس کا ایک جگری دوست عمران رہتا تھا جس کے ساتھ وہ فرح ریاض کے ساتھ تعلقات اور دیگر باتوں کے بارے میں گاہے بگاہے بات چیت کرتا رہتا تھا۔ عمران خراد کا

... نے تو اس نے ایک دن کھل کر عمران سے کہا کہ پانچ لاکھ روپے میں تمہیں دے دوں گا اگر تم میرا ساتھ دو۔ عمران نے پلان کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ میری مالکن جس سے میرے تعلقات بھی ہیں کے پاس خاصے پیسے، زیورات، گاڑی اور گھر بھی اس کا اپنا ہے۔ یہ سب کچھ میرا ہوسکتا ہے اگر تم میری مدد کرو۔ اس نے کہا کہ ہم ملکر پلان کرکے فرح ریاض کو مار ڈالتے ہیں۔ عمران کو سلمان نے سبز باغ ہی اتنے دکھا دیے تھے کہ وہ اپنے دوست کے ساتھ ملکر لیکچرار کو قتل کرنے کے لیے راضی ہوگیا اور دونوں نے پروگرام کے تحت لیکچرار فرح ریاض کو اپنے ساتھ گاڑی میں شیخوپورہ لے جاکر بھکی نہر کے پل پر گاڑی خراب کرنے کا بہانہ بناکر روکی اور فرح ریاض کو اٹھا کر زندہ ہی نہر میں پھینک دیا۔

ڈی ایس پی سی آئی اے کینٹ خالد ابوبکر اور انسپکٹر طارق بجوار نے مذکورہ قتل کیس کی تفتیش کے بارے میں نئی بات سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ 6 مارچ کو فرح ریاض کے بھائی طارق ریاض کی طرف سے غازی آباد تھانے میں مقدمہ درج کرایا گیا کہ میری بہن اسلامیہ کالج کوپر روڈ میں

... غائب ہوگیا۔ گھر سے لوٹے جانے والے زیورات میں متعدد مصنوعی جیولری بھی تھی۔ مصنوعی جیولری سلمان نے اپنے دوست عمران کو یہ کہہ کردی کہ یہ سونے کے زیورات ہیں اور یہ بازار میں فروخت کرکے اپنا خود کاروبار کرلو عمران مصنوعی زیورات لیکر بازار فروخت کرنے چلا گیا۔ اس نے جیولری مارکیٹ میں جیولرز کو جاکر کہا کہ یہ سونے کے زیورات ہیں اور وہ فروخت کرنا چاہتا ہے۔ جیولر نے زیورات چیک کیے تو وہ مصنوعی تھے۔ جس پر جیولر کو شبہ ہوا کہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہے۔ اس نے اپنے ملنے والے انسپکٹر سی آئی اے طارق بجوار کو فون کرکے کہا کہ ایک نوجوان زیور فروخت کرنے آیا ہے جو کہ مصنوعی ہیں لگتا ہے کہ وہ کہیں سے چرا کر لایا ہے اور اس کو معلوم نہیں کہ یہ مصنوعی جیولری ہے۔ جس پر طارق بجوار نے جیولرز سے کہا کہ وہ نوجوان کو نہ بتائیں کہ زیورات نقلی ہیں اس کو باتوں میں لگا کر کچھ وقت کے لیے اپنے پاس بٹھا کر رکھو۔ کچھ ہی دیر میں انسپکٹر نے پولیس اہلکار بھجوا کر عمران کو حراست میں لے لیا اور اس کو سی آئی اے سنٹر لاکر

... نیچے ہی کہیں پھنسی ہوئی ہے۔ پولیس کی طرف سے آری کے غوطہ خوروں کو بھی لکھ کر بھجوایا گیا ہے کہ وہ فرح ریاض کی لاش نہر سے تلاش کرنے میں پولیس کی مدد کریں۔ تفتیشی افسران نے بتایا کہ

میرے ساتھ گاڑی میں روانہ ہوگئی۔ سلمان نے بتایا کہ جب ہماری گاڑی بھکی نہر پل پہنچی تو میں نے گاڑی خراب ہونے کا بہانہ لگا کر بند کردی اور فرح ریاض کو کہا کہ وہ نیچے اتر کر تھوڑا سا دھکا

عمران کو ڈرائیور سلمان نے اتنے سبز باغ دکھائے کہ وہ ایک گھناؤنے جرم میں شرکت پر تیار ہوگیا

لگائے گاڑی سٹارٹ ہوجائے گی۔ فرح ریاض گاڑی سے نیچے اتری تو ساتھ ہی سلمان نے ڈگی کھول دی اور خود بھی نیچے اتر آیا۔ اسی دوران قریب واقع پٹرولنگ پولیس کی گاڑی بھی وہاں سے گزری اور انھوں نے ہم سے پوچھا کہ کیا بات ہے آپ لوگ کیوں کھڑے ہیں تو ہم نے انھیں گاڑی خراب ہونے کا بہانہ بنایا۔ پٹرولنگ پولیس کے جوانوں نے سلمان سے یہ بھی کہا کہ اگر مکینک چاہیے تو ہم بلوا دیتے ہیں لیکن میں نے

ملزمان کے انکشافات کی روشنی میں اور قتل کا جائے وقوعہ بھکی نہر کا پل بتایا گیا ہے جس کی تصدیق کرلی گئی ہے۔ جس گاڑی میں مقتولہ اور ملزمان گئے تھے اس میں ٹریکر لگا ہوا ہے اور ٹریکر کمپنی سے گاڑی کی وقوعہ کے وقت کی لوکیشن معلوم کی گئی تو لوکیشن وہیں پر تھی جہاں سے خاتون کو زندہ اٹھا کر نہر میں پھینکا گیا تھا جبکہ مقتولہ اور ملزمان کے موبائل فون کی لوکیشن بھی وقوعہ کے وقت وہیں پائی گئی ہے جو انکا چالان مرتب کرنے اور انھیں سزا

سے محروم ہوگئے ہیں۔ مذکورہ قتل کی خوفناک واردات سے یہ سبق تو ضرور حاصل کرنا چاہیے کہ کبھی بھی لالچ میں آکر کسی چیز خواہ وہ کسی بھی شکل میں ہو کا حصول غلط طریقے سے نہ کیا جائے کیونکہ غلط راستہ اختیار کرنے پر اسکا انجام بھی غلط ہی ہوتا ہے۔ ہمارے سامنے فرح ریاض کے قتل کیس میں واضح مثال ہے جس میں ایک نہیں دو نہیں بلکہ تین زندگیاں تو برباد ہوگئیں اور ان تینوں فرح ریاض، سلمان اور عمران کے اہل خانہ بھی کن حالات کا شکار ہیں۔ ملزمان کے بیوی بچے بہن بھائی اور بوڑھے والدین کس طرح سے تھانوں کچہریوں کے دھکے کھانے پر مجبور ہیں۔ سلمان اگر فرح ریاض کے ساتھ ہی زندگی گذارنے کا فیصلہ کرلیتا اور دونوں اپنے رشتہ کو جائز اور قانونی شکل دے دیتے تو شاید نتیجہ کچھ اور ہی ہوتا لیکن اب تو سلمان اور عمران کو خود ہی فیصلہ کرنا ہوگا کہ انہیں لالچ یا بیوفائی کی سزا ملی ہے؟ کیونکہ ان کی زندگی کے دروازے پر موت کی مسلسل دستک اب ان کا مقدر بن چکی ہے۔ ■

مقتول اظہر کا خون انصاف کا منتظر

کیا دوسری بیوی اس کے قتل میں ملوث ہے؟

راجہ عاطف ذوالفقار

گیارہ جنوری 2012 کی شام، جب راولپنڈی میں موسم کی خوبصورتی اپنے عروج پر تھی اور نیم گرم دھوپ شام چار بجے کے قریب آہستہ آہستہ خنکی کے مقابلے میں کمزور پڑتی جارہی تھی، فیروز سٹریٹ مغل آباد راولپنڈی کینٹ میں اظہر نے اپنی بیوی روبانہ کے ساتھ خریداری کے بازار جانے کا پروگرام بنایا۔ اظہر اکتیس دسمبر کو ہی برطانیہ سے وطن واپس لوٹا تھا جب کہ اس کی بیوی روبانہ اس سے ایک ہفتہ قبل تیس دسمبر 2011 کو پاکستان آئی تھی۔ دونوں برطانیہ میں سالانہ چھٹیاں ہونے پر پاکستان آئے تھے اور تیرہ جنوری 2012 کو انہیں واپس برطانیہ چلے جانا تھا۔ اظہر اور روبانہ موٹر سائیکل پر گھر سے نکلے اور چند کلومیٹر دور صدر بازار جاکر شاپنگ کی۔ دونوں بازار سے واپس لوٹ رہے تھے کہ گھر سے کچھ ہی دور اللہ والی مسجد کے قریب دو مشکوک افراد نے موٹر سائیکل روکنے کی کوشش کی۔ اظہر نے موٹر سائیکل بھگانے کی کوشش کی، مگر ملزمان نے فائرنگ کردی۔ جس پر

شوہر کے قتل کے بعد اسکی بیوہ واپس برطانیہ چلی گئی اور پلٹ کر کوئی رابطہ نہیں کیا

اظہر اور روبانہ موٹر سائیکل سے گر گئے اور ملزمان موقع سے فرار ہوگئے۔ گولیاں لگنے سے اظہر اور روبانہ دونوں زخمی ہوئے، انہیں ہسپتال پہنچایا گیا، تاہم اظہر جانبر نہ ہوسکا اور دم توڑ گیا۔ واقعے کے

بعد اہل محلہ جمع ہوگئے اور پولیس نے لاش قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کروانے کے بعد مقتول اظہر اقبال کے بھائی خضر اقبال کی مدعیت میں مقدمہ نمبر 12 بجرم 302 اور 34 ت پ تھانہ آرائے بازار میں درج کیا اور تفتیش شروع کردی۔ پولیس ابتداء سے ہی یہ طے کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکی کہ واقعہ ڈکیتی کی ناکام واردات ہے، یا کہ دشمنی کا شاخسانہ۔ اس وقت کے تھانہ آرائے بازار کے ایس ایچ او انسپکٹر ملک اللہ یار نے مقتول اظہر اقبال کے لواحقین اور اہل محلہ کی طرف سے تھانے کے باہر دھرنا دیے جانے پر یقین دلایا تھا کہ آٹھ دن کے اندر ڈاکوؤں کو گرفتار کرلیا جائے گا۔ مگر اس کے بعد پولیس کی بے نیازی اور مقتول کے لواحقین کی مایوسیوں کی ابتداء ہوگئی۔ اس حوالے سے رابطہ کرنے پر تھانہ آرائے بازار کے اس وقت کے ایس ایچ او انسپکٹر ملک اللہ یار نے "نئی بات" کو بتایا کہ ملزمان نے کوئی چیز نہیں چھینی، اس لیے یہ بظاہر ڈکیتی کی واردات نہیں لگتی۔ اور لواحقین کسی پر شک کا اظہار بھی نہیں

مقتول کا بھائی خضر اقبال

کرتے اس لیے یہ دشمنی بھی نہیں لگتی۔ ادھر مقتول کے لواحقین کی طرف سے متعدد بار پولیس کو کہا گیا کہ انہوں نے اپنی گلی اور گردونواح میں مشکوک افراد کی نقل و حرکت دیکھی ہے۔ کچھ دنوں بعد مقتول کے بھائی خضر اور والدہ نے سی پی او راولپنڈی کے پاس پیش ہوکر دادرسی کی اپیل کی اور سی پی او کی جانب سے سختی سے ملزمان کی گرفتاری کے حکم پر پولیس ایک بار پھر حرکت میں آئی۔ اردگرد کے علاقے میں پولیس نے ناکہ بندیاں کیں۔ موٹر سائیکل تھانے میں بند کیے، مگر کوئی سرا ہاتھ نہیں آیا۔

واقعے کو ایک سال سے زائد کا عرصہ بیت جانے کے باوجود پولیس مقدمے میں کسی قسم کی کوئی پیش رفت نہیں کرسکی ہے۔ مقدمے کے مدعی اور مقتول کے بھائی خضر اقبال نے "نئی بات" کو بتایا کہ پہلے انہیں کسی پر کوئی شک نہیں تھا۔ مگر شوہر کے قتل کے بعد اس کی بیوہ کا رویہ مشکوک رہا۔ دس مارچ کو اظہر اقبال کی بیوہ روبانہ مختار واپس برطانیہ چلی گئی۔ اور پلٹ کر سسرال والوں کو یا مقدمے کی تفتیش کے حوالے سے کوئی رابطہ نہیں کیا۔ خضر نے بتایا کہ اظہر کی یہ پہلی شادی تھی، جب کہ روبانہ کی یہ دوسری

شادی تھی۔ جس کی پہلے شوہر منیر اصغر سے ایک بیٹی اور ایک بیٹا بھی تھے۔ جو کہ روبانہ کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ واقعے سے کچھ روز قبل روبانہ کا پہلا شوہر منیر جو کہ کویت میں رہتا ہے، بھی پاکستان آکر چلا گیا تھا۔ واقعے کے بعد روبانہ شوہر کو شدید زخمی حالت میں چھوڑ کر گھر چلی گئی اور غلط بیانی کی کہ اظہر ٹھیک ہے، جب کہ وہ دم توڑ چکا تھا۔ واقعے کے بعد وہ برطانیہ چلی گئی اور چند ماہ بعد آئی اور اظہر کی پینشن لے کر واپس برطانیہ چلی گئی۔ اس دوران مقتول کے بھائی خضر نے پولیس کو درخواستیں دیں کہ مقتول کی بیوی مشکوک ہے، اسے بھی شامل تفتیش کیا جائے۔ مگر پولیس نے مدعی کو کچھ روز بعد بتایا کہ ملزمہ آئی تھی، تھانے بھی آئی اور اب واپس برطانیہ چلی گئی ہے۔ مدعی خضر اقبال کا کہنا ہے کہ اس کی درخواستوں کے باوجود پولیس نے تفتیش نہیں کی۔ ملزمہ کو برطانیہ جانے کا راستہ دیا گیا۔ اس کے بار بار کہنے کے باوجود مقتول اور ملزمہ کے فون نمبرز کا ریکارڈ نہیں نکلوایا گیا۔ اب پولیس والے یہ کہہ کر اسے ٹال دیتے ہیں کہ اب کیس پرانا ہوگیا ہے۔ کچھ نہیں ہوسکتا۔ خضر کے مطابق وہ پولیس کو کہتا رہا کہ جب وہ روبانہ کو شامل تفتیش کرنے پر اسے اور ملزمہ کو آمنے سامنے بٹھا کر تفتیش کا کہتا رہا، مگر پولیس نے ایک نہ سنی اور پولیس نے اطلاع دی کہ انہوں نے ملزمہ کا بیان لے لیا ہے اور وہ واپس برطانیہ چلی گئی ہے۔

مقتول اظہر کی والدہ اور بھائی خضر اقبال کا کہنا ہے کہ کیا اظہر اقبال کا خون رائیگاں چلا گیا۔ کیا واقعے کو ایک سال گذر جانے کے بعد کیس کو پرانا قرار دے کر بند کردیا جاتا ہے؟ جس ملک میں دو دو سال مقدمے کا چالان ہی عدالت میں جمع نہ کروایا جاتا ہو، وہاں ایک سال پرانے قتل کا قدیم قرار دے کر بند کردینا عجیب بات نہیں؟ سی پی او اور ایس ایس پی آپریشنز کو دی جانے والی درخواستیں کارروائی کی منتظر کیوں ہیں؟ کیا کوئی نئی حکومت، یا نیا پولیس افسر واقعے کا نوٹس لے گا یا اظہر اقبال کا خون مغل آباد کی مٹی میں مل کر مٹی ہوجائے گا؟ ■

دوسالہ حذیفہ کا اغوا و قتل

تاوان ادا کرکے بھی والدین کو بیٹا واپس نہ ملا

شوکت علی

22 مارچ کی شب کو ناظم آباد کے علاقے مجاہد کالونی کے نالے سے 2 سالہ کمسن بچے کی لاش ملی تھی، جسے عباسی شہید اسپتال منتقل کیا گیا۔ جہاں اس کی شناخت حذیفہ ولد منیر کے نام سے ہوئی۔ اس ضمن میں ناظم آباد پولیس اسٹیشن کے ایس ایچ او شکیل شیروانی نے بتایا کہ حذیفہ کو 10 مارچ کی شام اس کی نانی کے گھر ایف بی ایریا بلاک 5 میں گھر کے باہر سے اغواء کیا گیا تھا اور اس کے گھر والوں نے کافی تلاش کے بعد گلبرگ پولیس اسٹیشن میں حذیفہ کی گمشدگی کی رپورٹ درج کرادی تھی مگر پولیس کی جانب سے کوئی موثر کارروائی نہ ہونے پر حذیفہ کے گھر والوں نے اس کے تصویر والے پمفلٹ چھپوائے اور انعامی رقم کا بھی اعلان کیا۔ پولیس کے مطابق 11 مارچ کو حذیفہ کے گھر والوں کو ایک نئے نمبر سے فون آیا اور اس نے خود کو اغوا کار ظاہر کرتے ہوئے بتایا کہ حذیفہ ان کے قبضے میں ہے اور اس کی رہائی کے بدلے 10 ہزار روپے ایزی پیسہ کے ذریعے تاوان کی مد میں طلب کیے۔ پولیس کے مطابق اغواء کار نے ایک شناختی کارڈ کا نمبر بھی بتایا تھا، جس پر رقم کی ادائیگی ہونی تھی۔

مغوی حذیفہ کے گھر والوں نے پولیس کے علم میں لائے بغیر فوری طور پر ایزی پیسہ سروس کے ذریعے رقم کی ادائیگی کردی تھی۔ ادائیگی کے بعد بچے کے گھر والوں نے گلبرگ پولیس اسٹیشن کو اس صورتحال سے آگاہ کیا، جس پر پولیس نے گمشدگی کی درخواست کو ایف آئی آر میں تبدیل کردیا اور کیس اینٹی وائیلنٹ کرائم سیل میں ٹرانسفر کردیا۔ ان معاملات کے بعد حذیفہ کے گھر والوں نے اغواء کار کے موبائل فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن نمبر آف ملتا تھا اور اس کے بعد اغوا کار سے کوئی رابطہ نہیں ہوسکا۔ پولیس نے تفتیش کرتے ہوئے جس شناختی کارڈ کے نمبر کو استعمال کرکے ایزی پیسہ کے ذریعے تاوان کی ادائیگی کی گئی تھی، اس کارڈ کے حامل شخص کو حراست میں لیا، جس پر انکشاف ہوا کہ اس شخص کو 8 مارچ کو لوٹ لیا گیا تھا اور ملزمان اس کا پرس بھی لے گئے تھے۔ جس میں اس کا شناختی کارڈ بھی موجود تھا اور اس واقعہ کا اندراج بھی اس نے متعلقہ تھانے میں کرا رکھا تھا۔ جس کے بعد پولیس

نے حراست میں لیے گئے شخص کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد پولیس ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئی اور موبائل فون نمبر سے سراغ لگانے کی کوشش ہی نہیں کی گئی۔ حتیٰ کہ 12 روز گزر گئے اور 22 مارچ کی شام آگئی، جب ایک خاتون نے حذیفہ کی نانی کے گھر آکر بتایا کہ ناظم آباد کے علاقے مجاہد کالونی سے ایک بچے کی لاش ملی ہے، جس کی خبر ٹی وی پر چل رہی ہے۔ بچے کی لاش کو عباسی

لاش ناظم آباد پولیس اسٹیشن کی حدود سے ملی تھی، پولیس کہتی ہے کہ بچہ کھیلتے ہوئے نالے میں گر گیا ہوگا اور اس کی گمشدگی کا سن کر ملزمان نے فائدہ اٹھایا اور ایزی پیسہ کے ذریعے رقم حاصل کی"۔

اس طرح حذیفہ کو قتل اور اس کو اغواء کرنے والوں کو گرفتار کرنے کے بجائے، پولیس بچے کے اہل خانہ کو قصوروار قرار دیکر ہاتھ کھڑے کررہی ہے

پولیس حذیفہ کو اغوا و قتل کرنے والوں کو گرفتار کرنے کے بجائے بچے کے اہل خانہ کو قصوروار قرار دے کر ہاتھ کھڑے کر رہی ہے

شہید اسپتال منتقل کیا گیا ہے، جس پر بچے کا باپ منیر اپنے محلے والوں کے ہمراہ عباسی شہید اسپتال پہنچا۔ جہاں بچے کو شناخت کرلیا گیا اور بچے کی لاش کو بفرزون میں واقع اس کے گھر پہنچایا گیا، جہاں کہرام مچا ہوا تھا اور ہر ایک آنکھ اشکبار تھی۔ دوسالہ حذیفہ کی نماز جنازہ بفرزون میں واقع مدینہ مسجد میں ادا کی گئی، جس کے بعد اس کی تدفین انڈا موڑ قبرستان میں کی گئی۔

مقتول حذیفہ کے والد منیر سے بات ہوئی تو انہوں نے بتایا:

"میرا بچہ حذیفہ تین، بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا اور میری بڑی بچی معذور ہے۔ میں استاد ہوں اور گھر گھر جاکر بچوں کو پڑھاتا ہوں۔ میرے بچے کی

۔ جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ پولیس کا تفتیش نظام اور تفتیش کا طریقہ کار کیا ہے!۔

کراچی میں اغواء کی وارداتیں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ تاجروں، صنعتکاروں کے ساتھ ساتھ عام شہری بھی خوفزدہ ہوگئے ہیں۔ رواں سال ہی میں اب تک 23 افراد اغواء کیے جاچکے ہیں، جن میں سرکاری مالیاتی ادارے کے اعلیٰ افسران، ایک صنعتکار، ڈاکٹر، فارم ہاؤس کا مالک اور سابق صوبائی وزیر کے قریبی عزیز بھی شامل ہیں۔ وارداتوں کی بڑھتی ہوئی تعداد انتہائی تشویشناک ہے۔ سی پی ایل سی ذرائع کا کہنا ہے کہ گذشتہ برسوں میں اغواء برائے تاوان کی وارداتوں کی شرح 5 سے 6 افراد ماہانہ تھی، جو اب بڑھ کر 9 تک

ہوگئی ہے۔ یعنی جرائم پیشہ گروپ ہر ماہ بھاری تاوان کے لیے 9 افراد کو اغواء کررہے ہیں۔ متعلقہ حکام کا کہنا ہے کہ اس وقت گڈاپ ٹاؤن اور بن قاسم ٹاؤن میں اغواء برائے تاوان کی وارداتیں کرنے والے گروپ بہت سرگرم ہیں۔ وہ مغویوں کو رکھنے کے لیے گڈاپ ٹاؤن کے علاقوں گلشن معمار، سرجانی ٹاؤن، یسین گوٹھ اور بن قاسم ٹاؤن کے گوٹھوں کی انہی زمینوں کو استعمال کررہے ہیں، جن پر انہیں لینڈ مافیا کے سرپرستوں نے قبضہ کرنے کے لیے بٹھایا ہوا ہے۔ گذشتہ 15 برس سے اغواء برائے تاوان کی وارداتوں کے حوالے سے پولیس کے ساتھ مل کر کام کرنے والے ادارے سی پی ایل سی کے افسر نجیب دانش والا نے "نئی بات" کو بتایا: "بن قاسم ٹاؤن اور گڈاپ ٹاؤن میں اغواء برائے تاوان کی وارداتیں بڑھنے کی سب سے بڑی وجہ لینڈ مافیا کی سرگرمیاں ہیں۔ اگر ان سرگرمیوں کو کنٹرول کرلیا جائے تو اغواء برائے تاوان کی وارداتوں میں فوری طور پر کمی واقع ہوسکتی ہے۔ ماضی میں گڈاپ ٹاؤن اور بن قاسم ٹاؤن میں اغواء برائے تاوان کی وارداتیں نہ ہونے کے برابر تھیں۔ اغواء کے زیادہ تر واقعات ڈیفنس، کلفٹن، صدر اور جمشید کوارٹر کے علاقوں میں ہوا کرتے تھے مگر جب سے گڈاپ اور بن قاسم ٹاؤن میں قائم آبادیوں میں حب چوکی اور اندرون ملک سے آنے والے جرائم پیشہ افراد نے اپنے مستقل ٹھکانے بنانے شروع کیے ہیں، اغواء برائے تاوان کی وارداتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ اس کی اصل وجہ لینڈ مافیا ہے، جس نے کھلے عام زمینوں پر قبضے کرنا شروع کیے اور مقبوضہ زمینوں پر نگرانی کے لیے جرائم پیشہ افراد کو بٹھانا شروع کیا اور پھر رفتہ رفتہ یہ علاقے جرائم پیشہ افراد کی آماجگاہ بنتے چلے گئے۔ سی پی ایل سی نے پولیس کے ساتھ مل کر اغواء کاروں کے کئی ایسے گروپوں کے خلاف کارروائیاں کی ہیں، جنہوں نے شہر سے مالدار افراد کو اغواء کرنے کے بعد ان کے اہل خانہ سے تاوان طلب کرنے کے لیے شکارپور، سانگھڑ، میرپورخاص، دادو اور دیگر علاقوں سے فون کالز کی تھیں۔ ان گروپوں کے کارندوں کو گرفتار کرکے تفتیش شروع کی گئی اور انہی کی نشاندہی پر مغویوں کو گڈاپ ٹاؤن کے علاقوں گلشن معمار اور سرجانی ٹاؤن سے برآمد کیا گیا"۔ ■

گلہائے رنگا رنگ

اللہ تعالیٰ اپنی حکمتوں کو بہتر جانتا ہے

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک چور نے جو کہ عادی چور تھا۔ اس نے کسی سپیرے کا سانپ چرا لیا۔ وہ سانپ چرانے پر بہت خوش تھا مگر وہ سانپ کے ڈسنے کے عمل سے محفوظ رہنے سے ناواقف تھا۔ اس حالت میں چور کو سانپ نے ڈس لیا جس کے زہر سے وہ مرگیا۔

دوسری طرف سپیرا اپنے سانپ کے چوری ہونے کی وجہ سے بڑا پریشان تھا اور وہ چور کی تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ سپیرا اسی تلاش میں ادھر اُدھر گھوم پھر رہا تھا کہ اس کو چور کی لاش نظر آئی۔ جس کو دیکھ کر وہ سجدہ شکر ادا کرنے لگا اور کہنے لگا کہ! "میں تو دعا کر رہا تھا کہ مجھ کو چور مل جائے اور میں اس سے اپنا سانپ واپس لے لوں۔ لیکن شکر ہے کہ میری دعا رد ہوگئی اور قبول نہ ہوئی۔ سانپ کی چوری کو میں اپنا نقصان سمجھ رہا تھا لیکن حقیقت میں وہ میرے لئے فائدہ مند ثابت ہوا۔

اس حکایت سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مصلحتوں اور حکمتوں کو انسان سے بہتر سمجھتا ہے۔ دنیا کی کئی چیزوں کو ہم اپنے لئے فائدہ مند سمجھتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔

"انسان کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر کام میں اپنی حکمتوں کو بہتر جانتا ہے"۔

(حکایت رومی)

نصیحت

دنیا کا مال آرام سے زندگی گزارنے کے لئے ہے نہ کہ زندگی مال جمع کرنے کے لئے۔ وہی شخص خوش قسمت ہے جو کمائے اور آخرت کے لئے نیک بیج بو جائے اور وہ بدقسمت ہے جو جمع کر کے مرجائے۔

محبت جس نے دولت سے بڑھائی
نہ ہرگز اس نے راہ راست پائی
کرے تم پر خدا اگر مہربانی
کرو مخلوق سے تم بھی بھلائی

محبت کے ساتھ عمل

زندگی تاریکی ہے۔ سوا اس وقت کے جب لگن ہوتی ہے اور ہر لگن اس وقت تک اندھی ہوتی ہے جب تک علم نہیں ہوتا۔ ہر علم اس وقت تک بیکار ہے جب تک کہ عمل نہ ہو اور ہر عمل کھوکھلا ہے جب تک محبت نہ ہو۔ جب تم محبت کے ساتھ عمل کرتے ہو تب تم خود کو اپنے آپ سے ایک دوسرے سے اور خدا سے باندھ لیتے ہو۔

(خلیل جبران)

دوست اور بھائی کا فرق

شیخ سعدیؒ سے کسی نے دوست اور بھائی کے بارے میں پوچھا کہ دوست اور بھائی میں کیا فرق ہوتا ہے؟ تو آپؒ نے جواب دیا۔

"دوست ہیرے کی مانند ہے جبکہ بھائی سونے کی مانند ہے"۔

وہ شخص حیران ہوا اور کہنے لگا "حضرت جو خونی رشتہ (یعنی بھائی) ہے اسے آپ سونے سے منسوب کر رہے ہیں جبکہ دوستی کو اتنی بڑی قیمت یعنی ہیرے سے منسوب کیا ہے۔ اس میں کیا حکمت ہے"۔

شیخ سعدیؒ نے کہا کہ "سونا اگرچہ کم قیمت ہے لیکن اگر ٹوٹ جائے تو اسے پگھلا کر اصلی شکل دی جا سکتی ہے لیکن اگر ہیرا ٹوٹ جائے تو اسے اصلی شکل نہیں دی جا سکتی۔ یعنی اگر بھائیوں میں وقتی لڑائی جھگڑا ہو جائے تو ناراضگی جلد ہی دور ہو جاتی ہے جبکہ دوستی کے رشتہ میں اگر ایک بار دراڑ آجائے تو اسے کبھی دور نہیں کیا جا سکتا۔

تروتازہ یادیں

کان کا درد

س۔ش

کان میں درد ہو یا داڑھ میں ایک جیسا عذاب ہوتا ہے۔ داڑھ کی درد تو اپنی جگہ جان لیوا ہے کہ جس کے بارے پنجابی شاعر نے کہا تھا:

پیڑ داڑھ دی تے جند عاشقاں دی
بنا نکلیاں نئیں آرام اوندا

(مطلب یہ کہ داڑھ کا درد اور عاشق کی جان جب تک نکل نہیں جاتی اسے چین نہیں آتا)۔

خیر یہ فلسفے کی بات تھی۔ کان کا درد بھی کچھ کم تکلیف دہ نہیں۔ داڑھ تو چلو نکلوائی جا سکتی ہے' کان تو اتروائے بھی نہیں جا سکتے۔ کان کے درد میں بھی اپنے جسم کی ہر شے پرائی لگتی ہے۔

ایک مرتبہ میرے کان میں شدید درد ہوا۔ ایلو پیتھک کی دوائیاں کارگر نہ ہوئیں تو کسی حکیم سے رابطہ کرنے کا سوچا۔ اتفاق سے اس وقت میں اپنے سسرال کے ہاں تھا اور دوسرا اتفاق یہ کہ وہاں میرے ہم زلف اسحاق صاحب تشریف فرما تھے۔ انہوں نے ہمارے ارادے بھانپتے ہوئے فوراً اعلان کر دیا کہ ان کے دادا کے نانا کا ایک مجرب نسخہ ہے جس سے کان کا درد ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلا جاتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کئی واقعات سنائے کہ اس نسخے سے کئی بہروں کی سماعت بھی واپس آگئی۔ ہم متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ان کی مطلوبہ چیزیں پنساری کی دکان سے منگوائی گئیں پھر ان چیزوں کو تیل میں ملا کر گرم کیا گیا۔ ایک چمچ میں وہ محلول ڈالا گیا اور اسے ایک مرتبہ پھر ابالا دیا گیا۔ اسحاق صاحب نے

> داڑھ کا درد اور عاشق کی جان جب تک نکل نہیں جاتی اسے چین
> نہیں آتا، کان کے درد میں بھی اپنے جسم کی ہر شے پرائی لگتی ہے

باقاعدہ ایک حاذق حکیم کی طرح وہ چمچ ہمارے کان میں انڈیلنا چاہا۔ ہماری سیاہ بختی کہ وہ گرم گرم چمچ ہمارے کان کی لو کو چھو گیا ہم تڑپ گئے۔ ہمارا کان باہر سے جل چکا تھا۔ درد وہ تھا کہ بس "درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا" کے مصداق کان کے اندر کا درد تو یکسر بھول چکا تھا۔ ہم ہائے ہائے کر رہے تھے کوئی برنال اٹھا لایا اور کوئی ٹوتھ پیسٹ کہ جلن کو کم کیا جائے۔ معلوم نہیں ہمارے ہم زلف نے کس دن کا بدلہ ہم سے لیا تھا۔ اللہ ہی جانے ان کے داد کے نانا ایسے کس کا علاج کرتے ہوں گے۔ ہمارے دل نے کہا کہ شکر کرو کہ محلول کان میں نہیں گیا ورنہ نتیجہ اس سے برا ہو سکتا تھا۔

مجھے ڈینٹسٹ صدیق یاد آگئے جن کی بینائی کمزور ہوگئی تھی اور وہ کسی کا دانت نکالنے کے لیے ٹیکہ لگا چکے تھے تاکہ جگہ سن ہو جائے۔ وہ جمورا اٹھانے اندر گئے۔ مریض اٹھ کر تھوک پھینکنے گیا اور اس کی جگہ ایک نیا مریض آ بیٹھا۔ صدیق صاحب نے آتے ہی کہا منہ کھولا۔ وہ سمجھا کہ دانت چیک کرنا ہے۔ اس نے منہ کھول کر دکھتے دانت پر انگلی رکھ دی۔ صدیق صاحب نے وہاں زنبور ڈال دیا۔۔۔ چیختا چلاتا رہا۔ دانت نکل چکا تھا۔ اتنے میں اصل مریض بھی آگیا۔ صدیق صاحب آگ بگولا ہوگئے کہ تو نے اپنی جگہ کیوں چھوڑی۔ اس حادثے کے ذمہ دار تم ہو۔

محبت کیا ھے

"محبت کیا ہوتی ہے" سلطان آدم ابھی شاہ پری کے اس انتہائی غیر متوقع سوال سے پیدا ہونے والی خاموشی کے سایوں میں سے اپنے لئے راستہ بنانے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ ایک پراسرار آواز کے ساتھ کھڑکی کے شیشے سے ٹکرانے والی ہوا گزیدہ ابابیل نے کمرے کی ہر شے کو یکدم اپنے احساس کی گرفت میں لے لیا۔ سلطان آدم، شاہ پری، گلدانوں میں سجے پھول، جنوبی دیوار پر لگی پینٹنگ میں سمندری طوفان میں گھری ہوئی کشتی۔ آتشدان میں سرگوشیاں کرتی آگ، سب کچھ ہی کھڑکی کے شیشے پر ابابیل کے بارش سے بھیگے عکس کی رازداری کا حصہ بن گیا تھا۔

طوفان باد و باراں میں "محبت کیا ہوتی ہے" کے سوالیہ دھاگے میں الجھی ہوئی زخمی ابابیل کو ایک ناقابل فراموش لمحے میں ڈھلتے ہو محسوس کر کے وہ بولا "محبت کسی طوفانی موسم میں ابابیل کا اچانک کھڑکی کے شیشے سے ٹکرا جانا ہے"۔

"یہی محبت ہے" سلطان آدم نے ابابیل کی پرچھائیوں میں شاہ پری کے چہرے کو پڑھنے کی کوشش کی۔ فنا ہو جانا، لمبی اڑان کے بعد اپنی طرف واپس لوٹ آنا اپنے آپ کو پہچان لینا۔ سفر کی انتہا پر مکمل آزادی اور پھر اپنے عکس کی تلاش میں بے رحم ہوا سے لڑتے ہوئے کھڑکی سے ٹکرا جانا۔ محبت کے یہ ناقابل تسخیر لمحے پھولوں کی اس فصل کے بیج ہیں جو محبت کی یادگاروں پر خود بخود اگ پڑتے ہیں۔

(مظہر الاسلام کی کتاب "محبت مردہ پھولوں کی سمفنی" سے ایک اقتباس)

☆...... انصاف ......☆

حضرت علیؓ کا دور خلافت ہے۔ دار الخلافہ مدینے سے کوفے منتقل ہو چکا۔ شریح اسلامی مملکت کے چیف جسٹس ہیں۔ امیر المومنین علیؓ اور ایک یہودی کا تنازع ان کی عدالت میں پیش ہوتا ہے۔ امیر المومنین کی زرہ کہیں گر پڑی تھی اور اس یہودی کے ہاتھ لگ گئی۔ امیر المومنین کو پتا چلتا ہے تو اس سے زرہ کا مطالبہ کرتے ہیں، مگر یہودی کہتا ہے کہ زرہ میری ہے، چنانچہ دینے سے انکار کر دیتا ہے۔

امیر المومنین عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں۔ چیف جسٹس شریح فریقین کے بیان لیتے ہیں۔ یہودی اپنے بیان میں کہتا ہے کہ زرہ میری ہے اور اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ میرے قبضے میں ہے۔ چیف جسٹس شریح، امیر المومنین سے اپنے دعوے کے ثبوت میں گواہ پیش کرنے کو کہتے ہیں۔ وہ دو گواہ پیش کرتے ہیں: حسنؓ اور قنبرؓ۔ چیف جسٹس شریح کہتے ہیں کہ قنبرؓ کی شہادت تو قبول کرتا ہوں لیکن حسنؓ کی شہادت قابل قبول نہیں۔ امیر المومنین کہتے ہیں کہ آپ حسنؓ کی شہادت کو مسترد کرتے ہیں۔ کیا آپؓ نے رسول پاک ﷺ کا ارشاد نہیں سنا کہ حسنؓ اور حسینؓ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ چیف جسٹس شریح کہتے ہیں "سنا ہے، مگر میرے نزدیک باپ کے حق میں بیٹے کی شہادت معتبر نہیں۔"

دوسرا شاہد نہ ہونے کی وجہ سے امیر المومنین کا دعویٰ خارج کر دیا گیا۔ امیر المومنین نہ تو کوئی آرڈی نینس جاری کرتے اور نہ کسی قانون کی پناہ ڈھونڈتے ہیں بلکہ اس فیصلے کے آگے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔

یہودی اس فیصلے سے بے حد متاثر ہوتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ ایک شخص صاحب اقتدار ہونے کے باوجود زرہ اس سے نہیں چھینتا بلکہ عدالت کے دروازے پر دستک دیتا اور مدعی کی حیثیت سے اس کے سامنے جاتا ہے۔ پھر عدالت اس کے ساتھ کوئی امتیازی برتاؤ نہیں کرتی، مدعی اور مدعا علیہ دونوں یکساں حالت میں اس کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ عدالتی کارروائی میں بھی کوئی خاص اہتمام نہیں ہوتا، روزمرہ کی سی کارروائی ہوتی ہے اور عدالتی طریق کار کے عین مطابق۔ پھر عدالت کا جج امیر المومنین کے خلاف فیصلہ صادر کرتا اور امیر المومنین بے چون و چرا اس فیصلے کے آگے سر جھکا دیتا ہے۔ اسلامی عدالت کا بے لوث عدل اور امیر المومنین کا منصفانہ کردار اس کے دل میں کھب جاتا ہے۔ وہ وہیں عدالت میں پکار اٹھتا ہے کہ "زرہ امیر المومنین ہی کی ہے اور جس دین کا ماننے والا قاضی، امیر المومنین کے خلاف فیصلہ صادر کرتا ہے اور امیر المومنین اس فیصلے کو بلا حیل و حجت تسلیم کر لیتا ہے، وہ یقیناً سچا ہے"۔ امیر المومنین اس یہودی کے اسلام قبول کر لینے پر اتنے مسرور و شادماں ہوتے ہیں کہ بطور یادگار اپنی زرہ اسے دے دیتے ہیں۔

اخلاص اور نیت کی پاکیزگی

بے شک، اللہ پاک کو اخلاص ہی پسند ہے۔ کسی کی غلط ملط اَدا، سادگی، بھولپن، نادانستگی میں بے اَدبی، بے تکلفی اور بے علمی بھی جس میں اِخلاص اور نیت کی پاکیزگی شامل ہو۔ اللہ پاک کو ایسی پسند آتی ہے کہ وہ اُسے شرف بخشش عطا کر دیتا ہے اور کبھی بڑے بڑے عابدوں، پرہیز گاروں اور عالموں کاملوں کو اُن کے غرور، ریا، تکبر، علم یا پرہیز گاری کے ذرا سے زعم پہ انہیں قعرِ مذلت میں پھینک دیتا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ کے ہاں ادنیٰ و اعلیٰ صرف اس کے اخلاص، تقویٰ، مخلوق کی خدمت سے اور اس کے پیارے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے محبت کے مراحل سے گذرنے کے بعد تعین کئے جاتے ہیں۔ حسب و نسب، دستار و کلاہ، علم، داڑھیاں، نمازیں، حج، منصب وغیرہ سب کچھ بیکار اور بے فائدہ ہیں اگر اخلاص موجود نہیں ہے۔ ہر وقت اللہ پاک سے اس کا فضل و کرم طلب کرتے رہا کرو۔ وہ تمہاری عبادتوں اور ریاضتوں سے بے نیاز ہے، اس سے اپنی پرہیز گاریوں اور نمازوں کا اُجرت مانگو۔ اپنے آپ کو گنہگار اور گندہ سمجھتے ہوئے صرف اس سے، اس کی رحمت اور توفیقِ بندگی چاہو۔

("پیا رنگ کالا" از بابا محمد یحییٰ خان)

اپنے لوگوں کا حق

جہاں ایک فرد کی کمی ہوتی ہے، وہاں اس فرد سے ہی وہ کمی پوری ہوتی ہے۔ روپیہ یا دوسری کوئی چیز اس کی جگہ نہیں لے سکتی۔ اگر میں نے کوئی چیز سیکھی ہے تو وہ سب سے پہلے میرے اپنے لوگوں کے کام آنی چاہیے۔ میں اپنے لوگوں کو مرتا چھوڑ کر دوسرے لوگوں کی زندگی نہیں بچا سکتا۔ پاکستان میں کچھ بھی صحیح نہیں ہے، سب کچھ خراب ہے، سہولتوں سے خالی ہاسپٹلز اور حد سے زیادہ برا اور کرپٹ ہیلتھ سسٹم۔ جس برائی اور خامی کا سوچو، وہ یہاں ہے، مگر میں اس جگہ کو نہیں چھوڑ سکتا، ان لوگوں کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر میرے ہاتھ میں شفا ہے تو پھر سب سے پہلے یہ شفا اپنے لوگوں کے حصے میں آنی چاہیے۔

(عمیرہ احمد کی کتاب "پیر کامل" سے اقتباس)

چارپائی

عربی میں اونٹ کے اتنے نام ہیں کہ دور اندیش مولوی اپنے ہونہار شاگردوں کو پاس ہونے کا یہ گر بتاتے ہیں کہ اگر کسی مشکل یا کذحب لفظ کے معنی معلوم نہ ہوں تو سمجھ لو کہ اس سے اونٹ مراد ہے۔ اسی طرح اردو میں چارپائی کی جتنی قسمیں ہیں اس کی مثال اور کسی ترقی یافتہ زبان میں شاید ہی مل سکے۔ کھاٹ، کھٹا، کھٹیا، کھٹولا، اڑان کھٹولا، کھٹولی، کھٹ، چھپر کھٹ، کھرا، کھری، جھلگا، پلنگ، پلنگڑی، ماچ، ماچا، چارپائی، نواری، مسہری، منجی۔ یہ نامکمل سی فہرست صرف اردو کی وسعت ہی نہیں بلکہ چارپائی کی ہمہ گیری پر دال ہے اور ہماری تمدن میں اس کا مقام و مرتبہ متعین کرتی ہے۔

(مشتاق احمد یوسفی)

پاکستانی دیگ

نقل ہے کہ ایک شہر میں ایک مست بابا آگیا۔ آتے ہی اُس نے حکم دیا کہ ایک بہت بڑی دیگ لاؤ۔ دیگ آگئی تو بولا، اس دیگ کے لائق ایک چولہا بناؤ، اس میں لکڑیاں رکھ کر بھانبڑ لگا دو۔ چولہا جل گیا، مست نے حکم دیا کہ دیگ میں پانی بھر دو، اوپر ڈھکنا لگا دو، اسے چولہے پر رکھ دو۔ اگلی صبح انہوں نے دیگ کا ڈھکنا اُٹھایا تو دیکھا کہ وہ پلاؤ سے بھری ہوئی ہے۔ سارے شہر میں اعلان کر دیا گیا کہ حاجت مند آئیں، انہیں کھانا مفت تقسیم کیا جائے گا۔

اس اعلان پر سارا شہر دیگ پر اُمڈ آیا مست پلاؤ کی تھالیاں بھر بھر کر دینے لگا۔ اگلے روز انہوں نے دیگ کا ڈھکنا اُٹھایا تو دیکھا کہ دیگ جوں کی توں بھری ہوئی تھی۔ اس پر شہر میں مست بابا کی دھوم مچ گئی۔ برتاوے تھالیاں بھر بھر کر لوگوں کو بانٹتے مگر دیگ جوں کی توں بھری رہی۔ حاجت مندوں میں ایک فقیر بھی تھا۔ وہ خالی ہاتھ آتا اور سارا دن کھڑا تماشا دیکھتا رہتا۔ برتاوے کہتے، میاں تو کیوں خالی ہاتھ کھڑا ہے، برتن لا اور چاول لے لے۔ وہ کہتا، میں حاجت مند نہیں ہوں۔ اس بات پر برتاوے بہت حیران ہوتے کہ کھڑا بھی رہتا ہے بٹر بٹر دیکھتا بھی رہتا ہے مگر کھاتا پیتا نہیں ہے۔ انہوں نے مست بابا سے بات کی۔

مست بابا نے کہا، اس شخص کو میرے پاس لاؤ۔ وہ فقیر کو مست بابا کے پاس لے گئے۔ مست بابا نے پوچھا، میاں کیا بات ہے کہ تو سارا دن دیگ کے سامنے کھڑا رہتا ہے لیکن دیگ کے چاول نہیں کھاتا۔

فقیر بولا، میں یہاں چاول کھانے نہیں آتا اور نہ ہی اس دیگ کو دیکھنے آتا ہوں، جو سدا بھری رہتی ہوں۔ مست بابا نے پوچھا، پھر تو یہاں آتا کیوں ہے؟ فقیر بولا میں تو تیری زیارت کرنے آتا ہوں، تو جو اس شہر کا رب بنا ہوا ہے اور لوگوں میں رزق تقسیم کر رہا ہے۔

مست بابا کا چہرہ بھیانک ہو گیا۔ وہ چلا کر بولا: "دیگ کو انڈیل دو، چولہے پر پانی ڈال دو۔ یہ کہہ کر مست بابا نے اپنی لاٹھی اُٹھائی اور شہر سے باہر نکل گیا۔

میرے کئی دوست کہتے ہیں، مفتی یہ کہانی تو نے خود گھڑی ہے۔ یہ تو پاکستان کی کہانی ہے۔ لوگ اس دیگ کو کھا رہے ہیں۔ وہ چلا جاتا ہے تو دوسرا گروپ آ جاتا ہے کھاتا ہے۔ اس کے جیالے دیگ پر ٹوٹ پڑتے ہیں لیکن یہ دیگ ختم ہونے میں نہیں آتی۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ دیگ مست نے چڑھائی تھی اور یہ خود ربِ جلیل نے چڑھائی ہے۔

(ممتاز مفتی کی کتاب "تلاش" سے اقتباس)

ادبی لطائف

ایک مرتبہ غالب کے ایک دوست غالب سے ملنے دلی آئے۔ وہ غالب سے باتیں کر رہے تھے کہ قریب سے ایک گدھے کا گزر ہوا۔ مہمان نے چھوٹتے ہی کہا: "مرزا! دلی میں گدھے بہت زیادہ پائے جاتے ہیں"۔ غالب نے کہا: "بس باہر سے آجاتے ہیں"۔

مزاحیہ قطعہ

آپ ہی اپنا تماشائی ہوں
میں مبصر ہوں کہ سودائی ہوں
نہ کوئی چاند، نہ تارا، نہ امید
میں مجسم شبِ تنہائی ہوں

احمد ندیم قاسمی

نیا زمانہ نئے صبح و شام پیدا کر

روزنامہ نئی بات

علمِ وعرفان

”حسینؓ تیرے بعد
باطل کا ڈر نہیں رہا“

واقعہ کربلا پیغام ہے باطل
کی شکست اور سچ کی فتح کا

یاحسینؑ

”حسینیت کربلا کے بعد“

روزنامہ ”نئی بات“ کے زیراہتمام خصوصی فورم

اہتمام: طاہر خورشید

موڈریٹر: آصف عزیز

معاونین: علی عباس، عاطف شہزاد

رپورٹ: شہزاد احمد

عکاسی: زاہد بشیر

واقعہ کربلا باطل کی شکست اور حق کی فتح کی علامت بن چکا ہے۔ باطل کتنا بھی طاقتور ہو اور حق کتنا بھی کمزور ہو مگر حقیقی فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے۔ اس موضوع کے حوالے سے روزنامہ ”نئی بات“ نے خصوصی فورم کا اہتمام کیا جس میں معروف صحافی اختر عباس، علامہ شفاعت رسول، علامہ ہاشم رضا غدیری، ڈاکٹر محمد حسین اکبر اور مفتی محمد ابوبکر اعوان نے اظہار خیال کیا۔ موڈریٹر آصف عزیز تھے۔ ذیل میں اس فورم کی تفصیل پیش کی جارہی ہے۔

اختر عباس (معروف صحافی)

واقعہ کربلا کو برسوں گزرنے کے بعد بھی کردار حسینیت آج تک زندہ ہے اور دنیا کے اختتام تک حسینیت موجود رہے گی۔ دنیا بھر میں جب بھی کسی پر

حضرت امام حسینؓ نے کربلا میں آزادیِ اظہار کی مثال قائم کی

ظلم ہوگا اور وہ ظاہری طور پر کمزور ہونے کے باوجود طاقتور کے خلاف کلمہ حق بلند کرنے کے لیے کھڑا ہوگا وہ حسینی راہ اختیار کرے گا۔ یہ وہی جذبہ ہے جو آج سے تیرہ سو سال قبل کربلا میں حضرت امام حسینؓ اور ان کے اصحاب میں موجود تھا۔ یزیدیت کا خاتمہ محض دعاؤں سے نہیں ہوسکتا یزیدیت ایک سوچ بن چکی ہے جو آج بھی ہمارے ملک دنیا اور اداروں میں موجود ہے یعنی اختلاف رائے رکھنے والوں کو کچل دو جیسے افغانستان اور تورا بورا میں ہزاروں بموں کو برسا کر کیا گیا، عراق، شام، لبنان، ویتنام، میانمر، کشمیر، فلسطین اور دیگر ممالک میں مظلوموں کے ساتھ ہورہا ہے اس لیے یزیدیت کا خاتمہ کرنے کے لیے کردار حسینیت کو فروغ دینا ہوگا۔ جب یزید اور اس کے لشکر کی جانب سے امام حسینؓ اور ان کے رفقاء کار پر جنگ مسلط کی گئی تو امام عالی مقامؓ سرتاپا شہادت بن گئے۔ واقعہ کربلا دراصل دنیا کے تمام انسانوں کے لیے ایک پیغام ہے۔ اللہ نے انسانوں کو آزاد پیدا کیا ہے اور انہیں سوچنے اور عمل کرنے کے لیے ہرگز غلام نہیں بنایا جاسکتا۔

علامہ شفاعت رسول

کربلا میں حضرت امام حسینؓ اور ان کے اصحاب پر بیتے آٹھ روز کا دور صدیوں پر محیط ہے کربلا کے شہداء کا ذکر دنیا بھر میں بڑھتا جارہا ہے اذان کی آواز کے ساتھ ذکر حسینؓ بھی دنیا بھر میں جاری و ساری ہے۔ اسی تناظر میں ایک مشہور دانشور نے کہا تھا کہ حسینؓ تیرے بعد باطل کا ڈر نہیں رہا۔ امام حسینؓ کربلا کے سفر پر ایک عظیم مقصد کے حصول کے لیے گئے تھے اور کربلا کے 8 دن میں انہوں نے باطل قوتوں کے خلاف حق پر قائم رہنے کی عظیم مثال قائم کی اور مسلمانوں کو درس دیا کہ مضبوط کردار کے ساتھ ہی اصلاح ممکن ہے۔ اگر ہم نے آج بھی حسینی پرچم تلے اتحاد نہ کیا تو سقوط بغداد کی تاریخ دہرائی جاسکتی ہے۔

علامہ ہاشم رضا غدیری

کربلا کے واقعے سے درس ملتا ہے کہ امام عالی مقام اپنے اصولوں پر قائم رہے۔ نبی پاکؐ نے اعلان نبوت کیا تو لوگوں نے ان کا مذاق اڑایا تھا لیکن آپؐ نے صبر و استقامت سے اسلام کی تبلیغ کا مشن جاری رکھا اور آج اسلام دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکا ہے۔ امام عالی مقام نے کہا تھا کہ میں اچھائی کے پیغام کو پھیلانے اور برائی سے روکنے کے لیے خروج کررہا ہوں جبکہ یزید کی خواہش تھی کہ امام حسین اس کی بیعت کرلیں تاکہ اس کی حکومت مضبوط ہوجائے اور اس نے اپنی حکومت کے لیے امام عالی مقام کے مرتبے کا بھی خیال نہیں رکھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یزید کی بیعت بہت سوں نے کی جبکہ بہت سے خاموش بھی رہے۔ بیعت کرنے والوں نے اپنے عقیدے کے عوض محض اپنی جان بچانے کے لیے سمجھوتہ کیا۔ یزید نے اسلام کا مذاق اڑایا تھا جس پر امام حسینؓ نے کہا تھا کہ میں اپنے نانا کے دین کا وارث ہوں اور اپنے نانا کے دین کا مذاق نہیں اڑانے دوں گا۔ اس وقت کے مسلمانوں نے یزیدی عمل کی مذمت نہ کرکے سنگین غلطی کی تھی۔ آج بھی مسلمان اسی روایتی مصلحت کا شکار ہیں۔ یزیدی قوتیں آج بھی سرگرم عمل ہیں اور مسلمانوں میں انتشار پھیلانے میں کامیاب ہیں جس کی بڑی مثال حالیہ گستاخانہ فلم کی ریلیز ہے جو اہل مغرب کی بہت بڑی سازش تھی۔ مسلمان جذباتی ہوکر اہل مغرب کے ہتھکنڈوں اور چالوں کو نہیں سمجھتے اس لیے دنیا بھر میں مسلمان نہ صرف سیاسی بلکہ معاشی طور پر نقصان اٹھا رہے ہیں اور پاکستان سمیت دیگر کئی ممالک میں اپنی ہی املاک کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

ڈاکٹر محمد حسین اکبر

اسلام میں قربانی کا فلسفہ رضائے خدا سے منسلک ہے یعنی ایسی قربانی جس سے خدا راضی ہوجائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”جو اللہ کی راہ میں قتل کردیے جائیں ان کو مردہ مت کہو بے شک وہ زندہ ہیں مگر تم اس کا شعور نہیں رکھتے“۔ امام عالی مقام اور ان کے اصحاب کی تعداد صرف 72 تھی جو یزید کے ساتھ یقین اور ایمان کی طاقت کے ساتھ ٹکرائے اور رہتی دنیا تک یزیدیت کو گالی بنادیا اور دنیا پر ثابت کردیا کہ طاقت کثرت نہیں بلکہ حق پر قائم رہنے سے حاصل کی جاتی ہے۔ حضرت امام حسینؓ نے کربلا میں آزادی اظہار کی بھی مثال قائم کی۔ آپؓ نے اپنے اصحاب حسینؓ سے کہا کہ میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں اس لیے اگر کوئی واپس جانا چاہتا ہے تو جاسکتا ہے لیکن کوئی صحابی امام حسینؓ کو چھوڑ کر نہیں گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ امام عالی مقامؓ کی دوررس نگاہ کو آنے والے دنوں کا اندازہ ہوگیا تھا اس لیے انہوں نے منیٰ میں حج کے موقع پر اجتماعی خطبہ کے دوران اپنے اور خاندان کی فضیلت کا اعتراف لیا اور فرمایا کہ حرام کو حلال میں بدلا جارہا ہے اسلام کا کیا حشر ہورہا ہے کہ بے گناہ صحابہ کرامؓ کا قتل عام کیا جارہا ہے اگر ہم خاموش رہے تو صورتحال بدتر ہوجائے گی اس لیے ضروری ہے کہ مسلمان اپنے علاقوں میں ذمہ داریاں ادا کریں۔ اسی طرح یزید کی بیعت کا سلسلہ شروع ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ جیسا اس جیسے کی کبھی بیعت نہیں کرے گا۔ امام حسینؓ کی لازوال جدوجہد کی وجہ سے آج 10 محرم الحرام سے چہلم تک کروڑوں مسلمان حسینی پرچم تلے غم حسین مناتے ہیں۔ روز اول سے آخری وقت تک امام حسینؓ نے اصحاب حسینؓ اور دین کو بچانے کے لیے مذاکرات کیے مسلمان اسوہ حسینؓ اختیار کرکے باہمی اختلافات اور تنازعات کو حل کرنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ مسلمان فرقہ واریت سے بالاتر ہوکر یکجا ہوجائیں اور ٹیکنالوجی کے میدان میں آگے



نکل کر اپنی معیشت مضبوط کریں کیونکہ مقصد حسینیت بھی یہی ہے۔ راہ حسینؓ اختیار کیے بغیر ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔

مفتی محمد ابوبکر اعوان

بدقسمتی سے سید امام حسینؓ کی قربانیوں کو واقعات تک محدود کردیا گیا ہے۔ امام حسینؓ کے کربلا میں کردار نے امت مسلمہ کے لیے حق کی راہ متعین کردی لیکن افسوس مسلمان آج حسینیت کو مشعل راہ بنانے کی بجائے اقتدار کے حصول کی جنگ میں مصروف

امت مسلمہ فلسفہ حسینیت کو فراموش کر کے مشکلات کا شکار ہے

ہیں۔ بلاشبہ حضرت امام حسینؓ نے تاریخ کا انتہائی اہم باب رقم کیا۔ امت مسلمہ حسینی فکر کو فراموش کرنے کی وجہ سے زبوں حالی کا شکار ہے عملی طور پر فکر حسینؓ کو دس محرم یا زیادہ سے زیادہ 9 ربیع الاول تک محدود کردیا گیا ہے۔ حضرت امام حسینؓ کی زندگی یکم محرم تا 9 ربیع الاول تک نہیں ہے بلکہ ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ انسانیت کے لیے اہم ہے ان کے بچپن سے شہادت تک ہر عمل اپنے اندر ایک پیغام رکھتا ہے اور ان کے کردار کو اختلافی نہیں بلکہ عملی زندگی میں مشعل راہ بنانے کی ضرورت ہے۔ جب سے مسلمانوں کی تلواریں آپس میں لڑنا شروع ہوئی ہیں مسلمان زوال پذیر ہیں اور اہل مغرب مسلمانوں پر غلبہ حاصل کررہے ہیں۔ اختلافات اور مسالک سے بالاتر ہوکر دیکھنے سے کربلا کا منشور سامنے آجائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسوہ حسینؓ کو اپنی زندگیوں میں ڈھال کر دین و دنیا دونوں کو کامیاب بنایا جاسکتا ہے۔



DESIGNED BY GOHAR BUTT

روزنامہ نئی بات
Daily Nai Baat
بانی ایڈیٹر: عبدالرحمٰن
ایڈیٹر: عطاء الرحمٰن
www.naibaat.com
Ph:0423-5762371-4
editorial@naibaat.com
ہفتہ 9 محرم الحرام 1434ھ 24 نومبر 2012ء 10 مگھر 2069 ب

ڈی ۔ ایٹ سربراہی کانفرنس

اسلام آباد میں آٹھ ترقی پذیر مسلم ممالک کی تنظیم ڈی ایٹ کی سربراہی کانفرنس کے اختتام پر جاری کردہ مشترکہ اعلامیہ میں اس عزم کا اعادہ کیا گیا ہے کہ باہمی معاشی تعاون کو فروغ دیا جائے گا اور توانائی کے وسائل کو مؤثر طور پر بروئے کار لایا جائے گا۔ اعلامیہ میں انرجی کے شعبے میں پبلک پرائیویٹ شراکت کے ذریعہ سرمایہ کاری پر خصوصی طور پر زور دیا گیا۔ ایوان صدر میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں ایران، انڈونیشیا، نائیجیریا اور پاکستان کے صدور، ترکی کے وزیراعظم، مصر کے نائب صدر، ملائیشیا کے نائب وزیراعظم اور بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ کی شرکت سے اندازہ کیا جا سکتا کہ رکن ممالک اس تنظیم کو کس قدر اہمیت دیتے ہیں۔ مصر کے صدر محمد مرسی سربراہی کانفرنس میں شرکت کے لیے پاکستان آنے والے تھے لیکن غزہ میں اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان جنگ بندی کی کوششوں میں شامل ہونے کی وجہ سے انہیں عین آخری مرحلے پر اپنا پروگرام تبدیل کرنا پڑا اور ان کے نائب کانفرنس میں شریک ہوئے۔

معاشی تعاون کے لیے بنائی جانے والی یہ تنظیم اس مرکزی خیال پر مبنی ہے کہ اس دور میں قرضوں کے حصول اور مالی امداد سے معاشی ترقی نہیں کی جا سکتی۔ معاشی ترقی کا مؤثر طریقہ یہ ہے کہ ترقی پذیر ممالک تجارتی و صنعتی شعبوں میں باہمی تعاون کو فروغ دیں۔ اسی طرز عمل سے خود انحصاری کا راستہ کھولا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ڈی ایٹ کے رہنماؤں نے اقتصادی صلاحیتوں کے فروغ (Capacity Building) ٹیکنالوجی کی منتقلی، انرجی کے نئے وسائل، متبادل ایندھنوں کی تیاری اور پرامن مقاصد کی خاطر نیوکلیئر انرجی کی ترقی اور پیداوار کے لیے مشترکہ کوششیں بروئے کار لانے پر زور دیا۔

پرامن ایٹمی توانائی کے حصول کا حق ہر قوم کو حاصل ہے لیکن امریکہ اپنے سیاسی عزائم کی خاطر یہ نہیں چاہتا کہ ترقی پذیر خصوصاً مسلم ممالک یہ صلاحیت حاصل کر سکیں۔ ایران کے خلاف معاشی پابندیاں اسی طرز فکر کا نتیجہ ہیں۔ ان پابندیوں سے ایٹمی توانائی کے پروگرام کو تو روکا نہیں جا سکا لیکن ایران کے عوام کو سخت معاشی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ایران کے جرأت مندانہ طرز عمل سے یہ حقیقت نمایاں ہو کر سامنے آ رہی ہے کہ دنیا تیزی سے کثیر القطبی (Multi Polar) بن رہی ہے اور امریکہ واحد سپر پاور ہونے کا تاثر دے کر دوسرے ممالک کو یہ صلاحیت حاصل کرنے سے روک نہیں سکتا۔ مسلم ممالک کو چاہیے کہ وہ آزمائش کی اس گھڑی میں ایران کے ساتھ کاروبار میں حتی الامکان توسیع کریں اور معاشی تعاون کے ذریعہ ان پابندیوں کے اثرات کو کم سے کم کرنے میں مدد دیں جو امریکہ اور مغربی ممالک نے عائد کر رکھی ہیں۔ یہاں اس بات کا ذکر بے جا نہ ہوگا کہ ڈی ایٹ سربراہی کانفرنس کی دستاویزات فی الحال، عزائم، ارادوں اور امنگوں کے اظہار تک محدود ہیں اور تاحال کسی عملی فیصلے کا اعلان نہیں کیا گیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان عزائم کی تکمیل کے لیے ٹھوس پیش قدمی کی جائے۔ بعض سیاسی حلقوں کی طرف سے نشاندہی کی گئی ہے کہ پاکستان کی نمائندگی صدر مملکت نے کی جبکہ اصولاً یہ کام وزیراعظم کو انجام دینا چاہیے تھا جو چیف ایگزیکٹو ہیں۔ لیکن وزیراعظم کو مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کا موقع بھی نہ دیا گیا۔ کوئی منصوبہ بندی نہ ہونے کے سبب بنگلہ دیش، مصر اور ملائشیا جیسے اہم تجارتی شراکت کاروں کی موجودگی سے بھی کوئی فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ مستقبل کا لائحہ عمل تشکیل دینے والوں کو ان حقائق کو بھی پیش نظر رکھنا ہوگا۔

بڑے اسلامی ممالک پر مشتمل ڈی ایٹ جغرافیائی لحاظ سے دنیا بھر کے مسلمانوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ ایک طرف جنوب مشرق ایشیا سے انڈونیشیا اور ملائیشیا اس میں شامل ہیں تو دوسری طرف افریقی ملک نائیجیریا ہے۔ افریقہ کا دوسرا ملک مصر ہے جو عرب دنیا کی نمائندگی کرتا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں غیر عرب ملک ایران اس کا حصہ ہے تو جنوبی ایشیا میں ایٹمی قوت کا مالک پاکستان ہے اور بنگلہ دیش۔ یورپ کی سرحد پر واقع ترکی ہے جو مسلم ممالک میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک ہے۔ آبادی کے اعتبار سے یہ گنجان آباد ممالک تیزی سے ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہیں اور بہت جلد معاشی تعاون کی بدولت خود انحصاری کی منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔ ایران نے تنظیم کے رکن ممالک کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ایٹمی توانائی کے حصول کے لیے مشترکہ مساعی بروئے کار لائیں لیکن عملاً صورت حال یہ ہے کہ امریکی دباؤ اور دھمکیوں کی وجہ سے اب تک ایران پاکستان گیس پائپ لائن بھی نہیں بچھائی جا سکی جبکہ یہ بات واضح ہے کہ یہی وہ منصوبہ ہے جس کی مدد سے پاکستان نسبتاً قلیل مدت میں بجلی کے بحران پر قابو پا سکتا ہے۔

ڈی ایٹ کی قیادت 2 سال کے لیے پاکستان کو دی گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ پاکستان قیادت کی بہترین مثال قائم کرے گا۔ تنظیم میں شامل 8 ممالک کو جو دین اسلام کے رشتے میں منسلک اور مشترکہ تہذیب کے وارث ہیں، معاشی تعاون کی راہ پر گامزن کرنا کچھ مشکل نہیں ہونا چاہیے۔ ہم اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اگر باہمی تجارت، مشترکہ صنعتی پراجیکٹس اور معاشی تعاون کو مناسب منصوبہ بندی سے فروغ دیا جائے تو آئندہ آٹھ دس برس میں اس کا حجم اس قدر بڑھایا جا سکتا ہے کہ آسیان اور یورپی کامن مارکیٹ کی طرز پر مسلم کامن ویلتھ یا کامن مارکیٹ قائم کی جا سکے۔ اس منزل تک پہنچنا مشکل نہیں بشرطیکہ سرگرمیاں صرف جوش و خروش کے اظہار تک محدود نہ رہیں اور 2 سال کی مدت میں باقاعدہ منصوبوں کی داغ بیل ڈال دی جائے۔ معاشی تعاون کے عزائم پر عمل

قربانیٔ حسینؓ سے حاصل ہونے والا سبق

اسلام کے لئے لڑی جانے والی پہلی جنگ بدر کے میدان میں لڑی گئی۔ اس جنگ میں مسلمان فوج میں 313 جاں نثار تھے اور ان کی قیادت خود حضرت محمدؐ فرما رہے تھے۔ کفار کی فوج 1000 پر مشتمل تھی جو ہر قسم کے سامان حرب سے مسلح تھی۔ غرور سے ان کا سر اونچا تھا اور نعوذ باللہ اسلام کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کرنے کے ارادے سے نکلے تھے۔ مسلمانوں کی مختصر سی فوج نے بہت تھوڑے وسائل اور بغیر ضرورت سامان حرب کے اس طاقتور مدمقابل فوج پر قابو پا لیا۔ یہ صرف جذبہ ایمانی اور اسلام کی سربلندی کی مقصدیت تھی جس نے اس کمزور فوج کو حضورؐ کی قیادت میں فتح عطا کی۔ 56 سال بعد نواسۂ رسولؐ سیدنا امام حسینؓ سے بھی کہیں زیادہ مشکل صورت حال سے دوچار ہوئے۔ ان کے ساتھ میدان کربلا میں صرف 72 جاں نثار تھے۔ ان کے پاس نہ تو سامان حرب تھا اور نہ ہی دنیاوی وسائل۔ ان کے پاس صرف دولت ایمانی، حضورؐ کی قائدانہ تربیت اور اسلام کو سربلند کرنے کا جذبہ تھا۔ ان کے مدمقابل کیل کانٹے سے لیس تربیت یافتہ فوج اور وسائل کا ایک لامتناہی سلسلہ تھا۔ سیدنا امام حسینؓ نے اس صورت حال کو بخوبی جاننے کے باوجود یزید کی بیعت سے انکار کر دیا۔ انہوں نے یزیدی حکومت کو اسلام کے خلاف ایک سازش قرار دیا۔ یہ حکومت سچ کی نفی تھی۔ بے اصولی اور بدعملیوں کی علم برداری تھی۔ اس لئے حضرت امام حسینؓ اس شیطانی قوت کے سامنے سینہ سپر ہو گئے۔ اگر ان دونوں مدمقابل حریفوں کی فوجوں کی طاقت کا تجزیہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ سچ اور حق کے لئے عددی طاقت کوئی حیثیت نہیں رکھتی بلکہ اصل طاقت ایمان کی ہے۔ جو انسان کو ایک بہت بڑے لشکر سے ٹکرانے کا حوصلہ دیتی ہے۔ حضرت امام حسینؓ کا قول ہے، ’’جب جسم موت کے لئے ہے تو اللہ کی راہ میں شہید ہونا سب سے بہتر ہے‘‘۔ اور انہوں نے اپنے اس قول کو سچ کر دکھایا۔ انہوں نے دنیاوی طاقت کو ٹھوکر ماردی۔ اگر وہ صورت حال سے سمجھوتہ کر لیتے تو تاریخ کا دھارا کسی اور طرف چل پڑتا اور آج اسلام کی تاریخ ہی نہیں جغرافیہ بھی بدل چکا ہوتا۔

حضرت امام حسینؓ نے ایک اور مقام پر فرمایا: ’’معاملے کی جو صورت ہو گئی ہے تم دیکھ رہے ہو، دنیا نے اپنا رنگ بدل لیا ہے، منہ پھیر لیا ہے، نیکی سے خالی ہو گئی ہے، ذرا دیر باقی ہے، حقیر سی زندگی باقی رہ گئی ہے۔ ہولناکی نے احاطہ کر لیا ہے۔ افسوس تم دیکھتے نہیں کہ حق پس پشت چلا گیا ہے، باطل پر علانیہ عمل کیا جا رہا ہے، کوئی نہیں جو اس کا ہاتھ پکڑے۔ وقت آ گیا ہے کہ مومن حق کی راہ میں لقائے الٰہی کی خواہش کرے۔ میں شہادت ہی کی موت چاہتا ہوں، ظالموں کے ساتھ زندہ رہنا بذات خود ایک جرم ہے‘‘۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت امام حسینؓ حالات اور حکمرانوں سے کس قدر نالاں تھے اور ان کے خیال کے مطابق درستی حالات کسی طرح بھی ممکن نہیں تھی۔ اس لئے انہوں نے باطل سے ٹکرا جانے میں ہی مصلحت سمجھی اور تاریخ میں ایک ایسی مثال قائم کر دی کہ دین اور حق کی خاطر مال اور جان کی قربانی کی کوئی حیثیت نہیں۔ انہوں نے میدان کربلا میں اپنے اہل خانہ اور جاں نثار ساتھیوں سمیت قربانی دے کر اسلام کو ہمیشہ کے لئے زندہ جاوید کر دیا۔ ان کی لازوال قربانی کو اہل اسلام اس دقعت اور اہمیت سے دیکھتے ہیں کہ ان کا یوم شہادت ایک عظیم دن کے حوالے سے منایا جاتا ہے۔ 10 محرم الحرام اسلام کی تاریخ میں ایک ایسا دن ہے جسے اسلام کے دوبارہ زندہ ہونے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ حضرت امام حسینؓ کی اس لازوال قربانی کے پس پردہ ایک عظیم فلسفہ ہے۔ ان کی شہادت کے حوالے سے اس فلسفے کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر اس فلسفے کو سمجھ کر اس کی روشنی میں زندگیوں کو بسر کیا جائے تو دنیا اور آخرت سنوارے جا سکتی ہیں۔ میدان کربلا میں لڑی جانے والی اس لڑائی کا فلسفہ حق اور سچ کا فلسفہ ہے جس سے ہمارے لئے بہت سے سبق ہیں۔ انہیں سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔



آرزو
حسن اقبال
hassaniqbal@naibaat.com

(1) حضرت امام حسینؓ کی شہادت حوصلہ، قربانی، ایمانداری، دوراندیشی اور بہادری کا سبق ہے۔ جس کی تاریخ میں نہ تو مثال ہے اور نہ اس کو الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ (2) یہ واقعہ ہم سب پر ’’امر بالمعروف‘‘ اور ’’نہی عن المنکر‘‘ کی اہمیت کو واضح کرتا ہے کہ حالات کچھ بھی ہوں ان سنہری اصولوں سے روگردانی نہیں کی جا سکتی۔ دشمن چاہے کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو اس کے سامنے کلمہ حق کہنا ہی حق اور سچ کی علامت ہے۔ (3) اطاعت صرف اس کی کی جائے جو کہ اس کا حق رکھتا ہو۔ اقتدار پر زور شمشیر سے قبضہ کرنے والوں کا ساتھ دینا اور ان کی پیروی کرنا جائز نہیں اور جن کی اطاعت جائز ہو ان کے لئے حق اور سچ کی راہ میں جان دینا بھی جائز ہے۔ اس کی مثال حضرت امام حسینؓ کی اطاعت کرنے والے ان کے مختصر ترین جاں نثاران ہیں جنہوں نے ان کے حکم کی اطاعت میں جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ (4) ہمیں یہاں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ حضرت امام حسینؓ کی اہلیہ نے ان حالات میں بھی ان کا ساتھ دیا۔ انہیں علم تھا کہ وہ میدان کربلا میں شہید ہوں گے لیکن حق کی راہ میں شہادت کے راستے کی رکاوٹ نہ بنیں۔ یہ ہے قربانی کا جذبہ۔ (5) اگر انسان علم رکھتا ہو تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی اللہ کے احکامات کے تحت ہی گزارنی ہوتی ہے۔ (6) اس واقعے سے ہمیں خلوص کا بھی سبق ملتا ہے کہ اپنی ذمہ داری اللہ کو حاضر ناظر جان کر ادا کی جائے۔ ریاکاری، جھوٹ، فریب اور دھوکہ دہی سے عارضی حکومت، خوشی اور دولت تو حاصل ہو سکتی ہے لیکن دائمی خوشی اور راحت حاصل کرنا ناممکن ہے۔ (7) ہمیں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جب قربانی طلب ہو تو اس وقت اپنے جذبات پر قابو رکھنا ہوتا ہے۔ اس قربانی میں مال و دولت، اولاد، اہل خانہ اور بہت سے قریبی عزیز بھی قربان کئے جا سکتے ہیں۔ حضرت امام حسینؓ نے اسے عملی طور پر سچ کر دکھایا۔ (8) سب سے بڑا سبق یہ ہے کہ نماز کتنی اہم ہے۔ تلواروں کے سائے میں امام حسینؓ نے جس طرح رب ذوالجلال کی بارگاہ میں سجدہ پیش کیا ایسا سجدہ دنیا میں کسی انسان نے کبھی کیا اور نہ کبھی کر سکے گا اور دشمنوں نے سجدے میں گئے سر کو کاٹ دیا لیکن امام حسینؓ نے نماز نہ چھوڑی۔ (9) اللہ کی مرضی کے سامنے سر جھکا دو یہی اطاعت ہے۔

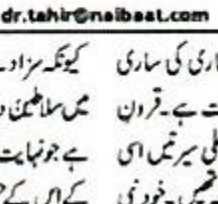
حضرت امام حسینؓ کا قول ہے کہ ’’سردار بننا چاہتے ہو تو حرکت و عمل اور جدوجہد کو اپنا معمول بناؤ‘‘۔ انہوں نے عملی طور پر سرداری یا حکومت قبول نہیں کی۔ لیکن اپنی حرکت و عمل سے ثابت کر دیا کہ وہ واقعی قوم کے سردار تھے اور انہوں نے وہی کیا جو سرداروں سے توقع کی جا سکتی ہے۔ آج ہم حضرت امام حسینؓ اور ان کے جاں نثار ساتھیوں اور اہل خانہ کو خراج عقیدت پیش کرنا چاہتے ہیں تو ان کی قربانی سے وہ اسباق سیکھیں جو وہ مسلمان قوم کو دینا چاہتے تھے۔ ان کے اقوال پر عمل کریں جس میں دین و دنیا کے لئے نجات ہے۔

قصاص میں زندگی

فنا کی گھاٹی کے اُس پار کیا ہے؟

جنت اور جہنم۔ حور و غلمان، شراب طہور، سبز غالیچے اور دودھ و شہد کی نہروں والی جنت اور وہ بھڑکتی کڑکڑاتی آگ سے معمور جہنم جس میں عذاب و اذیت کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ جنت ان کے لیے جنہوں نے صراطِ مستقیم پر چل کر اس دنیا کو بہشت بنانے کی آرزو کی اور جہنم ان کا ٹھکانا جن کی غلط کاری اور کج روی سے یہ روئے زمین دوزخ بنی تو پھر سزائے موت کو ختم کر دینے کا جواز کیا ہے؟ قاتل اگر ہمدردی اور رحم کے اتنے ہی مستحق ہیں تو مقتول کا جرم کیا تھا؟ جب انسانوں کے لیے انسان قانون وضع کرے گا تو وہ اسی طرح افراط و تفریط کا شکار ہوگا۔ وہ کبھی عدل نہ کر سکے گا۔ انسانوں کی بابت خداوند تعالیٰ نے جو قانون سازی کی ہے وہی عین قرینِ انصاف ہے اور اس کا فرمان ہے کہ لوگو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔ آنکھ کے بدلے آنکھ، کان کے بدلے کان اور جان کے بدلے جان۔ بھلا یہ کیا بات ہوئی کہ ایک سفاک و درندہ صفت انسان کسی بے گناہ کے خون سے اپنا ہاتھ رنگ لے اور ریاست رحم کھا کر اسے معاف کر دے۔ امریکا کی کنیز اقوام متحدہ کا مطالبہ اقوام عالم سے یہ ہے کہ وہ سزائے موت کا قانون ختم کر دیں۔ مگر کیوں؟ اس لیے کہ موت کی سزا بے رحمانہ ہے۔ بے رحم کے لیے بے رحمانہ قانون ہی موزوں ہے۔ سعودی عرب میں جب تک اسلامی سزاؤں پر عمل درآمد کیا جاتا رہا، جرائم کا نام و نشان مٹ گیا۔ چوری اور ڈکیتی کی سزا میں ہاتھ قلم کیے جاتے رہے تو دکان دار سونے کی دکانیں کھلی چھوڑ کر نماز کی ادائیگی کے لیے مساجد کا رخ کرتے رہے۔ کسی کی جرأت نہ تھی کہ ان دکانوں میں بری نیت سے داخل ہوتا۔ مغرب کے زیر اثر ان سزاؤں پر عمل درآمد روکنے کا نتیجہ یہ ہے کہ اب سعودی معاشرہ بھی جرائم کی لپیٹ میں آ رہا ہے۔

مغرب نفسیاتِ انسانی سے واقفیت کا دعوے دار ہے مگر سچ یہ ہے کہ وہ فطرتِ انسانی سے آگہی نہیں رکھتا۔ انسان کی فطرت اور اس کی حقیقت کا حال وہی جانتا ہے، جس نے اسے خلق کیا ہے۔ ترغیب اور خوف کے سوا اور کیا ہے جو انسان کو قانون شکنی سے باز رکھ سکے۔ اللہ کی آخری کتاب ساری کی ساری جنت کی ترغیب اور جہنم کے خوف سے عبارت ہے۔ قرون اولیٰ کے متقی و راست باز مسلمانوں کی اجلی سیرتیں اسی کتاب اور نبی پاکؐ کے فیض تربیت کا نتیجہ تھیں۔ خود نبی پاکؐ کی حیات طیبہ بقول حضرت عائشہؓ جیتا جاگتا قرآن تھی۔ تو پھر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر کو یہ حق کس نے دیا ہے کہ وہ قرآن حکیم کی مقرر کردہ سزا کو معطل یا منسوخ کر دینے کی آرزو رکھے۔ آج یہ مملکت خداداد لاقانونیت اور خراجیت کا شکار ہے۔ انسانی زندگی کی قدر و قیمت پر کاہ کے برابر بھی نہیں رہی، آئے دن لوگ سفاکی اور بے رحمی سے اس طرح گولیوں کا نشانہ بنائے جاتے ہیں جیسے پرندوں کا شکار کیا جاتا ہے تو اس کی وجہ اور کیا ہے کہ مجرموں کو کڑی سزائیں نہیں ملتیں۔ انہیں نشانِ عبرت نہیں بنایا جاتا۔ اوّل تو قاتل پکڑے نہیں جاتے اور پکڑے جاتے ہیں تو ناکافی شہادتوں کی بنا پر عدالتوں سے چھوٹ جاتے ہیں اور بفرضِ محال عدالتیں سزا کا حکم سنا بھی دیں تو مجرم کال کوٹھڑی میں بند رحم کی اپیل کے منظور ہونے کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ سزا پر عمل درآمد نہیں ہوتا کیونکہ سزا دینے والوں کا دل دکھتا ہے۔ تاریخ کی کتابوں میں سلاطین دہلی کے ایک بادشاہ جلال الدین خلجی کا ذکر آتا ہے جو نہایت نرم دل، نرم خو واقع ہوا تھا، کوئی ڈاکو گرفتار کر کے اس کے حضور پیش کیا جاتا تو وہ بجائے سزا دینے کے اسے پند و نصیحت کرنے بیٹھ جاتا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ قانون شکن عناصر نے شہ پا کر وہ طوفان اٹھایا کہ سلطنت کا سارا نظم و نسق تباہ ہو کر رہ گیا۔ آخر کار جلال الدین خلجی کی نرمی اور نرم خوئی نے اسے یہ دن دکھایا کہ اس کے بھتیجے علاؤ الدین خلجی نے ایک دن موقع پا کر خنجر سے اس کا کام تمام کیا، اس کا سر کاٹ کر اور برچھی پر چڑھا کر تمام لشکر میں پھرایا تا کہ سب کو معلوم ہو جائے کہ جلال الدین مر گیا۔ علاؤ الدین خلجی بے رحم تھا، ارادے کا پکا اور دل کا سخت تھا چنانچہ اس نے قانون شکن عناصر کو نہایت بے دردی سے زیر کر کے سلطنت میں امن و امان قائم کر دیا۔



دام خیال
ڈاکٹر طاہر مسعود
dr.tahir@naibaat.com

آج اس مملکت عزیز میں قرائن یہی کہتے ہیں کہ جلال الدین خلجی کی حکمرانی ہے جبکہ ضرورت ایک علاؤ الدین خلجی کی ہے جو اسلامی سزاؤں کا نفاذ کر کے قاتلوں، ڈاکوؤں، بھتہ خوروں اور دھماکے کرنے والوں کا قلع قمع کر ڈالے اور امن پسند شہریوں کو سکھ چین کا سانس لینے کا موقع ملے۔

بے شک ہمیں امریکا، برطانیہ اور امریکی لونڈی اقوام متحدہ کے مشوروں پر قانون سازی کی نہیں، ان قوانین کی ضرورت ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں انسانوں کے لیے وضع کیے ہیں۔ وہی جانتا ہے کہ فطرتِ انسانی کیا ہے؟ اور اس پر قابو کس طرح پایا جا سکتا ہے؟ سزائے موت کا قانون ختم کر کے ہم مقتولوں کے ساتھ ایک اور ظلم کے مرتکب ہوں گے اور نتیجے میں قاتلوں کو پھلنے پھولنے کا موقع ملے گا۔ ایسا کر کے شاید ہم خدا کے غضب کو بھی دعوت دیں اس لیے کہ اس کی رحمت مقتول کے ساتھ ہے نہ کہ قاتل کے ساتھ۔

نور عنایت، تاریخ کا ایک مخفی باب

یہ کہانی برصغیر کی نوجوان مسلمان خاتون کی ہے جس نے دوسری جنگ عظیم کے یورپ میں ایک خفیہ ایجنٹ کے طور پر کام کیا۔ برٹش امپیریل ازم کی شدید ناقد اس خاتون نے نازیوں کے خلاف سرگرمیوں میں اپنا کردار ادا کیا۔ زیر حراست ہی ان کی دردانگیز موت واقع ہوئی۔ موت کے وقت بھی ان کے لبوں پر ’’آزادی‘‘ کا نعرہ تھا۔ نور اِنسا عنایت خان کی داستان برطانیہ اور مغرب کی تاریخ میں ایک حیرت انگیز باب ہے۔

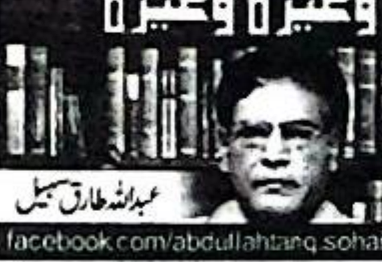
جنگ اور نور عنایت کی وفات کے بعد ان تمام واقعات سے متعلق غلط فہمیوں کو تحلیل کرنے اور اصل حقیقت جاننے کا آغاز، ان کی دوست اور ساتھی جین عُفر ... خدیجہ بی بی کے بیٹے تھے۔ وہ ہندی کلاسیکی موسیقی کے ماہر تھے اور نظام حیدرآباد نے انہیں ’’تان سین‘‘ کا خطاب دے رکھا تھا۔ عنایت خان نے گیان شالہ میں راگ وِدیا پر عبور حاصل کیا۔ فن کے مظاہرے کے لیے انہوں نے نیپال سے برما اور سیلون، گجرات سے مالابار تک تمام ہندوستان کا سفر اختیار کیا۔ اسی سفر کے دوران حیدرآباد دکن میں ان کی ملاقات چشتیہ سلسلے کے ایک بزرگ سید محمد ابو ہاشم مدنی سے ہوئی، جن کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت کی اور معرفت و سلوک کے رستے پر گامزن ہو گئے ... کھول کر وہاں مستقل قیام کر لیا۔ یہاں ان کی رہائش گاہ کا نام ’’فضل منزل‘‘ تھا۔ اپنی اَلّاٹ طبع کے باعث 1926ء میں وہ ہندوستان واپس آ گئے جب کہ ان کا خاندان پیرس میں ہی مقیم رہا۔ صوفی عنایت خان، دہلی اور لکھنؤ کی یونیورسٹیوں میں صوفی ازم پر لیکچر دیتے رہے۔ ایک سال بعد اجمیر شریف میں ہی انہوں نے وفات پائی اور خواجہ نظام الدین اولیا کی درگاہ کے قریب انہیں دفن کیا گیا۔

شمشیر و سناں سے شروع ہونے والی یہ داستان یہاں ... ایئر فورس) میں شمولیت اختیار کر لی۔ وہاں انہیں وائرلیس آپریٹر کے طور پر تربیت دی گئی۔ انٹرویو کے دوران انہوں نے پینل کو یہ کہہ کر حیران کر دیا کہ جنگ کے بعد وہ ہندوستان میں برطانوی قبضے کے خلاف لڑیں گی! وہ ہندوستان کے کلونیل راج سے آزادی کے حق پر پورا یقین رکھتی تھیں۔

وہ سپیشل آپریشنز ایگزیکٹو کی جانب سے نازی مقبوضہ فرانس میں بھیجی جانے والی پہلی خاتون ریڈیو آپریٹر تھیں۔ فروری 1943ء میں نور کو ڈائریکٹوریٹ آف ایئر انٹیلی جنس میں تعینات کیا گیا اور اسی سال جون میں نازی ...

اصول اور مقناطیس!

قاف لیگ کے ایک رہنما یہ کہتے ہوئے پارٹی سے مستعفی ہو گئے ہیں کہ پیپلز پارٹی سے اتحاد غیر فطری ہے۔ اتحاد کے غیر فطری ہونے کا علم تو انہیں بہت پہلے ہی ہو گیا ہوگا لیکن اعلان کے وقت کا تعین کرتے کرتے انہوں نے دو سال کی تاخیر کر دی۔ جہاں تک ان کے اس دعوے کا تعلق ہے کہ اتحاد غیر فطری ہے تو اس سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا۔ قاف لیگ کا اتحاد فطری ہے نہ غیر فطری، وہ تو بس اصولی اتحاد ہے اور اصول کبھی بدلا نہیں کرتے۔ ہوتا یہ ہے کہ اصول کے لوہے نے جس سے چپکنا ہوتا ہے، وہ مقناطیس ہی بدل جاتا ہے۔ مثلاً کچھ عرصہ پہلے مشرفی مقناطیس تھا، پھر اس کی جگہ آصفی مقناطیس نے لے لی۔ اصول اُدھر سے اترا تو اس سے چمٹ گیا۔ اسے اصول کی بالادستی بھی کہتے ہیں۔ روایت ہے چودھری اصول الٰہی سے کسی نے زرداری کی حمایت جاری رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے دونوں ہاتھ لہرائے اور نعرہ لگایا، ہم زرداری کو دس بار وردی میں منتخب کرائیں گے۔ سوال کرنے والے نے اعتراض کیا کہ لیکن زرداری نے تو



وردی نہیں پہنی ہوئی ہے۔ اس پر اصول الٰہی نے ترمیم کرتے ہوئے دوبارہ نعرہ لگایا کہ ہم زرداری کو وردی کے بغیر ہی دس بار صدر منتخب کرائیں گے۔ واضح رہے کہ نعرے میں لفظی ترمیم سے اصول میں ترمیم نہیں ہوتی، وہ بدستور بالادست رہتا ہے۔

قاف لیگ نے میثاق جمہوریت کے وقت یہ اعلان کیا تھا کہ جو بھی پیپلز پارٹی سے ہاتھ ملائے گا، ہم اسے پاکستان کا مخالف سمجھیں گے اور نواز شریف نے میثاق جمہوریت کر کے پیپلز پارٹی سے ہاتھ ملا لیا ہے اس لئے ہم نواز شریف کے ساتھ بیٹھنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ یہ واضح طور پر اصول کی بالادستی کا اعلان تھا۔ بعد ازاں اصول کی بالادستی کے تحت قاف لیگ نے پیپلز پارٹی سے ہاتھ ہی نہیں بازو کندھے اور آغوش بھی ملا لی۔ نیا ترمیمی نعرہ یہ ہو گیا جو پیپلز پارٹی سے ہاتھ نہیں ملائے گا، ہم اس کے ساتھ بیٹھنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ دیکھ لیجئے، فقرہ وہی ہے، بس نام کی ترمیم اور اضافہ ہوا ہے اور واضح ہے کہ لفظی ترمیم و اضافے سے اصول کی بالادستی جوں کی توں رہتی ہے، ذرا بھی متاثر نہیں ہوتی۔ بے شک اصول الٰہی سے پوچھ لیجئے۔

سندھ کے ’’کامیاب ترین‘‘ اور ’’جواں سال‘‘ آئی جی فیاض لغاری نے کہا ہے کہ کراچی میں فوجی آپریشن کی ضرورت نہیں۔ یہ بات بعد میں آرمی چیف نے بھی کہہ دی ہے اس لئے اس پر تبصرے کی گنجائش نہیں۔ لیکن آئی جی نے کچھ اور بھی قیمتی اطلاعات دی ہیں جن پر تبصرہ کرنے کی نہ سہی، داد دینے کی ضرور ضرورت ہے۔ مثلاً فرمایا کراچی میں کوئی عسکری ونگ موجود ہی نہیں ہے۔ اسی روز عدالت نے برہمی ظاہر کی تھی کہ کراچی میں سیاسی جماعتوں کے عسکری ونگ ختم کرنے کے حکم پر عمل کیوں نہیں کیا گیا۔ آئی جی کے بیان سے واضح ہو گیا کہ عمل کیوں نہیں کیا گیا۔ کوئی ونگ ہو تو عمل کریں، ونگ ہی نہیں ہے تو عمل کہاں سے کریں۔

لطیفہ نہیں، واقعہ یاد آیا جو ایک سینئر صحافی کا چشم دید تھا۔ بتایا کہ سابق وزیراعظم لیاقت علی خاں نے راولپنڈی میں تقریر کرنا تھی۔ چیف رپورٹر نے ایک نوجوان یعنی نو آموز رپورٹر کی ڈیوٹی لگائی کہ جا کر تقریر رپورٹ کرو اور واپس آ کر خبر فائل کرو۔ (اس زمانے میں ٹی وی، موبائل فون وغیرہ نہیں ہوتے تھے) ایک گھنٹے کے بعد رپورٹر دفتر ...

سندھ کی خوش قسمتی ہے کہ اسے وزیراعلیٰ بھی نوعمر ملا ہے اور آئی جی کی بھی بس بالی عمریا ہے۔ ایسے میں سپریم کورٹ کے سوال کا جواب یہی بنتا ہے جو ’’نومنز‘‘ آئی جی نے اپنی اور اپنے ہم عمر وزیراعلیٰ دونوں کی طرف سے دیا۔ (انگوں پنجابی محاورہ ہے، مطلب انہوں نے، ان لوگوں نے)

ایرانی صدر محمود نژاد نے کہا ہے کہ پاکستان افغانستان اور ایران متحد ہو جائیں تو امریکہ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مقابلے کا تو پتہ نہیں، کر سکتا ہے یا نہیں لیکن فی الحال پاکستان اور افغانستان متحد تو ہیں، امریکہ کا مقابلہ کرنے کے لئے نہیں، امریکہ کی چاکری کرنے میں۔ اور خدمت گزاری کی ایسی دوڑ لگی ہے کہ پتہ نہیں چلتا کہ کرزئی آگے ہیں یا ہمارے والے!

ایرانی صدر مہمان ہیں ورنہ ان سے ایک الجھن دور کرنے کا کہتے۔ الجھن یہ ہے کہ ایران امریکہ کو ہر محاذ پر چیلنج کرتا ہے لیکن عراق اور افغانستان میں امریکہ کا اتحادی ہے۔ اس میں ضرور کوئی نہ کوئی حکمت بھری رمز ہوگی اور حکمت کے رموز عام آدمی کہاں سمجھ سکتے ہیں۔

لوگ کہتے ہیں، پاکستان میں بہت مہنگائی ہو گئی۔ کتنا غلط کہتے ہیں۔ پاکستان میں اتنی ’’سستائی‘‘ ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ خبر ہے کہ کورٹ نے رکوڈک کیس میں دوران سماعت کہا کمپنیاں (غیر ملکی کمپنی) کو 35 لاکھ ایکڑ زمین ایک روپے فی ایکڑ کے حساب سے دی گئی۔ یعنی 35 لاکھ ایکڑ 35 لاکھ روپے میں۔ چراغ لے کر دنیا کے سفر پر نکل جایئے، اتنی سستی زمین انٹارکٹیکا میں بھی نہیں ملے گی۔ اسے چھوڑیئے، افریقہ کے صحرائے اعظم (صحارا) میں بھی اس قیمت میں ایک مربع فٹ ریت نہیں مل سکتی۔

ایک روپے کا ایک ایکڑ ... اتنی سستائی!

جب پاکستان میں ایک ایکڑ ایک روپے کا مل سکتا ہے تو پھر چند کنال زمین کیلئے دستاویزات میں جعلسازی کرنے اور پھر کسی افسر کا تبادلہ کرانے کی کیا ضرورت ہے؟

خبر ہے کہ راجہ رینٹل کے کزن راجہ افضل نے راولپنڈی ڈویژن کے ریلوے سٹیشن مندرہ پر موجود 16 کنال 6 مرلے زمین پر قبضہ کرنا چاہا۔ ڈائریکٹر لینڈ نے یہ قبضہ نہیں ہونے دیا اور کہا کہ یہ زمین سرکاری ہے، خسرے میں جعلسازی کی گئی ہے۔ چیئرمین ریلوے عارف نے ڈائریکٹر لینڈ کو حکم دیا کہ یہ زمین راجہ رینٹل کے کزن کو دان کر دی جائے، ڈائریکٹر لینڈ نے انکار کیا تو اس کا تبادلہ کر دیا گیا۔

حیرت والی خبر ہے! ریلوے کی زمین شاید ایک روپیہ ایکڑ کے حساب سے نہیں ملتی، زیادہ پڑتی ہے؟

وزارت داخلہ نے موبائل فون پر نائٹ پیکیج بند کر دیئے ہیں جس سے رات کو رعایتی نرخوں پر فون کرنے والے نوجوانوں کی حوصلہ شکنی تو ہوئی لیکن ان کا وقت ضائع ہونے سے بچ گیا جو اچھی بات ہے لیکن حکومت نے یہ ’’اچھا‘‘ کام کیا کیسے، وہ تو اچھے کاموں سے ایسے دور بھاگتی ہے جیسے بجلی راجہ رینٹل سے۔ اس کا راز یوں کھلتا ہے کہ اس فیصلے سے موبائل کمپنیوں کو بھاری نقصان ہوگا۔

یہ ’’ہوائی‘‘ تو بہت پہلے کسی نے چھوڑ دی تھی کہ موبائل کمپنیاں مطلوبہ ’’زر تعاون‘‘ ادا نہیں کر رہیں اس لئے انہیں سبق سکھانے کے لئے دہشت گردی کے نام پر ان کی سروس بار بار بند کی جایا کرے گی۔ یہ ہوائی سچ ثابت ہوئی۔ اب یہ ’’ہوائی‘‘ سامنے آئی ہے کہ سرکار اپنی ’’نجی‘‘ موبائل سروس بنانے والی ہے اور یہ اطلاع تو بہت سے لوگ پہلے ہی جانتے ہیں کہ پاکستان کی داخلی تباہ کاری کے جنرل نمبر کا باہر کے ملکوں میں اربوں روپے کا ’’موبائل‘‘ ...

تجارت، مشترکہ صنعتی پراجیکٹس اور معاشی تعاون کو مناسب منصوبہ بندی سے فروغ دیا جائے تو برسوں میں اس کا حجم اس قدر بڑھایا جا سکتا ہے کہ آسیان اور یورپی کامن مارکیٹ کی طرز پر مسلم کامن ویلتھ یا کامن مارکیٹ قائم کی جا سکے۔ اس منزل تک پہنچنا مشکل نہیں بشرطیکہ سرگرمیاں صرف جوش و خروش کے اظہار تک محدود نہ رہیں اور 2 سال کی مدت میں باقاعدہ منصوبوں کی داغ بیل ڈال دی جائے۔ معاشی تعاون کے عزائم پر عمل درآمد کی ابتدا ترجیحی تجارت کے معاہدوں سے کی جا سکتی ہے۔

پاک ایران گیس پائپ لائن

پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے برادر اسلامی ملک ایران کے صدر محمود احمدی نژاد نے کہا ہے کہ پاکستان کو بجلی فراہم کرنے کے لئے ایک ہزار میگاواٹ بجلی فراہم کرنے کا معاہدہ کر لیا گیا ہے جبکہ اس وقت بھی پاکستانی ٹرانسمیشن کے ذریعے بجلی مہیا کی جا رہی ہے۔ پاک ایران گیس پائپ لائن منصوبے کے حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ ایرانی حکومت اور بینک اس پائپ لائن کی تعمیر کے حوالے سے تمام فنڈز فراہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ لمبے ہاتھ اور زبان والا امریکہ گیس سمجھوتے پر اثرانداز نہیں ہو سکے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ گیس پائپ لائن کا منصوبہ 2014ء تک مکمل ہو جائے گا۔

ایران کے صدر محمود احمدی نژاد اپنے دلیرانہ انداز گفتگو اور بہترین لیڈرشپ خصوصیات کی وجہ سے اسلامی دنیا میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ خاص طور پر انہوں نے جس دلیرانہ انداز میں امریکی جارحیت کا مقابلہ کیا ہے اور جس بہادری سے دنیا کے ہر پلیٹ فارم پر انتہائی مضبوط انداز میں ایرانی قوم کا مقدمہ لڑا ہے وہ مسلم اُمہ کے لئے باعث تقلید ہے۔ ڈی ایٹ کانفرنس کے موقع پر نہ صرف وہ خود خیرسگالی کے طور پر پاکستان آئے ہیں بلکہ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ دہشت گردی اور فرقہ واریت کے ذریعے مغربی قوتیں پاکستان کو کمزور کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے یہ بیان اس تناظر میں دیا ہے کہ پچھلے کچھ عرصے میں کچھ قوتیں خاص طور پر اہل تشیع کو نشانہ بنا رہی ہیں جس میں شیعہ زائرین کی بس بھی شامل ہے۔

پاکستان میں بجلی اور گیس کا بحران بہت سنگین ہو چکا ہے۔ ایسے میں ایران ہمارے کام آیا ہے اور اس نے واضح کیا ہے کہ پاکستان کو گیس پائپ لائن کے لئے کسی ملک کی جانب دیکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ایران اپنے وسائل سے اس کو مکمل کرے گا۔ بھارت پہلے ہی امریکی دباؤ کی وجہ سے اس پائپ لائن منصوبے سے الگ ہو چکا ہے جبکہ پاکستان پر بھی بھرپور امریکی دباؤ موجود ہے کہ وہ ایران کے ساتھ کسی قسم کی تجارت نہ کرے۔ اگر ہمارا ہمسایہ ملک ہمیں اس بحران سے نکالنے کے لئے سرمایہ کاری کرنے کے لئے تیار ہے تو پھر ہمیں بطور قوم اپنے حوصلے بلند رکھنے چاہئیں اور کسی قسم کے امریکی دباؤ کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ دنیا میں وہی قومیں زندہ رہتی ہیں جو اپنی غیرت و حمیت پر سودا نہیں کرتیں۔ یہ فیصلہ خالصتاً پاکستانی عوام کے مفاد میں ہے اس لئے اس میں ہر قسم کے بیرونی دباؤ کو مسترد کر دینا چاہئے کیونکہ ایران ہی پاکستان کا ایسا بااعتماد دوست ملک ہے جو پاکستان کو سستے داموں بجلی اور گیس فراہم کر سکتا ہے۔ ہمیں بلاتامل اس منصوبے کو حتمی شکل دینی چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ یہ منصوبہ 2014ء سے پہلے مکمل ہو جائے۔

دہشت گردی کا خطرہ

وفاقی وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے انتباہ کیا ہے کہ آئندہ دو دنوں میں پاکستان کے اندر شدید دہشت گردی کا خطرہ ہے۔ دہشت گرد گروپ تباہی پھیلانا چاہتے ہیں۔ آج صرف پاکستان کی بقاء کا مسئلہ ہے۔ 9 اور 10 محرم کو ملک بھر میں موبائل سروس بند رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آئی جی پنجاب کے مطابق عاشورہ کی تعطیلات میں لاہور سمیت تمام بڑے شہروں میں موٹر سائیکل پر ڈبل سواری پر پابندی ہوگی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ پچھلے کچھ عرصے میں پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں شدید خطرات کا سامنا رہا ہے اور آج اس جنگ کے نتیجے میں بالواسطہ طور پر سب سے زیادہ ہم متاثر ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلے چند سالوں سے خودکش حملوں اور دہشت گردی کی کارروائیوں میں ہزاروں معصوم لوگ لقمۂ اجل بن چکے ہیں لیکن ابھی تک ان واقعات میں کمی نہیں آ رہی۔ اسلامی سال کا پہلا مہینہ محرم الحرام ہے لیکن یہ مہینہ مذہبی حوالے سے اس لئے اہمیت کا حامل ہے کہ کچھ شرپسند عناصر اس بہانے ملک کے امن کو تباہ کرنا چاہتے ہیں اور فسادات کو فرقہ وارانہ رنگ دینے کی کوشش کریں گے۔ وفاقی وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے گزشتہ روز اسلام آباد میں خصوصی پریس کانفرنس کرتے ہوئے مسئلے کی نزاکت کا احساس دلایا ہے اور ان تمام اقدامات کا ذکر کیا ہے جس کے نتیجے میں حالات کو کنٹرول میں رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس میں سرفہرست مختلف شہروں میں موبائل فون سروس بند کرنے کا ذکر ہے۔ مختلف عوامی حلقوں کا خیال ہے کہ موبائل فون سروس بند کرنا یا موٹر سائیکل پر بطور سواری پابندی لگا دینا مسئلے کا حل نہیں بلکہ وزارت داخلہ اور سیکیورٹی کے اداروں کا فرض ہے کہ وہ دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے اقدامات کریں۔ اس کے لئے دہشت گردوں کے ٹھکانوں اور ٹریننگ سنٹرز کا پتہ لگانا ضروری ہے۔ یہ دہشت گرد کہاں سے تربیت حاصل کرتے ہیں، کہاں سے اسلحہ لیتے ہیں اور کون انہیں مالی امداد فراہم کرتا ہے ان سب کا پتہ لگانا ضروری ہے۔ یہ ہماری مشہور و معروف سراغ رساں ایجنسیوں کی اصل ذمہ داری ہے۔ یہ خوش آئند بات ہے کہ جمعرات کے روز قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں نے لاہور، پشاور، کوئٹہ، کراچی اور سرگودھا میں دہشت گردی کے کئی منصوبوں کو ناکام بنایا ہے اور مشتبہ افراد سے اسلحہ اور خودکش جیکٹس برآمد ہوئی ہیں لیکن سیکیورٹی کی ابتر صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے ابھی بہت کچھ کیا جانا باقی ہے۔ اسی طرح عام تعطیل کر دینا یا لوگوں کو گھروں میں نظربند کر دینا مسئلے کا حل نہیں۔ اُمید کی جانی چاہئے کہ عاشورہ کے دنوں میں ملک میں دہشت گردی کا کوئی بڑا واقعہ رونما نہیں ہوگا۔ تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والی شخصیات کو بھی چاہئے کہ لوگوں کو پُرامن رہنے کی اپیل کریں اور عاشورہ کے جلوسوں میں غیرمعمولی سیکیورٹی کو یقینی بنایا جائے۔

مستقبل

فرخ سہیل گوئندی
goindi@naibaat.com

جنگ اور نور عنایت کی وفات کے بعد ان تمام واقعات سے متعلق غلط فہمیوں کو تحلیل کرنے اور اصل حقیقت جاننے کا آغاز، ان کی دوست اور ساتھی جین فلر (Jean Overton Fuller) کی ان کے بارے میں کتاب "میڈلین" سے ہوا تھا۔ میڈلین، نور کا کوڈ نیم تھا۔ ان کی زندگی کی کہانی نے کئی ادیبوں کو بھی متاثر کیا۔ فرانسیسی ادیب Laurent Joffrin کا ناول "All That I Have" اور شاما سنگھ بالنڈان کا "The Tiger Claw" اسی سے متعلق ہیں۔ حالیہ برسوں میں لندن میں مقیم ہندوستان سے تعلق رکھنے والی صحافی اور مورخ شرابنی باسو نے نور عنایت کی سوانح عمری "The Spy Princess" کے نام سے تحریر کی ہے۔

البتہ نصف سے زیادہ صدی تک نور عنایت خان کی ذات اور شخصیت کے گرد لاتعداد فرضی تصوراتی کہانیاں، افواہیں اور غلط فہمیاں گردش کرتی رہی ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ ان کی شخصیت کا کرشمہ اور خاندانی پس منظر ہے۔ نور عنایت خان کا تعلق شیرِ میسور ٹیپو سلطان کے خاندان سے تھا۔ 1799ء میں ٹیپو سلطان کی شہادت کے بعد ان کے بیٹوں اور بیشتر خاندان کو انگریز حکام نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ جس وقت انگریز ان کے خاندان کے بچ جانے والے افراد کی تلاش میں تھے، ٹیپو سلطان کے ایک وفادار فوجی افسر کے دو بیٹے سلطان خان شریف اور پیر خان شریف، ٹیپو سلطان کی چودہ سالہ بیٹی قاسمہ بی بی کو سرنگا پٹم سے بہ حفاظت میسور لے آئے۔ یہیں مولا بخش بھیولی نامی ایک ماہر موسیقار نے انہیں پناہ دی اور شہزادی کی خفیہ پرورش اور دیکھ بھال ہوتی رہی۔ قاسمہ بی بی کی شادی مولا بخش سے ہوئی۔ مولا بخش کا تعلق دہلی کے ایک زمیندار گھرانے سے تھا، لیکن انہوں نے موسیقی کی تعلیم حاصل کی۔ جنوبی ہندوستان کی مقدس سمجھی جانے والی موسیقی خصوصاً "دھرپد" میں مہارت کے سبب ان کی مہاراجہ کرشنا راج کے دربار تک رسائی ہوئی۔ قاسمہ بی بی سے شادی کے بعد مولا بخش، بڑودہ منتقل ہو گئے اور مہاراجہ گیکواڑ کی مدد سے وہاں موسیقی کی تربیت گاہ گیان شالہ قائم کی۔ مولا بخش کی بیٹی خدیجہ بی بی کی شادی ایک اور ماہر موسیقار رحمت خان سے ہوئی، جنہیں دھرپد راگ کا استاد مانا جاتا تھا۔ نور عنایت کے والد عنایت خان، ٹیپو سلطان کی اسی نواسی

میں ان کی ملاقات چشتیہ سلسلے کے ایک بزرگ ابوہاشم مدنی سے ہوئی، جن کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت کی اور معرفت و سلوک کے رستے پر گامزن ہوئے۔ کچھ عرصے بعد انہیں ان کے مرشد سید ابوہاشم مدنی نے حکم دیا کہ اب وہ مغرب چلے جائیں اور اپنے فن کے ذریعے لوگوں تک روحانیت کا پیغام پہنچائیں۔ البتہ اسلامی تصوف کو مغرب میں پھیلانے کی بجائے انہوں نے مغربی ماحول سے سمجھوتہ کر لیا اور اپنے سلسلے کو مغربی ماحول کے مطابق ڈھال لیا۔ اگرچہ وہ مغلوں کے وارث نہ تھے لیکن ان کا صوفی سلسلہ ایک قسم کا دینِ اکبری بن گیا جس میں تمام مذاہب یکساں درجہ رکھتے تھے اور عالمگیر اخوتِ انسان کا واحد مشترکہ مذہب تھی۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے "عالمگیر عبادت" کو متعارف کروایا۔

1910ء میں اپنے والد کی وفات کے بعد عنایت خان اپنے دو بھائیوں مشرف خان اور محبوب خان کے ہمراہ امریکہ روانہ ہوئے۔ انہوں نے میکسیکو کی ایک خاتون اورا رے بیکر (Ora Ray Bekar) سے 1913ء میں شادی کی، جنہوں نے شادی کے بعد شرعی پردہ اور امینہ بیگم کا نام اختیار کیا۔ امریکہ میں دو برس گزارنے کے بعد وہ برطانیہ اور پھر روس چلے گئے۔ روس میں کریملن میں 2 جنوری 1914ء کو ان کے ہاں پیرزادی نور النسا عنایت خان عرف "بابلی" کی پیدائش ہوئی، جو اپنے چار بہن بھائیوں میں سب سے بڑی تھی۔ روس میں عنایت خان کے مداحوں میں ٹالسٹائی کی بیٹے کاؤنٹ ٹالسٹائی بھی شامل تھے اور ان کی راسپوتین سے بھی ملاقاتیں رہیں۔ بالشویک انقلاب سے قبل ہی وہ لندن واپس آ گئے اور وہاں "صوفی تحریک" کی بنیاد رکھی۔ یہیں انہوں نے صوفی پبلشنگ سوسائٹی کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ بھی قائم کیا۔ کچھ ہی عرصے میں یورپ کے تمام بڑے شہروں سمیت امریکہ اور افریقہ میں ان کی صوفی تحریک کے مراکز قائم ہو گئے۔ انہوں نے جنیوا میں اپنی تحریک کا بین الاقوامی مرکز قائم کیا اور اس کی ایک شاخ پیرس میں

شمشیر و سناں سے شروع ہونے والی یہ داستان یہاں طاؤس و رباب پر ختم نہیں ہو جاتی۔ صوفی عنایت خان کی بڑی بیٹی نور النسا نے سکول سے فراغت کے بعد چھ برس تک موسیقی اور پھر چائلڈ سائیکالوجی کی تعلیم حاصل کی۔ انہیں لکھنے سے بھی شغف رہا اور انہوں نے بچوں کی کہانیوں اور 1939ء میں ہندوستانی روایتی کہانیوں (بدھ جاتک) کے مجموعے بھی شائع کروائے۔ وہ پیرس ریڈیو سے بھی منسلک رہیں۔ وہ پیرس میں بچوں کے اخبار کا اجرا کرنا چاہتی تھیں۔ اس سب سے کسی کے ذہن میں ایک امن پسند، حساس، ذہین اور غیرمعمولی شخصیت کی حامل لڑکی کا تصور ابھرتا ہے۔ لیکن سادہ سے صوفی ماحول میں پروان چڑھنے والی اس لڑکی نے اپنے والد کے برعکس صوفی نہیں بلکہ سیاسی راستے کا انتخاب کیا۔

اس دوران دوسری جنگ عظیم کے آغاز پر نور النسا کا خاندان پیرس سے لندن منتقل ہو چکا تھا۔ یہاں انہوں نے ریڈکراس سے نرسنگ کا کورس کیا۔ ایک امن پسند صوفی کی بیٹی کے لیے میدانِ جنگ میں اترنے کا فیصلہ آسان نہ تھا، لیکن وہ فاشسٹ طاقتوں سے لڑنے کے لیے پُرعزم تھیں۔ ان کے بھائی ولایت اور انہوں نے موقف اختیار کیا کہ نازی جارحیت کے خلاف عدم تشدد کا موقف کافی نہ تھا۔ نور صوفی روایات کے مطابق عدم تشدد پر یقین رکھتی تھیں، لیکن اس نے مقبوضہ فرانس میں خفیہ ایجنٹ کی ذمے داری کے لیے خود کو رضاکارانہ طور پر پیش کیا۔ ذومعنی بات یہ ہے کہ نور عنایت کے پردادا، میسور کے مسلمان حکمران ٹیپو سلطان تھے جنہوں نے اٹھارھویں صدی عیسوی میں جنوبی ہندوستان میں برٹش کی بڑھتی ہوئی پیش قدمی روکنے کے لیے فرانس کی مدد حاصل کی تھی۔ 1939-40ء میں بڑھتی ہوئی نازی جارحیت اور اپنی رگوں میں دوڑتے شیرِ میسور ٹیپو سلطان کے حریت پسند لہو کے باعث وہ یورپ کی آزادی میں اہم کردار ادا کرنے پر مجبور ہو گئیں۔ یوں وہ فرانس سے انگلینڈ پہنچیں اور WAAF (ومنز آگزیلری

مقبوضہ فرانس بھیج دیا گیا۔ انہوں نے پیرس کے گرد و نواح سے ریڈیو پیغامات بھیجنے شروع کر دیئے۔ انہوں نے بڑی مہارت اور ہاشمیری سے اپنی یہ ذمہ داری نبھائی۔ بدقسمتی سے گستاپو کے باعث یہ نیٹ ورک ٹوٹ گیا اور وہ اکیلی وائرلیس آپریٹرہ گئیں۔ ان کے پکڑے جانے کے امکان کے سبب ان کے اعلیٰ حکام نے انہیں انگلینڈ واپس آنے کا مشورہ دیا لیکن نور عنایت نے واپسی سے انکار کر دیا اور پیرس میں موجود آخری وائرلیس آپریٹر کے طور پر چھ لوگوں کا کام تنہا کرتی رہیں۔ اپنی ایک گرفتار ساتھی کی مخبری پر ایک روز انہوں نے گھر واپسی پر ایک گستاپو کو اپنا منتظر پایا۔ ان سے ٹرانسمیٹر اور وہ نوٹ بک بھی برآمد ہوئی جس میں تمام ریڈیو پیغامات، کوڈز اور سیکیورٹی چیکس تھے۔ Avenue Foch سے انہوں نے دو مرتبہ فرار کی بھی کوشش کی لیکن انہیں پکڑ لیا گیا۔ اپنے نام کو انگریزی تاثر دینے کی خاطر اپنی والدہ کے حوالے سے انہوں نے قید کے دوران اپنا نام نورا بیکر بتایا تھا۔

اگلے پانچ ہفتے تفتیش کے دوران ان پر دھونس دھمکی، تشدد سمیت ہر حربہ آزمایا گیا لیکن انہوں نے ہر اذیت کا سامنا استقامت اور بہادری سے کیا۔ اس کے بعد انہیں جرمنی لے جایا گیا جہاں انہیں ڈشاؤ (Dachau) میں قید تنہائی میں رکھا گیا۔ اپنی گرفتاری کے تقریباً دس مہینے بعد انہیں حراست ہی میں صرف تیس سال کی عمر میں ہلاک کر دیا گیا۔ انہیں پشت کی جانب سے گولی ماری گئی تھی۔

1949ء میں انہیں برطانیہ میں بعد از مرگ جارج کراس دیا گیا اور فرانس میں جنرل ڈیگال نے انہیں فرانس کے بہادری کے اعلیٰ اعزاز Croix de Guerre with Gold Star سے نوازا۔ رواں سال سینٹرل لندن کے پلیک گارڈن میں ان کا مجسمہ نصب کیا گیا ہے۔ نور عنایت خان نے آزادی کے مقصد کی خاطر ایک حیرت انگیز زندگی گزاری۔ برصغیر کی ایک مسلمان خاتون جس نے برطانیہ کے لیے اعلیٰ ترین قربانی دی لیکن یہ بھی سچ ہے کہ وہ ہندوستان کی جدوجہد آزادی کی بھی شدت سے حامی تھی۔

غمِ شہادت کی شام لکھتا ہے

تیسرا کنارہ
بشریٰ اعجاز
bushraejaz@naibaat.com

''کربلا میں رودِ فرات کے کنارے شہادتِ حسینؓ سے پہلے کی رات۔

کیا باقی راتوں کی سی رات تھی؟ جب نواسۂ رسولؐ کے خیمے کی شمعیں گل ہوئیں، چراغوں کی لویں کانپیں، دھوئیں کے دائرے مدھم ہوئے اور کامل خاموشی طاری ہوئی۔ جب ہمسروں کو شرمندگیاں بچانے کا موقع فراہم کیا گیا اور اندھیرے نے تمام چہروں کو ڈھانپ لیا اور روشنی کے سامنے نظر نہ آنے والی دیواریں کھڑی کر دیں، مگر تاریخ کربلا سر اٹھا کر پورے فخر سے بتاتی ہے، جب شمعیں روشن ہوئیں، چراغوں کی لویں مستحکم ہوئیں تو کربلا کی رات نے دیکھا، خیموں میں سبھی موجود تھے، سارے میزانِ وفا پر پورے تُل کر سرخرو ٹھہرے تھے، وہاں کوئی بھی بے وفا شرمندہ نہ تھا۔

اور جب فرات کی پیاس خانوادۂ رسولِ مقبولؐ کے خون سے بجھائی گئی اور لختِ جگرِ بتولؓ کا سر نیزے پر چڑھایا گیا اور ریگِ دشتِ کربلا کو حسینؓ ابن علیؓ کے مقدس خون سے سینچا گیا تو عصر ڈھل رہی تھی، اور پیاسوں کے پھول سے بدن تاراجی کا منظر پیش کرتے تھے اور ریگِ دشتِ کربلا میں مجلسِ شامِ غریباں بپا تھی، جلے ہوئے خیموں سے دھواں اٹھتا تھا اور پاک بیبیاں مدھم سُروں میں بین کرتی تھیں، جب معاہدے توڑے گئے اور بے وفائیاں کوفیوں کا مقدر ٹھہریں، جب نوحوں کے تعزیے نکالے گئے اور مرثیوں کے علم اٹھائے گئے، اس وقت رودِ فرات اپنے کناروں میں مچلتی تھی اور رات کربلا کے اندر ٹھہر ٹھہر کر چلتی تھی۔ وہ یقیناً باقی راتوں کی سی رات نہ تھی...!

ماہِ محرم کے یہ دن جو ماتمی لباس پہنے ہمارے درمیان موجود ہیں، یہی بتاتے ہیں ہمیں... اعزاداری کے موسم آ گئے ہیں... مگر عزاداری کے یہ موسم جو آلِ رسولؐ کے دکھ میں پروئے ہوتے ہیں... ان میں ہمارے درمیان دہشت گردی کی نئی لہر... جس نے کراچی سے کوئٹہ تک لاشیں بچھا دی ہیں... جس نے پورے ملک میں سوگواریت کی فضا قائم کر دی ہے، جس نے ہر طرف کہرام بپا کر دیا ہے، اسے دیکھتے ہوئے، ایک بار پھر خود کو بتانا پڑتا ہے، دہشت گردی ہی اس ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ہے اور اسے جان بوجھ کر نظرانداز کرنے والے ہی اس مسئلے کی وجہ ہیں...! سارے ملک میں، ان دنوں جو آگ اچانک بھڑکائی گئی ہے اس کی آنچ کون سا دل ہے جو محسوس نہیں کرتا، کون ہے جو کراچی اور کوئٹہ کے بے قابو ہو چکے حالات کی نوحہ خوانی نہیں کر رہا، کون ہے جو بھتہ خوروں کے نرغے میں آئے ہوئے کراچی کے امن کا ماتم نہیں کر رہا، کسے راولپنڈی کے ماتمی جلوس کے خودکش دھماکے کے نتیجے میں اٹھنے والی 17 عدد معصوم و بے گناہ جانوں کا دکھ نہیں، کون ہے جسے اس ضمن میں حکومت کی جانب سے کسی ٹھوس کارروائی کے بجائے محض موبائل سروس بند اور موٹر سائیکل کی ڈبل سواری پر پابندی جیسی فروعی تدبیریں اچھی لگ رہی ہیں... کون ہے جو خوف کی یہ تازہ شکل دیکھ کر کچھ محسوس نہیں کر رہا... شاعر نے کیا خوب کہا ہے: یہ ماتم کی گھڑی ہے... ہاں یہ ماتم کی گھڑی ہے... سارا ملک شامِ غریباں سے گزر رہا ہے، ہر طرف بین، آہیں، سسکیاں، اچانک مار دیئے جانے والوں کے لواحقین چیخ رہے ہیں، دلوں کو پکڑ کر رو رہے ہیں، عورتوں کے بین، ماتم کی آوازیں... دلوں کو چیرتی ہیں۔ ہاں یہ ماتم کی گھڑی ہے۔

ملک میں ہائی الرٹ ہے، اسلام آباد ڈی ایٹ کی خوشگواریت سے گزر رہا ہے، جہاں اس خطے کی بڑی مسلم طاقتوں کے سربراہان موجود ہیں، یقیناً یہ اک بڑے عرصے کے بعد اس ملک کو ملنے والی عزت ہے، میزبانی کی عزت! مگر ہم شرمندہ و شرمسار ہیں، اپنے ہی لوگ، اپنے ہاتھوں مروا کر، کہ یہ وہ ملک ہے جس کا چپہ چپہ دہشت گردی کی جنگ نے ادھیڑ کر رکھ دیا ہے، جی ہاں! وار آن ٹیرر، جس کی کمزوری کے دکھ میں میزبان ملک کے سربراہ سرِعام آہیں بھرتے نظر آتے ہیں، شاید جہاں وہ رہتے ہیں، وہاں سے جنازے نہیں گزرتے، ان بینوں کی آوازیں نہیں آتیں، وہ خبریں نہیں پہنچیں، جو عیش و نشاط کو جلا کر راکھ کر دیتی ہیں، جو آرام و سکون کو بھسم کر دیتی ہیں۔ وہ بین جو ماتمی جلوسوں کے بطن سے اٹھتے ہیں، وہ یقیناً زرداری صاحب، جو خود کو قوم کا باپ کہتے ہیں، ان تک نہیں پہنچتے، اسی لئے وہ بے فکر و بے آگاہ... سیاست فرماتے ہیں، وار آن ٹیرر کی حمایت فرماتے ہیں، اور معزز مہمانوں کی میزبانی کا لطف اٹھاتے ہیں۔

مگر ہم... اس ضمن میں ڈبل سواریوں پر پابندی اور موبائل سروس بند جیسی زخم پر ایک وقت کی پٹی، محض مرہم پٹی، سے گزرتے، موت اور زندگی کے درمیان مشکل کاک بنے یہ تماشائے اہلِ کرم دیکھتے ہیں اور خود کو سمجھاتے ہیں۔ یہ ماتم کی گھڑی ہے۔ آج نویں محرم ہے، مجلسِ شامِ غریباں میں آلِ رسولؐ پر گزرنے والی کربلا کا تذکرہ، ہر دل میں ٹھہرا ہے، فرات کے پیاسے، کربلا کے محصورین، قافلۂ صدق و صفا کے سب مسافر، ہماری آنکھوں کے اشکوں کے اندر جھلملاتے ہیں، یہ وہ اشک ہیں جو اتنے محترم، اتنے مقدس ہیں کہ سنا ہے انہیں فرشتے ڈبیوں میں ڈال کر، محفوظ کر کے بارگاہِ الٰہی میں پیش کرتے ہیں، یہ آنسو جو آنکھوں کو نم اور دلوں کو گداز کرتے ہیں، ہم ان کے نذرانے ان دنوں حسینیؓ قافلے کو پیش کرتے ہیں اور واقعہ کرب و بلا رقت اور درد سے دہراتے ہیں۔ آج نویں محرم ہے، مجلسِ شامِ غریباں، وہ دن جب پیاسوں پر دو دن سے پانی بند تھا اور رودِ فرات اپنے کناروں میں مچلتی تھی، اور رات کربلا کے اندر ٹھہر ٹھہر کر گزرتی تھی۔ مگر رات تو اس کرب و بلا میں بھی ٹھہر ٹھہر کر گزرتی ہے، ہم اس رات کا دامن چاک کرنے کی کوشش میں ہانپ رہے ہیں، مگر اندھیرا ہے کہ بڑھتا چلا جاتا ہے، ماتمی مجلسیں، بینوں کی آوازیں، جنازوں کے تعزیے، آہوں کے علم... واقعۂ کربلا کے بعد بھی... یہ کیسی کرب و بلا ہے، جو مسلم دنیا پر ہر لمحہ ہر ساعت گزرتی جا رہی ہے، ماہِ محرم کے یہ دن جو ماتمی لباس پہنے ہمارے درمیان موجود ہیں، ہمیں بتاتے ہیں، عزاداری کے موسم آ گئے ہیں۔ کیا یہ کہنا زیادہ صحیح نہ ہوگا کہ عزاداری کے موسم ٹھہر چکے ہیں... سال کے تین سو پینسٹھ دن یہاں مجلسِ شامِ غریباں بپا رہتی ہے۔

حسینؓ ابن علیؓ کی قتل گاہ سے نکلا ہوا یہ موسم یہاں پہنچ کر جیسے منجمد ہی ہو گیا ہے! اپنے ایک مرثیے کے اشعار پیشِ خدمت ہیں:

غم شہادت کی شام لکھتا ہے
عاشقوں کا سلام لکھتا ہے
دکھ کی مجلس سجا کے بیٹھی ہوں
دل نئے اہتمام لکھتا ہے
ہر زمانہ حسینؓ کا قصہ
صبح لکھتا ہے شام لکھتا ہے
اک عزاداری میرے اندر ہے
اک بڑا اہتمام لکھتا ہے
علم ہر دور میں یزیدی ہے
وہ جو پلٹے کو خام لکھتا ہے
یہ میری ذات مرثیہ شاہا
مجھ کو میرا کلام لکھتا ہے!

شرارتی رپورٹر نے اس کمپنی کا نام بھی دریافت کر لیا ہے۔ یہ سروس چلے گی تو نائٹ سروس بھی بحال ہو جائے گی۔ کمپنی کا مجوزہ یا پسندیدہ نام ہے:
''کچھے فون''

ہو گیا۔ چیف رپورٹر ناراض ہوا کہ تم تقریر فائل کرنے کے بجائے سگریٹ پینے میں مصروف ہو گئے ہو۔ رپورٹر نے بڑی لاپرواہی سے دھوئیں کا مرغولہ چھوڑا اور کہا، تقریر کیا خاک فائل کروں۔ انگوں نے تقریر ہونے ہی نہیں دی، لیاقت علی ہی کو گولی مار دی ہے۔ تم کہتے ہو تقریر فائل کرو!

حسینؓ ..... سب کا حسینؓ

نوخیزیاں
گلِ نوخیز اختر
gul-e-nokhaiz@naibaat.com

کربلا کا میدان ہے نواسۂ رسول ﷺ امام حسینؓ یزیدی لشکر کے گھیرے میں ہیں شہادت سر پہ کھڑی ہے آپ آگے بڑھتے ہیں اور اپنی بہن اُم کلثوم سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتے ہیں "علی اصغر کا خیال رکھنا یہ بہت چھوٹا ہے"۔ بہن کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں اور وہ کانپتے ہونٹوں سے کہتی ہے "میرے بھائی! یہ تین دن سے پیاسا ہے اس کی ماں کا دودھ بھی خشک ہو چکا ہے ممکن ہو سکے تو اس کے لیے تھوڑے سے پانی کا بندوبست کر دیں"۔ امام حسینؓ یہ سنتے ہی تڑپ اٹھے ننھے فرشتے کو اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور مخالفین کے ٹھاٹھیں مارتے جھنڈ کے سامنے علی اصغر کو تھامے ہوئے بازو بلند کیے اور بے بسی سے گویا ہوئے "اے لوگو! تم نے میرے بھائیوں، بیٹوں اور ساتھیوں کو قتل کر ڈالا..... اب دنیا میں میرا اس بچے کے سوا کوئی نہیں رہا..... یہ بچہ بغیر کسی جرم کے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہا ہے، یہ دیکھو پیاس کی شدت سے اس کے ہونٹ خشک ہو گئے ہیں اسے تھوڑا سا پانی دے دو، بچے پر رحم کرو"۔ امام عالی مقام کا جملہ ابھی مکمل بھی نہیں ہوا تھا کہ حرملہ کی جانب سے ایک تیر آیا اور علی اصغر کی گردن چشم زدن میں جدا ہو گئی..... پانی تو نہ مل سکا البتہ لہو کے فوارے پھوٹ پڑے۔ امام حسینؓ نے ننھے اصغر کی کٹی ہوئی گردن سے ہاتھ میں لہو بھرا اور آسمان کی طرف اچھال کر بولے: اے پروردگار عالم! اس قوم کے ظلم کا گواہ رہنا انہوں نے طے کر لیا ہے کہ آلِ محمدؐ میں سے کسی کو زندہ نہیں چھوڑنا۔

یہ لائنیں پڑھتے ہوئے مجھے یوں لگا گویا سینے میں دھڑکتا دل رُک گیا ہے وہ مبارک ہستیاں جن کے نانا رحمت للعالمینؐ تھے اُن کے اہل بیت کی حرمت کو خون میں نہلایا جا رہا تھا عزتوں کو پاؤں تلے روندا جا رہا تھا۔ حق کی صدا کو تیروں کے ذریعے خاموش کرایا جا رہا تھا یہ جانے بغیر کہ جن کو وہ مار رہے ہیں وہی تو زندہ رہیں گے۔ اوپر جو واقعہ میں نے لکھا ہے اُس کے بعد کی لائنیں اس سے بھی ہولناک اور سینہ چیر دینے والی ہیں کیونکہ اب امام حسینؓ نے معصوم علی اصغر کا لاشہ اٹھائے واپس پلٹنا ہے وہ کٹی ہوئی گردن والے علی اصغر کو اپنی عبا میں لپٹائے خیمے کی طرف بڑھتے ہیں، راہ میں سکینہ کھڑی ہے، بابا کو دیکھ کر تیزی سے قریب آتی ہے اور جلدی سے پوچھتی ہے "بابا مجھے لگتا ہے آپ نے میرے بھائی کو سیراب کر دیا ہے"۔ حسینؓ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں، قریب آتے ہیں اور علی اصغر کے لاشے سے عبا ہٹاتے ہوئے کہتے ہیں "میری بیٹی! یہ دیکھو دشمنوں نے اپنے تیروں سے تیرے بھائی کی مہمان نوازی کی ہے"۔

حسینؓ کی اتنی بڑی قربانی کس کے لیے تھی؟ کون ہے جو حق کی صدا بلند کرنے میں اتنا آگے نکل جائے کہ اپنوں کا خون بھی اُسے راہ سے نہ ہٹا سکے، یزید کی بیعت کا انکار اسلام کی ابدیت کا اقرار بنا، انکار میں بڑی برکت ہے، بڑی عظمت ہے، انکار شہادت سکھاتا ہے، انکار ہی اسلام ہے..... باطل قوتوں کا انکار، ظلم کا انکار، غلط بات کا انکار۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جب 72 جاں نثاران کا مختصر گروہ باقی رہ گیا اور جنگ ناگزیر ہو گئی تو امام حسینؓ نے علمِ عباسؓ کو تھمایا اور صفِ دشمناں کی طرف متوجہ ہو کر مخاطب ہوئے "اے لوگو! جلدی نہ کرو پہلے میری بات سن لو..... مجھ پر جو تمہیں سمجھانے کا حق ہے اُسے پورا کر لینے دو اور میرے آنے کی وجہ بھی سن لو اگر تم میرا عذر قبول کرو گے تو مجھ سے انصاف کرو گے ایسی صورت میں تم خوش بخت انسانوں میں شمار ہو گے لیکن اگر تم اس کے لیے تیار نہ ہوئے تو تمہاری مرضی تم اور تمہارے شریک مل کر میرے خلاف زور لگا لو اور مجھ سے جو برتاؤ کرنا چاہتے ہو کر لو اللہ تعالیٰ میرا کارساز ہے اور وہی اپنے نیک بندوں کی مدد کرتا ہے"۔ جب آپ نے یہ الفاظ کہے تو خیموں سے اہل بیت کی مستورات کی کربناک چیخیں نکل گئیں آپ تھوڑی دیر کے لیے رُک گئے اور اپنے بھائی عباسؓ کو انہیں چپ کرانے کے لیے بھیجا تھوڑی دیر بعد خاموشی طاری ہوئی تو آپ نے یزیدی لشکر سے وہ الفاظ کہے جو آج بھی تاریخ کے ماتھے کا جھومر اور کوفیوں کے ماتھے کا بدنما داغ ہیں۔ آپ نے فرمایا "لوگو! میرے حسب نسب پر غور کرو اور سوچو کہ میں کون ہوں، کیا میں تمہارے نبی کا نواسہ اور اُن کے چچیرے بھائی کا بیٹا نہیں جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کی آواز پر لبیک کہا اور اُس کے رسولؐ پر ایمان لائے؟ کیا سید الشہداء امیر حمزہؓ میرے والد کے چچا نہ تھے؟ کیا جعفر طیارؓ میرے چچا نہ تھے؟ کیا تمہیں رسول اللہؐ کا وہ قول یاد نہیں جو انہوں نے میرے اور میرے بھائی کے بارے میں کہا تھا کہ یہ دونوں نوجوانانِ جنت کے سردار ہوں گے؟ اگر میرا یہ بیان سچا ہے اور ضرور سچا ہے تو بتاؤ کہ تمہیں ننگی تلواروں سے میرا مقابلہ کرنا ہے؟؟؟ اور اگر تم مجھے جھوٹا سمجھتے ہو تو آج بھی تم میں وہ لوگ موجود ہیں جنہوں نے رسول اللہؐ سے میرے متعلق یہ حدیث سنی ہے تم اُن سے دریافت کر سکتے ہو۔ تم مجھے بتاؤ کہ کیا آپؐ کی اس حدیث کی موجودگی میں بھی تم میرا خون بہانے سے باز نہیں رہ سکتے؟؟؟" امام حسینؓ کے الفاظ کی سچائی نے ایک دم پورے ماحول پر سکتہ طاری کر دیا، یزیدی لشکر میں شامل حُر بن یزید تمیمی لرز گیا اور حسینؓ کے لشکر کی طرف دیوانہ وار بڑھتے ہوئے چلایا "یہ جنت یا دوزخ کے انتخاب کا موقع ہے، میں نے جنت کا انتخاب کر لیا ہے خواہ مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا جلا دیا جائے"۔

حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے بعد اہل بیت اطہر کے باقی ماندہ افراد پر مشتمل قافلہ یزید کے ہم نوا ابن زید کے محل میں کوفہ پہنچایا گیا جہاں اُس روز ہر خاص و عام کو محل میں آنے کی اجازت تھی کیونکہ یہاں امام حسینؓ کا کٹا ہوا سر مبارک لایا گیا تھا۔ ابن زیاد نے امام حسینؓ کے کٹے ہوئے سر کو دیکھا اور اپنی چھڑی بار بار اُن کے ہونٹوں پر مار کر قہقہے لگانے لگا۔ صحابی رسولؐ زید بن ارقمؓ وہاں موجود تھے، یہ منظر دیکھ کر رونے لگے اور ہچکیاں لیتے ہوئے ابن زیاد سے بولے "ان ہونٹوں سے چھڑی ہٹا لو، قسم اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ حضور پاکؐ ان ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھتے تھے"۔ ابن زیاد نے امام عالی مقام کا کٹا ہوا یہ سر بعد میں یزید کے پاس بھجوا دیا، یزید کے دربار میں جب امام عالی مقام حسینؓ کا کٹا ہوا سر مبارک ایک طشتری میں رکھ کر پیش کیا گیا تو یزید نے نبی پاکؐ کے چہیتے نواسے کے دندان مبارک کو چھڑی سے چھیڑا۔ اس موقع پر یزید کے دربار میں موجود ایک یہودی بے ساختہ بول اٹھا کہ "میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں، میرے اور اُن کے درمیان 70 پشتیں گزر چکی ہیں مگر اس کے باوجود یہودی میری بہت تکریم کرتے ہیں اور ایک تم ہو کہ تم نے نبیؐ کے نواسے کو شہید کر دیا اور اب اس پر فخر بھی کر رہے ہو، یہ تمہارے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے"۔ وقت نے ثابت کر دیا کہ حسینؓ آج بھی زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ حسینؓ سب کا ہے، محرم کا مہینہ سوگ کا ہی نہیں فخر کا بھی ہے، اُس ہستی پر فخر کا جس نے اپنے خون سے اسلام کی آبیاری کی، جس نے دینِ حق پر ڈٹے رہنے کا ایسا مظاہرہ کیا جو رہتی دنیا تک کے لیے ایک مثال رہے گا۔



لاہور: موٹر سائیکل سوار افراد اس فیکٹری کے قریب سے گزر رہے ہیں جس کا بنا ہوا کھانسی کا شربت پینے سے 16 افراد ہلاک ہوگئے

منشیات مہنگی ہونے پر نشہ بازوں نے کھانسی کے شربت کا استعمال زیادہ کردیا

لاہور (ہیلتھ رپورٹر) شراب و دیگر نشہ آور اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کے پیش نظر (صفحہ 6 پر بقیہ نمبر 7)

کھانسی کے شربت ٹائنو کی فروخت پر پابندی

لاہور (ہیلتھ رپورٹر) محکمہ صحت پنجاب نے شاہدرہ میں ہلاکتوں کا سبب بننے والے (صفحہ 6 پر بقیہ نمبر 8)



مضر صحت کھانسی کا شربت پینے سے بیمار ہونے والے افراد ہسپتال میں زیر علاج ہیں

شاہدرہ: کھانسی کے شربت سے ہلاکتوں کی تعداد 16 ہوگئی فیکٹری سیل 6 گرفتار وزیر اعلیٰ نے رپورٹ طلب کرلی

آٹھ متاثرہ افراد میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں، شاہدرہ پولیس کے چھاپے، 4 میڈیکل سٹور بھی سیل، شربت زائد المیعاد نہیں تھا ممکن ہے ساتھ کچھ ملایا گیا ہو، ای ڈی او ہیلتھ کی رپورٹ

تحقیقاتی کمیٹی کا میو ہسپتال کا دورہ، مریضوں کے بیانات قلمبند کئے، رپورٹ آنے سے پہلے کسی کو ذمہ دار ٹھہرا سکتے ہیں نہ کارروائی کی جائے گی، خواجہ سلمان رفیق

لاہور (ہیلتھ رپورٹر، اپنے رپورٹر سے) شاہدرہ ٹاؤن میں مبینہ طور پر کھانسی کے شربت کے استعمال سے جاں بحق ہونے والوں کی تعداد 16 ہوگئی ہے جبکہ آٹھ متاثرہ افراد میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں، شاہدرہ پولیس نے ٹائنو سیرپ بنانے والی فیکٹری کو سیل کر کے 6 افراد کو گرفتار کرلیا ہے اور اس کے علاوہ مختلف مقامات پر چھاپوں کے دوران شربت کی بھاری مقدار بھی ضبط کرلی گئی اور چار میڈیکل سٹوروں کو بھی سیل (صفحہ 6 پر بقیہ نمبر 9)



شاہدرہ میں کھانسی کا شربت پینے سے جاں بحق ہونے والے افراد کی فائل فوٹو

ہلاکتیں شربت کی مقررہ مقدار سے زائد پینے سے ہوئیں، فیکٹری کھول دی جائے، لاہور چیمبر

لاہور (نامہ نگار خصوصی) لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری نے وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف سے اپیل کی ہے کہ وہ کھانسی کے شربت کی وجہ سے ہلاکتوں کے معاملے پر صاف و شفاف (صفحہ 6 پر بقیہ نمبر 22)



لاہور: محکمہ صحت کا ایک عہدیدار کھانسی کا وہ شربت دکھا رہا ہے جسے پینے والے ہلاک ہوگئے

مرنیوالوں کی اکثریت نے شربت نسخے کے بغیر خریدا، پی ایم اے

ہمارے معاشرے کا المیہ ہے کہ ہر قسم کی دوا بغیر ڈاکٹری نسخے کے مارکیٹ میں دستیاب ہے

ڈاکٹری نسخے کے بغیر ادویہ بیچنا مجرمانہ فعل ہے، ڈاکٹر اشرف نظامی، تنویر خان، یاسمین احسان

لاہور (ہیلتھ رپورٹر) میڈیکل سٹور مالکان کی طرف سے بغیر ڈاکٹری نسخے کے عوام کو ادویہ کی فروخت مجرمانہ فعل ہے، پی ایم اے کے عہدیداروں ڈاکٹر محمد اشرف نظامی، ڈاکٹر تنویر انور، ڈاکٹر اظہار احمد چوہدری، ڈاکٹر ابرار اشرف علی، ڈاکٹر شاہد ملک، (صفحہ 6 پر بقیہ نمبر 11)

خیبر پی کے میں بھی ڈرگ انسپکٹروں کے میڈیکل سٹوروں پر چھاپے

پشاور (سٹاف رپورٹر) پنجاب میں کھانسی کے شربت سے ہونے والی ہلاکتوں کے بعد (صفحہ 6 پر بقیہ نمبر 10)

الاسلام

روزنامہ نئی بات
علم و عرفان

مشکل میں لوگوں کے کام آنا

حافظ کریم اللہ چشتی پائی خیل

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جس نے زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے اسلام ہمیں اخوت اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ چونکہ انسان فطری طور پر معاشرتی زندگی گزارتا ہے معاشرے کے ایک اہم رکن ہونے کی حیثیت سے بہت سی ذمہ داریاں قبول کرتا ہے دین اسلام نے ان ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے انجام دینے کے لئے بہت سے اصول وضوابط مقرر کیے ہیں تاکہ ایک ایسا پرامن فلاحی اسلامی معاشرہ وجود میں آئے جس میں ہر کسی کے حقوق کی ضمانت مہیا کی گئی ہے۔ خلق خدا کو فائدہ پہنچانا، ان کے کام آنا انسان کی حقیقی عظمت ہے۔ درحقیقت وہی انسان عظمت پاتا ہے جو دوسروں کے کام آتا ہے۔ کیونکہ ہم ہر روز یہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ دنیا میں جو شخص بھی آیا وہ اپنی عمر پوری کر کے دنیا سے چلا گیا۔ لیکن وہ لوگ جو انسانوں کی خدمت کر گئے خلق خدا کو فائدہ پہنچا گئے ان لوگوں کا ذکر باقی رہتا ہے اور لوگ ہمیشہ ان کو اچھے نام سے یاد کرتے ہیں انسانوں میں سب سے بہترین شخص بھی وہی ہے جو دوسروں کے لئے اچھا ہو اور دوسروں کو فائدہ پہنچائے مخلوق خدا کے ساتھ بدسلوکی و ایذا رسانی کرنا حرام و گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ (الرعد:۱۷) "اور وہ جو لوگوں کے کام آئے زمین میں رہتا ہے اللہ یوں ہی مثالیں بیان فرماتا ہے"۔ اس دنیا میں عزت اور کامیابی انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو خلق خدا کی خدمت اور اس کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا "خیر الناس من ینفع الناس" "لوگوں میں اچھا وہ ہے جو لوگوں کو نفع دیتا ہے۔ لوگوں میں اچھا بننے کا بہترین طریقہ بھی یہی ہے کہ ہم مخلوق خدا کی خدمت کریں اور اس کو فائدہ پہنچائیں کیونکہ اسی میں ہماری دنیاوی کامیابی اور آخرت کی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰہُ عَنْهُ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ "جس شخص نے ایک مومن کی دنیاوی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف کو دور کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف کو دور کرے گا"۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا "ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی مشکل حل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی کرے گا"۔ (متفق علیہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق ہے جنہیں اس نے لوگوں کی حاجت روائی کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ لوگ اپنی حاجات (کے سلسلہ) میں دوڑے دوڑے ان کے پاس آتے ہیں یہ (وہ لوگ ہیں جو) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے"۔ (طبرانی) ہمارے پیارے نبی ﷺ کا ہمیشہ معمول تھا کہ آپ ﷺ دوسروں کے کام کر دیتے اور معمولی کام کرنے میں بھی کوئی عار نہیں سمجھتے۔ حضرت خباب بن ارتؓ کو ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے کسی غزوہ پر بھیجا۔ خباب بن ارتؓ کے گھر میں کوئی مرد نہ تھا اور عورتوں کو دودھ دوہنا نہیں آتا تھا۔ آپ ﷺ ہر روز ان کے گھر جاتے اور دودھ دوہ آیا کرتے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص کسی مسلمان کی کوئی دنیاوی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل کرے گا جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست کے لئے آسانی پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے لئے آسانی پیدا فرمائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ (اس وقت تک) اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے"۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی) جس وقت مسلمانوں نے ابتداء میں حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی تو وہاں کے بادشاہ نجاشی نے مسلمانوں کا بہت خیال رکھا تھا۔ ایک دفعہ حبشہ سے مہمان آئے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے چاہا کہ وہ ان کی خدمت کریں لیکن آپ ﷺ نے روک دیا اور فرمایا "انہوں نے میرے دوستوں کی خدمت کی ہے اس لئے میں خود ان کی خدمت کا فرض انجام دوں گا"۔ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہو چکے تھے ایک بدو آیا اور آپ ﷺ کا دامن پکڑ کر بولا "اللہ کے پیارے محبوب ﷺ میرا ذرا سا کام رہ گیا، ایسا نہ ہو کہ میں بھول جاؤں پہلے اس کو کر دو۔ آپ ﷺ اس کے ساتھ مسجد سے باہر نکل آئے اور اس کا کام کر کے واپس آ کر نماز ادا کر دی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ دونوں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص اپنے (کسی مسلمان) بھائی کے کام کے سلسلہ میں چل پڑا یہاں تک کہ اسے پورا کر دے اللہ پاک اس پر پانچ ہزار اور ایک روایت میں ہے کہ پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ فرما دیتا ہے۔ وہ اس کے لئے اگر دن ہو تو رات ہونے تک اور رات ہو تو دن ہونے تک دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اس کے اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے اس کے لیے نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اس کے (اپنے مسلمان بھائی کی مشکل کو حل کرنے کے لئے) اٹھانے والے ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے"۔ (بیہقی فی شعب الایمان، طبرانی، ابن حبان) حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے"۔

ہیں لوگ جہاں میں اچھے آتے ہیں جو کام دوسروں کے

> **خلق خدا کو فائدہ پہنچانا، ان کے کام آنا انسان کی حقیقی عظمت ہے**
> **درحقیقت وہی انسان عظمت پاتا ہے جو دوسروں کے کام آتا ہے**

ثقیف کے کفار جنہوں نے سفر طائف کے موقع پر آپ ﷺ پر پتھر برسائے اور آپ ﷺ کو لہولہان کر دیا تھا۔ سن ۹ ہجری میں جب وفد لے کر مدینہ منورہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کو مسجد نبوی ﷺ میں اتارا اور خود ان کی مہمانی کے فرائض سرانجام دیے۔ مدینہ منورہ کی لونڈیاں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں آتیں اور کہتیں یا رسول اللہ ﷺ! میرا یہ کام ہے۔ آپ ﷺ فوراً اٹھ کر کھڑے ہوتے اور ان کا کام کر دیتے مدینہ میں ایک پاگل لونڈی تھی۔ وہ ایک دن بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئی اس نے آپ ﷺ کا دست مبارک پکڑ لیا، آپ ﷺ نے فرمایا اے عورت! مدینہ کی جس گلی میں بھی مجھے جانا پڑے گا میں تیرے کام آؤں گا چنانچہ آپ ﷺ اس کے ساتھ تشریف لے گئے اور اس کا کام کیا۔ افسوس صد افسوس! ہم نے اللہ اور اسکے محبوب ﷺ کے احکامات پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اسی وجہ سے ہم دن بدن پستی میں جا رہے ہیں۔ اللہ رب العزت ہم کو اپنی بندگی اور مخلوق خدا کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ رب العزت ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، بروز محشر آقا ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے وطن عزیز پاکستان کو امن وسلامتی کا گہوارہ بنائے۔ ملک پاکستان میں نظام مصطفیٰ ﷺ برپا کرنے والا حکمران عطا فرمائے۔ مسلمانوں کو آپس میں اتفاق واتحاد نصیب فرمائے۔ اللہ رب العالمین آقائے دو جہاں سرور کون ومکاں ﷺ کی سچی اور پکی غلامی نصیب فرمائے۔ کفار و مشرکین، منافقین، حاسدین کا منہ کالا فرمائے۔ حضور ﷺ کے غلاموں کا دونوں جہانوں میں بول بالا فرمائے۔
آمین بجاہ النبی الامین

شاہ عبدالقادرؒ

قرآن کا اولین اردو ترجمہ ان کا عظیم کارنامہ ہے

محمد وسیم اختر مفتی

جو مسلمان قرآن مجید اردو ترجمے کے ساتھ پڑھنا چاہتے ہیں، انہیں کئی ترجمے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ لیکن بنیادی اور سب سے زیادہ مشہور و مروج ترجمہ شاہ عبدالقادرؒ کا ہے۔ یہ اردو کا پہلا بامحاورہ اور سلیس ترجمہ ہے۔ بعد کے مترجمین نے اسی ترجمے کو سامنے رکھ کر ترجمے کیے۔ کچھ نے زبان کو اور آسان کیا، کچھ نے زیادہ الفاظ میں تشریح کر کے لوگوں کے فہم میں اضافہ کیا اور کچھ نے جدید ذرائع اور جدید الفاظ کی مدد لی۔

شاہ عبدالقادر برصغیر کے مشہور عالم اور مصلح دین شاہ ولی اللہ دہلوی کے تیسرے فرزند تھے۔ 1753ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ بچپن اپنے والد کے زیر سایہ بسر کیا اور انہی سے تمام دینی علوم کی تعلیم مکمل کی۔ اپنے بڑے بھائی شاہ عبدالعزیز کے بھی شاگرد رہے۔ پھر ایک بزرگ شیخ عبدالعدل دہلوی کے حلقہ تربیت میں شامل ہوئے۔ جب آپ نے تفسیر حدیث اور فقہ کے علوم میں مہارت حاصل کر لی تو تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ سنجیدگی سے اپنے کام میں مشغول رہتے اور دنیاوی جھگڑوں سے الگ رہتے۔ عمر کا بڑا حصہ آپ نے دہلی کی اکبر آبادی مسجد کے ایک حجرے میں گزار دیا۔ عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے یا تعلیم وتدریس میں۔

آپ کے شاگردوں میں بڑے نامی گرامی علما شامل تھے۔ زیادہ مشہور یہ ہیں ۱۔ مولانا رشید الدین خان ۲۔ مولانا رفیع الدین مراد آبادی ۳۔ مولانا فضل حق خیر آبادی، جنہیں 1857ء کی جنگ آزادی کے حق میں فتوی دینے پر انگریزوں نے کالے پانی اور پھر پھانسی کی سزا دی۔ ۴۔ مفتی صدر الدین جو دہلی کے سب سے بڑے انتظامی عہدے پر فائز ہوئے۔ وہ شاہ عبدالقادر اور شاہ عبدالعزیز دونوں بھائیوں سے پڑھے ہوئے تھے۔ ۵۔ شاہ اسماعیل جو شاہ عبدالقادر کے بھتیجے تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کی دعوت و اصلاح کی۔ کئی مشرکانہ رسوں کا خاتمہ ان کے وعظوں کے نتیجے میں ممکن ہوا۔ پھر وہ سکھوں کے خلاف جہاد کرتے ہوئے صوبہ سرحد کے مقام بالاکوٹ پر شہید ہوئے۔

شاہ عبدالقادر کو مذہبی مقام کے ساتھ دنیاوی عزت بھی حاصل تھی۔ بڑے بڑے رئیس اور لال قلعے کے شہزادے آپ کے پاس حاضر ہوتے۔ آپ خندہ پیشانی اور مسکراہٹ کے ساتھ ملتے لیکن آپ کے رعب کی وجہ سے ان کو سے بات کرنے کی ہمت نہ ہوتی۔

آپ کی پیشین گوئیاں اکثر پوری ہوتیں مگر عام طور پر کسی شخص کے بارے میں کچھ کہنے سے پرہیز کرتے۔

قرآن مجید کا اردو ترجمہ شاہ عبدالقادر بہت بڑا کارنامہ ہے۔ ترجمہ کرنے سے پہلے انہیں خواب آیا کہ گویا قرآن مجید ان پر نازل ہو رہا ہے۔ انہوں نے اپنے بڑے بھائی شاہ عبدالعزیز کو یہ خواب سنایا تو انہوں نے کہا ایک مسلمان پر قرآن مجید نازل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن مجید کی کوئی ایسی خدمت کرے گا جو پہلے کسی نے انجام نہیں دی۔ یہ حقیقت ہے کہ اس ترجمے کی وجہ سے شاہ صاحب کا نام رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔ اس سے پہلے آپ کے بڑے بھائی شاہ رفیع الدین ترجمہ کر چکے تھے لیکن وہ لفظی تھا۔ اسطرح کہ ایک عربی لفظ کے مقابلے میں ایک اردو لفظ استعمال کیا گیا تھا۔ عربی عبارت اور اردو تحریر کی تالیف میں بہت فرق ہوتا ہے۔ جب ترجمہ کیا جائے تو الفاظ کو آگے پیچھے کر کے جملے کو مربوط کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح عبارت سمجھنا ممکن ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شاہ رفیع الدین کے ترجمے کو روانی سے پڑھتے ہوئے سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ ہاں عربی زبان کے نئے طالب علموں کے لیے اس کی افادیت ہے۔ وہ ہر عربی لفظ کا اردو مطلب سمجھ لیتے ہیں۔ اس طرح انہیں زبان سیکھنے میں آسانی رہتی ہے۔ شاہ عبدالقادر نے پہلی بار قرآن مجید کی ایک آیت کے مقابلے میں اردو کے ایک جملے کو ترجمے کے طور پر پیش کیا۔ یوں وہ ایک بار بط ترجمہ بن گیا۔ لیکن چونکہ یہ ترجمہ آج سے سوا دو سو سال پہلے لکھا گیا تھا۔ اس لیے اس کے الفاظ میں سے کئی نامانوس اور متروک ہو گئے ہیں۔ جیسے شاہ صاحب "قید خانہ" کی جگہ "بندی خانہ" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ "میرا رب وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے"۔ اس ترجمے میں "جلاتا ہے" کا لفظ اب عام استعمال نہیں ہوتا۔ اس کی بجائے "زندہ کرتا ہے" بولا جاتا ہے۔ "گمراہ کرنا" کی جگہ وہ "بچلانا" لکھتے ہیں۔ یہ اور اس طرح کے دوسرے الفاظ ترجمے کو بار بار پڑھنے سے سمجھ میں آجاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر دوسرے ترجموں کو بھی دیکھ لیا جائے تو کوئی خاص مشکل نہیں پیش آتی۔ پھر کچھ تبدیلیاں ایسی ہیں جو پچھلے دو سو سال میں اردو املا میں آ گئی ہیں۔ یہ بھی ترجمے کے مسلسل مطالعے سے پتا چل جاتی ہیں۔

آپ نے یہ ترجمہ اٹھارہ سال کی مدت میں مکمل کیا۔ باوضو ہو کر ترجمہ کرنے بیٹھتے۔ مختصر ترجمے میں انہوں نے قرآن کے مطالب کو بخوبی ادا کر دیا ہے۔ پھر انہوں نے اپنے والد شاہ ولی اللہ دہلوی کی فارسی تفسیر قرآن "فتح الرحمان" کا اردو ترجمہ بھی کیا جو "موضح القرآن" کے نام سے مشہور ہے۔ اس ترجمے اور تفسیر کے علاوہ آپ کی کوئی اور تصنیف نہیں۔

آپ کی صرف ایک بیٹی تھی جس کی شادی آپ نے اپنے بھتیجے عبدالرحمان سے کی۔ وہ شاہ رفیع الدین کے فرزند تھے اور مصطفیٰ کے نام سے مشہور تھے۔ پھر اپنی نواسی کا نکاح اپنے بھتیجے شاہ اسماعیل سے کیا۔ وہ آپ کے سب سے چھوٹے بھائی شاہ عبدالغنی کے بیٹے تھے۔ جب شاہ اسماعیل نے اپنی تبلیغی سرگرمیاں شروع کیں تو شاہ عبدالقادر نے انہیں وعظ و نصیحت میں بھی اعتدال سے کام لینے کی ہدایت کی۔ شاہ صاحب کی طبیعت میں بے نیازی تھی۔ آپ نے اپنی زندگی ہی میں اپنی ساری جائیداد اپنی اکلوتی بیٹی اور اپنے بھائیوں کے نام کر دی تھی اور اپنے داماد شاہ اسماعیل کو بھی ایک حصہ دے دیا۔

آپ نے 1814ء میں 61 سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان مہندیوں میں دفن ہوئے۔ یہ عجیب بات ہے کہ شاہ ولی اللہ کے چار بیٹے، شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر اور شاہ عبدالغنی تھے۔ یہ چاروں سگے بھائی تھے اور اسی ترتیب سے پیدا ہوئے لیکن ان کی وفات الٹ ترتیب سے ہوئی۔ شاہ عبدالغنی جوانی میں فوت ہوئے۔ پھر شاہ عبدالقادر، ان کے بعد شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالعزیز نے سب سے آخر میں بڑھاپے کی حالت میں وفات پائی۔

حول سے بچنے کے لیے قرآن کی تعلیمات پر عمل

گلہائے رنگ رنگ

نماز کے وقت حضرت علیؓ کی کیفیت

نماز کا وقت ہوتا تو حضرت علیؓ کانپنے لگتے، رنگ تبدیل ہو جاتا۔ پوچھا گیا تو فرمایا: اس امانت کا وقت آگیا ہے جسے زمین آسمان اور پہاڑوں پیش کیا گیا مگر سب نے ڈر کے مارے اٹھانے سے انکار کر دیا اور انسان نے اسے اٹھا لیا۔ کچھ پتہ نہیں اس امانت کا حق ادا کر سکوں گا یا نہیں؟ یہی حالت حضرت امام حسینؓ کے بیٹے حضرت امام زین العابدینؒ کی بھی منقول ہے۔

علم روحانیت کا مطالعہ

علم روحانیت کا مطالعہ کرنے والا بہت جلد اس پر حاوی ہو جاتا ہے۔ چند کتابیں چار مہینے تک باقاعدگی کے ساتھ پڑھنے کے بعد کوئی شخص بھی اس علم کی اچھی خاصی جان کاری پیدا کر لیتا ہے۔ اس کے ساتھ اس کو اگر کسی زیرک پیر کی ایک مہینے کی ٹیوشن مل جائے تو وہ اس فن میں طاق ہو جاتا ہے۔ اس حد تک ماہر کہ وہ اپنا ایک چھوٹا سا انڈی پینڈنٹ تکیہ چلا سکتا ہے اور اس کے گرد سو سوا سو مرید بھی اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ آگے اس کی زبان کی مٹھاس اور حسن سلوک کا کمال ہے۔ سال گزرنے سے پہلے پہلے اس کے پاس مریدوں اور چاہنے والا ایک جم غفیر اکٹھا ہو جاتا ہے جن میں سے اچھی خاصی تعداد ان کی ہوتی ہے جو ملک سے باہر آباد ہوتے ہیں اور جو ہوائی ٹکٹ بھیج کر اپنے مرشد کو پاس بلاتے رہتے ہیں ...... دوسرے سارے کام مشکل ہیں۔ گنا چھیلنے، گنڈیریاں کاٹنے اور ٹھنڈی گنڈیریوں کی ریڑھی لگانے کا فن دس گیارہ مہینے سے کم کی مدت میں نہیں آتا۔ کالے سنگھاڑے، سفید چیڑے اور چھلی مکئی کے دانے بھوننے کا علم بھی سال بھر کی مدت مانگتا ہے۔ انگریزی، دھارت کاری، قفل سازی، گداگری، کورکنی، دکانداری، چوب کاری، تیراندازی، آتش بازی، پہلوانی، جیب تراشی اور ویلڈنگ وغیرہ کا کام سیکھنے پر سالہا سال لگ جاتے ہیں لیکن پھر بھی اس میں مہارت پیدا نہیں ہوتی۔ ہر روز دھوکا کھانے اور ہر وقت پھسل جانے کا دھڑکا لگا رہتا ہے لیکن روحانیت کا کاروبار پہلے ہی دن سے جمنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی گاہکی پھیلنے لگتی ہے۔ اس میں نسر دو کا کاروبار اصل سے بھی اہم ہو جاتا ہے اور نقل حقیقت سے بڑھ کر مشہور ہو جاتی ہے ..... لیکن !

یہ کاروبار ہمیشہ ہی بے ایمانی، بدنیتی یا عیاری مکاری پر مبنی نہیں ہوتا بلکہ اس میں ایک عجیب طلسم گل بکاؤلی پوشیدہ ہے کہ اس علم کو ہی اس امر واقعہ اور اصلیت سمجھ لیا جاتا ہے۔ یوں تو دوسرے بھی کئی علوم ایسے ہیں جن کو امر واقعی سمجھ کر لوگ کچے سودے کر لیتے ہیں لیکن ان کی حقیقت جلد سامنے آ جاتی ہے۔ مثلاً وکالت کا علم ہے کہ سائل محض علم کو ہی اصل سمجھ کر اور سے حق مان کر اس کا سودا کر لیتا ہے یا طب کا علم ہے کہ مریض اس علم سے متاثر ہو کر ہی جان طبیب کے حوالے کر دیتا ہے لیکن یہ اور ان جیسے اور بہت سے علوم جب آزمائش کی بھٹی چڑھتے ہیں تو ان کی فوراً پڑتال ہو جاتی ہے۔ علم وکالت کی عدالت میں جانچ پڑتال ہو جاتی ہے اور علم طب کا بیمارستان میں ٹیسٹ ہو جاتا ہے لیکن روحانی علم کی پرکھ کسی مقام پر بھی نہیں ہو پاتی۔ نہ بیچنے والے کے مقام پر نہ خریدنے والے کے موقع محل پر۔ دونوں ہی اپنی اپنی حد پر راضی رہتے ہیں۔ بیچنے والا یہ سمجھتا رہتا ہے کہ میں واقعی سانبے کا تیل بیچ رہا ہوں اور اس کے پاس سانبا نہیں ہوتا اور خریدنے والا یہ دیکھتا رہتا ہے کہ میں تیل کی شیشی بھروا کر ہی سے لٹکا کر خود گھر لے جا رہا ہوں۔ دونوں کے پاس تیل نہیں ہوتا۔ تیل کا علم سانبے کی قسمیں، تیل نکالنے کے طریقے، شیشی بھرنے کے اصول اور لینے دینے کے طور طریقے ہوتے ہیں، تیل نہیں ہوتا!

روح اور روحانیت کا کسب کرنے والے اور باطن کے سفر کے اسرار بتانے والے شاذ و نادر ہی عیار، مکار یا بددیانت لوگ ہوتے ہیں۔ جو لوگ بنا دیکھے بھالے ان پر الزام دھرتے ہیں وہ زیادتی کرتے ہیں۔ جن لوگوں نے کبھی ان کو دور سے بھی نہیں دیکھا، وہ خواہ مخواہ ان پر بہتان دھرتے ہیں جو کبھی ان سے ملے ہی نہیں، وہ ان کے کچے چٹھے چھاپ چھاپ کر مفت تقسیم کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

(اشفاق احمد کی کتاب "بابا صاحبا" سے اقتباس)

اِک ٹونا

اک ٹونا اچنبا گاواں گی
میں رٹھا یار مناواں گی
ایہہ ٹونا میں پڑھ پڑھ پھوکاں
سورج اگن جلاواں گی
اکھیں کاجل، کالے بادل
بھواں سے آندھی لیاواں گی
ست سمندر دل دے اندر
دل سے لہر اٹھاواں گی
بجلی ہو کر چمک ڈراواں
بادل ہو کر جاواں گی
عشق انگیٹھی، ہرل تارے
چاند سے کفن بناواں گی
لامکان کی پڑی اوپر
بہہ کر ناد بجاواں گی
لائے سوان میں شوہ گل اپنے
تد میں نار کہاواں گی
اک ٹونا اچنبا گاواں گی
میں رٹھا یار مناواں گی

اس کافی میں حضرت سید بابا بلھے شاہ ایک انوکھے رنگ میں اپنے مرشد پاک کو منانے کی بات کر رہے ہیں، آپ ایک عورت کی زبان سے یہ کہلوا رہے ہیں کہ میں ایک انوکھا منتر پڑھوں گی اور اپنے روٹھے یار (مرشد) کو مناؤں گی۔ میں یہ منتر پڑھ پڑھ کر پھونکوں گی اور سورج کی آگ جلاؤں گی، آنکھوں کے کالے کاجل کو میں بادل بناؤں گی اور اپنی پلکوں سے آندھی لے آؤں گی۔ میرے دل کے اندر سات سمندر ہیں اور میں دل سے موج اٹھاؤں گی۔ بجلی بن کر چمکوں گی اور ڈراؤں گی اور بادلوں کی طرح گرجوں گی۔ میں عشق کی انگیٹھی سے چاند تاروں کو اپنے مہرے بناؤں گی اور چاند سے اپنے لیے کفن بناؤں گی اور لامکان کی پڑی کے اوپر بیٹھ جاؤں گی اور ناد بجاؤں گی، جب میں اپنے محبوب کے گلے لگ کر سو جاؤں گی تبھی میں نار کہلاؤں گی۔

میں ایک انوکھا منتر پڑھوں گی اور اپنے روٹھے یار کو مناؤں گی

تشریح:

یہ بابا سید بلھے شاہ کی مختصر لیکن پُراثر کافیوں میں سے ایک ہے۔ یہ نغمہ جذبات کی شدت سے لبریز ہے اور اس کی شدت تیزی سے پایۂ تکمیل تک پہنچ جاتی ہے۔ برعکس ان کے جی میں خیالات و جذبات کی رفتار بے حد مدھم ہے۔ اس کافی میں ایک ایسے جذبے کی عکاسی کی گئی ہے جو عشق و محبت سے بے انتہا پر ہے اور ایک ایسی عورت کی زبان سے یہ بات کہلوائی جاری ہے جس کا محبوب اس سے روٹھ چکا ہوا ہے، اس لیے وہ کہتی ہے کہ میں ایک ایسا منتر پڑھوں گی جس سے ہر طرف آگ لگ جائے گی، پھر میں اپنے کالے کاجل کو بادل بنا کر اور اپنی آنکھوں کو پلکوں سے آندھی لا کر ہر ممکن طریقے سے اپنے روٹھے ہوئے محبوب کو مناؤں گی اور جب میرا محبوب مان جائے گا تو لامکاں کی پڑی پر اپنے پیا یعنی محبوب کے گلے لگ کر سو جاؤں گی، تبھی مجھے سکھ اور چین نصیب ہو گا۔

اس میں عاشق کے عشق کی اس تپش کا اظہار کیا گیا ہے جو اس کے اندر اپنے محبوب حقیقی کے قرب و وصال و دیدار کے لیے ہمہ وقت اسے بے چین رکھتی ہے اور جب وہ لاتعداد جتن اپنے محبوب کو پانے کے لیے کرتا ہے، پھر قرب وصال الٰہی ہو جاتا ہے تو تبھی عاشق کو سکون و چین کسی حد تک ملتا ہے اور یہی ساری کیفیت اس کافی میں بیان کی گئی ہے۔

(ابو الکاشف قادری کی کتاب "شرح کلام بلھے شاہ" سے اقتباس)

☆ ☆ ☆

مالٹا

ایک مرتبہ قائداعظم محمد علی جناح 1946ء میں جب لندن تشریف لے گئے تو راستے میں ان کے جہاز کا انجن خراب ہو گیا، جس کی وجہ سے انہیں وائسرائے ہند لارڈ ویول اور دیگر ہندوستانی رہنماؤں کے ساتھ مالٹا ایئرپورٹ پر اترنا پڑا۔ مالٹا کے گورنر نے وائسرائے ہند، پنڈت نہرو، قائداعظم، لیاقت علی اور سردار بلدیو سنگھ کو دعوت دی۔ اس کے بعد وہ لندن روانہ ہو گئے۔ لندن سے واپسی پر قائداعظم 15 دسمبر 1946ء کو اپنی پارٹی کے ہمراہ مالٹا پہنچے اور شب کو گورنر مالٹا کے مہمان رہے۔

بحیرۂ روم کے اس جزیرے کا رقبہ 122 مربع میل اور آبادی ساڑھے چار لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ ملک کے دارالحکومت کا نام ویلٹا ہے۔ یہاں پارلیمانی جمہوریت رائج ہے۔ لوگ مالٹی اور انگریزی زبانیں بولتے ہیں۔ رومن کیتھولک یہاں کا سرکاری مذہب ہے۔ جہاز سازی، جہازوں کی مرمت، سیاحت، زراعت، کپڑا، انجنئیرنگ اور آلات اور خوراک کو ڈبوں میں بند کرنے کی صنعتوں سے اسے خاصی آمدنی ہوتی ہے۔

1090ء میں اس پر نارمنوں نے قبضہ کیا۔ پھر 1530ء میں رومی شہنشاہ چارلس پنجم نے اسے یروشلم کے سینٹ جان کے نوابوں کو عطیے کے طور پر دے دیا۔ 1798ء میں نپولین نے اس پر قبضہ کر لیا۔ 1814ء میں برطانیہ نے اسے اپنی نوآبادی بنا لیا۔ 21 ستمبر 1964ء کو برطانیہ نے اسے آزادی دے دی۔ یہ غیر جانبدار تحریک، اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی تنظیموں کا رکن ہے۔

(منیر احمد کی کتاب "انسائیکلوپیڈیا قائداعظم" سے اقتباس)

تل

تل کھانا پکانے اور دوائیوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس میں وٹامن D خاص طور پر زیادہ ہوتی ہے۔ غذائی اجزا کے لحاظ سے اسے گوشت کا نعم البدل کہتے ہیں۔ کالے تل خاص طور پر زیادہ پیشاب آنے میں فائدہ کرتے ہیں۔ یہ دماغ اور اعصاب کو قوت دیتے ہیں۔ کمزور لاغر انسان اگر 6-7 گرام تل دودھ میں ملا کر پئیں تو چند ہفتے میں طاقت ور صحت مند ہو جائیں گے۔ تل، بادام، خشخاش، چینی ہم وزن کوٹ کر 10-20 گرام روزانہ دودھ سے کھائیں۔ 2-3 ہفتوں میں بدن موٹا اور طاقتور ہو جائے گا۔

(ڈاکٹر عاشہ زادی کی کتاب "غذوں کی افادیت" سے اقتباس)

آگ

☆ آگ بجھی ہوئی بھی دکھائی دے تو بعض اوقات راکھ کے نیچے چنگاریاں جل رہی ہوتی ہیں۔ (پیٹر کارنیل)

☆ تھوڑی سی آگ جو گرم رکھتی ہے، اس الاؤ سے بہتر ہوتی ہے جو جلا دیتا ہے۔ (جان رے)

☆ جب پڑوسی کے گھر کو آگ لگی ہو تو اپنا گھر بھی خطرے میں ہوتا ہے۔

آزمائش

☆ دانا کون ہے؟ جو گردش ایام کی آزمائش سے گھبرا کر اپنے دل کو تنگ نہ کرے۔ (اقلیدس)

☆ عقلمند آزمائش سے نکل کر ہیرو اور بے وقوف پست ہو جاتا ہے۔ (کہاوت)

☆ جو آزمائش میں پورا اترتا ہے، وہ منزل پا لیتا ہے۔ (کہاوت)

آئیڈیل

☆ مقصد ہمارے لرزتے ہوئے ہاتھوں اور کانپتے ہوئے پیروں سے بلند ہونا چاہئے۔ زندگی ایک دن کے سفر کا نام نہیں ہے۔ کل بھی آنے والا ہے، ہمارا آئیڈیل ایسا ہو کہ کل کے تقاضوں پر پورا اترے۔ (وائلی)

☆ مثالی آئیڈیل ایک ایسا مفروضہ ہے جس کا کچھ پتہ نہیں چلتا کہ کہاں ہے۔ (میڈم سیونگ)

آئینہ

☆ آئینہ کسی کے عیب کو اس وقت بیان کرتا ہے جب وہ خود گرد و غبار سے پاک و صاف ہو۔

☆ آئینہ جو کچھ بیان کرے گا وہ سچ اور حقیقت پر مبنی ہو گا اس کو کسی سے کوئی غرض نہیں۔

☆ آئینہ عیب بیان کرنے میں مقام و منزلت کا ہرگز خیال نہیں کرتا بلکہ اس کی نظر میں سب برابر ہیں۔

☆ آئینہ عیب کو خود اسی کے سامنے بیان کرتا ہے لیکن دوسروں سے ہرگز بیان نہیں کرتا۔

(محمد حسین گوہر کی کتاب "زندگی بدل دینے والی تحریریں" سے اقتباس)

مرجان، مونگا (Corals)

ارشاد ربانی، ان سے نکلتے ہیں موتی اور مرجان۔ (الرحمٰن: 22)

کتاب مقدس میں ایک اچھی بیوی کے کردار کی اہمیت کے سلسلے میں ارشاد ہوا ... نیکوکار بیوی کس کو ملتی ہے؟ کیونکہ اس کی قدر مرجان سے بھی زیادہ ہے، اس کے شوہر کے دل کو اس پر اعتماد ہے اور اسے منافع کی کمی نہ ہو گی۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے مرجان کی بار بار تعریف کی ہے، سرخی مائل مرجان مفرح ہے، دل کو طاقت پہنچاتا ہے، جن کو بھول جانے کی عادت ہے، ان کے لیے مفید ہے۔ جگر، تلی کو صاف کرتا ہے۔ اسے جلا کر پیس کر شہد میں ملا کر دینے سے فالج، لقوہ اور رعشہ میں مفید نگاہ کو قوت دیتا ہے۔ اسے گھول کر پلانے سے بچے رات و نیند میں نہیں ... منہ میں لگ گیں۔ 3-4 بار میں شفا ہو ... وباؤں سے بچنے کے لیے اسے گلے میں لٹکاتے ہیں۔ وید اسے بھوک بڑھانے والا ہاضم بتاتے ہیں۔ صحت اچھی کرتا ہے۔ اسے سل، دق، یرقان، دمہ، کھانسی، بخار، آنکھ کی بیماری رتوندہ ٹھیک کرتا ہے۔ نظر تیز کرتا، پیشاب کی تکلیف دور کرتا ہے۔ موٹا ہونے کے لیے بالائی کے ساتھ سل میں مکھن اور مصری کے ساتھ، پیشاب کی تکلیف میں 2 رتی مرجان، دودھ اور مصری کے ساتھ دیں۔ بہتے خون پر پیس کر چھڑک دیں، بند ہو جائے گا۔ دانتوں پر ملیں، چمکدار ہو جائیں گے۔ بھارتی محکمہ طب کے مطابق اسے عرق گلاب، بید مشک میں کھرل کر کے رکھ لیں، یہ مفرح، مقوی، قابض، حابس الدم، مقوی قلب معدہ، خفقان، وحشت و کرب، جریان، اسہال خونی میں اعتماد کے ساتھ دیا جا سکتا ہے۔ اس کی جلی ہوئی راکھ میں بھی یہی فائدے ہیں۔ کاربنکل (ذیابیطس کا پھوڑا) اعصابی دردوں، چکر، سردرد میں بھی مفید ہے۔ اس غرض کے لیے مرجان کی جڑوں کو کٹھالی میں جلا کر اس کے سفوف کے 3 سے 12 گرین صبح شام کھانے کے بعد دیئے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر مذکارنی نے پرانی کھانسی، تپ دق کے مریضوں کو لگاتار استعمال کروایا اور اچھے نتائج حاصل کیے، اس میں کیلشیم ہوتی ہے، اس لیے پیٹ کے السر اور تیزابیت میں مفید ہے۔ ایک مریض کو تھوک کے ساتھ خون آتا ہے۔ اسے دوسری ادویہ کے ساتھ مرجان کی راکھ 4 گرین صبح شام مفید رہی۔

(ڈاکٹر عاشہ زادی کی کتاب "رتنوں کی افادیت" سے اقتباس)

تسائی لون

کاغذ کے موجد تسائی لون کا نام بیشتر قارئین کے لیے غالباً معروف نہیں ہے۔ اس کی ایجاد کی افادیت کے پیش نظر یہ امر باعث تحیر معلوم ہوتا ہے کہ اس قدر موثر شخصیت کو فراموش کیا گیا۔ بڑے بڑے قاموس العلوم میں تسائی لون پر مختصر مضامین بھی شامل نہیں کیے گئے۔ اس کا نام معیاری تاریخی کتب میں شاید ہی ملتا ہے۔ کاغذ کی بین افادیت کے پیش نظر تسائی لون کے متعلق اس درجہ عدم توجہی شکوک و شبہات کو ابھارتی ہے کہ کیا واقعتاً وہ کوئی حقیقی شخصیت تھی؟ محتاط تحقیق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ تسائی لون ایک حقیقی انسان تھا۔ وہ چینی دربار کا عہدیدار تھا، جس نے قریب 105ء میں شہنشاہ "ہوتی" کو کاغذ کے نمونے پیش کیے تھے۔ ہان خاندان کی سرکاری تاریخی دستاویزات میں تسائی لون کی کاغذ کی ایجاد کا جو احوال بیان کیا گیا ہے، وہ سیدھا سادہ اور قابل یقین ہے جس میں کسی جادو یا اسطوریاتی پہلو کا شائبہ تک نہیں ہے۔ چینیوں نے ہمیشہ کاغذ کی ایجاد کا سہرا تسائی لون کے سر باندھا ہے اور یہ نام چین میں بہت مقبول ہے۔

تسائی لون کی زندگی کے بارے میں ہمیں زیادہ معلومات حاصل نہیں ہیں۔ چینی تاریخی دستاویزات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک مخنث تھا۔ یہ بات بھی ہمیں معلوم ہوئی ہے کہ شہنشاہ تسائی لون کی ایجاد سے بہت راضی تھا۔ اس نے موجد کی ترقی کر کے اسے اشرافیہ کا خطاب اور عہدہ عطا کیا اور دولت و اکرام سے نوازا۔ بعد ازاں وہ شاہی محل کی سازشوں میں ملوث ہو گیا جس نے آخر الامر اسے معتوب ٹھہرایا۔ چینی دستاویزات میں ہی یہ واقعہ بھی لکھا گیا ہے کہ اپنے جرم کی سزا کے طور پر اس نے غسل کیا، عمدہ لباس زیب تن کیا اور زہر پی لیا۔

دوسری صدی عیسوی میں چین میں کاغذ کا استعمال عام ہو گیا۔ اگلی چند صدیوں میں چین کاغذ تیار کر کے ایشیا کے مختلف علاقوں میں برآمد کرنے لگا تھا۔ طویل عرصہ تک انہوں نے کاغذ بنانے کی ترکیب کو مخفی رکھا۔ 751ء میں چند کاغذ ساز چینی عربوں کی اسیری میں آئے تو اس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ بعد سمرقند اور بغداد میں بھی کاغذ تیار کیا جانے لگا۔ کاغذ سازی کا فن بتدریج تمام عرب دنیا میں پھیل گیا۔ بارہویں صدی عیسوی میں یورپی اقوام نے عربوں سے یہ فن سیکھا۔ کاغذ کا استعمال بھی بتدریج ... نے یورپ میں لکھنے کے بنیادی مواد کی حیثیت سے چرمی کاغذ کی جگہ لے لی۔

آج کاغذ اس قدر عام ہو گیا ہے کہ ہم اسے درخور اعتنا ہی نہیں گردانتے۔ اب یہ قیاس کرنا دشوار ہے کہ کاغذ کے بغیر یہ دنیا کیسی تھی؟ چین میں تسائی لون سے پہلے بیشتر کتابیں بانس کی لکڑی پر لکھی جاتی تھیں۔ ظاہر ہے ایسی کتابیں نہایت وزنی اور بے ڈھنگی ہوتی تھیں۔ چند کتابیں ریشمی کپڑے پر بھی لکھی جاتی لیکن عمومی استعمال کے لیے یہ بہت مہنگا سامان تھا۔ مغرب میں کاغذ کے استعمال سے پیشتر زیادہ تر کتابیں چرمی کاغذ یا چمڑے کی باریک جھلی پر لکھی جاتی تھیں، جو خاص طور پر بھیڑ یا بچھڑے کی کھال سے تیار کی جاتی تھیں۔ اس کی جگہ یونانیوں، رومیوں اور مصریوں کے مرغوب "پیپرس" کاغذ نے لی۔ یہ چرمی یا پیپرس کاغذ دونوں نہ صرف کمیاب تھے بلکہ ان کی تیاری بھی بڑی لاگت کے بغیر ممکن نہیں تھی۔

آج کتابیں اور دیگر لکھنے کا کاغذ ارزاں قیمت اور بڑی تعداد میں آسانی سے تیار کیا جاتا ہے، جو بیشتر کاغذ کے وجود کا سبب ہے۔ یہ سچ ہے کہ اگر چھاپہ خانہ ایجاد نہ ہوتا تو کاغذ آج اس قدر وقت کا حامل نہ ہوتا، تاہم اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اگر چھپائی کے لیے اس قدر ارزاں اور بکثرت کاغذ موجود نہ ہوتا تو چھاپہ خانہ بھی کبھی اپنی موجودہ افادیت کو برقرار نہ رکھ پاتا۔

(مائیکل ہارٹ کی کتاب "سو عظیم آدمی" سے اقتباس)

روزنامہ
جرأت
چیف ایڈیٹر: جمیل اطہر قاضی
ایڈیٹر: عرفان اطہر قاضی

خوشگوار زندگی: قرآن و سنت کی روشنی میں

مولانا حافظ اسعد عبید الازہری



"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے میرے پروردگار نے نو باتوں کا حکم دیا ہے: (۱) ظاہر و باطن میں خدا سے ڈرنا، (۲) انصاف کی بات کہنا غصہ میں اور رضا مندی میں، (۳) افلاس اور دولت مندی دونوں حالتوں میں میانہ روی اختیار کرنا، (۴) جو مجھ سے قطع تعلق کرے میں اس سے قرابت کو قائم رکھوں، (۵) جو مجھے محروم رکھے میں اس شخص کو دوں، (۶) جو شخص مجھ پر ظلم کرے میں اسے معاف کر دوں، (۷) میری خاموشی غور و فکر ہو میرا بولنا ذکر الٰہی ہو، (۸) میرا دیکھنا عبرت کے لیے ہو، (۹) اور میں نیکی کا حکم دوں۔" (رواہ رزین، مشکوۃ باب البکاء والخوف)

ان میں سے اول چیز خوف خدا ہے قرآن حکیم میں انسان کے اندر اللہ کا ڈر پیدا کرنے کے لیے مختلف انداز سے دلائل دیے گئے۔ کہیں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا تذکرہ کہ دیکھو اللہ نے تمہارے لیے دنیا کی تمام نعمتیں بنائی ہیں یہ آسمان و زمین اور اس کے اندر کی تمام چیزیں یہ پہاڑ، دریا، درخت اور بارش برسا کر زمین سے تمہارے لیے رزق پیدا کرنا، اس قدر نعمتیں اس رب نے انسان کو عطا فرمائی ہیں کہ اس نے فرما دیا "ان تعدوا نعمة الله لا تحصوه" یعنی اگر تم اللہ کی نعمتیں گننے لگو تو شمار نہیں کر سکو گے۔ رب ذوالجلال نے انسان کو اپنی عطا کردہ نعمتیں یاد دلا کر کہا کہ دیکھو اب صرف مجھ سے ڈرو اور میری نافرمانی سے بچو۔

اسی طرح انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کا ڈر پیدا کرنے کے لیے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی بات اور اس کی قدرت کا خوب تذکرہ کیا گیا۔ تاکہ انسان کے اندر خدا کا صحیح تصور پیدا ہو جائے اس لیے کہ اگر خدا کا تصور انسان کے دل میں پختہ ہو جائے تو پھر اس کے نتیجہ میں اللہ کا ڈر یعنی تقویٰ پیدا ہو جائے گا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے گذشتہ دور کے انسانوں کے واقعات بیان کرکے انسان کی حیات کو خوب واضح فرمایا کہ بعض لوگ اللہ کے احسانات و انعامات کی وجہ سے اللہ سے ڈرتے ہیں اور بعض لوگ اللہ کی قدرت کا مظاہرہ دیکھ کر ڈرتے ہیں۔ یہی کیفیات آج کے معاشرے کے انسان میں بھی نظر آتی ہیں۔ بسا اوقات انسان پر اللہ کی نعمتوں کی برسات ہو رہی ہوتی ہے تو انسان یہ سمجھنے لگتا ہے کہ یہ تو میرا حق تھا اور یہ تو میری محنت اور زور بازو کا کمال ہے۔ بس اس غلط فہمی کی وجہ سے اللہ کا ڈر دل سے نکل جاتا ہے۔ پھر اسی انسان کے دل سے یہ بھی نکل جاتا ہے کہ نماز سے کیا ہوتا ہے تلاوت قرآن حکیم کی کیا ضرورت ہے یہ تمام باتیں اللہ کا ڈر نہ ہونے کی علامات ہیں۔ پھر اسی انسان کو جب دنیا میں دکھوں اور مصیبتوں کا سامنا ہوتا ہے کوئی قریبی عزیز بیمار ہو جاتا ہے یا خود کسی مالی یا ذہنی پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے پھر خوب قرآن حکیم کی تلاوت کرتا ہے پانچ وقت نماز مسجد میں ادا کرتا ہے اس لیے کہ اس کے دل میں اللہ کا یقین تو تھا اگر یہی یقین انسان کے دل میں پختہ ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ اس انسان کے ہر کام کو دیکھ رہا ہے تو پھر اس ڈر کی وجہ سے وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرے گا اور یوں یہ انسان ایک کامیاب زندگی گزارے گا۔ معلوم ہوا کہ کامیاب زندگی گزارنے کے لیے اللہ کا ڈر انسان کے اندر ہونا بہت ضروری ہے۔

قرآن مجید میں اللہ نے انسان کے اندر اپنا ڈر پیدا کرنے کے لیے جہاں اپنے احسانات انعامات اور اپنی قدرت اور صفات کا تذکرہ فرمایا وہاں انسان کو اس کے برے اعمال کے برے انجام سے بھی ڈرایا۔ انسان کے دل میں اللہ کا ڈر پیدا کرنے کا ایک اہم محرک عقیدۂ آخرت ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عقیدہ آخرت کے تمام پہلوؤں کو خوب وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا کہ انسان کو آخرت میں یعنی موت کے بعد آنے والی زندگی میں اس کے ہر عمل کا اچھا بدلہ اور برے عمل کا برا بدلہ ملے گا۔

> جب انسان کے اندر اللہ کا خوف پیدا ہو جاتا ہے تو اس کی زندگی میں ایک عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے جس سے اُس کی زندگی میں بہت سی خوشگوار اور عمدہ تبدیلیاں آ جاتی ہیں

جب انسان کے اندر اللہ کا ڈر پیدا ہو جاتا ہے تو اس انسان کی زندگی میں ایک عظیم انقلاب آ جاتا ہے اس کی زندگی میں بہت سی خوشگوار اور عمدہ تبدیلیاں آ جاتی ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان باتوں کی نشاندہی فرمائی ہے جو اللہ سے ڈرنے کے نتیجہ میں سامنے آتی ہیں ایسا شخص اللہ پر پختہ ایمان رکھتا ہے، پابندی سے نماز ادا کرتا ہے ومما رزقنهم ينفقون جو کچھ اللہ نے اسے دیا اس میں سے خرچ کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ والموفون بعهدهم اذا عاهدوا جب وعدہ کرتے ہیں تو پھر ایسے لوگ وعدہ پورا کرتے ہیں۔ والصابرين فى الباساء والضراء و حين الباس۔ اور اللہ سے ڈرنے والے لوگ جب تنگ دستی میں مبتلا ہوتے ہیں یا بیماری اور مصیبت میں گھر جاتے ہیں تو صبر کرتے ہیں اور ثابت قدم رہتے ہیں۔

اللہ سے ڈرنے والوں میں ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ کون سی چیز حلال ہے اور کون سی حرام ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تو انسان متقی یعنی اللہ سے ڈرنے والوں میں اس وقت شمار ہوتا ہے جب وہ ہر اس چیز سے بچتا ہے جو دل میں کھٹکتی ہے۔ اس لیے کہ جب خوف خدا نصیب ہوتا ہے تو انسان مشتبہ چیزوں سے بھی بچتا ہے۔ بلکہ بظاہر چھوٹے گناہ کو بھی پہاڑ کے برابر بوجھل سمجھتا ہے۔ ایسا انسان پھر دوسرے انسان کے حقوق کا بھی ہر مرحلے میں خیال رکھتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس بندے کے لیے بہت سے فوائد بتائے ہیں جو اللہ سے ڈرتا ہے جیسے سورۂ حجرات میں فرمایا:

ترجمہ "تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ شخص ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہو۔"

> جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اُسے اللہ تعالیٰ ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اُسے گمان بھی نہیں ہوتا

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور وہاں ... رزق ... دیتا ہے ... جہاں سے ... اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ سورۂ انفال میں فرمایا: "اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تمہیں حق اور باطل میں فرق کرنے کی قوت عطا فرما دے گا اور تمہارے گناہ دور کر کے تمہیں بخش دے گا پھر جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دوسری چیزوں کے ڈر سے نجات دیدیتا ہے" سورۂ بنی اسرائیل میں فرمایا جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا اور نیک ہو گئے ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ غمگین ہوں گے۔

اللہ سے ڈرنے والوں پر برکتوں اور رحمتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ سورۂ اعراف میں فرمایا اگر اسی بستی والے ایمان لے آتے اور اللہ سے ڈرتے ہوئے پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔

سورۃ البقرہ میں فرمایا: ترجمہ "اور تم مان لو بیشک اللہ متقین کے ساتھ ہے۔"

معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں تو پھر اللہ بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے آج معاشرہ میں کسی کا تعلق کسی بڑے عہدیدار سے ہو جائے تو وہ کتنا فخر کرتا ہے اور یوں کہتا ہے کہ مجھے صرف اسی کا ڈر ہے اور کسی کا نہیں۔ اگر انسان کے دل میں صرف اپنے رب کا ڈر پیدا ہو جائے تو یوں کہنے لگے کہ مجھے تو صرف خدا کا ڈر ہے اور کسی کا نہیں تو پھر یقیناً انسان کی زندگی کا ہر لمحہ سنور جائے۔

اللہ رب العزت ہم سب کے دلوں سے مخلوق کا ڈر نکال کر خالق کا ڈر ڈال دے اور پھر اس کے نتیجہ میں رب ذوالجلال اپنے وعدے کے مطابق ہمارے تمام کام آسان بنا دے مشکلات سے نکلنے کے راستے بنا دے، جہاں سے گمان بھی نہ ہو وہاں سے رزق عطا کرے اور ہماری دنیا و آخرت کی زندگی میں برکتیں اور رحمتیں نازل فرما دے۔

احتساب نفس اور فکر آخرت

کا محاسبہ کرے گا۔ بہترین شخص وہ ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور کتاب و سنت کی اتباع کرے۔ اے لوگو، جب باطل غالب آ جائے تو قرآن مجید سے مشورہ کرو، اللہ کی اطاعت کو لازم کر لو اور ملک و قوم میں پھوٹ اور انتشار پیدا



احتساب نفس اور فکر آخرت

قرآن مجید میں ارشاد ہے: زمین میں فتنہ وفساد پیدا نہ کرو۔"

حکمت ودانائی پر مبنی یہ ارشاد ملاحظہ فرمائیے، جس میں فرمایا گیا: اے لوگو، اللہ سے لو لگاؤ۔ کسی سے نہ ڈرو، مگر اپنے گناہ سے۔ دوستی اور محبت نصف عقل ہے۔ دنیا فانی ہے۔ ہر چیز فنا ہوجائے گی۔ سب سے اچھا قول کتاب اللہ ہے، سب سے مضبوط رسی تقویٰ ہے، بہترین ملت، ملت ابراہیمی ہے۔ سب سے اچھی سنت، سنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اچھے امور پختہ ارادے ہیں، یعنی فرائض جن کے ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جس نے (عمل) کیا اور اس پر اکتفا کیا، وہ بہتر ہے، اس سے کہ (جس نے عمل) زیادہ کیا مگر مداومت نہ کی (یعنی استقامت اختیار نہ کی) اصل غنی نفس کا ہے، بہتر وہ چیز ہے، جو دل میں اتر جائے، جوانی جنون کا ایک حصہ ہے۔ قناعت عاجزی خوشامد کو دور کرتی ہے، مومن کا گالی گلوچ کرنا فسق ہے۔ اپنے بھائی کی غیبت کرنا معصیت (گناہ) ہے۔ جس نے درگزر کیا، اس سے بھی درگزر کیا جائے گا۔ امور اپنے انجام سے ہیں، یعنی وہی امور اچھے ہیں، جن کا انجام اچھا ہو۔ بدترین گمراہی وہ ہے کہ (بندہ) ہدایت پا کر گمراہ ہوجائے۔ بہترین موت شہادت ہے۔ اے لوگو، دنیا پیٹھ پھیر چکی ہے اور اس نے اعلان کردیا ہے، رخصتی کا، آخرت سامنے سے آرہی ہے اور جھانک رہی ہے منہ اٹھا کر۔ بے شک، آج دوڑ کا میدان ہے دنیا، اور کل آگے بڑھنا ہے۔ آخرت میں (آگے بڑھ گئے تو جنت ہے اور انجام پر رہ گئے تو جہنم ہے) اے لوگو، تم امید کے دور میں ہو جس کے پیچھے موت ہے، پس جس نے خلوص نیت سے اس دور امید میں کام کیے، موت کے آنے سے پہلے اسے اس کے عمل سے نفع ملے گا۔ اے لوگو، خوش عیشی (خوش حالی اور مالی آسودگی) میں عمل کرتے ہو، جس طرح تم زمانہ خوف میں عمل کرتے ہو، جس شخص کو حق نفع نہیں دیتا، اسے باطل ضرور پچھاڑتا ہے، جسے ہدایت سیدھے راستے پر نہیں رکھ سکی۔ اسے گمراہی ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے۔ اے لوگو، تمہیں کوچ کرنا ہے، اس لیے اچھے اعمال کا زادِراہ اور توشہ حاصل کرو۔ بے شک، زیادہ ڈرانے والی چیز، خواہشات کی پیروی ہے اور امیدوں کی فراوانی ہے۔ پس دنیا میں رہ کر اچھے اعمال کا توشہ مہیا کرو، جس سے کل کے دن آخرت تم اپنی جانوں کو بچاسکو۔ اے لوگو، سب سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرو، کوشش کرنے والا جدوجہد کرتا ہے۔ یمین وشمال یعنی انتہا پسندی، بھٹکنے کی جگہیں ہیں اور اعتدال سیدھا راستہ ہے، وہ ایک ایسا کشادہ راستہ ہے، جس پر اللہ، سنت اور نبوت کی نشانیاں قائم ہیں، جس نے حق سے روگردانی کی، وہ ہلاک ہوا۔ ایک حق ہے اور ایک باطل، حق وباطل کی جنگ ہمیشہ رہی ہے۔ ایک عمدہ دور گزر چکا ہے اور ایک بھیانک دور سامنے ہے، تم دوراہے پر کھڑے ہو، ہم نے سچا قول سنا ہے، یعنی احادیث کو سنا ہے۔ اگر تم سنت نبوی پر عمل پیرا ہوگئے تو ہدایت پاؤ گے۔

اے لوگو، مساوات قائم کرو۔ حقوق العباد میں عدل وانصاف سے کام لو۔ قضا یا فیصلہ صادر کرنے سے پہلے تنگ دلی سے بچو۔ شہر والوں سے خیر کا عمل کرو، عدل اور غیر جانب داری سے کام لو۔ اسی میں اللہ کی رضا ہے۔ ہر گناہ کی جڑ شیطان ہے۔ وہ ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے۔ تم اپنا دروازہ ان پر (رعایا) بند نہ کرو کہ قوی، کمزور غالب آجائے۔ اے لوگو تقویٰ اختیار کرو، جن لوگوں کے اعمال بُرے ہیں، قیامت کے دن ان کا پلڑا ہلکا ہوگا اور نیکیوں والوں کی میزان بھاری ہوگی۔ اس لیے اچھے اعمال کرو اور برائیوں سے بچو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رحمت اور عذاب کی آیات بیان کی ہیں تاکہ بندہ رغبت کرے اطاعت کی طرف اور ڈرے، اس عذاب سے اے لوگو، بدترین شخص وہ ہے جو صرف دنیا میں کھو جائے اور فکر آخرت نہ کرے، کیوں کہ اس کے دل سے اللہ کا خوف نکل جاتا ہے، پس وہ حسد کرتا ہے، اپنے قلیل پر اور ناگوار ہوتا ہے اسے دوسروں کا کثیر اور وہ تنگ دل ہوجاتا ہے خوش عیشی میں، وہ کھوٹے سکے کی طرح ہوجاتا ہے۔ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا محاسبہ کرے گا۔ بہترین شخص وہ ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور کتاب وسنت کی اتباع کرے۔ اے لوگو، جب باطل غالب آجائے تو قرآن مجید سے مشورہ کرو، اللہ کی اطاعت کو لازم کرلو اور ملک وقوم میں پھوٹ اور انتشار پیدا نہ کرو"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع پر اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا۔ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تم میں ایسی چیز چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑلو یعنی پختگی سے اختیار کرو تو اس کے بعد تم گمراہ نہ ہوگے وہ قرآن مجید ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے، وہ زیادہ متقی ہے اور جو شخص دوست رکھتا ہے اس بات کو کہ لوگ اس کی عزت کریں، پس اسے چاہیے کہ اللہ سے ڈرے یعنی تقویٰ اختیار کرے۔

آپ نے فرمایا، نیکی کا حکم کرو اور آپس میں اخوت یعنی بھائی چارے سے رہو۔ تمام مسلمان برابر ہیں، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو قتل نہ کرے، یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تم سے تین چیزوں کے کرنے میں خوش ہوتا ہے اور تین کو بُرا سمجھتا ہے۔ جن تین باتوں سے خوش ہوتا ہے وہ یہ ہیں:۔ (1) تم اس کی عبادت کرو۔ اس کا شریک نہ ٹھہراؤ (2) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ پیدا نہ کرو۔ (3) اس شخص کے ساتھ خیر خواہی کرو، جسے تمہارے امور کا ذمے دار ٹھہرایا گیا ہو اور تین باتیں اللہ جنہیں برا گردانتا ہے، وہ یہ ہیں:۔ (1) لڑائی جھگڑا کرنا۔ (2) قتل وغارت گری، فتنہ فساد پیدا کرنا۔ (3) کمزوروں اور ماتحتوں پر ظلم کرنا۔ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم اور زیادتی سے بچو، کیوں کہ جس پر ظلم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد ضرور کرتا ہے۔ مظلوم کی آہ سے بچو، عدل وانصاف سے کام لو، غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرو، ذکر الٰہی میں رطب اللسان (مصروف) رہو۔ یہی ہیں وہ باتیں جن پر عمل پیرا ہو کر ہم معاشرے کو سدھار سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم صرف دنیا میں ہی غرق نہ ہوجائیں، بلکہ اپنے نفس کا احتساب کریں اور آخرت کی فکر کریں۔

صلہ رحمی
اللہ کے ہاں پسندیدہ عمل

مولانا محمد الیاس گھمن

پُرامن معاشرہ تعمیر کرتے وقت رحمت عالم ﷺ نے جن امور کو سنگ بنیاد کی حیثیت دی ان میں ایک "صلہ رحمی" بھی ہے۔ اسلامی معاشرت میں حسن سلوک، اخلاق حسنہ اور باہمی تعلقات کو بہتر سے بہتر بنانے پر بہت زور دیا گیا ہے تاکہ امن وسکون اور راحت وچین میسر آسکے۔ قرآن کریم کی سورہ رعد کی آیت نمبر 21 تا 24 میں جہاں "صلہ رحمی" کے بارے میں ترغیب اور تاکید موجود ہے وہیں اس کے بدلے میں ملنے والے انعامات خداوندی کا تذکرہ بھی واضح الفاظ میں کیا گیا ہے۔

قبیلہ خثعم کے ایک شخص نے ہادی دو عالم ﷺ سے صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں سوال کیا: کیا آپ واقعتاً اللہ کے برحق رسول ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جی ہاں! بالکل میں اللہ کا برحق رسول ہوں۔" اس کے بعد اس شخص نے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ پر کامل ایمان لانا۔" سائل نے عرض کیا، یارسول ﷺ اللہ! کچھ مزید ارشاد فرمائیں کہ عقائد اسلامیہ کے بعد اللہ کے ہاں پسندیدہ بات کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "صلہ رحمی کرنا۔"

ایک مرتبہ ایک دیہاتی آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: اے اللہ کے برحق رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا طریقہ بتائیں جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کردے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے آپ ﷺ نے ایک ایسا اصول مقرر فرمایا جس پر عمل پیرا ہو کر قیامت تک آنے والا ہر شخص جنت کا قرب اور جہنم سے دوری اختیار کرسکتا ہے۔

اللہ کی وحدانیت پر ایمان لاؤ (صرف اسی ایک اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کی ذات وصفات میں شریک نہ بناؤ)

نماز قائم کرو۔

زکوٰۃ ادا کرو (اگر صاحب نصاب ہو تو)

صلہ رحمی کرو۔

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں جابجا صلہ رحمی کا حکم دیا گیا ہے لیکن افسوس کہ آج مسلم معاشرہ اپنے نبی ﷺ کی ان تعلیمات سے کوسوں دور ہوتا جارہا ہے بھائی، بھائی سے تعلقات ختم کرچکا ہے، بہن، بہنوں سے، ماں باپ اولاد سے اور اولاد والدین سے قطع تعلق کرنے سے گریز نہیں کرتے

حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے فرمان کو سن کر وہ شخص جب چلا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر یہ میری بیان کردہ باتوں پر عمل کرے گا تو سیدھا جنت میں جائے گا۔" امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے اپنی کتب میں حضرت ابوہریرہؓ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: "توریت میں یہ بات لکھی ہوئی تھی جو اپنی لمبی زندگی اور رزق میں کشادگی چاہتا ہو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔"

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: ہم لوگ ایک جگہ اکٹھے بیٹھے تھے، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمانے لگے: "اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو، کیونکہ صلہ رحمی والے عمل کا ثواب جلدی قبول ہوتا ہے۔" حدیث کے آخر میں ہے" جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت سے محسوس کی جاسکتی ہے لیکن قطع رحمی کرنے والا اسے سونگھ بھی نہیں پائے گا۔"

امام بزار اور امام حاکم نے ایک حدیث حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے نقل کی ہے: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس شخص میں تین خوبیاں اندر ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کا حساب وکتاب بہت آسان کردے گا اور اسے جنت میں بھی داخل کرے گا۔" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یارسول ﷺ اللہ ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں وہ کون سی تین خوبیاں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص تمہیں محروم کرے تم اسے نواز دو (یعنی جو تمہیں نہ دے تم اسے دو)، جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کردو، جو تم سے قطع تعلق اختیار کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو۔ جب تم یہ کام کروگے تو اللہ تمہیں جنت عطا فرمائے گا۔"

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں جابجا "صلہ رحمی" کا حکم دیا گیا ہے لیکن افسوس کہ آج ہمارا مسلم معاشرہ اپنے نبی ﷺ کی ان تعلیمات سے کوسوں دور ہوتا جارہا ہے۔ بھائی، بھائی سے تعلقات ختم کرچکا ہے، بہن، بہنوں سے، ماں باپ: اولاد سے اور اولاد: والدین سے۔ ہم لوگ اپنے عزیز واقارب اور دوست احباب سے ہلکی پھلکی باتوں پر قطع تعلق کرلیتے ہیں اور پھر خوشیوں پر آنا جانا ختم ہوجاتا ہے۔ حتیٰ کہ موت پر بھی اپنی انا اور ضد پر اڑے رہتے ہیں، یاد رکھیں کہ قطع تعلق کا بیج بو کر پیار محبت کاشت نہیں ہوسکتی۔ اس لئے ہم سب کو چاہئے کہ احکام اسلامیہ کے مطابق صلہ رحمی پر عمل کریں اور قطع رحمی سے ہمیشہ بچیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق سے نوازے۔ آمین

سیّد افضال احمد حسین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

شخصیت اور دینی خدمات

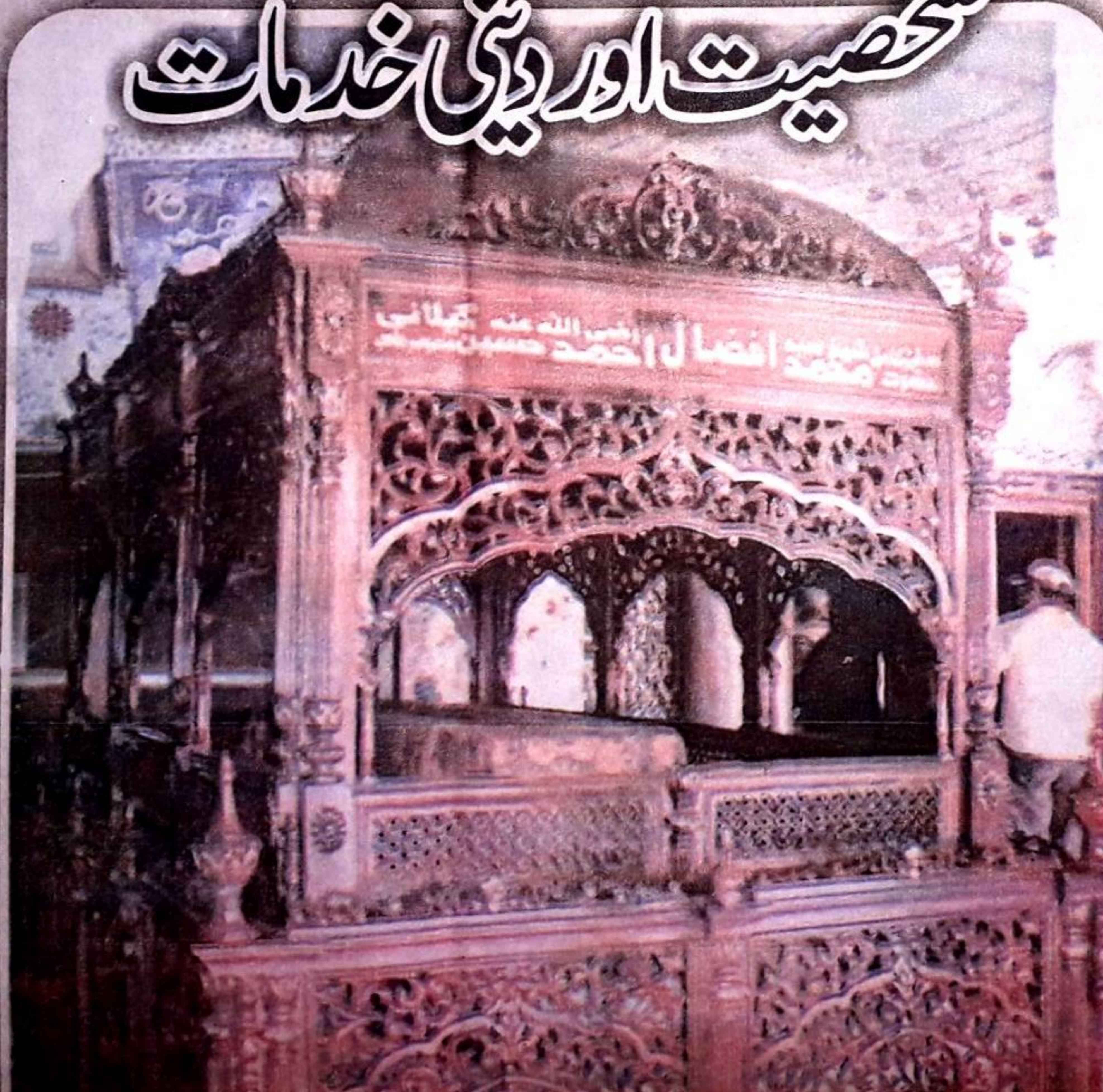
تحریر: ظہور کاظمی

انبیاء کے معجزات کی طرح اولیاء عظام کی کرامات کا ظہور بھی قرآن الحکیم فرقان الحمید سے ثابت ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں سے معجزات کا ظہور ہوا اِسی طرح اولیاء سے کرامات ظاہر ہوئیں۔ بعض حضرات اولیاء کی کرامات کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اولیاء کی کرامات بیان کرنے سے قبل قرآنِ حکیم کی روشنی میں معجزات و کرامات کی غایت کو سمجھا جائے۔

سورۂ بقرہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ ’’اور جب ابراہیمؑ نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھے دکھا دے کہ تو مُردوں کو کس طرح دوبارہ زندہ کرے گا۔‘‘ (اللہ نے) فرمایا کیا تجھے یقین نہیں؟ ’’عرض کیا‘‘ یقین تو ضرور ہے لیکن یہ چاہتا ہوں کہ میرے قلب کو اطمینان ہو جائے۔ ارشادِ ربانی ہوا’’ چار پرندے لے کر اپنے ساتھ ہلا لو پھر اُنہیں قیمہ کر کے اُن کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دو۔ پھر اُن کو اپنی طرف بلاؤ تو وہ دوڑتے ہوئے تمہارے پاس چلے آئیں گے اور یقین رکھو کہ اللہ بڑا زبردست بڑی حکمت والا ہے۔ لہٰذا بحکمِ خُدا جب ابراہیمؑ نے یہی عمل کیا تو چاروں پرندے صحیح و سالم ہو کر اُڑتے ہوئے اُن کے پاس آ گئے۔ اِس آیتِ ربانی کی روشنی میں چند حقائق سامنے آتے ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ پرندے جن کا گوشت ایک دوسرے کے گوشت میں مِلا کر اور چار حصوں میں تقسیم کر کے مختلف مقامات پر رکھا گیا تھا حضرت ابراہیمؑ کی آواز پر زندہ ہو کر آ گئے۔ یہ حضرت

زہد و تقویٰ اور عبادت و ریاضت کے اعتبار سے آپ کی زندگی مثالی اور قابلِ تقلید تھی

ابراہیمؑ کا معجزہ ہوا۔ دوئم چونکہ یہ کام اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرانجام پایا تھا لہٰذا حضرت ابراہیمؑ کا معجزہ اللہ جلّہٗ شانہٗ کے حکم کے تابع ہوا۔ یعنی حضرت ابراہیم کے معجزے کے پس پردہ حق سبحانہٗ کا حکم کارفرما تھا۔ سوئم اس معجزے کے پس پردہ حضرت ابراہیمؑ پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا اظہار تھا کہ وہ اِس مشاہدے سے اِس امر



پہنچے۔ سخاوت عطا در گذر آپؒ کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ آپ ادھار پکڑ کر بھی سائل کا سوال پورا کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ سخی کے نام سے معروف ہوئے۔ سیّد افضال احمد حسین گیلانیؒ نہایت خوش مزاج اور اخلاقِ کریمانہ کے مالک تھے۔ آپؒ کی محفل میں تمام مکاتبِ فکر کے لوگ آتے تھے کریم اِس قدر کہ غلط بیانی کرنے والوں کو ڈانٹنے کے بجائے پیار سے اس کی اصلاح فرماتے۔ اخلاق و کردار کی اصلاح کے لئے آپؒ ایسا کریمانہ انداز اختیار کرتے کہ دل خود بخود نافرمانی سے نفرت کرنا شروع کر دیتا۔ آپؒ کو ظاہری نمود و نمائش بالکل پسند نہ تھی، دوسروں کو اپنے استقبال کے لئے کھڑا ہونے سے منع فرماتے، دور سے ہی اشارہ فرماتے کہ بیٹھ جائیں، ہاتھ، پاؤں چومنے سے منع فرماتے۔ سائل اور مرید خواتین کو بھی اپنے سے فاصلے پر بٹھاتے۔ آپ بلا ضرورت کسی خاتون سے گفتگو نہیں فرماتے تھے۔ خواتین سے سخت پردہ داری اور دوری اختیار کرتے۔ یہ ایسی روشن مثالیں ہیں جن کی نظیر نہیں ملتی۔ زمانہ طفولیت میں بھی آپؒ سے بچوں جیسی حرکات سرزد نہیں ہوئیں۔ تھوڑی دیر کے لئے کھیلتے پھر کھیل سے الگ ہو جاتے۔ تعلیم و تدریس میں بھرپور دلچسپی لیتے۔ تحریر انتہائی خوشخط لکھتے۔ انتہائی با اخلاق شائستہ اطوار بچپن تھا جو بھی آپؒ کو دیکھتا، پیار کرنے لگتا۔ آپؒ دورِ جوانی میں بھی بڑے بلند اخلاق اور ستھرے کردار کے مالک تھے۔ آپ کاشت کاری کا شوق رکھتے اور فرماتے کہ یہ سُنتِ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہے۔ اِس لئے مَیں اِس کام میں فخر محسوس کرتا ہوں۔ جب فصل کٹ جاتی تو تقسیم کے لئے پیمانہ ’’سخاوت‘‘ ہوتا۔ جو کہ آپؒ کے آباء کا طریقہ تھا۔ کاشت کاری سے فراغت کے بعد گھر تشریف لے آتے۔ دِن بھر کی تھکاوٹ کے باوجود نمازِ عشاء سے تہجد تک اپنے والد مرشدِ عظیم کی خدمت میں موجود رہتے۔ آپؒ کی گفتگو شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت سے بھرپور ہوتی۔ تصوف کے بڑے دقیق مسائل کو حل کر دیتے۔ نرم دِل اِس قدر کہ کسی بھی ساتھی غلام یا سائل سے کیسی ہی خطا کیوں نہ ہو جائے، چشم پوشی فرماتے۔ آپ نے تقریباً 35 سال اپنے مرشد کریم کے زیرِ سایہ تربیت پائی اور اُن سے بھرپور استفادہ کیا۔ آپؒ نے غریب گھرانوں کے وظائف مقرر کر رکھے تھے۔ آپ انتہائی خاموشی سے اُن گھرانوں کی مدد فرماتے اسی طرح اپنے عزیز اور رشتہ داروں کی مدد بھی فرماتے جو اس طرح کی جاتی کہ دائیں ہاتھ سے دیتے بائیں کو خبر نہ ہوتی۔ آپؒ اکثر و بیشتر سیالکوٹ تشریف لے جاتے

معجزے کے پس پردہ حضرت ابراہیمؑ پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا اظہار تھا کہ وہ اِس مشاہدے سے اِس امرِ حق کا یقین کر لیں کہ بعد الموت اللہ جلّ شانہ، دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے۔ چہارم حضرت ابراہیمؑ کو یہ مشاہدہ اِس لئے کرایا گیا کہ وہ روزِ قیامت دوبارہ زندہ کئے جانے کی بات جب دوسروں کے سامنے کریں تو پورے یقین کے ساتھ کہیں۔ اگر نبی کے دل میں شک وشبہ ہو گا تو وہ دوسروں کو کس طرح یقین دلائیں گے۔ سورۂ طٰہٰ میں حضرت موسیٰؑ کے کوہِ طور پر جانے سے متعلق مذکور ہے، وہ بولے یہ میرا عصا ہے۔ مَیں اِس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اِس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اِس سے میرے اور بھی کام نکلتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا اسے ڈال دو، اے موسیٰ! پس اُنہوں نے اُسے ڈال دیا سو وہ ایک دوڑتا ہوا سانپ بن گیا۔ اللہ نے فرمایا، اِسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں ہم اِسے بھی اس کی پہلی حالت پر کئے دیتے ہیں۔ اِن آیات میں حضرت موسیٰؑ کے معجزۂ عصا کا ذکر ہے۔ یہ معجزہ عطا کرنے سے پہلے حق سبحانہ، تعالیٰ نے اُنہیں مشاہدہ کرا کے یقین دلایا تاکہ وہ مقابلہ کے وقت کسی پس وپیش میں نہ پڑیں۔ لہٰذا بعد میں جب فرعون کے جادوگروں کے ساتھ ان کا مقابلہ ہوا اور انہوں نے اپنی نظر بندی کے علم سے رسیّوں کو سانپ بنا دیا تو حضرت موسیٰؑ نے اپنا معجزۂ عصا دکھایا۔ جونہی اُنہوں نے عصا ڈالا وہ اژدہا بن کر تمام سانپوں کو ہڑپ کر گیا۔ باطل کو شکست ہوئی اور حق کو فتح۔ حضرت موسیٰؑ کے اِس معجزے کی غایت بھی اللہ جلّ شانہ، کی قدرتِ کاملہ کا اظہار تھی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اُس سے بڑی نہ کوئی طاقت ہے نہ کسی کا علم۔

سورۂ آلِ عمران میں حضرت عیسیٰؑ سے متعلق مذکور ہے کہ جب وہ بنی اسرائیل کے پاس دعوتِ حق لے کر گئے تو اُنہوں نے فرمایا:۔ مَیں تمہارے لئے مٹی سے پرندوں کی صورت بناتا ہوں۔ پھر اس میں دم کرتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے۔ اور مَیں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے اور جذام (کوڑھ) والے کو اچھا کر دیتا ہوں اور اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتا ہوں اور تم جو کچھ کھاتے ہو اور جو کچھ اپنے گھروں میں ذخیرہ جمع کرتے ہو وہ تمہیں بتلا دیتا ہوں۔ بے شک ان تمام باتوں میں تمہارے لئے ایک نشانی ہے، اگر تم ایمان رکھتے ہو، اِس آیۂ مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات اور اُن کی غایت کی صریح وضاحت ہے۔ ختم الرسل مولائے کُل دانائے سُبل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب پہلی وحی کا نزول ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پیغامِ ربانی پیش کرتے ہوئے پہلا لفظ کہا" اقراء" یعنی پڑھئے۔ قُل نہ کہا۔ اقراء اِس امر کی نشاندہی کر رہا ہے کہ اِس وقت صحیفۂ ربانی آپ کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ جس کو آپ ﷺ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور بعد میں سورۂ علق کی پانچ آیات کو پڑھا اور پھر وہی معجزۂ کبیر قرآن الحکیم وفرقان حمید میں آپ ﷺ پر رفتہ رفتہ ۲۳ سال تین ماہ اور چند دنوں تک نازل ہوتا رہا۔ منکرینِ حق کی تکذیب کے باوجود آپ ﷺ پورے وثوق اور یقین کے ساتھ اُسے اللہ کا کلام کہہ کہہ کر لوگوں کو دعوتِ حق دیتے رہے چونکہ آپ ﷺ اس صحیفۂ ربانی کو پہلے ہی دِن اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے، اگر وہ اللہ کا کلام نہ ہوتا تو دوسرا کوئی انسان اس جیسی ایک ہی سورت بنا کر دکھا دیتا۔ لیکن یہ آج تک کسی سے نہ ہو سکا۔ سورۂ بنی اسرائیل میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ کہ پاک ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد الحرام سے مسجدِ اقصیٰ تک۔ جس کے ارد گرد کو ہم نے بابرکت بنا رکھا ہے تاکہ آپؐ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی کچھ نشانیوں کا مشاہدہ کرائیں۔ اس آیت مبارکہ میں آپ ﷺ کے سفر کا ذکر ہے جو آپ ﷺ نے شبِ معراج کیا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مسجدِ اقصیٰ کا سفر کرایا۔ جس کا آپ ﷺ نے خود مشاہدہ فرمایا لہٰذا دشمنانِ حق کی طرف سے مسلسل تمسخر اور تکذیب کے باوجود آپ ﷺ اس کا علی الاعلان اظہار فرماتے رہے۔ سورۂ قمر سے ہمیں آپ ﷺ کے معجزۂ شق القمر کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ میدانِ بدر میں جب منکرینِ حق کا پلّہ بھاری تھا اور اُن کی طرف سے زبردست یلغار ہو رہی تھی تو آپ ﷺ نے مٹھی بھر کنکریاں دشمنوں کی طرف پھینکیں جس سے ان کی فتح شکست میں بدل گئی۔ آپ ﷺ کے اس معجزہ کی بابت ارشاد ربانی ہے۔ اور (اے میرے حبیبؐ) وہ خاک جو آپ ﷺ نے پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔ قرآن الحکیم انبیاء علیہم السلام کے معجزات کے علاوہ اولیاء اللہ کی کرامات کا اظہار بھی کرتا ہے۔ سورۂ نمل میں ارشاد ہوتا ہے:۔ (سلیمان نے کہا) اے درباریو! تم میں کون ایسا ہے جو اُس (بلقیس) کا تخت میرے پاس لے آئے۔ قبل اِس کے کہ وہ لوگ مطیع ہو کر حاضر ہوں۔ ایک شریر جن بولا مَیں اُسے آپ کی خدمت میں لے آؤں گا۔ قبل اِس کے کہ آپ اپنے اجلاس سے اُٹھیں اور میں اِس کے لانے پر قدرت رکھتا ہوں۔" امانت دار ہوں" ان آیاتِ مبارکہ میں حضرت سلیمان کے جس درباری کا ذکر ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس کے مطابق اُن کا نام آصف بن برقیا تھا، جنہیں اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت عطا فرمائی کہ وہ ملکہ بلقیس کا تخت حضرت سلیمانؑ کے کہنے کے مطابق ملکہ کے دربار میں حاضر ہونے سے قبل ہی لے آئے۔ انبیاء علیہم السلام کے بعد طریقت کے تمام سلاسل انبیاء پاک ﷺ پر ختم ہوتے ہیں۔ فیوض و برکات کا اصل سر چشمہ پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس ہے۔ اس چشمۂ نبوت سے سیراب ہونے والی ممتاز ترین ہستیوں میں سے ایک حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کی ذاتِ بابرکات ہے۔ آپ سلسلہ قادریہ کا چشمہ فیض ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی نگاہِ ناز نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کو خوب نوازا۔ اُنہیں مولا قرار دیا۔ دین و دُنیا میں اپنا بھائی بنایا۔ بابُ العلم قرار دیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی بیٹوں کو اپنے بیٹے قرار دیا۔ بروز قیامت لواء الحمد اُنھیں کے ہاتھوں میں دینے کا مژدۂ جانفزا سنایا۔ فیضانِ نبوت کا یہ سلسلہ سیدنا حضرت امام حسنؓ سے ہوتا ہوا سیدنا حضرت ابو صالحؒ تک پہنچا۔ دوسری طرف سے حضرت امام حسینؓ سے ہوتا ہوا سیدنا حضرت عبداللہ صومعی قدس سرہ، تک اور اُن کی دختر نیک اختر اُم الخیر اُم الجبار فاطمہ تک پہنچا اور پھر ابو صالحؒ اور سیدہ اُم الخیر فاطمہؒ سے محبوبِ سبحانی حضرت غوثِ پاکؓ کی ذات اقدس تک پہنچا۔ آپ کی نسبت سے جاری ہونے والے تصوف کے چشمۂ فیض کو سلسلہ قادریہ کا لقب مل گیا اور یوں سیدنا حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے سلسلے سے نسبت رکھنے والے قادری کہلانے لگے۔ یوں تو طریقت کے تمام سلاسل ہی ارفع و اعلیٰ ہیں تاہم جس طرح چاند کو ستاروں پر فضیلت ہے اِس طرح سلسلۂ قادریہ کو دیگر سلاسل پر فضیلت حاصل ہے۔

سیّدنا حضرت غوثِ پاکؓ فرماتے ہیں کہ میرے پرودگار نے ستر مرتبہ مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تیرا کوئی مرید توبہ کئے بغیر اس جہانِ فانی سے رخصت نہ ہوگا۔ فیضان کا یہ سلسلہ حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کے بڑے بیٹے سیّدنا عبدالرزاقؒ سے ہوتا ہوا سیدنا ابو صالح نصرؒ، سیدنا حضرت ابو نصر محمدؒ، سیدنا حضرت مظہر محی الدینؒ، سیدنا حضرت احمد ضوؒ، سیدنا حضرت محمد ضوؒ، سیدنا حضرت مسعود عباسؒ، سیدنا حضرت ثالثؒ، سیدنا آغا بدیع الدین شہیدؒ، سیدنا حضرت شاہ فیروز الیمنؒ۔ سیّدنا حضرت شرف الدین موسیٰؒ، سیدنا حضرت شاہ صفی الدین آدمؒ، سیدنا حضرت محمد معروف "، سیدنا حضرت علی عارفؒ، سیدنا حضرت میر زاہد عنایت اللہ، سیدنا حضرت اشہد باللہ الامجدؒ، سیدنا حضرت میر علی اسلم، سیّدنا حضرت میر عبدالغفورؒ، سیّدنا حضرت میراں محمد جان سیدنا حضرت سالم علی شاہؒ سیدنا حضرت حسن شاہ حضوریؒ، سیدنا حضرت حیدر علی شاہؒ، اور سیدنا حضرت نواب علی شاہ گیلانیؒ سے ہوتا ہوا سرکار عالی حضرت سید احمد حسین گیلانی حضرت محبوبِ ذات قدس سرہ، العزیز تک پہنچا۔ حضرت سید افضال احمد حسین گیلانیؒ نے طریقت کی دُنیا میں عبادت، ریاضت اور محبت کا ایک نیا انداز متعارف کرایا۔ اپنے شیخ سے محبت اس والہانہ پن سے کی کہ دُنیا عش عش کر اُٹھی۔ آپؒ نے اپنے مرشد کی خدمت اور فرمانبرداری اِس انوکھے انداز سے کی کہ" مرید" سے محبوبِ خاص کے بلند ترین منصب تک

آپ وحدت الوجود کے قائل اور سچے عاشق رسول ﷺ تھے آپ اکثر فرماتے جو شریعت کا پابند نہیں وہ خواہ زمین و آسمان کے درمیان پرواز کرتا نظر آئے، ولی نہیں ہو سکتا

آپ بھائیوں، عزیز و اقارب اور مریدین سے خوش اسلوبی سے پیش آتے اور غلطی کی صورت میں ڈانٹ ڈپٹ کے بجائے پیار سے اصلاح فرماتے

اپنے عزیز اور رشتہ داروں کی مدد بھی فرماتے جو اس طرح کی جاتی کہ دائیں ہاتھ سے دیتے بائیں کو خبر نہ ہوتی۔ آپؒ اکثر و بیشتر سیالکوٹ تشریف لے جاتے، راستے میں کھڑے سائل بھی آپؒ کے دستِ سخاوت سے خوب حصہ پاتے۔ ایک عیسائی بھی آپؒ کے دستِ سخا کا عادی تھا۔ وہ چمٹا بجاتا ہوا آپؒ کی گاڑی کے قریب آتا اور آپؒ سے خیرات وصول کرکے چلتا بنتا۔

اگر کسی غریبی عزیز رشتہ دار کے ہاں شادی ہوتی تو بارات کا کھانا یا دعوتِ ولیمہ کا تمام خرچہ اپنی گرہ سے کرتے۔ مگر سوائے اہلِ خانہ کے سربراہ کے کسی کو علم نہ ہوتا۔ اپنے والدِ گرامی قدر کے وصال کے بعد بطور سجادہ نشین منصب سنبھالتے ہی رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مختصر عرصہ میں آپؒ نے منڈیر شریف کو مرجع خلائق بنا دیا۔ طالبین کے احوال کی درستگی، اُن میں اتباعِ شریعت و سُنت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے آپؒ روحانی قوت سے خوب کام لیتے تھے۔ مختلف سلسلہ ہائے اولیاء سے منسلک صاحبانِ طریقت بھی اکتسابِ فیض کے لئے آپؒ کے پاس حاضر ہوتے، جن سے آپ بھرپور شفقت فرماتے اور بڑی محبت سے رخصت کرتے۔ آپؒ ایسے کاملین میں سے تھے، شریعت مطہرہ جن کا اوڑھنا بچھونا ہوتی ہے۔ آپؒ سچے عاشقِ رسولؐ اور پیروئ سُنت کے علمبردار تھے۔ آپؒ فرماتے کہ جو شریعت کا پابند نہ ہو وہ ولی نہیں ہوسکتا خواہ وہ ہوا میں اُڑتا نظر آئے۔ آپؒ وحدت الوجود کے قائل تھے۔ آپ کو مولانا رومؒ اور علامہ اقبالؒ کا کلام پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ آپ خود بھی شاعر تھے اور شاعروں کی طرح نفیس الطبع مزاج پایا تھا۔ شعروں کے انتخاب سے آپ کے ذوقِ سلیم کا خوب اندازہ ہوتا تھا۔ آپؒ کا کلام مشاہدات پر مبنی تھا یا پھر حقائق مخفی کی رونمائی کرتے۔ بس یہی دو جہتیں آپؒ کے کلام کا طرۂ امتیاز تھیں۔ آپؒ صاحبانِ ذوق کی خاص محفل بند کمرے میں سجاتے اور فرماتے" خاصاں دی گل عاماں اگے نئیں مناسب کرنی"۔ آپؒ کی پوری زندگی شریعتِ مطہرہ سے عبارت تھی۔ آپ کی زندگی کا ہر پہلو قابلِ تقلید رہا۔ آپ حقیقی بھائیوں کو دیکھ کر احترام سے کھڑے ہو جاتے اور چھوٹے بھائیوں سے اِس قدر پیار فرماتے کہ اِس کی مثال کی ملتی۔ اسی طرح دیگر عزیز و اقارب کے ساتھ بھی محبت فرماتے اور اُن کی تعلیم و تربیت پر توجہ فرماتے۔ جلوت ہو یا خلوت آپؒ کی زبان پر حمدِ ربِّ ذوالجلال اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کا بیان اور مرشد سے عشق کا سبق تذکرہ زندگی بھر جاری رہا۔ آپ کا انتقال پر ملال 20 اور 21 مارچ 1998ء کی درمیانی شب ہوا۔ آپ کے بعد آپ کے بڑے بیٹے سید مبارک علی شاہ گیلانی آستانۂ عالیہ کی خدمت انجام دے رہے ہیں جس کی معاونت ان کے برادر عزیز سید شاہ کمال محی الدین گیلانی کرتے ہیں اور یوں فیض کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

☆☆☆

روزنامہ
جرأت
لاہور، راولپنڈی، مظفرآباد، آزاد کشمیر

شب قدر

ہم نے اس کو لیلۃ القدر میں نازل کیا۔ (القرآن)

نزول قرآن اور نزول ملائکہ کی مقدس شب

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

رمضان المبارک کی راتوں میں سے ایک رات شب قدر کہلاتی ہے جو بہت ہی قدر و منزلت اور خیر و برکت کی حامل ہے۔ اس رات کو اللہ تعالیٰ نے ہزار مہینوں سے افضل قرار دیا ہے۔ امام زہری فرماتے ہیں قدر کے معنی مرتبے کے ہیں چونکہ یہ رات باقی راتوں کے مقابلے میں شرف و مرتبے کے لحاظ سے بلند ہے اس لئے اسے "لیلۃ القدر" کہا جاتا ہے۔ اس رات کو قدر کے نام سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس رات اللہ تعالیٰ نے اپنی قابل قدر کتاب، قابل قدر امت کے لئے صاحب قدر رسول کی معرفت نازل فرمائی۔ یہی وجہ ہے کہ اس سورۃ میں لفظ قدر تین دفعہ آیا ہے۔ (تفسیر کبیر) قدر کا معنی تنگی کا بھی آتا ہے اس لحاظ سے اسے قدر والی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس رات آسمان سے فرش زمین پر اتنی کثرت کے ساتھ فرشتوں کا نزول ہوتا ہے کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ (تفسیر الخازن) امام ابوبکر الوارق قدر کہنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ رات عبادت کرنے والے کو صاحب قدر بنا دیتی ہے۔ اگرچہ وہ پہلے اس لائق نہیں تھا۔ (تفسیر القرطبی)۔

اس کے حصول کا سب سے اہم سبب نبی اکرمؐ کی اس امت پر شفقت اور آپؐ کی غم خواری ہے۔ موطا امام مالک میں ہے کہ جب رسول پاک کو سابقہ لوگوں کی عمروں پر آگاہ فرمایا گیا تو آپ ﷺ نے ان کے مقابلے میں اپنی امت کے لوگوں کی عمر کو کم دیکھتے ہوئے یہ خیال فرمایا کہ میری امت کے لوگ اتنی کم عمر میں سابقہ امتوں کے برابر عمل کیسے کر سکیں گے؟ (پس) آپ ﷺ کو لیلۃ القدر عطا فرما دی گئی جو ہزار مہینے سے افضل ہے۔ (موطا امام مالک) اس کی تائید حضرت ابن عمر سے منقول روایت سے بھی ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں بنی اسرائیل کے ایک ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جس نے ایک ہزار ماہ تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا تھا تو آپ ﷺ نے اس پر تعجب کا اظہار فرمایا اور اپنی امت کے لئے آرزو کرتے ہوئے جب یہ دعا کی کہ اے میرے رب میری امت کے لوگوں کی عمریں کم ہونے کی وجہ سے نیک اعمال بھی کم ہوں گے تو اس پر اللہ تعالیٰ نے شب قدر عنایت فرمائی۔ (تفسیر الخازن)۔

امام قرطبی لکھتے ہیں کہ جبرائیل آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا "اے نبی محترم! آپ کی امت کے لوگ ان سابقہ لوگوں کی 80، 80 سالہ عبادت پر رشک کر رہے ہیں تو آپ کے رب نے آپ کو اس سے بہتر عطا فرما دیا ہے اور پھر "سورۃ القدر" کی تلاوت کی۔ اس پر رسول خدا ﷺ کا چہرہ اقدس فرط مسرت سے چمک اٹھا۔ (تفسیر قرطبی)

لیلۃ القدر آپ ﷺ کی امت کی خصوصیت ہے۔ امام جلال الدین سیوطی انس سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا یہ مقدس رات اللہ تعالیٰ نے فقط میری امت کو عطا فرمائی ہے۔ سابقہ امتوں میں سے یہ شرف کسی کو بھی نہیں ملا۔ (الدر المنثور)

مفسرین لکھتے ہیں کہ پہلی امتوں میں عابد اسے قرار دیا جاتا تھا جو ہزار ماہ تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا، لیکن نبی اکرم ﷺ کے صدقے میں اس امت کو یہ فضیلت حاصل ہوئی کہ ایک رات کی عبادت سے ان سے بہتر مقام حاصل کر لیتی ہے سابقہ امتوں کا عابد وہ شخص ہوتا تھا جو ایک ہزار ماہ تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا لیکن اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کے افراد کو یہ شب قدر عطا کر دی جس کی عبادت ہزار ماہ سے بہتر قرار دی گئی۔ (فتح القدیر) گویا یہ نعمت بھی سرکار دو جہاں ﷺ کی غلامی کے صدقے میں امت کو نصیب ہوئی ہے۔ سیدنا حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے شب قدر میں اجر و ثواب کی امید سے عبادت کی، اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں" (صحیح بخاری)

اس ارشاد نبوی ﷺ میں جہاں لیلۃ القدر کی ساعتوں میں ذکر و فکر، عبادت و اطاعت کی تلقین کی گئی ہے وہاں اس بات کی طرف بھی متوجہ کیا گیا ہے کہ عبادت سے محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہو، ریا کاری یا بدنیتی نہ ہو اور بندہ آئندہ عہد کرے کہ میں برائی کا ارتکاب نہیں کروں گا چنانچہ اس ثبات کے ساتھ عبادت کرنے والے بندے کے لئے یہ رات مژدہ مغفرت بن کر آتی ہے حضرت سیدنا انس سے مروی ہے کہ رمضان المبارک کی آمد پر ایک مرتبہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا "یہ جو ماہ تم پر آیا ہے اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا، گویا وہ سارے خیر سے محروم رہا اور اس رات کی بھلائی سے وہی شخص محروم رہ سکتا ہے جو واقعتاً محروم ہو۔ (سنن ابن ماجہ) ایسے شخص کی محرومی میں واقعتاً کیا شک ہو سکتا ہے جو اتنی بڑی نعمت کو غفلت کی وجہ سے گنوا دے۔

لیلۃ القدر، ہزار مہینوں سے بہتر

مجیب الرحمٰن انقلابی

رمضان المبارک کے بابرکت و مقدس مہینے میں "شب قدر" وہ مقدس رات ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہزار مہینوں سے افضل اور بہتر قرار دیا یعنی جس قدر اخلاص و للہیت اور محنت و ریاضت کے ساتھ اس "شب قدر" میں عبادت و ریاضت اور دعا وغیرہ کی جائے اسی قدر اس کے اجر و انعام میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ حضور اکرمؐ نے شب قدر سے محروم رہنے والے شخص کو خیر سے محروم اور حقیقی محروم قرار دیا ہے۔

رات میں تمام مخلوقات کے لئے جو کچھ تقدیر ازلی میں لکھا ہے اس کا جو حصہ اس سال رمضان سے اگلے رمضان تک پیش آنے والا ہے وہ ان فرشتوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے جو کائنات کی تدبیر اور تنفیذ امور کے لئے مامور ہیں اس لئے اس کا نام لیلۃ القدر رکھا گیا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ قدر کے معنی عظمت و شرافت کے بھی آتے ہیں چونکہ یہ رات بھی عظمت و شرافت والی ہے اس لئے اس رات کا نام بھی لیلۃ القدر رکھا گیا ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ ایک تو اس میں بڑی عظیم مرتبے و شان والی کتاب (قرآن مجید) نازل ہوئی ہے دوسرا یہ کہ ذی مرتبہ فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے

درحقیقت اللہ رب العزت کی طرف سے امت محمدیہ کی بخشش و مغفرت کے بہانے ہیں۔ کس قدر خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو اس رات کی عبادت نصیب ہو جائے اور آسمانوں پر ان کی بخشش و مغفرت کے فیصلے کر دیئے جائیں اور کتنے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو رمضان المبارک جیسا مہینہ معصیت و نافرمانی اور غفلت میں گزارنے کے بعد اب اس شب قدر سے بھی محروم رہیں۔

اس سے بڑھ کر اس رات کی فضیلت کیا ہو سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۃ القدر کے نام سے پوری ایک سورۃ اس کی عظمت کے اظہار کے لئے نازل فرمائی۔ جس میں شب قدر کی چار خصوصیات ذکر کی گئی ہیں۔

(1) اس رات میں قرآن مجید نازل ہوئی۔ تیسرا یہ کہ ذی مرتبہ امت پر نزول ہوئی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ القدر میں لفظ قدر تین مرتبہ ذکر کیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ 1۔ لوگوں کی عبادت پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضامندی ظاہر کرنے کو۔ 2۔ گناہوں پر اپنے غضب اور غصے کو ظاہر کرنے کو، 3۔ وسطی نماز کو دوسری نمازوں سے، 4۔ اپنے محبوب بندوں کو عام لوگوں کی نظروں سے، 5۔ اور رمضان کے مہینے میں شب قدر کو۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ "شب قدر اللہ تعالیٰ نے میری امت کو عطا فرمائی ہے پہلی امتوں کو نہیں ملی۔

حضرت عبادہ نے حضورؐ سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ رمضان کے اخیر عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔ 21، 23، 25، 27، 29 یا رمضان المبارک کی آخری رات میں ہے۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ حضورؐ سے نقل فرماتی ہیں۔ لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے اخیر عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (بخاری شریف)

حضرت ابی ابن کعب سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے۔ (مسلم)

حضورؐ کے فرمان کے مطابق شب قدر کی تعین اٹھا لینے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کے لئے کوئی بہتری ہے۔ اگر شب قدر کا علم باقی رکھا جاتا اور بتا دیا جاتا تو پورا رمضان المبارک سستی و غفلت میں گزرتا اور صرف شب قدر میں عبادت کی جاتی یا جس کی شب قدر بغیر عبادت کے گزر جاتی تو باقی رمضان المبارک کے ایام دکھ اور افسوس میں گزر جاتے اس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت نے گوارا نہ کیا کہ اس عظمت والی رات کو معلوم ہونے کے بعد کوئی گناہ پر جرات کرے کیونکہ اگر اس شب کے بارے [illegible]



کی راہ میں جہاد کیا تھا تو آپ ﷺ نے اس پر تعجب کا اظہار فرمایا اور اپنی امت کے لئے آرزو کرتے ہوئے جب یہ دعا کی کہ اے میرے رب میری امت کے لوگوں کی عمریں کم ہونے کی وجہ سے نیک اعمال بھی کم ہوں گے تو اس پر اللہ تعالی نے شب قدر عنایت فرمائی۔ (تفسیر الخازن)۔

ہے جو اتنی بڑی نعمت کو غفلت کی وجہ سے گنوادے۔

شب قدر: عبادت ومناجات اور دعاؤں کی قبولیت کے قیمتی لمحات

پروفیسر مولانا مطیع اللہ سہارن

عربی زبان میں رات کے لئے لفظ لیلۃ اور فارسی میں شب کا لفظ مروج ہے۔ قدر کے معنی اہمیت' قیمت اور عظمت کے ہیں۔ لیلۃ القدر یا شب قدر کا مفہوم یہ ہوا کہ اہمیت وعظمت والی رات۔ قرآن کریم کی سورۃ القدر کی رو سے رب قدیر نے ایک ایسی انمول' بے بہا اور قیمتی رات اپنے حبیب کو عطا فرمائی ہے کہ آپ کے امتی اگر ایک رات میں کماحقہ عبادت کریں تو وہ اجر وثواب کے لحاظ سے ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

شب قدر امت کے لئے پروردگار عالم کا خاص عطیہ

رب العالمین نے اپنے محبوب اور ان کے صحابہ کے رنج وملال اور کوتاہ عمری کے خیال کو زائل کرنے کے لئے قرآن کریم کی ایک پوری سورت کے ذریعے اعلان فرمایا۔ "یہ عظمت والی رات ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے"۔

عظمت شب قدر

اللہ تعالی نے بعض رسولوں کو بعض پر' بعض انسان کو بعض پر' بعض مقامات کو بعض پر' بعض دنوں کو بعض دنوں پر' بعض راتوں کو بعض راتوں پر فضیلت دی ہے۔ جس طرح امت محمدیہ اگر مسجد الحرام میں ایک وقت نماز پڑھتی ہے تو ایک لاکھ نمازوں کا ثواب' مسجد نبوی میں پچاس ہزار نمازوں' مسجد اقصیٰ میں پچیس ہزار نمازوں کا ثواب پاتی ہے۔ علی ہذا القیاس مسجد الحرام میں ایک قرآن کی تلاوت ایک لاکھ بار قرآن کی تلاوت کے ثواب کا' ایک روزہ ایک لاکھ روزوں کے ثواب کا موجب ہے۔ اللہ تعالی نے ہی اس رات کو ہزار مہینوں یعنی 83 سال اور 4 ماہ سے بہتر قرار دیا ہے۔

حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس رات کا نیک عمل اس کا روزہ' اس کی نماز' ایک ہزار مہینوں کی عبادات' روزوں اور نمازوں سے افضل ہے جن میں شب قدر نہ ہو۔ عقل اور ایمان کہتا ہے کہ اگر شب قدر میں عبادت خدا کے پیارے گھر مسجد الحرام یا حبیب خدا کی مسجد میں مل جائے تو اللہ

کی رحمت کی وسعت لاکھوں ہزاروں گنا بڑھ جائیگی۔ اصل میں رحمت باری تعالی بہانے کی متلاشی ہے۔ اس لئے مختلف مقامات ومواقع پر بارش اجر وثواب ہورہی ہے۔

اسباب فضیلت

شب قدر کو دوسری راتوں سے افضل قرار دینے کی بعض وجوہات ہیں۔

☆ انسان جہاں سے آیا ہے اسی کے خالق نے اس کی ہدایت ورہنمائی کے لئے جو ہدایت نامہ منبع ہدایت (قرآن) سے عطا کیا ہے۔ آسمان دنیا پر اس کا نزول' اسی شب میں ہوا' نزول قرآن کا آغاز غار حرا میں ہوا تو بھی یہی شب تھی۔

☆ اسی رات میں سر شام تا سحر' خداوند کی خصوصی رحمت کا نزول ہوتا ہے اور رب العالمین کی تجلی اپنے بندوں پر خاص توجہ دیتی ہے۔

☆ اس رات میں عبادت ایک عجیب دلکش اور خوش کن کیفیت اور لذت پیدا ہوتی ہے کیونکہ اس رات ملائکہ اور روح الامین سردار ملائکہ اللہ کے حکم سے اس کے صالح بندوں کی قدم بوسی اور زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں کیونکہ انسان اشرف المخلوقات اور مسجود الملائکہ ہے۔

☆ اس شب میں تخلیق ملائکہ ہوئی۔ اسی رات جنت کو باغات سے مزین کیا گیا۔

☆ حضرت آدم کی آفرینش کے سامان اکٹھے کئے گئے۔

شب قدر انعام عظیم

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو آدمی حالت ایمان میں طلب ثواب کے لئے شب قدر میں قیام کرتا ہے اس کے سابقہ گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا وہ گویا ساری ہی خیر سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے وہی محروم رہتا ہے جو حقیقتاً محروم ہی ہے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالی سب کے گناہ بخش دیتا ہے مگر بغیر توبہ کے چار قسم کے آدمیوں کو نہیں بخشتا۔ ہمیشہ نشہ کرنے والا' والدین کا نافرمان' رشتہ توڑنے والا' ناحق قتل کرنے والا۔

جمہور علمائے کرام کہتے ہیں کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں پوشیدہ ہے۔ خاص کر طاق راتوں میں۔ طاق راتوں کا بھی علاقوں کے اختلاف کی وجہ سے اختلاف ہوتا ہے۔

حضرت ابی بن کعب ابن عباس' شیخ عبدالقادر جیلانی' امام ابوحنیفہ اور اکثر مفسرین اور علمائے کرام اس پر اتفاق کرتے ہیں کہ یہ ستائیسویں رمضان کی رات ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بیان کرتے ہیں کہ شب قدر رمضان شریف کی 27 ویں رات ہے۔ لیلۃ القدر کا لفظ 9 حروف پر مشتمل ہے۔ یہ کلمہ سورۃ القدر میں تین مرتبہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس طرح 3 کو 9 سے ضرب دینے سے 27 حاصل ہوتا ہے جو اس بات کا غماز ہے کہ شب قدر 27 ویں کو ہوتی ہے۔

سورۃ القدر تیں الفاظ سے مزین ہے۔ ستائیسواں کلمہ ہی ہے' جس کا مرکز لیلۃ القدر ہے گویا خداوند عظیم کی طرف سے عقل مندوں اور اللہ والوں کے لئے یہ اشارہ ہے کہ رمضان شریف کی 27 ویں شب کو شب قدر ہوتی ہے۔ (تفسیر عزیزی 259)

عدم تعین کی وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ لوگ اس بات پر اعتماد نہ کر بیٹھیں کہ ہم ایسی رات میں عبادت کر چکے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے اور اللہ نے ہماری مغفرت کردی۔ ہمیں بارگاہ ایزدی سے بڑے بڑے مراتب حاصل ہو گئے۔ جب بھی مل چکی' یہ خیال کر کے وہ عمل سے کنارہ کش ہو جائیں گے۔ مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں گے اور امید میں پھنس کر رہ جائیں گے جس کا نتیجہ بربادی ہوگا۔ شب قدر کے تعین سے مطلع نہ کرنے کی یہی وجہ ہے جو موت کے وقت سے مطلع نہ کرنے کی ہے تاکہ اپنی موت کا وقت جاننے والا یہ نہ کہنے لگے کہ ابھی تو میری عمر بہت پڑی ہے۔ موت کا وقت آئے گا تو اس وقت توبہ کرلونگا اور عبادت میں مشغول ہو جاؤں گا اور نیکو کاروں کی حالت میں میرا خاتمہ ہو جائیگا۔

اللہ تعالی نے ان سے مرنے کا وقت اس لئے پوشیدہ رکھا تاکہ ان کو ہمیشہ موت کا دھڑکا لگا رہے اور نیک عمل میں مصروف رہیں اور اعمال کی اصلاح میں مشغول رہیں۔ ان پر موت اس حال میں آئے کہ وہ نیکی پر قائم ہوں اسی طرح دنیا میں بھی وہ جائز لذتوں سے محظوظ ہوں اور آخرت میں اللہ کی رحمت کے باعث عذاب سے بچ جائیں۔

شب قدر' علامات ومشاہدات

اس رات کی علامات میں سے اہم یہ ہیں کہ

1۔ یہ رات کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے۔

2۔ نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل۔

3۔ صاف شفاف گویا کہ اس میں (انوار کی کثرت کی وجہ سے) چاند کھلا ہوا ہے۔

4۔ اس رات صبح تک تعاں کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے۔ شہاب ثاقب نہیں ٹوٹتے۔

5۔ رات کے پچھلے پہر تو بے حد کیف وسرور ہوتا ہے۔

6۔ آسمان کی طرف دیکھنے سے نور زمین کی طرف آتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

7۔ ایسی رات میں ایمان والوں کے دل عبادت کرنے میں سکون محسوس کرتے ہیں۔ ان کی طبیعت قدرتی طور پر عبادت کی طرف کچھ زیادہ ہی راغب ہوتی ہے۔

8۔ بعض اسلاف نے اس شب میں سمندر کا پانی چکھا تو میٹھا شیریں معلوم ہوا۔

9۔ بعض بزرگوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ شب قدر میں ہر چیز سجدہ ریز ہو جاتی ہے یہاں تک کہ درخت بھی اس رات میں سجدہ کرتے ہیں اور زمین پر گر پڑتے ہیں پھر اپنی جگہ پر آجاتے ہیں۔

10۔ عام لوگوں کی نسبت اہل نظر کو شب قدر کا زیادہ مشاہدہ ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس کا ظہور صرف ان لوگوں پر ہوتا ہے جن پر اللہ تعالی ظاہر فرمانا چاہتا ہے ورنہ ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے دو انسانوں میں سے ایک اس رات کا جلوہ پاجاتا ہے اور دوسرا محروم رہتا ہے۔ دراصل رات کا مزہ اور سرور الفاظ میں کیسے بیان کیا جاسکتا ہے جو انسان کے ذاتی تجربے اور مشاہدے میں آتی ہے وہ اوراق میں کیسے پیدا کی جاسکتی ہے۔

اثرات

1۔ شب قدر کے بعد والی صبح کو سورج میں تیزی نہیں ہوتی۔ بغیر شعاع بالکل ہموار ٹکیے کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ چودہویں رات کا چاند' 2۔ اللہ جل شانہ نے اس دن کے آفتاب کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا ہے۔ برخلاف اور دنوں کے طلوع آفتاب کے وقت شیطان کا اس جگہ ظہور ہوتا ہے۔

وظیفہ خاص

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا' یارسول اللہ ﷺ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ لیلۃ القدر فلاں رات ہے تو میں اس رات کیا کروں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ دعا مانگو۔ "اے معبود تو معاف فرمانے والا ہے' معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے' تو مجھے معاف فرمادے۔"

کی طرف سے اپنے بندوں کے لئے کوئی بہتری ہے۔ اگر شب قدر کا علم باقی رکھا جاتا اور بتادیا جاتا تو پورا رمضان المبارک سستی وغفلت میں گزرتا اور صرف شب قدر میں عبادت کی جاتی یا جس کی شب قدر بغیر عبادت کے گزر جاتی تو باقی رمضان المبارک کے ایام دکھ اور افسوس میں گزر جاتے۔ اسی طرح اللہ تعالی کی رحمت نے گوارا نہ کیا کہ اس عظمت والی رات کو معلوم ہونے کے بعد کوئی گناہ پر جرات کرے کیونکہ اگر اس شب کے بارے پر ہزار مہینوں کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اسی طرح اس شب میں گناہ کرنے پر ایک ہزار مہینوں کا گناہ بھی ہوتا۔ اب انسان شب قدر کی تلاش میں ہر وقت عبادت وریاضت میں مصروف رہتا ہے اور اسی شب قدر کی تلاش میں اعتکاف کرتا ہے اور زیادہ سے زیادہ وقت اللہ تعالی کی عبادت وبندگی میں گزارتا ہے لیکن شب قدر کا زیادہ احتمال ستائیسویں شب میں ہے۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ نے حضورؐ سے پوچھا کہ یارسول اللہ اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو کیا دعا مانگو۔ حضورؐ نے یہ دعا بتائی اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔ (ترمذی مشکوۃ)

ترجمہ: اے اللہ بے شک تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے' پس تو میری خطائیں بھی معاف فرمادے۔ احادیث میں دعا مانگنے کی بڑی فضیلت وعظمت بیان کی گئی ہے اس لئے شب قدر میں اور ہر وقت اللہ تعالی سے دعا مانگنی چاہئے۔ اللہ تعالی ہمیں شب قدر کا حق ادا کرنے اور اللہ کی بخشش ومغفرت کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نازل ہوا۔ 2۔ اس رات فرشتے آسمانوں سے اترتے ہیں۔ 3۔ یہ رات ہزار مہینوں سے افضل وبہتر ہے۔ 4۔ اس رات صبح صادق تک خیر وبرکت اور امن وسلامتی کی بارش ہوتی ہے۔

مفسرین نے قرآن مجید میں اس رات کا نام لیلۃ القدر رکھنے کی مختلف وجوہ ذکر کی ہیں۔ ایک وجہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر جو لفظ قدر ہے اس کے معنی تقدیر وحکم کے ہیں۔ چونکہ اس

شب قدر: فضیلت واہمیت

دلاور خان رحمانی

لیلۃ القدر کے معنی عزت والی رات کے ہیں اور شرعی اصطلاح میں رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک رات کو کہتے ہیں جس میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل واعلیٰ ہے۔

قرآن مجید میں اس رات کی عظمت وبزرگی اور اہمیت بیان کی گئی ہے چنانچہ اس رات کی فضیلت واہمیت واضح کرتے ہوئے بیان کیا گیا کہ یہ وہ رات ہے کہ جس میں اللہ تبارک وتعالی نے بنی نوع انسان کے لئے اپنا آخری پیغام رشد وہدایت یعنی قرآن مجید (اول اول) اپنے آخری رسول حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا جو وقتاً فوقتاً ضرورت کے مطابق تقریباً 23 برس 4 ماہ میں مکمل طور پر نازل ہوا جس میں انسان کی دنیوی واخروی فوز وفلاح کا مکمل سامان موجود ہے۔

لہٰذا جو شخص اپنی دنیا اور آخرت سنوارنا چاہے تو کماحقہ اسلام کے جادہ مستقیم پر گامزن رہے اور جو اس سے اعراض کریں گے وہ ہی لوگ اللہ کے نزدیک مغضوب ٹھہریں گے۔ اسی لئے شب قدر کو بڑی فضیلت واہمیت حاصل ہے اور اہل ایمان کے لئے اللہ کی طرف سے یہ عظیم تحفہ ہے کہ وہ اس ایک رات میں عبادت کر کے 84 برس کی عبادتوں کا اجر وثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اس ایک رات کا نیک عمل اور اسی کی نماز ان ایک ہار مہینوں کی نماز وغیرہ سے بہتر ہے جن میں لیلۃ القدر نہ ہو۔ چنانچہ نبی اعظم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ رمضان میں ایک رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے اس کی بھلائی سے محروم رہنے والا حقیقی بدقسمت ہے۔ (مسند احمد)

لیلۃ القدر کی فضیلت کے بارے میں قرآن مجید میں یوں بیان ہوا:

ترجمہ: حم! اس کتاب روشن کی قسم' کہ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو رستہ دکھانے والے ہیں۔ اسی رات میں تمام حکمت کے کام کے فیصلے کئے جاتے ہیں (یعنی) ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔ بے شک ہم ہی (پیغمبر کو) بھیجتے ہیں۔ (یہ) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے وہ تو سننے والا جاننے والا ہے۔ (سورہ الدخان)

آیات مبارکہ میں بھی شب قدر کی عظمت بیان کی گئی ہے کہ ہم نے نزول قرآن کے لئے رات بھی مبارک منتخب فرمائی کیونکہ جو چیز نازل کی جارہی تھی وہ بھی عظمیٰ برکت والی ہے اور جس ہستی پر نازل کی جارہی ہے وہ بھی کائنات کی سب سے عظیم وحبرک ہستی ہے جو نہ صرف خاتم الانبیا ہیں بلکہ محبوب رب العالمین بھی ہیں سب سے بڑھ کر جس ذات والا صفات کی طرف سے نازل کیا جارہا ہے وہ خود اللہ رب العالمین ہے جو پوری کائنات کا بلاشرکت غیرے خالق ومالک ہے لہٰذا اس عمل میں منسلک ہر شے حبرک وافضل واعلیٰ ہے۔ اس لئے اس مبارک رات کو بھی یہ فضیلت وبزرگی حاصل ہے کہ اس کی عبادت ایک ہزار مہینوں سے افضل قرار پائی کہ اللہ کی رحمت وبخشش سے کوئی بھی اہل ایمان محروم نہ رہ جائے۔

اگر اس کے باوجود بھی کوئی بندہ اس رات کی اہمیت کو نہ سمجھے تو اس سے بڑھ کر کوئی بدنصیب نہیں ہے اس رات کی عبادت کے لئے خصوصی اہتمام کرنا چاہئے۔ اسے غنیمت جان کر نیک نیتی اور خشوع وخضوع کے ساتھ عبادت کریں۔ نمازیں پڑھیں' ذکر واذکار کریں۔ قرآن کی تلاوت' تسبیح وتہلیل اور توبہ استغفار میں رات بھر مشغول رہیں۔

اس رات اللہ تعالی مغرب سے ہی آسمان دنیا پر نزول' فرماتا ہے اور منادی کرائی جاتی ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے اور میں اسے جہنم سے آزاد کروں۔ کوئی ہے جو مجھ سے شفا طلب کرے اور میں اسے شفا عطا کروں' کوئی ہے جو مجھ سے رزق طلب کرے اور میں اس کے رزق کو کشادہ کردوں اس لئے اس عظیم رات کو بے جا' فضول اور بے ہودہ باتوں میں ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ اس کے ہر ہر لمحے سے استفادہ کرنا چاہئے۔

اس بابرکت رات میں مسنون دعاؤں کو کثرت سے خلوص دل اور خشیت الٰہی کے جذبے کے ساتھ پڑھنا چاہئے اور استغفار کرنا چاہئے۔ جس قدر ممکن ہو اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے زار وقطار آنسو بہانے چاہئیں۔

شب قدر کی دعا: اے اللہ بے شک تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے' پس تو میری خطائیں بھی معاف فرمادے۔ (فرمان رسولؐ)

پاک فوج کے جذبہ خدمت کو سلام!!

ابن شمسی

8اکتوبر کی صبح 8 بج کر 52 منٹ پر زمین نے 7.6 سکیل کی شدت سے چند سیکنڈز جنبش لی اور پل بھر میں پاکستان کو ماتم کدہ بنا دیا قیامت خیز زلزلے سے سینکڑوں بستیاں نیست و نابود ہو گئیں سڑکوں اور شاہراہوں کو زمین نے نگل لیا پہاڑوں سے تودوں کی بارش شروع ہو گئی جن کی زد میں آنے والے مٹی اور پتھر کی عمارات کا نام و نشان مٹ گیا فوری اطلاعات جو منظر عام پر آئی وہ دارالحکومت اسلام آباد میں مارگلہ ٹاورز کے زمین بوس ہونے کی خبر تھی کئی افراد اس کے ملبے تلے دبے ہوئے تھے جنہیں نکالنے کیلئے فوری کام شروع ہو چکا تھا الیکٹرانک میڈیا لمحہ بہ لمحہ عوام کو صورتحال سے آگاہ کر رہا تھا تباہ حال ٹاور کی بھرپور کوریج جاری تھی عینی شاہدین کے بیانات، ملبے تلے دبے افراد کو بچانے کی کارروائیاں اور مقامی انتظامیہ کی کارکردگی کو بار بار نشر کیا جا رہا تھا لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا زلزلے کی ہولناکیاں منظر عام پر آنے لگیں پاکستان میں آزاد کشمیر اور صوبہ سرحد کے متعدد علاقوں، مقبوضہ کشمیر اور افغانستان کے کچھ حصے متاثر ہونے کی ابتدائی اطلاعات موصول ہوئیں لیکن بعد ازاں جو تباہی و بربادی کے ہولناک مناظر سامنے آئے ان کی مثال نہیں ملتی معلوم ہوا کہ شہروں کے شہر ملیا میٹ ہو گئے، بستیوں کی بستیاں صفحہ ہستی سے مٹ گئیں ایک اندازے کے مطابق چالیس سے پچاس ہزار افراد ملبے تلے دب کر ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ زخمیوں کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے لیکن ابھی تک اس قیامت صغراں کے جانی و مالی نقصانات کا حتمی اندازہ لگانا انتہائی مشکل ہے ابتداء میں 20 ہزار کے قریب ہلاکتوں کا اندازہ لگایا گیا تھا لیکن دو ہفتے کے بعد اعداد و شمار میں یہ تعداد دو گنی ہو گئی اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اس قیامت خیز زلزلے سے متاثر ہونے والے افراد کی بحالی میں پاکستان بھر میں ایک عجیب جوش و ولولہ پایا جا رہا ہے ہر کوئی اپنی بساط سے بڑھ کر زلزلہ زدگان کی امداد کرنا چاہتا ہے اور پوری قوم اس مشکل کی گھڑی میں متحد نظر آ رہی ہے مختلف سیاسی، سماجی اور رفاحی تنظیمیں متاثرین کی مدد کیلئے دن رات کام کر رہی ہیں تاہم پاک فوج کے افسر اور جوان متاثرین زلزلہ کی بحالی کیلئے جو اقدامات کر رہے ہیں وہ قابل تحسین ہیں صدر جنرل پرویز مشرف تمام امدادی کاموں کی نگرانی خود کر رہے ہیں اور انہوں نے اس سلسلے میں مختلف علاقوں کا دورہ کر کے حالات کا جائزہ بھی لیا اور متاثرین کی جلد از جلد بحالی کیلئے امدادی آپریشنز کو تیز تر کرنے کی ضرورت پر زور دیا گو کہ اس زلزلے سے متاثرہ علاقوں میں موجود پاک فوج کی متعدد یونٹوں کو بھی شدید جانی و مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا لیکن اس افسوس ناک پہلو کے باوجود پاک فوج روایتی جوش و ولولے کے ساتھ بحالی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہے پاک فوج کے ہیلی کاپٹر دن رات زخمیوں کو ہسپتالوں میں منتقل کرنے اور متاثرین کیلئے کمبل، ٹینٹ اور روزمرہ کی دیگر اشیاء پہنچانے کیلئے مسلسل پروازیں کر رہے ہیں پاک فوج کی انجینئر یونٹیں سڑکوں کو صاف کرنے اور مواصلاتی نظام کی بحالی کیلئے دن رات کام کر رہی ہیں اور اب تک زلزلے سے متاثرہ تقریباً تمام مرکزی شاہراہوں اور کئی دشوار گزار راستوں کو بحال کر دیا گیا ہے جس سے امدادی سرگرمیوں میں مزید تیزی آ گئی ہے اس مشکل اور بڑے ریلیف آپریشن کے دوران پاک فوج کا ایک ہیلی کاپٹر بھی خراب موسم کے باعث حادثے کا شکار ہو گیا اور اس میں موجود ایک لیفٹیننٹ کرنل، ایک میجر اور دو فوجی جوانوں کے علاوہ پائلٹ اور معاون پائلٹ سمیت تمام افراد شہید ہو گئے چونکہ یہ حادثہ موسم کی خرابی کی وجہ سے پیش آیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ متاثرہ علاقوں میں ریلیف آپریشن کو ہر طرح کے حالات میں جاری رکھا گیا اور موسم کی چیرہ دستیوں کو بھی نظر انداز کر دیا گیا جہاں ہیلی کاپٹروں کا پہنچنا ناممکن تھا وہاں پاک فوج کے جوانوں کے سخت نامساعد حالات میں جان جوکھوں میں ڈال کر امدادی سامان کو خچروں کے ذریعے دشوار گزار علاقوں میں پہنچایا اور متاثرین میں نہ صرف امدادی اشیاء تقسیم کیں بلکہ زخمیوں کو طبی کیمپوں میں پہنچانے کے علاوہ ملبے تلے دبے افراد کو نکالنے کا کام بھی جاری رکھا۔

پاک فوج کے ایک بریگیڈیئر احسان الحق فوج کے روایتی جذبے اور جوش و خروش کی مثال خود ہیں زلزلے میں ان کا ایک لخت جگر گیارہ سالہ شازل موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا اور دوسرا بیٹا بارہ سالہ نوفل شدید زخمی ہو گیا وہ اپنے زخمی بیٹے کو لے کر سی ایم ایچ مظفر آباد پہنچے تو ہسپتال میں کھنڈرات کا منظر پیش کر رہا تھا متعدد افراد ملبے تلے آ کر کچلے گئے اور بعض ملبے تلے کراہ رہے تھے اس دوران ان کے زخمی بیٹے نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی بریگیڈیئر احسان الحق نے اپنے بیٹے کی لاش کو گھر چھوڑا اور انسانی جذبے سے سرشار ہو کر لوگوں کی جانیں بچانے کیلئے نکل پڑے اور اپنے غم کی پرواہ کئے بغیر اپنے جوانوں کے ہمراہ ملبے تلے دبے افراد کو نکالتے رہے ایسے جذبے اور ایثار کی مثال کہاں ملے گی کہ وہ اپنے بیٹے کی تدفین میں شرکت نہ کر سکے انہوں نے لوگوں کی مدد کے اپنے فرض کو تمام ذاتی رشتوں سے بالاتر ہو کر نبھایا جو معمولی واقعہ نہیں ان کے حوصلے، جذبے اور ایثار پر پوری قوم کو فخر ہے ایسے جذبے ہوں تو پاکستانی قوم کسی بھی چیلنج اور مشکل میں سرخرو ہو سکتی ہے اور انشاء اللہ ہم انہی ہتھیاروں سے لیس ہو کر آزمائش کی اس گھڑی کا مقابلہ کریں گے۔

پاک فوج کی میڈیکل کور نے دور دراز علاقوں میں زخمیوں کو فوری طبی امداد پہنچانے کیلئے میڈیکل کیمپ قائم کئے ہیں اور وہاں آرمی ڈاکٹرز دن رات کی پرواہ کئے بغیر زخمیوں اور بیماروں کا علاج کرنے میں مسلسل معروف ہیں اس مشکل کی گھڑی میں مقامی اور بیرونی رضا کار بھی پاک فوج کے شانہ بشانہ بحالی کے کاموں میں جتے ہوئے ہیں لیکن زیادہ ذمہ داری پھر بھی پاک فوج کے کندھوں پر ہی ہے اس وقت متاثرہ علاقوں کی بحالی کیلئے جو ریلیف آپریشن جاری ہے اسے دنیا کی تاریخ کے سب سے بڑے اور مشکل ریلیف آپریشن کے طور پر گردانا جا رہا ہے۔

زلزلے سے متاثرہ علاقوں کی بحالی کیلئے پوری قوم متحد ہو کر انسانی ہمدردی کے جذبے سے سرشار ہو کر دل کھول کر امداد کر رہی ہے کئی دوست ممالک نہ صرف امدادی اشیاء بھجوا رہے ہیں بلکہ ان کے فوجی اور ہیلی کاپٹرز بھی اس آپریشن میں حصہ لے رہے ہیں جس پر پوری قوم ان ممالک کے قائدین اور ریلیف آپریشن میں حصہ لینے والی تنظیموں، کارکنوں اور فوجیوں کو خراج تحسین پیش کرتی ہے پاک فوج کو قوم کا بھرپور خراج عقیدت کہ انہوں نے ہر رشتے، ناطے اور ذاتی غرض کو بالائے طاق رکھ کر اس نامساعد گھڑی میں ثابت قدمی اور فرض سے لگن کا جو عملی مظاہرہ کیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔

جرأت بچوں کی دنیا

حمد

سورج میں چمک تیری مہتاب نشاں تیرا
تاروں کی تجلی میں جلوہ ہے عیاں تیرا
پھول پھول شجر کانٹے کرتے ہیں ثنا تیری
چہکار میں چڑیوں کی ہوتا ہے بیاں تیرا
بہتے ہوئے پانی سے آتی ہے صدا تیری
مچھلی کی زباں پر بھی ہے نام رواں تیرا
ہر ادنیٰ و اعلیٰ کو دیتا ہے تو ہی روزی
ہے شکر ادا کرتی ہر ایک زباں تیرا
ہر چیز میں پنہاں ہیں جلوے تیری قدرت کے
ہر شے کی حقیقت پر غالب ہے گماں تیرا

(ملک نور ثاقب، علامہ اقبال پبلک سکول کیسر)

حکایت

ایک دفعہ ایک آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی حضور ﷺ میں ایک تاجر ہوں اور بہت زیادہ امیر ہوں اتنا کہ دولت کے انبار لگے ہیں میں جب تجارت کو جاتا ہوں تو مجھے بہت زیادہ نفع ہوتا ہے آپ میرے حق میں دعا کریں کہ اب جب بھی تجارت کو جاؤں تو مجھے زیادہ نقصان ہو آپ نے اس کے حق میں دعا کی اور وہ چلا گیا ہوا یہ کہ جب وہ تجارت کی غرض سے جا رہا تھا ہزاروں کی تعداد میں اونٹ اناج سے بھرے ہوئے تھے راستے میں اسے اپنے اونٹوں کا بوجھ کم محسوس ہوا تو اس نے قافلہ روکا اور لالٹین لے کر ادھر ادھر پھرنے لگا کہ کیوں اونٹوں کا بوجھ کم ہو گیا ہے اچانک اس کی نظر ایک دانے پر پڑی تو اس نے دانہ اٹھایا وہ سمجھ گیا کہ اسی دانے کی وجہ سے بوجھ کم ہو گیا تھا چنانچہ اس نے دوبارہ اپنا سفر شروع کر دیا جب اس نے اپنا غلہ فروخت کیا تو اسے پہلے سے زیادہ نفع ہوا واپسی پر وہ دوبارہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ سے دعا کروائی کہ مجھے نقصان ہو لیکن اس کے برعکس مجھے زیادہ نفع ہوا یہ سن کر آپ ﷺ بہت حیران اور پریشان ہوئے اللہ تعالیٰ نے جب آپ کی پریشانی دیکھی تو جبرائیلؑ امین کو روانہ کیا کہ جاؤ محمد ﷺ سے کہو کہ ہم تمہاری دعا قبول کر لیتے لیکن اگر کوئی میرا ایک بندہ میرے رزق کی اتنی قدر کرتا ہے کہ ایک دانے کے لئے مارا مارا پھرے میں اس کو نقصان کیسے پہنچا سکتا ہوں۔

رزق اسلم زئی (گوجرانوالہ)

نعت

یا رب مدینہ پاک میں جانا نصیب ہو
جانا نصیب ہو تو نہ آنا نصیب ہو
رکھ دوں در حضورؐ پر جب میں جبین شوق
چوکھٹ سے ان کی سر نہ اٹھانا نصیب ہو
پلکوں سے چومنا پھروں کوئے نبی کی خاک
سینے سے جالیوں کو لگانا نصیب ہو
طیبہ سے آ کے بھی طیبہ کی آرزو
تحفہ میں مدینے سے لانا نصیب ہو
یا رب مدینہ پاک میں جانا نصیب ہو

(سمیع خان۔اڈا جھمل)

گول گپے

تعاون

چندہ مانگنے والے (کنجوس آدمی سے) ہم نے لوگوں کے لئے ایک تالاب بنانا شروع کیا ہے مہربانی فرما کر آپ بھی تعاون فرمائیے"
کنجوس آدمی واقعی تالاب کی سخت ضرورت ہے میں تعاون کرنے کو تیار ہوں یہ کہہ کر اس نے نوکر کو آواز دی۔
"فضلو ان لوگوں کو تالاب کے لئے دو بالٹی پانی دے دو"

ہینگرز

اسکول کے ہال میں چند ہینگرز کے نیچے بڑے بڑے الفاظ میں تحریر تھا" یہ ہینگرز ٹیچرز کے لئے ہیں ایک شریر طالب علم نے اس کے نیچے ایک جملے کا مزید اضافہ کر دیا" ان پر ٹیچرز کے علاوہ کوٹ اور ٹوپی کو بھی لٹکایا جا سکتا ہے"

اجرت

ملازم: جناب! آپ نے جس موچی سے جوتے مرمت کروائے تھے وہ اجرت طلب کر رہا ہے۔
مالک: اس سے کہہ کہ اپنی باری کا انتظار کرے ابھی تو اس دوکاندار کا نمبر بھی نہیں آیا ہے جس سے ہم نے جوتے خریدے تھے۔

ادب سے

ایک فقیر نے کسی سیٹھ کے دروازے پر صدا لگائی نوکر نے اس دھتکار دیا۔ سیٹھ نے سن لیا اور بگڑ کر بولا "تم کو کتنی مرتبہ کہا ہے بھکاریوں کو جھڑکا نہیں کرتے جاؤ اسے واپس بلا کر لاؤ۔
فقیر بہت دور نکل گیا تھا نوکر بھاگتا ہوا گیا اور بڑی مشکل سے اسے واپس لایا۔
سیٹھ نے کہا: بابا میرا نوکر بہت نالائق ہے یہ تم سے بدتمیزی سے پیش آیا میں تم سے ادب سے کہتا ہوں کہ جاؤ معاف کرو"۔

کنجوس

ایک کنجوس بحری جہاز میں نیویارک کی بندگاہ پہنچا تو ایک غوطہ خور پر نظر پڑی جو پانی سے نکل رہا تھا، کنجوس نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا۔
میں بھی کتنا بے وقوف ہوں، یہ خیال پہلے کیوں نہ آیا خواہ مخواہ کرائے کے پیسے ضائع کئے۔

الف سے

باپ (بیٹے سے) الف سے کیا آتا ہے؟
بیٹا: الف سے تو کچھ نہیں آتا، سب کچھ پیسوں سے آتا ہے۔

دعویدار

بینک میں ایک شخص نے اعلان کیا کیا کسی شخص کی ایسی نوٹوں کی گڈی گری ہے جس پر ربر بینڈ چڑھا ہوا تھا جواب میں کئی دعویدار پیدا ہو گئے۔
ٹھیک ہے اس شخص نے مطمئن لہجے میں کہا۔
دراصل مجھے صرف ربڑ بینڈ پڑا ہوا ملا تھا۔

چائے

ایک شخص کے گھر میں مہمان آیا تو اسے چائے پیش کی گئی۔
مہمان نے چائے پی کر کپ کو پہلو کے بل لٹا دیا۔ میزبان نے حیران ہو کر پوچھا "جناب اگر آپ کپ سیدھا رکھتے تو مطلب تو میں سمجھتا آپ کو مزید چائے کی ضرورت ہے اگر الٹا رکھتے تو مطلب تھا کہ مزید چائے کی ضرورت نہیں مگر آپ نے کپ لٹا دیا اس کا کیا مطلب ہے۔
مہمان نے جواب دیا" جناب اگر چائے ہے تو دے دیں نہیں ہے تو نہ دیں۔

چاکنگ

ایک شخص نے اپنا نیا مکان بنوایا دوسرے دن جب مکان کی دیوار کو دیکھا تو اس پر لکھا تھا" علی احمد کو رہا کرو"۔
اس شخص نے اس پر رنگ کروایا اگلے دن پھر وہی لکھا تھا حتیٰ کہ کئی دن تک اسی طرح ہوتا رہا آخر کار رنگ آ کر لکھوا دیا کہ" علی احمد یہاں پر بند نہیں ہے۔

لاجواب

دوست (دوسرے سے) اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ خدا کہاں ہے تو میں تمہیں ایک گھڑی انعام میں دوں گا"۔
دوسرا دوست: اگر تم مجھے بتا دو کہ خدا کہاں نہیں ہے تو میں تمہیں دو گھڑیاں انعام میں دوں گا

(ابن بساط الملک، ماڈل کالونی)

حیرانگی بجا ہے

کتوں کا قبرستان

فرانس کے دارالحکومت پیرس میں کتوں کا سب سے بڑا قبرستان ایکی ریس ہے جس میں چالیس ہزار سے زیادہ کتے دفن ہیں۔

کند ذہن پرندہ

دنیا کا سب سے کند ذہن پرندہ پالتو ٹرکی کو کہا جاتا ہے اس لئے کہ اگر یہ پرندہ بارش میں کھڑا ہو تو ڈوب جائے گا مگر بھاگے گا نہیں

زہریلا درخت

زہریلا درخت فرانس میں پایا جاتا ہے جب کوئی جاندار اس کے پاس پہنچتا ہے تو بچھو کی طرح ڈنگ مارتا ہے جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے اور جاندار مر جاتا ہے

اڑنے والی مچھلیاں

بحر الکاہل میں ایسی مچھلیاں پائی جاتی ہیں جو تھوڑے سے پانی ختم ہونے پر کیچڑ میں مسلسل کئی گھنٹوں تک تڑپتی رہتی ہیں اس تڑپنے سے ان کی کھال پھٹ جاتی ہے اور نیچے سے دو پر نکل آتے ہیں جن سے وہ اڑ کر دوبارہ سمندر میں واپس چلی جاتی ہیں۔

عالمِ نسواں

خوبصورت جلد کیلئے ماسک اور پیک

ڈرائی سکن

☆دہی، شہد، دودھ، پاؤڈر، سلے ہوئی گاجر، کیلے، تربوز، زرد آلو، بادام، اور آملہ ان میں سے جو بھی آسانی سے مل سکے انہیں مسل کر چہرے پر لگائیں 20 منٹ بعد چہرہ دھولیں ☆دو چمچے بیسن اور ایک چمچہ شہد لیں اب ان دونوں کو ملا کر چہرے پر لگائیں، پندرہ منٹ بعد منہ دھولیں ☆ کیلے کو مسل کر اس میں تھوڑا سا شہد ملا دیں اس سے جلد پر مساج کریں اور بیس منٹ بعد دھولیں ☆انڈے کی زردی، آدھا چمچ شہد، دو بوند لیموں کا رس، چند قطرے بادام کا تیل اور چند قطرے گلیسرین ملا کر چہرے پر لگائیں جلد ملائم اور چمکدار ہو جائے گی۔

آئلی سکن

انڈے کی سفیدی، صندل پاؤڈر، ملتانی مٹی، گلاب کی سلی ہوئی پتیاں، پپیتا، آملہ، لیموں کا رس، سنگترے کا رس، پودینہ اور ٹماٹر ان میں سے جو بھی سہولت سے ملے انہیں ملا کر چہرے پر لگائیں بیس منٹ بعد چہرہ دھولیں ☆سنگترے کے رس میں یا گنگوری کے رس میں ملتانی مٹی تھوڑی سے ملا کر آئلی سکن پر لگائیں ☆بیسن، ٹماٹر کا رس، عرق گلاب اور خس کا پاؤڈر ملا کر چہرے پر اچھی طرح لگائیں

Olly Skin☆ Tips میک اپ کرنے سے پہلے اگر ایک انڈے کی سفیدی میں لیموں کا رس تقریباً [illegible]

78 [illegible] 12-18 [illegible] آ جائے گا اور [illegible]

سکن ٹائٹننگ ماسک

دو چائے کے چمچے [illegible] چمچے شہد، دو چائے کے [illegible] لگائیں بیس منٹ بعد دھولیں [illegible] جھریوں کے خاتمے کا ایک [illegible] بیسن، دو چمچی ہلدی، پانی [illegible] کریں چہرے کو صاف کر کے [illegible] بعد چہرہ دھولیں [illegible]

اورنج ماسک

دو بادام پیس کر اس میں دو چمچ [illegible] رس، ایک چمچ سنگترے کا رس ملا کر لیپ [illegible] لگانے سے چہرے کے داغ دھبوں کے [illegible] جائیں گے اور چہرہ ملائم اور خوبصورت [illegible]

افطار کیلئے چائے کے ہلکے پھلکے مزے دار ذائقے

افطار کے بعد چائے ضرور پی جاتی ہے جو لوگ چائے نہیں پیتے وہ کافی یا قہوہ پیتے ہیں ذائقے کی تبدیلی اچھی لگتی ہے تو کیوں نہ آج افطار میں بھی چائے پئیں اور افطار کے بعد بھی آپ یقیناً حیران ہو رہی ہوں گی کہ افطار میں شربت تو پیا جاتا ہے چائے کون پیتا ہے ہم آپ کی حیرانی دور کر دیتے ہیں چائے کے کچھ منفرد ذائقے افطار کے بعد اطمینان سے پئیں سبز اور کالی چائے (صرف قہوہ) میں لیموں کا عرق شامل کر کے پئیں اس کا ذائقہ تو مزے دار ہوتا ہی ہے لیکن اس سے طبیعت بھی ہلکی رہتی ہے عموماً اسے کھانے کے بعد پیا جاتا ہے آئس کریم کے ساتھ ٹھنڈی چائے پی کر سکون ملتا ہے اسے آپ افطار میں پئیں۔

سبز چائے آئس کریم کے ساتھ

اشیاء: ایک پیالی آئس کریم (حسب پسند) ادرک پسی ہوئی چائے کا ایک چمچ، کریم حسب منشاء، سبز الائچی پسی ہوئی چائے کا ایک چمچہ، چری سجاوٹ کیلئے۔

ترکیب:۔ ایک گلاس میں آدھی آئس کریم ڈالیں اس میں الائچی اور ادرک ڈال کر اچھی طرح پھینٹ لیں اب اس میں بقیہ آئس کریم ڈالیں اسے پھینٹیں نہیں آئس کریم پر کریم ڈال کر چند منٹ فریزر میں رکھ دیں اس کے بعد اسے فریج میں رکھ دیں اسے افطار کے وقت نکالیں جتنے افراد ہوں اس کے مطابق تیار کر لیں آئس کریم پر چیری سجا دیں۔

کھٹی میٹھی سبز چائے

اشیاء: سبز چائے ایک پیالی، انار کا جوس دو پیالی، لیموں ایک عدد، سیب چند ٹکڑے (گولائی میں کٹے ہوئے) شکر حسب ذائقہ، الائچی کے دانے چائے کا آدھا چمچ۔

ترکیب: سبز چائے میں پانی اور الائچی ڈال کر اچھی طرح پکا لیں پھر اسے ٹھنڈا کر لیں سبز چائے میں انار کا جوس، لیموں کا عرق اور شکر ڈال کر ملائیں گلاس میں ڈال کر سیب کے ٹکڑے اور برف ڈالیں آپ جتنا ٹھنڈا پینا چاہیں اسی مناسبت سے برف ڈالیں۔

سبز چائے پودینہ، چیری اور برف کے ساتھ

اشیاء: سبز چائے، ٹی بیگز لیں، پیالی ایک عدد، لیموں کے پتلے گول ٹکڑے، فی گلاس ایک عدد، شکر حسب ذائقہ، ٹھنڈا پانی حسب ضرورت، پودینہ باریک کٹا ہوا سجاوٹ کیلئے، چیری حسب منشاء۔

ترکیب: ہم نے ایک گلاس تیار کیا ہے آپ جتنے گلاس بنائیں اسی مناسبت سے پانی ڈالیں دو پیالی پانی دیگچی میں ڈال کر تیز آنچ پر پکائیں جب پانی خوب اچھی طرح پک جائے تو اس میں ایک عدد ٹی بیگ ڈال کر چند منٹ پکائیں دیگچی چولہے سے اتار کر پانچ سے دس منٹ بلائیں اب اس میں ایک عدد لیموں کا ٹکڑا اور شکر ڈال کر ملائیں لیکن خیال رہے کہ لیموں ٹوٹنے نہیں ٹھنڈا ہو جائے تو گلاس میں ڈال دیں اب اس میں برف کوٹ کر ڈالیں آخری میں پودینہ اور چیری ڈال دیں افطار میں پئیں لیکن اسے پینے سے قبل کچھ کھا لیجئے کا مثلاً فروٹ چاٹ، دہی بڑے یا جو بھی دسترخوان ہو۔

گرین آئس ٹی

گرین آئس کافی اور چائے ذائقے میں مزے دار ہوتی ہے اس میں گرم مسالا، سونف، دارچینی اور ونیلا ایسنس ڈالا جاتا ہے۔

اشیاء: پانی چھ پیالی، گرین ٹی بیگ چھ عدد، دارچینی چند ٹکڑے، دودھ ڈیڑھ پیالی، ونیلا ایسنس چند قطرے، گرم مسالا پسا ہوا چائے کا ایک چمچ، سونف چائے کا ایک چمچہ، دیگچی میں پانی ابال لیں اس میں ٹی بیگز ڈال کر پکائیں چند منٹ مسلسل چلاتی رہیں سونف گرم مسالا ڈال کر اس وقت تک پکائیں چائے رنگ اچھی طرح نہ آ جائے اب اسے چھان کر اس میں شکر ڈال کر ملائیں بعدازاں اسے فریج میں رکھ دیں افطار سے چند منٹ قبل [illegible] گلاس میں ڈالیں ہر گلاس میں دو چائے کے چمچے [illegible] چھوٹے ٹکڑے ڈال دیں چائے کا یہ منفرد ذائقہ پینے سے [illegible]

ہفت روزہ القلم پشاور
440
WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com
اشاعت خصوصی
بنت الاسلام مظلومہ عافیہ صدیقی نمبر

رنگ و نور

سعدی کے قلم سے

سیدہ آسیہ سے بہن جی عافیہ تک

اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید میں ہم سب کا تذکرہ موجود ہے......

ارشاد فرمایا

فِيهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

ہم نے ایسی کتاب نازل فرمائی ہے جس میں تمہارا تذکرہ ہے کیا تم نہیں سمجھتے

امریکہ کی جیل کے کسی تاریک سے سیل میں...... میری اور آپ سب مسلمانوں کی پاکیزہ بہن عافیہ صدیقی...... جب قرآن مجید کی تلاوت کرتی ہوں گی تو انہیں کونسی آیات میں اپنا تذکرہ نظر آتا ہو گا؟...... دشمنوں کی قید میں قرآن مجید کی والہانہ تلاوت عجیب لذت بخش ہوتی ہے......

سبحان اللہ! قرآن مجید میں تو اللہ تعالیٰ بولتے ہیں، جب قیدی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کو سنتا ہے تو زخمی دل پر مرہم لگتا ہے...... ہاں میں سب سے کٹ گیا مگر میرا پیارا رب میرے ساتھ ہے میرا عظیم رب میرے پاس ہے...... دو چار دن مشرکوں کی قید ہم نے بھی دیکھی، قرآن مجید کی بعض آیات پڑھتے وقت انسان کی چیخیں نکل جاتی ہیں...... یہ دراصل اُن آیات کی خاص روشنی ہوتی ہے جو دل پر پڑتی ہے...... انسان اُس وقت صرف اُس روشنی میں کھو جاتا ہے مگر چند دن یا چند سالوں کے بعد وہ اُن آیات کا مصداق اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے......

ہم ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی بہن ''عافیہ'' جیل میں اکیلی جب تلاوت کرتی ہوگی تو اُس پر کون کون سی آیات چمکتی ہوں گی؟...... ہاں بے شک بہت سی آیات! عافیہ بہن نے ایمان، عزم اور عزیمت کا جو راستہ اختیار کیا...... اُس کا مقام بہت اونچا ہے...... یقیناً وہ قرآن مجید کی کئی آیات میں اپنا تذکرہ اور اپنا مقام پاتی ہوں گی...... تب کتنے آنسو ٹپ ٹپ برستے ہوں گے...... کان متوجہ ہوتے ہوں گے......

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

کیا اس زمانے کے فرعون کی قید میں ظلم سہتی ''عافیہ'' کو...... پرانے زمانے کے فرعون کے مظالم سہتی ''آسیہ'' کے تذکرے سے سکون نہیں ملتا ہو گا......

امریکہ اور فرعون کے درمیان بہت سی مشابہتیں ہیں...... قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے...... اس کے حروف، الفاظ، اسماء اور زیر زبر تک میں بڑے بڑے راز اور بڑے بڑے نکتے پوشیدہ ہیں...... فرعون کو بار بار ذکر فرمایا، بے کار ہرگز نہیں...... بلکہ زمین پر فرعونوں نے بار بار آنا ہے...... فرعون ایک شخص تھا مگر فرعونیت ایک سوچ ہے اور ایک مزاج ہے...... آپ قرآن مجید کی وہ آیات جن میں فرعون کا تذکرہ ہے اُن کو الگ کاغذ پر لکھ لیں...... پھر انہیں ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ پڑھ کر فرعون کی سوچ، فرعون کا مزاج، فرعون کا طرز عمل...... اور فرعون کا طریقہ حکمرانی لکھ لیں...... پھر امریکہ کو دیکھتے جائیں آپ حیران ہوں گے کہ نوے فیصد باتیں، پالیسیاں اور طریقہ کار بالکل ایک جیسا ہے...... مجھے آج اپنی بہن جی عافیہ صدیقی کا تذکرہ کرنا ہے...... اُن کو امریکہ کی قید میں گیارہ سال بیت گئے...... اُن کی قید اور اسارت ہمارے دلوں پر ایک سلگتے انگارے جیسا زخم ہے...... اس لئے میں امریکہ اور فرعون کے درمیان مشابہتوں کو نہیں گنواتا کہ بات دوسری طرف نکل جائے گی...... کچھ لوگ امریکہ کو ''دجال اکبر'' کہتے ہیں...... یہ لوگ غلطی پر ہیں......

ممکن ہے امریکہ نے خود یہ سوچ ان لوگوں کے دلوں میں ڈالی ہو... کتابیں......

یہ سب کچھ بالکل غلط بلکہ خود دشمنان اسلام کی چالیں ہیں...... امریکہ اس زمانے کا فرعون ہے...... فرعون کے پاس جادوگروں کی طاقت تھی...... امریکہ کے پاس سائنسی ٹیکنالوجی ہے...... فرعون کے جادوگر لوگوں کو ہیبت زدہ کر دیتے تھے......

وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ

امریکہ کی ٹیکنالوجی بھی بالکل وہی اثر دکھاتی ہے...... مگر ایک خشک لاٹھی نے اس جادو کا رعب توڑ دیا...... جس طرح آج کے لاٹھی بردار مجاہدین اور فدائیوں نے امریکہ کی جنگی ٹیکنالوجی کا رعب خاک میں ملا دیا ہے...... فرعون خاندانی منصوبہ بندی کا بانی تھا...... مرد کم ہوں عورتیں زیادہ تو قوم کو غلام بنانا آسان...... آج مسلمان ممالک میں اسی فرعونی تھیوری پر کام جاری ہے...... فرعون کے پاس جنگی طاقت تھی، افرادی قوت تھی اور لوگوں کو اپنا غلام بنانے کے لئے وہ مسلمانوں میں اپنا خوف پھیلاتا ہے...... مگر مجاہدین نے اس کے اس رعب کو پنکچر کر دیا ہے......

یہ رعب جیسے جیسے گھٹتا جائے گا امریکہ میں موجود قومیں اپنے حقوق کے لئے سر اٹھاتی چلی جائیں گی...... یہ اچھا وقت ہم دیکھیں گے یا ہمارے بعد والی نسل...... یا اُن کے بعد والی نسل یہ تو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے...... ہم بہرحال اُس زمانے میں ہیں جب امریکہ اس زمین کے فرعونوں میں سے ایک بڑا فرعون ہے...... اور ہم نبی الملحمہ حضرت محمد ﷺ کے اُمتی ہونے کے ناطے...... اس فرعون کے مقابلے پر کھڑے ہیں...... اور ان شاء اللہ اس مقابلہ میں مسلمان ہی کامیاب اور سرفراز ہوں گے...... ہماری مظلوم اور عظیم بہن عافیہ صدیقی...... اس زمانے میں حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کی مثال ہیں...... آسیہ فرعون کے گھر میں بہت راحت سے تھیں...... بہت بڑا محل تھا ہزاروں باندیاں اور غلام خدمت پر مامور تھے...... محل کے اندر پوری دنیا کی نعمتیں جمع تھیں...... حتی کہ دریا کا رخ موڑ کر محل میں نہریں اور ساحل بنائے گئے تھے...... ان سب نعمتوں کی وہ تن تنہا مالک تھیں...... مگر پھر اچانک یہی ''محل'' اُن کے لئے قید خانہ اور عقوبت خانہ بن گیا...... کیونکہ انہوں نے اعلان کر دیا کہ...... لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ......

فرعون نشے سے پاگل ہو گیا...... وہ خود کو رب سمجھتا تھا... یہی شبہ تاتاریوں کو تھا......

یہی شبہ سوویت یونین کو تھا اور آج یہی شبہ امریکہ کو ہے...... اور انڈیا بھی کوشش کرتا ہے کہ وہ بھی شائد کچھ بن جائے...... اللہ تعالیٰ کی تقدیر ان بیوقوفوں کی چھلانگیں دیکھ کر مسکراتی ہے...... آسیہ کے لئے کفر پر رہنے میں ظاہری فائدہ ہی فائدہ تھا...... اور ہر طرح سے عیش ہی عیش تھی...... آج کل کئی لوگ بہن جی عافیہ کا موازنہ ''ملالہ'' کے ساتھ کرنے بیٹھ جاتے ہیں...... توبہ، توبہ، توبہ...... ان دونوں میں نسبت ہی کیا ہے...... ایک ایمان کی علامت ہے تو دوسری نفاق کا سمبل...... ایک آزادی کا استعارہ ہے تو دوسری غلامی کا نشان...... ایک ایمان وعزم کی خوشبو ہے تو دوسری گندے ڈالروں اور ناپاک ایوارڈوں سے لت پت...... ایک غیرت اور حیاء کا پاکیزہ چشمہ ہے تو دوسری پوری امت مسلمہ کے لئے شرم اور عار کا باعث...... ایک علم، تقویٰ، بہادری اور قربانی کا پیکر ہے تو دوسری جہالت، شرارت، حرص اور لالچ کا مجسمہ...... ایک وہ ہے کہ جس کا نام سنتے ہی گناہگاروں کے دل بھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں...... اور دوسری وہ ہے جس کا نام مسلمانوں کو گالی اور طعنہ دینے کے لئے استعمال ہوتا ہے...... ایک وہ ہے کہ جس کی پاکیزہ عقیدت نے کتنے بدکار مسلمانوں کو...... متقی مجاہد اور جانباز فدائی بنا دیا...... اور دوسری وہ ہے کہ جس کے نام پر نفاق اور فسق پھیلایا جارہا ہے......

پہلے وہاں گئیں تو آرام وراحت میں تھیں...... تعلیم حاصل کی، ڈاکٹریٹ کی ڈگری پائی...... بڑی پرکشش ملازمتوں کی آفریں آئیں...... مگر جب عافیہ نے پکارا

لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ

تو امریکہ غصہ سے پاگل ہو گیا...... میرے ہاں پڑھنے والی، میری زمین پر پلنے والی ایک عورت...... مجاہدین کی حامی، جہاد کی دیوانی، شہادت کی متوالی اور امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اُس کی خدائی کا انکار کرنے والی؟...... بس فرعون کی آنکھیں بدل گئیں...... وہی امریکہ جو عافیہ کے لئے محل کی طرح تھا...... آج اس کا قید خانہ ہے...... اور اس قید خانے میں رات کے آخری پہر میں ایک آواز ہلکی ہلکی...... مگر گہری گہری، آنسوؤں میں بھیگی بھیگی...... اٹھتی ہے

رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

اے میرے رب اپنے پاس جنت میں میرے لئے ایک گھر بنا دیجئے......

وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ

اور مجھے فرعون اور اس کے کرتوتوں سے نجات عطاء فرما دیجئے

وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

اور مجھے ظالموں سے نجات عطاء فرما دیجئے

فرعون نے سیدہ آسیہ پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے...... وہ چاہتا تھا کہ یہ مجھے واپس مل جائے...... یہ میرے خلاف سرکشی چھوڑ دے...... یہ میری بن جائے...... مگر سیدہ آسیہ...... اپنے رب کی بن چکی تھی...... وہ جسم اور نفس کے تقاضوں سے بہت اونچی جا چکی تھی...... اُس کی نظر میں دنیا اور اس کی ساری دولت ایک حقیر قطرے جیسی ہو چکی تھی...... ہاں آسیہ

لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ

کے بلند مقام پر جا بیٹھی تھیں...... ارے جو مٹھائیوں اور ٹافیوں کی پانچسو کمپنیوں کا مالک بن چکا ہے تو کوئی بیوقوف اُسے ایک ٹافی دکھا کر...... اُن کمپنیوں کو چھوڑ دینے پر راضی کر سکتا ہے؟...... جو اصل عیش دیکھ چکا ہو اُسے دنیا کے عیش بہت ہی حقیر لگتے ہیں...... فرعون کا تشدد بڑھتا گیا، غصہ بڑھتا گیا...... سیدہ آسیہ کی آزمائش بھی بڑھتی گئی...... تب فرشتوں نے جنت کا محل بی بی آسیہ کے سامنے کر دیا...... ڈاکٹر ایک ٹیکہ لگا کر مریض کو ایسا بے ہوش اور مدہوش کر دیتے ہیں کہ اُسے آپریشن کی چیر پھاڑ کا درد نہیں ہوتا...... ارے جو جنت دیکھ رہا ہو اس کی مدہوشی کا کیا عالم ہو گا...... کھال اترنے کا ذرہ برابر درد نہ ہوا...... اور زمین تا آسمان ان کی روح کی خوشبو ایسی پھیلی کہ...... کیا پوچھئے......

اور قسمت کا عروج دیکھو! دنیا میں قربانی دی، چند منٹ لگے، اور بدلہ اتنا اونچا کہ جنت میں رسول نبی کریم ﷺ کی زوجہ بن کر رہیں گی......

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم......

ہاں بے شک جتنی بڑی قربانی اتنا بڑا مقام......

آسیہ رضی اللہ عنہا کامیاب...... ہماری بہن جی ''عافیہ'' بھی ان شاء اللہ کامیاب...... وہ سیدہ آسیہ کے راستے پر جارہی ہیں...... انہوں نے ہمارے زمانے کی عورتوں کی لاج رکھ لی ہے کہ...... امت مسلمہ کی بیٹیاں کیسی بہادر اور کیسی غیرت مند ہوتی ہیں...... بعض لوگ خبروں میں اڑاتے ہیں کہ نعوذ باللہ عافیہ بہن کی عصمت دری کی گئی...... نہیں، نہیں، ہرگز نہیں...... میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ایسی عظیم خواتین کی عزت وعصمت کی حفاظت کے لئے خاص ملائکہ اتارے جاتے ہیں...... وہ لاکھ دشمنوں کے درمیان ہوں...... اُن پر اور تو ہر ستم ہو سکتا ہے مگر ان کی پاکیزگی اور عفت پر کوئی ہاتھ نہیں اٹھ سکتا...... لیکن یہ بھی تو سچ ہے کہ عافیہ بہن جب تک دشمنوں کی قید میں ہیں...... پوری اُمت مسلمہ خود کو ''بے آبرو'' محسوس کر رہی ہے......

یا اللہ بے شمار جانیں حاضر ہیں...... غیب سے نصرت فرما...... بہن جی عافیہ کو باعزت رہائی عطاء فرما......

آمین یا ارحم الراحمین

لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ......

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا

> آسیہ رضی اللہ عنہا کامیاب...... ہماری بہن جی ''عافیہ'' بھی ان شاء اللہ کامیاب...... وہ سیدہ آسیہ کے راستے پر جارہی ہیں انہوں نے ہمارے زمانے کی عورتوں کی لاج رکھ لی ہے کہ...... امت مسلمہ کی بیٹیاں کیسی بہادر اور کیسی غیرت مند ہوتی ہیں

فرمانِ رسول ﷺ: قیدی چھڑاؤ!

مولانا محمد زاہد

ایک چھوٹا سا جملہ ہے، اگر کسی مسلمان کے دل میں پیوست ہو جائے تو وہ بے چین ہو جائے گا، جب تک کہ اس کا آخری بھائی اور آخری بہن کافروں کی اسارت سے نہ چھوٹے، اسے چین آنا مشکل ہے۔ اللہ کرے وہ جملہ ہمارے دلوں اور رگوں میں پیوست ہو جائے۔ وہ ہے ---

"انما المؤمنون اخوۃ"

جی ہاں! ہم تو دین کے معاملے میں خون کے رشتوں کو نیزے کی نوک پر رکھتے ہیں، بدر کے میدان سے پوچھ لو اور دین کے معاملے میں کسی کالے گورے کو نہیں دیکھتے بے سوچے اپنے گھوڑے دوڑا دیتے ہیں۔

یہودیوں کی گلیوں میں غبار اڑاتے، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے گھوڑوں کو دیکھو! یہ سب ایک عورت کی خاطر تھا--- یہودیوں کی اس لمبی قطار کو دیکھو! جن کے سر ایک ایک کر کے قلم کیے جا رہے ہیں، یہ سب ایک عورت کے لیے تھا.....

کراچی سے ملتان تک محمد بن قاسم کے لشکر کو دیکھو! یہ سب ایک عورت کی خاطر تھا--- آج اسی سرزمین سے، اسی سندھ کی بیٹی کو کافروں کے حوالے کیا گیا--- ہائے بے حسی--- ہائے ناکامی--- معتصم کا وہ لشکر جو سرپٹ دوڑ رہا ہے، ایک بہن کے لیے تھا---

مسلم قیدی کے بارے انتہائی عجلت میں چند بے ربط باتیں پیش خدمت ہیں۔

امام قرطبی فرماتے ہیں، فـداء الاسـرى واجب وان لم يبق درهم واحد. قیدیوں کا چھڑانا واجب ہے اگر چہ ایک درہم بھی باقی نہ بچے۔

علامہ ابن خویز منداد فرماتے ہیں: احادیث میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے قیدیوں کو چھڑایا ہے، چھڑانے کا حکم دیا ہے، اسی پر مسلمانوں کا عمل چلا ہے اور اسی پر اجماع ہے۔

حدیث: "فکوا العانی" قیدی کو چھڑاؤ۔ (بخاری عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

آپ ﷺ کا یہ حکم عام ہے، وسیلہ کوئی بھی اختیار کرو قیدیوں کو چھڑاؤ۔ فدیہ دے کر ہو، کافروں کو گرفتار کر کے ہو، ان کو ڈرا کر ہو، دھمکا کر ہو یا جو بھی طریقہ ہو۔ حضرت عبداللہ بن حذافہؓ نے مسلمان قیدیوں کو چھڑانے کی شرط پر ایک کافر بادشاہ کے ماتھے کو چوما تھا۔ جب ساتھیوں کو چھڑا کر لائے تو حضرت عمرؓ نے ان کے ماتھے کو چوما اور مسلمانوں کو چومنے کا حکم دیا۔ یہ سب قیدیوں کی خاطر تھا، ورنہ صحابی کٹ تو سکتا ہے کسی کافر کے ماتھے کو چوم نہیں سکتا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کے کچھ ساتھی گرفتار ہو گئے، فرمایا، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور گرفتاری؟ اللہ کی قسم! خالدؓ نہ کھائے گا، نہ پیے گا، نہ سوئے گا، نہ نہائے گا جب تک کہ اپنے ساتھیوں کو چھڑا کر نہ لائے۔ گنتی کے چند صحابہ کو لے کر ہزاروں سے بھڑ گئے اور ساتھیوں کو چھڑا کر دم لیا۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو لشکر دے کر فزارہ کی طرف روانہ فرمایا۔ صدیق اکبرؓ نے کچھ کو گرفتار کیا، کچھ کو قتل، گرفتار شدگان میں ایک حسین و جمیل عورت تھی، جس کا حسن بے مثال تھا۔ صدیق اکبرؓ نے وہ حضرت سلمہؓ کو دے دی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمہؓ سے فرمایا: وہ عورت مجھے ہبہ کر۔ حضرت سلمہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! واللہ، وہ مجھے پسند آگئی اور میں ابھی تک اس کے قریب نہیں گیا۔ کل کو پھر یہی ہوا۔ حضرت سلمہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ آپ کو ہبہ ہے میں نے اس کو چھوا تک نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فوراً اسے مکہ بھیجا اور وہاں قید مسلمانوں کو چھڑایا۔ (مسلم، ابوداؤد کتاب الجہاد)

حضرت عمر فاروقؓ کا فرمان:

"ان استنقاذ اسير واحد من المسلمين خير لى من جزيرة العرب"

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا طرزِ عمل:

عبدالرحمٰن بن ابی عمرۃ کو قیدیوں کے چھڑانے کے لیے بھیج رہے ان حضرات کی گفتگو سنئے۔

عبدالرحمٰن: اے امیر المؤمنین! اگر ایک آدمی کے بدلے ایک پر راضی نہ ہوئے تو؟

عمر: دو دیدیں۔

عبدالرحمٰن: پھر بھی راضی نہ ہوئے تو؟

عمر: تین دے دو۔

عبدالرحمٰن: پھر بھی راضی نہ ہوئے تو؟

عمر: چار دے دو۔ آپ جیسے بھی ایک مسلمان کو چھڑا سکتے ہیں چھڑا لیں۔ اللہ کی قسم! ایک مسلمان مجھے ان تمام مشرکوں سے زیادہ پسند ہے جو میرے پاس ہیں۔ آپ جیسے بھی مسلمانوں کو چھڑالیں آپ کامیاب ہیں، آپ تو اسلام خریدنے جا رہے ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے دو دو مشرکوں کے بدلے ایک ایک مسلمان کو چھڑالیا۔ (سنن سعید بن منصور)

آپ کو یاد ہوگا ایک یہودی فوجی گرفتار ہوا، یہودیوں نے اسے چھڑانے کے لیے کتنے قیدی چھوڑے تھے ....؟ ہائے حیف! ہمارے دشمنوں نے ہماری تعلیمات پر کیسے عمل کرلیا۔

کیا آپ رسول اللہ ﷺ کو چھڑانا چاہتے ہیں؟

فرض کریں اگر رسول اللہ ﷺ گرفتار ہوتے اور آپ کو پتا چلتا آپ کیا کرتے؟ ظاہر ہے آپ کا جواب یہی ہوگا مجھ سے جو ہو سکتا میں کرتا۔ اپنی جان، مال، آبرو، خاندان اور اپنا سب کچھ لٹا دیتا۔ مجھے ناقابل بیان بے چینی ہوتی، میری رات کی نیندیں حرام ہوتیں، میں چین اور بے فکری کو کفر سمجھتا...... وغیرہ وغیرہ......

تو سنئے کسی مسلمان قیدی کو چھڑانا ایسا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ کو چھڑانا۔ اب آپ بتائیں اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کو چھڑائے اس کے ثواب تک کسی مبلغ کی تبلیغ، کسی شب بیدار کی شب بیداری، کسی مدرس کی تدریس پہنچ سکتی ہے......؟؟

ہائے کیا کچھ لے گئے...... وہ جہاز اغوا کرنے والے، وہ سرنگ کھودنے والے...... وہ جعلی کاغذات بنانے والے......

اللہ تعالیٰ کا فضل جسے نوازنے پر آجائے...... دیکھیں کتنی آسان اور چھوٹی محنت اور کتنا بڑا اجر۔ "اللهم انا نسئلك من فضلك ورحمتك" وہ جیل پر دھاوا بولنے والے...... ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء...... اب سنئے حدیث:

"من فدى اسيرا من ايدى العدو، فانا ذلك الاسير"

(اخرجه الطبرانى، قال الهيثمى: رجاله ثقات)

ترجمہ میں نہیں لکھتا کسی عالم سے پوچھ لیں۔

ہائے کبھی تو وہ زمانہ تھا کہ ضرار کو چھڑانے خولہ جارہی ہیں اور کبھی یہ کہ خولاؤں کو چھڑانے کے لیے کوئی ضرار نہیں ......

امام مالکؒ کا قول کتب فقہ وحدیث میں مشہور ومعروف ہے کہ قیدیوں کو چھڑانا مسلمانوں پر لازم ہے چاہے اس میں ان کا سارا مال ہی چلا جائے۔

ہمارا شاندار اور تابدار ماضی ہمیں بتاتا ہے کہ ہم نے جب کافروں سے قیدیوں کو چھوڑنے کی بات کی تو صرف مسلمان قیدیوں پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ذمیوں کو بھی چھڑا کے دم لیا۔ آج ہم کسی ایک مسلمان بہن کو چھڑانے کی سکت نہیں رکھتے...... "فالى الله المشتكى"

جہاد کی اگر کوئی اور فضیلت نہ ہوتی صرف اتنی بات ہوتی کہ جہاد کے نتیجے میں قیدیوں کو چھڑایا جاتا ہے اور ایک قیدی کو چھڑانے کا ثواب ایسا ہے جیسے خود رسول اللہ ﷺ کو چھڑانے کا ثواب۔ تو یہ بات اس کے لیے کافی تھی کہ جہاد افضل الاعمال ہے۔

ہمیں کسی مسلمان کی قیمت کا اندازہ نہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کی خاطر پورے عالم اسلام کو قربان کر دیا تھا۔ جی ہاں، حضرت عثمان غنیؓ کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے موت کی بیعت کرلی اور وہ اس وقت کا تقریباً پورا عالم اسلام تھا۔

حکم ابن ہشام امیر اندلس کو جب پتہ چلا کہ ایک مسلمان بہن کافروں کے ہاتھوں قید ہوگئی ہے اور اس نے آواز دی ہے ......

"واغوثاه ياحكم" اس نے ایک عظیم لشکر لیا، بنفس نفیس اس کے قائد بنے اور دشمنوں پر قہر خداوندی بن کر گرے۔

منصور بن معتصم رحمہ اللہ کے بارے میں آتا ہے کہ شمالی اندلس کی جنگ سے واپس آرہے تھے، قرطبہ کے دروازے تک پہنچے تھے کہ ایک عورت سامنے آئی اور کہا: میرا بیٹا نصاریٰ کے ہاتھوں گرفتار ہوا ہے، آپ پر اس کا چھڑانا واجب ہے۔ دروازے تک پہنچتے داخل نہیں ہوئے، اتنی تھکاوٹ ہے جنگ سے اور دور سے آئے ہیں، چلو تھوڑی دیر ستا لیتے ہیں، بعد میں دیکھ لیں گے، نہ یہ کہا کہ آپ کی بات ہم نے سن لی، اس کے لیے کمیٹی تشکیل دے رہے ہیں۔ نہیں نہیں کچھ نہیں وہ بہانوں والے نہیں، غیرت والے لوگ تھے، وہیں سے اپنے لشکر سمیت واپس مڑے اور اسے چھڑا کر دم لیا۔

قیدی کے چھڑانے کا وجوب تو ان باتوں میں سے ہے جسے "معلوم من الدين بالضرورة" کہتے ہیں یعنی جسے ہر دیندار لازمی طور پر جانتا ہے۔

آج مسلمانوں میں مال کی کیا کمی ہے......

کیا ایک ایک کرکٹ میچ پر اربوں کا سٹہ نہیں لگتا ہے......؟؟ واللہ اگر آج صرف پاکستانی مسلمان اپنی آمدن کا صرف ہزارواں حصہ اس مبارک عمل کے لیے وقف کر دیں تو دنیا میں کوئی مسلمان اسیر نہ رہے...... آج کل پیسوں کا دور ہے...... یہ پیسے بہن عافیہ کو باعزت یہاں لاسکتے ہیں...... یہ ان کے نظام میں دراڑیں ڈال سکتے ہیں...... یہ ان کے جیلوں کو تڑوا سکتے ہیں...... یہ ان میں پھوٹ ڈلوا سکتے ہیں...... بس اے کاش! اس قوم کو کوئی جگانے والا ہو......

اے میرے اہل علم بھائیو! للہ اپنا حصہ ڈالو...... قوم کو جگاؤ!...... عبادات کے فضائل کی طرح فکاک الاسیر کے فضائل سناؤ...... مسائل بتاؤ!...... للہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرواؤ......

ان کے پوپ یہاں کلیساؤں اور بائبل سمیت آگئے ہیں...... ہر امریکی ونیٹو ہیں میں ان کے پوپ ہوتے ہیں...... ان کا کلیسا اپنی پوری قوت کے ساتھ ان کی فوج کے شانہ بشانہ کھڑا ہے......

کیا علماء اسلام اپنے مجاہدین کے مراکز میں نہیں جاسکتے...... کیا رسول الملاحم ﷺ کے ورثاء پاپاؤں سے بھی زیادہ کمزور ہو گئے...... ان کا کلیسا بے خطر جنگ میں کودا، کیا ہمارا مدرسہ پس وپیش کا شکار ہوگا......

للہ مدارس اس میدان میں کودیں اور اتحادیوں کے "دہشت گردی کے مراکز، دہشت گردی کے مراکز" کے شور سے نہ گھبرائیں یہ تو ان کا کام ہے، ان کو اسی کی تنخواہ ملتی ہے، انہوں نے اسی لیے اتحاد کرلیا ہے۔

للہ خانقاہیں اس میں اپنا حصہ ڈالیں، حضرت حسن بصری، ابراہیم بن ادہم، مالک بن دینار، حاتم اصم اور دیگر صوفیاء کا جہادی کردار ادا کریں۔ یقین جانئے رسول اللہ ﷺ کو چھڑانے جتنی بڑی فضیلت اور کہیں بھی نہیں مل سکتی اور یہ فضیلت کھینچ تان اور مبالغے والی فضیلت نہیں ہے بلکہ صراحۃً نص میں آئی ہے۔

بہرحال مسلمانوں سے درخواست ہے کہ جو کرنا ہے خود کرنا ہے اللہ کے لیے اتحادی نظام سے کوئی بھی امید نہ رکھیں۔

☆---☆---☆

خواتین اسلام میدان جہاد میں

محمد عبیدالرحمٰن، محمد حق نواز

جہاد اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب دین یعنی اسلام کا محبوب ترین عمل اور فریضہ ہے اور اس محبوب فریضہ پر عمل کی توفیق بھی انہیں لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو بارگاہ ایزدی میں محبوب ہوتے ہیں--- "اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا الاية" (الصف:4)

تاریخ گواہ ہے کہ ہر دور کے ان محبوب لوگوں نے ہر قسم کی قربانی دے کر جہاد کے میدانوں کو آباد رکھا ہے...... کیا مرد اور کیا خواتین؟--- سب ہی اپنے اپنے انداز میں جہاد کے میدانوں میں نکلتے رہے اور امت کو جہاد کا درس دیتے رہے...... اس سلسلے میں جہاں مردوں کی قربانیاں لازوال ہیں، وہیں ہماری عزت مآب ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی قربانیاں بھی آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں...... حضرت خولہ و حضرت خنساء رضی اللہ عنہما کی داستانیں تو زبان زد عام ہیں، ان کے علاوہ بھی کتنی صحابیاتؓ ہیں جو میدان جہاد میں نکلتی رہیں اور تو اور امت کی مائیں حضرات امہات المومنین بھی میدان جہاد

بیماروں کی خدمت کرتی۔

حضرت لیلیٰ غفاریہؓ فرماتی ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ غزوہ میں جا کر زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن مسلمانوں کو شکست ہوگئی اور وہ حضور ﷺ کے ساتھ نہ رہ سکے۔ میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکرؓ اور حضرت ام سلیمؓ کو دیکھا کہ دونوں نے چادریں اوپر چڑھائی ہوئی ہیں اور مجھے ان کی پنڈلیوں کے پازیب نظر آرہے تھے۔ وہ مشکیزے لیے ہوئے تیزی سے دوڑتی ہوئی آتیں۔ دوسرے راوی نے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ یہ دونوں اپنی کمر پر مشکیزے اٹھا کر لاتیں اور زخمی لوگوں کے منہ میں پانی ڈالتیں پھر واپس چلی جاتیں۔ پھر مشکیزے بھر کر لاتیں اور زخمی لوگوں کے منہ میں پانی ڈالتیں۔

(اخرجہ البخاری واخرجہ ایضا مسلم والبیہقی (ج۹ ص۳۰) عن انس نحوہ)

حضرت خولہ اور دیگر کچھ صحابیاتؓ کا ایک ایمان افروز معرکہ

"اے بنت ازور! تم نے ہماری شجاعت وبراعت، عقل ودانائی، بزرگی اور مرتبہ کے متعلق جو کچھ بیان کیا، وہ واقعی سچ ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ ہمیں گھوڑے کی سواری کی عادت ہے اور دشمن کا رات کے وقت بھی قافیہ تنگ کر دینا آتا ہے۔ مگر یہ تو بتلایئے کہ جو شخص نہ گھوڑا رکھتا ہو، نہ نیزہ، اس کے پاس کوئی ہتھیار ہو نہ تلوار، ایسا شخص کیا کر سکتا ہے؟ آپ کو معلوم ہے کہ ہمیں دشمن

وہ سوار الٹے منہ گرتا تھا تو ضربیں مار مار کر اس کا سر توڑ دیتی تھیں، اس لیے ان تک کوئی نہ پہنچ سکا۔

ان بہادر خواتین نے اسی طرح تیس سوار موت کے گھاٹ اتار دیے۔ بطرس یہ دیکھ کر آگ بگولا ہو گیا۔ گھوڑے سے نیچے اترا اور اس کے ساتھ اس کے ہمراہی بھی پیدل ہو گئے۔ پھر وہ سب نیزے اور تلواریں لے کر خواتین اسلام کی طرف بڑھے۔ خواتین آپس میں ایک

خوف سے ڈرو اور انہیں قتل کر دو۔

رومی یہ سن کر جوش میں آگئے اور سب نے مل کر خواتین پر یک لخت حملہ کر دیا۔ خواتین اس شدید حملہ کو صبر واستقامت سے برداشت کر رہی تھیں کہ اسی دوران انہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور ان کے لشکر کو دیکھا جو گرد وغبار اڑاتا ہوا اب ان کے قریب پہنچ چکا تھا۔ مجاہدین کی تلواریں چمکتی ہوئی خواتین کو نظر آرہی تھیں۔

اسرائیلی فوج کی چھاؤنی کی جانب بڑھ رہا تھا تو اس وقت اس کی بوڑھی، ضعیف اور کمزور سی والدہ ام نضال جائے نماز پر بیٹھی اپنے بیٹے کے حملے کی کامیابی کیلئے دعائیں کر رہی تھیں اور پھر یہ ماں کی دعاؤں ہی کا ثمر تھا کہ محمد فرحات نے یہودیوں پر کامیاب ترین حملہ کیا اور خود بھی جام شہادت نوش کر کے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے کامیاب ہو گیا۔

آیئے!...... ام نضال سے ملتے ہیں اور ان سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے اپنے بیٹے محمد کو کیسے فدائی حملے کیلئے تیار کیا؟

ام نضال کہتی ہیں...... جہاد ہمارے اوپر فرض ہے اور ہم میں سے ہر عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کے دلوں میں شوق جہاد کو اجاگر کرے۔ ہماری قوم کو ہر وقت یہودیوں کے ظلم و ستم کا سامنا رہتا ہے اور ظلم کا جواب صرف جہاد ہی ہے۔ لہٰذا میں نے اپنے بچوں کے دلوں میں شروع سے ہی خوب اچھے طریقے سے جذبۂ جہاد کو بیدار کیا ہے۔

الحمدللہ میں ایک مسلمان عورت ہوں اور جہاد پر ایمان رکھتی ہوں کیونکہ جہاد ایمان کے تقاضوں میں سے ایک اہم تقاضہ ہے اور اسی بات نے مجھے اس پر مجبور کیا کہ میں اپنے چھوٹے بیٹے محمد کو

سے غلطیوں کی معافی مانگی اور پھر ایک ملکوتی مسکراہٹ کے ساتھ ہدف کی طرف چل پڑی۔

وفا کی والدہ نے اسکی شہادت کے بعد بتایا کہ جب وہ صبح کو تیار ہو رہی تھی تو بہت خوش تھی۔ خود کو یوں ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی، جیسے ہواؤں میں اڑ رہی ہو۔ اس نے مجھ سے لپٹ کر پیار کیا۔ میں نے پوچھا آج کون سی خوشی تجھے ملنے والی ہے؟ جواب ملا:

"جب وہ خوشخبری آپ سنیں گی تو آپ کو پتہ چل جائے گا اس سے زیادہ خوشی کی بات اس دھرتی کی فضاؤں اور ہواؤں میں اور کوئی نہیں۔"

وفا ادریس کی والدہ سے پوچھا گیا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ آپ کی لاڈلی بیٹی نے یوں ہنستے کھیلتے اپنی جان دے دی ہے۔ اس پر اس خاتون کے ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے، ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امڈ پڑا اور انہوں نے سسکیاں بھرتے ہوئے کہا:

"جو درد میری بیٹی محسوس کرتی تھی وہ ہر فلسطینی بیٹا اور بیٹی محسوس کرتے ہیں، ہم ظالم یہودیوں کی قید میں ہیں اور وہ آئے دن ہم پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑتے ہیں مگر باہر سے ہمارے بھائی ہماری

کی راہ میں قربان ہوگئی۔ دارین کی اس کارروائی میں امت مسلمہ کے بہت سے جواں مردوں کیلئے ایک عملی پیغام تھا۔"

دارین کی سات بہنیں اور دو بھائی ہیں۔ اس کی والدہ نے بتایا کہ کارروائی سے پہلے دارین تمام رات قرآن کی تلاوت اور نوافل میں مشغول رہی۔ کارروائی والے دن اس نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ شہادت کے بعد اس کی جو وصیت سامنے آئی وہ دنیا بھر کے مسلمانوں اور خواتین کیلئے ایک ناقابل فراموش سبق ہے۔ (از: عظیم خواتین)

کشمیر، افغانستان اور عراق کی غیرت مند مائیں اور بہنیں

قربانی کا سلسلہ ہمارے اس دور میں بھی دشمن کی ہزاروں کاوشوں اور کوششوں کے باوجود نہ صرف جاری وساری ہے بلکہ مسلسل ترقی کی راہوں پر گامزن ہے...... آخر میں کیسے بھلا دوں افغانستان وعراق کی ان لاکھوں ماؤں اور بہنوں کو جنہوں نے اپنے بیٹوں، اپنے بھائیوں اور اپنے جگر کے ٹکڑوں کو خوشی سے اسلام کے نام پر قربان کر دیا...... اور مسلسل کر رہی ہیں...... آخر کیسے بھلایا جا سکتا ہے کشمیر کے چناروں کی ان

www.alqalamonline.com
القلم پشاور
WEEKLY
ALQALAM-E-PESHAWAR
ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A
ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون وفیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

بہن عافیہ صدیقی کی استقامت......اور امت مسلمہ کی بے حسی!!

اس وقت بہن عافیہ صدیقی کو امریکی درندگی اور مظالم بھری اسارت میں گیارہ سال مکمل ہو چکے ہیں اور انصاف پسند دنیا کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی! امت مسلمہ پر ایسی عالمی بے حسی پہلے تو کبھی طاری نہیں ہوئی؟ نہ معلوم اب اس عظیم شان والی امت کو اپنی روشن تاریخ کیسی بھول گئی؟

بہن عافیہ صدیقی اس وقت ایک عورت کا قصہ نہیں، یہ ایک ملک کا غم بھی نہیں، بلکہ یہ تو پوری امت کی غیرت اور زندگی و موت کا مسئلہ ہے، عافیہ صدیقی اگرچہ ایک فرد واحد کا نام ہے مگر اب وہ ہر مظلوم اور حق پرست جانے والی باغیرت مسلم خاتون کا استعارہ ہے، عافیہ کی عزت کے ساتھ مسلم قوم کی عزت وابستہ ہو چکی ہے، عافیہ کے دشمنوں کا ان کے انجام بد سے دوچار کرنا یا اس امت کی زندگی کی علامت ہوگی ورنہ بصورت دیگر یہ قوم مردہ شمار ہوگی اور اب تک پوری قوم پر یہ مردہ پن چھایا ہوا ہے۔ مسلم قوم کی تاریخ تو ہمیں کچھ اور بتاتی ہے۔ تاریخ میں یہ بات محفوظ ہے اور یہ اس زمانہ کی بات ہے جب اسپین میں عیسائیوں کی حکومت تھی۔ مسلمانوں کی آمد سے قبل اندلس میں یہ دستور تھا کہ امراء سلطنت اور گورنر اپنے بچوں کو شاہی آداب سیکھنے کے لئے شاہی محل بھیجا کرتے تھے۔ اندلس کا ایک اہم علاقہ سبتہ تھا جس کا گورنر کاؤنٹ جولین تھا۔ کاؤنٹ جولین نے اپنی بیٹی فلورنڈا کو طلیطلہ میں عیسائی بادشاہ راڈرک کے محل میں تعلیم و تربیت کے لئے بھیج دیا تھا۔ جب وہ جوان ہوئی تو راڈرک اس کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو گیا اور بادشاہت کے غرور اور طاقت کے نشہ میں چور ہو کر لڑکی کے دامن عصمت کو تار تار کر دیا۔ فلورنڈا نے بڑی مشکل سے یہ اطلاع اپنے باپ کاؤنٹ جولین کو دی۔ جولین اس بے عزتی پر بادشاہ کا دشمن ہو گیا اور اس سے انتقام اور اپنی باعفت بیٹی فلورنڈا کے حق کے لئے عظیم مسلم سپہ سالار موسیٰ بن نصیر سے امداد کی درخواست کی، اس وقت شمالی افریقہ پر مسلمانوں کا اقتدار قائم ہو چکا تھا۔ ۹۱ھ میں موسیٰ بن نصیر اور طارق بن زیاد کی کوششوں سے اندلس پر حملہ ہوا جسے مسلمانوں نے فتح کر کے وہاں کی رعایا کو عیسائی مظالم سے نجات دلائی۔ مگر آج عافیہ بہن کے لیے کوئی بھی مسلم حکمران، گورنر یا فوجی سپہ سالار ایسا نہیں ہے!

افسوسناک پہلو تو یہ ہے یہاں معاملہ ہی الٹا ہو چکا ہے، وہی جو اس قوم مسلم کے رکھوالے بنتے ہیں وہی آج کے ظالم عیسائیوں اور یہودیوں کی گود میں جا بیٹھے ہیں، جو اس قوم مسلم کے سربراہ بن کر کھڑے ہوتے ہیں وہی ان کافروں کے سامنے جا کر گھٹنے ٹیکتے ہیں، وہی جو اس قوم مسلم کو ظالموں سے نجات دلانے کے لیے لشکر جرار تیار کیا کرتے تھے اب وہ خود ہی اپنے ہاتھوں سے اپنی عزت اور اپنی پہچان مسلم عورت کو کافروں کے ہاتھوں بیچ دیتے ہیں۔ کوئی اپنے جھوٹے اقتدار کو طول دینے کے لیے ایسی کمینی حرکت کرتا ہے تو کوئی حکومت حاصل کرنے کے لیے جھوٹے وعدے کرتا ہے۔

پاکستان ایک آزاد ملک ہے کہنے والے یہاں آ کر کیوں خاموش ہو جاتے ہیں، پاکستان کی فوج دنیا کی مایہ ناز فوج ہے کا نعرہ لگانے والوں کی قوت گویائی یہاں کیوں سلب ہو جاتی ہے؟ پورے عالم اسلام میں اتنی بھی سکت نہیں کہ اپنی ایک مسلمان بہن کو رہا کروا سکیں؟ پھر ستم بالائے ستم تو یہ ہے کہ اگر بھرپور کوششیں کرتے تو انہیں معذور قرار دیا جا سکتا تھا، مگر یہاں تو خاموشی کا سناٹا چھایا ہوا ہے، کوئی ایک بھی بلند آواز اس سلسلے میں کہیں نہیں سنائی دیتی، جو کمزور ہیں وہ آہیں بھرتے ہیں اور وہ صدائیں لگاتے ہیں مگر اس نقار خانے میں طوطی کی سنتا ہی کون ہے؟ اور جو کچھ کر سکتے ہیں اور کر سکنے کے بڑے دعویدار ہیں ان کے لیے یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے! اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ "تمام مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں اگر ایک عضو تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو دوسرا بھی اس تکلیف میں اس کے ساتھ شریک ہوتا ہے"۔ مگر آج ملالہ کے نام پر قوم کو بے وقوف بنانے والے بہت ہیں مگر عافیہ جیسی حقیقی مظلوم بہن کا درد بانٹنے والے تھوڑے ہیں۔ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ "مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی پر نہ ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے مصیبت میں تنہا چھوڑتا ہے"۔ مگر افسوس اب تو خود مسلمان کہلوانے والے مصیبت میں ساتھ دینے کے بجائے اپنے ہاتھوں مصیبت میں دھکے دیتے ہیں۔

آخر کوئی ہے؟ جو اس وقت ہے ارباب اختیار سے یہ احتساب کرے کہ کس بنیاد پر عافیہ بہن کو امریکہ کے حوالے کیا گیا؟ ایک مجرم تو قدرت کے قانونی شکنجے میں جکڑا ہوا ذلت کا ایسا نشان بن چکا ہے کوئی اس کا نام بھی لینے کو تیار نہیں، مگر اس کا بھی اس حوالے سے تو کوئی احتساب نہیں کیا گیا؟

یہ سیاہ رات زیادہ دیر تک باقی نہیں رہے گی، حکومتیں کفر کے ساتھ تو چل جاتی ہیں مگر ظلم کے ساتھ نہیں، اور آج پاکستان کی سلامتی داؤ پر لگی ہوئی ہے تو کیا اس کے پس پردہ یہ مظالم شامل نہیں ہیں؟ یقیناً ہیں بلکہ یہ جرم ان جرائم میں سرفہرست ہے اور ابھی تک ارباب اقتدار نے اس مسئلے کو سنجیدگی سے لیا ہی نہیں ہے۔ موجودہ حکومت نے اقتدار کی کرسی پر براجمان ہونے سے پہلے عافیہ صدیقی کو واپس لانے کا وعدہ کیا تھا مگر اب کہاں؟ اب تو ان کی زبانوں پر یہ لفظ آتا ہی نہیں اور شاید اب تو وہ وعدہ بھی ان کے ذہن سے فراموش ہو چکا ہوگا؟ اس وقت ضرورت ہے کہ امت مسلمہ کو بیدار کیا جائے، امت مسلمہ کے نوجوانوں کو اس طرف متوجہ کیا جائے، کیوں کہ بہنوں کے محافظ ان کے بھائی ہی ہوا کرتے ہیں، اور پاکستان کے حکمرانوں کو چاہئے کہ اس بارے میں ہوش کے ناخن لیں، اپنی قومی اور اسلامی ذمہ داری کا

نوجوانو! کرو کچھ خدا کے لیے

سنگِ میل
amerpuri@yahoo.com
عبدالحفیظ امیرپوری

کیا آپ کو معلوم ہے کہ ۳۰ مارچ تک افضل البشر بعد الانبیاء حضرت صدیق اکبرؓ سے نسبت رکھنے کے ناطے پوری امت کی بیٹی، ایک ارب بائیس کروڑ مسلمانوں کی بہن، حافظہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی گرفتاری کو ۱۱ سال مکمل ہو چکے ہیں؟؟؟

وطن عزیز میں ۱۹۷۲ء میں کراچی میں پیدا ہونے والی عافیہ صدیقی نے ابتدائی تعلیم کے بعد حصول علم کے لیے امریکہ میں سکونت اختیار کی اور امریکی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی جس کے بعد وہ وطن واپس آگئیں۔

ٹھیک گیارہ سال قبل 30 مارچ 2003ء کو اپنے تین بچوں سمیت راولپنڈی جانے کے لیے ٹیکسی میں ہوائی اڈہ کی طرف روانہ ہوئیں مگر راستے میں پاکستانی خفیہ ادارے نے بچوں سمیت انہیں اغوا کر کے امریکی فوجیوں کے حوالے کر دیا۔ اس وقت ان کی عمر 30 برس تھی۔ ان کے بڑے بیٹے کی عمر چار سال اور سب سے چھوٹے بچے کی بمشکل ایک ماہ اور اسے دو ہزار دس میں چھیاسی سال قید کی سزا سنا دی گئی۔

جی ہاں! یہ اس قوم کی بیٹی کی کہانی ہے جو متحدہ برصغیر پر ہزار سال حکومت کر چکی، یہ حکایت اس ملک کی شہری کی ہے جو ایٹمی قوت کہلوانے کی دعویدار ہے۔

جی ہاں! یہ دختر پاکستان عافیہ صدیقی کا تعارف ہے۔

گیارہ سال قبل قوم کی بیٹی بیچ دی گئی جب اس قوم کو پرویز مشرف نامی آمر سے پالا پڑا تھا جو اپنے ہی ہم وطنوں کو مکا دکھا کر کہا کرتا تھا "میں کسی سے نہیں ڈرتا" پرویز مشرف اقتدار سے الگ ہوا، پیپلز پارٹی کا دور آیا، پیپلز پارٹی کا دور بھی گزر گیا، عافیہ کی رہائی کو منشور کا حصہ بنانے والے نون لیگ کی حکومت کو بھی سال ہونے والا ہے حکمران کی مجرمانہ خاموشی بھی نہیں ٹوٹ رہی، پاکستان میں بسنے والے 20 کروڑ عوام نے بھی اگر اپنی عزت اور اپنی بیٹی کے لیے کچھ کیا ہے تو وہ صرف اور صرف رسمی احتجاج اور چند ایک پلے کارڈز تک محدود رہا ہے۔ الغرض اوپر سے لے کر نیچے تک، حکمرانوں سے لے کر عوام الناس تک، سرکاری اداروں سے لے کر نجی اداروں تک، امن و امان قائم کرنے والے قومی اداروں سے لے کر انصاف فراہم کرنے والے اداروں تک، انسانی حقوق کی تنظیموں سے لے کر غیر ملکی این جی اوز تک سب نے قوم کی مظلوم بیٹی عافیہ کے لیے کچھ نہیں کیا، جس پر پوری قوم عافیہ کی مجرم ہے۔

حیرت ہے مسلمانوں پر جو محمد بن قاسم، سلطان محمود غزنوی جیسے اسلاف کے جانشین ہیں اور قدرت کی دی ہوئی بے شمار نعمتوں سے مالا مال ہیں مگر پھر بھی محکوم، مظلوم اور مغلوب ہیں۔ اس سے بڑھ کر ندامت کی اور کیا بات ہوگی کہ پاکستان دنیا کے 58 اسلامی ممالک میں سے واحد ایٹمی طاقت ہے اور دنیا کی بہترین فوج رکھتا ہے اور اہم محل وقوع کا حامل ہے مگر پھر بھی اپنی ایک مظلوم بیٹی کو آج تک بھیڑیوں سے آزاد نہ کروا سکا؟

آج ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو گھر سے لاپتہ ہوئے گیارہ سال بیت گئے، مگر مجال ہے کہ کسی قومی، بین الاقوامی یا اسلامی حکمران، صدر، وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ، گورنر، مشیر، وزیر، صنعت کار، بیوروکریٹ، صحافی، وکیل، جج، تاجر، کسان، مزدور اور میڈیا نے مظلوم عافیہ صدیقی کے لیے صحیح طریقے اور خلوص نیت سے کوئی کوشش کی ہو، یا کوئی ایسا کردار ادا کیا ہو جس پر داد دی جائے یا اسے سراہا جائے۔

حکمرانوں کی بات کی جائے تو انہیں اقتدار اور مال و دولت سمیٹنے کی جنگ اور ہوس سے فرصت نہیں، وہ تو پانچ سال تک پاکستان کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے میں مصروف رہتے ہیں، انہیں عوام کی فکر ہے، نہ ان پر ڈھائے جانے والے مظالم سے سروکار، بھوک سے بلک بلک کر مرنے والے معصوم بچوں کی آہیں سنائی دیتی ہیں، نہ آئے روز غربت، بیروزگاری سے تنگ ہو کر خودکشیاں کرنے والے نوجوان نظر آتے ہیں، ملک پاکستان کی خودمختاری اور آزادی کا خیال ہے، نہ اس ملک میں پیدا ہونے والے انسانوں کی جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت کی ذمہ داری سے لین دین۔ وہ تو جب چاہیں جیسے چاہیں اقتدار کی کرسی کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر سکتے ہیں، غدار کمانڈو پرویز مشرف کی طرح انہیں بھی اگر عافیہ صدیقی جیسی قوم کی بیٹیوں کو ڈالروں کے عوض بیچنا پڑے، ملکی ہوائی اڈے فروخت کرنا پڑیں، تو وہ اس سے ہرگز گریز نہ کریں۔ حکمرانوں سے عافیہ کی رہائی کی امید رکھنا ایک افسانہ ہے اور فی الحال یہ افسانہ حقیقت میں بدلتا نظر نہیں آ رہا۔

کتنی شرم اور غیرت کی بات ہے کہ ہماری بیٹی کی رہائی کے لیے دیار غیر سے وفود آ کر ہمیں طعنہ دیتے ہیں اور جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر کہتے ہیں کہ خدارا! اپنی بیٹی کے معاملہ میں سنجیدگی کا مظاہرہ کریں۔ نومبر 2012ء میں سابق امریکی سینیٹر اور عافیہ کی وکیل ٹینا فوسٹر پانچ رکنی وفد کے ہمراہ پاکستان کے دورہ پر آیا اور حکومت پاکستان سے درخواست کی کہ اگر وہ عافیہ کی رہائی کے لیے ایک خط لکھ دیں تو عافیہ رہا ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس! ملالہ پر مگرمچھ کے آنسو بہانے والے اور ملال کرنے والے بے حس، بے ضمیر حکمران اور ملالہ کی خاطر قوم کے لاکھوں روپے ضائع کر کے لندن جا کر گلدستہ پیش کرنے والے صدر پاکستان اب تک عافیہ کے لیے ایک کاغذ کا ٹکڑا نہیں لکھ سکے۔

کہاں ہیں حقوق نسواں اور محافظ نسواں کے نام پر تقریریں کرنے والے اور ٹی وی کیمروں کے سامنے احتجاج کرنے والے.....؟

کہاں ہیں عورت کو آزادی دلانے کیلئے شور مچانے والے.....؟

کہاں ہیں اسلامی قوانین کو ظالمانہ قرار دینے والے.....؟

کہاں ہے وہ عاصمہ جہانگیر جو اپنے تئیں آزادی نسواں کا بلند پرچم اٹھانے کی دعویدار ہے.....؟

بے حسی کی بھی ایک حد ہوتی ہے..... یہ جب حد سے بڑھ جاتی ہے تو بیٹیاں نیلام اور بیٹے بے نام ہو جاتے ہیں..... ماؤں کی عزتیں تار تار..... اور باپوں کی قبائے عصمت کے چیتھڑے اڑتے ہیں..... بوڑھوں کی داڑھیاں چھنتی ہیں..... اور شیر خواروں کا دودھ بند ہو جاتا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ آج نہ وہ نظام خلافت ہے اور نہ وہ امام و خلیفہ جو پوری دنیا کے مسلمانوں کی جان و مال اور آبرو کا محافظ ہوتا تھا۔ مدینہ آج بھی موجود ہے لیکن وہ صدیقی، فاروقی، عثمانی و حیدری نظام خلافت نہیں جو خالد بن ولید، سعد بن ابی وقاص اور عمرو بن العاص جیسے جرنیلوں کے ذریعے "جہاد" جیسے اہم فریضے کو انجام دیا کرتا تھا۔ دمشق آج بھی موجود ہے لیکن وہ اموی خلافت نہیں جو موسیٰ بن نصیر، طارق بن زیاد اور محمد بن قاسم جیسے سپہ سالاروں کے ذریعے اسلامی ریاست کو وسیع دینے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی جان، مال اور آبرو کی حفاظت کیا کرتی تھی۔

آج بھی اگرچہ تعداد کے اعتبار سے کم سہی لیکن الحمد للہ ایسے نوجوان موجود ہیں، جنہوں نے عزت و غلبے والے اس "حکم جہاد" کے علم کو سینے سے لگا رکھا ہے۔ جنگی فدائی و جہادی یلغار کے سامنے دنیائے کفر اپنی ٹیکنالوجی کے باوجود گھٹنے ٹیک چکی ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جس کے ذریعے پہلے بھی امت کو عروج نصیب ہوا اور آج بھی امت مسلمہ کی عزت و حرمت اسی حکم میں ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جس کے ذریعے ہم ان شاء اللہ ان ظالم امریکیوں کو امت مسلمہ کی بیٹی کی رہائی پر مجبور کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور وہ اپنی ناک رگڑتے ہوئے اپنی جان سلامتی کی خاطر ہماری بہن کو رہا کریں گے۔ ان شاء اللہ

نوجوانو! اٹھو اور ان مجاہدین کے پشتیبان بن جاؤ..... ان کے ہاتھوں کو مضبوط کرو..... کفر کے لیے دہشت کی علامت بن جاؤ.....

اپنی پیاری بہن عافیہ کے لیے
ہاتھ سارے اٹھا دو دعا کے لیے
دستِ قاتل سے اپنا لہو چھین لو!
پنجۂ جبر سے آبرو چھین لو!
نوجوانو! کرو کچھ خدا کے لیے

دُرِ شہوار

Nishtareqalam@gmail.com
نشترِ قلم
زبیر طیب

وہ 23 ستمبر بروز جمعرات کی ایک ایمان افروز سہ پہر تھی۔ یقیناً ہزاروں سجدے تڑپے ہو نگے! لاکھوں دستِ دعا بلند ہوئے ہو نگے! اِبلا شبہ اس روز بہت سوں کی گزشتہ رات آنکھوں میں کٹی ہوگی، عباد الرحمان رحیمیت کا دامن تھامے کسی معجزے کے منتظر ہو نگے، بہت سے کان کسی نیبی نوید کی تاک میں لگے ہو نگے! نہ ختم ہوتے نظر آنے والے اندھیروں میں امید کا ٹمٹماتا دیا بہت سے دلوں کی آس بنا رہا ہوگا، معلوم نہیں کتنی آہیں، کتنے نالے بادلوں کو چیرتے ہوئے فلک پر راہ پانے کو ترس رہے ہو نگے! دلوں میں بستے محبت فی اللہ کے زمزمے دن رات ہجر دعا میں ڈھلتے رہے! پر میرے رب کی قضا غالب آ گئی، قیامت آئی اور آ کر گزر بھی گئی۔ زمین شق ہوئی نہ آسمان پھٹا۔ شاید چشم فلک کے آنسو بھی اب تھم چکے اس یقین پر کہ ظلم کو ایک دن مٹ کر ہی رہنا ہے! اسشیت ایزدی کو شاید آتش نمرود میں بے خطر کود جانے والی عافیہ صدیقی سے عشق کے کچھ مزید امتحان مقصود تھے۔ آزمائش کی وہ شام کچھ مزید لمبی ہوتی نظر آتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عافیہ کے درِ شہوار بننے میں ابھی کچھ اور مراحل باقی ہیں!

☆.....☆.....☆

اس نے بڑی جرات اور حوصلے سے فیصلے کا ایک ایک لفظ سنا، ایک نظر منصب جیوری کو دیکھا اور پھر اوپر سر اٹھایا کہ جیسے اپنے خالق و مالک کا شکر ادا کر رہی ہو کہ "اے ربا! تیرا شکریہ! تو نے مجھے اپنے راستے کے لئے چنا"

فیصلہ سنانے کے بعد وہ اس پنجرہ نما قید خانے میں پہنچا دی گئی جہاں ہر بیس منٹ کے بعد ایک اہلکار پنجرے میں یہ جائزہ لینے کے لیے داخل ہوتا ہے کہ اب عافیہ کیا کر رہی ہے؟ اسی پنجرے میں ایک واش بیسن، پلنگ اور کموڈ موجود ہے اور ہماری باعفت عافیہ اپنی چادر کا پردہ تان کر ضروریات زندگی سے فارغ ہوتی ہے اور پھر اسی چادر سے اپنے آنسوؤں کو پونچھتی ہے۔

ایک عجیب سی کیفیت ہے، جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا متلاطم انگیز طوفان، جو چین نہیں لینے دیتا! احساسات کو نام دینا چاہیں تو الفاظ کم پڑنے لگتے ہیں۔ ایک ان کہی سی خاموشی ہے جو رگ و پے میں سرایت کرتی جاتی ہے۔ آنسوؤں کی ایک جھڑی سی لگ جاتی ہے، درد کی ایک ٹیس سی اٹھتی ہے سینے میں مگر واللہ! یہ عافیہ سے ہمدردی جتانے کی خاطر نہیں کہ وہ تو "چنے ہوئے لوگوں" میں سے ہے! نہ جانے یہ ندامت کے آنسو ہیں؟ اپنی بے بسی کا ماتم ہے یا شاید اپنی بے حسی کا نوحہ؟ شاید یہ سیل رواں ہمارے اوپر پڑی غفلت کی دبیز تہہ کو بہا کر لے جانے میں مددگار ثابت ہو؟ ہمیں اب عمل کی دنیا میں قدم رکھنا ہی ہوگا، اس سے پیشتر کہ ہماری مہلت ختم ہونے کو آ جائے!

☆.....☆.....☆

گیارہ برس بیت گئے۔ ہم نے کیا کیا؟ عافیہ کی ماں ہر اگتے سورج کے ساتھ اسے یہ دلاسے دیے کہ "امی جان! آج رات کھانا تیار رکھیے گا، میں عافیہ کو اپنے ساتھ لے کر آؤں گا" اور ممتا کی ماری عصمت صدیقی، کئی راتوں تک بس انتظار ہی کرتی رہی کہ کب وہ چوکھٹ سے ہی اپنے بیٹے کی یہ جذباتی آواز سنے گی کہ "امی جان! آپ کے فرزند نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا، باہر آیئے اور دیکھیے! میں عافیہ کو لے آیا" عافیہ کیا سوچتی ہوگی؟ پنجرے میں بیٹھی چھت کو گھورتی اپنے رب سے کیا کیا کہتی ہوگی؟ اس کے تو آنسو بھی بولتے ہوں گے، زخموں کی سرگوشیاں بھی ہم نوا بن کر درد سے کلام کرتی ہوں گی، بیتا ہوا ہر لمحہ تاریخ بن کر پنجرے میں ٹھہر جاتا ہوگا، پلکوں سے رخسار تک پہنچتے پہنچتے آنسو کا ہر قطرہ نہ جانے کتنے مناظر کی گواہی دیتا ہوگا اور پھر جب وہ آنسو پونچھتی ہوگی تو جذب کرتے ہوئے اس کے ہاتھ معصوم قطروں سے یہ ضرور کہتے ہوں گے کہ گھبرانا مت، تم قید تنہائی میں بہے تھے، یہ شہادت ہم بھی دیں گے۔

☆.....☆.....☆

اسی طرح کا منظر ہمیں قرآن دکھاتا ہے جب تیس ہزار جادوگر شعبدہ بازی دکھانے جمع ہوئے تو سچائی اور حق کے عصا نے سارے سانپ نگل لیے۔ آج پھر وہی سماں ہے۔ فرعون اپنے بنائے ہوئے جال میں خود ہی پھڑ پھڑا رہا ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو شاید اسکی تباہی کچھ دیر رک جاتی۔ مگر یہ معاملہ تو اس کی بربادی کا سامان بن کر رہے گا۔ ایک بے خانماں، کمزور عورت کو قید کر کے اور 86 برس کی سزا سنا کر دراصل وہ اپنا کرتب دکھانے کی کوشش میں ہے اور جس کا انجام اب کچھ زیادہ دیر اور دور نہیں رہا۔ ڈراپ سین سے پہلے کچھ ایسے ہی مناظر اور فیصلے سامنے آتے ہیں۔ جادوگروں کو بہانہ قتل کرنے کا حکم اگر اسوقت کے فرعون کا فیصلہ تھا تو 86 برس قید کا فیصلہ آج کی فرعونیت کے تابوت کے لیے آخری کیل بن جائے گا ان شاء اللہ۔ گویا زوال اور قریب ہو گیا۔ اس ہمت کے پہاڑ کو تو نہ ہلایا جا سکا ہاں فیصلہ کرنے والے کے نیچے سے زمین سرک رہی ہے۔ جیسے فرعون ڈوب گیا ہاں اس کی داستان عبرت ضرور باقی رکھی گئی۔ عافیہ کو قید کر کے سکھ کا سانس لینے والے اطمینان سے تھے کہ اس مسئلے سے نجات ہوئی۔ لیکن یہ ان کی بھول ہے۔

کتنی خوش قسمت ہے وہ قوم جسے عافیہ صدیقی جیسا ہیرا نصیب ہوا اور کتنی بدنصیب ہے عافیہ صدیقی کہ اسے یہ قوم ملی ہے! اور اس ناشکری اور ناقدری کا ہی نتیجہ ہے کہ عذابوں میں گرفتار ہے۔

پچھلے آٹھ سال سے کرب و بلا میں مبتلا کسی محمد بن قاسم کی منتظر عافیہ کو معلوم ہو کہ اسکی قوم میں کچھ لوگ ہیں جو اس دن سے سکون سے نہیں بیٹھے جب سے اسکو گرفتار دیکھا ہے اور ہر وہ کوشش کر رہے ہیں جو کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ دعاؤں کا خزانہ ہے جو عافیہ پر نچھاور ہے۔

یا اللہ ہماری بہن عافیہ اور تمام مسلمان قیدیوں کو جو کفار کی قید میں ہیں، رہائی نصیب فرما۔ آمین

کے لیے رویا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے بھیجا جائے، خود میری زبانی میری اپنی ہی کلامی وہ حق و صداقت کی گفتار سنی تھی

پاکستان کے حکمرانوں کو چاہیے کہ اس بارے میں ہوش کے ناخن لیں۔ اپنی قومی اور اسلامی ذمہ داری کا احساس کریں۔ فی الوقت اس حوالے سے دو کام سرفہرست ہیں: ایک تو عافیہ صدیقی کو امریکہ کے حوالے کرنے والے مجرموں کی نشاندہی کی جائے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے، اس حوالے سے آزاد عدلیہ کا کردار بھی اہم ہے، وہ بھی خود ایکشن لے کر ان مجرموں کی گردنوں کو ناپے جنہوں نے پوری قومی وملکی سلامتی کے خلاف اور اسلامی اخوت کی دھجیاں اڑاتے ہوئے ایک اپنی ہی قوم کی بیٹی کو امریکی درندوں کے حوالے کیا، اور دوسرا کام یہ ہے کہ امریکہ سے دوٹوک انداز میں عافیہ کی رہائی کی بات کی جائے، اور جس طرح بھی ممکن ہو اسے دشمن کی قید سے آزاد کرایا جائے، اور پوری قوم مسلم کو چاہیے کہ اسلام دشمن قوتوں کو پہچانیں اور قوم مسلم کو خون میں نہلانے والے اور ہماری عزتوں کو اپنی جیلوں میں بند کرنے والے بدکرداروں کے مقابلے کے لیے عزم جہاد اپنے اندر پیدا کریں، جہاد کا مضبوط اور پختہ عقیدہ اپنے دل میں اتاریں، جہاد کو قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ کی روشنی میں سمجھیں، مغرب کی عیاری اور مکاری کے فریب سے خود کو باہر نکالیں، اور اس حوالے سے جو ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے اور جو کردار وہ ادا کر سکتے ہیں اس کے لیے آگے بڑھیں۔ زندہ قومیں اپنی عزتوں سے اس طرح غافل نہیں ہوتیں اور نہ ہی وہ مایوس ہوتی ہیں، بس ہمت کرنے اور آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ بقول شاعر:

اگر ہمت کرے انسان تو پھر کیا نہیں بس میں
یہ ہے کم ہمتی جو بے بسی معلوم ہوتی ہے

استقامت کو تیری سلام عافیہ!

استعانت جواد

کون جانتا تھا کہ 30 مارچ 2003 کو اپنے گھر سے اسلام آباد کی طرف روانہ ہونے والی اسلام کی باعزت اور پاکدامن، حافظ قرآن بیٹی کو تین بچوں سمیت پکڑ کر امریکہ کے ہاتھوں فروخت کر دیا جائے گا۔ یہ شاید اسلامی تاریخ کا سب سے زیادہ شرما دینے والا واقعہ ہو۔

ایک ارب بیالیس کروڑ مسلمانوں کی بہن عافیہ کو جب زخمی حالت میں عدالت میں پیش کیا گیا تو اس نے ایک اپیل پوری دنیا کے مسلمانوں سے کی اور یہ اپیل اس نے اپنی رہائی کے لیے نہیں کی!!! امریکی عدالت میں موجود لوگوں کو مخاطب کر کے کہا: "کیا پوری دنیا میں کوئی مسلمان باقی ہے؟؟؟ آپ لوگ میری یہ حالت دیکھ رہے ہیں؟ یہ لوگ مجھے برہنہ کرتے، قرآن کریم کے اوراق میرے قدموں میں ڈالتے ہیں اور مجھے ان پر چلنے کا حکم دیتے ہیں اور میں کیسے چلوں قرآن کے اوپر؟ میں تو حافظ قرآن ہو یہ قرآن تو میرے نبی ﷺ کے سینے پر نازل ہوا تھا۔ اور جب میں نہیں چلتی تو مجھے مارا جاتا ہے اور کپڑے واپس نہیں کیے جاتے"...... پوری دنیا کے مسلمانو!!! مجھے قید سے آزادی نہیں دلا سکتے تو کم ازکم مجھے قرآن کی بے حرمتی سے تو بچالو۔

عافیہ کو جب 86 سال قید کی سزا سنائی گئی تو جج نے کہا کہ اگر تم رحم کی اپیل کرنا چاہو تو میں کچھ سال کم کر دونگا، تو ہماری اس عظیم بہن نے کہا: رحم کی اپیل آپ سے نہیں کروں گی جج صاحب! رحم کی اپیل تو میں اپنے رحیم وکریم رب سے کروں گی۔

میں سلام پیش کرتا ہوں جیش محمد ﷺ کے شہداء کو جنہوں نے اپنے جسم کے ٹکڑے پیش کر کے ثابت کیا کہ عافیہ تم لاوارث نہیں ہو اور احتجاج نائر جلا کر نہیں بلکہ تیرے دشمنوں کے جسم جلا کر کریں گے۔ 20، 18 سال کا نوجوان وقاص شہید جو عافیہ کے لیے رویا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے بھیجا جائے۔ جب اس سے پوچھا جاتا کہ وقاص تم شہید ہو جاؤ گے تو کیا عافیہ بہن رہا ہو جائے گی؟ تو وہ کیا خوبصورت جواب ہوتا تھا اس پیارے شہید کا۔ وقاص شہید کہتا تھا کہ میں شہید ہو کر اللہ کے دربار میں جاؤں گا اور اللہ کے حضور اپنے جسم کے ٹکرے پیش کرونگا اور کہوں گا کہ یا اللہ! میرے بس میں صرف اتنا تھا، میرے پاس ایک جان تھی، ایک جسم تھا جو میں نے تیری راہ میں قربان کر دیا، اب میرے مالک! تو میری جان کے بدلے اپنی قدرت سے میرے بہن کو رہائی نصیب فرما۔

آخر میں نظم کے قارئین کے لئے ایک شاعری پیش خدمت ہے شاید یہ شاعری ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرے۔ ایک بار تو سن لو میری روداد کہانی

خود میری دہائی میری اپنی ہی کلائی
یہ سوز یہ فریاد یہ غم ناک فسانہ
اس قوم کو جو قوم بنا دے وہ ترانہ
سن کر میرے حالات بے حس ہی رہے تم!!
غفلت میں پڑے ہو جو بناتے ہو بہانہ
اس قوم کو جو قوم بنا دے وہ ترانہ
ہر دن میرا ڈر جیسے ہو شب گھور اندھیرا
ہر رات میری تاریکی نظر آئے نہ سویرا
ہر دم میرا بند تنگ ہوا جاتا ہے بسیرا
نہ کوئی ہمدرد نہ سہارا، ہر کوئی بنا وحشی لٹیرا
کچل ڈالے کوئی ان کے یہ مذموم ارادے
پھر چکھا دے مزہ ان کو، ملے گھر نہ ٹھکانہ
اس قوم کو جو قوم بنا دے وہ ترانہ
قاسم نے بھی جب ایک بہن کی فریاد سنی تھی

وہ حق و صداقت کی گفتار سنی تھی
وہ روز حشر آیت کی انکار سنی تھی
سر سجدے میں تھا جب آیت گفتار سنی تھی
بہن کو رہائی دلا کر ہی پھر دم اس نے لیا تھا
ادا عشق محمد ﷺ کا جو حق اس نے کیا تھا
وہ نمونہ بنا جرات و کردار کا بے باک خزانہ
اس قوم کو جو قوم بنا دے وہ ترانہ
آئے ہو جو محفل میں یہ عہد کرو تم
عہد نہیں توڑو گے یہ عہد کرو تم
وفا کرکے دکھاؤ گے یہ عہد کرو تم
میرے گھر پہ مجھے لاؤ گے یہ عہد کرو تم
جیتا میری آزادی ہے، مجھے اب نہ رلانہ
اس قوم کو جو قوم بنا دے وہ ترانہ

☆---☆---☆

امت کی بیٹی......ڈاکٹر عافیہ صدیقی

محمد اعجاز

ڈاکٹر عافیہ کی روداد حیات

مارچ 1972ء میں گلشن اقبال کراچی کے ڈاکٹر محمد صدیقی اور محترمہ عصمت صدیقی کے گھر ایک بچی پیدا ہوئی جس کا نام عافیہ رکھا گیا۔ آج دنیا اسے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے نام سے جانتی ہے۔ ابتدائی تعلیم کراچی میں مکمل کرنے کے بعد 1990ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے اپنے بڑے بھائی کے پاس ٹیکساس امریکہ چلی گئیں اور ہوسٹن یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ ان کا پورا خاندان اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے۔ عافیہ صدیقی کے والد نے بھی برطانیہ میں میڈیکل کی تعلیم حاصل کی تھی، عافیہ تین بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹی ہیں۔ ان کے ایک بھائی امریکہ میں آرکیٹیکٹ ہیں اور بڑی بہن فوزیہ دماغی امراض (نیورولوجی) کی ماہر ہیں اور پہلے نیو یارک میں کام کرتی رہی ہیں۔ ایک سال کے بعد عافیہ امریکہ کے عالمی شہرت یافتہ میساچوسٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (MIT) میں آ گئیں جہاں اپنی زندگی کے دس بہترین برس گزارے۔ مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا شوق عافیہ کو برینڈیز لے گیا۔ یہاں انہوں نے نیورو سائنسز کی تعلیم حاصل کی اور یہیں سے نیورولوجیکل سائنسز میں پی ایچ ڈی کی ڈگری لی۔ ڈاکٹر عافیہ نے ایک انعام یافتہ ایم آئی ٹی کی گریجویٹ خاتون کا اعزاز حاصل کیا تھا اور اب وہ ایک اعلیٰ پائے کی سائنس دان بن چکی تھیں اور معذور بچوں پر تحقیق کر رہی تھیں۔

دین کا علم

ڈاکٹر عافیہ صدیقی نے اعلیٰ سائنسی تعلیم کے ساتھ ساتھ دین کا علم حاصل کرنے کی سعی و جدوجہد جاری رکھی اور امریکہ میں دوران تعلیم فقہ کا مطالعہ کیا۔ اس ہی شوق میں وہ اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر پاکستانی آئین اور مختلف مذاہب کے تقابلی جائزے پر اپنی تحقیق کے سلسلے میں مختلف شخصیات سے رجوع کیا۔ انہوں نے اسلام، عیسائیت اور یہودیت کے موضوع پر ریسرچ کی اور جب وہ اس موضوع پر خطاب کرتیں تو بڑے بڑے اسکالر ان کا جواب دینے سے قاصر ہوتے۔

گیارہ ستمبر کے بعد

لیکن گیارہ ستمبر کے حملوں کے بعد سب کچھ بدل گیا۔ پہلے ایف بی آئی نے عافیہ صدیقی کے شوہر امجد کو پوچھ گچھ کے لیے حراست میں لیا۔ امجد خان پر الزام لگا تھا کہ انہوں نے امریکہ میں پیٹرول سٹیشنوں کو دھماکے سے اڑانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ ان سے اس پر پوچھ گچھ ہوئی کہ انہوں نے رات میں دیکھنے والی دوربین، زرہ بکتر اور عسکری موضوعات پر کتابیں کیوں خریدی تھیں۔ امجد کا موقف تھا کہ یہ سامان انہوں نے شکار کھیلنے کے لیے خریدا ہے۔ عافیہ سے بھی پوچھ گچھ کی گئی لیکن بعد میں دونوں کو چھوڑ دیا گیا۔ اس کے کچھ دن بعد وہ پاکستان لوٹ گئے کیونکہ ان کے خیال میں گیارہ ستمبر کے حملوں کے بعد امریکہ میں پاکستانیوں کے خلاف امتیاز بڑھ رہا تھا۔ 23 نومبر 1996ء میں پہلے بچے احمد کی ولادت ہوئی اور دو سال بعد مریم پیدا ہوئی۔ اسی دوران نائن الیون کا حادثہ ہوا، اس کے ساتھ ہی عافیہ کا دکھوں کا سفر بھی شروع ہو گیا۔ نائن الیون کے بعد عافیہ اور امجد کچھ دنوں کے لیے پاکستان آئے لیکن پھر واپس امریکہ چلے گئے۔ کچھ عرصے بعد وہ دوبارہ پاکستان لوٹے۔ 3 اگست 2002ء کو ان کے سب سے چھوٹے بیٹے سلمان کی پیدائش ہوئی۔ اس دوران امریکی اور پاکستانی ایجنسیوں نے ان کے بارے میں خاصی تحقیق کی مگر وہ ان کے بارے میں کچھ بھی حاصل نہ کر پائے۔ ان پر یہ مضحکہ خیز الزام عاید کیا گیا کہ وہ مذہب اسلام اور خاص کر جہاد کی تعلیم حاصل کرتی رہی ہیں۔ اس لیے اس بنا پر انہیں خطرناک دہشت گرد قرار دیا گیا۔

ڈاکٹر عافیہ کی چیخیں

30 مارچ 2003ء کو عافیہ نہایت گھبراہٹ کے عالم میں اپنی ماں کے گھر گلشن اقبال کراچی سے نکلیں۔ چھ برس کا بیٹا احمد، چار برس کی مریم اور چھ ماہ کا سلمان ان کے ساتھ تھے۔ عافیہ راولپنڈی جانے کے لیے میٹرو کیب ٹیکسی میں سوار ہو کر کراچی ایئر پورٹ روانہ ہوئیں، مگر وہ فلائیٹ تک نہ پہنچ سکیں۔ قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا بھیڑیوں نے عافیہ کو اس کے معصوم بچوں کے ساتھ راستے میں ہی دبوچ لیا۔ اس سے اگلے روز وزیر داخلہ فیصل صالح حیات نے ایک پر ہجوم پریس کانفرنس میں عافیہ صدیقی کی گرفتاری کی تصدیق کر دی۔ ان ہی دنوں میں خفیہ ایجنسیوں کے لوگ عافیہ کے گھر جانے لگے اور گھر والوں کو خاموش رہنے کے لیے ڈراتے دھمکاتے رہے۔ عافیہ صدیقی کی والدہ نے بی بی سی کو بتایا کہ ان کی بیٹی کے غائب ہونے کے بعد ایک شخص موٹر سائیکل پر ان کے گھر آیا اور انہیں دھمکی دی کہ "اگر اپنی بیٹی اور نواسی نواسوں کو زندہ دیکھنا چاہتی ہو تو خاموش رہو"۔ پاکستان میں ڈاکٹر عافیہ کے خاندان کو مسلسل دھمکایا جا رہا تھا۔ ان کو اپنے بارے میں فکر نہ تھی، لیکن وہ عافیہ کی خاطر زبان بند کیے ہوئے تھے۔ ایک ایسے ہی موقعے پر عافیہ کی بہن فوزیہ صدیقی نے کہا کہ بگرام ایئر بیس پر گزشتہ پانچ سالوں کے دوران عافیہ صدیقی پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے گئے ہیں، مگر ان پر کوئی جرم ثابت نہ کیا جا سکا۔ مسلسل تشدد کی وجہ سے ان کی جسمانی اور ذہنی صحت تشویش ناک حد تک خراب ہو گئی ہے۔ ہمیں امریکی عدالت سے انصاف کی امید نہیں ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ انہیں مسلسل دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ ہماری جانب سے اسلام آباد میں دائر کیا جانے والا مقدمہ واپس لے لیا جائے ورنہ مجھے بھی اٹھا کر اسی طرح غائب کر دیا جائے گا۔ فوزیہ صدیقی نے کہا، مجھے بھی فون اور ایس ایم ایس کے ذریعے دھمکیاں دی جا رہی ہیں کہ اگر ہم نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے بارے میں زبان بند نہ کی تو ہمارے خاندان کو قتل کر دیا جائے گا۔ 30 ستمبر 2003ء کو عافیہ کی بڑی بہن ڈاکٹر فوزیہ نے اعجاز الحق کے ہمراہ فیصل صالح حیات سے ملاقات کی تو وزیر داخلہ نے یہ کہہ کر تسلی دے دی کہ مجھے یقین ہے کہ عافیہ کو چھوڑ دیا گیا ہوگا۔ آپ خاموش رہو اور اس کے فون کا انتظار کرو، لیکن عافیہ آئیں نہ ان کا فون۔

ڈاکٹر عافیہ اور بردہ فروش مشرف

اس دن جب عافیہ اغوا ہوئی تھیں پاکستان کے آمر صدر مشرف اور وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی کی حکومت تھی۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی اسی زمانے میں اغوا ہوئیں جب ہزاروں انسانوں کے قاتل، انسان فروش اور بردہ فروش جنرل مشرف پاکستانیوں اور غیر ملکیوں کو فروخت کر کے ڈالر کما رہے تھے۔ مشرف نے اپنی کتاب "ان دی لائن آف فائر" میں اعتراف کیا ہے کہ ان کی حکومت نے سینکڑوں ملزم پیسوں کے عوض یا رضاکارانہ طور پر امریکہ کے حوالے کیے۔ اس زمانے میں وزیر داخلہ فیصل صالح حیات تھے۔ کیا صدر، وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کے علم میں یہ بات نہ تھی کہ ایک پاکستانی خاتون کو (جسے امریکی خفیہ ادارے نامزد کر چکے تھے) کب، کیوں اور کس قانون کے تحت اغوا کیا گیا اور کسی غیر ملک کے حوالے کیا گیا؟

اگر امریکی ڈاکٹر عافیہ کے مجرم ہیں تو وہ پاکستانی کیسے بے گناہ قرار پا سکتے ہیں جنہوں نے ان کے اغوا میں حصہ لیا ان کو امریکا کے ہاتھ بیچا اور انہیں افغانستان پہنچانے میں دلالی کی۔ اس پاکستانی ادارے یا افراد کو کب بے نقاب کیا جائے گا یا ان مکروہ چہروں پر ہمیشہ نقاب پڑی رہے گی؟ سوال یہ ہے کسی فرد یا تنظیم نے کسی مقامی عدالت میں ایسی پٹیشن داخل کیوں نہ کی جس میں ان پاکستانی اداروں اور افراد کے ناموں کے انکشاف اور ان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا جاتا جن پر اس پورے ڈرامے میں اہم کردار ادا کرنے کا شبہ ہے۔

ڈاکٹر عافیہ کا اصل جرم

عافیہ پر لگائے گئے تمام الزامات بوگس ہیں، سوائے ایک کے اور اس سے وہ خود بھی انکار نہیں کرتیں۔ وہ بلاشبہ اسلام پر فخر کرنے والی عملی مسلمان تھیں۔ خصوصاً نائن الیون کے بعد امریکا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جتنی شدت سے پروپیگنڈا کرتا وہ اسی قدر شدت سے اسلام کی محبت سے سرشار ہو جاتیں اور اپنے ایمان و دین کے لیے جان و مال کی قربانی دینے پر آمادہ ہوتی جاتیں۔ ان کا تعلیمی کیریر بھی گواہی دیتا ہے کہ عافیہ ایک مضبوط عقیدے کی حامل اور داعیانہ صفات رکھنے والی خاتون رہی ہیں۔ کردار و عمل میں ان کا اصول ہمیشہ یہی رہا کہ دوستی اللہ کے لیے اور دشمنی بھی اسی کے واسطے۔ امریکہ میں قیام کے دوران عافیہ نے جنون کی حد تک اسلام کی دعوت کا کام کیا، یہی ان کا جرم ٹھہرا۔ اسی وجہ سے امریکی شروع دن سے اس سے خائف رہنے لگے تھے۔ MIT میں دوران تعلیم وہ اپنے کلاس فیلوز میں قرآن اور اسلامی کتب تقسیم کرتی رہتی تھیں۔ انہوں نے وہاں قرآن کے سٹڈی سرکل ترتیب دیے۔ عافیہ نے امریکی جیلوں میں بھی دعوت کا بھرپور کام کیا جہاں وہ قرآن مجید اور دیگر اسلامی لٹریچر تقسیم کرنے جاتی رہیں۔ بوسنیا کی جنگ اور اس میں مسلمانوں کے قتل عام نے عافیہ کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ عافیہ نے بوسنیائی عورتوں اور خصوصاً حاملہ بوسنین کے قتل عام پر ایک گرافکس پریزینٹیشن بھی بنائی، جسے وہ اپنے لیپ ٹاپ کمپیوٹر پر لوگوں کو دکھاتی رہتی تھیں۔ عافیہ نے بوسنین یتیم بچوں اور بیواؤں کے لیے بھرپور فنڈ ریزنگ کی۔

2004ء میں بوسٹن میگزین میں عافیہ پر ایک مضمون چھپا، جس میں لکھا گیا کہ عافیہ نے ایک سٹڈی سرکل میں اپنے خیالات کا اظہار کچھ اس طرح سے کیا تھا: "اگر ہم خلوص اور تحمل سے اللہ کے دین کا کام کریں تو کیا عجب یہی امریکا کل کو ایک اسلامی ریاست بن جائے"۔ عافیہ نے مقامی مسلم بچوں کے درجنوں گروپ ترتیب دے رکھے تھے جنہیں وہ باری باری اختتام ہفتہ قرآنی قاعدہ پڑھانے جایا کرتی تھیں۔ مجموعی اعتبار سے عافیہ کی زندگی پوری دنیا کے لیے مشعل راہ ہے۔ اپنے عقیدے اور نظریے پر اپنی عائلی زندگی قربان کر دی، امریکا کے پرتعیش ماحول میں اپنا کیریر اور مستقبل لٹا دیا، اپنی خوشیاں، اپنے بچے یہاں تک کہ جسم و جاں اور دل و دماغ بھی نثار کر دیا۔ 86 برس کی سزا کا اعلان انہوں نے جس سکون سے سنا اور جو ردعمل ظاہر کیا وہ بھی یہ ثابت کرتا ہے کہ ایک کمزور ترین جسمانی قوت رکھنے والا مسلمان بھی ایک پوری سپر پاور کو شکست سے دوچار کر سکتا ہے۔

امریکی ڈرامہ کیسے شروع ہوا۔

ڈاکٹر عافیہ بگرام جیل میں

فروری 2002ء میں ایک بے گناہ پاکستانی قیدی معظم بیگ کو اسلام آباد سے گرفتار کر کے قندھار، بگرام اور آخر کار گوانتا ناموبے پہنچایا گیا۔ کیوبا کی اس جیل سے وہ 2005ء میں رہا ہوا۔ آزادی کے بعد Combatant The Enemy کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اپنی کتاب میں انہوں نے قیدی نمبر 650 کا تذکرہ بھی کیا۔ معظم بیگ نے لکھا کہ بگرام جیل میں ایک قیدی خاتون جس کا نمبر 650 ہے، جب امریکی اسے تشدد کا نشانہ بناتے ہیں تو اس کی دل دوز چیخوں سے پوری بگرام جیل لرز اٹھتی ہیں۔ اس کی کتاب میں یہ معلومات پڑھ کر معروف و مشہور نومسلم برطانوی صحافی خاتون یوان ریڈلے نے تحقیق و تفتیش کا آغاز کیا۔ سات جولائی 2008ء کو اسلام آباد میں ایک پر ہجوم پریس کانفرنس کرتے ہوئے ریڈلے نے انکشاف کیا کہ 650 نمبر خاتون قیدی ڈاکٹر عافیہ صدیقی ہی ہیں۔ ریڈلے کے اس دھماکہ خیز انکشاف کے نتیجے میں امریکیوں میں کھلبلی مچ گئی اور وہ بغلیں جھانکنے لگے۔ 3 اگست 2008ء کو بی بی سی نے رپورٹ دی کہ ایف بی آئی والوں نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے بارے میں ان کے خاندان کی وکیل کو بتایا ہے کہ وہ زندہ ہے مگر زخمی حالت میں اور افغانستان کی جیل میں ہے۔ مگر نہ تو یہ بتایا گیا کہ زخمی کیسے ہوئی، نہ یہ کہ افغانستان کیسے پہنچی اور اس کے معصوم بچے کہاں ہیں؟ اس کے ساتھ ساتھ یہ معمہ بھی اپنی جگہ موجود تھا کہ ایف بی آئی کی ویب سائٹ پر ڈاکٹر عافیہ کا نام ابھی تک مطلوب ترین (Most Wanted) افراد میں درج تھا۔

ڈاکٹر عافیہ کو 86 برس کی سزا دینے یا موت کی کرسی پر بٹھانے کے لیے ضروری تھا کہ اسے ایک ایسی طاقتور عورت کا کردار دے دیا جائے جو نہتی اور تن تنہا ایک امریکی مسلح گروہ پر حملہ آور ہو سکتی ہو۔ چنانچہ ڈرامے کے اگلے سین میں یہ دکھایا گیا کہ اگلے دن جب چند امریکی عافیہ سے پوچھ گچھ کرنے گورنر غزنی کے محل میں جاتے ہیں، تو عافیہ شیرنی کی طرح ان پر جھپٹ پڑتی ہے۔ امریکی تفتیشی ٹیم میں ایف بی آئی کے دو سپیشل ایجنٹ، ایک آرمی وارنٹ آفیسر، ایک آرمی کیپٹن اور ایک بلیک واٹر کا ملٹری کمانڈو تھا۔ یہ سب لوگ مسلح تھے اور ڈاکٹر عافیہ سے تفتیش کرنے وہاں گئے تھے۔ یہ لوگ محل کی دوسری منزل پر واقع میٹنگ ہال میں پہنچے تو عافیہ جو پہرے داروں کی غفلت سے اسی کمرے کی کھڑکی کے پردوں کے پیچھے چھپی کھڑی تھی موقع غنیمت جانتے ہوئے امریکی وارنٹ افسر کی گن ایم فور کاربین اٹھا کر ان پر فائر کرنے لگی۔ اس پر امریکی بلیک واٹر اہل کار نے عافیہ کو فوراً دھکا دے کر نیچے گرا دیا اور وارنٹ آفیسر (جس کا نام مقدمے کے دوران آخر وقت تک خفیہ رکھا گیا) نے اپنے 9 ایم ایم سروس پستول سے عافیہ پر دو فائر داغ دیے اور وہ شدید زخمی ہو کر گر پڑی۔

ظالمانہ فیصلہ اور ردعمل

ڈاکٹر عافیہ کو بالآخر چھیاسی برس کی قید سنا دی گئی۔ جھوٹ کو سچ ثابت کرتے ہوئے بدنصیب امریکن جج برمن نے جب عافیہ کے خلاف فیصلہ سنایا تو اسلام اور پاکستان کی اس آہنی عزم والی بیٹی کا [illegible] قابل دید تھا۔ جیسے کہہ رہی ہوں کہ جیت گئے تو کیا کہنا، ہارے بھی تو بازی مات نہیں۔ عافیہ نے فیصلہ جس صبر و تحمل اور استقامت سے سنا اس پر سارا امریکا حیران رہ گیا۔ ڈاکٹر عافیہ جب یہ کہہ رہی تھیں کہ اس عدالت کو شرم سے ڈوب مرنا چاہیے (Shame on this court) تو اس وقت اپنا سر بے بسی سے آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے جیسے خود کلامی سے بارگاہ ایزدی میں عرض کر رہی تھیں، اے اللہ میں آپ کی رضا پر راضی ہوں۔ یہ کہا اور سر تسلیم خم کر لیا۔ فیصلے کے مطابق وہ اپنی سزا ٹیکساس کی جیل فیڈرل میڈیکل فیسیلٹی کارزویل میں گزارنے لگیں جہاں خواتین قیدیوں کو ذہنی علاج کی سہولیات میسر ہیں۔ مقدمے کی کارروائی سے پہلے بھی عافیہ کو نیویارک سے ٹیکساس مذکورہ ہسپتال میں بھیجا گیا تھا: اس ہسپتال کے سرکاری ماہر نفسیات ڈاکٹر تھامس کچارسکی نے کہا تھا کہ شدید ڈپریشن اور پیچیدہ نفسیاتی بیماریوں کی وجہ سے ڈاکٹر عافیہ اس قابل نہیں کہ ان پر مقدمہ چلایا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ عافیہ کے اغوا سے سزا تک کی کہانی میں جہاں بے شمار جھوٹ، ان گنت لاجواب کرنے والے سوالات اور لاتعداد شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں وہاں یہ سوال بھی اٹھایا جا رہا ہے کہ امریکی عدالت نے عافیہ کی مشکوک ذہنی حالت کو نارمل قرار دیتے ہوئے اس پر مقدمہ کیوں چلایا اور اسے سزا کیسے سنا دی، جب کہ جج مانتا ہے کہ انہیں عام جیل کے بجائے ذہنی بیمار خواتین کی جیل میں بھیجا جائے؟

حرف آخر

پاکستان میں گزشتہ 11 برس کے عرصے میں ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے لیے بہت احتجاج ہوا، جلوس نکالے گئے، جلسے ہوئے، یادداشتیں پیش کی گئیں، لیکن امریکا ٹس سے مس نہیں ہوا اور نہ ہی وہ اس طرح کچھ سنے گا۔ اس کا اصل علاج ایک ہی ہے کہ امت مسلمہ جہاد کی طرف واپس لوٹے اور جب امت جہاد کا علم لہرائے گی اور دشمن کے دماغ میں بھری ہوئی اسلام دشمنی کا بھیجا نکلے گا تب کسی ظالم کو ہمت نہ ہوگی کہ وہ مسلمان عورت کی طرف میلی آنکھ سے دیکھ سکے۔

☆---☆---☆

طلحہ السیف
السلام علیکم
tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com

سلام اے عافیہ!......

کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی امانت
ایک بھاری بوجھ ہے......
بھاری نہ ہوتا تو پہاڑ اٹھا لیتے......
یا سمندر سنبھال لیتے......
مگر......
انہوں نے انکار کیا اور......
وہ ڈر بھی گئے......
"نا سمجھ" اور "بے خبر" انسان نے اپنا سینہ کھولا اور......
اپنے کندھے پیش کر دیئے......
کیا وہ بھی نہ اٹھا پایا؟؟......
جی نہیں...... اس نے اٹھا لیا...... سنبھال لیا اور پورا کر کے دکھایا......
ہاں!
یہ بات ضرور ہے کہ سارے مگر نہ اٹھا پائے......
"پس ان میں سے بد بخت بھی ہیں اور خوش بخت بھی"......
مسلمان ہونا کیا آسان کام ہے؟......
موروثی مسلمانوں کو کیا پتا؟......
لیکن اتنا تو علم ہے کہ آسان ہوتا تو پہاڑ کیوں انکار کرتے؟......
جی ہاں! آسان نہیں......

اس راہ میں وہ مشکلات ہیں کہ ان کے سامنے جگر خون ہونا یا پتہ پانی ہونا جیسے محاورے کھیل لگتے ہیں......
جو سب سے پہلے اس امانت کو اٹھانے والے بنے ان کے ساتھ کیا ہوا تھا؟......
جلتے کوئلے اور ننگی پشت......
گرم سنگریزے اور ان میں جذب ہوتے گھستے جسموں کے لوتھڑے اور خون......
خاندانی مقاطعے اور بائیکاٹ......
ماریں، اذیتیں اور گالیاں......
لیکن کیا یہ نشہ اتر گیا؟......
نہیں...... ہرگز نہیں...... ہاں البتہ یہ امانت اٹھانے والوں کو یہ ضرور کہنا پڑا......

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

اور

اگر گویم مسلمانم بترسم
کہ دانم مشکلات لا الہ

مگر جب یہ طے تھا کہ یہ کلمہ بھاری ہے اور اسے پڑھنے والے کو یہ بار اٹھانا پڑے گا
تو......
سب سے پہلے اٹھایا کس نے؟
اولیت کا شرف کس کو ملا؟......
ایک عورت کو...... سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا......
جب یہ طے تھا کہ یہ کلمہ "نصرت" مانگے گا......
تو نصرت کا عہد سب سے پہلے کس نے کیا؟......
ایک عورت نے...... سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا......
جب یہ حتمی بات تھی کہ اس امانت کی خاطر جان بھی جا سکتی ہے تو......
سب سے پہلے جان کس نے دے دی؟......
ایک عورت نے...... سیدہ زنیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا......

دین اسلام کو سب سے پہلے پناہ عورت کی آغوش میں ملی......
اس کی نصرت کا عہد سب سے پہلے ایک عورت نے کیا......
اس کی خاطر سب سے پہلے قربانی عورت نے دی، آنکھوں کی بھی اور پوری جان کی بھی......
عورتیں تو ہمیشہ سے "اولیت" لیتی آئی ہیں......
اس لیے "عافیہ" اگر آج ہم سب سے اولیت لے گئی تو اچنبے کی کونسی بات ہے؟ کیا انہونی ہو گئی؟......
آخر وہ سب پر "اولیت" لے جانے والی سیدہ خدیجہؓ کی روحانی اور مردوں میں سب پر اولیت رکھنے والے "صدیقؓ" کی نسبی بیٹی جو ہوئی......
سلام اے عافیہ سلام!......

☆......☆......☆

اسلام کی خاطر مردوں نے بہت قربانیاں دیں...... بجا!......
بدر سے قندھار تک، احد سے برما تک...... احزاب سے فلوجہ تک...... طائف وحنین سے سرینگر تک اور خیبر سے غزہ تک...... مقتل انہی کے خون سے معطر ہیں...... بجا...... بالکل بجا......
رزم گاہیں انہی کی سرفروشیوں سے زندہ اور انہی کے جذبوں سے زندہ ہیں......
وہ گھوڑے دوڑاتے ہیں، تلواریں اور توپیں چلاتے ہیں، سروں کی کھیتیاں کاٹتے ہیں اور خون کی ندیاں بہاتے ہیں...... حق بالکل حق......
وہ شجاع ہیں، بہادر ہیں، جنگ آزما ہیں، مضبوط ہیں اور شہادت کے متلاشی......
...... بالکل درست......
لیلائے شہادت کی مانگ میں انہی کا خون سجتا ہے
اور انہی کا لہو حوران بہشت کے ہاتھوں کی حنا کاری کا فریضہ سرانجام دیتا ہے...... کوئی شک نہیں......
عورتیں کمزور ہیں، ناتواں ہیں...... یہ بھی بجا......
جنگ آزما نہیں...... یہ بھی درست......
اور سب سے بڑھ کر کہ یہ "جہاد" ان پر فرض ہی نہیں کہ نبھانے کے لئے میدان میں آنا ان کی ذمہ داری ہو...... یہ بھی بالکل سچ اور حق......
مگر اس جہاد میں مشکل کام...... سب سے مشکل کام پھر بھی ان کے ذمہ ہے......
مرد تو موج میں ہیں......
لڑائی بھی اول اول مشکل، آگے چل کر مزا دیتی ہے......
فتح کا احساس لذت والی چیز ہے اور غنیمت کا مال لذیذ ترین......
اور اگر یہ نہ بھی ملے تو "شہادت" سے بڑھ کر لذت تو جنت کی نعمتوں میں بھی نہیں......
اور اس کے بعد حوریں، غلمان، سبز پرندے اور جنت کی سیر......
مشکل تو یہاں بھی ان بے چاریوں کے ہی حصے میں آئی......

بلبل کو دیا رونا تو پروانے کو جلنا
اور ہم کو دیا غم جو مشکل نظر آیا

یہ ماں ہے تو اس کے جوان بیٹوں کا غم...... بیوی ہے تو حسین رشتے سہاگ کا غم...... بہن ہے تو سر پر ہاتھ رکھنے والے بھائی کا غم...... انہیں خوشی سے یہ سب کچھ قربان کرنا بھی ہے...... اس غم کو سینے سے لگانا بھی ہے اور پھر گھٹ گھٹ کر اسی غم میں جینا بھی ہے اور یہی جینا جاں سے گذر جانے سے بڑا کمال ہے......
جب قربانی کے کمالات کے میدان میں سبقت ہے ہی ان کے لئے تو "عافیہ" بہن کا قربانی میں مردوں سے سبقت لے جانا بھی ایک منطقی بات ہے...... انہونی نہیں......
اس نے قربانی دے دی اور وہ جیت گئی......
سلام اے عافیہ! سلام......

☆......☆......☆

عافیہ بہن نے بھی خوشی سے قربانی دی ہے......
"جہاد" کا جھنڈا کوئی کسی کے ہاتھ میں زبردستی نہیں دے سکتا...... یہ پہاڑ اپنی خوشی سے ہی اٹھایا جاتا ہے......
امت کو بیدار کرنے کے لئے اس کی قربانی لی گئی......
تحریض علی الجہاد کے لئے بہت سے عوامل کی ضرورت ہوتی ہے......
اور ان میں ایک "مظلومیت کی داستان" کا ہونا بھی ہے......
ایک ایسا مظلومانہ استعارہ، جس کی طرف "ومالکم" کہہ کر متوجہ کیا جائے......
"مدینہ" والوں کو جہاد پر اٹھانا تھا انہیں "مکہ" کی طرف توجہ دلا کر "ومالکم" کہا گیا......

انکی ایک داستان ہر زمانے میں درکار ہوتی ہے...... دلوں میں آگ لگانے کے لئے......
لیکن شجاعت و بہادری داستان بننا آسان ہے...... مظلومیت کی داستان بن جانا نسبتاً آسان ہے...... اس لئے یہ کام عورتیں کر لیتی ہیں......
مظلومیت کا استعارہ بننا مشکل اور جان لیوا...... اور یہ مشکل بھی "بہنیں" ہی اٹھاتی آ رہی ہیں......
کبھی "مکہ" میں...... کبھی اندلس میں اور کبھی "دیبل" میں......
جی ہاں! عورتوں کی مظلومیت، بہنوں کی فریاد، مردوں کو بیدار کرتی ہے...... بھائیوں کو غم میں مبتلا کرتی ہے......
شرم کی بات تو یہ ہے ہم ابھی تک اسے آزاد نہ کرا سکے...... اس جیل کی دیواروں سے سر نہ ٹکرا سکے...... جو ہماری آنکھوں میں کانٹا بن کر چبھتی ہے......
لیکن ایک بات کا یقینی علم ہے...... جی ہاں یقینی......
صدیقؓ کی بیٹی کی قربانی ضائع نہیں جا رہی...... رنگ دکھا رہی ہے...... اور اس کا حوالہ بھائیوں کے دلوں میں آگ بھڑکاتا ہے......
میں نے محض سترہ سال کے ایک انتہائی خوبصورت اور کڑیل بچے کو اس کا نام لے کر یوں تڑپتے دیکھا ہے جس طرح مچھلی پانی سے باہر آ کر تڑپتی ہے......
جس عمر میں نوجوانوں کو گیند، بلے اور موبائل سے آگے کی دنیا کا کچھ علم نہیں ہوتا اس عمر میں اس نے اس عظیم درد اور مبارک فکر اپنے دل میں جگائی......
اور پھر میں نے دیکھا کہ "عافیہ" کو قید کرنے والوں کے سب سے بڑے کیمپ کے اندر اس نوجوان کی گولیوں سے چھلنی لاش اپنی بہن کو سلامی پیش کر رہی تھی...... عافیہ کے دشمن جائے عافیت ڈھونڈتے پھر رہے تھے......
سلام اے عافیہ سلام......

☆......☆......☆

قلم تلوار
نوید مسعود ہاشمی
Naveedmasoodhashmi@gmail.com

"لبیک یا بنتی"

جب قوم کا اجتماعی شعور مر چکا ہو...... جس قوم کے دانشوروں، تجزیہ نگاروں، کالم نگاروں، سیاست دانوں، شاعروں اور حکمرانوں کو "ڈالروں" کا چسکا پڑ چکا ہو...... جس ملک کے میڈیا میں "بے غیرت بریگیڈ" کی واہیات اصطلاح بھی اعزاز و اکرام کا سبب سمجھی جائے...... اس ملک کے حکمرانوں اور میڈیا کو ڈاکٹر عافیہ صدیقی جیسی پاکدامن بیٹی کیسے یاد رہ سکتی ہے؟ گیارہ سال بیت گئے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی گرفتاری کو...... ان گیارہ سالوں میں پاکستان کی اس عظیم بیٹی کے ساتھ وہ

ہمت و صبر کا مظاہرہ کر کے عروج و کمال کی بلندیوں کو چھو لیا...... دشمن نے نیچ پن کی بدترین مثالیں قائم کیں تو ڈاکٹر عافیہ صدیقی نے بھی اسلام سے وفاداری کا حق ادا کر دیا...... ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی محترمہ بہن ڈاکٹر فوزیہ صدیقی جب بھی اپنی گرفتار بہن کا دکھڑا لے اسلام آباد تشریف لاتی ہیں تو میں ان کا سامنا کرنے سے گریز کرتا ہوں۔ لیکن مجھے یہ لکھنے میں کوئی باک نہیں کہ ڈاکٹر فوزیہ صدیقی نے جس جانفشانی کے ساتھ اپنی مظلومہ بہن ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کی مہم کو پاکستان کے چاروں کونوں تک پھیلایا یہ یقیناً ان پر اللہ کا خاص انعام تھا۔

امریکہ کی عدالت نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو 86 سال سزا سنا کر جس طرح سے صلیبی ذہنیت کا ثبوت دیا وہ کسی بھی باشعور سے مخفی نہیں ہے...... امریکہ کہ جو پاکستانی سیکولر فاشسٹوں کے لئے سپر پاور ہے...... لیکن یہ سپر پاور امریکہ، اک دھان پان سی لڑکی سے اتنا ڈرتا ہے کہ اس نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو 86 سال تک مستقل باندھنے کا انتظام کر لیا...... رسوائے زمانہ پرویز مشرف کے وکلاء اور حواری شور مچاتے ہیں کہ پرویز مشرف کی ماں بیمار ہے لہٰذا اسے "ماں" کی عیادت کے لئے بیرون

ان سے بڑے اور بدمعاش بھی کبھی دیکھے ہوں گے...... کہ جنہوں نے اپنے ہی ملک، مذہب اور وطن کی ایک بیٹی سے اس کے معصوم بچے چھین کر اسے امریکیوں کے حوالے کر دیا ہو؟ ایک مسلمان بیٹی کو گرفتار کر کے

ہاتھوں ڈالروں کے بدلے فروخت کرنا شروع کر دیں گے...... تو پھر وہ ریاست ماؤں کی آہوں، بہنوں کی سسکیوں اور بیٹیوں کی چیخ و پکار کے بوجھ تلے دب جایا کرتی ہے۔

دعائیں دیتی رہیں گی...... سری لنکا سے 712ء کو ایک جہاز خلیج کی طرف چلا...... جس میں عرب تاجروں کے بچے بھی تھے اور کچھ حاجی بھی سوار تھے...... یہ جہاز جب سندھ کے علاقے دیبل پہنچا تو یہاں ڈاکوؤں کے ایک

تیر پیوست کر دیا۔

حجاج بن یوسف اس وقت عراق کا گورنر تھا...... اس نے راجہ داہر کو ایک خط لکھا کہ لٹیروں کو گرفتار کر کے سزا دو اور مظلوم بچوں اور عورتوں کو ڈاکوؤں کے چنگل سے فوراً رہا کرواؤ، راجہ داہر نے جواب میں کہا کہ میں بحری قزاقوں کا ذمہ دار نہیں ہوں...... اور نہ میرے پاس اس کا کوئی علاج ہے...... راجہ داہر تو جواب دے کر مطمئن ہو گیا...... مگر حجاج بن یوسف اس مظلوم فریادی خاتون کی پکار کو نہ بھلا سکا...... اس نے دو جرنیلوں کو سندھ کی مہم پر بھیجا مگر جب خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی تو اپنے 17 سالہ بھتیجے محمد بن قاسمؒ کی زیر قیادت بارہ ہزار کا لشکر دے کر اسے مسلمان بچیوں اور بچوں کو رہا کروانے کے مشن پر روانہ کر دیا۔

سب سے پہلے حضرت محمد بن قاسمؒ نے سندھ کے علاقے "قمر پور" اور "ارمائیل" کو فتح کیا...... اور پھر دیبل کی طرف پیش قدمی شروع کر دی...... راجہ داہر کی فوج نے دیبل کو بچانے کی سرتوڑ کوششیں شروع کر دیں...... مگر محمد بن قاسمؒ نے خندقوں میں منجنیقیں نصب کر

ہوئی...... اور پھر مسلمانوں نے سکھر اور رحمڑی کے ناقابل تسخیر قلعوں کو بھی فتح کر لیا۔ وادی مہران کے پاس شعر سعر کے تڑے گئے...... اور برہمن آباد میں راجہ داہر اور بن قاسمؒ کی فوجوں میں دو بدو لڑائی ہوئی...... کہا جاتا ہے کہ اس جنگ میں 26 ہزار راجہ داہر کے فوجی مارے گئے...... راجہ داہر کے پاس "دیبل" کی مرکزی حکومت تھی اور وہ خود "جی کات" مقام پر قیام پذیر تھا۔ سندھ کے مشرقی کنارے پر محمد بن قاسمؒ اور راجہ داہر کی فوجوں میں براہ راست ٹاکرہ ہوا۔ تیروں، تلواروں، بھالوں اور بھالوں کی بارش میں مجاہدین نے وہ پا مردی کر کے راجہ داہر کی فوج کے قدم اکھاڑ ڈالے...... اور راجہ داہر مارا گیا۔ ایک قیدی مسلمان خاتون کی فریاد پر...... محمد بن قاسمؒ نے راجہ داہر کی 33 سالہ ظالمانہ حکومت کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے...... اور پھر "ارور" کے قلعے میں موجود قیدی خواتین اور بچوں کو رہائی دلا کر ثابت کیا کہ "غیرت اور حمیت اسلامی" زندہ ہے......
ڈاکٹر عافیہ صدیقی

صدیقی بہن پاکستان بیٹی پچھے یاد رہو گی ہے! گیارہ
سال بیت گئے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی گرفتاری کو۔۔۔ ان گیارہ سالوں میں پاکستان کی اس عظیم بیٹی کے ساتھ وہ کون ظلم ہوگا کہ روا نہ رکھا گیا ہو؟

پاکستان کے تاریک جیلوں سے لے کر افغانستان کے قید خانوں تک۔۔۔ اور پھر امریکی عدالتوں سے لے کر امریکی جیلوں تک۔۔۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی نے عزیمت کی جو تاریخ مرتب کی ہے وہ امت مسلمہ کے لئے سرمایہ افتخار رہے گی۔

دشمن نے کمینگی کی انتہا کر دی۔۔۔ مگر ڈاکٹر عافیہ صدیقی نے برداشت کی حد کر دی۔ "دشمن" پستیوں کی اتھاہ گہرائیوں میں گر گیا۔۔۔ مگر ڈاکٹر عافیہ صدیقی نے

کے وکلاء اور حواری شور مچاتے ہیں کہ پرویز مشرف کی ماں بیمار ہے لہٰذا اسے "اماں" کی عیادت کے لئے بیرون ملک جانے کی اجازت دی جائے۔۔۔ یہ کیسا بزدل "کمانڈو" ہے کہ جو ماں کی عیادت کی آڑ میں ملک چھوڑ کر بھاگ جانا چاہتا ہے۔۔۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو اسی ڈکٹیٹر کے سیاہ دور میں امریکہ کے حوالے کیا گیا تھا۔۔۔ اس ظالم ڈکٹیٹر سے کوئی پوچھے کہ جب ڈاکٹر عافیہ صدیقی سے اس کے معصوم بچوں کو چھین کر امریکہ کے حوالے کیا گیا تھا۔۔۔ تب تمہیں اس پر رحم کیوں نہیں آیا؟ جب تم نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو فروخت کر کے ڈالر وصول کئے تھے۔۔۔ تب تمہیں اس پر ترس کیوں نہ آیا؟ چشم فلک نے

ایک بیٹی سے اس کے معصوم بچے چھین کر اسے امریکیوں کے حوالے کر دیا ہو؟ ایک مسلمان بیٹی کو گرفتار کر کے [illegible] والے۔۔۔ پھر وہ بیٹی جو معصوم بچوں کی ماں بھی ہے۔۔۔ اس ماں سے اس کے معصوم بچے جدا کر کے۔۔۔ اسے امریکیوں کے ہاتھوں فروخت کرنے والے۔۔۔ ربا! یہ زمین پھٹی کیوں نہیں؟ آسمان ہلا کیوں نہیں؟ ہزار بار لعنت ہو ایسی روشن خیالی اور سیکولر لادینیت پر۔۔۔ بیٹیوں کی عزت، رفعت اور عظمت کے دفاع کی ذمہ داری ریاست پر عائد ہوتی ہے۔۔۔ اس لئے کہ ریاست ماں کی طرح ہوا کرتی ہے۔۔۔ جب ریاست کے نگہبان ہی ماؤں سے بچے چھین کر انہیں امریکہ کے

سسکیوں اور بیٹیوں کی چیخ و پکار کے بوجھ تلے دب جایا کرتی ہے۔

کوئی ہے جو بڑھ کے [illegible] کر سندھ دھرتی کو فتح کرتے ہوئے ملتان تک اسلام کا پرچم سربلند کرنے والا محمد بن قاسم کون تھا؟ اور وہ گھوڑوں اور اونٹوں پر بیٹھ کر۔۔۔ ہزاروں میل کا سفر طے کر کے دیبل کے ساحل تک کیوں پہنچا؟ کیا محمد بن قاسم نے سندھ پر حملے زن، زر اور زمین کے حصول کے لئے کئے تھے؟ کیا محمد بن قاسم کو تھر کے صحراؤں سے پیار تھا؟ اسلامی تاریخ کا وہ عظیم جرنیل محمد بن قاسم کہ مائیں، بہنیں اور بیٹیاں جسے قیامت کی صبح تک جھولیاں اٹھا اٹھا کر

بچے بھی تھے اور کچھ حاجی بھی سوار تھے۔۔۔ یہ جہاز جب سندھ کے علاقے دیبل پہنچا تو یہاں ڈاکوؤں کے ایک منظم گروپ نے اس پر حملہ کر کے مال و اسباب کو لوٹ کر عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا تھا۔۔۔ ان قیدیوں میں شامل ایک مسلمان خاتون نے غائبانہ فریاد کر کے کہا" اے حجاج! تم کہاں ہو ہماری مدد کرو" جب یہ فریاد رات کے وقت حجاج تک پہنچی تو اس نے فوراً کہا" لبیک یا بنتی" میری بیٹی میں مدد کے لئے حاضر ہوں۔۔۔ یہ کہہ کر حجاج بن یوسف ساری رات غم و غصے کی وجہ سے سو نہ سکا۔۔۔ اور دنیا کے نقشے پر سندھ کو تلاش کرتا رہا، جب انہیں سندھ کا علم ہوا تو انہوں نے اس جگہ بطور نشان ایک

دیں۔۔۔ مگر محمد بن قاسم نے خندقوں میں منجنیقیں نصب کر دیں، ایک منجنیق اتنی بڑی تھی کہ پانچ سو آدمی اس کے ذریعے پتھر کو چلاتے تھے۔۔۔ اور پھر کئی روز کی شدید جنگ کے بعد محمد بن قاسم کے مجاہدین نے دیبل کو فتح کر کے وہاں اسلامی پرچم لہرا دیا۔۔۔ اور پھر تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ محمد بن قاسم "بہروچ" کو فتح کرتے ہوئے سیستان تک جا پہنچے۔۔۔ اور پھر ایک ہفتے کی لڑائی کے بعد "سیستان" کو فتح کرنے کے بعد "سیسم" کو بھی فتح کر لیا۔ حضرت محمد بن قاسم آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔۔۔ ساگھر، راوڑی اور سندھڑی میں کئی معرکے لڑتے گئے۔۔۔ کیکنر جھیل کے پاس شدید جنگ

کی خبر ہے؟ انہیں سیکولر لادینیت کی چھتی آنکھیں اور امریکی روشن خیالی کے اندھیروں نے قلب و اذہان پر [illegible] لادینیت کے اندھیروں نے سب کی آنکھوں کو اندھا کر رکھا ہے۔۔۔ لیکن ان بدبختوں کو کوئی بتائے کہ جب "علم کے نور" کا سورج روشن ہوتا ہے تو پھر ظلمات و تاریکیوں کے اندھیرے چھٹ جایا کرتے ہیں۔۔۔ جہاد و قتال ہی وہ عبادت ہے کہ جس عبادت کے ذریعے "ظلم" کا سدباب کیا جاسکتا ہے۔۔۔ اور ان شاء اللہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی مشکلیں بھی آسان ہو کے رہیں گی۔

☆☆☆



نہ ابوالکلام جیسا قلم جو سوئے ہوؤں کو جگا دے، جاگنے والوں کو دوڑا دے اور دوڑنے والوں کو منزل کی سمت دکھا دے، اور نہ ہی شاہ جی والی خطابت کا تصور جو کفر کے ایوانوں کو لرزہ براندام کر دے اور نہ ہی خالد جیسی للکار جو دشمن کے برج زمین بوس کر دے۔۔۔ ایک ایسا موضوع پر جس پر لکھتے ہوئے قلم لڑکھڑا جاتا ہے، بولتے ہوئے زبان گنگ ہونے لگتی ہے، سوچتے ہوئے دماغ آتش فشاں بن جاتا ہے، جسم کے روئیں روئیں سے درد کی ٹیسیں اٹھنے لگتی ہیں، زبان شعلے اگلنا چاہتی ہے مگر دل بیٹھ جاتا ہے، آنکھیں آنسو بہانا چاہتی ہیں مگر ضمیر کے بوجھ تلے دب جاتی ہیں، بہت کچھ لکھنا چاہتا ہوں لیکن وہ درد بے کلی کا کانٹا بن کر دل میں یوں چبھ جاتی ہے کہ سانس ہی حلق میں آ کر اٹک جاتا ہے، پھر اچانک بہادر شاہ ظفر یاد آ جاتے ہیں جو کچھ ایسی ہی بے بسی اور بے کسی کے عالم میں کہہ گئے ہیں:

جا کہیو اُن سے نسیم سحر
میرا چین گیا میری نیند گئی
تمہیں میری، نہ مجھ کو تمہاری خبر
میرا چین گیا میری نیند گئی
اے برق تجلی، بہار خدا
نہ جلا مجھے، ہجر میں شمع سا
مری زیست ہے مثل چراغ سحر
میرا چین گیا میری نیند گئی
کہتا ہے یہی رو رو کے ظفر
میری آہ رسا کا ہوا نہ اثر
تیرے ہجر میں موت نہ آئے مگر
میرا چین گیا میری نیند گئی

جس قوم کی "عافیہ بہن" کافروں، ظالموں، سرکشوں، بدمعاشوں، اور عالمی دہشت گردوں کے شکنجے میں جکڑی ہو اور وہ قوم اپنی رنگ رلیوں میں مگن ہو تو پھر بھلا اس قوم پر آفتیں کیوں نہ آئیں گیں؟ جب "عافیہ" روٹھ گئی تو پھر "آفت" ہی آ کر ڈیرے ڈالے گی؟

اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے حضرت عبداللہ بن مبارک پر، کیسے دردناک اشعار کہہ کر امت کو [illegible] رہے ہیں اور کس پُرسوز انداز سے اپنے قیدیوں اور خاص کر مسلمان عورتوں کو دشمن کے ہاتھوں سے چھڑانے کے لیے پکار رہے ہیں:

كيف القرار و كيف يهدا مسلم
والمسلمات مع العدو المعتدى
الضاربات خدودهن برنة
الداعيات نبيهن محمد
القائلات اذا خشين فضيحة
جهد المقالة ليتنا لم نولد
ما نستطيع وما لها من حيلة
الا التستر من اخيها باليد

کوئی مسلمان کیسے پُرسکون ہو سکتا ہے اور کیسے قرار مل سکتا ہے؟ حالانکہ مسلمان بہنیں، ظالم دشمنوں کی قید میں ہیں! وہ بہنیں چیخ و پکار کرتے ہوئے اپنے چہروں کو پیٹتی ہیں، شدت غم سے اپنے نبی محمد ﷺ کو صدائیں دیتی ہیں، جب انہیں اپنی عزت پر خوف محسوس ہوتا ہے تو وہ بے چین اور بے بس ہو کر یہ تمنا کرتی ہیں کہ: کاش ہم پیدا ہی نہ ہوئی ہوتیں!، وہ اس قدر بے بس ہوتی ہیں اور لاچار ہوتی ہیں کہ ان کے پاس اپنے بھائیوں سے پردہ کرنے کے لیے سوائے ہاتھوں کے کچھ نہیں ہوتا!!

آہ! اس دور میں مسلمانوں کی عزت کا نشان، عافیہ صدیقی بہن، دشمن نے یوں تو اور بھی مسلمان خواتین کو قید کیا ہوگا مگر کچھ واقعات اپنی الگ ہی پہچان بنا لیتے ہیں، ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی گرفتاری اور دشمن کی قید و بند کچھ ایسا ہی واقعہ ہے جو اب صرف ایک مسلمان بہن کا نام نہیں، بلکہ ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے لیے عزت [illegible] معیار بن چکا ہے، یہ وہ مظلوم بہن ہے جسے دشمن نے عالمی سطح پر متعارف کروایا، عالمی سطح پر اسے مجرم قرار دیا، گویا عالمی سطح پر مسلمانوں کو چیلنج کیا گیا اور عرب و عجم کے مسلمانوں کو للکارا گیا:

اے مسلمانو! یہ دیکھو، یہ تمہاری مسلمان بہن ہے؟ یہ تمہاری عزت اور آبرو ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو لو ہم اسے علی الاعلان مجرم قرار دیتے ہیں، ہم اس پر علی الاعلان سزا کے نفاذ کا فیصلہ سناتے ہیں، ہم نے اسے تم سے چھین لیا ہے، یہ ہماری جیلوں میں رہے گی، یہ ہماری فوجیوں کے بوٹوں کی دھمک سنے گی، یہ ہمارے منحوس قہقہے سنے گی، ہم نے اسے اپنی ماں، بہن اور اولاد سے جدا کر دیا، ہم نے اس پر فرد جرم عائد کی، ہم نے ہی اسے سزا سنا دی، اب مسلمانوں میں کوئی ہے مائی کا لال جو ہمیں چیلنج کر سکے؟ کوئی ہے جو ہم سے اس کا حساب مانگ سکے؟ کوئی ہے جو اس کو رہا، کروا سکے؟ کوئی ہے جو ہمارے خلاف کوئی محاذ کھڑا کر سکے؟

آہ! ہر طرف سناٹا ہے، ہر طرف خاموشی ہے، ہر طرف اندھیرا ہے، امریکہ کی طرف دوڑنے والے بہت ہیں مگر اس کے سامنے ڈٹ جانے والے بہت تھوڑے، امریکہ سے بھیک مانگنے والے بہت ہیں مگر امریکہ کے سامنے سر اٹھانے والے بہت تھوڑے، امریکہ کو دوست قرار دینے والے بہت ہیں مگر امریکہ کی دشمنی کا صحیح ادراک رکھنے والے بہت تھوڑے، امریکی دولت پر جان و مال اور عزت نچھاور کرنے والے بہت ہیں مگر امریکہ کی عزت کو خاک میں ملانے والے بہت تھوڑے، مسلم ممالک کی فوجی قوت بہت ہے مگر وہ خود امریکی گرانٹ پر پلنے والی پھر بھلا وہ کسی "عافیہ" کے لیے امریکہ سے پنگا کیوں لے؟ عرب بادشاہوں کی تجوریاں لبالب بھری ہوئی ہیں مگر وہ تو خود امریکی و برطانوی تجارتی کمپنیوں میں شراکت دار ہیں پھر بھلا کون اپنا مال دے کر کسی "عافیہ" کی رہائی کے لیے قدم بڑھائے؟ مسلمانوں کے حکمران خود امریکی چھتری تلے سایہ گزیں ہیں پھر بھلا کسی "عافیہ" کے لیے وہ کیوں کڑکتی دھوپ کی جلن برداشت کریں؟ گیارہ سال کی طویل مدت بیت گئی، مگر کہیں سے کوئی طوفان نہ اٹھا؟

مسلمانو! سوچو تو سہی تمہاری یہ بہنیں آخر کب تک تمہیں بیدار کرنے کیلیے "قربانی" دیتی رہیں گی؟ قرآن نے جہاد کے لیے پکارا مگر ہم غفلت میں پڑے ہیں، نبی کریم ﷺ کی سیرت کے جہادی زمزمے اور غیرت مندانہ غلغلے تمہیں جہاد کا راستہ دکھا رہے ہیں تو پھر دیر کیسی؟ ایک یہودی نے ایک مسلمان عورت کو تھپڑ مارا تو اس وقت کی پوری اسلامی ریاست یکدم سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ان یہودیوں کو سبق سکھانے کے لیے چل پڑتی ہے، مگر آج ایسی ریاست کہاں ہے؟ افغانستان کی امارت اسلامیہ نے مسلمانوں کے تحفظ کے لیے قربانی کی اعلیٰ مثال قائم کر دی مگر مسلمانوں نے ان کا ساتھ دینے کے بجائے انہی کو تنہا کھڑا کر دیا۔

سیاست دانو! اگر تمہاری سیاست سے عافیہ واپس آ سکتی ہے تو آج موقع ہے اسے لے آؤ شاید یہی عمل تمہاری نجات کا سبب بن جائے

وکیلو! اگر تمہاری وکالت سے عافیہ پر تنے ہوئے کفریہ جالے ٹوٹ سکتے ہیں تو آج سے اپنی وکالت کی شعبدہ بازیاں اسی کے لیے وقف کر دو

عالمی تجارت کے گن گانے والو! اگر تمہارے پیسے سے عافیہ کے مجرم اس کی بیڑیاں کھول دیتے ہیں تو آج سے یہی تجارت شروع کر دو

قلم کارو! اگر تمہارا قلم عافیہ کا درد امت میں جگا سکتا ہے تو اسی راہ میں اپنے قلم کی سیاہی خشک کر ڈالو

مسجد و محراب میں رونے والو! اگر تمہارے آنسو اور نالہائے نیم شبی کوئی کرامت دکھا سکتے ہیں تو اپنے آنسوؤں کا رخ اسی سمت میں موڑ دو

اے مجاہدو! تمہیں میں کیا کہوں؟ تم تو اپنی جان سب سے پہلے رب کے ہاں فروخت کر چکے ہو، پھر دنیا کی طرف کیوں دیکھتے ہو؟ پھر واپسی کے راستے کیوں یاد رکھتے ہو؟ تو آگے بڑھو، بڑھتے چلے جاؤ، قربان ہوتے چلے جاؤ آخر کسی کے خون کے چھینٹے اس در و دیوار سے ٹکرائیں گے اور کوئی مجاہد برق و باراں بن کر وہاں برسے گا اور ان جیلوں کے رکھوالوں کے چیتھڑے اڑیں گے، ان کی مائیں بھی روئیں گی، ان کے گھروں میں بھی ماتم برپا ہوگا، تب انہیں پتہ چلے گا کہ "اسلام" کے فدا کار کیسے ہوتے ہیں؟

اور سنو! ایسے قافلے چل پڑے ہیں، ایسے نوجوان گھروں کو الوداعی سلام کر چکے ہیں، اب ان کا اوڑھنا بچھونا اور ان کی زندگی اور موت یہی مشن بن چکا ہے، اب اپنا تن قربان ہو تب بھی کامیابی ہے اور دشمن کا خون فوارے کی دھاریں مارے، ان کا کام تب بھی پورا ہے، یہاں تو مشن پر فدا ہو جانا ہی کامیابی ہے:

قدم ہے راہِ الفت میں تو منزل کی ہوس کیسی؟
یہاں تو عین منزل ہے، تھکن سے چور ہو جانا
یہاں تو سر سے پہلے، دل کا سودا شرط ہے یارو!
کوئی آسان ہے کیا؟ سرمد و منصور ہو جانا؟

☆☆☆

238

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY AL-QALAM-e-PESHAWAR

www.alqalamonline.com

۱۸ تا ۲۴ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ بمطابق ۵ تا ۱۱ مارچ ۲۰۱۰ء

رنگ و نور

سعدی کے قلم سے

عطر

اللہ تعالیٰ کے چار سچے ”عاشقوں“ کا تذکرہ کر رہا ہوں ...... معلوم نہیں ہمارے حالات عشق کی یہ پرانی داستان لکھنے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں ...... مجھے تو ان ”عاشقوں“ کی یاد نے ہر طرح کے حالات اور نتائج سے بے پرواہ کر دیا ہے

جا بھی اے ناصح! کہاں کا سود اور کیسا زیاں؟
عشق نے سمجھا دیا ہے عشق کا حاصل مجھے

تذکرہ ہو ”شہیدوں“ کا تو پھر ”شہادت“ سے کیا ڈر ...... تذکرہ ہو ”ایمان والوں“ کا تو پھر ”قربانی“ سے کیا ڈر ...... آج تو دل چاہتا ہے کہ ان چار عاشقوں کی شان میں پوری کتاب لکھ دوں ...... لکھتا جاؤں، لکھتا جاؤں ...... اور پھر اپنے قلم کو توڑ کر وہاں چلا جاؤں ...... جہاں وہ چلے گئے

شیشہ مست و بادہ مست و حسن مست و عشق مست
آج پینے کا مزہ پی کر بہک جانے میں ہے

وہ ہمارے بعد ”مے خانے“ میں آئے ...... اور ہم سے زیادہ پی گئے ...... ہم کھڑے منہ دیکھتے رہے اور وہ مدہوشی کے مزے اٹھاتے منزل کی طرف کوچ کر گئے ...... پھر بھی دل کو تسلی ہے کہ وہ ہمارے ہی ”ہم پیالہ“ تھے ...... اب ان کی یاد میں لکھنے بیٹھا ہوں تو میرا کلام اور قلم دونوں بہک رہے ہیں

صحبت رنداں سے واعظ کچھ نہ حاصل کر سکا
بہکا بہکا سا مگر طرز کلام آ ہی گیا

کچھ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل بہت زیادہ ہوتا ہے ...... مالک کی مرضی جس کو چاہے جتنا دے، جس کو چاہے جتنا پلا دے ......

اچھا پہلے ان چار ”اولیاء“ کے نام تو پڑھ لیں ......

(۱) عبدالرشید

(۲) محمد عدنان

(۳) اختر بلوچ

(۴) محمد کامران عثمان

میرے دل میں اس بات کا یقین ہے کہ ...... ان چاروں کے لئے جو دعاء کرے گا وہ خود اپنا بھلا کرے گا ...... ان چاروں کے لئے جو ایصال ثواب کرے گا وہ خود بڑا ثواب پائے گا ...... انشاء اللہ، انشاء اللہ، انشاء اللہ ...... ہاں یہ لوگ زمانے کے خاص الخاص بزرگ تھے ...... جوان بزرگ، ارے جوان کہاں بالکل نوجوان ...... آقا مدنی ﷺ کے لشکر کے شیر دل سپاہی ...... زندہ ولی ...... کل بھی زندہ ...... اور آج بھی ......

پاک کی قسم یہ اس قابل ہیں کہ اُن کی زیارت کے لئے لمبا سفر کیا جائے، بہت سا مال قربان کیا جائے ...... مگر اب اُن سے ملاقات آسان نہیں، مشکل بن گئی ہے ...... وہ اب ”ترقی یافتہ“ بڑے لوگ بن گئے ہیں

اپنی اپنی وسعتِ فکر و یقیں کی بات ہے
جس نے جو عالم بنا ڈالا، وہ اُس کا ہو گیا

پاک کے لئے قربان کر دو ...... کیا وہ ایسا کرے گا؟ ...... آپ کسی بزرگ آدمی سے کہیں کہ اپنی دکانوں اور مکانات میں سے ایک اللہ پاک کے راستے میں دے دو ...... کیا وہ دے دے گا؟ ...... آپ کسی صالح آدمی سے کہیں کہ دل سے ہر تمنا نکال کر شہادت کی دعاء مانگو ...... کیا وہ مانگ لے گا؟ ...... کئی لوگ شہادت مانگتے ہیں ......

کی مشقتوں میں ڈال کر ...... قربانی کے قابل بناتے ہیں ...... گھٹنوں دوڑنا، پہاڑوں کو روندنا ...... پانی کے سینے کو چیر کر تیرنا ...... بھاری بھاری وزن اٹھانا ...... شادی کے لئے نہیں، تمغے اور مقابلے کے لئے نہیں ...... بلکہ قربان ہونے کے لئے ...... دنیا میں رنگا رنگ فلمیں چل رہی ہیں ...... مگر اُن کے دل میں انہیں دیکھنے کی خواہش نہیں ...... دنیا طرح طرح کے کھانے اور فاسٹ فوڈز تیار کر رہی ہے ...... مگر اُن کو ان کھانوں کی رغبت نہیں ...... دنیا طرح طرح کی گاڑیاں ...... اور چمکدار لائف اسٹائل متعارف کرا رہی ہے ...... مگر اُن کے دل میں ان کی جھاڑو برابر قدر نہیں ...... دنیا میں ایک سے ایک حسین لڑکی پڑی ہے ...... مگر اُن کے دل میں کسی کا چہرہ نہیں ...... دنیا میں جہاد چھوڑنے کی ایک سے بڑھ کر ایک تاویلیں موجود ہیں ...... مگر اُن کو ان تاویلوں کی پرواہ نہیں ...... وہ ”اللہ تعالیٰ“ کو مانتے ہیں ...... اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں ...... اللہ تعالیٰ کے دین کی عظمت چاہتے ہیں ...... صبح شام اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں ...... اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اللہ تعالیٰ کے در پر ذبح ہونا چاہتے ہیں ......

پوچھنا کیا، کتنی وسعت میرے پیمانے میں ہے
سب اُنڈیل دے ساقیا! جتنی بھی مے خانے میں ہے
ایک ایسا راز بھی دل کے نہاں خانے میں ہے
لطف جس کا کچھ سمجھنے میں نہ سمجھانے میں ہے

وہ اللہ تعالیٰ سے ”ملاقات“ کی تیاری میں تھے ...... دنیا کی ہر لذت اور رنگینی اُن کے لئے ”مٹی“ کی

نہ جانے آج کس دھن میں زباں پر کس کا نام آیا
فضا نے پھول برسائے ستاروں کا سلام آیا
اٹھا تعظیم کو ساقی، جھکے شیشے، بڑھے ساغر
نہ جانے آخر شب کون رند تشنہ کام آیا

جی ہاں ...... محبت کا پیغام آ گیا ...... ان چار میں سے ایک کو خواب میں حضرت آقا مدنی ﷺ کی

> وہ ہمارے بعد ”مے خانے“ میں آئے ...... اور ہم سے زیادہ پی گئے ...... ہم کھڑے منہ دیکھتے رہے اور وہ مدہوشی کے مزے اٹھاتے منزل کی طرف کوچ کر گئے ...... پھر بھی دل کو تسلی ہے کہ وہ ہمارے ہی ”ہم پیالہ“ تھے ......

> گھٹنوں دوڑنا، پہاڑوں کو روندنا ...... پانی کے سینے کو چیر کر تیرنا ...... بھاری بھاری وزن اٹھانا ...... شادی کے لئے نہیں، تمغے اور مقابلے کے لئے نہیں ...... بلکہ قربان ہونے کے لئے ......

کہاں ترقی یافتہ لوگ ...... اور کہاں تیسری دنیا کے دھکے کھاتے ہم لوگ ......

ہم نے بیٹے سے لگایا، دل نہ اپنا بن سکا
مسکرا کر تم نے دیکھا، دل تمہارا ہو گیا

آپ کسی نوجوان سے کہیں کہ اپنے موبائل [illegible]

مگر کچھ عرصہ بعد لے ...... کئی لوگ مال لگاتے ہیں مگر دو فی صد ...... یا زیادہ سے زیادہ دس فی صد ...... کئی لوگ خواہشات چھوڑتے ہیں ...... مگر کتنی؟ ...... ان حالات میں چند طاقتور نوجوان اٹھتے ہیں ...... سبحان اللہ، سبحان اللہ ...... وہ اپنے جسم کو ہر طرح [illegible] لیتے ہیں ...... دل و دماغ پر ”عشق“ [illegible]

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی

وہ اونچی منزل کے پیچھے [illegible] ...... اور چھوٹی [illegible]

طرح بے قدر ہو چکی تھی کہ ...... اچانک ایک رات محبت کا پیغام آ ہی گیا ......

محبت کا، بالآخر رقص بے تابانہ کام آیا

[illegible]

اوب اے گردش دوراں! کہ پھر گردش میں جام آیا

زیارت ہوئی ...... اور حضرت آقا مدنی ﷺ نے خود اُسکی تشکیل فرما دی ...... اللہ اکبر کبیرا، اللہ اکبر کبیرا ...... لیجئے خود اس ”ولی“ کے الفاظ میں اس ”پیغام محبت“ کو پڑھئے ......

”حضور اقدس ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ ایک گھر میں تشریف فرما ہیں ...... اور باہر ایک مجمع جمع ہے تو

کہ اندر آجاؤ ...... میں جیسے ہی داخل ہوا تو حضور ﷺ نے حکم دیا کہ ان دو کمروں والوں کو مار دو جن (دو کمروں) میں ایک ایک آدمی تھا ...... میں نے حکم کے مطابق دونوں کو مار دیا مگر پتا نہیں کس چیز سے (مارا) تو حضور ﷺ کو بتایا کہ دونوں کو مار دیا (ہے) تو حضور ﷺ نے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ جاؤ مجمع میں بتا دو کہ میں نے ان دونوں کو مارا ہے ...... میں چل پڑا لیکن پتہ نہیں دروازے سے باہر آیا یا نہیں اتنے میں آنکھ کھل گئی“

سبحان اللہ! آقا مدنی ﷺ کے ”کاشانہ مبارک“ کے باہر ”مجاہدین“ کا مجمع جمع ہے ...... اندر سے حکم دے کر خاص خاص ”جانبازوں“ کو بلایا جاتا ہے ...... اس خوش نصیب کو بھی بلایا گیا ...... اور وہ کام سونپا گیا جو اللہ تعالیٰ کو بھی ”محبوب“ ہے ...... اور آقا مدنی ﷺ کو بھی ”محبوب“ ہے ...... آج پتہ نہیں کیوں دل بے قرار ہو رہا ہے ...... اندر سے بلانے والے کس کس کا نام پکار کر اُن کو لے گئے ...... معلوم نہیں کس دن قسمت چمکے گی ...... ہاں وہ بھی خوش نصیب ہیں جو مسلمانوں کو پکڑ پکڑ کر اس مبارک مجمع میں بٹھا رہے ہیں ...... گلی گلی کوچہ کوچہ الجہاد، الجہاد کی صدائیں لگا رہے ہیں ...... اب آپ سب اس انتظار میں ہوں گے کہ ...... میں آپ کو ان چار ”اولیاء“ کا پتا بتا دوں اور آپ اُن کے دیدار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لیں ...... مگر کیسے بتاؤں؟ ...... میں خود اُن سے نہیں مل سکا ...... جی ہاں محروم رہا ...... اور اپنی محرومی پر افسردہ ہوں ...... ہاں میری اُن سے خط و کتابت ہوتی ہے ...... جی ہاں اُن میں سے ایک نے میرے لئے عطر بھی بھیجا ہے ...... میں وہی عطر لگا کر یہ ”داستان محبت“ لکھ رہا ہوں ...... یہ عطر اس ”ولی“ نے بھیجا ہے جس نے وہ ”مبارک خواب“ دیکھا تھا ...... بہت شکریہ پیارے، بہت شکریہ ...... اللہ پاک تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہر وہ خوشی عطاء فرمائے جو تمہارے وہم و گمان سے بھی بڑھ کر ہو ...... میں بھی ”عطر“ بھیج رہا ہوں قبول فرما لینا ...... اور ہاں ایک احسان بھی کرنا ...... وہ آدمی جو دروازے پر آ کر نام پکارتا ہے ...... اس کو کسی ”بے نام“ کا نام بھی یاد دلا دینا ...... خوش رہو، عاشقو! خوش رہو! ...... اللہ پاک تمہارے ”عمل مقبول“ کی برکت سے ...... ہمیں بھی ”عشق حقیقی“ نصیب فرمائے ...... آمین یا ارحم الراحمین

[illegible] وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

سیرت طیبہ کیساتھ سنگین مذاق

کلمۂ حق
مولانا محمد منظور احمد
l.maqsood313@yahoo.com

پاکستان بغیر کسی شک و شبہ کے "بلد العجائب" ہے۔ اسی لیے یہاں کے رہنے والوں کے استدلال بھی عجیب و غریب ہوتے ہیں۔ عوام چونکہ زیادہ جھمیلوں اور گہرائیوں میں پڑنے کے عادی نہیں ہوتے' اس لیے وہ سمجھتے ہیں کہ "مستند ہے ان کا فرمایا ہوا"۔ اگر ہم اپنی تاریخ کو کھنگالیں تو ایسے کئی لطیفے مل جائیں گے جن کا خلاصہ صرف یہی ہے کہ "کہیں کی اینٹ' کہیں کا روڑا' بھان متی نے کنبہ جوڑا"۔ بے ربط اور بے تکے استدلال جن کی بنیاد ہی غلط ہے بلکہ یوں کہیں کہ وہ بے بنیاد ہیں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ سابق صدر پرویز مشرف نے جب اسلام اور مسلم دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے طالبان کے خلاف امریکہ کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا تو دلیل کے طور پر "صلح حدیبیہ" کو پیش کیا۔ پھر اسی دلیل کی آڑ میں صاحبان اقتدار نے کیا کیا شرمناک کام کیے، اس کی صرف ایک مثال ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی شکل میں آج بھی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہی ہے۔ اللہ کے نیک بندوں کو کوڑیوں کے مول امریکہ کے ہاتھ فروخت کیا گیا۔ اپنے مسلمان بھائیوں کے قتل عام کیلئے بصد خوشی اپنے کندھے پیش کیے گئے۔ حالانکہ ان تمام کالے کرتوتوں کا "صلح حدیبیہ" سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں تھا۔

صلح حدیبیہ تو سیرت طیبہ کا ایک جگمگاتا باب ہے جس میں ایک طرف حکمت و بصیرت کی انتہا ہے تو دوسری طرف غیرت دینی و حمیت اسلامی کی معراج ہے۔ یہ واقعہ ذیقعدہ ۶ھ میں پیش آیا جب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چودہ سو جاں نثاروں کے ساتھ عمرہ ادا کرنے کیلئے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں ٹکراؤ اور تصادم سے بچتے ہوئے یہ قدسی قافلہ حدیبیہ پہنچا۔ بدیل بن ورقا، حلیس بن علقمہ اور عروہ بن مسعود ثقفی قاصد بن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ جواباً مسلمانوں کی طرف سے شہید مظلوم سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر مکہ مکرمہ روانہ کیا گیا اور جب ان کی شہادت کی افواہ اڑی تو حدیبیہ میں ہی ایک درخت کے نیچے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر موت تک لڑنے کی بیعت کی جو تاریخ اسلام میں بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے کیونکہ اس بیعت پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ فتح کی ایک آیت کے ذریعے اپنی رضا مندی کا پروانہ عطا فرما دیا تھا۔

مشرکین مکہ پر اس بیعت کا ایسا رعب پڑا کہ انہوں نے معاملات طے کرنے کیلئے فی الفور سہیل بن عمرو کو روانہ کیا اور جو صلح نامہ مرتب ہوا' اس کی چار دفعات کا خلاصہ یہ تھا:

۱۔۔۔۔ ابھی مسلمان واپس جائیں اور اگلے سال تین دن کیلئے مکہ مکرمہ آکر عمرہ کر لیں۔

۲۔۔۔۔ دس سال تک دونوں فریق جنگ بند رکھیں گے اور ایک دوسرے کے خلاف اسلحہ نہیں اٹھائیں گے۔

۳۔۔۔۔ جو قبیلہ قریش کا ہم نوا بننا چاہے وہ اُن کے ساتھ ہو جائے اور جو مسلمانوں کا ساتھ دینا چاہے وہ ان کا حلیف بن جائے۔

۴۔۔۔۔ قریش کا کوئی آدمی بھاگ کر مسلمانوں کے پاس آگیا تو اُسے واپس کیا جائے گا اور مسلمانوں کا کوئی آدمی فرار ہو کر قریش کے پاس چلا گیا تو وہ واپس نہیں کریں گے۔

یہ ہے وہ کل معاہدہ صلح جس کی آڑ میں پاکستان کو امریکی غلامی کے اندھے کنویں میں پھینک دیا گیا حالانکہ صلیبی جنگ میں صلیب پرستوں کے ساتھ مکمل اور بھرپور تعاون کرنے کو "صلح حدیبیہ" کہنا سیرت طیبہ کے ساتھ سنگین مذاق نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

اسی طرح کا ایک سنگین مذاق ہماری موجودہ حکومت نے بھی کیا جب پچھلے دنوں این آر او پر سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف وفاقی حکومت کی طرف سے درخواست جمع کروائی گئی۔ اس درخواست میں وفاق پاکستان کے فاضل وکلاء نے این آر او نامی بدنام زمانہ قانون کو جائز قرار دینے کیلئے "میثاق مدینہ" جیسی مقدس دستاویز کا حوالہ دیا ہے۔

این آر او کا جامع مفہوم یہ ہے کہ وطن عزیز میں ہر چھوٹا ڈاکہ اور معمولی چوری قابل گرفت ہے جبکہ ہر بڑے ڈاکو اور نامور چور کو قانونی تحفظ حاصل ہے۔ جن لوگوں نے قومی خزانے کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا' بھتہ خوری اور دھونس دھاندلی میں عالمی ریکارڈ بنائے اور قتل و غارت گری میں خوب شہرت کمائی اُن سب کو بیک جنبش قلم ایسے پاک صاف قرار دے دیا گیا جیسے کبھی کچھ ہوا ہی نہیں تھا اور معاف کرنے والا کون؟ میراثی خانوادے کا چشم و چراغ صدر پرویز جو کسی طرح متاثرہ فریق تھا ہی نہیں گویا "حلوائی کی دکان پر نانا جی کی فاتحہ" والی صورت حال ہے۔

دوسری طرف میثاق مدینہ پر نظر ڈالیں تو اس کا خلاصہ صرف یہ ہے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں ایک مربوط اور مضبوط معاشرہ قائم کرنا سب سے بڑا چیلنج تھا کیونکہ داخلی انتشار کے ساتھ بیرونی دشمنوں سے دفاع کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس وقت مدینہ منورہ کی آبادی عقیدہ اور نظریہ کے اعتبار سے تین قسم کے لوگوں پر مشتمل تھی۔

۱۔۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکباز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مشتمل منتخب اور مقدس جماعت۔

۲۔۔۔۔ یہاں کے قدیم قبائل سے تعلق رکھنے والے مشرکین جن میں سے بہت سے بعد میں مخلص مسلمان بنے اور کئی ایک نے نفاق و منافقت کی راہ منتخب کی۔

۳۔۔۔۔ یہود، ان کے تین بڑے بڑے قبیلے مدینہ منورہ کے اندر اور اطراف میں رہائش پذیر تھے۔ معاشی اعتبار سے ان کی حیثیت کافی مستحکم تھی اور دیگر قبائل کے لوگ اکثر و بیشتر ان کے مقروض رہتے تھے۔ یہ لوگ اگرچہ اس وقت بھی در پردہ مسلمانوں سے دشمنی رکھتے تھے مگر ابھی تک انہوں نے کسی محاذ آرائی یا جھگڑے کا اظہار نہیں کیا تھا اس لیے نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک معاہدہ کیا' جس میں انہیں دین و مذہب اور جان و مال کے سلسلے میں مکمل آزادی دی گئی۔

معروف محقق اور سیرت نگار ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم نے "عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نظام حکمرانی" میں ثابت کیا ہے کہ میثاق مدینہ دنیا کا سب سے پہلا تحریری دستور ہے۔ اس میثاق کی وسعت، اخلاقی پہلو اور سیاسی برتری کو غیر مسلم مفکرین نے بھی سراہا ہے اور اس کی عظمت کے سامنے اپنا سر خم کیا ہے۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار نے اس عظیم معاہدے کی خوبیوں پر بڑی عمدگی سے روشنی ڈالی ہے' جن میں سے چند یہ ہیں:

☆۔۔۔۔ میثاق مدینہ کی بدولت مدینے کی شہری ریاست کا آغاز ہوا اور رسول اکرم ﷺ مخالفین و لواحقین دونوں کی طرف سے اس ریاست کے سربراہ تسلیم کر لیے گئے اور اس طرح آپ ﷺ ایک بین الاقوامی معاشرہ تشکیل دینے میں مصروف ہو گئے۔

☆۔۔۔۔ اس میثاق کی بدولت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عدالتی، تشریعی، فوجی اور تنفیذی اختیارات اپنے اور اہل اسلام کے لئے محفوظ کر لئے۔

☆۔۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاست میں اخلاقی عناصر کو داخل کیا، اصل سرچشمہ اقتدار اللہ تعالیٰ کو قرار دیا اور خود اللہ تعالیٰ کے نائب کی حیثیت اختیار کی۔

☆۔۔۔۔ اس معاہدے کی بدولت مذہبی آزادی کا اصول وضع ہوا، نیز جن بنیادوں پر غیر مسلموں سے اتحاد و تعاون ہو سکتا ہے ان کی نشاندہی ہوئی۔

☆۔۔۔۔ اسی معاہدے نے اہل اسلام کے باہمی حقوق و فرائض اور جملہ شہریوں کے آپس میں تعلقات اور حقوق و فرائض کا تعین کیا۔

☆۔۔۔۔ اسی معاہدے نے ظلم، ناانصافی، عدم مساوات اور ایسی ہی دیگر خرابیوں کا سدباب کیا۔ عربوں کے قتل کا بدلہ لینے کا قدیم انفرادی طریقہ ختم کر کے اسے اجتماعی فریضہ قرار دیا۔ کمزوروں، ناداروں، اور مظلوموں کی داد رسی کا پورا پورا اہتمام بھی اسی معاہدے کی رو سے ہوا۔

☆۔۔۔۔ مدینے کو حرم قرار دیا گیا، یوں اس نئی شہری ریاست کی حرمت قائم ہوئی۔

☆۔۔۔۔ میثاق مدینہ ہی نے اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کو فائق حیثیت دے دی۔

☆۔۔۔۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری کردہ اسی نظام کی بدولت ایک مضبوط اسلامی ریاست اور صالح معاشرہ معرض وجود میں آیا۔

آپ میثاق مدینہ کے بارے میں لکھی گئی ان سطور پر ایک نظر پھر ڈالیں اور دیکھیں کہ اس کا اور این آر او کا کیا باہمی تعلق ہے؟ چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔ کیا این آر او کو جائز قرار دلوانے کیلئے میثاق مدینہ کا حوالہ دینا سیرت طیبہ کے ساتھ سنگین مذاق نہیں ہے؟

سیرت طیبہ کے ساتھ ایک مذاق تو ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو ہم سب بھی کرتے ہیں جب ہم اخباری بیانات، اجتماعی خطبات اور جلسے جلوسوں میں یہ کہتے ہیں کہ ہمارے تمام مسائل کا حل اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے اور پھر اس زبانی جمع خرچ کے بعد ہمارا ہر قدم سیرت طیبہ اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اٹھتا ہے۔

حکمران یہی بیان جاری کرتے ہیں مگر قانون محمدی نافذ نہیں کرتے۔ جج یہی کچھ کہتے ہیں مگر پھر انگریزی قوانین کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔ امراء وزراء یہی اقرار کرتے ہیں مگر اپنے کردار سے اس کی نفی کرتے ہیں۔ تاجر یہی مانتے ہیں مگر ملاوٹ اور دھوکہ بازی نہیں چھوڑتے، عالم و خطیب برملا اسی کا اظہار کرتے ہیں مگر قول و فعل کے تضاد سے باز نہیں آتے۔

ہم دنیا بھر کو یہی تلقین کرتے ہیں اور سب سے یہی کہتے ہیں مگر اپنے چہروں کو داڑھیوں سے نہیں سجاتے' نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کو نہیں اپناتے' شادی بیاہ اور مرگ و ماتم پر ہندوؤں کی رسوم و رواج سے دستبردار نہیں ہوتے۔ اپنی جان' اپنے مال اور اپنی صلاحیتوں کو دین محمدی پر نچھاور نہیں کرتے۔

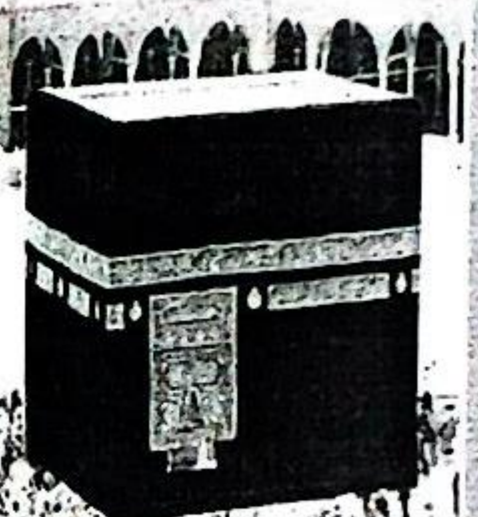
کیا ہم سب تو اس مذاق میں شریک نہیں؟ اگر خدانخواستہ ایسا ہے تو آئیں توبہ کر لیں اس سے پہلے کہ ہم سے توبہ کی مہلت چھین لی جائے۔

☆☆☆

التوبہ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲

فتح الجواد فی معارف آیات الجہاد

مولانا محمد مسعود ازہر مدظلہ



جہاد مسجد حرام کا متولی بننے سے بھی افضل ہے

''اس سے معلوم ہوا کہ ایمان تو تمام اعمال سے افضل ہے ہی، جہاد فی سبیل اللہ بھی حجاج کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی دیکھ بال اور تولیت سے افضل ہے۔''

اللہ تعالیٰ شانہ نے فرمایا لایستون عنداللہ یہ لوگ اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہیں۔(تفسیر عثمانی)

اصل مقصود جہاد کی افضلیت کا بیان ہے

مفسرین حضرات نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کا جامع خلاصہ حضرت شیخ الاسلام کی اس تحریر میں ملاحظہ فرمائیں۔

مشرکین مکہ کو اس پر بڑا ناز تھا کہ ہم حاجیوں کی خدمت کرتے، انہیں پانی پلاتے، کھانا کپڑا دیتے اور مسجد حرام کی مرمت یا غلاف کعبہ یا روشنی وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں اگر مسلمان اپنے جہاد وہجرت وغیرہ پر نازاں ہیں تو ہمارے پاس عبادات کا یہ ذخیرہ موجود ہے۔ ایک زمانہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مقابلے میں اس طرح کی بحث کی تھی بلکہ صحیح مسلم میں ہے کہ ایک دفعہ چند مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے (یعنی بحث کر رہے تھے) کوئی کہتا تھا کہ میرے نزدیک اسلام لانے کے بعد حاجیوں کو پانی پلانے سے زیادہ کوئی عبادت نہیں۔ دوسرے نے کہا میرے خیال میں اسلام کے بعد بہترین عمل مسجد حرام کی خدمت ہے مثلاً جھاڑو دینا یا روشنی وغیرہ کرنا تیسرا بولا کہ جہاد فی سبیل اللہ تمام عبادات واعمال سے افضل واشرف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا کہ تم ''جمعہ'' کے وقت منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ کر اسطرح بحثیں کر رہے ہو، ذرا صبر کرو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے فارغ ہو جائیں گے آپ سے یہ چیز دریافت کرلی جائے گی چنانچہ جمعہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام الخ یعنی حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کا ظاہری طور پر بسانا، ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ میں سے کسی ایک کے برابر عمل نہیں ہوسکتا افضل ہونا تو کجا؟ (یعنی افضل ہونا تو دور کی بات ہے) یہاں جہاد کیساتھ ایمان باللہ کا ذکر کیا تو اس لئے کیا کہ مشرکین کے فخر وغرور کو جواب بھی ہو جائے کہ تمام عبادات کی روح ایمان باللہ ہے، اس روح کے بغیر حاجیوں کو پانی پلانا یا مسجد حرام کی خدمت کرنا محض مردہ عمل ہے۔ تو یہ بے جان اور مردہ عمل ایک زندہ جاوید عمل کی برابری کیسے کرسکتا ہے؟ وماستوی الاحیاء ولا الاموات (فاطر رکوع ۳) اور اگر مؤمنین کے باہمی اعمال کا موازنہ کرنا ہے تو ایمان باللہ کا ذکر جہاد فی سبیل اللہ کی تمہید کے طور پر ہوگا۔ اصل مقصود جہاد وغیرہ عزائم اعمال کی افضلیت کا بیان فرمانا ہے ایمان کے ذکر سے تنبیہ فرمادی کہ جہاد فی سبیل اللہ ہو یا کوئی عمل ایمان کے بغیر ہیچ اور لاشئے محض ہے ...... ان عزائم اعمال جہاد ہجرت وغیرہ کا تقوم بھی ایمان باللہ سے ہوتا ہے اور اس نکتہ کو وہی لوگ سمجھتے ہیں جو فہم سلیم رکھتے ہیں ظالمین (بے موقع کام کرنے والوں) کی ان حقائق تک رسائی نہیں ہوتی۔ (تفسیر عثمانی ''تسہیل'')

خود کو جہاد سے مستثنیٰ کرنیوالوں کو تنبیہ

''گزشتہ آیات میں ابتدائی تعلیم (یعنی بنیادی احکام) پر زور دیا گیا تھا، اب ایک شخص اسی کو اپنی زندگی کا انتہائی مقصد بنالیتا ہے اور کہتا ہے نماز پڑھنا اور دوسرے لوگوں کو چند اعمال کا پابند کرنا ہی حقیقت اسلام ہے، ان ہی باتوں کو وہ اعلیٰ تعلیم خیال کرتا ہے (یعنی مکمل دین) اور انکی وجہ سے اپنے آپ کو حقیقی جہاد فی سبیل اللہ سے مستثنیٰ کرنا چاہتا ہے، مگر حسب ذیل آیات حقیقت کو یوں بے نقاب کرتی ہیں۔ اجعلتم سقایۃ الحاج الخ ......

آگے لکھتے ہیں۔

قرآن نے دوسری جگہ اسی (جہاد فی سبیل اللہ) کو احب الاعمال الی اللہ قرار دیا اور فرمایا

ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص (۶۱:۴)

آگے لکھتے ہیں۔

اس طرح یقین کرلو کہ مساجد الٰہی کی تعمیر اور مجاہد فی سبیل اللہ میں برابر کوئی نسبت نہیں اور جو یہ خیال کرے کہ دونوں برابر ہیں تو قرآن حکیم ان کو ظالم کے نام سے یاد کرتا ہے اس لئے کہ قوموں کی حیات وممات کے راز سے وہ واقف نہیں، اگر تمہیں خیال ہو کہ احادیث میں افضل الاعمال نماز کو کہا گیا ہے تو وہ بھی اپنے درجہ میں ٹھیک ہے، یعنی انفرادی حیثیت میں وہی بہترین عمل ہے مگر جب قوم کی زندگی اور موت کا سوال ہوگا تو اسوقت اعلیٰ ترین عمل یہی جہاد فی سبیل اللہ قرار دیا جائے گا۔ (تفسیر الفرقان)

نکتہ

پچھلی آیت میں یہ سبق تھا کہ مجاہدین مساجد کی تعمیر کریں، انہیں آباد رکھیں اور انکی حفاظت وتطہیر کریں یا انکی لازمی ذمہ داری ہے۔ اور اس آیت میں یہ سبق ہے کہ مساجد کی آبادی حتیٰ کہ مسجد حرام کعبہ شریف کی آبادی اور خدمت بھی جہاد فی سبیل اللہ کے برابر نہیں ہے...... دراصل حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر وخدمت کرنا ایسے اعمال ہیں جن میں بے حد روحانی کشش ہے اس لئے کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلمان انہیں میں مشغول ہو کر جہاد سے منہ موڑ لیں ...... یہ کام بھی مسلمانوں نے خود ہی کرنے ہیں مگر ساتھ ساتھ انہوں نے فریضہ جہاد کو بھی زندہ رکھنا ہے اور جہاد ان کاموں سے افضل ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے غالباً اسی آیت کے مفہوم کو سامنے رکھ کر عابد الحرمین حضرت فضیل بن عیاضؒ کو وہ اشعار لکھے تھے جو مشہور عالم ہیں ؎

یا عابد الحرمین لو ابصرتنا
لعلمت انک بالعبادۃ تلعب

حضرت فضیل بن عیاضؒ نے بھی ان کے اس دعوے کی تصدیق فرمائی کہ جہاد فی سبیل اللہ بے شک زیادہ فضیلت والا عمل ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

پس مجاہدین کرام کو جہاد فی سبیل اللہ جاری رکھتے ہوئے مساجد کی تعمیر وآبادی اور حفاظت کی ترتیب بنانی چاہیے۔

واللہ لا یھدی القوم الظالمین
اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راستہ نہیں دیتا

''آخر آیت میں واللہ لایھدی القوم الظالمین فرما کر بتلا دیا کہ یہ کوئی دقیق اور باریک بات نہیں بلکہ بالکل واضح ہے کہ ایمان سارے اعمال کی بنیاد اور ان سب سے افضل ہے، اور یہ کہ جہاد بہ نسبت عمارت مسجد اور سقایۃ الحجاج کے افضل ہے، مگر اللہ تعالیٰ بے انصاف لوگوں کو سمجھ نہیں دیتا اس لئے وہ ایسی کھلی اور ظاہری باتوں میں بھی کج بحثی کرتے رہتے ہیں۔ (معارف القرآن)

تھوڑا سا غور فرمائیں

آج اگر ایک مسلمان کو یہ سعادت نصیب ہو جائے کہ وہ اپنے مال سے مسجد حرام اور خانہ کعبہ کی تعمیر اور دیکھ بھال کرے اور حجاج کرام کی خدمت کرے تو ایسے مسلمان کو کتنا خوش نصیب سمجھا جائے گا اور بے شک وہ ہے بھی خوش نصیب ...... مگر جہاد فی سبیل اللہ کا عمل اس شخص کے عمل سے بھی اعلیٰ اور افضل ہے پس مجاہد کی خوش نصیبی کا خود اندازہ لگا لیجئے ...... واللہ اعلم بالصواب

سعادت تو جان ومال کی قربانی میں ہے

تفسیر عثمانی میں ہے: ''رہا حاجیوں کا پانی پلانا جس پر حضرت عباسؓ کو بھی فخر تھا اور جس کو وہ جہاد اور ہجرت کے برابر سمجھتے تھے انکی نسبت فرمایا کہ کیا یہ کام اللہ اور قیامت پر ایمان لانے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر ہوسکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں یہ کام ان کو سعادت کا راستہ نہیں دکھائے گا۔ سعادت تو جان اور مال اللہ کی راہ میں صرف کرنے سے حاصل ہوتی ہے سو وہ ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ میں ہے۔ (تفسیر عثمانی)

ترجمہ آیات ۲۰ ۲۱ ۲۲: جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے اللہ کے ہاں ان کا بڑا درجہ ہے اور وہی لوگ مراد پانے والے ہیں، انہیں ان کا رب اپنی طرف سے مہربانی اور رضامندی اور باغوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں انہیں ہمیشہ کا آرام ہوگا، ان میں ہمیشہ رہیں گے بیشک اللہ کے ہاں بڑا ثواب ہے۔

معارف الجہاد

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے قرب میں بہت اونچا درجہ ہے اور یہی لوگ مکمل اور پورے کامیاب ہیں اللہ تعالیٰ ان کو خوشخبری دیتا ہے اپنی طرف سے بڑی رحمت کی اور بڑی رضامندی کی اور ایسی جنتوں کی جن میں ان کے لئے دائمی نعمتیں ہونگی یہ ان جنتوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے پاس بہت بڑا اجر ہے......

اقوال وحوالے

مبارکبادیاں

ایمان وہجرت کے بعد جانی اور مالی جہاد کرنے والوں کا درجہ بہت بلند ہے ایسے لوگوں کو رحمت، رضوان اور جنت کی مبارکبادیاں مل رہی ہیں، ان نعمتوں سے کبھی علیحدہ نہیں کیے جائیں گے۔ (حاشیہ حضرت لاہوریؒ)

اور پورے کامیاب یہی لوگ ہیں کیونکہ ان کے مقابلہ میں جو مشرک ہیں ان کو تو کامیابی کا کوئی درجہ ہی حاصل نہیں اور جو مسلمان ہیں اگر چہ کامیابی میں وہ بھی شریک ہیں مگر ان صفات (ہجرت اور جہاد) والوں کی کامیابی ان سے بڑھی ہوئی ہے اس لئے کامیاب یہی لوگ ہیں۔ (بیان ومعارف تسہیل)

انسانیت کے بلند ترین درجے تک پہنچانے والی چار صفات

امام رازیؒ نے یہ عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے:

فقال: ان من کان موصوفا بھذہ الصفات الاربعۃ کان اعظم درجۃ عنداللہ الخ

امام رازیؒ کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے:

اس آیت میں بتایا گیا کہ جس شخص میں چار صفات ہونگی اس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا درجہ ہوگا۔ وہ چار یہ ہیں (۱) ایمان (۲) ہجرت (۳) اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال سے جہاد کرنا (۴) اللہ کے راستے میں جان سے جہاد کرنا۔

ہم نے جو یہ کہا کہ ان چار صفات والے لوگ انتہاء درجے کی بلندی اور مقام پر ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ انسان کے پاس تین ہی چیزیں ہوتی ہیں (۱) روح۔ (۲) بدن۔ (۳) مال۔ ...... جہاں تک روح کا تعلق ہے تو جب اس سے کفر دور ہو گیا اور اس میں ایمان آ گیا تو وہ سعادت کے بڑے مرتبے تک پہنچ گئی ...... باقی رہا بدن اور مال تو ہجرت کی وجہ سے وہ دونوں نقصان میں پڑے اور جہاد کی وجہ سے ان دونوں کو ہلاکت کی جگہ ڈالا گیا ...... ظاہر بات ہے کہ جان اور مال انسان کو محبوب ہیں اور انسان کبھی بھی اپنی محبوب چیز کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا مگر اس وقت جب اسے اس سے بھی زیادہ محبوب چیز ملنے کی امید ہو ...... پس اگر مجاہدین کے نزدیک اللہ کی رضا اپنی جان اور مال سے زیادہ محبوب نہ ہوتی تو وہ کبھی اپنی جان ومال کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قربان کرنے پر تیار نہ ہوتے ...... پس ثابت ہو گیا کہ ان چار صفات کا حاصل کرنیوالا انسان بشریت کے بلند ترین درجے اور ملائکہ کے پہلے درجے تک پہنچ جاتا ہے۔ (انبیاء علیہم السلام کا درجہ اس سے بہت بلند ہے) (تفسیر کبیر)

صاحب تفسیر حقانی نے بھی اسی مضمون کو تھوڑے سے فرق سے بیان فرمایا ہے طالب علم وہاں سے ملاحظہ فرمالیں یہاں ان کے چند جملے پیش خدمت ہیں آپ اس پر خوب غور فرمائیں۔

واضح ہو کہ انسان کے لئے تین چیزیں ہیں روح، بدن، مال۔ جب تک وہ تینوں کو مہذب اور درست نہ کرے گا سعادت کا منہ نہ دیکھے گا۔ روح کی تہذیب (یعنی پاکی اور اصلاح) یہ ہے کہ اللہ اور قیامت پر ایمان لاوے۔ روح جب منور ہو جاتی ہے تو اپنے حیز طبعی (یعنی اصل مقام) عالم نور اور عالم سرور کی طرف بے خود ہو کر کھنچی جاتی ہے ساتھ ...... اور مال کے صرف کرنے کا موقع بنی نوع (انسانوں) کی نفع رسانی اور انکو ورطہ ہلاکت جاودانی (یعنی ہمیشہ کی ہلاکت) سے نکال کر کرسی سعادت پر بٹھانے میں ہے اور اپنے محبوب حقیقی (اللہ تعالیٰ) کا نام پاک زمین پر روشن کرنے میں ہے اور اس راستہ میں جو سد راہ (یعنی رکاوٹ) ہیں ان کو دور کرنے میں ہے اور اس کا نام جہاد ہے ...... جہاد کیا ہے؟ گویا جلتوں کو آگ میں سے نکالنا یا ڈوبتوں کو تھامنا ہے۔ اس میں جان اور بدن اور مال تینوں صرف ہوتے ہیں اور انکی پوری تہذیب (یعنی پاکی اور اصلاح) اور آراستگی ہو جاتی ہے اور یہ لوگ گویا ہمیشہ کیلئے توحید اور حق پرستی کا نشان زمین پر چھوڑ جاتے ہیں ...... جس کے صلہ میں ان کو سعادت عظمیٰ اور حیات جاودانی عطا ہوتی ہے۔ اس لئے اول ان کے مساعی جمیلہ کو بیان فرماتا ہے آمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ ...... الخ یہ تین کام ہوئے ایمان لانا، ہجرت کرنا، جہاد کرنا، اب ان کے نتائج ذکر کرتا ہے اولئک اعظم درجۃ عنداللہ ان کا درجہ خدا کے نزدیک بہت بڑا ہے یہ ایک بات ہوئی واولئک ھم الفائزون اور وہی کامیاب اور بامراد ہیں یہ دوسری بات ہوئی۔ یبشرھم ربھم برحمۃ منہ کہ ان کا رب اپنی رحمت کی انہیں بشارت دیتا ہے ان کا رب اپنی رحمت اور جو کچھ مقام عشق میں لطف دے رہا ہے وہ بیان سے باہر ہے یہ تیسری بات ہوئی اس تیسری بات میں پھر تین چیزیں ہیں، اول رضوان، اپنی خوشنودی کی بشارت کہ اللہ ان سے ہمیشہ خوش رہے گا۔ دوم جنت یعنی ایسے باغ ملیں گے کہ جن میں نعیم وناز دائمی ہیں۔ سوم اس میں ہمیشہ رہا کریں گے یہ تین انعام تو ان کے تین مساعی جمیلہ (ایمان، ہجرت، جہاد) کے بدلہ میں تھے مگر اپنی طرف سے خدا تعالیٰ ایک اور بہت بڑے انعام کی خوشخبری سناتا ہے وہ ہے اجر عظیم اسکی تفسیر میں علماء کے بہت اقوال ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اجر عظیم اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی اجر نہیں۔ (تفسیر حقانی تسہیل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لطف اللطیف جل جلالہ

نیند لانے کا ایک طاقتور نسخہ

بستر پر باوضو دائیں کروٹ قبلہ رخ لیٹ کر سات مرتبہ پڑھیں:

تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ

ان شاء اللہ خوب نیند آئے گی۔

(از حضرت صندل بابا جی مدظلہ)



اس مستقل سلسلے میں ''الفقہ'' آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیر نظر مضمون حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی کتاب ''اختلاف امت اور صراط مستقیم'' سے ماخوذ ہے۔ 3

عید میلاد النبیؐ

تاہم جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں، امت کے مجموعی مزاج نے اس کو قبول نہیں کیا، بلکہ ساتویں صدی کے آغاز سے لے کر آج تک علمائے امت نے اسے ''بدعت'' قرار دیا اور اسے ''ہر بدعت گمراہی ہے'' کے زمرے میں شمار کیا۔

۸۔ اگر چہ ''میلاد'' کی رسم ساتویں صدی کے آغاز سے شروع ہو چکی تھی، اور لوگوں نے اس میں بہت سے امور کے اضافے بھی کیے لیکن کسی کو یہ جرأت نہیں ہوئی تھی کہ اسے ''عید'' کا نام دیتا، کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ: ''میری

خرافاتی مجلسوں میں بنفس نفیس تشریف بھی لاتے ہیں۔ ...... فیا غربۃ الاسلام! (ہائے اسلام کی بیچارگی!)۔

۱۰۔ اب میں اس ''عید میلاد النبی ﷺ'' کا آخری کارنامہ عرض کرتا ہوں۔ کچھ عرصے سے ہمارے کراچی میں ''عید میلاد النبی ﷺ'' کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے روضۂ اطہر اور بیت اللہ شریف کی شبیہ بنائی جاتی ہے اور جگہ جگہ بڑے بڑے چوکوں میں سانگ بنا کر رکھے جاتے ہیں، لوگ ان سے تبرک حاصل کرتے ہیں اور ''بیت اللہ'' کی خود ساختہ شبیہ کا طواف بھی کرتے ہیں، اور یہ سب کچھ مسلمانوں کے ہاتھوں اور علماء کی نگرانی میں کرایا جا رہا ہے، فیا اسفاہ!

آیت نازل ہوئی۔ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام

پچھلی آیت میں سبق تھا کہ مجاہدین مساجد کی تعمیر کریں، انہیں آباد رکھیں اور ان کی حفاظت و تطہیر کریں یہاں

سبیل اللہ میں ہے۔ (تفسیر عثمانی) ترجمہ آیات ۲۰، ۲۱، ۲۲: جو لوگ ایمان لائے اور گھر

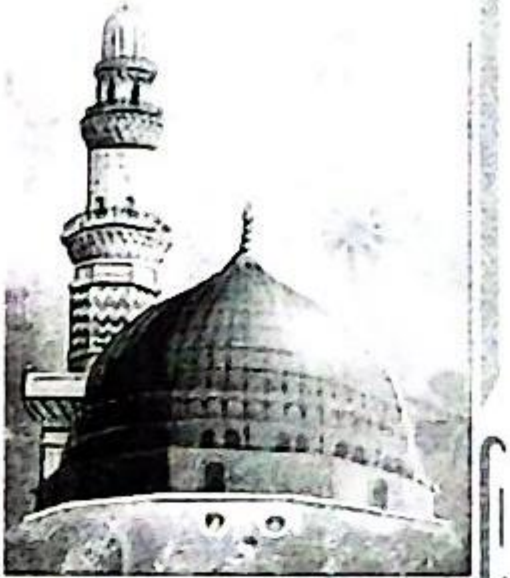
چیز کو ہاتھ میں نہیں آتی کیونکہ اس وقت جب اسے اس سے بھی زیادہ محبوب چیز ملنے کی امید ہو۔ پس اگر مجاہدین کے

کا وعدہ ہے، جس کے بغیر ... کوئی اجر نہیں۔ (تفسیر حقانی تسہیل)

السنّہ

کلامِ ہادئ عالم ﷺ

عیادت کی دعا



ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی مسلمان بندہ کسی بیمار کی عیادت کے لئے جائے بشرطیکہ اس کی موت کا وقت نہ آ گیا ہو پس سات مرتبہ یہ کہے اسئل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک۔

(میں درخواست کرتا ہوں) اللہ تعالیٰ سے جو عظمت والا ہے اور عرش عظیم کا مالک ہے کہ تجھ کو شفا دے) مگر اس کو شفا ہو جائے گی۔

تشریح: یہ حدیث بھی دعائیہ کلمات پر مشتمل ہے اور اس کو سات مرتبہ پڑھنے کا حکم فرمایا ہے انشاء اللہ اس کی برکت سے بیمار کو شفا حاصل ہوگی۔

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو بخار آئے تو بے شک بخار دوزخ کا ٹکڑا ہے پس چاہئے کہ بجھائے اس کو ٹھنڈے پانی سے پس چاہئے کہ نہر میں جدھر سے ٹھنڈا پانی آتا ہے ادھر منہ کر کے کھڑا ہو جائے اور یہ دعا پڑھے۔

"بسم اللہ اللھم اشف عبدک وصدق رسولک" (اللہ کے نام سے، اے اللہ اپنے بندے کو شفاء عطا فرما اور اپنے رسول ﷺ کی تصدیق فرما) یہ کام نماز صبح کے بعد اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے کرے پس اس میں تین غوطے لگائے اگر تین میں ٹھیک نہ ہو تو پانچ لگائے پانچ میں ٹھیک نہ ہو تو سات لگائے اگر سات میں بھی ٹھیک نہ ہو تو نو غوطے لگائے کیونکہ اللہ کے حکم سے یہ نو سے تجاوز نہیں کرے گا۔

راکھ کے ساتھ علاج کرنا

ترجمہ: ابو حازمؓ کہتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا اور میں سن رہا تھا کہ کس چیز سے علاج کیا گیا آنحضرت ﷺ کے زخم کا انہوں نے فرمایا اب کوئی بھی باقی نہیں رہا جو مجھ سے اس بات کو زیادہ جانتا ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے خون کو دھوتی تھیں اور آپ ﷺ کے لئے ایک بوریہ جلایا گیا پس اس کے ساتھ آپ ﷺ کا زخم بھر دیا گیا۔

تشریح: یہ جنگ احد کا واقعہ ہے آنحضرت ﷺ کی پیشانی مبارک میں خود کی کڑیاں دھنس گئی تھیں اور بہت زور کے ساتھ ان کو کھینچا گیا جس کی وجہ سے خون کسی طرح بند نہیں ہوتا تھا بہر حال جب کسی طرح بھی خون بند نہ ہوا تو بوریہ جلا کر اس کی راکھ اس زخم میں بھری گئی تب وہ خون بند ہوا۔

عیادت کا ادب

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ تو اس کی معیاد کے بارے میں اس کو طمع دلاؤ کیونکہ یہ چیز کسی چیز کو رد نہیں کرے گی اور بیمار کا دل خوش ہو جائے گا۔

تشریح: "اس کی معیاد کے بارے میں اس کو طمع دلاؤ" یعنی اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری عمر دراز کرے، کسی قسم کا اندیشہ نہ رکھو، انشاء اللہ تم کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے اور اللہ کو منظور ہوا تو تمہیں شفا ہو جائے گی کیونکہ تمہاری دعا اللہ کی تقدیر کو تو رد نہیں کر سکتی لیکن بیمار کا دل خوش ہو جائے گا اس سے معلوم ہوا کہ عیادت کے آداب میں سے یہ ہے کہ بیمار کے لئے دعا کی جائے اور اس کا حوصلہ بڑھایا جائے، واللہ اعلم بالصواب۔

اکسوم کے نجاشی

مصر کے تعلق و ہمسائگی سے، شاہان حبش، یونان و روم کے تمدن سے بہت متاثر ہیں، اکسوم اور حمیر کے اس عہد انقلاب میں مصر کے مالک رومی تھے، جن کا مذہب عیسوی اور زبان طلی، یونان تھی اس زمانہ کی حکومت کی واقفیت کا ذریعہ اسی شہر کے کھنڈر کے چھے کتبے ہیں جو حال میں دریافت ہوئے ہیں، پہلا کتبہ یونانی زبان میں ۵۴۵ء کا لکھا ہے دوسرا کتبہ سبائی زبان میں یلامیداوطی عمیدہ، بادشاہ حبش کا ہے تیسرا کتبہ بھی اسی بادشاہ کی یادگار ہے، لیکن حبشی زبان میں ہے۔ چوتھا یونانی، سبائی اور حبشی تین زبانوں میں ہے، پانچواں کتبہ شاہ اذینہ بن یلامیدا کا ہے چھٹا سب سے اخیر زمانہ کا ہے۔

یہ خاندان اولاً اہل یمن کی طرح بت پرست تھا، شاہان روم کے تعلقات نے مصر کے ذریعہ سے یہاں عیسائیت کو فروغ دیا، چوتھی صدی عیسوی کے اوائل میں اسکندریہ کے ایک بشپ نے اس کو اپنے مشن کا مرکز قرار دیا ۳۳۰ء میں سب سے پہلے اذینہ نجاشی حبش نے عیسائیت قبول کی، قیصر کنسٹنٹیس نے ۳۵۶ء میں اس کو خط لکھا، اسی سے متصل وہ زمانہ ہے کہ رفتہ رفتہ حمیر بھی ستارہ و بت پرستی سے ہٹ کر عیسائیوں کی کوششوں کے علی الرغم یہودیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

یمن کا آخری سقوط:

حبش و یمن کی باہمی معرکہ آرائی گو چوتھی ہی صدی سے شروع ہو گئی تھی لیکن یمن کا آخری سقوط چھٹی صدی کے اوائل میں ہوا، اس کی تفصیل یہ ہے کہ ذونواس نے جب نجران کے عیسائیوں کو آگ کے گڑھوں میں دھکیل کر مار ڈالا، تو اطراف کے تمام عیسائی غصہ سے جل گئے، دوس بن ثعلبان یمن کے ایک عیسائی امیر نے نجاشی کے یہاں فریاد کی، نجاشی نے قیصر روم کے اشارہ سے یمن پر فوج کشی کی اور ۵۲۵ء میں آخری بار یمن کو فتح کرنے میں کامیاب ہو گئے، یہ عرب مورخین کا بیان ہے، اس مقدمہ کے ایک فریق عیسائی رومی بھی ہیں، ان کا بیان بھی سننے کے لائق ہو کاتھیوفانونس اسی عہد کا ایک مورخ بیان کرتا ہے:

چھٹی صدی کے اوائل میں رومی جو جو یمن سے گزر رہے تھے، حمیر نے ان پر ظلم کئے بعضوں کو مار ڈالا اس واقعہ سے تجارت بند ہو گئی، اہل حبش کو یہ فعل ناگوار گزرا، بادشاہ حبش کی سرداری میں اہل حبش، بحر احمر کو عبور کر کے حمیر سے معرکہ آرا ہوئے اور حمیری بادشاہ دمیانوس کو مار ڈالا اور قیصر جسٹنین کے ساتھ اس شرط پر معاہدہ کیا کہ تمام باشندگان اکسوم عیسائی ہو جائیں اور اسکندریہ سے ان کے لئے ایک بشپ مقرر ہے۔

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا (طبع یازدہم) کا مضمون نگار ابی سینا لکھتا ہے: چھٹی صدی میں حمیر نے عیسائیوں کو سخت تکلیف پہنچائی، آخر جسٹنین اول نے شاہ حبش کو جس کا نام کالب الاصبح تھا لکھا کہ ان کی مدد کرے، چنانچہ اس نے حمیر کے ہاتھ سے یمن لے لیا۔

عرب یا در یونانی دونوں روایتوں سے حقیقتاً یہ ثابت ہے کہ یہ حملہ قیصر روم کے اشارہ سے ہوا تھا، اس حملہ کی غرض کیا تھی؟ عرب کہتے ہیں کہ صرف مذہبی غرض تھی۔ رومیوں کا ظاہری بیان یہ ہے کہ اس سے مقصود صرف تجارتی راستوں کی حفاظت تھی۔ لیکن صلح کے شروط خود یہ بیان کرتے ہیں کہ "تمام اکسومی عیسائی ہو جائیں گے۔" اور حمیر کے آخری ابواب میں گزر چکا ہے کہ حمیر چونکہ ایران کے طرفدار تھے، اس لئے بھی وہ رومیوں کی آنکھ میں کھٹکتے تھے اسی لئے اہل حبش کے مقابل میں اہل ایران امداد کیلئے آمادہ نظر آتے ہیں۔

عرب مورخین کا بیان ہے کہ ذونواس شاہ یمن نے ان حملہ آوروں کا سواحل عدن و حضرموت میں استقبال کیا، اور بقوت نہیں بلکہ بہ تدبیر وحیلہ ان کو اس قدر سخت شکست دی کہ مجبوراً انکو حبش واپس لوٹ جانا پڑا یونانی عیسائی کہتے ہیں کہ وہ حمیریوں کو سزا دے کر واپس پھر گئے۔ ہمارے نزدیک یہ کوئی اختلاف بیان نہیں فرار اور بہ مصلحت کامیاب واپسی، عیسائی ڈکشنری میں اس انیسویں صدی میں بھی مرادف لفظ قرار دیئے جاتے ہیں۔



قرآن کے سائے میں.....

ماخوذ از تاریخ ارض القرآن

(علامہ سید سلیمان ندویؒ)

جہاد نبی الرحمۃ والملاحم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں

قرآن و حدیث جنت اور جہنم کے تذکرے سے بھرے پڑے ہیں اور مقصد یہ ہے کہ انسانوں میں جنت کی طلب اور تڑپ اور جہنم کا خوف پیدا ہو چنانچہ جن کو اللہ اور اس کے رسول پر یقین ہوتا ہے۔ ان میں جنت کی طلب اور جہنم کا خوف پیدا ہو جاتا ہے اور جنہیں اللہ اور اس کے رسول پر یقین ہی نہیں ہوتا وہ اس سے محروم رہتے ہیں معلوم ہوا کہ جنت کا شوق اور اس کی طلب پیدا کرنا مقصود ہے چنانچہ اس کی نیت سے کئے جانے والے اعمال بلاشبہ مقبول اعمال ہوتے ہیں۔

☆ حضرت انس بن مالکؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہداء تین طرح کے ہیں (۱) وہ شخص جو جان و مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں نکلتا ہے وہ نہ لڑنے کی نیت رکھتا ہے نہ مارے جانے کی۔ بس وہ مسلمانوں کی تعداد بڑھانا چاہتا ہے۔ یہ شخص اگر (جہاد میں) انتقال کر گیا یا مارا گیا تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اسے عذاب قبر سے بچا لیا جائیگا اور قیامت کے خوف سے محفوظ رہے گا اور حور عین سے اس کی شادی کر دی جائے گی اور اسے کرامت کا جوڑا پہنایا جائیگا اور اس کے سر پر ہمیشگی اور وقار کا تاج رکھ دیا جائیگا۔ یہ مکمل حدیث ان شاء اللہ آگے آئے گی۔

(البزار۔ بیہقی فی الشعب۔ الترغیب والترہیب)

وہ شخص جو جہاد کرتا ہے اور اس کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا بھی ہے اور غنیمت حاصل کرنا بھی اور اگر کہیں پر صرف جہاد کیلئے نکلنا پڑے اور غنیمت ملنے کا امکان نہ ہو تو وہ گھر نہیں بیٹھتا بلکہ جہاد میں نکل کھڑا ہوتا ہے۔ البتہ اگر اسے ایسی دو جگہوں پر جہاد کا اختیار دیا جائے جس میں سے ایک جگہ زیادہ مال غنیمت ملتا ہے تو وہ زیادہ مال غنیمت والی جگہ کو اختیار کرتا ہے۔ اس طرح کی نیت کے بارے میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک یہ نیت فاسد اور غلط ہے اور ایسی نیت کرنے والا سزا کا مستحق ہوگا کیونکہ اس نے آخرت کے عمل میں دنیا کی نیت شامل کر لی ہے۔

جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک یہ نیت درست ہے اور یہی قول صحیح ہے اور امام غزالیؒ نے بھی یہی قول اختیار فرمایا ہے وہ اپنی کتاب احیاء علوم الدین میں لکھتے ہیں

مشعل

''عام طور پر مجاہدین جہاد اور غنیمت کے درمیان فرق نہیں کر سکتے کیونکہ جہاد میں بکثرت غنیمت ملتی ہے چنانچہ ان کا مقصود تو اعلاء کلمۃ اللہ ہوتا ہے جبکہ غنیمت کا خیال بطور تابع کے ہوتا ہے اسی لئے اگر اسے غنیمت نہ بھی ملے تب بھی جہاد نہیں چھوڑتا ہاں اتنا ضرور ہے کہ ایسے آدمی کا ثواب اس آدمی سے کم ہوتا ہے جو بالکل غنیمت کی طرف التفات ہی نہیں کرتا کیونکہ غنیمت کی طرف تھوڑا سا دھیان جانا بھی بہرحال ایک نقصان کی بات ہے۔'' (احیاء علوم الدین)

امام غزالیؒ کے اس قول سے یہی ثابت ہوا کہ یہ نیت بھی درست ہے اور جو اس نیت سے نکل کر مارا جائے وہ شہید ہو گا لیکن اس کا رتبہ پہلی تین نیتوں والوں سے کم ہوگا۔

امام قرطبیؒ نے بھی اس نیت کو درست قرار دیا ہے۔ اور انہوں نے بطور ثبوت غزوہ بدر کا واقعہ پیش فرمایا ہے کہ اس دن ابو سفیان کے تجارتی قافلے پر حملے کا ارادہ تھا اور یہ بھی کہ مال غنیمت ایک حلال مال ہے۔ اور جن احادیث میں دنیا کی طلب کیلئے لڑنا منع ہے ان کی مراد یہ ہے کہ اگر صرف مال غنیمت ہی کی نیت ہو اور کوئی دینی مقصد نہ ہو تب وہ جہاد درست نہیں ہوگا۔ (تفسیر القرطبی)

میں بہت سے امور کے اضافے بھی کئے، لیکن کسی کو یہ جرأت نہیں ہوئی تھی کہ اسے "عید" کا نام دے، کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ "میری قبر کو "عید" نہ بنانا"، اور میں اوپر حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے حوالے سے بتا چکا ہوں کہ "عید" بنانے کی ممانعت کیوں فرمائی گئی تھی؟ مگر اب چند سالوں سے اس سالگرہ کو "عید میلاد النبی ﷺ" کہلانے کا شرف بھی حاصل ہو گیا ہے۔

دنیا کا کون مسلمان اس سے ناواقف ہوگا کہ آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کیلئے "عید" کے دو دن مقرر کئے ہیں: عید الفطر اور عید الاضحیٰ، اگر آنحضرت ﷺ کے یوم ولادت کو بھی "عید" کہنا صحیح ہوتا، اور اسلام کے مزاج سے یہ چیز کوئی مناسبت رکھتی تو آنحضرت ﷺ خود ہی اس کو "عید" قرار دے سکتے تھے اور اگر آنحضرت ﷺ کے نزدیک یہ پسندیدہ چیز ہوتی تو آپ ﷺ نہ سہی، خلفائے راشدینؓ ہی آپ ﷺ کے یوم ولادت کو "عید" کہہ کر "جشن عید میلاد النبی ﷺ" کی طرح ڈالتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا، اس سے دو ہی نتیجے نکل سکتے ہیں، یا یہ کہ ہم اس کو "عید" کہنے میں غلطی پر ہیں، یا یہ کہ...... نعوذ باللہ ...... ہمیں تو آنحضرت ﷺ کے یوم ولادت کی خوشی ہے، مگر صحابہ کرام خصوصاً خلفائے راشدینؓ کو کوئی خوشی نہیں تھی، انہیں آپ ﷺ سے اتنا عشق بھی نہیں تھا، جتنا ہمیں ہے۔

ستم یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی تاریخ ولادت میں تو اختلاف ہے، بعض ۹ ربیع الاول بتاتے ہیں بعض ۸ ربیع الاول، اور مشہور بارہ ربیع الاول ہے، لیکن اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وفات شریفہ ۱۲ ربیع الاول ہی کو ہوئی۔ گویا ہم نے "جشن عید" کیلئے دن بھی تجویز کیا تو وہ جس میں آنحضرت ﷺ دنیا سے داغ مفارقت دے گئے۔ اگر کوئی ہم سے یہ سوال کرے کہ تم لوگ "جشن عید" آنحضرت ﷺ کی ولادت طیبہ پر مناتے ہو؟ یا آنحضرت ﷺ کی وفات کی خوشی میں؟ نعوذ باللہ ...... تو شاید ہمیں اس کا جواب دینا بھی مشکل ہوگا۔

بہر حال! میں اس دن کو "عید" کہنا معمولی بات نہیں سمجھتا، بلکہ اس کو صاف صاف تحریف فی الدین سمجھتا ہوں۔ اس لئے کہ "عید" اسلامی اصطلاح ہے اور اسلامی اصطلاحات کو اپنی خود رائی سے غیر منقول جگہوں پر استعمال کرنا دین میں تحریف ہے۔

۹۔ اور پھر یہ "عید" جس طرح آنحضرت ﷺ کی شان کے مطابق منائی جاتی ہے وہ بھی لائق شرم ہے، بے ریش لڑکے غلط سلط نعتیں پڑھتے ہیں، موضوع اور من گھڑت قصے کہانیاں جن کا حدیث و سیرت کی کسی کتاب میں کوئی وجود نہیں، بیان کی جاتی ہیں، شور و شغب ہوتا ہے، نمازیں غارت ہوتی ہیں اور نہ معلوم کیا کیا ہوتا ہے؟ کاش! آنحضرت ﷺ کے نام پر جو "بدعت" ایجاد کی گئی اس میں کم از کم آپ ﷺ کی عظمت و تقدس ہی کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا۔

غضب یہ کہ کہا یہ جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ ان ساختہ شبیہ کا طواف بھی کرتے ہیں، اور یہ سب کچھ مسلمانوں کے ہاتھوں اور علماء کی نگرانی میں کرایا جا رہا ہے، فیا اسفاہ!

"جشن عید میلاد" کی باقی ساری چیزوں کو چھوڑ کر اسی ایک منظر کا جائزہ لیجئے کہ اس میں کتنی قباحتوں کو سمیٹ کر جمع کر دیا گیا ہے۔

اول ...... اس پر جو ہزاروں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے، یہ محض اسراف و تبذیر اور فضول خرچی ہے۔ آپ ملا علی قاریؒ کے حوالے سے سن چکے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے قبروں پر چراغ اور شمع جلانے والوں پر اس لئے لعنت فرمائی ہے کہ یہ فعل عبث ہے اور خدا کے دیئے ہوئے مال کو مفت ضائع کرنا ہے۔ ذرا سوچئے! جو مقدس نبی ﷺ قبر پر ایک چراغ جلانے کو فضول خرچی کی وجہ سے ممنوع اور ایسا کرنے والوں کو ملعون قرار دیتا ہے، اس کا ارشاد اس ہزاروں لاکھوں روپے کی فضول خرچی کرنے والوں کے بارے میں کیا ہوگا؟ اور پھر یہ بھی دیکھئے کہ یہ فضول خرچی وہ غربت زدہ قوم کر رہی ہے جو روٹی، کپڑا، مکان کے نام پر ایمان تک کا سودا کرنے کو تیار ہے۔ اس فضول خرچی کے بجائے اگر یہی رقم آنحضرت ﷺ کے ایصال ثواب کیلئے غرباء و مساکین کو چپکے سے نقد دے دی جاتی تو نمائش تو بلاشبہ نہ ہوتی مگر اس رقم سے سینکڑوں اجڑے گھر آباد ہو سکتے تھے، ان سینکڑوں بچیوں کے ہاتھ پیلے کئے جا سکتے تھے جو اپنے والدین کے لئے سوہان روح بنی ہوئی ہیں، کیا یہ فضول خرچی اس قوم کے رہنماؤں کو جچتی ہے جس کے بہت سے افراد و خاندان نان شبینہ سے محروم اور جان و تن کا رشتہ قائم رکھنے سے قاصر ہوں؟ اور پھر یہ سب کچھ کیا بھی جا رہا ہے کہ کس ہستی کے نام پر؟ جو خود تو پیٹ پر پتھر بھی باندھ لیتے تھے، مگر جانوروں تک کی بھوک پیاس سن کر تڑپ جاتے تھے۔ آج کمیونزم اور لادین سوشلزم، اسلام کو دانت دکھا رہا ہے، جب ہم دنیا کی مقدس ترین ہستی کے نام پر یہ سارا کھیل کھیلیں گے تو لادین طبقے، دین کے بارے میں کیا تاثر لیں گے؟ فضول خرچی کرنے والوں کو قرآن کریم نے "اخوان الشیاطین" فرمایا تھا، مگر ہماری فاسد مزاجی نے اس کو اعلیٰ ترین نیکی اور اسلامی شعار بنا ڈالا ہے:

'بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبیست''

دوسرے ...... اس فعل میں شیعوں اور رافضیوں کی تقلید ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ رافضی، حضرت حسینؓ کی سالانہ برسی منایا کرتے اور اس موقع پر تعزیہ، علم، دلدل وغیرہ نکالا کرتے ہیں، انہوں نے جو کچھ حسینؓ اور آل رسول اللہ ﷺ کے نام پر کیا، وہی ہم نے خود رسول ﷺ کے نام پر کرنا شروع کر دیا۔ انصاف کیجئے! اگر رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اطہر اور بیت اللہ شریف کا سوانگ بنا کر اسے بازاروں میں پھرانا اور اس کے ساتھ روضۂ اطہر اور بیت اللہ کا معاملہ کرنا صحیح ہے تو روافض کا تعزیہ اور دلدل کا سوانگ رچانا کیوں غلط ہے؟ افسوس ہے کہ جو ملعون بدعت رافضیوں نے ایجاد کی تھی، ہم نے ان کی تقلید کر کے اس پر مہر تصدیق ثبت کرنے کی کوشش کی۔

بقیہ انٹرویو مولانا ابو جندل صاحب

حضرت ہمیں بخاری شریف پڑھاتے رہے حتیٰ کہ جب حضرت امیر محترم حفظہ اللہ آزاد ہوئے تو ہم دونوں بخاری شریف کا کافی حصہ پڑھ چکے تھے تو حضرت کو تو اللہ تعالیٰ نے رہائی دے دی لیکن ہماری تعلیم رک گئی جو استفادہ کر رہے تھے، اسی دوران کچھ اور کتابیں بھی جو پڑھی ہوئی تو تھیں پھر بھی حضرت نے شفقت فرمائی اور اصول الشاشی، قدوری وغیرہ جیسی کتابیں بھی پڑھا دیں اسی طرح صرف ونحو کا بھی چلتے پھرتے تکرار فرمایا کرتے تھے الحمد اللہ کافی کچھ حضرت سے حاصل کرنے کا موقع اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اس پر تو خوشی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کو رہائی عطا فرمائی ہے اور امت کو ایک نعمت حاصل ہو رہی ہے استفادے کی لیکن ہم اس استفادے سے محروم ہو رہے تھے، بس اللہ کو جو منظور تھا پھر بقیہ وقت وہی اندھوں میں کانا راجہ والی بات تھی بعد میں پھر ہمارا پڑھنے پڑھانے کا کچھ سلسلہ رہا حفظ کی کلاس پڑھاتے رہے اسی طرح کچھ کشمیری حضرات کا ہمارے پاس آنا جانا شروع ہوا تو مسلک اہلسنت یعنی حنفی مسلک کی چالیس احادیث جو عمل میں تھیں ان کو چہل حدیث کے نام سے جمع کر کے زبانی یاد کرانا شروع کر دیا، تو الحمد للہ کشمیری ساتھیوں میں ان احادیث کو یاد کرنے کی بدولت قوت آ گئی تو جو بھی ان کو راہ سے ہٹانے کی مذموم کوشش کرتا تو وہ آگے سے حدیث ہی سنا دیتے تھے کہ یہ بھی اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث ہے تو بس اس سے بہت فائدہ ہو گیا۔

☆ رہائی کے وقت جیل حکام کا رویہ کیسا رہا؟

جی ہاں رہائی کے وقت تو وہ دانت دکھاتے ہی ہیں، پہلے وہ دانت پیسا کرتے تھے لیکن نکلتے ہوئے ان کی مجبوری ہوتی ہے، ہم نے نکلتے ہوئے بھی ان کو اسی انداز میں لیا جس طرح پہلے دن لیا تھا الحمد للہ، بظاہر تو ٹھیک ہی تھا ان کا رویہ، ان میں سے کچھ کی نظر سامان پر ہوتی ہے میں نے تو ایک چیز بھی کافروں کے ہاتھ نہیں لگنے دی جو کچھ بھی ساتھ تھا وہ ساتھیوں میں تقسیم کر دیا، صرف دو تین جوڑے تھے میرے پاس اور بھائی جمال شہید رحمۃ اللہ علیہ کا سامان تھا جن کی وفات جیل میں ہی ہوئی ان کا سامان ان کے گھر والوں تک پہنچانا تھا اپنی طبیعت بھی ایسی نہیں تھی کہ زیادہ سامان لا سکتا بس یہ سامان اور ایک کمبل تھا ساتھ۔

☆ رہائی میں کن لوگوں نے کردار ادا کیا؟

رہائی میں سب سے پہلے تو امیر صاحب ہی ہیں جنہوں نے آ کر پہلے یہ جسم مردہ تھا قیدیوں کے بارے میں کسی کو ان کی پرواہ نہ تھی اس میں امیر صاحب نے روح پھونکی اور دن رات کر کے اپنے تو کیا جو غیر تھے یعنی میں تو یہی کہوں گا کہ جو حسد کی نظر سے حضرت کو دیکھا کرتے تھے تو ان کی زبانوں سے بھی یہ سنا کہ حضرت نے باہر نکل کر جتنا کام کیا ہے قیدیوں کے بارے میں، جو پاپڑ بھی [illegible]

کے لئے کیا کرتے ہیں، میں خود کئی ایسے قیدیوں کو جانتا ہوں جن کو ہمارا یہ شعبہ بغیر تنظیم کی تمیز کے پوری طرح تعاون کر رہا ہے، رہائی کے بارے میں بھی جتنا خرچ یا ضرورت پڑی الحمد للہ اس شعبے نے بخل سے کام نہیں لیا ایک ایک ساتھی کے لئے اگر لاکھوں روپے بھی خرچ کرنا پڑے تو انہوں نے کیے، وکلاء کی فیسیں ادا کیں، سپریم کورٹ میں رٹیں لگا لگا کر قیدیوں کے لئے محنت یہ ہمارے ہی ساتھی کر رہے ہیں الحمد للہ، اس کے نتیجے میں بھائی الیاس قاسمی، بھائی عبدالخالق صاحب اور اسی طریقے پر دوسری تنظیموں کے ساتھی بھی تھے ان کو رہا کروایا گیا، اور آج بھی جو ساتھی جیلوں میں بند ہیں بعض ایسے ہیں کہ بے چاروں کی دیری فکیشن نہیں ہوئی ان کے گھر والوں سے یہاں آ کر جب میری بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ہمارے بچے جن تنظیموں کے ساتھ بھی گئے اور جو جیلوں سے بھی گئے ہیں ان سے کہا کہ ہمارے لئے یہ کرنا یہ کرنا تو کوئی ان کے گھروں تک نہیں آیا پوچھنے کیلئے، تو الحمد للہ خوشی ہوئی جب میں ان سے بات کر رہا تھا تو وہ کہہ رہے تھے کہ یہ آپ لوگ ہیں جو پہل کر رہے ہیں میرے ساتھ ایک قیدی ساتھی تھے دوسری تنظیم کے بے چارے ہرنیہ کے مریض تھے، ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا لیکن انہوں نے آج تک پیٹ پر پٹیاں باندھی ہوئی ہیں آپریشن کے لئے نہیں گئے وہ کہتے تھے کہ باہر لے جا کر یہ کوئی بہانہ بنا کر کہ فلاں نے حملہ کر دیا مار دیں گے، وہ بے چارہ تڑپ رہا ہے تکلیف میں آپریشن نہیں کروا رہا، مجھے دو تین دن آنے سے قبل سفارت خانے والوں سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ہمارے ریکارڈ میں اس نام کا کوئی پاکستانی ہی نہیں حالانکہ پندرہ سال سے وہ ہمارے ساتھ قید میں بند ہے، اس کی کیفیت میں ہی جانتا ہوں کیا تھی؟ تو اس نے مجھے آتے ہوئے کہا کہ میرا ظاہری سہارا آپ ہو آپ کے علاوہ میرے لئے اندھیرا ہی اندھیرا ہے، اگر آپ کچھ کر دیں تو اور یہ صاف کہا کہ میری تنظیم نے کچھ کرنا ہوتا تو آج تک کچھ نہ کچھ کرتی لیکن انہوں نے آج تک نہیں کیا تو آپ اپنے طور پر بغیر یہ دیکھے کہ کس تنظیم کا ہے کچھ کیجئے گا میں نے ان کو دلاسا دیا تاکہ وہ مطمئن ہو جائیں میں نے کہا یوں سمجھیں میری رہائی آپ کے کام کے لئے ہوئی ہے میرا پہلا کام یہی ہوگا کہ میں آپ کا مسئلہ حل کراؤں، اللہ تعالیٰ ہمیں مزید توفیق بخشے کہ ہم دوسرے قیدیوں کے لئے بھی کچھ کر سکیں، ہم نے ان کے گھر والوں سے ضروری معلومات اور کاغذات منگوالیے ہیں انشاء اللہ اس سلسلے میں کچھ نہ کچھ پیش رفت ہوگی، واہگہ بارڈر پر پاکستانی سفارت خانے کے جو آفیسر ساتھ تھے نام تو معلوم نہیں جعفری صاحب کہتے تھے سب ان کو میں نے انہیں بھی کہا کہ لیاقت علی نامی ساتھی کی یہ صورتحال ہے، انہوں نے پہلے پی ایس او میں انہیں افغانی لکھا پھر بعد میں پاکستانی مگر پاکستان کی حالت ہے کہ ان کی [illegible]

کا قافلہ وہاں آ گیا ہمیں معاملے کا پتہ نہیں تھا ہم تین ساتھی تھے انہوں نے کہا اپنا اپنا سامان اٹھا لو، ہم نے پوچھا کہاں جانا ہے تو ہمیں کچھ بھی نہیں بتایا ہائی سیکورٹی جیل تھی، ڈیوڑھی سے گھما کر پیچھے لائے اور پھانسی گھر کے سامنے لے کر آئے اس میں آٹھ سیل ہیں وہاں ان کو لے جاتے ہیں جن کو پھانسی دینی ہو ہم نے سوچا شاید نمبر لگ گیا ہے ہمارا، وہاں ہمیں تین سیل کھول کر دیئے لیکن دور دور، ایک کے بعد ایک چھوڑ کر پھر ایک تاکہ ان کا آپس میں رابطہ نہ رہ سکے، وہاں جا کر میں اپنا سیل صاف کر رہا تھا، تو وہ حوالدار جو مجھے وہاں لایا تھا کہنے لگا ابو جندل کون ہے؟ تو میں نے سوچا لگتا ہے پہلا نمبر میرا ہی ہے بس میں نے اذکار وغیرہ شروع کر دیئے شہادت کا یقین ہو گیا کیونکہ سیل پھانسی گھر کے تھے جہاں ہمیں لا کر رکھا تھا، میں نے کہا میں ابو جندل ہوں تو کہنے لگا آ جاؤ، میں اسکے پیچھے چل پڑا توبہ استغفار اور اذکار کرتا جا رہا تھا پھر وہ رک کر میرے قریب ہو گیا اور جو لاتے وقت پہلے تیور تھے بکواسات تھیں وہ ختم اور دھیمے لہجے میں دانت نکال کر مجھے کہنے لگا آپ کا پارسل آیا ہے، میری حالت ہی بدل گئی کہ میں کیا سمجھ رہا تھا اور اصل معاملہ ہے کیا، دو ماہ پہلے جب وہاں گیا تھا تو جوتا بھی ٹوٹا پھوٹا تھا میرے پاؤں میں نہ ان تسے تھے کیونکہ گرفتاری کے وقت ننگے پاؤں تھا تو آرمی والوں نے جس گھر میں ڈیرے ڈالے ہوئے تھے وہیں سے پرانے سے جوتے پہنا دیئے جن سے ایڑی باہر ہی نکلی رہتی تھی، کپڑوں کا وہی جوڑا تھا جو پہن رکھا تھا اس کے بھی بٹن وغیرہ ٹوٹے ہوئے تھے پھر یہ اختیار بھائی وغیرہ آ گئے انہوں نے بتایا کہ یہاں سے خط وغیرہ لکھتے ہیں مجھے بڑی خوشی ہوئی اس وقت جب انہوں نے بتایا کہ حضرت کو وہ لوگ خط بھی لکھتے ہیں اور حضرت جواب بھی بھیجتے ہیں تو میں نے سب سے پہلا خط بھائی ابو بکر کے نام لکھا کہ میرے پاس کپڑے، اور جوتے نہیں ہیں وہ خط گھر میں ملا تو پورے دو مہینے بعد الحمد للہ پارسل مل گیا جس میں دو جوڑے کپڑوں کے، بوٹ اور کچھ ضروریات کی چیزیں بھیج دیں بعد میں پھر تفصیلی پارسل بھی بھیج دیا انہوں نے، تو ان کی رال ٹپکتی تھی ہمارے پارسل دیکھ کر کہ شاید اس میں سے کچھ ہمیں بھی مل جائے، تو یہ ابتدائی معاملہ ہوا ہمارے ساتھ، پھر بھائی عارف کراچی والے جو تھے وہ بھی کچھ دن بعد وہاں آ گئے ان کو بھی ہمارے ساتھ والے سیل میں بند کیا پھر ایک ایک کو دس منٹ کے لئے کھولتے تھے کہ نہانا دھونا ہے وہ کر لو جلدی جلدی، لیکن سب کو ایک ایک کر کے کھولا کرتے تھے کسی کو نہیں کھولتے، [illegible] وہ اس طرح گزرے جیل والے جب پریڈ کرتے تو پہلے ہمیں بند کرتے تھے اگر کوئی کھلا ہوتا بھی تھا تو پھر آفیسر آتا پوچھتا ہم بس اتنا کہتے ٹھیک ہے، حالانکہ کشمیری ساتھی جو تھے وہ پرانے بھی تھے جانتے تھے کہ ان سے ذرا نرمی کی جاتی ہے جب کوئی آفیسر آتا ہے ہمیں پتہ بھی چل گیا لیکن ہم نے کبھی ان سے کوئی [illegible]

حوالدار کو کہا کہ ان کے شریرانہ رویے پڑے خراب ہو جائیں گے اور ہمارے لئے مسئلہ بنیں گے تو ان کو کچھ دھوپ وغیرہ لگوایا کرو، بس اس کا یہ اشارہ ہی کافی ہو گیا تو حوالدار نے کشمیری ساتھیوں کے ساتھ گیارہ بجے تک ٹائم بڑھا دیا، اس طرح کچھ سہولت ہو گئی، اس کے بعد پھر وہی خبیث جس نے شروع میں مجھے مار پیٹ کی تھی اب ہم سے تعلقات بنانے کی کوشش کرتا تھا کیونکہ انچارج وہی تھا ہمارے سیلوں کا، پھر ہم کوئی بات رکھتے تھے تو پوری کرنے کی کوشش کرتا تھا، اسی کے ذریعہ ہم نے بیٹ منٹن کا بندوبست بھی کرا لیا تاکہ ورزش ہوتی رہے، دو سال اسی طرح گزر گئے پھر جب انہوں نے دیکھا کہ یہ لوگ ڈسپلن کے پابند ہیں کیونکہ کشمیری ساتھی نعرے بازی وغیرہ کرتے رہتے تھے اور پھر لاٹھی چارج میں بے چارے زخمی بھی بہت ہو جاتے تھے ادھر ہم نے اپنے ساتھیوں کو کہا ہوا تھا کہ ان کو موقع نہیں دینا اپنی طرف سے کبھی بھی، ہمارا صفائی کا نظام اور پابندی پوری جیل میں مشہور ہو گئی کہ ان جیسا کوئی نہیں ہے اس کا اخلاقی طور پر یہ فائدہ ہوا کہ وہ آج بھی جو ساتھی رہ رہے ہیں اس جیل میں ان سے بار بار کہتا ہے کہ وہ جو پاکستان سے آئے تھے ان جیسا پھر کوئی نہیں آیا، وہیں ہفتہ وار مجلس شروع ہوئی ذمہ داری مجھ پر ڈالی گئی تو ترتیب بنائی مشورے سے کہ قرآن پاک کی تصحیح کر لیں ساتھی، اس طرح جو بول نہیں سکتے وہ کھڑے ہو کر کچھ نہ کچھ بولیں تاکہ انہیں بولنے کا ڈھنگ آئے، چلتا تو رہا کہ یہ ذمہ داری کسی اور پر ڈال دی جائے لیکن ہر جگہ تھمتی میرے ہی گلے بندھتی رہی، ساتھی مشاورت سے طے کر لیتے تھے، پھر بھائی طلحہ نے پارسل بھیجا اس میں کتابیں بھی تھیں دو سال بعد میں کوٹ بھلوال جیل میں آ گیا وہاں حضرت اور بھائی سجاد شہید رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ تو نمبر بلاک میں تھے تو میں نے پہلے ہی خط کے ذریعہ اطلاع دے دی تھی کہ فلاں تاریخ کو پی ایس اے ختم ہو رہا ہے پھر شاید ادھر ہی لیکر آئیں گے تو سجاد شہید کے ساتھ گیارہ نمبر سیل میں ضرار بھائی تھے ان کو دوسرے سیل میں منتقل کرا دیا اور میرے لئے جگہ اپنے سیل میں ہی بنائی اور جیل والوں کو بھی بتا دیا کیونکہ اندر کا ان پر الحمد للہ ایک رعب تھا حالانکہ اس بلاک کو خاص طور پر انہوں نے چاروں طرف سے گنوں والی سیکورٹی سے گھیر رکھا تھا لیکن اندر بڑے حضرات موجود تھے تو ان پر ایک پریشر ہوتا تھا اندر آتے ان پر اتنا رعب ہوتا تھا جو شاید ان کو اپنے بڑے افسروں کے سامنے بھی محسوس نہیں ہوتا ہوگا، پھر جو کہتے تھے الحمد للہ ان کو کرنا بھی پڑتا تھا، تو بھائی سجاد شہید نے ان کو بتا دیا کہ سرینگر جیل سے ایک ساتھی آ رہے ہیں ان کو ادھر میرے سیل میں ہی لانا، تو ان کو ماننا پڑ گیا ورنہ وہ کسی اور سیل میں بھی ڈال سکتے تھے، رات کا وقت تھا سب سیلوں میں بند تھے چھوٹے چھوٹے سوراخ تھے اندھیرے میں کوئی نظر بھی نہیں آ رہا تھا بس السلام علیکم کی آوازیں آتی رہیں ہر سیل سے، وہاں [illegible]

کے درس ترمذی کے کچھ فوائد کا تذکرہ تو پہلے کر چکا ہوں سب شریک ہوتے تھے حضرت کے درس میں حزب والے بھی اور تنظیموں کے ساتھی بھی سوائے غیر مقلدین کے، درس کی بدولت ان کا یہ پروپیگنڈہ الحمد للہ ختم ہو گیا کہ امام ابو حنیفہؒ کے پاس حدیث نہیں ہے وغیرہ ذلک، الحمد للہ سب ساتھی اپنے مسلک پر مضبوط ہو گئے اور حضرت کے درس کی بدولت ان کا سد باب ہو گیا، درس ترمذی کے اختتام پر ساتھیوں نے پرتپاک طریقے پر دعوت کا انتظام بھی کیا، پھر بخاری شریف پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی اس درمیان سرنگ والا کام شروع ہو گیا تو ہم دوہی حضرت سے پڑھتے رہے، حضرت ہمیں پڑھاتے رہے اور اس کام کی سرپرستی بھی فرماتے رہے، کچھ لوگوں کے اختلاف کی نحوست سے وہ کام ادھورا رہ گیا بس اللہ کو ایسے ہی منظور تھا، لب بام پہنچ کر یہ معاملہ اس طرح ادھورا رہ گیا اور بڑا نقصان اٹھانا پڑا۔

حضرت امیر محترم حفظہ اللہ کی اصلاحی مجالس کے بارے میں کچھ بتائیں؟

جی حضرت کی اصلاحی مجالس تو میرے آنے سے پہلے ہی جاری ساری تھیں ایک خانقاہی نظام باقاعدہ وہاں چل رہا تھا اپنی تنظیم کے ہی ساتھی کیا بقیہ تنظیموں کے کئی ساتھیوں نے بھی حضرت کے ہاتھ پر اصلاحی بیعت کی اور آخر تک استفادہ کرتے رہے، اب بھی کئی ساتھیوں نے جودھ پور جیل اور کوٹ بھلوال جیل سے خصوصی سلام بھیجا تھا حضرت کے لئے، ان میں سے کئی حضرت سے بیعت ہیں گو ان کی تنظیم دوسری ہے اور اب بھی ان کا یہی عزم ہے کہ انشاء اللہ رہائی کے بعد حضرت کی خدمت میں حاضری دیں گے مجلس ذکر تو روزانہ ہی ہوتی تھی اس میں ساتھی بھرپور طریقے سے شرکت کرتے تھے، اور ہفتہ وار اصلاحی بیانات بھی ہوتے تھے تو الحمد للہ یہ سب شعبے حضرت نے بخوبی سرانجام دیئے، یہی وجہ تھی کہ حضرت کا شفقت فرمانا اور ہر ساتھی کو اس کا مقام دینا اور اس طریقے سے اسے خوش رکھنا ان چیزوں نے ہر اپنے پرائے کو حضرت کا گرویدہ بنا دیا تھا، اسی وجہ سے کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ یہ جانے بنا کون کس تنظیم کا ہے کون کس کا ہر ایک نے حضرت کے سامنے سینہ سپر ہو کر کفر کے دانت کھٹے کیے ورنہ بہت کم شخصیات ایسی ہوتی ہیں کہ ان پر سب کا اتفاق ہو جائے اور اس طریقے پر اپنی جان کی قربانی دینے پر تیار ہو جاتے تھے کہ پہلے میری قربانی لگ جائے، اپنے تو اپنے ہوتے ہیں غیروں سے ایسی توقعات کم ہوتی ہیں الحمد للہ حضرت کی شخصیت ایسی تھی کہ ہر ایک فدا ہونے کو تیار رہتا تھا، ان طرح کے واقعات میں یہ بات عیاں ہوگئی، پھر وہ ایک تھا مکھن لال بڑا خبیث، اس نے اپنا رعب داب جمانے کیلئے مغرب کے وقت نماز کے بعد باہر کے پورشن بھی بند کرا دیے پہلے صرف اندر کے پورشن بند کیے جاتے تھے وہ اس وجہ سے کہ بھائی سرتان اور بھائی کمانڈر خالد وغیرہ فرار ہو گئے تھے جیل [illegible]

دیں گے تو کہیں گے اچھا ٹھیک ہے بند کر دو، اگر آپ بندہ کا اتنا سا لفظ بھی استعمال کریں گے اور پر سے اجازت نہیں ملی ہے خیر وہ سمجھ گیا پھر اس نے اصل بات بھی کہہ دی کہ اصل بات یہ ہے کہ اگر آپ لوگوں کو ملاقات دے دیں گے آپ لوگ میسج پاس کر لیتے ہو یعنی کشمیریوں تک پہنچ جاتی ہے آگے فیلڈ تک پہنچ جاتی ہے اصل بات یہ تھی کہ اگر دوبارہ رابطہ ہو گئے تو ہمارے لئے جیل میں مشکلات پیدا کر سکتے ہیں اور زیادہ پہلے کی نسبت ساتھیوں کے اندر کنٹرول چل رہا تھا لیکن باہر کے رابطے سے ڈرتے تھے میں نے کہا اس لئے اب تک یہ کر رہے ہو وہ کشمیریوں سے ملنے نہیں دیتے اس طریقے سے میسج کو روکتے ہو ملاقاتی کا بیان ہم نے ریڈیو کے اوپر سن لیا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ افغانستان سے فارغ ہونے کے بعد اگلا ٹارگٹ ہمارا کشمیر ہوگا اگلا قدم کشمیر میں ہوگا میسج تو ہم تک ویسے پہنچتے رہتے ہیں خیر اس سے کہا کل کو ہمیں ملاقات نہ ملی تو آگے ایسے کچھ معاملات ہو گئے تو اس کی ذمہ داری جیل پر ہوگی ہم پر نہیں ہوگی اس نے دیکھا کہ یہ لوگ بھی دوسری زبان استعمال کر رہے ہیں یہ مغرب کے بعد کا ٹائم تھا افسر یہ کہتا ہے کہ صبح دیکھیں گے یہ کہہ کر چلا گیا ہم نے بھی صبح ٹائم دے دیا کہ ہمیں جواب دیں تاکہ ہم بھی کچھ اس کے بارے میں فیصلہ کر سکیں اس نے کہا اگر اجازت مل گئی تو میں آ جاؤں گا ورنہ میں نہیں آؤں گا جو بھی ہوگا آپ کو پیغام مل جائے گا جاتے ہوئے ہم نے آخر میں یہ کہہ دیا ہمیں تو ملاقات ہی چاہئے کسی طرح بھی ہو وہ آپ کا کام ہے کہ آپ کیسے اجازت لیتے ہیں اور آٹھ بجے تک جواب ملنا چاہئے وہ چلا گیا صبح ہوئی تو آٹھ بج گئے کوئی ہل چل نہیں ادھر سے کیا جواب آیا ملاقات کے بارے میں کوئی جواب نہیں آیا یہ کوئی دس یا ساڑھے دس بجے یا نو بجے کا وقت تھا بھائی سعید اپنے یہ باغ والے تو وہ کبھی کبھی لے میں آ جاتے تھے نعرہ لگا دیتے تھے اسی طریقے سے وہ اندر سے باہر آئے ساتھی تو پہلے ہی ادھر گیٹ کے اوپر تھے کہ ملاقات آئے گی کچھ ساتھی ادھر ٹہل رہے تھے، کچھ ساتھی اسی پریشانی میں گھوم پھر رہے تھے، کچھ بارکوں میں لیٹے ہوئے تھے اسی طرح سعید بھائی نے نعرہ لگا دیا

نعرہ تکبیر

تو ساتھیوں نے سمجھا کہ کارروائی ڈال دی گئی ہے کیونکہ وہاں نعرہ کا مطلب ہی یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہل چل مچ گئی ہے جیل والوں کے ساتھ معاملہ ہو گیا اور ساتھی جلدی سے کمروں سے نکل آئے اللہ اکبر کہتے ہوئے نکل آئے دوسری طرف سے اور بھائی سجاد شہید نے دیکھا کہ ان بدبختوں نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا اتنا ٹائم ہو گیا ہے تو نعرے کے اندر معاملہ اور زیادہ تپ گیا ادھر جو ہے کشمیری ساتھی وہ بھی چھت کے اوپر چڑھ آئے اوسر سے بھائی سجاد شہید نے [illegible] پر مارنے گئے یعنی اس کا کنڈا توڑنے گئے وہ وہاں [illegible]

شرکت ہوا کرتی تھی تو مجھے ایک زبان سے نہیں تھا اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جیل کے اندر حالات ایسے بنتے رہتے تھے لیکن الحمد للہ میں اپنے آپ کو بیعت ہی میں سمجھتا بھی ہوں گو کہ اس وقت باقاعدہ نہیں ہوا تو جیل کے اندر رہتے ہوئے اب انشاء اللہ ارادہ ہے۔

☆.... اس کی خاص وجہ؟ پہلے سے کسی کے ہاتھ بیعت تھے؟

بیعت اس وقت نہیں تھا البتہ اکابر کی خدمت میں رہا میہ تھیں شاہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضری رہی ان سے خط لکھنا سیکھنے کے لئے، مزید رغبت ان کی طرف ہی تھی اور اس وقت اتنا پتہ بھی نہیں تھا اور اس طرح کا کوئی سلسلہ بھی نہ تھا ان چیزوں کی طرف دھیان بھی نہ تھا حضرت کے ساتھ جیل میں جا کر یہ سلسلہ شروع ہو گیا اور یہ بھی تھا کہ اگر اللہ نے رہائی عطا فرمائی تو یہ سلسلہ انشاء اللہ جاری رہے گا۔

☆.... رہائی کے سلسلے میں کچھ بتائیں؟

رہائی کی بہت امیدیں ان لوگوں نے لگا رکھی تھیں کہ ہمارے ساتھ حتیٰ کہ میں نے تین سو روپے کی مٹھائی جو میں نے الگ رکھے ہوئے تھے اور پی پی اے اکاؤنٹ میں درخواست بھی دی ہوئی تھی کہ مٹھائی منگوا کر دیں تاکہ جاتے ہوئے ساتھیوں کا کچھ نہ کچھ منہ میٹھا کر کے جاؤں لیکن مٹھائی آخری دن تک نہ آئی۔ اور جب جانے کا وقت آیا تو میرا حساب کتاب کرنے لگے کہ آپ پر اتنا خرچ کیا وہ حساب تو کرتے نہیں تھے لیکن میرے معاملے میں ایسا کرنے لگے اور اپنی قیمتیں بڑھا چڑھا کر لگانے لگے ان حساب کتاب کرنے والوں میں ایک مسلمان کینٹینر بھی تھا عثمان نام کا، بابو اس کو بولتے ہو اس نے مبارک باد دی کہ آپ جانے والے ہیں۔ میں نے کہا اس بابو کو میں نے مٹھائی کے پیسے دیے تھے تو اس نے سمجھا کہ میں چلا جاؤں گا تو وہ ہضم کر لے گا، اس نے کینٹینر کو کہا کہ ان کو تین سو روپے دے دو میں اس سے لے لوں گا۔ میں نے کہا مجھے پیسے نہیں چاہئیں مجھے مٹھائی چاہئے جاتے جاتے ساتھیوں کا کچھ نہ کچھ تو منہ میٹھا ہو جائے گا آگے اس کی ہی ڈیوٹی لگنے والی تھی اس نے کہا میں ساتھیوں کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دوں گا۔ میں نے کہا اس پی پی میں سے کچھ اور رقم کا نو چار کلو یا پانچ کلو مٹھائی منگوا دو ایک کلو کے پیسے میں پہلے ہی دے چکا تھا کینٹینر نے کہا اب سارا حساب کتاب چڑھ چکا ہے اس میں سے میں نہیں نکال سکتا میں نے کہا کوئی صورت نکالو اس نے کہا نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میں نے کہا چلو اسی میں سے مٹھائی منگوا دو میں نے کہا آپ فکر نہ کرو مٹھائی آ جائے گی پر تذکرہ کیا کہ مٹھائی لے کر آئے اس کے ساتھ وہاں سکندر بھائی نے کچھ پیسے بھی دے دیئے وہ بھی جیل میں قید ہیں اچھے ساتھی ہیں وہ میرے پاس پڑھتے تھے انہوں نے کہا ساتھ سموسے وغیرہ بھی منگوا [illegible] کے بعد وہ سامان آ گیا نہ کرتا ہو تو سات سات مہینے نہیں کرتے تالتے رہتے ہیں پر دیر کرنے کے خلاف شکایت کرو تو کہتے ہیں کہ اچھا [illegible]

میرا اور مولانا قاسمی صاحب کا نام بھی تھا، رہا اور حضرت کے دستخط بھی ہوئے تھے میں نے کہا یہ دعوتی کام بھی ہو رہے ہیں جس حد سے میں [illegible] کتابیں جا ئیں گی۔

شام تک انہوں نے کچھ نہیں بتایا عصر کے بعد جب بندی کا وقت ہوا تو جیل والے آ گئے تو اس وقت انہوں نے مجھے کہا کہ آپ تیاری کر لیں سامان تیار رکھیں اور یہ بھی کہا جس نے ملنا ہے مل لے۔ دوسرے بیرک والے پہلے مل لیں ادھر والے بعد میں مل لیں بس وہ ہی الوداعی ملاقات تھی اس سے پہلے ایک مجلس بھی ہو چکی تھی کیونکہ ساتھ رہنے والے ساتھیوں میں کبھی سرد گرمی ہو جاتی ہے انسان خاق میں بھی انسان سے کبھی کوئی ایسا بات ہو جاتی ہے جس سے دوسرے کو تکلیف پہنچی ہے تو اس نہیں میں معافی تلافی ساتھی کر لیتے ہیں، میرا تو ہر ممکن یہ معمول اور کوشش ہوتی تھی کہ زیادہ وقت سیل کے اندر گزرتا تھا ساتھی بہت اصرار کرتے تھے کہ باہر گھو متیں کہتا یار باہر بھی کسی کی دل آزاری ہو جاتی ہے بس کچھ تو بہتر ہے بندہ چپ رہے، خیر وہ مجلس اچھے طریقے سے ہو گئی، اس کے بعد جن ساتھیوں نے بیانات دینے تھے وہ دیئے مغرب سے کچھ پہلے آئے اور کہنے لگے سامان تو وہ رہا ٹوکر آخری مرتبہ اپنے بیرک والوں سے سلام دعا ہو گئی ان میں کچھ ساتھی ایسے بھی جن کی ویری فکیشن بھی نہیں ہوئی تھی ان کا یہی تھا کہ ہمارے معاملے میں یہ سستی برتی جاری ہے اس کے بارے میں کچھ کیجئے گا بعض ساتھی تو بہت مایوس تھے تو میں نے انہیں دلاسا دیا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے انشاء اللہ خیر اس بات کے کہ یہ کس تنظیم کا ہے، ہم ہر قیدی ساتھی کے لئے انشاء اللہ کوشش کریں گے ایک مسلمان بھائی کی حیثیت سے یوں سمجھ لیجئے میں آپ کے اطمینان کے لئے کہہ رہا ہوں کہ میں آپ کے کام کے لئے جا رہا ہوں آپ کو بندی جیل میں خوشخبری ملے گی کہ ہم ان ساتھیوں کی تو نسک وین [illegible] کرائیں گے جن کی نہیں ہوئی، کئی ساتھیوں کے خطوط ان کے گھروں تک پہنچانے ہیں آتے ہی اگرچہ وہ ہماری تنظیم کے نہیں مگر بفضل اللہ یہ کام کر رہے ہیں ایک جہادی تعلق اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے ان کے گھروں تک گئے بہرحال ایک لمبے عرصے سے جو جمود سا تھا قیدی ساتھیوں کے سلسلے میں وہ الحمد للہ جیش محمد ﷺ نے توڑا ہے، حکومتی بے حسی تو سب کے سامنے ہے کہ انڈیا کے قیدی کتنے اعزاز و اکرام اور تاکید سے چھوڑے جا رہے ہیں جبکہ ہمارے قیدیوں کے بارے میں کسی کو خیال تک نہیں اگر کوئی رہا کر دیا جاتا ہے تو وہ لنگڑا لولا، یا کھیرے وغیرہ کو چھوڑ کر یہ احسان جتلا دیا جاتا ہے تو اب میرے کیس کی وجہ سے ان ساتھیوں کو بھی کافی امید ہوگی جو بالکل مایوس ہو چکے تھے اپنی رہائی کے بارے میں، یہ سب حضرت امیر محترم کے اس درد اور کڑھن کی برکت ہے کہ اس شعبے نے ہر قیدی کی بھرپور امداد کی ہے تو اس نے دیکھا اپنا ہے یا پرایا اللہ تعالیٰ امیر محترم کو جزائے خیر [illegible]

... نے بڑھ کر اس معاملے میں کام کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان سے کام لیا ہے اور پھر جو بڑی بڑی کارروائیاں بھی ہوئیں اور جو ہمارے ساتھی جیلوں میں شہید بھی ہوئے ان کے انتقام کے طور پر میں نے تو وہاں پر ایک نظم بھی لکھی تھی اس بارے میں مجھے صحیح یاد تو نہیں رہی لیکن مطلب اس کا یہی تھا کہ مشرکوں کے ایوانوں میں یہ پیغام دیدیا جائے، ہاں چند دن کی جو مجلسیں سجتی ہیں اس کے بعد مجاہدین کو بھلا دیا جاتا، سجاد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے اوپر یہ شعر تھا، کچھ دن بعد پارلیمنٹ والی کارروائی ہوگئی، اشعار پہنچے تو نہیں تھے کوٹ بھلوال جیل میں ہی رہ گئے ہم وہاں سے شفٹ کر دیے گئے، پھر جودھپور سے تاریخ پر لے گئے تو کچھ دن کوٹ بھلوال میں رکھا تو وہ پرانا رجسٹر میرے ہاتھ لگ گیا اس میں وہ نظم لکھی ہوئی تھی تو میں نے بھائی جی ایم صاحب کو ریکارڈ بھی کروائی تھی پھر اس کا جواب بھی ان کو مل گیا یعنی یہ اشعار پہلے جاتے تو وہ کہتے ہاں شہید کے بارے میں کانفرنس ہوئیں پھر کچھ بھی نہیں ہوا، حضرت کی ایک کیسٹ بھی ہم تک پہنچی تھی اس میں تھا کہ ہم اتنے اونچے درجے کا انتقام لیں گے انشاء اللہ کہ انہوں نے ہمارے کمانڈر کو جو شہید کیا تھا ہندو چیخنا چاہے گا پر چیخ نہیں سکے گا اور الحمدللہ وہ دن ہم نے جیل میں ہی دیکھ لیا، پارلیمنٹ کی کارروائی جس طرح ہوئی آج تک انڈیا نہیں بھلا پایا نہ بھلا پائے گا انشاء اللہ، ہم تو کہتے ہیں یہ بھی بہت بڑی کامیابی تھی اگرچہ پلان مکمل نہیں ہو سکا لیکن جتنا ہوا اس سے انڈیا آج تک جھلسا ہوا ہے اور آج تک چلاتا رہتا ہے اور پارلیمنٹ میں آج تک اس کی گونج سنائی دیتی ہے الحمدللہ۔

☆ چرار شریف والے معرکے میں کتنے ساتھی شہید ہوئے؟

مجھے گرفتاری کے بعد جب لے کر گئے اس جگہ جہاں شہداء کو جمع کیا تھا تو وہاں مجھے ان کے دیدار کرائے اور پوچھا کہ ان کے کیا کیا نام ہیں؟ انہوں نے اپنی رپورٹ بنائی ہوتی ہے ناں اس لئے، تو تقریباً سات کی تعداد میں تھے جو ادھر میں نے دیکھے اور بھی شہید ہوئے ہوں تو میرے علم میں نہیں۔

☆ رہائی کے ظاہری اسباب کیا بنے؟

جی ہاں ایک تو قیدیوں کے لئے کارروائیاں بھی ہو چکی ہیں کئی جگہوں پر ساتھی ہمیں چھڑانے کیلئے شہید بھی ہوئے تو اس سلسلے میں بار بار ان کو یہ سگنل جا رہا ہے کہ یہ لوگ آرام سے بیٹھنے والے نہیں ہیں، کچھ عرصہ قبل کی ایک کارروائی میں بھی انہوں نے یہی کہا کہ مولانا کا بڑا بھائی جہاز اغواء کر کے گیا اب بھی آرام سے نہیں بیٹھا بلکہ کارروائیاں کروا رہا ہے، ایک تو دباؤ ان پر مجاہدین کی طرف سے اس صورت میں بھی ہے، دوسرا ہماری جماعت کا شعبہ اسیران جو ہے اس نے الحمدللہ بھرپور طریقے سے کام جاری رکھا ہوا ہے اس طور پر کہ بنا اس طور پر کہ یہ فلاں تنظیم کا ہے یہ فلاں کا ہے کسی نے بھی ان کو خط لکھ دیا تو انہوں نے بھرپور اور اسی طریقے سے تعاون کیا مالی طور پر بھی اور پارسل وغیرہ کی صورت میں بھی جس طرح اپنے ساتھیوں کی ویری فکیشن اور تو فصیل بھی نہیں ہوئی اس بے چارے کی، آپ اس کو ریکارڈ میں لائیں اور یہ بھی پوچھا کہ نہیں کیا کیا چیزیں اور معلومات آپ کو مہیا کرنا پڑیں گی اور کس دفتر میں؟ تو انہوں نے مجھے تفصیل بتا دی جو میں نے شعبہ اسیران کے ذمہ داروں کو بھی بتلا دی ہے، انشاء اللہ چند دن میں ہی ان کو خوشخبری مل جائے گی کہ ان کو پاکستانی باشندہ تسلیم کرلیا گیا ہے اگر یہ ہی نہ ہو تو کیا ہوگا ساری زندگی جیلوں میں پڑے رہیں گے، خلاصہ کلام یہ کہ قیدیوں کی نگاہ میں اس وقت جیش قابل رشک جماعت ہے کہ جس نے کتنے قیدیوں کو چھڑا بھی لیا ہے اور ان کے وکیل اب بھی وہاں فعال ہیں قیدیوں سے جیلوں میں جا کر ملتے بھی ہیں ابھی دو مہینے پہلے جب میں بہت بیمار ہوگیا تھا تو وکیل ہسپتال میں ملاقات کیلئے گیا تو الحمدللہ بہت اچھی ترتیب سے چل رہا ہے یہ شعبہ اللہ تعالیٰ مزید ترقی عطا فرمائے اس شعبے کو اور بقیہ تمام شعبوں کو بھی، یہ میری دعا ہے۔

☆..... کچھ ایام اسارت کے اہم واقعات سنا دیں.....

شروعات تھی سنگرور جیل میں، میرا معاملہ کچھ ایسا تھا کہ جہاں گیا ہر ایک نے تو اگرم دیکھ کر روٹی لگائی کہ مجھے چڑھا ہے۔ جس کو بھی پتہ چلتا، تشدد تو ابتداء میں ہی شروع کر دیا اور وہاں پر قرآن پاک کی بھی بدبختوں نے بے حرمتی کی، جیب میں تھا چھوٹا قرآن پاک ایک شہید ساتھی کا، آرمی والوں سے لیا تھا میں نے، سولہ سطر والا تھا حفظ بھی میں نے اسی پر کیا ہوا تھا، تو الحمدللہ گرفتاری کے بعد جو سب سے پہلی خوشی مجھے ملی وہ یہی تھی کہ قرآن مجید مجھے مل گیا، ہاتھ تو بندھے ہوئے تھے تو میری جیب میں ہی ڈال دیا، وہاں جا کر پھر تلاشی لینے لگے تو بڑا آفیسر تھا بدبخت اس وقت سپرنٹنڈنٹ ہے، جوگا سنگھ، اس نے میری جیب سے قرآن پاک نکال کر ایسے پھینکا نعوذ باللہ میز پر، پھر جیب میں ہاتھ ڈالا تو میری داڑھی کے بال اور جسم کے بال جو کھینچ کر جیب میں ڈال دیے تھے تو وہ نکال کر کہنے لگا کہ اس نے تو نقلی داڑھی لگائی ہوئی تھی یہ دیکھو بال جیب میں چھپائے ہوئے ہیں، پھر بال پھینک کر برہنہ کر دیا بدبختوں نے پھر اندر ایک کمرے میں لے گئے پھر یہ جو پٹہ ہوتا ہے بیلٹ ہوتی ہے ٹیوب ویل کی بڑی والی اسکے ساتھ لکڑی لگا کر رکھی ہوئی تھی وہ کھال تک کھینچ لیتی تھی اسے گیلا کر کے رکھا کرتے تھے بس مار پیٹ کر کے ایک الگ سیل میں بند کر دیا، جب سیل میں بند کر دیا تو میں نے سوچا الحمدللہ اب ان بدبختوں سے تو جان چھوٹی کیونکہ عام طور پر جب تالے میں بند کر دیا جائے تو مطلب یہی ہوتا ہے کہ اب تشدد میں کمی آگئی، دو دن بعد دو پاکستانی ساتھی ایک افتخار بھائی لشکر کے اور ایک سعداللہ بھائی وہ کشمیریوں کے ساتھ آرام سے ملتے رہتے تھے میرے وہاں جانے کے بعد ان کو بھی سیلوں میں بند کر دیا وہ جھنا کرتے تھے تمہاری وجہ سے ہم پہ یہ مصیبت آگئی پہلے کھلے تھے اور مزے تھے، یہ تو ابتداء تھی پھر سختی اس طرح بھی کردی کہ ایک دوسرے کے ساتھ بات بھی نہیں کر سکتے تھے سیلوں میں، دو ماہ گزر گئے تو بھائی جمال کے ساتھی جو بڑوں میں، دو سال گزار چکے تھے ان ڈیمانڈ نہیں کی، اس سے وہ کافی ہم سے دہشت زدہ ہو گئے کہ پتہ نہیں ان کے اندر کے عزائم کیا ہیں ہم سے یہ کوئی بات بھی نہیں کرتے جب بھی آتے ہیں، پھر ایک بار ایسا ہوا کہ ایک سنتری تھا وہاں پر جب دیکھتا کہ دفتری ٹائم نہیں ہے تو کبھی کبھی وہ ہمیں اکٹھے بھی کھول دیتا تھا کہ آپس میں مل لو گپ شپ کرلو نہانا دھونا کرلو، تو ہم بھی جو ناشتہ صبح آتا تھا لنگر سے، لنگر میں کشمیری ساتھی کام کرتے تھے تو ہم اپنے ناشتے میں سے پوری چائے وغیرہ اسے دے دیتے تھے ایک دن وہ احسان جتانے لگا کہ میں تمہیں اتنا ٹائم دیتا ہوں اتنا کھلا رکھتا ہوں وغیرہ وغیرہ ہم نے کہا آئندہ ہم پہ یہ احسان نہیں جتانا، ایک ایک کو کھولا کر اور جتنا ٹائم مقرر ہے اس سے ایک منٹ اوپر مت کیا کر بس، تیری ڈیوٹی ہے تو وہ سامنے سٹول پر بیٹھا کر اور ہمارے ساتھ بات کرنے کی بھی ضرورت نہیں، جب اس نے دیکھا کہ معاملہ گڑبڑ ہو گیا ہے تو کہنے لگا تم دس منٹ اور لے لو، ہم نے کہا نہیں، ہم ایک منٹ بھی زائد نہیں لیں گے پھر کتنا عرصہ وہ کوشش کرتا رہا کہ تعلقات بحال ہو جائیں ہم نے کہا نہیں بس اپنی حد میں رہو، ایک اور سکھ حوالدار تھا وہاں وہ بڑا گپ شپ لگانے والا آدمی تھا وہ ہمیں کبھی کبھار ٹائم بھی دے دیتا تھا اس نے ایک دن کہا کہ یار تم جب صاحب سے ایک بار ہی کہہ دو وہ اشارتاً ہی کہہ دو بے شک تو وہ اگر تھوڑا سا ڈھیلا معاملہ کریں گے تو ہم اتنا آگے سے کرلیں گے یعنی صورت حال نکال لیں گے ہم، لیکن جب تک آپ اندر بند ہو تو ہمارے لئے چھوٹا سا معاملہ بھی مشکلات پیدا کر سکتا ہے، ہم نے کہا ٹھیک ہے ایک دن وہ ڈی ایس پی آیا وہ ان تین ڈی ایس پیز میں سے تھا پنجاب کے جنہوں نے ان سکھوں کی کمر توڑ دی تھی جب انہوں نے تحریک چلائی، انتہائی خناس آدمی تھا وہ آیا تو مجھ سے چرار شریف کا واقعہ پوچھنے لگا اور دوسری کچھ باتیں کرنے لگا، اس سے کچھ دن پہلے ہم نے اس حوالدار سے کہا تھا کہ لنگر خانے میں کوئلے والی استری ہے وہ لا دو ہمارے کپڑے بہت خراب ہو گئے ہیں تو اس نے معذرت کر لی کہ میں ایسا نہیں کر سکتا اجازت نہیں ہے، تو جب وہ ڈی ایس پی جانے لگا تو میں نے اسے کہا کہ ہمیں استری چاہئے، وہ حیران سا مجھے دیکھنے لگا پوچھا کیا مانگ رہے ہو؟ میں نے کہا استری، وہ حیران ہو کر اپنے سنتری کو دیکھنے لگا مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ استری عورت کو کہتے ہیں اور استری کو پریس، وہ حیران تھا کہ ایک قیدی جیل میں عورت مانگ رہا ہے وہ ہکا بکا کھڑا مجھے دیکھنے لگا تو سنتری نے جلدی سے کہا صاحب یہ پریس مانگ رہے ہیں تب اس نے کہا اچھا اچھا، پھر کوئی پانچ چھ ماہ بعد سردیوں میں ایک سپرنٹنڈنٹ آیا تو سیلوں میں چونکہ کافی ٹھنڈ ہوتی تھی ہم پریڈ کے باوجود سیلوں میں بند تھے تو ساتھیوں نے طے کیا آج اس سے کچھ بات کرلیں گے وہ آیا تو ہم نے کہا کہ ہمیں کس جرم میں سیلوں کے اندر بند کر کے رکھا ہوا ہے؟ تو وہ کہنے لگا کیا ہوا؟ ہم نے کہا یہ نکالتے نہیں ہیں صرف تھوڑی دیر کے لئے نکالتے ہیں پھر بند کر دیتے ہیں..... کچھ اچھا تھا ڈپٹی کی نسبت تو اس نے

ساتھیوں نے کچھ بینر چھپا کر رکھے ہوئے تھے تو بارہ نمبر میں بھائی نصر اللہ منصور لنگڑیال اور بھائی عبد الخالق تھے انہوں نے بھی ایک بینر رکھا ہوا تھا، بھائی سجاد شہیدؒ نے ان سے کہا کہ مہمان آگئے ہیں تو کوئی چائے کا انتظام کرلیں، انہوں نے چائے کا انتظام کیا میں سوچ رہا تھا کہ یہ چائے اندر آئے گی کیسے؟ تو ان حضرات نے بڑا عجیب نظام بنایا ہوا تھا آپس کے سیلوں کا تو وہیں سے گرم گرم چائے ہمارے سیل میں آگئی تو یہ بڑی دعوت تھی وہاں پر کیونکہ ان کے ذہن میں یہ نہیں تھا کہ یہ آج ہی آئیں گے اسلئے کھانے وغیرہ کا بندوبست تو نہیں کیا تھا البتہ سنگرور جیل سے ساتھیوں نے پراٹھے بنا کر ساتھ دیدیے تھے تو گرم چائے کے ساتھ وہ پراٹھے کھالیے، صبح اس وقت کھولتے تھے جب نماز وغیرہ ہو چکی ہوتی تھی تو نکلتے ہی حضرت کی تفسیر کی کلاس شروع ہوتی تھی بس وہیں حضرت سے ملاقات و معانقہ ہو گیا پھر کلاس شروع ہو گئی تو پہلے دن ہی حضرت کی خدمت میں پہنچتے ہی استفادہ شروع ہو گیا الحمدللہ، اس دن سورہ سبا کے پہلے رکوع کا درس تھا غالباً، آخر تک پھر تفسیر بھی پڑھی اور دوسرے سلسلے بھی چلتے رہے، 16 ستمبر کو جیل والوں کے ساتھ پہلا معرکہ جو میں نے دیکھا اس سے پہلے حضرت کی موجودگی میں بڑے بڑے معرکے ہو چکے تھے جس کے بعد حضرت کو اور کچھ دوسرے ساتھیوں کو تہاڑ جیل بھیج دیا پھر یہ حضرات واپس آئے تو کشمیریوں کے ساتھ رکھنے کے بجائے سیلوں میں بند کر دیا کہ یہ ادھر ہی ٹھیک ہیں ہمارے لئے دردسر نہ بنے رہیں، پہلا معرکہ جو میرے سامنے ہوا تو وہ پانی کا مسئلہ تھا سپلائی جو آتی تھی وہ کم ہوتی تھی اوپر پانی پہنچتا نہیں تھا، (یہ پورا واقعہ حضرت امیر محترم حفظہ اللہ کی کتاب ایام اسارت میں تفصیلاً موجود ہے وہاں سے پڑھ لیا جائے) یہاں کے نظام میں میں نے دیکھا کہ سپرنٹنڈنٹ آئے یا کوئی آئے کسی ساتھی کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی تھی جو لینا ہے وہ لیتا رہتا ہے کوئی کچھ کرتا رہتا وہ بے چارہ سنتری کی طرح چکر لگا کر چلا جاتا جبکہ سنگرور جیل میں معاملہ برعکس تھا ڈنڈا بردار فورس پہلے آتی لائن بنوائی جاتی یہ ماحول میرے لئے بہت خوش کن تھا، یہ واقعہ حقیقتاً اللہ کی مار تھی کفر پر قرآن مجید میں ہے ناں

یضربون وجوھھم وادبارھم بالکل وہی منظر تھا ساتھیوں سے زیادہ اللہ نے ان کو فرشتوں کے ذریعہ مار پڑوائی، اس واقعے سے ان پر خوب رعب بیٹھ گیا پھر وہ اندر آنے کی جرات نہیں کرتے تھے، یہ واقعہ میرے لئے ابتدائی تھا اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی اور یہ یاد بھی اس لئے رہا کہ میری لانچنگ بھی 16 ستمبر کو ہوئی اور یہ واقعہ بھی 16 ستمبر کو پیش آیا۔

☆..... حضرت امیر محترم حفظہ اللہ سے اپنے تعلق کے بارے میں کچھ بتائیں؟

ابتدائی رفاقت تو درس کی کلاس سے شروع ہوئی پھر الحمدللہ تین سال تک حضرت کے ساتھ رہنے انکی مجالس میں بیٹھنے کا موقع ملا، درس ترمذی میں بھی مکمل حاضری رہی حافظ الیاس قاسمی بھی سابرمتی جیل سے آگئے وہ بھی ساتھ تھے، حضرت ... سے تو ان کا بہانہ بنا کر باہر کا پورشن بھی بند کروا دیا، جو ٹھیک تھے ان کو تالے لگوا دیے اور جو خراب تھے، ڈبیڈ کو بلا کر انہیں بھی ٹھیک کروا کر تالے لگوانے لگا وہ ایک دن میں اپنا کام پورا نہ کر سکے تو رات کو بھائی سجاد شہیدؒ نے اپنے سیل کے کنڈے کو پتھر مار مار کر اس طرح کر دیا کہ اگلے دن باوجود کوشش کے وہ اسے ٹھیک کر کے تالہ نہ لگا سکے، پھر وہ خبیث جمال بھائی کے سیل میں کھڑا کام کروا رہا تھا تو جمال بھائی کو گالی دی تو انہوں نے پہلے تو کہا آرام سے بات کرو تو وہ اکڑنے لگا اور کہنے لگا کہ میں تمہاری نہیں بند کر دوں گا وغیرہ تو جمال بھائی نے کہا زبان سنبھال کر بات کر، تو وہ اور بھڑک گیا اتنے میں حضرت بھی تشریف لے آئے حضرت نے پھر اس کی اچھی خاصی خبر لی تو پھر اسے کچھ سوجھ نہیں رہا تھا کہ میں کس کام کے لئے آیا تھا، ساتھیوں نے گھیر بھی لیا اسے، بھائی امتیاز بہت غصے والے تھے انہوں نے بڑا سا پتھر اٹھا کر اسے مارنے کی کوشش کی تو ساتھیوں نے بڑی مشکل سے انہیں قابو کیا، پھر وہ حضرت کے پیچھے ہی کھڑا ہو گیا کہ ان کی پناہ میں ہی بچ سکتا ہوں ورنہ یہ لوگ تو مجھے کچا چبا ڈالیں گے، پھر حضرت نے اسے جھاڑ بھی پلائی کہ جو کچھ تم کر رہے ہو یہ ٹھیک نہیں ہے اگر ان بچوں کو قابو نہ کیا جائے تو ان کا پارہ تم دیکھ رہے ہو کس کیفیت میں ہے، اگر حالات ٹھیک رکھنا چاہتے ہو تو تمہیں اپنا مزاج ٹھیک رکھنا پڑے گا، پھر آئندہ وہ خبیث بلاک کے اندر نہیں آتا تھا، بلاک کے اندر کھانے کی تقسیم اور دوسرے معاملات حضرت کی سرپرستی میں ہوتے تھے حضرت دروس اور خانقاہی نظام اور دوسرے معاملات کی وجہ سے خود ذمہ داریاں دوسروں پر تقسیم فرما دیا کرتے تھے، تو میری ذمہ داری عمومی لگائی گئی تھی جیل والوں سے بات چیت کیلئے بھی حضرت اکثر مجھے ہی بھیجا کرتے تھے اسی دوران عید قریب آگئی تو طے ہوا کہ جیل والوں سے بات کی جائے کہ ہمیں کشمیری ساتھیوں کے ساتھ ملاقات دی جائے تو حضرت نے جیل والوں سے بات کے لئے مجھے اور رانا افتخار کو بھیجا تو ہم نے سپرنٹنڈنٹ سے جا کر بات کی کہ اس خوشی کے موقع پر کشمیری ساتھیوں سے ملاقات دی جائے تو وہ کہنے لگا نہیں یہ مشکل ہے سیکورٹی کا مسئلہ ہے وغیرہ وغیرہ ہم نے بہت سمجھایا کہ کوئی ایسی بات نہیں بس مٹھائی کھا کر مل کر چلے جائیں گے تو کہنے لگا اچھا اوپر سے اجازت لوں گا اگر مل گئی تو کرا دوں گا، تو میں نے اتنا کہہ دیا کہ سپرنٹنڈنٹ جو چاہے وہ کر سکتا ہے کیونکہ قانون ان کا اپنا ہوتا ہے باقی ہم کوئی گولہ بارود کی فرمائش نہیں کر رہے بس ملاقات کا کہہ رہے ہیں کیونکہ ہم نے سنگرور جیل میں ایسا ہوتا دیکھا ہے کہ جج کے کہے کو سپرنٹنڈنٹ ٹال دیتا ہے اور جج کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ تو اس طریقے سے میں نے بتایا کہ جج کا لکھا ہوا سپرنٹنڈنٹ کی ٹیبل پر آ کر کوئی حیثیت نہیں رکھتا ہے اسلئے جو کچھ کرنا ہے آپ ہی نے کرنا ہے اگر آپ کی نیت ٹھیک نہیں ہوگی تو اوپر والوں کو نہیں کہیں گے کہ یہ دے دیں آپ تو یہی کہیں گے کہ جی مانگ رہے ہیں جی نعرہ ہے آپ اتنا سا ہی کہہ

پر ہمارے ... کی اس کا نشہ اتر گیا تو وہ کافی جذبات میں آگئے تھے اگر بڑے حضرات سے اگر ایسی کوئی چھوٹی کارروائی ہوتے دیکھ لیں تو پھر جذبات کنٹرول سے باہر ہو جاتے ہیں کہ آپ رہنے دیں ہم یہ کام کرتے ہیں یہی ہوا کرتا ہے جہاں پر بھی اگر ایسا کوئی معاملہ ہوا کرتا تھا خیر ساتھی آہستہ آہستہ چھتوں پر چڑھنا شروع ہو گئے جیل والے ڈیوڑھی میں جو کافی دور تھی بیچ فورس والے، گنوں والے جنہوں نے بارکوں کو گھیرا ہوا ہوتا ہے پٹرولنگ والے وہ دیکھ رہے ہیں کہ کیا کر رہے ہیں ساتھ ہی یہ میسج دے دیا کہ اتنا ٹائم اور انتظار کر لیتے ہیں کوئی جواب دو اگر کچھ ہو گیا تو ٹھیک ورنہ اس کے بعد اگلا ٹارگٹ دیواریں توڑیں گی پھر اس کے بعد جو ہوگا وہ تم بھی دیکھ لو گے اور ہم بھی دیکھ لیں گے اور جب یہ میسج ان تک پہنچا تو ان کو یہی تھا کہ یہ لوگ جو کہتے ہیں کر لیتے ہیں خیر اس کا ان پر اتنا پریشر پڑا خیر اس کے بعد انہوں نے رابطہ کیا یہ کوئی گیارہ بجے کا ٹائم تھا اس کے بعد ساتھیوں نے ایک بجے تک کا وقت دے دیا اور کہا کہ اب کوئی نہیں سنی جائے گی اس کے بعد دیواریں ملیامیٹ ہو جائیں گی، اور نعرہ بازی وغیرہ بھی چل رہی تھی ایڈوانی کے خلاف، واجپائی کے خلاف انڈیا کے خلاف اور نہ جانے کیا کچھ، ادھر سے کشمیری ساتھی بھی بھرپور جواب دے رہے تھے وہ بھی چھتوں پر چڑھے ہوئے تھے بعد میں ایک بجے کے قریب لکھن لال آگیا الحمدللہ ان کو جو الٹی میٹم دیا تھا اس پر ان کو آنا پڑا اور ان کو یقین تھا کہ اگلا قدم یہی ہوگا اس کے بعد جو نقصان ہوگا ایک چھوٹی سی بات پر کہ قیدیوں سے سلام دعا کرنا تھا اس پر اتنا کچھ حشر نشر ہو گیا اس خوف سے ایسے کانپے کہ اللہ تعالیٰ کا کرنا ہوا کہ وہ خود آئے اور کچھ کشمیری ساتھیوں کو آگے لے کر آئے اور کہا کہ آپ کو ملاقات اس طرز پر دیں گے کہ آپ سب کو نیچے ہم نہیں چھوڑ سکتے البتہ آپ کچھ حضرات کو منتخب کر لو ہم نے کہا ان کی ضد توڑنی ہے چاہے ایک آدمی ہی آئے جو یہ کہتے ہیں کہ نہیں ہونے دیں گے ملاقات اس کے اوپر انہوں نے کہا کہ اپنے کچھ ساتھیوں کو نیچے بھیج دو بلاکوں میں کہ ان سے ملاقات کرلیں اور عید بھی مل لیں اور ساتھ انہوں نے مٹھائی بھی دے دی کہ وہ بھی دے دیں تو اس طرح الحمدللہ یہ بھی ہماری بڑی کامیابی تھی کہ ان کافروں کو جھکنا پڑ گیا اور ان کا غرور اور رول ٹوٹ گیا پھر وہاں سے انہوں نے کچھ ساتھیوں بھائی سجاد شہیدؒ اور کچھ ساتھیوں کو ان میں میرا نام بھی تھا لیا اور گئے نیچے بلاکوں میں ان سے ملاقات و معانقہ وغیرہ بھی کیا مٹھائی وغیرہ بھی کر لی یہ دوسرا معرکہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطاء کی اور انہوں نے کچھ کھانا وغیرہ تیار کیا ہوا تھا کہ سارے ہی آئیں گے لیکن وہ نہیں ہو سکا اس لئے ساتھیوں نے وہ پتیلے وغیرہ اوپر ہی پہنچا دیے ایک دعوت ادھر بھی بن گئی

☆..... حضرت سے اصلاحی تعلق آپ نے بھی قائم کیا؟

حضرت سے اصلاحی تعلق کے سلسلے میں اس وقت باقاعدہ تو نہیں ہوا تھا لیکن الحمدللہ تمام مجالس میں سوائے اس مجلس کے جو خصوصی ہوا کرتی ہے اس کے علاوہ تمام ذکر و مذاکرہ کی مجالس میں، الحمدللہ

تو سات سات سیٹے نہیں کرتے تالے رہتے ہیں پر جیزر کے خلاف شکایت کرو تو کہتے ہیں کہ اچھا اس کو بنا دو کام ٹھیک نہیں کرتا ابھی کر دیتے ہیں ہمارے سامنے تو یہ کہتے تھے بعد میں اس کو کہتے کہ کچھ نہیں کرنا نہیں کر دینا

افسروں کو آخر میں پتہ چل گیا کہ اب وہ جانے ہی والا ہے تو کہا کہ دس منٹ میں مٹھائی الحمدللہ آخر میں ساتھیوں کا اچھا اکرام ہو گیا اور منہ بھی میٹھا ہو گیا بہت خوشی بھی ہوئی۔ اس کے بعد ہر ساتھی کچھ ساتھیوں کو بھی دو نمبر سے مٹھائی منگوالی جائے اس کو اپنی امید بھی تھی کہ ان کا نام بھی آئے گا کیونکہ ایک مرتبہ پہلے جیل والوں نے کہا تھا کہ پانچ ساتھیوں کے نام آئے ہیں ان میں بھائی لیاقت، بھائی جمال وغیرہ کا نام بھی تھا ان کو شاید یہ تھا کہ ان کا ابھی تو کیس وغیرہ چل رہا ہے تو کیوں نہ میں مٹھائی منگوالیں لیکن جب نام ہی صرف میرا آیا تو 13 تاریخ کو بندی کے وقت یہ بات تو قیدی کے ذریعے سے معلوم ہوئی تھی کیونکہ جیل حکام تو کچھ نہیں بتاتے انہوں نے تو بس یہ کہا کہ آپ کا ڈی پورٹ آرڈر آگیا ہے ادھر کشمیر سے بھی اور یہاں سے بھی آپ کو بس جانا ہے یہ نہیں بتایا کہ کس دن جانا ہے سفارت خانے والوں نے بھی کہا ان سے رابطہ چل رہا تھا تو الطاف بھائی نے سلام بھیجا اور کہا کہ انشاء اللہ 15 تاریخ کو آپ اپنے وطن میں ہوں گے تو 13 تاریخ کو ہر صورت میں نکلنا تھا دوپہر ہو گئی صبح سے ہی تیاری کر کے بیٹھا ہوا تھا میں تو ساتھیوں سے ملاقاتیں وغیرہ اور اہم ضروری باتیں وہ بھی ہو چکی تھیں اور کچھ سامان وغیرہ بھی وہاں پر تھا سیر اذاتی اور کچھ کتابیں وغیرہ بھی تھیں ان میں وہ کتابیں بھی جو میرے پاس حضرت کی تقریباً دس بارہ سال سے تھیں میں نے کہا سامان جاتا ہے جائے کتابوں کا تھیلا میں اپنے ساتھ ہی رکھتا تھا ہمیشہ وہ کتابیں کیونکہ حضرت سے ان پر ہی پڑھا ہوا تھا اس میں حضرت نے کچھ لکھا ہوا بھی تھا اور کچھ باتیں بھی نوٹ کی ہوئی تھیں تو ایک تھیلا بھی بنایا ہوا تھا کہ میں یہ کتابیں تو ضرور ہی ساتھ رکھوں گا لیکن اتنی کمزوری ہو گئی تھی کہ میں ان کتابوں کو بھی نہیں اٹھا سکتا تھا میں نے کہا یہ میرے بس کی بات نہیں پھر بھائی جمال رحمۃ اللہ علیہ کا سامان بھی تھا اس کو میں نے ترجیح دی کہ اس کو تو لے کر ہی جاؤں گا تو پھر میں نے وہ کتابیں وہاں آٹھ افغانی مجاہد تھے وہ سب اکٹھے ہی رہا کرتے تھے باقی سب ساتھی انفرادی انفرادی کیسوں والے تھے ان کا ایک ہی کیس تھا ان کو جہاں بھی لے کر جانا ہوتا تو اکٹھے ہی لے کر جانا ہوتا تو وہ کتابیں کچھ میں نے ان کو دے دیں جو اردو والی تھیں اور حضرت والی تھیں وہ تو ان کو مستقل دے دیں کہ یہ آپ لے لیں اور جو عربی والی کتابیں تھیں میں نے کہا جیل میں تو ضائع ہو جائیں گی تو انہوں نے کہا اگر ہماری تاریخ پڑ گئی تو کشمیر جاتے ہوئے راستے میں ایک مدرسہ آئے گا فرسولی مدرسہ دار العلوم کے ملتانیان کرام نے کھولا ہوا ہے وہاں دے دیں گے میں نے کہا یہ تو اچھا ہوا صدقہ جاریہ بھی ہو جائے گا وہاں حضرات پڑھیں گے اس پر حضرت نے تاریخیں بھی لکھی ہوئی تھیں درس شروع کرنے کا دن اور وقت بھی لکھا ہوا تھا اس پر حضرت کا نام

تبھی نے ہر قیدی کی بھرپور امداد کی ہے میں نے دیکھا اپنا ہے یا پرایا اللہ تعالیٰ امیر محترم کو جزائے خیر عطا فرمائیں (آمین) کئی دوسری تنظیموں کے ساتھی اسی بناء پر آزادی کے بعد جیش محمد ﷺ میں شامل ہو گئے کیونکہ دوران قید میں ان کے تعاون اور اخلاص کو دیکھ چکے تھے، ویسے تو یہ سب مسلمانوں اور بالخصوص ان تنظیموں کا اخلاقی فرض بنتا تھا جن سے ان کا تعلق تھا مگر یہ توفیق اور سعادت جس اللہ تعالیٰ نے جیش محمد ﷺ کو عطا فرمائی کہ انہوں نے اپنے قیدی بھائیوں کے درد کو محسوس کیا اور رات دن درد جان کر محنت کر رہے ہیں، جو ساتھی مایوس ہو گئے تھے آج انہیں امید کی کرن نظر آرہی ہے اللہ تعالیٰ اس شعبے کو مزید ترقیات عطا فرمائے آمین۔ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی ہے کہ قیدی بھائیوں کے حوصلے ٹوٹنے نہ پائیں کہ ہم انہیں چھڑالیں اور اللہ تعالیٰ ان ساتھیوں کو بھی جلد باعزت رہائی عطا فرمائیں جو ہمیں رہا کروانے گئے اور قید ہو گئے مجھے افسوس تو تھا کہ میں ان سے رابطے نہیں کر سکا لیکن شاید یہی بہتر تھا ان کے لئے ورنہ ان پر اور سختیاں کی جاتیں کہ پہلے سے ان کے رابطے تھے انڈرکیشن شروع ہو جاتی، میں خود جب گرفتار ہوا تو یہ دعا کرتا رہا کہ کوئی جاننے والا گرفتار نہ ہو ورنہ انسان کے لئے بہت آزمائش کا معاملہ بن جاتا ہے کہ میں کچھ کہوں گا وہ کچھ تو دونوں کیلئے مصیبت بڑھ جائے گی اس میں بھی کبھار بہت اہم راز بھی نکل جاتے ہیں جو بہت بڑے نقصان کا باعث بنتے ہیں اگرچہ ساتھی ایک دوسرے کے لئے قربانی دینے کیلئے اپنے اوپر بہت کچھ لے لیتے ہیں جیسے حضرت کے ساتھ بھی ہوا کہ سجاد شہیدؒ نے گرفتاری کے وقت قربانی دینے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ بس استقامت عطا فرمائے ورنہ بہت بڑی آزمائش ہوتی ہے، میرے ساتھ اللہ کا یہ فضل ہوا کہ کوئی اور گرفتار نہیں ہوا اگرچہ وہ کہتے رہے کہ ست گل نے ایسا کہا ہے تو ایسے کہتا ہے مگر میرا دل مطمئن تھا کہ ایسا نہیں ہے میں کہتا اسے میرے سامنے لاؤ پھر وہ چپ ہو جاتے، بس اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو آزادی دی ہے ہمیں ان قیدیوں کو نہیں بھولنا چاہئے جو ہمارے لئے قیدی بنے یا ہمارے ساتھ قید رہے اللہ تعالیٰ انہیں بھی آزاد فضاؤں میں ہم سے ملائے۔ (آمین)

☆ رہائی کے وقت اپنے ساتھیوں کے تاثرات کیا تھے؟

جی ہاں ان کے تو جذبات و تاثرات عجیب تھے ہمیں اس دن جب حضرت رہا ہو رہے تھے ہمارے جو تاثرات تھے پھر میں نکل رہا تھا تو ساتھیوں کے جذبات بھی ویسے تھے سب رشک کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور ہر ایک کی یہی تمنا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ دن ہمیں بھی دکھادے کچھ ساتھیوں نے اپنے گھر والوں کے لئے سلام دعا دیئے تھے اور سب مجاہدین کے لئے سلام تو سب کا خیال تھا ہی۔

☆ آپ کے آئندہ کیلئے کیا عزائم ہیں رہائی کے بعد؟

آئندہ کیلئے امیر صاحب کی تشکیل کے مطابق جو بھی حکم ہوگا لیکن میری ذاتی خواہش یہی ہے کہ کسی محاذ پر ہی میری تشکیل فرمادیں۔

☆ ☆ ☆

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

زمانے کے ساتھ ساتھ ہر چیز کی تعبیرات بدل گئیں، تشریحات تبدیل ہو گئیں اور معانی متغیر ہو گئے۔

عشق رسول ﷺ ایمان کا لازمی جزء اور علامت ہے، جس دل میں محبت رسول ﷺ ہر محبت پر غالب نہ آ چکی ہو اس کا ایمان محض دعویٔ ایمان ہے حقیقت ایمان اسے نصیب نہیں ہو سکی، یہ ایک ایسی بات ہے، جس میں اختلاف کی تو کجا شک اور وسوسے کی بھی گنجائش نہیں۔

محبت اور عشق ثبوت مانگتے ہیں، جو ان کا دعویٰ کرے اس سے صداقت کا ثبوت طلب کیا جاتا ہے، کسوٹی لگائی جاتی ہے، جس پر اس دعویٰ کو پرکھا جا سکے اور پھر اس کسوٹی پر کھرا اترنے کی صورت میں ہی کسی کو عاشق رسول ﷺ کی سند مل جاتی ہے اور کھوٹا ثابت ہونے والے دور پھینک دیئے جاتے ہیں۔ مگر جیسا کہ میں نے ابتداء میں عرض کیا تعبیرات بدل گئی ہیں۔

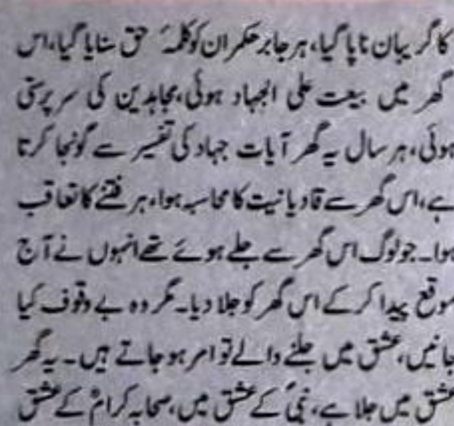
ایک زمانے میں عشق رسول کا اظہار زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ کی طرح نبی ﷺ کے قدموں میں جان دے کر ہوتا تھا یا ابو خیثمہ رضی اللہ عنہ کی طرح محبوب کی پیاس کا تصور کر کے ٹھنڈے پانی کا پیالہ پھینک کر، کوئی عشق رسول میں یہ کہتا ہوا ملتا تھا کہ اگر محمد رسول ﷺ شہید ہو گئے ہیں تو تم زندہ رہ کر کیا کرو گے تو کسی کی داستان میں لکھا ہے کہ محبوب کے ٹوٹے ہوئے دانت کا تعین نہ ہو سکا تو سارے دانت توڑ ڈالے، کوئی ایسا ملے گا کہ مدینۃ الرسول ﷺ کے اکرام میں وہاں کی زمین پر جوتا پہننا گوارہ نہ کرتا ہو گا اور کوئی عاشق ایسا ہو گا کہ اس پاک سرزمین پر انسانی حوائج پورے کرنا خلاف ادب سمجھ کر شہر سے باہر جانے کی مشقت محبت میں گوارہ کرتا ہو گا۔

پھر مرور زمانہ کے ساتھ عشق و محبت کی تعبیر بدلی اور یہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر صرف چراغاں کرنا، جلسے سجانا، نعرے لگانا، قصیدے پڑھنا اور ان کے صدقے میں آنے والے رنگا رنگ کھانوں سے انصاف کرنا عشق ٹھہرا۔ پھر کچھ آگے جا کر عشق نے ترقی کی اور مسجد کی چار دیواری سے سڑک پر نکل آیا، جلسے نے ریلی کی شکل اختیار کر لی اور عشق کے مظاہرے کچھ اس طرح ہونے لگے ہیں کہ رحمۃ للعلمین ﷺ کی محبت میں روڈ بند کر کے ان کی امت کو زحمت میں ڈال دیا جاتا ہے، مریضوں کے تیماردار اور غمخوار آقا ﷺ کے عشق میں رات بھر مریضوں کو سونے نہیں دیا جاتا اور زبردستی جگایا جاتا ہے۔ وضو کے پانی تک میں اسراف سے بچنے کی تاکید کرنے والے آقا مدنی ﷺ کی یاد میں کروڑوں روپے صرف برقی قمقموں میں جلا دیئے جاتے ہیں، کسی کا حق غصب کرنے اور کسی کے مال میں بیجا تصرف سے سخت منع فرمانے والے آقا مدنی ﷺ کی محبت میں بجلی چوری کر لی جاتی ہے، جس کا بل غریبوں کی جیب سے ادا ہوتا ہے۔ محسن کائنات ﷺ کے عشق کا معیار اب آپ ﷺ کی تمام تعلیمات کی خلاف ورزی کو ہی قرار دے دیا گیا ہے۔

ہر بدعت عبادت ہے اور ہر غلط کام مستحسن، اب تو عاشقوں نے ایک عدد نئی نماز بھی گھڑ لی ہے جسے نماز عید میلاد النبی ﷺ کا نام دیا گیا ہے۔ تا حال یہ نماز بغیر جماعت کے ادا کی جا رہی ہے مگر جوں جوں عشق ترقی کرے گا اس میں بھی ترقی ہو گی اور یہ نماز باجماعت پھر ممکن ہے تکبیرات زائد کے ساتھ بھی پڑھی جانے لگے۔

عشق رسول ﷺ کے نام پر یہ مذاق تو عرصے سے جاری ہیں اور ترقی کر رہے ہیں مگر اس سال سے تو ایک نیا مظاہرہ شروع ہو گیا ہے۔ اب عشق کے نام پر مولانا ضیاء القاسمی قدس سرہ جیسے سچے عاشقان رسول ﷺ کے گھر جلائے جائیں گے اور جذبات میں گھر میں رکھے قرآن پاک بھی جلا دیئے جائیں گے۔ مضمون کے درمیان میں آپ کو ایسی کچھ دلدوز تصاویر نظر آ رہی ہوں گی اور آپ شاید یہ سوچ رہے ہوں گے کہ یہ فلسطین، عراق، افغانستان یا کشمیر کے مناظر ہیں جہاں صلیبی اور مشرک کافر قرآن پاک کی بے حرمتی کر گئے ہیں، مگر نہیں۔ یہ مناظر فیصل آباد کے ہیں اور یہ گھر اس شخص کا ہے جس نے زندگی بھر نغمات توحید سنائے، عشق مصطفیٰ ﷺ کی سوغات گلی گلی بانٹی، لاکھوں سینوں کو عشق نبی ﷺ اور محبت اصحاب رسول ﷺ سے معمور کیا۔ یہ اس عاشق رسول ﷺ کا آستانہ ہے جس نے ایک مدعی کے جواب میں یہ نعرۂ مستانہ لگایا تھا کہ ہم تو محمد رسول ﷺ کے ایسے عاشق ہیں کہ ۶۳ سال سے زیادہ عمر بھی نہیں مانگتے، اور پھر اس عاشق کا جنازہ ۶۳ سال کی عمر میں اٹھا۔ 12 ربیع الاول حضرت قاسمیؒ کے جس جانشین کو گستاخ رسول قرار دے کر ان کے گھر کو جلایا جا رہا تھا یہ وہی شخص ہے جو اس واقعہ سے دو دن قبل اپنے گھر سے دیوانہ وار نکلا تھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی گستاخی کرنے والوں کو سزا دلوا سکے، ان ملعونوں کو کیا سزا ہوتی سزا تو سچے عاشقوں کو ہوتی ہے۔ صحابہ کرامؓ کے عاشق کو سزا ہوئی اور اس کا گھر جلا دیا گیا اور اسے پس دیوار زنداں دھکیل دیا گیا، وہ خود قید ہے اور گھر جلانے والے آزاد، صحابہ کرامؓ کی توہین پر سر بکفن گھر سے نکل آنے والا گستاخ ہے اور قرآن جلانے والے عاشق۔

گستاخ ــــ جی ہاں یہ گھر بہت گستاخ تھا، یہاں سے ہر گستاخ رسول کے خلاف تحریک اٹھی، ہر دشمن صحابہ



کا گریبان ناپا گیا، ہر جابر حکمران کو کلمۂ حق سنایا گیا، اس گھر میں بیعت علی الجہاد ہوئی، مجاہدین کی سرپرستی ہوئی، ہر سال یہ گھر آیات جہاد کی تفسیر سے گونجا کرتا ہے، اس گھر سے قادیانیت کا محاسبہ ہوا، ہر فتنے کا تعاقب ہوا۔ جو لوگ اس گھر سے جلے ہوئے تھے انہوں نے آج موقع پیدا کر کے اس گھر کو جلا دیا۔ مگر وہ بے وقوف کیا جانیں، عشق میں جلنے والے تو امر ہو جاتے ہیں۔ یہ گھر عشق میں جلا ہے، نبیؐ کے عشق میں، صحابہ کرامؓ کے عشق میں، جہاد کے عشق میں یہ گھر تو امر ہو گیا اس کے در و دیوار بھی دوبارہ بن جائیں گے، اس کی رونقیں بھی بحال ہو جائیں گی مگر جنہوں نے اس گھر کو اور اس میں رکھے قرآن پاک کے نسخوں کو آگ لگائی ہے وہ کبھی آباد نہ ہوں گے، قرآن پاک کے یہ سوختہ نسخے آج بھی ان سے سوال کر رہے ہیں اور اس دن بھی کریں گے جس دن قرآن حجت بن کر کچھ لوگوں کو بخشوانے اور کچھ کو پھنسوانے رب کے حضور پیش ہو گا۔

ہمارے محبوب دوست اور مجاہدین کے مخلص میزبان جانشین قاسمیؒ مولانا زاہد محمود قاسمی زید مجدہ کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہمارا اسلام پہنچے اور یہ پیغام کہ

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

اور شیخ العرب والعجم حضرت مدنی قدس سرہ کے الفاظ میں:

تیرے عشق میں کوہ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو
عیش و نشاط زندگی ترک کیا جو ہو سو ہو

عشق کے ان امتحانات سے پریشان نہ ہوں، جن سے آپ کے والد گرامی قدر زندگی بھر گزرتے رہے آپ ان کے جانشین ہیں اگر ان امتحانات سے نہ گزرے تو:

پھر پسر قابل میراث پدر کیونکر ہو

ڈٹے رہو، ثابت قدم رہو

وانتم الاعلون ان کنتم مومنین

پتلے جلانے والے شیطان

ہمارے ملک میں فتنہ پرور لوگ آخر کب تک فتنے پھیلاتے رہیں گے؟ کیا فتنہ گروں نے پاکستان کو اپنے لیے ایسا حفاظتی قلعہ سمجھ لیا ہے کہ جہاں انہیں قانون سے کسی قسم کا ڈر اور خوف نہیں ہے... لال مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کر کے باہر نکلا تو کئی باریش نوجوان ہاتھوں میں بینر تھامے نظر آئے... ان میں سے ایک بینر پر لکھی ہوئی تحریر پڑھ کر میں چونک کر رکنے پر مجبور ہو گیا... بینر کی یہ تحریر آپ بھی ملاحظہ کیجئے... ''لاہور، فیصل آباد اور خیر پور میں سیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا امیر معاویہؓ کے پتلے جلائے جانے والوں کو گرفتار کیا جائے''... پتلے اور وہ بھی اکابر صحابہؓ کے... (نعوذ باللہ) اور اتنے بدترین واقعات ہو جانے کے باوجود ''قانون'' کھڑا تماشا دیکھتا رہ جائے کیوں، کیوں، آخر کیوں؟ سیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا امیر معاویہؓ کے (نعوذ باللہ) پتلے جلانے والے شیطان کون ہیں؟ ان شیطانوں کا حدود اربعہ کیا ہے؟ پتلے جلانے والے شیطانوں کے خلاف ابھی تک قانون حرکت میں کیوں نہیں آیا...؟ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ مقدس صحابہؓ کے پتلے جلانے والے شیطانوں کا خواہ ان کا کسی بھی گروہ، طبقے، فرقے یا قومیت سے تعلق ہوتا... قانون فوراً حرکت میں آتا اور انہیں گرفتار کر کے انکوائری کروائی جاتی اگر انکوائری کے بعد ان کے خلاف صحابہ کرامؓ کی شان اقدس میں گستاخی ثابت ہو جاتی تو ان لعنتی شیطانوں کو نمونہ عبرت بنا دیا جاتا... کیونکہ پاکستان رسول اکرم ﷺ کے پیروکاروں اور صحابہ کرامؓ کے دیوانوں اور مستانوں کا ملک ہے... اگر اس ملک میں کوئی شیطان صفت لعنتی، سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا فاروق اعظمؓ، سیدنا امیر معاویہ سمیت کسی بھی صحابی رسولؐ کی شان میں گستاخی کرے گا تو ایسے خبیث النسل کو پاکستان کی سرزمین سے دفعان ہو جانا چاہیے... یا پھر حکومت کو غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسے ''لعنتیوں'' کو گرفتار کر کے جیلوں میں ڈال دینا چاہیے... کیونکہ یہ وہ لعنتی لوگ ہے کہ جن کی شیطانی حرکتوں کی وجہ سے ملک کا امن و امان داؤ پر لگ جاتا ہے... انہیں شیطانوں کی وجہ سے ملک میں فرقہ واریت کا جن بوتل سے باہر آ جاتا ہے... فرقہ واریت صحابہؓ کی عظمتوں کے دفاع کا نام نہیں ہے... بلکہ فرقہ واریت عظمت صحابہؓ کے خلاف زبان درازی کرنے کا نام ہے... میں یہ بات کسی قیمت پر تسلیم کر ہی نہیں سکتا کہ امام عدل و انصاف مراد رسول سیدنا فاروق اعظمؓ اور کاتب وحی خال المسلمین سیدنا امیر معاویہؓ کے پتلے جلانے والے مسلمان ہو سکتے ہیں؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص مسلمان ہو کر بھی حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کی عظمت و کردار سے ناواقف ہو...؟ کتنے خوش قسمت اور باسعادت ہیں وہ لوگ کہ جن کے دامن میں حضرت فاروق اعظمؓ اور سیدنا امیر معاویہ جیسے عظمت کے میناروں کی محبت کا اثاثہ موجود ہے ...اور وہ گروہ، وہ لوگ کتنے بدقسمت، بدبخت اور کم نصیب ہیں کہ جن کے دامن، سیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا امیر معاویہؓ کی محبتوں سے خالی ہیں... ایسے چھید دامن مکروہ لوگوں کو کوئی بتائے کہ چاند پہ تھوکا ہوا ان کے اپنے بدنما چہروں پر واپس آن گرتا ہے... سیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا امیر معاویہ تو آسمان نبوت کے وہ چمکتے ہوئے چاند ستارے ہیں کہ جن کی خوبصورت تعلیمات کی روشنی سے دنیا آج بھی روشن ہے... اور قیامت تک روشن رہے گی... سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ نے تو سوا چودہ سو سال پہلے رسول امین ﷺ کے دامن کو تھاما تھا اور پھر زندگی کی آخری سانسوں تک وہ دامن نبوی سے وابستہ رہے... آقا مولیٰ ﷺ کو ان سے محبت رہی... اور دنیا سے رخصتی کے بعد بھی، صدیقؓ و فاروقؓ چودہ سو سال سے گنبد خضرا میں آقا مولیٰ ﷺ کے دائیں بائیں محو استراحت ہیں... اور تاقیامت اسی طرح محو استراحت رہیں گے... چودہ سو سال پہلے بھی جنہوں نے صحابہ کرامؓ کی دشمنی کو دلوں میں جگہ دی ان پر خدا کی لعنت اور پھٹکار برستی تھی اور آج کے زمانے میں بھی اگر کوئی اصحاب رسول ﷺ کی دشمنی، عداوت یا نفرت کو اپنے دلوں میں جگہ دے گا... اس پر بھی خدا کی لعنت اور پھٹکار برستی رہے گی... یہ کوئی مبالغہ آرائی یا لفاظی نہیں ہے، بلکہ زمینی حقیقت یہی ہے اگر کسی کو یقین نہ آئے تو وہ لاہور، فیصل آباد اور خیر پور میں اکابر صحابہؓ کے پتلے جلانے والے منافقوں کو دیکھ لے، اسے یقین آ جائے گا... سیدنا فاروق اعظمؓ کی عظمتوں کی بلندی پر آقا نامدار ﷺ کی زبان مقدس سے نکلے ہوئے چند فرامین قارئین کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں... ''حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان اور دل پر حق کو جاری فرما دیا ہے''... یعنی کہ جس کی زبان اور دل پر اللہ تعالیٰ حق کو جاری فرما دیں... وہ زبان اور دل بھی غلط سوچ ہی نہیں سکتا اور نہ ہی خدا تعالیٰ کی مرضی کے

قلم تلوار
نوید مسعود ہاشمی
Naveedmasoodhashmi@gmail.com

خلاف کوئی عمل کر سکتا ہے... اسی لئے تو درجنوں مقامات ایسے ہیں کہ جو عمرؓ نے فرش پر چاہا وہی پروردگار نے عرش پر کر دیا... حضرت اماں عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ''ایسا اتفاق تھا کہ سرکار دو عالم ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا... چاندنی رات تھی میں نے حضور ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ کسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں جتنی بھی ہو سکتی ہیں تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا ہاں... عمرؓ کی، سیدنا صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں کہ ''میں نے پیغمبر انسانیت ﷺ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جس آدمی پر سورج چمکتا ہے... یعنی جو آج اس دنیا میں [illegible] ہوتا ہے، عمرؓ سے بہتر کوئی نہ ہو... یعنی حضرت [illegible] بہتر ہیں''... ترمذی شریف میں [illegible] دو عالم ﷺ نے فرمایا ''میں نہیں جانتا کب تک [illegible] زندگی باقی ہے... تمہارے لیے لازم ہے کہ میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کی پیروی کرنا''... حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں کہ اس امت میں اس کے نبی کے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ سب سے بہتر ہیں... کنز العمال میں درج ہے کہ ''رمضان المبارک میں سیدنا علی المرتضیٰؓ مساجد کے پاس سے گزرے، جہاں قندیلیں جگمگا رہی تھیں تو فرمایا اللہ عمرؓ کی قبر کو روشن کرے جیسے کہ اس نے ہماری مسجدوں کو روشن کر دیا''... حضرت علی المرتضیٰؓ کا یہ فرمان بھی صدیقؓ و فاروقؓ کی عظمتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے، جس میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ''رسول اکرم ﷺ کے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ سب آدمیوں سے بہتر ہیں... میری محبت اور ابوبکرؓ و عمرؓ کا بغض کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے... ترمذی شریف کی روایت کے مطابق سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ بن خطاب ہوتا''... اب آتے ہیں خال المسلمین حضرت سیدنا امیر معاویہؓ کے مقام و مرتبے کی طرف... سیدنا امیر معاویہؓ کو خود سرکار طیبہ ﷺ نے اپنے اوپر نازل ہونے والی وحی کی کتابت کیلئے مامور فرمایا تھا... چنانچہ جو وحی رسول رحمت ﷺ پر نازل ہوتی آپؓ اسے قلمبند فرماتے اور جو خطوط و فرامین پیغمبر اسلام ﷺ کے دربار سے جاری ہوتے انہیں بھی تحریر فرماتے... آپ ﷺ کو کاتب وحی بھی اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ وحی خداوندی کو لکھا کرتے تھے... حضرت امیر معاویہؓ دن رات رسول اکرم ﷺ کی خدمت پر مامور رہتے اور اس کے سوا کوئی دوسرا کام نہ کرتے... سیدنا امیر معاویہؓ کہتے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ''اے اللہ معاویہؓ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دیجئے اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دیجئے'' صحابی رسول حضرت عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''اے اللہ معاویہؓ کو کتاب سکھلا دے اور شہروں میں اس کے لئے ٹھکانہ بنا دے اور اس کو عذاب سے بچا لے'' ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ ''اے اللہ معاویہ کو حساب کتاب سکھا اور اس کو عذاب سے بچا لے''... ایک اور روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ سواری پر سوار ہوئے اور حضرت امیر معاویہؓ کو اپنے پیچھے بٹھایا تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ نے فرمایا ''اے معاویہ تمہارے جسم کا کون سا حصہ میرے جسم کے ساتھ مل رہا ہے... انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا پیٹ اور سینہ آپ ﷺ کے جسم مبارک کے ساتھ ملا ہوا ہے، یہ سن کر آپ ﷺ نے دعا فرمائی... اے اللہ اس کو علم سے بھر دے'' آج اگر پاکستان کے بعض شہروں میں ان دو مقدس شخصیات کے کوئی شیطان صفت گروہ پتلے جلانے کی کوشش کرتا ہے... تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ ابلیسی گروہ انہیں کی ذریت ہے کہ چودہ سو سال قبل سیدنا فاروقؓ و معاویہؓ نے اپنے ادوار حکومت میں جن کے آباء کی شیطنت و مکاری اور فریب کاری کا قلع قمع کر کے مذہب اسلام کا پھریرا لہرایا تھا... یہ اس بات کی بھی علامت ہے کہ ہمارے معاشرے میں کچھ ایسے ناہنجار، بے حیاء اور خبیث النسل لوگ آج بھی پائے جاتے ہیں کہ جو یہود و نصاریٰ کے ایماء پر انہیں کی طرز پر صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت کے خلاف تبراء کر کے پاکستان کے امن و سکون کو آگ لگانا چاہتے ہیں... لیکن پاکستانی قوم کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ یکجان اور متحد ہو کر ان ابلیسی طاقتوں کی سازشوں کو ناکام بنا دے... یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ شیطان اپنے پیروکاروں سے یہ قبیح حرکتیں کرواتا ہی اس لئے ہے تاکہ مسلمانوں میں لڑائی مار کٹائی اور فرقہ واریت کو ہوا مل سکے... اصحاب نبوتؐ کے پیروکاروں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ تمام اسلامی فرقوں کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کر کے متفقہ طور پر کوئی ایسا لائحہ عمل اختیار کریں کہ جس سے یہود و نصاریٰ اپنی ناپاک سازشوں میں کامیاب نہ ہو سکیں... حکومت وقت کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ مقدس صحابہؓ کے پتلے جلانے والوں کو قانون کے آہنی ہاتھوں سے نپٹے... تاکہ پھر کسی شیطان کو اس جرم [illegible] شیطانی عمل کی جرأت نہ ہو سکے

پاکستان رسول اکرم ﷺ کے پیروکاروں اور صحابہ کرامؓ کے دیوانوں اور مستانوں کا ملک ہے... اگر اس ملک میں کوئی شیطان صفت لعنتی سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا فاروق اعظمؓ، سیدنا امیر معاویہؓ سمیت کسی بھی صحابی رسولؐ کی شان میں گستاخی کرے گا تو ایسے خبیث الفعل کو

چاند ستارے ہیں کہ جن کی خوبصورت تعلیمات کی روشنی سے دنیا آج بھی روشن ہے... اور قیامت تک روشن رہے گی... سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ نے تو سوا چودہ سو سال پہلے رسول امین ﷺ کے دامن کو تھاما تھا اور پھر زندگی کی آخری سانسوں تک وہ دامن نبوی سے

جلانے والے منافقوں کو دیکھ لے، اسے یقین آ جائے گا... سیدنا فاروق اعظمؓ کی عظمتوں کی بلندی پر آقا نامدار ﷺ کی زبان مقدس سے نکلے ہوئے چند فرامین قارئین کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں... "حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول

Naveedmasoodhashmi@gmail.com

خلاف کوئی عمل کر سکتا ہے... اسی لئے تو درجنوں مقامات ایسے ہیں کہ جو عمرؓ نے فرش پر چاہا وہی پروردگار نے عرش پر کر دیا... حضرت اماں عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ "ایسا اتفاق تھا کہ سرکار دو عالم ﷺ کا سر مبارک میری گود میں

سے بہتر ہیں... کنز العمال میں درج ہے کہ "رمضان المبارک میں سیدنا علی المرتضیٰؓ مساجد کے پاس سے گزرے، جہاں قندیلیں جگمگا رہی تھیں تو فرمایا اللہ عمرؓ کی قبر کو روشن کرے جیسے کہ اس نے ہماری مسجدوں کو روشن کر دیا"... حضرت علی المرتضیٰؓ کا یہ فرمان بھی صدیق

نے آپ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ "اے اللہ معاویہؓ کو حساب کتاب سکھا اور اس کو عذاب سے بچالے"... ایک اور روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ سواری پر سوار ہوئے اور حضرت امیر معاویہؓ کو اپنے پیچھے بٹھایا تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ نے فرمایا "اے معاویہؓ"

سے یہود و نصاریٰ اپنی ناپاک سازشوں میں کامیاب نہ ہو سکیں... حکومت وقت کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ مقدس صحابہؓ کے پتلے جلانے والوں کو قانون کے آہنی ہاتھوں سے نبٹے... تاکہ پھر کسی شیطان کو اس قسم کے شیطانی عمل کی جرأت نہ ہو سکے۔

ضبط و ترتیب
محمد ہارون اقبال

اسیرِ ہند مولانا ابوجندل کا پہلا اور تفصیلی انٹرویو

☆معرکہ چرار شریف کی اصل داستان اصل ہیرو کی زبانی ☆بھارت کے زندانوں اور عقوبت خانوں میں بیتے ماہ و سال ☆اسیروں کے شب و روز کیسے کٹتے ہیں؟ ☆امیر المجاہدین نے جیل خانے کو مدرسہ و خانقاہ بنا دیا ☆ہندوستانی پولیس و مجاہدین کے دست بدست معرکے

☆اپنا نام، علاقہ اور ابتدائی حالات کے بارے میں کچھ بتائیں؟

محمد شفیق شاہد علاقہ چنیوٹ پیدائش بھی وہیں کی ہے سن 71ء میں پیدا ہوا، تعلیم کے سلسلے میں حفظ قرآن کریم فیصل آباد میں استاد محترم قاری صدیق صاحب سے کیا، ابھی معلوم ہوا تھا کہ ان کے دل کا بائی پاس ہوا ہے۔ بھائیوں میں چوتھے نمبر پر ہوں، کل پانچ بھائی ہیں، والد محترم کا نام مولوی امداد اللہ رحمہ اللہ تھا، جو وفات پا چکے ہیں۔

☆آپ کی اسارت کے بعد انکی وفات ہوئی یا پہلے؟

نہیں ان کی وفات میرے بچپن میں ہو گئی تھی، حفظ قرآن کے بعد درس نظامی کا آغاز دارالعلوم فیصل آباد سے کیا، اولی تک یہاں تعلیم حاصل کی، سال کے دوران کچھ مسئلہ بن گیا تھا اس لئے پھر چنیوٹ میں بقیہ سال مکمل کیا حضرت چنیوٹی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسے میں، آگے تعلیم مختلف مقامات پر حاصل کرنے کا موقع ملا، دارالعلوم کبیر والا اس کے بعد جامعہ رحیمیہ میں بھی پڑھتے رہے، اس کے بعد دورہ حدیث شریف کیلئے جامعہ اشرفیہ لاہور میں پڑھنے کیلئے چلا گیا اور درس نظامی کی تکمیل وہاں کی۔

☆مشہور بڑے اساتذہ کرام کون سے تھے؟

بڑے اساتذہ میں سے حضرت صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ العالی تھے اور شیخ مولانا موسیٰ روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے، ان سے بھی پڑھا، ان کا واقعہ شاید آپ کو یاد ہوگا انکی تدفین کا، میں نے تو جیل میں ہی سنا تھا بھائی نے خط لکھا تھا کہ ان کی وفات کے بعد حضرت احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہی دفن کیا گیا، ساتھی جنازے سے فراغت کے بعد فیصل آباد آ گئے تھے تو انہوں نے اخبار میں اگلے دن پڑھا کہ ان کے مرقد سے خوشبوئیں اٹھنا شروع ہو گئی تھیں بڑی پیاری پیاری، یہ ساتھی دوبارہ لاہور گئے اور وہاں جا کر وہ خوشبوئیں سونگھی پھر پتہ نہیں کب تک یہ سلسلہ رہا پھر یہ سلسلہ رک گیا کیونکہ اکابر کی دعائیں بھی ہوتی ہیں چونکہ لوگوں کے لئے ایسی چیزیں فتنے کا باعث بن جاتی ہیں اور لوگ پوجا پاٹ شروع کر دیتے ہیں نئی نئی چیزیں لوگ کرنے لگتے ہیں، حضرت موسیٰ روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ سے میں نے الحمدللہ ترمذی شریف پڑھی۔

☆جہاد سے وابستگی کب ہوئی؟

جہاد سے وابستگی تو دارالعلوم کبیر والا میں ہی پڑھتے ہوئے ہوئی، جہاد افغانستان کی اس وقت ابتداء ہوئی تھی، ایک مرتبہ رائے ونڈ کے اجتماع میں گئے تو اس کے بعد مجاہدین کا اجتماع ہوا تھا جامعہ منظور الاسلامیہ میں، ہمارے امیر المجاہدین حفظہ اللہ تعالیٰ اس وقت آزاد تھے، ان کے بیانات سننے کا بھی موقع ملا اس وقت اگرچہ ملنے کا موقع تو مل نہیں سکا البتہ بیان سنا تھا ان کا، ملاقات بعد میں میران شاہ دفتر میں ہوئی تھی تو 88ء میں ہی میں ٹریننگ کے لئے گئے اس کے بعد مسلسل جب بھی مدرسے سے چھٹی ملتی موقع ملتا تھا تو نکل جاتے تھے افغانستان اور کبھی کبھی درمیان سال میں بھی معلوم ہوتا تھا کہ محاذ گرم ہے ساتھیوں کی ضرورت ہے تو پھر درمیان سال میں ہی ہمیں نکلنا پڑتا تھا اس طریقے سے الحمدللہ شرکت ہوتی رہی۔

☆افغانستان کے کن کن محاذوں پر رہے؟

جی خوست کے محاذ پر بھی رہا، جبکہ شلکہ مورچہ وغیرہ یہ سارے علاقے ان میں رہنے کا موقع ملا الحمدللہ، اس کے بعد آخری بار جو جانا ہوا وہ گردیز کے خط اول پر تھا الحمدللہ مجاہدین وہاں تک پہنچ چکے تھے تو وہاں بھی رہا۔

☆افغانستان کے محاذوں پر کوئی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی؟

نہیں ادھر تو کوئی ذمہ داری نہیں تھی یہ تو کشمیر جا کر تھوڑی بہت ذمہ داری سونپی گئی۔

☆کشمیر کب لانچ ہوئے؟

جی سن 94ء کو گئے تھے 16 ستمبر کو بارڈر کراس کیا اس سے پہلے دفتر میں بھی اور کیمپ میں بھی وقت گزارنا پڑا کیونکہ نمبر نہیں لگتا تھا تو انتظار کرتے رہے تکمیل درس نظامی کے بعد ہی چونکہ گھر والوں کی طرف سے بار بار شادی کا مطالبہ بھی ہو گیا تھا اس کے بعد چونکہ میرا ارادہ تھا کشمیر جانے کا، سنا تھا کہ لانچنگ میں کافی ٹائم لگتا ہے اس لئے سوچا کہ کچھ پڑھائی کر لی جائے تو میں نے کالج میں داخلہ لے لیا، ایک دوست نے بھی یہی مشورہ دیا کہ جو درس نظامی کی سند والے ہوتے ہیں ان کے لئے کالج وغیرہ میں کوئی کوٹہ مقرر ہوتا ہے تو میں نے فیصل آباد طبیہ کالج میں داخلہ لے لیا دو سال فیصل آباد کے طبیہ کالج میں پڑھتا رہا اس کے بعد بقرعید آ گئی 94ء میں، اس کے چند دن بعد ہی ہمیں نکلنے کا موقع ملا تو 16 ستمبر کو بارڈر کراس کر لیا۔

☆افغانستان کے محاذوں پر اتنا عرصہ رہے ایسی شخصیت جس سے بہت زیادہ متاثر ہوئے؟

جی ہاں ساتھی تو بہت سے تھے لیکن ان میں سے انتہائی جن کو میں نے مخلص پایا اور اللہ نے ان سے بہت کام لیا وہ کمانڈر عبدالرشید شہید رحمۃ اللہ علیہ تھے، پرانے ساتھیوں کے ساتھ بہت قربت رکھا کرتے تھے، ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ژاور میں ٹریننگ سنٹر ہوتا تھا تو وہاں افغانی ساتھیوں کو جو اوپر پہاڑیوں پر متعین تھے انہیں پاکستان میں جدید اسلحہ کی تربیت کے لئے جانا پڑا تو کچھ پرانے ساتھیوں کو اوپر بھیج دیا گیا کہ جب تک وہ واپس نہ آئیں آپ لوگ یہ جگہ سنبھال لو، ہم ادھر تھے تو ایک بار نیچے آنا پڑا تو قدرتی طور پر کمانڈر عبدالرشید شہید رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے ہوئے تھے تو انہوں نے مجھے دیکھ کر سرائیکی زبان میں کہا تو ادھر کدھر؟ میں نے عرض کیا کہ یہاں والے حضرات بھی نہیں چھوڑ رہے، انہوں نے مجھے کہا کہ چل گاڑی میں بیٹھ اور میرے ساتھ چل، باڑی کی طرف لے گئے کیونکہ ان کا زیادہ سیٹ اپ ادھر ہی تھا تو وہ شخصیت ایسی تھی کہ بالکل سادہ عام ساتھیوں میں بیٹھ کر بھی پتہ نہیں چلتا تھا کہ یہ سب کے کمانڈر ہیں، بغل میں سادہ انداز میں چادر لیے ساتھ بیٹھے رہتے، اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس نصیب فرمائے آمین۔

☆کشمیر لانچنگ کے بعد کتنا عرصہ اور کہاں آپ مصروف رہے؟

کشمیر لانچنگ کے فوراً بعد سری نگر کے گرد و نواح میں ہی رہے پھر حالات کچھ زیادہ خراب ہو گئے، پاکستانی مجاہدین کے لئے کیونکہ زبان کا بھی مسئلہ بنتا ہے کریک ڈاؤن کے دوران جوابات دینا پڑتے ہیں اگر کشمیری بول لیں تو جان چھوٹ جاتی ہے ورنہ گرفتاری کا خطرہ ہوتا ہے قیادت کی طرف سے حکم ملا کہ بٹ مالو کی طرف چلے جائیں بٹ مالو سے بٹ گام پھر وہاں سے چرار شریف جہاں پہلے ہی ایک پاکستانی گروپ موجود تھا وہاں پہنچے تو چلہ کلاں شروع ہو گیا چلہ کلاں کا مطلب 40 دن خوب برف باری ہوتی ہے آمد و رفت بالکل ناممکن ہو جاتی ہے، ملٹری اور مجاہدین دونوں کی موومنٹ میں واضح کمی آ جاتی ہے چرار شریف میں ایک ماہ گزار چکے تھے تو رمضان المبارک شروع ہو گیا چونکہ موومنٹ تھی نہیں اس لئے مرکز سے رابطہ کر کے اجازت لی کہ جو ساتھی حافظ ہیں وہ وہاں قرآن پاک سنا لیں؟ کیونکہ مساجد بڑی بڑی موجود تھیں مگر حافظ نہیں تھے، ہماری کارروائیاں بھی رکی ہوئی تھی برف باری کی وجہ سے، مرکز نے اجازت دے دی کہ مقامی لوگوں سے بات کر لیں اگر وہ مان جائیں تو ترتیب بنا لیں کیونکہ ابھی آپ لوگوں کو رکنا تو ادھر ہی پڑے گا جب مقامی لوگوں سے بات کی تو الحمدللہ وہ بہت خوش ہوئے کہ یہ تو اچھی بات ہے جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے تراویح میں پورا قرآن پاک نہیں سنا صرف سورتوں پر ہی گزارا کرتے رہے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ وہاں ایک بڑی مسجد جو چھ سو سال پرانی تھی مشہور بزرگ نور الدین نورانی رحمہ اللہ کی مسجد جہاں ساتھ میں ان کی خانقاہ اور مقبرہ بھی ہے اس میں مصلیٰ سنانے کی سعادت اللہ پاک نے بخشی، وہاں کے بوڑھے بھی بتاتے ہیں کہ ہمارے بزرگ بھی کہتے تھے کہ ہم نے پورا قرآن پاک تراویح میں نہیں سنا، ان سے پہلے بزرگوں کے زمانے میں کوئی ہو تو ہو ورنہ بعد کی یہ حالت تھی، الحمدللہ اللہ نے یہ سعادت بخشی کہ تراویح میں پورا قرآن پاک سنایا، رمضان کے بعد ایک کارروائی ہو گئی بی ایس ایف کی ایک گاڑی پر، کچھ اور ساتھی بھی جمع ہو گئے تھے عید کے بعد دراصل اسلام آباد اننت ناگ کیمپ کی طرف سے ساتھی ہماری جانب آ گئے، ملٹری نے جوابی اٹیک کر دیا تو ان کو وہ کیمپ خالی کر کے نکلنا پڑا ابر برف میں بے چارے تھکے ماندے بٹ گام سے ہو کر سری نگر جا رہے تھے سوچا کیوں نہ ساتھیوں سے ملتے جائیں چنانچہ وہ بھی ہماری طرف چرار شریف آ گئے، سولہ سترہ وہ بھی تھے اور پندرہ ساتھی ہم پہلے سے موجود تھے، اسی طرح دوسری جماعتوں کے ساتھی بھی موجود تھے، تقریباً سو کے قریب مجاہد اکٹھے ہو گئے تھے عید کے دن، پھر گروپوں کی صورتوں میں نکلنا تھا، پہلا گروپ جب نکلا تو وہ کریک ڈاؤن میں پھنس گیا پھنستے پھنستے بچ گئے لیکن کنٹرول میں کر لیا معاملات کو اور نکل گئے، جب ہمیں پتہ چلا کہ ملٹری نے اس گاڑی پر اٹیک کے بعد سخت ایکشن لے لیا ہے اور چاروں طرف تین بڑے بڑے کیمپ بنا لئے ہیں، گاؤں کے گاؤں خالی کرا لیے اور ہر طرف فوج لگا دی ان کی رپورٹ کے مطابق نوے ہزار فوج تھی کئی کلومیٹر تک علاقہ محاصرہ میں لے لیا کیونکہ معلوم ہو گیا کہ مجاہدین جمع ہو گئے ہیں مقامی بھی اور مہمان بھی اور دوسری وجہ وہی بی ایس ایف کی گاڑی پر اٹیک ہی تھی، حقیقت حال یہ تھی کہ دراصل قریب میں ایک پہاڑ پر ملٹری کی بڑی پوسٹ تھی راستہ صرف ایک ہی اوپر جاتا تھا ان دنوں میں انہوں نے مقامی لوگوں کے ذریعہ چھپ کر مجاہدین سے معاہدہ کیا ہوا تھا کہ ہماری صرف ایک گاڑی راشن وغیرہ کے لئے اوپر جایا کرے گی آپ لوگوں نے تعارض نہیں کرنا ہم آپ سے نہیں کرینگے مجاہدین نے بھی شرط رکھ دی کہ ڈرائیور کے علاوہ ایک فوجی ساتھ نہ ہو اگر ہو تو بس وہ بھی گاڑی کے اندر رہے اسلحہ نظر نہ آئے ورنہ ہم اٹیک کر دینگے انہوں نے کہا ٹھیک ہے، تو روزانہ ان کی گاڑی گزرتی راشن لیکر لیکن مجاہدین اسے کچھ نہ کہتے، خدا کا کرنا یہ ہوا کہ نئے آنیوالے مجاہدین کو اس معاہدے کا پتہ نہیں تھا ایک دن انہوں نے ان کی بڑی فوجی گاڑی دیکھی تو اس پر اٹیک کر دیا وجہ اٹیک کی یہ بنی کہ جس کیمپ والوں نے معاہدہ کیا تھا ان کے علاوہ دوسرے کیمپ والوں نے ایک دن کریک ڈاؤن کر کے تین ساتھیوں کو شہید کر دیا، ہمارا یعنی مہمان مجاہدین کا نکلنا ویسے بھی کم ہوتا تھا صرف کارروائی والے وقت نکلتے اور پھر واپس اپنی جگہ پر آ جاتے ان دنوں میں ویسے بھی سب کچھ بند تھا مقامی مجاہدین آزادی سے آتے جاتے، تو کسی دوسرے کیمپ والوں نے انہیں شہید کر دیا، نئے مجاہدین نے گاڑی پر اٹیک ان کے انتقام میں ان تین کی شہادت کے بعد کیا، ملٹری والوں کو بھی پتہ چل گیا کہ اب تیور بدل چکے ہیں، کئی دن تک تو انہوں نے ڈر کے مارے گاڑی نہیں بھیجی کہ اب ہماری خیر نہیں ہے، اوپر جب راشن پانی ختم ہوا تو مجبور ہو کر انہوں نے دن ٹن بڑی گاڑی بھیجی، مجاہدین نے ایمبش لگا رکھا تھا، نئے آنے والے ساتھیوں کو ویسے معاہدے کا پتہ تھا نہیں انہوں نے گاڑی دیکھی تو موقع جان کر اس پر اٹیک کر دیا، کچھ مردار ہو گئے لیکن گاڑی پھر بھی نکل گئی، 8 مارچ کو غالباً انہوں نے محاصرہ کیا پوری طرح، دو ماہ بعد خوب گولہ باری کی اور پوری آبادی کو ملیا میٹ کر دیا، ان کی بمباری اور آپریشن 8 مئی تک پھر گیارہ مئی کو میں وہاں سے گرفتار ہوا یہ ایک لمبی داستان ہے پھر کبھی سہی انشاء اللہ العزیز۔

☆گرفتاری کے بعد کہاں کہاں انٹروگیشن کیا گیا؟

پہلے دو تین دن تو وہیں پوچھتا چھ کی کہ بقیہ گروپ کدھر سے نکلے، آبادی تیس چالیس ہزار کی تھی مجاہدین نے آبادی کے چاروں طرف اپنے مورچے بنائے ہوئے تھے، الحمدللہ مقامی آبادی نے آخر تک ساتھ نہیں چھوڑا حالانکہ کھانا پینا آمد و رفت سب کچھ بند تھا مگر وہ مجاہدین کا ساتھ دیتے رہے گرفتاری کے بعد وہ یہی پوچھتے رہے کہ ساتھی کہاں ہیں؟ کن کن راستوں سے نکلے وغیرہ وغیرہ، میں نے کہا مجھے معلوم نہیں اگر معلوم ہوتا میں بھی انہی رستوں سے نکلتا اس پر انہیں کچھ یقین آ گیا کہ یہ سچ کہہ رہا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے ساتھیوں کو بھی بحفاظت نکال دیا گرڑے تو انہوں نے خوب دیئے مگر اللہ تعالیٰ نے استقامت عطا فرمائی، دوسرا وہ سیٹ کا پوچھتے رہے کہ تمہارا سیٹ کہاں ہے؟ میں نے کہا میں اپنے پاس نہیں رکھتا تھا دوسرے ساتھی کے پاس ہوتا تھا جب مرکز سے رابطہ کرنا ہوتا تو اس سے لیکر کر لیتا تھا وہ بھی شہید ہو گئے ان کا نام ضرار گلگتی تھا پھر وہ مجھے گرفتاری والی جگہ پر لے گئے میڈیا کے سامنے کھڑا کر کے کہ دیکھو ہم نے اسے یہاں سے پکڑا ہے وغیرہ، شکر ہے سیٹ میرے پاس تھا نہیں ورنہ گرفتاری کے وقت برآمد ہو جاتا، تیسرا یہ سوال کہ تم نے کیمپ یہاں کہاں بنا رکھے ہیں میں نے کہا ہم کیمپوں میں رہنے والے لوگ نہیں ہیں ہم تو میدانوں میں لڑنے والے ہیں بس میدان میں لڑ کر شہید ہو گئے باقی کیمپ وغیرہ کا نظام نہیں ہے ہمارے پاس اور نہ یہاں ہمارا کوئی کیمپ تھا، اسی طرح کے مختلف سوالات کرتے رہے پھر ایک بریگیڈئر نے ادھر ہی میرا انٹرویو کیا جو وہ بار بار ٹی وی پر دکھاتے رہے سنا ہے آج تک بھی دکھاتے رہتے ہیں، مجاہدین کو بدنام کرنے کے لئے ایسے ہتھکنڈے کرتے رہتے ہیں مجھے ایسے انداز میں کھڑا کیا کہ پیچھے ٹیکری تھی جہاں ان کا مورچہ تھا حالانکہ گرفتاری میری اور جگہ پر ہوئی تھی، تو ان کے بریگیڈئر نے اپنے کرنل کو کہا اس کو ادھر لاؤ تو چرار شریف کے قریب جوان کا خط اول یعنی اگلا مورچہ تھا تو اس ٹیکری کے سامنے کھڑا کر کے اس طرح انٹرویو لے رہا تھا کہ پیچھے چرار شریف کی ساری وادی جلی ہوئی اور تباہ شدہ نظر آ رہی تھی، مقصد ان کا یہ تھا کہ یہ لوگ تھے جنہوں نے یہ سب کیا، بس مجاہدین کو بدنام کرنے کے لئے پروپیگنڈہ کرتے رہے، پھر مجھے ہیلی کاپٹر کے ذریعہ قریب ایک اور جگہ لے گئے انہیں خطرہ تھا کہ روڈ کے ذریعہ لے گئے تو جو مجاہدین نکل گئے ہیں کہیں راستے میں حملہ کر کے چھڑا نہ لیں اس لئے انہوں نے ہیلی کاپٹر منگوایا اس کے ذریعہ بادامی باغ کیمپ میں لائے۔

☆اس معرکے میں مجاہدین کی قیادت آپ کے پاس تھی؟

جی ہاں ان دنوں وہاں مختلف جماعتوں کے ساتھی جمع تھے تو مشاورت سے علاقے تقسیم کیے ہوئے تھے کہ یہاں فلاں ساتھی رہیں گے یہاں فلاں رہیں گے تاکہ ہر طرف سے حفاظت اور دفاع ہو سکے، اکثر چونکہ ہمارے ساتھی تھے میرے ساتھ بھی ستائیس ساتھی تھے، حزب والے تیرہ کی تعداد میں تھے بھائی مست گل وغیرہ کے ساتھ، کچھ مقامی کشمیری ساتھی بھی تھے، زیادہ ساتھی بھی ہمارے تھے اور مورچے بھی زیادہ ہمارے پاس ہی تھے، تو یہ دوسری جماعت والے ایسے کرتے تھے کہ کبھی کوئی میڈیا والا آ جاتا تو وہ ہمارے مورچوں میں بھی اپنی تصویریں بنوا لیتے تھے، ہم چونکہ الحمدللہ ان چیزوں سے دور تھے ان کے ساتھی مووی وغیرہ بناتے رہتے تھے، تو میڈیا میں انٹرویو جب لگتے تو ایک طرف میرا انٹرویو لگتا اور دوسری طرف بھائی مست گل کا ہوتا تھا تو ان کی تصویر ساتھ لگتی تھی میری تصویر چونکہ میڈیا کے پاس نہیں تھی اس لئے انہوں نے مرکز سے رابطہ کر کے کہا کہ اس کی کوئی تصویر دیدو تاکہ انٹرویو کے ساتھ لگا سکیں، میں نے کہا ایسا تو نہیں ہو سکتا البتہ پھر انہیں حریت والے عبدالغنی لون کو ملتے ہوئے میری ایک تصویر مل گئی بعد میں انہیں مار دیا گیا تھا، وہ ایسا ہوا کہ میں انہیں مل رہا تھا تو چہرہ تو نہیں آیا کسی نے پیچھے سے تصویر کھینچ لی تو وہ اس کو لگا کر گزارہ کیا کرتے تھے۔

☆گرفتاری کے وقت تنہا تھے یا کچھ ساتھی اور بھی تھے؟

پہلی رات نکلے تو آگے فائرنگ شروع ہو گئی تو وقت بھی کم تھا آگے جانے کا راستہ تھا نہیں تو ساتھیوں نے کہا واپس چلتے ہیں کوئی اڑھائی تین بجے کا ٹائم تھا واپس آئے تو کچھ ساتھیوں نے پھر کہا کہ ٹرائی کرتے ہیں ایک بار پھر، تو میں نے روکا کہ ابھی نہیں نکل سکتے ہر طرف ملٹری پھیلی ہوئی ہے اور تھوڑا آگے جاتے جاتے صبح بھی ہو جائے گی، دن کی روشنی میں تو صاف نظر آ جائیں گے تو شہید ہونے کے زیادہ چانس ہیں، بعض ساتھیوں نے بہت اصرار کیا تو ان کو اجازت دیدی لیکن ہمارا یہی پروگرام رہا کہ کل رات پھر تازہ دم نکلیں گے دن انہی کھنڈرات میں گزاریں گے چرار شریف کے، ان ساتھیوں کے جانے کے بعد ہم دس ساتھی رہ گئے، دس کو تین تین کے گروپ میں تقسیم کیا کہ اگر ملٹری اندر آئے گی تو دفاع کرینگے، اگر نہ آئی تو اپنا ایمونیشن جو بچا ہوا ہے اس کی حفاظت کریں گے تاکہ نکلتے وقت وہ کام آئے، وہ گروپ نکل گیا ملٹری والے یہی سمجھے کہ رات اتنی فائرنگ ہوئی ہے یہ شہید ہو گئے ہیں سب، لیکن معاملہ برعکس تھا ہمارا آدھا گروپ نکل چکا تھا باقی ہم ادھر ہی تھے جب انہوں نے اندر اترنے کی کوشش کی تو ہم نے فائرنگ شروع کر دی انہوں نے دیکھا کہ ابھی بھی یہ اندر ہیں تو واپس بھاگے اور جا کر بڑی گنیں اور مارٹر گولے مارنے شروع کر دیئے، اس دن کی لڑائی میں چار ساتھی اور شہید ہو گئے باقی بچ گئے چھ تو سب نے طے کر لیا کہ علیحدہ علیحدہ پوزیشنوں پر چلے جائیں رات کو نالے میں جمع ہو کے وہاں سے نکلنے کی کوشش کرینگے تو اسی رات نالے میں چل کر نکل رہے تھے میرے ساتھ اس وقت دو ساتھی تھے بقیہ سب سے طے تھا کہ نالے میں ہی چلتے رہنا ہے وہیں ملنے کی کوشش کرنی ہے ادھر ادھر نہیں بھٹکنا، مفتی اصغر خان صاحب کے بھائی الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی ادھر ہی شہید ہوئے ان کے گروپ کے دو ساتھی مجھے مل گئے ادھر ہی نکلتے ہوئے ان سے بھائی الیاس کا پوچھا تو انہوں نے کہا وہ تو شہید ہو گئے، بھائی ابوتراب بتا رہے تھے کہ میں ان کے پاس پہنچا تو وہ لیٹے ہوئے تھے ان کے ماتھے میں گولی لگی تھی انہوں نے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی اور آنکھیں بند کیے پڑے تھے جب آہٹ سنی تو آنکھیں کھول کر مجھ سے پوچھا ابوتراب بھائی آپ کہاں تھے؟ میں نے کہا میں ادھر قریب ہی کھنڈرات میں پوزیشن لیے ہوئے تھا تو بھائی الیاس نے فرمایا مجھے تو فائر لگا ہے بس میں تو شہید ہونے والا ہوں، پھر انہوں نے کلمہ پڑھا اور شہید ہو گئے، ان کی شہادت مغرب کے وقت ہوئی، میں نے بھائی ابوتراب سے کہا کہ ان کا پاؤچ وغیرہ تو لے لیتے تو انہوں نے کہا کہ بھائی الیاس رحمۃ اللہ علیہ نے پاؤچ اپنے نیچے لیا ہوا تھا اور ساتھ گن بھی، اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے گرنیڈ کی پن نکال کر اسے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا تو مجھے خیال آیا اگر میں نے انہیں ہلایا تو وہ بلاسٹ ہو جائے گا میں بھی ادھر ہی ان کے ساتھ ہی شہید ہو جاؤں گا اس لئے میں نے پاؤچ وغیرہ نہیں لیا، بس ان پر ایک چادر ڈال دی اور اس طرف نکل آیا۔

☆جیل میں کب آپ کو منتقل کیا گیا؟

تین ماہ سے کچھ کم بادامی باغ میں رکھا گیا وہاں سے دو سال کے لئے سنگرور جیل بھیج دیا گیا پہلے جموں گئے پھر وہاں سے سنگرور جیل جانا ہوا دو سال پی ایس او لگا کر وہاں رکھا گیا دو سال بعد جب پی ایس او ختم ہوا تو واپس جموں میں لے آئے پھر کوٹ بھلوال جیل میں لے آئے، وہاں حضرت امیر محترم حفظہ اللہ، بھائی سجاد افغانی شہیدؒ اور منصور لنگڑیال صاحب وغیرہ پہلے سے موجود تھے، تو پھر ان حضرات کے ساتھ ہی الحمدللہ وقت گزرا پھر سرنگ والا واقعہ ہو گیا اس سے پہلے سیلوں میں تھے وہاں حضرت کا درس چلا کرتا تھا، درس قرآن ہوتا تھا اس میں بھی الحمدللہ شرکت کا موقع ملا، غالباً تیسواں پارہ چل رہا تھا جب میں وہاں پہنچا تو یہ سعادت بھی مل گئی کہ حضرت سے سات آٹھ پارے تفسیر پڑھنے کا موقع مل گیا، پھر آگے حدیث شریف کا دور چلا حضرت نے حدیث شریف کا درس شروع کرا دیا اس میں غیر مقلدین کے علاوہ تمام حضرات نے بھرپور شرکت کی الحمدللہ، اس سے ہمارے کئی ساتھی جو یا تو ان سے متاثر ہو گئے تھے یا غیر مقلد ہی بن گئے تھے کیونکہ ان کے پمفلٹ وغیرہ وہاں چلتے رہتے تھے تو کچھ ساتھیوں کا یہ ذہن بن گیا تھا کہ نعوذ باللہ ہمارے پاس تو حدیث نہیں ہے بس ہم فقہ پر ہی چلے آئے ہیں، جب حضرت امیر محترم حفظہ اللہ کا درس ترمذی شروع ہوا تو صاحب ترمذی نے جس انداز میں یہ کتاب لکھی ہے کہ ایک مسلک کی حدیث بیان کرنے کے بعد آگے باب باندھ کر دوسرے مسلک کی حدیث بیان کی تو حضرت امیر محترم حفظہ اللہ کے درس سے الحمدللہ ان ساتھیوں کے ہاتھ آہستہ آہستہ نیچے آ گئے جو نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا شروع کر چکے تھے یا رفع یدین کرتے تھے تو الحمدللہ درس کی برکت سے ان کو بات سمجھ آ گئی کہ فقہ بھی حدیث ہی سے ثابت ہے کوئی الگ چیز نہیں، پھر جب ترمذی کا درس ختم ہو گیا تو اگلے سال بخاری شریف کا درس حضرت نے شروع کر دیا بیچ میں سرنگ والے واقعہ کی وجہ سے وہ درس رک گئے پھر بقیہ لوگ تھے [illegible] لگے رہتے تھے میں اور بھائی الیاس قاسمی صاحب حضرت کے ساتھ ہی رہے۔ (باقی صفحہ 7 پر)

ہفت روزہ القلم پشاور

265

WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com

۳۰ رمضان المبارک تا ۱۳ شوال المکرم ۱۴۳۱ھ بمطابق ۱۰ تا ۲۳ ستمبر ۲۰۱۰ء

حسرتیں اپنی جگہ!

رنگ و نور

سعدی کے قلم سے

اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں جن بڑے کافروں کو مسلمانوں کے ہاتھوں سے ذلت ناک شکست سے دوچار فرمایا...... ان میں سے ایک "ٹونی بلیئر" بھی ہے...... تیز طرار انگریز، برطانیہ کا سابق وزیر اعظم اور اسلام کا بدترین دشمن...... ٹونی بلیئر...... الحمدللہ اس زمانے کا قیصر ہو یا کسریٰ، ابوجہل ہو یا کعب بن اشرف...... ابولہب ہو یا عقبہ...... عبداللہ بن اُبی ہو یا ابو عامر فاسق...... سب کا منہ بری طرح کالا ہوا...... آپ کو یاد ہے؟ سانپ کی طرح پھنکارتا صدر بش...... کتے کی طرح بھونکتا ٹونی بلیئر...... بھیڑیے کی طرح دانت نکالتا ٹومی فرینکس...... خنزیر کی طرح اکڑتا ایڈوانی...... اور ابن اُبی کی طرح پیچ وتاب کھاتا پرویز مشرف...... اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ناکام اور ذلیل فرمادیا...... اب وہ کالی حسرتوں کے کنوؤں میں پڑے سسک رہے ہیں...... اللہ اکبر کبیرا...... ان سب کے دماغوں میں صیہونی سوچ تھی...... ان سب کے پاس بے پناہ ظاہری طاقت تھی اور اسلام کا مکمل خاتمہ ان سب کا ارمان تھا...... مگر ایک ایک کرکے یہ سب ناکام ہوتے گئے...... بہت سے نام میں نے چھوڑ دیئے...... وہ نام بہت بجتے تھے...... آج اُن کو کوئی پوچھتا ہی نہیں...... یاد ہے کسی کو خونی کالی ماتا؟...... کونڈا لیزا رائس...... چند نہتے اور بے سروسامان مجاہدین نے ان سب کے غرور کو توڑ دیا...... اور ان سب کو ایسا رسوا کیا کہ یہ ہیرو سے زیرو ہو گئے...... کیا اب میں مجاہدین کے نام بھی گنواؤں؟...... اخلاص کے ساتھ جہاد کرنے والے کس مجاہد کی قدر و قیمت کم ہوئی؟...... اور کس کے مقام میں کوئی کمی آئی؟...... چلیں چھوڑیں...... کسی کا نام نہیں لکھتا...... اللہ تعالیٰ اُن سب کو سلامت رکھے اور اُن کے عمل کو قبول فرمائے...... بات تو "ٹونی بلیئر" سے شروع ہوئی تھی...... دراصل اُس نے اپنی سوانح حیات لکھ ڈالی ہے...... ویسے سچ بتائیں کافی عرصہ سے تو آپ نے اُس کا نام بھی نہیں سنا ہوگا...... وہ برطانیہ کا مقبول ترین وزیر اعظم تھا جو یکے بعد دیگرے تین بار وزیر اعظم منتخب ہوا...... مگر پھر؟...... مسلمانوں سے جنگ میں شکست کھانے کی وجہ سے خود اُس کی پارٹی نے اُسے "وزارت عظمیٰ" کے عہدے سے ہٹا دیا...... اور پھر اس سال تو اُس کی پارٹی بھی انتخابات ہار گئی...... اور سب نے یہی کہا کہ "ٹونی" کی پالیسیاں پارٹی کو لے ڈوبیں...... "ٹونی" کی رگوں میں اسلام دشمنی کا خون معلوم نہیں کہاں سے آیا...... ویسے سمجھدار لوگ کہتے ہیں کہ "انگریز" اسلام کا اصل دشمن ہے...... گیارہ ستمبر کے حملوں کے بعد...... مسلمانوں کے خلاف جنگ شروع ہوئی تو "ٹونی" آنکھیں بند کرکے اس جنگ میں کود پڑا...... اور سیدھا بش کی گود میں جا گرا...... اخبارات والے اُسے بش کا پوڈل...... یعنی کتا لکھتے تھے...... پھر جب بش نے عراق کا رخ کیا تو ٹونی اس کے ساتھ اس دلدل میں جا گرا...... ان دونوں کو امید تھی کہ وہ اپنی طاقت سے مسلمانوں کو کمزور کر دیں گے...... مگر ہزاروں فوجی مروا کر بھی کچھ ہاتھ نہ آیا...... مسلمان تو الحمدللہ پہلے سے زیادہ طاقتور ہو گئے...... جبکہ بش اور ٹونی کو اب کوئی بھی نہیں پوچھتا...... جی ہاں دونوں تاریخ کی کالک بن گئے...... بش تو کافی عرصہ سے چپ بیٹھا ہوا ہے...... جیسے اُسے جوتا سونگھ گیا ہو مگر ٹونی کو معلوم نہیں کیا سوجھی کہ اُس نے کتاب لکھ ڈالی ہے...... اور اپنی اس کتاب میں "ریڈیکل اسلام" کو دنیا کے لئے سب سے بڑا خطرہ قرار دیا ہے...... مگر نہایت بے بسی کے ساتھ یہ بھی لکھ دیا ہے...... کہ مجھے معلوم نہیں...... ہم اس خطرے سے کیسے نمٹ سکتے ہیں؟......

واہ میرے اللہ واہ...... آپ ہی سلطنت کے مالک ہیں، جس کو چاہتے ہیں حکمرانی دیتے ہیں...... اور جس سے چاہتے ہیں حکمرانی چھین لیتے ہیں...... آپ جس کو چاہتے ہیں عزت دیتے ہیں...... اور جس سے چاہتے ہیں عزت چھین لیتے ہیں...... آپ ہی کے ہاتھ میں سب بھلائی ہے...... اور آپ ہر چیز پر قادر ہیں...... ٹونی بلیئر...... جو پورے برطانیہ میں جھوٹا، پوڈل اور شکست خوردہ لیڈر مشہور ہے...... اسلام کے خلاف اپنی آخری کوشش کے طور پر ایک بار پھر بولا ہے...... مگر جب منہ میں دانت نہ رہیں تو پوپلے کتے کی بھونک سے کیا بنتا ہے...... اسلام اللہ تعالیٰ کا محبوب دین ہے...... اور اسلام دنیا میں غالب ہونے کے لئے آیا ہے...... صدیوں کی کوششوں کے بعد کفار نے مسلمانوں سے خلافت چھین لی...... مسلمانوں کے پاس کوئی ایک مرکز نہ رہا...... مسلمان قومیتوں اور زبانوں میں بٹ گئے...... چھوٹے چھوٹے ملک اور کمزور جزیرے...... مسلمانوں کے حکمران کافروں کے غلام بن گئے...... اور مسلمانوں کا سرمایہ کافروں کے قبضے میں چلا گیا...... یہ وہ حالات تھے جن میں کسی بھی قوم کو ایک جھٹکے سے ختم کیا جا سکتا ہے...... گیارہ ستمبر کے بعد دنیا بھر کے دشمنان اسلام نے فیصلہ کیا کہ...... اب آخری جھٹکا دے دیا جائے...... آخر ہمارے مقابلے میں آئے گا کون؟...... حکمران تو سب ہمارے ساتھ ہیں...... اور اُن کے مسلح دستے بھی ہمارے معاون ہیں...... ملکوں کی سرحدیں بند ہیں...... ساری دنیا کے سمندر ہمارے قبضے میں ہیں...... اور فضائی طاقت میں تو کسی کے پاس ہمارا جواب ہی نہیں...... یہ تمام باتیں سوچ کر حملہ شروع کر دیا گیا...... اور جنگ کو دنیا کے دو حصوں میں پھیلا دیا گیا...... خوفناک بحری بیڑے میزائلوں کی بارش کر رہے تھے...... آسمان پر جنگی طیاروں کا شور تھا...... اور زمین پر بڑے بڑے ٹینک دوڑ رہے تھے...... یوں لگتا تھا کہ...... اب مسلمانوں کا کچھ نہیں بچے گا...... ڈیزی کٹر بموں کی کارپٹ بمباری...... اور کروز میزائلوں کا ہولناک سیلاب...... خوب آگ بھڑکی...... ہر طرف دھول ہی دھول پھیل گئی...... مگر جب دھول چھٹی تو اسلام مسکرا رہا تھا...... افغانستان میں بھی...... اور عراق میں بھی...... کشمیر میں بھی اور غزہ میں بھی...... یااللہ آپ کی شان...... مجھے ایک اخبار نویس کا کالم یاد ہے...... اُس نے فخر سے لکھا تھا کہ بس اب چند دنوں کی بات ہے...... دنیا میں مجاہدین نام کی کوئی چیز دیکھنے اور سننے کو نہ ملے گی...... تب ہم نے دھڑکتے دل اور کانپتے ہاتھوں سے...... صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طاقت کے بھروسے پر لکھا تھا کہ...... ہرگز نہیں...... اب انشاء اللہ اسلام اور جہاد پہلے سے زیادہ ابھریں گے...... تب بہت سے اپنے بھی بغلوں میں منہ چھپا کر ہنستے تھے کہ...... آخر اس ہولناک طاقت کے سامنے کون ٹھہر سکتا ہے؟...... مگر قرآن پاک دکھا رہا تھا کہ...... دور دور تک پھیلی ہوئی خوفناک آگ کے درمیان...... حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام مسکرا رہے ہیں...... مسلمان بھی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملّت پر ہیں...... ان کو ایٹم یا ہائیڈروجن کی آگ کس طرح سے جلا سکتی ہے...... الحمدللہ...... اللہ تعالیٰ کی نصرت زمین پر اتری...... دریائے آمو میں کفار کا خون...... اور دجلہ اور فرات میں اُن کی لاشیں تیرنے لگیں...... فدائیوں کے دستے ایسی شان سے اٹھے کہ قرون اولیٰ کی خوشبو ہر طرف مہکنے لگی...... مجاہدین کے لشکر اس طرح منظم ہوئے کہ سرحدوں کا فرق مٹ گیا...... اور تب کفر کی شطرنج پر بڑے بڑے مہرے ایک کے بعد ایک منہ کے بل گرتے چلے گئے...... اور آج یہ حالت آچکی ہے کہ...... انڈیا میں اسرائیل کے سفیر "مارک سوفیر" نے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کے مزار پر حاضری دی ہے...... اور مسلمانوں کو اپنا بھائی قرار دیا ہے...... میدان جنگ میں ہارنے والے بزدل آخر میں اسی طرح کی چالوں پر اُترتے ہیں...... مسلمان خواجہ معین الدین چشتیؒ کے جذبہ جہاد سے واقف ہیں...... حضرات صوفیاء کرام ہمیشہ جہاد کے حامی بلکہ خود مجاہد رہے ہیں...... "صوفی ازم" کا جو مطلب آج کل بیان کیا جا رہا ہے اس سے وہ مسلمان...... کبھی دھوکا نہیں کھا سکتے جو قرآن پاک کو سمجھتے ہیں...... حضرات صوفیاء کرام کے بڑے بڑے مشائخ میدان جہاد کے...... شہسوار تھے اور ان میں سے کئی ایک کو شہادت بھی نصیب ہوئی...... سلام ہو غزہ کے اہل عزیمت پر...... جن کی بہادری اور قربانی نے یہودیوں کو پینترے بدلنے پر مجبور کر دیا ہے...... ٹونی بلیئر نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ...... گیارہ ستمبر کا دن "ریڈیکل اسلام" کے لئے بڑی تبدیلی کا دن تھا کہ...... اس کے بعد عالمی طاقتوں نے اس خطرے کو محسوس کیا...... اور اب اسلام کے خلاف جنگ کا آغاز ہو چکا ہے...... اور یہ جنگ ریڈیکل مسلمانوں کے خاتمے تک جاری رہے گی...... ٹونی بلیئر کی حسرتیں اپنی جگہ...... مگر مسلمان تو اس سال گیارہ ستمبر کو عید منا رہے ہیں...... تمام اہل اسلام کو...... عید مبارک

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد صاحب السیف والجھاد نبی الرّحمۃ و الملاحم وعلیٰ آلہ و صحبہ و بارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا کثیرا......

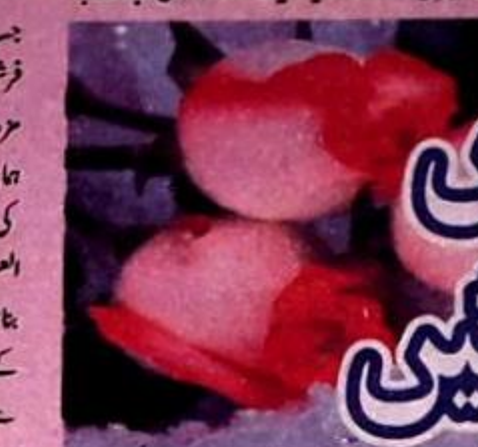
> قرآن پاک دکھا رہا تھا کہ...... دور دور تک پھیلی ہوئی خوفناک آگ کے درمیان...... حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام مسکرا رہے ہیں...... مسلمان بھی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملّت پر ہیں...... ان کو ایٹم یا ہائیڈروجن کی آگ کس طرح سے جلا سکتی ہے......

اعلان

عید الفطر کی چھٹیوں کی وجہ سے القلم کا اگلا شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین اور ایجنسی ہولڈر نوٹ فرمالیں۔

ادارہ





دنیا کی ہر قوم کے تہوار وجشن کے دن ہوتے ہیں جنہیں وہ اپنی ملی، مذہبی یا ثقافتی یادگار سمجھ کر عزیز رکھتی ہے اور قوم کے ہر فرد کیلئے یہ دن باعث سرور ونشاط ہوتا ہے۔ لوگ اس دن اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اچھا لباس پہنتے ہیں، عمدہ طعام کا اہتمام کرتے ہیں اور مختلف طریقوں سے اپنی اندرونی مسرت وخوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ گویا انسانی فطرت کا تقاضا ہے اس لئے انسانوں کا کوئی طبقہ اور فرقہ ایسا نہیں جس کے ہاں تہوار اور جشن کے کچھ خاص دن نہ ہوں۔

مسلمانوں کی خوشی وغمی، مرنا اور جینا جو کچھ ہے اللہ کے لئے ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے ترجمہ: "کہہ دے کہ میری نماز، میری تمام عبادات، میرا مرنا جینا جو کچھ ہے اللہ کیلئے ہے"

مسلمانوں کو دربار الٰہی سے طاعت وشکر گزاری پر جشن کیلئے دو مواقع ملے ایک عید الفطر اور دوسرا عید الاضحیٰ۔ بس یہی مسلمانوں کے اصل مذہبی وملی تہوار ہیں۔ اس کے علاوہ مسلمان جو تہوار مناتے ہیں ان کی کوئی مذہبی حیثیت اور بنیاد نہیں۔

مسلمانوں کی اجتماعی زندگی اس وقت سے شروع ہوئی جبکہ رسول اللہ ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ ان دونوں تہواروں کا سلسلہ اسی وقت سے شروع ہوا۔ مسلمانوں کیلئے مسرت وشادمانی کا پہلا دن عید الفطر قرار پایا۔

رمضان المبارک دینی وروحانی حیثیت سے سال کے بارہ مہینوں میں سب سے زیادہ مبارک مہینہ ہے۔ اسی مہینہ میں قرآن مجید عرش معلی سے یک بارگی بیت المعمور (بیت العزت) میں نازل ہوا۔ پھر عرصہ ۲۳ سال میں وقتاً فوقتاً آسمان دنیا سے سرور کونین، ختم الرسل جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس مہینے کے روزے امت مسلمہ پر فرض کئے گئے اس کی راتوں میں ایک مستقل باجماعت نماز کا اضافہ کیا گیا اور ہر طرح کی نیکیوں میں اضافہ کی ترغیب دی گئی۔

رمضان المبارک کا پورا مہینہ خواہشات کی قربانی، مجاہدہ اور ہر طرح کی طاعات اور عبادات کی کثرت کا مہینہ قرار دیا گیا۔ اس ماہ مقدس کے اختتام پر ماہ شوال کے پہلے دن کو امت کے جشن ومسرت کا دن اور تہوار قرار دیا گیا، یہی عید الفطر کا دن ہے۔ اسی طرح ماہ مقدس رمضان المبارک میں بنی اسرائیل کی عظمت کا اختتام اور امت محمدی کی عظمت کا آغاز ہوا۔ کیونکہ قرآن پاک کے نزول کے ساتھ ہی شریعت سابقہ منسوخ اور شریعت محمدیؐ ناسخ قرار پائی۔ اس نئے دور کا پہلا مہینہ شوال سے شروع ہوتا ہے، اس لئے اس دور کے اوّل دن (عید الفطر) کا جشن ملی قرار دیا تا کہ امت کی عظمت اور قرآن کریم کے نزول کی یاد ہمیشہ قائم رکھی جائے اور اس احسان واعزاز کے شکرانہ میں تمام ملت اسلامیہ اللہ وحدہ لاشریک کے سامنے سربسجود ہو۔

الغرض یہ دن مسرت وافتخار کے لئے خوبصورت تحفہ کے طور پر امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عنایت کیا گیا۔

آغاز عیدین احادیث کی روشنی میں

اسلام سے قبل دور جاہلیت میں اہل مدینہ دو تہوار مناتے تھے جو جاہلی مزاج وتصورات اور جاہلی روایات کے آئینہ دار ہوتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان قدیمی تہواروں کو ختم کر کے ان کی جگہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو تہوار اس امت کے لئے مقرر فرمادیئے جو اس کے توحیدی مزاج اور اصول حیات کے عین مطابق اور اس کی تاریخ و روایات اور عقائد وتصورات کی پوری آئینہ دار ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اہل مدینہ (جن کی کافی تعداد پہلے ہی سے اسلام قبول کر چکی تھی) دو تہوار منایا کرتے تھے اور ان میں کھیل تماشے کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ: یہ دو دن جو تم مناتے ہو ان کی کیا حقیقت اور حیثیت ہے؟ (یعنی تمہارے ان تہواروں کی کیا اصلیت اور تاریخ ہے؟) انہوں نے عرض کیا: ہم جاہلیت میں (یعنی) اسلام سے پہلے یہ تہوار اسی طرح منایا کرتے تھے (بس وہی رواج ہے جو اب تک چل رہا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے ان دو تہواروں کے بدلہ میں ان سے بہتر دو دن تمہارے لئے مقرر کر دیئے ہیں۔ (اب یہی تمہارے قومی اور مذہبی تہوار ہیں) یوم عید الاضحیٰ اور یوم عید الفطر۔ (سنن ابی داؤد)

عید کارڈ......ایک رسم

ہمارے ہاں عید کا آغاز عید کارڈ سے ہوتا ہے۔ ذرا دین اسلام کی رو سے اور عقل کا استعمال کر کے دیکھیں کہ اس رسم سے مسلمانوں کا کتنا نقصان ہے؟ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "قیامت میں آدمی کے قدم اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں ہٹ سکتے جب تک چار سوال نہ کر لئے جائیں۔

(1) عمر کس مشغلہ میں ختم کی؟

(2) جوانی کس کام میں خرچ کی؟

(3) مال کس طرح کمایا تھا اور کس کس مصرف میں خرچ کیا تھا؟

(4) اپنے علم پر کتنا عمل کیا تھا؟

اس حدیث پاک کی روشنی میں ہم اپنا اپنا جائزہ لیں تو جو کچھ ہم کماتے ہیں اس کے مالک ہم نہیں بلکہ وہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور آخرت میں وہ ہم سے اس کے خرچ کا حساب لے گا، اگر ہم نے اس کی امانت اس کے احکام کے مطابق خرچ کی ہوگی تو ہم امین ہونگے اسلام میں فضول خرچی سے منع کیا گیا ہے۔ کرسمس ڈے پر بھی یہ کارڈ بھیجا جاتا ہے اور ہماری عید پر بھی، ہم نے یہ طریقہ کرسمس ڈے منانے والوں سے لے لیا ہے، یوں تو بازار میں "اللہ اکبر" یعنی اذان والا بھی کارڈ ہے لیکن اس سے بھی بچ جائیں یہی دھوکے ہیں عید کارڈ کو کامیاب کرنے کے، کروڑوں روپے اسی "اگر یزی رسم بد" عید کارڈوں کیلئے ضائع ہو جاتے ہیں، عید کارڈ آیا، پڑھا، بڑی خوشی ہوئی، واپسی ہم نے ان سے بھی بڑھ کر قیمتی کارڈ انہیں بھیجا۔ بچوں نے چند دن اس سے کھیلا پھر اسے پھاڑ کر قدموں تلے روندا اور پھر کوڑے کے ڈھیر کی زینت بنا دیا۔ کیا فائدہ ہوا ایسی مبارک باد بھیجنے کا، اس رقم سے ہم عید کے لئے "تحفہ عید" بھی تو دے سکتے ہیں، مثلاً گھڑی، پین، اسلامی کتب، باترجمہ قرآن حکیم، مٹھائی کا ڈبہ، جوتوں کا اور کپڑوں کا جوڑا، نادار اور مجبور طلباء کے لئے تدریسی اشیاء، بھوکے کو کھانا کھلانا، روزے دار کو افطار کروانا، یہ سارے انداز ہیں مسلم قوم کے آپس میں محبت اور بھائی چارے کے، تحفے تحائف دینا سنت نبوی ﷺ ہے ہمیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔

اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ عید کارڈ کی نسبت اور مشابہت عیسائیوں کی عید کرسمس اور نئے سال کی خوشی میں بھیجے گئے ہیپی نیو ائیر کارڈ کے ساتھ ہے، نبی اکرم ﷺ کے ایک ارشاد کے مفہوم کے مطابق جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اس کا حشر اسی قوم کے ساتھ ہوگا اور اس کی کئی مثالیں موجود ہیں کہ نبی کریم ﷺ



نے دوسری قوموں سے مشابہت ہونے سے بچانے کیلئے مسلمانوں کو نیک اعمال میں بھی تبدیلی کا حکم دیا ہے، مثلاً عاشورہ پر دس محرم کے روزہ کے ساتھ نویں یا گیارہویں محرم کا روزہ ملانے کا حکم دیا ٹوپی کے ساتھ پگڑی باندھنے کا حکم دیا، خالی پگڑی باندھنے سے منع فرمایا کیونکہ ان اعمال میں دوسری قوموں کے ساتھ مشابہت بنتی تھی۔

ایک حدیث مبارکہ کے مفہوم کے مطابق آپس میں تحفے دینے سے محبت بڑھتی ہے، ہمیں چاہیے کہ عید کارڈ کے خرچ کے مطابق دینی کتب دوسروں کو تحفہ دیں۔

عید الفطر کی رات اور صبح

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے تو اس کا نام (آسمانوں پر) لیلۃ الجائزہ (انعام کی رات) لیا جاتا ہے اور جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں۔ یہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں، راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے جس کو جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے پکارتے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس رب کریم کی (درگاہ) کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف فرمانے والا ہے۔ پھر جب لوگ عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہٗ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں: کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو، وہ عرض کرتے ہیں ہمارے معبود اور ہمارے مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے تو اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم! آج کے دن اپنے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے عطا کروں گا۔ دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا۔ میری عزت کی قسم کہ جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری لغزشوں پر ستاری کرتا رہوں گا۔ (اور ان کو چھپاتا رہوں گا) میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم! میں تمہیں مجرموں (اور کافروں) کے سامنے رسوا اور فضیحت نہ کروں گا۔ بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کر لیا اور میں تم سے راضی ہو گیا۔ پس فرشتے اس اجر وثواب کو دیکھ کر جو اس امت کو عید کے دن ملتا ہے خوشیاں مناتے ہیں اور کھل جاتے ہیں (رواہ ابو الشیخ بن حبان فی کتاب الثواب)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو شخص پانچ راتوں میں (عبادت کیلئے) جاگے۔ اس کے واسطے جنت واجب ہو جائے گی۔ لیلۃ الترویہ (آٹھ ذی الحجہ کی رات)، لیلۃ العرفہ (۹ ذی الحجہ کی رات)، لیلۃ النحر (۱۰ ذی الحجہ کی رات)، شب برأت (پندرہ شعبان المعظم کی رات)، عید الفطر کی رات۔

فقہاء کرام نے بھی عیدین کی رات میں جاگنا مستحب لکھا ہے۔ ماثبت بالسنۃ میں امام شافعیؒ سے نقل کیا ہے کہ پانچ راتیں دعا کی قبولیت کی ہیں۔ جمعہ کی رات، عیدین کی راتیں، غرہ رجب کی (پہلی تین) راتیں اور نصف شعبان کی رات۔

جس طرح ہم عبادات وطاعات، نماز، روزہ میں اللہ کے احکامات کے پابند ہیں۔ اسی طرح مسرت وشادمانی کے مواقع پر بھی احکامات الٰہی کے پابند ہیں۔ یہ امر بھی ضروری ہے کہ راحت وفرحت کے دن بھی شریعت مطہرہ سے دامن گیر ہوں۔ ہماری عید سنت کے نور سے مزین ہو، ان خیر کی گھڑیوں کو خرافات اور لغویات میں ضائع کرنے کے بجائے انہیں کارآمد بنائیں، اللہ تعالیٰ کے انعامات واکرامات کی عنایات پر بطور شکر سربسجود ہوں اور اپنے ضعف، عاجزی اور محتاجی کو سامنے رکھتے ہوئے سابقہ لغزشوں پر تائب ونادم ہوں اور آئندہ منکرات سے بچنے کا عزم مصمم کر لیں اور پکے سچے مسلمان اور مومن بن جائیں۔ "اللھم اجعلنا منھم"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے دن دو رکعت نماز پڑھی اور اس سے پہلے یا بعد (یعنی نماز عید کے اوّل و آخر) آپ نے کوئی نفلی نماز نہیں پڑھی۔ (صحیح بخاری ومسلم)

عید کا مبارک دن خوشیوں اور مسرتوں میں ڈوبا اللہ کا ایک عظیم تحفہ ہے لہٰذا اس تحفے کی قدر کرنی چاہیے اور اسے کھیل کود، فلم بینی، عیش وعشرت، فسق وفجور، سیر تماشے اور دیگر غیر اخلاقی کاموں میں برباد نہیں کرنا چاہیے بلکہ اسے مکمل سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق گزارنا چاہیے۔

آیئے سنت نبوی کے آئینے میں عید کے دن اور اس کی تیاریوں کا جائزہ لیں۔

صدقہ فطر

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا کہ مکہ مکرمہ کے گلی کوچوں میں یہ اعلان کر دے کہ صدقۂ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے۔ خواہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، چھوٹا ہو یا بڑا۔ دو مد (تقریباً دو سیر) گندم کے یا اس کے سوا ایک صاع (ساڑھے تین سیر سے کچھ زیادہ) غلہ کا۔ (ترمذی شریف)

ایک حدیث میں ہر مسلمان کی طرف سے ایک صاع کھجور، ایک صاع جو، صدقۂ فطر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہی دو چیزیں اس زمانہ میں مدینہ طیبہ اور اس کے گردونواح میں عام طور پر بطور غذا کے استعمال ہوتی تھیں۔ اس لئے اس حدیث میں انہی دو کا ذکر کیا گیا۔ بعض علماء حضرات نے لکھا ہے کہ اس زمانہ میں ایک چھوٹے گھرانے کی غذا کیلئے ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع "جو" کافی ہوتے تھے، اس حساب سے ہر دولت مند گھرانے کے ہر چھوٹے بڑے فرد کی جانب سے عید الفطر کے دن ادا کرنا ضروری قرار دیا گیا۔ جس سے ایک معمولی گھرانے کے ایک دن کے کھانے کا خرچ چل سکے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزوں کو فضول ولایعنی اور فحش باتوں کے اثرات سے پاک صاف کرنے کیلئے اور مسکینوں محتاجوں کے کھانے کے بندوبست کے لئے صدقۂ فطر واجب قرار دیا۔ (سنن ابی داؤد)

اس حدیث میں صدقۂ فطر کی دو حکمتوں اور اس کے دو خاص فائدوں کی طرف اشارہ فرمایا گیا۔ ایک یہ کہ مسلمانوں کے جشن ومسرت کے اس دن صدقۂ فطر کے ذریعہ محتاجوں، مسکینوں کی بھی شکم سیری اور آسودگی کا انتظام ہو جائے گا اور دوسرے یہ کہ زبان کی بے احتیاطیوں اور بے باکیوں سے روزے پر جو برے اثرات پڑے ہوں گے۔ یہ صدقۂ فطر ان کا بھی کفارہ اور فدیہ ہو جائے گا۔

(باقی صفحہ 5 بقیہ نمبر1)

فتح الجواد فی معارف آیات الجہاد

مولانا محمد مسعود ازہر مدظلہ

التوبہ ۵۰

ترجمہ: اگر تمہیں آسائش حاصل ہوتی ہے تو انہیں بری لگتی ہے اور اگر کوئی مشکل پڑتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو اپنا کام پہلے ہی سنبھال لیا تھا اور خوشیاں مناتے لوٹ جاتے ہیں۔

معارف الجہاد

یہ منافقین خود کو مسلمان کہلواتے ہیں حالانکہ ان کی اسلام دشمنی اور دل کی گراہی کا یہ عالم ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاد میں فتح، غنیمت اور کامیابی ملتی ہے تو ان کو تکلیف پہنچتی ہے یعنی ان کا دل جلنے لگتا ہے اور اگر آپ کو جہاد میں ظاہری طور پر کسی پریشانی، شکست وغیرہ کا سامنا ہوتا ہے تو یہ لوگ بہت خوش ہو کر کہتے ہیں کہ اچھا ہوا کہ ہم نے احتیاط، حکمت اور دوراندیشی سے کام لیا اور ان کے ساتھ نہیں گئے اور ہم نے اپنے بچاؤ کی جو تدبیریں کیں کہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں نہیں نکلے اور کافروں سے اچھے تعلقات بنا کر رکھے وہ تدبیریں کام آ گئیں......

اقوال وحوالے

اپنی دوراندیشی کا وہم

"حسنۃ سے فتح اور مال غنیمت مراد ہے، مصیبۃ سے مراد شکست یا مشقت ودشواری جیسے احد کے دن ہوئی تھی" یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنگ میں کسی طرح کی شکست یا مشقت پڑتی ہے تو منافق اپنے شریک نہ ہونے اور ساتھ نہ جانے پر خوش ہوتے ہیں اور اپنی دوربینی کی تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے تو اس مصیبت کے آنے سے پہلے ہی وہ بات اختیار کر لی تھی جو ہمارے لئے زیادہ مناسب اور مفید تھی کہ ہم شریک ہی نہ ہوئے یتولوا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یا اپنے مجمع کی طرف سے یا اپنے اس بیان کے بعد خوش خوش چلے جاتے ہیں اور مسلمانوں کی مصیبت سے شاد ہوتے ہیں۔ (مظہری)

منافقین کی عقلمندی اور احتیاطی تدابیر

منافقین ایسے بدنصیب ہیں کہ جہاد اور شہادت سے محرومی پر خوشیاں مناتے ہیں گویا کہ جہنم کا مستحق بننے کو اپنی عقلمندی سمجھتے ہیں اس آیت میں فرمایا گیا کہ مسلمانوں کی ظاہری شکست کے وقت وہ کہتے ہیں قد اخذنا امرنا من قبل یعنی ہم نے پہلے سے ہی احتیاطی تدابیر اختیار کر لی تھیں ...... یہ احتیاطی تدابیر کیا تھیں؟ صاحب روح المعانی لکھتے ہیں:

یعنون به التخلف والقعود عن الحرب والمداراة مع الکفرة وغیر ذلک من امور الکفر والنفاق قولاً وفعلاً

یعنی منافقین اپنی جس عقلمندی اور پیش بندی کا تذکرہ کرتے تھے اس سے مراد یہ تھی کہ وہ جہاد میں نہیں گئے، گھر بیٹھے رہے، کافروں سے دوستی رکھی اور قول وفعل کے اعتبار سے کفر ونفاق میں مبتلا رہے۔ (روح المعانی)

یہی تھی ان کی عقلمندی، پیش بندی اور احتیاطی تدابیر۔ نعوذ باللہ من ذلک

کامیاب وہ ہے جو فرض ادا کرے

"منافقین کی یہ حالت ہوتی ہے کہ مسلمانوں کی کامیابی انہیں ناگوار گزرتی ہے اور اگر سوئے اتفاق انہیں تکلیف پہنچے تو خوشی سے پھولے نہیں سماتے اور کہتے ہیں کہ ہم نے پہلے ہی عقلمندی سے کام لے کر اس میں شرکت نہیں کی، ہمیں تو پہلے ہی خیال تھا کہ اس کا یہی انجام ہوگا...... کاش وہ اس بات کو سمجھتے کہ کامیابی تو صرف مسلمانوں ہی کے لئے مخصوص ہے کیونکہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ (تفسیر الفرقان)

بے شک فرض ادا کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا کامیابی اور فرض چھوڑ کر پوری دنیا کی بادشاہت پالینا خسارہ اور ناکامی ہے۔

حسنة ومصیبة کا مصداق

امام ابوحیانؒ لکھتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حسنۃ سے مراد بدر کا دن اور مصیبۃ سے مراد احد کا دن ہے، ممکن ہے یہ قول تمثیل پر مبنی ہو۔

(یعنی بھلائی کی مثال بدر کا دن اور تکلیف کی مثال احد کا دن) ویسے حسنۃ اور مصیبۃ کا لفظ عام ہے اس سے ہر طرح کی بھلائی اور تکلیف مراد ہو سکتی ہے البتہ آیت کا سیاق بتاتا ہے کہ مراد جہاد کی بھلائی اور تکلیف ہے اسی لئے مفسرین کہتے ہیں کہ حسنۃ سے مراد فتح اور غنیمت اور مصیبۃ سے مراد شکست اور ہزیمت۔

قال ابن عباس: الحسنة یوم بدر والمصیبة یوم احد وینبغی ان یحمل قوله علی التمثیل، واللفظ عام فی کل محبوب ومکروه وسیاق الحمل یقتضی ان یکون ذلك فی الغزو ولذلك قالوا: الحسنة الظفر والغنیمة والمصیبة الجنبة والهزیمة (البحر المحیط)

عجیب نکتہ

تفسیر ماجدی میں یہ عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے کہ مسلمان کے لئے تو جہاد میں خیر ہی خیر ہے، معصیت تو کوئی ہے نہیں تو اس آیت میں جو لفظ مصیبۃ آیا ہے یہ منافقین کے نقطۂ نظر کے اعتبار سے ہے کہ وہ جس چیز کو معصیت سمجھتے تھے یعنی دنیاوی نقصان......

حسنۃ مصیبۃ دونوں لفظوں کا استعمال منافقین کے نقطۂ نظر سے ہے یعنی اس مادی دنیا کا نفع وضرر۔ (تفسیر ماجدی)

ایک دلچسپ عبارت

"منافقین کی عادت تھی جب مسلمانوں کو غلبہ وکامیابی نصیب ہوتی تو جلتے اور کڑھتے تھے اور اگر کبھی کوئی سختی کی بات پیش آ گئی مثلاً کچھ مسلمان شہید یا مجروح (زخمی) ہو گئے تو فخریہ کہتے کہ ہم نے ازراہ دوراندیشی پہلے ہی سے اپنے بچاؤ کا انتظام کر لیا تھا، ہم سمجھتے تھے کہ یہی حشر ہونے والا ہے لہٰذا ان کے ساتھ گئے ہی نہیں۔ غرض ڈینگیں مارتے ہوئے اور خوشی سے بغلیں بجاتے ہوئے اپنی مجلسوں سے گھروں کو واپس جاتے تھے۔ (تفسیر عثمانی)

عصر حاضر کے مغرب زدہ دانشوروں کا طرز عمل بھی مجاہدین کی فتح وشکست کے وقت اسی طرح کا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ پر رحم فرمائے۔

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أمن یجیب المضطر إذا دعاه ویکشف السوء

لُطفُ اللّٰہِ اللَّطِیف جل جلالہ

قید سے رہائی کے مفید ومجرب اعمال

سورۂ انفال کا عمل

ایک ہی مجلس میں سورۂ انفال کا سات مرتبہ ختم قید سے خلاصی اور ظالموں اور حاسدوں سے مامون ہونے میں بہت مفید ہے۔

السنۃ

کلامِ ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

عیدالفطر کے احکام

جواب تک چل رہا ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان دو تہواروں کے بدلہ میں ان سے بہتر دو دن تمہارے لئے مقرر کر دیئے ہیں (اب وہی تمہارے قومی اور مذہبی تہوار ہیں) یوم عیدالاضحیٰ اور یوم عیدالفطر (سنن ابی داؤد)

قوموں کے تہوار دراصل ان کے عقائد وتصورات اور ان کی تاریخ وروایات کے ترجمان اور ان کے قومی مزاج کے آئینہ دار ہوتے ہیں، اس لئے ظاہر ہے کہ اسلام سے پہلے اپنی جاہلیت کے دور میں اہل مدینہ جو دو تہوار مناتے تھے وہ جاہلی مزاج اور جاہلی روایت ہی کے آئینہ دار ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے بلکہ حدیث کے صریح الفاظ کے مطابق خود اللہ تعالیٰ نے ان قدیمی تہواروں کو ختم کرا کے ان کی جگہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ دو تہوار اس امت کیلئے مقرر فرما دیئے جو اس کے توحیدی مزاج اور اصول حیات

اللہ ﷺ کا معمول یہ تھا کہ آپ عیدالفطر کی نماز کے لئے کچھ کھا کے تشریف لے جاتے تھے اور عیدالاضحیٰ کے دن نماز پڑھنے تک کچھ نہیں کھاتے تھے۔ (جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن دارمی)

صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ بھی مروی ہے کہ عیدالفطر کے دن نماز کو تشریف لے جانے سے پہلے آپ چند کھجوریں تناول فرماتے تھے اور طاق عدد میں تناول فرماتے تھے۔

عیدالاضحیٰ کے دن نماز کے بعد کھانے کی وجہ سے غالباً یہ ہوگی کہ اس دن سب سے پہلے قربانی ہی کا گوشت منہ میں جائے، جو ایک طرح سے اللہ تعالیٰ کی ضیافت ہے اور عیدالفطر میں علی الصبح نماز سے پہلے ہی کچھ کھا لینا غالباً اس لئے ہوتا تھا کہ جس اللہ کے حکم سے رمضان کے پورے مہینہ دن میں کھانا پینا بالکل بند رہا، آج جب اس

مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید کی نماز کیلئے جس راستہ سے عیدگاہ تشریف لے جاتے تھے، واپسی میں اس کو چھوڑ کر دوسرے راستہ سے تشریف لاتے تھے۔ علماء نے اس کی مختلف حکمتیں بیان کی ہیں۔ اس عاجز کے نزدیک ان میں سے زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ آپ ﷺ یہ اس لئے کرتے تھے کہ اس طرح شعائر اسلام اور مسلمانوں کی اجتماعیت وشوکت کا زیادہ سے زیادہ اظہار و اعلان ہو۔ نیز عید میں جشن اور تفریح کا جو پہلو ہے اس کے لئے بھی یہی زیادہ مناسب ہے، کہ مختلف راستوں اور بستی کے مختلف حصوں سے گزرا جائے۔ (واللہ اعلم)

صدقۂ فطر...... اس کا وقت اور اسکی حکمت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے

عام طور پر بطور غذا کے استعمال ہوتی تھیں اس لئے اس حدیث میں انہی دو کا ذکر کیا گیا ہے۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ اس زمانہ میں ایک چھوٹے گھرانے کی غذا کے لئے ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو کافی ہوتے تھے، اس حساب سے ہر دولتمند گھرانے کے ہر چھوٹے بڑے فرد کی جانب سے عیدالفطر کے دن اتنا صدقہ ادا کرنا ضروری قرار دیا گیا، جس سے ایک معمولی گھرانے کے ایک دن کے کھانے کا خرچ چل سکے۔ ہندوستان کے اکثر علماء کی تحقیق کے مطابق رائج الوقت سیر کے حساب سے ایک صاع قریباً ساڑھے تین سیر کا ہوتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزوں کو فضول ولایعنی اور فحش باتوں کے اثرات سے پاک صاف کرنے کیلئے اور مسکینوں محتاجوں کے کھانے کا بندوبست کرنے کیلئے صدقۂ فطر

الفقہ

اس مستقل سلسلے میں "الفقہ" آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیر نظر مضمون حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی کتاب "آپ کے مسائل اور انکا حل" سے ماخوذ ہے۔

صدقہ فطر

صدقہ فطر کے مسائل

س...... صدقہ فطر کس پر واجب ہے اور اس کے کیا مسائل ہیں؟

ج...... صدقہ فطر کے مسائل حسب ذیل ہے۔

(۱) صدقہ فطر ہر مسلمان پر جبکہ وہ بقدر نصاب مال کا مالک ہو، واجب ہے۔

(۲) جس شخص کے پاس اپنی استعمال اور ضروریات سے زائد اتنی چیزیں ہوں کہ اگر ان

اور وہ اس وقت خود مالدار ہو تو بالغ ہو جانے کے بعد یا جنون زائل ہو جانے کے بعد خود ان کو عدم بلوغ یا جنون کے زمانے کا صدقہ فطر ادا کرنا چاہیے۔

صدقہ فطر کا حکم نبی کریم ﷺ نے اسی سال دیا تھا جس سال رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تھے۔

صدقہ فطر کی مصلحت یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ دن خوشی کا ہے اور اس دن اسلام کی شان وشوکت کثرت جمعیت کے ساتھ دکھائی جاتی ہے اور صدقہ دینے سے یہ مقصد خوب کامل ہو جاتا ہے



حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ (جن کی کافی تعداد پہلے ہی سے اسلام قبول کر چکی تھی) دو تہوار منایا کرتے تھے، اور ان میں کھیل تماشے کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ: یہ دو دن جو تم مناتے ہو ان کی کیا حقیقت اور حیثیت ہے؟ یعنی تمہارے ان تہواروں کی کیا اصلیت اور تاریخ ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم جاہلیت میں (یعنی) اسلام سے پہلے یہ تہوار اسی طرح منایا کرتے تھے (بس وہی رواج ہے

ان کی جگہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو تہوار اس امت کیلئے مقرر فرمادیے جو اس کے توحیدی مزاج اور اصول حیات کے عین مطابق اور ان کی تاریخ و روایات اور عقائد تصورات کے پوری طرح آئینہ دار ہیں۔ کاش اگر مسلمان اپنے ان تہواروں ہی کو صحیح طور پر اور رسول اللہ ﷺ کی ہدایت و تعلیم کے مطابق منائیں تو اسلام کی روح اور اس کے پیغام کو سمجھنے، سمجھانے کیلئے صرف یہ دو تہوار ہی کافی ہو سکتے ہیں۔

عیدین کے دن کھانا نماز سے پہلے یا نماز کے بعد؟

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

...اس لئے ہوتا تھا کہ جس اللہ کے حکم سے رمضان کے پورے مہینے دن میں کھانا پینا بالکل بند رہا، آج جب اس کی طرف سے دن میں کھانے پینے کا اذن ملا، اور اسی میں اس کی رضا اور خوشنودی معلوم ہوئی تو طالب و محتاج بندہ کی طرح صبح ہی سے اس کی ان نعمتوں سے لذت اندوز ہونے لگے۔ بندگی کا مقام یہی ہے۔

گر طمع خواہد زمن سلطان دیں
خاک برفرق قناعت بعد ازیں

عیدگاہ کی آمد و رفت میں راستہ کی تبدیلی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن راستہ بدل دیتے تھے۔ (صحیح بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ہر غلام اور آزاد پر اور ہر مرد و عورت پر اور ہر چھوٹے اور بڑے پر صدقہ فطر لازم کیا ہے، ایک صاع کھجور یا ایک صاع، جو اور حکم دیا ہے کہ یہ صدقہ فطر نماز عید کے لئے جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

زکوٰۃ کی طرح صدقہ فطر بھی اغنیاء (دولتمندوں) ہی پر واجب ہے، چونکہ یہ بات مخاطبین خود سمجھ سکتے تھے اس لئے اس حدیث میں اس کی وضاحت نہیں کی گئی۔

اس حدیث میں ہر نفر کی طرف سے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہی دو چیزیں اس زمانہ میں مدینہ اور اس کے گردونواح میں

...کے اثرات سے پاک صاف کرنے کیلئے اور مسکینوں محتاجوں کے کھانے کا بندوبست کرنے کیلئے صدقہ فطر واجب قرار دیا۔ (سنن ابی داؤد)

اس حدیث میں صدقہ فطر کی دو مصلحتوں اور اس کے دو خاص فائدوں کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ ایک یہ کہ مسلمانوں کے جشن و مسرت کے اس دن میں صدقہ فطر کے ذریعہ محتاجوں مسکینوں کی بھی شکم سیری اور آسودگی کا انتظام ہو جائے گا، اور دوسرے یہ کہ زبان کی بے احتیاطیوں اور بے باکیوں سے روزے پر جو برے اثرات پڑے ہوں گے یہ صدقہ فطر ان کا بھی کفارہ اور فدیہ ہو جائے گا۔

☆......☆......☆

انباط کا رقبہ حکومت

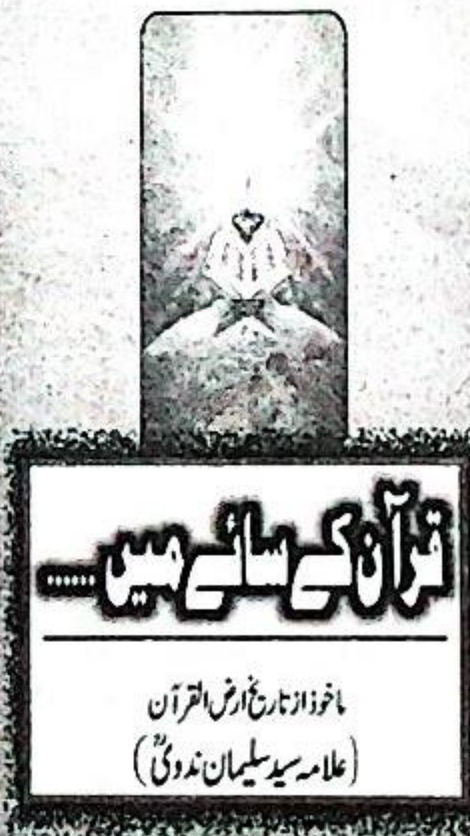
انباط کی حکومت کے حدود اولاً وہ قطعہ ملک تھا جس کو یونانی، عرب سنگستان (عربیا پٹرا) کہتے ہیں، اور عبرانی ادوم اور سعیر (سراۃ) یعنی خلیج عقبہ سے بحر میت تک ڈائیڈ روس (۸۰ ق م) بیان کرتا ہے کہ انباط خلیج ایلہ (عقبہ) پر رہتے ہیں، اسٹرابو ۲۳ء ایک ضمنی تذکرہ میں کہتا ہے کہ "اہل ادوم انباط ہیں لیکن ادوم سے آگے بڑھ کر اب وہ عرب آبادان پر بھی قابض ہو گئے تھے۔ مصنف مذکور لکھتا ہے اور اہل ادوم و سبائی جو شام کے اوپر واقع ہیں پہلی قوم ہیں جنہوں نے عرب آبادان (عربیا فلکس) پر قبضہ کیا ہے۔ "یوسیفوس جو پہلی صدی مسیحی میں تھا بیان کرتا ہے کہ اس عہد میں وہ عرب ریگستان (عربیا ذرتا) تک پھیل گئے تھے۔ اس کے خاص الفاظ یہ ہیں۔

"ملک بحر احمر سے نہر فرات تک اسماعیل کے 12 بیٹوں کے قبضہ میں ہے جن کے سبب سے ان کا نام ملک نباطینہ پڑ گیا ہے اس کی سرحد (مغرب) مصر اور عرب سنگستان سے مل گئی ہے اور بہت سے بیابانوں اور بلند و فراز زمینوں کو شامل ہے جو مشرق کی طرف خلیج فارس تک منتہی ہوتی ہے عموماً اس ملک کے باشندوں کا نام نبایوط عرب ہے۔"

ان شہادتوں سے ظاہر ہوگا کہ انباط کا ملک مغرب میں، بحر احمر اور مشرق میں خلیج فارس تک وسیع تھا اور اس کے درمیان کے تمام ممالک یعنی عرب سنگستان و عرب ریگستان و بعض قطعہ عرب آبادان پر قابض تھے لیکن اس طویل و عریض ملک میں انباط کی اصل آبادی خلیج عقبہ (ایلہ) کے اطراف میں تھی ڈائیڈ روس کا بیان ہے۔

"اوپر گزرتے ہوئے تم خلیج عقبہ (ایلہ) میں داخل ہو گے جس کے حدود پر ان عربوں کی بہت سی آبادیاں ہیں جن کو لوگ نبط کہتے ہیں یہ لوگ نہ صرف سواحل کے بڑے حصہ پر قابض ہیں بلکہ وہ اندرون ملک میں بھی دور تک پھیل گئے ہیں کیونکہ زمین آباد اور نہایت سرسبز ہے۔"

تخصیص کے ساتھ ملک انباط کے دس شہروں کے نام یوسیفوس میں مذکور ہیں لیکن یونانی تلفظ نے عربی رنگ اور روغن ان کے چہروں سے بالکل اتار دیا ہے، وہ شہر یہ ہیں، میداب، ہنالو، لیمپس، ثرابہ، اغالہ، اثون، صور، اوردں، مریسہ، ردہ، لوسہ، عردبہ ان کے علاوہ رقیم (پڑا) اور حجر مشہور شہر تھے۔



انباط کا دار الحکومت

انباط کا ملک جن حدود پر مشتمل تھا وہ درحقیقت تین قدیم ممالک کا مجموعہ تھا ملک ثمود (وادی القریٰ) جس کا دار الحکومت حجر تھا، ملک مدین جس کا پایہ تخت خود شہر مدین تھا، اور ملک ادوم جس کی حکومت کا مرکزی شہر رقیم (پڑا) تھا، انباط کا پایہ تخت پہلے شہر رقیم (پٹرا) تھا جہاں ان کے آثار اب تک باقی ہیں لیکن پہلی صدی ق م میں جب رومیوں نے مصر و شام پر قبضہ کیا تو رفتہ رفتہ وہ پٹرا (رقیم) پر بھی قابض ہو گئے۔ اسٹرابو (۲۴ء) بیان کرتا ہے کہ "اب (۲۴ء) انباط اور شامی دونوں رومیوں کی رعایا ہیں۔ اس مفتوحی سے مقصود پٹرا یعنی رقیم کی مفتوحی ہے ورنہ نفس حکومت تو ۱۰۶ تک باقی تھی پٹرا (رقیم) سے ہٹ کر انباط نے اب حجر کو اپنا مرکز قرار دیا تھا جو ملک ثمود میں واقع تھا، اس لئے قرآن مجید نے ان کو "اصحاب الحجر" کے نام سے یاد کیا ہے۔

"حجر" جس صوبہ ملک میں واقع ہے عربوں کے ہاں اس کا نام وادی القریٰ ہے، اس کے بعد لفظی معنی آبادیوں کی وادی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ میدان عہد قدیم میں نہایت کثرت سے آباد تھا، اس کی تصدیق اب معاصر مورخین کی روایتوں سے بھی ہوتی ہے ابھی ڈائیڈ ورس کا بیان گزر چکا ہے کہ حدود ایلہ پر انباط کی بہت سی آبادیاں ہیں اور وہ نہایت کثرت سے آباد ہیں، اسٹرابو بھی انباط کی نہایت گنجان آبادی کا ذکر کرتا ہے۔"

شاہان انباط

اشوری کتبہ کی شہادت کی بنا پر گوشاہان نبط کا ابتدائی سلسلہ ۷۰۰ ق م سے شروع ہوتا ہے جب کہ ناتان شاہ نبط، بادشاہ اسیریا، اشور باتپال کی خدمت میں نذر پیش کرتا ہے لیکن یونانی تاریخ اور موجودہ نبطی آثار اور سکے ۲۰۰ ق م سے پہلے کسی نبطی بادشاہ کا ذکر نہیں کرتے اس کے اسباب بھی واضح ہیں یونانیوں کو اس سے پہلے انباط سے سروکار نہ تھا، اور نہ خود انباط اس عہد سے پہلے متمدن زندگی بسر کرتے تھے، بہرحال تاریخ و آثار نے اب تک جو انکشاف حال کیا ہے اس کی اعانت سے اب تک ڈوسے نام ایک فرنچ مستشرق نے بادشاہوں کے ناموں کی ایک فہرست تیار کی ہے یہ فہرست ۱۲۹ اق م سے شروع ہو کر ۱۰۶ء پر ختم ہو جاتی ہے۔



تیراندازی اللہ تعالیٰ کا حکم

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ منبر پر فرما رہے تھے: اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ اور ان کافروں سے لڑائی کیلئے تمام تیاری کرو جس قدر تم سے ہو سکے قوت سے، خبردار قوت تیراندازی ہے۔ خبردار قوت تیراندازی ہے۔ (مسلم شریف)

ایک تیر کی بدولت تین آدمی جنت میں

حضرت خالد بن زید فرماتے ہیں کہ میں تیر انداز آدمی تھا، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ جب بھی میرے پاس تشریف لاتے تو فرماتے اے خالد چلو تیراندازی کرتے ہیں ایک بار میں نے کچھ سستی کی تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے خالد کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو حضور اکرم ﷺ نے بیان فرمائی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی بدولت تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے (۱) اس تیر کے بنانے والے کو جو بناتے وقت نیکی (یعنی جہاد) کی نیت کرے۔ (۲) اس تیر کو (دشمن کی طرف) چلانے والے کو (۳) تیر انداز کے ہاتھ میں تیر پکڑانے والے کو۔ (اے مسلمانو) تم تیراندازی کرو اور گھڑ سواری کرو اور تمہارا تیراندازی کرنا میرے نزدیک تمہارے سوار ہونے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور تین کھیلوں کے سوا کوئی کھیل درست نہیں۔ (آدمی کا اپنے گھوڑے کو تربیت دینا (۲) اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا (۳)

حضور اکرم ﷺ خود تیر انداز

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا گزر ایسے لوگوں پر سے ہوا جو تیراندازی کا مقابلہ کر رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اسماعیل کی اولاد تیراندازی کیا کرو کیونکہ تمہارے والد (اسماعیل علیہ السلام) تیرانداز تھے تم تیراندازی کرو اور میں بنو فلاں کے ساتھ ہوں (یعنی میں بھی ایک گروپ کی طرف سے مقابلے میں حصہ لیتا ہوں) راوی فرماتے ہیں کہ (یہ سن کر) دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے تیراندازی کیوں بند کر دی۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ جب دوسرے فریق کے ساتھ ہو گئے ہیں تو ہم (آپ کے مقابلے میں) کس طرح تیر اندازی کریں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا (اچھا) تم تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ (بخاری)

تیراندازی کرنا۔ اور جس شخص نے تیراندازی سیکھ کر چھوڑ دی تو اس نے ایک نعمت کو چھوڑ دیا یا نعمت کی ناشکری کی۔

غزوہ احد کے دن حضور اکرم ﷺ فرما رہے تھے سعد کو تیر دو۔ اے سعد میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں تیر مارو (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بڑے ماہر تیر انداز تھے) حضور اکرم ﷺ دوسرے صحابہؓ کو حکم دے رہے تھے کہ اپنے اپنے تیر حضرت سعد کو دو تاکہ وہ ان کا حق ادا کر سکیں۔ (المستدرک)



حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب علاقے تمہارے ہاتھوں فتح ہوں گے اور دشمنوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے کافی ہو جائیں گے۔ تب بھی تم میں سے کوئی تیراندازی نہ چھوڑے۔ (مسلم شریف)

تیراندازی علاج غم

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص تفکرات (اور غم) میں مبتلا ہو جائے تو اسے چاہئے کہ تیر کمان اپنے گلے سے لٹکائے اس سے اس کا غم دور ہو جائے گا۔ (المعجم الصغیر)

تیراندازی بہترین کھیل

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم تیراندازی کو لازم پکڑو کیونکہ یہ تمہارے کھیلوں میں سے بہترین کھیل ہے۔

تیراندازی میں فرشتوں کی حاضری

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے تمہارے کھیلوں میں سے صرف گھڑ دوڑ اور تیراندازی میں حاضر رہتے ہیں۔ (سنن سعید)

(۲) جس شخص کے پاس اتنی استعمال اور ضروریات سے زائد اتنی چیزیں ہوں کہ اگر ان کی قیمت لگائی جائے تو ساڑھے باون تولے چاندی کی مقدار ہو جائے تو یہ شخص صاحب نصاب کہلائے گا اور اس کے ذمہ صدقہ فطر واجب ہوگا۔ (چاندی کی قیمت بازار سے دریافت کر لی جائے)

(۳) ہر شخص جو صاحب نصاب ہو اس کو اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے اور اگر نابالغوں کا اپنا مال ہو تو اس میں سے ادا کی جائے۔

(۴) جن لوگوں نے سفر یا بیماری کی وجہ سے یا ویسے ہی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے روزے نہیں رکھے۔ صدقہ فطر ان پر بھی واجب ہے جبکہ وہ کھاتے پیتے صاحب نصاب ہوں۔

(۵) جو بچہ عید کی رات صبح صادق طلوع سے پہلے پیدا ہوا اس کا صدقہ فطر لازم ہے اور اگر صبح صادق کے بعد پیدا ہو تو لازم نہیں۔

(۶) جو شخص عید کی رات صبح صادق سے پہلے مر گیا اس کا صدقہ فطر نہیں اور اگر صبح صادق کے بعد مرا تو اس کا صدقہ فطر واجب ہے۔

(۷) عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دینا بہتر ہے۔ لیکن اگر پہلے نہیں کیا تو بعد میں بھی ادا کرنا جائز ہے اور جب تک ادا نہیں کرے گا اس کے ذمہ واجب الادا رہے گا۔

(۸) صدقہ فطر ہر شخص کی طرف سے پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت ہے اور اتنی قیمت کی اور چیز بھی دے سکتا ہے۔

(۹) ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک سے زیادہ فقیروں محتاجوں کو دینا بھی جائز ہے اور کئی آدمیوں کا صدقہ ایک فقیر محتاج کو بھی دینا درست ہے۔

(۱۰) جو لوگ صاحب نصاب نہیں ان کو صدقہ فطر دینا درست نہیں۔

(۱۱) اپنے حقیقی بھائی، بہن، چچا، پھوپھی کو صدقہ فطر دینا جائز ہے۔ میاں بیوی ایک دوسرے کو صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔ اسی طرح ماں باپ اولاد کو اور اولاد ماں باپ، دادا، دادی کو صدقہ فطر نہیں دے سکتی۔

(۱۲) صدقہ فطر کا کسی محتاج فقیر کو مالک بنانا ضروری ہے۔ اس لئے صدقہ فطر کی رقم مسجد میں لگانا یا کسی اور اچھائی کے اس طرح جیسے کام میں لگانا درست نہیں۔

صدقہ فطر کی شرائط:

صدقہ فطر واجب ہے فرض نہیں اور صدقہ فطر کے واجب ہونے کے لئے صرف تین چیزیں شرط ہیں۔ (۱) آزاد ہونا (۲) مسلمان ہونا (۳) کسی ایسے مال کے نصاب کا مالک ہونا جو اصلی ضرورتوں سے فارغ ہو، اور قرض سے بالکل بقدر ایک نصاب کے محفوظ ہو۔ اس مال پر سال کا گزر جانا شرط نہیں نہ مال تجارت ہونا شرط ہے نہ صاحب مال کا بالغ ہونا اور عاقل ہونا شرط ہے یہاں تک کہ نابالغ بچوں اور مجنونوں پر صدقہ فطر واجب ہے ان کے اولیاء کو ان کی طرف سے ادا کرنا چاہیے اور اگر ولی نہ ادا کرے

...اور صدقہ دینے سے یہ مقصد خوب حاصل ہو جاتا ہے علاوہ اس کے اس میں روزہ کی تکمیل ہے صدقہ فطر کے دینے سے روزہ مقبول ہو جاتا ہے اور اس صدقہ میں حق تعالیٰ کا عظیم الشان احسان کہ اس نے ماہ مبارک سے مشرف کیا اور اس میں روزہ رکھنے کی ہم کو توفیق دی اور کچھ ادائے شکر بھی ہے (علم الفقہ ج ۳)

صدقہ فطر ادا کرنا اس شخص کے ذمہ واجب ہے جو صاحب نصاب مالدار ہو یعنی ۵۲ تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو۔ (فتاویٰ دار العلوم ج ۳)

نیز کسی کے پاس ضرور سامان سے زائد اسباب ہے لیکن وہ قرض دار بھی ہے تو قرض کا اندازہ (تخمینہ) لگا کر دیکھو کیا بچتا ہے اگر اتنی قیمت کا سامان بچ جائے جتنے پر زکوٰۃ واجب ہو جائے تو صدقہ واجب ہے اور اگر اس سے کم بچے تو واجب نہیں (بہشتی زیور حصہ سوم ص ۳۴ بحوالہ ہدایہ ج اص ۱۸۹)

جو صاحب نصاب نہ ہو اس کیلئے حکم:

ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ "غنی بھی صدقہ فطر ادا کرے اور فقیر بھی صدقہ دے" ان دونوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے، اللہ تعالیٰ اس مالدار کو تو اس کے صدقہ فطر دینے کی وجہ سے پاکیزہ بنا دیتا ہے اور فقیر (جو مالک نصاب نہ ہو) اس کو اس سے زیادہ عنایت فرماتا ہے جتنا اس نے صدقہ فطر کے طور کے برابر دیا ہے"۔

یہ بشارت اگرچہ مالدار کے لئے بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مال میں اس سے کہیں زیادہ برکت عطا فرماتے ہیں جتنا اس نے دیا ہے مگر اس بشارت کو فقیر کیساتھ مخصوص اس لئے فرمایا تاکہ اس کی ہمت افزائی ہو اور وہ صدقہ فطر دینے میں پیچھے نہ رہے (مظاہر حق جدید قسط سوم)

صدقہ فطر کس کس کی طرف سے دینا واجب ہے؟

صدقہ فطر کا ادا کرنا اپنی طرف سے بھی واجب ہے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی اور بالغ اولاد کی طرف سے بھی بشرطیکہ وہ فقیر یعنی صاحب نصاب نہ ہو، نابالغ اولاد اگر مالدار ہوں تو ان کے مال سے ادا کرے اور اگر مالدار نہیں ہیں تو اپنے مال سے بالغ اولاد اگر مالدار ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں ہاں احساناً اگر ادا کر دے تو جائز ہے یعنی پھر ان اولاد کو دینے کی ضرورت نہیں رہے گی اور اگر بالغ اولاد مالدار تو ہوں مگر مجنون ہوں تب بھی ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے مگر انہیں کے مال سے۔ باپ اگر مر گیا ہو تو دادا باپ کے حکم میں ہے یعنی پوتے اگر مالدار ہیں تو ان کے مال سے ورنہ اپنے مال سے ان کا صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے (علم الفقہ ج سوم)

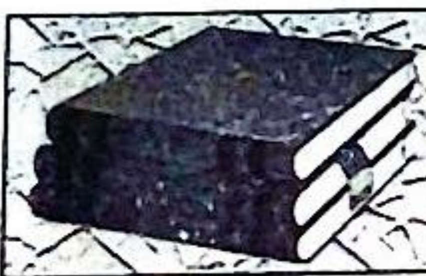
عورت پر جب کہ صاحب نصاب ہو تو فطرہ اسی پر واجب ہے اگر شوہر ادا کر دے گا تو ادا ہو جائے گا، باپ پر نہیں ہے۔

☆......☆......☆



تحفۃ القلم





تابندہ ستارے

حضرت ابو عبداللہ شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ

(5)

ابنِ سلیمان

اب جو مسلمان وہاں پہنچتا وہیں رک جاتا تھا کیونکہ آگے بڑھنے سے حضرت ہشامؓ کی لاش گھوڑوں کے سموں کے نیچے کچلی جاتی تھی حضرت عمروؓ بن العاص نے یہ کیفیت دیکھی تو مسلمانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی کو رتبہ شہادت پر فائز کیا اور اس کی روح کو اٹھا لیا یہاں تو صرف اس کا جسم ہے اس لئے تم لوگ اس کی لاش پر سے گھوڑے لے جاؤ اور اللہ کے دشمنوں کا مقابلہ کرو۔''

یہ کہہ کر انہوں نے گھوڑا بڑھایا دوسرے لوگوں نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ اس طرح شہید راہ حق کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے اڑ گئے۔ جنگ ختم ہوئی تو حضرت عمروؓ بن العاص نے بھائی کی لاش کے ٹکڑوں کو بورے میں بھر کر سپرد خاک کر دیا۔

اجنادین کی فتح کے بعد متحدہ اسلامی لشکر دمشق کی طرف بڑھا اور ایک بار پھر اس کا نہایت سختی سے محاصرہ کر لیا۔ اس محاصرے میں حضرت شرحبیلؓ باب الفرادیس پر متعین تھے اور دمشق کی پیدل فوج کے سردار تھے۔ یہ محاصرہ کئی ماہ تک جاری رہا۔ اسی دوران میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وفات پائی اور حضرت عمر فاروقؓ سریر آرائے خلافت ہوئے، اہل دمشق کو میدان میں آ کر مقابلہ کرنے کی ہمت نہ تھی، اس لئے وہ فصیل شہر ہی سے مسلمانوں پر تیر اور پتھر برساتے رہتے تھے، البتہ دو چار موقعے ایسے ضرور پیش آئے کہ بعض من چلے دستوں نے شہر سے باہر نکل کر مسلمانوں پر حملہ کیا، لیکن منہ کی کھا کر پسپا ہو گئے۔ ایک دن حضرت شرحبیلؓ نے بڑے جوش و خروش سے قلعے پر حملہ کیا اور دمشقیوں نے ان پر تیروں اور پتھروں کا مینہ برسا دیا۔ حضرت شرحبیلؓ کے کئی ساتھی شہید اور زخمی ہو گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ شہداء میں مشہور صحابی حضرت ابانؓ بن سعید بھی تھے۔ بعض دوسری روایتوں کے مطابق حضرت ابانؓ معرکہ اجنادین میں شہید ہو چکے تھے اور ان کی بیوی ام ابانؓ حضرت شرحبیلؓ کے لشکر میں شامل ہو گئی تھیں۔ وہ قدر اندازی میں کمال درجے کی مہارت رکھتی تھی۔ دمشقیوں نے مسلمانوں پر تیروں اور پتھروں کی بوچھاڑ کی، تو وہ تاک تاک کر رومیوں کو تیر مارنے لگیں۔ ایک تیر اس پادری کو لگا جو صلیب ہاتھ میں لئے رومیوں کو جوش دلا رہا تھا۔ صلیب اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر شہر پناہ کے نیچے گر پڑی۔ اس پر رومیوں میں سخت اشتعال پیدا ہوا اور اپنے سردار توما کی سرکردگی میں دروازہ کھول کر حضرت شرحبیلؓ کے لشکر پر حملہ آور ہوئے۔ حضرت شرحبیلؓ اس طوفانی حملے سے مطلق ہراساں نہ ہوئے اور رومیوں کو منہ توڑ جواب دیا۔ اس موقع پر ام ابانؓ یہ رجز پڑھتے ہوئے رومیوں پر تیر برسا رہی تھیں۔

ام ابان فاطلبی مبارك
صولی علیهم صولت المتدارك
قد ضم جمع القوم من تهالك

(ام ابان تو اپنا انتقام لے اور ان پر پے در پے حملے کئے جا، رومی تیرے تیروں سے چیخ اٹھے)

حضرت ام ابانؓ کی کمان سے نکلا ایک تیر توما کی آنکھ میں لگا تو وہ چیخ مار کر پیچھے کی طرف بھاگا۔ اس کے لشکر نے بھی اس کا ساتھ دیا اور سب قلعے میں گھس گئے محاصرہ دمشق کے دوران میں کئی اور موقعوں پر حضرت شرحبیلؓ نے کمال درجے کی شجاعت اور جانبازی کا مظاہرہ کیا۔ یہاں تک کہ خود حضرت خالدؓ بن ولید نے ان کی سرفروشی اور استقامت کا اعتراف کیا۔ کئی ماہ کے طویل محاصرے کے بعد بالآخر مسلمانوں نے دمشق پر پرچم اسلام لہرا دیا۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے تمام اہل شہر کو امان دے دی اور مسلمانوں کو منع کر دیا کہ وہ نہ مال غنیمت لوٹیں اور نہ کسی کو قیدی بنائیں۔ یہ واقعہ رجب ۱۴ ہجری کا ہے۔ ذوقعدہ ۱۴ ہجری میں مسلمانوں نے اردن کا رخ کیا جہاں رومی زور و شور سے جنگی تیاریوں میں مشغول تھے۔

دمشق کے سقوط نے رومیوں کو سخت کر دیا تھا اور انہوں نے اردن کے شہر بیسان میں فوجیں جمع کرنی شروع کر دی تھیں تھوڑے ہی عرصے میں وہاں چالیس اور اسی ہزار کے درمیان جنگجو رومی جمع ہو گئے۔ مسلمانوں نے بیسان کے سامنے چند میل کے فاصلے پر فحل کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اردن کی تسخیر اور امارت کیلئے حضرت شرحبیلؓ کو نامزد فرمایا تھا اور حضرت عمرؓ نے بھی اس فیصلے کو برقرار رکھا تھا، اس لئے فحل کی اسلامی فوجوں کی کمان حضرت شرحبیلؓ کے سپرد ہوئی۔ انہوں نے ابوالاعور سلمیؓ کو کچھ فوج دے کر طبریہ کی طرف بھیج دیا اور خود رومیوں پر حملہ کرنے کیلئے مناسب وقت کا انتظار کرنے لگے کیونکہ بیسان میں متیم رومیوں نے درمیان کا بند توڑ دیا تھا اور فحل کے اردگرد کا تمام علاقہ زیر آب آ گیا تھا جب فحل میں مسلمانوں کا قیام طویل ہو گیا تو رومی جرنیل سقلاء بن مخراق نے کثرت افواج کے زعم میں خود مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کا منصوبہ بنایا اور ایک مقررہ رات کو ایک خاص جگہ سے دلدل اور پانی عبور کر کے مسلمانوں پر آ پڑا۔ دوسری طرف حضرت شرحبیلؓ کو اپنی ذمہ داریوں کا سخت احساس تھا وہ کسی ناگہانی افتاد سے نمٹنے کیلئے دن رات اپنے لشکر کی نگرانی کرتے تھے رومی رات کی تاریکی میں فحل پہنچے تو انہوں نے خلاف توقع مسلمانوں کو مقابلے کیلئے تیار پایا۔ فریقین میں گھمسان کا رن پڑا اور لڑائی رات سے گزر کر دوسرے دن بھی جاری رہی۔ حضرت خالدؓ بن ولید، ضرارؓ بن ازور اور حضرت شرحبیلؓ نے سرفروشی اور جانبازی کے وہ جوہر دکھائے کہ دشمن کی کمر ٹوٹ گئی، سقلاء اور اس کے ساتھی کئی رومی جرنیل مارے گئے اور رومی فوج بددل ہو کر بھاگ کھڑی ہوئی۔

☆......☆......☆

غزوۂ تبوک

یوم پنجشنبہ ماہ رجب ۹ھ



خالدؓ نے کہا میں تم کو قتل سے پناہ دے سکتا ہوں بشرطیکہ تم میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا منظور کرو۔ اکیدر نے اس کو منظور کیا، خالد بن ولیدؓ اکیدر کو لیکر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اکیدر نے دو ہزار اونٹ، آٹھ سو گھوڑے، چار سو زرہیں اور چار سو نیزے دے کر صلح کی۔ (ابن سید الناس، عیون الاثر)

مسجد ضرار

بیس روز قیام کے بعد آپ ﷺ تبوک سے مدینہ منورہ واپس ہوئے جب آپ مقام ذی آوان میں پہنچے جہاں سے مدینہ ایک گھنٹہ کے راستے پر رہ جاتا ہے تو آپ ﷺ نے مالک اور معن بن عدی رضی اللہ عنہم کو مسجد ضرار کے منہدم کرنے اور جلانے کیلئے آگے بھیجا۔ یہ مسجد منافقین نے اس لئے بنائی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کیخلاف اس میں بیٹھ کر مشورے کریں۔ جس وقت آپ تبوک جا رہے تھے اس وقت منافقین نے آ کر آپ سے درخواست کی کہ ہم نے بیماروں اور معذوروں کیلئے ایک مسجد بنائی ہے آپ چل کر اس میں ایک مرتبہ نماز پڑھ دیں تا کہ وہ مقبول اور متبرک ہو جائے۔ آپ نے فرمایا اس وقت تو میں تبوک جا رہا ہوں واپسی کے بعد دیکھا جائیگا۔ واپسی کے بعد آپ نے ان دو حضرات کو حکم دیا کہ اس مسجد کو جلا دیں اور یہ آیتیں اسی کے بارے میں اتری ہیں:

''اور جن لوگوں نے ایک مسجد بنائی مسلمانوں کو ضرر پہنچانے کیلئے اور کفر کرنے کیلئے اور اہل ایمان میں تفرقہ ڈالنے کیلئے اور قیام گاہ بنانے کیلئے اس شخص کیلئے کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے پہلے ہی برسرپیکار ہے اور قسمیں کھائیں گے کہ ہماری نیت سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ آپ اس مسجد میں جا کر کبھی کھڑے بھی نہ ہوں۔ البتہ جس مسجد کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی (یعنی مسجد قباء) وہ واقعی اس لائق ہے کہ آپ اس میں جا کر کھڑے ہوں اس میں ایسے مرد ہیں کہ جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ پسند کرتا ہے پاک رہنے والوں کو۔''

ابن ہشام کی روایت میں ہے کہ آپ نے یہودی کے مکان کے بھی جلانے کا حکم دیا جس میں منافقین جمع ہو کر آپ کیخلاف مشورے کیا کرتے تھے۔ حضرت طلحہؓ نے چند آدمیوں کی ہمراہی میں جا کر اس مکان کو نذر آتش کیا۔ جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو مشتاقان جمال نبوی، ماہتاب نبوت و رسالت کے استقبال کیلئے نکلے۔

طلع البدر علینا
من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا
ما دعا للہ داع
ایها المبعوث فینا
جئت بالامر المطاع

جب مدینہ کے مکانات نظر آنے لگے تو یہ فرمایا: یہ مدینہ ہے اور جبل احد پر نظر پڑی تو فرمایا: ''یہ پہاڑ ہم کو محبوب رکھتا ہے اور ہم اس کو محبوب رکھتے ہیں۔''

اخیر شعبان یا شروع رمضان میں مدینہ میں داخل ہوئے اول مسجد نبوی میں جا کر ایک دوگانہ ادا فرمایا، نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے ملاقات کیلئے کچھ دیر بیٹھے، بعد ازاں آرام کیلئے گھر تشریف لے گئے۔ (زرقانی، شرح مواہب)

یہ آخری غزوہ تھا جس میں آنحضرت ﷺ بہ نفس نفیس شریک ہوئے۔

غزوہ تبوک میں پیچھے رہنے والے

آنحضرت ﷺ جب تبوک روانہ ہوئے تو مومنین مخلصین بھی آپ کے ہمرکاب روانہ ہوئے۔ منافقین کا ایک گروہ شرکت سے رہ گیا لیکن چند مومنین مخلصین نفاق کی وجہ سے نہیں بلکہ بعض کسی عذر سے اور بعض بمقتضائے بشری گرمی اور لو کی تکلیف سے گھبرا کر پیچھے رہ گئے۔

ابو ذر غفاریؓ کا اونٹ لاغر اور دبلا تھا اس لئے یہ خیال ہوا کہ دو چار روز یہ اونٹ کھا پی کر چلنے کیلئے قابل ہو جائیگا اس وقت میں آپ سے جا ملوں گا۔ جب اس اونٹ سے ناامید ہوئے تو اپنا سامان اپنی پشت پر لادا اور پاپیادہ روانہ ہوئے۔ اسی طرح تن تنہا تبوک پہنچے، آپ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا: رحم فرمائے اللہ ابو ذر پر، اکیلا چلا آ رہا ہے، اکیلا ہی مرے گا اور اکیلا ہی اٹھایا جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا، ربذہ میں تنہا وفات پائی، کوئی تجہیز و تکفین کرنے والا نہ تھا۔ اتفاقاً عبداللہ بن مسعودؓ کوفہ سے واپس آ رہے تھے۔ انہوں نے تجہیز و تکفین کی۔ (زرقانی)

معجم طبرانی میں ابو خیثمہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ تبوک روانہ ہوئے اور میں مدینہ رہ گیا۔ شدت کی گرمی تھی، ایک دن دوپہر میں اہل خانہ نے چھپر میں چھڑکاؤ کیا اور ٹھنڈا پانی اور کھانا لا کر رکھا۔ یہ منظر دیکھ کر یکایک دل میں ایک چوٹ لگی کہ واللہ یہ سراسر بے انصافی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تو لو اور گرمی میں ہیں اور میں سایہ میں بیٹھا ہوا اس طرح عیش و آرام کر رہا ہوں فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور کچھ کھجوریں ساتھ لیں اور اونٹ پر سوار ہوئے اور نہایت تیز رفتاری کیساتھ روانہ ہوئے۔ جب لشکر سامنے آ گیا تو آپ ﷺ نے دور سے دیکھ کر فرمایا: ابوخیثمہ آ رہا ہے میں نے حاضر خدمت ہو کر واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے میرے لئے دعا خیر فرمائی۔ (ابن حجر، فتح الباری)

انہیں مومنین صالحین میں سے کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ بھی تھے۔

صحیح بخاری میں کعب بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ روانہ ہو گئے اور میں سفر کی تیاری میں تھا یہ خیال تھا کہ ایک دو روز میں جب سامان ہو جائیگا تو آپ سے جا ملوں گا۔ اسی میں دیر ہو گئی اور قافلہ دور نکل گیا اور مدینہ میں سوائے معذورین اور منافقین کے کوئی باقی نہ رہا، جب یہ منظر دیکھتا تو نہایت رنج ہوتا۔ جب آپ ﷺ تبوک سے واپس تشریف لائے تو منافقین نے جھوٹے عذر بیان کئے۔ آپ نے ظاہری طور پر ان کے عذر قبول کئے اور دلوں کا حال اللہ کے سپرد کیا۔

☆......☆......☆

عرق گلاب کے طبی فوائد

عرق گلاب کا استعمال کھردرے ہاتھوں کو ملائم کر دیتا ہے۔ اللہ نے انسان کو زندگی کے ساتھ بے شمار حسن افزا چیزیں بھی عطا کی ہیں خوبصورت چہرہ بھی قدرت کا ایک شاہکار ہے کہتے ہیں کہ ہمارا چہرہ آئینے کی طرح ہوتا ہے جو ہمارے جذبات، احساسات اور سوچ کی بہترین عکاسی کرتا ہے۔ مصنوعی اشیاء کے استعمال نے ہمیں قدرتی اشیاء کے فوائد سے محروم کر دیا۔ تمام ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ مصنوعی کیمیاوی اجزاء جلد کی دیرپا حفاظت میں کامیاب نہیں ہوتے جبکہ قدرتی اجزاء اپنے بے شمار فوائد کے باعث جادوئی اثرات کے حامل ہوتے ہیں۔ جلدی امراض سے بچاؤ کیلئے قدرتی اشیاء کے استعمال کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے مضر اثرات نہیں ہوتے۔ بے شمار فوائد کی حامل قدرتی اشیاء میں سے ایک عرق گلاب بھی ہے۔ جس طرح عرق گلاب زمانہ قدیم میں گوہر نایاب کی حیثیت رکھتا تھا اس طرح آج بھی اس کے فوائد اور اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ عرق گلاب سے روزانہ چہرہ دھویا جائے تو جلد ملائم چمکدار اور صحت مند رہتی ہے۔ اگر روزانہ رات کو سونے سے پہلے عرق گلاب سے چہرے کی صفائی کی جائے تو حیرت انگیز فوائد حاصل ہوتے ہیں چہرے چند ہی دنوں میں نکھر جاتا ہے عرق گلاب جسمانی امراض کے ساتھ ساتھ ذہنی مسائل کے حل میں بھی بہت مددگار ثابت ہوتا ہے۔ عرق گلاب پینے سے کمزور دل اور دماغ کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ اعصابی دباؤ سے نجات حاصل کرنے کیلئے گلاب کے عرق میں چند قطرے زیتون اور شہد شامل کر کے استعمال کیا جائے تو معجزاتی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ عرق گلاب کا استعمال بہت سی بیماریوں کیخلاف قوت مدافعت کا کام کرتا ہے خاص کر آنکھوں کے امراض کیلئے تو عرق گلاب ایک نعمت عظیم ہے۔ اس کے استعمال سے آنکھوں کی بیماریوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے عرق گلاب کے ڈراپس آنکھوں میں ڈالنے سے آنکھوں کی قدرتی چمک لوٹ آتی ہے۔ عرق گلاب کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ [illegible]

ابناء الاسلام — اِسلام کے بیٹے

حضرت حکیم الامتؒ کے معمولات

قصد السبیل اعتکاف ہی میں آٹھ دن میں لکھی گئی ہے۔ ایک اور کتاب بھی ایک مرتبہ حکیم محمد مصطفیٰ کو ۲۷ رمضان کو تھانہ بھون حاضر ہونے کا موقع ملا خیال غالب یہ تھا کہ قرآن ختم ہو گیا ہو گا۔ کیونکہ اکثر جگہ ستائیسویں شب میں ختم ہو جاتے ہیں

صاحب تجویز کر لئے گئے۔ پہلے کی طرح کوئی سبق بھی شروع نہیں کرایا گیا تعلیم ذکر و شغل کی بھی تعطیل رہی جو پارسال بھی رہی تھی تو اس طرح اب کا رمضان بہت ہی زیادہ بے تعلقی پر مشتمل تھا اس وجہ سے اس تجویز کے آغاز کیلئے یہ ماہ زیادہ مناسب معلوم ہوا پس بنام خدا آج سے طرز سیاست کو طرز موعظت سے بدلتا ہوں اور حق تعالیٰ سے مدد چاہتا ہوں۔ اس کے بعد ایک ملفوظ میں ارشاد ہے کہ افطار کے بعد کسی قدر کم کھاوے تا کہ سحری رغبت کے ساتھ کھائی جاوے۔ یہ بھی فرمایا کہ میں زائد چیزیں مثلاً آم وغیرہ بعد تراویح

جاتے تھے (انفاس عیسیٰ) ایک جگہ مولوی حکیم محمد یوسف صاحب بجنوری تحریر کرتے ہیں کہ امسال یعنی ۱۳۳۸ھ میں بندہ کا قیام تھانہ بھون میں رہا اور ماہ رمضان میں من اولہ الی آخرہ یہ عاجز تراویح میں شریک رہا حضرت والا نے قرآن شریف سنایا چونکہ حضرت والا ہر کام میں سنت کا اتباع کرتے ہیں اس لئے میرا دل چاہا کہ حضرت کے یہاں کی تراویح کا پورا نقشہ کھینچوں تا کہ جن حضرات کی نظر سے یہ مضمون گزرے وہ بھی اس کا اتباع کریں۔

رمضان شریف میں حضرت کے یہاں عشاء کی اذان کا وقت غروب سے ایک گھنٹہ چالیس منٹ بعد تھا اور پون گھنٹے بعد جماعت ہوتی تھی فرضوں میں طویل قرأت

بنات الاسلام — اِسلام کی بیٹیاں

حضرت اسماء بنت ابی بکر حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی اور عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ اور حضرت عائشہؓ کی سوتیلی بہن مشہور صحابیات میں ہیں۔ شروع ہی میں مسلمان ہو گئی تھیں۔ کہتے ہیں کہ سترہ آدمیوں کے بعد یہ مسلمان ہوئی

اقدس ﷺ میرے انداز سے سمجھ گئے کہ مجھے اس پر بیٹھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضور ﷺ تشریف لے گئے میں گھر آئی اور زبیرؓ کو قصہ سنایا کہ اس طرح حضور ﷺ ملے اور یہ ارشاد فرمایا مجھے شرم آئی اور تمہاری غیرت کا بھی خیال

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درہم پڑے رہتے تھے اور ان پر ایک کپڑا ڈال کر دادا کے کا ہاتھ اس کپڑے پر رکھ دیا۔ جس سے انہوں نے ہاتھ سے یہ اندازہ کیا کہ یہ درہم بھرے

ہے۔ ایک اور کتاب میں ایک مرتبہ حکیم محمد مصطفیٰ کو ۲۷ رمضان کو تھانہ بھون حاضر ہونے کا موقع ملا خیال غالب یہ تھا کہ قرآن ختم ہو گیا ہوگا۔ کیونکہ اکثر جگہ ستائیسویں شب میں ختم ہو جاتے ہیں

زیادہ بے تعلقی پر مشتمل تھا اس وجہ سے اس تجویز کے آغاز کیلئے یہ ماہ زیادہ مناسب معلوم ہوا بس بنام خدا آج سے طرز سیاست کو طرز موعظت سے بدلتا ہوں اور حق تعالیٰ سے مدد چاہتا ہوں۔ اس کے بعد ایک ملفوظ میں ارشاد ہے کہ افطار کے بعد کسی قدر کم کھاوے تاکہ سحری رغبت کے ساتھ کھائی جاوے۔ یہ بھی فرمایا کہ میں زائد چیزیں مثلاً آم وغیرہ بعد تراویح

اول آل آخرہ یہ عاجز تراویح میں شریک رہا حضرت والا نے قرآن شریف سنایا چونکہ حضرت والا ہر کام میں سنت کا اتباع کرتے ہیں اس لئے میرا دل چاہا کہ حضرت کے یہاں کی تراویح کا پورا نقشہ کھینچوں تاکہ جن حضرات کی نظر سے یہ مضمون گزرے وہ بھی اس کا اتباع کریں۔

اکابر کا رمضان

عبدالحفیظ امیر پوری

نیز مسجد کی کسی ہیئت میں یا جماعت میں معمول کے خلاف کوئی تبدیلی نہ تھی اور اس کے خلاف کا واہمہ بھی نہ ہوا۔ اور اتفاقی بات ہے کہ حضرت نے تراویح سورہ والضحیٰ سے شروع کیں اس سے اور اس خیال کی تائید ہوئی کیونکہ والضحیٰ سے اکثر اس وقت پڑھتے ہیں جبکہ قرآن ختم ہو چکا ہو۔ جب حضرت نے سورۃ اقراء پر بسم اللہ پڑھی تو خیال ہوا کہ آج ختم کا دن ہے۔ چنانچہ یہ خیال صحیح نکلا۔ بعد ختم دعا مانگی گئی۔ جس میں معمول سے کچھ بھی زیادتی نہ تھی، اور ایک چراغ جو روزانہ جلتا تھا اس کے علاوہ نہ کوئی دوسرا چراغ تھا اور نہ آدمیوں میں زیادتی تھی نہ مٹھائی تھی۔ ایک شخص نے اجازت چاہی کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں کچھ مٹھائی بانٹوں مگر حضرت نے منع فرما دیا کہ آج نہیں آپ کا دل چاہے تو کل کو بانٹ دیجئے۔ نہ اجوائن وغیرہ پر دم ہوا حضرت نے اوائل سورہ بقرہ الی المفلحون تک پڑھا (معمولات اشرفی)

دوسری جگہ حضرت نور اللہ مرقدہ کے روزانہ کے معمولات میں لکھتے ہیں کہ حضرت اکثر نصف شب کے بعد تہجد کے لئے اٹھتے ہیں کبھی سدس لیل میں کبھی اس سے مقدم موخر اکثری عادت آٹھ رکعت کی ہے کبھی کم زیادہ بھی، ماہ مبارک میں تہجد کی نماز میں ایک پارہ روزانہ پڑھتے دیکھا اور بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ --- جب حضرت تہجد کی نماز پڑھتے تو محسوس ہوتا تھا کہ ایک نور مثل صبح صادق اوپر کو اٹھتا اور سفید رنگ کے شعلے حضرت کے جسم سے بار بار اوپر کو اڑتے تھے۔ (معمولات اشرفی)

حسن العزیز جلد اول کے ملفوظات رمضان ۴۳ھ کے شروع میں ایک مضمون حضرت حکیم الامۃ نے خود تحریر فرمایا جس میں اپنے سابقہ طرز سیاست کو موعظت کی طرف نقل کرنے کی وجوہ بیان کیں۔ اس میں تحریر ہے کہ اسی اثناء میں ماہ رمضان کا مہینہ ہزاروں خیر و برکت کے ساتھ رونق افروز ہوا چونکہ اس ماہ میں عموماً تعلقات کی تقلیل ہو جاتی ہے۔ تراویح میں ختم قرآن کیلئے بھی دوسرے

کے کھاتا ہوں تاکہ نماز میں گرانی نہ رہے اور رمضان المبارک میں کچھ نہ کچھ زائد چیزیں ہوتی ہی ہیں کسی نے آم بھیج دیئے کسی نے پھلوریاں بھیج دیں۔ اور خود گھر میں بھی نئی چیزیں پکتی رہتی ہیں آخر حدیث شریف میں ہے کہ (یعنی مومن کا رزق رمضان میں بڑھ جاتا ہے) اس کے آگے لکھتے ہیں فرمایا کہ مجھ سے رمضان شریف میں اور عبادتیں نہیں ہوتیں اوقات میں گڑبڑ ہو جاتی ہے بس آجکل روزہ اور تراویح کے سامنے ساری عبادتیں ماند ہو جاتی ہیں جیسے آفتاب کے سامنے سارے تارے ماند ہو جاتے ہیں اپنی کم ہمتی کی یہ تاویل کر رکھی ہے کہ اور سب عبادتیں ماند ہو جاتی ہیں گویا رمضان شریف کا پورا نور مجھے حاصل ہوتا ہے تراویح میں قاری صاحب کا کلام مجید سن کر پھر مستورات میں جا کر چار رکعت میں اپنا کلام مجید سناتے ہیں اس میں لیٹتے لیٹتے بارہ بج جاتے ہیں پھر ڈھائی بجے سحری کیلئے اٹھ بیٹھتے ہیں پھر اکثر صبح تک نہیں سوتے، پھر نیند بھی حضرت کو بمشکل تمام بہت دیر کے بعد آتی ہے اور وہ بھی کبھی آتی ہے کبھی نہیں، کمی نیند کی ہمیشہ سے سخت شکایت ہے آج کل برائے نام دو گھنٹے سونے کو ملتے ہیں پھر فرمایا کہ اس صورت میں تو خواہ مخواہ ہی سونے کا نام کرتا ہوں ورنہ ہمت کروں تو ساری رات بیدار رہوں، دو گھنٹے بیٹھ کر کچھ پڑھتا ہوں لیکن شاید اس لئے توفیق ہمت کی نہیں ہوتی کہ نفس کو یہ فخر کرنے کا موقع نہ ملے کہ ہم ساری رات جاگتے ہیں (حسن العزیز) ایک صاحب کے سوال پر کہ رمضان میں عبادات کی زیادت دوام کیخلاف تو نہیں تو فرمایا اگر کوئی رمضان کے لئے اپنے معمولات بڑھالے تو دوام کیخلاف نہیں کیونکہ اول ہی سے دوام کا قصد نہیں، حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ کے اعمال رمضان میں زیادہ ہو

رمضان شریف میں حضرت کے یہاں عشاء کی اذان کا وقت غروب سے ایک گھنٹہ چالیس منٹ بعد تھا اور پون گھنٹے بعد جماعت ہوتی تھی فرضوں میں طویل قرأت نہیں ہوتی تھی اکثر والشمس الم ترکیف وغیرہ پڑھتے تھے، تراویح میں بہ نسبت فرضوں کے ذرا رواں قرأت ہوتی تھی مگر ہر حرف سمجھ میں آتا تھا اظہار و اخفاء کی بھی رعایت ہوتی تھی اول اول سوا پارہ پڑھا پھر کم کر دیا تھا، اور ستائیسویں شب میں ختم کر دیا کل وقت فرض اور تراویح اور وتر میں ڈیڑھ گھنٹہ یا کبھی اس سے کچھ خرچ ہوتا تھا۔ ہر ترویحہ میں پچیس مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے جس میں خفیف سا جہر بھی ہوتا میں نے حضرت سے دریافت کیا تو فرمایا کہ ترویحہ میں کوئی ذکر شرعاً معین تو ہے نہیں میں درود شریف پڑھتا ہوں کہ مجھے یہی اچھا معلوم ہوتا ہے اور پچیس کی مقدار سو اس واسطے کہ اس عرصہ میں کسی کو پانی پینے یا کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ فارغ ہو سکتا ہے تراویح کے بعد دعا مانگی جاتی ہے اس کے بعد وتر پڑھتے اور سجدہ تلاوت میں کبھی سجدہ کرتے کبھی رکوع کرتے۔ حضرت والا نے اقرأ سے پہلے بسم اللہ کو جہر سے پڑھا، قل ہو اللہ صرف ایک مرتبہ پڑھی ایک شخص نے اس کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ قل ہو اللہ کے تین مرتبہ پڑھنے کی رسم بعض علماء کے نزدیک مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک مباح، اس لئے مستحب سمجھنا تو سخت غلطی ہے اور تراویح میں تکرار یہ محض رسم ہی رہ گئی ہے اس کے متعلق طویل ملفوظ مستقل ہے جس میں یہ بھی ہے کہ حدیث پاک میں یہ آیا ہے کہ سورہ اخلاص ثلث قرآن ہے نہ یہ کہ تین دفعہ پڑھنے سے پورے قرآن کا ثواب ملتا ہے۔ شاہ محمد اسحاقؒ کا اس کے متعلق عجیب جواب ہے وہ یہ کہ حدیث سے اتنا معلوم ہوا کہ سورہ اخلاص پڑھنے سے ثلث قرآن کا ثواب ملے گا تو تین دفعہ پڑھنے سے تین ثلث قرآن کا ثواب ملے گا اور تین ثلث سے پورا قرآن ہونا لازم نہیں ہوتا یہ تو ایسا ہوا جیسا کسی نے دس پارے تین دفعہ پڑھے ظاہر ہے کہ اس طرح پڑھنے کو پورا قرآن نہیں کہا جاسکتا۔ (حسن العزیز)

تراویح کے بعد حضرت روزہ مرہ کے معمول کے موافق تشریف لے گئے نہ روشنی کا اضافہ تھا نہ مٹھائی تھی۔ ختم ہونے کے بعد تین دن تک تراویح میں پہلے دن والضحیٰ سے اخیر تک پڑھا دوسرے دن الم ترکیف سے اور تیسرے دن عم یتساءلون کا پارہ نصف کے قریب پڑھا۔ (حسن العزیز)

بنات الاسلام — اِسلام کی بیٹیاں

حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کی زندگی اور تنگی

تحریر: قیل اللہ چانڈیو

حضرت اسماء بنت ابی بکر حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی اور حضرت عائشہؓ کی سوتیلی بہن ... مشہور صحابیات میں ہیں۔ شروع ہی میں مسلمان ہو گئی تھیں۔ کہتے ہیں کہ سترہ آدمیوں کے بعد یہ مسلمان ہوئی تھیں۔ ہجرت سے ستائیس سال پہلے پیدا ہوئیں اور جب حضور اقدس ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ پہنچ گئے تو حضرت زیدؓ وغیرہ کو بھیجا کہ ان دونوں حضرات کے اہل و عیال کو لے آئیں۔ ان کے ساتھ ہی حضرت اسماءؓ بھی چلی آئیں۔ جب قبا میں پہنچیں تو حضرت عبداللہ بن زبیرؓ پیدا ہوئے اور ہجرت کے بعد سب سے پہلی پیدائش ان کی ہوئی اس زمانہ کی عام غربت تنگدستی فقر و فاقہ مشہور و معروف ہے اور اس کے ساتھ ہی اس زمانہ کی ہمت جفاکشی، بہادری، جرأت ضرب المثل ہیں۔ بخاری میں حضرت اسماءؓ کا طرز زندگی خود ان کی زبان سے نقل کیا گیا ہے۔ فرماتی ہیں کہ میرا نکاح زبیرؓ سے ہوا تو ان کے پاس نہ مال تھا نہ جائیداد اور نہ کوئی خادم کام کرنے والا نہ کوئی اور چیز، ایک اونٹ پانی لاد کر لانے والا اور ایک گھوڑا۔ میں ہی اونٹ کے لئے گھاس وغیرہ لاتی تھی اور کھجور کی گٹھلیاں کوٹ کر دانہ کے طور پر کھلاتی تھی۔ خود میں پانی بھر کر لاتی اور پانی کا ڈول پھٹ جاتا تو اس کو آپ ہی سیتی تھی اور خود ہی گھوڑے کی ساری خدمت گھاس دانہ وغیرہ کرتی تھی اور گھر کا سارا کاروبار بھی انجام دیتی تھی مگر ان سب کاموں میں گھوڑے کی خبر گیری اور خدمت میرے لئے زیادہ مشقت کی چیز تھی۔ روٹی البتہ مجھے اچھی طرح پکانا نہیں آتی تھی تو میں آٹا گوندھ کر اپنے پڑوس کی انصار عورتوں کے یہاں لے جاتی وہ بڑی سچی مخلص عورتیں تھیں۔ میری روٹی بھی پکا دیتی تھیں۔ حضور ﷺ نے مدینہ پہنچنے پر زبیرؓ کو ایک زمین جاگیر کے طور پر دے دی جو دو میل کے قریب تھی۔ میں وہاں سے اپنے سر پر کھجور کی گٹھلیاں لاد کر لایا کرتی تھی۔ میں ایک مرتبہ اسی طرح آ رہی تھی اور گٹھری میرے سر پر تھی۔ راستہ میں حضور اقدس ﷺ مل گئے اونٹ پر تشریف لا رہے تھے اور انصار کی ایک جماعت ساتھ تھی۔ حضور ﷺ نے مجھے دیکھ کر اونٹ ٹھہرایا اور اس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تاکہ میں اس پر سوار ہو جاؤں۔ مجھے مردوں کے ساتھ جاتے ہوئے شرم آئی اور یہ بھی خیال آیا کہ زبیرؓ کو غیرت بہت ہی زیادہ ہے۔ ان کو بھی یہ ناگوار ہوگا۔ حضور اقدس ﷺ میرے انداز سے سمجھ گئے کہ مجھے اس پر بیٹھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضور ﷺ تشریف لے گئے میں گھر آئی اور زبیرؓ کو قصہ سنایا کہ اس طرح حضور ﷺ ملے اور یہ ارشاد فرمایا مجھے شرم آئی اور تمہاری غیرت کا بھی خیال آیا۔ زبیرؓ نے کہا کہ خدا کی قسم تمہارا گٹھلیاں سر پر رکھ کر لانا میرے لئے اس سے بہت زیادہ گراں ہے (مگر مجبوری یہ تھی کہ یہ حضرات خود تو زیادہ تر جہاد میں اور دین کے دوسرے امور میں مشغول رہتے تھے۔ اس لئے گھر کے کاروبار عام طور پر عورتوں ہی کو کرنا پڑتے تھے) اس کے بعد میرے باپ حضرت ابوبکرؓ نے ایک خادم جو حضور ﷺ نے ان کو دیا تھا میرے پاس بھیج دیا جس کی وجہ سے گھوڑے کی خدمت سے مجھے خلاصی ملی گویا بڑی قید سے میں آزاد ہو گئی۔ عرب کا دستور پہلے بھی تھا اور اب بھی ہے کہ کھجور کی گٹھلیاں کوٹ کر یا چکی میں دل کر پھر پانی میں بھگو کر جانوروں کو دانے کے طور پر کھلاتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ہجرت کے وقت مال لے جانا اور حضرت اسماءؓ کا اپنے دادا کو اطمینان دلانا جب حضرت ابوبکرؓ ہجرت فرما کر تشریف لے جا رہے تھے تو اس خیال سے کہ نہ معلوم راستہ میں کیا ضرورت درپیش ہو کہ حضور اقدس ﷺ بھی ساتھ تھے۔ اس لئے جو کچھ مال اس وقت موجود تھا جس کی مقدار پانچ ہزار درہم تھی وہ سب ساتھ لے گئے تھے۔ ان حضرات کے تشریف لے جانے کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے والد ابوقحافہ جو نابینا ہو گئے تھے اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ پوتیوں کے پاس تسلی کے لئے آئے۔ آ کر افسوس سے کہنے لگے کہ میرا خیال ہے کہ ابوبکرؓ نے اپنے جانے کا صدمہ بھی تم کو پہنچایا اور مال بھی شاید سب لے گیا کہ یہ دوسری مشقت تم پر ڈالی۔ اسماءؓ کہتی ہیں۔ میں نے کہا نہیں دادا ابا وہ تو بہت کچھ چھوڑ گئے ہیں۔ یہ کہہ کر میں نے چھوٹی چھوٹی پتھریاں جمع کر کے گھر کے اس طاق میں بھر دیں جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درہم پڑے رہتے تھے اور ان پر ایک کپڑا ڈال کر دادا کا ہاتھ اس پر رکھ دیا جس سے انہوں نے ہاتھ سے یہ اندازہ کیا کہ یہ درہم بھرے ہوئے ہیں۔ کہنے لگے خیر یہ اس نے اچھا کیا تمہارے گزارہ کی صورت اس میں ہو جائے گی۔ اسماءؓ کہتی ہیں کہ خدا کی قسم کچھ بھی نہیں چھوڑا تھا مگر میں نے دادے کی تسلی کیلئے یہ صورت اختیار کی کہ ان کو اس کا صدمہ نہ ہو۔ یہ دل گردہ کی بات ہے ورنہ دادے سے زیادہ ان لڑکیوں کو صدمہ ہونا چاہئے تھا اور جتنی بھی شکایت اس وقت دادا کے سامنے کرتیں درست تھا کہ اس وقت کا ظاہری سہارا ان پر ہی تھا۔ ان کے متوجہ کرنے کی بظاہر بہت ضرورت تھی کہ ایک تو باپ کی جدائی دوسرے گزارہ کی کوئی صورت ظاہراً نہیں۔ پھر مکہ والے عام طور پر دشمن اور بے تعلق مگر اللہ جل شانہ نے ایک ایک ادا ان میں حضرات کو مرد ہوں یا عورت ایسی عطا فرمائی تھی کہ رشک آنے کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اول میں نہایت مال دار اور بہت بڑے تاجر تھے لیکن اسلام کی اور اللہ کی راہ میں یہاں تک خرچ فرمایا کہ غزوۂ تبوک میں جو کچھ گھر میں تھا سب ہی کچھ لا دیا اسی وجہ سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا ابوبکرؓ کے مال نے، میں ہر شخص کے احسانات کا بدلہ دے چکا ہوں مگر ابوبکرؓ کے احسانات کا بدلہ اللہ ہی دیں گے۔

حضرت اسماءؓ کی سخاوت

حضرت اسماءؓ بڑی سخی تھیں۔ اول جو کچھ خرچ کرتی تھیں اندازے سے ناپ تول کر خرچ کرتی تھیں مگر جب حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ باندھ باندھ کر نہ رکھا کر اور حساب نہ لگایا کر جتنا بھی قدرت میں ہو خرچ کیا کر۔ تو پھر خوب خرچ کرنے لگیں۔ اپنی بیٹیوں اور گھر کی عورتوں کو نصیحت کیا کرتی تھیں کہ اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے اور صدقہ کرنے میں ضرورت سے زیادہ ہونے اور بچنے کا انتظار نہ کیا کرو اگر ضرورت سے زیادہ کا انتظار کرتی رہو گی تو ہونے کا ہی نہیں (کہ ضرورت خود بڑھتی رہتی ہے) اور اگر صدقہ کرتی رہو گی تو صدقہ میں خرچ کر دینے سے نقصان میں نہ رہو گی۔ ان حضرات کے پاس جتنی تنگی اور ناداری تھی اتنی ہی صدقہ و خیرات اور اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کی گنجائش اور وسعت تھی۔

نثر پارے

ساری کائنات تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی ہر طرف دور وحشت چل رہا تھا، ظلم و بربریت کا بازار گرم تھا، انسان انسان کا دشمن تھا، غریبوں اور یتیموں کا مال کھانا عام معمول تھا۔ اگرچہ زمین کے بعض خطوں میں تہذیب و تمدن کی ظاہری چمک دمک موجود تھی۔ مگر حقیقت میں یہ بدترین مظالم کا دور دورہ تھا۔ زندگی کے زخموں سے تعفن اٹھ رہا تھا۔ انسان کو مظالم کے کولہو میں پیلا جاتا تھا۔ مگر تشدد کی خوفناک فضا میں صدائے احتجاج بلند نہیں کر سکتا تھا۔ تب اللہ ارحم الراحمین کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے کفر و شرک اور ضلالت کے اندھیروں میں مستغرق انسانیت پر نظر کرم فرمائی، کہ ان میں حضور سرور دو عالم فخر بنی آدم، رسول الثقلین، خاتم الرسل، دانائے سبل، احمد مجتبیٰ، شافع محشر، ساقی کوثر، امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا۔

(خطبات مدراس، علامہ سید سلیمان ندویؒ)

بزم القلم

محترم جناب مدیر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماشاء اللہ القلم پوری آب و تاب کے ساتھ ہر ہفتے پہنچ رہا ہے اور ہمارے زخمی دلوں کیلئے مرہم اور اطمینان کا باعث بن رہا ہے۔ موجودہ حالات اور اپنے حکمرانوں کو دیکھتے ہیں تو بہت مایوسی ہوتی ہے۔ ایسے میں القلم کا ہر صفحہ ہمارے لئے سکون و اطمینان کے ساتھ ساتھ امید کی کرن بنتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے۔

اور ہمارے اس پیارے اخبار کو حاسدوں کے حسد سے، شریروں کے شر سے محفوظ فرمائے اور حضرت سعدی صاحب حفظہ اللہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

فاروق بھٹی، لیاقت پور ضلع رحیم یار خان

بیماریوں کیخلاف قوت مدافعت کا کام کرتا ہے خاص کر آنکھوں کے امراض کیلئے تو عرق گلاب ایک نعمت عظیم ہے۔ اس کے استعمال سے آنکھوں کی بیماریوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے عرق گلاب کے ڈراپس آنکھوں میں ڈالنے سے آنکھوں کی قدرتی چمک لوٹ آتی ہے۔ عرق گلاب کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ جسمانی امراض کی شدت میں کمی لاتا ہے خاص طور پر معدے کے امراض میں اس کا استعمال کیا جائے تو بہتری پیدا ہوتی ہے۔ یہ خون میں موجود زہریلے مادوں کا خاتمہ کر کے خون کو صاف کر دیتا ہے۔ جدید تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ عرق گلاب کا استعمال جسمانی صحت کیلئے ایک انمول نعمت ہے یہ اپنے حیرت انگیز فوائد کی وجہ سے دنیا بھر میں مقبول ہے بہت سے ڈاکٹرز اور حکیم مختلف بیماریوں کے علاج کیلئے عرق گلاب تجویز کرتے ہیں۔ عرق گلاب آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی اپنی بے پناہ خوبیوں و فوائد کی بدولت لوگوں میں بے حد مقبول ہے۔

الادب و الادیب

اُف یہ بحران

اف یہ بحران گیس و بجلی کا
حکمرانوں کو کیا کہیں آخر
چمن گیا آخر نوالہ تک
مہربانوں کو کیا کہیں آخر
روٹی، کپڑا، مکان کا جھانسہ
ووٹ لینے سے پہلے دیتے ہیں
اور جب اقتدار مل جائے
اپنے ووٹر کو بھول جاتے ہیں
کون اب ان پہ اعتبار کرے
ان کی ہر بات ایک دھوکا ہے
اب نہ جائیں گے ووٹ دینے ہم
یہ ارادہ ہمارا پکا ہے
یہ کرپشن کا بادشاہ یہ وزیر
کل بھی تھے آج بھی لٹیرے ہیں
یہ وہ مجرم نہیں کہ جن کے لئے
ہتھکڑی بیڑیاں بکھرے ہیں
یہ جو سترہ کروڑ بھوکے ہیں
ایک دن انقلاب لائیں گے
چھین لیں گے یہ تخت، تاج و محل
اور مقدر خود بنائیں گے
(امشیرہ بابر آفریدی شہیدؒ)

دھار نہیں تلواروں میں
بچے ہیں بازاروں میں
کشتی کیسے پار لگے
جان نہیں پتواروں میں
(امشیرہ بابر آفریدی شہیدؒ)



میسج باز



اللہ تعالیٰ کا خوف کریں اور ہر میسج آگے نہ بھیجیں۔ کتنی غلط باتیں پھیل جاتی ہیں، کتنے دینی کاموں کا نقصان ہوتا ہے اور کتنے دل زخمی ہوتے ہیں۔ اللہ کا خوف کیجئے۔

چند دن قبل میرے پاس ایک میسج آیا، پہلا جملہ تھا۔

"اگر ذرا سی بھی غیرت ہے تو فارورڈ کرو"

اور آگے امریکیوں کی توہین قرآن پر مبنی ایک شرارت کا ذکر تھا۔ تھوڑی دیر بعد انہی صاحب کا ایک اور میسج آ گیا اس امتحانی سوال کے ساتھ کہ غیرت ہے تو آگے بھیجو۔ میسج کا مضمون یہ تھا کہ انڈین ایکٹر شاہ رخ خان کی فلاں فلم کا فلاں گانا ہرگز نہ سنیں۔ اس میں اس نے اللہ تعالیٰ کی توہین کا ارتکاب کیا ہے اور یوں کہا ہے ... آگے اس گستاخی کی مکمل تفصیل درج تھی۔ میں نے غصے کے عالم میں انہیں جواب لکھ دیا کہ

"تھوڑی سی غیرت ہے تو ڈوب کر مر جائیں مگر اپنے ہاتھوں سے ایسی باتیں نہ لکھیں"۔

جی ہاں!

ہم میں غیرت ہوتی تو ہماری حرکت قلب کب کی بند ہو چکی ہوتی، دماغ پھٹ چکے ہوتے اور ہم گھر بار چھوڑ کے نکل چکے ہوتے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ایک گورنر نے خط میں خوارج کے بارے میں لکھا کہ انہوں نے بعض مسلمان عورتوں کی بے حرمتی کا ارتکاب کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ ایسے واقعات پر اگر مسلمانوں کے دل پھٹ جائیں اور غم کی وجہ سے انہیں موت آ جائے تو روا ہے۔ ہم تک جونہی کوئی ایسا واقعہ پہنچتا ہے ہم میسج کے ذریعے اپنی "غیرت" کا اظہار کر ڈالتے ہیں یہ سوچے بغیر کہ اسکا نتیجہ کیا ہو گا؟۔

ان صاحب کے دل کو یہ بات لگی اور انہوں نے کچھ دیر بعد فون کیا اور مجھ سے اس غصے کی وضاحت طلب کی۔ میں نے ان کی خدمت میں کچھ باتیں عرض کیں اور انہی کی فرمائش پر یہ مضمون تحریر کر رہا ہوں۔

میں نے ان سے پوچھا کہ آپ لوگ جو اس طرح کے میسج پھیلاتے ہیں اسکا مقصد کیا ہوتا ہے؟ کہنے لگے ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس طرح سوئے ہوئے نوجوان بیدار ہو جائیں اور مسلمانوں میں غیرت کا جوش دوڑے۔ عرض کیا کہ کیا آج تک کسی ایک شخص کو بھی اس طرح غیرت آئی یا وہ گھر سے بھاگ نکلا؟ دعوت جہاد دینے والے حضرات اپنے بیانات میں ان واقعات کو ذکر کرتے ہیں تو اسکا فوری نتیجہ بھی سامنے آتا ہے، ایسے واقعات سننے اور پڑھنے والے سینکڑوں نوجوان گھروں سے نکلے ہیں اور جانیں واری ہیں مگر وہ حضرات نہ یہ واقعات جزئیات کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور نہ ہی ان کفریات کو نقل کرتے ہیں۔ قرآن کریم کا بھی یہی اسلوب ہے اور اس نے ایمان والوں کو جہاد پر ابھارنے کے لیے کافروں کی شرارتوں اور سازشوں کو ذکر کر کے انہیں مارنے کی ترغیب دی ہے لیکن تجربہ شاہد ہے کہ اس طرح میسج بازی کرنے اور کفریات نقل کرنے سے فائدہ کوئی نہیں ہوتا گناہ ضرور لازم ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ قبل بعض خطباء حضرات نے بعض غیر اسلامی فرقوں کا پردہ چاک کرنے کے لئے ان کے کفریات کو کھول کر بیان کرنا شروع کیا۔ اس وقت عمومی ناواقفیت کی وجہ سے اسکی ضرورت بھی تھی مگر ہوا یہ کہ ہر اسٹیج اور منبر صحابہ کرام کو دی جانے والی گالیوں سے گونجنے لگا اور ننھے منھے خطیبوں نے بھی عوام کا خون گرمانے اور خوش خطابت دکھانے کے لئے یہ اسلوب اپنا لیا۔ بس ایک دلیل ہاتھ



میں پکڑ لی گئی کہ "نقل کفر کفر نباشد" اور بلا سوچے سمجھے بلا ضرورت اس کار بد پر کاربند ہو گئے۔ اب اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس معاملے کو سکون آ گیا ہے۔ بہرحال بات میسج کی چل رہی تھی۔ ان سے عرض کیا کہ جن بدبختوں نے شاہ رخ کی فلمیں دیکھنی ہیں اور گانے سننے ہیں وہ تو آپ کے اس میسج سے باز نہ آئیں گے اور جو لوگ فلمیں نہیں دیکھتے، گانے نہیں سنتے ان کو آپ نے خواہ مخواہ اس گناہ میں شریک کر لیا کہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ کی گستاخی سنوا دی۔ یوٹیوب پر کئی بدبخت مسلمان یہ خبر سن کر جا پہنچے کہ گستاخانہ خاکے ملاحظہ کریں۔ آخر دیکھیں تو سہی کیا بنایا گیا ہے۔ عرب ممالک میں ان خاکوں کے خلاف جو جلوس نکالے گئے ان کے بینروں پر یہ خاکے بنا کر کراس کا نشان لگا کر "غیرت" کا تقاضہ پورا کر لیا گیا یہ نہ سوچا گیا کہ مسلمانوں کو یہ خاکے دکھا کر گناہ کمایا یا ثواب؟۔ میں یہ بات محض دعویٰ کے طور پر نہیں کہہ رہا کہ کئی لوگ ایسی خبریں سن کر تصدیق کے لئے کمپیوٹر پر جا گھستے ہیں بلکہ خود میرے ساتھ یہ واقعہ گزر چکا ہے۔ چار سال قبل میں نے ایک مضمون میں اپنے ایک ساتھی کا تذکرہ کیا تھا جسے کسی امریکی فوجی نے ایک عراقی خاتون کے ساتھ اجتماعی زیادتی کی تصاویر بھیجیں تھیں۔ ایک صاحب نے ای میل کر کے ان تصاویر کا تقاضہ کر ڈالا۔ بندہ نے انہیں تو حسب توفیق جو کہہ سکا کہہ ڈالا لیکن ایسی بات نقل کرنے سے پکی توبہ کر لی مبادا شیطان کسی اور بدبخت کے دل میں بطور جذبہ "ایمانی" کے یہ بات ڈالے کہ نوجوانوں کے جذبات ابھارنے کے لئے ایسی تصویریں دیکھو اور آگے بھیجو۔ اگر یہ تصویریں ان میسج بازوں کے ہاتھ آ گئی ہوتیں تو "غیرت" کا عنوان لگا کر کئی لوگوں کو بھیج چکے ہوتے اور کئی اہل ایمان میرے اس رفیق کی طرح رو رو کر اپنی آنکھیں خراب کر چکے ہوتے۔ مسلمانو اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو۔ کچھ کرنا ہے تو کمپیوٹر اور موبائل چھوڑو، اسلحہ اٹھاؤ اور حقیقی غیرت کا ثبوت دو۔ اور اگر یہ کام کرنا ہی ہے تو اللہ کے لئے ہمیں معاف کر دو، ہمارے دل نہ جلاؤ۔

ایک اور مصیبت ان میسج باز شاہینوں کی یہ ہے کہ جھوٹی خبریں بہت پھیلاتے ہیں۔ ثواب سمجھ کر پھیلاتے ہیں اور اپنی اس فضول حرکت کی وجہ سے سچی جہادی خبروں کا وقار اور صداقت خاک میں ملاتے ہیں۔ میڈیا زدہ لوگ مجاہدین کی باتوں پر ایسے ہی شک کرتے ہیں۔ ان کی عظیم الشان سچی کاروائیوں کی خبروں پر بھی مشکل سے یقین کرتے ہیں اور ادھر سے یہ میسج باز حضرات غلط خبریں پھیلا کر اس تاثر کو اور قوی کرتے رہتے ہیں اور اپنے گمان میں بڑی نیکی کماتے ہیں۔ ہلمند آپریشن کے دوران روزانہ کئی حضرات میسج پر کم از کم دو ہزار امریکی و اتحادی فوجیوں، پچاس گاڑیوں، بیس ٹینکوں اور دو تین جنگی جہازوں کا ناشتہ کرتے تھے، اسی قدر کا لنچ تناول فرماتے اور کم و بیش نصف ڈنر پر نوش کر جاتے۔ میرے ایک عزیز دوست کراچی سے اکثر ایسی خبریں بھیج کر مجھ سے تصدیق بھی چاہتے ہیں حالانکہ وہ مجھ سے پہلے کئی سو لوگوں کو بھیج چکے ہیں۔ گزشتہ دنوں انہوں نے اکٹھے ایک ہزار امریکی فوجی مر جانے کا مژدہ سنایا اور ساتھ لکھا۔

"شیخ التصدیق فرما دیں"

میں نے لکھا۔

"خبر آپ کی ہے اس لئے یقیناً غلط ہو گی"۔

ایسے ہی ایک دن انہوں نے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے بارے میں رات ایک بجے غلط خبر پھیلا کر پوری رات ہمیں جگایا۔ ابھی تازہ ترین کارروائی ان حضرات نے یوم البدر پر جنرل رشید دوستم کو قتل کرا کے کی اور دو دن تک اس کے اتنے میسج چلائے کہ باید و شاید۔ اور ان لوگوں کی بات کا اثر ملاحظہ فرمایئے کہ کتنے خطباء دو دن تک جلسوں میں عوام الناس کو یہ خوشخبری سناتے رہے یہ بھول کر کہ یہی رشید دوستم گزشتہ سال بھی یوم البدر پر اسی طرح قتل ہوا تھا اور اب اگلے سال کے لئے پھر زندہ ہے۔ ایسے میں باخبر اور سنجیدہ حلقوں کو مجاہدین کی سچی خبروں پر شک ہوتا ہے تو اسکا سبب یہی موبائل غیرتمند حضرات ہیں۔ مجاہدین کی کاروائیوں کا سچ ہی اتنا زیادہ اور پر اثر ہے کہ اسکی موجودگی میں ایسی ناقابل یقین غلط خبروں کو پھیلانے کی کوئی موہوم سی ضرورت بھی باقی نہیں رہتی مگر کون سمجھائے اور کس کس کو سمجھائے۔ ۱۸ مئی کو کابل میں دارالامان کے سامنے ہونے والے فدائی حملے میں چار کرنل مارے گئے۔ دنیا بھر کے میڈیا پر اس خبر کا زبردست شور ہوا اور اس حملے کو حالیہ جنگوں میں امریکہ کا ایک دن میں ہونے والا سب سے بڑا نقصان بتایا گیا۔ مگر کوئی میسج اس سچی خبر کا نہ چلا جو اہل ایمان کے دلوں کی ٹھنڈک کا باعث بنتا اور ایسے میسج روزمرہ کا معمول ہیں کہ ہوٹل گرنے سے ایک ہزار امریکی فوجی مر گئے اور پل ٹوٹنے سے دو ہزار۔

اسی طرح ایک اور خطرناک مرض ان میسج باز حضرات کا موضوع احادیث کے پھیلانے کا ہے۔ ابھی تین دن سے مسلسل کئی جگہ سے یہ ایک روایت آ رہی ہے کہ دو رکعت نفل اگر اسی روایت میں مذکور طریقے سے ادا کر لیے جائیں تو سات سو سال کی قضاء نمازیں ادا ہو جائیں گی (نعوذ باللہ)۔ قرآن پاک میں جنگ اور امن کی جھوٹی خبریں پھیلانا منافقین کا کام بتلایا گیا اور نبی کریم ﷺ کی طرف غلط بات کی نسبت کرنا جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ موبائل اس لئے تو نہیں دیا کہ اسے نفاق پھیلانے یا جہنم کمانے کا ذریعہ بنایا جائے۔

سو اے میسج باز حضرات!

اللہ تعالیٰ سے ڈریں، اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔

☆---☆---☆

وقائع
سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ

اکبر خان لشکر مجاہدین میں ایک بہیلہ دار تھے اور ایک شخص رسول خاں نام رہنے والے ملیح آباد علاقہ لکھنؤ کے ہلکوں میں تھے اور وہ بڑے بہادر اور بڑے بانکوں میں نامی تھے اور دس گیارہ برس کا ایک ان کا بھتیجا تھا اس کو انہوں نے واسطے تعلیم ادب کے اکبر خاں کے بہیلے میں رکھ دیا تھا اور حشت نگر میں جو لوگوں نے بیعت کی تھی انہوں میں کچھ لوگ مٹھائی لائے تھے وہ حضرت نے اکبر خاں کے بہیلے میں سپرد کر دی تھی کہیں اپنے پہرے میں وہ لڑکا اس میں سے ایک یا دو لڈو کھا گیا اکبر خاں کو خبر ہوئی انہوں نے تعلیماً ایک دھول اس کو ماری کہ پھر بھی ایسی حرکت نہ کرے کسی نے یہ حال رسول خاں سے کہا کہ تمہارے بھتیجے کو اکبر خاں نے دھول ماری ان کو کمال رنج ہوا اور مارے غصہ کے کچھ سخت و سست بے اختیاری میں کلام بھی منہ سے نکل گیا پھر سمجھ کر چپ رہے نور خان نام ایک غازی تھا اس نے رسول خاں کی خفگی کا حال حضرت سے جا کر کہا اور رسول خاں حضرت کے بڑے معززوں میں تھے آپ نے ان کو بلایا اور بڑی خاطر داری سے بٹھایا اور بعد عافیت مزاج کے پوچھا کہ ہم نے سنا ہے کہ اکبر خاں نے تمہارے بھتیجے کو دھول ماری سو تم کو اس کا بڑا رنج ہوا یہ بات تم کو نہ چاہیے انہوں نے اپنا سا لڑکا سمجھ کر تعلیماً مارا ہو گا رسول خاں نے کہا حضرت جیسا میرا مزاج ہے آپ بھی جانتے ہیں اور اکثر لوگ واقف ہیں کہ مجھ کو کسی سخت بات کی برداشت نہ تھی جب سے میں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی تب سے وہ جہالت اور شورہ پشتی میری اللہ تعالیٰ نے دور کر دی واللہ وہ جہالت اور شیطنت نعوذ باللہ منہا جو مجھ میں ہوتی تو باوجود اس کے کہ آپ کے لشکر میں اتنے لوگ ہندوستانی اور قندھاری وغیرہ بہادری اور شجاعت میں یکتائے زمانہ ہیں مگر میں کسی کو خیال میں نہ لاتا اور سخت بات کا جواب تلوار ہی سے دیتا سو میں نے تو سچے دل سے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی ہے اور اکبر خاں تو میرے بھائی ہیں اگر مارا تو خوب کیا یہ بات سن کر آپ ان سے بہت خوش ہوئے اور ان کے لئے دعا کی پھر وہ اپنے ڈیرے پر آئے۔ (صفحہ ۱۱۰۰، ۱۱۰۱)



رحمتوں اور مغفرتوں کا مہینہ ہم پر سایہ فگن ہے، لیکن نہ سیلاب ختم ہونے میں آ رہا ہے... نہ مہنگائی کا جن قابو میں آ رہا ہے اور نہ ہی تباہ کن خودکش حملوں سے پاکستان کی جان چھوٹ رہی ہے... پاکستان میں معیشت کی تباہی اور آسمانوں سے باتیں کرتی ہوئی مہنگائی نے بڑے بڑے سفید پوشوں کو فقیر بنا کر رکھ دیا ہے... سیلاب کے مارے ہوئے ایک کروڑ ستر لاکھ سے زائد بوڑھے، بچے، عورتیں اور مرد سخت گرمی اور حبس کی حالت میں سڑک کناروں، بے آب و گیاہ نو تعمیر شدہ پلازوں، ریلوے اسٹیشنوں، پارکوں، قبرستانوں اور چھوٹے چھوٹے کیمپوں میں زندگیاں گزارنے پر مجبور ہیں... ایک سروے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 35 لاکھ کے لگ بھگ سیلاب زدہ علاقوں کے معصوم بچے مختلف [illegible] ہیں... یہ بھی کہا جا رہا ہے... کہ لاکھوں حاملہ خواتین بغیر کسی خوراک، دوائی اور ڈاکٹرز کے سڑک کناروں،

اور سڑک کناروں پر کھلے آسمان تلے اپنی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں... آج بھی ایسے کروڑوں لوگ پاکستان میں موجود ہیں کہ جنہیں ایک وقت کا پیٹ بھر کے کھانا بھی [illegible] کہ جن کو علاج معالجے کیلئے نہ تو کوئی ہسپتال میسر ہے اور نہ ڈاکٹر... مہنگائی کا عالم یہ ہے کہ چینی مارکیٹ میں نوے

نے سیلاب زدہ علاقوں کے ہیلی کاپٹروں پر جتنے فضائی جائزے بھی لیے... ان کے ان دوروں کا سیلاب زدگان کو تو نجانے فوائد حاصل [illegible] تذکرے اخبارات کی زینت ضرور بنے... جس وقت پوری قوم سیلاب کی تباہ کاریوں سے نبرد آزما نظر آ رہی تھی

میں اتنی سکت نہ تھی اور پھینکا جانے والا جوتا راستے میں ہی رہ گیا، ورنہ اگر وہ صدر محترم کا بوسہ لے لیتا تو نجانے کتنی [illegible] پاس ہو جاتا... ادھر یہ سب کچھ ہو رہا تھا اور ادھر عوامی نیشنل پارٹی کے لال بجھکو یہ مطالبے کر رہے تھے کہ "گورنمنٹ کو چاہیے کہ وہ نفلی حج اور عمرے پر اس وقت

"ترکی" میں تشریف فرما تھی... یعنی فتویٰ کچھ اور عمل کچھ ... اگر حج اور عمرے جیسی عظیم عبادت سے بہتر سیلاب زدگان کی خدمت ہے تو پھر کینیڈا اور ترکی کے سفر کیوں فرض عین ہیں... ؟ یعنی

درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری
خدایا تیرے یہ سادہ دل بندے کدھر جائیں

قول و فعل کے اسی تضاد کی وجہ سے آج پاکستانی قوم دن بدن پستیوں اور ذلتوں کی اتھاہ گہرائیوں میں گرتی چلی جا رہی ہے... اگر بعض علماء کرام نفلی حج اور نفلی عمرے سے بہتر سیلاب زدگان کی خدمت قرار دیتے ہیں تو یقیناً ایسا ہی ہو گا... مجھے ان کے اس فرمائے ہوئے پر نہ پہلے اعتراض تھا اور نہ آج اعتراض ہے... لیکن کاش کہ وہ پاکستان کے ان گنے چنے سرمایہ داروں [illegible] کے ذریعے یہ سمجھاتے کہ تم جو خزانوں پر سانپ بن کر بیٹھے ہوئے ہو... اپنے خزانوں کے منہ سیلاب کے متاثرین پر کھول دو... اور اگر تم ایسا نہیں کرتے تو تمہارا

علاوہ ٹی اے ڈی اے بھی وصول کرنے کے بغیر جان نہیں چھوڑتے... کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ نادر ہستیاں ایک فتوے کے ذریعے مطالبہ کرتیں... کہ آئندہ 20 سالوں تک اسلام آباد کراچی یا لاہور میں سرکاری طور پر منعقد ہونے والی سیرت کانفرنسوں... امن کمیٹی کے اجلاسوں... اور نام نہاد بین المذاہب ہم آہنگی کی کانفرنسوں پر اٹھنے والے کروڑوں روپے کے اخراجات، ہوٹلوں کے خرچے... پی آئی اے کی لاکھوں روپے کی ٹکٹیں... لاکھوں روپے کا ٹی اے ڈی اے بھی سیلاب زدگان کے فنڈ میں دے دیا جائے... کیونکہ ہر سال ان کانفرنسوں اور کمیٹیوں کے شرکاء اپنا خرچہ رضاکارانہ طور پر خود برداشت کریں گے... قارئین محترم میں نے کالم کے آغاز میں جن مشکلات و مصائب و آلام [illegible] عظیم الشان موقع پر... حکمرانوں سے لیکر عوام اور سکہ بند سیاسی اور مذہبی رہنماؤں تک... میں اور آپ بحیثیت قوم اللہ سے گڑگڑا کر اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو

قلم تلوار

نوید مسعود ہاشمی
Naveedmasoodhashmi@gmail.com

وریلوے اسٹیشنوں، پارکوں، قبرستانوں اور چھوٹے چھوٹے کیمپوں میں زندگیاں گزرانے پر مجبور ہیں.. ایک سروے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 35 لاکھ کے لگ بھگ سیلاب زدہ علاقوں کے معصوم بچے مختلف بیماریوں کی وجہ سے موت کی دہلیز پر پہنچ چکے ہیں.. یہ بھی کہا جا رہا ہے.. کہ لاکھوں حاملہ خواتین بغیر کسی خوراک، دوائی اور ڈاکٹرز کے سڑک کناروں، کھیتوں اور کیمپوں میں زندگی کی سانسیں پوری کر رہی ہیں... یہ بھی کہا جا رہا ہے.. کہ ہزاروں جوان بوڑھے، بچے اور عورتیں سیلابی پانی میں بہہ کر ایسے غائب ہوئے کہ اب ان کے وجود کو ڈھونڈنے والوں کی امیدیں بھی دم توڑ چکی ہیں.. پانی کا شکار بن کے غائب ہو جانے والی ماؤں کی تلاش میں سرگرداں معصوم بچوں کی چیخیں سننے والوں کے قلب و جگر کو ہلا ڈالتی ہیں.. میں نے ایسے کئی جوانوں کو دیکھا کہ جو کیمپوں کے باہر گرمی اور حبس زدہ ماحول میں کچے فرش پر بیٹھے مسلسل آسمان کو تکے چلے جا رہے ہیں.. پوچھنے پر پتہ چلا کہ ان میں سے کسی کی بہن اور کسی کی بیوی پانی کا شکار بن کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ان سے منہ موڑ چکی ہے.. سیلابی پانی بڑی بڑی مضبوط بلڈنگوں کو اپنے ساتھ بہا لے گیا.. لوہے اور کنکریٹ سے بنی ہوئی تین تین منزلہ عمارتیں پانی کے

بیچ.. آج کے پاکستان کی مجموعی صورت حال یہ ہے کہ ہر طرف چیخ و پکار اور بےحسی پھیلی ہوئی نظر آ رہی ہے... پاکستان کے کسی بھی شہر کی کسی بھی سڑک پر چلے جاؤ تو اس سڑک پر نوجوانوں یا بچوں کی ٹولی چندہ مانگتے ہوئے نظر آئے گی... بلکہ اب تو بعض سیاسی جماعتوں نے لوگوں سے زکوٰۃ، صدقات یا عطیات وصول کرنے کیلئے بعض پری جمال چہروں کی بھی خدمات حاصل کر رکھی ہیں.. جس چینل کو دیکھو تو اس چینل پر میک اپ کی تہوں میں لتھڑے ہوئے "خواتین و حضرات" زکوٰۃ، صدقات مانگتے نظر آئیں گے.. غرضیکہ ہر کوئی سیلاب زدہ لوگوں کی مدد کیلئے مقدور بھر کوششوں میں مصروف نظر آتا ہے۔ اللہ کرے کہ چندہ جمع کرنے والے اس چندے کی رقم کو اس کے اصل مستحقین تک پہنچا کر اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنے والے بن جائیں، آمین... اگر حکومت کو دیکھا جائے تو وہ عالمی سطح پر چندہ اکٹھا کرنے میں لگی ہوئی ہے... اقوام متحدہ، یورپی ممالک، امریکہ، سعودی عرب، خلیجی ریاستیں، حتیٰ کہ "بنیوں" کے ملک بھارت نے بھی پاکستان کو چندہ دینے کا اعلان کر رکھا ہے... یہ سب کچھ دیکھ کر ایسے لگتا ہے کہ جیسے پوری قوم بھکاری بن چکی ہے.. لیکن ان سارے مناظر کے باوجود آج بھی پاکستان میں ایسے لاکھوں لوگ موجود ہیں کہ جو کیمپوں

اور سڑک کناروں پر کھلے آسمان تلے اپنی زندگی گزرنے پر مجبور ہیں.. آج بھی ایسے کروڑوں لوگ پاکستان میں موجود ہیں کہ جنہیں ایک وقت کا پیٹ بھر کے کھانا بھی میسر نہیں ہے.. آج بھی ایسے لاکھوں لوگ موجود ہیں کہ جن کو علاج معالجے کیلئے نہ تو کوئی ہسپتال میسر ہے اور نہ ڈاکٹر... مہنگائی کا عالم یہ ہے کہ چینی مارکیٹ میں نوے روپے کلو فروخت ہو رہی ہے.. مرغی کا گوشت تین سو روپے کلو بک رہا ہے... انگور 320 روپے کلو فروخت ہو رہا ہے.. جس ملک میں صرف سیلاب زدہ علاقوں کے 35 لاکھ بچے بیماریوں کے ہاتھوں موت کے کنارے پر پہنچ چکے ہوں... جس ملک میں پونے دو کروڑ کے لگ بھگ لوگ کھلے آسمان تلے زندگی کے دن گن گن کے گزار رہے ہوں.. جس ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی نے قوم کے وجود کو ہلاک کر رکھ دیا ہو.. جس ملک میں لاکھوں لوگ جان بچانے کی ادویات کیلئے ترس رہے ہوں... جس ملک کے کروڑوں عوام کو پینے کے صاف پانی کی سہولت بھی حاصل نہ ہو.. اس ملک کے حکمرانوں کو عیاشیوں اور للّے تللوں پر نظر دوڑائی جائے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے پاکستانی قوم کو کبھی کچھ ہوا ہی نہیں ہے.. وزارت عظمیٰ کی کرسی پر بیٹھے ہوئے سید بادشاہ

نے سیلاب زدہ علاقوں کے ہیلی کاپٹروں پر بیٹھے فضائی جائزے بھی لیے.. ان کے ان دوروں کا سیلاب زدگان کو تو نجانے فوائد حاصل ہوئے یا نہیں البتہ سید بادشاہ کے قیمتی سوٹوں، ٹائیوں اور رنگ برنگے چشموں کے تذکرے اخبارات کی زینت ضرور بنے.. جس وقت پوری قوم سیلاب کی تباہ کاریوں سے نبرد آزما نظر آ رہی تھی... عین اس وقت پاکستان کے "مقبول ترین" صدر آصف علی زرداری دس دن تک لندن اور فرانس کی سیر و تفریح میں مگن رہے... عین سیلابی موقع کا یہی وہ دورہ ہے کہ جس کی کوکھ سے ایک غضب ناک "جوتے" نے جنم لیا.. وہ تو اچھا ہوا کہ "شمیم" کے ناتواں ہاتھوں

میں اتنی سکت نہ تھی اور پھینکا جانے والا جوتا راستے میں ہی رہ گیا، ورنہ اگر وہ صدر محترم کا بوسہ لے لیتا تو نجانے کتنی جگ ہنسائی ہوتی... تماشا تو یہ ہے کہ جب "جس کرسی" پاگل ہو جاتا... ادھر یہ سب کچھ ہو رہا تھا اور ادھر عوامی نیشنل پارٹی کے لال جھنڈو یہ مطالبے کر رہے تھے کہ "گورنمنٹ کو چاہیے کہ وہ نفلی حج اور عمرے پر اس وقت تک پابندی عائد کر دے کہ جب تک سیلاب زدگان اپنے گھروں میں آباد نہیں ہو جاتے"... پھر کچھ علماء بھی آگے بڑھے اور انہوں نے فتوے دینے شروع کر دیے کہ نفلی حج اور عمرے سے بہتر ہے کہ وہ رقم سیلاب زدگان کیلئے وقف کر دی جائے... ایسے ہی موقع پر لاہور کی ایک عدالت سے "سچائی، دیانت داری اور شرافت کا سرٹیفکیٹ" حاصل کرنے والے "اسکالر" ڈاکٹر طاہر القادری کا یہ فتویٰ بھی سامنے آیا کہ صرف نفلی، حج اور عمرہ ہی نہیں، بلکہ اگر کوئی فرضی حج پر اگلے سال چلا جائے.. اور اس سال وہ رقم سیلاب زدگان کے حوالے کر دے تو اللہ کے ہاں بڑا مقبول ٹھہرے گا... تھوڑی سی جستجو کے بعد پتہ چلا کہ لاہور کی عدالت سے سچائی کی سند حاصل کر کے عالمی اسکالر بننے والی یہ شخصیت لوگوں کو فرضی حج بھی اگلے سال کرنے کا مشورہ دیتے وقت

تو یقیناً ایسا ہی ہوگا... مجھے ان کے اس فرمانے ہوئے پر نہ پہلے اعتراض تھا اور نہ آج اعتراض ہے... لیکن کاش کہ وہ پاکستان کے ان گنے چنے سرمایہ داروں، جاگیرداروں، تاجروں اور فیکٹریوں کے مالکوں کو فتوے کے ذریعے یہ سمجھاتے کہ تم جو خزانوں پر سانپ بن کر بیٹھے ہوئے ہو... اپنے خزانوں کے منہ سیلاب کے متاثرین پر کھول دو... اور اگر تم ایسا نہیں کرتے تو تمہارا انجام دین کی رو سے خطرناک ہوگا... وہ اپنے فتوے کے ذریعے حکمرانوں سے بھی مطالبہ کرتے کہ وہ اپنے باہر کے ملکوں کے بینکس اکاؤنٹ میں پڑے ہوئے اربوں ڈالر واپس لا کر سیلاب زدگان کیلئے وقف کر دیں.. نفلی حج اور عمرے پر پابندی لگانے کا مطالبہ کرنے والی عوامی نیشنل پارٹی سے بھی اس فتوے میں یہ مطالبہ کیا جاتا کہ تم اپنے قائد اسفند یار ولی کے ملائیشیا سے لیکر امریکہ تک پھیلے ہوا کاروبار کی آمدن سیلاب زدگان کیلئے وقف کر دو.. مگر افسوس ایسا نہ ہو سکا.. نفلی حج اور نفلی عمرے کا خرچہ سیلاب زدگان کے حوالے کرنے کا فتویٰ صادر فرمانے والی ہستیوں میں سے بعض کو میں جانتا ہوں کہ انہیں اگر اسلام آباد میں سرکاری سیرت کانفرنسوں یا امن کانفرنسوں کیلئے مدعو کیا جائے تو وہ اس خالص دینی ذمہ داری کو بھی پورا کرنے کیلئے آنے جانے کے ٹکٹ کے

[illegible] کا تذکرہ کیا تھا... وہ سب ہمارے ہاتھوں کی کمائی کا نتیجہ ہے... آج عید سعید کا مبارک دن ہے... [illegible] سیاسی اور مذہبی رہنماؤں تک... میں اور آپ اور پوری قوم اللہ سے گڑگڑا کر اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہائیں... اپنے قول و فعل کے تضاد کو دور کرنے کی کوشش کریں اور اپنی عید کی خوشیوں میں مجاہدین اسلام، شہداء اور اسلام کے گھرانوں اور سیلاب زدہ متاثرین کو ہر قیمت پر شامل کرنے کی کوشش کریں... اگر تو ہم اس عید پر یہ عزم بالجزم کرنے میں کامیاب ہو گئے تو تمام مصائب اور آلام کے باوجود کامیابی و کامرانی ہمارے قدم چومے گی... اور اگر ہم قول و فعل کے تضاد کو دور کرنے میں ناکام ہو گئے تو پھر ہر طرف دھوکا ہی دھوکا اور جھوٹ کے بھوتوں کا سایہ یونہی لہراتا ہوا نظر آئے گا... وہ بھوت جو کچھ دوسروں کو تلقین کرتے ہوئے نظر آئیں گے ان کا اپنا عمل اس کے خلاف ہوگا... دوسروں کو عمرے اور حج کے سفر سے باز رہنے کی تلقین کریں گے... مگر خود کبھی ملائیشیا، کبھی ترکی، کبھی لندن اور کبھی امریکہ کے دورے کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔

تحفہ دل نواز

نقش جمال...... مدثر جمال تونسوی

یہ آج سے آٹھ سال پیشتر کا واقعہ ہے، ایک دینی مرکز میں چند ہفتے گزارنے کا اتفاق ہوا وہاں ظہر کی نماز کی بعد تعلیم کا حلقہ لگتا، تعلیم میں خاص بات یہ ہوتی کہ جس کتاب سے مضمون پڑھا جاتا وہ انتہائی دلنشین، اثر انگیز اور درد آمیز ہوتا کہ اکثر و بیشتر خود تعلیم کرانے والے صاحب اور سامعین شدت تاثر سے اپنے دلوں پر قابو نہ پا کر آہ و بکا میں لگ جاتے، روزانہ کا یہی معمول کہ آہوں اور سسکیوں میں کتاب کو سنا جاتا اور پھر نئے عزم و حوصلے کے ساتھ تمام افراد اپنے کام میں لگن سے مصروف ہو جاتے۔

اس روحانی، پر کیف اور ولولہ انگیز ماحول کی تشکیل میں جس کتاب کا بنیادی کردار تھا، ہمیں بھی شوق ہوا کہ اس کتاب کا نام وغیرہ پتہ چلایا جائے اور پھر مہیا کر کے اس سے مستقل استفادہ کیا جائے واقف کار لوگوں سے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ کتاب کا نام "فضائل جہاد" ہے اور اس کے مؤلف عصر حاضر کی جہادی بہاروں کے روح رواں امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ یہ جان کر مزید خوشی ہوئی کہ الحمدللہ جس قلم سے یہ کتاب وجود پذیر ہوئی وہ صاحب قلم محض گفتار کے غازی نہیں بلکہ ان کے کردار کی عظمت بھی اتنی مسلم، جسے موافق و مخالف سب نے تسلیم کیا۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ جہاں کہیں بھی اردو خواں جہادی طبقہ ہے خواہ وہ مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کے حلقۂ امارت و قیادت سے وابستہ ہو یا نہ ہو مگر ہر جگہ دعوت جہاد کے میدانوں میں یہی کتاب "تحریض علی القتال" کی صف اول میں شامل ہے، ہزاروں کیا؟ بلا شبہ لاکھوں فرزندان اسلام نے اس کتاب سے جہاد کا سبق لیا اور اپنا تن، من، دھن ہتھیلی پر لئے کفر یہ لشکروں سے ٹکرا گئے اور طاغوتی ایوانوں میں ایسی ہلچل مچائی جس نے ان کے صدیوں سے مکر و فریب کے تنے ہوئے جالوں کو چاک کر دیا اور کتاب فضائل جہاد میں مذکورہ حقائق کو اپنے عمل سے ثابت کرکے "دشمن" میں مبتلا اس امت کو یہ پیغام دیا: یہ عظمت باطل دھوکہ ہے، یہ ہیبت کافر کچھ بھی نہیں مٹی کے کھلونے ہیں سارے، یہ کفر کے لشکر کچھ بھی نہیں اللہ سے ڈرنے والوں کو باطل سے ڈرانا مشکل ہے جب خوف خدا ہو دل میں تو، یہ قیصر و کسریٰ کچھ بھی نہیں

پھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ کتاب حاصل ہوئی، کتاب کیا تھی درحقیقت جہادی مباحث و مسائل اور فضائل و احکام کا انسائیکلوپیڈیا ہے، اردو زبان میں اس سے پہلے جہاد کے موضوع پر اتنی مفید، جامع اور اثر انگیز کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی، خاص کر "دعوت جہاد" کے پہلو کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ایسی کوئی کتاب نہ تھی۔

بات آگے بڑھانے سے پہلے ایک درد بھری حقیقت کا اظہار کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے، ہمارے ہاں گزشتہ طویل عرصے سے بعض اہم احکامات کو ان کی ثانوی حیثیت سے فکر و نظر کا ایسا محور بنایا گیا جس سے ان کا اصلی مقصد کہیں تو بالکل فوت ہو گیا اور کہیں فوت نہ ہوا تو غیر معمولی حد تک نظروں سے اوجھل ضرور ہو گیا مثلاً اسی جہاد کے پہلو کو لے لیں جب سے مغربی مستشرقین کی طرف سے "جہاد فی سبیل اللہ" بمعنی قتال فی سبیل اللہ پر اعتراضات کا سلسلہ شروع ہوا تو ہمارے بہت سے اسلامی مفکرین اور اعلیٰ پایہ مصنفین نے ان اعتراضات کے دفاع کو ہی اپنی تحریر و تقریر کا ایسا محور بنایا کہ ان کی ضخیم کتابوں میں جہاد کا ایک گوشہ ایسا تلاش کرنا مشکل ہے جس میں انہوں نے خوابیدہ امت مسلمہ کو بیدار کرنے کیلئے "تحریض علی القتال" کے پہلو سے جہادی موضوع میں اپنے قلم کی جولانیاں دکھائی ہوں۔ بس بات کو ان اعتراضات سے شروع کر کے ان کے جوابات پر ختم کر دیا گیا۔

حالانکہ ضرورت اس امر کی تھی کہ جہاد کے دعوتی و تحریضی پہلو کو اجاگر کرنے اور امت مسلمہ کو خواب خرگوش سے بیدار کرنے کیلئے اپنی قلمی و تحریری صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر نشاۃ ثانیہ کی راہ ہموار کی جاتی، کیونکہ جہاد کا اصل مقصد "پیغام عمل" ہے جہاد نام ہی عمل کا ہے اور ایسا عمل جو اسلام کے نام لیواؤں میں ایسی روح پھونکتا ہے جو انہیں دنیا و دنیاوی تعلقات سے بیگانہ بنا کر، اسلام کو سربلند کرنے، کفریہ فتنوں کو سرنگوں کرنے کیلئے جان ہتھیلی پر رکھے پھرنے والا دیوانہ بنا دے، ضرورت ایسی دعوت کی تھی جو امت مسلمہ کے نوجوانوں میں حضرت خالد بن ولیدؓ جیسا جذبۂ جہاد اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ جیسا شوق شہادت پیدا کر دے، ایک ایسی دعوت جو امت کے ہر فرد میں دین کیلئے کٹ مرنا اور دشمن دین کا سر قلم کرنا عین سعادت بنا دے مگر افسوس اکثر قلم اسی دفاع میں لگے رہے اور ان سے وابستہ وسیع حلقوں میں جہاد کا یہ اہم پہلو اپنی اہمیت کھو بیٹھا۔

"فضائل جہاد" نامی اس کتاب کو جہاں اور بہت سی خصوصیات و امتیازات حاصل ہیں وہیں اس کا اصل امتیاز اور ممتاز خصوصیت یہی ہے کہ اس میں جہادی مباحث کو محض ایک تحقیقی تصنیفی زاویہ نگاہ سے زیر بحث نہیں لایا گیا بلکہ امت کو جہاد جیسے اہم فریضہ کے احیاء پر ابھارا گیا ہے اور قدم قدم پر مسلمان کو یہ احساس دلایا گیا ہے کہ ہمارے پیغمبر ﷺ خاتم النبیین ﷺ کے یہ ہزاروں فرمودات اور قرآن کریم کی سینکڑوں آیات ہم سے عملی طور پر جہاد سے وابستگی کا مطالبہ کرتی ہیں اور اسی میں اسلام کی نشاۃ اور کفر کی مغلوبیت ہے ملاحظہ فرمائیے خود مؤلف اپنے اس مقصد کو یوں بیان کرتے ہیں:

"یاد رکھیے! اسلام دنیا میں غالب ہونے کیلئے آیا ہے مگر ہماری بزدلی، نفس پرستی اور ناجائز خواہشات نے آج کفر کو غالب کر رکھا ہے، تو یہ ہمارا بہت بڑا جرم ہے اور اس جرم کی تلافی صرف اور صرف جہاد کے ذریعے سے کی جا سکتی ہے۔ اپنی مسلمان قوم کو یہی دعوت دینے اور یہی پیغام سمجھانے کیلئے میں نے زیر نظر کتاب کی تلخیص کا ارادہ کیا ہے" (فضائل جہاد مقدمہ)

یاد رہے کہ فضائل جہاد، آٹھویں اور نویں صدی کی مشہور علمی، روحانی اور اور جہادی شخصیت علامہ ابن النحاس ابوزکریا احمد الشہید کی عربی زبان میں لکھی گئی مقبول اور ایمان افروز کتاب مشارع الاشواق الی مصارع العشاق و مثیر الغرام الی دار السلام کی اردو تلخیص و تشریح ہے۔

حال ہی میں لاہور کے معروف دینی اشاعتی ادارے مکتبہ عرفان نے اس کتاب کا ایک جدید ایڈیشن شائع کیا جس میں اعلیٰ طباعتی معیار کے علاوہ کتاب کو بہت سی باطنی خوبیوں سے بھی آراستہ کیا گیا ہے مثلاً ہمارے اردو خواں طبقے میں بہت سے افراد عربیت سے ناواقفی کی بناء پر حضرات صحابہؓ کے ناموں اور مختلف مقامات وغیرہ کے ناموں کا تلفظ صحیح طور پر ادا نہیں کرتے نئے ایڈیشن میں ایسے تمام مشکل الفاظ پر اعراب لگا دیے گئے، بعض بلاحوالہ احادیث کے حوالہ جات تلاش کر کے ذکر کر دیے گئے جس سے کتاب کی اہمیت اور استنادی حیثیت میں اضافہ ہو گیا۔ یہ جدید ایڈیشن ابھی تک شائقین علم و جہاد سے داد تحسین وصول کر ہی رہا تھا کہ ادارے نے جلد ہی اسی کتاب کا ایک دوسرا نیا دیدہ زیب اور اعلیٰ ایڈیشن شائع کر کے قارئین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ساتھ میں باذوق حضرات کی تسکین کا سامان بھی بہم پہنچا دیا۔

کتاب کا یہ نیا اعلیٰ ایڈیشن اس لائق ہے کہ اسے اپنے دوستوں، عزیزوں اور رشتہ داروں کو تحفہ میں دیا جائے، کتاب دوست حضرات اپنی لائبریریوں کی زینت بنائیں، کتاب جہاں روحانی سیر و تفریح اور ایمانی غذا فراہم کرتی ہے وہیں اب دیکھنے میں بھی ایسی نظر نواز کہ دل میں اتر جائے آج جب کہ بہت سے مسلمان دینی کتب سے محض اس لئے دور رہتے ہیں کہ دینی کتب عموماً بہت ہی کم درجے کے طباعتی معیار پر شائع ہوتی ہیں اور یہ چیز ان کی طبع نازک پہ بار گزرتی ہے تو اب ایسے مزاج کے حامل لوگوں کے لئے بھی جہادی تعلیمات سے روشناس ہونے اور فریضۂ جہاد کو سمجھنے کے لئے مکتبۂ عرفان لاہور نے بہترین سوغات پیش کر دی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کی اعلیٰ طباعت نے دل کی خلش دور کر دی ہے کہ دینی کتابیں اچھے انداز میں شائع کیوں نہیں ہوتیں۔ اور کتاب کی مسلسل پذیرائی سے الحمدللہ قلوب مطمئن ہیں کہ امت میں دعوت جہاد کی بہاریں رنگ لا رہی ہیں۔

مژدہ ہو دعوت جہاد کے قافلوں کیلئے کہ اب ان کا ہتھیار مزید ظاہری و باطنی خوبیوں سے آراستہ پیراستہ ہو کر ان کے ہاتھوں میں پہنچنے ہی والا ہے۔

خوشخبری ہو داعیان جہاد کیلئے کہ اب ان کی دعوت کے میدانوں میں مزید وسعت کا سامان فراہم ہوا ہے۔

اور ہاں! تشکر بھرا نذرانۂ عقیدت امیر المجاہدین حضرت اقدس مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں... جنہوں نے امت مسلمہ خاص کر اردو خواں طبقے کو ایک رفیع القدر علمی، روحانی اور جہادی سوغات سے مالا مال کیا... اور مکتبۂ عرفان کے کارکنان کے لئے بھی جو اس خدمت کے لئے چنے گئے۔

فصیل شہر کی حالت

فصیل شہر کی حالت خراب و خستہ ہے
درندوں کے لئے ہر ہر قدم پہ رستہ ہے
نہ امن و عدل کے سائے ہوں تو سکوں کیسا؟
ہر ایک خواب ہر اک وہم دل کو ڈستا ہے
فضا آلود ہے فاقوں سے اور دھماکوں سے
گراں ہر چیز ہے اپنا لہو ہی سستا ہے
ہوئی ہے آشنائی باغباں سے گلچیں کی
چمن کی ہر کلی دیکھو تو دل شکستہ ہے
ہیں دی بے درد کو جب ہم نے اپنی تقدیریں
شکنجہ ظلم کا وہ آئے روز کستا ہے
جہاد چھوڑ دیا، سازشیں ابھرنے لگیں
جہان کفر ہمیں دیکھ دیکھ ہنستا ہے
امیر شہر پہ تو ہے خمار منصب کا
خبر نہیں ہے اسے کون کیسے بستا ہے؟
خدا کے دین سے باغی ہوئے ہمیں انور
دعائیں رحم کی کرتے ہیں غم برستا ہے

پروفیسر انور جمیل

166

ہفت روزہ
القلم
پشاور

WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR

۱۸تا۲۴ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۹تا۲۵ ستمبر ۲۰۰۸ء

قرض ادا کرنے کا طریقہ

رنگ و نور

سعدی کے قلم سے

اللہ تعالیٰ تمام "مقروض مسلمانوں" کے قرض ادا فرمائے...... اور اللہ تعالیٰ قرضے سے میری اور آپ سب کی حفاظت فرمائے...... "قرضہ" بہت مشکل امتحان ہے...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے "کفر" کے ساتھ جوڑ کر بیان فرمایا ہے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعاء فرماتے سنا:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ

"یا اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں کفر سے اور قرض سے"

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کفر کو قرض کے برابر قرار دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جی ہاں! (نسائی، حاکم، الترغیب)

اور ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "قرض" کو ذلت کا نشان قرار دیا ہے۔

اَلدَّیْنُ رَایَۃُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یُّذِلَّ عَبْدًا وَضَعَہٗ فِیْ عُنُقِہٖ

یعنی قرض زمین پر اللہ تعالیٰ کا جھنڈا (یعنی ذلت کا نشان) ہے اللہ تعالیٰ جس کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو یہ (ذلت کا نشان) اس کے گلے میں ڈال دیتا ہے۔ (رواہ الحاکم وقال: صحیح علی شرط مسلم)

روایات سے ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن چیزوں کے شر سے بہت کثرت سے پناہ مانگتے تھے ان میں سے ایک "قرض" بھی ہے...... روایات میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء بہت کثرت سے مانگتے تھے......

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ

اے میرے پروردگار میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں فکر اور غم سے، عاجز ہونے اور سستی سے، بخل اور بزدلی سے اور قرض کے چڑھ جانے اور لوگوں کے غالب آجانے سے۔ (بخاری)

بندہ کو جو خطوط آتے ہیں ان میں بعض خطوط قرض کے بارے میں بھی ہوتے ہیں...... کئی پریشان حال مسلمان لکھتے ہیں کہ ان پر "قرض" چڑھ گیا ہے اس کی ادائیگی کے لیے کوئی وظیفہ بتایا جائے...... بندہ ان کی خدمت میں اکثر جو وظیفہ لکھ کر بھیجتا ہے وہ یہ ہے:

1 جمعہ کے دن ستر بار یہ دعاء

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

اوّل آخر سات بار درود شریف کے ساتھ پڑھیں...... اور یہ دعاء ترجمہ ذہن میں رکھ کر توجہ سے مانگیں۔

2 جمعہ کے دن گیارہ سو بار پڑھیں

یَا مُغْنِیْ (جل شانہ)

اوّل آخر سات سات بار درود شریف۔

الحمد للہ اس "وظیفے" سے بہت سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا ہے......

اگر اخلاص، اہتمام اور توجہ سے یہ عمل کیا جائے تو دوسرے جمعہ سے اس کا اثر ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے...... جبکہ گیارہویں جمعہ تک روزی کی مستقل ترتیب بن جاتی ہے...... بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے......

یہ وظیفہ دراصل حدیث پاک سے ماخوذ ہے...... ترمذی شریف کی روایت ہے کہ ایک غلام نے جس کو اپنی آزادی کے لیے مال (بدل کتابت) کی ضرورت تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مدد چاہی...... آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا...... میں تم کو وہ کلمات نہ بتادوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے تھے...... اگر تم پر کسی پہاڑ کے برابر بھی قرضہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ وہ ادا فرمادے گا...... (یعنی اس کی ادائیگی کی صورت پیدا فرمادے گا) وہ کلمات یہ ہیں:

"اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ"

ترجمہ: اے میرے پروردگار مجھے اتنا حلال دے کہ میرے لیے کافی ہو جائے اور مجھے حرام کی ضرورت نہ رہے اور مجھے اپنا فضل وکرم فرما کر اپنے سوا ہر کسی سے بے نیاز فرمادے۔ (ترمذی)

بات دراصل نیت کی ہے...... جو انسان صرف سخت مجبوری کے وقت قرضہ لیتے ہیں...... اور قرضہ لیتے وقت ان کی نیت یہ ہوتی ہے کہ ہم اسے ضرور ادا کریں گے...... اور پھر ادا کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کی اللہ پاک خاص مدد فرماتا ہے...... اور ایسے لوگوں کی دعائیں اور وظیفے بھی قبول ہوتے ہیں...... مگر جو لوگ شوقیہ، یعنی بلا ضرورت قرضے اٹھاتے ہیں وہ خود کو بہت بڑے نقصان میں ڈالتے ہیں...... دنیا کا نقصان بھی اور آخرت کا نقصان بھی...... اور اگر ان کے دل میں قرضہ واپس کرنے کی نیت نہیں ہوتی تو ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں "چور" لکھے جاتے ہیں...... استغفر اللہ استغفر اللہ...... ملاحظہ فرمائیے "قرضے" کے بارے میں چند روایات:

> قرض زمین پر اللہ تعالیٰ کا جھنڈا (یعنی ذلت کا نشان) ہے...... اللہ تعالیٰ جس کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو یہ (ذلت کا نشان) اس کے گلے میں ڈال دیتا ہے

قرضہ "خوف" ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خود کو امن کے بعد خوف میں نہ ڈالو، صحابہ کرام نے عرض کیا وہ خوف کیا چیز ہے اے اللہ تعالیٰ کے رسول؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرضہ (احمد، ابو یعلی، حاکم، الترغیب)

یعنی جو شخص قرضے میں مبتلا ہوتا ہے وہ "امن" سے محروم ہو جاتا ہے...... اور "امن" اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے...... اور وہ "خوف" میں جا گرتا ہے جو ایک مصیبت ہے......

قرضہ چھوڑ کر مرنا بڑا گناہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کبیرہ گناہوں کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اس حال میں مرے کہ اس پر قرض ہو اور وہ اس کی ادائیگی کا مال نہ چھوڑ گیا ہو۔ (مسند احمد، ابوداؤد)

مقروض کی روح لٹکی رہتی ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مؤمن کی روح لٹکی رہتی ہے، جب تک اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے...... (مسند احمد، ترمذی)

یعنی اگر کسی مسلمان کا ایمان بھی ٹھیک ہے اور اعمال بھی اچھے ہیں...... اور وہ جنت میں جانے کے قابل ہے مگر وہ مقروض مرا ہے تو جب تک اس کا قرضہ ادا نہیں کیا جائے گا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا...... اس کی روح اٹکی اور لٹکی رہے گی...... (العیاذ باللہ)

اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اس کی روح کو وہاں تنہائی میں روک لیا جائے گا...... چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی تنہائی کی شکایت کرے گا......

سخت ترین وعیدیں

اس بارے میں احادیث اور بھی بہت ہیں...... مگر سخت ترین وعیدیں دو ہیں:

1 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مقروض کا جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا جو ادائیگی کا مال چھوڑ کر نہیں مرا تھا...... تب صحابہ کرام نے اس شخص کا قرضہ ادا کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ ادا فرمائی۔ (بخاری)

2 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایک شخص کئی بار شہید ہو...... یعنی شہادت کے بعد پھر زندہ کیا جائے پھر شہید ہو پھر زندہ کیا جائے پھر شہید ہو...... ایسا بڑا شہید بھی اگر مقروض حالت میں مرے گا تو اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جب تک اس کا قرض ادا نہ ہو جائے۔ (مسند احمد)

ان تمام وعیدوں کو پڑھ کر ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ بلا ضرورت قرضہ لینے سے بچے...... اور اگر سخت مجبوری میں لینا پڑے تو واپسی ادا کرنے کی نیت کرے...... اور اس کے لیے دعاء اور محنت بھی کرے...... اگر اس نے واپسی کی پختہ نیت کی...... اور پھر اس کے لیے محنت بھی کی...... مگر پھر بھی ادا نہ کر سکا تو ایسے انسان کے لیے بہت گنجائش موجود ہے......

مال برباد

جو لوگ "شوقیہ" قرضے اٹھاتے ہیں...... یعنی انہیں کوئی سخت مجبوری نہیں ہوتی...... اور پھر واپسی کی نیت بھی نہیں رکھتے، ایسے لوگوں کے لیے احادیث وروایات میں کئی وعیدیں آئی ہیں، مثلاً:

1 ان کے لیے اس مال میں کوئی برکت نہیں ہوتی...... بلکہ اللہ تعالیٰ اسے ضائع فرما دیتا ہے...... (بخاری)

یعنی لوگوں سے قرضے اٹھانے اور انہیں واپس کرنے کا ارادہ نہ رکھنے والا شخص کبھی خوشحال نہیں ہوتا...... اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی...... اس کی ضروریات پوری نہیں ہوتیں...... بلکہ دوسروں کا مال اپنے مال میں شامل کرنے کی وجہ سے اپنا مال بھی خراب اور بے برکت ہو جاتا ہے......

2 قیامت کے دن ان کی نیکیاں ان لوگوں کو دے دی جائیں گی جن کا مال لیا تھا...... پھر بھی حساب پورا نہ ہوا تو ان کے گناہ ان کے سر ڈال دیے جائیں گے۔ (بیہقی)

3 قیامت کے دن ایسے لوگوں کو "چور" کی حیثیت سے کھڑا کیا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

قرض ادائیگی کی نیت کرنے والے

جو لوگ قرض لیتے ہیں...... اور ان کے دل میں پختہ نیت ہوتی ہے کہ ہم ضرور واپس کریں گے...... اور پھر اس کے لیے کوشش بھی کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کے لیے کئی طرح کی بشارتیں آئی ہیں مثلاً:

1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لوگوں کا مال لیا اور اس کا ارادہ ادا کرنے کا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کرا دیتا ہے۔ (بخاری)

2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے کسی شخص نے قرض لیا، پھر ادا کرنے کی پوری محنت کی، پھر ادا کرنے سے پہلے مر گیا تو میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ (احمد، ابو یعلی)

ایک دردمندانہ گذارش

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو "قرضے" سے بچائے...... میری آپ سب سے دردمندانہ گذارش ہے کہ قرضہ لینے سے بچیں...... یہ بہت خوف، پریشانی، ذلت اور بے برکتی والا کام ہے...... ہاں بہت سخت ضرورت ہو تو قرضہ اٹھائیں...... مگر یاد رکھیں کہ یہ آپ کا نہیں دوسرے مسلمان کا مال ہے جو آپ کے لیے حلال نہیں ہے...... اگر آپ نے واپس نہ کیا تو یہ چوری کی طرح ہوگا...... اس لیے پوری محنت کر کے واپس کریں...... لوگوں کو مال کا شوق پڑ گیا ہے کہ مال آنے کے باوجود قرضہ نہیں اتارتے...... حالانکہ پیسہ ہاتھ میں آتے ہی پہلا کام یہی ہو کہ قرضہ اتارا جائے......

اے میرے مسلمان بھائیو! دیندار طبقے کے لوگوں کو قرضے سے بہت بچنا چاہیے...... قرضہ محبت کی قینچی ہے...... اور یہ انسان کی عزت کو مٹی میں ملا دینے والا کام ہے...... آج دیندار طبقے میں "قرضہ بازی" کی وجہ سے دینی کاموں کو بہت نقصان ہو رہا ہے...... مالدار لوگ اکثر بدقسمت ہوتے ہیں...... دین سے اور جہاد سے محروم رہتے ہیں...... سارا دن پیسے کے لیے بک بک کرتے ہیں...... سارا دن نوٹ گنتے ہیں...... اور رات کو مال کا اور گناہوں کا بوجھ لے کر گھر لوٹتے ہیں...... وہ کھانا تو غریب لوگوں سے بھی کم کھا سکتے ہیں مگر بہت سے مال پر سانپ بن کر دن رات پہرا دیتے ہیں...... اللہ پاک ہم سب کی ایسے دردناک عذاب سے حفاظت فرمائے......

یہ تو تھا اکثر مالداروں کا تذکرہ...... مگر کچھ مالدار بہت خوش نصیب بھی ہوتے ہیں...... وہ حضرت عثمان غنی اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کی روحانی اولاد ہوتے ہیں...... وہ عزت سے مال کماتے ہیں، اور اس مال سے آخرت اور جنت خریدتے ہیں...... وہ جہاد میں بھی مال لگاتے ہیں...... اور لاکھوں مسلمانوں کی مدد بھی کرتے ہیں...... ایسے خوش نصیب مالدار جب دین کے کاموں میں آتے ہیں تو اگر دینی کاموں کے ذمہ دار ان پر قرضوں کے لیے حملہ آور ہو جائیں تو وہ متنفر ہو کر بھاگ جاتے ہیں...... دینی دعوت کا تو پہلا اصول ہی یہ ہے کہ میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا...... اب اگر دین کے داعی مال کے لالچی ہوں گے تو ان کی دعوت میں اثر نہیں رہے گا...... اور وہ لوگوں سے ذاتی فرمائشیں کریں گے...... قرضے مانگیں گے تو مالدار لوگ دین سے دور ہو جائیں گے...... اس لیے دردمندانہ گذارش ہے کہ...... اپنے دل کو سنبھالیں، اس میں حرص نہ پیدا ہونے دیں...... کسی مالدار کے مال پر نظر نہ رکھیں...... اللہ تعالیٰ کے خزانوں پر نگاہ رکھیں...... اور قرضہ لینے کی عادت سے بچیں

رمضان المبارک کا فائدہ

اگر اب تک ہم سے یہ غلطی ہوتی رہی ہے تو...... ابھی الحمد للہ توبہ اور ازالے کا دروازہ کھلا ہے...... رحمت اور بخشش والا رمضان المبارک کا مہینہ چل رہا ہے...... وضو کریں اور مسجد کے کسی کونے میں جا کر دو رکعت توبہ کی ادا کریں...... اور پھر سجدے میں گر جائیں اور "قرض بازی" اور حرص سے خوب سچی توبہ کریں...... اور پختہ نیت کریں کہ آئندہ بلا ضرورت قرضہ نہیں لیں گے...... جس جس کا قرضہ ہمارے ذمہ ہے وہ ضرور ادا کریں گے...... یا اللہ اب تک کی غلطیاں معاف فرما دے...... اور ہمیں اپنے غیب کے خزانوں سے روزی عطا فرما دے...... اور ہمیں حرام سے بچائے اور وسعت والا حلال رزق عطا فرما دے...... اس کے بعد وہ وظیفہ کریں جو مضمون کے شروع میں عرض کیا گیا ہے...... ان شاء اللہ تعالیٰ یقین رکھیں...... قرض ادا کرنے کی کوئی بہترین صورت جلد سامنے آ جائے گی...... انشاء اللہ تعالیٰ

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً

ممالک میں کیوں دندناتے پھرتے ہیں اور ان کی فیکٹریاں جدید سے جدید

آ چکی ہے کہ کاش ہماری قوم اپنے گھروں میں لگی اس آگ کو بجھانے کی فکر کرے۔ کوئی فائر بریگیڈ کی گاڑی لا سکتا ہے تو وہ لے آئے، کوئی پانی

بالترتیب یہ تھیں: بڑا بیٹا عمر آٹھ سال، بیٹی عمر تین سال، چھوٹا بیٹا عمر ایک سال۔ یہ تھے وہ تین ننھے منے دہشت گرد جنہیں حراست میں لیا گیا اور آج یہ کس حال میں ہیں؟ یہ مزید المناک اور کربناک تفصیل ہے۔

بیٹا، جو قید کے وقت صرف ایک برس کا تھا، قید کے ٹھیک ایک برس بعد ہماری بے حسی پر ماتم کرتا ہوا اس دنیا سے رخصت ہو گیا اور ڈاکٹر عافیہ کو

بھی ہوتے ہیں ...... کئی پریشان حال مسلمان لکھتے ہیں کہ ان پر "قرض" چڑھ گیا ہے اس کی ادائیگی کے لیے کوئی وظیفہ بتایا جائے ...... بندہ ان کی خدمت میں اکثر جو وظیفہ لکھ کر بھیجتا ہے وہ یہ ہے:

(1) جمعہ کے دن ستر بار یہ دعاء

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

اوّل آخر سات بار درود شریف کے ساتھ پڑھیں ...... اور یہ دعاء ترجمہ ذہن میں رکھ کر توجہ سے مانگیں۔

(2) جمعہ کے دن گیارہ سو بار پڑھیں

گا) وہ کلمات یہ ہیں:

"اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ"

ترجمہ: اے میرے پروردگار مجھے اتنا حلال دے کہ میرے لیے کافی ہو جائے اور مجھے حرام کی ضرورت نہ پڑے اور مجھے اپنا فضل وکرم فرما کر اپنے سوا ہر کسی سے بے نیاز فرما دے۔ (ترمذی)

بات دراصل نیت کی ہے ...... جو انسان صرف سخت مجبوری کے وقت قرضہ لیتے ہیں ...... اور قرضہ لیتے وقت ان کی نیت یہ ہوتی ہے کہ ہم اسے ضرور ادا کریں گے ...... اور پھر ادا کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں تو

حاکم، الترغیب)

یعنی جو شخص قرضے میں مبتلا ہوتا ہے وہ "امن" سے محروم ہو جاتا ہے ...... اور "امن" اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے ...... اور وہ "خوف" میں جا گرتا ہے جو ایک مصیبت ہے ......

قرضہ چھوڑ کر مرنا بڑا گناہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کبیرہ گناہوں کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اس حال میں مرے کہ اس پر قرض ہو اور وہ اس کی ادائیگی کا مال نہ چھوڑ

ہو ...... یعنی شہادت کے بعد پھر زندہ کیا جائے پھر شہید ہو پھر زندہ کیا جائے پھر شہید ہو ...... ایسا بڑا شہید بھی اگر مقروض حالت میں مرے گا تو اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جب تک اس کا قرض ادا نہ ہو جائے۔ (مسند احمد)

ان تمام وعیدوں کو پڑھ کر ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ بلا ضرورت قرضہ لینے سے بچے ...... اور اگر سخت مجبوری میں لینا پڑے تو واپسی ادا کرنے کی نیت کرے ...... اور اس کے لیے دعاء اور محنت بھی کرے ...... اگر اس نے واپسی کی پختہ نیت کی ...... اور پھر اس کے لیے محنت بھی کی ...... مگر پھر بھی ادا نہ کر سکا تو ایسے انسان کے لیے بہت گنجائش موجود ہے ......

تو ایسے لوگوں کے لیے کئی طرح کی بشارتیں آئی ہیں مثلاً:

(1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لوگوں کا مال لیا اور اس کا ادا کرنے کا ارادہ ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کرا دیتا ہے۔ (بخاری)

(2) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے کسی شخص نے قرض لیا، پھر ادا کرنے کی پوری محنت کی، پھر ادا کرنے سے پہلے مر گیا تو میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ (احمد، ابو یعلیٰ)

ایک دردمندانہ گذارش

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو "قرضے" سے بچائے ...... میری آپ سب

بلا ضرورت قرضہ نہیں لیں گے ...... جس جس کا قرضہ ہے اسے ضرور ادا کریں گے ...... یا اللہ اب تک کی غلطیاں معاف فرما دے ...... اور ہمیں اپنے غیب کے خزانوں سے روزی عطا فرما دے ...... اور ہمیں حرام سے بچا لے اور وسعت والا حلال رزق عطا فرما دے ...... اس کے بعد وظیفہ کریں جو مضمون کے شروع میں عرض کیا گیا ہے ...... اور اللہ تعالیٰ پر یقین رکھیں ...... قرض ادا کرنے کی کوئی بہترین صورت جلد سامنے آ جائے گی ...... ان شاء اللہ تعالیٰ

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا

یہ تین بچے کون ہیں؟

کلمۂ حق

مولانا محمد منظور احمد

l.maqsood313@yahoo.com

آج کل کا زندہ موضوع تو پاکستانی سرحدوں پر ہونے والے امریکی حملے، جنرل اشفاق کیانی کا وہ جرأت مندانہ بیان، جس نے ہر پاکستانی کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں کر دیے ہیں اور ہماری سیاسی حکومت کا کمزور ردعمل اور ڈھیلا ڈھالا موقف ہے۔

پاکستانی عوام جانتے ہیں کہ گزشتہ نو برس میں وہ بہت کچھ کھو چکے ہیں۔ پیچھے مڑ کر دیکھیں تو گزشتہ حکومت کا طویل دور ایک دشت یا ایک اژدہے کی مانند دکھائی دیتا ہے جو سینکڑوں نہیں ہزاروں پاکستانیوں کو نگل چکا ہے۔ امریکہ کے ہاتھوں پاکستانی شہریوں کو فروخت کرنا، پورے ملک کو ایف بی آئی کی چراگاہ بنا ڈالنا، ڈمہ ڈولا پر امریکی بمباری کو پاکستانی فوج کا کارنامہ قرار دینا اور لال مسجد و جامعہ سیدہ حفصہ کا دلوں کو چھید کرنے والا کربناک آپریشن، ایسے تمام واقعات نے پاکستان اور پاکستانی فوج کو جو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اور عوام کے دلوں میں اپنی سیکورٹی فورسز کے خلاف جو نفرت کے بیج بوئے ہیں، یہ سب اثرات ایک بیان سے تو مٹ نہیں سکتے لیکن اس کے باوجود پاکستانی خوش ہیں کہ امید کی کوئی کرن تو دیکھنے کو ملی، آتش و بارود سے متعفن فضا میں ہوا کا کوئی خوشگوار جھونکا تو آیا ہے۔

گزشتہ دنوں ایک ریٹائرڈ فوجی افسر بڑی حسرت سے بتا رہے تھے کہ جس دور میں ہم آرمی میں بھرتی ہوئے اس وقت فوجیوں کی عزت و وقار کا یہ عالم تھا کہ اگر محلے میں کوئی فوجی مر جاتا تو پورا محلہ روتا تھا، لوگ ہم سے ٹوٹ کر دل کی گہرائیوں سے محبت کرتے تھے۔ دکاندار اپنی دکانوں پر نمایاں طور پر "فوجی بھائیوں کے لیے خصوصی رعایت" کے بورڈ آویزاں کرتے تھے، ٹرکوں، لاریوں کے پیچھے "پاک فوج کی عظمت کو سلام" کے نعرے لکھے نظر آتے تھے اور آج ہم اپنے بڑھاپے میں وہ وقت بھی دیکھ رہے ہیں کہ ملک بھر میں کوئی فوجی مرتا ہے تو کم از کم دو صوبوں کی عوام خوشیاں مناتی ہے اور بھنگڑے ڈالتی ہے۔ لوگ راہ چلتے کسی جان پہچان والے فوجی کو روک کر کہہ دیتے ہیں "ایہہ تساں چنگا نئی کیتا" اور سیکورٹی فورسز سے وابستہ افراد عوامی مقامات پر اپنی شناخت ظاہر کرنے سے کتراتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ صورت حال پاکستان کے لیے انتہائی تباہ کن ہے۔ موجودہ چیف آف آرمی اسٹاف کے ایک بیان

سے ہی لوگوں کے چہروں پر فرحت اور شادمانی کی لہر دوڑ گئی ہے اور فوج کا وقار بہت بلند ہوا ہے۔ خدا کرے یہ بیان بھی سیاسی بیان ثابت نہ ہو۔

عسکری قیادت کے برخلاف سیاسی قائدین کے بیانات ابھی تک تذبذب کا شکار ہیں۔ ایک طرف تو وہ کہہ رہے ہیں کہ جنرل کیانی کا بیان پوری قوم کی آواز ہے لیکن دوسرے ہی سانس میں وہ یہ بھی کہہ ڈالتے ہیں کہ ہم امریکہ سے نہیں لڑ سکتے۔ سلیس اردو میں اس کا مطلب یہ ہوا کہ امریکہ جو چاہے کرلے ہم صرف مذمتی بیانات سے آگے نہیں بڑھیں گے۔ ہمارے وزیر دفاع نے تو یہ کہہ کر حد ہی کر دی کہ دفاع کے لیے تلوار اٹھانا ضروری نہیں، یہ تو مذاکرات کے ذریعہ بھی ہو سکتا ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ عقل مندی، مصلحت پسندی اور بے غیرتی و بزدلی میں بہت معمولی سا فرق ہے، بالکل اتنا ہی جتنا صدر پرویز مشرف اور موجودہ حکمرانوں میں ہے۔ اگر لاطینی امریکہ کے کمزور ترین ممالک امریکہ کا گریبان پکڑ کر اسے للکار سکتے ہیں تو اہل پاکستان کیا صرف گڑگڑانے اور آہ وزاری کرنے کے لیے ہی پیدا ہوئے ہیں؟ دفاع کے لیے تلوار کو غیر ضروری قرار دینے والے وزیر دفاع صاحب اگر سیرت مقدسہ کے غزوات دہرایا اور مسلم فاتحین کے بے مثال جنگی کارناموں سے اتنے ہی ناواقف ہیں تو انہیں امریکہ و اسرائیل سے ہی پوچھ لینا چاہیے کہ وہ روزانہ نئے تباہ کن اسلحے کیوں بناتے ہیں؟ ان کے فوجی مسلم ممالک میں کیوں دندناتے پھرتے ہیں اور ان کی فیکٹریاں جدید سے جدید اسلحہ کیوں ڈھالتی ہیں؟

کاش وزیر دفاع صاحب مذاکرات کا یہ فارمولا اپنے ہی شہریوں کے لیے استعمال کر لیتے اور قبائل کو پاکستان کا دشمن بنانے کے بجائے کچھ ان کی سن لیتے اور کچھ اپنی سنا دیتے تو ان کی حکومت کو پہلے شہری آبادیوں پر بمباری کروا کر پھر لٹے پٹے، اپنے ہی وطن میں مہاجر اور بے گھر لوگوں میں امداد بانٹنے کی سیاسی شعبدہ بازی نہ کرنی پڑتی۔ کیا تلوار صرف اپنوں کے لیے ہوتی ہے اور مذاکرات غیروں کے لیے؟ افسوس کہ ہمارے تمام سیاسی راہنما بھی "چندا ماموں" ہی نکلتے ہیں کہ پورے بچپن ان کی محبت وعقیدت میں گزر جاتی ہے اور بڑے ہو کر پتہ چلتا ہے کہ چندا ماموں کے پاس تو چند گڑھوں اور چند داغوں کے سوا کچھ بھی نہیں۔

وہی ہوا جس کا ڈر تھا ...... میں حالات کی رو میں بہہ کر اپنے موضوع سے کتنا دور چلا گیا۔ اصل بات جو میں کرنا چاہتا تھا وہ محترمہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی۔ اللہ کریم ان کو جلد باعزت رہائی کی نعمت سے نوازے، کے تین بچوں کے متعلق تھی۔ جب سے محترمہ کے متعلق خبریں آنا شروع ہوئیں اور ان میں ضمنی طور پر یہ ذکر بھی ہوتا کہ گرفتاری کے وقت ان کے تین بچے بھی ان کے ہمراہ تھے تو میری زیادہ دلچسپی ان کے بچوں کے بارے میں ہوتی۔ اس کی ایک وجہ تو بالکل واضح ہے کہ بچے اس کائنات کا حسن ہیں اور ان کی محبت ایک عالمگیر سچائی ہے۔ ایک حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر بچہ، خواہ وہ کسی غیر مسلم کے گھر میں ہی کیوں جنم نہ لے، فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ بعد میں وہ اپنے والدین اور اپنے ماحول کے زیر اثر بگڑتا یا سنورتا ہے۔

دوسری بڑی وجہ اس کی یہ ہے کہ نوخیز نسل کسی بھی قوم کا مستقبل ہوتی ہے اور کڑوی بات یہ ہے کہ دشمن یہ نئی نسل ہمارے ہاتھوں سے چھین کر ہمارے مستقبل کو داؤ پر لگا چکا ہے۔ مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ ہمارے ایک استاذ محترم اکثر سبق میں فرمایا کرتے تھے کہ جس گھر میں ٹی وی کی وبا عام ہو میرے نزدیک اس گھر کے نو عمر بچوں سے بھی عورتوں کو پردہ کرنا فرض ہے۔ میں نے یہ بات کئی مرتبہ سنی لیکن مجھے اس پر اطمینان قلب نہیں ہوا۔ ایک دو دن پہلے کی بات ہے کہ میں محلے کی مسجد سے نماز عصر ادا کر کے آ رہا تھا کہ گلی کے کنارے چار بچے آپس میں بحث وتکرار کرتے سنائی دیے۔ ان کے ہاتھوں میں دو تین سی ڈیز بھی تھیں۔ جب میں مزید قریب پہنچا تو ان معصوم بچوں کی زبان سے ان سی ڈیز میں موجود بھارتی فلموں پر فحش اور بے باکانہ رواں تبصرے سن کر مجھے پسینہ آ گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ گلی گلی نہیں، گھر گھر ایک آگ لگی ہوئی جو ہماری نئی نسل کو جلا کر بھسم کر رہی ہے۔ رمضان کا مقدس مہینہ، افطار کا مبارک وقت قریب، چار معصوم بچے اور ان کے ہاتھ میں تھامی ہمارے ازلی دشمنوں کی نمائندہ فلموں پر محیط تین سی ڈیز اور ان کے ذہنوں پر پڑنے والے ان کے اثرات بد، میں تو جب بھی یہ منظر سوچتا ہوں تو دل سے ایک آہ نکلتی ہے کہ کاش ہماری قوم اپنے گھروں میں لگی اس آگ کو بجھانے کی فکر کرے۔ کوئی فائر بریگیڈ کی گاڑی لا سکتا ہے تو وہ لے آئے، کوئی بالٹی بھر پانی ڈال سکتا ہے تو وہ ڈالے، کوئی چلو بھر پانی سے ہی اس کار خیر میں شریک ہو جائے۔ کچھ نہیں تو کم از کم ایک ننھی سی چڑیا کی چونچ میں اٹھائے پانی کے قطرے کے برابر ہی حصہ لے لے تو شاید یہ آتش نمرود سرد پڑ جائے اور ہمارے قومی بقاء کی کوئی صورت نکل سکے۔

بہرحال اب تک محترمہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے تین بچوں کے بارے میں جو کچھ معلوم ہو سکا ہے وہ ہی ہمارے رونگٹے کھڑے کرنے کے لیے کافی ہے۔ آج سے تقریباً چار برس پہلے جب ڈاکٹر عافیہ گرفتار ہوئیں، انہیں بلکہ اغواء کی گئیں تو ان کے ساتھ تینوں بچوں کی عمریں بالترتیب یہ تھیں: بڑا بیٹا عمر آٹھ سال، بیٹی عمر تین سال، چھوٹا بیٹا عمر ایک سال۔ یہ تھے وہ تین ننھے منے دہشت گرد جنہیں حراست میں لیا گیا اور آج یہ کس حال میں ہیں؟ یہ مزید المناک اور کربناک تفصیل ہے۔

بڑا بیٹا محمد احمد افغانستان کے کسی جیل میں قید، امت مسلمہ کی بے حمیتی پر نوحہ کناں رہا، اپنے ناکردہ گناہوں کی سزا کاٹتا رہا اور ظالم اس کو رہا کرنا تو درکنار اب تک منظر عام پر لانے کے لیے بھی تیار نہ ہوئے۔ آج کی تازہ ترین خبر یہ ہے کہ اسے افغانستان میں پاکستانی حکام کے حوالے کر دیا گیا ہے مگر سوال یہ ہے کہ اس کے چار سالوں کے شب و روز کا حساب کون دے گا؟ بیٹی، افغانستان ہی میں لاوارث بچوں کے کسی مرکز میں پل بڑھ رہی ہے اور ابھی تک وہ بھی منظر عام سے غائب ہے۔ چھوٹا بیٹا، جو قید کے وقت صرف ایک برس کا تھا، قید کے ٹھیک ایک برس بعد ہی ہماری بے حسی پر ماتم کرتا ہوا اس دنیا سے رخصت ہو گیا اور ڈاکٹر عافیہ کو اسی وقت اس المیے کی اطلاع کر دی گئی تھی۔

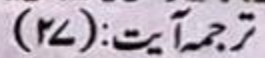
یہ تین معصوم بچے صرف ڈاکٹر عافیہ کے نہیں، یہ اس مسلمان قوم کے بچے ہیں جن کے ستاون سے زائد ممالک دنیا کے نقشے پر موجود ہیں، جن کے پاس دنیا میں سب سے زیادہ دولت کے وسائل ہیں اور ہاں خود پاکستان کے پاس تو ایٹمی طاقت بھی ہے۔

سوچیں اب جب کل روز قیامت یہ ننھے منے ہاتھ ہمارے گریبانوں کو پکڑیں گے تو ہم بارگاہ الٰہی میں کیا عذر تراشیں گے اور کیا بہانے تلاش کریں گے؟؟؟

☆ ...... ☆ ...... ☆

فتح الجواد فی معارف آیات الجہاد

مولانا محمد مسعود ازہر مدظلہ



ترجمہ آیت: (۲۷)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو اور آپس کی امانتوں میں بھی خیانت نہ کرو حالانکہ تم جانتے ہو۔

معارف الجہاد

ایمان والوں کے ذمہ ہے کہ وہ امانت کو لازم پکڑیں اور خیانت کی ہر قسم سے بچیں۔ نہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خیانت کریں، نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیانت کریں۔ نہ اپنے فرائض منصبی ادا کرنے میں خیانت کریں اور نہ آپس میں جان بوجھ کر خیانت میں مبتلا ہوں۔

ربط

(۱) پچھلی آیت میں فرمایا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر "طیبات" پاکیزہ رزق کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ مال غنیمت کا تمہیں مالک بنایا ہے اب فرمایا گیا کہ تم پر لازم ہے کہ ہر طرح کی خیانت سے بچو۔

امام رازی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اعلم انہ تعالیٰ لماذکر انہ رزقھم من الطیبت فھھنا منعھم من الخیانۃ.

(۲) پچھلی آیت میں مسلمانوں کی سابقہ حالت اور پھر ان پر اپنے انعامات کا ذکر فرمایا جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی ترغیب ملتی ہے۔ اب اس آیت میں خیانت سے منع کیا جا رہا ہے کیونکہ خیانت مسلمانوں کی باہمی محبت کو ختم کرتی ہے اور ان کی جماعت کو توڑتی ہے۔ (مفہوم تفسیر حقانی)

(۳) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تاکید چل رہی ہے، اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فتوحات اور غنیموں کا تذکرہ بھی آ گیا۔ اب بتایا جا رہا ہے کہ اس نصرت اور فتوحات کے مستحق تم اس وقت تک رہو گے جب تک تم میں خیانت پیدا نہیں ہوگی۔ جب تم اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے میں اور اموال میں خیانت کرنے لگو گے تو نصرت کے مستحق نہیں رہ سکو گے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

دلنشیں تفسیر

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

چوری (یعنی خیانت) اللہ و رسول کی یہ بھی ہے کہ چھپ کر کافروں سے ملیں اپنے مال اور اولاد کے بچاؤ کو۔ جیسے مہاجرین میں اکثروں کے گھر مکے میں تھے۔ اور یہ بھی ہے کہ مال غنیمت چھپا کر رکھیں سردار (یعنی امیر) کے پاس ظاہر نہ کریں۔ (موضح القرآن)

شان نزول

آیت میں خیانت سے کیا مراد ہے؟ امام رازی رحمہ اللہ نے چھ اقوال لکھے ہیں۔ چونکہ ہر قول میں الگ جہادی سبق ہے اس لئے ذیل میں ان کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیں:

(۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ انہوں نے یہود بنی قریظہ کو اشارۃً بتا دیا کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم ماننے کی صورت میں ان کا انجام "قتل" ہوگا۔ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ایسا اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے لئے کیا تھا جو بنی قریظہ کے ساتھ رہتے تھے۔ (خیانت سے مراد جہادی و جنگی راز کا افشاء)

(۲) سدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سن کر مشرکین کو جا کر بتاتے تھے آیت میں اس حرکت سے منع کیا گیا (خیانت سے مراد جماعتی و قومی رازوں اور خبروں کا افشاء)۔

(۳) ابن زید فرماتے ہیں کہ خیانت سے مراد نفاق ہے کہ منافقین کی طرح نہ ہو کہ اوپر سے مسلمان اندر سے کافر۔ (خیانت نفاق کے ہم معنی ہے)

(۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابو سفیان جب مکہ سے نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہو گیا اور آپ نے حملے کا ارادہ فرمایا۔ مدینہ منورہ سے ایک منافق نے ابوسفیان کو خط لکھ کر ہوشیار کر دیا۔ (خیانت کا معنی کافروں کے لئے جاسوسی کرنا)

(۵) زہری رحمہ اللہ اور کلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آیت حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی جنہوں نے اہل مکہ کو مسلمانوں کے حملے کی اطلاع دینے کی کوشش کی۔ (بدقسمتی کے بغیر اپنے آل اولاد کی خاطر کافروں کے کام آنا یہ بھی خیانت ہے)

(۶) قاضی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خیانت سے مراد اموال غنیمت میں خیانت ہے۔ (التفسیر الکبیر)

امام رازی رحمہ اللہ یہ چھ اقوال لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔

واما الوجوہ المذکورۃ فی سبب نزول الایۃ فھی داخلۃ فیھا لکن لایجب قصر الایۃ علیھا لان العبرۃ بعموم اللفظ لابخصوص السبب.

امام رازی رحمہ اللہ کی اسی بات کو صاحب تفسیر حقانی ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

لاتخونوا اللہ میں کسی خاص خیانت اور کسی شخص کا نام نہیں بلکہ عموماً ہر قسم کی خیانت کی ممانعت ہے خواہ مال کی ہو، خواہ غنیمت کے مال کی، خواہ آبرو اور کسی راز کی۔ مگر مفسرین نے اسکو بعض اشخاص کی خیانت اور ان کے واقعہ کی طرف بھی لگایا ہے چنانچہ سدی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس میں منافقوں اور بعض دیگر شخصوں کی طرف اشارہ ہے جو مشرکین سے میل و محبت رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں جو جنگ سے متعلق ہوتی تھیں ان کے پاس پہنچا دیتے تھے۔۔۔۔۔ الی آخرہ (تفسیر حقانی)

جامع تفسیر

"خدا اور رسول کی خیانت یہ ہے کہ ان کے احکام کی خلاف ورزی کی جائے۔ زبان سے اپنے کو مسلمان کہیں اور کام کفار کے کریں، یا جس کام پر خدا اور رسول نے مامور کیا اس میں دخل فصل کیا جائے۔ یا مال غنیمت میں چوری کی جائے و نحو ذلک۔ بہرحال ان تمام امانتوں میں جو خدا اور رسول یا بندوں کی طرف سے تمہارے سپرد کی جائیں خیانت سے بچو، اس میں ہر قسم کے حقوق اللہ و حقوق العباد آ گئے۔ روایات میں ہے یہود "بنی قریظہ" نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی درخواست کی اور یہ کہ ان کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے جو "بنی النضیر" کے ساتھ ہوا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں، میں تم کو اتنا حق دیتا ہوں کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم بنا لو، جو فیصلہ وہ تمہاری نسبت کر دیں وہ منظور ہونا چاہیے انہوں نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر اپنے یہاں بلایا اور دریافت کیا کہ تمہاری اس معاملہ میں کیا رائے ہے؟ ہم سعد بن معاذ کی تحکیم منظور کریں یا نہ کریں؟ ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے اموال اور اہل و عیال بنی قریظہ کے یہاں تھے۔ اس لئے وہ ان کی خیر خواہی کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے حلقوم (یعنی گلے) کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا یعنی اگر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی تحکیم قبول کی تو ذبح ہو جاؤ گے۔ ابولبابہ رضی اللہ عنہ اشارہ تو کر گزرے مگر معاً متنبہ ہوا کہ میں نے خدا اور رسول کی خیانت کی۔ واپس آ کر اپنے کو ایک ستون سے باندھ دیا اور عہد کیا کہ نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا حتی کہ موت آ جائے یا اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرما لے۔ سات آٹھ دن یونہی بندھے رہے فاقہ سے غشی طاری ہو گئی۔ آخر بشارت پہنچی کہ حق تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کی۔ کہا خدا کی قسم میں اپنے کو نہ کھولوں گا جب تک خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے میری رسی نہ کھولیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے اپنے قیدی کو آزاد کیا۔۔۔۔۔ الی آخر القصہ (ابن عبدالبر کا دعویٰ ہے کہ یہ واقعہ غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کرنے کی بناء پر پیش آیا تھا۔ واللہ اعلم (تفسیر عثمانی)

خیانت کا ایک اور معنیٰ

واخرج ابو الشیخ عن یزید بن ابی حبیب رضی اللہ عنہ ان المراد بھا الاخلال بالسلاح فی المغازی. (روح المعانی)

یعنی خیانت سے مراد جہاد کے دوران اسلحے میں کوتاہی کرنا ہے۔

خیانت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ

امام قرطبی رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر کے دوران سنن نسائی کے حوالے سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبک من الجوع فانہ بئس الضجیع ومن الخیانۃ فانھا بئست البطانۃ.

اے میرے پروردگار میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بھوک سے کہ وہ برا ساتھی ہے اور خیانت سے کہ وہ برا ہمنشین ہے۔ (القرطبی)

انفرادی، جماعتی، قومی، ملی خیانتوں سے اجتناب وغیرہ۔

اسباق

جہاد میں کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ ہر مجاہد اپنے اندر صفتِ "امانت" کو مضبوط کرے۔۔۔۔۔ اور ہر طرح کی خیانت سے بچے۔ فرائض کی پابندی کرے سنتوں کا اہتمام کرے، اپنے امیر کی اطاعت کرے، اجتماعی اموال میں پوری احتیاط رکھے۔۔۔۔۔ اور جو ذمہ داری اسے دی جائے اسے پوری طرح نبھائے، عسکری اور اجتماعی رازوں کی حفاظت کرے، کافروں اور منافقوں سے دوستانہ تعلقات نہ رکھے۔۔۔۔۔ اور کسی بھی طرح دشمنان اسلام کے کام نہ آئے۔ امانت انسان کو قیمتی بناتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کا مستحق ہو جاتا ہے جبکہ خیانت انسان کو بے کار، ناقابل اعتبار اور حقیر بنا دیتی ہے۔

حدیث کا مفہوم ہے کہ قرب قیامت میں امانت اٹھا لی جائے گی تب امانت پر قائم رہنا مشکل ہوگا۔ اس زمانے کے آثار واضح ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ سے امانت کی توفیق مانگی جائے اور خیانت سے اس کی پناہ لینی چاہیے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ایک نکتہ

آیت میں خیانت سے مقصود وہ تمام خیانتیں ہیں جو اسلام کے احکام کی تعمیل و تبلیغ اور امت کے مصالح و مقاصد میں کی جائیں، لیکن خصوصیت کے ساتھ جس بات کی طرف اشارہ کیا وہ یہ تھی کہ اہل مکہ کے ساتھ نامہ و پیام نہ رکھو جنہوں نے مسلمانوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے، اگرچہ یہ نامہ و پیام اپنے بیوی بچوں کی حفاظت کے خیال ہی سے کیوں نہ ہو، بعض مہاجرین نے اپنے اہل و عیال کو جو مکہ میں تھے خطوط لکھے تھے اس میں کچھ اشارہ جنگ کی نسبت بھی آ گیا تھا فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی، رسول کی اور مسلمانوں کی خیانت ہے۔ اگر صرف اتنی سی بات اللہ اور رسول کی خیانت تھی تو غور کرو ان مسلمانوں کے لئے کیا حکم ہونا چاہیے جو اپنی ساری زندگی اعداء ملت (یعنی مسلمانوں کے دشمنوں) کی سیاسی خدمات میں صرف کر ڈالتے ہیں اور جو ڈیڑھ سو برس سے بے شمار اسلامی حکومتوں کے زوال و انقراض (یعنی خاتمے) کا باعث ہوئے ہیں؟ (ترجمان القرآن)

نکتہ

خیانت ایک بری خصلت ہے، دل میں کچھ اور زبان پر کچھ۔ یہ بری خصلت انسان کی انفرادی زندگی کو بھی برباد کرتی ہے اور اس کی اجتماعی زندگی کو بھی۔ اور افسوس یہ ہے کہ شیطان اس کو "حکمت عملی" اور "عقلمندی" قرار دیکر انسان کو اس پر پکا کرتا ہے۔ چنانچہ آج عقلمند آدمی وہی کہلاتا ہے جو ہر حال میں اپنے "ذاتی مفادات" کا تحفظ کرتا ہے خواہ اس کی خاطر اسے مسلمانوں کو یا جماعت کو جتنا بڑا نقصان پہنچانا پڑے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اسلام کی خاطر، جہاد کی خاطر، جماعت کی خاطر اپنے تمام "ذاتی مفادات" کو قربان کیا اور جو کچھ زبان سے کہا اسی کے مطابق اپنا دل اور عمل بھی رکھا۔ تب ان پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بوچھاڑ ہوئی۔ پھر ان میں سے بعض افراد نے اپنے بعض ذاتی فوائد کے لئے تھوڑی سی لغزش کی۔ حالانکہ ان کے عمل سے مسلمانوں کی جماعت یا جہاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا تھا۔ مگر وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے تھے اور آئندہ آنے والے تمام انسانوں کے لئے مثال تھے اس لئے ان کو سختی سے روکا گیا اور اس عمل کو خیانت کا نام دیا گیا۔

پس مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ذاتی، اجتماعی، جہادی، جماعتی اور معاشرتی تمام معاملات میں "امانت" پر قائم رہیں اور خیانت سے دور رہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

جب ظاہری تدبیر کارگر نہ رہے

جب کوئی ظاہری تدبیر کارگر نہ ہو تو نماز تہجد کے بعد ایک سو ایک بار یہ آیت شریفہ خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھے:

اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ (سورہ حج آیت نمبر ۴۰)

جب غم سختی سے مسلط ہو جائے

ایک ہی مجلس میں سات بار سورۂ جن پڑھ کر دعا کریں۔ انشاء اللہ غم دور ہو جائے گا اور مسئلہ حل ہو جائے گا یہ مجرب ہے۔

مولانا مفتی مجیب الرحمٰن
Mujeeb3pk@hotmail.com
Mujeeb3pk@gmail.com

آپ کے مسائل کا شرعی حل

مہر میں کمی کا حق

سوال: میرے والد نے میری شادی کی اور اسکا مہر پانچ ہزار روپے مقرر کیا اس وقت سونا 100 روپے تولہ تھا اور میرے والد نے 23 تولے سونا 2300 روپے میں بنوایا اور سسرال نے مبلغ 27 سو روپے چھوڑ دیئے اس وقت میرے دوسرے بھائی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اس کے بعد دوسرے بھائیوں کی شادی بھی والد محترم نے کی انکے مہور میرے مہر سے کم مقرر کئے جبکہ ایک بھائی کی شادی والد کی وفات کے بعد ہوئی اور مہر ہم نے مشترکہ ادا کیا اب تینوں بھائی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ کا مہر زیادہ ہے یہ سب کے مساوی ہونا چاہئے اور اہل جرگہ بھی مساوی تقسیم پر فیصلہ کرنا چاہتا ہے جبکہ میری بیوی اس پر راضی نہیں ازروئے شریعت بیوی کی مرضی کے بغیر مہور بالا میں مساوات جائز ہے یا نہیں؟ اور میری بیوی کا مہر اس کی ... اندر خلل واقع ہوگا جو کہ انتہائی نامناسب ہے۔

بعض رسومات کا حکم

سوال (۱): نماز جنازہ کے بعد دعا کے نہ ہونے کا میرے پاس کوئی ثبوت نہیں برائے مہربانی میری رہنمائی فرمائیں، جبکہ مخالفین کہتے ہیں کہ ہمارے پاس احادیث بھی ہیں۔

(۲) کیا ختم شریف میں شرکت کروں، انکے ساتھ فاتحہ میں شرکت کروں، جو وہ ہر آدمی کے آنے پر ہاتھ اٹھا کر پڑھتے ہیں۔

(۳) کیا ختم شریف کی روٹی کھا لیا کروں، اگر قبول نہ کروں تو وہ اعتراض کریں گے۔

(۴) اگر ختم کوئی بدعتی پڑھے اور وہ اس پر بزرگوں کا نام بھی لیتے ہیں تو اسکا کیا مسئلہ ہے؟

السنّۃ — کلامِ ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

غیر مسلم کے برتن کو استعمال کرنے کا حکم

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ...

... زندہ پکڑ لائے پس اسکو ذبح کر لیا جائے تو اس کو بھی کھا سکتے ہو (اور اگر وہ شکار کے جانور کو مار ڈالے تو وہ مردار ہے اس کا کھانا حلال نہیں) اور جب تو بسم اللہ کہہ کر اپنا تیر پھینکے اور اس ...

کھانے کی چیزوں کا بیان

... حلال ہونے کی چار شرائط ہیں: اول یہ کہ وہ کتا سدھایا ہوا ہو اور سدھانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو یہ تعلیم دی جائے اور اس کی مشق کرائی جائے کہ وہ شکار کو خود نہ کھائے بلکہ پکڑ کر مالک کے ... ہو) ہو دوسری شرط یہ ہے کہ مالک نے اس کو شکار پر چھوڑا ہو وہ شکار کو دیکھ کر آپ سے آپ اس پر نہ چل پڑے، تیسری شرط یہ ہے کہ مالک نے اس کو شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر ...

السنۃ — کلامِ ہادیٔ عالم ﷺ

کھانے کی چیزوں کا بیان



غیر مسلم کے برتن کو استعمال کرنے کا حکم

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم لوگ اہل کتاب کی سرزمین میں رہتے ہیں کیا ان کی ہنڈیا میں اپنا سالن پکا لیا کریں؟ اور ان کے برتنوں میں پانی پی لیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اگر تمہیں کوئی اور برتن نہ ملے تو پانی سے ان کو پاک کرلیا کرو۔ انہوں نے مزید عرض کیا کہ ہم ایسی زمین میں ہیں جہاں شکار کے جانور بکثرت ہوتے ہیں، پس اس بارے میں ہم کیا طرز عمل اختیار کریں؟ فرمایا، جب تو اپنے سدھائے ہوئے کتے کو بسم اللہ کہہ کر شکار پر چھوڑے، پھر وہ کتا شکار کے جانور کو مار ڈالے تو اس کو کھا سکتے ہو (کہ وہ حلال ہے) اور اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو اور وہ شکار کو زندہ پکڑ لائے پس اسکو ذبح کرلیا جائے تو اس کو بھی کھا سکتے ہو (اور اگر وہ شکار کے جانور کو مار ڈالے تو وہ مردار ہے اس کا کھانا حلال نہیں) اور جب تو بسم اللہ کہہ کر اپنا تیر پھینکے اور اس سے وہ شکار کا جانور مر جائے تو اس کو کھا سکتے ہو۔

تشریح: اس حدیث پاک میں ایک تو غیر مسلموں کے برتنوں کا حکم ارشاد فرمایا ہے کہ اگر ان کے برتنوں کے استعمال کی ضرورت نہ ہو تو ان سے احتراز بہتر ہے اور اگر استعمال کی ضرورت ہو تو ان کو پانی کے ساتھ خوب صاف کرلیا جائے۔

دوسرا مسئلہ شکار کا بیان فرمایا جنگل کے جانوروں کا شکار کبھی شکاری کتوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے، کبھی تیر کے ذریعہ اور کبھی بندوق کے ذریعہ اور پرندوں کا شکار کبھی باز شکرے وغیرہ کے ذریعے کیا جاتا ہے، کبھی غلیل کے ذریعہ۔

پس جو شکار شکاری کتے کے ذریعہ کیا جاتا ہے اس کے حلال ہونے کی چار شرائط ہیں: اوّل یہ کہ وہ کتا سدھایا ہوا ہو اور سدھانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو یہ تعلیم دی جائے اور اس کی مشق کرائی جائے کہ وہ شکار کو خود نہ کھائے بلکہ پکڑ کر مالک کے پاس لے آئے۔ پس جب شکاری کتے کی یہ مشق پختہ ہو جائے تو وہ سدھایا ہوا سمجھا جانے لگے گا رہا یہ کہ اس کی علامت کیا ہے کہ اس کی مشق مکمل ہوگئی ہے؟ حضرات صاحبین (امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) فرماتے ہیں کہ جب تین بار ایسا ہو کہ وہ شکار کو پکڑ کر مالک کے پاس لے آیا اور اس نے خود نہیں کھایا تو اس کی مشق مکمل ہوگئی اب اس سے شکار کرنا صحیح ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ صرف تین بار نہ کھانا کافی نہیں بلکہ کتے کے مالک کو یقین ہو جانا چاہئے کہ اس کے شکار کو نہ کھانے کی عادت پختہ ہوگئی ہے اور اب وہ "تعلیم یافتہ" ہے۔

الغرض پہلی شرط تو یہ ہے کہ کتا معلم (تعلیم یافتہ، سدھایا ہوا) ہو دوسری شرط یہ ہے کہ مالک نے اس کو شکار پر چھوڑا ہو وہ شکار کو دیکھ کر آپ سے آپ اس پر نہ پل پڑے، تیسری شرط یہ ہے کہ مالک نے اس کو شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھی ہو، جیسا کہ جانور کو ذبح کرتے وقت تکبیر پڑھی جاتی ہے اور چوتھی شرط یہ ہے کہ کتے نے جانور کو زخمی کر کے مارا ہو اس کا گلا گھونٹ کر نہ مارا ہو۔

جب یہ چاروں شرطیں پائی جائیں تو اگر کتا شکار کو زندہ پکڑ لائے تو اس کو ذبح کرنا ضروری ہے اگر قدرت کے باوجود اس کو ذبح نہ کیا اور مرگیا تو اس کا کھانا حلال نہیں اور اگر ایسے کتے نے شکار کو زخمی کردیا اور وہ جانور زخم کی وجہ سے مرگیا تو اس کا کھانا حلال ہے کیونکہ جب مالک نے سدھائے ہوئے کتے کو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر چھوڑا تو یہ کتا بمنزلہ ذبح کرنے والے کی چھری کے ہے۔ (جاری ہے)

اکتشافاتِ اثریہ

۱۸۳۴ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے ایک مشن یمن بھیجا تھا اس کو یہی کتبہ اصل قدیم حمیری خط میں ملا اصل کتبہ عاد کے ذکر میں آئے گا یہ کتبہ فارسٹر صاحب کی تحقیق کے موافق عاد کا ہے اور عرب کے قدیم ترین کتبات میں سے ہے جس کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اٹھارہ سو برس قبل ہے، فارسٹر صاحب نے اپنے تاریخی جغرافیہ (صفحہ ۹۰-۹۱) میں اس کا جو ترجمہ کیا ہے نویری کے ترجمہ سے بہت کم مختلف ہے۔

مورخ کلبی کے زمانہ میں قبیلہ ذوالکلاع کے ایک شخص نے یمن میں ایک تخت پایا جس پر ایک مردہ لاش پڑی ہوئی تھی اس کے سامنے ایک زریں سپر تھی، جس پر سرخ یاقوت جڑا ہوا تھا اس پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔ (یہ عبارت حمیری عبارت کا ترجمہ ہوگی)

بسم الله رب حمیر انا حسان بن عمرو القیل

اللہ کے نام پر جو کہ حمیر کا خدا ہے، میں عمرو قیل کا بیٹا حسان ہوں۔

حماد روایہ کے بھانجے نے ایک پہاڑ کی چوٹی پر قوم عاد کا ایک تیر پایا تھا جو پتھر میں پیوست تھا اس پر یہ شعر لکھے تھے۔ یہ اصل شعر نہیں بلکہ ترجمہ ہے)

مقام ذواللوی میں جو مکانات ہیں، کیا مرنے سے پہلے پھر وہاں جانا نصیب ہوگا۔

یہ وہ شہر ہیں جہاں ہم رہا کرتے تھے اور ان سے محبت رکھتے تھے جب لوگ لوگ تھے اور شہر شہر تھے

ابن ہشام نے لکھا ہے کہ یمن میں ایک دفعہ سیلاب سے ایک قبر کھل گئی تو ایک عورت کی لاش نکلی جس کے گلے میں موتیوں کے سات ہار اور انگلیوں میں مرصع انگوٹھیاں تھیں اس کے سرہانے ایک لوح تھی جس پر یہ کتبہ لکھا ہوا تھا۔

تیرے نام پر جو کہ حمیر کا خدا ہے ذوشفر کی بیٹی تاجہ ہوں میں نے اپنے قاصد کو یوسف (علیہ السلام) کے پاس بھیجا تھا اس نے جب دیر لگائی تو میں نے چاندی، پھر سونا بھیجا کہ آدھ سیر آٹا لے آئے لیکن کچھ حاصل نہ ہوا پھر میں نے حکم دیا کہ میرے جواہرات پیس کر آٹا بنایا جائے لیکن وہ بیکار تھا جو شخص میرا حال سنے اس کو میرے حال پر رحم کرنا چاہئے جو عورت میرے زیور پہنے گی وہ میری ہی موت مرے گی۔

یہ کتبہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا ہے اور اس سے اُس قحط کی تصدیق ہوتی ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عرب میں اس قدر زمانہ قدیم سے تحریر کا

قرآن کے سائے میں......

ماخوذ از تاریخ ارض القرآن

(علامہ سید سلیمان ندویؒ)

رواج تھا اور یہ کہ حمیر اللہ کو اپنا معبود سمجھتے تھے۔

حمزہ اصفہانی المتوفی ۳۷۰ نے ایک حمیری کا کتبہ ذکر کیا ہے جس کی عبارت یہ تھی۔

"بنام خدا شہریرعش (شاہ حمیر) نے آفتاب دیبی کے لئے یہ بنایا"

ابن حائک ہمدانی حمیری المتوفی ۳۳۴ھ آثار عرب کا سب سے بڑا ماہر تھا اس نے اپنی تصنیف "اکلیل" کا آٹھواں باب مخصوص اسی موضوع پر لکھا ہے۔ ہمدانی کے علاوہ مقدسی نے اپنے سفرنامہ میں، یاقوت نے اپنی معجم میں، نویری نے اپنے جغرافیہ میں اور قزوینی نے اپنی آثار البلاد میں اس قسم کے آثار و کتبات کا ذکر کیا ہے۔

بہرحال یہ ایک ادھوری کوشش تھی، اہل یورپ نے اس شاخ کو بیحد ترقی دی ہے اور اس میں بے انتہا برگ و بار پیدا کر کے اس کو ایک مستقل فن بنا دیا ہے۔

علمائے خطوط قدیمہ نے اپنے کتبات و نقوش کو اس طرح حل کیا ہے کہ ان سے عرب کی تاریخ قدیم کے متعلق عجیب و غریب اکتشافات حاصل ہوتے ہیں اہل یورپ کو پہلے پہل ان مقامات کے اکتشافات اور تحقیق کا خیال پیدا ہوا جو توراۃ میں مذکور ہیں۔ ان مقامات کا بڑا حصہ عرب میں واقع ہے اس سلسلہ سے ان کو بابل، مصر، فلسطین، حوران اور عرب کے آثار کی طرف توجہ ہوئی ہم کو جن آثار سے تعلق ہے وہ صرف عرب کے آثار ہیں اس لئے ہم انہی کی تشریح کرتے ہیں۔

نیو بھر عرب کا سب سے پہلا یورپین سیاح اور عرب کے اثریات کا سب سے پہلا مکتشف ہے۔ ۱۷۶۲ء میں یہ یمن کی طرف تنہا عازم ہوا اس کے بعد محمد علی پاشا خدیو مصر اور وہابی امیر نجد کی جنگ شروع ہوئی اور یورپ نے مصر کا ساتھ دیا اس وقت یورپ کو سیاحتِ عرب کا سب سے پہلا اور سب سے بہتر موقع نصیب ہوا، یورپین افسر مصری فوج کے ساتھ اس جنگ میں کثرت سے شریک تھے ہم بدنیت نہیں لیکن کہتے ہیں کہ باستثنائے چند علمی ذوق کے علاوہ سیاسی تحریکات بھی اس مشاہدہ و تحقیق کی محرک تھیں خصوصاً جب کہ یہ نظر آتا ہے کہ ان سیاحوں کی صف میں ایسے اشخاص بھی ہیں جن کے ہاتھ قلم سے زیادہ تلوار سے مانوس ہیں۔

ان سیاحوں کے حالات و اکتشافات و تحقیقات پر انگریزی میں ہوگارتھ نے ایک مستقل کتاب ۳۵۰ صفحوں میں لکھی ہے اور وہ ہمارے سامنے ہے لیکن مصنفین انسائیکلوپیڈیا برٹینکا نے نہایت ایجاز کے ساتھ اس کا اختصار کیا ہے اس لئے ہم اسی کا اقتباس یہاں درج کرتے ہیں۔ گو یہ بحث بڑھ جائے گی لیکن چونکہ ہماری زبان اب تک ان عبرت انگیز لیکن مفید اطلاعات سے خالی ہے۔ (۶ برس ہوئے میں نے ہی الندوہ میں اس موضوع پر ایک چھوٹا سا مضمون لکھا تھا) اس لئے طول بیان بے موقع نہ ہوگا۔

اس مضمون کے دو ٹکڑے ہیں عرب کے کن اقطاع میں اہل یورپ کا گذر رہا؟ اور وہاں کیا آثار قدیمہ ان کو نظر آئے؟

نشر الطیب: حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہٗ کی سیرت کے موضوع پر مختصر، جامع اور بابرکت تصنیف ہے، ہفت روزہ الحکم اپنی انفرادی شان برقرار رکھتے ہوئے اس کتاب کا خلاصہ اپنے صفحات کی زینت بنانے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ تکمیل کتاب تک یہ سلسلہ انشاء اللہ جاری رہے گا۔

عالم انسان میں حضور ﷺ کا معجزہ

اس میں چار معجزے ذکر کئے جاتے ہیں۔

(۱) ظہور ہدایت (ہدایت کا ظاہر ہونا)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا وہ مشرک تھیں۔ ایک دن میں نے ان کو اسلام لانے کے لئے کہا: انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی شان میں بے ادبی کی بات کی۔ مجھے برا لگا میں روتا ہوا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ میری ماں کو ہدایت عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللهم اهد ام ابی هریرة یا اللہ! ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرمایئے۔ میں آنحضرت ﷺ کی دعا سن کر خوش ہوتا ہوا اپنے گھر آیا تو دیکھا دروازہ بند ہے۔ میری والدہ نے میرے پاؤں کی آواز سن کر کہا: ابو ہریرہ وہیں ٹھہرے رہو۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی۔ میری والدہ نے نہا کر دوسرے کپڑے پہنے پھر دروازہ کھولا اور کہا: ابو ہریرہ "اشهدان لااله الاالله واشهدان محمدا عبده ورسوله" میں خوش ہو کر شدت خوشی سے روتا ہوا پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا اور اپنی والدہ کے اسلام لانے کی خبر دی۔ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرمایا۔ (مسلم عن ابی ہریرہؓ)

(۲) برکت کا ظاہر ہونا:

جناب رسول اللہ ﷺ نے حنظلہ بن حذیم کے سر پر ہاتھ رکھا اور ان کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ اس کی برکت یہ ہوئی کہ کسی آدمی کے منہ میں سوجن ہوئی یا کسی بکری کے تھن میں سوجن ہوتی اور وہ اس سوجن والی جگہ کو حنظلہ کے سر میں اس جگہ لگاتا جہاں رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ لگایا تھا تو سوجن فوراً ختم ہو جاتی (بیہقی)

(۳) مریضوں کا شفا پانا:

حبیب بن فدیکؓ کے باپ کی آنکھوں میں ایک سفید داغ پڑ گیا تھا اور بالکل اندھے ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی آنکھوں پر دم کیا تو اسی وقت ان کی آنکھوں میں بینائی آ گئی۔ (بیہقی، طبرانی، ابن ابی شیبہ)

راوی کہتے ہیں: میں نے انہیں اسی برس کی عمر میں سوئی میں ڈورا ڈالتے ہوئے دیکھا۔

(۴) بے ادب لوگوں پر قہر نازل ہونا:

سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سیدھے ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں سیدھے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ حالانکہ اس آدمی کا سیدھا ہاتھ صحیح



تھا لیکن اس نے یہ بات صرف تکبر کی وجہ سے کہی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تو سیدھے ہاتھ سے نہ کھا سکے گا۔ اس کے ساتھ ایسا ہی ہوا کہ وہ ساری زندگی اپنا سیدھا ہاتھ منہ تک نہیں لے جا سکا۔ (مسلم)

جنوں کے عالم میں حضور ﷺ کا معجزہ

اس میں دو معجزے ذکر کئے جاتے ہیں۔

(۱) جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ راستے میں ایک گاؤں میں تشریف لے گئے اس گاؤں کے لوگ آپ ﷺ کے تشریف لانے کی خبر سن کر گاؤں کے باہر آ کر آپ ﷺ کے استقبال کیلئے آپ ﷺ کا انتظار کرنے لگے۔ جب آپ ﷺ وہاں پہنچے تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس گاؤں میں ایک نوجوان عورت ہے اس پر ایک جن عاشق ہوگیا ہے اور اس پر چڑھ آیا ہے، نہ کھاتی ہے، نہ پیتی، قریب ہے کہ ہلاک ہو جائے۔ جابرؓ کہتے ہیں: میں نے اس عورت کو دیکھا وہ بہت خوبصورت تھی جیسے چاند کا ٹکڑا ہو۔ آنحضرت ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا: اے جن! تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں۔ محمد رسول خدا ہوں اس عورت کو چھوڑ دے اور چلا جا۔ آپ ﷺ کے یہ فرماتے ہی وہ عورت صحیح ہوگئی نقاب منہ پر ڈال لیا اور مردوں سے شرمانے لگی اور بالکل صحیح ہوگئی۔ (خطیب عن جابرؓ)

(۲) حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ ان کی ایک غلہ کی کوٹھری میں کھجور بھرے ہوئے تھے۔ ایک جنیہ اس میں سے نکال کر لے جاتی تھی۔ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ، اب جب اس کو دیکھو تو یہ کہنا بسم الله اجیبی رسول الله یعنی اللہ کا نام لے کر کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے بلانے پر چل۔ (اس کے بعد) انہوں نے اس کو پکڑ لیا پھر اس نے قسم کھائی کہ اب نہ آؤں گی تو اس کو چھوڑ دیا۔ (ترمذی عن ابی ایوب)

فائدہ: یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے کہ اس کے مومن نہ ہونے کے باوجود صرف آپ کے نام کی برکت کی وجہ سے گرفتار ہوگئی۔

آسمانوں اور ستاروں کے عالم میں آپ ﷺ کے معجزے

اس میں دو معجزے ذکر کئے جاتے ہیں۔

(۱) آپ ﷺ کے اشارے سے چاند کا دو ٹکڑے ہونا۔

(۲) معراج میں آسمانوں کو طے کرنا آسمانوں میں معجزہ ہے۔

مٹی کے عالم میں آپ ﷺ کا معجزہ

ایک معجزہ ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ (ہجرت کے سفر میں) سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا۔ میں نے اسے دیکھ کر رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ہمیں ایک شخص پکڑنے کیلئے آ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "لاتحزن ان الله معنا" یعنی "غم مت کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہیں" پھر آپ ﷺ نے سراقہ کیلئے بددعا فرمائی۔ اس کا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گیا۔ اس نے کہا: مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم دونوں نے میرے لئے بددعا کی ہے اب دعا کرو کہ میں اس حالت سے نجات پاؤں۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ تمہاری تلاش میں آنے والے لوگوں کو واپس لوٹا دوں گا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کی نجات کیلئے دعا فرمائی۔ اس کو اس مصیبت سے نجات حاصل ہوئی۔ وہ واپس چلا گیا جو کوئی اس سے ملتا وہ اس کو یہ کہہ کر لوٹا دیتا کہ ادھر کوئی نہیں ہے۔ (بخاری، مسلم عن ابی بکر)

مقرر کئے جبکہ ایک بھائی کی شادی والدہ کی وفات کے بعد ہوئی اور مہر ہم نے مشترک ادا کیا اب تینوں بھائی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ کا مہر زیادہ ہے یہ سب کے مساوی ہونا چاہئے اور اہل جرگہ بھی مساوی تقسیم کا فیصلہ کرنا چاہتا ہے جبکہ میری بیوی اس پر راضی نہیں ازروئے شریعت بیوی کی مرضی کے بغیر مہور بالا میں مساوات جائز ہے یا نہیں؟ اور میری بیوی کا مہر اس کی رضا کے بغیر کم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مہر عورت کا حق ہے اس میں کسی قسم کا تصرف عورت کی مرضی اور اجازت کے بغیر جائز نہیں۔

منگنی نکاح نہیں

سوال: میرے بیٹے کا رشتہ ایک لڑکی سے اس طرح ہوا کہ باقاعدہ بہت سے لوگ مرد و عورت کی ایک الگ الگ تقریب منعقد ہوئی مٹھائیاں اور چائے نوشی ہوئی لڑکی اور والدین لڑکی نے بخوشی ہمارے ساتھ رشتہ کیا صندوق وغیرہ ابھی تک لڑکی والے کے ہاں پڑا ہے مگر مولوی صاحب نے حسب دستور نکاح نہیں پڑھوایا لڑکی کے والد نے کہا کہ دوسری لڑکی کا نکاح بھی میں نے نہیں پڑھوایا تھا بس میں نے یہ لڑکی آپ کو دی ہے اس پر لڑکی اور والدین لڑکی سب رضامند تھے اب کچھ تنازعے اور اختلاف کی وجہ سے لڑکی اور والدین انکار کرتے ہیں کیا ازروئے شریعت یہ نکاح ہوا یا نہیں اور لڑکی میرے بیٹے کی اجازت کے بغیر دوسرا نکاح کرسکتی ہے؟

جواب: نکاح سے قبل نکاح کی بات چیت یا رشتہ کی بات پکی کرنا جسے منگنی کہا جاتا ہے، یہ منگنی نکاح نہیں بلکہ وعدۂ نکاح ہے جس کا ایفائے عہد کرنا چاہئے، بغیر عذر شرعی کے اس کے خلاف کرنا درست نہیں تاہم کسی وجہ سے اگر منگنی توڑنی پڑے تو جائز ہے، کسی بھی دوسری جگہ نکاح کرنا درست ہے، صرف منگنی کی وجہ سے مرد عورت کو دوسری جگہ نکاح سے نہیں روک سکتا اور نہ ہی عورت کیلئے اجازت لینا ضروری ہے۔

(مدار خان ساولڈھیر)

نماز میں موبائل کا بجنا

سوال: دوران نماز اگر موبائل فون بجنے لگے چونکہ اس سے صرف اپنی نہیں بلکہ دوسروں کی نماز بھی خراب ہوتی ہے تو ایسی صورت میں کیا ہم جیب میں ہاتھ ڈال کر موبائل Off کرسکتے ہیں یا نہیں اور اگر کرسکتے ہیں تو اس عمل کی تمام صورتحال واضح فرما دیں کیونکہ کبھی بند کرتے وقت زیادہ دیر لگ جاتی ہے میں نے ایک دفعہ مسجد میں ایک مفتی صاحب کا بتایا ہوا مسئلہ پڑھا تھا لیکن میرے ذہن میں نہیں آ رہا بھول گیا ہوں، رہنمائی فرمائیں۔

جواب: اس بات کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے کہ نماز شروع کرنے سے قبل موبائل کو یا تو بند کردیا جائے یا اس کی گھنٹی بند کردی جائے اگر خدانخواستہ یاد نہ رہے تو دوران نماز اگر گھنٹی بجنا شروع ہو جائے تو عمل قلیل کے ساتھ یعنی ایک ہاتھ جیب میں ڈال کر اس کو بند کردینا چاہئے اس سے نماز میں کوئی خرابی نہ آئے گی موبائل کو بند کرنے کیلئے نماز کو توڑنے کی ضرورت نہیں اگر موبائل بند نہیں کیا اور گھنٹی بجتی رہی تو نماز تو درست ہو جائے گی لیکن مسلسل گھنٹی بجتے رہنے سے دوسرے نمازیوں کی نماز بھی اور اپنی نماز میں خشوع و خضوع کے

فاتحہ میں شرکت کروں، جو وہ ہر آدمی کے آنے پر ہاتھ اٹھا کر پڑھتے ہیں۔

(۳) کیا ختم شریف کی روٹی کھالیا کروں، اگر قبول نہ کروں تو وہ اعتراض کریں گے۔

(۴) اگر ختم کوئی بدعتی پڑھے اور وہ اس پر بزرگوں کا نام بھی لیتے ہیں تو اسکا کیا مسئلہ ہے؟

(حافظ محمد اشفاق ولد غلام حیدر تاگڑیاں ضلع گجرات)

جواب: (۱) نماز جنازہ کے بعد تدفین سے پہلے اجتماعی دعا کرنا بدعت ہے، جس کی صراحت فقہ حنفی کی کتب میں موجود ہے، بحر الرائق۔ ج ۲ ص 192 پر ہے قید بقوله بعد الثالثة لانه لا يدعو بعد التسليم.

فتاویٰ سراجیہ میں ہے، اذا فرغ من الصلوة لا يقوم بالدعاء.

محیط میں ہے۔ لا يقوم بالدعاء بعد صلوة الجنازة لانه يشبه الزيادة فيها۔ ان تمام روایات سے جنازہ کے بعد دعا مانگنے سے منع کیا گیا، اس کی علت بھی بیان کردی گئی ہے کہ اس سے زیادتی کا شبہ لازم آتا ہے۔

نماز جنازہ بذات خود دعا ہے اسکے بعد تدفین سے پہلے دعا کا ثبوت کسی شرعی دلیل میں نہیں ہے۔

اسی طرح قل، تیجا، ساتا، چہلم سب بدعات ہیں ان کا ثبوت بھی کسی دلیل شرعی سے نہیں پیش کیا جا سکتا۔ فقہاء کرام نے ان رسوم سے صراحتاً منع کیا۔

فتاویٰ بزازیہ میں ہے۔

ويكره اتخاذ الطعام فى اليوم الأول والثالث وبعد الاسبوع ونقل الطعام الى القبر فى المواسم واتخاذ الدعوة لقراءة القران و جمع العلماء والقراء للختم اولقراءة سورة الانعام اوالاخلاص والحاصل ان اتخاذ الطعام عند قراءة القران لا جل الأكل يكره. شامی ج ا صفحہ ۶۲۹

(۲) قال العلامة الشامى واطال فى ذالک فى المعراج وقال هذه الافعال كلها للسمعة والرياء فيحترز عنها لانهم لا يريدون بها وجه الله تعالىٰ

(۳) وقال ايضاً ويكره اتخاذ الضيافة من الطعام من اهل الميت لانه شرع فى السرور لا فى الشرور وهى بدعة مستقبحة. (ج ا ص ۶۲۹)

بطور نمونہ چند عبارات نقل کردی گئی ہیں جن سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ یہ تمام رسومات بدعات، خرافات ہیں ان سے احتراز لازم ہے ایصال ثواب کیلئے زمان و مکان کی کوئی قید نہیں جب چاہیں جہاں چاہیں جتنا چاہیں ایصال ثواب کر سکتے ہیں یہ افعال چونکہ بدعت ہیں اس لئے ان میں شرکت کرنا جائز نہیں۔ پیار و محبت کے ساتھ لوگوں کو سمجھا کر ان رسومات سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے۔ علماء کرام کو بالخصوص ایسی رسومات میں شرکت سے پرہیز کرنا چاہئے ان کی شرکت سے ان بدعات کی تائید ہوتی ہے۔

تحفۃ القلم

WEEKLY AL QALM-E-PESHAWAR

تابندہ ستارے

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ③

ابنِ سلیمان

ہجرت کے بعد ابتدائی پانچ مہینوں میں انصار کے گھر مہاجرین کے لیے مہمان خانہ عام تھے لیکن یہ زندگی اور صورت حال منظم نہ تھی اس لیے رسول اکرم ﷺ نے مہاجرین کی پرورش اور کفالت کے لیے ایک سہل مگر مستقل اور منظم طریق کار کی ضرورت محسوس فرمائی چنانچہ ہجرت کے پانچ ماہ بعد آپ ﷺ نے حضرت انس بن مالک کے وسیع مکان میں انصار و مہاجرین کو جمع کیا اور ان کے مابین عقدِ مواخاۃ قائم فرمایا۔ آپ ﷺ ایک ایک مہاجر اور ایک ایک انصاری کو بلاتے اور ان سے مخاطب ہو کر فرماتے "آج سے تم دونوں بھائی بھائی ہو"۔ اس مبارک مجلس میں حضرت مصعب بن عمیر کا رشتہ مواخاۃ میزبان رسول حضرت ابو ایوب انصاری رئیس بنو نجار سے قائم کیا گیا۔

ہجرت کے بعد بھی حضرت مصعب برابر دعوت و تبلیغ اور وعظ و تذکیر میں مشغول رہے۔ ۲ ہجری میں غزوۂ بدر کے موقع پر وہ ان تین سو تیرہ نفوسِ قدسی میں سے ایک تھے جنہوں نے اپنی استقامت و عزیمت اور اخلاص و ایثار کے انمٹ نقوش صفحۂ تاریخ پر ثبت کیے اور جنہیں "اصحاب بدر" کا عظیم الشان لقب مرحمت ہوا۔ حق و باطل کے اس معرکۂ اول میں انہیں یہ خصوصی شرف بھی حاصل ہوا کہ سرور عالم ﷺ نے انہیں مہاجرین کا سب سے بڑا علم عنایت فرمایا۔

۳ ہجری میں جنگ اُحد پیش آئی تو اس میں بھی حضور ﷺ نے علمبرداری کا شرف حضرت مصعب کو عطا فرمایا۔ جب ایک اتفاقی غلطی سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور رسول اکرم ﷺ کی شہادت کی خبر مشہور ہوگئی تو اس وقت مسلمانوں کے تین گروہ ہوگئے ایک گروہ نے کہا "رسول اللہ ﷺ کے بعد لڑنے سے کیا حاصل؟" اور یہ کہہ کر مدینہ کی طرف چل دیا۔

دوسرے گروہ نے کہا "حضور ﷺ کے بعد جینے سے کیا حاصل؟" اور یہ کہہ کر حصول شہادت کی خاطر مردانہ وار لشکر کفار میں گھس گیا۔

تیسرا گروہ وہ تھا جو حضور ﷺ کے گرد حصار بنا کر آپ ﷺ کی حفاظت کر رہا تھا۔ یہ صرف چودہ جانبازوں پر مشتمل تھا۔

حضرت مصعب بن عمیر شہادت کے جویا ثابت قدم مجاہدین کے دوسرے گروہ میں شامل تھے۔ ان کا سینہ علم دین کا مخزن تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی شہادت کی خبر سنی تو زبان پر بے اختیار یہ آیت جاری ہوگئی۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (سورہ آل عمران)

اور محمد ﷺ تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں

اس کے ساتھ ہی انہوں نے بلند آواز سے نعرہ لگایا:

"میں رسول اللہ ﷺ کا علم سرنگوں نہیں ہونے دوں گا"

یہ کہہ کر ایک ہاتھ میں شمشیر برہنہ اور دوسرے میں علم لیے کفار پر ٹوٹ پڑے۔ مشرکین کے مشہور شہسوار ابن قمیئہ نے بڑھ کر تلوار کا وار کیا اور ان کا داہنا ہاتھ شہید کر ڈالا۔ حضرت مصعب نے فوراً بائیں ہاتھ میں علم تھام لیا۔ ابن قمیئہ نے دوسرا ہاتھ بھی شہید کر دیا۔ انہوں نے کٹے ہوئے بازوؤں کا حلقہ بنا کر علم کو سینے سے چمٹا لیا۔ گویا تہیہ کر رکھا تھا کہ جب تک سانس میں سانس ہے پرچم اسلام کو سرنگوں نہ ہونے دیں گے بدبخت ابن قمیئہ نے اب جھنجھلا کر ان پر نیزے کا ایک ایسا بھرپور وار کیا کہ اس کی انی ٹوٹ کر حضرت مصعب کے علم و عشق سے معمور مقدس سینے میں رہ گئی اور وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ جونہی وہ گرے ان کے بھائی ابوالروم بن عمیر نے آگے بڑھ کر علم سنبھال لیا اور لڑائی ختم ہونے تک اس کو تھامے ہوئے حق شجاعت ادا کرتے رہے جنگ کے بعد اس علم کو سرنگوں کیے بغیر مدینہ لائے۔

جب قریش میدان جنگ سے واپس چلے گئے اور مسلمان اپنے شہداء کی تجہیز و تکفین کی طرف متوجہ ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ مکہ کے جوان رعنا مصعب چہرہ کے بل گرے ہوئے خاک وخون میں غلطاں ہیں۔ سرور عالم ﷺ کو ان کی شہادت سے سخت صدمہ پہنچا۔ آپ ﷺ اس پیکرِ علم و عمل کی لاش کے قریب کھڑے ہوگئے اور یہ آیت تلاوت فرمائی

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا

"مومنین میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ جو عہد کیا اسے سچ کر دکھایا۔ بعض ان میں سے اپنی مدت پوری کر چکے ہیں اور بعض ابھی انتظار کر رہے ہیں اور اپنے ارادہ میں کوئی تغیر و تبدل نہیں کیا"

اس کے بعد آپ ﷺ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا۔

"میں نے مکہ میں تمہارے جیسا حسین اور خوش لباس اور کوئی نہیں دیکھا تھا لیکن آج دیکھتا ہوں کہ تمہارے بال گرد آلود اور الجھے ہوئے ہیں اور تمہارے جسم پر صرف ایک چادر ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر رہو گے"۔

پھر آپ ﷺ نے حضرت مصعب کی تکفین کا حکم دیا اس شہید راہِ حق کی چادر اتنی چھوٹی تھی کہ اس سے سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں مستور کیے جاتے تو سر برہنہ ہو جاتا۔ بالآخر حضور ﷺ نے فرمایا کہ سر چادر سے ڈھانپ دو اور پاؤں "اذخر" گھاس سے چھپا کر اس شہیدِ حق کو سپردِ خاک کر دو۔ صحابہ نے حکم کی تعمیل کی اور یوں وہ پیکر صدق و صفا دنیائے ظاہر بین کی نگاہوں سے ہمیشہ کے لیے روپوش ہوگیا۔

بنا کردند خوش رسمے بخون و خاک غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

حضرت مصعب کی شادی مشہور صحابیہ حضرت حمنہ بنت جحش (سرور عالم ﷺ کی پھوپھی زاد بہن) سے ہوئی تھی ان سے ایک خوردسال بچی زینب اپنی یادگار چھوڑی۔

یہ مجاهد نہیں

شہداءِ اُحد کی تجہیز و تکفین

اس غزوہ میں ستر صحابہ شہید ہوئے جن میں اکثر انصار تھے۔ بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ کفن کی چادر بھی پوری نہ تھی چنانچہ مصعب بن عمیر کے ساتھ یہی واقعہ پیش آیا کفن کی چادر اس قدر چھوٹی تھی کہ سر اگر ڈھانکا جاتا تھا تو پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں ڈھکے جاتے تو سر کھل جاتا تھا بالآخر ارشاد فرمایا کہ سر ڈھانک دو اور پیروں پر اذخر (ایک گھاس ہوتا ہے) ڈال دو (صحیح بخاری غزوۂ اُحد)

اور یہی واقعہ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا جیسا کہ معجم طبرانی میں ابواسید سے اور مستدرک حاکم میں انس سے مروی ہے۔ طبرانی کے سند کے سب راوی ثقہ ہیں۔

اور بعض کے لئے یہ بھی میسر نہ آیا دو دو آدمیوں کو ایک ہی چادر میں کفن دیا گیا اور دو دو اور تین تین کو ملا کر ایک قبر میں دفن کیا گیا دفن کے وقت یہ دریافت فرماتے کہ ان میں سے زیادہ قرآن کس کو یاد ہے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا اس کو قبلہ رخ لحد میں آگے رکھتے اور یہ ارشاد فرماتے۔

انا شهيد على هولاء ليوم القيامة

قیامت کے دن میں ان لوگوں کے حق میں شہادت دوں گا۔

اور یہ حکم دیا کہ اس طرح بلا غسل دیئے خون آلود دفن کردیں (صحیح بخاری)

صحیح بخاری میں جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شہداء اُحد کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھی لیکن کل علماء سیر اس پر متفق ہیں کہ آپ نے شہداء اُحد کے جنازہ کی نماز پڑھی اور متعدد روایات حدیث بھی اس کی موید اور مساعد ہیں حافظ علاء الدین مغلطائی نے اپنی سیرت میں اس پر اجماع نقل کیا ہے باقی تفصیل کے لئے کتب حدیث کی مراجعت کی جائے۔

بعض لوگوں نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے عزیز شہیدوں کو مدینہ لے جا کر دفن کریں لیکن رسول اللہ ﷺ نے منع فرما دیا اور یہ حکم دیا کہ جہاں شہید ہوئے وہیں دفن کئے جائیں (ابن ہشام)

شہید قوم

اُحد کے دن قزمان نامی ایک شخص نے بڑی جانبازی اور سرفروشی دکھلائی اور تنہا اس نے سات یا آٹھ مشرکوں کو قتل کیا

فتوحات اسلام

ابو امامہ

اور آخر میں خود زخمی ہوگیا جب اس کو اٹھا کر گھر لے آئے تو بعض صحابہ نے اس سے یہ کہا:

والله لقد ابليت اليوم ياقزمان فابشر

خدا کی قسم آج کے دن اے قزمان تو نے بڑا کارنمایاں کیا تجھ کو مبارک ہو۔

قزمان نے جواب دیا:

لابشر فوالله ان قاتلت الاعن احساب قومي ولولا ذلك ماقاتلت

تم مجھے کس چیز کی بشارت اور مبارکباد دیتے ہو خدا کی قسم میں نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے لئے قتال نہیں بلکہ صرف اپنی قوم کے خیال اور ان کے بچانے کی غرض سے قتال کیا۔

اس کے بعد جب زخموں کو تکلیف زیادہ ہوئی تو خودکشی کر لی۔ یہ قصہ تفصیل کے ساتھ بحوالۂ بخاری و فتح الباری بحث جہاد میں گزر چکا ہے۔

فائدہ: یہ شخص دراصل منافق تھا مسلمانوں کے ساتھ ملکر جو اس نے کارنمایاں کئے تو محض قوم اور وطن کی ہمدردی کے حتیٰ کہ اسی میں وہ مارا گیا اس بنا پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص اہل نار میں سے ہے خدا کے نزدیک شہید وہ ہے کہ جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جہاد کرے اور جو شخص قوم اور وطن کیلئے لڑ کر جان دیدے اس زمانہ کے محاورہ کے مطابق وہ شہید قوم کہلا سکتا ہے مگر اسلام میں وہ شہید نہیں۔

☆.....☆.....☆

طبِ نبوی ﷺ سے علاج

ابوالمبشر حکیم شفیق احمد ملک
0300-5258786

مسواک

صفائی نصف ایمان ہے اور دانتوں و مسوڑھوں کی صفائی اس لئے اور زیادہ اہم ہے کہ دانتوں سے چبا کر لعابِ دہن سے آلودہ لقمے ہم معدے میں پہنچاتے ہیں اگر دانت خراب ہوں گے تو پھر ہمارے معدے اور غذا کا کیا حشر ہوگا لہٰذا دانتوں کی صفائی سے معدے اور پورے جسم کی نشوونما کا خصوصی تعلق ہے حضور علیہ السلام نے مسواک کے بارے میں اپنی امت کو ہمیشہ تاکید فرمائی اور اپنی مقدس حیات مبارک کی مثال پیش کی تا کہ امت دانتوں کی صفائی سے غافل نہ ہو بلکہ اپنے نبی کی سنت سمجھ کر اس پر عمل کرے۔ مسواک کے بارے میں بے شمار احادیث منقول ہیں صحیح بخاری اور مسلم شریف میں مرفوعاً حدیث مذکور ہے (ترجمہ) اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو یقیناً میں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ آپ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو مسواک فرماتے حضور ﷺ نے فرمایا مسواک منہ کی صفائی اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اس سے بڑھ کر مسواک کی اور کیا اہمیت ہوگی کہ حضور ﷺ نے مسواک پر ہمیشگی فرمائی ہے اور اپنے مرض الوفات کے آخری لمحات میں بھی مسواک سے غافل نہیں ہوئے جب عالم سکرات میں آپ ﷺ کا سر مبارک عائشہ صدیقہ کی گود میں تھا تو آپ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے مسواک طلب کی جس کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے اپنے دانتوں سے نرم کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا اور حضور ﷺ نے باقاعدہ تندرستوں کی طرح مسواک کو استعمال فرمایا۔ مسواک بنانے کیلئے سب سے عمدہ لکڑی پیلو کے درخت کی جڑ ہے جس میں قدرت نے دانتوں کی صفائی اور جملہ امراض دہن کا علاج پوشیدہ رکھا ہے پیلو کے درخت کی چھال کا جوشاندہ ہر قسم کی بلیڈنگ کو کنٹرول کرتا ہے۔ پیلو کی مسواک صوبہ سندھ، پنجاب، سرحد اور ایران بالخصوص سعودی عرب مکہ اور مدینہ منورہ میں عام دستیاب ہے۔

(جاری ہے)

میٹھے میٹھے اقوال

جس پر نصیحت اثر نہ کرے وہ جانے کہ ایمان سے اس کا دل خالی ہے (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

کسی راجہ نے کسی پرہیزگار سے پوچھا، کیا میں تمہیں کبھی یاد آتا ہوں؟ جواب ملا "ہاں! جب میں خدا کو بھول جاتا ہوں۔ (شیخ سعدیؒ)

گناہ کا آغاز مکڑی کے تار کی مانند نازک ہوتا ہے لیکن انجام بحری جہاز کے رسے کی مانند مضبوط اور ناقابل شکست ہوتا ہے۔ (ابوبکر بن داؤد)

میں نے دنیا کے تمام عظیم انسانوں کی سوانح پڑھ لی کامیابی کا راز محض استقامت، کم گوئی، کم خوراکی ہی ملا۔ (خ۔د)

اگر انسان رنج و حسرت کی فکر سے بلند ہو جائے تو آسمان کی بلندی بھی اس کے قدموں کے نیچے آ جائے۔ (سعدیؒ)

احتیاط دانشمندی کی سب سے بڑی بیٹی ہے۔

مصیبت انسان بناتی ہے اور مال و دولت شیطان۔ (وکٹر)

(خلیل دانش حسنی)

آخر توبہ کب تک؟

حضرت علیؓ سے کسی آدمی نے کہا میں نے گناہ کیا ہے تو حضرت علیؓ نے فرمایا اللہ سے توبہ کر پھر دوبارہ گناہ نہ کر۔ کہنے لگا میں نے گناہ کیا پھر دوبارہ کیا۔ فرمایا اللہ سے توبہ کر اور دوبارہ نہ کر۔ کہنے لگا کہ میں نے سہ بارہ کیا فرمایا اللہ سے توبہ اور دوبارہ نہ کر۔ کہنے لگا کب تک؟ فرمایا جب تک شیطان تھک نہ جائے۔

(مجاہد سیہ، مجاہد عثمان، جامعہ فیض الاسلام کوٹلی، بھنڈراں)

الادب و الادیب

......چلے جاتے ہیں

زر کے انبار لگاتے ہی چلے جاتے ہیں
محل پر محل بناتے ہی چلے جاتے ہیں
لوگ اک وقت کی روٹی کو ترستے ہیں مگر
حکمران عیش اڑاتے ہی چلے جاتے ہیں
یہ جو سردار ہیں دہقان کو بھوکا رکھ کر
اپنی جاگیر بڑھاتے ہی چلے جاتے ہیں
اہل ثروت نے یہ دستور بنا رکھا ہے
دبنے والے کو دباتے ہی چلے جاتے ہیں
ایک ناچی ہی نہیں اور بھی لکھنے والے

ابناء الاسلام — اِسلام کے بیٹے

سیدنا آدمؑ سے نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے وہ ہمارے پیارے نبی محمد عربی ﷺ پر آ کر ختم ہوگیا اس دنیا میں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے جن میں آپ ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا یہ مقدس اور پاکیزہ عقیدہ ختم نبوت کہلاتا ہے ختم عربی زبان میں مہر لگانے کو کہتے ہیں گویا کہ اب مہر لگ چکی ہے نبوت پر۔

کتاب کے بعد نہ کوئی شریعت ہے اس شریعت کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کو اللہ رب العزت نے سورہ احزاب میں کھلے لفظوں میں واضح کیا ہے فرمایا کہ "محمد (ﷺ) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں آپ ﷺ تو اللہ کے رسول اور انبیاءؑ کے خاتم ہیں (الاحزاب۔۴۰)

اس آیت کے بعد اب کسی شک کی گنجائش نہیں رہتی کہ آپ انبیاءؑ کے خاتم ہیں۔

طرح بنی اسرائیل کی مثال دی کہ جب ان میں کوئی نبی وفات پا جاتا تو دوسرا اس کی جگہ جانشین ہوتا مگر جان لو میں آخری نبی ہوں۔

الغرض ختم نبوت آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے لیکن دشمنان اسلام کو یہ بات گوارا نہ تھی۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے دور میں بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور آپؐ کے بعد بھی نبوت کا دعویٰ کیا حضور ﷺ کے دور میں تو انہوں نے اس حرکت کو واجب القتل قرار دے کر صحابہؓ کو بھیجا حضور ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد ایسے مرتدوں کے ساتھ خلفاء راشدین،

بنات الاسلام — اِسلام کی بیٹیاں

(۱) اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یتیم بچوں کیساتھ شفقت آپ کی زندگی علم و عبادت میں مشغول رہتی تھی لیکن آپ نے ان بچوں کو پال کر امت مسلمہ کے لئے ایک شاندار سبق چھوڑا ہے کاش آج بھی یتیموں کو تھامنے اور پالنے والی خواتین نظر آنے لگیں۔

(۲) بھتیجوں پر شفقت

تھیں۔ آج کی مسلمان خاتون کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس عمل کو اختیار کرنا چاہئے پھر انشاء اللہ وہ اپنی اولاد پر قیامت کے دن فخر کر سکے گی۔

(۵) حضرت عائشہؓ کا بچوں میں عبادت کا ذوق پیدا کرنا

بھیجنا بچوں کے سامنے قربانی کرنا یہ سارے کام بچوں کے لئے ضروری نہیں ہیں لیکن چونکہ انہیں بچوں نے بڑے ہو کر دین کی

اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ناراض نہیں تھے البتہ کچھ شکوہ ان کے دل میں پیدا ہو گیا تھا اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خود انہیں بلوا کر ان سے بات کی اور ان کے شکوے کو دور کیا اور پورے معاملے کی وضاحت فرمائی۔

فرق آیا بلکہ ان کی شان اور زیادہ بڑھ گئی اگر اسی طرح تمام بہنیں اپنے بھائیوں کے ساتھ معاملہ کریں اور بھائی اسی طرح کا اچھا

ختم نبوت

محمد عزیر یوسف جوجارا

سیدنا آدمؑ سے نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے وہ ہمارے پیارے نبی محمد عربی ﷺ پر آکر ختم ہو گیا اس دنیا میں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے جن میں آپ ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا یہ مقدس اور پاکیزہ عقیدہ ختم نبوت کہلاتا ہے ختم عربی زبان میں مہر لگنے کو کہتے ہیں گویا کہ اب مہر لگ چکی ہے نبوت پر۔

قرآن کریم میں بھی اللہ رب العزت نے بے شمار مقامات پر ختم نبوت کو علی الاعلان ظاہر کیا حضور نبی کریم ﷺ سے پہلے جتنے انبیاء کرام آئے بخصوص قبیلوں اور قوموں کی طرف آئے ان کی شریعت صرف مخصوص قوم کے لئے ہوتی اور مخصوص وقت تک کیلئے۔ ایک ہی وقت میں کئی انبیاءؑ دنیا میں موجود ہوئے لیکن آپ کے دور میں حضور ﷺ کے علاوہ کوئی نبی موجود نہ تھا اور آپ ﷺ کو پوری دنیا کیلئے رسول بنا کر بھیجا گیا جیسا کہ قرآن میں فرمایا "فرما دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں (الاعراف ۱۵۸)

اس سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ ایک نبی کو جو پوری دنیا کیلئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہو تو جب اس کے دور میں کوئی نبی نہ آیا تو اس کے بعد کیا اسی طرح قرآن مجید کی آخری وحی سورۃ مائدہ میں اللہ نے فرمایا "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا تم پر اپنی نعمتوں کو عام کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا (مائدہ۔۳)

قرآن کے نزول، شریعت اسلامی کے نفاذ اور حضور ﷺ کی آمد کے بعد اب نعمتیں مکمل ہو گئیں۔ قرآن کی آخری وحی نے یہ اعلان کر دیا کہ اب خدا کے تمام احکامات نازل ہو گئے اب نہ کوئی نبی ہے اس نبی کے بعد نہ کوئی کتاب ہے اس کتاب کے بعد نہ کوئی شریعت ہے اس شریعت کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کو اللہ رب العزت نے سورہ احزاب میں کھلے لفظوں میں واضح کیا ہے فرمایا کہ "محمد (ﷺ) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں آپ ﷺ تو اللہ کے رسول اور انبیاءؑ کے خاتم ہیں (الاحزاب۔۴۰)

اس آیت کے بعد اب کسی شک کی گنجائش نہیں رہتی کہ آپ انبیاءؑ کے خاتم ہیں۔

خود نبی کریم ﷺ کی احادیث سے ختم نبوت کا عقیدہ ثابت ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں" حضرت عمرؓ نے اسلام لانے کے بعد اسلام کے احکامات کو اتنے احسن طریقے سے پورا کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتے" لیکن چونکہ آپ آخری نبی ہیں اس لئے حضرت عمرؓ کو نبوت نہ ملی بلکہ نبی کریم ﷺ کی رفاقت ملی۔ اسی طرح ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاءؑ کی مثال ایسی ہے جیسی ایک خوبصورت عمارت کو ایک آدمی بناتا ہے اور ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دیتا ہے لوگ اس عمارت کی تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں اس اینٹ کی جگہ کو کیوں چھوڑ دیا۔ پھر فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے جان لو کہ وہ اینٹ میں ہوں اسی طرح بنی اسرائیل کی مثال دی کہ جب ان میں کوئی نبی وفات پا جاتا تو دوسرا اس کی جگہ جانشین ہوتا مگر جان لو میں آخری نبی ہوں۔

الغرض ختم نبوت آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے لیکن دشمنان اسلام کو یہ بات گوارا نہ تھی۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے دور میں بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور آپ کے بعد بھی نبوت کا دعویٰ کیا حضور ﷺ کے دور میں تو انہوں نے اس حرکت کو واجب القتل قرار دے کر صحابہؓ کو بھیجا حضور ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد ایسے مرتدوں کے ساتھ خلفاء راشدین، خلفائے مسلمین نے بھی وہی سلوک کیا یعنی واجب القتل قرار دیا لیکن جیسے جیسے خیر القرون سے دور ہوتے گئے مسلمانوں میں خرابیاں آتی گئیں اور وہ کمزور پڑتے گئے پھر پاک و ہند میں مرزا غلام قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا چونکہ حکومت مسلمانوں کی نہ تھی اس لئے انگریزوں نے اسے حوصلہ دیا اور اس طرح وہ مسلمانوں کے ہاتھوں بچ گیا لیکن پھر بھی فرزندان اسلام نے قادیانوں کے خلاف تحریکیں شروع کیں اور آخر 1994ء میں ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔

الغرض ختم نبوت سے انکار کفر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا باعث ہے اور ختم نبوت آیات کریمہ و احادیث مبارکہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اب بھی ختم نبوت کے محافظ کام کر رہے ہیں جو کبھی امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری کی شکل میں تھے آج خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی شکل میں ہیں ختم نبوت پر جب بھی آنچ آنے لگی فرزندان اسلام کٹ مرنے کو تیار ہو جائیں گے پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

جسم میں جب تک جان رہے یہ تیرا ایمان رہے
سدا رہے یہ تجھ کو یاد ختم نبوت زندہ باد
ختم نبوت ہے ایمان ختم نبوت دین کی شان
ہے اسلام کی یہ بنیاد ختم نبوت زندہ باد

ایمانداری

محمد فواد انور (یوسفزئی)

جب مسلمانوں نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی تو مدینے کی آبادی بڑھ گئی۔ اسی طرح لوگوں کی ضروریات زندگی بھی بڑھ گئیں۔ روزمرہ کی چیزوں کی ضرورت زیادہ محسوس ہونے لگی۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے لوگوں نے دوکانداری شروع کی۔ کوئی سبزی اور پھل بیچتا، تو کوئی دودھ دہی رکھتا۔ غرض مدینہ کا بازار خاصا وسیع ہو گیا۔ اور لوگوں کی آمدورفت رہتی تھی۔ رسول اکرم ﷺ بھی کبھی کبھار ادھر آنکلتے تھے۔

ایک دن صبح رسول اکرم ﷺ بازار میں تشریف لائے۔ بازار میں چلتے چلتے آپ ﷺ ایک دکان پر پہنچے۔ جہاں اناج کھلی بوریوں میں رکھا تھا۔ دوکاندار نے حضور ﷺ کو آتا دیکھ کر بڑھ کر سلام کیا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ ملایا اور اس کا حال پوچھا۔ باتیں کرتے کرتے آپ ﷺ نے کھلی بوری میں ہاتھ ڈالا اور کچھ اناج ہاتھ میں باہر نکال لیا۔ آپ ﷺ کو احساس ہوا کہ نیچے کا اناج گیلا ہے آپ ﷺ نے ہاتھ پھیلا کر دوکاندار کو دکھایا اور کہا نیچے کا اناج گیلا ہے۔

دوکاندار نے کہا......

کل رات بارش ہوئی تھی اور چند بوریاں گیلی ہو گئی تھیں

حضور ﷺ نے کہا

اس اناج کو پھیلا کر رکھو تاکہ وہ سوکھ جائے اور دوسرے خریدنے والوں کو معلوم ہو کہ وہ کیا خرید رہے ہیں۔ جو کسی کو دھوکے سے خراب چیز دیتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔ دوکاندار نے فوراً چادر بچھا کر گیلے اناج کو پھیلا دیا۔ تاکہ وہ سوکھ جائے اور خریدنے والا دیکھ کر خرید سکے۔

اب دوکاندار رسول ﷺ کی طرف بڑھا اور کہنے لگا حضور ﷺ میں آئندہ ایسی غلطی نہیں کروں گا۔

☆......☆......☆

نثر پارے

الجہاد

واضح ہو کہ تمام شریعتوں میں سب سے زیادہ تمام اور کامل وہ شریعت ہے جس میں جہاد کا حکم دیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کا اوامر و نواہی کے ساتھ مکلف کرنا ایسا ہے کہ جیسے کسی شخص کے غلام مریض ہو جائیں تب وہ اپنے کسی خاص آدمی کو اس بات کا حکم دے کہ وہ ان کو کوئی دوا پلا دے پس اگر وہ شخص دوا پلانے میں ان پر سختی کرے اور اس کو ان کے منہ میں ڈالے تو ایسا کرنا درست ہو گا مگر رحمت کا مقتضی ہے کہ ان کے سامنے دوا کے فوائد بیان کرے تاکہ خوشی کے ساتھ اس دوا کو پی لیں اور نیز اس دوا میں شہد شامل کر دے تاکہ رغبت عقلیہ کے ساتھ رغبت طبعیہ بھی پائی جائے۔

ناگزیر جبر

اکثر لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان پر ریاستوں کی محبت میں شہوات دنیہ اور اخلاق سبعیہ اور شیطانی وسوسے ہی غالب ہوتے ہیں اور ان کے دلوں میں ان کے آبا کے رسوم از حد پیوست ہوتے ہیں۔ پس وہ ان فوائد کو نہیں سنتے اور نبی ﷺ کے حکم پر یقین نہیں کرتے اور اس کی خوبی میں غور نہیں کرتے تو ان کے حق میں یہ رحمت نہیں ہے کہ ان پر اثبات حجت میں ہی اکتفا کیا جائے بلکہ ان کے حق میں ہے کہ ان پر جبر کیا جائے تاکہ خواہ مخواہ ان کے دلوں میں ایمان اس طرح داخل کیا جائے جس طرح زبردستی سے تلخ دوا پلائی جاتی ہے اور یہ جبر اور سختی بغیر اس کے ممکن نہیں کہ جو مقابلے میں قوت شدید واور سامان قوی رکھتا ہے اس کو قتل کیا جائے یا ان کی قوت و شوکت کو توڑ دیا جائے اور ان کے مال و اسباب کو ضبط کر لیا جائے یہاں تک کہ وہ بالکل بے بس ہو جائیں پس اس وقت ان کے پیرو اور ان کی اولاد خوشی اور رغبت سے اسلام کو قبول کر سکتی ہے اور اسی وجہ سے نبی ﷺ نے قیصر روم کو لکھا تھا "تجھ پر تمام رعایا کا وبال ہو گا" اور بسا اوقات ان کو قید کرنا اور ان کو مغلوب کرنا ان کے ایمان لانے کا سبب ہو جاتا ہے اور اسی طرف نبی ﷺ نے اپنے اس قول میں ارشاد فرمایا ہے "اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ اچھے معلوم ہوں گے جو زنجیروں سے بندھے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے"

جہاد اسلامی اور دور حاضر کی جنگ (مولانا سید محمد میاںؒ)

بنات الاسلام

اِسلام کی بیٹیاں

دس سبق ②

انتخاب: عطاء اللہ کاشف

(۱) اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یتیم بچوں کیساتھ شفقت

آپ کی زندگی علم و عبادات میں مشغول رہتی تھی لیکن آپ نے ان بچوں کو پال کر امت مسلمہ کے لئے ایک شاندار سبق چھوڑا ہے کاش آج بھی یتیموں کو تھامنے اور پالنے والی خواتین نظر آنے لگیں۔

(۲) بچیوں پر شفقت

آج کل لوگ دوسروں کے بچوں کو ہاتھ تک نہیں لگاتے اور ان کا پیشاب وغیرہ دھونے سے کراہت کرتے ہیں حالانکہ اسلام نے صلہ رحمی کا حکم دیا ہے اور بچوں پر شفقت کی ترغیب دی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسلام کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھیں۔ اس لئے آپ نے اسلام کے ان تمام احکامات پر عمل فرمایا۔

(۳) اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے بچوں کی دیکھ بھال

آج کل خواتین نے بچوں کی دیکھ بھال میں دلچسپی لینا چھوڑ دی ہے۔ خصوصاً تعلیم یافتہ خواتین تو اسے عیب سمجھتی ہیں۔ اس کی وجہ سے چھوٹے بچے احساس محرومی اور طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں بلکہ سچ یہ ہے کہ ماؤں کی سستی، غفلت اور آرام پرستی نے بچوں کو بیمار و کمزور کر دیا ہے، اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کے بلند مرتبوں کا تذکرہ آسمانوں سے اترا ہے اور جن کی عبادت کے واقعات سے کتابیں بھری پڑی ہیں کس طرح سے دونوں بچوں کو نہلا رہی ہیں، اپنے ہاتھوں سے کھلا رہی ہیں اور ان کے کپڑے بدل رہی ہیں کاش! ہر ماں اسی طرح بچے کا خیال رکھے۔

(۴) اماں عائشہ صدیقہؓ کا بچوں کا دینی تربیت دینا

آپ نے پڑھ لیا کہ اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان بچوں کو نیکی اور بھلائی کے کام بتاتی تھیں اور ان سے باقاعدہ اس کی مشق کراتی تھیں اور انہیں برائیوں سے نفرت دلا کر برائی سے ہمیشہ بچنے کا سلیقہ سکھاتی تھیں۔ کاش! ہر بچے کو یہ خوش نصیبی حاصل ہو جائے کہ اس کی ماں اسے نیکی پر لگائے اور برائی سے بچائے ورنہ آج تو حالات کافی افسوسناک ہیں۔ مائیں خود بھی گناہوں میں مبتلا ہوتی ہیں اور معصوم بچوں پر بھی ان کا برا اثر ڈالتی ہیں، کئی عورتیں ٹی وی اور گانے جیسے گناہ میں بچوں کو شریک کر کے ان کا مستقبل بگاڑتی ہیں۔ معصوم بچہ تو مرفوع القلم ہوتا ہے اور اسے ان چیزوں کا گناہ نہیں ہوتا لیکن چونکہ اس کا ذہن اور دل سفید کاغذ کی طرح ہوتا ہے اس لئے ہر اچھائی اور ہر برائی جو اس کے سامنے کی جائے اس کا نقش اس کے دل پر ثبت ہو جاتا ہے۔ کئی عورتیں اپنے بچوں کو بازار میں لے جاتی ہیں اور پھر ان کے سامنے دوکانداروں سے گپیں ہانکتی ہیں۔ کئی عورتیں بچوں کے سامنے ناشکری کا رونا روتی ہیں، گھر والوں سے لڑتی ہیں اور غیبت کرتی ہیں۔

آپ نے واقعہ پر میں پڑھ لیا کہ حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں یہی فرمایا ہے کہ وہ ہمیں نیکی پر لگاتی تھیں اور گناہوں سے نفرت دلاتی تھیں اور ہمیں ہماری استعداد و عمل کے مطابق قرآن و حدیث یاد کراتی تھیں۔ آج کی مسلمان خاتون کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس عمل کو اختیار کرنا چاہئے پھر انشاء اللہ وہ اپنی اولاد پر قیامت کے دن فخر کر سکے گی۔

(۵) حضرت عائشہؓ کا بچوں میں عبادت کا ذوق پیدا کرنا

عرفہ کی رات سر منڈانا، نہلانا اور عید کی نماز کے لئے بھیجنا بچوں کے سامنے قربانی کرنا یہ سارے کام بچوں کے لئے ضروری نہیں ہیں لیکن چونکہ انہیں بچوں نے بڑے ہو کر دین کی امانت کو سنبھالنا ہوتا ہے اس لئے عقلمند لوگ بچپن ہی سے ان میں نیکیوں اور عبادات کا شعور پیدا کرتے ہیں۔ ہمیں بھی اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے ورنہ آج تو بچوں کے اندر کرکٹ، کھیل کود فضول زبان بازی کا ذوق پیدا کیا جاتا ہے چنانچہ وہ بڑے ہو کر اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے غافل رہتے ہیں اور کرکٹ کے پجاری بن کر اپنا وقت برباد کرتے ہیں۔

اسی طرح آج کل گھروں میں بچوں کو زبان درازی سکھائی جاتی ہے اور ان کی غلط اور فضول باتوں پر انہیں خوب شاباش دی جاتی ہیں اور ہر آنے جانے والوں کے سامنے ان کی نمائش کرائی جاتی ہے یہ رجحان بہت غلط ہے اور اس کی وجہ سے بچے زبان دراز، جھوٹے اور گپ باز بن جاتے ہیں اور ان میں نمائش پسندی کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ بچوں کو بچپن ہی سے دینی ذوق میں رنگا جائے اور ان کی زبانوں پر اللہ کا کلام اور حضور اکرم ﷺ کی سنت کو جاری کیا جائے اور ان کے بچپن کو ہر مضر اور نقصان دہ چیز سے بچایا جائے کیونکہ بچپن بنیاد ہے اور بنیاد کا درست اور مضبوط ہونا کس قدر ضروری ہے؟ یہ بات ہر عقلمند جانتا ہے۔

(۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھائی کو راضی کرنا

آپ نے اپنے بھائی کو راضی کرنے کیلئے نہایت فصاحت اور شیریں بیانی کے ساتھ گفتگو فرمائی کیونکہ بہن بھائی کا رشتہ بے حد مقدس اور پیارا رشتہ ہے اور ان دونوں کے آپس میں بہت سارے حقوق ہیں اور یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ اگر بھائیوں اور بہنوں کے درمیان اتفاق و اتحاد ہے تو گھروں میں سکون رہتا ہے اور کوئی دشمن کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا سکتا لیکن اگر خدانخواستہ کسی خاندان میں بھائی بہن آپس میں لڑ پڑیں اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے کیلئے غصہ ناراضی اور بے حسی پیدا ہو جائے تو ایسا خاندان برباد ہو جاتا ہے واقعہ کے الفاظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ناراض نہیں تھے البتہ کچھ شکوہ ان کے دل میں پیدا ہو گیا تھا اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خود انہیں بلوا کر ان سے بات کی اور ان کے شکوے کو دور کیا اور پورے معاملے کی وضاحت فرمائی۔

اس سے نہ تو کسی کی ناک کٹی اور نہ کسی کی عزت میں کوئی فرق آیا بلکہ ان کی شان اور زیادہ بڑھ گئی اگر اسی طرح تمام بہنیں اپنے بھائیوں کے ساتھ معاملہ کریں اور بھائی اسی طرح کا اچھا معاملہ بہنوں کے ساتھ کریں تو جو نااتفاقی کی آگ آج ہر گھر میں لگی ہوئی ہے بجھ جائے گی اور حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ جس گھر میں رہنے والے آپس میں صلہ رحمی اور محبت سے رہتے ہیں وہ گھر اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کیلئے رزق کو جاری فرما دیتے ہیں۔

(۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دل میں حضور اکرم ﷺ کا احترام

اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ کا کس قدر احترام حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دل میں تھا عموی طور پر زیادہ ساتھ رہنے اور خانگی زندگی گزارنے کی وجہ سے ادب و احترام میں کمی آجاتی ہیں لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دل میں حضور اکرم ﷺ کا احترام ہر آنے والے دن کے ساتھ بڑھتا گیا چنانچہ اسی کا صلہ تھا کہ آپ کو آخری سانسوں تک حضور اکرم ﷺ کی رفاقت نصیب رہی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضور اکرم ﷺ نے کئی نکاح فرمائے آپ کے اس عمل کی وجہ سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دل میں کوئی تنگی یا احترام میں کوئی کمی پیدا نہیں ہوئی۔ آپ جانتی تھیں کہ حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ سب کچھ فرما رہے ہیں اور آپ کا مقصد دین کا فائدہ ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خوش دلی کے ساتھ سوکنوں کو برداشت کیا اور اپنی محبت و احترام کو ہر طرح کی خود غرضی سے پاک رکھا۔

(۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دل میں حضور اکرم ﷺ کی محبت

قبر مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہی آنکھوں سے آنسو چھلک گئے یہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حضور اکرم ﷺ کے ساتھ محبت تھی جس کے آثار ہمیشہ زندہ رہے اس میں ہر مسلمان بیوی کیلئے بہت عمدہ اور مثالی سبق ہے۔

(۱۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا صبر

آپ نے اپنے آنسو فوراً چھپا لئے حالانکہ آج کل کی عورتیں مقابلے پر روتی ہیں اور اپنی مصیبت جتلانے کے لئے دکھا دکھا کر آنسو بہاتی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صبر کے اعلیٰ مقام پر فائز تھیں انہیں حضور اکرم ﷺ کی جدائی سے جو صدمہ پہنچا تھا اس کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا مگر انہوں نے لوگوں کو آنسو دکھانے کی بجائے اپنا سارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جوڑا ہوا تھا۔ کاش! آج کی مسلمان بیٹیوں کو یہ نکتہ سمجھ میں آجائے تو گھر گھر ہونے والا ماتم اور ناشکری بند ہو جائے۔

بزم القلم

محترم جناب مدیر القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں الحمدللہ القلم اخبار کی مستقل قاریہ ہوں میری دعا ہے کہ یہ اخبار القلم دنیا کے تمام کونوں میں پھیل کر روشنی پھیلائے آمین اور القلم کے تمام لکھنے والوں کی کاوشوں کو قبول فرمائے آمین جناب محترم سعدی صاحب کی ہر ہفتہ کی تحریر کی منتظر رہتی ہوں ہر ہفتہ مجاہدین کے بارے میں کچھ معلوم تو ہوتا ہے نئے شہیدوں کے بارے میں اطلاع ملتی ہے دل میں ہی خوشی و غم کا ملال ہوتا ہے بلا اختیاری آنسوؤں میں ڈوب جاتے ہیں تمام شہداء کے گھر والوں کو ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ پاک تمام شہداء کے گھر والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ جناب سعدی صاحب خدا پاک آپ کی ہر لمحہ حفاظت فرمائے اور تمام جسمانی و روحانی تکالیف دور فرمائے آمین۔ آپ اپنی ہر دعا میں یاد فرما دیا کریں آپ کی ہر تحریر قابل فکر اور قابل دید ہے آپ کیلئے اور تمام مجاہدین کیلئے دعا گو ہیں خدا پاک تمام مجاہدین کی مدد و نصرت فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

والسلام

مریم (لاہور)

......چلے جاتے ہیں

زر کے انبار لگاتے ہی چلے جاتے ہیں
محل پہ محل بناتے ہی چلے جاتے ہیں
لوگ اک وقت کی روٹی کو ترستے ہیں مگر
حکمران عیش اڑاتے ہی چلے جاتے ہیں
یہ جو سردار ہیں دہقان کو بھوکا رکھ کر
اپنی جاگیر بڑھاتے ہی چلے جاتے ہیں
اہل ثروت نے یہ دستور بنا رکھا ہے
دبنے والے کو دباتے ہی چلے جاتے ہیں
ایک ناجی ہی نہیں اور بھی لکھنے والے
مال پہ مال بناتے ہی چلے جاتے ہیں
اپنے آقائے صلیبی کی ثنا لکھتے وقت
جام پہ جام چڑھاتے ہی چلے جاتے ہیں
اپنے آقا سے ڈراتے ہی چلے جاتے ہیں
موت کا خوف دلاتے ہی چلے جاتے ہیں
ایک مصرع پہ اٹک جاتی ہے سوئی ورنہ
شعر آتے ہیں تو آتے ہی چلے جاتے ہیں
کفر آمادۂ پیکار ہے سرحد پہ چلو
اب یہی آخری ہتھیار ہے سرحد پہ چلو

راہِ نجات

ارباب جہل و جبر پہ چھاتے چلے چلو
دنیا کو ظالموں سے بچاتے چلے چلو
دار و رسن کا خوف دلوں سے نکال کر
حق کا پیغام سب کو سناتے چلے چلو
فرعونیت کے زہر کا تریاق ہے جہاد
شمشیر کو رفیق بناتے چلے چلو
سوئے محاذ جیت کا ارماں لئے ہوئے
پرچم بہادری کا اڑاتے چلے چلو
آنکھوں میں برق سینے میں طوفاں لئے ہوئے
دنیا سے غاصبوں کو مٹاتے چلے چلو
دشمن کو ہر محاذ پہ دیتے ہوئے شکست
اپنی فتح کا جشن مناتے چلے چلو
ناہید و کہکشاں تمہیں دیکھیں حسد کے ساتھ
اتنا بلند خود کو بناتے چلے چلو
اسلام میں نجات ہے اسلام کی طرف
اپنے پرائے سب کو بلاتے چلے چلو
بابر ساجوش و جذبہ و جرأت دکھایئے
دین و وطن کی راہ میں گردن کٹایئے

مجرم حق گوئی

مجھ کو محفل نہیں دنیا سے اٹھایا جائے
"میں ہوں سقراط مجھے زہر پلایا جائے"
میں کہ حق گوئی دبیاکی کی مجرم ٹھہری
شہر کے بیچ میں اک دار سجایا جائے
میں نے قاتل کو سرعام کہا ہے قاتل
مجھ کو اس جرم میں سولی پہ چڑھایا جائے
اہل ثروت کو میں خاطر میں نہیں لا سکتی
اس لئے سر مرا شانوں سے اڑایا جائے
تاکہ عبرت ہو کوئی سر نہ اٹھائے اپنا
میرا انجام رعایا کو دکھایا جائے
جہاں انسان ہی انسان کی اڑائے گردن
ایسی بستی سے کہیں دور ہی جایا جائے
جہاں قاتل نہ ہوں، ظالم نہ ہوں، بے درد نہ ہوں
ایسا اک شہر کہیں دور بسایا جائے
یہ زمیں بانجھ ہوئی جاتی ہے لے دے ہتھانو!
کیوں نہ اب کھیت سمندر میں اگایا جائے
میں محمد کی کنیزوں میں ہوں ادنیٰ سی کنیز
میری پہچان یہی ہے یہی میری تمیز
(امشیرو بابا آفریدی شہیدؒ)

فرقان



انہیں یہ گمان تھا کہ وہ حق پر ہیں، حالانکہ وہ بہت سی نشانیاں دیکھ چکے تھے جن سے ان پر واضح ہو گیا تھا کہ وہ حق پر نہیں بلکہ باطل پر ہیں۔ لیکن ضد کا کوئی علاج نہیں سوائے ڈنڈے کے۔ ایک بات وہ بہت بڑھ چڑھ کر کہا کرتے تھے کہ ہم حق پر نہ ہوتے تو ہم غالب نہ ہوتے، ہم پر آسمان سے عذاب آ گیا ہوتا اور ہم بیت اللہ کی تولیت اور حج کی خدمت سے محروم کر دیے گئے ہوتے۔ اگر یہ مسلمان حق پر ہیں تو ان پر اللہ کی نصرت اور ہم پر عذاب کیوں نہیں آ جاتا؟

اور پھر فیصلہ کر لیا گیا کہ کافروں کی یہ غلط فہمی بھی دور کر دی جائے، انہیں ایسے وقت میں میدان میں لا کھڑا کیا گیا جب وہ لڑنے نہیں صرف اپنے قافلے کا دفاع کرنے آئے تھے لیکن مسلمانوں کی کمزور حالت دیکھ کر ان کے منہ میں پانی بھر آیا۔ آج مسلمان کم ہیں، خالی ہاتھ ہیں، بے سروسامان ہیں، میدان کے دشوار گزار اور بے آب حصے میں ہیں جس میں نقل و حرکت ہی مشکل ہے۔ اعداد و شمار یہی بتاتے ہیں کہ آج اگر جنگ کر لی جائے تو ہمیں ''کمپلیٹ وکٹری'' مل جائے گی اور اسلام کا نام و نشان دنیا سے ہی مٹ جائے گا۔ ابوجہل کے دل میں یہ خیال آیا، باقی قوم آج لڑنا نہیں چاہتی تھی لیکن پھر اس کی ضد کی وجہ سے سب کی نیت بن گئی۔ کیوں؟ ليقضى الله امراً كان مفعولا......

مسلمان بھی لڑنے نہیں آئے تھے، ابوسفیان کا قافلہ پکڑنے آئے تھے مگر وہ تو نکل گیا تھا، اب کیا کیا جائے؟ واپسی یا ابوجہل کے لشکر سے مقابلہ؟؟ آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت، معیت اور امداد کے وعدے آ چکے تھے، ان کے ظہور کے موقع کا انتظار تھا۔ آپ کے قلب اطہر میں خیال آیا کیوں نہ آج یہ سب ہو جائے۔ مسلمان اگر تیاری کے ساتھ میدان میں ہوں گے نصرت تو تب بھی اترے گی، طاقت کے ساتھ صف آراء ہوں گے امداد تو تب بھی آئے گی لیکن اس وقت نظر کچھ اپنے اسباب اور اپنی طاقت کی طرف بھی جا سکتی ہے کچھ نصرت اور معیت کی طرف نہ جائے گی، کیوں نہ آج جنگ ہو جائے اور مسلمانوں پر ''حجت'' قائم ہو جائے کہ اسلام کی عزت، مسلمانوں کی فتح، کفر کی شکست اور کافروں کی ذلت کا سبب صرف اور صرف اللہ کی نصرت ہے۔ نہ اسباب، نہ ...

تو ایسی بات کی جس سے آقا کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں بنی اسرائیل کی طرح یہ کہتے ہوئے نہ پائیں گے کہ آپ اور آپ کا رب جا کر لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں، بلکہ ہم تو آپ کے آگے پیچھے، دائیں بائیں ہر جانب سے لڑیں گے، عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس چمک اٹھا۔ انصار کی باری آئی، ان کے سردار سعد بن عبادہؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ ہمیں اپنے گھوڑے سمندر میں ڈال دینے کا حکم کریں تو ہم



اس سے بھی دریغ نہ کریں اگر آپ حکم فرمائیں تو ہم عرب کے آخری کنارے تک انہیں دوڑا کر لے جائیں۔

دیکھو! بدر حجت ہے، قیامت تک کے لیے حجت ہے، اس لیے آج بھی ایمان والے کافروں کے بڑے لشکروں اور بے پناہ طاقت سے مرعوب نہیں ہوتے بلکہ کوئی مقداد رضی اللہ عنہ جیسی بات کرتا ہے کوئی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ جیسی۔ اگر بدر کی یہ حجت موجود نہ ہوتی کمزور کبھی طاقتور کے مقابل کھڑے ہو سکتے؟ کبھی کوئی چھوٹا لشکر کثیر تعداد سے بھڑ جانے کی ہمت کر سکتا؟ بدر کی یہی حجت ہی تھی جس نے مسلمانوں کو روم فارس سے لڑایا اور آج روس، امریکہ اور نیٹو کے خلاف ڈٹ جانے کا درس دیتی ہے۔ جن کے لیے بدر اس وقت حجت نہیں تھا وہ تب بھی حساب کتاب کرتے اور بہانے جوڑتے رہ گئے اور آج بھی اسی میں مشغول ہیں، حجت مان لینے والے تب بھی میدان میں نکل آئے آج بھی میدان میں ہیں۔

کر سکے اور مجاہدین ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر بدر کو یاد کرتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہم اتنے نہ تھے کم تھے۔ ۱۹۹۹ء کے آخری دنوں میں ایک طیارہ اغواء ہوا تھا۔ دنیا بھر میں کئی دن دھوم رہی۔ کام ہو گیا، تحقیقات مکمل ہو گئی کہ اغواء کار پانچ تھے، ان کے پاس پسٹل اور گرینیڈ تھے۔ یورپ کا ایک مسافر اپنے ملک میں جا کر یہ بیان دیتا ہے کہ ہائی جیکر پانچ نہیں چھ تھے اور ان میں سے ایک کے پاس کلاشنکوف تھی وہ ہر وقت تن کر ہمارے سروں پر کھڑا رہتا تھا۔ یہ چھٹا ہائی جیکر جو اس انگریز کے حواس پر چھایا رہا کون تھا؟

یقیناً وہی جن کے ایڑ لگانے اور کوڑے لگانے کی آوازیں بدر والوں نے سنی تھیں ''اقبل یا حیزوم''۔ افغانستان کے کوہسار ہوں، کشمیر کے مرغزار ہوں، عراق کے ریگزار یا مسجد اقصیٰ کے مینار، بدر والی آوازیں بھی آج تک آتی ہیں اور کافروں کی آنکھیں بھی آج تک دھوکہ کھاتی ہیں بدر کو حجت مان کر ان مقامات کی طرف آ کر تو دیکھیں، سب نظر آئے گا، سب سنائی دے گا۔

بدر کو حجت قرآن نے خود کہا، ایمان والوں کے لیے بھی اور کافروں کے لیے بھی، ليهلك من هلك عن بينة ويحيى من حي عن بينة جو ایمان پر رہے حجت کے قیام کے ساتھ رہے اور جو کفر پر رہے وہ بھی۔

ابوجہل مکہ سے نکلتے وقت عذاب مانگ کر آیا تھا اور کافروں پر عذاب آنا کوئی نئی بات نہیں ہمیشہ کا دستور ہے۔ ہر قوم کے کافروں پر عذاب آیا۔ ابوجہل اور اس کی قوم پر بھی آیا لیکن بانداز دیگر۔ پہلے کبھی ہوا، کبھی پانی، کبھی زلزلہ، کبھی پتھر لیکن اب قیامت تک ابوجہل جیسوں کے لیے عذاب ''بدر'' کی شکل میں آیا کرے گا۔ پہلے معاذ و معوذ کی تلوار خاک و خون میں تڑپائے گی اور پھر بدر کا گندہ کنواں آماجگاہ بنے گا۔ آخرت کا عذاب اس کے سوا ہے۔ آج بھی ان سب کے لیے یہی عذاب جاری ہے روزانہ اخبارات میں تصویریں شائع ہوتی ہیں۔ جلی کٹی، ٹکڑوں میں بکھری لاشیں اور سرنگوں ہوتے ہوئے جھنڈے۔

بدر میں جو عذاب آیا تھا اس کی خبر پہلے دے دی گئی تھی، بخاری شریف کی روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''یوم نبطش البطشة الكبرى'' (جس دن ہم ان کافروں کو بڑی پکڑ میں پکڑیں گے) سے مراد بدر کا دن ہے۔ اس دن کافر بڑی پکڑ میں آئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ستایا تھا اس کا بدلہ ان سے لے لیا گیا۔ کافروں پر اب بھی رب کی سخت پکڑ جاری ہے اور ''بدر'' کے انداز میں جاری ہے۔

بدر کا دن ''یوم الفرقان'' ہے۔ فرقان کے ایک معنی امتیازی شان کے آتے ہیں، جہاد امتیازی شان والا عمل ہے۔ جو اس عمل کو اپنا لیتا ہے اسے بھی امتیازی شان مل جاتی ہے بلکہ جس چیز کی بھی نسبت اس کی طرف ہو جائے اسے یہ شان مل جاتی ہے۔ گھوڑا ایک عام سا جانور ہے لیکن مجاہد کا ہو جائے تو قیمتی ہو جاتا ہے، اس کی ٹاپوں کی قسمیں قرآن کا حصہ بن جاتی ہیں۔ اس کی لید پیشاب حتیٰ کہ زمین پر لگنے والے قدم میزان حسنات کا بوجھ بن جاتے ہیں۔ ایک عام سا انسان جہاد کے ساتھ جڑ جائے تو اسے بھی فرقان مل جاتا ہے، قرآن کا وعدہ ...

بدر



اہل بدر کے فضائل

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے قصہ میں حضرت عمر سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''تحقیق اللہ نے اہل بدر کی طرف نظر فرمائی اور یہ کہہ دیا جو چاہے کرو، جنت تمہارے لئے واجب ہو چکی ہے''۔

بارگاہ خداوندی سے اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ کا خطاب انہیں حضرات کو ہو سکتا ہے جن کے قلوب حق جل وعلا کی محبت و عظمت، خوف و خشیت رغبت اور ہیبت سے لبریز ہوں اور ایسے ہی جنت کی بشارت ان لوگوں کو دی جاتی ہے جن کو ہر وقت اپنے نفس سے نفاق کا اندیشہ رہتا ہو۔

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بدر میں حاضر ہوا وہ ہرگز جہنم میں نہ جائے گا''۔

رفاعہ رافع فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ سوال کیا کہ آپ اہل بدر کو کیا سمجھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا سب سے افضل اور بہتر، جبرئیلؑ نے کہا اسی طرح وہ فرشتے جو بدر میں حاضر ہوئے سب فرشتوں سے افضل اور بہتر ہیں۔ (صحیح بخاری باب شہود الملائکۃ بدرا)

تعداد بدریین

حضرات بدریین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تعداد میں روایتیں مختلف ہیں مشہور تو یہ کہ تین سو تیرہ تھے۔

براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ بدر کے دن میں اور ابن عمر چھوٹے سمجھے گئے، اس روز مہاجرین ساٹھ سے کچھ اوپر تھے اور انصار دو سو چالیس سے کچھ زائد تھے۔ (بخاری شریف)



آٹھ آدمی ایسے تھے کہ جو اس غزوہ میں کسی وجہ سے شریک نہ ہو سکے لیکن اہل بدر میں شمار کئے گئے اور رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں سے ان کو حصہ عطا فرمایا۔

(۱) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ان کو رسول اللہ ﷺ حضرت رقیہ کی علالت کی وجہ سے مدینہ چھوڑ گئے تھے۔ (۲)، (۳) طلحہؓ اور سعید بن زیدؓ، ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ نے قریش کے قافلہ کے تجسس کیلئے بھیجا تھا۔ (۴) ابولبابہ انصاریؓ کو روحاء سے مدینہ پر اپنا قائم مقام بنا کر واپس فرمایا۔ (۵) عاصم بن عدیؓ کو عوالی مدینہ پر مقرر فرمایا۔ (۶) حارث بن حاطب انصاریؓ ان کو حضور ﷺ نے روحاء سے بنو عمرو بن عوف کے پاس کوئی پیغام دے کر بھیجا تھا۔ (۷) حارث بن صمہؓ ان کو رسول اللہ ﷺ نے چوٹ آ جانے کی وجہ سے مقام روحاء سے واپس فرما دیا تھا۔ (۸) خوات بن جبیرؓ پنڈلی میں چوٹ آ جانے کی وجہ سے مقام صفراء سے واپس کر دیے گئے تھے۔

جریدۂ اسماء حضرات بدریین رضی اللہ عنہم وعنا معہم اجمعین

ائمہ حدیث اور علماء سیر نے اپنی اپنی تصانیف اسماء بدریین کے ذکر کا خاص اہتمام فرمایا ہے مگر حروف تہجی کے لحاظ سے سب سے پہلے امام بخاریؒ نے اسماء بدریین کو مرتب فرمایا اور اہل بدریین سے صرف چوالیس نام اپنی جامع صحیح میں ذکر فرمائے جو ان شرائط صحت و استناد کے مطابق تھے۔

علامہ دوانی فرماتے ہیں کہ مشائخ حدیث سے سنا ہے کہ صحیح بخاری میں اسماء بدریین کے ذکر کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اور بارہا اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔

اسمائے حضرات بدریین مہاجرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

... والشرف الخلائق اجمعین خاتم الانبیاء و المرسلین ...

مظعون (۷۱) عبداللہ بن مظعون (۷۲) معمر بن حارث (۷۳) خنیس بن حذافہ (۷۴) ابوسبرۃ بن ابی رہم (۷۵) عبداللہ بن مخرمہ (۷۶) عبدالله بن سہیل بن عمرو (۷۷) عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو (۷۸) سعد بن خولہ (۷۹) ابوعبیدہ عامر بن الجراح (۸۰) عمرو بن حارث (۸۱) سہیل بن وہب (۸۲) صفوان بن وہب (۸۳) عمرو بن ابی سرح (۸۴) وہب بن سعد (۸۵) حاطب بن عمرو (۸۶) عیاض بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

اسماء حضرات بدریین انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(۱) سعد بن معاذ (۲) عمرو بن معاذ (۳) حارث بن اوس بن معاذ (۴) حارث بن انس (۵) سعد بن زید (۶) سلمہ بن سلامہ بن وقش (۷) عباد بن بشر بن وقش (۸) سلمہ بن ثابت بن وقش (۹) رافع بن یزید (۱۰) حارث بن خزمہ (۱۱) محمد بن مسلمہ (۱۲) سلمہ بن اسلم (۱۳) ابوالہیثم بن التیہان (۱۴) عبید بن التیہان (۱۵) عبداللہ بن سہل (۱۶) قتادہ بن النعمان (۱۷) عبید بن اوس (۱۸) نصر بن الحارث (۱۹) معتب بن عبید (۲۰) عبداللہ بن طارق (۲۱) مسعود بن سعد (۲۲) ابوعبس بن جبیر (۲۳) ابوبردہ (۲۴) عاصم بن ثابت (۲۵) معتب بن قشیر (۲۶) عمرو بن معبد (۲۷) سہل بن حنیف (۲۸) مبشر بن عبدالمنذر (۲۹) رفاعہ بن عبدالمنذر (۳۰) سعد بن عبید بن النعمان (۳۱) عویم بن ساعدہ (۳۲) رافع بن عنجدہ (۳۳) ثعلبہ بن حاطب (۳۵) ابولبابہ بن عبدالمنذر (۳۶) حارث بن حاطب (۳۷) حاطب بن عمرو (۳۸) عاصم بن عدی (۳۹) انیس بن قتادہ (۴۰) معن بن عدی (۴۱) ثابت بن اقرم (۴۲) عبداللہ بن سلمہ (۴۳) زید بن اسلم (۴۴) ربعی بن رافع (۴۵) عبداللہ بن جبیر (۴۶) عاصم بن قیس (۴۷) ابوضیاح بن ثابت (۴۸) ابوحنہ بن ثابت (۴۹) سالم بن عمیر (۵۰) حارث بن النعمان (۵۱) خوات بن جبیر بن النعمان (۵۲) منذر محمد (۵۳) ابوعقیل بن عبداللہ (۵۴) سعد بن خیثمہ (۵۵) منذر بن قدامہ (۵۶) مالک بن قدامہ (۵۷) حارث بن عرفجہ (۵۸) تمیم مولی سعد بن خیثمہ (۵۹) جبر بن عتیک (۶۰) مالک بن نمیلہ (۶۱) نعمان بن عصر (۶۲) خارجہ بن زید (۶۳) سعد بن ربیع (۶۴) عبداللہ بن رواحہ (۶۵) خلاد بن سوید (۶۶) بشیر بن سعد (۶۷) سماک بن سعد (۶۸) سبیع بن قیس (۶۹) عباد بن قیس (۷۰) عبداللہ بن عبس (۷۱) یزید بن حارث (۷۲) خبیب بن اساف (۷۳) عبداللہ بن زید بن ثعلبہ (۷۴) حریث بن زید بن ثعلبہ (۷۵) سفیان بن بشر (۷۶) تمیم بن یعار (۷۷) عبداللہ بن عمیر (۷۸) زید بن المزین (۷۹) عبداللہ بن عرفطہ (۸۰) عبداللہ بن ربیع (۸۱) عبداللہ بن عبداللہ بن ابی یعنی راس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے (۸۲) اوس بن خولی (۸۳) زید بن ودیعہ (۸۴) عقبہ بن وہب (۸۵) رفاعہ بن عمرو (۸۶) عامر بن سلمہ (۸۷) معبد بن عباد (۸۸) عامر بن البکیر (۸۹) نوفل بن عبداللہ (۹۰) عبادہ بن الصامت (۹۱) اوس بن الصامت (۹۲) نعمان بن مالک (۹۳) ثابت بن ہزال (۹۴) مالک بن دخشم (۹۵) ربیع بن ایاس (۹۶) ورقہ بن ایاس (۹۷) عمرو بن ایاس (۹۸) مجذر بن زیاد (۹۹) عباد بن خشخاش (۱۰۰) نحاب بن ثعلبہ (۱۰۱) عبداللہ بن ثعلبہ (۱۰۲) عتبہ بن ربیعہ (۱۰۳) ابودجانہ سماک بن خرشہ (۱۰۴) منذر بن عمرو (۱۰۵) ابواسید مالک بن ربیعہ (۱۰۶) مالک بن مسعود (۱۰۷) عبدربہ بن حق (۱۰۸) کعب بن جماز (۱۰۹) ضمرہ بن عمرو (۱۱۰) زیاد بن عمرو (۱۱۱) بسبس بن عمرو (۱۱۲) عبداللہ بن عامر (۱۱۳) قراش بن صمہ (۱۱۴) حباب بن منذر (۱۱۵) عمیر بن الحمام (۱۱۶) تمیم مولی خراش (۱۱۷) عبداللہ بن عمرو بن حرام (۱۱۸) معاذ بن عمرو بن الجموح (۱۱۹) معوذ بن عمرو بن الجموح (۱۲۰) خلاد بن عمرو بن الجموح (۱۲۱) عقبہ بن عامر (۱۲۲) حبیب بن اسود (۱۲۳) ثابت بن ثعلبہ (۱۲۴) عمیر بن الحارث (۱۲۵) بشر بن البراء (۱۲۶) طفیل بن مالک (۱۲۷) طفیل بن نعمان (۱۲۸) سنان بن صیفی (۱۲۹) عبداللہ بن جد بن قیس (۱۳۰) عتبہ بن عبداللہ (۱۳۱) جبار بن صخر (۱۳۲) خارجہ بن حمیر (۱۳۳) عبداللہ بن حمیر (۱۳۴) یزید المنذر (۱۳۵) معقل بن المنذر (۱۳۶) عبداللہ بن النعمان (۱۳۷) ضحاک بن زریق (۱۳۸) سواد بن زریق (۱۳۹) معبد بن قیس (۱۴۰) عبداللہ بن قیس (۱۴۱) عبداللہ بن مناف (۱۴۲) جابر بن عبداللہ رئاب (۱۴۳) خلید بن قیس (۱۴۴) نعمان بن سنان (۱۴۵) ابوالمنذر یزید بن عامر (۱۴۶) سلیم بن عمرو (۱۴۷) قطبہ بن عامر (۱۴۸) عنترہ مولی سلیم بن عمرو (۱۴۹) عبس بن عامر (۱۵۰) ثعلبہ بن غنمہ (۱۵۱) ابوالیسر کعب بن عمرو (۱۵۲) سہل بن قیس (۱۵۳) عمرو بن طلق (۱۵۴) معاذ بن جبل (۱۵۶) قیس بن محصن (۱۵۷) جبیر بن ایاس (۱۵۸) سعد بن عثمان (۱۵۹) عقبہ بن عثمان (۱۶۰) ذکوان بن عبدقیس (۱۶۱) مسعود بن خلدہ (۱۶۲) عباد بن قیس (۱۶۳) اسعد بن یزید (۱۶۴) فاکہ بن بشر (۱۶۵) معاذ بن ماعص (۱۶۶) عائذ بن ماعص (۱۶۷) مسعود بن سعد (۱۶۸) رفاعہ بن رافع (۱۶۹) خلاد بن رافع (۱۷۰) عبید بن زید (۱۷۱) زیاد بن لبید (۱۷۲) فروۃ بن عمرو (۱۷۳) خالد بن قیس (۱۷۴) جبلہ بن ثعلبہ (۱۷۵) عطیہ بن نویرہ (۱۷۶) خلیفہ بن عدی (۱۷۷) عمارہ بن حزم (۱۷۸) سراقہ بن کعب (۱۷۹) حارثہ بن النعمان (۱۸۰) سلیم بن قیس (۱۸۱) سہیل بن قیس (۱۸۲) عدی بن ابی زغباء (۱۸۳) مسعود بن اوس (۱۸۴) ابوخزیمہ بن اوس (۱۸۵) رافع بن حارث (۱۸۶) عوف بن حارث (۱۸۷) معوذ بن حارث (۱۸۸) معاذ بن حارث (۱۸۹) نعمان بن عمرو (۱۹۰) عامر بن مخلد (۱۹۱) عبداللہ بن ... (۱۹۳) ... عمرو (۱۹۴) ابوالحمراء مولی حارث بن عفراء (۱۹۵) ثعلبہ بن عمرو ...

یا ابوجہل کے لشکر سے مقابلہ؟؟ آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت، معیت اور امداد کے وعدے آ چکے تھے، ان کے ظہور کے موقع کا انتظار تھا۔ آپ کے قلب اطہر میں خیال آیا کیوں نہ آج یہ سب ہو جائے۔ مسلمان اگر تیاری کے ساتھ میدان میں ہوں گے نصرت تو تب بھی اترے گی، طاقت کے ساتھ صف آرا ہوں گے امداد تو تب بھی آئے گی لیکن اس وقت نظر کچھ اپنے اسباب اور اپنی طاقت کی طرف بھی جا سکتی ہے محض نصرت اور معیت کی طرف نہ جائے گی، کیوں نہ آج جنگ ہو جائے اور مسلمانوں پر "حجت" قائم ہو جائے کہ اسلام کی عزت، مسلمانوں کی فتح، کفر کی شکست اور کافروں کی ذلت کا سبب صرف اور صرف اللہ کی نصرت ہے۔ نہ اسباب، نہ طاقت اور نہ تعداد۔ کیوں نہ آج کافروں پر "حجت" قائم ہو جائے کہ وہ حق پر نہیں اور نہ ہو سکتے ہیں۔ وہ دیکھ لیں کہ ان کے جھوٹے خدا ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے، وہ بت ہوں خواہ ٹیکنالوجی۔ وہ دیکھ لیں کہ مسلمان سچے ہیں، حق پر ہیں۔ اس لیے کم تعداد میں بھی غالب آتے ہیں۔ کمزوری میں بھی فتح مند ہوتے ہیں۔ بے سروسامانی میں بھی کامیاب ہوتے ہیں۔ تاکہ آج کے بعد وہ خود کو حق پر نہ کہہ سکیں۔

صحابہ کرامؓ آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج شناس تھے، انہوں نے بھی لڑنے کی نیت کر لی۔ ابوبکر صدیقؓ بولے، عمر بن الخطابؓ نے بھی جاں نثاری ظاہر کی، مقداد بن اسودؓ نے

...اس لیے آج بھی ایمان والے کافروں کے بڑے لشکروں اور بے پناہ طاقت سے مرعوب نہیں ہوتے بلکہ کوئی مقداد رضی اللہ عنہ جیسی بات کرتا ہے کوئی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ جیسی۔ اگر بدر کی یہ حجت موجود نہ ہوتی کمزور کبھی طاقتور کے مقابل کھڑے ہو سکتے؟ کبھی کوئی چھوٹا لشکر کثیر تعداد سے بھڑ جانے کی ہمت کر سکتا؟ بدر کی یہی حجت ہی تھی جس نے مسلمانوں کو روم فارس سے لڑایا اور آج روس، امریکہ اور نیٹو کے خلاف ڈٹ جانے کا درس دیتی ہے۔ جن کے لیے بدر اس وقت حجت نہیں تھا وہ تب بھی حساب کتاب کرتے اور بہانے جوڑتے رہ گئے اور آج بھی اسی میں مشغول ہیں، حجت مان لینے والے تب بھی میدان میں نکل آئے آج بھی میدان میں ہیں۔

جنگ ہوئی۔ طاقت والوں کے ساتھ کیا ہوا؟ انہیں اچانک کمزور اور نہتے اپنے سے دگنے نظر آنے لگے۔ "حجت" قائم ہو گئی کہ تم تو میدان میں آ کر اپنے فطری حواس بھی قابو میں درست نہیں رکھ سکتے، اللہ تعالیٰ جب چاہیں گے تمہیں اس حالت سے دوچار کر دیں گے، تمہارے پاس اس کا کوئی توڑ ہے تو بتاؤ؟ بدر حجت نہ ہوتا تو یہ معاملہ وہیں ختم ہو جاتا لیکن شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ تعالیٰ کی "آیات الرحمٰن فی جہاد الافغان" پڑھ کر دیکھ لیں۔ روسی فوجی گرفتار ہونے کے بعد مجاہدین کو بتاتے کہ تم اتنے زیادہ تھے اس لیے ہم مقابلے کی ہمت نہ

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ستایا تھا اس کا بدلہ ان سے لے لیا گیا۔ کافروں پر اب بھی رب کی سخت پکڑ جاری ہے اور "بدر" کے انداز میں جاری ہے۔

بدر کا دن "یوم الفرقان" ہے۔ فرقان کے ایک معنی امتیازی شان کے آتے ہیں، جہاد امتیازی شان والا عمل ہے۔ جو اس عمل کو اپنا لیتا ہے اسے بھی امتیازی شان مل جاتی ہے بلکہ جس چیز کی بھی نسبت اس کی طرف ہو جائے اسے یہ شان مل جاتی ہے۔ گھوڑا ایک عام سا جانور ہے لیکن مجاہد کا ہو جائے تو قیمتی ہو جاتا ہے، اس کی ٹاپوں کی قسمیں قرآن کا حصہ بن جاتی ہیں۔ اس کی لید پیشاب حتی کہ زمین پر لگنے والے قدم میزان حسنات کا بوجھ بن جاتے ہیں۔ ایک عام سا انسان جہاد کے ساتھ جڑ جائے تو اسے بھی فرقان مل جاتا ہے، قرآن کا وعدہ ہے۔ اسی طرح جو دن جہاد والا ہوا سے بھی امتیازی شان ملتی ہے۔ بدر کا دن جہاد والا دن ہے، فتح والا دن ہے، نصرت والا دن ہے، فرشتوں کے نزول والا دن ہے، اسلام کی عزت اور کافروں کی رسوائی والا دن ہے، اسے بہت امتیازات حاصل ہیں اور سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ یہ "حجت" ہے، جب بھی آتا ہے ہمیں جہاد کی حجت ملتی ہے۔ نصرت اور فتح کی حجت ملتی ہے۔ بدر ہر سال آتا ہے اور آتا رہے گا اور ایمان والے اس سے حجت حاصل کر کے اس کی یاد زندہ کرتے رہیں گے۔

☆☆☆

... مدینہ پر مقرر فرمایا۔ (۶) حارث بن حاطب انصاریؓ ان کو حضور ﷺ نے روحاء سے بنو عمرو بن عوف کے پاس کوئی پیغام دے کر بھیجا تھا۔ (۷) حارث بن صمہؓ ان کو رسول اللہ ﷺ نے چوٹ آ جانے کی وجہ سے مقام روحاء سے واپس فرما دیا تھا۔ (۸) خوات بن جبیرؓ پنڈلی میں چوٹ آ جانے کی وجہ سے مقام صفراء سے واپس کر دیے گئے تھے۔

جریدۂ اسماء حضرات بدریین رضی اللہ عنہم وعنا معهم اجمعین

ائمہ حدیث اور علماء سیر نے اپنی اپنی تصانیف اسماء بدریین کے ذکر کا خاص اہتمام فرمایا ہے مگر حروف تہجی کے لحاظ سے سب سے پہلے امام بخاریؒ نے اسماء بدریین کو مرتب فرمایا اور اہل بدریین سے صرف چوالیس نام اپنی جامع صحیح میں ذکر فرمائے جو ان شرائط صحت و استناد کے مطابق تھے۔

علامہ دوانی فرماتے ہیں کہ مشائخ حدیث سے سنا ہے کہ صحیح بخاری میں اسماء بدریین کے ذکر کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اور بارہا اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔

اسمائے حضرات بدریین مہاجرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

سید المہاجرین وامام البدریین واشرف الخلائق اجمعین خاتم الانبیاء و المرسلین سیدنا وَمَولٰنا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اجمعین

(۱) ابوبکر الصدیق (۲) ابوحفص عمر ابن الخطاب (۳) ابوعبداللہ عثمان بن عفان (۴) ابوالحسن علی ابن ابی طالب (۵) حمزۃ بن عبدالمطلب (۶) زید بن حارثہ (۷) انسہ حبشی مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۸) ابوکبشہ فارسی مولی رسول اللہ ﷺ (۹) ابومرثد کناز بن حصین (۱۰) مرثد بن ابی مرثد (۱۱) عبیدۃ بن الحارث (۱۲) طفیل بن حارث (۱۳) حصین بن حارث (۱۴) مسطح عوف بن اثاثہ (۱۵) ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ (۱۶) سالم مولی ابی حذیفہ (۱۷) صبیح مولی ابی العاص امیہ (۱۸) عبداللہ بن جحش (۱۹) عکاشہ بن محصن (۲۰) شجاع بن وہب (۲۱) عقبۃ بن وہب (۲۲) یزید بن رقیش (۲۳) ابوسنان بن محصن (۲۴) سنان بن ابی سنان (۲۵) محرز بن نضلہ (۲۶) ربیعہ بن اکثم (۲۷) ثقف بن عمرو (۲۸) مالک بن عمرو (۲۹) مدلج بن عمرو (۳۰) سوید بن مخشی (۳۱) عتبہ بن غزوان (۳۲) خباب مولی عتبہ بن غزوان (۳۳) زبیر بن عوام (۳۴) حاطب بن ابی بلتعہ (۳۵) سعد کلبی مولی حاطب بن ابی بلتعہ (۳۶) مصعب بن عمیر (۳۷) سویبط بن سعد (۳۸) عبدالرحمٰن بن عوف (۳۹) سعد بن ابی وقاص (۴۰) عمیر بن ابی وقاص (۴۱) مقداد بن عمرو (۴۲) عبداللہ بن مسعود (۴۵) خباب بن الارت (۴۶) بلال بن رباح مولی ابوبکر (۴۷) عامر بن فہیرہ (۴۸) صہیب بن سنان رومی (۴۹) طلحہ بن عبیداللہ (۵۰) ابوسلمہ بن عبدالاسد (۵۱) شماس بن عثمان (۵۲) ارقم بن ابی الارقم (۵۳) عمار بن یاسر (۵۴) معتب بن عوف (۵۵) زید بن الخطاب (۵۶) مہجع بن سراقہ (۵۷) عمرو بن سراقہ (۵۸) عبداللہ بن سراقہ (۵۹) واقد بن عبداللہ (۶۰) خولی بن ابی خولی (۶۱) مالک بن ابی خولی (۶۲) عامر بن ربیعہ (۶۳) عامر بن بکیر (۶۴) عاقل بن بکیر (۶۵) خالد بن بکیر (۶۶) ایاس بن بکیر (۶۷) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل (۶۸) عثمان بن مظعون جمحی (۶۹) سائب بن عثمان (۷۰) قدامۃ بن

...یس (۱۳۰) عقبہ بن عبداللہ (۱۳۱) جبار بن صخر (۱۳۲) خارجہ بن حمیر (۱۳۳) عبداللہ بن حمیر (۱۳۴) یزید المنذر (۱۳۵) معقل بن المنذر (۱۳۶) عبداللہ بن النعمان (۱۳۷) ضحاک بن زریق (۱۳۸) سواد بن زریق (۱۳۹) معبد بن قیس (۱۴۰) عبداللہ بن قیس (۱۴۱) عبداللہ بن مناف (۱۴۲) جابر بن عبداللہ رئاب (۱۴۳) خلید بن قیس (۱۴۴) نعمان بن سنان (۱۴۵) ابوالمنذر یزید بن عامر (۱۴۶) سُلیم بن عمرو (۱۴۷) قطبہ بن عامر (۱۴۸) عنترہ مولی سُلیم بن عمرو (۱۴۹) عبس بن عامر (۱۵۰) ثعلبہ بن غنمہ (۱۵۱) ابوالیسر کعب بن عمرو (۱۵۲) سہل بن قیس (۱۵۳) عمرو بن طلق (۱۵۴) معاذ بن جبل (۱۵۶) قیس بن محصن (۱۵۷) جبیر بن ایاس (۱۵۸) سعد بن عثمان (۱۵۹) عقبہ بن عثمان (۱۶۰) ذکوان بن عبد قیس (۱۶۱) مسعود بن خلدہ (۱۶۲) عباد بن قیس (۱۶۳) اسعد بن یزید (۱۶۴) فاکہ بن بشر (۱۶۵) معاذ بن ماعص (۱۶۶) عائذ بن ماعص (۱۶۷) مسعود بن سعد (۱۶۸) رفاعہ بن رافع (۱۶۹) خلاد بن رافع (۱۷۰) عبید بن زید (۱۷۱) زیاد بن لبید (۱۷۲) فروۃ بن عمرو (۱۷۳) خالد بن قیس (۱۷۴) جبلہ بن ثعلبہ (۱۷۵) عطیہ بن نویرہ (۱۷۶) خلیفہ بن عدی (۱۷۷) عمارہ بن حزم (۱۷۸) سراقہ بن کعب (۱۷۹) حارثہ بن النعمان (۱۸۰) سلیم بن قیس (۱۸۱) سہیل بن قیس (۱۸۲) عدی بن زغبار (۱۸۳) مسعود بن اوس (۱۸۴) ابوخزیمہ بن اوس (۱۸۵) رافع بن حارث (۱۸۶) عوف بن حارث (۱۸۷) معوذ بن حارث (۱۸۸) معاذ بن حارث (۱۸۹) نعمان بن عمر (۱۹۰) عامر بن مخلد (۱۹۱) عبداللہ بن قیس (۱۹۲) عصیمہ اشجعی (۱۹۳) ودیعہ بن عمرو (۱۹۴) ابوالحمراء مولی حارث بن عفراء (۱۹۵) ثعلبہ بن عمرو (۱۹۶) سہیل بن عتیک (۱۹۷) حارث بن صمہ (۱۹۸) ابی بن کعب (۱۹۹) انس بن معاذ (۲۰۰) اوس بن ثابت (۲۰۱) ابوشیخ ابی بن ثابت (۲۰۲) ابوطلحہ زید بن سہل (۲۰۳) حارثہ بن سراقہ (۲۰۴) عمرو بن ثعلبہ (۲۰۵) سلیط بن قیس (۲۰۶) ابوسلیط بن قیس (۲۰۷) ثابت بن خنساء (۲۰۸) عامر بن امیہ (۲۰۹) محرز بن عامر (۲۱۰) سواد بن غزیہ (۲۱۱) ابوزید قیس بن سکن (۲۱۲) ابوالاعور بن حارث (۲۱۳) سلیم بن ملحان (۲۱۴) حرام بن ملحان (۲۱۵) قیس بن ابی صعصعہ (۲۱۶) عبداللہ بن کعب (۲۱۷) عصیمہ اسدی (۲۱۸) ابوداؤد عمیر بن عامر (۲۱۹) سراقہ بن عمرو (۲۲۰) قیس بن مخلد (۲۲۱) نعمان بن عبد عمرو (۲۲۲) ضحاک بن عبد عمرو (۲۲۳) سلیم بن حارث (۲۲۴) جابر بن خالد (۲۲۵) سعد بن سہیل (۲۲۶) کعب بن زید (۲۲۷) بجیر بن ابی بجیر (۲۲۸) عتبان بن مالک (۲۲۹) ملیل بن وبرہ (۲۳۰) عصمہ بن الحصین (۲۳۱) ہلال بن المعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

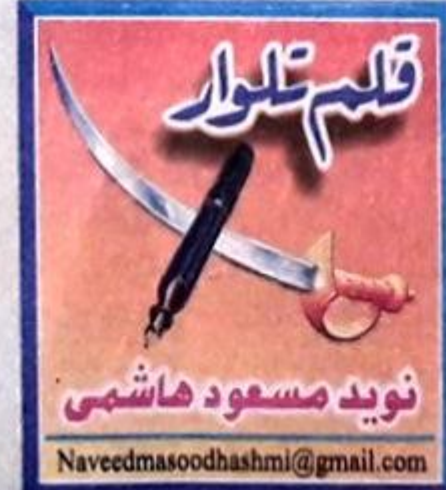
اسماء شہداء بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضوا عنہ

(۱) عبیدہ بن الحارث بن مطلب مہاجری (۲) عمیر بن ابی وقاص مہاجری (۳) ذوالشمالین بن عبد عمرو مہاجری (۴) عاقل بن البکیر مہاجری (۵) مہجع بن صالح مولی بن عمر بن الخطاب (۶) صفوان بن بیضاء مہاجری (۷) سعد بن خیثمہ انصاری (۸) مبشر بن عبدالمنذر انصاری (۹) یزید بن حارث انصاری (۱۰) عمیر بن الحمام انصاری (۱۱) رافع بن معلی انصاری (۱۲) حارثہ بن سراقہ انصاری (۱۳) عوف بن حارث انصاری (۱۴) معوذ بن حارث انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضوا عنہ

☆☆☆

محمد بن قاسمؒ اور داھری ٹولہ

میں جب ڈاکٹر عافیہ جیسی پاکباز بیٹیوں کو امریکہ کے عقوبت خانوں میں امریکی درندگی اور وحشت کا نشانہ بنتے ہوئے دیکھتا ہوں تو میرے سینے میں محمد بن قاسمؒ جیسے عظیم اسلامی جرنیل کی محبتوں کے چراغ جل اٹھتے ہیں، کاش کہ پرویز مشرف جیسے انسانی سوداگر ماؤں کی کوکھ میں آنے سے پہلے ہی مر جائیں تو پاکباز "عافیاؤں" کو عیسائیوں کی جیلوں میں نہ سڑنا پڑے، کہا جاتا ہے کہ یہ روشن خیالی کا دور ہے کیا قوم کی بیٹیوں کو فاسفورس بموں سے زندہ جلانے والے، ڈاکٹر عافیہ جیسی عفت مآب ماؤں کو یہود و نصاریٰ کے حوالے کرنے والے، مسلمان ماؤں کے جگر گوشوں کو امریکہ کے ہاتھوں ڈالروں کے بدلے فروخت کرنے والے دلال بھی کبھی روشن خیال ہو سکتے ہیں۔؟ آج کل بعض بصیرت کے اندھوں نے جھوٹ بولنے افترا کرنے قوم کو دھوکہ دینے، مادر پدر آزادی اور معروف اسلامی جرنیلوں، سلطان محمود غزنوی، محمد بن قاسمؒ، شہاب الدین غوری وغیرہ کے خلاف بھونکنے کو روشن خیالی سمجھ رکھا ہے۔ گزشتہ دنوں پنجاب کے گورنر کا ملکیتی اخباری چیتھڑا کسی دوست نے میرے سامنے لا کر رکھ دیا چونکہ میں اس قسم کے چیتھڑوں کو اخبار یا "صحافت" کا درجہ دینا گناہ سمجھتا ہوں، اس لیے جیسے میں نے فلمی اشتہاروں اور فحش رسالوں کو اپنے دفتر میں بین کر رکھا ہے ایسے ہی اس چیتھڑے کے دفتر میں داخلے پر بھی پابندی لگا رکھی ہے، کیونکہ میں اسے اخبار کم فحاشی، عریانی، لغویات اور کفریات کا چلتا پھرتا اشتہار زیادہ سمجھتا ہوں۔ اس لئے میں نے چونک کر اپنے دوست کو تند نظروں سے گھورتے ہوئے کہا کہ "کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ ایسے فحش چیتھڑے، میں اپنی ردی کی ٹوکری کے قابل بھی نہیں سمجھتا" اس نے جلدی سے جواب دیا کہ مجھے علم ہے لیکن میں صرف آپ کی توجہ اس میں چھپنے والے مواد کی طرف دلانا چاہتا ہوں، یہ دیکھیں ایک مضمون نگار نے محمد بن قاسمؒ جیسے عظیم جرنیل کو ڈاکو اور چور ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس اخباری چیتھڑے کے اداریے اور کالموں سے قادیانیت کا



اظہار ٹپکتا ہوا نظر آتا ہے میں نے اس اخباری چیتھڑے کے پرزے پرزے کرتے ہوئے کہا کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

چاند کی طرف تھوکنے والوں کے اپنے چہرے ہی گندے ہوا کرتے ہیں، اور محمد ابن قاسمؒ تو آسمان شجاعت پر چمکنے والا وہ چاند ہے کہ جس کی روشنی آج بھی غیرت مند مسلمانوں کے دلوں کو منور کر رہی ہے۔ اور جب تک اس دھرتی پر غیرت مند مسلمان زندہ رہیں گے یہ روشنی ان کے دلوں کے اندر جرأت وفا کی قندیلیں جلائے رکھے گی۔ تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ دیبل کے ساحل کے قریب بحری قزاقوں نے مسلمان تاجروں کے بیوی بچوں کو گرفتار کر کے ان کے جہاز پر لدے ہوئے مال و زر کو لوٹ لیا، حجاج بن یوسف تک راجہ داہر کے شکنجے میں جکڑی ایک مسلمان بیٹی کا خط پہنچا تو حجاج بن یوسف نے سندھ کے راجہ داہر کو پیغام بھیجا کہ وہ عورتوں اور بچوں کو رہا کر کے لوٹا ہوا مال و زر واپس کر دے۔ جس پر راجہ داہر نے معذرت کر دی اس پر حجاج نے اپنے بھتیجے اور داماد سترہ سالہ محمد بن قاسمؒ کی قیادت میں چھ ہزار پیدل اور چھ ہزار اونٹ سوار مجاہدین کا لشکر راجہ داہر کو سبق سکھانے کیلئے سندھ کی طرف روانہ کیا۔ جنگی بیڑہ اور منجنیق نامی توپ بحری راستوں سے روانہ کی گئی، جب اسلام کا عظیم فرزند محمد بن قاسمؒ اپنے لشکر کے ہمراہ دیبل کے مقام پر پہنچا اور اس راجہ داہر کی سلطنت کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں، راجہ داہر اپنی ہی قوم کیلئے ایک ناسور کی حیثیت اختیار کر چکا تھا اور سندھ کے عوام اس کے ظلم و ستم سے تنگ آئے ہوئے تھے اس کا اندازہ سندھ کی ایک مستند تاریخی کتاب "چچ نامہ" کے اس اقتباس سے لگایا جا سکتا ہے، اس میں تحریر ہے کہ "فتح کے بعد ایک برہمن محمد بن قاسمؒ سے امان طلب کر کے کہنے لگا کہ" اے امیر عادل سلامت رہے، ہماری علم نجوم کی کتابوں میں اس طرح تحریر ہے کہ سندھ لشکر اسلام کے ہاتھوں فتح ہو گا اور کافر شکست کھائیں گے"۔ اس نے بے شمار ایسے تاریخی راز بیان کیے کہ جن کی مدد سے فتح کے علم کو بلند کرنے میں مزید آسانیاں پیدا ہوئیں اور 10 رمضان المبارک 712ء کو ہندوستان میں ایک مضبوط اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھ دی گئی۔ دیبل کا حکمران راجہ داہر اپنی جان بچا کر نیرون کوٹ (موجودہ حیدر آباد) بھاگ نکلا بھگر عماد الدین

المعروف محمد بن قاسمؒ نے نہ صرف یہ کہ نیرون کوٹ کو فتح کیا بلکہ سیوستان کو اور برہمن آباد کو فتح کرتے ہوئے ملتان تک جا پہنچا اور ملتان کو فتح کر کے وہاں بھی پرچم اسلام کو سربلند کیا۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ محمد بن قاسمؒ محض ایک فاتح ہی نہیں تھا بلکہ وہ ایک نئے اسلامی نظام حیات کا پیامبر بھی تھا، محمد بن قاسمؒ نہایت شریف النفس، بردبار اور نرم مزاج ذہن کا مالک وہ عظیم انسان تھا کہ جس نے تدبر، حکمت عملی، دوراندیشی اور خلیقانہ طبیعت کے بل بوتے پر لاکھوں انسانوں کو راجہ داہر جیسے شیطان کی غلامی سے نجات دلائی۔ محمد بن قاسمؒ کی فیاضی، فراخ دلی، حسن سلوک اور حسن سیرت نے مقامی باشندوں کے دلوں میں ایسا گھر کر لیا کہ ایک مختصر عرصے میں سندھ کے عوام نہ صرف یہ کہ اس کے گرویدہ ہو گئے بلکہ غیر مسلم رعایا بھی محمد بن قاسمؒ کی محبت کا دم بھرنے لگی۔ تاریخ اس بات پر گواہی دیتی ہے کہ محمد بن قاسمؒ نے کسی کو نہ تو جبراً کلمہ پڑھایا اور نہ ہی زبردستی کسی کو مسلمان بنانے کی کوشش کی بلکہ "تاریخ سندھ" نامی کتاب کے مصنف یہ لکھنے پر مجبور ہو گئے کہ "طے پایا کہ ہماری حکومت میں ہر شخص مذہب کے عمل میں آزاد ہو گا، جو شخص چاہے دین اسلام میں داخل ہو اور جو چاہے اپنے مذہب پر قائم رہے، مسلمانوں کی طرف سے ان پر کوئی پابندی نہیں ہو گی" محمد بن قاسمؒ نے اپنے ساڑھے تین سالہ مختصر دور حکومت میں غیر مسلموں کے ساتھ بھی حسن سلوک کی ایسی شاندار مثالیں قائم کیں کہ جس کی نظیر دنیا کے دوسرے کسی مذہب سے نہیں ملتی یہی وجہ ہے کہ 1295 سال گزرنے کے باوجود محمد بن قاسمؒ کو سندھ کے عوام محسن سندھ اور مسلمان نجات دہندہ کے طور پر یاد کرتے ہیں۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب مورخین تاریخ کے اوراق پر محمد بن قاسمؒ کو عظیم اسلامی جرنیل اور ایک ایسا نجات دہندہ لکھ رہے ہیں کہ جس نے لاکھوں انسانوں کو ایک شیطان کی غلامی سے نجات دلا کر خالق کائنات کے در پر جھکایا۔ جب دیبل کے مقامی غیر مسلم بھی محمد بن قاسمؒ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر اس کی محبت کا دم بھرنے پر مجبور ہو گئے تھے تو پھر یہ کون لوگ ہیں کہ جو آج جدیدیت اور روشن خیالی کے نام پر محمد بن قاسمؒ جیسے فرشتہ صفت اسلامی جرنیل کو ڈاکو اور چور لکھ رہے ہیں۔؟ اور ایک اخباری چیتھڑا مستقل اسلامی ہیروز کے خلاف اپنے کالموں میں نفرت و حقارت کے تیر برسا رہا ہے۔ سچی بات ہے کہ راجہ داہر تو ذلت آمیز انداز میں 1295 سال قبل ہی مر گیا تھا مگر جیسے محمد بن قاسمؒ کے کروڑوں روحانی فرزند آج بھی اپنے اس عظیم سپہ سالار کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے ایسے ہی راجہ داہر جیسے شیطان کے پجاری اپنے قائد کی شکست کو اس وقت سے لیکر آج تک ہضم نہیں کر پائے، کون نہیں جانتا کہ اس "داھری" ٹولے کی طرف سے محمد بن قاسمؒ، سلطان محمود غزنوی، شہاب الدین غوری پر گھناؤنے الزامات عائد کرنا دراصل اپنے خبث باطن کو ظاہر کرنے کے مترادف ہے۔ ورنہ اگر اس "داھری" ٹولے میں ذرا سی بھی شرم یا غیرت و حمیت ہے تو وہ سندھ کا راجہ داہر ہو یا امریکہ کا راجہ داہر اس کی مذمت کر کے دکھائے، کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ "داھری ٹولہ اور اس کے اخباری چیتھڑے 1295 سال قبل سے لیکر آج تک وقت کے راجہ داہروں کی سرپرستی میں "محمد بن قاسمؒ" جیسے عظیم کرداروں سے ٹکراتے رہے ہیں۔ لیکن ذلت و ناکامی اور شرمندگی نامرادی ہمیشہ داھری ٹولے کا مقدر رہی ہے، انشاءاللہ آج کے "داھری" ٹولے اور وقت کے راجہ داہروں کو بھی محمد بن قاسمؒ کے روحانی فرزند ذلت آمیز انداز میں شکست دیکر رہیں گے اور آخری فتح حق ہی کو حاصل ہو گی۔ محمد بن قاسمؒ پاکستانی قوم ہی نہیں بلکہ امت مسلمہ کا ہیرو ہے اور پوری امت مسلمہ اپنے اس عظیم سپہ سالار کو قیامت تک خراج تحسین پیش کر کے راجہ داہر اور اس کی ذریت پر لعنت بھیجتی رہے گی۔

☆☆☆

حرم کی آبرو ہیں

خدا کی راہ میں جو برسر پیکار ہوتے ہیں
شہادت کے نشے میں ہر گھڑی سرشار ہوتے ہیں
فرشتوں کو بھی شرماتی ہے ان کی پاک دامانی
حرم کی آبرو ہوتے ہیں، باکردار ہوتے ہیں
جدا ہے چال ان کی اہل دنیا کی اداؤں سے
زمانہ خواب میں ہوتا ہے وہ بیدار ہوتے ہیں
پسند آتے ہیں ویرانے انہیں کوہ و بیاباں کے
حسیں راحت کدوں سے وہ بہت بیزار ہوتے ہیں
ہو بزم دوستاں تو سنبل و ریحان کی مانند
مقابل کفر ہو تو آہنی دیوار ہوتے ہیں
انہی کے رعب سے اہل ستم پہ خوف طاری ہے
وہ باطل کے سروں پہ برہنہ تلوار ہوتے ہیں
کوئی کہتا ہے دہشت گرد تو کہتا رہے ان کو
وہ حسن غیرت ایمان کا شہکار ہوتے ہیں
سدا جو دیکھتے ہیں مصلحت کی آنکھ سے انور
وہ بزدل ہی اسیر سازشِ اغیار ہوتے ہیں

پروفیسر انور جمیل

ن قسم ہے قلم کی (القرآن)
ہفت روزہ
القلم
انٹرنیشنل
WEEKLY
AL-QALAM
INTERNATIONAL
25



سعدی کے قلم سے

اقامتِ صلوٰۃ مہم

دعوت دینے والوں کے لئے چند گذارشات

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے "اقامت صلوٰۃ مہم" بس شروع ہونے ہی والی ہے...... صرف تیرہ دن باقی رہ گئے ہیں...... اب تک جو "حالات" سامنے آرہے ہیں وہ...... الحمدللہ...... حوصلہ افزاء ہیں...... پنجاب، سرحد، سندھ، بلوچستان...... اور آزاد کشمیر میں جماعتیں بن رہی ہیں...... علماء کرام اور حفاظ پر مشتمل "مرکزی جماعت" نے اپنا دورہ شروع کردیا ہے...... مرکزی، صوبائی...... اور ضلعی ذمہ دار اپنی نمازوں کو "جاندار" بنانے میں لگے ہوئے ہیں...... انہوں نے...... حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ کی کتاب "نماز کی حقیقت"...... حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی کا کتابچہ "نمازیں سنت کے مطابق پڑھیے" بغور پڑھ لیا ہے...... ان دونوں کتابوں کو پڑھنے کے بعد ان "رفقاء کرام" نے اپنے جو "تاثرات" لکھے ہیں وہ، بہت عجیب، دلچسپ اور ایمان افروز ہیں...... ادھر ہفت روزہ "القلم" جولائی کے پہلے ہفتے میں "اقامت صلوٰۃ" پر اپنا خصوصی شمارہ (نمبر) نکال رہا ہے...... سیرت نمبر کی طرح...... اقامت صلوٰۃ نمبر بھی چار اضافی صفحات پر مشتمل ہوگا...... انشاءاللہ...... اس خصوصی شمارے میں ملک کے نامور اہل قلم حضرات نماز کے تقریباً ہر پہلو پر موتی چنیں گے...... معلوم ہوا ہے کہ...... یہ خصوصی شمارہ...... انشاء اللہ...... عمومی تعداد سے پچاس ہزار زائد شائع کیا جائے گا...... امید ہے کہ...... قارئین القلم کو...... انشاءاللہ...... اس نمبر میں درج ذیل عنوانات پر مدلل اور مفید مضامین پڑھنے کو ملیں گے......

1. نماز کے موضوع پر چالیس احادیث شریف کا مستند اور خوبصورت مجموعہ جو پورے ایک صفحہ پر مشتمل ہوگا
2. نماز اور جہاد
3. انسانی زندگی پر نماز کے اثرات
4. مسنون نماز
5. عاشقوں کی نماز
6. نماز میں خشوع کرنے والے کہاں ہیں؟
7. جماعت کے فضائل واحکام
8. ترک نماز پر وعیدیں
9. نماز کے فرائض، واجبات، سنن ومستحبات
10. قرآن اور نماز

اور بہت سارے مضامین اور افادات......

یہ "خصوصی شمارہ" ابھی تیاری کے مراحل میں ہے...... ہم سب کو چاہئے کہ ہم اس کی کامیابی کیلئے "خصوصی دعاء" کا اہتمام کریں...... تب...... انشاءاللہ اس کار خیر میں ہمارا حصہ اور اجر بھی شامل ہوجائے گا......

نماز کی اہمیت کے پیش نظر اس کی دعوت کو کسی ایک مہینے یا ہفتے تک محدود نہیں کیا جاسکتا...... یہ دعوت تو ہمیشہ جاری رہنی چاہئے...... مگر اسے منظم کرنے کیلئے یہ ساری ترتیب بنائی جارہی ہے...... ہمارے جو بھائی اور بہنیں اس مبارک ومقدس مہم میں شرکت کرنا چاہتے ہیں...... یا...... شرکت کیلئے اپنے نام پیش کرچکے ہیں...... آج کے کالم میں...... انہی کیلئے چند گذارشات پیش کی جارہی ہیں......

پہلی گذارش

نماز کی اہمیت، حقیقت اور مقام کو سمجھنے کیلئے درج ذیل اردو کتابیں بے حد مفید ہیں......

1. حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ کا رسالہ "فضائل نماز" یہ رسالہ الگ بھی چھپا ہوا ہے اور فضائل اعمال میں بھی شامل ہے...... ہر مسلمان مرد اور عورت کو چاہئے کہ زندگی میں ایک بار...... ضرور بضرور...... اسے پڑھ لے...... اور اگر خود پڑھ نہیں سکتے تو کسی سے سن لیں...... تاکیدی گذارش ہے کہ...... اس کا ضرور بضرور فوری اہتمام کیا جائے......

2. بندہ کے ناقص مطالعہ کے مطابق نماز کے موضوع پر...... اردو کی سب سے بہترین، نافع، جامع، اور ایمان افروز کتاب حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی نوراللہ مرقدہ کی "ارکان اربعہ" ہے...... اگر کوئی مسلمان نماز کی اصل حقیقت سمجھنا چاہتا ہے...... اور نماز کے بارے میں اپنے عقیدے اور عمل کی اصلاح کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ فوری طور پر اس کتاب کو پڑھے اور سمجھے...... کتاب کا پورا نام اس طرح ہے: "ارکان اربعہ...... اسلامی عبادات کتاب وسنت کی روشنی میں تقابلی مطالعہ کے ساتھ......" یہ کتاب مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی نے شائع کی ہے...... کتاب میں نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کا بیان ہے...... پہلا حصہ نماز کے متعلق ہے...... حقیقت یہ ہے کہ...... اس کتاب کی خوبی بیان کرنے کیلئے میرے پاس مناسب الفاظ نہیں ہیں...... علماء اور طلبہ بھائیوں کو تو لازماً اس کتاب کو پڑھ لینا چاہئے...... ایک دو راتوں کا کام ہے...... اور باقی مسلمان بھی اس کتاب سے محروم نہ رہیں...... میرا تو دل چاہتا ہے کہ...... بار بار اس کتاب کو پڑھوں...... اگر...... دینی ذمہ داریاں نہ ہوتیں تو یقیناً ایسا ضرور کرتا...... بے شک...... یہ کتاب آخرت کا گھر سنوارنے والا ایک عظیم الشان تحفہ ہے...... اللہ تعالیٰ حضرت مصنفؒ کو خوب خوب اس کا بدلہ عطا فرمائے......

3. اپنی نماز کو...... جاندار بنانے کیلئے ایک اور تحفہ...... حضرت مولانا منظور احمد نعمانی صاحب کی مختصر کتاب "نماز کی حقیقت ہے"...... گذشتہ دنوں اپنی جماعت کے تقریباً دوسو ذمہ داروں کو یہ کتاب مطالعہ کیلئے بھجوائی گئی...... اور جماعت کے مرکز کی طرف سے تاکید کی گئی کہ ہر ساتھی کم از کم دو بار اس کا مطالعہ کرے اور پھر دس سطروں پر مشتمل اپنے تاثرات لکھ کر بھیجے...... ذمہ دار ساتھیوں کے "تاثرات" بندہ کے سامنے ہیں...... اور اگر صرف انہیں تاثرات کو شائع کردیا جائے تو انشاء اللہ نماز کے بارے میں پھیلی ہوئی بے شمار کوتاہیوں کا خاتمہ ہوجائے...... خلاصہ یہ ہے کہ...... الحمدللہ...... ہر ساتھی کو اس کتاب سے "بے پناہ" فائدہ ہوا...... اور ہر ایک نے خوشی اور تشکر کا اظہار کیا...... اور اس بات کا برملا اعتراف کیا کہ اب وہ اپنی نمازوں میں کافی فرق محسوس کر رہے ہیں...... یہ مختصر سی کتاب چھوٹی تقطیع کے ۱۲۸ صفحات پر مشتمل ہے...... یہ کتاب بھی مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی نے شائع کی ہے......

4. نماز کو سنت کے مطابق بنانے کیلئے اردو کے کتب خانہ میں اہل حق علماء کرام کی کئی کتب موجود ہیں...... حالیہ مہم کے دوران ہمارے تجربہ کے مطابق حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کا کتابچہ "نمازیں سنت کے مطابق پڑھیے" کافی مفید ثابت ہوا ہے...... جیبی سائز کا یہ کتابچہ محض ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے اور اسے مکتبہ خلیل اردو بازار لاہور اور ادارۃ المعارف کراچی نے شائع کیا ہے......

5. فرقہ واریت کو ہوا دینے والے بعض...... کم علم لوگ...... احناف کی نماز پر انگلی اٹھاتے ہیں...... اور...... عام مسلمانوں کو باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ نعوذباللہ...... احناف کی نماز سنت کے مطابق نہیں ہے...... حضرات علماء کرام نے اس...... "وسوسے" کو ختم کرنے کیلئے ایسی مدلل کتب تحریر فرمادی ہیں جن میں احناف کی نماز کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کیا گیا ہے...... اس سلسلے میں زیادہ مفید یہ تین کتابیں......

- نماز مدلل...... تالیف شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض احمد صاحب ملتانی مدظلہ......
- نماز مسنون...... تصنیف...... شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی مدظلہ
- نماز پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم...... تصنیف...... حضرت مولانا محمد الیاس فیصل صاحب مدینہ منورہ......

6. نماز کے مسائل معلوم کرنے کیلئے درج ذیل کتب عوام وخواص کے لئے مفید ہیں......

- بہشتی زیور...... حضرت حکیم الامۃ تھانوی نوراللہ مرقدہ
- علم الفقہ...... حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنویؒ
- اپنی نمازیں درست کیجئے...... افادات حضرت تھانویؒ...... ترتیب مولانا اشفاق احمد قاسمی......
- مکمل ومدلل مسائل نماز قرآن وحدیث کی روشنی میں تالیف مولانا محمد رفعت قاسمی مدرس دارالعلوم دیوبند...... یہ کتاب...... اگرچہ "منقول" ہے مگر کافی جامع اور ضرورت پوری کرنے والی ہے......

نماز کے سو مسائل...... حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب صادق آبادی مدظلہ......

7. نماز سیکھنے کیلئے...... اور ان پڑھ لوگوں اور بچوں کو سکھانے کیلئے بہترین کتاب...... حضرت مولانا خیر محمد جالندھری نوراللہ مرقدہ کی نماز حنفی ہے...... اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو بے حد نافع اور مقبول بنایا ہے...... کوشش کریں کہ ہر مسلمان کے پاس جیبی سائز کی یہ چھوٹی سی کتاب موجود ہو...... اسی طرح حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہریؒ کی کتاب "آسان نماز" بھی بہت مفید اور نافع ہے...... اس کتابچے کے آخر میں چالیس مسنون دعائیں بھی مرقوم ہیں......

نماز چونکہ...... دین اسلام کا اہم ترین فریضہ...... اور ستون ہے اس لیے ہر زمانے میں اہل علم...... اور اہل دل نے اس موضوع پر خوب لکھا ہے...... اردو کے کتب خانے میں بھی...... اس موضوع پر...... بہت ساری...... مفید کتب موجود ہیں...... خود ہم نے...... اقامت صلوٰۃ مہم کی تیاری کے سلسلے میں...... کتب خانوں پر نماز کی کتب تلاش کیں تو درجنوں کتابیں مل گئیں...... ان میں سے بعض کتابیں "قلم" سے اور بعض قینچی سے تیار کی گئی ہیں...... ویسے کچھ عرصہ سے "قینچی بردار" مصنفین نے خوب دھوم مچا رکھی ہے...... وہ...... کتابوں پر کتابیں تیار کر کے چھاپ دیتے ہیں اور ان کے قلم کی سیاہی کا ایک قطرہ بھی خرچ نہیں ہوتا...... یہ حضرات مختلف کتابوں...... اور مضامین سے اپنے کام کی چیزیں "کاٹ" لیتے ہیں...... پھر...... ان تمام کو جوڑ کر کتاب تیار کرلیتے ہیں...... ان میں سے جو امانتدار ہیں وہ ان کتابوں کا حوالہ دے دیتے ہیں جن سے انہوں نے مضامین لیے ہوتے ہیں...... جبکہ...... دوسرے بعض تو اس کا بھی تکلف نہیں کرتے...... دیکھیں یہ سلسلہ کہاں تک جاتا ہے؟...... اس بارے میں ہمارے قارئین کا نظریہ یہ ہونا چاہئے کہ صرف اسی کتاب کو خریدیں...... اور پڑھیں جس کی تصدیق مستند علماء کرام فرمادیں...... ہر لکھی ہوئی بات پڑھنے کے لائق نہیں ہوتی...... اور بعض کتابوں کا مطالعہ انسان کے عقائد، اعمال...... اور فکر کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے...... ہم نے اقامت صلوٰۃ مہم میں شریک بھائیوں...... اور بہنوں کیلئے چند کتابوں کا تعین کردیا ہے...... انشاءاللہ...... نماز...... اور دعوت نماز کے بارے میں یہ چند کتب آپ کیلئے کافی ہوں گی...... ہوسکے تو یہی چند کتابیں خرید کر اپنے گھر میں رکھ لیں...... خود بھی پڑھتے رہیں...... اور گھر والوں کو بھی پڑھاتے رہیں......

دوسری گذارش

کسی بھی دعوت کے مؤثر ہونے کیلئے اہم ترین شرط یہ ہے کہ...... دعوت دینے والا...... خود "عمل" کا پکا ہو...... اس لیے

نمازیں...... اور تین رکعت وتر...... ادا کرنا شروع کردیں...... اور اس کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ہر نماز کے ساتھ ایک نماز ادا کرلیا کریں...... اور اگر ہمت ہو تو زیادہ نمازیں بھی ادا کرسکتے ہیں...... اگر آپ نے یہ کام شروع کردیا تو یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بقول توبہ کے قبول ہونے کی علامت ہوگی...... اور ساتھ ساتھ آپ کی دعوت میں بھی جان پڑ جائے گی...... ایک بات ذہن میں رکھیں کہ آپ کا جو وقت بھی نماز میں گزرے گا وہ ہرگز ضائع نہیں جائے گا...... بلکہ...... یہ وقت قیمتی بن جائے گا...... اور مرنے کے بعد کے مراحل میں...... ہمیں اس وقت کی قدر ومنزلت کا احساس ہوگا...... انشاءاللہ......

تیسری گذارش

نماز کی دعوت کا آغاز...... اپنے...... گھر یعنی اپنے اہل خانہ سے کریں...... حضرات انبیاء علیہم السلام اپنے اہل وعیال کو نماز کی دعوت دیتے تھے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے......

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا. وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا. (مریم ۵۴-۵۵)

ترجمہ: اور کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا بھی ذکر کیجئے وہ وعدے کے سچے اور (ہمارے) بھیجے ہوئے نبی تھے...... اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ تھے......

اس آیت میں اہل سے مراد گھر والے (بیوی بچے اور اہل خاندان) ...... ہیں...... جبکہ بعض مفسرین کے نزدیک پوری قوم مراد ہے...... یہاں آیت میں الفاظ ہیں "کان یامر"...... کہ آپ اپنے اہل خانہ کو نماز اور زکوٰۃ کا "حکم" دیتے تھے...... امر یعنی حکم سے مراد یہ ہے کہ پوری قوت، مضبوطی اور سختی کے ساتھ اپنے گھر میں نماز اور زکوٰۃ کو جاری فرماتے تھے

قرآن مجید میں دوسری جگہ اس سے بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ اپنے گھر والوں پر نماز نافذ کرنے کی تاکید ہے...... جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

دینے والوں کو بہت "حکمت" سے کام لینا پڑے گا...... اگر آپ نے شروع ہی سے اونچی باتیں شروع کردیں...... اور امام غزالیؒ کے فرمودات سنانا شروع کردیے کہ...... بغیر خشوع خضوع والی نماز منہ پر ماری جائے گی اور اس سے کچھ فائدہ نہیں ملے گا وغیرہ...... تو اس سے کئی نمازی بھی نماز چھوڑ کر بھاگ جائیں گے...... اسی طرح اگر آپ نے فوری فتوے بازی شروع کردی کہ...... جو لوگ...... میں اور جاء کو اپنے مخرج سے ادا نہیں کرتے ان کی نماز ہی نہیں ہوتی تو آپ کی یہ دعوت "مساجد" کو خالی کردے گی...... اس لیے بہت ترتیب، فکر...... اور حکمت سے دعوت دیجئے...... پہلے تو مسلمان کے دل ودماغ میں یہ بات بٹھایئے کہ نماز کتنا بڑا فرض ہے...... اور نماز کے بغیر مسلمان ہونے کا دعویٰ پوری طرح سے سچا نہیں ہے...... اور بے نمازی کا حشر کس طرح فرعون، قارون اور ہامان کے ساتھ ہوگا...... جب مسلمان کے خون میں یہ نظریہ دوڑنے لگے کہ...... نماز

چھوڑنا کافرانہ کام ہے اور کوئی مسلمان ایک نماز چھوڑنے کا بھی تصور نہیں کرسکتا تو پھر...... اگلے مرحلے پر...... اس کی نماز کا ظاہر ٹھیک کرایئے...... اور پھر اس کے بعد نماز کو جاندار بنانے کی فکر دلایئے...... اور اپنی دعوت میں اس بات کا بھرپور خیال رکھیں کہ...... نمازی جیسا بھی ہو...... بے نمازی سے بہت بہتر ہے...... اس لیے...... ایسی کوئی بات زبان سے نہ نکلے کہ کوئی "نمازی" نماز چھوڑ جائے...... اسی طرح...... اپنی دعوت میں ایسے سخت الفاظ بھی استعمال نہ کیجئے جن سے مسلمانوں کی عزت نفس کو ٹھیس پہنچے...... یاد رکھئے...... جو آدمی جتنا گناہگار ہوتا ہے...... شیطان...... اسی قدر اس کو اپنی عزت اور ناک کی فکر میں مبتلا کردیتا ہے...... بلکہ...... جو آدمی جتنا ذلیل اور شرمناک گناہ کرتا ہے...... اسی قدر...... اسے اپنی ناک اور عزت کا جھوٹا خیال...... پیدا ہوجاتا ہے...... نماز کا چھوڑنا...... اور نماز میں سستی کرنا ایک کافرانہ گناہ ہے...... کوئی مسلمان تو اس طرح کے گناہ کا تصور بھی نہیں کرسکتا...... لیکن...... جو مسلمان نماز چھوڑتے ہیں...... یا...... اس میں سستی کرتے ہیں...... وہ...... اپنے آپ کو بہت ناک والا...... عزت والا سمجھتے ہیں...... اس لیے انہیں نرمی، محبت، اکرام، فکر...... اور درد کے ساتھ دعوت دینے کی ضرورت ہے...... اگر آپ نے...... ان پر سختی کی تو وہ بھڑک جائیں گے...... اور کہیں گے فلاں مولوی یوں کرتا ہے...... فلاں عالم ایسا کرتا ہے...... تب وہ نماز...... اور نمازیوں کو بھی گالیاں دے کر...... ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے...... بس اے میرے عزیز بھائیو...... اور عزیز بہنو...... نرمی...... محبت...... اور درد کے ساتھ دعوت دو...... ایک شخص نے خواب دیکھا کہ...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھیں دکھ رہی ہیں...... کسی عالم نے تعبیر بتائی کہ...... نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے...... امت مسلمہ نے نماز چھوڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آنکھوں میں (نعوذباللہ) تکلیف پہنچی...... آج...... امت مسلمہ نے...... نماز جیسا الٰہی تحفہ...... آسمانی تحفہ ضائع کردیا ہے...... حکمران بے نمازی...... قوم کے لیڈر بے نمازی...... دانشور بے نمازی...... قانون نافذ کرنے والے بے نمازی...... اور حد یہ کہ...... اپنے اس شرمناک جرم پر ندامت کا نام تک نہیں...... بلکہ بڑے فخر سے کہا جاتا ہے کہ...... وقت مل جائے تو پڑھ لیتے ہیں...... مگر کیا کریں وقت ہی نہیں ملتا...... یہ بے نمازی لوگ کبھی اسلام اور مسلمانوں کے خیرخواہ نہیں ہوسکتے...... یہ اپنے ماتحتوں کو اپنے اشاروں پر نچاتے ہیں...... مگر...... جب...... اللہ پاک انہیں نماز کیلئے بلاتا ہے تو یہ...... اس کی نافرمانی کرتے ہیں...... انہوں نے قوم کو...... سولی پر لٹکا دیا ہے...... ادھر قوم بھی بے نمازی...... اور نمازیوں کی نمازیں...... بے جان...... تب...... آسمان سے کس کیلئے نصرت اترے؟...... بس...... اے مجاہدین اسلام! اپنی نمازیں...... پہلی کرو...... درست کرو...... جاندار بناؤ...... پھر اپنے گھروں میں رو رو کر...... بلک بلک کر...... تڑپ تڑپ کر...... نماز کی دعوت دو...... اور پھر گلی گلی کوچہ کوچہ...... پھیل جاؤ...... اے مسلمانو! نماز ادا کرو...... اے مسلمانو! نماز ادا کرو...... (باقی آئندہ انشاءاللہ)

اقامتِ صلوٰۃ مہم

الحمدللہ...... یہ مبارک مہم کیم جولائی ۲۰۰۵ء سے "باقاعدہ" شروع ہو رہی ہے...... انشاءاللہ

الحمدللہ...... اس مبارک مہم کی ابتدائی تیاری میں ایک سو سے زائد جماعتیں تیار ہو چکی ہیں...... ماشاءاللہ

الحمدللہ ملک کے چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر میں اس مبارک مہم کی مرکزی جماعت کا دورہ شروع ہو چکا ہے...... بارک اللہ

اہتمام کریں۔۔۔ تب ۔۔۔ انشاء اللہ اس کار خیر میں ہمارا حصہ اور اجر بھی شامل ہو جائے گا

اپنی نمازکو ۔۔۔ جاندار بنانے کیلئے ایک اور تحفہ ۔۔۔ حضرت مولانا منظور احمد نعمانی صاحب کی مختصر کتاب "نماز کی

پاس جیبی سائز کی یہ چھوٹی سی کتاب موجود ہو ۔۔۔ اسی طرح حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہریؒ کی کتاب "آسان نماز" بھی بہت مفید اور نافع ہے ۔۔۔ اس کتابچے کے

اقامتِ صلوٰۃ مہم

برائے خواتینِ اسلام

ہماری مسلمان مائیں، بہنیں ......اور بیٹیاں بھی

اس مہم میں اس طرح سے شرکت کرسکتی ہیں ...... کہ......

۱ مولانا محمد منظور احمد نعمانیؒ کی کتاب "نماز کی حقیقت"، اور مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کی کتاب "نمازیں سنت کے مطابق پڑھیے" کا فوری مطالعہ کریں۔

۲ اپنی نماز درست بنائیں ......اور قضاء نمازوں کو ادا کرنا شروع کر دیں۔

۳ اپنے تمام گھر والوں کو...... محبت، کڑھن اور فکر کے ساتھ نماز قائم کرنے کی دعوت دیں۔

۴ اپنی رشتہ دار خواتین ...... اور پڑوسنوں کو نماز کی دعوت دیں اور انہیں نماز سکھائیں۔

۵ القلم کا "اقامۃ صلوٰۃ نمبر" زیادہ سے زیادہ تقسیم کریں۔

۶ اپنے گھر کے مردوں کو "اقامت صلوٰۃ مہم" میں شرکت کیلئے تیار کریں۔

۷ اگر آپ کے گھر میں وسعت ہے تو...... خواتین کا جوڑ رکھئے اور الرحمت ٹرسٹ کے صوبائی، ضلعی یا ذیلی منتظم صاحب کو بیان کی دعوت دیجئے۔

۸ اگر آپ کے خاوند، بھائی، بالغ بیٹے ...... یا کسی اور رشتہ دار کی نماز درست نہیں ہے تو اسے یکم تا اکتیس جولائی جامع مسجد عثمانؓ و علیؓ میں چند دن کیلئے بھیج دیجئے۔

۹ اپنے گھروں میں نماز نافذ کیجئے ...... کسی بالغ فرد کی نماز قضاء نہ ہو ...... صحت مند مرد گھر میں نہیں مسجد میں جا کر نماز ادا کریں ...... اور گھر میں نماز اور جہاد کی مستقل تعلیم کا معمول بنائیں۔

۱۰ اقامت صلوٰۃ مہم کی کامیابی ......اور عند اللہ قبولیت کیلئے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں ...... اگر ممکن ہوا اور مفید اور مناسب معلوم ہوا تو آپ کیلئے ...... انشاء اللہ ...... ایسے فون نمبر کا اعلان کیا جائے گا ...... جس پر خواتین آپ کی رہنمائی کریں گی ...... ورنہ ......

انہیں دس گذارشات پر ...... عمل اور اکتفا کیجئے

کے نقصان دہ ہوتا ہے ...... ہم نے اقامت صلوٰۃ مہم میں شریک بھائیوں ...... اور بہنوں کیلئے چند کتابوں کا تعین کر دیا ہے ...... انشاء اللہ ...... نماز ...... اور دعوت نماز کے بارے میں یہ چند کتب آپ کیلئے کافی ہوں گی ...... ہو سکے تو یہی چند کتابیں خرید کر اپنے گھر میں رکھ لیں ...... خود بھی پڑھتے رہیں ...... اور گھر والوں کو بھی پڑھاتے رہیں

دوسری گذارش

کسی بھی دعوت کے مؤثر ہونے کیلئے اہم ترین شرط یہ ہے کہ ...... دعوت دینے والا ...... خود "عمل" کا پکا ہو ...... اس لیے سب سے پہلے اپنے عقیدے اور عمل کو اس بارے میں مضبوط بنا لیجئے جس کا نصاب درج ذیل ہے

۱ قرآن وسنت کے فرامین پر غور کر کے اپنے دل میں نماز کو وہ مقام دیں ...... جو ...... شریعت نے بیان کیا ہے ...... تب ...... آپ اپنی نماز پر توپختہ ہو ہی جائیں گے ...... ساتھ یہ کہ آپ جب کسی مسلمان کو بے نمازی دیکھیں گے تو آپ کے دل میں بہت درد ...... ہوگا اور بہت فکر اور تڑپ پیدا ہوگی ......

۲ قرآن مجید نے واضح اعلان کیا ہے کہ ...... مسلمانوں کے بھائی اور دوست وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو نمازوں کو بھی قائم رکھتے ہیں (چند اور شرطیں بھی ہیں) اس لیے قرآن پاک کے اس فیصلے پر عمل کرتے ہوئے صرف انہی افراد سے برادری اور دوستی رکھیں جو نماز کو قائم کرنے والے ہوں ...... اسی طرح رشتہ لینے اور دینے کے معاملہ میں بھی اس کا سختی سے لحاظ کریں ......

۳ اپنی نماز کے ظاہر اور باطن کو درست کر لیں ...... ظاہر درست کرنے کیلئے ضروری ہے کہ آپ کی "تجوید" بھی ٹھیک ہو ...... اس کیلئے کسی استاذ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کریں، بہت شرم کی بات ہے کہ ...... مسلمان کو درست تلفظ کے ساتھ قرآن ...... اور نماز نہ آئے ...... تجوید کے بعد ...... اپنی نماز سنت کے مطابق بنائیں اس کیلئے کتابوں کا نام پہلے عرض کر دیا ہے، مزید علماء کرام سے تعاون لیں ...... اور پھر اپنی نماز میں جان پیدا کرنے کیلئے "خشوع" کا اہتمام کریں ...... خشوع حاصل کرنے کیلئے درج ذیل آسان طریقے ہیں:

★ ہر نماز کے بعد اس دعاء کا اہتمام کریں کہ یا اللہ مجھے نماز میں خشوع عطا فرما اور میری نماز کو اپنی پسندیدہ نماز بنا۔

★ وضو، طہارت وغیرہ پورے آداب کے ساتھ کریں اس سے بھی نماز میں خشوع پیدا ہوتا ہے۔

★ پوری نماز کا ترجمہ یاد کریں اس سے بھی توجہ اور خشوع میں مدد ملے گی۔

★ نماز میں ایک رکن سے دوسرے رکن جاتے وقت نیت کریں کہ میں اب اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے فلاں رکن میں جا رہا ہوں ...... مثلاً میں اللہ تعالیٰ کیلئے رکوع میں جا رہا ہوں ...... میں اللہ تعالیٰ کے لئے سجدے میں جا رہا ہوں وغیرہ ...... مگر تاکید ہے کہ یہ نیت دل سے ہو اگر زبان سے ادا کی تو نماز ٹوٹ جائے گی ...... خشوع کا یہ طریقہ ہمارے شیخ حضرت مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ کا ارشاد فرمودہ ہے ......

★ پوری نماز میں عموماً اور سجدہ میں خصوصاً یہ بات یاد رہے کہ میں ایک حقیر اور عاجز بندہ اپنے عظیم رب اور مالک کے سامنے ہوں ......

★ قراۃ، تسبیحات، اور دعاؤں کو ترجمہ کے استحضار کے ساتھ پڑھیں ......

★ اپنا لباس، مقام اور جسم خوب پاک صاف اور معطر رکھیں ......

★ ان چند طریقوں کے علاوہ اگر آپ اپنی نماز کو مزید جاندار بنانا چاہتے ہیں تو امام غزالیؒ کی کتاب کیمیائے سعادت کا اردو ترجمہ لے لیں اور اس میں نماز کو جاندار بنانے کا باب خوب توجہ سے پڑھ لیں ...... ویسے ہم کوشش کریں گے کہ انشاء اللہ ...... امام غزالیؒ ...... اور شاہ ولی اللہؒ کے بعض ضروری ملفوظات کو اس مضمون کی کسی قسط میں شامل کر دیا جائے ......

★ اگر آپ کے ذمہ کچھ نمازیں باقی ہیں ...... تو ان قضاء نمازوں کو ادا کرنا شروع کر دیں ...... بالغ ہونے کے بعد نماز فرض ہو جاتی ہے ...... پانچ فرض نمازیں اور تین رکعت وتر روزانہ ...... اگر خدانخواستہ عمر کے کسی حصے میں چند دن غفلت ہو گئی ہو ...... اور ان دنوں کی نمازیں رہ گئی ہیں تو روزانہ پانچ فرض

اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ تھے ......

اس آیت میں اہل سے مراد گھر والے (بیوی بچے اور اہل خاندان) ...... ہیں ...... جبکہ بعض مفسرین کے نزدیک پوری قوم مراد ہے ...... یہاں آیت میں الفاظ ہیں "کان یامر" ...... کہ آپ اپنے اہل خانہ کو نماز اور زکوٰۃ کا "حکم" دیتے تھے ...... امر یعنی حکم سے مراد یہ ہے کہ پوری قوت، مستعدی اور سختی کے ساتھ اپنے گھر میں نماز اور زکوٰۃ کو جاری فرماتے تھے ......

قرآن مجید میں دوسری جگہ اس سے بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ اپنے گھر والوں پر نماز نافذ کرنے کی تاکید ہے ...... جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى (طٰہٰ ۱۳۲)

ترجمہ: اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کیجئے اور خود بھی اس کی پابندی کیجئے ہم آپ سے رزق نہیں چاہتے ہم آپ کو رزق دیں گے اور بہتر انجام پرہیزگاری کا ہے ......

اس آیت کریمہ میں بالکل واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ ...... خود بھی نماز کی پابندی کیجئے اور اپنے گھر والوں کو بھی کرائیے ...... چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ طریقہ تھا کہ رات کو بمشیت الٰہی نماز پڑھتے رہتے تھے جب رات کا آخری حصہ رہ جاتا تھا تو اپنے گھر والوں کو جگاتے تھے اور فرماتے تھے کہ نماز پڑھو، نماز پڑھو، اور ساتھ ہی یہ آیت (وامر اھلک بالصلوۃ) تلاوت کرتے تھے۔ (رواہ مالک فی الموطا فی صلوۃ اللیل) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اپنے گھر میں کوئی سختی یا تنگی پیش آتی تھی تو انہیں نماز کا حکم دیتے تھے اور آیت کریمہ وامر اھلک بالصلوۃ تلاوت فرماتے تھے۔

(روح المعانی)

چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اپنے بچوں کو نماز پڑھواؤ جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور مار کر پڑھاؤ جب دس سال کے ہو جائیں ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اپنے گورنروں کو یہ سرکاری فرمان لکھ کر بھیجا تھا:

"بلاشبہ میرے نزدیک تمہارے کاموں میں سب سے بڑھ کر نماز ہے جس نے نماز کی حفاظت کی اور اس کی پابندی کی وہ اپنے باقی دین کی حفاظت کرے گا۔ اور جس نے نماز کو ضائع کیا وہ اس کے سوا باقی دین کو اس سے زیادہ ضائع کرے گا۔

(رواہ مالک فی الموطا) (تفسیر انوار البیان ص ۱۱۱ ج ۶)

خلاصہ یہ ہوا کہ ...... نماز پر سب سے پہلے خود کو لانا ہے ...... اور ...... پھر اپنے گھر والوں کو ...... گھر والوں میں زیادہ تاکید بیوی کیلئے ہے کہ ...... اسے نماز کا پورا پابند بنایا جائے ...... ورنہ ...... تمام اعتماد ...... اور معاملات بگڑ جائیں گے ...... اس کے بعد اولاد ...... بہن بھائی ...... دیگر رشتہ دار آتے ہیں ...... اور اگر والدین بھی نماز میں کمی یا سستی کرتے ہوں تو ان کی بھی فکر کی جائے ...... یقیناً وہ شخص بڑا ظالم ہے جو اپنی بیوی سے نفع تو اٹھاتا ہے مگر اسے جہنم کی خوفناک انگاروں سے بچانے کیلئے فکر اور محنت نہیں کرتا ...... اس موضوع پر اور بھی بہت ساری قرآنی آیات اور احادیث ہیں ہم نے تو بطور اشارہ ان دو آیات کو بیان کیا ہے کہ تاکہ "دعوت نماز" اپنی اصل ترتیب پر آ جائے ......

چوتھی گذارش

ہائے افسوس! کہ امت مسلمہ نماز سے بہت دور ہو کر تباہی، بربادی ...... اور جہنم کے کنارے پر پہنچ چکی ہے ...... مسلمانوں کی غالب اکثریت تو نماز ادا ہی نہیں کرتی ...... خصوصاً ...... عورتوں میں تو نماز کی چوری حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے ...... چنانچہ ...... بے حیائی ...... منکرات اور پریشانیوں کے دروازے بھی پوری طرح کھل چکے ہیں ...... غالب اکثریت کو چھوڑ کر جو دس پندرہ فیصد مسلمان نماز ادا کرتے ہیں ...... ان میں سے اکثر کی نماز درست اور جاندار نہیں ہے ...... کوئی تلاوت غلط کرتا ہے ...... کوئی طہارت کے مسائل نہیں جانتا اور ناپاک حالت میں آ کھڑا ہوتا ہے ...... کسی کا لباس پاک نہیں ہوتا ...... اور کوئی بے توجہی سے نماز کو ٹرخاتا ہے ...... پنجاب کے دیہاتی لوگ حقے کی بدبو ...... اور سرحد کے کئی لوگ نسوار کی بدبو کے ساتھ مسجد میں آتے ہیں ...... عورتیں ناخن پالش لگاتی ہیں ...... پھر نہ وضو ہوتا ہے اور نہ غسل ...... نماز بھی ناپاکی میں پڑھتی ہیں ...... اور اس حالت میں مر جاتی ہیں تو جنازہ بھی نہیں ہوتا ...... الغرض ...... ایک طرف بے نمازی مسلمانوں کا ہجوم ہے تو دوسری طرف ...... نمازیوں کی غلطیاں اور کوتاہیاں ہیں ...... ایسے حالات میں ...... نماز کی دعوت

اقامتِ صلوٰۃ مہم

الحمدللہ ...... یہ مبارک مہم ...... (انشاء اللہ)

الحمدللہ ...... اس مبارک مہم کی ابتدائی تیاری میں ایک سو سے زائد جماعتیں تیار ہو چکی ہیں ...... ماشاء اللہ

الحمدللہ ملک کے چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر میں اس مبارک مہم کی مرکزی جماعت کا دورہ شروع ہو چکا ہے ...... بارک اللہ

اگر آپ بھی...... جی ہاں آپ بھی

اس مبارک مہم میں شریک ہونا چاہتے ہیں ......

یا

اس مہم میں ایک ماہ ...... یا چند دن کا وقت دینا چاہتے ہیں ......

یا

اس مقدس مہم میں کسی طرح کا تعاون کرنا چاہتے ہیں ...... تو ...... معلومات، ہدایات اور مشورے کیلئے ...... فون نمبر 0301-7718961 پر روزانہ صبح چھ بجے تا گیارہ بجے تک رابطہ کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ

خواتین بہنیں اس نمبر پر فون نہ کریں ...... اگر مناسب ہوا تو ان کیلئے انشاء اللہ الگ نمبر کا اعلان کیا جائے گا۔

اور اگر آپ

خود نماز سیکھنا چاہتے ہیں ...... یا ...... اپنی نماز درست اور جاندار بنانا چاہتے ہیں تو یکم تا اکتیس جولائی ...... چند دن کیلئے جامع مسجد عثمانؓ و علیؓ بالمقابل بند حسن شادی ہال ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور ...... تشریف لائیں ...... یہاں ...... انشاء اللہ پورا مہینہ نماز سکھانے اور درست کرانے کا کیمپ قائم رہے گا ......

ماہر علماء کرام ...... اور قراء حضرات آپ کی خدمت کیلئے موجود ہوں گے ......

بزرگ حضرات کو خصوصی طور پر ...... خوش آمدید کہا جائے گا ......

...... اور اگر آپ!

اس مبارک مہم میں ...... کسی مجبوری کی وجہ سے ...... شرکت سے قاصر ہیں تو بھی ایک آسان طریقہ ...... اس مہم میں شامل ہونے کا ...... اور اجر و ثواب کے خزانے لوٹنے کا موجود ہے ...... آپ ہفت روزہ "القلم" کے اقامت صلوٰۃ نمبر کی ایک سو کاپیاں خرید کر ...... مفت تقسیم کر دیجئے ......

عاجزانہ التماس

تمام مسلمان ...... خواتین و حضرات سے گذارش ہے کہ ...... اس مبارک مہم کی کامیابی ...... اور عند اللہ قبولیت کیلئے ...... خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں ...... یاد رکھیں ...... اس وقت اہل پاکستان "اور تمام" امت مسلمہ "پر فحشاء اور منکر (بے حیائی اور بددینی) کا فتنہ مسلط ہے ...... اور اس داخلی فتنہ کا علاج ...... اقامت صلوٰۃ ...... نماز کو قائم کرنا ہے ......

ان الصلوٰۃ تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر (القرآن)

...... بلاشبہ نماز بے حیائی ...... اور منکرات سے روکتی ہے ......

القلم AL-QALAM

صفحہ ہدایت



التفسیر — کلامِ ہدایت

عہد

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ○ ترجمہ: اور پورا کرو عہد کو بے شک عہد کی پوچھ ہوگی۔

عہد دو طرح کے ہیں ایک وہ جو بندہ اور اللہ کے درمیان ہیں جیسے ازل میں بندہ کا یہ عہد کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے اس عہد کا لازمی اثر اس کے احکام کی اطاعت اور اس کی رضا جوئی ہوتا ہے۔ یہ عہد تو ہر انسان نے ازل میں کیا ہے خواہ دنیا میں وہ مومن ہو یا کافر، دوسرا عہد مومن کا ہے جو شہادت ان لا الٰہ الا اللہ کے ذریعہ کیا گیا ہے جس کا حاصل احکام الٰہیہ کا مکمل اتباع اور اس کی رضا جوئی ہے۔ دوسری قسم عہد کی وہ ہے جو انسان کسی انسان سے کرتا ہے جس میں تمام معاہدات سیاسی، تجارتی، معاملاتی شامل ہیں جو افراد یا جماعتوں کے درمیان دنیا میں ہوتے ہیں۔ پہلی قسم کے تمام معاہدات کا پورا کرنا انسان پر واجب ہے اور دوسری قسم میں جو معاہدات خلاف شرع نہ ہوں ان کا پورا کرنا واجب اور جو خلاف شرع ہوں ان کا فریق ثانی کو اطلاع کر کے ختم کر دینا واجب ہے۔ جس معاہدہ کا پورا کرنا واجب ہے اگر کوئی فریق نہ پورا نہ کرے تو دوسرے کو حق ہے کہ عدالت میں مرافعہ کر کے اس کو پورا کرنے پر مجبور کرے معاہدہ کی حقیقت یہ ہے کہ دو فریقین کے درمیان کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا عہد ہو اور جو کوئی شخص کسی سے یکطرفہ وعدہ کر لیتا ہے کہ میں آپکو فلاں چیز دونگا یا فلاں وقت آپ سے ملوں گا یا آپکا فلاں کام کر دونگا اس کا پورا کرنا بھی واجب ہے اور بعض حضرات نے اس کو بھی عہد کے اس مفہوم میں داخل کیا ہے لیکن ایک فرق کے ساتھ کہ معاہدہ فریقین کی صورت میں اگر کوئی خلاف ورزی کرے تو دوسرا فریق اس کو بذریعہ عدالت تکمیل معاہدہ پر مجبور کر سکتا ہے مگر یک طرفہ وعدہ کو عدالت کے ذریعہ جبراً پورا نہیں کرا سکتا ہاں بلا عذر شرعی کے کسی سے وعدہ کر کے جو خلاف ورزی کرے گا وہ شرعاً گناہگار ہوگا حدیث میں اس کو عملی نفاق قرار دیا گیا ہے۔

اس آیت کے آخر میں ارشاد فرمایا اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا یعنی قیامت میں جیسے اور فرائض وواجبات اور احکام الٰہیہ کے پورا کرنے یا نہ کرنے کا سوال ہوگا ایسا ہی باہمی معاہدات کے متعلق بھی سوال ہوگا۔ یہاں صرف اتنا کہہ کر چھوڑ دیا کہ اس کا سوال ہوگا۔ آگے سوال کے بعد کیا ہوتا ہے اس کو مبہم رکھنے میں خطرہ کے عظیم ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

السنۃ — کلامِ ہادئ عالم ﷺ

تقوای

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور پانچ وقت کی نماز قائم کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کیا کرو اور اپنے امراء (حکام کی جائز کاموں میں) کی فرمانبرداری کیا کرو یہ کام کرلو اور اپنے رب کی بنائی ہوئی جنت میں داخل ہو جاؤ (الحدیث)

اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات میں تقویٰ کے حصول پر جتنا زور دیا گیا ہے اور اس کی جتنی تاکید کی گئی ہے شاید ہی کسی اور حکم کی اتنی تاکید کی گئی ہو۔ یہ تقویٰ تمام اعمال صالحہ کی اساس ہے بلکہ ہدایت کے حصول کی شرط ہے یہی وجہ ہے کہ کتاب ہدایت کے بالکل آغاز میں ہی بتا دیا گیا کہ اس سے وہی لوگ ہدایت حاصل کر سکیں گے جو متقین ہوں گے تقویٰ کا ترجمہ عام طور پر ڈرنے سے کیا جاتا ہے لیکن یہ لفظ اس کے پورے مفہوم کو واضح نہیں کرتا تقویٰ محض ڈرنے کو نہیں کہا جاتا بلکہ ڈرنا اور بچنا یعنی نافرمانی نہ کرنا اور گناہ سے بچنا یہ تقویٰ کے مفہوم میں لازمی طور پر شامل ہے۔ لفظ پرہیزگاری اور اس بات کو زیادہ اچھی طرح واضح کرتا ہے کہ متقی وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے پرہیز کرے جیسے دنیا کی نقصان دہ چیزوں سے پرہیز احتیاط کہلاتی ہے ایسے ہی آخرت کے اعتبار سے نقصان والی اشیاء سے پرہیز کا نام تقویٰ ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دل کی طرف اشارہ کر کے ارشاد فرمایا "تقویٰ یہاں ہوتا ہے" گویا آپ نے سمجھا دیا کہ یہ نظر آنے والی شے نہیں بلکہ دل کا ایک وصف اور قلب کی ایک صفت ہے لیکن یہ صفت تمام ظاہری اعمال کی اساس ہے۔ یہی وجہ ہے دیگر انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی اپنی اپنی قوموں کو اللہ کی عبادت اور اپنی اطاعت کے ساتھ جس چیز کی دعوت دی اور جو پیغام دیا وہ تھا "اتقوا اللہ" اور زیر نظر حدیث پاک میں بھی چند اعمال صالحہ جو جنت میں لے جانے والے ہیں ان کا بیان ہے لیکن سب سے پہلے فرمایا "اتقوا اللہ" کیونکہ یہ بیان اعمال کی جان ہے اور اساس ہے۔

الرافع جل جلالہ (۲۳)

ترجمہ: بلند کر دینے والا — عدد: ۳۵۱

خواص:

(۱) جو کوئی پیر کے دن یا جمعہ کی رات مغرب یا عشاء کے بعد چار سو چالیس مرتبہ اس اسم کا ورد کرے گا، اسے مخلوق کے درمیان ایک رعب نصیب ہوگا۔

(۲) جو کوئی اسے آدھی رات یا دوپہر کو سو بار پڑھے گا، حق تعالیٰ جل شانہ اس کو تمام خلق میں برگزیدہ کرے گا اور وہ تو نگر اور بے نیاز ہوگا۔

(۳) جو کوئی ہر روز بیس بار پڑھے گا ان شاء اللہ مراد پائے گا۔

(۴) جو کوئی ہر مہینہ کی چودھویں رات کو آدھی رات میں سو مرتبہ الرافع پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے ان شاء اللہ مخلوق سے بے نیاز اور تو نگر بنا دے گا۔

(۵) جو کوئی اسے تین سو اکاون بار پڑھے گا مخلوق کے درمیان عزت ہوگی۔

(۶) جو ستر بار پڑھے گا ظالموں سے امن میں رہے گا اور ان شاء اللہ سرکشوں سے محفوظ رہے گا۔

شوقِ حدیث اور ذوقِ عمل

ساجد مقصود فاروقی

حکم ہے دوستوں کا میں بھی ذکر شیخ کروں
کہاں میں اور کہاں یہ مقام اللہ اللہ
وہ صورتیں الٰہی کس دیس میں بستیاں ہیں
اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیں ہیں

قارئین کرام! حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آفتاب ہدایت نبی کریم ﷺ کے درخشندہ ستارے ہیں، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آقا مدنی ﷺ کے شیدا تھے۔ اپنی جان، مال اور اولاد سے زیادہ نبی کریم ﷺ کی قدر اور تعظیم کرتے تھے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ساری زندگی حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے بلند آواز سے گفتگو نہیں فرمائی۔ نبی کریم کی زبان مطہر سے نکلنے والا ہر جملہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیلئے دنیا وما فیہا سے اعلیٰ و افضل اور اکمل تھا۔ نبی کریم ﷺ کے ہر حکم پر یہ جماعت اپنا تن من دھن قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہتی تھی۔ انسانی تاریخ اس عقیدت اور وارفتگی کی مثال پیش کرنے سے عاجز و قاصر ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کا سب سے بہترین مشغلہ آقا مدنی کریم ﷺ کے ارشادات عالیہ کو سننا اور ان پر عمل پیرا ہونا تھا۔ راقم اثیم ذیل میں طوالت سے بچتے ہوئے چند واقعات رقم کر رہا ہے۔ انہیں پڑھنے سے اندازہ ہوگا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس قدر شوق حدیث رکھتے تھے اور حدیث سننے سنانے کا صرف شوق نہیں تھا بلکہ ذوق عمل بھی رکھتے تھے۔ آیئے! سید الصحابہ رضی اللہ عنہم کی ورق گردانی کرتے ہیں۔

بخاری شریف میں روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ جو حضور ﷺ کے بڑے قریبی صحابی اور قاری تھے۔ حضور اقدس ﷺ کے وصال کے بعد ایک دن بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کو معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز کے بارے میں ایک حدیث ایسی ہے جو میں نے نہیں سنی بلکہ ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ سے براہ راست سنی ہے۔ جو اس وقت شام کے شہر "دمشق" میں مقیم ہیں۔

ان کے دل میں خیال آیا کہ یہ حدیث بالواسطہ اپنے پاس کیوں رکھوں، بلکہ جن صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث حضور اقدس ﷺ سے سنی ہے۔ میں ان سے براہ راست کیوں نہ حاصل کرلوں۔ اب انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ وہ صحابی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ شام کے شہر "دمشق" میں مقیم ہیں اور مدینہ منورہ سے دمشق کا فاصلہ تقریباً 1500 کلومیٹر ہے۔ چنانچہ اس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اونٹ منگوایا اور اس پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے اور 1500 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے دمشق پہنچ گئے۔ وہاں جا کر ان کے گھر کا پتہ معلوم کیا، دروازے پر پہنچ کر دستک دی۔ ان صحابی رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا اور پوچھا کیسے آنا ہوا؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "میں نے سنا ہے کہ تہجد کی فضیلت پر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث حضور اقدس ﷺ سے براہ راست سنی ہے۔ میں وہ حدیث آپ رضی اللہ عنہ کی زبانی سننے آیا ہوں۔ ان صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا آپ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ سے صرف اسی کام کیلئے آئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ "ہاں! صرف اسی کام کیلئے آیا ہوں" ان صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ "وہ حدیث تو میں آپ ﷺ کو بعد میں سناؤں گا پہلے ایک اور حدیث سن لو جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی"۔

پھر حدیث سنائی کہ "جو شخص کوئی راستہ قطع کرے، جسکے ذریعے وہ اللہ تعالیٰ کے دین کا علم حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے"۔

پہلے یہ حدیث سنائی اور پھر تہجد کی فضیلت بارے ... حدیث سنائی ... کے بعد صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اب تھوڑی دیر اندر بیٹھیں اور کھانا کھا لیں" حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں میں کھانا نہیں کھاؤں گا اس لیے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ پورا سفر صرف رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی خاطر ہو، اس سفر میں کسی اور کام کا دخل نہ ہو، اب میں کوئی اور کام کرنا نہیں چاہتا۔ یہ حدیث مجھے مل گئی ہے اور مجھے میرا مقصد حاصل ہو گیا ہے۔ میں مدینہ طیبہ واپس جا رہا ہوں۔ (اصلاحی خطبات، جلد ۸، صفحہ ۲۳۹، ۲۴۰)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث سننے کے بہت حریص تھے۔ انہیں اپنے محبوب آقا ﷺ کی ایک ایک ادا سے بے پناہ محبت تھی۔

محترم طالب ہاشمی صاحب اپنی کتاب "تمیں پروانے شمع رسالت کے" میں رقم فرماتے ہیں کہ "حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں حضرت عقبیٰ بن عامر رضی اللہ عنہ جو مصر کے گورنر تھے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ وہ ایک خاص حدیث کے راوی ہیں۔ ان کو اس حدیث کی سماعت کا اتفاق نہیں ہوا تھا مگر اسکے شوق سماعت نے بے چین کر دیا اور پیرانہ سالی کے عالم میں صرف ایک حدیث کی سماعت کیلئے مدینہ منورہ سے مصر کا پرصعوبت اور طویل ترین سفر اختیار کیا۔ مصر پہنچ کر پہلے حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ بن مخلد کے مکان پر تشریف لے گئے وہ میزبان رسول ﷺ سے ملاقات کر کے بے حد مسرور ہوئے اور پوچھا کہ "سفر مصر کی زحمت کیسے گوارا فرمائی؟" حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "میں عقبہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سننے آیا ہوں کیونکہ عالم اسلام میں اس حدیث کا جاننے والا اور کوئی موجود نہیں، مجھے عقبہ رضی اللہ عنہ کے مکان کا پتہ بتلا دیجئے"۔

غرض مسلمہ رضی اللہ عنہ سے الوداع ہو کر حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے مکان پر پہنچے اور ان سے وہ خاص حدیث دریافت فرمائی۔ وہ حدیث سنا چکے تو ان کا شکریہ ادا کیا اور اپنے اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیے۔ (صفحہ ۲۷۶)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صرف حدیث سننے سنانے کے شوقین ہی نہیں تھے بلکہ ذوق عمل بھی رکھتے تھے، ان کی زندگیوں کی ایک ایک ادا سے سیرت رسول ﷺ ٹپکتی اور جھلکتی تھی۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فنا فی الرسول ﷺ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ایک ہزار غلام تھے۔ جو ان کو یومیہ خراج ادا کرتے تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فوراً وہ رقم راہ خدا میں صرف فرما دیتے اور خالی جیب کر کے گھر میں داخل ہوتے تھے۔ یعنی ایک درہم بھی اپنے پاس نہیں رکھتے تھے کیونکہ نبی رحمت ﷺ سخاوت کو پسند فرماتے تھے۔

آقا مدنی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔ "سخی آدمی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے، جنت کے قریب ہے، لوگوں کے قریب ہے، جہنم سے دور ہے"۔ (ترمذی)

ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک شخص امیر المؤمنین کے سامنے ان کی تعریف کرنے لگا۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سن رہے تھے۔ انہوں نے دونوں گھٹنے اٹھا کر سنگریزے اٹھائے اور اس شخص کے چہرے پر پھینکنے لگے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا ہائے کیا کرتے ہو؟ مقداد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ "جب خوشامد کرنے والے کو دیکھو تو ان کے منہ میں خاک جھونک دو"۔ (بحوالہ "تمیں پروانے شمع رسالت کے" ص ۸۰-۷۹) (صحیح مسلم)

قارئین کرام! آپ نے دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث رسول ﷺ پر کس حد تک عمل پیرا تھے۔ اللہ کریم جمیع المسلمین کو حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

☆☆☆

آپ کے مسائل کا شرعی حل

مولانا مفتی مجیب الرحمٰن

اسیروں کی نماز

سوال: شبرغان جیل سے رہائی پانے والے ایک مجاہد ساتھی کا کہنا ہے کہ ہم دشمنان اسلام کی قید میں تقریباً تین سال رہے۔ دوران اسیری بعض ساتھی پوری نماز پڑھتے تھے جبکہ بعض سفرانہ نماز پڑھتے رہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ ایسی حالت میں اسیر مجاہدین کیلئے نماز کا حکم کیا ہے۔ کون سی نماز درست ہوئی اور کن ساتھیوں کی نماز درست نہیں۔ جو نماز درست نہیں ان کا اعادہ کس طرح کریں؟

باچا امیر خان (طورمنگ ضلع دیر)

جواب: صورت مسئولہ میں چونکہ مجاہدین اس کشمکش میں تھے کہ آج ہو یا کل جس وقت بھی رہا پائے تو اپنے گھروں کو روانہ ہو جائے۔ اس لئے بظاہر کسی نے اقامت کی نیت نہیں کی اور مسافر جب تک اقامت کی نیت نہ کریں تو وہ مسافر ہے اور سفرانہ نماز ادا کرے گا۔ اگرچہ کئی سال گزر جائیں۔ باقی جن مجاہدین نے مکمل نماز پڑھی ہے ان کی نماز سفرانہ ہی شمار ہوگی اور قضاء کی ضرورت نہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

مسلمانوں کو کرنا چاہئے تھا لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے معاملات کے دین کو سر بسر کر کے غیروں کی نقالی میں جھوٹ فریب، دھوکہ دہی، بے ایمانی اور ملاوٹ کو شعار بنایا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے لوکل مصنوعات کو مارکیٹ میں وہ اعتماد نہیں جو ملٹی نیشنل کمپنی کی مصنوعات کو ہے۔ اللہ رب العزت ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ ایسے حالات میں آپ اتنی بات کو ضرور پیش نظر رکھیں کہ کسی بھی حرام یا ناجائز چیز کی خرید و فروخت بالکل نہ کریں۔ خواہ باہر کی ہو یا لوکل، باقی اللہ رب العزت سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ رب العزت مسلمانوں کو معاملات کا دین بھی زندہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

واللہ اعلم بالصواب

مسنون داڑھی

سوال: تین آدمی ہیں۔ ایک نے داڑھی منڈوائی ہے۔ دوسرے نے کٹ کیا ہے ... پوری ہے۔ تیسرے نے درمیانی داڑھی رکھی ہے ... کٹ کیا ہے نہ سنت طریقے کی داڑھی رکھی ہے۔ ان تینوں میں سے کس کا گناہ بہت زیادہ ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا حل کریں۔ والسلام

(... کارزی ... خان)

کمسن کی امامت

"فانها كنز من نور الجنة"

نکلنے والا ہر جملہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیلئے دنیا ومافیہا سے اعلیٰ وافضل اور اکمل تھا۔ نبی کریم ﷺ کے ہر حکم پر یہ جماعت اپنا تن من دھن قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہتی تھی۔ انسانی تاریخ اس عقیدت اور وارفتگی کی مثال پیش کرنے سے عاجز وقاصر ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کا سب سے بہترین مشغلہ آقا مدنی کریم ﷺ کے ارشادات عالیہ کو سننا اور ان پر عمل پیرا ہونا تھا۔ راقم ذیل میں طوالت سے بچتے ہوئے چند واقعات رقم کر رہا ہے۔ انہیں پڑھنے کے بعد آپ جان لیں گے کہ حضرات صحابہ کرام

براہ راست سنی ہے۔ جو اس وقت شام کے شہر "دمشق" میں مقیم ہیں۔

ان کے دل میں خیال آیا کہ یہ حدیث بالواسطہ اپنے پاس کیوں رکھوں، بلکہ جن صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث حضور اقدس ﷺ سے سنی ہے۔ میں ان سے براہ راست کیوں نہ حاصل کرلوں۔ اب انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ وہ صحابی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ شام کے شہر "دمشق" میں مقیم ہیں اور مدینہ منورہ سے دمشق کا فاصلہ تقریباً 1500 کلو میٹر ہے۔

چنانچہ اس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اونٹ منگوایا اور اس پر سوار ہو کر روانہ ہوگئے اور

سن لو جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی"۔

پھر حدیث سنائی کہ "جو شخص کوئی راستہ قطع کرے، جسکے ذریعے وہ اللہ تعالیٰ کے دین کا علم حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے"۔

پہلے یہ حدیث سنائی اور پھر تجہیز کی فضیلت بارے حدیث سنائی۔ حدیث سنانے کے بعد صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اب تھوڑی دیر اندر بیٹھیں اور کھانا کھا لیں" حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں میں کھانا نہیں کھاؤں گا اس لیے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ پورا

پروانے شمع رسالت کے" میں رقم فرماتے ہیں کہ "حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں حضرت عقبیٰ بن عامر رضی اللہ عنہ جو مصر کے گورنر تھے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ وہ ایک خاص حدیث کے راوی ہیں۔ ان کو اس حدیث کی سماعت کا اتفاق نہیں ہوا تھا مگر اسکے شوق سماعت نے بے چین کردیا اور پیرانہ سالی کے عالم میں صرف ایک

کا پتہ بتا دیجئے"۔

غرض مسلمہ رضی اللہ عنہ سے الوداع ہو کر حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے مکان پر پہنچے اور ان سے وہ خاص حدیث دریافت فرمائی۔ وہ حدیث سنا چکے تو ان کا شکریہ ادا کیا اور اپنے اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیے۔ (صفحہ ۲۷۶)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صرف حدیث

رضی اللہ عنہ نے کہا ہائے کیا کرتے ہو؟ مقداد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ "جب خوشامد کرنے والے کو دیکھو تو ان کے منہ میں خاک جھونک دو"۔ (بحوالہ "تیس پروانے شمع رسالت کے" ص ۸۰-۷۹) (صحیح مسلم)

قارئین کرام! آپ نے دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث رسول ﷺ پر کس حد تک عمل پیرا تھے۔ اللہ کریم جمیع المسلمین کو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

☆☆☆

ہلکی پھلکی آسان نیکیاں

ظہور خان

1-دو رکعت نفل دنیا ومافیہا سے بہتر ہیں:

آسان نیکیوں میں اہم نیکی نماز ہے کہ ایک حدیث قدسی میں قرب الٰہی کے جن دو اہم ذریعوں اور اسباب کو بیان کیا گیا ہے۔ وہ فرض نمازوں کی ادائیگی اور نوافل کی کثرت ہے۔ نفل نمازوں میں دو رکعت نفل پڑھنا ایک آسان اور سہل عمل ہے اور ہلکی پھلکی نیکی ہے۔ سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا۔ "ما اذن الله لعبد فى شىء افضل و من ركعتين يصليهما و ان لبر ليذر على راس العبد ما دام فى صلاته"۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بندے کو کسی بھی نیکی کی جو توفیق ملی ہے۔ ان میں سب افضل عمل دو رکعت ہیں اور بندہ جب تک نماز میں مشغول رہتا ہے۔ اس پر خیر برکات کا نزول جاری رہتا ہے۔ دو رکعت نفل کے بارے میں امام الطبرانی نے اپنی معجم اوسط میں اور امام الہیثمی نے مجمع الزوائد ۲/۲۳۹ میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ "ان رسول الله ﷺ مر بقبر فقال ركعتان احب الى هذا من بقية دنياكم"۔

رسول کریم ﷺ کا ایک قبر پر گزر ہوا تو ارشاد فرمایا کہ "اس قبر والے کیلئے تم لوگوں کی پوری دنیا کے مقابلے میں دو رکعت نماز زیادہ محبوب ہے"۔

امام رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث نمبر (۷۲۵) میں اور امام الترمذی نے الترمذی حدیث نمبر (۴۱۶) میں فجر کی دو رکعت سنت دنیا ومافیہا سے افضل قرار دی جانے والی حدیث کو بیان کیا ہے۔

دو رکعت نفل دنیا ومافیہا سے بہتر ہیں اور دو رکعت نفل بظاہر ایک آسان اور ہلکا پھلکا عمل ہے اور چند منٹ صرف ہوتے ہیں لیکن اجر وثواب کو دیکھا جائے تو حیرت ہوتی ہے کہ اتنی معمولی نیکی اور اسی پر اس قدر اجر وثواب کہ ایک بندہ عاصی اور اس کی اتنی مدارتیں۔

روزوں کا ثواب:

آسان نیکیوں میں ایک اہم نیکی ماہ شوال کے چھ نفلی روزے ہیں کہ رمضان المبارک کے روزوں کی تکمیل کے بعد ان چھ روزوں کے رکھنے کے سال بھر کے روزوں کے برابر اجر وثواب ملتا ہے۔ کیونکہ ایک نیکی دس کے برابر ہو تو رمضان المبارک کے تیس روزے تین سو روزوں کے برابر ہوئے اور شوال کے چھ روزے ساٹھ روزوں کے برابر۔ لہٰذا اس طرح سال بھر کے روزوں کا ثواب مل گیا۔

"من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال كان كصيام الدهر" (صحیح مسلم حدیث نمبر۱۱۶۴)

جس کسی نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے سال بھر رکھے سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جس نے عیدالفطر کے بعد چھ روزے رکھے (یعنی شوال کے چھ روزے رکھے) گویا کہ اس نے پورے سال کے روزے رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں فرمایا ہے۔ "من جاء بالحسنة فله عشر امثالها"۔

(ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۷۱۵، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۲۱۱۵، صحیح ابن حبان حدیث نمبر ۳۶۲۷)

وضو کے بعد کلمہ شہادت کا پڑھنا اور جنت کے آٹھوں دروازوں کا کھلنا، وضو کے بعد کلمہ شہادت کے پڑھنے والا عمل بھی بظاہر ایک آسان نیکی ہے لیکن اس کا اجر وثواب یہ ہے کہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے سو جنت میں داخل ہو جائے۔

صحیح مسلم حدیث ۲۳۴ میں ہے:

"الا فتحت له ابواب الجنة يدخل من ايها شاء"۔

کلمۂ توحید ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں پر بھاری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا بھی آسان نیکی ہے کہ اس کیلئے نہ طویل وقت درکار ہے اور نہ ہی کسی مشقت کی ضرورت ہے۔ مومن کو چاہئے کہ ہر لمحہ اللہ کو یاد رکھے اور اللہ کا ذکر کرتا رہے۔ کلمۂ توحید (لا الہ الا اللہ)

افضل ترین ذکر ہے جیسا کہ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۰۰ میں ہے۔

یہی وہ کلمۂ توحید ہے جس کے بارے میں فرمایا کہ "ما قال عبد لا اله الا الله قط مخلصا الا فتحت لابواب السماء"۔

جس کسی نے بھی اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہا تو اس کیلئے آسمان کے ساتوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ "اے میرے رب! مجھے اپنا وہ ذکر سکھلا دیجئے کہ میں اسی کو ورد بنالوں اور اسی کی بنیاد پر آپ سے مانگوں"۔

اللہ تعالیٰ نے یہی کلمہ سکھایا اور حکم دیا کہ "قل لا اله الا الله" سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔

"بارالٰہ! آپ کا ہر بندہ یہ ذکر پڑھتا ہے مجھے کوئی مخصوص ذکر بتایئے"۔

اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کے اس جملے پر جواب میں فرمایا۔

"يا موسىٰ لو ان السموات السبع و الارضين السبع فى كفة و لا اله الا الله فى كفة مالت بهم لا اله الا الله"۔

(صحیح ابن حبان حدیث نمبر ۶۲۱۸)

اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور "لا إله الا الله" دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو "لا إله الا الله" والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ کلمۂ توحید "لا إله الا الله" وہ مبارک جملہ اور ایسا بابرکت کلمہ ہے کہ اس کے بارے میں ارشاد ہے کہ تم لوگ اپنے اپنے ایمان کی تجدید اسی کلمۂ توحید کے ذریعے کرتے رہو (مسند الامام احمد ۲/۳۵۹) یہی وہ مختصر ترین جملہ ہے کہ مرتے ہوئے اگر زبان سے ادا ہو جائے تو ایمان پر خاتمہ کی علامت بن جاتا ہے۔

"لا حول و لا قوة الا بالله" کے حیرت انگیز فوائد:

"لا حول و لا قوة الا بالله" زبان پر ادائیگی کے لحاظ سے ایک مختصر ترین جملہ ہے۔ یہ ہلکی پھلکی نیکی اور ایک آسان ترین عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس مختصر جملہ پر جو اجر وثواب ملتا ہے اس کے بارے میں پڑھ کر جی چاہتا ہے کہ ہر دم یہی جملہ ورد زبان بنا لیا جائے۔ ایک متفق علیہ حدیث میں حوقلہ کے بارے میں آتا ہے کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

"فانها كنز من كنوز الجنة"

صحیح البخاری حدیث (۶۳۸۴) صحیح مسلم حدیث (۲۷۰۴) امام مکحول نے فرمایا کہ "كشف الله به عنه سبعين بابا من الضر ادناهن الفقر" (سنن الترمذی حدیث ۳۶۰۱)

اسی جملہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نقصان ومصیبت کا سدباب فرما دیتا ہے جس میں سب سے کم درجہ فقر وفاقہ ہے۔ امام الطبرانی نے معجم اوسط میں اور امام الہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰/۹۸ میں نقل کیا ہے کہ:

"قال رسول الله ﷺ من قال لا حول ولا قوة الا بالله كان دواء من تسعة وتسعين داء ايسرها الهم"

"فرمایا کہ اسے پڑھنا ننانوے بیماریوں اور مصیبتوں کا علاج ہے جن میں سب سے کم درجہ بیماری ومصیبت ہم وغم ہے"۔

ایک اور حدیث میں اسے جنت کا دروازہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ:

"هل ادلك على باب من ابواب الجنة؟ قال لا حول ولا قوة الا بالله" (مستدرک الحاکم ۳۹۰۱۳) مجمع الزوائد (۵/۲۲۸)

بعض روایات میں حوقلہ کو عرش الٰہی کے نیچے مدفون خزانہ قرار دیا گیا ہے جیسا کہ امام النسائی اور امام البزاز نے نقل کیا ہے۔

مقام مسلم

(عبداللطیف بن ماسٹر عبدالحیٰ اپاخیل)

آج کل اکثر مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت چھوڑ دی ہے۔ مال ودولت کے حاصل کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

حلال وحرام کا پورا خیال نہیں کرتے نتیجہ یہ ہے کہ آفات میں مبتلا ہیں اپنے برے اعمال کی سزا بھگت رہے ہیں مسلمان کی شان اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی بلند ہے جب مسلمان پوری طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگ جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ خود دنیا کو اس کی خدمت پر لگا دیتے ہیں۔ ایک مشہور بزرگ حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک جنگل میں گیا۔ وہاں مجھے ایک عیسائی ملا جو وسط کمر زنار (وہ دھاگہ جو ہر یہن کافر وغیرہ پہنتے ہیں) باندھے ہوئے تھا۔ اس نے مجھے کہا کہ اکٹھے سفر کریں گے چنانچہ ہم نے سفر شروع کیا۔ سات دن چلتے رہے۔ اور کھانے کو کوئی چیز نہ ملی ساتویں دن عیسائی راہب نے کہا۔ اے مسلمان! جو بزرگی رکھتے ہو وہ آج ظاہر کرو۔ کیونکہ ہم بھوکے ہوگئے ہیں۔ ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ میں نے دعا کی کہ اے اللہ! مجھے اس کافر کے سامنے رسوا نہ کر۔

"اچانک میں نے ایک بڑی رکابی طبق نمودار ہوتے ہوئے دیکھی جس میں روٹی، گوشت اور کھجوریں تھیں اور ساتھ پانی کا برتن بھی تھا۔ پس ہم نے کھانا کھایا اور پانی پیا"۔

پھر ہم نے سفر شروع کیا اور سات دن حریہ چلے اور کچھ نہ کھایا۔ فرماتے ہیں کہ اس بار میں نے سبقت کرتے ہوئے راہب سے کہا۔

"اے راہب! دکھایئے! اپنی کرامت کیونکہ اب تمہاری باری ہے" راہب نے لاٹھی پر ٹیک لگایا اور دعا کی۔ "اچانک! دو بڑی رکابیاں نمودار ہوئیں جن میں میری رکابی کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ چیزیں تھیں"۔ فرماتے ہیں کہ مجھے حد سے زیادہ تعجب ہوا اور غیرت بھی آئی اور کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ اس نے اصرار کیا۔ مگر میں انکار کرتا رہا۔ پھر اس نے کہا کہ کھایئے! میں تمہیں دو خوشخبریاں سناتا ہوں۔

"ایک خوشخبری یہ کہ میں مسلمان ہو کر کلمہ شہادت پڑھتا ہوں پھر اس نے زنار کھول کر پھینک دیا اور کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔" اور دوسری خوشخبری یہ ہے کہ میں نے تمہارے ہی وسیلے سے یوں دعا کی کہ

"اے اللہ! اگر اس مسلمان کی یعنی ابراہیم خواص کی آپ کے ہاں قدر ہے تو مجھے بھی اس مسلمان کے طفیل ایسی ہی کرامت سے نوازیئے"۔

چنانچہ ہم نے وہ کھانا کھایا اور پانی پیا پھر حج بیت اللہ کیا اور ایک سال تک ہم اکٹھے رہے اور پھر اس راہب کا انتقال ہوگیا اور میں نے بطحاء مکہ مکرمہ میں اسے دفنا دیا۔ سبحان اللہ!

مسلمانوں اور غیر مسلموں کے مابین تعلقات پر قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک علمی تحقیق

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

مولانا ظہور احمد عباسی

قسط ۸

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی بھلائی اور ہدایت کیلئے حضور اکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا تاکہ بھٹکی ہوئی انسانیت راہ راست پر آسکے اور آپ ﷺ کے ذریعے تمام لوگوں کے اوپر حق کے راستے کو مضبوط دلائل کے ساتھ واضح فرما دیا لیکن کفار ومشرکین کے دل حق سے بیزار تھے اور بغض وحسد اور استہزاء و الاروپہ اختیار کرنے کیوجہ سے یہ لوگ حق سے بہت دور ہوگئے اور اپنی ان بری صفات کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نامقبول اور مردود ٹھہرے اور ان کی حالت ایسے مریض کی طرح ہوگئی کہ جس کی قربت اور صحبت سے لوگ اس لئے بچتے ہیں تاکہ اس کی بیماری دوسرے لوگوں میں نہ پھیل جائے اور مریض پورے معاشرے میں بالکل تنہا رہ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ جل شانہ بھی مسلمانوں کو ان کی صحبت اور ان کے ساتھ میل جول بڑھانے سے منع فرماتے ہیں تاکہ مسلمان کہیں ہدایت کے بعد گمراہی کو اختیار نہ کرلیں چنانچہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں تو ان سے الگ ہو جا یہاں تک کہ کسی اور بات میں بحث کرنے لگیں"۔ (سورۂ انعام آیت نمبر:۶۸)

ان کفار کو اللہ جل شانہ نے بولنے کیلئے زبان، سننے کیلئے کان اور سوچنے اور سمجھنے کیلئے دل ودماغ عطا فرمائے تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اٹھا کر دین حق کو اختیار کرے لیکن کفار نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی ناشکری کی اور زبان کو حق بات کہنے سے اور کانوں کو حق سننے سے اور دل ودماغ کو حق بات کے اوپر غور وفکر کرنے سے روک لیا اور اپنی اس حرکت کی وجہ سے وہ جانوروں سے بھی بدتر ہوگئے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے: "بے شک سب جانوروں میں سے بدتر اللہ کے نزدیک وہی بہرے گونگے ہیں جو نہیں سمجھتے"۔ (سورۂ انفال آیت نمبر:۲۲)

ایک اور جگہ ارشاد ہے: "اور اللہ کے ہاں سب جانداروں میں سے بدتر وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا پھر وہ ایمان نہیں لائے"۔ (سورۂ انفال آیت نمبر:۵۵)

ایک اور جگہ اللہ جل شانہ نے کفار کو ان کے برے کرتوتوں کی وجہ سے چوپائے کے خطاب سے نوازا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "یہ تو محض چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ گمراہ ہیں"۔ (سورۂ فرقان آیت نمبر:۴۴)

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت سے انکار اور حضور اکرم ﷺ کی رسالت اور اتباع سے اعراض کرنے کی وجہ سے کفار انسانیت کے مرتبہ سے گر چکے ہیں بلکہ ان کی حالت تو جانوروں سے بھی بدتر ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے عہد وپیمان اور ان سے کئے ہوئے معاملات کا کوئی اعتبار نہیں، خواہشات سے مغلوب ہونے اور ہمیشہ بغض وعداوت کی آگ میں جلنے کی وجہ سے ان کی عقلیں مسلوب ہو چکی ہیں اور ان کے قول وفعل کا کوئی اعتبار نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ان کے عیوب کو کچھ اس طرح واضح فرماتے ہیں اور ساتھ ہی ان کے علاج کو بھی تجویز فرماتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ سے خطاب فرماتے ہوئے کہتے ہیں: "جن لوگوں سے تو نے عہد لیا ہے پھر وہ ہر دفعہ اپنے عہد کو توڑتے ہیں اور وہ نہیں ڈرتے۔ سو اگر کبھی تو انہیں لڑائی میں پائے تو انہیں ایسی سزا دے کہ ان کے پچھلے دیکھ کر بھاگ جائیں تاکہ انہیں عبرت ہو اور اگر تمہیں کسی قوم سے دغابازی کا ڈر ہو تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو اسی طرح پر کہ تم اور وہ برابر ہو جاؤ"۔

(سورۂ انفال آیت نمبر:۵۸،۵۶)

کفار ومشرکین بالخصوص بنی قریظہ کے لوگوں میں یہ بری عادت تھی کہ یہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ ہمیشہ بدعہدی کا معاملہ کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے ساتھ سختی سے نمٹنے کا حکم دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کے بھید کو یوں ظاہر فرمایا کہ ان کے ساتھ صلح و دوستی ناممکن ہے۔ "کیونکر صلح ہو اگر وہ تم پر غلبہ پالیں تو نہ تمہاری قرابت کا لحاظ کریں اور عہد کا تمہیں اپنے منہ کی باتوں سے راضی کرتے ہیں اور ان کے دل نہیں مانتے اور ان میں سے اکثر بدعہد ہیں"۔ (سورۂ توبہ آیت نمبر:۸)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کفار مسلمانوں کے ساتھ معاہدے کرتے ہیں تو وہ اس لئے کرتے ہیں کہ مسلمانوں سے محفوظ رہ سکیں لیکن جونہی انہیں موقع ملتا ہے تو وہ مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار ہو جاتے ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ بغض وحسد اور انتقام کی آگ کو ٹھنڈا کرنے میں یہ معاہدے اور مسلمانوں کے ساتھ رشتہ داریاں بھی مانع نہیں بنتی اور وہ اپنی انا کو تسکین پہنچانے کیلئے ہر قسم کی کارروائی کرنے کیلئے تیار رہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "یہ لوگ کسی مومن کے حق میں نہ رشتہ داری کا خیال رکھتے ہیں اور نہ عہد کا"۔ (سورۂ توبہ آیت نمبر:۱۰)

ایک اور جگہ ارشاد ہے: "اور اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں عیب نکالیں تو کفر کے سرداروں سے لڑو ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں تاکہ وہ باز آئیں"۔ (سورۂ توبہ آیت نمبر:۱۲)

جب کفار مسلمانوں کے ساتھ رشتہ داری اور معاہدوں کی پاسداری نہیں کرتے تو اللہ جل شانہ بھی مسلمانوں سے فرماتے ہیں کہ: "اے ایمان والو اپنے باپوں اور بھائیوں سے دوستی نہ رکھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے گا سو وہی ظالم لوگ ہیں"۔ (سورۂ توبہ آیت نمبر:۲۳)

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ تمام کفار ومشرکین خواہ وہ کہیں بھی ہوں اور ان کا تعلق کسی بھی زمانے سے ہو مسلمانوں کے مقابلے میں وہ ہمیشہ متفق اور متحد رہے ہیں اور ہمیشہ انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ انکے منصوبوں کو خاک میں ملانے اور ان کی شان وشوکت کو توڑنے کیلئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد ہونے کا حکم دیتے ہیں۔ (جاری ہے)

ساتھیوں کی نماز درست نہیں۔ جو نماز درست نہیں ان کا اعادہ کس طرح کریں؟

باچا امیر خان (طورمنگ ضلع دیر)

جواب: صورت مسئولہ میں چونکہ مجاہدین اس کشمکش میں تھے کہ آج ہو یا کل جس وقت بھی رہا پائے تو اپنے گھروں کو روانہ ہو جائے۔ اس لئے بظاہر کسی نے اقامت کی نیت نہیں کی اور مسافر جب تک اقامت کی نیت نہ کریں تو وہ مسافر ہے اور سفرانہ نماز ادا کرے گا۔ اگرچہ کئی سال گزر جائیں۔ باقی جن مجاہدین نے مکمل نماز پڑھی ہے ان کی نماز سفرانہ ہی شمار ہوگی اور قضاء کی ضرورت نہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

کمسن کی امامت

سوال: ہمارے ہاں ایک مسجد ہے جس میں امام باجماعت نماز پڑھاتے ہیں۔ ایک دن وہ بیمار ہوگئے اور میں نے جماعت کرائی جب میں باہر آیا تو لوگ مجھ پر ہنستے تھے کہ بھائی آپ نے کیا کر دیا ہے تم تو ابھی جماعت نہیں کرا سکتے کیونکہ تمہاری عمر چھوٹی ہے اور آپ کی داڑھی بھی نہیں ہے۔ آپ کو سورتوں کا پتہ بھی نہیں کہ پہلی کونسی پڑھنی چاہئے تو آپ کی مہربانی ہوگی کہ اس کا جواب دے دیں میری عمر اب 16 سال ہے۔

جواب: اگر واقعی آپ مسائل نماز سے ناواقف ہیں تو تو آپ کو جماعت نہیں کروانی چاہئے۔ آپ سے بڑی عمر کے جو نمازی مسائل نماز اور قرأۃ اچھی طرح کرتے ہوں ان کو آگے کرنا چاہئے۔ صحابہ کرام امام بننے سے بہت ڈرتے تھے۔

واللہ اعلم بالصواب

مسجد کے پنکھے

سوال: ہم نے مسجد کیلئے پیڈسٹل "ڈنڈے والے پنکھے خریدے تھے۔ گرمیوں میں نماز ادا کرتے وقت لگانے کیلئے اب ہم نے صحن میں مکمل پائپ لگا کر اس پر چھت والے پنکھے لگا دیے۔ اور پیڈسٹل فین کی ضرورت نہیں رہی۔ اب ہم ان پیڈسٹل پنکھوں کو فروخت کرنا چاہتے ہیں تاکہ رقم مسجد کے کسی اور کام میں لگا دیں کیونکہ مسجد پر کام جاری ہے۔ ان پنکھوں کو فروخت کرنا قرآن وسنت کی رو سے جائز ہے یا نہیں؟

(حاجی امتیاز خان گاؤں بہرام خیل ضلع لکی مروت)

جواب: مسجد کی ایسی اشیاء جو تعمیر میں داخل نہ ہوں وہ بوقت استغناء معطی کی ملک میں داخل ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا اس کی اجازت سے انہیں بیچ سکتے ہیں۔ اگر معطی نہ ہو تو اس کا وارث اور وارث بھی نہ ہو یا معلوم نہ ہو تو باجازت قاضی یا باتفاق جماعت مسلمین ان کو فروخت کرنا جائز ہے۔ اگر ایسی اشیاء مال وقف سے ہوں تو منتظمین ان کو فروخت کر کے مسجد پر صرف کر سکتے ہیں۔ (عالمگیری۔ ج ۲ ص ۴۸۰)

واللہ اعلم بالصواب

غیر ملکی مصنوعات

سوال: ہماری دکان اسٹور کی ہے دکان میں میں اور میرے والد صاحب ہوتے ہیں والد صاحب دین دار قسم کے ہیں دکان میں ملٹی نیشنل کمپنی کی چیزیں بھی موجود ہیں اور کسٹمر بھی ملٹی نیشنل کمپنی کی چیزیں زیادہ مانگتے ہیں میری ہرممکن کوشش ہوتی ہے کہ میں زیادہ سے زیادہ پاکستانی آئٹم رکھوں لیکن بعض چیزیں مجبوراً ملٹی نیشنل کمپنی کی رکھنی پڑتی ہیں۔ حضرت میں اس سلسلے میں بہت پریشان رہتا ہوں قرآن وحدیث کی روشنی میں کوئی مفید مشورہ دیں۔

(عمر بن ابوالحسن) کراچی

جواب: آپ کی پریشانی قابل تحسین ہے لیکن امت کا مزاج ایسا بن گیا کہ اغیار کی مصنوعات میں ان کو کشش زیادہ محسوس ہوتی ہے اس کی ایک وجہ ان کا اچھا معیار ہے۔ جس نے ان کو اعتماد بخشا ہے۔ یہ کام

کریں۔ خواہ باہر کی ہو یا لوکل، باقی اللہ رب العزت سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ رب العزت مسلمانوں کو معاملات کا دین بھی زندہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

واللہ اعلم بالصواب

مسنون داڑھی

سوال: تین آدمی ہیں، ایک نے داڑھی منڈوائی ہے، دوسرے نے کلف لگایا ہے، ویسے داڑھی پوری ہے۔ تیسرے نے درمیانی داڑھی رکھی ہے نہ کلف لگایا ہے نہ سنت طریقے کی داڑھی برابر ہے۔ ان تینوں میں سے کس کا گناہ بہت زیادہ ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا حل کریں۔ والسلام

(علی شاہ کوکارزئی آئی خان)

جواب: داڑھی منڈانا یا ایک قبضہ سے کم رکھنا یا داڑھی تو پوری ہے لیکن اس پر سیاہ خضاب لگانا یہ سب شریعت مطہرہ میں حرام ہے اور ایسے افعال کے مرتکب فاسق ہیں اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ ایسے افراد میں سے کسی کو امام بنانا جائز نہیں۔

فاسق کی امامت

سوال: غیبت کرنے والا، جھوٹ بولنے والا، لباس میں کالر لگا ہو ڈھول بجانے والے کے بیٹے کے پیچھے بدعت کرنے والے کے پیچھے۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: غیبت کرنا، جھوٹ بولنا وغیرہ بھی گناہ ہے ایسے امراض کے عادی کو امام نہیں بنانا چاہئے۔

سوال: علماء کرام کیا فرماتے ہیں جس کے گھر میں ٹی وی ہو اور وہ شخص مسجد کا مؤذن بھی ہو کیا ایسے آدمی کی اذان اقامت اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

نیز ایک شخص نشہ کرتا ہے جیسا کہ چرس، سگریٹ وغیرہ ایسے شخص کو اذان اور اقامت اور امامت کے بارے میں علماء کرام کیا فرماتے ہیں۔

والسلام (ملک آفریدی) ضلع کوہاٹ

جواب: ایسے افعال کا مرتکب فاسق ہے اور فاسق کی اذان اور امامت مکروہ تحریمی ہے۔ اذان کا اعادہ مستحب ہے۔ اگر اقامت بھی اس نے کہی تو اس کو نہ لوٹایا جائے (ردالمحتار ج ۱ ص ۳۶۰)

اسی طرح اگر اسکی اقتداء میں نماز پڑھی ہے تو اس کا اعادہ بھی ضروری نہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

سودی رقم کا عطیہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص سودی کچھ رقم کسی دینی جماعت یا کسی ادارے یا کسی غریب شخص کو دیتا ہے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ اس سودی رقم کو دینے سے کوئی ثواب نہیں ہو گا اور دینی کام مصروف شخص نے بھی لیتے ہوئے اس بات کی وضاحت کردی کہ اس رقم کو خرچ کرنے پر کوئی ثواب نہیں۔ تو ایسی رقم کسی دینی ادارے یا دینی کام میں خرچ کرنا کیسا ہے۔ اگر خرچ کردی گئی تو اس کو لوٹانے کی کیا صورت ہو سکتی ہے برائے مہربانی تفصیلی جواب فرمائیں۔ والسلام

(محمد ابوبکر کشمیری) آزاد کشمیر

جواب: سودی رقم کو بغیر صدقے اور ثواب کی نیت کے فقراء پر خرچ کرنا ضروری ہے کسی بھی دینی ادارے یا کام میں اس کا خرچ کرنا جائز نہیں۔ اگر خرچ کردی گئی اور ایسی چیز بھی صرف کی گئی جس کا بدلنا ممکن ہے۔ تو اس کو بدلنا ضروری ہے۔ یعنی وہی چیز مال طیب کے ساتھ خرید کر دوبارہ دی جائے۔ جس کا بدل ممکن نہیں اس کا گناہ مصارف پر بہرحال ہے۔ پورا حکم پوری تفصیل کے بعد ہی بیان کیا جاسکتا ہے جو کہ سوال میں مذکور نہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

☆☆☆

تحفۃ القلم

بنات الاسلام — اِسلام کی بیٹیاں

پہلا مدرسہ

عبدالعزیز بٹل مانسہرہ

کیا حسین دور ہوگا صحابہ رضی اللہ عنہم کا کہ جب سورج اپنی مہربان شعاعوں کو عرب کے وسیع وعریض ریگزاروں کے طول وعرض پر بکھیر کرنے کا آغاز کرتا تو آفتاب رسالت ﷺ کا دیدار ہوتا اور جب شام ہوتی تو سائے تیزی کیساتھ مشرق کی طرف بھاگتے' سورج اپنے شعاعوں کو سمیٹ لیتا' خوش الحان طائر آفتاب کے سرخ گولے کو اپنی میٹھی اور ترنم بھری آواز میں الوداعی نغمے سناتے ہوئے غول کے غول دن بھر کے تھکے ہارے اندھیرا پھیلنے سے پہلے پہلے اپنے اپنے مسکن کا رخ کرتے اور سورج شفق کے لال گلابی پانی میں غسل کرتا ہوا آہستہ آہستہ افق کے گمنام اندھیروں میں اتر جاتا۔ تو جب بھی اس عرب کے مہتاب عالم تاب ﷺ کے چہرہ والضحیٰ کی روشنی میں صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اپنے گھروں کا رُخ کرتے تھے۔ ان عظیم ہستیوں کے بچے بھی کیا شان والے تھے کہ جب وہ اپنی عظیم ماں کے شفقتوں اور محبتوں بھری گود میں اپنے معصوم لیکن روشن آنکھوں کے پٹ کھولتے تو ان کی نظریں رب العالمین کے عظیم الشان کلام پر جم جاتی اور جب اس کی دیدۂ بینا کی حرمت اپنے پاک نبی ﷺ کے عظیم ورثہ آنکھوں کو خیرہ کرنے والی آبدار تلوار پر ٹھہر جاتی اور اس بچے کے زیروبم سے ناآشنا کانوں کی شنوائی میں قریب منبع ہدایت مسجد نبوی ﷺ کے منبر سے بلند ہونے والی مُردہ رگوں کے اندر زندگی کی لہر دوڑانے والی اور پژمردہ چہروں پر بشاشت کرنے والی سماعت کے اندر نغمگی گھولنے والی اذانِ بلالی پڑتی اور وہ اپنے مہربان ماں کے منہ سے قدم قدم پر قدوسی و جبروتی کے الفاظ نکلتے اور جب وہ اپنی توتلی زبان میں اپنے گلاب کے یک روزہ پنکھڑی جیسے نرم ونازک اور لطیف انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے نہایت معصومی سے پوچھتا ہے کہ امی جان! یہ طاق کے اوپر ریشمی غلاف میں لپٹا ہوا نہایت احترام سے رکھا گیا کیا ہے؟ تو ماں کے وسیع دل میں بحر محبت میں خوشی اور نشاط کا ایک طلاطم برپا ہو جاتا ہے اور اس کے ہونٹوں پر شفقت اور محبت میں گوندی ہوئی ایک مدبرانہ تبسم رقصاں ہو جاتی ہے اور اُولالعزم ماں جواب دیتی ہے کہ "پیارے بیٹے! یہ ہمارے عظیم رب کا مقدس کلام ہے، جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب ترین نبی خاتم الرسل محمد عربی ﷺ پر نازل فرمایا' بیٹا یہ صرف کتاب نہیں ہے بلکہ ایک ضابطہ حیات اور دستور زندگی ہے اور کامیابی کے تمام راستوں کا منبع ہے"۔

اور جب یہی بچہ چمکدار نقرئی شمشیر بے نیام کی طرف نگاہ اٹھاتا ہے تو ماں جواب دیتی ہے یہ اس قرآن کی تفسیر ہے یعنی یہ قرآن ہمیں نیکی کا حکم دیتا ہے اور بدی سے روکتا ہے۔ جب کوئی اللہ کے حکم سے بغاوت کرتا ہے سرتابی کرتا ہے اور سر کشی شروع کر دیتا ہے تو پھر اللہ نے ہمیں اس قرآن میں حکم دیا ہے کہ اس تلوار سے ان کافروں کا علاج کرو۔

بیٹا حیرت واستعجاب سے سوال کرتا ہے "کیا مطلب علاج کرو؟ ماں مدبرانہ لہجے میں جواب دیتی ہے" بیٹا! جس طرح جسم میں کوئی دانا یا پھوڑا نکل آئے تو حکیم اس کیلئے پرہیز اور دوائی بتاتا ہے اور جب مریض حکیم کی تجویز کو درخور اعتناء نہیں سمجھتا نہ پرہیز کرتا ہے اور نہ ہی دوائی استعمال کرتا ہے تو لازماً یہ پھوڑا ایک ناسور کی شکل اختیار کر لے گا۔ تو پھر حکیم پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اسکے جسم سے کاٹ کر الگ کر دے تاکہ جسم کا صحیح حصہ اس سے متاثر نہ ہو۔ بالکل اسی طرح جب کافر اللہ کا حکم نہ مانے تو پھر اس تلوار کے ذریعہ اس فتنے کو ختم کرو۔ پھر پوچھتا ہے امی جان اس علاج کرنے والوں کو کیا کہتے ہیں۔ ماں جواب دیتی ہے بیٹا! اسکو مجاہد فی سبیل اللہ کہتے ہیں۔

وہ معصوم بچہ جس کے پاؤں اس کے جسم کا بوجھ بھی نہیں سہار سکتے۔ اپنی ماں کے گود میں انگڑائی لیکر کہتا ہے "اماں میں بڑا ہوکر اس قرآن کا حافظ اور داعی بنوں گا اور جو اس قرآن کی مخالفت کرے گا تو میں اس تلوار کو لیکر اس کا علاج کروں گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ!

اور آج کا بچہ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ماں کی گود بچے کی ابتدائی درس گاہ ہے۔ جو کچھ وہ ماں سے سنتا ہے وہی کہتا ہے' جو کرتے دیکھتا ہے وہی کرتا ہے۔

مثل مشہور ہے کہ "بچہ ماں کے مذہب پر ہوتا ہے" ماں جو زبان بولے بچہ بھی وہی زبان بولتا ہے' چال ڈھال کھانا' پینا' بولنا' سوچنا' عادات واطوار اور کردار وگفتار الغرض جس طور وطریق پر ماں کو دیکھتا ہے اسکو اپنی زندگی کا نصب العین بنالیتا ہے۔

تو عرض کر رہا تھا کہ آج کا بچہ جب ماں کی گود میں آنکھ کھولتا ہے تو اذان کے آواز سے پہلے اس کے کان میں گانے کی آواز پہنچ جاتی ہے۔ سب سے پہلے اس کی نظر جس چیز پر پڑتی ہے وہ گناہوں کے صندوق "منبع البلیسیت" فحاشی اور عریانی کے ماخذ' اخلاق سوزی اور بے حیائی کے سمندر ٹیلی ویژن پر پڑتی ہے۔ اب ذرا یہ بتاؤ کہ جب وہ بچہ ٹی وی پر عورت کو ناچتا ہوا دیکھے گا۔ جب وہ ڈانس کرتا اور فحش حرکات کرتا اور دیگر حیاسوز اور شرمناک اداؤں کو دیکھتا ہے تو لازماً وہ اپنی ماں سے کہتا ہوگا کہ امی یہ ناچنے والی نیم عریاں بدن والی عورت کون ہے؟ اور یہ مغربی دھن پر تھرکتا اور ڈانس کرتا مرد کون ہے؟ تو ماں جواب دیتی ہے بیٹا! یہ ہماری قوم کے ہیرو اداکار اور ہیروئن اداکارہ ہے۔ تب وہ بچہ اپنی ماں سے کہے گا کہ بڑا ہوکر میں بھی اس طرح ڈانس کروں گا اور بچی ہوئی تو کہے گی کہ ماں میں بڑی ہوکر اس طرح ڈانس کروں گی۔ فیشن کا لباس پہن کر ناچ گانا گاؤں گی۔

صحابہ کرام کا دور اور آج کا دور کتنا دور اور کتنا اجنبی بن چکا ہے۔ آج اس گندگی' حیاسوز اور نیم عریاں تہذیب کو روشن خیالی کا نام دیا جارہا ہے اور صحابہ کے روشن' تابندہ اور درخشندہ دور کو اندھیر اور تاریک دور کہا جارہا ہے۔ کیا ایسی ماں جو گانا سنے' گائے اور ہر وقت وقت گنگنانا اس کی سرشت بن چکی ہو۔ نجی محفلوں میں ڈانس کرنا اور فحش گفتگو کرنا اس کی عادت ثانیہ بن چکی ہو۔ کیا ایسی ماں کی گود سے کوئی محمد بن قاسم پیدا ہوگا؟ کوئی طارق بن زیاد پیدا ہوگا؟ کوئی مجاہدٗ عالم اور متقی پیدا ہوگا؟ نہیں ہرگز نہیں۔

ایسی ماں کی گود سے شرابی' چور' ڈاکو' فنکار' اداکار اور بزدل حکمران تو پیدا ہو سکتے ہیں لیکن مجاہد نہیں۔ وہ مائیں اور تھیں جو اپنے اولاد کو سامنے کھڑا کر کے کہتی بیٹو! تم چاروں میرے بیٹے ہو اور تم حلالی ماں کے حلالی بیٹے ہو۔ نہ میں نے تمہارے والد سے خیانت کی ہے اور نہ میں نے تمہارے ماموں کو رسوا کیا ہے۔ تمہیں میں نے دودھ اس لئے پلایا تھا کہ یہ تمہاری رگوں میں ایمانی کرنٹ بن کر تمہیں مجاہد بنائے۔ جاؤ اور ان کافروں سے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقام لو۔ میں جنت میں تمہارا استقبال کروں گی اور وہ اولوالعزم ماں جب چاروں جواں سال بیٹوں کی شہادت کی خبر پر ماتم نہیں کرتی بلکہ اللہ کا شکر ادا کرتی کہ الحمدللہ! میں شہداء کی ماں بن گئی ہوں۔

اے روشن خیال اور مغربی تہذیب کی دلدادہ عورت!!! تو کہیں اپنے لئے جہنم تو تیار نہیں کر رہی؟ یہ حسن' یہ جوانی یہ دولت' یہ شہرت' یہ کوٹھی' یہ گاڑی' یہ بنگلہ' یہ دکان' یہ سب فانی ہے فانی۔

دو گز زمین کا ایک کنج تنہائی کا ٹکڑا اور ایک سفید کفن تیرا مال ومتاع ہوگا۔ اس لئے آج ہی سے اپنی گود جو بچے کی پہلی درس گاہ ہے۔ اسکو پاک وصاف رکھ کر ایمانی ماحول میں اپنے بچے کی تربیت شروع کریں ورنہ یہی بچے قیامت کے دن تیرا گریبان پکڑیں گے اور اس وقت تیرا گریبان چھڑانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ قبل اسکے کہ موت کا فرشتہ سب کچھ چھڑا کر روح نکال لے۔ اپنی زندگی نبی کریم ﷺ کی اتباع میں گزار دو اور اپنے بچے کو ایسا ماحول دو کہ وہ بڑا ہوکر دین کا سپاہی بنے نہ کہ دین کا دشمن۔

عورت اور گناہ

ساجد خان / شہید آباد

اے عورت! تجھے آج معلوم نہیں ہے کہ تجھے زندہ رہنے کا حق کس نے دیا؟ تجھے زندہ رہنے کا حق دینے والی وہ شخصیت ہے جو اللہ کے ماسوا ساری کائنات سے افضل ہے۔ آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء سے افضل ہے' اس شخصیت کی نبوت کا سکہ آج بھی چل رہا ہے اور تا قیامت باقی رہے گا۔ یعنی نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ جنہوں نے تجھے عزت بخشی' تجھے زندہ رہنے کا حق دیا تو ہمارے لئے ہر روپ میں قابل احترام ہے۔ عورت ہمارے لئے ہر روپ میں قابل احترام ہے' وہ ماں ہو یا بیوی یا بہن یا بیٹی! ہر عمر میں ہمارے لئے قابل احترام ہے۔ جو مرتبہ عورت کو اسلام نے بخشا ہے دنیا کے کسی مذہب' قانون اور سوسائٹی نے عورت کو وہ مقام نہیں دیا۔ غیر اسلامی تہذیبوں میں صرف عورت ہی کی حق ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ روم میں عورتوں کو جانور کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اسلام ہی عورت کا اصل محافظ ہے۔ عورتوں کے لئے اسلام میں بہت آسانی ہے اگر وہ جان جائے تو؟

میری محترم ماؤں بہنو! میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہر عورت اپنی زندگی اسلام کے عین مطابق گزارے۔

آج کل ہماری عورتیں ہر روز گناہوں میں مبتلا رہتی ہیں' جو ہمیں تو چھوٹے نظر آتے ہیں مگر ہیں بڑے خاص طور پر غیبت' یہ گناہ کبیرہ ہے۔ جیسے شراب پینا' ڈاکہ ڈالنا' بدکاری کرنا' کبیرہ گناہوں میں داخل ہیں بلکہ غیبت کا گناہ ایک لحاظ سے ان گناہوں سے زیادہ سنگین ہے کہ جب تک بندہ اس کو معاف نہ کر دے اس وقت تک وہ گناہ معاف نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں غیبت کرنے کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر قرار دیا ہے۔ پس جب کسی کی غیبت کی تو یہ ایسا ہی ہے جیسے موت کے بعد اس کا گوشت کھایا' اس لئے تمام عورتوں اور مردوں پر لازم ہے کہ آئندہ کیلئے غیبت کرنے' غیبت سننے' تہمت لگانے' گالی دینے' کسی کی نقل اتارنے ان سب سے توبہ کرلو۔ غیبت کرنا' غیبت سننا' دونوں گناہ کبیرہ ہیں۔ لہٰذا اگر کسی موقع پر کسی کی غیبت ہونے لگے تو حاضرین کو چاہئے کہ اس کو روک دیں یا وہاں سے اُٹھ جائے۔ اُٹھنا تو اپنے اختیار میں ہے دوزخ کی آگ کا تصور کریں تو ہر گناہ چھوڑنا آسان ہو جاتا ہے۔ بے شک اللہ معاف کرنے والا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب میرے رب نے مجھے معراج کرائی تو میں ایسی قوم پر گزرا جس کے تانبے کے ناخن تھے وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو چھیل رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں یعنی غیبتیں کرتے ہیں اور لوگوں کی آبروریزی کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

کیلئے کسی حاضر یا غیب کی غیبت کرتے ہیں۔ یا مسخرہ پن کرتے ہیں یا نقل اتارتے ہیں' اس وقت تو ذرا سی دیر کی سی میں نفس کو ذرا مزہ آجاتا ہے۔ لیکن جب اس کی سزا ملے گی تو اس مزہ کا پتہ چلے گا۔

پس اے بہنو اور ماؤں! غیبت کرنے اور سننے' کسی کا مذاق اُڑانے اور نقل اُتارنے اور برے فعل سے سختی سے بچو۔ اپنی اولاد' سہیلیوں اور ملنے والیوں کو بچاؤ' جس سے کسی مسلمان کی آگے یا پیچھے بے آبروئی ہو رہی ہو۔

عورتوں میں یہ بڑا مرض ہے کہ بات بات میں نام دھرتی ہیں' اور جہاں دو چار مل کر بیٹھیں عیب لگانے شروع کر دیں۔ فلاں کالی ہے اور مغرور ہے یا اسے خاندان کے رسم ورواج کا علم نہیں۔ کپڑے ڈھنگ کے نہیں پہنتی' نہ کپڑا سینا جانتی ہے' نہ کاتنا' فلاں بس کھانے کے سوا کچھ نہیں جانتی' فلاں ایسی ہے فلاں ویسی ہے یہ سب باتیں سراسر غیبت ہے۔ اس لئے غیبت سے بچو۔ ایک اہم کتاب پڑھنے سے آپ اس بڑے گناہ سے بچ سکتے ہیں۔

"حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ بدترین اس کو پاؤ گے جو دنیا میں غیبت کرتا ہے"۔ (سنن ابوداؤد)

☆☆☆

ابناء الاسلام — اِسلام کے بیٹے

ایک بہادر بادشاہ کی داستان
صلاح الدین ایوبی

محمد قاسم (کراچی)

اس کی بہادری کے نغمے انگریزوں کی زبان پر بے اختیار جاری ہوئے تھے جس نے اپنی خداداد شجاعت کا لوہا دنیا کے کمانڈروں سے منوایا اور جس کی آمد کی خبر سن کر عیسائیوں کے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر بمعہ اپنی فوج بھاگ کھڑے ہوئے۔ جس نے مسلمانوں کی کھوئی ہوئی وراثت مسجد اقصیٰ کو سفاک عیسائیوں کے پنجے سے چھڑایا۔ مسلمانوں کو غفلت کی نیند سے بیدار کیا اور اس زمانے کی سپر پاور طاقت عیسائیت کو پاش پاش کر دیا۔ دشمنوں نے دیکھا کہ گھروں کے دروازے اس فرزند عظیم کیلئے ہر وقت کھلے رہتے اور خوش آمدید کی صدائیں ہر گھر سے بلند ہوتیں، بچے بوڑھے بیک زبان اس کی تعریف کے گن گاتے اور جس کی تعریف خود دشمن کرے اس کے بارے میں آپ کیا تصور کریں گے کہ کیا وہ سراپائے خیر نہیں ہوگا؟ مسلمانوں کی بکھری ہوئی طاقت کو چن چن کر اکٹھا کیا اسلحہ کو اپنا زیور بنایا اور اسے اپنے سینے سے لگا کر سردھڑ کی ایسی بازی لگائی کہ دنیا ششدر رہ گئی۔ جی ہاں یہ تھی وہ عظیم شخصیت (جسے دنیا) صلاح الدین ایوبی کے نام سے یاد کرتی ہے صلاح الدین ایوبی کی پیدائش کا واقعہ بھی بہت عجیب ہے ان کے والد ایوب جو کہ اپنے دور میں تکریت کے صوبے دار تھے۔ انہوں نے حاکم بغداد کی منشا کے خلاف عمادالدین زنگی کی جان بچائی تو اس جرم کی بناء پر ان کو تکریت چھوڑنا پڑا چنانچہ وہ خفیۃً وہاں سے اپنے اہل وعیال کے ساتھ راتوں رات نکلے اور راستہ میں صلاح الدین کی پیدائش بتاریخ ۵۳۲ھ کو ہوئی۔ صلاح الدین نے ایسے خوشگوار ماحول میں آنکھ کھولی جہاں ہر سو اخلاص، تقویٰ، ایثار، انسان دوستی، فکر آخرت، امانت ودیانتداری کے پھول کھلے ہوں...... بچپن میں بہترین تربیت پائی، حفاظ، علماء، صلحاء کا ماحول تھا اور جب دیندار گھرانہ ہو، پاکیزہ ماحول ہو، ہر طرف نیک شخصیات کی چہل پہل ہو تو انسان کیلئے مراتب عالیہ کو چھونا سہل ہو جاتا ہے، صلاح الدین نے شروع شروع میں قرآن حفظ کیا پھر علوم دینیہ حاصل کئے اور ساتھ ساتھ اپنی جسمانی ورزش پر بھی توجہ دیتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس نادر ہیرے کو ایک عظیم کام کیلئے منتخب کیا تھا تو لہٰذا ابتدائی دور میں جنگی شرکت کی طرف توجہ نہیں دی بلکہ حصول علم کو اپنا مشغلہ بنائے رکھا جبکہ ان کے والد دشمنوں سے جنگ میں مصروف تھے جب جوانی الوداع کہتے ہوئے چلی گئی تو آگے بڑھاپا استقبال کیلئے کھڑا تھا اور اسی دور کی ابتداء میں جنگ میں حصہ لیا اور پہلا حملہ مصر پر کیا شدید مزاحمت کے بعد فتح حاصل ہوئی پھر یہ نہ تھمنے والا سلسلہ جاری ہوا اور زندگی کے آخری لمحات تک رہا۔ مصر پر جب مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی تو مصر کا اقتدار مسلمانوں کے ہاتھ میں آیا اور پھر وقتاً فوقتاً اردگرد کی ریاستوں پر حملے کئے اور کامیابی حاصل ہوئی اسی اثناء میں صلاح الدین کے والد خالق حقیقی سے جا ملے اور صلاح الدین تختِ حکومت پر نمودار ہوا اور جہاں سے خودمختار حکومت کا دور چلا تو آپ نے اس دور میں مسلمانوں کے دینی اختلافات جو کہ شہر مصر میں عام ہو چکے تھے سب ختم کئے اور اپنی خداداد صلاحیت سے مسلمانوں کی بکھری ہوئی طاقت کو ایک لڑی میں پرو دیا جس سے بہت بڑی فوج تیار ہوگئی اور پھر آہستہ آہستہ عیسائیوں سے جنگیں زور پکڑ گئیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے غرور کو خاک میں ملا دیا وہ عیسائی جو سپر پاور طاقت ہونے کا دعویٰ کرتے تھے اب ان کو سر چھپانے کی جگہ نہ ملتی صلاح الدین کا رعب اور دبدبہ عیسائیوں پر ایسا چھا گیا تھا کہ وہ ہتھیار اٹھائے بغیر شکست تسلیم کر لیتے ان فتوحات کے سیلاب کو صلاح الدین چیرتے ہوئے آخرکار اپنی عظیم الشان اور بے مثال فوج لیکر مسجد اقصیٰ کے دروازے تک آ پہنچا جو ایک دراز عرصے سے نماز واذان سے محروم تھی اور یہی وہ مسجد تھی جسے حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنوں سے تعمیر کروایا تھا اور بعد میں یہ مسجد مرجع انبیاء بنی اور اسے تمام انبیاء کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ پہلی مرتبہ اسے حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں فتح کیا تھا اور آج یہ دوسری مرتبہ صلاح الدین کے ہاتھوں فتح ہوئی، مسلمانوں نے محاصرہ کیا ہوا ہے جبکہ تمام عیسائی مسجد کے اندر سوچ وفکر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ پریشانی و مصیبت نے ان کا برا حال کر رکھا ہے آخرکار عیسائیوں نے امان طلب کی تو ان کو امان دے دی گئی اور مسجد اقصیٰ کفر کے شکنجے سے ۲۷ رجب ۵۸۳ھ کو آزاد ہوئی صلاح الدین ایوبی اس کے بعد تقریباً ۶ برس زندہ رہے (۹۰ برس کے بعد) اور ۷ صفر ۵۸۹ھ کو اس دارالفناء سے دارالبقاء کی طرف منتقل ہوئے اور آسمان جہاد کا درخشاں ستارہ بن کر چمکے اور ہمیشہ کیلئے جگمگاتے رہے۔

☆☆☆

حضرت عامر بن طفیل کی بہادری اور شہادت اور ان کے مجاہدانہ کارنامے

رومی کافر جس کا نام باہان تھا جو مسلمانوں کیخلاف شیر ہو گیا تھا اس نے تین حملے اسلامی لشکر پر کئے اور پھر بھی میدان میں کھڑا تھا۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے فرمایا کہ کون مسلمان اس کے مقابلہ کیلئے جانا چاہتا ہے۔ حضرت عامر بن طفیل دوسیؓ جو اکثر جنگوں میں خالد بن ولید کے ساتھ ہوتے تھے اور جنگ یمامہ میں آپ نے بڑے کارنامے سرانجام دیئے تھے وہ بجلی کی طرح اس کافر پر ٹوٹ پڑے اور ایک نیزہ اس کو مارا جو مشہور نیزہ تھا وہ نیزہ اس وقت ٹوٹ گیا۔ آپ نے فوراً تلوار سونت لی اور کافر کے شانے پر ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار آنتڑیوں تک پہنچ گئی اور یہ کافر یعنی باہان واصل جہنم ہوا۔

اس کے بعد آپ رومیوں کے میمنہ پر حملہ آور وہاں سے میسرہ پر ہاتھ صاف کرنے گئے اور ان کے قلب پر جا گرے اور آپ نے یہاں تباہی مچادی۔

اس کے بعد آپ نے نصرانی عربوں پر ہلہ بول دیا' ان کے چند سواروں کو موت کے گھاٹ اتار کر پھر آپ نے "ھل من مبارز" کا نعرہ مستانہ لگایا۔ جبلہ بن ایہم مسلح ہوکر اور بن ٹھن کر سامنے آیا اور کہا کہ تم کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟ آپؓ نے فرمایا قبیلہ دوس سے' جبلہ نے کہا کہ تم اہل قرابت سے ہو اپنے اوپر رحم کر کے واپس جاؤ۔ آپؓ نے پوچھا تم کون ہو۔ جبلہ نے کہا میں غسانی جبلہ بن ایہم ہوں تم نے جس شخص کو قتل کیا ہے یہ حمر حیر اور باہان کے ہم پلہ تھا۔ تو میں نے سوچا کہ تیسرا مقابلہ میں ہی کر سکتا ہوں کہ میں تجھے مار کر بادشاہ کے ہاں میں تمغہ شجاعت حاصل کروں اور بادشاہ وقت کو خوش کروں۔ حضرت عامرؓ نے فرمایا کہ تم مخلوق کو راضی کرنا چاہتے ہو اور میں تجھے قتل کر کے جہاد فی سبیل اللہ میں رب ذوالجلال کو خوش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپؓ نے حملہ کیا مگر بدقسمتی کے ساتھ تلوار اچٹ گئی اور جبلہ خنزیر نے آپؓ پر وار کر کے آپؓ کو شہید کر دیا۔

آپؓ نے شہادت پا کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور جبلہ نے اپنے بہادری پر ناز کرتے ہوئے تکبر کرنے لگا۔ میرے دوستو جب ہم صحابہؓ کے تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اکثر اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے کوئی جنگ بدر میں شہادت پاتا ہوا نظر آتا ہے کوئی تو جنگ احد میں نظر آتے ہیں کوئی سرور کونین کے ساتھ فتح مکہ کی تیاریاں کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہمیں صحابہ کی تاریخ یہی سبق دیتی ہے کہ جہاد تم پر فرض ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یا اللہ ہمیں اپنے راستے میں جہاد اور شہادت پانے کی توفیق فرما۔

نوشاد احمد ہگرامی درجہ ثانیہ
مدرسہ جامعۃ الانور کراچی

"سامان آخرت"

ایک بادشاہ کا بہت بڑا باغ تھا جس کے کئی حصے تھے، اس نے ایک آدمی کو بلایا اور اس کے ہاتھوں میں ایک ٹوکری تھماتے ہوئے کہا کہ میرے باغ میں داخل ہو جاؤ اور بہترین پھلوں سے ٹوکری بھر لاؤ۔ بڑا انعام ملے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ جب اندر سے گزر کر واپس آ جاؤ تو تمہیں دوبارہ واپس جانے کی اجازت نہ ہوگی۔ اس نے کہا، چلو یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ یہ کہہ کر وہ ٹوکری لے کر چل پڑا۔ ایک طرف سے دروازے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ اس کے اندر پھل ہیں مگر اسے پسند نہ آئے، اگلے درجہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ اسے اندر پہلے درجے سے بہتر پھل تھے، تیسرے درجہ کے پھل سب سے بہترین تھے۔ یہاں دل میں خیال آیا کہ یہاں تو کچھ پھل توڑ ہی لوں۔ پھر سوچنے لگا کہ آگے سب سے بہتر پھل ہوں گے۔ وہاں سے توڑوں گا جب اگلے اور آخری درجہ میں پہنچا تو دیکھا کہ کسی بھی درخت پر پھل نہیں تھے۔ پھر افسوس کرنے لگا کہ اے کاش! میں نے پہلے درجے سے ہی پھل توڑ لئے ہوتے تو آج میری ٹوکری خالی نہ ہوتی اب میں بادشاہ کو کیا منہ دکھاؤں گا۔

اے دوست!

"بادشاہ سے مراد اللہ رب العزت کی ذات پاک ہے وہ انسان جو باغ میں جا رہا تھا وہ تیری مثال ہے اور ٹوکری سے مراد تیرا نامۂ اعمال ہے"۔

سچ ہے کہ ہم دنیا کی یہ زندگی جو رب عزیز نے ہمیں مدت مخصوص کے لئے عطا فرمائی ہے یونہی سامان آخرت جمع کئے گزارتے جا رہے ہیں۔ نیکیاں ہمارے پھل ہیں جو ہماری اس ٹوکری میں یقیناً اور لازماً جمع ہونے چاہئیں آگے جا کے ان کا وزن کروانا ہے۔ ایسا نہ ہو موت آ پہنچے اور ہم بھی اس نادان انسان کی طرح خدانخواستہ غمناک وشرمسار ہوں اور ہمارے پاس بھی سوائے حسرت وملال کے کچھ نہ ہو۔

جمع کر نیک عمل یوں کہ مسافر جیسے
بیشتر کوچ کے اسباب سفر لیتا ہے

"وماتوفیقی الاباللہ" (ایس ایس محمود)

ایک عجیب رات کائنات میں

عالم کائنات میں ایسی رات بھی گزری ہے جس میں ایک خلیفہ کا انتقال ہوا دوسرا اس کی جگہ تخت نشین ہوا اور تیسرا پیدا ہوا، مرنے والا خلیفہ مہدی کا بیٹا ہادی تھا، تخت نشین ہونے والا ہادی کا بھائی ہارون الرشید تھا اور پیدا ہونے والا ہارون الرشید کا بیٹا مامون الرشید تھا۔

(تاریخ خلفاء صفحہ 283)

محمد عثمان مجاہد

(تاریخ خلفاء صفحہ 283)

محمد عثمان مجاہد

مدرسہ جامعۃ الانوار کراچی

الادب والادیب

آئے گی سحر دوبارہ

بنت مختار احمد جہانگیری

چمکے گا افق پر پھر اک دن وہ رخشندہ اختر دوبارہ
گونجے گی وطن کی فضاؤں میں صدائے اذھر دوبارہ

اک لہر اُداسی چھائی ہے ویران ہیں سب گلیاں کوچے
طویل بہت ہے ظلمتِ شب مگر آئے گی سحر پھر دوبارہ

مشتاق ہیں اس کی آمد کے وہ کب سے نگاہوں سے اوجھل ہے
لیکن یہ یقیں بھی کامل ہے آئے گا وہ لوٹ کر دوبارہ

جب شیر وہ حق کا دھاڑے گا لرزیں گے باطل کے ایواں
دیکھے گی چشم فلک پھر انشاء اللہ وہ منظر دوبارہ

وہ باغِ جہاد کا گل ایسا جسے حق نے خلوص کی نکہت دی
اس کے پیغام اور دعوت سے سب ہوں گے معطر دوبارہ

گفتار سے جس کی پھوٹتے ہیں نور یقیں کے ہی چشمے
اس بیش کو الٰہی سنا دیجئے آوازِ رہبر دوبارہ

وطن یہ کیسا ہم نے دینی بنایا؟

محمد کاشف بشیر ولد بشیر احمد

وطن سارا ہندوستاں تھا ہمارا
وہ محبوب تھا ہم کو سارے کا سارا

جہاں چاہے کرتے اپنا گزارا
مگر کر لیا ہم نے اس سے کنارہ

کہ ہم مملکت ایک دینی بنائیں
اور اسلام کا اس میں دستور لائیں

غرض ہند تقسیم ہم نے کرایا
بہت ہم نے اس کے لئے خون بہایا

بمشکل وطن پاک ہم نے بنایا
مگر آج تک اصل مقصد نہ پایا

غضب ہے کہ بدلی نہ طینت ہماری
وہی زر پرستی' وہی سود خوری

کسان اور زمیندار میں چپقلش ہے
مل اونر کی مزدور کو سرزنش ہے

یہ طبقات میں کیسی باہم خلش ہے
کہ اک دوسرے کے مخالف روش ہے

یہ طبقات کیسے' یہ اسلام کیسا
کہ مسلم مخالف ہو ایک دوسرے کا

جو نادار ہیں کام کرنے سے عاری
وہ پھرتے ہیں دردر بنے ہیں بھکاری

شراب اور جوا ملک بھر میں ہے جاری
یہ کیسی ہے دینی ریاست ہماری

اسی واسطے پاک خطہ بنا تھا
کہ مقصد کوئی اور اس کے سوا تھا

نہ مسلم کی مسلم سے اب تک بنی ہے
گرانے کی اک دوسرے میں ٹھنی ہے

وہی چوری' رشوت وہی رہزنی ہے
ہے نادار کوئی تو کوئی غنی ہے

نہ آئی اخوت نہ اسلام آیا
وطن ہم نے کیسا یہ دینی بنایا؟

شہداء کی عظمت

(مقصود کشمیری' کوٹلی)

خدا کی راہ میں کیا کیا دکھ اٹھائے ہیں شہیدوں نے
محبت میں نبی کی سر کٹائے ہیں شہیدوں نے

گلے میں طوق سینے پر ہیں پتھر خون بہتا ہے
مگر توحید کے نعرے لگائے ہیں شہیدوں نے

اٹھائی چوٹ نیزوں کی سہے ہیں زخم تیروں کے
یہ تمغے اپنے سینوں پر سجائے ہیں شہیدوں نے

خوشی سے رقص کرتے تھے وہ گولیوں کی بارش میں
وفا و عشق کے جوہر دکھائے ہیں شہیدوں نے

بآسانی پھلا پھولا نہیں اسلام کا گلشن
لہو شہ رگ کا دے کر گل کھلائے ہیں شہیدوں نے

وہ بدباطن جسے انکار ہو وہ سوچ لے حافظ
خدا کی راہ میں گھر لٹائے ہیں شہیدوں نے

محبت میں نبی کی سر کٹائے ہیں شہیدوں نے

حیا چل بسی آ گئی بے حجابی

نقاب اُٹھ گیا رہ گئی بے نقابی
حیا چل بسی آ گئی بے حجابی

یہ عصمت فروشی ہے عصمت مآبی
مسلمان عورت ہے یا مرغ آبی

مسلمان دستار اپنی سنبھالیں
بہو بیٹیوں کی شرافت بچالیں

دِین بَا دُنیا

مرزا عزیز فیضانی

اُصول اہل عالم دَیر سے تھا "دین یا دنیا"
سکھایا تو نے اے فخرِ دو عالم "دین با دنیا"

اگر ہو جائیں ہم تیرے تو دنیا بھی ہے عقبیٰ بھی
اگر تجھ پر نہ ہو ایماں ہو تو کیا عقبیٰ ہے کیا دنیا

نہ تیری راہ چل کر اگر قربِ خدا چاہیں
تو بے مقصد ہے اپنی زندگی بے مدعا دنیا

الی اللہ جو سفر کرتا ہے تیری رہنمائی میں
ہے اس کی انتہاء مولیٰ اور اس کی ابتدا دنیا

ہو دنیا کیلئے گر دیں تو دنیا ہے وہ دیں کیا ہے
اگر تابع تری ہو تو ہے نام اک دین کا دنیا

خدا کی ذات سے واقف ہوئی دنیا ترے دم سے
وگرنہ ہو رہی تھی اہلِ دنیا کی خدا دنیا

عزیز اُلفت میں سرورِ عالم ﷺ کی سدا مصروف رکھ دل کو
کہ بھُلا دے نہ تجھ کو کوئی دکھلا کر ادا دنیا

ماخوذ از بیاض حضرت الحاج محمد حسن چغتائی نور اللہ مرقدہ

پھر شرابِ وفا پلا ساقی

ہمشیرہ بابر آفریدی

پھر شرابِ وفا پلا ساقی
پھر نشہ ٹوٹنے لگا ساقی

بادہ کش التفات چاہتے ہیں
جوڑ پھر ان سے سلسلہ ساقی

تیرے ساغر میں ہے جو چنگاری
اس کو شعلہ نما بنا ساقی

پھر مسلمان مشتِ خاک ہوا
رشکِ آئین اسے بنا ساقی

تیز آندھی ہے بجھ نہ جائے کہیں
ٹمٹماتا ہوا دیا ساقی

حسن آمادہ تغافل ہے
عشق کا حوصلہ بڑھا ساقی

دیکھ! دجلہ فرات کا پانی
خون سے سرخ ہو گیا ساقی

گل' تبسم' شفق' صبا ساقی
چاند' تارے' کرن' ضیا ساقی

تیرے ہلکے سے اک اشارے پر
تجھ پہ کر دیں گے جاں فدا ساتھی

کل بے دشمنوں نے مار دیا
آدمی وہ عجیب تھا ساقی

کامرانی عطا جو مسلم کو
اس کے لب پر تھی یہ دعا ساقی

پھر نشہ ٹوٹنے لگا ساقی
پھر شراب وفا پلا ساقی

شرم وحیا کو اپنا لبادہ بنا کے چل

بنت مولانا عبدالحمید

آنکھوں کی بندگی ہے نگاہیں جھکا کے چل
شانوں سے گر گیا ہے دوپٹہ اٹھا کے چل

قوموں کی زندگی تیری آغوش میں نہاں
قوموں کی زندگی کا مقدر جگا کے چل

آنکھوں کے تیر تیرے بدن سے پرے رہیں
شرم وحیا کو اپنا لبادہ بنا کے چل

گر ہو سکے تو سیرت زہرہ پہ کر عمل
اس زندگی کو یوں نہ تماشا بنا کے چل

بن جا شعار عظمتِ اسلاف کا نشاں
ہر اِک نگاہ سے دامن عصمت بچا کے چل

مانا ہوا خراب ہے ماحول بھی غلیظ
گر ہو سکے تو ساتھ نہ ایسی ہوا کے چل

بندی کو تیری حرمت و عفت عزیز ہے
اس دار نامراد سے دامن بچا کے چل

بزم القلم

صدقہ یا جوا؟

محترم جناب مدیر اعلیٰ صاحب ہفت روزہ القلم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

القلم کا مستقل قاری ہوں' جوں ہی ملتا ہے دیکھنے اور پڑھنے کا اشتیاق بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ سعدی صاحب اور عرفان صدیقی صاحب کے تیر صحیح سمت جا لگتے ہیں۔ سوتے ہوئے ضمیروں کو دستک دے رہیں ہیں۔ انشاء اللہ جاگیں گے اور بیمار روحیں سعدی صاحب اور عرفان صدیقی صاحب کے انجکشنوں سے انشاءاللہ صحت یاب ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ان صاحبان کو اَجر عظیم دے۔ ایک اور گزارش ہے کہ چند ماہ قبل میں نے سنا کہ PTV پر حکومت پنجاب کا ڈویلپمنٹ فنڈ کا اشتہار چلتا تھا۔ جسے طارق عزیز صاحب نے اپنے پروگرام بزم طارق عزیز میں کچھ اس طریقے سے پیش کیا کہ ٹکٹیں خریدو کیونکہ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ ہمیں تو علماء کرام سے اس بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں کہ یہ ایک لاٹری ہے اور لاٹری جوا ہے اور قرآن پاک میں جوے کی حرمت ہے اور پھر میڈیا کے ذریعے لوگوں کو بدگمان کرنا۔ لہٰذا میں نے طارق عزیز صاحب کو خطوط لکھے کہ اس تشہیر کے بارے میں دوبارہ تشہیر کروائیں تاکہ بدگمانی دور ہو سکے۔ لیکن میرے خیال میں طارق عزیز صاحب نے میرے خطوط ردی کی ٹوکری میں ڈال دیئے ہوں گے۔ ویسے تو طارق عزیز صاحب کا کافی مطالعہ ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ دینی علوم کے بارے میں بالکل کورا کاغذ ہیں۔ آخر میں القلم کے تمام اہلکاروں کو ڈھیر ساری دعائیں۔

عصمت اللہ خان
لکی خوئیداد خیل (لکی مروت)

جو پہلے نہیں پڑھا

محترم جناب مدیر اعلیٰ صاحب ہفت روزہ القلم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کے بعد عرض ہے کہ میں ہفت روزہ القلم کا مستقل قاری ہوں۔ القلم پڑھ کر بڑا مزہ آتا ہے۔ خصوصاً علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایسے واقعات پڑھنے کو ملتے ہیں جو پہلے کبھی نہیں پڑھے ہوتے اللہ تعالیٰ القلم کو سرفراز و کامرانی عطا فرمائے۔ آمین! آپ سے میری ایک التجاء ہے کہ آپ سب مل کر ایک ابناء الاسلام کا رسالہ شائع کریں اللہ تعالیٰ ترقی دے گا۔ آمین!

والسلام!
محمد عمیر خان العباس) خیر پور تامیوالی)

اللہ اس کی حفاظت فرمائے

محترم جناب مدیر اعلیٰ صاحب ہفت روزہ القلم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

القلم کا پہلے شمارے سے قاری ہوں' اس میں مجھے اسلام کے بیٹے بہت پسند آیا۔ میں نے ابھی آٹھویں کلاس کے امتحان دیئے ہیں نتیجے کا انتظار ہے آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخبار کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے اور آپ سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس اخبار میں لکھنے والوں کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور باطل کے ہتھکنڈوں سے اس کی حفاظت فرمائے۔ آمین! یارب الشہداء والمجاہدین!

والسلام!
محمد آصف علی (ثوبیہ مسجد بہاولپور)

بام عروج

محترم جناب مدیر اعلیٰ صاحب ہفت روزہ القلم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بعد از سلام مسنون! الحمد للہ القلم کا شروع ہی سے قاری ہوں' آج کل اس نازک دور میں القلم جیسے اخبار کا اجراء یقینا جس طرح انتہائی مشکل کام ہے۔ اتنا ہی اہم ہے بزرگوں کی دعا شامل حال ہے کہ ربّ ذوالجلال نے جلد سے جلد اس کو بام عروج تک پہنچا دیا ہے۔ لکی مروت جیسے پسماندہ علاقے میں بھی 500 اخبار لگتا ہے۔ انشاء اللہ مزید بڑھے گا' تمام کالم نگار بہت اچھے لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کا یہ قلمی جہاد قبول ومنظور فرمائے۔

والسلام!
ابو معاذ بخت زیب عثمانی صوابی
ضلع لکی مروت

اسلامی لٹریچر کی ضرورت

محترم جناب مدیر اعلیٰ صاحب ہفت روزہ القلم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ہفت روزہ القلم جب سے شائع ہوا ہے میں پابندی سے پڑھ رہا ہوں۔ بالخصوص سعدی کے قلم نے جناب ایڈیٹر صاحب میری گزارش یہ ہے کہ ادارہ ہجری کیلنڈر اور دیگر اسلامی دعاؤں وآیات کے پمفلٹ بہترین قسم کے شائع کرے۔ جس سے معاشرے میں اسلامی مہینوں کی یاددہانی ہوتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ اس اخبار کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور اس سے دین اسلام کی اشاعت کا بھرپور کام لے۔ آمین ثم آمین!

محمد الیاس ومحمد اعظم فاروق
شورکوٹ کینٹ

ایک چراغ

جناب محترم ومکرم مدیر صاحب ہفت روزہ القلم
السلام علیکم!

جی ہاں میرا مطلب ہے کہ تمام لکھنے والوں' چھاپنے والوں' چھپوانے والوں' ہم تک پہنچانے والوں' بھیجنے والوں' بھجوانے والوں' دینے والوں' لینے والوں اور پڑھنے پڑھانے والوں کو سلام۔ جی ہاں صرف سلام نہیں بلکہ خوشیوں بھرا سلام۔ جی ہاں صرف سلام نہیں بلکہ عقیدتوں بھرا سلام اور دعا صرف دعا نہیں بلکہ دعائیں ڈھیروں ساری دعائیں۔ تمام دعائیں "القلم" کے لئے اور "القلم" والوں کے لئے جس کا القلم اس کے لئے دعائیں۔ اللہ رب العزت اس کے ساتھ تعاون کرنے والوں کو مزید ہمت' جرأت' استطاعت اور تقویٰ عطا فرمائے (آمین ثم آمین یارب العالمین)

اگر سچ پوچھیں تو "القلم" نے تمام خلائیں یکسر پر کر دی ہیں یقین جانیں کہ ذہن کے اندر اتنی خلائیں تھیں اتنی خلائیں کہ ہر طرف خلا ہی خلا نظر آ رہی تھی اور ان کے پر ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی لیکن "القلم" نے آتے ہی آتے تمام خلاؤں کو سمیٹ کر اپنے ہی دامن میں لے لیا۔ جس سے دل چاہے ملاقات کا۔ القلم کے آتے ہی ملاقات لمحوں میں جی ہاں' کبھی تو ڈاکٹر اکرام جان قاسمی صاحب سے ملاقات ہو رہی ہے۔ کبھی عرفان صدیقی صاحب سے' کبھی مولانا محمد منصور صاحب سے۔ کبھی مفتی مجیب الرحمن صاحب سے' کبھی مفتی رشید احمد صاحب سے' کبھی یوسف لدھیانوی سے اور محترم سعدی صاحب کی ملاقات کا تو کہنا ہی کیا۔ ایک ملاقات کیا بار بار ملاقات اللہ کرے یہ ملاقاتیں اسی تسلسل کے ساتھ ہوتی رہیں۔ "القلم" کے آنے کے بعد بفضلہٖ تعالیٰ پریشانی کی کیا ضرورت۔ اسی کے آنے سے شہداء بھائیوں اور اسیر بھائیوں سے بھی ملاقات ہو جاتی ہے۔ جی ہاں "القلم" ایک ایسا چراغ ہے جس سے انشاءاللہ مزید چراغ روشن ہوتے چلے جائیں گے۔ ایسا چراغ جس کی پہلی کرن پہلی لو ہی سے اس کی تابانی اس کی جگمگاہٹ ہر سمت پھیلتی نظر آ رہی ہے۔ بلکہ پھیل چکی ہے اور انشاءاللہ پھیلتی رہے گی کیونکہ یہی "القلم" بچوں کا' "القلم" خواتین کا بھی "القلم" بچیوں کا بھی "القلم" نوجوانوں کا اور ہمارے بزرگوں کا بھی "القلم" شاعروں کا اور ادیبوں کا بھی "القلم" ہر طبقے ہر سوسائٹی والوں کے لئے "القلم" میں سارا کچھ موجود جس کی تلاش ہو۔ نظریاتی یا معاشی معاشرتی یا دینی مسائل کی تو اس کے لئے "القلم" اور صرف "القلم" ہی کافی ہے

انہی دعاؤں اور سلام کے ساتھ اجازت فقط

عاصم ملک اعوان
ضلع خوشاب

سعدی صاحب سے ایک گذارش

معزز ومکرم جناب مدیر اعلیٰ القلم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بعد سلام عرض ہے کہ "القلم انٹرنیشنل" عصر حاضر اور فساد کے دور میں روشنی کا عظیم مینار ہے۔ جس کی روشنی سے بھٹکے تائب ہوئے القلم مغرب زدہ روشن خیال طبقے کو گمراہی اور جہالت سے نکالنے میں ہمہ جہت ہے۔ پورا اسٹاف مبارکباد کا مستحق ہے جنہوں نے ایمان افروز مضامین لکھے۔ القلم دور حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے (آمین)

دانشوری کا زمانہ ہے تحریر وتقریر کا زور تجزیہ نگاری بائیں ہاتھ کا کھیل بن چکا۔ لیکن ان تحریروں اور تقریروں نے جو انداز اور رخ اختیار کیا ہے ان میں محمد عربی کی زندگی کی کوئی جھلک نظر نہیں آتی۔ آج کے زمانے میں سستی شہرت حاصل کرنے والے مغرب نواز طبقے نے اسلام' مسلمان اور قرآن مجید میں درج سزاؤں کا جس انداز سے مذاق اڑایا وہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ میں القلم کے پلیٹ فارم سے حکمران طبقہ خصوصاً مشرف صاحب سے کہوں گا کہ انتہا پسند' قدامت پسند مولوی حضرات نہیں ہیں بلکہ آپ اور آپ کے چیلے ہیں جو سچا مسلمان ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن اسلامی حدود وقیود کو دقیانوسیت سے تعبیر کرتے ہیں اور کفر کو اسلام ثابت کرنے کیلئے ہمہ تن گوش ہیں۔ یہ روشن خیالی جو آپ کے آقا (امریکہ) کی طرف سے نائن الیون کے بعد ملی ہے اس کو چھوڑ حقیقی معنوں میں مسلمان بن جائیں اور محمد عربی کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ اسی میں آپ کی نجات ہے ورنہ تاریخ اٹھا کر دیکھیں کہ سابقہ امریکی چیلوں کا کیا حشر ہوا۔

مکرمی! اس دور کے تقاضوں کے مطابق القلم نہایت تحسین کا مستحق ہے۔ خصوصاً سعدی صاحب کے قلم سے پروئے ہوئے موتی

ان کو میں والہانہ' ہمدردانہ' عاجزانہ سلام پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی ایک نظم بھیج رہا ہوں امید ہے کہ آپ میرا پیغام حکمرانوں تک پہنچائیں گے۔ اور میری نظم آئندہ شمارے میں شامل کر کے حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ میں پہلی مرتبہ آپ کو خط لکھنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ میری گذارش ہے سعدی صاحب کو کہ (دجال) ٹیلی ویژن' کیبل اور انٹرنیٹ پر مضمون لکھ دیں تو مسلمانوں کی اصلاح ہو جائے گی۔

والسلام
راجہ محمد کامران جالب' خرم عابد' ذیشان عابد' ریحان عابد آزاد کشمیر باغ

میری نگاہوں کے سامنے رہتا ہے

محترم جناب مدیر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہفت روزہ "القلم" ہر وقت میری نگاہوں کے سامنے رہتا ہے اتنی محبت ہو گئی ہے "القلم" سے۔ اللہ تعالیٰ "القلم" کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے۔ آمین۔

"القلم" کے تمام صاحبان بہت ہی اچھے مضمون لکھتے ہیں لیکن سعدی صاحب کی تو بات ہی کچھ اور ہے۔ اللہ ان کی عمر دراز کرے۔ آمین۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اخبار کو ترقی عطا فرمائے اور لوگوں کو اس کے ذریعے ہدایت عطا فرمائے۔ آمین!

والسلام
محمد اشفاق وزیرستانی

عرفان صدیقی

صداقتوں کے امین نظریئے فنا نہیں ہوا کرتے

پونے چار سال قبل جب دنیا کی سب سے طاقتور قوت نے اپنے ہلاکت آفریں اسلحہ کی فراوانی کے ساتھ دنیا کے سب سے غریب اور بے سروساماں ملک پر یلغار کی تھی تو لوگوں کا گمان تھا کہ ایک دو ہفتوں میں ہی قصہ تمام ہو جائے گا اور افغانستان نہ صرف پکے ہوئے پھل کی طرح امریکہ کے قدموں میں ڈھیر ہو جائے گا بلکہ اس کی لدی پھندی سپاہ اپنے مقاصد کی تکمیل کے بعد چار سو دندناتی پھرے گی اور طالبان نہ صرف معدوم ہو جائیں گے بلکہ ان کی فکر بھی اپنی موت آپ مر جائے گی۔

ایسا نہیں ہو سکا

اور ایسا ہوا بھی نہیں کرتا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ ہتھیاروں کی فراوانی اور مال و دولت کی ارزانی کسی قوم کو وہ وقع نہیں بنا دیتی اور اسلحہ خانوں کے زور پر نہ سخت جان قبیلوں کو زیر کیا جا سکتا ہے اور نہ ان اصولوں اور نظریات کو معدوم کیا جا سکتا ہے جو ازلی و ابدی صداقتوں کے امین ہوتے ہیں اور جن کی سخت جانی ہر طرح کے نامہربان موسموں میں بھی انہیں زندہ و توانا رکھتی ہے۔

گذشتہ ہفتے میں ٹیلی ویژن پر طالبان کے مرکزی رہنما کمانڈر ملا اختر عثمانی کا انٹرویو دیکھ رہا تھا۔ ملا اختر عثمانی نے انکشاف کیا کہ اسامہ بن لادن اور ملا محمد عمر نہ صرف خیریت سے ہیں بلکہ دونوں کی صحت بھی بہت اچھی ہے وہ حالات پر پوری نظر رکھے ہوئے ہیں ان کا نظام مشاورت موجود ہے اور وہ ضروری ہدایات بھی جاری کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملا محمد عمر خود تو طالبان کے مشاورتی اجلاسوں میں شرکت نہیں کرتے لیکن ان کی ہدایات پیہم موصول ہوتی رہتی ہیں اور ان پر پوری طرح عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے یہ انکشاف بھی کیا کہ قابض امریکی فوجیوں کے خلاف جلد ہی ایک بڑا آپریشن ہونے والا ہے۔

ادھر الجزیرہ ٹیلی ویژن نے القاعدہ کے رہنما ڈاکٹر ایمن الظواہری کی ایک تازہ ٹیپ نشر کی ہے جس میں انہوں نے امریکہ اور اس کی پالیسیوں کے ہمنوا اسلامی ممالک کے طرز عمل کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ اس ٹیپ کے اجراء اور ملا اختر عثمانی کے انٹرویو سے اندازہ ہوتا ہے کہ افغانستان میں موجود اسلامی قوتیں ایک نئے جذبہ کار کے ساتھ متحرک ہو رہی ہیں اور قابض فوج کے خلاف ان کی کارروائیوں میں بھی اضافہ ہونے لگا ہے۔ افغانستان مسلسل سلگ رہا ہے اور کرزئی عملاً کابل کی صدارتی رہائش گاہ تک محدود ہو کے رہ گیا ہے۔ یہی حال امریکی اور اس کی اتحادی فوج کا ہے جو دو چار بڑے شہروں کی چھاؤنیوں سے باہر نہیں نکل پاتی۔

ایسا کیوں ہے کہ کم و بیش چار سال بعد بھی کابل و قندھار کسی بھی پہلو سے امریکی گرفت میں نہیں آ سکے اور اس کا بارود خانہ بستیوں کو خاکستر کرنے اور نہتے افغانیوں کا لہو بہانے کے سوا نہ اپنی حاکمیت کا سکہ جما سکا اور نہ ہی افغان عوام کو کسی انقلاب نو کی نوید دے سکا؟

اس سوال کا جواب تلاش کرنا کوئی زیادہ مشکل نہیں۔ بنیادی بات یہ ہے کہ افغان معاشرے کی ساخت اور اس کی نفسیات نے کبھی اس طرح کی جارحیت کے سامنے اپنی گردن نہیں جھکائی اور خودی کے پورے جوہر کو بروئے کار لاتے ہوئے ہمیشہ غاصبوں کے ساتھ پنجہ آزمائی کی۔ اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ افغانیوں کی "غیرت دین" ہمیشہ زندہ و بیدار رہی ہے اور سامراجی استبداد کا کوئی سا بھی انداز اس دینی حمیت پر ضرب نہیں لگا سکا۔ اس کی تیسری وجہ یہ ہے کہ امریکہ کسی بھی اعتبار سے افغان عوام کو یہ پیغام نہیں دے سکا کہ وہ وقتی کوئی مثبت تبدیلی لے کر آیا ہے یا اس کے آنے کے بعد افغانستان کے شام وسحر کا انداز بدل گیا ہے اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جمہوریت کے پرفریب نعروں اور آئین و دستور کے بے رنگ و بو تذکروں کے بجائے عملی زندگی کی حقیقتوں پر نظر رکھنے اور حالات کے چرکے کھانے والے افغان عوام موجودہ عہد کا دورانیہ جب طالبان کے عہد سے کرتے ہیں تو انہیں وہ دور ہر اعتبار سے زیادہ بہتر اور پرکشش نظر آتا ہے۔

عراق کے برعکس افغانستان میں غیر ملکی میڈیا نہ ہونے کے برابر ہے اس لئے وہاں کی خبریں زیادہ تواتر کے ساتھ منظر عام پر نہیں آتیں لیکن وہاں کے احوال پر نگاہ رکھنے والے جانتے ہیں کہ طالبان پھر سے منظم ہو رہے ہیں اور غاصب سپاہ کے خلاف ان کی کارروائیوں میں خاصا اضافہ ہو چکا ہے۔ ملا اختر عثمانی کے انٹرویو سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا بکھرا ہوا نظم بھی بہتر ہو رہا ہے اور ان کا مواصلاتی نیٹ ورک بھی کام کرنے لگا ہے۔ کئی صوبوں میں آج بھی ایک موثر انتظامی قوت رکھنے والے طالبان کو ان صوبوں کے عوام کی ہمدردیاں بھی حاصل ہو گئی ہیں جہاں بظاہر کرزئی انتظامیہ یا اس کے حواریوں کا کنٹرول ہے۔ ہتھیار وہاں کبھی بڑا مسئلہ نہیں رہے اور جس طرح کی گوریلا جنگ طالبان لڑ رہے ہیں اس کے تقاضے ہی کچھ اور ہیں۔ سو گزشتہ کچھ ماہ سے نیٹو کی اتحادی افواج شدید دباؤ میں ہیں اور امریکیوں کی ہلاکتوں میں بھی بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ کرزئی کو اختر عثمانی نے کابل کا میئر قرار دیا ہے لیکن عملاً اس کا دائرہ کار شہر سے بھی بہت مختصر و محدود ہے اور وہ اپنے محل کے اندر بھی غیر ملکی آقاؤں کے فراہم کردہ گارڈز کے نرغے میں رہتا ہے۔ صوبائی گورنروں یا وارلارڈز پر بھی اس کا بس نہیں چلتا اور زلمے خلیل زاد ہی انہیں ڈالر فراہم کرتا اور ہدایات دیتا ہے۔ کابل کی حکمرانی امریکی سپاہ کے مقامی کمانڈر اور امریکی سفیر کے پاس ہے اور ساری کٹھ پتلیوں کی ڈور میں بھی انہی کے ہاتھ ہے۔ حامد کرزئی بھی ایک کٹھ پتلی یا کابل کی کارنس پر سجا شوپیس ہے جس کا کام چغے بدل بدل کر اپنی تصویریں نمائش کا اہتمام کرنا یا بے مقصد غیر ملکی تفریحی دورے کرتے رہنا ہے۔ ملک میں کوئی نظم سرے سے موجود ہی نہیں۔ دوستم اور دوسرے ناراض عناصر بدستور اپنے اپنے اہداف و مقاصد کیلئے سرگرم عمل ہیں اور اسماعیل خان جیسے لوگ بھی کرزئی پر جوابی وار کرنے کیلئے موقعے کی تلاش میں ہیں اور یوں لگتا ہے جیسے وہ اپنے آپ کو پہلے سے کہیں زیادہ غیر محفوظ محسوس کرنے لگا ہے۔

امریکہ نے کرزئی اور بعض دوسرے وارلارڈز کے تعاون سے مقامی فوج کی بھرتی اور تربیت کا ڈراما بھی شروع کر رکھا ہے لیکن ناگفتہ بہ حالات کی وجہ سے بھگوڑوں کی تعداد دن بہ دن بڑھتی جا رہی ہے۔ ان کی تنخواہیں بہت کم اور حالات کار انتہائی تکلیف دہ ہیں۔ جب وہ امریکی سپاہ کے کروفر کو دیکھتے اور اپنی بے چارگی پر نظر ڈالتے ہیں تو ان کا احساس محرومی اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

قندھار سے آنے والی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ افغان فوجیوں کا مورال گر رہا ہے اور اب بے دلی کی حدوں کو چھونے لگا ہے۔ قندھار کے ہوائی اڈے پر امریکیوں کی چھاؤنی دنیا بھر کی آسائشوں کا مرکز ہے۔ شاپنگ مال' گھوم گردش کے لئے گالف کھیلنے والی چھوٹی گاڑیاں' تیراکی کے تالاب' رقص گاہیں' موسیقی' مکمل طور پر ایئر کنڈیشنڈ بیرکیں' شاندار میس' رنگا رنگ کھانے' عیش و عشرت کے نوع بہ نوع سامان' شاندار وردیاں' بے شمار حفاظتی انتظامات' جدید ترین ہتھیار اور نئی ٹیکنالوجی اس کے پڑوس ہی میں واقع افغان فوجیوں کی بیرکیں کسمپرسی کا نوحہ ہیں۔ انہیں پینے کے لئے پانی بھی بیت الخلاؤں والی ٹونٹیوں سے بھرنا ہوتا ہے اور جب وہ ذرا دور درآمد شدہ منرل واٹر کی بوتلوں کے ڈھیر کو دیکھتے ہیں تو ان کا اشتعال اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ افغان فوجیوں کو اپنے کپڑے اور برتن بھی غسل خانوں میں دھونے پڑتے ہیں اور ان کو ملنے والی خوراک پر مکھیوں کے دَل بھنبھنا رہے ہوتے ہیں۔ اٹھارہ ہزار امریکی فوجیوں کے مقابلے میں تیس ہزار "افغان نیشنل آرمی" دوسرے بلکہ تیسرے درجے کی مخلوق بن کر رہ گئی ہے۔ کہا جاتا کہ 2007ء تک مقامی افغان آرمی کی تعداد ستر ہزار تک پہنچ جائے گی جس کے بعد کچھ غیر ملکی فوجیں واپس چلی جائیں گی لیکن عملاً ایسا ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔

افغان فوجیوں کا کہنا ہے کہ انہیں ملنے والی خوراک انتہائی ناقص ہے اور حالات کار انتہائی افسوس ناک۔ افغان جنوبی کمانڈر کے ایک سارجنٹ نے صحافیوں کو بتایا کہ ہر ایک سپاہی بھاگنے کی فکر میں ہے اور کوئی بھی فوج میں ٹکنا نہیں چاہتا۔ ان کی تنخواہ بھی امریکہ سے آتی ہے جو صرف 75 ڈالر ماہانہ یا تقریباً ساڑھے چار ہزار روپے ہے۔ قندھار میں متعین فوجیوں سے وعدہ کیا گیا تھا کہ چونکہ وہ خطرناک علاقے میں تعینات ہیں اس لئے انہیں دو ڈالر روزانہ اضافی الاؤنس دیا جائے گا لیکن عملاً یہ الاؤنس بھی نہیں دیا جا رہا۔ فوجیوں کو چھ ماہ بعد گھر جانے کی اجازت ملتی ہے اس لئے وہ اپنے گھروں کو کوئی رقم بھی نہیں بھیج سکتے۔ افغانستان میں بینکنگ کا بھی کوئی نظام نہ ہونے کے باعث ان کے لواحقین بھوکوں مرتے رہتے ہیں اور رقوم کی ترسیل ممکن نہیں ہوتی۔ مارچ سے شروع ہونے والی تازہ مہم کے نتیجے میں طالبان کا دباؤ شدید ہو گیا ہے اور امریکہ کا دست و بازو بننے والے سینکڑوں افغان فوجی ان کا نشانہ بن رہے ہیں۔ مئی کے مہینے میں افغان فوج کا ایک پٹرول کا توائے پورے کا پورا بھون ڈالا گیا۔ رپورٹ کا مرتب صحافی لکھتا ہے۔ "ایک نوجوان لڑکا رو رہا تھا اور چیخ چیخ کر دہائی دے رہا تھا کہ میں فوج میں نوکری نہیں کرنا چاہتا۔ میں ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہوں۔ مجھے طالبان مار ڈالیں گے، خدا کیلئے مجھے گھر جانے دو"

ایک سپاہی نے کہا "میں تو یہ سوچ سوچ کر پاگل ہو گیا ہوں کہ کیا امریکیوں کی خاطر اپنے مسلم اور افغان بھائیوں کو قتل کرنا جائز ہے"

اس صورتحال کا سبب یہ بھی ہے کہ افغانستان امن و امان سے محروم ہے۔ راہزنی' چوری' ڈاکے اور قتل و غارت گری کے واقعات معمول بن گئے ہیں۔ لوگ سرعام طالبان کے دور کی باتیں کرتے اور امیر المومنین ملا محمد عمر کو یاد کرتے ہیں۔ انہیں طالبان کا یہ پہلو بھول نہیں پا رہا کہ وہ جو بھی تھے' جیسے بھی تھے' ان میں سے' ان کے دردمند اور غمگسار تھے۔ انہی جیسا پہنتے' انہی جیسا کھاتے اور انہی جیسے گھروں میں رہتے تھے۔ انہوں نے معاشرے کو امن کا گہوارہ بنا دیا تھا۔ ہر شخص کو احساس تحفظ دیا تھا۔ انصاف کے حصول کو سہل بنا دیا تھا۔ اب سارا تانا بانا بکھر گیا ہے اور افغان معاشرہ بری طرح انارکی کا شکار ہو گیا ہے۔

یہ منظر نامہ طالبان کے لئے اخلاقی قوت کا سبب بن رہا ہے اور ان کی ضرب کو زیادہ کاری بنا رہا ہے۔ مقامی لوگوں کی تائید و حمایت تحریک طالبان کو ولولہ تازہ سے ہمکنار کر رہی ہے۔ ستمبر میں ہونے والے نام نہاد انتخابات معرض خطر میں ہیں۔ کرزئی پر کئی قاتلانہ حملے ہو چکے ہیں اور وہ شدید ذہنی و نفسیاتی دباؤ میں ہے۔ طالبان کی قیادت اور گل بدین حکمت یار کے درمیان بھی بہتر تعلقات کار قائم ہو رہے ہیں اور غاصب امریکی فوج کے خلاف ان کے آپریشنز میں رابطہ پیدا ہو رہا ہے۔ گزشتہ مارچ سے مزاحمت خاصی قوی ہو گئی ہے اور یوں دکھائی دینے لگا ہے کہ تقریباً چار سال گزر جانے کے بعد بھی امریکی افواج اپنی تمام تر عسکری قوت اور قاہری کے باوجود پادر ہوا ہیں اور ہوا کا کوئی تند و تیز جھونکا کسی بھی وقت انہیں اڑا لے جائے گا۔

امریکیوں کو ابھی تک اس حقیقت ازلی و ابدی کا شعور حاصل نہیں ہوا کہ طاقت ایٹمی' کیمیائی اور جراثیمی ہتھیاروں میں نہیں' ایمان و یقین کے سرچشموں میں ہوتی ہے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں جان ہتھیلی پر لئے پھرتے ہوں انہیں آج تک نہ کوئی شکست دے سکا ہے نہ دے سکتا ہے۔ طالبان کسی جماعت یا گروہ کا نہیں ایک جاودانی نظریے کا نام ہے اور ایسے نظریے کبھی فنا نہیں ہوا کرتے۔

☆☆☆

عراق میں قتل ہونے والے امریکی فوجیوں کے تابوت امریکی بحری بیڑے پر رکھے ہیں، دیکھیے! اب یہ سمندر کی بے رحم موجوں کی نذر ہوتے ہیں یا واپس ان کے گھروں تک پہنچائے جاتے ہیں؟

عراق میں امریکی مظالم کے نتیجے میں آباد ہونے والا شہداء کا قبرستان

گذشتہ دنوں عراقی دارالحکومت بغداد میں مزاحمت کاروں کے خلاف چالیس ہزار اتحادی فوجیوں نے "البرق" آپریشن کیا۔ اس آپریشن کے دوران برآمد ہونے والا یہ گولہ بارود اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ عراقی مزاحمت اب بھی پوری طرح توانا ہے اور آنے والے کئی سالوں تک اپنا وجود برقرار رکھ سکتی ہے۔

دانشِ افرنگ

دانش افرنگ ہے حرص وہوس کے جال میں | جانب زر ہے موجزن ان کے ہر استدلال میں
قتل وغارت' بربریت میں وہ کتنا بامراد | ہاں! اسے حاصل یہ طولیٰ ہے استحصال میں
مشرقِ وسطیٰ کی رگ رگ پہ ہے ظالم کی نظر | جان ہے عفریت کی گویا زرِ سیال میں
"لوٹ لو جو کچھ بھی ہے اس عالم اسلام سے" | ہے اسی نغمے کی دھن اب مغربی سُر تال میں
سازشوں ہی کا جنم ان کی ہر ایک تدبیر میں | اصطلاحاتِ مکر ان کے ہر ایک ٹیکسال میں
حشر کا عالم بپا کیوں سارے عالم میں نہ ہو | اہلِ حق سے دشمنی ہے فطرتِ دجال میں
بوغریب و بگرام و کیوبا ہیں عبرت کو بہت | اے مسلماں اب خدارا آنہ جانا چال میں
حکمت وغیرت سے لازم ہے تیری وابستگی | جان کچھ پیدا تو ہو افکار میں اعمال میں
انور اب اللہ ہی وارث امت مرحوم کا | قائد اسلام تو ہیں مست اپنی کھال میں

جان مجھ پیدا تو ہو افکار میں اعمال میں
قائد اسلام تو ہیں مست اپنی کھال میں

حکمت و غیرت سے لازم ہے تیری وابستگی
انور اب اللہ ہی وارث امت مرحوم کا

انور جمیل

اللہ کی راہ میں جان ہتھیلی پہ لیے پھرتے ہوں انہیں آج تک کوئی شکست دے سکا ہے نہ دے سکتا ہے۔ طالبان کسی جماعت یا گروہ کا نہیں ایک جاودانی نظریے کا نام ہے اور ایسے نظریے کبھی فنا نہیں ہوا کرتے۔

☆☆☆

فوجیوں نے ''البرق'' آپریشن کیا۔ اس آپریشن کے دوران برآمد ہونے والا ... بات کی گواہی دے رہا ہے کہ عراقی مزاحمت اب بھی پوری طرح توانا ہے اور آنے والے کئی سالوں تک اپنا وجود برقرار رکھ سکتی ہے۔

وجہ یہ ہے کہ افغانیوں کی ''غیرت دینی'' ہمیشہ زندہ و بیدار رہی ہے اور سامراجی استبداد کا کوئی سا بھی انداز اس دینی حیثیت پر ضرب نہیں لگا سکا۔ اس کی تیسری وجہ یہ ہے کہ امریکہ کسی بھی اعتبار سے افغان عوام کو یہ پیغام نہیں دے سکا کہ وہ واقعی کوئی مثبت تبدیلی لے کر آیا ہے یا اس کے آنے کے بعد افغانستان

... مرکزی ہدایات ہی جاری کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملا محمد عمر خود تو طالبان کے مشاورتی اجلاسوں میں شرکت نہیں کرتے لیکن ان کی ہدایات پیہم موصول ہوتی رہتی ہیں اور ان پر پوری طرح عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے یہ انکشاف بھی کیا کہ قابض امریکی فوجیوں کے خلاف جلد ہی ایک بڑا آپریشن

پیغام

طلحہ السیف

السلام علیکم



بالآخر ان کی نظر وعقل اصل سبب اور جڑ تک پہنچ ہی گئی ہے اور اب سارے متحد ومتفق ہو کر باہمی کوششوں سے اسی کو مٹانے پر لگ گئے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو نماز سے ہٹانا چاہا۔ مصروفیات' معاشی مجبوریوں اور عیاشیوں میں ڈال کر دین کی بنیاد اور ستون سے دور کیا۔ ہزاروں بیڑیاں اور زنجیریں اس کے قدموں میں ڈال دی تاکہ مسجد کی طرف نہ جا سکے' کئی جھوٹے خداؤں کے آگے اس کی جبین نیاز جھکا دی تاکہ خدائے وحدہ لاشریک کو سجدہ نہ کر سکے' دنیا کو اس کا قبلہ اور مال اندوزی کو کعبہ بنا دیا تاکہ بیت اللہ کی طرف رخ پھیرنے کے قابل نہ رہے' رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور بدن کی راحت اس کیلئے تکلیف دہ چیز بنا دی تاکہ صراط مستقیم پر قائم نہ رہ سکے۔ سب کچھ کر کے کس قدر اشرف المخلوقات کو بے نمازی بنا کر احسن الخالقین کی نظر میں کتے اور خنزیر جیسا بنا ڈالا مگر مقصد پھر حاصل نہ ہو سکا۔

پیٹ پرستی' لذات وشہوات کی حرص میں مبتلا کر کے روزے سے بھی دور کرنے کی کوشش کی' آہ! ظالموں نے اس عمل سے کتنے مسلمانوں کو غافل کر دیا جس کا بدلہ خود اللہ تعالیٰ ہے' صبح سے شام تک چند ساعتوں کی بھوک' پیاس اور شہوت برداشت کرنے کی جزاء خود مطلوب ومحبوب حقیقی کا وصال قرار پائی تھی۔ ہمت کے اس طوفان نے اس ادنیٰ مجاہدے کے قابل ہی نہ چھوڑا اور انسان کو بہائم کی طرح چرنے اور ہوائے نفس پر عمل کرنے کا خوگر بنا دیا' مقصد پھر بھی پورا نہ ہو سکا۔

حب دنیا کی غلاظت' مال پر مال جمع کرنے کی ہوس' خواہشات کی بہتات' بخل اور شح مطاع کا ایسا دور دورہ کیا کہ زکوٰۃ کی ادائیگی بوجھ معلوم ہونے لگے' سینکڑوں قسم کے ٹیکس ادا کر کے دولت کمانے والوں پر اپنے مال کی طہارت کیلئے اس میں سے اللہ کا حق ادا کرنا اس درجہ شاق ٹھہرا کہ اس سے بچاؤ کیلئے اپنا مذہب چھوڑنے تک آمادہ ہو گئے۔ مسلمان کو دنیا کی طلب میں اس قدر گرا کر اپنے مقصد حیات سے لاعلم کر دیا لیکن مطلوب پھر بھی پورا نہ ہو سکا۔

تکبر' عجب اور آرام طلبی کا ایسا خوگر بنا ڈالا کہ حج جیسے مقدس فریضے کی قدرے مشکل ادائیگی کا تصور ہی محال ہو جائے' کون اپنے معیار زندگی سے نیچے آ کر ادنیٰ درجے کا لباس اختیار کرے؟ عوام الناس سے اختلاط کیونکر ممکن ہو؟ امیر وغریب ایک خیمے میں سکونت اور یک صف میں عبادت کیسے کر سکے؟ کون گرمی اور مٹی برداشت کر کے مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار بنے؟ سو طرح کی مشکلات کے پہاڑ کھڑے کر دیئے کہ مسلمان فریضہ حج کی ادائیگی سے اجتماعیت کا سبق اور گناہوں کی بخشش حاصل نہ کر سکے لیکن مقصود کا حصول پھر بھی نہ ہو سکا۔

بزدلی' وہن' کمزوری اور اختلافات میں پھنسا کر جہاد کے میدان سے بھی دور لے جانے کی بھرپور کوشش کر کے دیکھ لی' زیادہ سے زیادہ جینے کی حرص' مال وجاہ کی ہوس' بیوی بچوں اور خاندان کی محبت' سستی' مشکلات کا خوف' دشمن کی طاقت کا ڈر' خوفناک پروپیگنڈہ' دہشتگردی' بنیاد پرستی' انتہاء پسندی جیسے القاب ہر طرح کی دیواریں کھڑی کر کے مسلمان کو عزت وسربلندی' شہادت وسرفرازی کے میدانوں سے باز رکھنے کی ہر ممکن سعی آزمالی لیکن نتیجہ حسب خواہش برآمد نہ ہو سکا۔

سود کی لعنت' بے حیائی' بے غیرتی اور عریانی کے طوفان' اپنوں کی غداریاں' حکمرانوں کی دین دشمنی اور ایمان فروشی' جیسے مضبوط ہتھیار بھی پورے طور پر کارآمد ثابت نہ ہو سکے' مساجد آباد' مدارس معمور' رمضان کا تقدس برقرار' حاجیوں کی تعداد میں سال بسال اضافہ اور جہاد کے میدانوں میں کڑکتی بجلیاں اور برستے شعلے' خودکش حملوں کی بھرمار' ہر طرف سے فدائین کی یلغار' عسکری کارروائیوں کا تیز ہوتا ہوا طوفان' چیخ چیخ کر ماکرین کو جتلا رہے ہیں کہ تمہارے سارے مکر ناکام ہو گئے' تمہاری سب تدبیریں اکارت ہو گئیں' اربوں ڈالر کے مصارف قرآن کی پیشن گوئی کے مطابق حسرۃ' علیہم ثابت ہوئے' جو تھوڑی سی کامیابی تمہیں ملی تم اس پر چند دن خوشیاں منالو لیکن خیر الماکرین کی تدبیر تمہاری ساری سازشوں پر غالب آ چکی ہے' پوری کامیابی تمہیں کبھی حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔

ماتم بپا ہوتا ہے' گنجے سر پھر مجتمع ہوتے ہیں' ناکامیوں کا رونا رویا جاتا ہے' مستقبل کے لائحہ عمل تیار کیے جاتے ہیں' تلاش کرو وہ کون ہے' جو صدیوں سے ہماری محنتیں ضائع اور ہمارے اموال برباد کر رہا ہے' کیا چیز ہے جو ہے ہماری سازشوں کو بار بار طشت ازبام کر کے ہمیں ننگا کرتی ہے' ہمارے منصوبوں اور مضبوط حیلوں کا پردہ چاک کرنے والی قوت آخر ہے کون سی؟ کیا نام ہے اس طاقت کا جو ہمارے بھگائے ہوؤں کو کھینچ کر واپس راستے پر لا ڈالتی ہے؟ جہاد جو ہماری موت اور ہمارے لئے عذاب الٰہی ہے کس کے بل بوتے پر زندہ ہے؟ فدائی حملے کون کراتا ہے؟ عسکری کارروائیوں کے طوفان کون اٹھاتا ہے؟ کیا ہے جو کمزوروں اور نہتوں کو اتنا مضبوط کر دے کہ سیلابوں کے رخ موڑ دیں اور طوفانوں کو ہاتھوں سے روک لیں؟ ہماری طاقت کی اصلیت کون ظاہر کر کے ہمارا رعب ودبدبہ خاک میں ملاتا ہے۔ ڈھونڈو! تلاش کرو! اس معلم کو جو ہمیں قتل کرنے اور ہم سے لڑنے کا حکم سنا اور طریقہ سکھا رہا ہے؟ اسے مٹا دو' اسے ختم کر دو' تاکہ ہم اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکیں' اسے آگ لگا دو' اسے دنیا سے نابود کر دو' ہی ہاں! مل گیا'' یہ قرآن ہے' اللہ رب العزت کا کلام' بے نمازیوں کو نماز کا حکم سناتا ہے' عذاب کی وعید لاتا ہے' وہ واپس صراط مستقیم پر آ جاتے ہیں' روزہ' زکوٰۃ' حج جتنا بھی مٹاؤ یہ زندہ کر دیتا ہے' نہ کرنے پر ڈر سناتا ہے' عمل کرنے والوں کو جنت کی نعمتوں اور خالق کی رضاء کے پروانے دکھا کر شوق بڑھاتا ہے۔

جہاد کے میدان اسی کے دم سے آباد ہیں۔ سینکڑوں آیات صرف اسی موضوع پر اس کے پاس محفوظ ہیں' فیصلہ ہو گیا' اب صرف اسی کو مٹانے پر اپنی ساری توانائیاں صرف کرتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں۔

دشمن اصل جڑ تک پہنچ گیا ہے' اور اس کی کوششیں منصہ شہود پر آنا بھی شروع ہو گئی ہیں' پہلے گوانتاناموبے کے واقعات اور وہاں ہونے والی قرآن دشمنی کو انہوں نے خود ظاہر کیا' تاکہ مسلمانوں کے قلوب کو مجروح کیا جائے اور ساتھ ساتھ ان کے جذبات اور احساسات کو بھی پرکھ لیا جائے۔ تحریف قرآن کی منظم کوششوں کا آغاز کیا جا چکا ہے' اور قرآن کے نام پر کئی خود ساختہ خودنوشتہ منحرف کتابیں منظر عام پر لائی جا رہی ہیں' عصری اداروں کے نصاب سے قرآن کی تعلیمات کا اخراج بھی اس مہم کا حصہ ہے' جس کا مقصد عام مسلمانوں کو قرآن پاک کے احکامات سے بے بہرہ کرنا ہے' چرچوں اور کنیساؤں میں قرآن سے نفرت کا درد دیا جا رہا ہے اور اس کی باتوں کو غلط انداز میں پیش کر کے ان کے خلاف لوگوں کو اکسایا جا رہا ہے۔ انٹرنیٹ پر سینکڑوں کی تعداد میں ایسی ویب سائٹس حال میں لانچ کی گئی ہیں جو ہر زبان میں قرآن کے خلاف مواد فراہم کر رہی ہیں۔ دنیا بھر کی اسلام دشمن تنظیموں اور تحریکوں کو بھی اس کام میں حصہ ڈالنے کیلئے فنڈز اور تکنیکی مدد فراہم کی جا رہی ہے۔ اسی ہفتے ہندوستان کی کٹر انتہاء پسند تنظیموں جن میں آر۔ایس۔ایس اور اس کی بغل بچہ وشوا ہندو پریشد نے بھی اپنی آفیشل ویب سائٹوں پر قرآن فولڈرز قائم کیے ہیں۔ جن میں قرآن کے خلاف ہرزہ سرائی پر مبنی مواد رکھا گیا ہے۔

ویب سائٹ پر ایک عنوان ہے کہ قرآن اسلامی دہشت گردی یعنی جہاد کا منبع اور سرچشمہ ہے (نعوذ باللہ) ان نام نہاد مسلمان دانشوروں کیلئے شرم کا مقام ہے جو دن رات جہاد کو قرآن کے منافی ثابت کرنے اور جہاد کے بغیر قرآن دنیا کے سامنے پیش کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔

ان ساری شیطانی حرکتوں کے سبب قلوب مجروح ضرور ہوئے ہیں لیکن ان عقل کے اندھے دشمنوں کو یہ معلوم نہیں کہ مسلمان کو جتنا دکھایا اور دبایا جائے اس کا ردعمل اتنا ہی سخت ہوتا ہے' رہی بات قرآن کو مٹا سکنے یا ختم کر سکنے کی' تو اس مشن کی ناکامی کا ذمہ تو رب العزت نے خود اپنے پاس رکھا ہے' اس نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے نازل کردہ کلام کی خود حفاظت کرے گا اس لئے ہمیں اس کے انجام کی تو فکر نہیں البتہ ہم یہ ضرور بتا دیتے ہیں کہ ہمارے پیارے' مقدس' مطہر' محکم ...... قرآن نے اپنی قربانی دے کر اپنے مجاہدوں کو یہ پیغام دے دیا ہے کہ میری عزت پر اٹھنے والی ہر انگلی کو توڑنا اور مجھے مٹانے کیلئے وجود میں آنے والے ہر نظام کو مٹانا اب تم پر پہلے سے زیادہ فرض ہو گیا ہے۔ اے میری بے حرمتی پر مجروح دل ہونے والو! اٹھو اور مجھے ہاتھ میں تھام کر' دل میں بسا کر' میرے دشمنوں کو ان کا انجام بد دکھا دو۔

☆☆☆

دہشت گرد کلیسا

۴

غازی علم الدین

درسگاہیں بند:

اوّل۔ عیسائیوں کا ایک فرقہ نسطوری کہلاتا ہے۔ اس کا بانی نسطوریس پادری (۴۵۱ء) تھا۔ یہ لوگ بعض عقائد میں دوسرے عیسائیوں سے اختلاف رکھتے تھے۔ ۴۳۱ء میں انہیں عیسائی کونسل نے کافر قرار دیا۔ قیصر زینو (۴۷۴۔۴۹۱ء) نے ان کی درسگاہیں بند کر دیں اور انہیں ملک سے نکال دیا۔ یہ لوگ ایران کے ایک شہر جندیشاپور میں جمع ہو گئے۔ وہاں ایک عظیم درسگاہ' دارالکتب اور سفاخانے کی بنا ڈالی۔ جب ۵۲۹ء میں قیصر جسٹنین اوّل (۵۲۷۔۵۶۵ء) نے یونان ومصر کی تمام درسگاہیں بند کر دیں۔ تو وہاں کے علماء بھی جندیشاپور میں جمع ہو گئے۔

دوم۔ فلارنس میں ایک اکاڈمی تدریس وتصنیف کے فرائض سرانجام دیا کرتی تھی لیکن کلیسا نے اس کی مخالفت کی اور وہ بند ہو گئی۔

سوم۔ زوال رومہ کے بعد حملہ آور اقوام یعنی گاتھ' ہنز' وینڈل وغیرہ نے غربی ووسطی یورپ کے تمام مدارس بند کر دیئے اور صدیوں تک تعلیم وتدریس کا سلسلہ منقطع رہا۔ یہاں یہ ذکر نامناسب نہ ہو گا کہ فرانس کے شہنشاہ شارلیمان (۷۶۸۔۸۱۴ء) نے اپنی قلمرو میں چند مدارس جاری کئے تھے۔ لیکن ان کی حالت یہ تھی کہ ریاضی صرف تین کے پہاڑے اور جمع وتفریق تک پڑھائی جاتی تھی اور تعلیم کا مقصد صرف پادری تیار کرنا تھا۔

کتابیں جلانا:

۱۔ ڈاکٹر ڈریپر لکھتے ہیں کہ اسکندریہ کا کتب خانہ' جس میں اندازاً سات لاکھ کتابیں تھیں' جولیس سیزر (۵۰۔۴۴ق م) کے حکم سے برباد کر دیا گیا اور اس کی نصف کتابیں جلا دی گئیں۔ پھر قیصر تھیوڈوسیس دوم (۴۰۸۔۴۵۰) نے تھیافلس کو حکم دیا کہ باقی ماندہ کتابیں جلا دو۔ جب سپین کا مشہور مورخ اوروشیس ۴۱۳ء میں اسکندریہ پہنچا تو وہاں ایک بھی کتاب موجود نہ تھی۔

۲۔ قرون وسطی میں راہبوں کی علمی سرگرمیاں یہ تھیں کہ وہ یونان وروما کی کتابیں جلا کر ان کی جگہ مسیحی اولیا کی داستانیں رکھ دیتے تھے۔ چونکہ اس زمانے میں کاغذ نایاب تھا اور اس کی جگہ چرمی جھلی استعمال ہوتی تھی۔ جس کی قیمت کافی زیادہ تھی۔ اس لئے یہ راہب جھلی پہ لکھی ہوئی کتابیں کھرچ ڈالتے اور ان پر دعائیں اور اولیا کی داستانیں لکھ دیتے تھے۔

۳۔ پاپائے اعظم گریگوری (۵۴۰۔۶۰۴ء) سائنس' تاریخ' ادب' شعراء اور دیگر علوم کا شدید دشمن تھا اور دینیات یا دعاؤں کے سوا کسی اور صنف کو برداشت نہیں کرتا تھا اس نے رومی سیاست دان وخطیب سسرو (۴۳ق م) اور مورخ لیوی (۱۷ق م) کی سب کتابیں تلف کر ڈالیں۔ ایک مرتبہ اسے خبر پہنچی کہ وی آنا (آسٹریا کے دارالحکومت) کے لاٹ پادری نے کسی ادبی موضوع پر ایک مقالہ پڑھا ہے۔ تو اسے لکھا: ''ہمیں ایک خبر ملی ہے کہ جس کے ذکر سے ہمیں شرم آتی ہے کہ تم نے کوئی ادبی مقالہ پڑھا ہے' مجھے امید ہے کہ تم مجھے یہ لکھو گے کہ تمہیں ان لغویات سے کوئی سروکار نہیں''

۴۔ فرانس کے ایک پادری سینٹ برنارڈ (۱۱۵۳ء) کی تنگ نظری کا یہ عالم تھا کہ وہ عوام کو ملکی قوانین (دیوانی وغیرہ) کے مطالعہ سے بھی روکتا تھا۔

۵۔ سپین میں مسلمانوں کے بڑے بڑے ثقافتی مرکز چار تھے۔ قرطبہ' غرناطہ' اشبیلیہ اور طلیطلہ (ٹالیڈو) ہر مرکز میں عظیم الشان کتب خانے تھے۔ جنہیں بعد میں پادریوں نے جلا دیا۔ صرف طلیطلہ میں وہاں کے بشپ زمینیز (۱۴۳۷۔۱۵۱۷) نے مسلمانوں کی اسی ہزار کتابیں سپرد آتش کیں۔

۶۔ انگلستان کا ایک مورخ جیمسن سٹرلنگ لکھتا ہے کہ چوتھی صدی عیسوی میں راہبوں کے گروہ جا بجا گھومتے پھرتے نظر آتے تھے۔ یہ جہاں بھی کوئی کتاب یا آرٹ کا کوئی نمونہ پاتے اسے جلا دیتے تھے۔

۷۔ چوتھی صلیبی جنگ (۱۲۰۳) میں جب صلیبیوں کا مقدس لشکر قسطنطنیہ میں پہنچا تو اس نے وہاں کی تمام عیسائی آبادی کو لوٹ لیا اور ساری کتابیں جلا دیں۔

۸۔ وہ تو پرانی باتیں تھیں ایک نیا واقعہ بھی سن لیجئے! آج سے اندازاً دو سو سال پہلے جب سپین نے امریکہ کی ایک ریاست میکسیکو پر حملہ کیا تو وہاں کی ساری کتابیں جلا دیں۔

۹۔ طرابلس میں اس دور کی عظیم ترین لائبریری تھی۔ جس میں کتابوں کی تعداد تیس لاکھ بتائی جاتی ہے۔ ایک مرتبہ جب صلیبیوں کا لشکر اس شہر میں پہنچا' تو کتب خانے کو آگ لگا دی۔ تمام کتب جلا ڈالیں اور مسلمانوں کی چھ سو سالہ محنت کو تباہ کر دیا۔

۱۰۔ برطانیہ کا ایک فلسفی جان ارجینا سپین کے مشہور مسلم فلسفی ابن رشد (۱۱۹۸) کا شارح تھا۔ اس نے اپنی تصانیف میں فلسفہ ومذہب میں اتحاد کی کوششیں کی تھی پادریوں نے اس کی بیشتر کتابیں جلا دیں۔

۱۱۔ سپین کی مذہبی عدالت نے' جو ۱۴۷۸ء میں قائم ہوئی تھی' عربی علوم پر یہودی علماء کی لکھی ہوئی چھ ہزار کتابیں سپرد آتش کر دی۔

۱۲۔ ۱۵۰۱ء میں پاپائے الیگزینڈر ششم (۱۴۹۲۔۱۵۰۳ء) نے ایک فرمان کی رو سے تمام پریس والوں کو ہدایت کی کہ وہ باطل عقائد (سائنس وغیرہ) پر کوئی کتب طبع نہ کریں۔

قرون وسطی کے یورپ میں نہ کوئی درسگاہ تھی نہ معلم نہ مصنف' جب مسلمان سپین' فرانس اور سسلی میں پہنچے۔ تو انہوں نے نہ صرف سکول اور کالج کھولے بلکہ یونیورسٹیاں قائم کیں۔ جن میں دنیا کے ہر حصے سے طلبہ حصول علم کیلئے آتے تھے۔ ساتھ ہی دارالکتب قائم کیے۔ جن میں یونان' ایران' روم' ہند اور عرب کی لاکھوں کتابیں جمع کیں۔ نسل انسان پہ اس سے بڑا ستم کیا ہو سکتا ہے کہ جاہل اور وحشی عیسائی بادشاہوں اور پادریوں نے' اس زمانے میں کہ اہل علم وقلم کا شدید قحط تھا' ساٹھ لاکھ سے زیادہ کتابیں جلا دیں۔ سات لاکھ اسکندریہ میں' پندرہ لاکھ سپین میں' تیس لاکھ طرابلس میں' تین لاکھ سسلی میں اور کئی لاکھ قسطنطنیہ' ایشیائے خورد' فلسطین' دمشق اور یورپ کے مختلف حصوں میں اگر کوئی کسر رہ گئی تھی تو وہ تیرھویں صدی میں تاتاریوں نے پوری کر دی۔ انہوں نے بغداد' کوفہ' بصرہ' حلب' دمشق' نیشاپور' خراسان' خوارزم اور شیراز کی سینکڑوں لائبریریاں' جن میں کتب کی مجموعی تعداد تین کروڑ سے زیادہ تھی' بھسم کر ڈالیں۔ بے شمار علماء مار ڈالے مدارس جلا دیے' اور مسلمان جو ساری دنیا کو تجلیات علم سے منور کر رہا تھا' جاہل ہو کر رہ گیا۔

یہ ساٹھ لاکھ کتابیں تو وہ ہیں جن کا ذکر تاریخ میں آ گیا ہے۔ نہ جانے ان تباہ شدہ کتابوں کی تعداد کیا ہو گی' جو مورخ کے علم میں نہیں آئیں' یورپ میں طاقت دو گروہوں کے پاس تھی۔ بادشاہ اور پادری' اور یہ دونوں علم کے دشمن تھے۔ ان حالات میں اگر کوئی کتاب بچ گئی ہے۔ تو اسے معجزہ سمجھئے۔

(جاری ہے......)

منکرِ قرآن وحدیث

غلام احمد پرویز

آخری قسط

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی رسالت قیامت تک کیلئے اور تمام دنیا کے انسانوں کیلئے ہے۔ پرویز شریعت محمدیہ کو صرف عہد رسالت کے ساتھ خاص کرتا ہے۔ اور یوں ختم نبوت کا منکر ٹھہرتا ہے وہ لکھتا ہے۔

''شریعت محمدیہ صرف آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک کیلئے تھی نہ کہ ہر زمانہ کیلئے بلکہ ہر زمانہ کی شریعت وہ ہے' جس کو اس زمانہ کا مرکز ملت (یعنی حکومت) اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب ومدون کرے''۔ (مفہوم عبادات' مقام حدیث ج اص ۳۹)

وہ مزید بکواس کرتا ہے۔ ''مرکز ملت کو اختیار ہے کہ وہ عبادات' نماز روزہ' معاملات' اخلاق غرض جس چیز میں چاہے رد وبدل کر دے''۔ (قرآنی فیصلے ص ۴۴۳) مسلمان اچھی طرح جانتے ہیں کہ اسلام کا سب سے زریں دور عہد رسالت مآب ﷺ تھا۔ جاہلیت کے اندھیرے چھٹ کر اس زمانہ میں اسلام کا نور چار سو پھیلا۔ خود آنحضرت ﷺ نے اپنے زمانہ کو خیر القرون کا لقب دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ''خیر امتی قرنی ثم اللذین یلونھم ثم اللذین یلونھم'' میری امت کا بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے۔ پھر ان لوگوں کا زمانہ جو ان کے قریب اور متصل ہیں پھر ان لوگوں کا زمانہ جو ان کے قریب ہے۔ مگر پرویز لعنتی اس تیرہ سو سال قبل کے زرین عہد کو وحشت کا دور کہتا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

''آپ (علماء) اپنی قوم کے دامن پکڑ کر آج سے تیرہ سو سال پہلے کے دور وحشت کی طرف گھسیٹ رہے ہیں''۔ (قرآنی فیصلے)

پرویز کے غلط اور گمراہ کن نظریات کی یہ ایک جھلک تھی جس سے قارئین اس کے خبث باطن کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں ورنہ پرویز کے تفصیلی عقائد سب گھناؤنے ہیں۔ اس نے تمام معجزات کا انکار کیا ہے اور اس کی ایسی غلط تاویل کی ہے کہ وہ رب العالمین اور حضرت جبرائیلؑ کے ہاں متعینہ مفہوم وتاویل کے بالکل برخلاف ہے۔

اکابرین اُمت کا فتویٰ:

پرویزیوں کی سرگرمیاں نہ صرف پاکستان بلکہ کویت اور سعودی عرب میں بھی جاری ہیں اسلام کے خلاف ان کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا تدارک کرنے کیلئے پاکستان' سعودی عرب' کویت' بھارت اور جنوبی افریقہ کے مفتیان نے پرویزیوں کے عقائد ونظریات کا مطالعہ اور تحقیق کرنے کے بعد پرویزیوں کے خلاف کفر کا فتویٰ جاری کیا اور غلام احمد پرویز' اس کے اتباع کرنے والے اور ہر وہ شخص اور جماعت جو ایسے کافرانہ عقائد ونظریات کی طرف دعوت دیتے ہوں کو دائرہ اسلام سے خارج' کافر اور زندیق قرار دیا گیا۔ نیز ان کے ساتھ کسی قسم کے اسلامی تعلقات رکھنے' ان کی نماز جنازہ پڑھنے' مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے اور مسلمان عورت کا ان کے ساتھ نکاح کرنے کی سخت ممانعت کی گئی جو شخص یا جماعت ان کے عقائد کو درست سمجھے اسے بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا اور ان لوگوں سے کسی مسلمان کا تعاون کرنا یا کسی بھی قسم کے تعلقات رکھنا ناجائز اور حرام قرار دیا گیا۔ کویت کی وزارت اوقاف واشئون کی فتویٰ کمیٹی نے کویت میں مقیم مولانا احمد علی سراج کی طرف سے ''پرویزی عقائد اور بزم طلوع اسلام'' کے خلاف دائر کردہ فتویٰ ر گرینڈ فتویٰ جاری کرتے ہوئے کویت میں غلام احمد پرویز اور ''بزم طلوع اسلام'' کو کافر اور مرتد قرار دیا۔ کویت میں پہلی بار پرویزیوں کو کافر مرتد قرار دیا گیا۔ فیصلے کے مطابق کویت میں عرصہ دراز سے غلام احمد پرویز کے پیروکار عبد الرحمن ارائیں نے ''بزم طلوع اسلام'' کے نام سے تنظیمی سطح پر کام کر رکھا تھا اور تبلیغ کے ذریعے ہزاروں پاکستانی مسلمانوں کو ورغلا اور گمراہ کر کے پرویزی بنا چکا تھا۔ کویت کے سرکاری فتویٰ بورڈ امور کمیٹی کے رئیس مشعل مبارک اور عبداللہ احمد الصباح کے دستخطوں سے جاری گرینڈ فتویٰ کا متن درج ذیل ہے:

مولانا ڈاکٹر اکرام اللہ جان قاسمی

نشترِ قلم

''فتویٰ کمیٹی اس استفتاء کا جائزہ لینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ غلام احمد پرویز کے عقائد باطل' گمراہ کن اور اسلامی عقائد کے منافی ہیں ہر وہ شخص جو ان کے عقیدے پر ایمان رکھتا ہے وہ کافر اور اسلام سے خارج ہو گا اور اگر پہلے مسلمان تھا اور پھر اس نے ان عقائد کو اختیار کیا ہو تو وہ مرتد شمار ہو گا''۔

اس فتویٰ کے اجراء پر پرویزیوں نے اپنے لاہور کے ہیڈ کوارٹر اور کویت کے لوکل آفس سے خوب واویلا مچایا اور وزارت اوقاف کویت میں فیصلے کے خلاف رٹ بھی دائر کی لیکن ماسوائے رسوائی کے ان کے ہاتھ کچھ نہ آیا۔ سعودی عرب کے مفتی الشیخ عبدالعزیز بن باز نے بھی پرویزیوں کو کافر اور مرتد قرار دیتے ہوئے اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ جاری کیا ہے۔ اس فتوے پر دستخط کرنے والے حضرات میں پاکستان کے نامور علماء کرام اور مفتیان عظام شامل ہیں۔

پرویز کا نام نہاد فکر قرآن اور اسلامی شعائر کی من گھڑت تشریح مسلمہ حقائق قرآن کے انکار وحدیث وسنت کی دشمنی پر مبنی ہے تاکہ مسلمانوں میں رسول کریم ﷺ کی ذات اقدس کو متنازعہ بنا کر شکوک وشبہات پیدا کیے جائیں اور وہ انتشار کا شکار ہو کر ہمیشہ ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار رہیں۔ پاکستان میں پرویزیت اسلام کے خلاف ایسا خارجی مشن ہے جسے پرویز کے بعد اس کے متبعین ''بزم طلوع اسلام'' کے پلیٹ فارم سے پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مصروف ہیں۔

پرویزی تحریک جو غلام احمد پرویز کی رہائش گاہ سے شروع ہوئی تھی آج جدید ٹیکنالوجی اور وسائل کی بدولت عالمی سطح پر ایک منظم اور طے شدہ منصوبے کے تحت متحرک ہے۔ حضرت رسالت مآب ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے جس دین حق کی خاطر بے پناہ قربانیاں دیں اسے مٹانے کے لئے باطل قوتیں اکٹھی ہو رہی ہیں' جو اہل ایمان کیلئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ اس چیلنج سے نمٹنے کے لئے عالم اسلام میں اجتماعی بیداری پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ مسلمانوں کو کفر کی آغوش میں جانے سے بچایا جا سکے اور الحادی فتنوں کی سرکوبی کی جا سکے۔ علماء کرام کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ منبروں پر اپنے خطبوں میں عامۃ الناس کو ان عقائد سے آگاہ کریں اور مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچانے کیلئے اپنا فرض ادا کریں۔

حق و صداقت کا ترجمان قلم کی آواز

255

ہفت روزہ

القلم پشاور

WEEKLY

ALQALAM-e-PESHAWAR

www.alqalamonline.com

۱۹تا۲۵رجب ۱۴۳۱ھ بمطابق ۲تا۸جولائی ۲۰۱۰ء

رنگ و نور

سعدی کے قلم سے

مبارک اسباق

اللہ تعالیٰ کا فضل ہو جائے تو انسان فرشتوں سے بھی آگے نکل جاتا ہے...... حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کو ہی دیکھ لیں کہ تریسٹھ سال کی عمر پائی...... اور کتنے بڑے بڑے کام کر گئے اور کتنا اونچا مقام پا گئے......

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

کتنے لوگوں کی پوری زندگی ایک بلڈنگ بنانے پر خرچ ہو جاتی ہے...... بالآخر وہ بلڈنگ بن جاتی ہے مگر بنانے والا اس کو دوسروں کے لئے چھوڑ کر قبر کے گڑھے میں جا گرتا ہے...... یا اللہ الأمان الأمان......

کتنے لوگوں کی پوری زندگی جائیداد کے جھگڑوں میں بیت جاتی ہے...... جبکہ کئی لوگوں کی زندگی کھیل کود اور عیش و عشرت میں بسر ہو جاتی ہے...... پُرانے دور کے ایک شخص کا واقعہ پڑھا تھا اُسے شوق تھا کہ میرے پاس اتنی دولت آ جائے کہ میں رومی باندیاں خرید سکوں......

اُس زمانے میں غلام اور باندی ہوا کرتے تھے...... اور باندیوں کو رکھنا حلال بھی تھا...... جبکہ آج کل جس کو شیطان بہکاتا ہے...... وہ پلاننگ کرتا ہے کہ کوئی ایسا کام شروع کر دوں جس میں بہت سی عورتوں کو ملازم رکھ لوں...... بہرحال وہ شخص رومی باندیوں کے شوق میں پیسے کماتا رہا...... دن رات محنت کرتا رہا...... جب اُس کی عمر اسّی سال کی ہوئی تو وہ خوب مالدار ہو گیا اور اُس نے رومی باندیاں خرید لیں...... مگر عمر اور بیماریاں اتنی زیادہ ہو گئی تھیں کہ جب کوئی باندی اُسے ہاتھ لگاتی تو ہائے ہائے کی چیخیں نکل جاتیں...... خلاصہ یہ کہ پوری زندگی ایک خواہش میں گزار دی...... اور جب وہ خواہش پوری ہونے کا وقت آیا تو جسم میں جان اور طاقت نہ رہی......

اے میرے بھائیو! اور بہنو! یہ دنیا اپنے چاہنے والوں کے لئے حسرتوں کا قبرستان ہے...... حضرت عبداللہ بن مبارکؒ پر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا تو انہوں نے دنیا کی کسی چیز کو اپنا مقصد نہیں بنایا...... بلکہ وہ ایک سچے اور وفادار غلام کی طرح اس دنیا میں اپنے مالک کی رضامندی ڈھونڈتے رہے...... ہم اپنی آج کی مجلس میں حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے کامیابی کے بعض نسخے سیکھنے کی کوشش کریں گے...... انشاء اللہ تعالیٰ......

عصر کے بعد ذکر اللہ

عبدہ بن سلیمانؒ فرماتے ہیں:

عصر کے بعد کم از کم سورۃ ’’النبأ‘‘ (پارہ ۳۰) کا اور مغرب کے وقت شام کی مسنون دعاؤں کا اہتمام کر لینا چاہئے......

مغرب کا وقت ذکر تلاوت اور مناجات میں قیمتی بنانا چاہئے...... اور اگر کسی کو اس کی فرصت نہ ملے تو عصر کی نماز کے بعد تھوڑی دیر اور سورج غروب ہونے سے کچھ دیر پہلے ذکر و مناجات میں لگ جانا چاہئے...... اور

ایک سال جہاد، ایک سال حج

جہاد کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا تعلق

رباط سے واپسی پر ہوا...... اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ جہاد سے واپس لوٹنا بھی جہاد میں جانے کی طرح ہے...... آپؒ نے اپنی زندگی کی یہ ترتیب بنا رکھی تھی کہ...... ایک سال حج پر تشریف لے جاتے اور ایک سال

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے دشمنوں کے حملے کے وقت بھی جہاد کیا اور ایک ایک لڑائی میں درجنوں کافروں کو قتل فرمایا...... اور جب لڑائی کا وقت نہیں ہوتا تھا تو آپ دور دراز کی اسلامی سرحدوں پر پہرے کے لئے تشریف لے جاتے اور رباط فی سبیل اللہ کا اجر حاصل کرتے......

جہاد پر...... زندگی کا یہ معمول آخری وقت تک جاری رہا...... اور جہاد کے آخری سفر سے واپسی پر مالک حقیقی سے ملاقات ہو گئی......

یحج سنۃ و یغزو سنۃ حتی نہایۃ عمرہ

(تاریخ بغداد)

ہمیں چاہئے کہ...... ہم بھی آخرت کی ہمیشہ ہمیشہ والی کامیابی کے لئے اسی طرح جہاد اور حج سے محبت کریں...... اور عمل استقامت کے ساتھ جہاد میں ڈٹے

نہیں دیکھا...... آپ سفر اور حضر میں پوری پوری رات نماز میں گزار دیتے تھے...... (الجرح والتعدیل)

ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ...... قرآن پاک کو تجوید سے پڑھنا سیکھے اور پھر کبھی تلاوت کا ناغہ نہ کرے...... ایک مسلمان کے لئے وہ دن بڑے خسارے والا ہوتا ہے جس میں وہ قرآن پاک کی تلاوت نہیں کرتا...... اور نماز تو مؤمن کی ترقی اور معراج ہے...... جس کی نماز جتنی اچھی وہ اتنا اچھا مسلمان...... اور جس کی نماز جتنی زیادہ وہ اس قدر خوش نصیب...... یا اللہ ہم سب کو توفیق عطا فرما......

خوف اور خشیت الٰہی

حضرت قاسم بن محمدؒ فرماتے ہیں:

ہم نے عبداللہ بن مبارکؒ کے ساتھ کئی سفر کئے، مجھے ہر سفر میں یہ خیال رہتا تھا کہ آخر اس شخص نے ہم سب پر کس چیز کی وجہ سے فضیلت حاصل کر لی ہے...... حالانکہ اگر یہ نمازیں ادا کرتے ہیں تو ہم بھی ادا کرتے ہیں...... یہ روزے رکھتے ہیں تو ہم بھی رکھتے ہیں...... یہ جہاد کرتے ہیں تو ہم بھی مجاہد ہیں...... اگر یہ حج کرتے ہیں تو ہم بھی حج کرتے ہیں...... اسی دوران ہم ایک سفر میں تھے رات کو کھانے کے لئے ہم ایک گھر میں

بے شک اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت بہت بڑی نعمت...... اور ایمان کی بڑی علامت ہے...... وہ طالب علم جو مدرسے میں پڑھتے ہیں اگر ان میں علم کے اضافے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا خوف بھی بڑھتا جائے تو اُن کا علم

ظالم حکمرانوں کے ساتھ کسی بھی طرح کا تعاون نہیں کرنا چاہئے...... اور اُن سے دُور رہنا چاہئے...... اور ہمیشہ رزق حلال کی فکر کرنی چاہئے...... اور اپنی روزی کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ...... وہ حلال ذرائع سے آ رہی ہے یا نہیں......

مقبول ہوتا ہے...... یہی حال عبادت کا ہے اور یہی حال جہاد کا ہے...... اور جس عمل میں دل میں قساوت اور سختی آتی جائے اس عمل میں کوئی کھوٹ اور کمی ہوتی ہے......

مشہور عابد اور محدث حضرت فضیل بن عیاضؒ نے ایک بار فرمایا:

ہاں میں عبداللہ بن مبارکؒ سے محبت رکھتا ہوں...... کیونکہ وہ اللہ عزوجل سے ڈرتے ہیں......

(تاریخ دمشق)

محتاج ہے کہ...... اللہ تعالیٰ اس کے مال کو قبول فرمائے...... کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ قبول نہ فرمائے تو مال غلط کاموں میں خرچ ہو جاتا ہے...... یا پڑا پڑا ضائع ہو جاتا ہے...... اور جو مال اللہ تعالیٰ قبول فرمائے وہ مال انسان کے لئے محفوظ ہو جاتا ہے اور بڑھتا رہتا ہے

لوگ ہیں جو تجھے سوئی اور دھاگہ بیچتے ہیں...... جبکہ تو تو خود ظالم ہے...... اپنی جان پر ظلم کرنے والا...... (الغزالی)

معلوم ہوا کہ...... ظالم حکمرانوں کے ساتھ کسی بھی طرح کا تعاون نہیں کرنا چاہئے...... اور اُن سے دُور رہنا چاہئے...... اور ہمیشہ رزق حلال کی فکر کرنی چاہئے...... اور اپنی روزی کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ...... وہ حلال ذرائع سے آ رہی ہے یا نہیں......

بغیر مانگے عطا کرنا

حضرت حسن بن حمادؒ فرماتے ہیں:

حضرت حماد بن اُسامہؒ ایک بار حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے پاس آئے...... حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے ان کے چہرے پر فقر و فاقے کے آثار محسوس کئے...... جب وہ چلے گئے تو آپؒ نے ان کے گھر چار ہزار درہم بھجوا دیئے...... اور ساتھ کچھ اشعار بھی لکھ کر بھیجے...... (سیر اعلام النبلاء)

سخاوت یہ نہیں ہے کہ...... کوئی آپ سے مانگے تو آپ اُسے دیں...... سخاوت تو یہ ہے کہ خود مستحق کو تلاش کریں...... اور پھر عزت و اکرام کے ساتھ اُن کی خدمت کریں...... اصل بات یہ ہے کہ دینے والا خود اس بات کا

بناوٹی زہد نہیں

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ...... اپنے ذاتی مال میں خوب سخاوت کرتے مگر اجتماعی اموال اور اموال غنیمت میں بے حد احتیاط کرتے تھے...... ایک مسلمان کا یہی طرز عمل ہونا چاہئے کہ اگر اس کو اللہ تعالیٰ نے ذاتی مال دیا ہے تو...... پھر اس میں خوب سخاوت کرے...... اُسے جہاد میں لگائے، غریبوں کو دے، لوگوں کو کھانے کھلائے...... لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے ذاتی مال زیادہ نہیں دیا تو پھر خود کو مصیبت میں نہ ڈالے...... بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کے اسی مال میں گزارہ کرے اور اپنی استطاعت کے مطابق مہمان نوازی کرے...... اور اجتماعی اموال میں تو کسی کو بھی سخی بننے کی اجازت نہیں ہے...... یہ مال تو سخت امانت ہوتا ہے...... اس کو اپنی ذات کی شہرت اور عزت کے لئے کسی کو نہ کھلائے......

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے زہد کے واقعات بھی مشہور ہیں...... آپؒ روزے رکھتے تھے...... اور اتنے بڑے مالدار ہونے کے باوجود آپؒ کی زندگی بہت سادہ تھی...... مگر آپؒ نے زہد میں بھی مبالغہ اور ریاکاری اختیار نہیں کی...... بلکہ...... حلال اور اچھی چیزوں کا استعمال فرماتے رہے...... آپؒ کے دستر خوان پر بھنا ہوا گوشت، مرغیاں...... اور فالودے کثرت سے نظر آتے تھے...... آپؒ خود بھی یہ چیزیں تناول فرماتے اور دوسروں کو بھی خوب کھلاتے بے شک جس کو اللہ تعالیٰ حلال طور پر یہ چیزیں عطاء فرمائے...... اور پھر اُسے جہاد، شکر اور عبادت کی توفیق بھی دے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی پاکیزہ نعمتیں ہیں...... لوگوں نے جو یہ سمجھ رکھا ہے کہ بزرگ وہی ہوتا ہے جو غریب اور بھوکا ہو تو یہ بات بالکل غلط ہے......

اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے درجات بلند فرمائے...... اور ہم سب کو اُن کے معتدل اور مبارک نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے......

آمین یا ارحم الراحمین

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد کلما ذکرہ الذاکرون و کلما غفل عن ذکرہ الغافلون وعلی آلہ و صحبہ و بارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

☆......☆......☆

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ جب عصر کی نماز ''جامع مسجد المصیصہ'' میں ادا کر لیتے تو قبلہ رخ بیٹھ کر ذکر اللہ میں مشغول ہو جاتے اور مغرب تک کسی سے بات نہ فرماتے...... (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم)

عصر سے مغرب تک کا وقت اکثر اولیاء کرام کے نزدیک ذکر و مناجات کے لئے بہترین وقت ہے...... جس کو اللہ تعالیٰ توفیق عطاء فرمائے وہ اس وقت کو اپنے لئے آخرت کا ذخیرہ بنائے...... خصوصاً جمعہ کے دن عصر تا

بہت گھبراتا...... وہ کبھی اس انتظار میں نہیں رہے کہ نفیر عام ہو تو جہاد پر نکلیں...... یاد رہے کہ نفیر عام کے وقت جہاد فرض عین ہو جاتا ہے...... حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے دشمنوں کے حملے کے وقت بھی جہاد کیا اور ایک ایک لڑائی میں درجنوں کافروں کو قتل فرمایا...... اور جب لڑائی کا وقت نہیں ہوتا تھا تو آپ دور دراز کی اسلامی سرحدوں پر پہرے کے لئے تشریف لے جاتے اور رباط فی سبیل اللہ کا اجر حاصل کرتے...... آپؒ کا انتقال بھی طرسوس کے

والی کامیابی کے لئے اسی طرح جہاد اور حج سے محبت کریں...... اور عمل استقامت کے ساتھ جہاد میں ڈٹے رہیں......

قرأت اور نماز کا اہتمام

حضرت حسن بن شقیقؒ فرماتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے زیادہ اچھی قرأت کرنے والا اور زیادہ نماز ادا کرنے والا کوئی

میں تھے رات کو کھانے کے لئے ہم ایک گھر میں [illegible] کھانے کے دوران چراغ بجھ گیا...... ہمارا ایک ساتھی اُسے دوبارہ جلانے کے لئے اٹھا...... اور تھوڑی ہی دیر میں جلا کر واپس لے آیا...... میری نظر حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے چہرے پر پڑی تو آپؒ کی داڑھی آنسوؤں سے بھر چکی تھی...... میں نے دل میں کہا...... ان کی ہم پر فضیلت اسی خوف اور خشیت کی وجہ سے ہے کہ...... تھوڑی دیر کا اندھیرا ہوا تو ان کو قیامت یاد آ گئی اور یہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے لگے...... (صفۃ الصفوۃ)

ہوں...... کیونکہ وہ اللہ عزوجل سے ڈرتے ہیں...... (تاریخ دمشق)

ظالم حکمرانوں کے مددگار بھی ظالم

حضرت ابن مبارکؒ کے زمانے میں بغداد کے کچھ حکام...... ظالم تھے، ایک درزی اُن کے کپڑے سیتا تھا، وہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا...... کیا میں ظالموں کا مددگار تو شمار نہیں کیا جاؤں گا؟...... ارشاد فرمایا نہیں!...... ظالموں کے مددگار تو وہ



گزشتہ دنوں مدرسہ تعلیم القرآن ' جابہ (بالاکوٹ) ' کے سالانہ پروگرام '' عظمت قرآن کانفرنس '' میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی تو یہ سن کر طبیعت باغ باغ ہو گئی کہ اس سال بھی مدرسہ سے پندرہ بچوں نے حفظ قرآن مجید کی تکمیل کی ہے۔ بلاشبہ یہ مدارس دینیہ اور مکاتب قرآنیہ امت مسلمہ کے بہت بڑے محسن ہیں۔ دنیا میں ایمان کی دولت سے بڑھ کر کوئی اور نعمت نہیں' مال، اولاد، عہدہ، منصب اور دیگر سب نعمتیں ایمان کے مقابلے میں ہیچ ہیں۔ یہ دینی ادارے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کر رہے ہیں، مسلمانوں کے معصوم بچے یہاں قرآن و سنت کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور حالات کی نزاکت کے باوجود یہ ادارے اپنی ایمانی خدمات کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

یہ صرف مدرسہ تعلیم القرآن ہی نہیں، پاکستان بھر میں دینی مدارس' قوم کو حفاظ کرام کی کھیپ دے رہے ہیں۔ یہ وہ مدارس ہیں جن کیلئے قومی بجٹ میں ایک روپے بھی مختص نہیں کیا جاتا۔ جن پر سرکاری دسترخوان کا ایک لقمہ بھی حرام ہے لیکن اس کے باوجود ان کی کارکردگی دیکھ کر آدمی عش عش کر اٹھتا ہے۔

اس ملک میں جو '' اسلامی جمہوریہ '' ہے' ہزاروں سکول، سینکڑوں کالج اور درجنوں یونیورسٹیز ہیں' ان عصری تعلیمی اداروں پر قومی بجٹ کے اربوں روپے لگتے ہیں لیکن کوئی شخص نشاندہی کر کے بتائے کہ کراچی سے خیبر تک کسی ایک سکول' کسی ایک کالج یا کسی ایک یونیورسٹی نے کوئی ایک مفتی اور عالم دین نہیں' صرف حافظ قرآن ہی قوم کو دیا ہو۔ کیا یہ سب مسلمانوں کے ادارے نہیں؟ کیا یہ مسلمانوں کے خون پسینے کی کمائی سے حاصل کردہ ٹیکسوں کے اوپر نہیں پل رہے؟ کیا یہاں تعلیم حاصل کرنے والے بچے امت مسلمہ کے ہونہار نہیں؟ اگر ان سب باتوں کا جواب اثبات میں ہے اور یقیناً ایسا ہی ہے تو پھر آخر یہ عصری تعلیمی ادارے صرف '' میکالے '' کے نظام تعلیم کے خدمت گزار کیوں بنے ہوئے ہیں؟

ایسے حالات میں جب دینی ادارے یہ خدمت سنبھالے ہوئے ہیں تو ان کی قدر دانی کرنے کے بجائے ان کو ملامت اور طعنوں کا ہدف بنانا کس قدر ناانصافی کی بات ہے۔ مزید حیرت اور تعجب اُن لوگوں پر ہے جو دینی مدارس کے بارے میں یہ سوال کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں کہ یہ ادارے ڈاکٹر، انجینئر اور وکیل کیوں نہیں بنا رہے؟ بھلا دنیا میں کوئی ایسا میڈیکل کالج ہے جو انجینئر یا وکیل تیار کرتا ہو۔ اسی طرح کوئی انجینئرنگ یونیورسٹی ایسی ہے جہاں قوم کے بچے ڈاکٹر یا وکیل بنتے ہوں۔ یا کوئی لاء کالج ایسا ہو کہ جہاں میڈیکل اور انجینئرنگ کی تعلیم دی جاتی ہو۔ ظاہر ہے کہ بالکل نہیں۔ میڈیکل کالج میں صرف طب ہی پڑھائی جاتی ہے، انجینئرنگ یونیورسٹی میں صرف انجینئر ہی تیار ہوتے ہیں اور لاء کالج میں صرف قانون اور وکالت ہی سکھائی جاتی ہے تو دینی مدارس میں اگر صرف دینی تعلیمات سکھائی جاتی ہیں' قال اللہ اور قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دی جاتی ہے اور امت مسلمہ کے ہونہاروں کو دینی علوم کا ماہر بنایا جاتا ہے تو پھر ان پر اعتراض کا آخر کیا جواز ہے؟ ان سب حقائق سے باخبر ہوتے ہوئے بھی دینی مدارس پر صرف وہی شخص اعتراض کر سکتا ہے جس کے نزدیک قرآن مجید اور سنت نبوی کی قدر و قیمت (نعوذ باللہ) ان معمولی دنیاوی دھندوں کے برابر بھی نہیں اور یہ سوچ کسی یہودی' عیسائی یا ملحد کی تو ہو سکتی ہے' ایک مسلمان کا انداز فکر ہرگز یہ نہیں ہو سکتا۔

دینی مدارس کے اس موجودہ سلسلے کا آغاز اس لیے ہوا تھا کہ قرآن و سنت کے چراغ کو مادیت کی آندھیوں سے ہر قیمت پر بچا کر روشن رکھا جائے۔ ہندوستان میں جب انگریز کا اقتدار قائم ہو گیا تو ہمارے اکابر نے دین اسلام کی حفاظت کیلئے محرم الحرام ۱۲۸۳ھ مطابق مئی ۱۸۶۶ء کو دیوبند میں اسی مقصد کے پیش نظر ایک دینی درسگاہ کا سنگ بنیاد رکھا جو آگے چل کر دارالعلوم دیوبند کہلائی۔ تاسیس دارالعلوم کے بعد جب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا:

'' سبحان اللہ! آپ فرماتے ہیں ہم نے مدرسہ قائم کیا ہے' یہ خبر نہیں کہ کتنی پیشانیاں اوقات سحر میں سر بسجدہ ہو کر گڑگڑائی ہیں کہ خداوندا! ہندوستان میں بقاء اسلام اور تحفظ علم کا کوئی ذریعہ پیدا کر۔ یہ مدرسہ ان ہی سحر گاہی دعاؤں کا ثمر ہے۔''

پھر بانی دارالعلوم دیوبند' قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے قیام دارالعلوم کے آٹھ سال بعد پہلے جلسہ تقسیم اسناد و دستار بندی پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

'' اہل عقل پر روشن ہے کہ آج کل تعلیم علوم جدیدہ تو بوجہ کثرت مدارس سرکاری (سکول' کالج) اس ترقی پر ہے کہ علوم نقلیہ (قرآن و سنت) کو سلاطین زمانہ سابق میں بھی وہ ترقی نہ ہوئی ہوگی۔ ہاں! علوم نقلیہ (قرآن و سنت) کا یہ تنزل ہوا کہ ایسا تنزل بھی کسی زمانہ میں نہ ہوا ہوگا۔ ایسے وقت میں رعایا (مسلمان عوام) کو مدارس علوم جدیدہ (سکول' کالج) بنانا تحصیل حاصل (بے کار اور فالتو) نظر آیا۔''

ہمارے اکابر رحمہم اللہ کا دینی علوم کے ساتھ صرف رسمی اور ضابطے کا تعلق نہیں تھا بلکہ انہیں ان علوم سے والہانہ لگاؤ اور قلبی تعلق تھا۔ امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے اپنے مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کو ایک خط کے جواب میں لکھا تھا:

'' حضرت مرشدِ من! علم ظاہری کا تو یہ حال ہے کہ آپ کی خدمت سے دور ہوئے غالباً عرصہ سات سال سے کچھ زیادہ ہوا ہے۔ اس سال تک دو سو سے چند عدد زائد آدمی سند حدیث حاصل کر کے گئے اور اکثر ان میں وہ ہیں کہ انہوں نے درس جاری کیا اور سنت کے احیاء میں سرگرم ہوئے اور اشاعت دین ان سے ہوئی اور اس شرف (عزت) سے زیادہ کوئی شرف نہیں' اگر قبول ہو جاوے۔''

ان مدارس کے قیام کی غرض ہی دینی علوم کی خدمت اور اشاعت تھی جس میں بحمد اللہ تعالیٰ یہ ادارے کامیاب رہے۔ یہ بات اتنی تفصیل سے عرض کرنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ بہت سے مخلصین بھی بسا اوقات پروپیگنڈے کی رو میں بہہ کر مدارس کے بارے میں ایسے خیالات کا اظہار شروع کر دیتے ہیں جو دین اسلام کے دشمن ان کے منہ سے کہلوانا چاہتے ہیں۔ اب آخر میں ایک وعدہ کی تکمیل جو مدرسہ تعلیم القرآن میں دوران تقریر اگرچہ مجھ سے زبردستی لے لیا گیا تھا لیکن پھر بھی اس مبارک جگہ پر کیا ہوا وعدہ ایسا نہیں کہ جسے نظر انداز کیا جا سکے۔ ہوا یوں کہ میں نے بیان شروع کرنے سے پہلے نقیب محفل سے وقت پوچھا تو انہوں نے کہا آپ ایک گھنٹے تک گفتگو کریں۔ میں نے اپنی بات کو اسی طرح شروع کیا کہ ایک گھنٹے تک پورے موضوع کو سمیٹ لوں گا کہ اچانک ابھی پچیس منٹ بعد ہی اُن کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور انہوں نے مجھے پرچی تھما دی کہ چند منٹ میں اپنی بات مکمل کر لیں۔ میں ایک مشہور واقعہ شروع کر چکا تھا کہ اس پرچی نے سلسلۂ کلام کو کاٹ دیا اور میں نے سامعین سے معذرت چاہی کہ اب دو چار منٹ میں تو یہ واقعہ مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے آئندہ پھر کبھی سہی۔ سامعین کا اصرار تھا کہ ابھی واقعہ مکمل کیا جائے اور میں نقیب محفل کے حکم کی نافرمانی بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسی دوران ایک صاحب نے وعدہ لے لیا کہ آپ '' القلم '' کے اپنے کالم میں یہ واقعہ ضرور لکھیں گے۔ سب نے اس بات کی تائید کی اور اب میں اسی وعدے کا ایفاء کرنا چاہتا ہوں۔

تاریخی کتابوں میں لکھا ہے اور حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے ایک وعظ میں بھی ذکر کیا ہے کہ ہندوستان کی مغلیہ حکومت کے ایران کی حکومت کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے۔

مغلیہ خاندان ایران کی حکومت کا بہت ہی زیر احسان تھا۔ وہ شعر و شاعری کا زمانہ بھی تھا' درباری شاعر بھی ہوتے تھے اور دل بہلانے کے لیے یہ محفلیں' مجلسیں لگتی تھیں۔ ایران کے بادشاہ کی زبان پر ایک فقرہ جاری ہو گیا کہ:

دُر ابلق کسے کم دیدہ موجود

جس کا لفظی معنی یہ بنتا ہے چت کبری (سفید و سیاہ) موتی کسی نے شاید ہی موجود دیکھا ہوگا۔ اب ایک مصرعہ تو زبان سے نکل گیا اس نے اپنے درباری شاعروں سے کہا کہ اس کے اوپر دوسرا مصرعہ لگاؤ تاکہ یہ کام کا شعر بن جائے۔ کہتے ہیں ایران کے شاعر ایسا کوئی کام کا مصرعہ دوسرا اس کے ساتھ نہ جوڑ سکے۔ تو انہوں

کلمۂ حق
مولانا محمد مقصود احمد
l.maqsood313@yahoo.com

نے اپنے اس فقرے کو ہندوستان بھیجا' اورنگزیب کا زمانہ تھا اور کہا کہ اپنے شاعروں سے کہہ کے یہ شعر مکمل کرواؤ۔ میری زبان سے ایک فقرہ نکلا ہے۔ کہیں ایسے بے کار نہ جائے اس کے ساتھ دوسرا مصرعہ جوڑ دیا جائے تاکہ شعر مکمل ہو جائے۔

کہتے ہیں اورنگزیب کی بہن تھی زیب النساء اور وہ بھی شاعرہ تھی۔ اس تک بھی یہ فقرہ پہنچ گیا۔ جب اس تک یہ فقرہ پہنچا تو جیسے عورتوں کی عادت ہوتی ہے۔ اپنا منہ وغیرہ دھو کے سرمہ لگانے کے لیے بیٹھی۔ آئینے کے سامنے تو جب اس نے سرمہ اپنی آنکھ میں لگایا اور آنکھ سے ایک آنسو ٹپکا جیسے سرمہ لگائیں تو ذرا سا چبھتا ہے تو پانی ٹپکتا ہے۔ اور وہ جو آنسو ٹپکا اس میں کچھ پانی کی سفیدی تھی اور کچھ سرمہ کی سیاہی تھی تو اس کا ذہن فوراً اس مصرعہ کی طرف منتقل ہو گیا اس نے شعر پورا کر دیا۔ کہنے لگی۔

دُر ابلق کسے کم دیدہ موجود
مگر اشک بتان سرمہ آلود

یعنی محبوب کا آنسو جس میں سرمہ کی ملاوٹ ہو۔ وہ دُر ابلق کی مثال ہے۔ اب شعر پورا ہو گیا۔ اب اورنگزیب کو خوشی ہوئی کہ جس کو ایرانی شاعر پورا نہ کر سکے ہندوستان کی ایک شاعرہ نے اس کو پورا کر دیا اور لکھ کر بھیج دیا۔ وہ بادشاہ بہت خوش ہوا کہ میری زبان سے نکلا ہوا وہ فقرہ بے کار نہیں گیا۔ بلکہ وہ شعر پورا بن گیا۔ اس نے اورنگزیب کو لکھا کہ اس شاعر کو جس نے یہ فقرہ پورا کیا ہے۔ میرے پاس بھیجو تاکہ میں اس کو انعامات سے نوازوں۔

اب اورنگزیب کو فکر ہوئی کہ اپنی بہن کو کیسے بھیجوں؟ تو اس نے اپنی بہن سے کہا کہ تو نے اچھی شاعری کی ہے۔ اب یہ مطالبہ آ گیا تا میں کیا کروں؟

وہ کہنے لگی کوئی بات نہیں میرا ایک شعر بھیج دو وہ خود ہی سمجھ جائیں گے تو اس نے شعر کہا:

در سخن مخفی منم چوں بوئے گل در برگ گل
ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا

میں اپنے کلام کے اندر چھپی ہوئی ہوں۔ جیسے گلاب کی پتی کے اندر اس کی خوشبو چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ جس کو مجھے دیکھنے کا شوق ہے' وہ میرے کلام کو دیکھے تو میں سمجھ میں آ جاؤں گی۔ جب دیکھو گے پتہ چل جائے گا کہ عورت ہے۔ تو اس شعر کو اس نمونے میں پیش کیا جا سکتا ہے کہ متکلم اپنے کلام میں چھپا ہوا ہوتا ہے۔ اب اگر آپ اللہ کو پہچاننا چاہیں تو اس کے کلام کے علاوہ ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں۔ اللہ کو پہچاننے کا کہ اللہ کی ذات کیا ہے' اس کی صفات کیا ہیں' اس کے افعال کیا ہیں۔ اس کی قدرت کیسی ہے' اس کا علم کیا ہے' عقل کے ساتھ کوئی شخص سوچ کے نہیں بتا سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ کا تعارف ہوتا ہے تو اس کی کتاب کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ اس لیے عظمت قرآن کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ یہ کلام الٰہی ہے اور معرفت الٰہی کا ذریعہ ہے۔

☆☆☆

اعتذار

گزشتہ شمارے کے رنگ و نور میں کتابت کی بعض اغلاط ہوئیں قارئین تصحیح فرمالیں۔
عنوان '' مثالی سخاوت '' کے تحت فضیل بن عباس لکھا گیا جو اصل میں فضیل بن عیاضؒ ہے۔
عنوان '' حسن اخلاق '' کے ذیل میں درست عبارت اس طرح ہے۔
'' عبداللہ بن مبارکؒ اور سفیان ثوریؒ میں سے کون افضل ہے ''۔
سفیان بن عیینہ سہواً لکھا گیا۔

ادارہ

صفحہ ہدایت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتح الجواد فی معارف آیات الجہاد

مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ

ترجمہ: اے ایمان والو تمہیں کیا ہوا جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوچ کرو تو زمین پر گرے جاتے ہو کیا تم آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے ہو دنیا کی زندگی کا فائدہ تو آخرت کے مقابلے میں بہت ہی کم ہے۔

معارف الجہاد

جہاد میں سستی پر شدید تنبیہ...... جہاد سے روکنے والی بیماری......اور اس بیماری کا علاج......

تنبیہ

اے ایمان والو تم لوگوں کو کیا ہوا کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے راستے جہاد میں نکلو تو تم زمین کو لگے جاتے ہو (یعنی گھر بیٹھ جاتے ہو جہاد کے لئے اٹھتے اور چلتے نہیں ہو یا تم دنیا اور اسکی لذتوں کی طرف مائل ہو جاتے ہو اور سفر جہاد کی مشقت، تکلیف اور تھکاوٹ سے گھبراتے ہو یا تم اپنے گھر اور زمینوں میں رہنے کو ترجیح دیتے ہو۔ خلاصہ یہ کہ دنیا کے تقاضے، زمین، وطن، زندگی اور گھر کی محبت تمہارے پاؤں پکڑ لیتی ہے اور تم ست اور بھاری ہو کر جہاد سے محروم ہو جاتے ہو)۔

جہاد سے روکنے والی بیماری

کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی اور یہاں کے فانی مزوں پر راضی ہو چکے ہو۔ (معلوم ہوا کہ جہاد سے روکنے والی بیماری حب دنیا ہے، آخرت کو بھلا کر دنیا کو سب کچھ سمجھنے والے جہاد سے بہت دور ہو جاتے ہیں)۔

بیماری کا علاج

اے اللہ کے بندو! دنیا کی زندگی کے مزے اور فائدے آخرت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں۔ یہ تو بہت کم ہیں تو پھر یہ کونسی عقلمندی ہے کہ آخرت کی ہمیشگی نعمتوں کو چھوڑ کر دنیا کے فانی مزوں کو اختیار کیا جائے یہ تو بہت نقصان اور گھاٹے والا سودا ہے۔ دنیا کے مزے آخرت کی لذتوں کے مقابلے میں وہی حیثیت رکھتے ہیں جو ایک قطرہ پانی سمندر کے مقابلے میں رکھتا ہے۔

پس بیماری کا علاج یہ ہے کہ آخرت کو مقصود بناؤ اور آخرت کی فکر کو مقدم رکھو۔ الغرض اس آیت مبارکہ میں تین باتوں کا بیان ہے: (۱) جرم جہاد میں نکلنے سے سستی کرنا جرم ہے۔ (۲) جرم کی وجہ اس جرم کی وجہ حب دنیا کا مرض ہے۔ (۳) مرض کا علاج فکر آخرت اس مرض کا علاج ہے۔

آیت مبارکہ کا ربط

(۱) گذشتہ آیات کا حاصل یہ تھا کہ تمہیں اہل کتاب سے جنگ کرنی پڑے گی اب اس غزوہ کا تذکرہ آتا ہے جس میں اہل کتاب سے جنگ (کیلئے روانگی) ہوئی۔ (تفسیر الفرقان)

(۲) یہاں (یعنی اس آیت ۳۸) سے غزوۂ تبوک کے لئے مومنین کو ابھارا گیا ہے گذشتہ رکوع سے پہلے رکوع میں قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر الخ سے اہل کتاب کے مقابلہ میں جہاد کرنے کی ترغیب دی گئی تھی، درمیان میں جو ذیلی مضامین آئے ان کا ربط موقع بہ موقع ظاہر ہوتا رہا ہے گویا وہ سب رکوع حاضر کی تمہید تھی اور رکوع حاضر غزوۂ تبوک کے بیان کی تمہید ہے۔ (تفسیر عثمانی)

(۳) المروی عن ابن عباسؓ ان ھذہ الآیۃ نزلت فی غزوۃ تبوک (تفسیر کبیر)

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت غزوہ تبوک کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۴) پچھلی آیات میں کفار کے جرائم اور خرابیاں بیان فرمائی گئیں۔ اب ان سے قتال کی ترغیب دی جا رہی ہے۔

اعلم انہ تعالیٰ لما شرح معایب ھؤلاء الکفار وفضائحھم عاد الی الترغیب فی مقاتلتھم۔ (تفسیر کبیر)

اس کے بعد امام رازیؒ یہ مفید نکتہ بیان فرماتے ہیں:

وتقریر الکلام انہ تعالیٰ ذکر فی الآیات السابقۃ اسبابا کثیرۃ موجبۃ لقتالھم الخ

یعنی سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے ایسے اسباب ذکر فرمائے جو کفار سے قتال کو واجب کرتے ہیں اور وہ فوائد بھی ذکر فرمائے جو قتال کرنے سے حاصل ہوتے ہیں یعذبھم اللہ بایدیکم ویخزھم وینصرکم اور پھر کافروں کے غلط اقوال اور ان کے غلط کردار کو بھی بیان فرمایا...... ان تمام چیزوں کی موجودگی میں مسلمان کے لئے قتال سے رکنے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہ جاتی سوائے اس کے کہ وہ اپنے قتل ہونے سے ڈرے اور زندگی کو محبوب رکھے، تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سمجھا دیا کہ جہاد سے رکنے کی یہ وجہ تو بہت فضول ہے کیونکہ آخرت کی کامیابی کے مقابلے میں دنیا کی کامیابی اس طرح ہے جس طرح سمندر کے مقابلے میں قطرہ۔

پس تھوڑی سی تکلیف سے بچنے کے لئے اتنی بڑی خیر سے محروم ہو جانا جہالت اور کم عقلی ہے۔ (تفسیر کبیر)

التوبہ ۳۸

شدّت سے جہاد پر ابھارا ہے

آیت حاضرہ (یعنی اس آیت) میں مسلمانوں کو بڑی شدت سے جہاد کی طرف ابھارا ہے اور بتلایا ہے کہ تھوڑے سے عیش و آرام میں پھنس کر جہاد کو چھوڑنا گویا بلندی سے پستی کی طرف گر جانے کے مرادف ہے، مومن صادق کی نظر میں دنیا کے عیش و آرام کی آخرت کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہ ہونی چاہیے، حدیث میں ہے کہ اگر خدا کے نزدیک دنیا کی وقعت پر پشہ (مچھر کے پر) کے برابر ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کا نہ دیتا۔ (تفسیر عثمانی)

مسلمانوں کی زندگی کا راز صرف جہاد میں پنہاں ہے

اس وقت عیسائیوں کی ایک جماعت مسلمانوں کو تباہ کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے پھر ایسے وقت میں مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جب انہیں اللہ کی راہ میں اور اس کے مرکز (اسلام) کے بقاء کی خاطر جہاد کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو کاہلی اور سستی کا اظہار کرتے ہیں، حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ مسلمانوں کی زندگی کا راز صرف جہاد ہی میں پنہاں ہے استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم جب اللہ اور اس کا رسول تم کو ایسی چیز کی دعوت دے جس میں تمہاری زندگی ہے تو اسے فوراً لبیک کہو، کیا تم دنیا کی چند روزہ زندگی پر فریفتہ ہو گئے ہو، حالانکہ آخرت کے مقابلہ میں اس کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔

حدیث میں آتا ہے: ما الدنیا فی الآخرۃ الا کما یجعل احدکم اصبعہ ھذہ فی الیم فلینظر بم ترجع واشار بالسبابۃ (مسلم) اپنی شہادت کی انگلی سمندر میں ڈال کر دیکھو اس کے ساتھ کس قدر پانی آتا ہے، یہی حال دنیا کا آخرت کے مقابلہ میں ہے۔ (تفسیر الفرقان)

جدید روشن خیالی کا ستم

"امت کے لئے اصلی اور قوی ترین محرک اور داعی عمل اجر آخرت ہے، جیسا کہ قرآن مجید کی بکثرت آیتوں سے ظاہر و روشن ہے۔ جدید "روشن خیالی" نے افسوس ہے کہ اسی قوی ترین محرک اور موثر ترین داعیہ کو سب سے زیادہ کمزور کر دیا ہے اب مسلمانوں کو لالچ اور ترغیب ہر قسم کی دی جائے گی، دنیوی ترقی کی، آزادی کی، فلاح کی، مالی خوشحالی کی وغیرہا۔ زبان پر نام نہ آئے گا تو ایک اسی اجر آخرت کا۔ (تفسیر ماجدی)

اثاقلتم الی الارض: اس جملے کا جو مطلب "خلاصہ" میں اختیار کیا گیا ہے اس کی تائید کے لئے ملاحظہ فرمائیے المدارک کی یہ عبارت:

أی ملتم الی الدنیا وشھواتھا وکرھتم مشاق السفر ومتاعبہ او ملتم الی الاقامۃ بارضکم ودیارکم۔ (المدارک)

غزوۂ تبوک اور چھ قسم کے لوگ

صاحب بیان القرآن نے تحقیق فرمائی ہے کہ جب غزوۂ تبوک میں نکلنے کا حکم دیا گیا تو لوگوں کی چھ قسمیں ہو گئیں:

(۱) وہ جو فوراً بلا کسی تردد کے تیار ہو گئے

(۲) وہ جن کو شروع میں تھوڑا تردد ہوا مگر پھر وہ ٹھیک ہو گئے اور ساتھ نکل کھڑے ہوئے

ان دونوں طبقوں کا تذکرہ سورۃ توبہ کی اس آیت میں ہوا ہے۔

الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منھم (التوبۃ ۱۱۷)

(۳) وہ لوگ جو کسی حقیقی عذر کی وجہ سے ساتھ نہ جا سکے ان کا تذکرہ ان آیات میں ہے:

لیس علی الضعفاء ولا علی المرضیٰ الآیۃ (التوبہ ۹۱ ۹۲)

(۴) وہ لوگ جو سستی کی وجہ سے ساتھ نہیں گئے مگر وہ منافق نہیں تھے اور واپسی پر انہوں نے اپنی غلطی کا اعتراف بھی کر لیا تھا ان کا تذکرہ ان آیات میں ہے:

وآخرون اعترفوا بذنوبھم الآیۃ (التوبہ ۱۰۲)

وآخرون مرجون لامر اللہ الآیۃ (التوبہ ۱۰۶)

وعلی الثلثۃ الذین خلفوا الآیۃ (التوبہ ۱۱۸)

(۵) وہ لوگ جو منافقین تھے اور وہ اس سخت امتحان میں اپنے نفاق کو چھپا نہ سکے اور جہاد سے الگ رہے ان لوگوں کے بارے میں بہت سی آیات نازل ہوئیں

(۶) وہ منافقین جو جاسوسی اور شرارت کے لئے مسلمانوں کے ساتھ ہو لیے تھے ان کے بارے میں کئی آیات نازل ہوئیں مثلاً:

وفیکم سمّٰعون لھم الآیۃ (التوبہ ۴۷) (ایک تفسیری قول کے مطابق)

ولئن سألتھم لیقولن الآیۃ (التوبہ ۶۵)

وھموا بما لم ینالوا الآیۃ (التوبہ ۷۴)

یہ اقسام ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اس آیت (۳۸) کا تعلق چوتھی قسم کے لوگوں کے ساتھ ہے جو محض سستی اور کاہلی کی وجہ سے جہاد میں شریک نہیں ہوئے۔ (مفہوم بیان القرآن)

یعنی آیت اور اس کا مفہوم تو عام ہے البتہ اس کے اوّلین مخاطب وہ لوگ ہیں جو غزوہ تبوک میں سستی کر رہے تھے، ویسے قرآن پاک کا اسلوب یہی ہے کہ وہ پوری قوت سے دعوت دیتا ہے تاکہ عمل کرنے والے پکے ہو جائیں اور سستی کرنیوالوں کی اصلاح ہو جائے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

صاحب معارف القرآن مذکورہ بالا تحقیق کو آگے بڑھاتے ہوئے لکھتے ہیں:

جو آیتیں اوپر لکھی گئی ہیں (التوبہ ۳۸ تا مابعد) بظاہر ان کا تعلق اس چوتھی جماعت سے ہے جو بغیر کسی صحیح عذر کے اپنی سستی اور کاہلی کی بناء پر شریک جہاد نہیں ہوئے۔ پہلی آیت میں ان کو اس کاہلی اور غفلت پر تنبیہ کی گئی اور اس کے ساتھ ان کے اس مرض غفلت و کاہلی کا سبب اور پھر اس کا علاج بھی ارشاد فرمایا گیا جس کے ضمن میں یہ بھی واضح ہو گیا کہ چونکہ مرض کا جو سبب اور علاج اس جگہ بیان فرمایا گیا ہے اگرچہ اس جگہ اس کا تعلق ایک خاص واقعہ سے تھا لیکن اگر غور کیا جائے تو ثابت ہوگا کہ دین کے معاملہ میں ہر کوتاہی، سستی اور غفلت اور تمام جرائم اور گناہوں کا اصلی سبب یہی دنیا کی محبت اور آخرت سے غفلت ہے اسی لئے حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

حبّ الدنیا رأس کل خطیئۃ یعنی دنیا کی محبت ہر خطاء و گناہ کی بنیاد ہے، اس لئے آیت مذکورہ میں فرمایا گیا کہ: "اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا کہ جب تمہیں اللہ کے راستے میں نکلنے کے لئے کہا جاتا ہے تو تم زمین کو لگے جاتے ہو (حرکت کرنا نہیں چاہتے) کیا تم آخرت کے بدلے صرف دنیا کی زندگی پر مگن ہو گئے۔"

تشخیص مرض کے بعد اس کا علاج اگلے جملہ میں اس طرح ارشاد ہوا کہ: "دنیوی زندگی سے نفع اٹھانا تو کچھ بھی نہیں، بہت قلیل و حقیر ہے"

جس کا حاصل یہ ہے کہ بڑی فکر آخرت کی دائمی زندگی کی چاہیے اور یہ فکر آخرت ہی درحقیقت سارے امراض کا واحد اور مکمل علاج ہے اور انسداد جرائم کے لئے بے نظیر نسخۂ اکسیر ہے۔ عقائد اسلام کے بنیادی اصول تین ہیں: توحید، رسالت اور آخرت...... ان میں عقیدۂ آخرت درحقیقت اصلاح عمل کی روح اور جرائم اور گناہوں کے آگے ایک آہنی دیوار ہے۔ (معارف القرآن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لطف اللطیف جل جلالہ

قید سے رہائی کے مفید و مجرب اعمال

سورہ مزمّل کی آیت والا عمل

قیدی روزانہ ایک سو پچاس بار یہ آیت پڑھے۔ اللہ تعالیٰ خلاصی عطا فرمائے گا، ان شاء اللہ۔

وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا (مزمل۔۱۰)

الفقہ

اس مستقل سلسلے میں "الفقہ" آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیر نظر مضمون حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" سے ماخوذ ہے۔

2

قبروں پر پھول ڈالنا

سوم۔۔۔ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد گرامی کہ: "امید ہے کہ جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہوں ان قبروں کے عذاب میں تخفیف رہے گی"، شارحین نے اس کی توجیہ و تعلیل میں کلام کیا ہے مناسب ہے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ کی

استنباط کا کوئی مقام حاصل نہیں، نہ ان کا یہ قول اہل علم کی نظر میں کوئی قیمت رکھتا ہے، بلکہ ائمہ اہل علم اور قدوۂ حدیث نے ان کے اس تعلل کو یہ کہہ کر رد کر دیا ہے کہ:

یہ بالکل بے اصل بات ہے، اور صدر اول ۔۔۔ خیر القرون" کے معمول کے خلاف ہے۔"

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ مشکوٰۃ کی

کلامِ ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

احیاء سنت اور امت کی دینی اصلاح کی جدوجہد

دنیوی معاملات میں حضور ﷺ

دین کی لائن کی کسی بات کا حکم کروں تو اس کو لازم پکڑ لو (اور

ہدایت اور وحی کی بنیاد نہیں ہوتی بلکہ ایک بشری حیثیت سے بھی بات کرتا ہوں تو جب میں نبی و رسول کی حیثیت

والسنة

بلاشبہ ہمارے اس زمانے میں مسلمان کہلانے والی امت کا جو حال ہے، اس پر یہ حدیث پوری طرح منطبق ہے، امت کی غالب اکثریت دین کی بنیادی تعلیمات سے بےخبر قبر پرستی جیسے صریح شرک میں مبتلا اور نماز و زکوۃ جیسے بنیادی ارکان کی بھی تارک ہے، دن رات کے معاملات، خرید و فروخت وغیرہ میں حلال و حرام کی کوئی پرواہ نہیں، جھوٹے مقدمات اور جھوٹی گواہی جیسے موجب لعنت گناہوں سے صرف اللہ و رسول ﷺ کے حکم کی وجہ سے پرہیز کرنے والے بہت ہی کم رہ گئے ہیں، علماء و درویشوں کی بڑی تعداد میں نفس پرستی اور حب جاہ و مال کی پیدا کی ہوئی وہ ساری خرابیاں دیکھی جاسکتی ہیں جو یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان میں پیدا ہوگئی تھیں اور جن کی وجہ سے ان پر خدا کی لعنت ہوئی، ایسے فساد عام کے وقت میں جو باتوفیق بندے اصل اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی ہدایت و سنت سے وابستہ رہیں اور امت کی اصلاح کی فکر و کوشش میں حصہ لیں وہ لشکر محمدی کے وفادار سپاہی ہیں، انہیں کو اس حدیث میں "غرباء" کہا گیا ہے) اور زبان نبوت سے ان کو شاباشی اور مبارکباد دی گئی ہے، اللہ تعالیٰ اس عاجز راقم سطور کو اور اس کے پڑھنے والوں کو بھی توفیق دے کہ وہ اپنے آپ کو اس زمرے میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اللھم اجعلنا منھم واحشرنا فی زمرتھم

☆ حضرت عمرو بن عوف ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دین (اسلام) جب شروع ہوا تو وہ غریب (یعنی لوگوں کیلئے اجنبی اور کسمپرسی کی حالت میں)، پس شادمانی ہو غرباء کیلئے اور (غرباء سے مراد) وہ لوگ ہیں جو اس فساد اور بگاڑ کی اصلاح کی کوشش کریں گے جو میرے بعد میری سنت (اور میرے طریقہ) میں لوگ پیدا کریں گے۔ (جامع ترمذی)

دنیوی معاملات میں حضور ﷺ کی ذاتی رائے کی حیثیت

اللہ کے پیغمبر جو بھی حکم نبی و رسول ہونے کی حیثیت سے دیں وہ واجب الاطاعت ہے، خواہ اس کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے، عبادات سے ہو یا معاملات، اخلاق سے ہو یا معاشرت سے، یا زندگی کے کسی بھی شعبہ سے لیکن کبھی کبھی اللہ کے پیغمبر کسی خالص دنیوی معاملہ میں اپنی ذاتی رائے سے بھی مشورہ دیتے ہیں تو اس کے بارے میں خود رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمادیا ہے کہ وہ امت کیلئے واجب اطاعت نہیں ہے، بلکہ یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ صحیح اس میں غلطی بھی ہوسکتی ہے۔ مندرجہ ذیل حدیث کا مدعیٰ یہی ہے۔

حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ہجرت کرکے) مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ اہل مدینہ کھجور کے درختوں پر تابیر کا عمل کرتے ہیں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ آپ لوگ یہ کیا کرتے ہیں؟ (اور کس واسطے کرتے ہیں؟) انہوں نے عرض کیا کہ یہ ہم سے پہلے کرتے آئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا شاید کہ تم اس کو نہ کرو تو بہتر ہو، تو انہوں نے اس کو ترک کردیا، تو پیداوار کم ہوئی، تو لوگوں نے حضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں (اپنی فطرت کے لحاظ سے) بس ایک بشر ہوں، جب میں تم کو دین کی لائن کی کسی بات کا حکم کروں تو اس کو لازم پکڑلو (اور اس پر عمل کرو) اور جب میں اپنی ذاتی رائے سے کسی بات کیلئے تم سے کہوں تو میں بس ایک بشر ہوں۔ (مسلم)

تشریح: مدینہ طیبہ کھجور کی پیداوار کا خاص علاقہ تھا (اور اب بھی ایسا ہی ہے) رسول اللہ ﷺ جب ہجرت فرما کر وہاں پہنچے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہاں کے لوگ کھجور کے درختوں میں ایک درخت کو نر اور دوسرے کو مادہ قرار دے کر ان کے شگوفوں میں ایک خاص طریقہ سے پیوندکاری کرتے ہیں، جس کو "تابیر" کہا جاتا تھا، چونکہ مکہ معظمہ اور اس کے اطراف میں کھجور پیدا نہیں ہوتی اس لئے یہ تابیر کا عمل آپ ﷺ کیلئے ایک نئی بات تھی، آپ ﷺ نے ان لوگوں سے دریافت فرمایا کہ یہ آپ لوگ کیا کرتے ہیں اور کس کیلئے کرتے ہیں؟ وہ اس کی کوئی خاص حکمت اور نافعیت نہیں بتلا سکے، صرف یہ کہا کہ پہلے سے ہی ہوتا رہا ہے، یعنی ہم نے اپنے باپ دادا کو کرتے دیکھا تھا اس لئے ہم بھی کرتے ہیں، آپ ﷺ نے اس کو دور جاہلیت کی دوسری بہت سے لغو باتوں کی طرح کا ایک فضول اور بے فائدہ کام سمجھا اور ارشاد فرمایا کہ شاید اس کو نہ کرو تو بہتر ہو..... ان لوگوں نے آپ ﷺ سے یہ سن کر اس عمل تابیر کو ترک کردیا لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ اس فصل میں کھجور کی پیداوار گھٹ گئی تو حضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا "انما انا بشر..... الخ" یعنی میں اپنی ذات سے ایک بشر ہوں، میری ہر بات دینی ہدایت اور وحی کی بنیاد نہیں ہوتی بلکہ ایک بشر کی حیثیت سے بھی بات کرتا ہوں تو جب میں نبی و رسول کی حیثیت سے دین کی لائن کی کسی بات کا حکم دوں تو وہ واجب التعمیل ہے اور جب میں کسی دنیوی معاملہ میں اپنی ذاتی رائے سے کچھ کہوں تو اس کی حیثیت ایک بشر کی رائے کی ہے، اس میں غلطی بھی ہوسکتی ہے اور عمل تابیر کے بارے میں جو بات میں نے کہی تھی وہ میرا ذاتی خیال اور میری ذاتی رائے تھی۔

واقعہ یہ ہے کہ بہت سی چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے عجیب و غریب خاصیتیں رکھ دی ہیں، جن کا پورا علم بھی بس اسی کو ہے، تابیر کے عمل میں اللہ تعالیٰ یہ خاصیت رکھی ہے اس کی وجہ سے پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو کچھ نہیں بتلایا گیا تھا، اور آپ ﷺ کو اس کی ضرورت بھی نہیں تھی، آپ باغبانی کے رموز بتلانے کیلئے نہیں آئے تھے، بلکہ عالم انسانی کی ہدایت اور کو اس کو رضائے الٰہی اور جنت کا راستہ دکھلانے کیلئے مبعوث ہوئے تھے اور اس کیلئے جس علم کی ضرورت تھی وہ آپ کو بھرپور عطا فرمایا گیا تھا۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ یہ خیال اور عقیدہ غلط ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دنیا کی ہر بات اور ہر چیز کا علم تھا جو لوگ ایسا سمجھتے ہیں وہ حضور ؐ کے مقام سے ناآشنا ہیں۔ اس حدیث پر "کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ" ختم ہوئی۔

ہوں ان قبروں کے عذاب میں تخفیف رہے گی"

شارحین نے اس کی توجیہ و تعلیل میں کلام کیا ہے مناسب ہے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی ؒ کی شرح مشکوٰۃ سے اس مقام کی تشریح بلفظہ نقل کردی جائے، شاہ صاحب قدس سرہ لکھتے ہیں:

"اس حدیث کی توجیہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ ان شاخوں کے تر رہنے تک تخفیف عذاب کی امید جو آنحضرت ﷺ نے ظاہر فرمائی، اس کی بنیاد کس چیز پر ہے؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کی بنا اس پر ہے کہ نباتات جب تک تر و تازہ رہیں، حق تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں، اور آیت کریمہ: "اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کہتی ہے اپنے رب کی حمد کے ساتھ" میں شئی سے زندہ شئی مراد ہے، اور لکڑی کی زندگی اسی وقت تک ہے جب تک وہ خشک نہ ہو، اور پتھر کی حیات اس وقت تک ہے جب تک کہ وہ ٹوٹ نہ جائے، یا خاص تسبیح زندہ کے ساتھ مخصوص ہے، اور جو تسبیح کہ ہر چیز کو عام ہے وہ اس کا وجود صانع پر اور اس کی وحدت اور صفات کمال پر دلالت کرنا ہے، اور یہ جماعت اس حدیث سے قبروں پر سبزہ اور پھول ڈالنے میں استدلال کرتی ہے۔

اور امام خطابی ؒ نے، جو ائمہ اہل علم اور قدوۂ شراح حدیث میں سے ہیں، اس قول کو رد کیا ہے، اور اس حدیث سے تمسک کرتے ہوئے قبروں پر سبزہ اور پھول ڈالنے سے انکار کیا ہے، اور فرمایا کہ یہ بات کوئی اصل نہیں رکھتی، اور صدر اول میں نہیں تھی۔

اور بعض نے کہا ہے کہ: اس تحدید و توقیت کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تخفیف عذاب کی شفاعت فرمائی تھی، پس آپ ﷺ کی شفاعت شاخ کے خشک ہونے تک کی مدت کیلئے قبول کرلی گئی، اور ارشاد نبوی "لعل" کا لفظ اسی طرف ناظر ہے، واللہ اعلم (اور صحیح مسلم) میں بروایت جابر ؓ اس پر تصریح نبوی موجود ہے۔

اور علامہ کرمانی فرماتے ہیں کہ: شاخ کے اندر دفع عذاب کی کوئی خاصیت نہیں، بلکہ یہ عذاب میں تخفیف سید الانبیاء ﷺ کے دست مبارک کی برکت و کرامت تھی:

اگر تو دست بسائی بگور مردہ ولاں
روان مردہ درآید بعیش در بدنش

اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ: اس کا علم نبوت کے سپرد ہے کہ اس میں کیا راز ہوگا؟ اور جامع الاصول میں بریدہ صحابی ؓ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے وصیت فرمائی کہ دو شاخیں ان کی قبر میں گاڑ دی جائیں تاکہ ممکن ہے کہ اس میں کوئی راز ہو اور وہ سبب نجات ہوجائے:

دل عشاق حیلہ گر باشد

شیخ کی اس تقریر سے واضح ہوجاتا ہے کہ محققین اس کے قائل ہیں کہ تخفیف عذاب کا سبب آنحضرت ﷺ کی شفاعت یا آپ ﷺ کے دست مبارک کی برکت و کرامت تھی۔ ورنہ شاخ میں دفع عذاب کی کوئی خاصیت نہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے شاخ تر کے تسبیح پڑھنے کو دفع عذاب کی علت قرار دیا اور پھر اس کو عام سبزہ و گل کی طرف متعدی کیا، ان کو اجتہاد و ..... یہ بالکل بے اصل بات ہے، اور صدر اول ..... خیر القرون" کے معمول کیخلاف ہے۔"

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی مشکوٰۃ کی عربی شرح "لمعات التنقیح" میں مشہور حنفی فقیہ، محدث اور عارف امام فضل اللہ تورپشتی سے نقل کرتے ہیں:

"رہا ان لوگوں کا قول جنہوں نے یہ کہا ہے کہ: اس کی وجہ یہ ہے کہ تر شاخ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہتی ہے، جب تک کہ اس میں تری باقی ہے، پس وہ عذاب قبر سے بچانے والی ہوگی" تو یہ قول بالکل بے مقصد اور لاطائل ہے، اور اہل علم کے نزدیک اس کا کوئی اعتبار نہیں۔" (لمعات)

حضرت شیخ کی تشریح سے واضح ہوجاتا ہے کہ جن مجہول الاسم والرسم لوگوں نے اس حدیث سے قبروں پر سبزہ و گل ڈالنے کا استنباط کیا ہے، ائمہ اسلام نے ان کے قول کو بے اصل، بے مغز، غیر معتبر اور صدر اول کیخلاف بدعت قرار دیا ہے۔ اگر ان کے قول میں پر پشہ کے برابر بھی وزن ہوتا تو ممکن نہیں تھا کہ صحابہ ؓ و تابعین ؒ اور ائمہ مجتہدین ؒ اس سے محروم رہتے۔

چہارم ..... اور اگر ان حضرات کی تعلیل کو ..... جو اہل علم کے نزدیک بے اصل لاطائل اور غیر معتبر ہے ..... علیٰ سبیل التنزل تسلیم بھی کرلیا جائے تب بھی اس سے قبر پر شاخوں کا گاڑنا سنت قرار پاتا ہے، نہ کہ قبروں پر پھول بکھیرنا، یا پھولوں کی چادریں چڑھانا، چنانچہ علامہ عینی ؒ جو اس تعلیل کو قبول کرتے ہیں، فرماتے ہیں:

"اور اسی طرح جو فعل کہ اکثر لوگ کرتے ہیں، یعنی سبزہ و گل وغیرہ رطوبت والی چیزوں کا قبروں پر ڈالنا، یہ کوئی چیز نہیں، سنت ہے تو صرف شاخ کا گاڑنا۔"

پنجم ..... نیز اگر ان حضرات کے اس تعلل کو قبول بھی کرلیا جائے تو اس سے کافروں اور فساق و فجار کی قبروں پر شاخ گاڑنے کا جواز ثابت ہوگا، نہ کہ اولیاء اللہ کی قبور طیبہ! جیسا کہ پہلے تفصیل سے ذکر کیا جاچکا ہے، آنحضرت ﷺ نے معذب و مقہور قبروں کے سوا کسی قبر پر شاخ نہیں گاڑی، نہ اس کی ترغیب دی اور نہ صحابہ ؓ و تابعین ؒ نے اس پر عمل کیا۔ پس اس تعلل سے صالحین اور مقبولان الٰہی کی قبروں پر پھول ڈالنے کا جواز ثابت نہیں ہوتا، چہ جائیکہ اسے سنت یا مستحب کہا جائے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جو معاملہ کافروں اور گنہگاروں کی قبروں کے ساتھ فرمایا، وہ اولیاء اللہ کی قبور سے روا رکھا جاتا ہے۔

شارع علیہ السلام نے عام مسلمانوں کی قبروں پر شاخ گاڑنے کی جو سنت جاری نہیں فرمائی، شاید ..... واللہ اعلم ..... اس میں یہ حکمت بھی ملحوظ ہو کہ ایسی شاخوں کا گاڑنا قبر کے معذب و مقہور ہونے کی بدشگونی ہے، اور شریعت ایسے کسی امر کو پسند نہیں کرتی جس میں کسی مسلمان کے بارے میں سوء ظن یا بدشگونی کا پہلو پایا جائے، اس لئے اس حدیث سے استنباط کرتے ہوئے اولیاء اللہ کی قبور پر پھول ڈالنا بے ادبی ہے۔

بنوسارہ

ادوم چونکہ غیر معروف و ردوم مشہور لفظ تھا۔ اور تشابہ خط واقعۃً بھی ہے، اس سبب سے راوی یا ناسخ نے ادوم کی جگہ روم کردیا ہے دوسری غلطی اس میں ایوب اور زارح کے درمیان اموص کے نام کی زیادت ہے۔ مورخ ابن واضح التوفی کا بیان زیادہ صحیح ہے ملوک شام کے ذکر میں لکھتا ہے:

یوباب وہی ایوب صدیق بن زارح ہیں

سفر ایوبؑ اور ایوب

یہ مسئلہ کہ حضرت ایوبؑ ادومی عرب تھے، خود سفر ایوب سے ثابت ہوتا ہے:

"عوض کی زمین میں ایک مرد صالح، راستگو، خدا سے ڈرنے والا اور بدی سے دور تھا۔

عوض توراۃ میں دو آدمیوں کا نام ہے، ایک تو نہایت قدیم عوض بن ارم بن سام بن نوح دوسرا عوض بن دیسان بن عیسو بن اسحاق بن ابراہیم باتفاق اہل کتاب اس سے عوض ثانی مراد ہے، عوض کے بنی ادوم عرب ہونے پر ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ سفر ایوبؑ میں رفقائے ایوبؑ کے جو مسکن بتائے ہیں، وہ تیمن، نعمان اور شوحان ہیں، (۲۔۱۱) اول کے متعلق تو اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ مملکت ادوم کا ایک مشہور شہر تھا، (تکوین ۳۶۔۳۵) اس سے پہلے حضرت ایوبؑ کی تعریف میں ہے:

اس لئے وہ تمام فرزندان مشرق میں سب سے بڑا تھا، (ایوب ۱۔۳)

اس کتاب کے جغرافیۂ عرب میں معلوم ہوچکا ہے کہ اصطلاح یہود میں مشرق سے کیا مراد ہے؟ حضرت ایوبؑ کا بادشاہ یا شیخ قبیلہ ہونا بھی خود سفر ایوبؑ سے ثابت ہے:

قرآن کے سائے میں.....

ماخوذ از تاریخ ارض القرآن
(علامہ سید سلیمان ندوی ؒ)

اے وہ جیسا کہ میں گزشتہ مہینوں میں تھا، ان دنوں میں جبکہ خدا میری حفاظت کرتا تھا، جبکہ اس کا چراغ میرے سر پر تھا اور میں تاریکی میں اس کی روشنی میں چلتا تھا، میں اپنی نوجوانی کے دنوں میں جبکہ اس وقت تک خدا کا راز میرے مسکن میں تھا، جبکہ قادر مطلق (خدا) میرے ساتھ تھا اور میرے بچے میرے قریب تھے،

"جب میں اپنے پاؤں مکھن سے دھوتا تھا، اور جب چٹان میرے لئے تیل کے چشمے بہاتی تھی جب میں شہر کے دروازے پر جاتا، یا بازار میں اپنی نشست تیار کرتا، نوجوان مجھ کو دیکھ کر ٹل جاتے، اور بوڑھے میرے لئے کھڑے ہوجاتے، بڑے بڑے لوگ مجھ سے بات کرتے ہیں، جھجکتے اور ہاتھ سے اپنا منہ بند کرلیتے، امراء اپنی آواز بند کرلیتے، اور زبان تالو میں لگالیتے۔"

کیونکہ جس کان نے مجھ کو سنا میری تعریف کی اور جس آنکھ نے مجھ کو دیکھا میری گواہی دی کیونکہ جس مسکین نے فریاد کی اور جو بھی بےیار و مددگار یتیم تھا میں نے اس کی مدد کی ہر قریب مرگ کی دعا مجھ کو ملی اور ہر بیوہ کے دل کو خوشی کا گانا مجھ سے نصیب ہوا"

"راستی میری پوشاک تھی جو مجھ کو پہنائی گئی، میرا فیصلہ خلعت اور تاج ہوتا تھا، میں اندھوں کی آنکھ تھا، لنگڑوں کا پاؤں، اور غریبوں کا باپ تھا اور وہ دلیل جس کو میں نہیں جانتا تھا لیکن میں جس کی تلاش میں تھا میں نے شریروں کے دانت توڑدیئے اور ان کے دانتوں کے اندر سے غضب کی چیز چھینی۔"

"میری عظمت مجھ میں تازہ تھی، اور میری کمان میرے ہاتھ میں نئی کی گئی تھی، میری بات کو لوگوں نے سنا، اور خاموشی سے میری نصیحت کا انتظار کیا، میری گفتگو کے بعد وہ کچھ نہ بولے میرے الفاظ کے قطرے ان پر ٹپکتے تھے اور وہ ان کا اس طرح انتظار کرتے تھے جیسے بارش کا اور وہ ان کے لئے اس طرح منہ کھولتے تھے، جیسے پچھلے مینہ کیلئے۔"

جہاد نبی الرحمۃ والملاحم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں

اپنے گھر والوں میں سے ستر کی شفاعت

☆ حضرت ابو درداء ؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہید اپنے گھر والوں میں سے ستر کی شفاعت کرے گا۔ (ابوداؤد۔ بیہقی)

☆ حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہید کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں سات انعامات ہیں (۱) خون کے پہلے قطرے کے ساتھ اس کی بخشش کردی جاتی ہے اور اسے جنت میں اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے (۲) اور اسے ایمان کا جوڑا پہنایا جاتا ہے۔ (۳) عذاب قبر سے اسے بچا دیا جاتا ہے۔ (۴) قیامت کے دن کی بڑی گھبراہٹ سے اسے امن دے دیا جاتا ہے۔ (۵) اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یاقوت دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ (۶) بہتر حورعین سے اس کی شادی کردی جاتی ہے۔ (۹) اور اپنے اقارب میں ستر آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (مسند احمد)

امام قرطبی ؒ نے ایک بہت ہی عجیب و غریب حدیث ذکر فرمائی ہے وہ حدیث اس طرح ہے۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ شہداء کو ایسے پانچ اعزازات عطاء فرماتا ہے جو نہ کسی نبی کو ملے ہیں اور نہ خود مجھے (۱) ان میں سے پہلا یہ ہے کہ تمام انبیاء کی ارواح کو ملک الموت نے قبض کیا ہے اور وہی میری روح کو بھی قبض کرے گا لیکن شہداء کی روح کو اللہ تعالیٰ خود اپنی قدرت سے جس طرح سے چاہتا ہے قبض فرماتا ہے اور ان کی روح قبض کرنے کیلئے ملک الموت کو مقرر نہیں فرماتا۔ (۲) دوسرا یہ کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو موت کے بعد غسل دیا گیا اور مجھے بھی دیا جائے گا لیکن شہداء کو غسل نہیں دیا جاتا اور انہیں دنیا کی کسی چیز کی حاجت نہیں ہوتی۔ (۳) تیسرا یہ ہے کہ تمام انبیاء کو موت کے بعد کفن دیا گیا اور مجھے بھی دیا جائے گا لیکن شہداء کو کفن نہیں دیا جاتا بلکہ انہیں ان کے کپڑوں میں دفن کیا جاتا ہے۔ (۴) چوتھا یہ کہ انبیاء علیہم السلام کو موت کے بعد انتقال کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے اور میرا شمار بھی انتقال کرنے والوں میں کیا جائیگا لیکن شہداء کو موت کے بعد مردہ نہیں کہا جاتا۔ (۵) اور پانچواں یہ کہ انبیاء کو قیامت کے دن شفاعت کا اختیار ہوگا لیکن شہداء ہر دن کسی کی شفاعت کرسکتے ہیں۔ (تفسیر القرطبی)

(یہ حدیث اگر سند کے اعتبار سے درست ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ شہداء کرام کو یہ پانچ جزوی اعزازات نصیب ہوں گے جو بظاہر حضور اکرم ﷺ اور انبیاء علیہم السلام کو حاصل نہیں ہیں لیکن حضور اکرم ﷺ اور انبیاء کرام کو جو اعزازت حاصل ہیں وہ ان اعزازت سے بے حد بلند ہیں اور ان کا رتبہ اور مقام بلاشبہ شہداء سے بڑھ کر ہے اور حضور اکرم ﷺ تو مخلوق میں سب سے اعلیٰ و افضل ہیں چنانچہ اس طرح کے جزوی فضائل کی وجہ سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ شہداء کا مقام نعوذ باللہ انبیاء سے بلند تر ہوگیا ہے اور نہ اس طرح کی احادیث سے یہ سمجھنا چاہئے کہ جزوی فضائل کی وجہ سے انبیاء علیہم السلام کی شان میں نعوذ باللہ کوئی کمی یا بےادبی لازم آتی ہے۔ اگر کسی دفتر کا آفیسر یہ کہے کہ فلاں کلرک کو حسن کارکردگی پر ایک موٹر سائیکل انعام میں دی گئی ہے اور یہ ایسا اعزاز ہے جو مجھے بھی نہیں ملا تو یہ بات درست ہوگی۔ کلرک کو انعام میں موٹر سائیکل ملنا اگرچہ ایک خصوصیت ہے کیونکہ یہ موٹر سائیکل آفیسر کو نہیں ملی ہوتی لیکن اس موٹر سائیکل کی وجہ سے وہ کلرک اپنے آفیسر سے زیادہ مقام والا نہیں ہوجاتا نہ اور اس کی موٹر سائیکل آفیسر کی کار کے برابر ہوسکتی ہے۔ عام مسلمانوں کو جب اس طرح کی احادیث سنائی جائیں تو ساتھ مذکورہ بالا وضاحت بھی ضرور کردی جائے تاکہ فضائل بیان کرنے کے نشے میں اسلام کے اہم قوانین پامال نہ ہوں جیسا کہ اکثر فضائل بیان کرنے والوں کا طریقہ بنتا جارہا ہے)۔

مشعل

تحفۃ القلم

تابندہ ستارے

حضرت اُسیدؓ بن حضیر رضی اللہ عنہ ③

ابنِ سلیمان

حضرت اُسیدؓ جوش میں آ کر کھڑے ہو گئے اور عرض کیا:

''یارسول اللہ! اگر وہ قبیلہ اوس کا آدمی ہے تو آپ اس کا نام بتائیں۔ خدا کی قسم میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر اس کا تعلق خزرج سے ہے تو بھی آپ جو حکم دیں گے ہم اس کی تعمیل کریں گے۔''

رئیس خزرج حضرت سعدؓ بن عبادہ کو یہ الفاظ ناگوار گزرے کیونکہ ان کے خیال میں اس طرح اوس کو خزرج پر برتری حاصل ہو جاتی تھی۔ انہوں نے اُسیدؓ سے مخاطب ہو کر کہا۔ ''تم غلط کہتے ہو، کسی خزرجی کو تم قتل نہیں کر سکتے۔''

حضرت اُسیدؓ نے کسی جھجک کے بغیر جواب دیا۔ ''تم یہ کہتے ہو اگر رسول اللہ حکم دیں تو خواہ وہ کوئی بھی ہو ہم اس کو ضرور مار دیں گے۔''

قریب تھا کہ بات بڑھ جائے، رسول کریم ﷺ نے دونوں قبیلوں کے بھڑکے ہوئے جذبات کو ٹھنڈا کر دیا۔ چند دن بعد آیت براۃ نازل ہوئی اور ذات باری تعالیٰ نے خود حضرت عائشہ صدیقہ کی پاکدامنی کی تصدیق کر دی۔ اسی غزوۂ مریسیع (بنی المصطلق) کے موقع پر ایک اور افسوسناک واقعہ بھی پیش آیا جس کا سورۃ المنافقون میں اجمالی طور پر ذکر آ گیا ہے۔ غزوہ کے بعد مسلمان ابھی بنی مصطلق کے علاقے ہی میں مقیم تھے کہ ایک مہاجر اور ایک انصاری کے درمیان پانی پر جھگڑا ہو گیا اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی۔ دونوں نے مہاجرین اور انصار کو اپنی مدد کے لئے پکارا، رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بھی موقع پر موجود تھا اس نے اس جھگڑے کو خوب ہوا دی اور یہاں تک کہہ دیا کہ مدینے پہنچ کر ہم میں سے جو عزت والا ہو گا وہ ذلیل کو نکال باہر کرے گا۔

رحمت عالم ﷺ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے فریقین کو تنبیہ فرمائی اور ان کے درمیان صلح کرا دی۔ پھر آپ ﷺ نے معمول کے خلاف لشکر اسلام کو ناوقت کوچ کا حکم دیا، اثنائے سفر میں حضرت اسیدؓ بن حضیر سرور عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

''یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آج آپ نے ایسے وقت کوچ کا حکم دیا جو آپ کے معمول کے خلاف تھا۔''

حضور ﷺ نے فرمایا: ''تم نے سنا نہیں کہ تمہارے ان صاحب نے کیا کہا ہے؟''

انہوں نے پوچھا: ''یارسول اللہ! کون صاحب؟''

فرمایا: عبداللہ بن ابی

حضرت اُسیدؓ کی غیرت دینی جوش میں آ گئی۔ بے تاب ہو کر عرض کیا۔

''یارسول اللہ خدا کی قسم صاحب عزت تو آپ ہیں اور ذلیل وہ ہے آپ جب چاہیں اسے نکال سکتے ہیں۔''

ابن ابی کے بیٹے حضرت عبداللہؓ کو باپ کی باتوں کا علم ہوا تو وہ بھی جوش غضب سے بیقرار ہو گئے۔ جب قافلۂ اسلام مدینہ طیبہ میں داخل ہونے لگا تو وہ تلوار سونت کر باپ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا:

''آپ نے کہا تھا کہ مدینہ پہنچ کر عزت والا ذلیل کو نکال دے گا۔ اب آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ عزت والا کون ہے۔ خدا کی قسم جب تک رسول اللہ ﷺ اجازت نہ دیں، آپ مدینے میں قدم نہیں رکھ سکتے۔''

لوگوں نے یہ بات حضور ﷺ تک پہنچائی تو آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ کو پیغام بھیجا کہ ''اپنے باپ کو گھر آنے دو۔''

6 ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت اُسیدؓ بن حضیر نے بیعتِ رضوان کی سعادت حاصل کی اور اس طرح ان چودہ سو اصحاب شجرہ میں شامل ہو گئے جن کو خود خالق کون و مکاں نے اپنی رضا کی نوید ان الفاظ میں دی۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

(اللہ راضی ہوا مسلمانوں سے جب بیعت کرتے تھے (اے رسول) تم سے درخت کے نیچے) (سورۃ فتح)

صلح حدیبیہ کے بعد 7 ہجری میں حضرت اُسیدؓ نے غزوۂ خیبر میں اپنی تلوار کے جوہر دکھائے۔ فتح مکہ کے موقع پر وہ ان دس ہزار صحابہ میں شامل تھے۔ جن کو رحمت عالم ﷺ کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔ مزید سعادت ان کو یہ نصیب ہوئی کہ وہ اس دستۂ خاص میں تھے جس میں خود ذات رسالت مآب ﷺ، حضرت ابوبکرؓ صدیق اور دوسرے بہت سے اکابر صحابہ شامل تھے۔ سرور عالم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو حضرت اسیدؓ آپ ﷺ کے پہلوئے مبارک کے ساتھ چل رہے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت اُسیدؓ کی ایک جانب سرور کونین ﷺ تھے اور دوسری جانب صدیق اکبرؓ

یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

فتح مکہ کے بعد حضرت اُسیدؓ نے غزوۂ حنین اور اس کے بعد غزوۂ طائف میں مجاہدانہ شرکت کی۔ غزوۂ حنین کے آغاز میں جب بنو ہوازان کی بے پناہ تیر اندازی سے مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا ہوا تو حضرت اُسیدؓ اپنی جگہ جم کر کھڑے رہے اور اس وقت اوس کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر دوسرے صحابہ کی طرح حضرت اُسیدؓ نے بھی سامان جہاد کی فراہمی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور پھر تبوک کے پر صعوبت سفر میں سرور کونین ﷺ کی ہمرکابی کا شرف حاصل کیا۔ حجۃ الوداع میں بھی وہ رحمت عالم ﷺ کے ساتھ تھے۔

سرور کونین ﷺ کے وصال کے فوراً بعد خلافت کا ... ساعدہ میں جمع ہوئے۔ اس موقع پر حضرت اُسیدؓ بن حضیر نے انتہا درجے کے تدبر اور فراست ایمانی کا مظاہرہ کیا۔ علامہ ابن جریر طبری کا بیان ہے کہ حضرت اُسیدؓ نے قبیلہ اوس کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت پر آمادہ کرنے کے لئے نمایاں کردار ادا کیا۔ چونکہ سید الاوس حضرت سعدؓ بن معاذ کی وفات کے بعد سب سے زیادہ اثر و رسوخ حضرت اُسیدؓ ہی کا تھا، اس لئے سب نے بلا تامل ان کی بات مان لی اور حضرت سعدؓ بن عبادہ سے قطع نظر کر کے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت کر لی۔ ان کی دیکھا دیکھی حضرت سعدؓ کے اپنے قبیلہ خزرج نے بھی حضرت ابوبکرؓ صدیق کی بیعت میں توقف نہ کیا۔ یوں قریب قریب سارے مسلمان ایک نقطۂ اتحاد پر جمع ہو گئے۔

عہد صدیقی میں حضرت اُسیدؓ بڑے پر آشوب حالات میں مہاجرین اور انصار کی ایک قلیل جمعیت کے ساتھ مل کر مدینہ منورہ کی حفاظت کرتے رہے۔ مرتدین اور بدوی لٹیروں نے ایک دو بار مدینہ منورہ پر دھاوا بولنے کی کوشش کی لیکن صدیق اکبرؓ نے مدینہ میں مقیم قلیل التعداد صحابہ کو ساتھ لے کر ان کا منہ پھیر دیا۔ ان سرفروشوں میں حضرت اُسیدؓ بھی تھے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت اُسیدؓ کی شجاعت اور بے باکی کے دل سے معترف تھے اور ان کی بے حد تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ صدیق اکبرؓ کے نزدیک حضرت اُسیدؓ انصار میں سب سے افضل تھے۔

حضرت عمر فاروقؓ بھی حضرت اُسیدؓ کی غایت درجہ تعظیم کرتے تھے اور اہم معاملات میں ان کو مشورے میں شریک کیا کرتے تھے۔ اپنے عہد خلافت میں جب وہ بیت المقدس تشریف لے گئے۔ (۱۶ ہجری) تو اپنے ساتھ چند مہاجرین اور انصار کو بھی لے گئے ان میں سے ایک حضرت اُسیدؓ بن حضیر تھے۔ وہ شام کے سارے سفر میں حضرت عمرؓ فاروق کے ساتھ رہے اور انہی کے ساتھ مدینہ واپس آئے۔

حضرت اُسیدؓ بن حضیر نے ۲۰ ہجری میں وفات پائی۔ جس دن فوت ہوئے مدینہ منورہ میں کہرام مچ گیا۔ مہاجرین اور انصار سب کی آنکھیں اشک ریز تھیں۔ خلیفۂ عرب و عجم امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ بہ نفس نفیس ان کے مکان پر گئے اور بے شمار صحابہ کے ساتھ جنازہ اٹھا کر بقیع میں لائے، خود ہی نماز پڑھائی اور پھر بادیدۂ گریاں اسلام کے اس رجل عظیم کو خاک بقیع کے حوالے کر دیا۔ وفات کے وقت حضرت اُسیدؓ پر چار ہزار درہم قرض تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ کو وصیت کی کہ ان کی جائیداد سے یہ قرض ادا کر دیں۔ حضرت عمرؓ نے جائیداد فروخت کرنے کے بجائے قرض خواہوں کو چار سالانہ قسطوں میں قرض واپس لینے پر آمادہ کر لیا۔ چنانچہ حضرت اُسیدؓ کے باغ کے پھل فروخت کر کے چار برس میں سارا قرض ادا کر دیا گیا۔ اس طرح جائیداد پوری کی پوری بچ گئی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے یہ طریق کار حضرت اُسیدؓ کے بچوں کی خاطر اختیار کیا۔ فرماتے تھے کہ میں اپنے بھائی کے بچوں کو تنگ دست نہیں دیکھنا چاہتا۔ حضرت اُسیدؓ کی اولاد میں صرف ایک لڑکے یحییٰ کا نام بخاری کی ایک روایت میں ملتا ہے۔ شاید عتیک نام کا بھی کوئی لڑکا ہو۔ کیونکہ ابو یحییٰ کے علاوہ ان کی کنیت ابو عتیک بھی تھی۔ مسند احمد بن حنبلؒ میں ہے کہ حضرت اُسیدؓ کی اہلیہ نے عہد رسالت میں وفات پائی۔ وہ حجۃ الوداع ...

طائف کے زخمیوں کی وفات

غرض غزوۂ طائف میں جو مسلمان بنی ہوازن کی تیر اندازی سے زخمی ہوئے تھے ان میں سے بارہ آدمیوں کی وفات ہو گئی۔ آخر آنحضرت ﷺ اس قلعہ سے ہٹ کر اس جگہ آ کر فروکش ہو گئے جہاں اب مسجد طائف ہے۔

طائف میں قصر نمازیں

آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپ کی ازواج میں سے حضرت ام سلمہؓ اور حضرت زینبؓ بنت جحش تھیں آپ نے ان دونوں کے لئے دو علیحدہ قبے نصب کر دیئے اور طائف کے محاصرے کی پوری مدت میں آپ ان دونوں قبوں کے درمیان قصر نماز پڑھتے رہے۔ یہ مدت اٹھارہ دن کی تھی جس میں آپ یہاں پہنچے اور یہاں سے روانہ ہونے کے دن شامل نہیں ہیں۔

قصر نماز کے سلسلے میں ہمارے شافعی فقہاء کا جو قول ہے اس سے یہ مدت مراد ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے موقعہ پر اتنی ہی مدت مکہ میں قیام کیا تھا کیونکہ آپ کو بنی ہوازن سے مقابلہ کرنا تھا۔ مگر طائف کے محاصرہ کی جو مدت بیان کی گئی ہے اس میں اختلاف ہے اور کچھ دوسرے اقوال بھی ہیں۔

آنحضرت ﷺ کے قبہ میں ایک ہیجڑے کی فحش کلامی

ایک روز رسول اللہ ﷺ حضرت ام سلمہؓ کے خیمہ میں تشریف لے گئے تو اس وقت وہاں ان کے بھائی عبداللہ بھی تھے نیز ایک مخنث بھی موجود تھا وہ مخنث عبداللہ سے اس وقت یہ کہہ رہا تھا:

''عبداللہ! اگر کل اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھوں طائف فتح کرا دیا تو غیلان کی بیٹی کو ضرور پکڑ لینا کیونکہ چار تو اس کے سامنے کی طرف ہیں اور آٹھ اس کے پیچھے کی طرف ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے جیسے ہی اس مخنث کا یہ جملہ سنا آپ نے حضرت ام سلمہؓ سے فرمایا:

آئندہ یہ شخص تمہارے پاس نہ آنے پائے!''

بادیہ بنت غیلان

مخنث نے جو یہ جملہ کہا تھا کہ چار تو اس کے آگے کی طرف ہیں اور آٹھ پیچھے کی طرف ہیں۔ اس سے مراد بنت غیلان کے پیٹ کی سلوٹیں ہیں کیونکہ اس کے پیٹ میں چار سلوٹیں تھیں۔ (جو بدن کے نرم اور گداز ہونے کی وجہ سے پڑ جاتی ہیں) اور چونکہ ہر سلوٹ کے دو کنارے ہوتے ہیں لہٰذا پیچھے سے دیکھنے میں وہ آٹھ نظر آتے ہیں)

غزوۂ طائف ③

مقصد یہ ہے کہ وہ لڑکی بڑے گداز اور خوبصورت بدن کی ہے مگر یہ ایک فحش قسم کا انداز بیان ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ کو یہ بات سخت ناگوار گزری (مخنث اس شخص کو کہتے ہیں جو ہیجڑہ ہو نہ مرد کہلانے کا مستحق ہو نہ عورت) کتاب امتاع

فتوحات اسلام

ابو امامہ

میں یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غلام تھا جو آپ کی خالہ فاختہ بنت عمرو ابن عائذ کا غلام تھا اس غلام کو مانع کہا جاتا تھا۔ اس غلام کو آنحضرت ﷺ کے گھروں یعنی ازواج کے حجروں میں جانے کی اجازت تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا خیال تھا کہ اسے عورتوں کے معاملات کا کچھ پتہ نہیں ہے اور نہ ہی اس میں چالاکی اور چھل فریب کی صلاحیت ہے۔

ہیجڑے کی زبانی بادیہ کے حسن کی تعریف ﴾ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے سنا کہ وہ غلام حضرت خالد ابن ولید سے۔ اور ایک قول کے مطابق۔ حضرت ام سلمہؓ کے بھائی عبداللہ سے کہہ رہا تھا:

''اگر کل رسول اللہ ﷺ نے طائف فتح کر لیا تو دیکھو بادیہ بنت غیلان کو ہرگز نہ چھوڑنا کیونکہ چار تو اس کے آگے کی طرف سے ہیں اور آٹھ پیچھے کی طرف سے ہیں۔ جب وہ کھڑی ہوتی ہے تو اس کے بدن کی رعنائی دوگنی ہو جاتی ہے اور جب بیٹھتی ہے تو جسم پھیل کر اور دلکش ہو جاتا ہے۔ اور جب باتیں کرتی ہے تو نغمے پھوٹتے ہیں۔ اس کی ٹانگوں کے بیچ میں ایسا ہے جیسے ایک الٹا برتن ہوتا ہے۔''

آنحضرت ﷺ کا غصہ

آنحضرت ﷺ نے اس کی یہ باتیں سنیں تو فرمایا:

''میں نہیں جانتا تھا کہ یہ خبیث ان باتوں کو بھی سمجھتا ہے جو میں نے اس کے منہ سے سنی ہیں۔ ایک روایت کے مطابق آنحضرت ﷺ نے اس کو مخاطب کر کے فرمایا۔ خدا تجھے ہلاک کرے۔ تیری نگاہیں بڑی دور تک پہنچتی ہیں۔ میں سمجھتا تھا کہ یہ خبیث عورتوں کے معاملات کو جانتا بھی نہیں!''

دونوں ہیجڑوں کی شہر بدری کا حکم ﴾ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اس غلام یعنی مانع کو مدینے سے نکال دیا اور حمی کے علاقہ میں شہر بدر کرا دیا ساتھ ہی آپ نے صحابہ کو تاکید کی کہ یہ شخص تم میں سے کسی کی عورتوں کے پاس نہ آنے پائے۔

آخر کچھ صحابہ نے آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ جنگلوں میں بھٹک بھٹک کر بھوکوں مر جائیگا اس پر آنحضرت ﷺ نے اس کو صرف جمعہ کے دن مدینہ میں داخل ہونے اور لوگوں سے کچھ امداد مانگ لینے کی اجازت دے دی۔

پھر آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد یہ دونوں واپس مدینے آ گئے مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں نکلوا دیا پھر صدیق اکبر کی وفات کے بعد یہ دونوں دوبارہ مدینے آ گئے مگر اب حضرت عمرؓ نے ان کو نکلوا دیا۔

طب نبوی ﷺ سے علاج

حکیم شفیق احمد ملک

بھنڈی

موسم گرما کی ایک پسندیدہ سبزی ہے۔ جس کو قدرت نے ایسے سخت گرم موسم میں انسانی خوراک میں ترکاری کی حیثیت سے بھیجا ہے جبکہ ایسے گرم موسم میں کوئی ترکاری کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ مگر طب اسلامی نے بھنڈی کو سرد تر درجہ دوم میں شمار کیا ہے۔ اس میں حیاتین، الف، ب، ج معدنی نمکیات، چونا، فاسفورس، آئیوڈین اور فولاد موجود ہوتے ہیں انہی قیمتی مرکبات کی وجہ سے بھنڈی بطور غذا پسند کی جاتی ہے۔ چھوٹے بڑے مرد خواتین سب اسے شوق سے کھاتے ہیں۔ گرم مزاج والوں کیلئے اور جنکو بھوک نہیں لگتی ان کیلئے بھی ایک نعمت خداوندی ہے۔ بھنڈی کا پودا پچاس دن بعد پھل دینے لگتا ہے۔ ہر دوسرے یا تیسرے دن پھل توڑ لینا چاہیے ورنہ وہ سخت ہونے لگتا ہے۔

نائٹروجن اور فاسفورس کی کھاد سے بھنڈی کی فصل میں بیماریوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ سرد تر ہونے کی وجہ سے بھنڈی ان لوگوں کیلئے مفید ہے جو گرمی سے پریشان ہو جاتے ہیں۔ بھنڈی میں غذائی حرارے کم ہوتے ہیں اس لئے یہ موٹاپا پیدا نہیں کرتی۔ اعصاب کو سکون دیتی ہے۔

البتہ بادی ہونے کی وجہ سے پیٹ میں ریاح پیدا کرتی ہے اور دیر سے ہضم ہوتی ہے۔ کالی مرچ اور ادرک شامل کرنے سے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ بھنڈی کا سالن پکاتے وقت اسے گھی میں زیادہ تلنا یا زیادہ دیر تک فرائی نہیں کرنا چاہئے۔ زیادہ دیر آگ پر رکھنے سے اس میں شامل وٹامنز اور کئی دیگر اجزاء ضائع ہو جاتے ہیں، بھنڈی کو زیادہ نہیں پکانا چاہئے ہلکی پکی گرم گرم بھرپور غذائیت اور ہاضمے کے انضمام سے مالا مال ہوتی ہے جو نظام ہضم کی درستگی اور طبیعت کو ملین بناتی ہے یعنی کھل کر بھوک لگتی ہے اور کھل کر اجابت ہو جاتی ہے اور بھنڈی کو باریک کاٹ کر سلاد میں شامل کر کے کچا بھی کھایا جا سکتا ہے۔ سالن کے علاوہ بھنڈی بطور دوا بھی استعمال کی جاتی ہے۔ مثانے کے ورم پیشاب کی نالی کی سوزش اور پیشاب میں جلن ہو تو بھنڈی کا جوشاندہ بنا کر پینے سے فوراً افاقہ ہو جاتا ہے۔ اس جوشاندے میں چینی ملا لینی چاہیے۔

کثرت احتلام، سرعت انزال اور پیشاب درد کے ساتھ آنے کی صورت میں بھنڈی کا سفوف ہموزن کالی مصری ملا کر بہت مفید دوا ہے۔ سبز اور نرم بھنڈی کو خشک کر کے ان کا سفوف بنا لیا جائے تو ہر موسم میں بطور دوا اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے یعنی 2 تولہ خشک بھنڈی کا سفوف، 2 تولہ مصری کا سفوف ملا کر چائے والا چمچ رات اور صبح تازہ پانی

بنات الاسلام

اِسلام کی بیٹیاں

ایک معصوم لڑکی کی دیانت و حق گوئی

ان صاحب نے کیا کہا ہے؟"
انہوں نے پوچھا: "یارسول اللہ! کون صاحب؟"
فرمایا: عبداللہ بن ابی
حضرت اُسیدؓ نے پوچھا: "اس نے کیا کہا۔"
حضور ﷺ نے فرمایا: اس نے کہا ہے کہ مدینہ پہنچ کر عزت والا ذلیل کو مدینہ سے نکال دے گا۔"

کونین ﷺ کی ہمرکابی کا شرف حاصل کیا۔ حجۃ الوداع میں بھی وہ رحمت عالم ﷺ کے ساتھ تھے۔
سرور کونین ﷺ کے وصال کے فوراً بعد خلافت کا مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا۔ انصار کے تقریباً سبھی گھرانوں کے اکثر و بیشتر افراد سید الخزرج حضرت سعدؓ بن عبادہ کو خلیفہ بنانے کی طرف مائل تھے۔ چنانچہ وہ اس مقصد کے لئے سقیفہ بنو

نام کا بھی کوئی لڑکا ہو۔ کیونکہ ابویحیٰ کے علاوہ ان کی کنیت ابوعتیک بھی تھی۔ مسند احمد بن حنبلؒ میں ہے کہ حضرت اُسیدؓ کی اہلیہ نے عہد رسالت میں وفات پائی۔ وہ حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر رسول اکرمؐ کے ساتھ واپس آ رہے تھے کہ ذوالحلیفہ کے مقام پر چند انصاری نوجوانوں نے ان کو اہلیہ کی وفات کی خبر دی۔

بنات الاسلام
اِسلام کی بیٹیاں

ایمانی جرأت

انتخاب: عدنان عجمی

ایک معصوم لڑکی کی دیانت وحق گوئی

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ اپنے غلام اسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ میں رات کو گشت کر رہے تھے ایک مکان سے آواز سنی کہ ایک عورت اپنی لڑکی سے کہہ رہی ہے دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دے۔ لڑکی نے کہا۔ امیر المومنین نے ابھی تو تھوڑے ہی دن ہوئے منادی کرائی ہے کہ دودھ میں پانی ملا کر فروخت نہ کرو۔ عورت نے کہا۔ اب نہ یہاں امیر المومنین ہیں نہ منادی کرنے والا۔ لڑکی نے کہا۔ یہ دیانت کےخلاف ہے کہ روبرو تو اطاعت کی جائے اور غائبانہ خیانت۔ یہ گفتگو سن کر حضرت عمرؓ بہت محظوظ ہوئے۔ لڑکی کی دیانت اور اس کی حق گوئی پر خوش ہو کر (جو در حقیقت انہی کے حق پرست عہد حکومت کا نتیجہ تھی) اپنے بیٹے عاصم کی اس سے شادی کردی۔ اس لڑکی کے بطن سے ام عاصم پیدا ہوئیں جو عمر بن عبدالعزیز جیسے نیک بخت اور عابد وزاہد خلیفہ کی والدہ تھیں

حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ کی والدہ کی نصیحت

خلیفہ عبدالملک بن مروان بڑا عالم اور پرہیبت بادشاہ گزرا ہے۔ حجاج بن یوسف (جس نے اپنی شقاوت قلبی سے ہزارہا مسلمانوں کا خون کیا ہے) پہلے اسی کا وزیر تھا۔ عبدالملک کے بیٹے ولید نے اسے وزارت سے ہٹا کر عراق وفارس کا گورنر بنا دیا تھا۔

عبدالملک کی خلافت اور حجاج کی گورنری کے زمانے میں عبداللہ بن زبیرؓ نے (اہل حجاز وعراق نے جن کی بیعت کرلی تھی) مکہ میں پناہ لی۔ حجاج نے محاصرہ کرلیا اور کعبۃ اللہ پر گولے چلائے۔ عبداللہ ابن زبیرؓ کے جب اکثر ساتھی ان کو چھوڑ گئے تو وہ اپنی والدہ کے پاس آئے اور اپنی مجبوریوں کا اظہار کیا کہ میں اس وقت بے یار ومددگار ہوں چند آدمی ابھی تک ہمراہ ہیں مگر وہ بھی زیادہ عرصہ تک تکالیف کا مقابلہ نہ کرسکیں گے۔

ماں بڑی ثابت قدم تھیں وہ مجبوریوں اور مصلحتوں کو ایمان واسلام اور حق وصداقت کے مقابلہ میں بالکل ہیچ سمجھتی تھیں انہوں نے جواب دیا۔

"اگر تم اپنے آپ کو حق پر جانتے ہو تو اظہار حق میں جو بھی مصائب آئیں انہیں مردانہ وار برداشت کرو، اور باطل کا مقابلہ کرو یہاں تک کہ تم اور تمہارے ہمراہی اظہار حق کیلئے قربان ہو جائیں اور اگر تمہیں صرف حب جاہ اور دنیوی جاہ وجلال سے غرض ہے تو جس قدر جلدی تمہاری ہستی مٹ جائے بہتر ہے۔"

عبداللہ ابن زبیرؓ نے کہا۔ مجھے اظہار حق میں کوئی خوف نہیں ہے صرف اندیشہ یہ ہے کہ میرے قتل کے بعد میری لاش کی بے حرمتی نہ کی جائے۔ ماں نے جواب دیا اے فرزند! بکری جب ذبح ہو جاتی ہے تو اس کو لٹکانا اور اس کا چمڑا وغیرہ اتارنا اس کو کوئی تکلیف نہیں دیتا۔

آخر عبداللہ ابن زبیرؓ نے جان بکف ہو کر لڑائی کی چونکہ ہمراہیوں کی تعداد بہت قلیل تھی اس لئے قتل ہو گئے۔ یہ واقعہ ۷۳ ہجری کا ہے۔

ایک غریب بیوہ عورت کی جرأت بادشاہ کے حضور میں

سلطان ملک شاہ ایک مرتبہ اصفہان میں جنگل میں شکار کھیل رہا تھا کسی گاؤں میں قیام ہوا۔ وہاں ایک غریب بیوہ کی گائے تھی جس کے دودھ سے تین بچوں کی پرورش ہوتی تھی۔ بادشاہی آدمیوں نے اس گائے کو ذبح کر کے خوب کباب بنائے۔ غریب بڑھیا کو خبر ہوئی وہ بدحواس ہوگئی۔ بادشاہی آدمیوں کا مقابلہ، کوئی داد فریاد سننے کو تیار نہ تھا اس پر لاوارث اور ایک غریب۔ ساری رات اس نے پریشانی میں کاٹی۔ صبح ہوئی دل میں خیال آیا کہ کوئی نہیں سنتا تو نہ سہی کیا بادشاہ بھی نہ سنے گا۔ جس کو خدا نے غریبوں کو ظالموں سے نجات دینے کیلئے اتنی بڑی سلطنت دی ہے۔ بادشاہ تک پہنچنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔ معلوم ہوا بادشاہ فلاں راستے سے شکار کو نکلے گا چنانچہ زندرود (اصفہان کی مشہور نہر) کے پل پر جا کر کھڑی ہوگئی جب سلطان پل پر آیا تو بڑھیا نے ہمت اور جرأت سے کام لے کر کہا۔

"اے الپ ارسلان کے بیٹے میرا انصاف اس نہر کے پل پر کرے گا یا پل صراط پر جو جگہ پسند ہو انتخاب کرلے۔"

بادشاہ کے ہمراہی یہ بے باکی دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے۔ بادشاہ گھوڑے سے اتر پڑا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس عجیب وغریب اور حیرت انگیز سوال کا اس پر خاص اثر ہوا اور بڑھیا سے کہا۔

"پل صراط کی طاقت نہیں ہے میں اسی جگہ فیصلہ کرنا چاہتا ہوں کہو کیا کہتی ہو۔" بڑھیا نے اپنا سارا قصہ بیان کیا۔ بادشاہ نے لشکریوں کی اس نالائق حرکت پر افسوس ظاہر کیا اور ایک گائے کے عوض میں اس کو ستر گائیں دلائیں اور مالا مال کر دیا، اور جب اس بڑھیا نے کہا۔ تمہارے عدل وانصاف سے میں خوش ہوں اور میرا خدا اور رسول خوش ہے۔ تو گھوڑے پر سوار ہوا۔

آہ کیا زمانہ تھا کہنے والے کیسے آزاد خیال تھے اور سننے والے کیسے عالی حوصلہ! اگر موجودہ تہذیب و شائستگی کے زمانہ میں کوئی شخص اس طرح حاکم کی سواری روک لے اور اس سے ایسی آزادانہ گفتگو کرے تو پاگل خانے بھجوا دیا جائے۔

ابناء الاسلام
اِسلام کے بیٹے

باوفا

انتخاب: ابومحمد

نبی کریم ﷺ کے اقوال، افعال اور ارشادات تک کو امت محمدیہ ﷺ کے اول جانثاران اور معماران نے اس طرح محفوظ فرمایا کہ قیامت تک اس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا عاجز ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین محبت اور عشق کے اس اعلیٰ درجہ پر قائم تھے کہ اس درجہ کی محبت وعشق بھی کسی قوم نے آج تک پیش نہیں کی ہوگی۔

خاتم الانبیاء ﷺ کے 23 سالہ دور نبوت میں سے 13 سال تو تالیف اور ابتلا میں ہی نکل گئے، شریعت مطہرہ کی تدوین وترتیب کے کل دس سال آپ کو میسر آئے۔ جس میں آپ کے جانثار صحابہ کرام نے نہ صرف یہ کہ قرآن مجید کی حفاظت کیلئے اس کو ضبط تحریر میں لائے بلکہ احادیث نبویہ ﷺ کا بھی تقریباً تمام ذخیرہ ضبط تحریر میں آ چکا تھا۔

نبی خاتم الانبیاء ﷺ کی رحلت مبارکہ کے بعد جانثار صحابہ کرامؓ نے نبی کریم ﷺ کے ایک ایک لفظ پر جرح وتنقید کرکے اس کو امت کے لئے اس طرح بنا کر پیش کیا کہ قیامت تک اب اس میں تحریف وتبدیلی کی گنجائش نہیں رہی، اور نہ ہی کوئی سبیل جس کی بناء پر ان احادیث نبویہ ﷺ کی صحت کا انکار کیا جاسکے۔

احادیث نبویہ پر جب بھی منکرین احادیث کی طرف سے کوئی تحریک چلی، تو وہ صرف اس لئے دم توڑ گئی کہ ان کے پاس ان احادیث مبارکہ کو جھٹلانے یا ان کی صحت کا انکار کرنے کی کوئی دلیل نہیں تھی۔

نبی کریم ﷺ کے اقوال کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ان کی طرف سے ہر دور میں ایک بہت بڑی اصحاب تقویٰ کی ایسی جماعت اس کے تحفظ پر مامور رہی جس کی دیانت وامانت پر امت کو اعتماد تھا،

احادیث نبویہ ﷺ پر کام کرنے والوں کو انہی خصوصیات نے منکرین حدیث کے تمام منصوبوں کو ہمیشہ ناکام رکھا۔ صحابہ کرامؓ کے بعد تابعین اور پھر تبع تابعین اور اس کے بعد ائمہ کرام کے واسطے احادیث ﷺ کے یہ ذخائر اپنی اصلی حالت میں امت تک پہنچتے رہے اور امت کی رہنمائی کیلئے علماء کرام اسی ذخیرہ سے روشنی حاصل کرتے رہے۔ برصغیر پاک وہند میں احادیث نبویہ ﷺ کی اشاعت کا سہرا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے فرزندان کرام پر ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان سے یہ علم علماء حق دیوبند کی طرف منتقل ہوا اور انہوں نے اپنی سو سالہ زندگی میں احادیث نبویہ ﷺ کی جس طرح خدمت کی اس کی نظیر بھی تاریخ میں بہت کم ملے گی۔ اگر یہ کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں ہوگا کہ گزشتہ صدی میں اللہ تعالیٰ نے احادیث نبویہ ﷺ کی حفاظت اور توضیح وتشریح کی ذمہ داری شاہ ولی اللہ کی مادی اور روحانی اولاد علماء حق علماء دیوبند کے حصے میں رکھ دی گئی تھی اور ان بزرگوں کو قبولیت سے نوازا تھا۔

انسانی عقل اس وقت حیرت کے سمندر میں ڈوب جاتی ہے جب ان بزرگوں کا اتنا طویل کام اتنی مختصر عمر میں دیکھتی ہے اور بے ساختہ زبان سے یہ الفاظ ادا ہو جاتے ہیں یہ انسانی کمال نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق و برکت ہے۔

علماء حق، علماء دیوبند کے ایک ایک بزرگ اپنی جگہ ایک ہیرا ہیں لیکن حدیث نبوی ﷺ کی عموی وعلمی خدمات میں قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کو جو مقام عطا ہوا وہ بہت ہی کم لوگوں کو حاصل ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں حضرت شیخ سے زیادہ حضرت شیخ الحدیث کے والد محترم مولانا محمد یحیٰ صاحب اور شیخ الحدیث کے شیخ محترم حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری نور اللہ مرقدہ کا دخل ہے۔ اس کے ساتھ حضرت شیخ الحدیثؒ کی وہ دعا جو آپ نے حدیث شروع کرتے وقت فرمائی تھی، اس معاملے میں سب سے زیادہ موثر ہے۔ کاش! ہمارے زمانہ کا ہر طالب علم اس موقع پر اس طرح دعا کیا کرے۔ (مقالات روحانی)

ملا کر بہت مفید دوا ہے۔ سبز اور نرم بھنڈی کو خشک کر کے ان کا سفوف بنا لیا جائے تو ہر موسم میں بطور دوا اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے یعنی 2 تولہ خشک بھنڈی کا سفوف، 2 تولہ مصری کا سفوف ملا کر چائے والا چمچ رات اور صبح تازہ پانی سے استعمال کریں۔

☆……☆……☆

الادب و الادیب

چاہتا ہوں

خدا کے پاس جانا چاہتا ہوں
نئی دنیا بسانا چاہتا ہوں
بدن پر زخم کھانا چاہتا ہوں
میں ہر سنت نبھانا چاہتا ہوں
ہلا دے جو پہاڑوں کی جڑوں کو
نظر وہ مومنانہ چاہتا ہوں
جہادی تیغ سے سارے جہاں کے
پرندوں کو مٹانا چاہتا ہوں
شریعت کے گلستان کی زمیں کو
لہو اپنا پلانا چاہتا ہوں
وہی قرآن و سنت کی بہاریں
وہی موسم سہانا چاہتا ہوں
وہی خیمے وہی میدان و صحرا
وہی گزرا زمانہ چاہتا ہوں
وہی ایمان کے پکے مسلماں
وہی قومی ترانہ چاہتا ہوں
وہی انصاف و حق کا بول بالا
وہی سچا زمانہ چاہتا ہوں
اب اس دنیا میں جی لگتا نہیں ہے
اب اس دنیا سے جانا چاہتا ہوں
سفر سے قبل ہمشیرہ سے میں بھی
دعائیں شاعرانہ چاہتا ہوں
جو بابرؒ کو ملا ہے میرے رب سے
وہی اعزاز پانا چاہتا ہوں

☆……☆……☆

ادائیں عاشقانہ چاہتا ہوں
تکلم شاعرانہ چاہتا ہوں
شہر ہو گاؤں ہو یا کوئی جنگل
جہادی آشیانہ چاہتا ہوں

☆……☆……☆

کئی اس کے چہرے کئی ہیں نقاب
یہ امرت نہیں جام ہے زہر کا
یہ رہبر نہیں یہ مسیحا نہیں
یہ ناسور ہے سینہ دہر کا

(ہمشیرہ بابر آفریدی شہیدؒ)

بزم القلم

محترم مدیر صاحب ہفت روزہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ القلم اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ ملک کے طول وعرض میں پہنچ رہا ہے اور جس طرح اس کے معیار میں روز بروز بہتری آ رہی ہے اسی طرح اس کی مانگ میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ جن شہروں میں القلم دستیاب نہیں وہاں کے لوگ بڑی شدت کے ساتھ اس کے اجراء کا تقاضہ کرتے ہیں۔ میں آپ کی توجہ راولپنڈی کی ایک تحصیل کلر سیداں کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں یہاں کے باشندگان ایک عرصہ سے متمنی ہیں کہ یہ گرانقدر اخبار ہمارے شہر میں بھی باقاعدہ آنا چاہئے۔ امید ہے کہ شعبہ نشر و اشاعت میری اس گزارش پر عملدرآمد کر کے نہ صرف کلر سیداں بلکہ ملک کے دیگر ان تمام شہروں میں جہاں القلم نہیں پہنچ رہا۔ کوئی ایسی پالیسی ترتیب دے جس سے وہاں القلم بآسانی دستیاب ہو سکے۔

والسلام

محمد قاسم، کلر سیداں

نثر پارے

دنیا میں بابل واسیریا، ہندوستان وچین، مصر وشام، یونان وروم میں بڑے بڑے تمدن پیدا ہوئے، اخلاق کے بڑے بڑے نظریے قائم کئے گئے۔ تہذیب وشائستگی کے بڑے بڑے اصول بنائے گئے، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، ملنے جلنے، پہننے، اوڑھنے، رہنے سہنے، سونے جاگنے، شادی بیاہ، مرنے جینے، غم ومسرت، دعوت وملاقات، مصافحہ وسلام، غسل وطہارت، عیادت وتعزیت، تبریک وتہنیت، کفن و دفن کے بہت سے رسوم، آداب، شرائط اور ہدایات مرتب ہوئے اور ان سے ان قوموں کی تہذیب وتمدن اور معاشرت کے اصول بنائے گئے۔ یہ اصول صدہا سال میں بنے، پھر بھی بگڑ گئے۔ صدیوں میں ان کی تعمیر ہوئی تاہم وہ فنا ہو گئے۔ لیکن اسلام کا یہ تمدن چند برسوں میں بنا اور تعمیر ہوا اور چودہ سو برس سے کل روئے زمین کی سینکڑوں مختلف اقوام میں یکسانی کے ساتھ قائم ہے کیونکہ اسکا ماخذ ایک ہے اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہے۔

(خطبات مدراس، علامہ سید سلیمان ندویؒ)

شہباز جرنیل

جہادِ کشمیر کے تاریخ ساز مجاہد "غازی بابا" شہید کے تذکرے اور کارناموں پر مشتمل کتاب "جہادِ ہند کا شہباز جرنیل" کا تعارف



جہادِ کشمیر ہر لحاظ سے ایک مکمل جہاد ہے۔

جُہد کے حوالے سے دیکھا جائے تو ایسا مشکل اور مشقت والا جہاد اس زمانے میں کوئی اور نہیں۔ ہزاروں فٹ بلند پہاڑ، بڑے بڑے گلیشئر، برف پوش چوٹیاں، لاکھوں کی تعداد میں انڈین فورسز، خونی باڑ، خوفناک بارڈر، اپنوں کی جفائیں اور غداریاں، دونوں جانب رکاوٹیں غرضیکہ ہر ایسا سبب اپنی انتہائی حالت پر موجود ہے جس کی موجودگی میں ایک عام انسان تو کیا درمیانے جذبے اور عزم کا حامل شخص اس تحریک کے قریب پھٹکنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

مدمقابل کے اعتبار سے دیکھا جائے تو سامنے مشرکین ہیں، وہ مشرکین جن کے بارے میں حکم ہے:

وقاتلوا المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ الآیۃ (التوبہ)

ترجمہ: اور تم سب مشرکوں سے لڑو جیسا کہ وہ سب تم سے لڑتے ہیں۔

جن کے لئے کہا گیا

واقتلوھم حیث ثقفتموھم (انہیں مارو جہاں پاؤ)

جن پر حملے کے لئے تاک میں بیٹھنے کا حکم آیا ہے

واقعدوا لھم کل مرصد (اور بیٹھو ہر وان کے لئے ہر خفیہ ٹھکانے پر)

جنہیں میدان جنگ میں سخت جنگ کے ذریعے نشانِ عبرت بنانے کا حکم ہے

فاما تثقفنھم فی الحرب فشرد بھم من خلفھم

(سو اگر کبھی تو انہیں لڑائی میں پائے تو انہیں ایسی سزا دے کہ ان کے پچھلے دیکھ کر بھاگ جائیں)

مقاصد کے اعتبار سے بھی یہ جہاد بہت مقدس اور اونچا ہے، آیئے ان کا جائزہ لیتے ہیں۔

(۱) مظلوم مسلمانوں کی امداد

ایسے مسلمانوں کی مدد کے لئے پہنچنا اور جلد پہنچنا مسلمانوں کے ذمہ فرض ہے جو مظلوم ہوں، کفر کے قبضے میں پھنسے ہوں اور غلامی کی حالت میں ہوں۔

وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر (الانفال)

جب وہ دین کے نام پر مدد کے لئے بلائیں "فعلیکم" تم پر واجب ہے "النصر" ان کی مدد۔

جزاء پر ف کا آنا فوری عمل کے لئے، علیکم کا معنی ہے واجب اور خبر کی مبتدا پر تقدیم حصر اور لزوم کے بیان کے لئے ہے۔ یہ بات تو عربی گرائمر کا علم رکھنے والے سمجھ سکتے ہیں عوام کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس جملے کا ترجمہ یوں بنتا ہے:

"تم پر فوری طور پر ان کی مدد کو پہنچنا ہی لازم ہے"

(۲) عزتوں اور عصمتوں کی پاسداری اور حفاظت اور ہتکِ عزت کا بدلہ

غزوہ بنی قینقاع کیوں ہوا تھا؟ فتح الجواد میں سورۃ حشر کی تفسیر میں پڑھ لیجئے۔ مسئلہ ایک مسلمان خاتون کے دوپٹے کا تھا۔ اور کشمیر میں ہزاروں عزتیں پامال ہیں۔

(۳) استخلاصِ وطن

کافر مسلمانوں کی سرزمین پر قبضہ کر لیں بلکہ صرف قبضہ کرنے کے لئے چل پڑیں تو جہاد لازم ہو جاتا ہے۔

(اور دشمن آ جانے کی صورت میں جہاد فرض ہے ہر شخص پر خواہ مالدار ہو یا مفلس)

اور علامہ قرطبیؒ کی یہ جامع عبارت کیا کہتی ہے:

قد تکون حالۃ یجب فیھا نفیر الکل... وذلک اذا تعین الجھاد بغلبۃ العدو علی قطر من الأقطار، او بحلولہ بالعقر، فاذا کان ذلک وجب علی جمیع اھل تلک الدار ان ینفروا و یخرجوا الیہ خفافا، وثقالا، شبابا و شیوخا، کل علی قدر طاقتہ، من کان لہ اب بغیر اذنہ، ومن لااب لہ، ولا یتخلف احد یقدر علی الخروج من مقاتل، او مکثر، فان عجز اھل تلک البلدۃ عن القیام بعدوھم کان علی من قاربھم، وجاورھم ان یخرجوا علی حسب مالزم اھل تلک البلدۃ، حتی یعلموا ان فیھم طاقۃ علی القیام بھم، ومدافعتھم، وکذلک کل من علم بضعفھم عن عدوھم، وعلم اللہ یدرکھم، ویمکنہ غیاثھم لزمہ ایضا الخروج الیھم... ولو قارب العدو دار الاسلام، ولم یدخلوھا لزمھم ایضا الخروج الیہ، حتی یظھر دین اللہ، وتحمی البیضۃ، وتحفظ الحوزۃ، ویخزی العدو، ولا خلاف فی ھذا (الجہاد و القتال جلد ۲ صفحہ ۱۸۸)

(اور کبھی حالت یہ ہوتی ہے کہ جہاد میں ہر شخص کا نکلنا لازم ہے اور یہ اس وقت ہے جب دشمن مسلمانوں کے کسی علاقے پر قبضہ کر لے یا مسلمانوں کی زمین تک آ پہنچے اور جب ایسا ہو جائے تو اس علاقے کے تمام لوگوں پر دشمن کے مقابل نکلنا واجب ہو جاتا ہے ہلکے ہوں یا بوجھل، جوان ہوں یا بوڑھے، ہر شخص پر اپنی طاقت کے بقدر نکلنا لازم ہے۔ اولاد اپنے باپ کی اجازت کے بغیر، اور کوئی بھی ایسا شخص پیچھے نہ رہے جو لڑ سکتا ہو یا میدان جنگ میں جا کر اپنے لشکر کی تعداد بڑھا سکتا ہو۔ اگر اس علاقے کے لوگ اس مقابلے کے لئے کافی نہ ہوں تو ان کے قریب والوں پر لازم ہو جاتا ہے بالکل اسی طرح جیسے اس علاقے والوں پر تھا۔ اسی طرح ہر اس شخص پر جسے علم ہو کہ جہاد کرنے والے دشمن کے مقابلے میں کم اور کمزور ہیں اور وہ جا کر ان کی طاقت بڑھا سکتا ہے اور ان کی مدد کر سکتا ہے اس پر بھی نکلنا لازم ہے۔ اور اگر دشمن مسلمانوں کے علاقے میں داخل نہیں ہوا مگر اس کے قریب پہنچ گیا اس وقت بھی مسلمانوں پر دین کے غلبے، اپنی زمین اور عزتوں کی حفاظت اور دشمن کو رسوا کرنے کے لئے نکلنا لازم ہے۔)

بے ایمانی سے فوجیں اتاری گئیں۔ مزید ان لوگوں کو کیا کہا جائے جنہیں جہادِ کشمیر کا شرعی ہونا سمجھ نہیں آتا یا پہلے آتا تھا اب بھول گیا۔ بعض لوگوں نے تحریک کشمیر کے بارے میں یہ مؤقف اپنا رکھا ہے کہ یہ زمین کی جنگ ہے، اسی "اصولی مؤقف" کی زد میں لا کر وہ نہ اس تحریک کو جہاد مانتے ہیں نہ اس کے مقتولین کو شہداء اور جہادی تنظیموں پر تبرا کرتے ہیں۔ مندرجہ بالا عبارت صاف بتا رہی ہے کہ زمین کی جنگ شرعی جہاد ہے، ایسا جہاد جس میں ماں باپ کی اجازت کے بغیر نکلنا ہوگا اور ان لوگوں کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی ذاتی زمین کے ٹکڑے کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے تو شریعت اسے بھی شہید کہتی ہے

من قتل دون مالہ فھو شھید (النسائی)

(جو شخص اپنی زمین (کی حفاظت) میں مارا گیا وہ شہید ہے۔)

تو مسلمانوں کی زمین کی خاطر اپنی جان کا ایثار کرنے والا کیوں نہیں؟ اور یہاں تو بات صرف زمین کی نہیں عزتوں کی حفاظت کی بھی ہے۔ ایسے لوگوں کا حق ہے کہ ان کی عقل و دانش اور دینی معلومات پر ماتم کیا جائے۔

بات دوسری طرف جا رہی ہے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔ ہماری انتہائی محترم بہن جی محترمہ ام سیرت جہادی نے یہ کتاب لکھی ہے اور اس پر چند سطور تحریر کرنے کا مجھے حکم دیا گیا۔ یہ کتاب جن موضوعات پر مشتمل ہے مجھے ان سب سے انتہائی جذباتی تعلق ہے۔ یہ تحریک کشمیر کی روداد ہے اور جہادِ کشمیر میرا عشق ہے۔ میں اس کے حوالے سے کافی جذباتی ہوں کیونکہ میں نے اس کے ہر رخ کو بہت قریب سے دیکھا ہے، اور اسے خوب پرکھا اور جانچا ہے۔ میرا ماننا ہے کہ جو شخص بھی کشمیر، اہل کشمیر، جہادِ کشمیر اور مجاہدین کشمیر کو قریب آ کر دیکھے گا یقیناً ان تاثرات سے محروم نہ رہے گا جو ہمارے دلوں میں ہیں، ہاں دل سیاہ ہو تو الگ بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کئی لوگوں کو جہادِ کشمیر کی حیثیت سمجھانے اور مخالفت سے توبہ کرانے کا موقع ملا ہے، جتنے لوگوں سے اعتراضات سنے ایک ہی بات سمجھ میں آئی کہ لوگ جہادِ کشمیر کو میڈیا اور مخالفانہ پروپیگنڈے کی نظر سے ہی دیکھتے ہیں۔ ایسے تمام لوگوں سے عرض ہے کہ جہادِ کشمیر کو مجاہدین سے سمجھنے کی کوشش کریں۔

یہ کتاب جہادِ کشمیر کے تاریخ ساز جرنیل "غازی بابا شہیدؒ" کے تذکرے پر مشتمل ہے اور ہمارا ان سے تعلق بھی کچھ جذباتی سا ہے، وہ ابتداء میں میرے استاد تھے اور

جہاد کے تمام مراحل طے کئے، جہاد کی ہر ترقی کو دیکھا۔ وہ مجاہد بنے، استاذ بنے اور آخر میں جیشِ محمد ﷺ جیسی طوفانی عسکریت کی حامل جماعت کے چیف کمانڈر اور انہوں نے ان تمام حالتوں کا حق ادا کیا۔ مجاہد بننے کا مرحلہ تھا تو ہر زبان پر ان کا نام ہوتا تھا کہ یہ مخلص، جنونی اور جذباتی لڑکا کچھ بنے گا، ہر وقت محنت، جسمانی مشقت، ذہنی ریاضت، سیکھنے کا جنون، کچھ کر گزرنے کا سودا اور ہر قربانی کا عزم۔ پھر وہ استاذ بنے تو بھی ایسے کہ ان کا شاگرد بننا ہر کسی کے لئے اولین ترجیح تھا۔ وہ صرف جسم نہیں ذہن بناتے تھے، صرف سکھاتے نہیں تھے ذہنوں میں اتارنے کی محنت بھی کرتے تھے۔ سخت ورزش کرانا، رگڑے لگانا اور پھر تھکے ماندے جسموں میں اپنی خوبصورت آواز میں نظمیں سنا کر بجلیاں دوڑانا۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ ان کا ہر شاگرد، بہترین مجاہد بنے اور کفر کے خلاف عملی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرے، وہ ایسے استاذ نہ تھے جو محض ڈیوٹی پوری کر رہے ہوں یا لگا بندھا نصاب رٹا رہے ہوں۔ پھر وہ عملی میدان میں اترے تو بڑوں کی اطاعت، انتھک محنت اور جانفشانی سے کمانڈر حضرات کی نظروں میں مقام بنایا اور ایک کے بعد ایک ذمہ داری کے مستحق ٹھہرائے گئے، حتی کہ خود سب سے بڑی ذمہ داری تک جا پہنچے اور یہاں پہنچ کر بھی انہوں نے آرام کرنے اور صرف زبانی احکام چلانے کی بجائے ایسی محنت اور مشقت کو اپنا شعار بنایا کہ سب کو حیران کر دیا، اپنوں کو بھی اور دشمنوں کو بھی۔ اگر سب یہ جانتے کہ سرینگر کے چوکوں پر جیب سے پسٹل نکال کر فوجیوں کے سروں میں گولیاں اتار کر کبھی سائیکلوں اور کبھی موٹر سائیکلوں پر غائب ہو جانے والا شخص کوئی اور نہیں مشرکین کے لئے دہشت کا نشان غازی بابا ہے تو کیا تاثرات ہوتے؟ بہرحال انہوں نے ہر میدان میں اتنا سخت اور کڑا معیار اپنایا جسے اپنانا بھی ہر ایک کے بس کی بات نہیں اور نبھانا تو بعد والوں کے لئے بہرحال ایک چیلنج سے کم نہیں۔ ہمارے استاذ محترم کو ہمارا سلام جنہوں نے ہر جگہ بہت روشن مثالیں چھوڑیں کاش ان جیسے لوگ اور بھی پیدا ہوں اور ہمیشہ ہوتے رہیں۔

یہ کتاب مشتمل ہے کشمیر میں جام شہادت نوش کرنے والے کچھ اور دیوانوں کے ضمنی تذکرے پر جن کے ساتھ میری اپنی اتنی یادیں ہیں کہ لکھنے بیٹھوں تو ضخیم کتاب بن جائے۔ کمانڈر محمد (ارسلان شہید) عنصر محمود (حیدر شہید) زکریا (حذیفہ شہید) وہ لوگ ہیں جو عشق و وفا کی عملی تصویر تھے۔ عزم و ہمت کے پیکر تھے، قربانیوں کی روشن مثالیں تھے اور شوقِ شہادت کے مست حال، اس لئے میرے لئے تو یہ کتاب بڑی اہمیت اور

بنات عائشہؓ کی قاربات تو ان کے نام اور کارناموں سے خوب آشنا ہیں اب اس کتاب کے ذریعے بہت سے لوگ اور بھی جان لیں گے۔ یوں تو یہ پوری کتاب اور اس کی ایک ایک سطر مسلمانوں کے لئے عموماً اور جہاد سے تعلق رکھنے والے خواتین و حضرات کے لئے خصوصیت کے ساتھ سبق آموز ہیں مگر میرے خیال میں اس کتاب کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ جہادِ کشمیر جیسی مقدس تحریک کے بارے زبان زدِ عام اعتراضات کا توڑ ہو جائے گا۔ ہم جب لوگوں سے کشمیر کے احوال بیان کرتے ہیں تو لوگ اکثر باتوں کو جھوٹ اور مبالغہ آمیزی پر محمول کرتے ہیں۔ خواتین کی عصمت دری کی بات ہو یا ظالمانہ کریک ڈاؤنوں کی، گھروں سے غائب کئے لوگوں کا ذکر ہو یا بے گناہ قتل کئے گئے معصوموں کا ہر بات پر شک کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کشمیر کے لوگ مجاہدین سے بے زار ہیں، مجاہدین زور زبردستی ان کے گھروں میں گھستے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ کتاب چونکہ ایک کشمیری خاتون نے لکھی ہے اور اس کا عمومی منظر نامہ بھی آپ بیتی کا ہے اس سے قارئین بآسانی سمجھ سکیں گے کہ کشمیر میں زمینی حقائق کیا ہیں؟ کشمیری عوام کس طرح کے بدترین مظالم کا شکار ہیں؟ کشمیری عوام کا مجاہدین کے ساتھ کس طرح کا جذباتی تعلق ہے اور کیسی وارفتگی کے ساتھ وہ ان کی خدمت کرتے ہیں۔ مجاہدین وہاں کن حالات میں رہتے ہیں اور کن مشکلات سے نبرد آزما ہیں۔ مجاہدین کے حملوں سے کشمیری عوام پر ہونے والے مظالم میں کمی آئی ہے یا اضافہ ہوا ہے؟ ان سب سوالوں کے جواب آپ کو ان شاء اللہ اس کتاب میں مل جائیں گے۔

ایک بات ملحوظ رہے کہ یہ جہادِ کشمیر کی اس زمانے کی داستان ہے جب مجاہدین مضبوط اور کثیر تھے اور ان کا نیٹ ورک بہت پھیلا ہوا تھا۔ ہمارے ملک کے سابقہ ملعون حکمران پرویز مشرف کے دور میں اس کی ہندوستان کے ساتھ ملی بھگت کے باعث مجاہدین کے لئے مشکلات میں اضافہ ہوا اور کارروائیوں کی تعداد پہلے جیسی نہ رہی۔ اس وجہ سے عمومی تاثر پیدا ہوا کہ شاید مجاہدین ختم ہو گئے اور تحریکِ کشمیر دم توڑ گئی۔ یہ تاثر بالکل غلط ہے بلکہ مجاہدین کی قدرے خاموشی تدبیر کا حصہ ہے۔ الحمد للہ کشمیر میں جہاد جاری ہے، مجاہدین موجود ہیں، لڑ رہے ہیں اور پرعزم ہیں، ہاں جیسا کہ میں نے عرض کیا مشکلات زیادہ ہیں اور خطرات بھی اس لئے اہل ایمان مایوس ہونے اور ایسی باتوں پر کان دھرنے کی بجائے مجاہدین کے لئے دعا بھی زیادہ کریں اور تعاون بھی کیونکہ ان حالات میں ان دونوں چیزوں کی زیادہ ضرورت ہو جاتی ہے۔ ہماری جماعت کے شہداء کشمیر کی تعداد ہزار سے زائد ہے کیا ہم ان کے خون کو بھول جائیں گے؟ کیا ہم ان کشمیری مسلمانوں کی آرزوؤں اور تمناؤں کا خون کر دیں گے جنہوں نے ہمارے ساتھیوں کی نصرت کرتے ہوئے اس جہاد میں اپنے گھربار، بچے تک قربان کروائے؟ کیا ہم سختیوں، پریشانیوں اور ہر طرح کے مصائب کے باوجود آزادی کے مطالبے پر ڈٹے کشمیری اہل محبت کا ساتھ چھوڑ دیں گے؟ ہرگز نہیں۔

تحریکِ کشمیر سے دستبرداری کی سوچ کو بھی ہم شہداء کرام کے خون سے غداری کے مترادف سمجھیں گے۔ اس لئے کوئی بھی یہ نہ سوچے، جب تک تحریکِ کشمیر کے شرعی اہداف حاصل نہیں ہو جاتے یہ جہاد جاری رہے گا۔

پاکستانی نوجوان اپنے ایک بھائی کے ان حالات کو

مسلمانوں کی مدد صرف غازی بابا پر نہیں ہم سب پر لازم ہے، مشرکین سے لڑنا صرف غازی بابا نہیں ہم سب کا فریضہ ہے۔ تو ہم اس سے غافل کیوں ہیں؟ ہم ان میدانوں کی طرف کیوں نہیں آتے جہاں عزت ملتی ہے، زندگی ملتی ہے، حوریں ملتی ہیں اور سب سے بڑھ کر ہمارے رب کریم کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ اس کتاب کے ایک ایک لفظ کو غور سے پڑھیے۔ عزم و ہمت کی ایک ایک داستان کو دل میں اتاریے اور شہداء کے معطر خون کے پیغام کو حرزِ جان بنا کر میدانوں میں نکل آئیں، کشمیر، فلسطین، افغانستان اور عراق کے میدان جوانوں کے منتظر ہیں، ہماری دعا ہے کہ یہ کتاب امتِ مسلمہ کو کئی غازی بابا دے اور جہاد کے ہر میدان میں غازی بابا سربکف نظر آئیں۔

مسلمان بہنوں کے لئے یہ کتاب خصوصیت کے ساتھ دل میں بسانے کے قابل ہے۔ آج کی مسلمان ماں، بہن، بیوی اگر غلبۂ اسلام کی عملی جد و جہد کو اپنا کام بنا لے اور عزم کر کے قربانی پر آمادہ ہو جائے تو اسلام کی نشاۃ ثانیہ، احیائے خلافت اور عظمتِ رفتہ کی بحالی کی منزل لمحوں میں قریب آ جائے۔ ماضی میں بھی ہمیں یہ نعمتیں مسلمان خواتین کے عزم و ایثار کی بدولت ملیں آج بھی کچھ مشکل نہیں۔ زیب و زینت کا شوق، دنیا کی ہوس، فتنوں میں ابتلاء کا راستہ چھوڑ کر مسلمان بہن اس راستے کی طرف آ جائے جس کی نشاندہی اس کتاب میں موجود ہے،

جائے، مسلمان عورت دنیا کی بجائے آخرت کو اپنا مطمحِ نظر بنا لے، مسلمان بہن صحابیات اور ہر زمانے کی مجاہدہ عورتوں کو اپنا آئیڈیل بنا لے اور اس راستے کو اپنا لے جس پر آپ کے اس زمانے کی ایک آبلہ پا بہن نے چل کر دکھایا تو آپ کے بھائی دنیا بھر کے کفر کو اس کے بل میں واپس دھکیل دیں۔ ہماری مخلص مجاہدہ بہن جی نے بھی اسی جذبے سے سرشار ہو کر یہ سطور رقم کی ہیں اللہ رب العزت ان کی اس محنت کو بار آور فرمائیں اور اس کا فائدہ عام و تام فرمائیں اور خواتین میں بیداری کا ذریعہ بنائیں۔

میں نے شروع میں عرض کیا کہ یہ ساری کتاب ان موضوعات پر مشتمل ہے جن سے میرا جذباتی تعلق ہے اس لئے قلم روکنا مشکل ہو رہا ہے مگر اصل کتاب اور قارئین کے درمیان زیادہ حائل رہنا اچھا معلوم نہیں ہو رہا اس لئے اس دعا کے ساتھ میں رخصت ہوتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائیں، اس کا فائدہ عام و تام فرمائیں، اسے مصنفہ اور ان کے اہل خانہ کیلئے صدقہ جاریہ بنائیں، ان کی قربانیوں کو قبول فرمائیں اور امیر المجاہدین مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کی زیر امارت اپنی حسین منزل کی طرف رواں دواں قافلہ ایمان و حریت کی حفاظت فرمائیں اور کامیابی سے ہمکنار فرمائیں۔

آمین یا ارحم الراحمین

وقائع سیّد احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ

ایک روز ہم سب لوگ بیٹھے ہوئے اپنے اپنے جہاز کے عجائبات بیان کر رہے تھے کہ اس میں حکیم مغیث الدین صاحب نے کہا کہ ہمارے جہاز پر ایک عجیب و غریب واقعہ گزرا کہ جب ہمارا جہاز لنکا کے قریب پہنچا وہاں پر کایک جہاز دھنسنے لگا اور سکان بھی پھرنے سے بند ہو گیا تب سکانی نے پکار کر کہا کہ سکان تک پانی آ گیا دیکھو تو جہاز پر کیا بلا نازل ہوئی یہ سن کر لوگ گھبرائے اور ادھر ادھر دیکھنے لگے پھر خلاصی اور سکانی ڈبوے کی چھت پر چڑھے اور دیکھا کہ ایک جانور مستول کے کچے پر بیٹھا ہے اور آگ سا چمک رہا ہے اس میں جہاز کے منجنیوں تک پانی آ گیا کہ اس پر بیٹھ کر وضو کر لیوے پھر معلم اور ناخدا گھبرائے اور اس کی طرف توپیں اور بندوقیں اور آتشبازی کے انار چلائے اور دف بجایا اور شور مچایا جس پر بھی وہ نہ اڑا جب دیکھا کہ کسی طرح نہیں اڑتا تب سب لوگ اپنی زندگی سے مایوس ہو گئے کہ اب ہمارے بچنے کی کوئی صورت نہیں اسی جگہ ڈوب کر مر جاویں گے تب میں بھی ڈبوے کی چھت پر چڑھا اور اس جانور کو دیکھا تو یابو کے برابر معلوم ہوا اور مانند شعلۂ آگ کے چمک رہا تھا پھر اس کو دیکھ کر میں نیچے اتر آیا اس وقت میرے دل میں خیال آیا اکثر میں نے حاجی عبدالرحیم صاحب سے سنا ہے وہ بیان کرتے تھے کہ سید صاحب یوں فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ عز اسمہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میں تجھ کو اور تیرے ہمراہیوں کو ساتھ خیر و عافیت کے بیت اللہ شریف کو پہنچا دوں گا تو خاطر جمع رکھ اور میں نے بھی کئی مرتبہ حضرت امیر المومنین کی زبان فیض ترجمان سے سنا ہے کہ مجھ کو بشارت ہوئی ہے اپنے پروردگار سے کہ میں تجھ کو اور سب تیرے ہمراہیوں کو ساتھ خیر و عافیت کے حج کروا کے پھر ہندوستان میں پہنچا دوں گا تب میں نے جنابِ باری میں ساتھ کمال عجز و انکساری کے دعا کی کہ اے پروردگار تو نے اپنے خاص بندے سے وعدہ کیا ہے کہ تجھ کو اور تیرے سب ہمراہیوں کو حج کروا کے ہندوستان میں داخل کروں گا سو تیرا وعدہ سچا ہے مگر اس وقت ہم لوگوں پر یہ وقت تنگ ہے ہم لوگ مایوس اور مضطر ہو رہے ہیں تو اپنا فضل و کرم کر اور اپنے وعدہ کو پورا کر کہ ہم کو اس آفتِ ناگہانی سے نجات ہو پھر اس مجیب الدعوات نے میری دعا قبول کی وہ جانور کچے مستول کا نکال کر لے اڑا اور کچے لوہے کا تین چار ہاتھ لانبا اور دو انگشت کے بھر موٹا ہو گا اس کے اڑتے ساتھ ہی جہاز پانی سے اوپر آ گیا پھر تمام جہاز میں خوشی ہونے لگی اور ہم لوگوں نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ (ص: ۹۹۸۔۹۹۹)

...یہ بات ...

"وواجب على الناس اذاجاء العدوان ينفروا المقل منهم والمكثر"

کشمیر صدیوں اسلامی ریاست رہا ہے جس پر غاصبانہ قبضہ کیا گیا، تقسیم پاکستان کے اصول کے مطابق کشمیر پاکستان کا حصہ بنتا تھا جس پر غاصبانہ قبضہ کیا گیا اور

انجام میں دوست۔ میرے خیال کے مطابق وہ کسی بھی عملی مجاہد اور کچھ کرنے کا جذبہ رکھنے والے نوجوان کے لئے زمانہ حاضر میں ایک بہترین رول ماڈل تھے۔ انہوں نے

حال، اس لئے میرے لئے تو یہ کتاب بڑی اہمیت اور عقیدت کی حامل ہے۔

کتاب کی مصنفہ خود ماشاء اللہ عملی مجاہدہ ہیں۔

پاکستانی نوجوان اپنے ایک بھائی کے ان حالات کو غور سے پڑھیں اور اپنی ذمہ داری کو سمجھیں، جہاد صرف غازی بابا کے لئے نہیں ہم سب کے لئے اللہ کا حکم ہے، مظلوم

میں انتقال کا راستہ چھوڑ کر مسلمان بہن اس راستے کی طرف آجائے جس کی نشاندہی اس کتاب میں موجود ہے، مسلمان خاتون اپنے مال اور اولاد کی قربانی پر آمادہ ہو

آمین یا رب العالمین

طلحہ سیف

۲۳ جمادی الثانی ۱۴۳۰ ہجری

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مذاکرات مگر طالبان سے...؟

قلم تلوار

نوید مسعود ہاشمی
Naveedmasoodhashmi@gmail.com

کیا طالبان کے افغانستان میں امریکی اور نیٹو فورسز کسی خاص دلدل میں پھنس چکی ہیں؟ نذیر ناجی اور امریکی پٹاری کے دیگر دانش فروشوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے قلم نما استروں کی مدد سے جلد از جلد اسی حقیقت کو بے نقاب کریں... اگر مجاہدین افغانستان نے روسی دہریت کے بتوں کو پاش پاش کر کے سوویت یونین کا وجود دنیا کے نقشے سے مٹایا تھا تب تو امریکہ ان کے ساتھ تھا... اور آج امریکی اور نیٹو فورسز کو ناکوں چنے چبوانے والے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد اور ان کے طالبان کے ساتھ کون ہے؟ اس کا جواب بھی امریکی دانش فروشوں کے ذمہ قرض ہے؟ کیا کوئی خطرناک اسلحے، وحشیانہ طاقت اور بے بنا ڈالروں اور پاؤنڈز کے بل بوتے پر خالق کائنات کی طاقت سے ٹکرا سکتا ہے؟ طالبان کو جاہل، اجڈ قرار دینے والے... افغان طالبان کو امریکہ کی طاقت کے سامنے مچھر قرار دینے والے دانش فروش کیا آج سجدہ سہو کرنے کیلئے تیار ہیں؟ ۹ سال قبل جب امریکہ افغانستان پر حملہ آور ہوا تھا ہم نے تب سے یہ کہنا اور لکھنا شروع کیا تھا کہ مجاہدین کی بے مثال جرأت اور نصرت خداوندی کے بل بوتے پر سوویت یونین عبرتناک انجام سے دوچار ہوا تھا... اور امریکہ کی فرعونیت افغانستان کی خاک میں ملتے گی دنیا دیکھے گی... ہم اگر یہ لکھتے اور کہتے تھے تو ہم اپنے اس دعوے پر چٹانوں سے بھی زیادہ وزنی دلائل رکھتے تھے... افغانستان کی تاریخ ہمارے سامنے تھی... مجاہدین افغانستان کے لازوال کارناموں سے ہم بخوبی واقف تھے... اور ان سارے سلسلوں کو اگر قرآن مقدس اور احادیث نبوی ﷺ کے تناظر میں دیکھا جائے تو ہمیں مرنے کی حد تک یقین تھا... کہ وقت ضرور لگے گا مگر امریکہ اپنے ہمنواؤں سمیت افغانستان کے پہاڑوں میں بکھر کر رہ جائے گا... مگر جب روسی چھتری سے فرار حاصل کر کے امریکی چھتری تلے پناہ لینے والے کچھ لکھاری ایسے تھے کہ جو ہمارے ان سچے تجزیوں کا دلائل سے سامنا کرنے کی بجائے ہمارے خلاف دشنام طرازیوں پر اتر آئے، ہمیں بھی دہشت گردوں کا حامی قرار دیتے ہوئے انہیں ذرا سی بھی شرم نہ آئی تھی... شراب و شباب اور ڈالروں کی ہوس نے ان کی آنکھوں پر ایسی پٹی باندھ رکھی تھی کہ نعوذ باللہ وہ خداء بزرگ و برتر کی طاقت سے ہی باغی ہو چکے تھے اور ان میں سے بعض تو ایسے بھی دل اندھے تھے کہ جو امریکی طاقت میں ہی خدا کی طاقت کا مظہر تلاش کر رہے تھے... ملا محمد عمر مجاہد نے پاکستان کا زندگی بھر کبھی کچھ نہ بگاڑا تھا... بلکہ یہ بات ہر ذی شعور انسان جانتا ہے کہ ملا محمد عمر مجاہد اور ان کے ساتھیوں نے ہمیشہ پاکستان میں مارا ماری کی سخت مخالفت کی اور پاکستان کی سلامتی اور حفاظت کو ہمیشہ مقدم جانا... مگر اس سب کے باوجود امریکی پٹاری کے کچھ جھندروں نے ملا محمد عمر مجاہد کو صرف اس لئے اپنے قلم نما استروں کا شکار بنائے رکھا، کیونکہ ان کا آقا امریکہ ملا محمد عمر مجاہد کو باغی قرار دے چکا تھا... مجھے امریکہ کے پالیسی سازوں کے ساتھ ساتھ پاکستان میں پلنے والی امریکی پٹاری کے جھندروں کی عقلوں پر بھی اس لئے زیادہ افسوس رہا ہے کہ امریکیوں نے تو ایک پرامن افغانستان میں ہزاروں بے گناہ لوگ مار ڈالے جب کہ امریکی پٹاری کے جھندروں نے ان بے گناہ افغانوں کے خون پر نہ صرف یہ کہ خوشی سے بغلیں بجائیں... بلکہ افغان طالبان کے خلاف کئے جانے والے امریکی پروپیگنڈے کو بھی بام عروج پر پہنچانے میں خوب کردار ادا کیا... آج جب میں امریکہ اور برطانیہ کے جرنیلوں اور حکمرانوں کے افغانستان کے متعلق دیئے گئے بیانات پڑھتا ہوں تو میرا سر بے اختیار خداوند قدوس کے دربار میں جھک سا جاتا ہے... جس طرح ہزاروں سال قبل بیت اللہ پر حملہ آور ہاتھیوں والے ابرہہ کو آسمان کے سورج نے کمزور سے پرندوں ابابیلوں کے لشکر کے ہاتھوں کھائے ہوئے بھس کی طرح بنتے ہوئے دیکھا تھا... اسی طرح آج خطرناک اسلحے والی سپر پاور امریکہ کی طاقت کو دنیا افغانستان میں بے بسی کا شکار ہوتے ہوئے دیکھ رہی ہے... افغانستان میں نیٹو افواج کے سابق سربراہ اور برطانوی فوج کے کمانڈر جنرل ڈیوڈ رچرڈز کا کہنا ہے کہ مذاکرات کا وقت آن پہنچا ہے اور فوجی اور سیاسی سربراہوں کو افغانستان میں بلا تاخیر مذاکرات شروع کرنے چاہئے... ان کا کہنا تھا کہ طالبان سے مذاکرات میں مزید تاخیر نہیں ہونی چاہئے... عسکریت پسندی کی ہر مہم میں ہمیشہ بات چیت کا راستہ کھلا رہتا ہے، مجھے اس بات کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ طالبان سے ہم مذاکرات میں جلدی کیوں نہیں کرتے...؟ نذیر ناجی، حسن نثار اینڈ کمپنی جواب دے کہ بھلا کیسے اور کمزور طالبان سے برطانوی فوج کے کمانڈر جنرل ڈیوڈ رچرڈز کو مذاکرات کی اتنی جلدی کیوں ہے؟... وہ جنرل ڈیوڈ کو سمجھاتے کیوں نہیں کہ ایسے بے ... اور بزدلانہ بیانات دیکر وہ ان کی دھوتیاں گیلی نہ کرے... انہیں چاہئے کہ وہ جنرل ڈیوڈ کو یہ بھی بتائیں کہ ان کے اس بیان سے یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ جیسے برطانوی فوجی افغانستان میں اپنے جوتے اور بوٹ چھوڑ کر بھاگنے کے چکر میں مبتلا ہو چکے ہیں... بات صرف یہیں پہ ختم نہیں ہوتی بلکہ امریکی خفیہ ادارے سی آئی اے کے سربراہ لیون پنیٹا کہتے ہیں کہ "افغان جنگ ان کی توقع سے زیادہ مشکل اور طویل ثابت ہوئی ہے... القاعدہ اور اس کے حامی دہشت گرد امریکہ پر حملوں کیلئے جدید ترین طریقے استعمال کر رہے ہیں اور زیادہ تشویش کی بات یہ ہے کہ امریکہ کے پاس ان دہشت گردوں کے ماضی کے حوالے سے کوئی ریکارڈ بھی نہیں ہے... جس کی مدد سے انہیں پکڑ اور بے اثر بنایا جا سکے... وہ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ "سی آئی اے" افغانستان میں اپنی تاریخ کا مشکل ترین آپریشن کر رہی ہے"... امریکہ سی آئی اے کے سربراہ کا بیان پڑھ کر میرا دل کافی پسیج گیا... اور میں سوچنے لگا کہ دنیا میں نجانے امریکہ سی آئی اے کا اتنا خوف، رعب اور دبدبہ کیوں ہے؟ یہ بے چارے تو ملا محمد عمر مجاہد کے طالبان کے شکنجے میں خود بہت بری طرح پھنسے ہوئے ہیں... ایسے بے چاروں کے ساتھ ہمدردی کرنے کو جی چاہتا ہے... پاکستان میں پلنے والے امریکی پٹاری کے جھندروں کو چاہئے کہ وہ اپنے گورے آقا لیون پنیٹا سے پوچھ کر مسلمانوں کو بتائیں کہ "مائی باپ" کیا آپ افغانستان میں نسوار کا کاروبار کرنے آئے تھے کہ آپ کو افغان جنگ توقع سے زیادہ مشکل اور طویل لگ رہی ہے؟... ہمارے پاکستان میں ایک جملہ مشہور ہے کہ مہمان آتا اپنی مرضی سے ہے لیکن واپس میزبان کی مرضی سے جاتا ہے... آپ تو پھر افغانوں کے وہ بن بلائے مہمان ہیں کہ افغانوں کا دل آپ پہ ایسا آیا ہوا ہے کہ ان کی خواہش ہے کہ آپ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ان کی مٹی کی تہہ اوڑھ کر خاک نشین ہو جائیں... اگر امریکہ کے پاس دہشت گردوں کے ماضی کے حوالے مکمل معلومات نہیں تھیں تو جارج ڈبلیو بش کو کیا "پاگل پرویز مشرف" نے کاٹا تھا کہ وہ بغیر معلومات کے ہی افغانستان پر چڑھ دوڑا تھا... لیجئے ایک اور چٹ پٹا بیان پڑھئے گوروں کے دیس امریکہ کے کالے صدر اوبامہ کا کہنا ہے کہ "امریکہ تاریخ کی طویل ترین جنگ افغانستان میں لڑ رہا ہے... افغانستان میں ہمیں ۹ سال ہو چکے ہیں اور آئندہ سال ہمیں ایک دہائی ہو جائیگی تاہم اس کا مطلب یہ نہیں ہم اچانک لائٹیں بجھا کر دروازے بند کر دیں گے... صدر کرزئی کی طرف سے مفاہمتی کوششیں مثبت قدم ہیں"... اگر صدر بارک اوبامہ کو افغانستان میں امریکیوں کی "۹ سالہ عمر" یاد ہے تو افغانستان میں موجود امریکی فوج کو تو ایک ایک پل یاد ہو گا... افغانستان میں امریکی کس طرح پل پل گن گن کر گزارتے ہیں یہ تو کوئی ان سے ہی پوچھ کر دیکھے... امریکی صدر نے نجانے کیا سوچ کر افغانستان میں امریکہ کی ۹ سالہ عمر گنوائی... اور دسویں سال کی طرف اشارہ بھی کر دیا... کیا اس کے بعد امریکہ افغانستان سے نکل بھاگنے کی منصوبہ بندی کر چکا ہے؟... لیکن یہ کیسے ممکن ہو سکے گا؟ حالانکہ طالبان کے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نے بہت عرصہ پہلے کہا تھا کہ افغانستان میں امریکہ آیا اپنی مرضی سے ہے مگر جائے گا ہماری مرضی سے...

☆......☆......☆

اسلام تو عزت کا سبب ہے

اسلام تو عزت کا، بلندی کا سبب ہے
مسلم تجھے اس کا نہ یقیں ہو تو عجب ہے

وحدت ہے، اخوت ہے، مساوات ہے اس میں
یہ دین سراسر ہی محبت ہے، ادب ہے

انصاف ہے، الفت ہے، امن اور سکوں بھی
اس دین و پیمبر کا تو رحمت ہی لقب ہے

صدیوں کی مسافت بھی نہ گہنا سکی اس کو
تاریخ میں تحقیق سے یہ عالی نسب ہے

دھوکا تیری آنکھوں کا ہے، لاریب ہے یہ دیں
جیسا تھا یہ ماضی میں حسیں، ویسا ہی اب ہے

کھلتے ہیں وحی سے ہی حقائق کے دریچے
مادے کے پجاری کو بھلا ہوش ہی کب ہے

ہیں فقر و غنا شاہی و سلطانی کا باعث
دشمن کی گدائی تو تری سوئے طلب ہے

مرعوب ہے کافر سے تو مرغوب تجھے کفر
باطل کی طرف تیرا لپکنا بھی غضب ہے

مغلوب ہے کیوں غیر سے اے حق کے پرستار؟
غالب ہو ترا دین بھی اور تو بھی، تو تب ہے

باغی ہے شریعت سے، تو رسوا ہے جہاں میں
ذلت تری دشمن کے لئے وجہ طرب ہے

انور ہے ابھی وقت ذرا ہوش کی راہ چل
بھٹکا ہوا ہے حق سے تو اور ظلمت شب ہے

☆☆......☆☆......انور جمیل......☆☆......☆☆

جنگ

اقرأ

جوامعُ الکَلِم

سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتیازات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے چھ باتوں میں انبیائے کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے۔

☆ مجھے جامع ومختصر بات کہنے کی صلاحیت دی گئی۔

☆ مجھے رعب کے ذریعے نصرت بخشی گئی۔

☆ میرے لیے اموالِ غنیمت حلال کیے گئے۔

☆ میرے لیے زمین کو مسجد بنا دیا گیا اور پاکیزگی کا ذریعہ بھی۔

☆ مجھے تمام دنیا (تمام جہانوں) کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا۔

☆ اور میرے اوپر انبیاء کا سلسلہ ختم کردیا گیا۔''

(مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

خطبہ

عقیدۂ ختمِ نبوت کی عظمت واہمیت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری اور مجھ سے پہلے انبیاءؑ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین وجمیل محل بنایا، مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگادی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں۔'' (صحیح مسلم)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: ''رسالت ونبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا، میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔'' (ترمذی)

☆ پیغمبرِ آخر واعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں محمدؐ ہوں، میں احمدؐ ہوں، میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے کفر مٹایا جائے گا، میں حاشر ہوں کہ میرے بعد لوگ حشر میں جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب ہوں، اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔'' (بخاری ومسلم)

☆ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا: ''تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (صحیح بخاری)

مسلم شریف میں روایت ہے کہ: ''میرے بعد نبوت نہیں۔''

☆ حضرت ابوہریرہؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے، جب کسی نبی کی وفات ہوتی تو ان کی جگہ دوسرا نبی آتا تھا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے۔'' (صحیح بخاری)

☆ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رسالت ونبوت ختم ہوچکی ہے، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔'' (ترمذی)

ان ارشادات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انسانیت کی ہدایت وراہ نمائی کے لیے حضرت آدمؑ سے جو سلسلۂ رُشد شروع ہوا تھا، وہ نبی خاتم، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل ہوا، آپؐ کے بعد نبوت ورسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں، خاتم الانبیاء اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نبوت ورسالت کی آخری اینٹ اور آخری کڑی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دین کی تکمیل کردی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ شریعت رُشد وہدایت کا ابدی سرچشمہ ہے۔ اسلام دینِ کامل اور ابدی ضابطۂ حیات ہے، اس کی اتباع ہی دین ودنیا میں کامیابی کی ضمانت اور آخرت میں نجات کی کلید ہے۔ رُشد وہدایت کا سلسلہ اور ایمان سے وابستگی درحقیقت عقیدۂ ختمِ نبوت پر ایمان سے وابستہ ہے۔ اس پر ایمان بندگی کا لازمی اور ناگزیر تقاضا ہے، جس کے بغیر دین وایمان کا تصور بھی محال ہے۔

ختمِ نبوت اور تکمیلِ دین

یہ اسلام کا بنیادی عقیدہ، شریعتِ محمدیؐ کی اساس اور بنیاد ہے

مفتی محمد نعیم
(مہتمم جامعہ بنوریہ عالمیہ)

رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء اور سید المرسلین بنا کر مبعوث فرمایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ورسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور قیامت تک پوری انسانیت کے ہادی ورہبر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینِ کامل عطا کیا گیا۔ اب دینِ اسلام ہمیشہ کے لیے مکمل ہوگیا۔ یہ ایک کامل ومکمل ضابطۂ حیات اور قرآن بنی نوعِ انسان کے لیے دائمی صحیفۂ ہدایت ہے، جس میں کسی ترمیم اور تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبرانہ خصوصیات میں سب سے اہم اور نمایاں خصوصیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امام الانبیاء، سید المرسلین اور خاتم النبیین ہونا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام اور دینِ اسلام آفاقی اور عالمگیر حیثیت کا حامل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوعِ آدم اور پورے عالمِ انس وجن کے لیے دائمی نمونۂ عمل اور آخری نبی بنا کر مبعوث فرمائے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دینِ متین کی تکمیل کردی گئی۔ پوری انسانیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک پوری انسانیت کے لیے ہادی ورہبر اور بشیر ونذیر بنا کر مبعوث فرمائے گئے۔

اس ابدی حقیقت کی وضاحت مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی میں بہ تمام وکمال کردی گئی۔ ارشادِ ربانی ہے: ''اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے خوش خبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔'' (سورۂ سبا) ارشادِ ربانی ہے: ''کہہ دیجیے، اے لوگو، میں تم سب لوگوں کی طرف اللہ کا پیغام دے کر بھیجا گیا ہوں۔'' (سورۃ الاعراف) ایک اور مقام پر ارشاد ہوا: ''برکت والا ہے وہ (اللہ) جس نے حق وباطل میں امتیاز کرنے والی کتاب اپنے بندے (محمدؐ) پر

قوموں کی طرف مبعوث کیے جاتے تھے، اور میں تمام انسانوں کے لیے مبعوث ہوا ہوں۔'' (صحیح بخاری)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیائے کرام تشریف لائے، ان کی بعثت ورسالت کسی خاص عہد یا کسی خاص قوم کے لیے تھی، کسی نبی اور رسول کے مخاطب تمام انسان اور پوری دنیا کے لوگ نہیں تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور تکمیلِ دین سے قبل نازل شدہ آسمانی کتب بھی مخصوص عہد کے لیے تھیں۔

تاہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد سلسلۂ نبوت ورسالت ختمی مرتبت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام اوصافِ کمال کے ساتھ ختم کردیا گیا۔ اب ہدایت وراہ نمائی کا ابدی سرچشمہ قرآن کریم اللہ کی نازل کردہ آخری کتاب، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ تعلیمات، شریعتِ محمدیؐ قیامت تک انسانیت کی ہدایت وراہ نمائی کی ضامن،

دین ودنیا میں فلاح اور آخرت میں نجات کی یقینی ضمانت ہیں۔ اب یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی بنا کر پوری انسانیت کی ہدایت ورہبری کے لیے دنیا میں بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا، نہ کوئی

☆ یہ کہ کسی خاص قوم میں نبی بھیجنے کی ضرورت اس لیے ہو کہ اس میں پہلے کبھی کوئی نبی نہ آیا ہو اور کسی دوسری قوم میں آئے ہوئے نبی کا پیغام بھی اس قوم تک نہ پہنچ سکا ہو۔

☆ نبی بھیجنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کی تعلیم قوم نے بھلادی ہو یا اس میں تحریف کردی ہو اور اب اس کی پیروی کرنا ناممکن ہوگیا ہو۔

☆ پہلے گزرے ہوئے نبی کے ذریعے مکمل تعلیم وہدایت لوگوں کو نہ ملی ہو اور تبلیغِ دین اور شریعت کی تشریح وتعبیر کے لیے مزید کسی نبی کی ضرورت ہو یا نبی کا پیغام اور شریعت نامکمل ہو۔

☆ ایک نبی کے ساتھ ایک ہی عہد میں اس کی مدد کے لیے ایک اور نبی کی حاجت ہو۔ ظاہر ہے کہ مندرجہ بالا وجوہ میں سے کوئی ایک وجہ بھی نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت اور تکمیلِ دین وشریعت کے بعد اب باقی نہیں ہے۔

ختمِ نبوت اور تکمیلِ دین رسالتِ محمدیؐ کا امتیاز ہے۔

اس حقیقت کی ترجمانی کرتے ہوئے علامہ سید سلیمان ندویؒ لکھتے ہیں: ''یہ رعب ونصرت، یہ پیروؤں کی

پوری کردی، اور اسلام کو دین کی حیثیت سے میں نے تمہارے لیے پسند کیا۔'' (سورۃ المائدہ)

یہ آیت اس بات کی بشارت تھی کہ نبوت جس کا مقصد دین کی عمارت میں کسی نہ کسی اینٹ کا اضافہ تھا، وہ آج تکمیل کو پہنچ گئی۔'' (سیرت النبیؐ، جلد سوم)

''ختمِ نبوت'' اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے، یہ شریعتِ محمدیؐ کی اساس اور بنیاد ہے، رسالتِ محمدیؐ کا امتیاز اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی اہم اور نمایاں ترین خصوصیت ہے۔ قرآن وسنت، تعاملِ اُمت، صحابہؓ وتابعین اور پوری اُمت کا اس امر پر اجماع ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''خاتم النبیین'' بنا کر مبعوث فرمایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دین کی تکمیل کردی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی، قرآن ہدایت وراہ نمائی کا آخری اور ابدی سرچشمہ اور یہ اُمت آخری اُمت ہے۔

قرآن وسنت میں اس حوالے سے بے شمار دلائل موجود ہیں۔ اُمت کا اس امر پر اجماع ہے کہ ''عقیدۂ ختمِ نبوت'' پر ایمان ایک ناگزیر اور لازمی دینی تقاضا ہے، جس کا منکر کافر، مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ قرآن کریم اور احادیثِ نبویؐ میں ختمِ نبوت کے حوالے سے بے شمار دلائل موجود ہیں۔ چناں چہ ''سورۂ احزاب'' میں پوری وضاحت اور صراحت کے ساتھ یہ اعلان کیا گیا کہ: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے پیغمبر اور تمام نبیوں کے خاتم ہیں۔'' (سلسلۂ نبوت ورسالت کو ختم کرنے والے ہیں)

رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلۂ نبوت ورسالت کے اختتام کی ایک واضح دلیل یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک پوری انسانیت کے لیے نجات دہندہ اور ہادی ورہبر بنا کر بھیجے گئے۔ اس حوالے سے ارشادِ ربانی ہے: ''اے نبیؐ، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کے لیے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے۔'' (سورۂ سبا) جب کہ ''سورۂ اعراف'' میں واضح طور پر فرمایا گیا: ''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجیے، اے انسانو، میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔''

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمہ گیر شریعت، ختمِ نبوت اور

بہترین کلام

ختمِ نبوت، رسالتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتیازی پہلو

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں، اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ (سورۃ الاحزاب) سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین اور آخری نبی ہونے پر صاف اور صریح آیت تو یہ ہے، اس کے علاوہ قرآن مجید کی اور آیات بھی ہیں، جن سے آپ کا خاتم النبیین اور آخری نبی ہونا ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت وراہنمائی کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو وقتاً فوقتاً اس دنیا میں بھیجا جنہوں نے آکر انسان کو اس دنیا میں آنے کا اصل مقصد بتایا اور اسے صحیح خطوط پر زندگی گزارنے کے طور طریقوں سے آگاہ کیا۔ یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سلسلۂ نبوت جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کردیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی

گا، اللہ کا دھیان رکھو تو اللہ کو اپنے سامنے پاؤ گے۔ اگر کسی سے سوال کرنا ہو تو صرف اللہ ہی سے سوال کرو اور جب کسی سے مدد مانگنی ہو تو صرف اللہ ہی سے مدد مانگو اور اچھی طرح جان لو کہ اگر سارے انسان مل کر تمہیں کوئی فائدہ پہنچانا چاہیں، تو اس سے زیادہ فائدہ نہیں پہنچا سکتے جتنا اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر سارے انسان جمع ہوکر تمہیں نقصان پہنچانا چاہیں، تو اس سے زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکتے، جتنا اللہ نے تمہاری قسمت میں لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھالیا گیا ہے اور صحیفے خشک ہوچکے ہیں۔'' (ترمذی)

بہترین دعا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک محبوب ترین دعاؤں میں سے یہ دعا ہے جسے بندہ مانگے۔

''سبحٰن [illegible] الذی لا یعجزہ [illegible] فی الارض ولا فی السماء یا حی یا قیوم''۔

(مجمع الزوائد)

بہترین درود

معاملہ کرو (اور رکھو)

☆ بہترین کام میانہ روی ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! میں تجھ سے رحمت کا سائل ہوں، جس سے میرا دل ہدایت پائے، پراگندہ معاملات درست ہوں، میرا غائب اصلاح یافتہ ہو، میرا حاضر عمدہ ہو، میرا عمل پاکیزہ ہو، مجھے رشد وہدایت کا الہام ہو، میری اُلفت زیادہ ہو اور مجھے ہر برائی سے تحفظ عطا ہو۔''

بہترین رہنمائی

دنیا اور زندگی کی محبت

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے رب کی طرف سے ایک واضح راستے پر رہو گے، جب تک تم میں دو نشے ظاہر نہ ہوجائیں۔ ایک جہالت کا نشہ، دوم زندگی کی محبت کا نشہ، اور تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے رہو گے لیکن

آپ کا لقب نوح ہوگیا۔ (حیاۃ الحیوان)

نیز آپ اپنے نفس پر روتے تھے۔ اس لیے کہ ایک مرتبہ حضرت نوح علیہ السلام کا گزر ایک خارش والے کتے پر ہوا تو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ کتنا بدشکل ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ تو نے مجھے عیب لگایا ہے یا میرے کتے کو؟ کیا تو اس سے اچھا پیدا کرسکتا ہے؟ حضرت نوح علیہ السلام اپنی اس بات پر روتے تھے۔ (صاوی)

حضرت نوح علیہ السلام کی کل عمر ایک ہزار پچاس سال تھی اور جب نبوت ملی تو اس وقت کی عمر کے بارے میں اختلاف ہے، بعض نے پچاس سال کہا، بعض نے باون سال اور بعض نے سو سال کہا ہے۔ (صاوی)

اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا، جنہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانی سکھائی اور یہ کشتی دو سال میں بنائی گئی۔ اس کی لمبائی تین سو ہاتھ، چوڑائی پچاس ہاتھ اور اونچائی تیس ہاتھ اور اس کشتی میں تین منزلیں تھیں، سب سے نیچے کی منزل میں درندے کیڑے مکوڑے، دوسری (درمیانی) منزل میں چوپائے یعنی گائے، بیل، بھینس وغیرہ اور سب سے اوپر کی منزل میں انسان تھے۔ (حاشیہ جلالین)

اس کشتی میں لوگوں کی تعداد بعض نے اسی بیان کی

ہوا۔تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سلسلۂ نبوت جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا، وہ آنحضرت ﷺ پر ختم کردیا گیا۔آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں،آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔آپ ﷺ کی امت آخری امت ہے اس کے بعد کوئی امت نہیں ہوگی آپ ﷺ پر جو کتاب (قرآن کریم) نازل ہوئی وہ آخری کتاب ہے۔یہ عقیدہ ختم نبوت کہلاتا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے،اس پر ایمان لانا اسی طرح ضروری ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی اکرم ﷺ کی رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے۔حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا،کیوں کہ یہ عقیدہ قرآن کریم کی سو سے زائد آیات اور دو سو احادیث سے ثابت ہے،امت کا سب سے پہلا اجماع بھی اسی پر منعقد ہوا ہے،یہی وجہ ہے کہ ختم نبوت کا مسئلہ اسلامی تاریخ کے کسی دور میں مشکوک اور مشتبہ نہیں رہا اور نہ ہی کبھی اس پر بحث کی ضرورت سمجھی گئی،بلکہ ہر دور میں متفقہ طور پر اس پر ایمان لانا ضروری سمجھا گیا۔

حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان درحقیقت اس اُمت پر ایک احسان عظیم ہے اس عقیدے نے اس اُمت کو ایک وحدت کی لڑی میں پرو دیا ہے،آپ پوری دنیا میں کہیں چلے جائیں اور آپ ہر دور اور ہر عہد کی تاریخ کا مطالعہ کریں آپ کو نظر آئے گا کہ خواہ کسی قوم،کسی زبان،کسی علاقہ اور کسی عہد کا باشندہ ہو،اگر وہ مسلمان ہے اور حضور اکرم ﷺ پر اس کا ایمان ہے تو ان کے عقائد،ان کی عبادات،ان کے دین کے ارکان، ان کے طریقے میں آپ کو یکسانیت اور وحدت نظر آئے گی جس طرح حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں پانچ نمازیں فرض تھیں،اسی طرح آج بھی پانچ نمازیں فرض ہیں،ان کے جو اوقات حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں تھے،وہی آج بھی ہیں،اسی طرح روزہ،حج،زکوٰۃ اور دیگر احکام بھی سب کے لیے یکساں ہیں یہ سب نتیجہ ہے ختم نبوت کا،اتمام نبوت کا،اکمال شریعت کا۔

...الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ۔

(مجمع الزوائد)

بہترین درود

دنیا و آخرت میں بے شمار نعمتیں پانے کے لیے اس درود پاک کی کثرت کی جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

بہترین علاج

پیٹ کے کیڑوں کا علاج

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : نہار منہ کھجوریں کھایا کرو،کیوں کہ اس سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔(مسند فردوس)

بکھرے موتی

قاضی عیاضؒ نے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان اقدس سے نکلے ہوئے علم و حکمت کے چند نمونے سمیٹے ہیں۔آپ ﷺ کے ارشادات گرامی فصاحت و بلاغت کا بے مثال نمونہ ہیں،چند ارشادات و فرمودات نبویؐ ملاحظہ ہوں......

☆ مسلمانوں کے خون برابر ہیں،ان کا ادنیٰ فرد بھی ذمہ لے سکتا ہے۔دوسروں کے خلاف وہ ایک مٹھی کی طرح ہیں۔

☆ لوگ کنگھی کے دانتوں کی طرح ہیں۔

☆ اس شخص کی دوستی میں کوئی بھلائی نہیں تو جس کا مفاد دیکھے،لیکن وہ تیرا مفاد نہ دیکھے۔

☆ لوگ کانیں (معادن) ہیں۔

☆ جسے اپنی اوقات معلوم ہوگئی،وہ ہلاک نہیں ہوگا۔

☆ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس کا بولنا غنیمت اور چپ رہنا سلامتی جانا جائے۔

☆ تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں،جن کے اخلاق اچھے ہیں،جو تواضع اور الفت رکھنے والے ہیں۔

☆ لایعنی (غیر ضروری) بات نہ کرو اور غیر ضروری چیز میں دخل نہ کرو۔

☆ چغل خور اللہ تعالیٰ کے یہاں باعزت نہیں ہوتا۔

☆ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو،برائی کے بعد نیکی کرو،یہ برائی کو مٹادے گی،لوگوں سے حسن خلق کا

بہترین نصیحت

سب کچھ اللہ سے ہونے کا یقین

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز رسول اکرم ﷺ کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ آپ ﷺ نے مجھے نصیحت فرمائی۔”اے لڑکے! اللہ (کے حق) کی حفاظت کرو،اللہ تمہاری حفاظت کرے

جب دنیا کی محبت تم میں ظاہر ہوجائے گی تو پھر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرسکو گے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد نہ کرسکو گے۔ اس زمانے میں قرآن پاک اور حدیث نبویؐ کو بیان کرنے والے ان مہاجرین و انصار کی طرح ہوں گے جو شروع میں اسلام لائے تھے۔(حیاۃ الصحابہؓ)

بہترین معلومات

حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام کے اصل نام کے متعلق اختلاف ہے،بعض نے عبدالغفار،بعض نے یشکر،بعض نے عبدالجبار بتایا ہے۔(حیات آدم از مولانا محمد میاں)

نوح کے اصل معنی رونے کے ہیں،چوں کہ آپ اپنی امت کے گناہوں پر بکثرت روتے تھے،اس وجہ سے ... چوپائے یعنی گائے،بیل،بھینس وغیرہ اور سب سے اوپر کی منزل میں انسان تھے۔(حاشیہ جلالین)

اس کشتی میں لوگوں کی تعداد بعض نے اسی بیان کی ہے،جس میں آدھے مرد اور آدھی عورتیں،بعض نے ستر مرد و عورت اور بعض نے نوے بیان کیے ہیں۔حضرت نوح علیہ السلام دس رجب کو کشتی میں سوار ہوئے اور دس محرم کو یہ کشتی شہر موصل کے بلند پہاڑ ”جودی“ پر جاکر ٹھہری،حضرت نوح علیہ السلام اس میں چھ ماہ تک سوار رہے۔اس طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام ساٹھ سال زندہ رہے اور بعض نے ڈھائی سو سال بھی بیان کیا ہے۔حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے تھے،حام،سام اور یافث۔حام کی اولاد میں ہند سندھ،حبشہ کے لوگ ہیں،سام کی اولاد میں اہل عرب،روم اور فارس ہیں،جب کہ یافث کی اولاد میں یاجوج ماجوج اور ترک ہیں۔(بستان ابواللیث)

ایک حکایت ایک سبق

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا حضرت،میں گناہوں میں مبتلا ہوں،کوئی ایسی نصیحت ارشاد فرمایئے کہ میں گناہوں سے بچ جاؤں،آپ نے فرمایا : ”تمہیں پانچ چیزیں بتاتا ہوں،اگر تم ان کی پابندی کرلو تو تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا“۔پھر فرمایا : جب تم گناہ کا ارادہ کرو تو اللہ کا رزق نہ کھایا کرو،اس شخص نے پوچھا کہ پھر کیا کھاؤں؟اس لیے کہ زمین میں جو کچھ ہے وہ تو اللہ کا عطا کردہ ہے،حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نے فرمایا:اے اللہ کے بندے! کیا تجھے یہ زیب دیتا ہے کہ تو اللہ کا دیا ہوا رزق کھائے اور پھر بھی اس کی نافرمانی کرے؟اس شخص نے کہا بالکل نہیں۔دوسری بات حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نے یہ ارشاد فرمائی: جب گناہ کا خیال دل میں آئے تو اللہ کی زمین پر آباد شہروں کو چھوڑ دینا۔اس نے کہا کہ یہ تو بہت مشکل ہے،اگر میں اللہ کی زمین پر نہ رہوں تو اور کہاں رہوں گا؟آپ نے فرمایا کہ اللہ کا دیا ہوا کھاتے ہو،اس کی زمین پر چلتے ہو،پھر بھی اس کی نافرمانی کرتے ہو۔آپ نے تیسری بات یہ فرمائی کہ اگر پھر بھی گناہ کا خیال دل میں آئے تو ایسی جگہ جاکر گناہ کرنا،جہاں تمہیں اللہ تعالیٰ نہ دیکھ سکے۔اس شخص نے کہا کہ حضرت،ایسی کون سی جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ نہ ہو،آپ نے فرمایا کہ جب ہر جگہ اللہ تعالیٰ موجود ہے اور تم اس کے سامنے گناہ کرو گے تو تمہیں شرم نہیں آئے گی؟اس کے بعد حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نے چوتھی بات یہ بتائی کہ جب ملک الموت تیری روح قبض کرنے آئے تو اس سے کہنا ٹھہریئے،مجھے مہلت دیجیے،تاکہ میں سچی توبہ کرلوں اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرلوں،اس شخص نے کہا کہ ملک الموت میری اس بات کو نہیں مانے گا،اس لیے کہ اسے تو اللہ تعالیٰ نے مقررہ وقت پر میری روح قبض کرنے کا حکم دیا ہے۔حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نے فرمایا کہ جب تو جانتا ہے کہ تو موت کو نہیں روک سکتا اور تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تیری موت کا وقت مقرر ہے،اس میں تاخیر نہیں ہوسکتی تو تجھے کس طرح امید ہے کہ تو اللہ کے عذاب سے چھوٹ جائے گا؟اس کے بعد آپ نے پانچویں نصیحت یہ فرمائی کہ قیامت کے دن جب جہنم کی طرف لے جانے والے فرشتے تجھے پکڑ کر جہنم میں لے جانا چاہیں،تو ان کے ساتھ نہ جانا۔اس نے کہا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ وہ تو مجھے نہیں چھوڑیں گے۔حضرت ابراہیم بن ادہمؒ فرمایا کہ پھر تجھے کیوں کر امید ہے کہ تو عذاب سے بچ جائے گا؟یہ سن کر وہ شخص کہنے لگا کہ حضرت،میں توبہ و استغفار کرتا ہوں اور گناہ نہ کرنے کا عہد کرتا ہوں،کہتے ہیں کہ اس شخص نے سچی توبہ کرلی اور آئندہ ساری زندگی اپنی توبہ پر قائم رہا اور اس نیکی کی حالت میں وہ دنیا سے رخصت ہوگیا۔

ہوں۔“ (سورۃ الاعراف) ایک اور مقام پر ارشاد ہوا: ”برکت والا ہے وہ (اللہ) جس نے حق و باطل میں امتیاز کرنے والی کتاب اپنے بندے (محمدؐ) پر نازل کی،تاکہ وہ دنیا جہاں کے لیے ہوشیار و آگاہ کرنے والا ہو۔“ (سورۃ الفرقان)

ختم نبوت کے حوالے سے رسول اکرم حضرت محمد ﷺ نے مختلف احادیث میں یوں بیان فرمایا ہے۔☆”میں کالے اور گورے (مشرق و مغرب) تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔(مسند احمد) ایک موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں (عمومیت کے ساتھ) تمام انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہوں،حالاں کہ مجھ سے پہلے جو نبی مبعوث ہوئے،وہ خاص اپنی قوموں کی طرف بھیجے جاتے تھے۔“

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے: ”پہلے ہر نبی خاص اپنی

ضمانت ہیں۔اب یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی بناکر پوری انسانیت کی ہدایت و رہبری کے لیے دنیا میں بھیجا۔آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا،نہ کوئی نیا دین آئے گا،نہ کوئی شریعت آئے گی،نہ وحی نازل ہوگی اور نہ اللہ کا پیغام نازل ہوگا۔

دوسری جانب قرآن کریم سے جب ہم یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ انبیائے کرامؑ کی بعثت کن حالات میں پیش آئی،اور وہ کیا تقاضے تھے،جن کے پیشِ نظر دنیا میں مختلف تاریخی ادوار اور اقوام میں انبیائے کرامؑ کو بھیجا گیا،تو واضح طور پر پتا چلتا ہے کہ صرف چار حالتیں ایسی ہیں،جن میں انبیائے کرامؑ کو مبعوث فرمایا گیا۔

دین و شریعت کے بعد اب باقی نہیں ہے۔ختم نبوت اور تکمیل دین رسالتِ محمدی ﷺ کا امتیاز ہے۔اس حقیقت کی ترجمانی کرتے ہوئے علامہ سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں : ”یہ رُعب و نصرت،یہ پیرووں کی کثرت،یہ سجدہ گاہ کی عام،یہ اعجازِ دوام،یہ جامع الکلمی،یہ دعوتِ عمومی،یہ تکمیلِ دین،یہ آیاتِ تبیین اس امر کے واضح دلائل ہیں کہ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس پر تمام پیغمبرانہ نعمتوں کا خاتمہ ہوگیا اور نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم ہوگیا،اب دنیا کسی نئے نبی اور نئے آنے والے وجود سے مستغنی ہوگئی۔اسی لیے قرآن کریم نے عہد نبویؐ کے سب سے بڑے مجمع عام میں یہ اعلانِ عام کیا کہ: ”آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت

واضح طور پر فرمایا گیا: ”اے نبی ﷺ کہہ دیجیے اے انسانو،میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔“

جب آپ ﷺ کی ہمہ گیر شریعت،ختم نبوت اور آخری نبوت و رسالت کا اظہار قرآن کریم کررہا ہے،دین کی تکمیل اور شریعتِ محمدیؐ کی ہمہ گیری اور منشورِ ہدایت ہونے کا اعلان اللہ تعالیٰ خود فرما رہا ہے،تو پھر کسی اور نبی کے تصور کا کیا جواز باقی رہ جاتا ہے؟

دین اسلام کا بنیادی ماخذ،اللہ کی رضا کا سرچشمہ اور دوسرا بڑا ذریعہ ہمارے پاس فرامین نبویؐ اور احادیث مبارکہ ہیں،جن میں آپ ﷺ نے واضح انداز میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کو اُجاگر فرماکر اسے دین کی اساس اور شریعت کی بنیاد قرار دیا ہے،جس پر ایمان لانا اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور ان پر ایمان کے لیے بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔

7 ستمبر: یوم ختم نبوت......عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے یوم فتح مبین

مولانا عبدالنعیم

اسلام اللہ رب العزت کا آخری دین ہے،آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔اب قیامت تک کوئی نیا نبی اور رسول نہیں آئے گا۔آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے،یہی کامل دین اور قابل نجات دین ہے۔عقیدہ ختم نبوت قرآن پاک کی ایک سو آیات مبارکہ اور دو سو دس احادیث سے ثابت ہے۔پوری امت مسلمہ اس عقیدے پر متفق ہے۔یہی عقیدہ مسلمانوں کے ایمان کی اساس اور بنیاد ہے۔اگر اس میں ذرہ بھر بھی شک پیدا ہو جائے تو اسلام کی پوری عمارت منہدم ہو جائے گی۔اللہ تعالیٰ نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے ذریعے بنی نوع انسان کو عقیدہ توحید کی عظیم نعمت عطا کی۔آپ ﷺ کے منصب ختم نبوت پر ایمان نجات و مغفرت،حصول جنت اور شفاعت محمدی کے حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔منکرین ختم نبوت کا فتنہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں شروع ہو گیا تھا،جھوٹے مدعیان نبوت نے سر اٹھایا اور کفر و ارتداد پھیلانے کی ناپاک کوشش کی،مگر صحابہ کرامؓ نے ان کا قلع قمع کیا۔اسود عنسی،اور مسیلمہ کذاب کو کیفر کردار تک پہنچاکر ہمیشہ کے لیے ان کو نشان عبرت بنا دیا۔عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جنگ یمامہ میں بارہ سو صحابہ کرامؓ نے جام شہادت نوش کیا،ان میں سات سو صحابہ قرآن کے قاری،حافظ،عالم اور ستر بدری صحابہ تھے۔حضرات صحابہ کرامؓ نے ارتداد کے خلاف جہاد کر کے تحریک ختم نبوت کا قیامت تک کے لیے جھنڈا بلند کردیا۔1953ء کی تحریک ختم نبوت میں دس ہزار عشاقان رسول نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیا۔

1970ء کے الیکشن میں چند سیٹوں پر قادیانی منتخب ہو گئے،اقتدار کے نشے نے ان کو دیوانہ کر دیا،وہ حالات کو اپنے لیے سازگار پاکر انقلاب کے ذریعے اقتدار پر قبضہ کی اسکیمیں بنانے لگے، قادیانی جرنیلوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔اس نشے میں دھت ہو کر انہوں نے 29 مئی 1974ء کو چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر چناب ایکسپریس کے ذریعے سفر کرنے والے ملتان نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں تحریک چلی۔مولانا سید محمد یوسف بنوری ان دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر تھے،ان کی دعوت پر امت کے تمام طبقات جمع ہوئے،آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تشکیل پائی جس کے سربراہ مولانا بنوری قرار پائے۔امت مسلمہ کی خوش نصیبی کہ اس وقت قومی اسمبلی میں تمام اپوزیشن متحد تھی۔چنانچہ پوری کی پوری اپوزیشن مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ساتھ شریک ہو گئی۔رحمۃ للعالمین ﷺ کی ختم نبوت کا اعجاز کہ تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں نے متحد ہو کر ایک ہی نعرہ لگایا کہ مرزائیت کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔

اس وقت قومی اسمبلی میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود،مولانا غلام غوث ہزاروی،مولانا شاہ احمد نورانی،مولانا عبدالحق،پروفیسر غفور احمد،مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری،مولانا صدرالشہید،مولانا عبد الحکیم،اور انکے رفقاء نے ختم نبوت کی وکالت کی،متفقہ طور پر اپوزیشن کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانی نے قادیانیوں کے خلاف قرارداد پیش کی اور حکومت کی طرف سے دوسری قرارداد عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کی،جو ان دنوں وزیر قانون تھے۔قومی اسمبلی میں مرزائیت پر بحث شروع ہو گئی،پورے ملک میں مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا عبیداللہ انور،نوابزادہ نصراللہ خان،آغا شورش کشمیری،علامہ احسان الٰہی ظہیر،مولانا عبدالقادر روپڑی،مفتی زین العابدین،مولانا تاج محمود،مولانا سائیں عبدالکریم بیر شریف،مولانا سائیں محمد شاہ امروٹی،مولانا عبدالواحد،مولانا محمد شریف جالندھری،مولانا عبدالستار خان نیازی،مولانا صاحبزادہ فیض رسول حیدر،مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن،غرضیکہ چاروں صوبوں کے تمام مکاتب فکر نے تحریک کو مضبوط کیا اور تحریک کامیاب ہوئی۔

اخبارات اور رسائل نے تحریک کی آواز کو ملک گیر بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کا دباؤ بڑھتا گیا،ادھر قومی اسمبلی میں قادیانی و لاہوری گروپوں کے سربراہوں نے اپنا اپنا موقف پیش کیا،انکا جواب اور امت مسلمہ کا موقف مولانا سید محمد یوسف بنوری کی قیادت میں فاتح قادیان مولانا محمد حیات،مولانا محمد تقی عثمانی،مولانا محمد شریف جالندھری،مولانا عبدالرحیم اشعر،مولانا تاج محمود،مولانا سمیع الحق اور سید انور حسین نفیس رقم نے مرتب کیا۔اسے قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے لیے چوہدری ظہور الٰہی کی تجویز اور دیگر تمام حضرات کی تائید پر قرعہ فال مولانا مفتی محمود کے نام نکلا،جس وقت انہوں نے یہ محضر نامہ پڑھا قادیانیت کا کذب و دجل اور انکی حقیقت اراکین اسمبلی کے سامنے کھل کر آگئی۔اور مرزائیت پر اوس پڑ گئی۔

تحریک ختم نبوت 1974ء پر اجمالی نظر

22 مئی کو طلباء کے وفد کی ربوہ اسٹیشن پر قادیانیوں سے تو تکار ہوئی۔

29 مئی کو بدلہ لینے کے لیے قادیانیوں نے چناب نگر اسٹیشن پر طلباء پر قاتلانہ وسفاکانہ حملہ کیا۔

30 مئی کو لاہور اور دیگر شہروں میں ہڑتال ہوئی۔

31 مئی کو سانحہ ربوہ کی تحقیقات کے لیے صمدانی ٹربیونل کا قیام عمل میں آیا۔

3 جون کو مجلس عمل کا پہلا اجلاس راولپنڈی میں منعقد ہوا۔

9 جون کو مجلس عمل کا کنوینئر لاہور میں مولانا سید محمد یوسف بنوری کو مقرر کیا گیا۔

13 جون کو وزیر اعظم نے نشری تقریر میں بجٹ کے بعد مسئلہ قومی اسمبلی کے سپرد کرنے کا اعلان کیا۔

14 جون کو ملک گیر ہڑتال ہوئی۔

16 جون کو مجلس عمل کا فیصل آباد میں اجلاس ہوا جس میں حضرت بنوری کو امیر اور مولانا محمود رضوی کو سیکرٹری منتخب کیا گیا۔

30 جون کو قومی اسمبلی میں ایک متفقہ قرارداد پیش ہوئی جس پر غور کے لیے پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی میں تبدیل کر دیا گیا۔

24 جولائی کو وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ جو قومی اسمبلی کا فیصلہ ہوگا وہ ہمیں منظور ہوگا۔

5 اگست سے 23 اگست تک وقفوں سے مکمل گیارہ دن مرزا ناصر پر قومی اسمبلی میں جرح ہوئی۔

20 اگست کو صمدانی ٹربیونل نے اپنی رپورٹ سانحہ ربوہ کے متعلق وزیر اعلیٰ کو پیش کی۔

22 اگست کو رپورٹ وزیر اعظم کو پیش کی گئی۔

24 اگست کو وزیر اعظم نے فیصلہ کے لیے 7 ستمبر کی تاریخ مقرر کی۔

27 اور 28 اگست کو لاہوری گروپ پر قومی اسمبلی میں جرح ہوئی۔

یکم ستمبر کو لاہور شاہی مسجد میں ملک گیر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

5 اور 6 ستمبر کو اٹارنی جنرل نے قومی اسمبلی میں عمومی بحث کی اور مرزائیوں پر جرح کا خلاصہ پیش کیا۔

6 ستمبر کو آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی راولپنڈی میں ختم نبوت کانفرنس،وزیر اعظم سے ملاقات کا فیصلہ۔

7 ستمبر کو قومی اسمبلی نے فیصلے کا اعلان کیا کہ مرزا قادیانی کے ماننے والے ہر دو گروپ غیر مسلم ہیں۔

نوے دن کی شب و روز مسلسل محنت و کاوش کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے عہد اقتدار میں متفقہ طور پر قومی اسمبلی نے عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کیا اور مرزائیوں کے دونوں گروہ (قادیانی،لاہوری) کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔7 ستمبر کا عظیم الشان دن رسول ﷺ کے غلاموں کی فتح کا دن ہے۔وارثان نبوت کی محنت ثمر آور ہونے کا دن ہے۔امت مسلمہ کی جدوجہد،کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار ہونے کا دن ہے 1974ء میں ہونے والا یادگار فیصلہ مسلمانوں کی طویل جدوجہد کا نتیجہ ہے،اور فرزندان اسلام اور ختم نبوت کے پروانوں کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

اللہ رب العزت کا فضل و کرم ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چار دانگ عالم میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی عزت و ناموس کے پھریرے کو بلند کرنے کی سعادتوں سے بہرہ ور ہو رہی ہے۔ختم نبوت کا کام وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔مجلس ختم نبوت نے اپنے اکابر کی اس تحریک کو زندہ رکھنے کی حکمت عملی کو اپنایا ہوا ہے کہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کسی ایک فرقے کا مسئلہ نہیں،بلکہ پوری امت کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے،اس میں کوشش،کاوش اور اجتماعی طور پر بڑھ چڑھ کر حصہ لینا تمام مسلمانوں کے لیے ضروری ہے اور آپ ﷺ کی شفاعت کا باعث ہے۔کروڑوں رحمتیں ہوں ان تمام مقدس حضرات پر جن کی شب و روز کی اخلاص بھری محنت رنگ لائی۔اللہ تمام محافظین ختم نبوت کی محنتوں کو اخلاص کی دولت سے مالا مال فرماکر اپنی رضا اور خوشنودی کا سبب بنائے۔(آمین)

جنگ

اقرأ



جوامع الکلم

روزہ: جسم کی زکوٰۃ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، "ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے، اور روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے۔" (ابن ماجہ) یعنی ہر چیز کو صاف کرنے والی، پاک کرنے والی کوئی نہ کوئی شے ہوتی ہے، چناں چہ جسم کو پاک کرنے والا روزہ ہے۔

رمضان المبارک کی عبادات و معمولات

اس ماہِ مبارک میں نماز، روزہ، ذکر و تلاوت اور صدقہ و خیرات کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے

مفتی محمد نعیم
(مہتمم جامعہ بنوریہ عالمیہ)

رمضان المبارک کا سب سے اہم اور افضل عمل روزہ رکھنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ (وَشَرَابَهُ) مِنْ أَجْلِي، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ، فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفُ فِيمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: انسان جب بھی نیک عمل کرتا ہے اس کا اجر اسے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ملتا ہے، لیکن روزے کی بابت اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ یہ عمل (چونکہ) خالص میرے لیے ہے، اس لیے میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ (کیوں کہ) روزے دار صرف میری خاطر اپنی جنسی خواہش، کھانا اور پینا چھوڑتا ہے۔ روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی اسے روزہ افطار کے وقت حاصل ہوتی ہے اور دوسری خوشی اسے اس وقت حاصل ہوگی جب وہ اپنے رب سے ملے گا اور روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

مسلمان جب روزہ رکھے تو اسے چاہیے کہ اس کے کانوں کا بھی روزہ ہو، اس کی آنکھ کا بھی روزہ ہو، اس کی زبان کا بھی روزہ ہو، اور اسی طرح اس کے دیگر اعضاء و جوارح کا بھی روزہ ہو، یعنی اس کا کوئی بھی عضو اور جزء اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں استعمال نہ ہو۔ اس کے روزے کی حالت اور غیر روزے کی حالت ایک جیسی نہ ہو، بلکہ ان دونوں حالتوں میں فرق ...

... زیادہ باعث اجر عمل قیام اللیل ہے۔ قیام اللیل کا مطلب ہے راتوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی بارگاہ میں عجز و نیاز کا اظہار کرنا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمن (رحمن کے بندوں) کی جو صفات بیان فرمائی ہیں ان میں ایک یہ ہے:

وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا (الفرقان)

ترجمہ: "ان کی راتیں اپنے رب کے سامنے قیام و سجود میں گزرتی ہیں"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (البخاری)

ترجمہ: "جس نے رمضان (کی راتوں) میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کیا، تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیے جائیں گے"۔

راتوں کا قیام رسول اللہ ﷺ کا بھی مستقل معمول تھا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور تابعین رحمہم اللہ بھی اس کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ رمضان المبارک میں اس کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔

☆... صدقہ و خیرات:۔ رمضان المبارک کا تیسرا بڑا عمل صدقہ و خیرات کرنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ... فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللهِ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ (مسلم)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ بھلائی کے کاموں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور آپ ...

... کرنے کے لیے) جب آپ ﷺ جبرائیل امینؑ سے ملتے تو آپ ﷺ کی سخاوت اتنی زیادہ اور عام ہوتی جیسے تیز ہوا ہوتی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک میں عام دنوں کے مقابلے میں صدقہ و خیرات کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔ صدقہ و خیرات کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے فقراء و مساکین، یتامیٰ و بیوگان اور معاشرے کے معذور اور بے سہارا افراد کی ضروریات پر خرچ کرنا اور اُن کی خبر گیری کرنا، بے لباسوں کو لباس پہنانا، بھوکوں کو کھانا فراہم کرنا، بیماروں کا علاج و معالجہ کرنا، یتیموں اور بیواؤں کی سرپرستی کرنا، معذوروں کا سہارا بننا، مقروضوں کو قرض کے بوجھ سے نجات دلانا اور اس طرح کے دیگر ضرورت مند افراد کے ساتھ تعاون و ہمدردی کرنا۔

سلف صالحین میں اطعامِ طعام کا جذبہ و ذوق بہت عام تھا، اور یہ سلسلہ بھوکوں اور تنگ دستوں ہی کو کھلانے تک محدود نہ تھا، بلکہ دوست احباب اور نیک لوگوں کی دعوت کرنے کا شوق بھی فراواں تھا۔ اس لیے کہ اس سے آپس میں پیار و محبت میں اضافہ ہوتا ہے اور نیک لوگوں کی دعائیں حاصل ہوتی ہیں جن سے گھروں میں خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے۔

☆... روزے کھلوانا:۔ رمضان المبارک کا ایک بڑا عمل روزے داروں کے روزے کھلوانا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا۔ (ترمذی)

ترجمہ: جس نے کسی روزے دار کا روزہ کھلوایا تو ...

... کہ روزے دار کے اجر میں کوئی کمی کی جائے۔ ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے:

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ۔ (شعب الایمان)

ترجمہ: جس نے کسی روزے دار کا روزہ کھلوایا، یا کسی مجاہد کو سامان حرب دے کر تیار کیا تو اس کے لیے بھی اس کی مثل اجر ہے۔

☆... کثرت تلاوت:۔ قرآن مجید کا نزول رمضان المبارک میں ہوا، اس لیے قرآن مجید کا نہایت گہرا تعلق رمضان المبارک سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس ماہ میں نبی کریم ﷺ جبرائیل امین کے ساتھ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس ماہ میں کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کیا کرتے تھے، ان میں سے کوئی دس دن میں، کوئی سات دن میں، اور کوئی تین دن میں قرآن مجید ختم کرلیا کرتا تھا۔

☆... تلاوتِ قرآن میں خوف و بکاء کی مطلوبیت:۔ قرآن مجید کو پڑھتے اور سنتے وقت انسان پر خوف اور رقت کی کیفیت بھی طاری ہونی چاہیے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب پڑھنے اور سننے والے مطالب اور معانی سے بھی واقف ہوں۔ قرآن مجید کو محض قصص و تاریخ کی کتاب سمجھ کر نہیں پڑھنا چاہیے، بلکہ اسے کتاب ہدایت سمجھ کر پڑھا جائے۔ آیات وعد و وعید اور انذار پر خوب غور کیا جائے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت اور اس کی بشارتوں و نعمتوں کا بیان ہے وہاں اللہ تعالیٰ سے اُن کا سوال کیا جائے۔ اور جہاں انذار و تخویف اور عذاب کا تذکرہ ہو وہاں اُن سے پناہ مانگی جائے۔ ...

(اقْرَأْ عَلَيَّ) "مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ" حضرت ابن مسعودؓ نے عرض کیا: (أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ) "میں آپ کو پڑھ کر سناؤں؟ حالانکہ قرآن تو آپ پر نازل ہوا ہے"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي۔

ترجمہ: "میں اپنے علاوہ کسی اور سے سننا چاہتا ہوں"

چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ نساء کی تلاوت شروع کی جب وہ اس آیت پر پہنچے۔

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا۔ (النساء)

ترجمہ: "اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ حاضر کریں گے، اور (اے محمد ﷺ) ان سب پر آپ کو گواہ بنائیں گے"۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا (حَسْبُكَ) "بس کرو"

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ (صحیح البخاری)

اللہ تعالیٰ کے خوف سے ڈرنا اور رونا، اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔ ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا، ان میں سے ایک وہ شخص ہوگا جس کی آنکھوں سے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عظمت و ہیبت کے تصور سے آنسو جاری ہوجائیں۔

اللہ تعالیٰ کا خوف ہر مسلمان کے دل میں ہونا چاہیے، اس کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت تدبر و غور سے کی جائے، اس کے معانی و مطالب کو سمجھا جائے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت، ...

خطبہ

رمضان اور قرآن

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۔۔۔ وَنَشْهَدُ اَنْ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ (سورۃ البقرہ 185)

ترجمہ: رمضان وہ مہینہ ہے، جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات ہیں جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں، لہٰذا جو شخص اس مہینے کو پائے، اسے لازم ہے کہ وہ اس مہینے کے روزے رکھے۔ جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔ اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے، سختی نہیں کرنا چاہتا۔ اس لیے یہ طریقہ بتایا جارہا ہے، تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کرسکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے، اس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔

رمضان کریم نزول قرآن کا مہینہ ہے، یہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم بنی نوع آدم کی ہدایت کے لیے نازل فرمایا، یہ کتاب مبین حق و باطل میں فرق واضح کرنے والی اور رشد و ہدایت کا مثالی دستور ہے۔ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ماہ صیام کے روزوں کی فرضیت، مریضوں اور مسافروں کے لیے دیگر ایام میں ان روزوں کی تعداد پوری کرنے کا حکم دیا ہے۔ نیز یہ بھی واضح فرمایا کہ اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے، تنگی اور مشکل نہیں چاہتا۔ آخر میں یہ فرمایا گیا کہ تم اللہ کے ان انعامات پر اس کی عظمت و کبریائی کا اظہار کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔

رمضان اور قرآن لازم و ملزوم ہیں، یہ دونوں امت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل اور انعام ہیں۔ یہ رمضان المبارک کا مقدس و بابرکت مہینہ ہی تھا کہ جس کی مقدس ساعتوں میں اللہ کا آخری پیغام ہدایت، قرآن مجید آپ ﷺ کے قلب اطہر پر نازل کیا گیا، حالاں کہ رمضان پہلے بھی آتا تھا، لیکن نزول قرآن کی برکت سے ماہ رمضان کو جو تقدس حاصل ہوا، وہ عظمت رمضان کو اس سے قبل حاصل نہ تھی، چناں چہ خود قرآن کا بیان ہے: "ماہ رمضان وہ ہے، جس میں قرآن (اوّل اوّل) اتارا گیا، جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے۔ گویا رمضان اور قرآن کا تعلق اس قدر گہرا اور پختہ ہوگیا کہ دونوں ایک دوسرے کا جزو لاینفک ہوگئے۔

بہترین نصیحت

رمضان کے چار عمل

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: "رمضان المبارک میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو، دو باتیں تو ایسی ہیں کہ تم ان کے ذریعے اپنے رب کو راضی کرسکو گے، اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان سے بے نیاز نہیں ...

بہترین درود

مصیبتوں اور دشواریوں سے نجات کے لیے

جس شخص کو کوئی دشواری لاحق ہو اور وہ تنہائی میں باوضو یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر دل سے دعا کرے تو ان شاء اللہ تعالیٰ دشواری دور ہوگی۔

" سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں کھانے پینے، غلط عمل، تکلیف دینے والے ارادے اور نفس پرستانہ سوچ سے مکمل پرہیز۔ انگریزی زبان میں روزے کے لیے استعمال کردہ لفظ FAST دراصل قدیم جرمن زبان کے لفظ FASTEN سے نکلا ہے جس کے معنی مضبوطی سے جکڑے رہنا یا ثابت قدم رہنے کے ہیں۔ مورخین روزے کی تاریخ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام روزے کے ذریعے روحانی تزکیہ اور تقویٰ حاصل کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر اللہ تعالیٰ سے ہدایات حاصل کرنے گئے تو انہوں نے چالیس دن روزے کی حالت میں ...

نیاز نہیں ہو سکتے، وہ یہ کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے پناہ مانگو۔" (صحیح ابن خزیمہ)

بہترین دعا

جب کسی دشمن کا خوف ہو

جب کسی دشمن کی طرف سے تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ (ابن السنی: ص 89)

ترجمہ: یااللہ، ہم آپ کو ان کے مقابلے میں رکھتے ہیں اور ان کے شر سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔

روزہ بے نظیر عبادت اور بے مثال عمل ہے

حضرت ابوامامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آں حضرت ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ، کوئی ایسا عمل بتادیں جو مجھے جنت تک پہنچادے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم روزے رکھا کرو، اس لیے کہ وہ بے مثال عمل ہے۔ (الترغیب والترہیب)

بہترین معلومات

روزے کی مختصر تاریخ

روزے کو عربی میں "صوم" کہا جاتا ہے، لفظ صوم "صامہ"

واجب ہوتے ہیں جس میں ایک روزہ وہ کفارے کے طور پر رکھتے ہیں۔ مسیحیت میں بھی روزے کو عبادت کا ایک جزو سمجھا جاتا ہے، مسیحی اسکالرز لکھتے ہیں کہ روزے کی سختی کے ذریعے شیطان کی آگ کو ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔ متی کی انجیل میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ طہارت اور دل سے روزہ رکھیں۔ روزے کا تصور کسی نہ کسی شکل میں دنیا کے تقریباً تمام ہی مذاہب اور ثقافتوں میں ملتا ہے، یہاں تک کہ شمالی امریکا کے وحشی قبائل ریڈ انڈینز میں بھی روزے کو انتہائی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ چین، کوریا اور افریقا میں روزے کو صبح کی رسم سمجھا جاتا ہے اور قدیم مصر، یونان اور روم کے باشندے روزے کو مختلف بیماریوں کے علاج کے طور پر بھی اختیار کرتے تھے۔ مصریوں کا اعتقاد تھا کہ مہینے میں تین دن روزے رکھنے سے ذہنی اور جسمانی صحت برقرار رہتی ہے۔ سقراط اور افلاطون جیسے فلسفی بھی حصول علم کی غرض سے روزے رکھا کرتے تھے۔

روزے دار کا بارگاہِ الٰہی میں مقام

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ تاج دار مدینہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن قرآن کریم اور روزہ بارگاہِ رب العزت میں سفارش کریں گے، روزہ عرض کرے گا، پروردگار عالم، میں نے اس بندے کو سارا دن کھانے پینے اور دیگر نفسانی خواہشات سے روکے رکھا، چناں چہ میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما اور اس کے مراتب بلند فرما۔ اسی طرح قرآن کریم عرض کرے گا رب العزت میں نے تیرے اس بندے کو رات کے بیش تر حصے میں اپنی تلاوت و سماعت میں مشغول رکھا، اس نے اپنی نیند میرے لیے ترک کر دی تھی، اس لیے میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما کر اس کے مراتب بلند فرما۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوگا، جاؤ، تم دونوں میرے اس بندے کو جنت میں لے جاؤ۔" (سنن بیہقی)

رمضان، صبر و تحمل اور برداشت کا مہینہ

ڈاکٹر فرحت ہاشمی

صبر کا مطلب ہے رکنا، اپنے آپ کو تھامنا۔ ...ی میں انسان کو بارہا بہت سے ناخوش گوار ...جات کا تجربہ ہوتا ہے۔ بسا اوقات دوسروں کی ...تی کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ ایسے میں اگر انسان ...بازی سے کام لیتے ہوئے فوری منفی ردعمل کا ...ہار کرے تو معاملہ مزید خراب ہوجاتا ہے۔ اس ...کا واحد حل صبر ہے۔ کوئی بھی غلط قدم اٹھاتے ...ے روزہ انسان کو بارہا یاد دہانی کرواتا ہے کہ وہ ...ائی جھگڑے اور شور ہنگامے سے پرہیز کرے ...ایسے میں وہ ان الفاظ کو بطور ڈھال استعمال ...تا ہے کہ میں روزے سے ہوں یعنی میں خود کو ...رول کرسکتا ہوں، میں صبر کرنا جانتا ہوں۔ نبی ...یم ﷺ نے فرمایا: "روزہ ایک ڈھال ہے ...ب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش گوئی نہ ...رے اور نہ شور و شغب کرے، اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑنے کی کوشش کرے تو کہہ دے میں روزہ دار آدمی ہوں۔" (صحیح بخاری)

روزہ کینہ کو دُور کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبر کے مہینے (ماہ رمضان) کے اور ہر مہینے کے تین روزے رکھنا سینے کے کینے کو دور کر دیتا ہے۔ (الترغیب والترہیب)

روزہ انسان کی پسندیدہ چیزوں پر روک لگا کر اسے صبر کی تربیت دیتا ہے۔ دنیا اور آخرت کی کامیابی کے لیے صبر نہایت ضروری ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے: "آج میں نے انہیں ان کے صبر کرنے پر بدلہ دے دیا اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔" (سورۃ المومنون)

لوگوں سے معاملہ کرتے ہوئے اگر کسی ناموافق بات سے واسطہ پڑے اور دوسرا شخص ایسی بات کہہ دے جس سے روزے دار کو غصہ آجائے تو اسے اپنے روزے کا خیال کرتے ہوئے صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے، خاص طور پر کوشش کرے کہ غصہ کے وقت خاموش رہے۔ صبر اگرچہ مشکل کام ہے، مگر اس کا بدلہ جنت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اور ان کے صبر کی وجہ سے ان کا بدلہ جنت اور حریر (ریشم) ہوگا۔" (الدھر)

صبر اگرچہ مشکل کام ہے لیکن صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔ ارشاد ہے: "کہہ دو کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو اپنے رب سے ڈرو، جنہوں نے اس دنیا میں نیکی کی ان کے لیے بھلائیاں ہیں اور اللہ کی زمین کشادہ ہے، صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔" (سورۃ الزمر)

کرنے کے کام:۔

☆ ہر مشکل مرحلے پر صبر سے کام لیں۔
☆ زبان کی خاص حفاظت کریں اور غلط بات نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرلیں۔
☆ اپنا غصہ ضبط کریں، دوسروں کو غصے میں دیکھیں تو صبر کی تلقین کریں۔
☆ خود کو یاد دہانی کراتے رہیں کہ منفی ردعمل شر کا راستہ کھولے گا اور مثبت ردعمل خیر کا دروازہ کھولے گا۔ "اور جو صبر کی کوشش کرے، اللہ اسے صبر عطا کرتا ہے، صبر سے بہتر اور وسیع کسی کو کوئی چیز نہیں ملی۔" (صحیح بخاری)

ماہ رمضان نیکیاں کما کر اپنے تمام گناہوں کو بخشوانے اور اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کا مناسب ترین وقت ہے اور اللہ کو راضی کرنے کے لیے بنیادی شرط ہے۔ اللہ کے بندوں کو راضی کرنا، اس لیے ہمیں ایک دوسرے کو معافی دے کر اور ایک دوسرے سے معافی مانگ کر، کامل مصالحت کا انتظام کرنا چاہیے، اس کی بنیاد تحمل و برداشت اور عفو و درگزر پر ہے۔ جسے اسلامی تعلیمات میں بنیادی اہمیت ہے، بالخصوص ماہ صیام کے ان متبرک ایام اور روزے کی حالت میں اس کی ضرورت و اہمیت اور اجر و ثواب بڑھ جاتا ہے۔

جنگ

اقرأ

یقین ہوتا ہے کہ جس ہستی پر ایمان لایا ہے، جسے اس نے اپنا رب اور اپنا معبود مانا ہے، وہی درحقیقت خالق ومالک ہے، اسی کے ہاتھ میں کل کائنات کی بادشاہی ہے اور اللہ تعالیٰ اسے کبھی رسوا اور محروم نہیں کرے گا...... تاہم یہ یقین اللہ کے جس ذکر سے پیدا ہوتا ہے وہ محض تسبیح پر انگلیاں پھیرنے کا عمل نہیں بلکہ اس کی یاد میں جینے کا نام ہے...... یہ محض کچھ اذکار کو زبان سے ادا کرنے کا عمل نہیں، اس کے ذکر سے روح میں شیرینی سرایت کرنے کا نام ہے...... یہ محض "اللہ ھو" کا ورد کرنے کا عمل نہیں، رب کی محبت اور اس کے ڈر میں زندگی گزارنے کا نام ہے...... قرآن نے اس بات کو واضح کیا ہے کہ اطمینان قلب کی وہ کیفیت جس میں انسان کو نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ کوئی اندیشہ، اللہ کے دوستوں کو عطا کی جاتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "سن لو کہ اللہ کے دوستوں کے لیے کوئی خوف ہے اور نہ کوئی اندیشہ...... یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے...... ان کے لیے خوش خبری ہے، دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی، اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی...... یہی بڑی کامیابی ہے" (سورۂ یونس)...... یہاں قرآن یہ بھی بیان کرتا ہے کہ اللہ کے یہ دوست کون ہوتے ہیں؟ یہ کوئی "سفید ریش، بزرگ نما" قسم کے لوگ نہیں، بلکہ وہ سچے اہل ایمان ہیں جو اپنے ایمان کا ثبوت تقویٰ سے دیتے ہیں یعنی رب کی یاد ان کا احاطہ اس طرح کرلیتی ہے کہ زندگی کے ہر کمزور لمحے میں وہ یہ سوچ کر گناہ سے بچتے ہیں کہ اللہ میرے ساتھ ہے اور مجھے دیکھ رہا ہے...... یہی لوگ اللہ کے ولی اور اس کے دوست ہیں...... جو اللہ کا دوست ہو وہ کیسے کسی خوف وحزن کا شکار ہوسکتا ہے...... اس بات کو ایک مثال سے یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ اگر کسی شخص کی ملک کے سربراہ سے براہ راست دوستی ہوجائے تو پھر اس ملک میں کوئی سرکاری محکمہ اسے تنگ نہیں کرسکتا، کہیں اس کا کام پھنس نہیں سکتا، جب ایک فانی انسان کا یہ حال ہے تو جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنا دوست قرار دے دے، ان کے معاملات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے، وہ ایمان و تقویٰ کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں اور اللہ انہیں ہر خوف و حزن سے محفوظ رکھتا ہے۔ وہ اللہ کی یاد میں جیتے ہیں اور اللہ ان کے دلوں کو اطمینان سے بھر دیتا ہے......

بہترین کلام

کہاں سے آئے دل کو اطمینان؟

اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللہِ اَلَا بِذِکْرِ اللہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ٥

(ترجمہ) "جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے"...... (سورۃ الرعد، آیت ۲۸:)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ذکر کو دلوں کے اطمینان کا ذریعہ بتایا ہے، مگر ہمارے اردگرد لوگ عام طور پر یہ شکایت کرتے نظر آتے ہیں کہ اللہ کا ذکر کرکے بھی دل بے چین و مضطرب رہتا ہے...... وہ صبح و شام تسبیحات پڑھتے ہیں، مگر پھر بھی زندگی حزن و ملال اور بے چینی و انتشار میں گزرتی ہے...... اصل بات یہ ہے کہ اس آیت میں اطمینان سے مراد سکون کی وہ کیفیت نہیں ہے جو کسی نشے کو اختیار کرنے کے بعد انسان پر طاری ہوجاتی ہے...... اور جس کے بعد انسان دنیا و مافیہا کے ہر غم سے بے نیاز ہوجاتا ہے...... بلکہ یہاں اطمینان سے مراد وہ ذہنی کیفیت ہے جس میں انسان کو یہ

جوامعُ الکَلِم

سعادت مندی کی علامت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مِنْ سَعَادَۃِ الْمَرْءِ اَلْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْکَبُ الْھَنِیْءُ وَالْمَسْکَنُ الْوَاسِعُ۔

"تین چیزیں دنیا میں مسلمان آدمی کی سعادت کی علامت ہیں، نیک پڑوسی، اچھی سواری اور کشادہ گھر"...... (مسند احمد)

خطبہ

وقت کی قدر کیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ...... وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ،

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید: وَالْعَصْرِ٥...

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ: اَلصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ۔

صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذٰلک من الشاھدین والشاکرین

وَالْحمدُ للّٰہِ ربِّ العالمین۔

دنیا میں وقت سے زیادہ قیمتی کوئی شے نہیں، انسان دنیا میں ترقی کی راہوں پر وقت کی قدر کیے بغیر گامزن نہیں ہوسکتا، اگر آدمی کے پاس وقت نہیں تو وہ ایک سوئی بھی حاصل نہیں کرسکتا، اگر وقت ہو اور آدمی اپنی کوشش بھی جاری رکھے تو سونے کی کان تک بھی رسائی حاصل کرسکتا ہے...... چناں چہ جب انسان دنیا میں وقت کو غنیمت جان کر رضائے الٰہی کے حصول میں لگ جاتا ہے تو وہ جنت جیسی ہمیشہ قائم رہنے والی نعمتوں کا مستحق قرار پاتا ہے، یہی انسان جب وقت کو صرف عیاشیوں اور خرمستیوں میں ضائع و برباد کردیتا ہے تو جہنم کا ایندھن بن کے رہ جاتا ہے...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فراغت اور وقت، فرصت کو عظیم نعمت فرمایا اور اس سے فائدہ نہ اٹھانے والوں کو گھاٹے میں پڑنے والا فرمایا...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں، ایک صحت وتندرستی اور دوسری فرصت وفراغت کے لمحات" (صحیح بخاری)...... اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے شارح بخاری علامہ بدرالدین عینیؒ فرماتے ہیں کہ "یہ دونوں چیزیں جب اپنے مصرف میں استعمال نہ کی جائیں تو گویا اس کے مالک نے دھوکا کیا، یعنی اس نے معمولی قیمت کے بدلے اسے بیچا"...... وقت کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ رب تعالیٰ نے قرآن کریم میں دن رات کے مختلف اوقات کی قسم کھائی ہے اور ایک جگہ زمانے کی قسم کھائی، فرمایا...... والعصر۔ ان الانسان لفی خسر...... آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مشہور مفسر علامہ فخرالدین الرازیؒ لکھتے ہیں: "یعنی دہر اور زمانہ من جملہ نعمتوں میں سے ہے، اسی لیے اللہ نے اس کی قسم کھائی اور متنبہ کیا کہ رات اور دن فرصت کے لمحات ہیں جسے مکلف انسان ضائع کرتا ہے...... بروز قیامت جب جہنمی مدد کے لیے پکاریں گے تو انہیں وقت ضائع کرنے پر حسرت دلاکر ملامت کی جائے گی اور ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوگی، اس حقیقت کو قرآن کریم نے یوں بیان کیا...... "اور وہ چلائیں اس میں اے ہمارے رب ہم کو (دوزخ کی آگ سے) نکال کہ ہم کچھ بھلا کام کرلیں وہ نہیں جو کرتے رہے، (ارشاد باری تعالیٰ ہوگا) کیا ہم نے عمر نہ دی تھی تمہیں اتنی کہ جس میں سوچ لے جسے سوچنا ہو اور پہنچا تمہارے پاس ڈرانے والا اب چکھو کہ کوئی نہیں گناہ گاروں کا مددگار" (سورۂ فاطر)...... ہماری نوجوان نسل جس بے دردی سے اپنے اوقات ضائع کرنے میں لگی ہوئی ہے، یہ حد درجہ افسوس کا مقام ہے کہ ہم راہ راست سے کیسے بھٹکے جارہے ہیں؟ ہمارے تعلیمی اداروں کی حالت زار بھی دگرگوں ہے، والدین بچوں کا مستقبل روشن دیکھنے کی خاطر انہیں جن تعلیمی اداروں میں بھیجتے ہیں وہاں دینی تربیت مفقود ہونے کے سبب یہ شتر بے مہار بن جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں نوجوان نسل میں بے راہ روی فروغ پاتی ہے، پھر یہی نوجوان جب تعلیمی اداروں سے نکلتے ہیں تو لٹیروں کا ایک اچھا خاصا گروپ تیار ہوتا ہے، جن کے ہاں گن پوائنٹ پر لوگوں کا مال چھیننا، بے قصور لوگوں کی جانیں ضائع کرنا کسی چیونٹی پر پاؤں رکھنے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا، یہ تمام تر خرابیاں وقت ضائع کرنے کے نتیجے میں وجود میں آئیں...... اللہ تعالیٰ ہمیں اس مرض سے بچائے اور وقت کی قدر دانی نصیب فرمائے۔ (آمین)......

امام الانبیاء، سیّدُالمرسلین، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انسانیت کے سب سے بڑے خیر خواہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ ہدایت وراہ نمائی کا سرچشمہ اور آپؐ کا اسوۂ حسنہ رہتی دنیا تک انسانیت کے لیے لائقِ تقلید نمونہ ہے، تعلیماتِ نبویؐ میں ہر دکھ کا مداوا اور ہر دور کے مسائل کا حل موجود ہے

مفتی محمد نعیم
(مہتمم جامعہ بنوریہ عالمیہ)

چھٹی صدی کا انسان

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زندہ آسمانوں پر اُٹھالیے جانے کے بعد تقریباً چھ سو سال گزرنے پر اس دنیا کا جو نقشہ مورخین نے بیان کیا ہے تاریخ کے وہ اوراق نہ تحریر کے، نہ بیان کرنے کے قابل ہیں اور نہ ہی اُن پر یقین کرنے پر دل آمادہ ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی تاریخ ہے جسے کوئی مہذب انسان اپنی اولاد کے ہاتھ میں دینے کے لیے بھی تیار نہ ہو، اس لیے کہ یہ دنیا کی کسی بھی نچلی سے نچلی مخلوق کے سفلی جذبات، درندگی اور سفاکیت سے بھرپور تاریخ تو کہی جاسکتی ہے، لیکن اسے انسانی تاریخ کہتے ہوئے دل ودماغ

الفاظ اس طرح استعمال کیے جاسکتے ہیں کہ اس وقت کی انسانیت کے اندر جرائم اور برائی میں تمیز کرنے کی صلاحیت بھی باقی نہیں تھی، پوری انسانیت خود اپنے آپ کو اپنے مالک وخالق کو، اپنے مستقبل اور انجام کو یکسر فراموش کرچکی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پوری انسانیت خودکشی کے ڈھلوان راستے پر تیزی سے چل رہی ہے، اس انسانیت کے پاس دین وآخرت، روح وقلب کی غذا، اخروی فلاح، انسانیت کی خدمت اور اصلاح حال کی طرف دیکھنے کی بھی فرصت نہیں تھی۔ کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں ملتا تھا جسے اپنے دین کی فکر ہو، ایک خدائے واحد کی عبادت کرتا ہو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ یہی نہیں! ایسا بھی انسان نظر نہیں آتا تھا جس کے دل میں انسانیت کا درد ہو اور اسے انسانیت کے تاریک وہولناک انجام پر ذرہ برابر بھی بے چینی ہو۔

فیصلۂ الٰہی

انسانی طبقے کا سب سے بہتر، برتر، افضل، اکمل، اشرف انسان تھا جس کا نام نامی اسم گرامی محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے موقعے پر

والدہ کا حقیقی بیٹا بھی شیرخوار تھا، اس زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عدل وانصاف کا ایسا نمونہ پیش فرمایا کہ ایک پستان سے خود دودھ نوش فرمایا کرتے تھے اور دوسرا پستان اپنے شیرخوار رضاعی بھائی کے لیے گویا کہ وقف فرما رکھا تھا۔

تھا، ایک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات تھی کہ جو ان تمام عیوب سے پاک تھی، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے مضبوط کردار کا انسان ہی انسانیت کا رُخ موڑ سکتا ہے۔

اعلانِ نبوت

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ اعلانِ نبوت کے بعد کی ایک ایسی زندگی ہے جو فکر مند تو نظر آتی ہے، لیکن اپنی ذات کے حوالے سے نہیں۔ اس عقدے کو اس خوب صورت انداز میں قرآن مقدس نے کھولا ہے کہ

تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درج ذیل چار صفات بیان فرمائی ہیں جنہیں چودہ سو پینتیس سال گزرنے کے بعد بھی جھٹلایا نہیں جاسکا۔ نہ قیامت تک جھٹلایا جاسکے گا۔ اگر اب افتراپردازی (تہمت لگانے) کی کوشش ہوئی بھی تو بے دلیل ہونے کی وجہ سے قبول کرنے کی نہیں، منہ پر مار دیے جانے کے قابل ہوگی:

۱...... ایسے پیغمبر جو تمہاری جنس میں سے ہیں (اگر غیر جنس میں سے ہوتے تو انسانی نفسیات کے سمجھنے اور سمجھانے کے حوالوں سے انہیں قدم قدم پر الجھنوں سے دوچار ہونا پڑتا۔)

۲...... تمہاری ہر قسم کی تکلیف و مشقت ان پر گراں گزرتی ہے (اس میں دنیوی مشقتیں اور اخروی عذاب شامل ہیں۔)

۳...... تمہارے لیے ہدایت، دنیوی واخروی فوائد کے بہت بہت اور بہت ہی زیادہ خواہش مند ہیں۔

۴...... جنہوں نے ایمان قبول کیا (ان سے لاتعلق

قدموں میں ڈھیر کردیتے ہیں، لیکن متاثر ہوئے بغیر سوچ بچار، غور وخوض کی مہلت مانگے بغیر ابھی ان کے نخوں کی صدائے بازگشت ہوا میں تحلیل بھی نہیں ہوئی تھی کہ جواب دو ٹوک انکار کی صورت میں دیا جاچکا۔ ان ضدیوں نے پینترا بدلتے ہوئے کہا اگر اس دعوت کی مراد یہ ہے کہ آپ کو علاقے کا سردار تسلیم کرلیا جائے تو سمجھیے مراد بر آئی! اس دعوت کا گلا گھونٹ دیجیے، ہم بلا چوں وچرا، بلا جبر واکراہ (زبردستی کے بغیر، اپنی خوشی سے) بلا تامل، بلا توقف، بلا شرط، بلا تردد، بلا تصنع آپ کو اپنا سردار مان لیتے ہیں، لیکن ان کی پرکشش پیشکش سماعت سے ٹکرائی ہی تھی کہ لسان نبوت نے بہ آسانی خود اس پیشکش ہی کا گلا گھونٹ دیا۔ باطل ابھی مایوس نہیں ہوا ایک نیا مگر پرلذت جال اس وقت کے معاشرے کے مردوں کی شہوانی لذات اور جنسی خواہشات کے تناظر میں پھینکتے ہوئے کہا، اگر اس تبلیغ

رضامند نہیں ہوتے۔

تاریخ کے صفحات سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس وقت کی موجود انسانیت کے اخلاق بالکل بگڑ چکے تھے، شراب اور جوا اُن کی مرغوب چیزیں تھیں، اُن کے دلوں کی سنگ دلی اور سختی اتنی شدید تھی کہ وہ لڑکیوں کو زندہ دفن کردیا کرتے تھے، قافلوں کو لوٹنا اور بے گناہوں کو قتل کردینا اُن کی تفریح کا سامان تھا، عورت کی اُن کے یہاں کوئی حیثیت تھی، نہ عزت، وہ دوسرے مادی سامان و اسباب یا مویشیوں کی طرح انہیں بھی منتقل کیا جاتا تھا، ورثے میں دیا جاتا تھا، آدمی جتنی عورتوں سے چاہتا شادی کرسکتا تھا، بعض کھانے کی نعمتیں صرف مردوں کے لیے مخصوص تھیں، عورت انہیں استعمال نہیں کرسکتی تھی، بعض لوگ اپنی اولاد کو افلاس اور معاشی پریشانی کے خوف سے قتل کردیا کرتے تھے، جنگ اُن کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی، ایک معمولی واقعہ اکثر وبیش تر طویل جنگوں کا سبب بن جایا کرتا تھا، یہاں تک کہ بعض جنگوں کا سلسلہ چالیس چالیس سال چلا، لاتعداد آدمی ان جنگوں میں ہلاک کردیے گئے، گویا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنا اُن کے لیے کھیل اور تفریح کا مشغلہ بن چکا تھا۔ کم وبیش تمام دنیا کے انسانوں کی یہی حالت تھی جس کے متعلق محتاط سے محتاط

اس پچھلی صدی میں انسانیت اگرچہ اپنے آپ کو ہلاک کرنے پر جنونی حد تک تُلی ہوئی تھی، لیکن ان کے خالق و مالک کو ان کی یہ حالت قبول و منظور نہیں تھی، لیکن اس وقت کی موجود انسانیت میں ادیب، شاعر، فلسفی، دانشور وغیرہ وغیرہ جبلی اور فطری طور پر ان تمام شعبوں میں صلاحیت رکھنے کے باوجود اصلاح انسانیت کا بیڑہ اٹھانے کی اجتماعی طور پر بھی صلاحیت نہیں رکھتے تھے جب کہ انفرادی طور پر بھی اصلاح معاشرہ کی طاقت ان میں سے کسی ایک میں بھی نہیں تھی۔ طرفہ تماشا یہ بھی تھا کہ مندرجہ بالا سمجھدار لوگ خود بھی ذاتی و اجتماعی طور پر اوپر ذکر کردہ تمام خامیوں، کمزوریوں اور برائیوں میں معاشرے کے دیگر افراد کے ساتھ شامل تھے، لہٰذا بھوکا بھوکے کو کیا کھلائے گا؟ پیاسا پیاسے کی پیاس کیسے بجھائے گا؟ جو خود ننگا ہو، وہ دوسروں کو کیسے ڈھانپے گا؟ خرابیوں اور کمزوریوں سے بھرپور اس معاشرے میں ضرورت اس بات کی تھی کہ ان میں ایک ایسا فرد بھیجا جائے جو جبلی اور فطری طور پر ان تمام خامیوں اور خرابیوں سے پاک ہو اور ان ہی کے معاشرے میں رہ کر انہیں انسانی صفات سے بھرپور زندگی کی طرف رفتہ رفتہ لے کر آئے۔ اس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے جس انسان کو چنا، وہ

آپ ﷺ کی پیدائش پر بھی غیر معمولی نشانیاں وجود میں آئیں جن میں ایوان کسریٰ کے چودہ کنگروں کا گرنا، آتش کدہ فارس کا بجھ جانا وغیرہ شامل تھا۔ گویا کہ ان واقعات سے اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ شان عجم، شوکت روم اور آتش کدہ کفر نیست و نابود ہوجائیں گے اور رفتہ رفتہ آفتاب ہدایت کی شعاعیں ہر طرف پھیل جائیں گی اور فلاح وسعادت کے باغ میں بہار آجائے گی۔ آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے آپ کے والد محترم حضرت عبداللہ کو بھی دنیا سے واپس بلالیا گیا، آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ اور آپ کے دادا عبدالمطلب کو بھی آپ کے بچپن ہی میں اس دنیا سے رخصت کرادیا گیا، گویا کہ پرورش اور تربیت کے جو مادی، ظاہری، خاندانی ذرائع تھے، وہ سارے کے سارے آپ ﷺ سے واپس لے لیے گئے۔ اور آپ ﷺ خالصتاً اللہ تعالیٰ کے زیر تربیت رہے جس میں حفاظت، کفالت، تعلیم، تربیت وغیرہ شامل تھیں۔

نبی ﷺ کا عدل وانصاف بھرا بچپن

بچپن میں آپ کو ایک ایسی عورت کے دودھ پلانے کی غرض سے حوالے کیا گیا جو بظاہر مالی اعتبار سے تنگ دست ہی نہیں پریشان بھی تھی۔ نیز اس ایام رضاعت میں آپ ﷺ کے ساتھ آپ کی رضاعی

نبی ﷺ کی اخلاق بھری جوانی

آپ ﷺ اپنی جوانی کے دور میں رشتے داریوں کا پاس اور لحاظ فرماتے تھے، صلہ رحمی فرماتے تھے۔ دوسروں کا بوجھ ہلکا فرماتے تھے، محتاجوں کے کام آتے تھے، مہمان کی ضیافت و خاطر مدارات فرماتے تھے، راہِ حق کی تکلیفوں اور مصیبتوں میں مدد فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری شریف جلد اوّل صفحہ 3) جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اعلان نبوت سے قبل کی حیات مبارکہ میں بھی آپ ﷺ اپنی ذات کے لیے لوگوں سے فوائد حاصل کرنے کی بجائے اپنی ذات سے ہر طرح کے لوگوں کی مدد فرمایا کرتے تھے۔ جو اس بات کی علامت تھی کہ آپ ﷺ انسانیت سے کتنی محبت، کتنا تعلق اور ان کی اصلاح حال کے لیے کتنا شغف رکھا کرتے تھے۔ نبی ﷺ نے ایک بھرپور زندگی اپنے معاشرے میں اس طرح گزاری کہ کسی قسم کی بداخلاقی، بدگوئی، بدعملی کی طرف کوئی ایک واقعہ بھی کٹر سے کٹر مخالف اور دشمن نقل نہیں کرسکا، زنا سے بھرپور معاشرے کے اندر ایک نوجوان کا صاف اور باکردار زندگی گزارنا یہ کھیل نہیں ہے۔ اسی طرح شراب، جوا اور دیگر بداعمالیوں کا حال ہے کہ پورا معاشرہ اس میں مبتلا

چالیس سال کی عمر مبارک ہوئے پر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اعلان نبوت فرمایا۔ اس اعلان کے موقع پر آپ ﷺ نے اپنی چالیس سالہ حیات مبارکہ کو قوم کے سامنے پیش فرمایا، جسے قرآن مقدس نے اپنے الفاظ میں اس طرح ارشاد فرمایا ہے: ”میں اس سے پہلے تم میں ایک عمر رہا ہوں۔“ (سورۂ یونس 16) جو آپ ﷺ کے مخلص ہونے اور باکردار زندگی پر دلالت کرتا ہے، آپ ﷺ نے اعلان نبوت سے پہلے بھی لوگوں سے مال کا چھیننا اور جمع کرنا تو درکنار مانگ کر بھی نہیں لیا، بلکہ جو پاس تھا وہ بھی دوسروں کو دیتے رہے، نیز آپ ﷺ کا یہی عمل اعلان نبوت کے بعد بھی رہا جو مزید اس کی وضاحت ہے کہ آپ ﷺ کا مقصود دنیوی مال و متاع کا جمع کرنا تھا ہی نہیں۔ یہاں تک کہ اعلان نبوت کے بعد کی اختیار کردہ زاہدانہ زندگی کا ہر ہر دن اور رات اس بات کی گواہ ہیں، اس موقع پر بھی آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں اگر کہیں سے صدقہ آتا تو وہ نادار مستحقین میں پورا کا پورا تقسیم کردیتے اور اپنے اہل وعیال کو بھی اس سے دور رکھتے اور کہیں سے ہدیہ آتا تو اُسے قبول تو فرمالیتے، لیکن اپنی ضرورت کے بقدر استعمال فرماتے ہوئے کسی حاجت مند یا سائل کو عطا فرمادیتے، تاریخ کے اوراق ایسے واقعات سے بھرپور ہیں۔

بات کرنا ناممکنات میں سے ہے۔ قرآن مقدس اس فکرمندی کا اظہار ان الفاظ میں فرماتا ہے: ”اے پیغمبر! شاید کہ آپ ان کے ایمان نہ لانے پر جان دے دیں گے۔“ (سورۂ شعراء آیت 3) یہ فکرمندی اپنی ذات کے حوالے سے نہیں تھی، بلکہ اپنی امت کے حوالے سے تھی جو نادانی اور غفلت سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو استعمال کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ سے منہ موڑے ہوئے تھی جس کے نتیجے میں اس کی زندگی کے اندر ہر طرح کی بے اعتدالیاں غالب آچکی تھیں، دنیا میں بھی وہ مقہور (جن پر غصہ اور قہر ہو) تھے اور آخرت میں بھی اسی بنیاد پر معذب (جن پر عذاب ہو) ہوتے۔ نبی ﷺ کی چاہت ہر ممکنہ ذرائع سے یہ تھی کہ کسی طرح ان کا تعلق مخلوق سے کٹ کر ایک خالق کے ساتھ جڑ جائے، تاکہ ان کی دنیوی زندگی بھی جنت نظیر بن جائے اور اخروی زندگی میں بھی دائمی نعمتوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مالا مال ہوں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے آپ ﷺ کی دلی کیفیت اس وقت کی انسانیت اپنی آنکھوں سے اگرچہ دیکھ تو رہی تھی، لیکن اسے اپنے الفاظ کا لباس پہنانے پر قطعاً قادر نہیں تھی۔ ان کی مشکل قرآن مقدس نے ایک ہی آیت میں آپ ﷺ کی متعدد صفات میں سے چار صفات منتخب فرما کر آسان فرمادی۔ سورۂ توبہ آیت 128 کی مختصر آیت میں اللہ

کیا کسی کے ساتھ ہمدردی، خیرخواہی، غم خواری، دردمندی، خیراندیشی، غم گساری، رحم دلی، بہی خواہی، مہربانی، دوستی اور یک جہتی کے اظہار کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ ہوسکتا ہے؟ کیا دلوں کے بھید جاننے والے کی طرف سے اپنے محبوب، رحمۃ للعالمین ﷺ کے لیے اس شہادت کے بعد دلوں میں کسی شک، شبہ، گمان، احتمال، خیال، وسوسے، وہم، تصور، اندیشے، دھیان، کھٹکے، سوچ، تشویش، خلش، اضطراب، بے چینی، پریشانی، گستاخی، بدتمیزی، بے یقینی، بداعتمادی، بے حرمتی، ناشائستگی، بے لگامی وغیرہ وغیرہ کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے کہ (نعوذ باللہ) آپ ﷺ کی نیت دنیوی مفادات کا حصول تھا؟ (نعوذ باللہ!) آپ ﷺ میں حب جاہ اور حب مال کی بداخلاقیوں کا دخل تھا؟ پھر بھی دنیوی مال کے حریصوں اور آخرت کے نابیناؤں کے دماغوں میں یہ شیطانی وساوس کھولنے (اُبلنے) لگے وہ اپنے بھائی بندوں کے نمائندے بن کر خدمت اقدس علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوئے اور اپنے دل ودماغ کا ابال نکالتے ہوئے کہا کہ اگر آپ (ﷺ) کے اس مشن کا مقصد مال و دولت جمع کرنا ہے تو اس مقصد کو پورا سمجھیں، اس مشن کو روک دیں ہم پورے علاقے کی جمع پونجی (سرمایہ، خزانہ، ذخیرہ) آپ کے

دیجیے، اس سے سبکدوش ہوجایئے، اس سے مکمل قطع تعلق کرلیجیے، اس راہ سے منہ موڑ لیجیے، اسے چھوڑ دیجیے یہ ہماری ذمے داری ہے ہم عرب کی حسین سے حسین دوشیزاؤں کا رشتہ آپ سے جوڑ دیں گے۔ آمنہ کا لعل، خدیجہؓ کا سرتاج اس ہدیے پر پسیجنے، نرم پڑ جانے کے بجائے اسے بلا پس وپیش ٹھکرا دیتا ہے۔ (اس مکالمے کا نتیجہ اور خلاصہ یہ ہے کہ) ان بدبختوں نے آپ ﷺ کی انسانیت کی خیرخواہی کے جذبات کی ناقدری کرتے ہوئے آپ ﷺ کی مخلصانہ نیت کا امتحان لیا، لیکن اپنی سازش میں مکمل طور پر ناکام ہوئے یہ کسی کو للچانے، پھسلانے، کھسکانے، پٹانے، لبھانے، مائل کرنے، راغب کرنے، راضی کرنے، منانے کی آخری مادی حدیں ہیں اس سے بہتر، برتر مادی انسان مادی طریقہ نہ ایجاد کرسکا ہے نہ کرسکے گا، لیکن انہیں کیا معلوم تھا کہ ہمارے مقابلے میں مادہ اور مادیت پرست انسان نہیں ہے اس کے برداشت، تحمل، بردباری، حلیمی سے بھرپور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ نادانو! میں تمہاری مادیت میں سے کچھ بھی لینے کے لیے نہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ وہ روحانیت دینے آیا ہوں کہ تمہاری مادیت اس کے دائرہ کار میں پناہ لے لے تو وہ بھی اصلی روحانیت کا لباس پہن لے۔

(جاری ہے)

آپ کے مسائل اور ان کا حل

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

ان شاء اللہ ملا کر (انشاءاللہ) لکھنے کا حکم

سوال...... آج کل ایک ای میل بہت زیادہ گردش کررہی ہے کہ انشاءاللہ ملا کر لکھنا غلط ہے کیوں کہ اس کا مطلب اللہ کا پیدا کرنا ہے، صحیح ان شاء اللہ ہے آپ رہنمائی فرمائیں کہ درست کیا ہے میرا ایک دوست اس سلسلے میں مجھ سے بہت الجھتا ہے؟

جواب...... درست تو ان شاء اللہ ہے کیوں کہ لفظ تین ہیں دو نہیں ہیں اور ان کے لکھنے کا قاعدہ بھی یہ ہے کہ تینوں الگ الگ لکھے جائیں، مگر اس پر زیادہ اصرار کرنا اور بہت زور دینا بھی مناسب نہیں، ایک تو اس وجہ سے کہ خط اور رسم الخط میں فرق ہے، قرآن کریم تو جس طرح لکھا ہوا چلا آرہا ہے اسی طرح لکھنا ضروری ہے اور اس سے ذرہ برابر ادھر ادھر ہونے کی گنجائش نہیں۔ اس بات کو ایک اصول کے طور پر یوں کہا گیا ہے کہ رسم عثمانی کی اتباع واجب ہے اور اس کی مخالفت حرام ہے۔ مگر قرآن کریم کے علاوہ دیگر زبانوں کا یہ حکم نہیں ہے۔ یہ ضرور ہے کہ زبان کے ماہرین وقتاً فوقتاً الفاظ اور کلمات لکھنے کا طریقہ مقرر کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ آج کل الفاظ کو جدا جدا اور توڑ توڑ کر لکھا جاتا ہے۔ جیسے یونیورسٹی کو ”یونی ورسٹی“، ”بشرطیکہ“ کو ”بشرط یہ کہ“ لکھا جاتا ہے اگر کوئی املاء کے ان قاعدوں کی رعایت کرتے ہوئے لکھا کرے تو بہت خوبی اور شائستگی کی بات ہے، لیکن جو اس طرح نہ کرے اس پر لعن طعن اور ملامت بھی درست نہیں۔ خصوصاً جبکہ ملا کر لکھنے کی لوگوں کی عادت پختہ ہوچکی ہے اور اس کا رواج چل پڑا ہے، عادت کو بدلنے میں بہت دقت ہوتی ہے اور اس سے باز رہنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اگر ایک مرتبہ یہ مہم چلادی جائے تو پھر ہزاروں الفاظ ایسے ہیں جن کا املاء غلط لکھا جاتا ہے، چناں چہ بات پھیلتے پھیلتے بہت دور چلی جائے گی اور سوائے ہل چل اور اضطراب پیدا کرنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا ان وجوہ کی بناء پر میری رائے میں تو انشاءاللہ ملا کر لکھنا بھی درست ہے۔ علامہ شامی ایک جگہ لکھتے ہیں۔

”الخطاء المشهور اولیٰ من الصواب المهجور“

یعنی جو لفظ غلط ہے، مگر لوگوں میں مشہور ہے وہ اس سے بہتر ہے جو درست ہے مگر لوگوں نے اسے چھوڑ دیا ہے، زبان کے متعلق یہ سنہرا اصول ہے اور خود اردو زبان کے ماہرین کا فرمانا ہے کہ ”جو لفظ ہماری زبان میں آجائے گا وہ ہمارے اصولوں میں ڈھل جائے گا اور اس کے متعلق یہ سوال ختم ہوجائے گا کہ وہ کیا تھا۔“ حاصل گفتگو یہ ہے کہ قرآن کریم تو اس طرح لکھنا ضروری ہے جس طرح ہمارے ہاں کے نسخوں میں لکھا ہوا ہے، لیکن اس کے علاوہ الفاظ جس طرح لوگوں میں شہرت پا چکے ہیں، اسی طرح لکھے جائیں اور اس سلسلے میں لڑنا جھگڑنا تو بہت ہی نادانی اور کم فہمی ہے۔

شوہر جس مکان میں رہائش پذیر ہو، وہ بیوی کے نام کرنا

سوال...... ہم جس مکان میں رہائش رکھتے ہیں، وہ میں نے بیوی کے نام کردیا ہے اولاد کو میں اور بہت کچھ دے چکا ہوں بیوی کو اس لیے دیا ہے، تاکہ مستقبل میں اس کے لیے رہنے کا ٹھکانہ رہے، کیا میرا یہ عمل درست ہے؟

جواب...... اگرچہ آپ نے اس سلسلے میں قانونی کارروائی بھی کرلی ہو، پھر بھی قانون کی نظر میں تو مکان آپ کی بیوی کا ہے، مگر شریعت کی نگاہ میں آپ کا ہے۔ مستقبل میں یہ مکان آپ کے وارثوں میں تقسیم ہوگا، کیوں کہ مکان پر آپ کی ملکیت برقرار ہے اور تا حال بیوی کو مکان کی ملکیت منتقل نہیں ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بیوی کو درست طریقے پر مکان کا قبضہ نہیں ملا ہے۔ میاں بیوی مشترکہ رہائش رکھتے ہوں تو مکان شوہر کے ہاتھ میں سمجھا جاتا ہے اور اس کے ہاتھ میں ہونے کی وجہ سے قبضہ درست نہیں ہوتا اور قبضہ درست نہ ہو تو ہبہ مکمل نہیں ہوتا اور ہبہ مکمل نہ ہو تو ملکیت نہیں آتی۔ اگر آپ شرعی طور پر بیوی کو مالک بنانا چاہتے ہیں تو آپ کو درست طریقے پر بیوی کو قبضہ دینا پڑے گا۔ درست طریقہ یہی ہے کہ آپ مکان سے اپنا کنٹرول اور اختیار ختم کرکے بیوی کے حوالے کردیں، مگر رہائش رکھتے ہوئے یہ ناممکن ہے اور یہ سخت دشوار بھی ہے کہ آپ اس مکان سے اپنی رہائش ختم کردیں، اس لیے یہ تدبیر اختیار کرلیں کہ زبانی طور پر مکان اپنی بیوی کو فروخت کردیں، پھر قیمت اسے معاف کردیں، اس طرح آپ کا مقصد بآسانی حاصل ہوجائے گا یا پھر مکان میں آپ کا جتنا سامان ہے، وہ بیوی کے پاس امانت رکھ دیں، پھر مکان بیوی کو دے دیں اور اس کے بعد اپنی امانت واپس لے لیں۔ بہرحال مکان تاحال آپ کا ہے اس لیے کہ کنٹرول اور اختیار آپ کا ہے اور اس میں آپ کا سامان بھی ہے صرف کہنے سے یا نام کرنے سے یا قانونی کارروائی کرلینے سے مکان بیوی کا نہیں سمجھا جائے گا۔

خواتین کے لیے آرٹیفیشل انگوٹھی کے استعمال کا حکم

سوال...... خواتین کے لیے آرٹیفیشل انگوٹھی کا استعمال کرنا کیسا ہے اور اس کو پہن کر جو نمازیں ادا کی گئی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

جواب...... خواتین انگوٹھی کے علاوہ کسی بھی دھات کا زیور استعمال کرسکتی ہیں، البتہ انگوٹھی صرف سونے یا چاندی کی جائز ہے۔ اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ حدیث میں سونے اور چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کی انگوٹھی استعمال کرنے پر سخت وعید آئی ہے اور اسے جہنمیوں کا زیور قرار دیا گیا ہے۔ جو نمازیں انگوٹھی سمیت مصنوعی زیورات پہن کر پڑھی ہیں، انہیں لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

فقط واللہ اعلم بالصواب

اپنے دینی اور شرعی مسائل کے حل کے لیے ای میل کریں۔
masail@janggroup.com.pk

تفہیم المسائل

مفتی منیب الرحمن

نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے

سوال: اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب کسی کا جنازہ، نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے لیے لایا جاتا ہے تو کچھ لوگ نماز ادا نہیں کرتے، بلکہ مسجد کے باہر بیٹھے رہتے ہیں، فرض نماز ادا نہیں کرتے، لیکن نمازِ جنازہ میں شامل ہوجاتے ہیں، کیا اُن کی نمازِ جنازہ ادا ہوگی؟ (رب نواز فیضی۔ نیوکراچی)

جواب: نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے، جب کہ پنج وقتہ نماز فرضِ عین ہے اور اُس کا تارک بالاتفاق فاسق ہے۔ فرض نماز کا ترک کسی صورت جائز نہیں، شریعتِ مُطہرہ میں ترکِ نماز پر بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا

(1) ترجمہ: ”پھر ان کے بعد ایسے ناخلف آئے، جنہوں نے نمازیں ضائع کیں اور خواہشات کی پیروی کی، تو عنقریب وہ (جہنم کے گڑھے) ”غَیّ“ میں جاگریں گے“۔ (مریم: 59)

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۝ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۝ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۝

(2) ترجمہ: ”ہر شخص اپنے عمل کے بدلے میں گروی ہے، سوائے دائیں طرف والوں کے، وہ جنتوں میں (ہوں گے اور) مجرموں کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہوں گے، (پھر وہ مجرموں سے کہیں گے) کون سا جرم تمہارے دوزخ میں داخل ہونے کا سبب بنا؟، وہ کہیں گے، ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے“۔ (المدثر: 38-44)

وَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝

(3) ترجمہ: ”سو ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غفلت کرتے ہیں“۔ (الماعون: 4-5)

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا

(4) ترجمہ: ”بے شک منافق اپنے (زعم میں) اللہ کو دھوکہ دے رہے ہیں، درآں حالیکہ اللہ ان کو دھوکے کی سزا دینے والا ہے، اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی (اور بے دلی) سے اور وہ اللہ کا ذکر (تو) بہت ہی کم کرتے ہیں“۔ (النساء: 142)

اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی ترکِ نماز پر وعید آئی ہے:

(1) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ۔ ترجمہ: ”بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا ترک ہے“۔ (مشکوٰۃ: بحوالہ صحیح مسلم)

(2) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ۔

ترجمہ: ”عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نماز کے علاوہ کسی بھی عمل کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے (یعنی اس کا اعتقاد نہیں رکھتے تھے)“۔ (مشکوٰۃ: بحوالہ ترمذی)

علامہ علاؤ الدین حصکفی لکھتے ہیں: (هِيَ فَرْضُ عَيْنٍ عَلَىٰ كُلِّ مُكَلَّفٍ... وَيُكَفَّرُ جَاحِدُهَا) لِثُبُوتِهَا بِدَلِيلٍ قَطْعِيٍّ (وَتَارِكُهَا عَمْدًا مَجَانَةً) أَيْ تَكَاسُلًا فَاسِقٌ (يُحْبَسُ حَتَّىٰ يُصَلِّيَ) لِأَنَّهُ يُحْبَسُ لِحَقِّ الْعَبْدِ فَحَقُّ الْحَقِّ أَحَقُّ۔ الخ

ترجمہ: ”ہر مُکلف یعنی عاقل وبالغ پر نماز فرض عین ہے، اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے، کیوں کہ نماز کا ثبوت دلیل قطعی سے ہے اور جو قصداً چھوڑے، (اگرچہ ایک ہی وقت کی)، وہ فاسق ہے، (جو نماز نہ پڑھتا ہو) اسے قید کیا جائے گا، یہاں تک کہ (وہ توبہ کرے) اور نماز پڑھنے لگے، کیوں کہ جب بندے کے حق کی وجہ سے قید کیا جاتا ہے تو اللہ کا حق اس کا زیادہ حقدار ہے کہ (اس کی نافرمانی پر) اسے قید کیا جائے۔“ (ردالمحتار علی الدرالمختار جلد 2 ص 6,7: مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

تارکِ صلوٰۃ کے بارے میں سب سے نرم اور صائب مَوقِف امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور وہ یہ کہ بلاعذر شرعی تارکِ صلوٰۃ فاسق وفاجر ہے، قابلِ تعزیر ہے، اسے قید کیا جاسکتا ہے، تاوقتیکہ وہ توبہ کرکے نماز پڑھنا شروع کردے، لیکن اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ اس عنوان سے متعلق قرآن مجید کی آیات مبارکہ اور احادیث شریفہ کو یک جا کرکے دیکھا جائے تو امام اعظم کا موقف ہی صائب اور درست ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ۔

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ اس (جرم) کو تو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے کم تر جو بھی گناہ ہوں، جس کے لیے چاہے، اسے معاف فرمادیتا ہے“۔ (النساء: 48) اس آیۂ مبارکہ میں شرک کے سوا ہر گناہ کی مغفرت کی گنجائش موجود ہے، خواہ وہ کسی درجے کا ہو اور یہ مغفرت اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے۔ حدیث مبارک ہے: مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ ”یعنی جس شخص نے صدقِ دل سے کلمۂ طیبہ پڑھا وہ (آخرکار کسی نہ کسی مرحلے پر) جنت میں داخل ہوگا“۔ وہ احادیث جن میں ترکِ نماز کو کفر قرار دیا گیا ہے، انہیں نماز کی فرضیت کے انکار پر محمول کیا جائے گا، یعنی جو نماز کی فرضیت کا منکر ہوتے ہوئے نماز کا تارک ہو تو وہ بالاجماع کافر ہے، ایسا شخص ملتِ اسلام سے خارج ہے، البتہ جو شخص فرضیتِ نماز کا عقیدہ تو رکھتا ہے، لیکن کوتاہی کی بناء پر نماز کا تارک ہے تو وہ ائمۂ ثلاثہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ) کے نزدیک فاسق ہے۔ حدیث میں جو ترکِ نماز کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے، مندرجہ بالا تشریح کی روشنی میں اس سے مراد اعتقاداً ترک کرنا ہوگا، یعنی انکارِ فرضیت یا تارکِ صلوٰۃ کے ظاہر حال کو بیان کیا گیا ہے کہ عملاً اس میں اور ایک کافر میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔ آپ نے بعض لوگوں کا جو طرزِ عمل بیان کیا ہے، وہ افسوس ناک ہے، ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے غیظ وغضب سے ڈرنا چاہیے۔ تاہم اگر وہ نمازِ جنازہ باوضو پڑھتے ہیں تو شریعت کے ظاہری احکام کے مطابق نماز ادا ہوجائے گی اور اگر وہ خدانخواستہ محض ظاہرداری اور دکھاوے کے لیے بے وضو کھڑے ہوکر نمازِ جنازہ میں شامل ہوتے ہیں تو یہ عبادت کا استخفاف (To Under Rate) ہے اور ایمان سے محرومی کا باعث ہے، تاہم کسی ثبوت کے بغیر شرعاً بدگمانی منع ہے۔

اپنے مالی وتجارتی مسائل کے حل کے لیے ای میل کریں۔
tafheem@janggroup.com.pk

جنگ

اقرأ



بہترین کلام

ارشادِ باری تعالیٰ ہے "اور لوگوں پر اللہ کے لیے اس گھر کا حج فرض ہے جو وہاں تک پہنچنے کی قدرت رکھتے ہوں"۔ (سورۂ آل عمران)

سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنی امت کو حج کی فضیلت بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا: "حج اور عمرہ گناہوں کو اس طرح پاک صاف کردیتے ہیں، جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل اور کھوٹ کو صاف کردیتی ہے اور جو مومن اس دن (یعنی عرفہ کے دن) احرام کی حالت میں گزارتا ہے، اس روز کا سورج، اس کے گناہوں کو لے کر ڈوبتا ہے"۔ اسی طرح آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس

حج: ایک مقدس اور دینی فریضہ

نے حج کیا اور اس میں ہوس رانی نہ کی اور نہ گناہ کیا تو وہ ایسا ہو کر لوٹتا ہے، جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا۔" یعنی ایک نئی زندگی اور ایک نئی حیات اور نیا دور شروع کرتا ہے، جس میں دین و دنیا کی بھلائیاں اور کامیابیاں جمع ہیں"۔

اس طرح حج کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں"۔ آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: "ہر کم زور کا جہاد حج ہے۔"

جہاں سرکارِ دو عالم ﷺ نے حج کے فضائل، اجر و ثواب اپنی امت کو بتائے، وہاں اس عظیم فریضے سے غفلت برتنے پر سخت عذاب کی وعید بھی سنائی ہے۔ ارشادِ نبویؐ ہے: "جسے کسی بیماری یا کسی واقعی ضرورت نے، یا کسی ظالم حکمراں نے روک نہ رکھا ہو اور اس کے باوجود وہ حج نہ کرے، تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے، چاہے نصرانی ہو کر (گویا اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں)"۔ (صحیح مسلم)

جہاں آج لوگوں کی نگاہیں خانہ کعبہ کی زیارت اور روضۂ رسول ﷺ کے دیدار و حاضری کے لیے ترستی ہیں اور حاضری دے کر ان کی آنکھوں اور دلوں کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے، وہاں ایسے بے شمار بدنصیب افراد بھی ہیں، جو اس عظیم فریضے سے غافل ہیں، ہماری ذمے داری ہے کہ انہیں خوابِ غفلت سے جگائیں اور ان تک آپ ﷺ کی یہ وعید پہنچائیں۔

حج اسلام کا ایک رکن ہی نہیں، بلکہ اخلاقی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی قومی ملی زندگی کے ہر رخ اور ہر پہلو پر حاوی اور مسلمانوں کی عالم گیر بین الاقوامی حیثیت کا سب سے بلند مینار ہے۔ حج عالمِ اسلام کی یگانگت، اتحاد اور مساوات کا ایک بہترین مظہر بھی ہے۔ اس پُرآشوب زمانے میں پوری امتِ مسلمہ دنیا کے گوشے گوشے میں انتشار کا شکار ہے اور اس کے اکٹھا ہونے میں ایسی دشواریاں حائل ہیں جو اس کے اتحاد اور اجتماع کو محال بنادیتی ہیں۔ ایسے میں حج ہی ایسی عبادت ہے جو امتِ مسلمہ کے اجتماع کی واحد صورت اور واحد ذریعہ ہے، جو اللہ کے حکم سے ہر سال اہتمام کے ساتھ منعقد ہوتا ہے۔ جس میں دنیا بھر کے مختلف خطوں اور مختلف ممالک کے لاکھوں مسلمان شریک ہو کر ہر قسم کے اختلافات فراموش کردیتے ہیں۔ یہ اجتماعیت و مساوات کا وہ مظاہرہ ہے، جس کی مثال دنیا کی کسی تہذیب و تاریخ میں نہیں ملتی۔

حج: اسلام کا بنیادی رکن

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا چیز حج کو واجب کردیتی ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "سامانِ سفر اور سواری۔" (ترمذی، سنن ابن ماجہ)

اس حدیث شریف کی وضاحت یہی ہے کہ قرآن مجید میں فرضیتِ حج کی شرط کے طور پر، جو صاحبِ استطاعت ہو فرمایا گیا ہے۔ یعنی حج ان لوگوں پر فرض ہے جو سفر کرکے مکہ مکرمہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ حج اسلام کا بنیادی رکن اور ایک مقدس دینی فریضہ ہے۔

اس لیے حج اللہ کی خوشنودی کے لیے ہوتا ہے۔ لفظ حج کے معنی قصد کرنے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں عبادت کی نیت سے خانہ کعبہ کا قصد کرنا اور مناسکِ حج بجالانے کا نام حج ہے۔

خانہ کعبہ کی اہمیت یہی ہے کہ یہ دنیا میں پہلا گھر ہے، جو اللہ کی عبادت کے مرکز کی حیثیت سے بنایا گیا ہے۔ چناں چہ قرآن مجید میں ہے۔ "یہ اللہ کا پہلا گھر ہے، جو مکہ میں واقع ہے اور جو تمام عالم کے لیے سرچشمۂ ہدایت ہے۔

خطبہ

حج کی فرضیت کا مقصد یہی ہے کہ نفس کا تزکیہ ہو۔ تقویٰ کی روح پیدا ہو۔ خدا سے تعلق استوار ہو۔ اللہ کی اطاعت، اس کی بندگی اور اس کی محبت ہر چیز پر غالب آجائے۔



جہاں تک فرضیتِ حج کی شرائط کا تعلق ہے تو حج کے لیے دو شرائط ہیں، ایک سواری اور دوسری زادِ راہ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس اتنا سرمایہ ہے کہ وہ آسانی سے حج کرسکتا ہے، تو اس پر حج کرنا فرض ہے۔ آج کل سواری کا مطلب ہوائی جہاز کا کرایہ اور زادِ راہ سے مراد ہوٹل وغیرہ کا خرچ ہے۔ اگر یہ دونوں چیزیں کوئی ادا کرسکتا ہے، تو اس پر حج فرض ہے۔ بہ صورتِ دیگر اللہ تعالیٰ اس سے ناخوش ہوگا۔

ایک حدیث میں آیا ہے: "جس شخص کو کسی بیماری یا واقعی ضرورت یا ظالم حکمراں نے روک نہ رکھا ہو، اور اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو چاہے وہ یہودی مرے، چاہے نصرانی۔" (مشکوٰۃ)

اس حدیث میں وعید ہے کہ اگر کوئی شخص صاحبِ استطاعت ہو، لیکن وہ حج کا ارادہ نہیں کرتا تو یہ اسلامی تعلیمات کے منافی عمل ہے۔

جو لوگ صاحبِ استطاعت ہیں، وہ اپنی دولت لہو و لعب میں، عیش اور تفریح پر لٹاتے ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ اپنی کمائی اللہ کی راہ میں خرچ کریں، اور حج کی سعادت حاصل کریں۔ کیوں کہ حج اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا موجب ہے۔ جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کی دعوت پر لبیک کہا، اسی طرح صاحبِ استطاعت شخص کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے تسلیم و رضا، فرماں برداری اور جذبۂ اطاعت کے ساتھ اپنی گردن جھکا دینی چاہیے۔ جیسا کہ "سورۂ آل عمران" میں صاحبِ استطاعت کو حج کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

حج کی فرضیت 9 ہجری میں ہوئی۔ "حجۃ الوداع" کے موقع پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا آخری خطبہ یا منشورِ انسانیت ارشاد فرمایا اور مناسکِ حج میں ان تمام مشرکانہ رسوم کو ممنوع قرار دیا، جو عہدِ جاہلیت میں رائج تھیں۔ فقہائے کرام نے زادِ راہ میں ان لوگوں کے نان نفقے کو بھی شامل کیا ہے، جن کی کفالت جانے والے کے ذمے ہو، جیسے بیوی بچے وغیرہ۔ ہمیں چاہیے کہ اگر ہم صاحبِ استطاعت ہیں تو فریضۂ حج ادا کریں۔ کیوں کہ یہ قرآن کا حکم ہے۔ یہی سب سے بڑی سعادت ہے۔

بہترین نصیحت

جہاد کے بعد بہترین عمل

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا۔ پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے دین کی خاطر جہاد کرنا۔ پوچھا گیا کہ اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حج جس میں آدمی سے اللہ کی نافرمانی نہ ہوئی ہو۔

بہترین دعا

مصائب و مشکلات سے نجات

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصائب و مشکلات کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوٰاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عظمت والا اور برد بار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ عرشِ عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں،

صالح اللہ کو زیادہ پسند ہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ جہاد فی سبیل اللہ بھی ان دنوں میں کیے گئے نیک عمل کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ قرار نہیں پاتا، بجز صرف وہ شخص کہ جو اپنی جان اور تمام تر مال و اسباب کے ساتھ راہِ حق میں جہاد کے لیے نکل جائے اور پھر نہ اس کی جان بچے اور نہ ہی مال۔ یعنی وہ اپنے جسم و جان اور مال و اسباب کے ساتھ راہِ حق میں جہاد کرتا ہوا شہید ہوجائے۔ (صحیح بخاری)

بہترین معلومات

ذوالحجہ: اسلامی سال کا آخری مہینہ

ذوالحجہ کو اسلامی تاریخ میں اس لحاظ سے بھی تاریخی اور بنیادی اہمیت حاصل ہے کہ اس ماہ میں اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں بعض ایسے اہم واقعات پیش آئے جو اسلامی تاریخ کے صفحات میں اس مہینے کی عظمت و اہمیت کو اجاگر کرتے نظر آتے ہیں۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ پیشِ نظر صرف پہلی



عالم ﷺ کا حجۃ الوداع کے لیے مکۂ معظمہ میں ورودِ مسعود (تشریف آوری) 4 ذی الحجہ 10ھ یک شنبہ بوقت صبح۔ ☆ میدانِ عرفات میں تاریخی خطبۂ حجۃ الوداع (عالمی منشورِ انسانی حقوق) 9 ذی الحجہ 10ھ بروز جمعہ۔ منیٰ میں دستِ مبارک سے 63 اونٹوں کی قربانی 10 ذی الحجہ 10ھ۔ ☆ منیٰ سے مقام محصب تشریف آوری 13 ذی الحجہ ☆ طوافِ وداع 14 ذی الحجہ 10ھ۔ ☆ مکۂ معظمہ سے مدینۂ منورہ کے درمیان مقام "غدیرِ خم" پر خطبۂ غدیرِ خم در فضیلت شیرِ خدا سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ واہلِ بیتؓ 14 ذی الحجہ 10ھ۔ مدینۂ منورہ میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا ورودِ مسعود اخیر ذی الحجہ 10ھ۔ ☆ دامادِ رسولؐ حضرت ابوالعاصؓ کی وفات ذی الحجہ 13ھ۔ خلیفۂ دوم سیدنا عمر فاروقؓ پر قاتلانہ حملہ اخیر ذی الحجہ 23ھ۔ ☆ واقعۂ شہادت حضرت عثمان ذوالنورینؓ 18 ذی الحجہ 35ھ۔ ☆ خلافت سیدنا علی ابن ابی طالبؓ ذی الحجہ 35ھ۔ ☆ وفات محمد بن ابی بکرؓ ذی الحجہ 38ھ۔ ☆ مشہور صحابیِ رسولؐ حضرت ابوموسیٰ

رقم جمع کی۔ حج سے چند دن پہلے انہوں نے ہمسایہ کے گھر میں اپنے بیٹے کو کسی کام سے بھیجا۔ تھوڑی دیر بعد وہ منہ بسورتا ہوا واپس آیا۔ ابن اسکافؒ نے پوچھا، بیٹے خیر تو ہے، تو روتا کیوں ہے؟ اس نے کہا، ہمارے پڑوسی گوشت روٹی کھا رہے تھے، میں منہ دیکھتا رہا اور انہوں نے مجھے پوچھا تک نہیں۔ ابن اسکافؒ رنجیدہ ہو کر ہمسائے کے گھر گئے اور کہا سبحان اللہ، ہمسایوں کا یہی حق ہوتا ہے جو تم نے ادا کیا۔ میرا کمسن بچہ منہ تکتا رہا اور آپ گوشت روٹی کھاتے رہے، اس معصوم کو ایک لقمہ ہی دے دیا ہوتا۔ یہ سن کر پڑوسی زار زار رونے لگا اور کہنے لگا، ہائے افسوس اب ہمارا راز فاش ہوگیا۔ گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل۔ خدا کی قسم، پانچ دن تک میرے گھر والوں کے منہ میں ایک دانہ تک نہیں گیا، لیکن میری غیرت کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے روکتی تھی، جب نوبت ہلاکت تک پہنچی تو ناچار جنگل میں گیا، ایک جگہ مردہ بکری پڑی تھی، اس کا تھوڑا سا گوشت لے لیا اور اسی کو ابال کر ہم کھا رہے تھے، یہی سبب تھا کہ ہم نے آپ کے بچے کو کچھ نہ دیا، ورنہ یہ کب ہوسکتا تھا کہ ہم گوشت روٹی کھائیں اور آپ کا بچہ منہ تکتا رہے۔ یہ سن کر احمد بن اسکافؒ پر رقت طاری ہوگئی۔ بار بار کہتے تھے کہ اے احمد تجھ پر افسوس ہے کہ تیرے گھر میں تو ہزاروں درہم و دینار

گناہ: اللہ کی رحمت سے دُوری اور اس کی ناراضی کا سبب

مفتی محمد نعیم (مہتمم جامعہ بنوریہ عالمیہ)

ہر وہ کام جو شریعت کے بتائے ہوئے احکام کے خلاف ہو، گناہ کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن اعمال کے کرنے سے منع کیا ہے، اس کی اصل حقیقت تو اللہ رب العزت خود ہی جانتے ہیں۔ عقلی اعتبار سے غور کرنے سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ان اعمال کے کرنے سے یا تو کسی نہ کسی کا حق ضائع ہوتا ہے اور کسی کا حق ضائع کرنا، چاہے وہ اللہ تعالیٰ کا ہو یا کسی مخلوق کا، نہایت بڑا ظلم ہے۔ یا ان اعمال کے کرنے سے انسانی زندگی کا امن متاثر ہوتا ہو اور معاشرے کے امن و سکون کو برباد کرنا کھلا فساد اور معصیت ہے۔ یا ان اعمال کے نہ کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کی آزمائش و امتحان ہے، لہٰذا انسان اگر ان اعمال کو کرتا ہے تو گویا وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر اتر آتا ہے۔ اس سے بڑھ کر فسق اور بغاوت اور کیا ہوگی؟

☆ گناہِ کبیرہ کی تعریف: ایسی تمام نافرمانیاں جن کے کرنے پر شریعت کی طرف سے سزا مقرر کی گئی ہو، جن کے کرنے والوں پر قرآن و حدیث میں لعنت کے الفاظ آئے ہوں، جن کے کرنے والوں کو جہنم کی وعید سنائی گئی ہو، جن کے کرنے پر عذاب کی وعید بیان کی گئی ہو اور جن اعمال کو کافرانہ اعمال کہا گیا ہو وغیرہ وغیرہ یہ گناہِ کبیرہ کہلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ گناہ اور نافرمانیوں کو گناہِ صغیرہ کہا جاتا ہے، لیکن

تکلیف دینا اور ان کی نافرمانی کرنا۔ ☆ رشتے داروں سے قطع تعلق کرنا۔ ☆ زنا کرنا اور کرانا۔ ☆ بدفعلی کرنا یا کرانا۔ ☆ سود لینا یا دینا یا سودی معاملے کی دستاویز لکھنا یا گواہ بننا۔ ☆ ظلماً یتیم کا مال کھانا۔ ☆ اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا۔ ☆ میدانِ جہاد سے بھاگنا۔ ☆ حاکم کا اپنی رعایا کو دھوکہ دینا اور ان کے ساتھ خیانت کرنا۔ ☆ تکبر کرنا۔ ☆ جھوٹی گواہی دینا۔ ☆ شراب یا کوئی نشہ والی چیز بنانا، بنوانا، بیچنا، خریدنا، لاد کر لے جانا، کھانا پینا، کھلانا پلانا وغیرہ۔ ☆ جوا کھیلنا۔ ☆ کسی پاک دامن عورت پر تہمت لگانا۔ ☆ مالِ غنیمت میں خیانت کرنا۔ ☆ چوری کرنا۔ ☆ ڈاکہ ڈالنا۔ ☆ جھوٹی قسم کھانا۔ ☆ کسی پر ظلم کرنا خواہ کسی بھی طرح کا ظلم ہو، مثلاً مارنا، گالی دینا یا کسی کا مال لے لینا۔ ☆ حرام مال کھانا، پینا، پہننا یا خرچ کرنا، بیچنا، خریدنا، کسی کو ہدیہ دینا، ثواب کی نیت سے صدقہ کرنا۔ ☆ خودکشی کرنا یا بلا وجہ اپنا کوئی عضو کاٹ دینا۔ ☆ لوگوں کے خفیہ حالات کی ٹوہ لگانا، تجسس کرنا۔ ☆ کاہن، نجومی وغیرہ کی باتوں کو سچ ماننا اور ان کی تصدیق کرنا۔ ☆ شوہر کی نافرمانی کرنا۔ ☆ تصویر بنانا یا گھر میں لٹکانا۔ ☆ اللہ

اگر گناہِ کبیرہ صادر ہو جائیں؟

نفس و شیاطین کے شر سے مغلوب ہو کر اگر کسی سے گناہِ کبیرہ صادر ہو جائے تو اس کی تلافی کی واحد صورت یہ ہے کہ توبہ کی جائے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ اس گناہ پر دلی ندامت ہو، جو حق ضائع ہوا ہے اس پر معافی مانگے، اگر اس حق کی تلافی ممکن ہو تو اس کی تلافی کرے اور آئندہ اس گناہ کو نہ کرنے کا پختہ عزم و ارادہ کرے۔

چھوٹی چھوٹی برائیوں کی معافی کا وعدہ

قرآن کریم میں اعمالِ صالحہ پر کاربند رہتے ہوئے منع کردہ بڑی بڑی برائیوں سے بچنے والوں سے اللہ تعالیٰ جو قادرِ مطلق بھی ہے اور مختارِ کل بھی، پہلا وعدہ یہ فرما رہا ہے کہ ہم تمہاری چھوٹی چھوٹی برائیوں کو معاف فرماتے رہیں گے۔ اس دنیا میں نفس و شیاطین کی دشمنیوں میں پھنسے ہوئے بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے زبردست حوصلہ افزائی ہے کہ وہ نفس و شیاطین کے غلبے کی وجہ سے پریشان نہ ہوں۔ اگر انہوں نے بڑے بڑے گناہوں سے اجتناب کیا تو

لینے اور اللہ تعالیٰ کے توبہ قبول کر لینے کے بعد بھی مایوس نہیں ہوتا۔ ☆ انسان کے اندر بھول کا مادہ بھی رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات وہ اللہ تعالیٰ کے مواخذے، اس کی پکڑ، حساب اور سزا کو بھلا بیٹھتا ہے اور اس سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے۔ مندرجہ بالا حقائق کے مقابلے میں انسان کو مرضی اور ارادے کی قوت دی گئی ہے، صحیح اور غلط کو سمجھنے کی عقلِ سلیم عطا کی گئی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے ذریعے بھلائی اور برائی کے راستوں کو خوب واضح طور پر کھول کھول کر بتلا دیا گیا ہے۔ انسان کے اندر اگر برائی کے راستے پر چلنے کی استعداد ہے تو اسے نیکی کے راستے پر چلنے کی قوت بھی دی گئی ہے۔ ان سب ناقابلِ تردید حقیقتوں کے باوجود اس بات کے امکانات یقینی طور پر تاحیات موجود رہتے ہیں کہ (انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ) صاحبِ ایمان لوگوں سے گناہ صادر ہوں۔ اس پریشانی کا علاج ربِ غفور و رحیم نے یہ عنایت فرمایا کہ اعمالِ صالحہ پر کاربند رہو بڑے بڑے گناہوں سے اجتناب کرتے رہو ہم اس کے بدلے تمہارے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو معاف فرماتے رہیں گے۔

گناہ اور برائیوں کی معافی کی صورتیں

☆ اللہ تعالیٰ جس کو اپنے لطف و کرم سے معاف فرما دیں۔ ☆ تمام اعمالِ صالحہ جس میں توبہ بھی شامل ہے

عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ آسمانوں کا رب، زمین کا رب اور عرش عظیم کا رب ہے۔" (صحیح بخاری)

بہترین درود

اگر کوئی شخص چاہے کہ اس کی اولاد اس کی تابع داری کرے تو اسے چاہیے کہ نماز جمعہ کے بعد اس درود شریف کو سو مرتبہ پڑھے۔ ان شاء اللہ اولاد تاحیات مطیع و فرماں بردار رہے گی۔ درود شریف یہ ہے۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ" (خزینہ درود شریف)

بہترین علاج

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "زم زم کا پانی جس نیت سے پیا جائے، اس سے وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے"۔ (ابن ماجہ)

بہترین رہنمائی

ذی الحج کے پہلے دس دنوں کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذی الحج کے دس دنوں کے علاوہ کوئی دن ایسے نہیں ہیں کہ جن میں کیا ہوا عمل

صدی ہجری کے مشہور تاریخی واقعات پر اکتفاء کرتے ہوئے اہم واقعات کو بیان کیا جارہا ہے۔ ☆ مدینۃ النبیؐ میں اسلام کی کرنیں/بعض سعادت مند افراد کا قبول اسلام ذی الحجہ 10 نبویؐ۔ ☆ بیعتِ عقبہ اولیٰ ذی الحجہ 12 نبویؐ۔ ☆ بیعتِ عقبہ ثانیہ ذی الحجہ 13 نبویؐ۔ ☆ غزوۂ سویق ذی الحجہ 2ھ۔ ☆ صحابی رسولؐ حضرت عثمان بن مظعونؓ کی وفات ذی الحجہ 3ھ۔ ☆ زوجۂ سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدہ ام رومانؓ کی وفات ذی الحجہ 7ھ۔ ☆ ولادت سیدنا ابراہیم فرزند رسولؐ سید المرسلین حضرت محمد ﷺ ذی الحجہ 8ھ۔ ☆ فرضیت حج اور سیدنا صدیق اکبرؓ کی زیر امارت صحابۂ کرامؓ کی فریضۂ حج کی ادائیگی ذی الحجہ 9ھ۔ ☆ امام الانبیاء، سید المرسلین حضرت محمد ﷺ کا تاریخ ساز سفر حج، حجۃ الوداع ذی الحجہ 10ھ۔ "حجۃ الوداع" کے متعلق مختصر تفصیلات حسب ذیل ہیں: سرکار دو

اشعریؓ کی وفات ذی الحجہ 44ھ۔ ☆ وفات حضرت جریر بن عبداللہ البجلیؓ ذوالحجہ 51ھ۔ ☆ وفات حضرت عبداللہ بن انیسؓ ذی الحجہ 54ھ۔ ☆ واقعۂ حرہ 63ھ۔ ☆ نامور صحابی رسولؐ، مفسر قرآن، حبر الامۃ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی وفات کیم ذی الحجہ 68ھ۔ ☆ صحابی رسولؐ حضرت مقداد بن معدی کربؓ کی وفات ذی الحجہ 87ھ۔ ☆ قتیبہ بن مسلم باہلی کا قتل ذی الحجہ 96ھ۔ یہ پہلی صدی ہجری کے تاریخی واقعات میں بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔

ایک حکایت ایک سبق

حج اکبر کا ثواب

حضرت احمد بن اسکاف دمشقی رحمۃ اللہ علیہ نے حج بیت اللہ کے ارادے سے کئی سال میں ایک خطیر

اپنی آراء، تجاویز اور مخلصانہ مشوروں کے لیے اس ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔
iqra@janggroup.com.pk

ہے کہ تیرے گھر میں تو ہزاروں درہم و دینار پڑے ہوں اور تیرے ہمسایوں پر فاقے گزر رہے ہوں۔ قیامت کے دن تو اللہ کو کیسے منہ دکھائے گا اور تیرا حج کیسے قبول ہوگا؟ پھر وہ گھر گئے اور سب درہم و دینار جو حج کی نیت سے جمع کیے تھے، چپکے سے لاکر باصرار ہمسائے کو دے دیے اور خود اپنے گھر میں بیٹھ کر یاد الٰہی میں مشغول ہوگئے۔ حج کا زمانہ آیا تو حجاج بن ذوالنون مصریؒ بھی تھے۔ انہوں نے جبل عرفات پر ایک غیبی آواز سنی کہ اس سال احمد بن اسکاف دمشقیؒ نے حج کی نیت کی، لیکن وہ نہ آسکا، ہم نے اسے حج اکبر کا ثواب عطا کیا ہے اور دوسرے بہت سے حجاج کا حج بھی اس کے سبب قبول فرمایا ہے۔ حضرت ذوالنون مصریؒ بہت حیران ہوئے کہ نہ معلوم احمد بن اسکافؒ کی کون سی ادا اللہ تعالیٰ کو بھا گئی ہے جو اس پر اس قدر فضل و کرم کیا گیا ہے۔ حج سے فارغ ہوکر وہ سیدھے دمشق گئے اور احمد بن اسکافؒ سے ملاقات کرکے ان سے حج پر نہ جانے کا سبب دریافت کیا۔ انہوں نے واقعہ بیان کیا تو ذوالنونؒ نے فرمایا کہ مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہارا حج قبول فرمالیا، بلکہ حج اکبر کا ثواب عطا فرمایا۔ احمد بن اسکافؒ یہ سن کر رونے لگے اور بار بار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے۔ اگلے سال اللہ نے انہیں اس قدر مال دیا کہ خود فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے تشریف لے گئے۔ (حکایات صوفیہ)

علاوہ گناہ اور نافرمانیوں کو گناہ صغیرہ کہا جاتا ہے، لیکن اگر ان نافرمانیوں کو عادت بنالیا جائے تو وہ بھی کبیرہ بن جاتی ہیں۔

کبیرہ گناہوں کی اجمالی فہرست

علمائے کرام نے قرآن مجید اور احادیث طیبہ کے ذخیرے سے ان اعمال کو جمع فرمایا ہے، جنہیں گناہ کبیرہ کہا گیا ہے، ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

☆ شرک اور شرک کے علاوہ وہ عقائد اور وہ اعمال جن سے کفر لازم آتا ہے۔ ☆ کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنا۔ ☆ جادو سیکھنا، سکھانا اور کرنا، کرانا۔ ☆ فرض نماز کو چھوڑنا یا وقت سے پہلے پڑھنا یا قضا کرکے پڑھنا۔ ☆ زکوٰۃ بالکل نہ دینا یا پوری نہ دینا۔ ☆ بغیر کسی شرعی عذر کے رمضان المبارک کا روزہ چھوڑ دینا یا روزہ رکھ کر توڑ دینا۔ ☆ حج فرض ہوجانے کے باوجود نہ کرنا یہاں تک کہ انتقال ہوجائے۔ ☆ والدین کو

باتوں کو سچ ماننا اور ان کی تصدیق کرنا۔ ☆ شوہر کی نافرمانی کرنا۔ ☆ تصویر بنانا یا گھر میں لٹکانا۔ ☆ اللہ کے کسی ولی کو تکلیف دینا۔ ☆ تہبند یا شلوار وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا۔ ☆ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہو جانا۔ ☆ گانے بجانے کا پیشہ اختیار کرنا۔ ☆ علمائے کرام اور حاملین قرآن کے حق میں بدگوئی کرنا۔ ☆ کسی مسلمان کو کافر کہنا۔ ☆ ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان کے درمیان انصاف نہ کرنا۔ ☆ عالم کا اپنے علم پر عمل نہ کرنا۔ ☆ کھانے کو عیب لگانا۔ ☆ کسی کے گھر میں بغیر اجازت نظر ڈالنا یا بغیر اجازت داخل ہونا۔ ☆ بیوی کو طلاق بائن و مغلظہ دے دینے کے باوجود اس کے ساتھ میاں بیوی کی حیثیت سے زندگی گزارنا۔ ☆ عورتوں کا نامحرموں سے پردہ نہ کرنا۔ ☆ مردوں کا عورتوں کی، عورتوں کا مردوں کی شباہت اختیار کرنا۔ ☆ ملازم کا طے شدہ فرائض کو انجام نہ دینا۔ وغیرہ وغیرہ

انہوں نے بڑے بڑے گناہوں سے اجتناب کیا تو ہماری طرف سے چھوٹی چھوٹی برائیوں سے درگزر کیا جاتا رہے گا۔

گناہوں کے صادر ہونے کی وجوہات

☆ انسان کے اندر خیر (بھلائی) کے ساتھ ساتھ شر (برائی) کا بھی مادہ رکھا گیا ہے۔ ☆ انسان کے ساتھ نفس کو بھی رکھا گیا ہے جو اکثر انسانوں کو برائی ہی کی طرف آمادہ رکھتا ہے اور بھلائی پر خود بڑی مشقت کے بعد آمادہ ہوتا ہے۔ ☆ انسان پر اس کے ازلی دشمن شیطان کو ایسی فوقیت دی گئی ہے کہ وہ انسان کے اندر دوڑنے والے خون کی مانند غلبہ رکھتا ہے۔ شیطان ہر طرف سے ہر طرح حملہ آور ہو کر انسان سے گناہ کرانے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہتا ہے۔ یہ کوشش اس ڈھٹائی کے ساتھ جاری رکھتا ہے کہ انسان کے توبہ کر

دیں۔ ☆ تمام اعمال صالحہ جس میں توبہ بھی شامل ہے کی وجہ سے معاف ہو جائیں۔ ☆ ذکر اللہ، تعلیم دین اور دین کی تبلیغی مجلسوں میں شرکت کی وجہ سے معاف ہو جائیں۔

نکتہ: حجۃ الاسلام امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ انسان کے اندر ایک پاکیزہ اور معصوم فطرت ہے جس کی وجہ سے انسان گناہوں سے نفرت کرتا ہے لیکن اگر وہ گناہوں میں مبتلا رہے تو یہ فطرت ایسی متاثر ہوتی ہے کہ انسان گناہوں سے نفرت کی بجائے انہیں پسند کرنے لگ جاتا ہے۔ لہٰذا اگر انسان تمام آسانیوں اور ترغیبات کے باوجود اپنے آپ کو بڑے بڑے گناہوں سے بچانے کا پختہ عزم و ارادہ کرلے اور بچنے کی کوشش شروع کردے تو اس کے نتیجے میں اس کی کھوئی ہوئی فطرت دوبارہ اپنی اصلی حالت پر بحال ہوجاتی ہے اور اسے گناہوں سے نفرت ہونے لگتی ہے اس حالت کو گناہوں کے معاف ہونے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

تعمیرِ کعبہ: عہد بہ عہد تاریخی جائزہ

مفتی عبدالرزاق چشتی

حضرت آدمؑ جب جنت سے زمین پر تشریف لائے تو بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: "خدایا میں یہاں نہ تو ملائکہ کی تسبیح و تکبیر سنتا ہوں اور نہ کوئی عبادت گاہ دیکھتا ہوں، جیسے کہ آسمان میں بیت المعمور دیکھتا تھا، جس کے اردگرد ملائکہ طواف کرتے تھے"۔ (ابن عساکر) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "جاؤ، جہاں ہم نشان بتاتے ہیں وہاں کعبہ بنا کر اس کے اردگرد طواف بھی کرلو اور اس کی طرف نماز بھی ادا کرو۔"

حضرت جبرائیلؑ، آدم علیہ السلام کی رہبری کے لیے ان کے ساتھ چلے اور انہیں وہاں لائے، جہاں زمین بنی تھی، یعنی کعبہ کی جگہ سے ہی سب سے پہلے پانی پر جھاگ، پھر جھاگ سے زمین کی ابتدا ہوئی۔ جبرائیل امینؑ نے وہاں اپنا پر مار کر ساتویں زمین تک بنیاد ڈال دی، جسے ملائکہ نے پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے بھرا بنیاد بھر کر نشان کے لیے چار طرف دیوار اٹھا دی، اس طرف منہ کرکے آدم علیہ السلام نماز پڑھتے رہے اور اس کا طواف بھی کرتے رہے۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ بیت المعمور کو اس بنیاد پر رکھ دیا گیا۔ طوفان نوح میں بیت المعمور کو اٹھا لیا گیا اور کعبہ کی جگہ اونچے ٹیلے کی طرح رہ گئی لوگ یہاں آتے رہے اور برکت کی دعا مانگتے رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت ہاجرہؓ اور اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو یہاں چھوڑا اور یہاں آبادی ہوگئی تو ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ اسماعیل علیہ السلام کو ساتھ لے کر کعبہ تعمیر کرو! ایک بادل کا ٹکڑا بھیج کر کعبہ کی حد کو واضح کیا گیا اور جبرائیل علیہ السلام نے خط کھینچ دیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آدم علیہ السلام کے زمانے کی بنیادوں پر ہی عمارت تعمیر فرمائی۔ کعبہ شریف کی بلندی نو ہاتھ، رکن اسود سے رکن شامی تک 33 ہاتھ، رکن غربی سے رکن یمانی تک 31 ہاتھ، رکن یمانی سے رکن اسود تک 20 ہاتھ، رکن شامی سے رکن غربی تک 22 ہاتھ۔ یعنی کعبہ اس وقت مستطیل تھا لیکن طول اور عرض کی ایک ایک دیوار معمولی چھوٹی تھی دروازے دو بنائے گئے تھے جو زمین کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ کواڑ زنجیر وغیرہ نہیں تھے، بعد میں تبع حمیری کے زمانے میں کواڑ زنجیر وغیرہ لگائے گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر فرمایا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر اور گارا وغیرہ دیتے تھے۔ کس شان سے اللہ کا گھر تعمیر ہوا؟ اللہ کا نبی ہی معمار اور اللہ کا نبی ہی معاون۔

آپ کی تعمیر کے بعد جزوی طور پر مختلف اوقات میں تعمیر ہوئی ایک مرتبہ عمالقہ اور جرہم نے اسے تعمیر کیا، اس کے بعد قصی بن کلاب نے اس کی تعمیر کی جس میں چھت درخت مقل کی لکڑی کی بنائی، جس پر بجائے تختوں کے خرمے کی لکڑی ڈالی۔

ایک عورت کعبہ شریف میں خوشبو سلگاتی تھی، ایک بار اچانک اس سے شعلہ اٹھا اور چھت جل گئی اور دیواریں پہلے ہی بوسیدہ ہوچکی تھیں۔ اس لیے قریش نے فیصلہ کیا کہ مکمل طور پر نئی تعمیر کی جائے۔ ولید بن مغیرہ کو عمارت کا امیر مقرر کیا گیا اور یہ طے ہوا کہ اس میں حلال مال خرچ ہوگا۔ اس وقت کے امیر لوگوں کے پاس زیادہ سود سے حاصل کردہ مال ہوتا تھا، اس لیے حلال مال کم مقدار میں جمع ہوا تو قریش نے مال کی کمی اور کچھ اپنے مقاصد کے پیش نظر چند فرق کردیے۔ ☆ کعبہ کی کچھ زمین باہر نکال دی، یعنی عمارت کو چھوٹا کردیا، کعبہ سے باہر نکالی ہوئی زمین کو

"حطیم" کہا جاتا ہے، اسی میں میزابِ رحمت (پرنالہ) گرتا ہے، چھوٹی چھوٹی دیوار سے آج بھی اسے علیحدہ نمایاں کیا ہوا ہے۔ طواف اس کے باہر سے ہی ہوتا ہے۔ ☆ قریش نے دو دروازوں کے بجائے ایک کردیا، وہ بھی بلند تاکہ جسے چاہیں اندر جانے دیں، اور جسے چاہیں، نہ جانے دیں۔ ☆ خانہ کعبہ کے اندر لکڑی کے ستونوں کی دو صفیں بنائی گئیں اور ہر صف میں تین ستون بنائے گئے۔ ☆ کعبہ شریف کی بلندی پہلے سے دگنی کردی گئی، پہلے بلندی نو ہاتھ تھی انہوں نے اٹھارہ ہاتھ کردی۔ ☆ خانہ کعبہ کے اندر رکن شامی کے قریب ایک زینہ بنایا گیا، جس سے چھت پر چڑھ سکیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے متصل (یعنی حطیم) بنیاد ابراہیمی کے پتھر مجھے دکھائے اور فرمایا کہ قریش نے اس میں کمی کردی تھی، لوگ اگر نئے نئے مسلمان نہ ہوتے اور ان کے جذبات بھڑکنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ابراہیمی بنیادوں پر کعبہ دوبارہ تعمیر کردیتا۔

اسی روایت کی بنیاد پر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کعبہ شریف کو منہدم کرکے دوبارہ تعمیر کیا، حطیم کو کعبہ میں داخل کیا، دروازے دو بنائے جو زمین کے متصل تھے، خوشبودار مٹی چونے میں ملا کر گارا لگایا گیا، دروازوں پر اندر باہر عنبر لگا کر خوشبودار کیا گیا۔ نہایت قیمتی ریشمی غلاف چڑھایا گیا۔

خیال رہے کہ سب سے پہلے کعبہ شریف کو غلاف چڑھانے والے کا نام اسعد ہے، جو شاہ یمن تھا اور تبع کے لقب سے مشہور تھا۔ مدینہ طیبہ کی شہری بنیاد رکھنے والا یہ شخص ہے۔ کعبہ کی تعمیر 27 رجب 47ھ کو مکمل ہوئی، پھر حجاج بن یوسف (جو عبدالملک بن مروان کا نائب تھا) نے 74ھ میں عمارت کو منہدم کرکے پھر اسی طرح بنا دیا جیسے قریش نے بنایا تھا۔ مشہور عباسی خلیفہ ہارون الرشید نے چاہا کہ کعبہ اس طرح بنا دیا جائے، جیسے عبداللہ بن زبیرؓ نے تعمیر کیا تھا، دراصل وہی ابراہیمی تعمیر بھی تھی، لیکن اس وقت کے اہل علم نے اس لیے منع کیا کہ کوئی تمہارا مخالف آئے گا، وہ پھر تبدیل کرے گا، اس طرح گرانا اور بنانا ایک کھیل بن جائے گا۔ اس کے بعد مرمت تو ہوتی رہی لیکن مکمل طور پر پوری عمارت کو دوبارہ نہیں بنایا گیا۔

1040ھ میں سلطان مراد بن احمد خان شاہ قسطنطنیہ نے جب دیکھا کہ اس کی عمارت بہت پرانی ہوگئی ہے تو اس نے سوائے اس کونے کے جس میں حجر اسود نصب ہے، تمام عمارت منہدم کرکے نئی تعمیر کرائی، لیکن انہی بنیادوں اور اسی طرز پر جو حجاج بن یوسف نے بنائی تھی، سنگ مرمر کا فرش بچھایا اور چھت پر نہایت نفیس خملی چھت گیری لگائی گئی اور باہر کی دیواریں سنگ خارا سے چونے میں چنیں، نہایت نفیس ریشمی سیاہ پردہ خانہ کعبہ پر ڈالا، جس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا اور سنہری حاشیے پر سلطان کا نام تھا۔ موجودہ کعبہ شریف سلطان مراد کا تعمیر کردہ ہے، مکمل عمارت کو منہدم کرکے اس کے بعد نئے سرے سے تعمیر نہیں کیا گیا۔ غلاف کعبہ ہر سال مصر سے بڑی دھوم دھام سے آتا رہا، ایک مرتبہ پاکستان کے شہر لاہور سے بھی بن کر گیا۔ پہلے یہ طریقہ تھا کہ پرانا غلاف کعبہ خدام کو دے دیا جاتا تا لوگ تبرک کے طور پر اسے خرید لیتے تھے، لیکن اب غلاف کعبہ سعودیہ میں ہی بنتا ہے اس پر شاہ سعود کا نام درج ہوتا ہے۔

عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت و اہمیت

علامہ عمران حمید اشرفی

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دس دنوں (یعنی ذی الحج کے ابتدائی دس دن) کی عبادت سے بڑھ کر اللہ کو کوئی عمل زیادہ محبوب نہیں۔ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ ہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد سوائے اس صورت کے کہ ایک آدمی اپنی جان و مال لے کر گھر سے نکلے اور کچھ واپس نہ لائے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان کی یہ حالت تھی کہ جب ذوالحجہ کا چاند نکلتا تو وہ روزے شروع کردیتا۔

رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر ملی تو اسے بلایا اور پوچھا ان دنوں کے روزے کیوں رکھتے ہو؟ اس نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ یہ ایام مشاعر (حج کی رسوم کی جگہ) اور ایام حج ہیں، شاید اللہ تعالیٰ مجھے ان کی دعاؤں میں شریک کرلے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تیرے لیے ہر دن جو تو روزہ رکھے گا، ایک سو غلام آزاد کرنے، ایک سو اونٹ خیرات کرنے ایک سو گھوڑے جن پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں (سامان جہاد) رکھا ہوتا ہے کے برابر ثواب ہے، جب یوم الترویہ (8 ذی الحجہ) ہوگا تو تیرے لیے اس میں ایک ہزار غلام آزاد کرانے، اور ایک ہزار اونٹ اور ایک ہزار گھوڑے، جس پر اللہ کی راہ میں سامان جہاد ہے، کے برابر ثواب ہے اور جب یوم عرفہ (9 ذی الحجہ) کا دن ہوگا تو تیرے لیے دو ہزار غلام آزاد کرنے اور دو ہزار اونٹ اور دو ہزار گھوڑوں جن پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں سوار کیا جاتا ہے کے برابر ثواب ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے، عرفہ کے دن کا روزہ دو سال کے روزوں کے برابر اور عاشورہ کے دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے۔ فرمان الٰہی ہے: "ہم نے موسیٰ کے ساتھ تیس دنوں کا وعدہ کیا اور دس کے ساتھ اسے پورا کیا"۔ مفسرین نے اس آیت کی توضیح میں فرمایا، یہ ذوالحجہ کے پہلے دس دن تھے۔

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنوں میں سے چار اور مہینوں میں سے چار منتخب کیے۔ ☆ دنوں میں جمعہ، اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس میں جو مسلم بندہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ

اسے عطا فرماتا ہے چاہے دنیا ہو یا آخرت۔ ☆ عرفہ کا دن (9 ذی الحجہ) جس دن حج ہوتا ہے۔ جب عرفہ کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: اے میرے فرشتو، دیکھو! میرے بندے آئے

ہیں غبار آلود، پریشان حال، مال خرچ کیے، جسموں کو تھکایا، تم گواہ رہو، میں نے انہیں بخش دیا۔ ☆ عید الاضحیٰ جب یوم النحر ہوتا ہے اور بندہ اپنی قربانی پیش کرتا ہے تو قربانی کے جانور سے خون کا پہلا قطرہ گرتا ہے، وہ ہر گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے۔ ☆ یوم الفطر (عید الفطر کا دن) جب لوگ رمضان کے روزے رکھتے ہیں، پھر نماز عید پڑھنے کے لیے نکلتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے، ہر مزدور اپنی مزدوری مانگتا ہے۔ میرے بندوں نے مہینے کے روزے رکھے، اب وہ عید کے لیے نکلے ہیں، اپنی مزدوری مانگتے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے: اے اُمتِ محمد! اس حال میں واپس جاؤ کہ میں نے تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا۔

چار مہینے یہ ہیں: ☆ رجب المرجب کا مہینہ جو علیحدہ ہے ☆ ذوالقعدہ ☆ ذوالحجہ ☆ محرم الحرام۔

حضور اکرم ﷺ سے مروی ہے، جس نے یوم الترویہ (8 ذی الحجہ) کا روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اسے حضرت ایوبؑ کے ابتلاء پر صبر کرنے کی طرح اجر دے گا اور جس نے عرفہ (9 ذی الحجہ) کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اسے حضرت عیسیٰؑ کے ثواب کی طرح ثواب دے گا۔ حضور اکرم ﷺ سے مروی ہے، جب یوم عرفہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے۔ اس دن سے زیادہ کسی دن بھی لوگ دوزخ سے آزاد نہیں ہوتے اور جس نے عرفہ کے دن روزہ رکھا۔ وہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کا کفارہ ہوگا (یعنی صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہوگا اور بڑے گناہوں سے توبہ کے بغیر چھٹکارا نہیں) اس میں حکمت یہ ہے کہ یہ دن دو عیدوں کے درمیان ہے اور دونوں عیدین مسلمانوں کے لیے مسرت کے دن ہیں اور گناہوں کی معافی سے بڑھ کر کوئی مسرت نہیں اور یوم عاشور (دس محرم) دونوں عیدوں کے بعد ہوتا ہے، چناں چہ یہ ایک سال کا کفارہ ہے۔

S P E C I A L E D I T I O N

جنگ

اشاعت خصوصی

روزنامہ جنگ مذہبی ونگ اور جامعہ نظامیہ رضویہ پاکستان کے زیر اہتمام

جلسہ دستار فضیلت ختم بخاری شریف

عرس مبارک

محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ

مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

اہتمام: شبیر اللہ خان

رپورٹ: افتخار احمد سعید

معاونین: عامر محمود رانا، عمران خان، مرزا وسیم حیدر

عکاسی: خالد احمد

گزشتہ دنوں عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت و ختم بخاری شریف روزنامہ جنگ مذہبی ونگ کے اشتراک سے انعقاد پذیر ہوا۔ جس میں مختلف شعبہ جات سے فارغ التحصیل ہونے والے تقریباً 400 طلباء کی دستار بندی کی گئی بشمول ان 255 علماء کے جو دورہ حدیث سے سند فراغ حاصل کر رہے تھے۔

اس موقع پر جامعہ نظامیہ رضویہ کے ہزاروں طلباء (یاد رہے کہ پاکستان میں اہل سنت و جماعت کی یہ سب سے بڑی درسگاہ ہے اور اس میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد برانچز سمیت تقریباً سات ہزار ہے) سابق فضلاء اور کثیر تعداد میں عوام الناس کے علاوہ ملک اور بیرون ملک سے نامور علماء، مشائخ اور قائدین اہل سنت شریک تھے جن میں پیر نقیب الرحمن (عیدگاہ شریف، راولپنڈی) میاں محمد حنفی سیفی (راوی ریان شریف) حاجی محمد حنیف طیب (سابق وفاقی وزیر) صاحبزادہ محب اللہ نوری (بصیر پور شریف اوکاڑہ) پیر سید کرامت علی حسین شاہ (علی پور سیداں شریف، نارووال) صاحبزادہ محمد حسن باروی (بارو شریف، لیہ) شیخ الحدیث علامہ محمد سلیمان رضوی (راولپنڈی) صاحبزادہ معظم الحق محمودی (معظم آباد شریف) قاری خالد محمود مجددی (مدینۃ العلم، گوجرانوالہ) علامہ حافظ خان محمد قادری، صاحبزادہ غلام بشیر نقشبندی، علامہ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی، خواجہ غلام قطب الدین فریدی، مفتی محمد جشید سعید (لندن) صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی (ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان) شیخ الحدیث علامہ حافظ عبدالستار سعیدی، پیر سید افضال حسین محمدی سیفی (ریحان والا شریف) صاحبزادہ میاں ولید احمد شرقپوری (شرقپور شریف) صاحبزادہ میاں خلیل احمد مرتضائی (قلعہ شریف، شرقپور) صاحبزادہ میاں صغیر احمد نقشبندی (کوٹلہ شریف) علامہ محمد منشا تابش قصوری (مریدکے) مولانا غلام فرید ہزاروی، علامہ حافظ خادم حسین رضوی، علامہ صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ نقشبندی، صاحبزادہ نصیر احمد ہزاروی، صاحبزادہ حسان حبیب الرحمن (عیدگاہ شریف) علامہ غلام محمد سیالوی، صاحبزادہ بدر الزمان قادری، قاری محمد رفیق ہزاروی، حافظ مرغوب احمد ہمدانی، علامہ غلام نصیر الدین چشتی گولڑوی، مولانا محمد بخش کری، سید غلام مصطفیٰ عقیل بخاری، مفتی گل احمد خان عتیقی، علامہ محمد اصغر شاکر، صاحبزادہ بدر الزمان قادری، قاری محمد

سنت تشریف فرما تھے۔ سیکورٹی کے بھی سخت انتظامات کئے گئے تھے۔ ناظم سٹیج کے فرائض جامعہ کے سینئر استاذ مفتی محمد طاہر تبسم قادری سرانجام دے رہے تھے۔ مہمانوں کو ریسیو کرنا، حسب مراتب سٹیج پر جگہ دینا، سب کا تعارف کروانا اور مائیک پر آنے والوں کو دعوت دینا سب انہی کے ذمہ تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جس کی سعادت جامعہ ہی کے فاضل پاکستان کے معروف قاری محمد رفیق نقشبندی نے حاصل کی۔ جامعہ کے ایک اور فاضل سید سجاد حسین بخاری نے نعت شریف پیش کی۔ اس کے بعد صاحبزادہ حسان حبیب الرحمن آف عیدگاہ شریف اور پیر سید کرامت علی حسین شاہ سجادہ نشین علی پور سیداں شریف نے یکے بعد دیگرے اپنی خوبصورت آواز کے ذریعے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ درود و سلام و نعت پیش کر کے سماں باندھ دیا۔

پھر خطابات کا سلسلہ شروع ہوا۔ مقررین نے جہاں وطن عزیز میں قیام امن کی ضرورت پر زور دیا، ہر قسم کی دہشت گردی کی مذمت کی، خودکش حملوں کو ناجائز اور خلاف شریعت قرار دیا۔ افواج پاکستان کی بھرپور حمایت کا اعلان کیا، وہیں جامعہ نظامیہ رضویہ اور بانی جامعہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

شیخ الحدیث حضرت مفتی محمد سلیمان رضوی نے درس حدیث دیتے ہوئے بخاری شریف کی آخری حدیث کے نکات بیان کئے اور طلباء و فضلاء کو مفتی اعظم جیسی جدوجہد، ہمت اور استقامت اختیار کرنے کی ترغیب دی۔ نیز انہوں نے آپ کو محدثین کے قافلہ کا سالار قرار دیا۔

علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ناساعد حالات اور بے سروسامانی کے عالم میں جامعہ نظامیہ رضویہ کو بام عروج تک لے جانا اور اسے مینارہ نور اور قابل تقلید بنانا یقیناً مفتی اعظم کے اخلاص اور خداداد صلاحیتوں کا مظہر ہے۔

پیر نقیب الرحمن نے فرمایا کہ تشنگان علم کا یہ ٹھاٹھیں مارتا سمندر، علماء کے سروں پر دستاریں، چہروں پر داڑھیاں، قال اللہ اور قال رسول اللہ کی صدائیں اس بات کی غمازی کر رہے ہیں کہ مفتی اعظم کی حیات کا ایک ایک لمحہ عمل سے عبارت ہے اور یقیناً آپ اللہ کے ولی تھے جن کا فیض آج بھی جاری ہے اور انشاء اللہ صبح قیامت تک جاری رہے گا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء و صوفیاء اپنے عمل اور کردار سے تبلیغ کریں اور دین حق کا خوبصورت پیغام چہار دانگ عالم میں پھیلائیں۔

حاجی حنیف طیب نے کہا کہ مفتی اعظم اہل سنت و جماعت کی تمام بڑی تنظیموں کے بانیوں میں سے ہیں۔ خصوصاً تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے قیام، ارتقاء اور نظم و نسق کے لئے آپ کی خدمات شمار سے باہر ہیں۔ آپ کم و بیش 30 سال تک اس کے ناظم اعلیٰ اور مرکزی صدر رہے۔ وطن عزیز میں اسلام، نظام مصطفیٰ اور ناموس رسالت کے لئے اٹھنے والی ہر تحریک میں آپ ہر اول دستہ رہے۔ جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا آپ کا طرۂ امتیاز تھا جس کی بے شمار مثالیں دی جاسکتی ہیں مگر وقت کے دامن میں اتنی گنجائش نہیں۔ علامہ حافظ خان محمد قادری نے کہا کہ دینی مدارس، اسلام کے قلعے ہیں، محراب و منبر کی زینت انہی کے دم قدم سے ہے۔ بلا امتیاز مدارس پر دہشت گردی اور انتہا پسندی کا الزام لگانا جہالت اور ناانصافی ہے، ہم ایسے لوگوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ آئیں اور جامعہ نظامیہ کو دیکھیں تاکہ انہیں پتہ چلے کہ یہاں کس طرح علوم دینیہ اور علوم عصریہ کے ساتھ ساتھ امن پسندی، رواداری اور ملی خدمت کا جذبہ پیدا کیا جا رہا ہے۔

عاشقان مصطفیٰ ﷺ کا یہ جم غفیر دیکھ کر مفتی اعظمؒ کی روح یقیناً بہت مسرور ہوگی۔ برطانیہ سے تشریف لائے ہوئے مفتی محمد جشید سعیدی نے کہا کہ جامعہ نظامیہ کا فیضان صرف پاکستان تک ہی محدود نہیں بلکہ یورپ و امریکہ سمیت پوری دنیا میں یہ فیض جاری و ساری ہے۔

یوکے میں شاید ہی کسی ادارے کے اتنے فضلاء ہوں جس قدر جامعہ کے فضلاء ہیں اور الحمدللہ تمام شعبہ جات میں بہترین خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جامعہ کے ناظم تعلیمات شیخ الحدیث علامہ حافظ عبدالستار سعیدی نے فارغ التحصیل ہونے والے 400 فضلاء کی دستار بندی مختلف مہمانان گرامی قدر کے ہاتھوں سے کروائی۔ ساتھ ہی آپ نے بتایا کہ آج جہاں محدث اعظم پاکستان اور مفتی اعظم پاکستان کا سالانہ عرس مبارک ہے وہیں جامعہ کے

اہل سنت کی قابل فخر دینی یونیورسٹی ہے یہاں خطاب کرنا میرے لئے کسی اعزاز سے کم نہیں ہے۔ حکومت اور میڈیا کو چاہئے کہ وہ ایسے مدارس کو نمایاں کرے تاکہ عوام الناس جان سکیں کہ مدارس اسلامیہ کس طرح ناساعد حالات کے باوجود ملک و ملت اور دین کی خدمت کا عظیم فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

والے حضرات معاشرے کے کار آمد شہری بنیں اور ملک و ملت کی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں اسی لئے ہم علوم اسلامیہ کے ساتھ ساتھ علوم عصریہ، پیشہ ور ٹریننگ حتیٰ کہ ووکیشنل ٹریننگ بھی دے رہے ہیں۔

اللہ رب العزت ہماری اس حقیر کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے، پڑھنے پڑھانے والوں کو دارین کی سعادتیں عطا فرمائے اور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کے لئے اسے صدقہ جاریہ بنائے (آمین)



بانی جامعہ نظامیہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی



حاجی حنیف طیب — شیخ الحدیث حافظ عبدالستار سعیدی — پیر نقیب الرحمن — صاحبزادہ عبدالمصطفیٰ ہزاروی



مفتی محمد طاہر تبسم قادری (ناظم اسٹیج)



خواجہ محمد حسن باروی



صاحبزادہ محب اللہ نوری



پیر کرامت علی حسین شاہ





ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء اپنے عمل اور کردار سے تبلیغ کریں اور دین حق کا خوبصورت پیغام چہار دانگ عالم میں پھیلائیں: پیر نقیب الرحمن

خداوند کریم مفتی اعظم کے اُخروی درجات بلند فرمائے: حافظ عبدالستار سعیدی

جامعہ نظامیہ رضویہ پاکستان

ہم دستیاب وسائل کے مطابق بہترین تعلیم و تربیت دینے کی کوشش کر رہے ہیں: صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی

جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا مفتی اعظم کا طرۂ امتیاز تھا: حاجی حنیف طیب

اصغر شاکر، صاحبزادہ بدرالزمان قادری، قاری محمد اور بانی جامعہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی

جذبہ پیدا کیا جارہا ہے۔

پاکستان کا سالانہ عرس مبارک ہے وہیں جامعہ کے

جامعہ نظامیہ رضویہ پاکستان

ہم دستیاب وسائل کے مطابق بہترین تعلیم و تربیت دینے کی کوشش کر رہے ہیں: صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی

جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا مفتی اعظم کا طرہ امتیاز تھا: حاجی حنیف طیب

ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء اپنے عمل اور کردار سے تبلیغ کریں اور دین حق کا خوبصورت پیغام چہار دانگ عالم میں پھیلائیں: پیر نقیب الرحمن

خداوند کریم مفتی اعظم کے اُخروی درجات بلند فرمائے: حافظ عبدالستار سعیدی



حافظ محمد جمشید سعیدی



حافظ خان محمد قادری

عارف سیالوی، مولانا انوار الرسول مرتضائی، علامہ محمد اکرام الازہری، علامہ سردار احمد حسن سعیدی، سید ظہیر الحسن بخاری، سید عبدالغفور شاہ، ڈاکٹر فضل حنان سعیدی اور قاری محمد رفیق نقشبندی شامل ہیں۔

پروگرام کے لئے تقریباً 17 ایکڑ پر مشتمل جامعہ نظامیہ رضویہ (شیخوپورہ) کو دلفریب و دلکش انداز میں سجایا گیا تھا۔ اس کی مختلف بلڈنگز (مسجد، ایڈمن بلاک، ہاسٹلز، مدرسۃ البنات، رہائشی کالونی) پر خوبصورتی کے ساتھ لائٹنگ کی گئی تھی اور مختلف قسم کے بینرز آویزاں تھے۔

جامعہ کے وسطی گراونڈ میں بہت بڑا اسٹیج بنایا گیا تھا جس پر کثیر تعداد میں علماء، مشائخ اور قائدین اہل

محمد عبدالقیوم ہزارویؒ کی دینی، ملی اور علمی خدمات کو

صاحبزادہ غلام بشیر نقشبندی نے کہا جامعہ نظامیہ

ایک محسن اور سابق استاد اور مفتی اعظمؒ کے شاگرد خاص اور معتمد علیہ حضرت علامہ بشیر احمد سیالویؒ کا یوم وصال بھی ہے اس موقع پر آپ کا تذکرہ نہ کرنا اور آپ کی خدمات کو یاد نہ کرنا نامناسب ہوگا۔ خداوند ذوالجلال آپ کے اُخروی درجات بلند فرمائے۔

آخر میں جامعہ کے مہتمم، تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ، جانشین مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی نے مختصر خطاب میں تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم دستیاب وسائل کے مطابق بہترین تعلیم و تربیت دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے



صاحبزادہ نصیر احمد ہزاروی



علامہ غلام محمد سیالوی، مفتی محمد سلیمان رضوی، ڈاکٹر اشرف آصف جلالی، میاں محمد حنفی سیفی، حاجی شیر زمان اور حافظ محمد اسماعیل جامعہ کے ناظم اعلیٰ سے اعزازی شیلڈ وصول کر رہے ہیں



صاحبزادہ غلام بشیر نقشبندی



صاحبزادہ غلام مرتضیٰ ہزاروی



صاحبزادہ حسان حبیب الرحمن



میاں خلیل احمد مرتضائی



صاحبزادہ معظم الحق محمودی



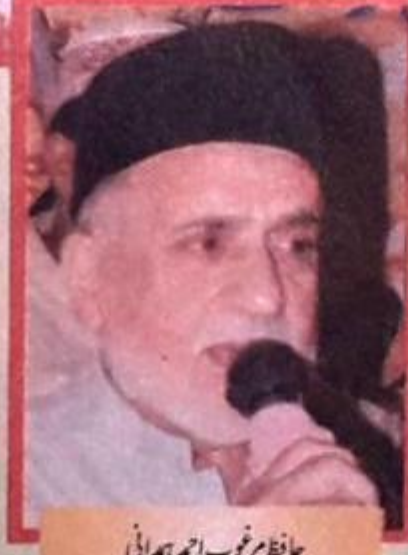
قاری خالد محمود مجددی



میاں صغیر احمد



صاحبزادہ رضائے مصطفےٰ نقشبندی



حافظ مرغوب احمد ہمدانی



قاری محمد رفیق نقشبندی



خواجہ غلام قطب الدین فریدی










قاری محمد عارف سیالوی، صاحبزادہ عبدالمصطفےٰ ہزاروی، پیر کرامت علی حسین شاہ، مفتی محمد تنویر القادری، علامہ محمد اکرم الازہری، پیر خلیل الرحمن، پیر نقیب الرحمن، سید افضال حسین شاہ اور علامہ حافظ خادم حسین رضوی طلبا کی دستار بندی کر رہے ہیں

جنگ
اقرأ

علامہ شاہ احمد نورانیؒ

آپؒ نے دنیا بھر کے تبلیغی دورے کر کے دعوت دین کا فریضہ انجام دیا

ملک محبوب الرسول قادری

علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی ۱۷ رمضان ۱۳۴۴ھ/ یکم اپریل ۱۹۲۶ء کو میرٹھ (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا سلسلہ نسب خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے اسی نسبت سے آپ صدیقی کہلاتے تھے۔ انہوں نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کرلیا تھا۔ حفظ قرآن کے بعد ثانوی تعلیم کے لئے ایسے سکول میں داخلہ لیا جہاں ذریعہ تعلیم عربی تھا۔ عربک کالج میرٹھ (یوپی ہندوستان) سے بھی ڈگریاں حاصل کیں۔ درس نظامی کی کتب مدرسہ اسلامیہ قومیہ میرٹھ میں استاذ العلماء علامہ غلام جیلانی میرٹھی سے پڑھیں۔

دستار بندی کے موقع پر ایک پُروقار تقریب کا انعقاد ہوا جس میں آپ کے استاد محترم مولانا سید غلام جیلانی میرٹھی، آپ کے والد ماجد مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی اور صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی کے علاوہ حضرت مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان مفتی اعظم ہند بھی مسند افروز تھے۔ آپ کو کئی عالمی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ عربی، فارسی، اردو، انگریزی (امریکن اور برٹش لہجہ میں)، سواحلی (افریقی)، فرانسیسی کے علاوہ بنگالی، گجراتی بھی زبانیں بڑی روانی سے بول سکتے تھے۔ علامہ نورانی تحریک پاکستان کے دوران طالب علم تھے۔ آپ نے نہ صرف تحریک پاکستان میں حصہ لیا بلکہ میرٹھ کی سطح پر مسلمانوں کو ہندوؤں کا مقابلہ کرنے کے لئے منظم انداز میں منظم بھی کیا۔ مسلم لیگ کی معاونت میں ضلع میں پوری (یوپی بھارت) میں سنی کانفرنس منعقد ہوئی تو آپ نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۱۹۵۲ء میں مرزائیوں کے خلاف کراچی میں آل پاکستان مسلم پارٹیز کانفرنس کا انعقاد ہوا تو آپؒ اس بورڈ کے اہم رکن مقرر ہوئے۔ تحریک ختم نبوتؐ ۱۹۵۳ء میں کراچی میں مولانا عبدالحامد بدایونی علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء) اور دیگر علماء کے ساتھ تحریک میں شریک ہوئے۔ آرام باغ میں جمعہ کے دن تحریک کا آغاز ہوا تو علامہ نورانی پیش پیش تھے۔ گرفتاری کے لئے رضاکاروں کی تیاری کے علاوہ دیگر ضروری انتظامات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

۱۹۵۴ء میں علامہ شاہ احمد نورانی نے اپنے والد ماجد علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد ان کے مشن کو نہایت حسن وخوبی کے ساتھ سرانجام دینے کا عزم کرلیا۔ ۱۹۵۵ء میں آپ جامعہ ازہر (مصر) کے علماء کی دعوت پر قاہرہ تشریف لے گئے اور علماء کے عظیم اجتماعات سے خطاب کیا۔ ۱۹۵۸ء میں علامہ نورانیؒ نے حضرت مفتی ضیاء الدین بابا خانوف مفتی اعظم روس کی خصوصی دعوت پر روس کا تبلیغی دورہ کیا اور سوشلسٹ معاشرے کا گہری نظر سے مطالعہ کیا۔ ازبکستان، تاشقند، سمرقند، بخارا کے مسلمانوں میں دینی جذبہ پیدا کرنے میں آپ نے اہم کردار ادا کیا اور روسی حکومت کے پروگرام کے برعکس سوشلسٹ رہنما لینن کی قبر پر پھول چڑھانے سے انکار کردیا جس کے سبب اس موقع پر ایک طرف تو ہلچل مچ گئی مگر دوسری طرف اسلامی مؤقف کھل کر سامنے آیا۔

علامہ نورانیؒ، مثنوی مولانا روم اپنے دلکش انداز میں پڑھتے تھے کہ روس کے تبلیغی دورہ کے دوران ازبکستان، تاجکستان، سمرقند، بخارا اور دوسرے مقبوضہ علاقوں کے مسلمانوں نے بار بار آپ سے مثنوی مولانا روم سنانے کی فرمائش کی۔ سمرقند میں آپ نے مصحف عثمانی کے اصل نسخہ کی زیارت کی۔ ۱۹۵۹ء میں علامہ شاہ احمد نورانی نے مشرق وسطیٰ کا خیر سگالی دورہ کیا۔ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۰ء تک علامہ شاہ احمد نورانی نے مشرقی افریقہ، مڈغاسکر، سیلون (سری لنکا) اور شمالی افریقہ، صومالیہ، کینیا، ٹانگانیکا، یوگنڈا اور ماریشس کے دورے کیے نیز نائجیریا کے وزیر اعلیٰ جناب احمد بیلو شہید کی دعوت پر وہاں تشریف لے گئے اور ان کے ذاتی مہمان کی حیثیت سے چار ماہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۹۶۲ء میں آپ کی شادی مدینہ منورہ میں ہوئی۔ اسی دورانیے میں آپ نے ترکی، فرانس، مغربی جرمنی، برطانیہ، نائجیریا، انگلینڈ نیوین ممالک، جاپان، امریکہ، جنوبی امریکہ، کینیڈا، تنزانیہ، یوگنڈا، مالاگوئی اور سرینام (ڈچ گیانا، جنوبی امریکہ) کا تبلیغی دورہ کیا۔ دورۂ افریقہ سے واپسی پر کراچی میں مولانا عبدالحامد بدایونی علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء) کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں اپنے دورہ کے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا!

"افریقی مسلمانوں نے پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت کی شدید مذمت کی ہے۔ میں گیارہ ماہ قیام کے دوران جہاں بھی گیا میں نے محسوس کیا کہ افریقی مسلمان اسلام کو اسی طرح پسند کرتے ہیں جس طرح قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے پسند کیا تھا۔ سینیگال، تنزانیہ، یوگنڈا، سوڈان، صومالیہ، مالی، نائجیریا، مڈغاسکر، کانگو، چاڈ، داہومی، آئیوری کوسٹ کے لوگ اچھی عادات کے حامل ہیں اور اپنی عادات کی وجہ سے وہ روز بروز اسلام کے قریب ہوتے جارہے ہیں" اسی سال سرینام (جنوبی امریکہ) میں بھی سات ماہ قیام کرکے فتنہ مرزائیت کو کچلا اور ایک مناظرے میں مرزائیوں کو شکست فاش دی کہ اب وہاں مرزائی کسی سنی عالم دین کے مقابلے میں آنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

۱۹۶۵ءمیں آپ نے جمعیت تبلیغ الاسلام کی دعوت پر شمالی انگلینڈ اور اس کے علاوہ امریکہ، جنوبی امریکہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۹۶۸ء میں علامہ شاہ احمد نورانی نے ٹرینیڈاڈ میں ایک قادیانی سے ساڑھے پانچ گھنٹے مناظرہ کیا، بالآخر وہ کتابیں چھوڑ کر بھاگ گیا۔ ۱۹۶۹ء میں آپ نے پاکستان آنے کے بعد سب سے پہلا بیان قادیانیوں کے منفی طرز عمل اور بدعقیدگی کے بارے میں جاری کیا تھا۔ ۱۹۷۰ء میں کراچی کے حلقے سے جمعیت العلمائے پاکستان کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ مشرقی پاکستان کے کمیونسٹ سیاسی لیڈر مولانا بھاشانی کی ٹوبہ ٹیک سنگھ (دارالسلام) میں کسان کانفرنس کے مقابلہ میں جون ۱۹۷۰ء کو سنی کانفرنس منعقد ہوئی تو آپ اس میں شریک ہوئے۔ ستمبر ۱۹۷۱ء میں سعودی عرب اور مشرق وسطیٰ کے دیگر ممالک کا تقریباً ڈیڑھ ماہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۵ اپریل ۱۹۷۲ء کو علامہ شاہ احمد نورانی نے قومی اسمبلی کے اجلاس میں عبوری آئین پر تقریر کرتے ہوئے اسلام و ختم نبوت کے تحفظ کی پہلی آواز بلند کی۔ علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا!

"جو آئین ہمارے سامنے عمدہ فریم میں سجا کر پیش کردیا گیا ہے اس میں اسلام کو قطعاً کوئی تحفظ نہیں دیا گیا۔ میں اس (دستور) کو معزز ایوان کے لئے قابل قبول نہیں سمجھتا ہوں اور اس دستور کی مخالفت کرتا ہوں۔ اس (دستور) میں یہ بھی لکھا ہے کہ پاکستان کا صدر مسلمان ہوگا مگر مسلمان کی تعریف کوئی نہیں جانتا کہ کیا ہے۔ ہر شخص مسلمان بننے کی کوشش کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو آخری نبی نہ ماننے والا ہمارے نزدیک مسلمان نہیں ہے اور جو لوگ حضور ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے ہم ان کو مسلمان نہیں سمجھتے..... تو پھر یہ کیسے چور دروازے سے آکر اسلام کے نام پر حکمران بن سکتے ہیں اور تباہی کا سامان پیدا کرسکتے ہیں۔"

۱۹۷۵ء میں علامہ نورانی نے ورلڈ اسلامک مشن کے تحت مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی، پروفیسر شاہ فرید الحق اور علامہ ارشد القادری کی رفاقت میں امریکہ، افریقہ اور یورپ کا تبلیغی دورہ کیا۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی حاضری اور حج وزیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے بعد یہ وفد ۱۲ جنوری ۱۹۷۵ء کو جدہ سے نیروبی (کینیا، افریقہ) پہنچا۔ نیروبی کی جامع مسجد کھچا کھچ میں علامہ نورانی نے عربی میں خطاب کیا۔ بعد میں تقریر کا سواحلی زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ نیروبی ٹی وی سٹیشن پر آپ کا انٹرویو ریکارڈ ہوا جس میں آپ نے فرمایا! "افریقی ممالک میں قادیانی اسلام کا نام لے کر مصروف کار ہیں مگر درحقیقت وہ ان ملکوں کے اتحاد کو کمزور کررہے ہیں۔"

۲۳ مارچ ۱۹۷۷ء کو لاہور سے آپ کو حراست میں لے لیا گیا، گڑھی خیرو (سندھ) میں جو گرم ترین علاقہ ہے بجلی اور پنکھے کی سہولت کے بغیر رکھا گیا بلکہ پانی کی بنیادی سہولت تک سے محروم کیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد عرب ممالک کی کوششوں سے رہائی ہوئی مگر ۵ جولائی ۱۹۷۷ء کو ملک میں مارشل لاء کے نفاذ پر آپ کو قومی اتحاد کے دوسرے رہنماؤں کے ساتھ مری میں زیر حراست رکھا گیا۔ جنوری ۱۹۸۱ء میں علامہ نورانی کینیا کے مسلمانوں کی دعوت پر تبلیغی دورہ کے لئے کراچی سے روانہ ہوئے۔ آپ پہلے مکہ مکرمہ (سعودی عرب) حاضر ہوئے۔ وہاں عمرہ ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری۔ پھر عید میلاد النبی ﷺ کی ایک عظیم الشان تقریب سے خطاب کرنے کے لئے نیروبی (کینیا، افریقہ) تشریف لے گئے۔ بعد ازاں آپ نے ماریشس، جنوبی افریقہ، زمباوے، ملاوی، جزائر فجی، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، ہانگ کانگ اور سنگاپور کے کامیاب تبلیغی دورے کئے۔ اس چھ ماہ کے تبلیغی دورہ میں نوے افراد آپ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ تبلیغی دورہ سے واپسی پر کراچی میں حاجیانی حور بائی ہال میں تنظیم اہلسنت رنچھوڑ لائن ورحمانیہ کوارٹر کی جانب سے دی جانے والی افطار پارٹی میں تقریر کرتے ہوئے علامہ نورانی نے کہا کہ "اہم بات یہ ہے کہ یورپ، مشرق بعید اور افریقہ والے اسلام قبول کر رہے ہیں لیکن ان ممالک میں موجود بعض لوگوں نے تبلیغ کے نام پر گروہ بندیاں قائم کررکھی ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی من گھڑت تاویلات سے دین کو نقصان پہنچایا ہے اور اپنی بے راہ روی سے نومسلموں کو اسلام سے متنفر کررہے ہیں۔ علامہ نورانی نے کہا کہ ہم نے اسلام ورثہ میں پایا ہے جبکہ یورپ اور دیگر ممالک کے نومسلموں نے اسلام کی حقانیت کو دیکھ اور پرکھ کر اسے قبول کیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام قبول کرلینے کے بعد ان کی زندگی میں انقلاب آجانا چاہئے لیکن نیم ملاؤں کے قول وفعل میں تضاد اور ان کی تفرقہ بازیوں کے سبب انقلاب تو درکنار وہ مبادیات سے بھی بے بہرہ رہ جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا امریکہ، برطانیہ اور دیگر ممالک میں اسلام کی تبلیغ کے لئے ماحول سازگار ہے۔ بلاشبہ عیسائی اور ہندو بھی مقابلے پر آچکے ہیں اور بڑے منظم طریقہ پر اپنے مذاہب کا پرچار کررہے ہیں لیکن یاد رکھیے کہ اسلام کی طاقت سے انہیں شکست دی جاسکتی ہے۔

۱۸ دسمبر ۱۹۸۲ء کو علامہ شاہ احمد نورانی ماریشس (افریقہ) کے تبلیغی دورے پر تشریف لے گئے۔ اس دورہ میں بہت سے قادیانی آپ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہاں آپ نے تقریباً ۴۵ مذہبی اجتماعات سے خطاب کیا۔ یہ تمام پروگرام ریڈیو ماریشس سے نشر ہوئے۔ آپ نے علیمیہ مشنری کالج ماریشس کا معائنہ بھی کیا۔ مولانا نورانی کے دست مبارک پر دنیا بھر میں تبلیغی دوروں کے دوران ہزاروں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا آپ نے دو مرتبہ ۱۹۷۸ء اور ۱۹۸۶ء میں بائی پاس آپریشن کرایا۔ ہالینڈ میں بین الاقوامی شہرت کا حامل ہارٹ سپیشلسٹ جو آپ کا ذاتی معالج تھا آپریشن میں مشاہدات اور آپ کی دین پر استقامت دیکھ کر مسلمان ہوگیا۔

اپنی وفات سے ٹھیک ۲۰ سال قبل ایمسٹرڈیم (ہالینڈ) میں آپ نے ۱۱ دسمبر ۱۹۸۳ء کو جامع مسجد طیبہ کا باقاعدہ افتتاح اور ایک عظیم اجتماع سے خطاب فرمایا۔ افتتاحی اجلاس میں شرکت کے لئے برطانیہ، ہندوستان، انڈونیشیا، مراکش اور مغربی جرمنی سے کثیر تعداد میں علماء، ڈاکٹرز، دانشور حضرات ہالینڈ پہنچے۔ ہیگ (ہالینڈ) میں مدینۃ الاسلام یونیورسٹی کے قیام کے بعد وہاں کے مسلمانوں نے ایک بڑی جامع مسجد کی ضرورت محسوس کی تھی تاکہ وہاں کے مسلمان ایک ہی جگہ عیدین اور جمعہ کی نماز ادا کرسکیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے لاکھوں روپے کی مالیت سے چار ہزار گز زمین خرید کر جامع مسجد طیبہ کے لئے وقف کردی۔ اس مسجد میں تقریباً ہزار آدمی بیک وقت نماز ادا کرسکیں گے۔ جامع مسجد طیبہ کی افتتاحی تقریب کے بعد علامہ نورانی نے قادیانیوں اور عیسائیوں کو بھی مسلمان کیا جو جرمنی، برطانیہ، ماریشس، نیروبی (کینیا) اور یورپ کے مختلف شہروں سے ہالینڈ پہنچے تھے۔ ایران عراق جنگ بندی کے لیے مولانا نورانی نے کلیدی کردار ادا کیا اور عراقی صدر صدام حسین سے ملاقات کرکے مصالحتی کمیٹی کے اہم رکن کی حیثیت کے علاوہ ذاتی رسوخ استعمال جس کے نتیجہ میں گیارہ سالہ جنگ کا خاتمہ ہوا۔ جب پاکستان کو فرقہ وارانہ کشیدگی کی آگ میں جھونک دیا گیا تو قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی نے پہلے ملی یکجہتی کونسل اور پھر متحدہ مجلس عمل قائم کی اور تمام مکاتب فکر کو ایک چھتری کے سائے تلے بٹھا کر ملکی سالمیت کو برقرار رکھا۔ ۷ جولائی ۲۰۰۱ء کو ملک عزیز کی ۶ بڑی سیاسی و دینی جماعتوں نے ملی وحدت اور اقامت دین کے لیے آپ کی جدوجہد سے ملی یکجہتی کونسل کا پلیٹ فارم تشکیل دیا۔ ۷ جولائی ۲۰۰۲ء کو جمعیت علمائے پاکستان، جماعت اسلامی پاکستان، تحریک جعفریہ پاکستان، جمعیت اہل حدیث اور جے یو آئی کے دونوں گروپوں نے مل کر اسلام آباد میں متحدہ مجلس عمل تشکیل دی اور متفقہ طور پر مولانا شاہ احمد نورانی کو اس کا سربراہ بنایا گیا۔

۱۶ شوال المکرم ۱۴۲۴ھ (۱۱ دسمبر ۲۰۰۳ء) کو ساڑھے بارہ بجے دن اسلام آباد میں اسلام کا یہ بے لوث مجاہد داعی حق کے پیغام پر لبیک کہتے ہوئے واصل حق ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

نعتِ سرورِ کونینؐ

ماہِ تاباں تیرا نام
مہر درخشاں تیرا نام
کانِ زمرد ہستی تیری
لعلِ بدخشاں تیرا نام
حرفوں کا رنگین ستارہ
شمع فروزاں تیرا نام
جنت کے ہر در پہ کندہ
جانِ جاناں تیرا نام
لکھے فضاؤں میں اڑتا تھا
تختِ سلیماں تیرا نام
غایت دیں ہے سنت تیری
حاصلِ قرآں تیرا نام
رم جھم تیرے لب کی جنبش
ابرِ بہاراں تیرا نام
وقت آئے گا لیں گے مینا
سارے انساں تیرا نام

مینا شالوی

افضل الانبیاءؑ

آپ کی زندگی ایک معیار اور قابل تقلید نمونہ ہے

شاہد زبیر

جب سے دنیا تخلیق کی گئی ہے اس کے خالق نے اپنے بندوں کی حفاظت اور رہنمائی کے لئے اپنا پیغام جاری رکھا ہے تاکہ ضلالت اور گمراہی سے اس کے بچے بندے دور رہیں۔ اسی لئے مذہبی اکابرین اور دینی پیشواؤں کا ظہور تاریخ میں ہمیشہ جاری رکھا۔ حکم ربی کی تعمیل میں اس کے بھیجے رسولوںؑ اور نبیوںؑ پر بندے ہمیشہ درود وسلام بھیجتے رہے ہیں۔ یوں تو پوری تاریخ کسی کو معلوم نہیں لیکن گمشدہ کڑیاں ہمیشہ موجود رہی ہیں۔ اس کا اطلاق صرف دینی راہبروں تک محدود نہیں بلکہ بہت سی عظیم الشان شخصیات اور بھی ہیں جن کی سوانح پردھند کے بادل چھائے ہیں۔ اگر کسی کے حالات ملتے بھی ہیں تو وہ اختصار کا شکار ہیں۔ ابہام سے بھرے ہیں۔ انتشار کے ساتھ ہیں۔ بے شمار کے بارے میں تاریخ تفصیلات مہیا کرنے میں نحیف نظر آتی ہے۔

نبیوں کی تاریخ دیکھیں تو ان میں جزیات چھوڑ دی گئی ہیں لیکن واحد آپؐ کی زندگی میں پیدائش کے دن سے لے کر دائی حلیمہؓ کی پرورش، آپ کا بچپن، اس سے جڑے چھوٹے چھوٹے واقعات، پھر ان کے رشتہ ناطے، حلیمہؓ کا قبیلہ، ان کے شواہد، حضور اکرم کے رضاعی بہن بھائی، حضورؐ کی زندگی، جوانی، بڑھاپا، خصائل وشمائل، خاندان بھر کی تفصیل، ایمان کی ترویج، وحی کی صورتحال، یہاں تک کہ درج کیا گیا کہ حضور اکرم کی ریش مبارک میں کتنے بال سفید تھے۔ پانی پینے کا انداز، آپؐ کی تلواروں اور سواریوں کے نام۔

احادیث اس طرح لکھی گئیں کہ آپؐ جن آیات کی تلاوت نمازوں میں فرماتے ان کا ذکر، نیند میں جانے سے پہلے اور اٹھنے سے دہراتے، معمولات میں حضرت محمدؐ چلتا پھرتا اخلاق کا نمونہ تھے اور صحابہؓ اطاعت گزاری، عقیدت مندی، جان نثاری کے ساتھ سب آپؐ کی پیروی کرتے اور آپؐ جیسا بننے کی کوشش کرتے، آپ کا عمل ساری تحریک کا سبب بنتا، آپ کی عادات شریفہ کی نقل، خاص مواقع پر آپ کا طرز عمل کچھ بھی چھپا نہیں۔

آپ کی زندگی ایک معیار اور قابل تقلید ایک نمونہ تھی۔ اگرچہ تمام انبیاءؑ اللہ پاک سے ہدایت لے کر آئے تھے لیکن حضور اکرم کی امت نے جس طرح انؐ کی بابت لکھا اور محفوظ کیا اس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔

دنیا بھر میں اور پوری تاریخ میں یہ بلندی صرف نبی کریمؐ کے حصے میں آئی کہ ان کی ساری سوانح تمام تر جزیات سمیت موجود ہے جس کی تیاری میں بے پناہ احتیاط اور فرض شناسی سے خیال رکھا گیا۔ آپؐ کے فرمودات نے ایک نئے فن کو جنم دیا اور نیک و باعمل لوگوں کی زمانہ در زمانہ محدثین کی جماعت نے جنم لیا۔ اللہ ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے جنہوں نے آپؐ کی زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے واقعہ اور نقطے کو بھی قلم بند کردیا۔

حضور اکرمؐ نے اپنے بچپن سے لے کر جوانی اور جوانی سے لے کر آخر عمر تک پوری زندگی اس قدر پاکیزگی، شرافت اور احتیاط سے گزاری کہ دشمن معترف ہوئے۔ آپؐ کی شخصیت معصوم، اجلی اور بے داغ ہے۔ یہ آپؐ ہی کی شخصیت تھی جس کے پاس دشمن امانتیں رکھواتے اور آپؐ کو "صادق الامین" کہتے ہیں۔ ابوجہل جیسا شخص بھی یہ کہنے پر مجبور ہوا کہ۔

ترجمہ: "میں آپؐ کو جھوٹا نہیں کہتا، ہاں جس چیز کی تم دعوت دیتے ہو اسے درست نہیں سمجھتا"

ابوسفیان سے جب قیصر روم نے پوچھا کہ کیا تم نے حضرت محمدؐ کو دروغ گو پایا؟ تو اس نے کہا نہیں جس پر قیصر روم نے کہا جو دنیاوی معاملات میں دروغ گوئی نہیں کرتا خدا پر افترا کیسے باندھ سکتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ قریش نے جب آپؐ کو مال و دولت، قبائل کی سرداری اور عورتوں کے حسن و جمال کی پیشکش کی آپؐ نے حقارت سے ٹھکرادی۔

امیر دو جہاںؐ بیک وقت کئی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھاتے تھے، وہ امیر مملکت، سپہ سالار، قاضی، ہادی، مصلح تھے، صاحب اولاد تھے۔ بیویوں اور اولاد کے فرائض میں بندھے تھے۔ خدام رکھتے تھے، تاجر تھے، دنیا کے سارے عمل ایک خدائی دستور العمل کے تحت زندگی بسر کرنے والا بشر جس کو اللہ پاک نے رحمت للعالمینؐ بنا کر بھیجا اور آپؐ کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا فرمایا۔ "تمہارے نبی اکرمؐ جس سے روکیں رک جاؤ جس کی اجازت دیں کرو" گویا تشریح کردی کہ وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ پاک کے حکم سے کرتے ہیں۔ انہوں نے کبھی کسی کو اذیت نہیں دی، طعن وتشنیع نہیں کی۔ یہ آپؐ کی سیرت ہے، جس کے بول بوتے پر محض دس برس میں انہوں نے صحابہ اکرامؓ کی تربیت کرکے دس لاکھ مربع میل کی اسلامی ریاست قائم کردی۔

آپؐ کی زندگی کا ہر شعبہ اپنانے والے کے لئے نمونہ بے مثال ہے۔ فوج کو نئے جنگی طریقوں سے روشناس کرایا۔ خندق کھدوائی، طائف کے محاصرے میں دبابہ استعمال کیا۔ صلح حدیبیہ کی جس کو اللہ پاک نے فتح عظیم قرار دیا۔ حکم دیا کہ جنگ میں عورتوں اور بچوں اور مذہبی رہنماؤں کو قتل نہ کریں۔ ہتھیار ڈالنے والوں کو چھوڑ دیں۔

آپ نے بحیثیت تاجر بے مثال شرافت اور دیانتداری کو قائم کیا۔ حضرت خدیجہؓ کے مال کو لے جاتے تو جائز اور زیادہ منافع کے ساتھ لوٹتے، ناقص مال کی ملاوٹ والے غلے کے تاجر کو کہا کہ اس کی تجارت ناجائز ہے۔ ذخیرہ سے منع فرمایا اور کہا کہ چالیس روز سے زیادہ اناج ذخیرہ کرنے والا ناجائز اور حرام کمائی کا مرتکب ہوتا ہے۔ آپؐ نے انسانوں کی تجارت سے منع کیا، عورتوں کو وراثت دلوائی، ازدواج میں برابری کا حکم جاری کیا۔ ماں باپ کی نافرمانی کو سب سے قبیح گناہ قرار دیا اور فرمایا "وہ ہم میں سے نہیں جو بڑوں کی تکریم نہ کرے اور چھوٹوں سے پیار نہ کرے" زکوٰۃ اور خمس کا نظام جاری کیا۔

ملاحظہ فرمائیں یہ کیسا سردار ہے جو کئی وقت کے فاقے کرتا ہے، اپنے جوتے خود گانٹھتا ہے، غلاموں اور کنیزوں کی تقسیم میں اپنی بچی حضرت فاطمہؓ کو نظر انداز کردیتا ہے، دس سال تک اپنے ساتھ غلامی کرنے والے کو ایک بار بھی جھڑکتا نہیں، سائل کو کبھی بھی خالی ہاتھ جانے نہیں دیتا۔ ایسا شخص جو بادشاہت کے مرتبے پر فائز ہو، جب سائل کے لئے گھر پر کچھ نہیں ملتا تو کہتا ہے "جاؤ اور جاکر میرے نام سے ادھار لے کر اپنی ضرورت پوری کرو۔ حضرت محمدؐ تمہارا قرض ادا کرے گا۔"

جب آپ اللہ کے حضور ہاتھ اٹھاتے ہیں تو لگتا ہے کہ دست سوال دراز کئے بیٹھے ہیں۔ وہ جو شرف باریابی میں سدرۃ المنتہیٰ کو پیچھے چھوڑ کر مالک کے قرب میں قاب قوسین کے فاصلے پر بیٹھنے کا شرف پاتے ہیں، اپنے لعاب دہن سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھیں ٹھیک کردیتے ہیں، اپنی آمد پر کھڑے ہونے والوں کی سرزنش کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میرے جانے کے بعد میری قبر کو عبادت گاہ نہ بنالینا، لعنت ہو یہود اور نصاریٰ پر جنہوں نے یہ کام کیا تھا۔ حضورؐ کی زندگی کے سارے پہلوؤں اور آپؐ کی سیرت کو ایک مضمون میں مختصر سی مختصر حالت میں بھی قلمبند نہیں کیا جاسکتا۔ اس میں انسان اور یہ غلام عاجز ہے۔

جس کسی نے بھی عالم دنیا میں جنم لیا
...فانی سے دار البقاء کی طرف چل دیا

روز ہی مرحوم کو انتہائی کٹھن حالات سے دوچار ہونا پڑا
ان کے خاندان سے ستر افراد دشمنوں کے ہاتھ

لیے عسکری انداز میں منظم بھی کیا۔ مسلم لیگ کی حمایت میں ضلع مین پوری (یوپی بھارت) میں سنی کانفرنس منعقد ہوئی تو

مرتبہ ۱۹۷۸ اور ۱۹۸۶ میں بائی پاس آپریشن کرایا۔ ہالینڈ میں بین الاقوامی شہرت کا حامل ہارٹ اسپیشلسٹ جو آپ کا ذاتی معالج تھا آپریشن میں مشاہدات اور آپ

حافظ عبدالقادر روپڑیؒ

آپؒ نے اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے انتھک جدوجہد کی

حافظ عبدالغفار روپڑی

جس کسی نے بھی عالم دنیا میں جنم لیا بالآخر دار فانی سے دارالبقاء کی طرف چل دیا اگرچہ برصغیر پاک وہند میں بہت سی ایسی نابغہ روزگار شخصیات نے جنم لیا جنہیں عالم اسلام اور پاک وہند کی عوام عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان سے میری مراد عالم اسلام کی ہردلعزیز شخصیات میں سے فن مناظرہ کے امام محقق، نامور خطیب وادیب مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں جو کتاب اللہ اور علوم اسلامی کے ممتاز عالم دین تھے ان کے رگ وریشہ میں اتباع سنت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا دین حق کے شیدائی اور سلفی عقیدہ کے علمبردار ملک وملت اسلام کے خیر خواہ، پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ اور شریعت اسلامی کی بالاتری کے لیے جان لڑا دینے والے اپنوں اور غیروں کو یکساں طور پر رشد وہدایت کی جانب رہنمائی کرنے والے مرد مجاہد حافظ عبدالقادر روپڑی پر کچھ تذکرہ کرنا مقصود ہے۔

آپ نے 1920ء میں میاں رحیم بخش کے گھر میں جنم لیا۔ آپ کا گھرانہ دینی علمی، ادبی اور روحانیت کے اعتبار سے بلند مقام رکھتا تھا، آپ کو قدرت الٰہی نے اعلیٰ ذہانت وفطانت سے نواز رکھا تھا آپ نے ابتدائی عصری تعلیم کے بعد اپنے چچا محدث زماں حضرت العلام حافظ عبداللہ روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی میں درس نظامی کی تکمیل میں غالباً سات سال صرف کئے۔ اس وقت آپ کی عمر سولہ برس کے لگ بھگ ہوگی اس سے پہلے جب ان کی عمر دس برس کی تھی تو دو سال میں قرآن مجید مکمل طور پر ازبر کرلیا تھا جو ان کی غیر معمولی دلچسپی اور گہرے قلبی لگاؤ کی نشاندہی کرتا ہے۔ حافظ روپڑی مرحوم ومغفور جس دور میں حصول تعلیم میں مصروف ومشغول تھے وہ دور مناظروں کا دور کہلاتا ہے آپ کا طبعی میلان فن مناظرہ اور تقاریر کی طرف طالب علمی کے زمانے ہی سے تھا۔ دوران تعلیم ہی انہوں نے مناظرے کرنے شروع کردیئے تھے جو کہ تاحیات جاری رہے۔ ان کے مناظروں سے متاثر ہوکر لاکھوں انسان کلمہ توحید کو قبول کرکے مسلمان ہوئے۔ آپ نے عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں، آریہ سماج، مرزائیوں، چکڑالوی اور مختلف مذاہب کے بڑے بڑے رہنماؤں کو بفضلہ باری تعالیٰ شکست دی۔

1935ء برطانوی استعمار نے برصغیر کو ایک دستور دیا، 1937ء میں اس کے تحت انتخابات میں کانگرس کو سارے ہندوستان میں غلبہ حاصل ہوا، 1939ء میں مسلم لیگ نے علیحدہ اسلامی مملکت کے قیام کے لیے قرارداد کی صورت میں مطالبہ پیش کردیا۔ یہ وہ دور تھا کہ بطل حریت حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کے جواں جذبات اوج ثریا کی بلندیوں پر تھے، آپ نے مسلم لیگ کی سیاسی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا یہاں تک کہ محنت شاقہ اور ممتاز کارکردگی کی بناء پر ان کو روپڑ کی مسلم لیگ کا صدر منتخب کرلیا گیا، ضلع انبالہ میں بہت کام کیا۔ تقریروں اور تحریروں کے ذریعے عامۃ الناس کو مجوزہ مملکت پاکستان کا ہمنوا بنادیا، ان کی محنت کا ثمر تھا کہ 1946ء کے الیکشن پر روپڑ شہر میں مسلمانوں کے پندرہ ہزار ووٹوں سے صرف ایک ووٹ مسلم لیگ کے خلاف گیا۔

موصوف تحریک آزادی کی سرگرمیوں کی بناء پر قید وبند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے چنانچہ 35 رفقاء سمیت ان کو انبالہ جیل میں پابند سلاسل کیا گیا۔ وہاں حافظ صاحب کے حکم کے مطابق مسلسل اذانوں کا سلسلہ شروع کیا گیا جو کہ ایک ہندو سپرنٹنڈنٹ جیل کو ناقابل برداشت تھا مگر اسے بھی مفاہمت کے سوا کوئی دوسری راہ نظر نہ آئی، اس مقدمہ میں حافظ روپڑیؒ کو سات سال قید ہوئی تھی مگر بعد میں مسلم لیگ اور حکومت کے مابین صلح ہوجانے کی وجہ سے تمام قیدیوں کو رہائی حاصل ہوگئی۔

استقلال پاکستان سے چند روز قبل روپڑ کے ہندو ایس ڈی ایم لچھمی چند نے یہ حکم صادر کیا کہ حافظ عبدالقادر روپڑی جہاں نظر آئے اس کو گولی ماردو، مقصود اس سے مسلم لیگ کو کمزور کرنا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دشمن کے شر سے محفوظ رکھا۔ تقسیم ملک کے موقع پر حافظ روپڑی مرحوم کو انتہائی کٹھن حالات سے دوچار ہونا پڑا ان کے خاندان سے سترہ افراد دشمنوں کے ہاتھ شہید ہوگئے ان کی خاندانی بہت بڑی اسلامی لائبریری کو اسلام دشمنوں نے آگ لگا کر خاکستر کردیا تھا، جب کبھی آپ خاندان کے افراد کی شہادت اور لائبریری کا ذکر کرتے تو آپ کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہوجاتے۔

قیام پاکستان سے قبل آریہ سماج نے مسلمانوں کو چیلنج کیا کہ تم میں سے جس گروہ یا جماعت میں ہمت ہے وہ ہمارے ساتھ مناظرہ کرے جماعت غرباء اہلحدیث دہلی کے امیر مولانا عبدالستار دہلوی نے مناظرے کا چیلنج قبول کرلیا۔ مولانا نے اس مناظرے کے لیے سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علمائے کرام کی خدمات حاصل کیں، جماعت غرباء کے اس پروگرام میں بلاتفریق تمام مسالک کے افراد نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ مدمقابل گروہ سے بحث جاری تھی، حافظ روپڑی مرحوم کا موقف اور دعویٰ تھا کہ قرآن مجید ایک بے مثال اور جامع کتاب ہے۔ ایک دفعہ آپ نے دوران تقریر شاعر مشرق علامہ اقبالؒ کے حوالے سے جب یہ فرمایا کہ آگ آج بھی انداز گلستاں پیدا کرسکتی ہے کسی نے حاضرین میں سے چٹ بھیجی کہ ہم آگ جلاتے ہیں آپ چھلانگ لگائیں گے آپ نے فوراً جواب مرحمت دیا کہ تم نمرود بن کے آگ جلاؤ میں ابراہیمی ایمان کا مظاہرہ کرکے چھلانگ لگادوں گا۔

6 دسمبر 1999ء کی شام سورج غروب کے ساتھ عالم اسلام کی عظیم شخصیت جماعت اہلحدیث پاکستان کے سرپرست سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی بھی ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدا ہوگئے۔

اتحاد اُمت کی ضرورت

"تم سب ملکر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو"

ڈاکٹر مرتضیٰ مغل

مسلمانوں کو اللہ نے بہترین امت بنایا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ آپس میں نیکی اور تقویٰ کا درس دیتے اور برائیوں یعنی منکرات سے ایک دوسرے کو روکنے والے ہیں اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا یہ اہم فریضہ اس وقت سرانجام ہوسکتا ہے جب ہم آپس میں پیار واتفاق سے رہیں گے اور پوری دنیا میں ایک ناقابل تسخیر طاقت بن کر ابھریں گے شاید اسی لئے فتح ونصرت کو اللہ نے اجتماعی ایمان سے مشروط فرمادیا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے کہ "تم ہی غالب رہو گے اگر تم سچے ہو" (سورۃ آل عمران ۱۳۹) گویا جب پوری امت مسلمہ کے ایک ایک فرد میں اتفاق واتحاد کی فضا قائم ہوجائے گی جس کے باعث وہ سب ایک دوسرے کے ہمدرد، غم خوار اور جانثار بن جائیں گے اور انکی صفوں میں ایسی شیرازہ بندی قائم ہوجائے گی کہ کوئی بڑی سے بڑی عالمی اینٹی قوت بھی ان کی راہ میں رکاوٹ نہ بن پائے گی اور یہ دین اسلام کو کامیابی کے ساتھ تمام طریقہ ہائے زندگی اور افکار واعمال کے تمام نظاموں پر غالب کرسکیں گے اور ہمیں تو اللہ خود اپنی مقدس کتاب ہدایت میں یہ حکم دے رہا ہے کہ ارشاد ربانی ہے کہ "تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو۔" اللہ نے اسلام کو بازور قوت بازو زبردستی پھیلانے سے منع فرمایا ہے یہ تو امن اور سلامتی کا پیارا مذہب ہے اسلام کی مرضی اور منشاء تو یہ ہے کہ مسلمان آپس میں اس پیار ومحبت کے ساتھ اتفاق واتحاد کے ساتھ رہیں کہ غیر مذہب بھی ان کے اخلاق کو دیکھ کر اسلام کی دولت سے سرفراز ہوجائیں اسی لئے سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "مسلمان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک عمارت کی جس میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو سہارا دیکر ایک مضبوط اور مستحکم عمارت بنادیتی ہے" اور مسلمان ایک دوسرے کا اگر سہارا بن کر رہیں گے تو ایک ناقابل تسخیر امت کی حیثیت سے اس دنیا میں عزت اور حرمت کے ساتھ اپنا وجود برقرار رکھ سکیں گے۔

اتحاد امت پر زور دیتے ہوئے خود اللہ نے ارشاد فرمایا کہ "بلاشبہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں" (سورۃ الحجرات) جب تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تو ان کا نفع بھی ایک ہے اور نقصان بھی ایک ہے۔ ان کی طاقت ان کا اتحاد ہے انہیں دنیا کی دوسری قوموں پر اس لئے بھی برتری حاصل ہوگی کہ مسلمان اتحاد واتفاق کی اس فضا کو قائم رکھتا ہے اور اس کی قائم رکھنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ یہ اتحاد امت ہی کا اثر تھا کہ کسی زمانے میں مسلمان دنیا کی سب سے بڑی طاقتور اور کامیاب قوم تھے ان کی حیثیت ایک مضبوط اور مستحکم دیوار کی سی تھی مگر بدنصیبی سے جیسے جیسے لوگ اس مستحکم دیوار سے اینٹیں نکالتے گئے اور اپنے مفادات کے قلعے تعمیر کرتے گئے ویسے ویسے ان کی عزت ووقار کی یہ دیوار کمزور ہوکر ٹوٹنے اور بکھرنے لگی اور گرتی چلی گئی۔ پورا عالم اسلام تباہ ہورہا ہے ہم نے قرآن اور صاحب قرآن کی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا ہے اس لئے آج ہم مفلوک الحال ہیں اور امت کا ہر ہر فرد پریشان ہے۔ موجودہ حالات پکار پکار کر کہہ رہے ہیں وقت کا اہم تقاضا ہے کہ ہم مسلمان اتحاد واتفاق کی فضا قائم کریں ملت کی شیرازہ بندی کی آج بہت ہی ضرورت ہے جبکہ مسلمان مسلمان ہی کو مسلک عقیدے کے نام پر کافر کہہ رہا ہے جبکہ ہمارا مذہب تو ہمیں پیار محبت کا درس دے رہا ہے۔ ہمیں اتفاق واتحاد سے رہنے کا بتارہا ہے۔ اسلام تو دوسروں کے ساتھ ایثار کرنے کا حکم دیتا ہے اسلام نے تو ہمدردی کا سبق سکھایا ہے، اسلام تو اپنے ذاتی مفادات کو اجتماعی مفادات پر قربان کرنے کا درس دیتا ہے۔ امت کے افراد نے خودغرضی پر کمر کس لی ہے اور اپنے اپنے ذاتی مفادات کو آگے رکھ دیا ہے اور اس طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگئی ہے۔ ہم اپنی جس بدحالی پر آج سب پریشان ہیں اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہم نے ملت کے جسم کو اپنی خودغرضیوں اور ذاتی مفادات سے زخمی کرکے شدید نقصان پہنچایا ہے ہم مسلمانوں کا ذاتی وجود دراصل ہمارے ملی وجود کا پرتو اور سایہ ہے جب ہمارے برے اعمال سے ہمارے سروں پر سایہ کرنے والا یہ وجود کمزور ہوگا تو ہم کیسے خوشحال ہوسکتے ہیں۔ اگر ہمیں فرقہ واریت کے زہر اور اغیار کی ان سازشوں سے بچنا ہے، اپنا ملک، اپنے شہر، اپنے گاؤں، اپنی بستیاں، اپنی گلیاں، اپنے محلے، اپنے گھر، اپنی مساجد، اپنے مزارات صوفیاء کرام، اپنی عبادت گاہوں کو ہم نے محفوظ رکھنا ہے تو ہمیں اتفاق واتحاد کا مظاہرہ عملی طور پر کرنا ہوگا جس کا حکم ہمارے کریم مالک کائنات نے ہمیں دیا جس کا حکم اس کے محبوب کریم ﷺ نے ہم کو دیا۔ یہی وہ امن کا بھائی چارے کا محبتوں کا اتفاق واتحاد کا امن کا انسانیت کا درس ہے جو صوفیاء کرام نے لاکھوں لوگوں کو دیا۔

اسلام کے یہ آفاقی عالمگیر سچائی کا پیغام حق ہے کہ سب کلمہ گو سب اہل ایمان آپس میں پیار ومحبت اتفاق واتحاد سے رہیں اور رسول کریم ﷺ کی ذات اقدس جن کی ہر ہر ادا میں ہمارے لئے بہترین نمونہ اسوۂ کامل ہے۔ یوں تو میرے حضور پاک ﷺ کی مبارک زندگی کا ہر ہر پہلو ایسا پیارا ہے کہ اس پر انسان لاکھ واری قربان ہوجائے مگر حلم، برداشت، پیار، محبت، عفو، درگزر، بھائی چارہ، امن معافی چند ایسے ایک ہی نوع کے اوصاف حمیدہ ہیں جن کی ایسی یکتا اور کامل نظیر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی کہ ان لوگوں کو بھی جنھوں نے تیرہ برس آپ سرکار ﷺ پر مسلسل اور طرح طرح کے ظلم کئے فتح مکہ کے مبارک موقع پر آپ نے سب کو بیک جنبش لب یوں معاف فرمادیا جیسے ان کو بھی کچھ کہا ہی نہ ہوا تھا۔ آپ نے بدلے کی تاریخی روایات کو جو اس وقت کے عرب معاشرے کی پہچان بن چکی تھی اس کے خاتمے کا آغاز اپنی ذات مبارکہ سے کیا۔

افسوس کی بات یہ ہے، ہم امتیوں نے اس سبق کو یکسر فراموش کردیا ہے اور ایک دوسرے پر دہشت اور فرقہ واریت کا ایسا بازار گرم کررکھا ہے کہ جسے آج تاتاری دیکھیں تو وہ بھی شرما جائیں۔

جنگ
اقرأ
روزنامہ جنگ جمعتہ المبارک 17 اپریل 2009ء

رحمت الٰہیہ

تمام تخلیقات باری کے لئے نبی کریم رحمت الٰہی ہیں

مولانا محمد اکرم اعوان

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات عالی تو ابتدائے تخلیق کائنات سے ہی اللہ کی رحمت کو کائنات بھر میں پہنچانے کا سبب بنائی گئی ہے۔ ولادت شریفہ سے پہلے یہ کام بالواسطہ ہوا اور ولادت شریفہ پر پوری کائنات رحمت عامہ سے بہرہ ور ہوئی لیکن بعثت عالی کے ساتھ اللہ کی رحمت خاصہ یعنی معرفت الٰہی کا در کھول دیا۔

اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دوری کے باعث حقیقی حقائق پس پردہ چلے گئے اور حکایات و روایات کا دور دورہ ہو گیا۔ امت رسومات ورواجات کا شکار ہو گئی۔ انہی رسومات کی اہمیت کے باعث ہم سے رحمت الٰہی کا دامن چھٹتا چلا جا رہا ہے اور ہم رواجات میں زیادہ سے زیادہ الجھتے جا رہے ہیں۔ رواجات میں جدتیں پیدا ہو رہی ہیں جو آپس کے اختلافات پیدا کر رہی ہیں اور ہر طرح کے نقصانات بڑھتے چلے جا رہے ہیں جبکہ رب کریم نے اپنی رحمت کو تمام عالمین میں پھیلانے کے لئے اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا میں بھیجا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، ترجمہ: ”ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے“۔ تمام جہانوں کی تفصیل سمجھنے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ ذات باری کے سوا جو کچھ ہے وہ سب تمام جہانوں تمام عالمین میں شامل ہے۔ یعنی تمام اولین وآخرین افراد وانسانیت، جن، فرشتے، حیوان، چرند پرند، زمین وفضا، ستارے و سیارے، آسمان، زمینی و آسمانی مخلوقات، عرش عظیم اور تمام تخلیقات باری کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت الٰہی ہیں لیکن رحمت الٰہیہ کے دو حصے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ ہم کس پہلو سے متعلق ہیں۔ پہلا شعبہ یا رحمت الٰہی کا تعلق موجودات سے ہے یعنی عالم وجود میں آنا، دنیا میں زندہ رہنا اور مادی فوائد حاصل کرنا اور

ہیں، دنیا پر اللہ کے نیک بندے ہیں غرض کائنات کی بے شمار نعمتیں ہیں۔ یہ سب کیا ہے؟ اللہ کی رحمت ہے۔ اور رحمت الٰہیہ کو مخلوق تک پہنچانے کا واحد سبب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔

یہ وہ رحمت عامہ ہے جو پوری کائنات کو بلاتفریق مذہب وملت، بلاتفریق رنگ وروپ، بلاتفریق قد وکاٹھ اور بلاتفریق عقل وخرد تقسیم ہو رہی ہے۔ ہر قسم کی مخلوق کا وجود اور اس کا قائم رہنا رحمت الٰہی کا محتاج ہے اور رحمت عامہ کو مخلوق تک پہنچانے کے لئے رب العالمین اور بندوں کے درمیان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واحد واسطہ ہیں۔ اللہ کی رحمت عامہ کا تعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت سے ہے۔ ولادت باسعادت کے ساتھ کائنات بھر کو ان گنت فوائد حاصل ہوئے اور بے شمار عذابوں سے پناہ حاصل ہوئی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے بعد اقوام پر آنے والے اجتماعی عذاب ختم کر دیئے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا پر جلوہ افروز ہونے سے پہلے لوگوں کی شکلیں مسخ ہو جاتی تھیں، گناہ کے باعث بندر اور خنزیر بن کر ہلاک ہو جاتے تھے، اُن سے انسانی نسل نہیں چلا کرتی تھی۔ قرآن حکیم کے مطابق تمام جانور الگ سے اللہ کی مخلوق ہیں کسی مسخ شدہ انسان کی نسل ہی نہیں چلائی گئی۔ اس کے علاوہ اقوام پر پتھر برسنے کا عذاب آیا، آگ برسی، ہوا کے طوفانوں سے اقوام تباہ ہوئیں، زمین الٹ دی گئی، قوموں کی قومیں پانی میں غرق ہوئیں۔ یہ سارے عذاب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد مبارک کے ساتھ ہٹا دیئے گئے۔ آئندہ کیلئے ختم کر دیئے گئے۔

رحمت الٰہیہ کا دوسرا شعبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمۃ للعالمینی کا وہ شعبہ ہے جس نے انسان کو معرفت الٰہی سے آشنا کیا۔ تخلیق آدم کا مقصد پورا ہوا اور انسان اپنی منزل کو پہنچا۔ مشت غبار کو وہ معرفت الٰہی نصیب ہوئی کہ ”کر دیا ہم خن بندوں کو خدا سے تو نے“۔ لیکن چونکہ اس وجود کو مالک الملک نے اپنی معرفت کے لئے بنایا تھا تو اس میں اس نے جو روح پھونکی وہ عالم امر سے ہے اور روح کے بارے انسان کو جو علم دیا گیا ہے وہ محدود ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا (بنی اسرائیل، آیت 85)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث نہ ہوئے کوئی مسلمان نہ ہوا۔ بعثت سے پہلے اسلام اور احکام اسلام کا وجود نہیں تھا۔ بعثت ہوئی تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے۔ جسے نور ایمان نصیب ہوا وہ مسلمان ہوتے لوگوں کے اموال میں برکت ہوئی غرض زندگی کی تمام نعمتیں جو ساری کائنات کو ازل تا ابد نصیب ہوئیں، ہو رہی ہیں، ہوتی رہیں گی وہ سب رحمت الٰہیہ ہے جو بطفیل وآلہ وسلم سے لے گا، اس کی ہر حرکت وسکون، دوستی و دشمنی، معاملات واخلاقیات، رشتے ناطے، غرض ہر کام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع فرمان ہوگا۔ کلمہ طیبہ کے یہ دو جملے قبول کرنے والے کا اپنا وجود ختم ہو جاتا ہے، اس کی رائے اور مشورہ اس کی عقل وشعور اور ذہانت وفطانت صرف اس ایک بات کے لئے رہ جاتی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہی شرف صحابیت پر فائز ہو گیا۔ عبادات یعنی صلوٰۃ، روزہ تو بعد میں فرض ہوا۔ اسلام لاتے ہی محض حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ مبارک کی بدولت انسان مکمل طور پر بدل کر اللہ سے کھرا ہو گیا۔ اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اس کی منزل بن گئی جو احکام وحی الٰہی کے ساتھ نازل ہوتے گئے وہ ان پر پورے خلوص سے عمل پیرا ہوتا گیا۔ تئیس برس قرآن حکیم نازل ہوتا رہا اور زندگی کے قواعد وضوابط آتے رہے۔ جو ضابطہ نازل ہوتا تھا وہ اسی لمحے نافذ العمل ہو جاتا تھا۔ اس پورے کام میں تو تئیس برس لگے لیکن جو پہلی عظیم خاتون مسلمان ہوئیں، وہ پہلا عظیم انسان جو پہلے مسلمان ہوا، وہ پہلا عظیم بچہ جو مسلمان ہوا یہ سب مسلمان ہوتے ہی شرف صحابیت پر فائز ہو گئے حالانکہ یہ تینوں عظیم ہستیاں بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے سے ہی آپ کی رفاقت میں رہی تھیں۔ انہیں پہلے سے ہی نگاہ پاک میسر تھی پھر کیوں بعثت عالی سے پہلے کوئی صحابی نہ بنا؟ کیا بعثت عالی سے

رحمتِ الٰہیہ کو مخلوق تک پہنچانے کے لئے آپؐ کی ذات بابرکات ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں سوال کرتے ہیں کہ روح کیا ہے؟ فرما دیجئے کہ روح عالم امر سے ہے اور انسانی علم اس سے آگے جانے کا متحمل نہیں ہو سکتا کہ روح کی عالم امر سے تخلیق کیسے ہوئی؟ وہ کس طرح بنی؟ وجود انسانی سے اس کا رشتہ کیسے بنا؟ ان تفصیلات کے بارے انسان کو کما حقہ آگاہ نہیں کیا گیا اس کا علم بہت کم دیا گیا ہے۔ جتنا دیا گیا ہے اس کے مطابق چونکہ روح کو اسی بدن میں قیام کرنا تھا تو عالم امر سے پانچ لطائف وجود میں سمو دیئے گئے۔ قلب، روح، سری، خفی اور اخفیٰ۔ انہیں لطیفہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بہت نازک، بہت لطیف مقامات ہیں۔

انسان جب روئے زمین پر آیا تو شیطان بھی راندہ ...

پہلے کوئی مسلمان بنا؟ کیا بعثت عالی سے پہلے کسی کا دل اللہ کی یاد میں تڑپا؟ کیا کسی کو بعثت عالی سے پہلے تخلیق انسان کا مقصد معلوم ہوا؟ کیا معرفت الٰہی کا شعور بعثت عالی سے پہلے کسی کو حاصل ہوا؟ تو پھر ولادت باسعادت پر تو خوشی سارا جہان منائے اور مومن صرف ولادت ہی نہیں، مومن تو بعثت عالی کو یاد کرے اور بعثت عالی سے وفا کرے۔

بعثت عالی کے بعد جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک نگاہ نصیب ہو گئی وہ شرف صحابیت پر فائز ہو گیا اور یہ کوئی معمولی بات نہیں۔

ہمارا مشاہدہ ہے کہ جس کام کو جس فرد کو اللہ سے نسبت ہو جائے اس کا ادب واحترام بہت بڑھ جاتا ...

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں لیکن بندۂ مومن کو جو ملا، مومن کے علاوہ ساری کائنات اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی کہ بندۂ مومن تو مشت غبار تھا اسے بعثت عالی نے وصال الٰہی سے ہمکنار کر دیا لہٰذا بندۂ مومن کو تو چاہئے کہ وہ ہر لمحے اس یاد کو تازہ کرے جو بعثت عالی سے متعلق ہے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ہم بعثت عالی کے رشتے کو سمجھنے سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لئے کہ ہم مادی وجود کو ہی اہمیت دیتے ہیں انسانی کمال کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ چونکہ ولادت باسعادت کے ساتھ مادی برکات وفوائد حاصل ہوتے ہیں لہٰذا اسی پر رک جاتے ہیں اور بعثت ...

تدوین قرآن حکیم

پروفیسر محمود حسین ڈوگر

(گزشتہ سے پیوستہ)

اس لئے وہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور اپنی سوچ سے آگاہ کیا کہ قرآن کے تحفظ اور تدوین پر توجہ کی جائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا (ترجمہ) ”اے عمرؓ! میں وہ کام کیوں کروں جو رسول اللہ نے نہیں فرمایا“ بحث وتمحیص کے بعد دونوں اس بات پر رضامند ہوئے کہ کسی تیسرے شخص کو حاکم بناتے ہیں چنانچہ دونوں حضرت زیدؓ بن ثابت پر رضامند ہوئے جو حافظ قرآن اور کاتب وحی تھے۔ حضرت زیدؓ کا ابتدا جواب بھی وہی تھا جو حضرت ابوبکرؓ کا تھا۔ بڑی بحث وتمحیص کے بعد خصوصاً حضرت عمرؓ کے بار بار اصرار کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت زیدؓ رضامند ہوئے۔ یہ کتنا مشکل کام تھا اس کا اندازہ حضرت زیدؓ کے اس بیان سے ہوتا ہے ”تدوین قرآن کے مقابلے میں اگر مجھے جبل احد اٹھانے کا حکم دیا جاتا تو وہ میرے لئے آسان تھا۔“

تاہم امیر المومنین کی رضامندی کے بعد تدوین قرآن کا وہ شاندار اور محیر العقول کام شروع ہوا جو خود ایک معجزہ سے کم نہیں۔ اعلان ہوا کسی شخص کے پاس قرآن کا کوئی تحریری حصہ موجود ہے اور ”عرضہ“ کے موقع پر رسول اللہ کی تلاوت سے صحیح شدہ ہے یا رسول اللہؐ کے سامنے پڑھا ہوا ہے وہ کمیشن کے سامنے لایا جائے کمیشن کے سربراہ حضرت زیدؓ بن ثابت کو بنایا گیا نیز آپؓ کی معاونت کی صحابہ کرامؓ فرما رہے تھے جن میں حضرت عمرؓ جو اس خیال کے محرک تھے، بھی شامل تھے۔ سب سے اہم بات یہ کہ اس کمیشن کو ہدایت کی گئی کہ صرف وہی تحریری نسخہ قبول کیا جائے جو کم از کم دو اشخاص کے پاس موجود ہے۔ شخص واحد کا تحریری نسخہ رد کر دیا جائے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ نبی کریمؐ کی وفات کے وقت 25 حافظ قرآن موجود تھے ان میں ایک خاتون حضرت ام ورقہؓ بھی شامل تھیں۔ کمیشن کے سربراہ حضرت زیدؓ خود بھی کاتب وحی ہونے کے ساتھ ساتھ حافظ قرآن تھے۔ جب کوئی نسخہ لایا جاتا تو حضرت عمرؓ نے کیا فرمایا؟ میں اس پر حتی جانفشانی سے کتنے خلوص سے عمل کر رہا ہوں، عمل کے لئے کوشاں ہوں۔ اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی چارہ نہیں رہتا۔

قسم لے کر پھر اس سے استفادہ فرماتے۔ اس طرح قرآن کی تدوین ہوئی۔ جب مکمل قرآن لکھا جا چکا تو حضرت زیدؓ نے اس کی تلاوت فرمائی چونکہ آپؓ خود بھی حافظ قرآن تھے تو انہیں ایک آیت کم نظر آئی جو ان کے حافظے میں تو تھی لیکن تحریری نسخے میں موجود نہیں تھی چنانچہ اس آیت کے لئے حضرت زیدؓ نے شہر بھر کے چکر لگائے۔ پہلے مہاجرین پھر انصار کے گھر کو گئے بالآخر ایک صحابی حضرت حذیمہؓ کے پاس وہ آیت تحریری صورت میں موجود تھی لیکن مسئلہ یہ درپیش ہوا کسی اور کے پاس یہ آیت موجود نہ تھی۔ یہاں بھی تائید ایزدی حرکت میں آئی وہ اس طرح کہ یہ صحابیؓ یعنی حضرت حذیمہؓ وہ ہیں جن کے بارے میں نبی کریمؐ نے فرمایا ان اکیلے کی گواہی دو اشخاص کے برابر ہے۔ اس حدیث کی رو سے ان کے تحریری مسودے سے یہ آیت لے کر شامل کی گئی۔ اس طرح قرآن مجید مکمل مدون کر کے حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا جو ان کی وفات تک ان کے پاس رہا۔

پھر دور عثمانی میں ایک واقعہ پیش آیا۔ آرمینیا کی فتح کے لئے ایک فوج بھیجی گئی جب یہ فوج ”ارزن روم“ پہنچی تو ایک روز دوران نماز اختلاف ہوا۔ امام نے قرآن کی آیات ایک طرح سے پڑھیں جبکہ مقتدیوں نے دوسری طرح سے۔ ایک نے کہا کہ مجھے میرے استاد صحابی نے عراق میں اس طرح پڑھایا ہے جبکہ دوسرے نے کہا مجھے میرے استاد صحابی نے شام میں یوں پڑھایا ہے۔ قریب تھا کہ نوبت خون ریزی تک پہنچتی فوج کے کمانڈر نے کنٹرول کیا۔ فوج جب واپس مدینہ آئی تو کمانڈر حضرت حذیفہؓ بن یمان حضرت عثمان غنیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام واقعہ گوش گزار کیا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے آئندہ کے لئے اس طرح کی صورتحال سے بچنے کے لئے فوری تدارک کا فیصلہ کیا۔ اس کے لئے آپؓ نے سوچا کہ امت کو ایک قرأت پر جمع کیا جائے۔ آپؓ نے وہ نسخہ منگوایا جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں حضرت زیدؓ نے مدون کیا تھا جو حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس رہا اور حضرت عمرؓ کے بعد آپؓ کی بیٹی ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس تھا۔ وہ نسخہ جب آیا تو حضرت عثمان غنیؓ نے دوبارہ حضرت زیدؓ کے سپرد کیا اور اس کی نقلیں تیار کرنے کا کہا۔ سات نسخے تیار کر کے مسجد نبوی میں لوگوں کے سامنے ان کو پڑھا گیا تاکہ کتابت کی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو سامنے آ جائے۔ اطمینان کے بعد حضرت عثمان غنیؓ نے مختلف صوبوں میں ان نسخوں کو بھیجا اور حکم دیا باقی نسخے تلف کر دیئے جائیں۔ آئندہ انہی کے مطابق نسخے تحریر کئے جائیں اور اختلاف قرأت کی صورت میں قریش کے لہجے کو اختیار کیا جائے۔

اس لئے حضرت عثمان غنیؓ کو ”جامع القرآن“ کہا جاتا ہے اس کے یہ معنی نہیں ہے کہ انہوں نے قرآن پاک کو جمع کیا بلکہ انہوں نے مسلمانوں کو ایک قرأت یعنی مکہ معظمہ کے تلفظ اور لہجے پر جمع کیا ورنہ قرآن کو جمع کرنا یا تحریری صورت میں لکھنا تو نبی کریمؐ کے مبارک دور سے شروع ہو گیا تھا جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے ان میں سے دو واقعات اوپر ذکر کئے گئے جبکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں یہ کام منظم انداز میں کیا گیا اور قرآن پاک کو مکمل تحریری صورت میں ایک جگہ مدون کر کے ایک نسخہ تیار کیا گیا جو آج تک امت میں مستعمل ہے۔ مختصراً ہم کہہ سکتے ہیں ”تدوین قرآن“ ایسا شاندار اور لافانی کارنامہ ہے جوامت محمدیہ نے سرانجام دیا جس کے سبب نہ صرف حکم خداوندی کے مطابق قرآن کی حفاظت ہوئی بلکہ دیگر اقوام کی مذہبی کتابوں کے برعکس تغیر وتبدل سے بھی محفوظ رہا۔

(ختم شد)

ہدایت واصلاح

حافظ عمران حمید اشرفی

ترجمہ: ”اس کتاب میں کوئی شک نہیں، ڈرنے والوں کو راہ بتلاتی ہے جو کہ بے دیکھی چیزوں کا یقین کرتے ہیں۔ اور نماز کو قائم رکھتے ہیں۔ اور ہم نے ان کو جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تیری طرف اور اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تجھ سے پہلے اور آخرت کو وہ یقینی جانتے ہیں وہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں“۔ (پارہ 1، سورۃ البقرہ، آیات 1 تا 5)

الٓمٓ: یہ سورتوں کے شروع میں چند حرفوں سے مرکب ایک کلمہ ہے۔ الف، لام، میم، حروف مقطعہ جو اوائل سورتوں میں آئے ہیں ان کے متعلق بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ ان سورتوں کے نام ہیں۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ اسمائے الٰہیہ کے رموز ہیں، مگر جمہور صحابہؓ وتابعینؒ اور علماء امت کے نزدیک راجح یہ ہے کہ یہ حروف رموز اور اسرار ہیں جس کا علم سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کو نہیں، اور ہو سکتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا علم بطور ایک راز کے دیا گیا ہو جس کی تبلیغ امت کے لئے روک دی گئی ہو۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان حروف کی تفسیر وتشریح میں کچھ منقول نہیں۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ: لفظ ذٰلِكَ کسی دور کی چیز کی طرف اشارے کے لئے آتا ہے، اور ... کتاب سے مراد قرآن کریم ہے، ریب کے معنی شک وشبہ، معنی یہ ہیں کہ یہ کتاب ایسی ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ پھر اس کے متعلق ارشاد ہے کہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں، کیونکہ کسی کلام میں شک وشبہ کی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک یہ کہ خود کلام میں غلطی ہو، تو وہ کلام محل شک وشبہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ سمجھنے والے کی فہم میں غلطی ہو، اس صورت میں کلام محل شک وشبہ نہیں ہوتا، گو کج فہمی یا کم فہمی کی وجہ سے کسی کو شبہ ہو جائے، جس کا ذکر خود قرآن مجید میں چند آیتوں کے بعد ”اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ“ میں آیا ہے۔ اس لئے ہزاروں کم فہموں یا کج فہموں کے شبہات واعتراضات کے باوجود یہ کہنا صحیح ہے کہ اس کتاب میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ ... ادا کیا جاتا ہے جیسے الٓمٓ، حٰمٓ، الٓمٓصٓ وغیرہ ان کو اصطلاح میں حروف مقطعہ کہا جاتا ہے ان میں سے ہر حرف جدا جدا ساکن پڑھا جاتا

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ: ہدایت ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لئے، یعنی مخصوص ہدایت جو نجات آخرت کا ذریعہ بنے، وہ متقین ہی کا حصہ ہے۔ اگرچہ قرآن کی ہدایت نہ صرف نوع بشر کے لئے بلکہ تمام کائنات عالم کے لئے عام ہے۔ ہدایت کے تین درجے ہیں، ایک درجہ تمام نوع انسان بلکہ تمام حیوانات وغیرہ کے لئے بھی عام اور شامل ہے۔ دوسرا درجہ مومنین کے لئے خاص اور تیسرا درجہ مقربین خاص کے لئے مخصوص ہے۔ پھر اس کے درجات کی کوئی حد وانتہا نہیں، قرآن کریم کے مختلف مواقع میں کہیں ہدایت عامہ کا ذکر آیا ہے کہیں ہدایت خاصہ کا، اس جگہ ہدایت خاصہ کا ذکر ہے اس لئے متقین کی تخصیص کی گئی ہے اس پر یہ شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہدایت کی زیادہ ضرورت تو ان لوگوں کو ہے جو متقی نہیں کیونکہ مذکورہ تحقیق سے معلوم ہو گیا کہ اس جگہ متقین کی خصوصیت سے یہ لازم نہیں آتا کہ قرآن غیر متقی لوگوں کے لئے ہدایت نہیں ہے۔ اس کے بعد دو آیتوں میں متقین کی مخصوص صفات وعلامات بیان کر کے یہ بتلا دیا گیا ہے کہ یہ جماعت ہدایت یافتہ ہے انہیں کا راستہ صراط مستقیم ہے جس کو سیدھا راستہ مطلوب ہو اس جماعت میں شامل ہو جائے، ان کے ساتھ رہے ان کے عقائد ونظریات اور اعمال واخلاق کو اپنا نصب العین بنائے۔

وہ شخص جو دوسروں کا حق غصب کرنے کے لئے جھوٹے مقدمے لڑتا ہے، جھوٹی گواہی دے رہا ہے، اللہ تعالیٰ کے فرمان کے خلاف حرام مال کمانے اور کھانے میں لگا ہوا ہے، یا دنیا کے ذلیل مقاصد حاصل کرنے کے لئے خلاف شرع ذرائع اختیار کر رہا ہے، وہ ہزار بار آخرت پر ایمان لانے کا اقرار کرے اور ظاہر شریعت میں اس کو مومن کہا بھی جائے لیکن قرآن جس ایقان کا مطالبہ کرتا ہے، وہ اسے حاصل نہیں۔ اور وہی انسان کی زندگی میں انقلاب لانے والی چیز ہے، اسی کے نتیجے میں متقین کو ہدایت اور کامیابی کا وہ انعام دیا گیا ہے جس کا ذکر سورۃ البقرہ کی پانچویں آیت میں ہے۔ ترجمہ: ”بس یہی لوگ ہیں ٹھیک راہ پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ملی ہے اور یہ لوگ ہیں پورے کامیاب“ (معارف القرآن)

جو لوگ صراط مستقیم سے بھٹک کر برے اعمال میں مبتلا ہو جائیں، نماز روزہ کو چھوڑ دیں تو ان کی اصلاح وہدایت کے لئے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 5 ایک سو ایک مرتبہ مع اول آخر طاق مرتبہ درود پڑھ کر اکتالیس دنوں تک پڑھیں، باذن اللہ ہدایت نصیب ہوگی۔

یعنی تمام اولین و آخرین افراد انسانیت، جن، فرشتے، حیوان، چرند پرند، زمین و فضا، ستارے و سیارے، آسمان، زمینی و آسمانی مخلوقات، عرش عظیم اور تمام تخلیقات باری کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت الٰہی ہیں لیکن رحمت الٰہیہ کے دو حصے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ ہم کس پہلو سے متعلق ہیں۔ پہلا شعبہ یا رحمت الٰہی کا تعلق موجودات سے ہے یعنی عالم وجود میں آنا، دنیا میں زندہ رہنا اور مادی فوائد حاصل کرنا اور دوسروں کے لئے مفید بننا۔ اللہ کی رحمت کے اس حصے کا ظہور صرف عالم انسانیت میں نہیں ہر تخلیق میں نظر آتا ہے۔ ہر ایک کو اللہ کریم نے مختلف وجود اور مختلف اوصاف عطا کئے ہیں۔ ہر ذرے کی اپنی خصوصیت، اپنا دائرہ کار اور اپنا وجود ہے۔ کوئی غذا بنتا ہے کوئی دوا، کسی سے ایک کام لیا جاتا ہے کسی سے دوسرا اور یہ نظام کائنات میں جاری و ساری ہے۔ اللہ کریم ہر پھول سے، ہر پتی سے، ہر شاخ سے، ہر پتے سے، شجر و حجر سے زمینی و آسمانی مخلوق سے اس کی صفت و خصوصیت کے مطابق کام لیتے ہیں۔

سورج حرارت بہم پہنچاتا ہے، روشنی بکھیرتا ہے جس سے ذرہ ذرہ روشن ہو جاتا ہے۔ جہاں یہ ایک دنیا کو روشن کرتا ہے وہاں اسی دنیا کو چاند کی چاندنی پہنچانے کا بھی سبب بنتا ہے۔ چاند کی چاندنی اور ستاروں کی گردش دنیا پر اپنے اثرات مرتب کرتی ہے۔ آسمانوں پر نوری مخلوق ہے، اللہ کے فرمانبردار فرشتے …

طرح بنی؟ وجود انسانی سے اس کا رشتہ کیسے بنا؟ ان تفصیلات کے بارے انسان کو کماحقہ آگاہ نہیں کیا گیا اس کا علم بہت کم دیا گیا ہے۔ جتنا دیا گیا ہے اس کے مطابق چونکہ روح کو اسی بدن میں قیام کرنا تھا تو عالم امر سے پانچ لطائف وجود میں سمو دیئے گئے۔ قلب، روح، سری، خفی اور اخفیٰ۔ انہیں لطیفہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بہت نازک، بہت لطیف مقامات ہیں۔

انسان جب روئے زمین پر آیا تو شیطان بھی راندہ درگاہ ہو کر زمین پر پہنچ چکا تھا۔ اب شیطان کی بازی یہ تھی کہ وہ انسان کو اس طرح الجھائے کہ وہ لطائف کی طرف متوجہ نہ ہو محض ظاہری وجود کو پالنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتا ہوا زندگی گزار دے۔ اگر اس میں اطاعت الٰہی کا جذبہ کمزور سے کمزور تر ہوتا جائے اور بالآخر لطائف مردہ ہو جائیں تو اس سے انسانی خصوصیت یعنی انسان کا وہ کمال کہ اس میں طلب الٰہی ہو، وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر دوسرے جانوروں کی طرح یہ بھی ایک جانور کی سطح پر زندگی گزارے گا جو کھائے پیے گا، اولاد ہوگی، گھر بنائے گا اور مر جائے گا۔

ہم سیرت پاک میں پڑھتے ہیں کہ تاریخ کی پہلی مسلمان خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ ہیں۔ مردوں میں پہلے مسلمان سیدنا ابوبکر صدیقؓ ہیں، بچوں میں پہلے مسلمان حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ یہ سب اولین مسلمان کہلاتے ہیں۔ تو یہ مسلمان کب ہوئے کیا ولادت شریفہ کے بعد؟ یا بعثت عالی کے بعد۔ جب تک …

پرتو خوشی سارا جہان منائے اور مومن صرف ولادت ہی نہیں، مومن تو بعثت عالی کو یاد کرے اور بعثت عالی سے وفا کرے۔

بعثت عالی کے بعد جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک نگاہ نصیب ہوگئی وہ شرف صحابیت پر فائز ہو گیا اور یہ کوئی معمولی بات نہیں۔

ہمارا مشاہدہ ہے کہ جس کام کو جس فرد کو اللہ سے نسبت ہو جائے اس کا ادب و احترام بہت بڑھ جاتا ہے۔ وہ جگہیں جہاں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے، قرآن حکیم کی تلاوت کی جاتی ہے وہ جگہیں باقی جگہوں سے افضل ہوتی ہیں۔ وہ مکان دوسرے مکانوں سے افضل ہوتے ہیں۔ اسی طرح وہ دل جو اللہ کی یاد سے روشن ہوتے ہیں وہ دوسرے دلوں سے افضل ہوتے ہیں اور جنہیں ولایت خاصہ نصیب ہوتی ہے (اہل اللہ) ان کا احترام سوا ہوتا ہے کہ دنیا ان سے برکات و تعلیمات نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سیکھتی ہے۔ لیکن اگر ساری دنیا کے لوگ ولی ہو جائیں اور تمام لوگوں کی ولایت جمع کر لی جائے تو ان کی ولایت پیچھے رہ جائے گی اور عظمت صحابہ کی ابتداان سے نہایت اوپر جا کر ہوگی اس لئے کہ انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ پاک نصیب ہوئی۔ یہ تھا وہ دوسری طرح کا فیض۔ رحمت الٰہیہ کا وہ دوسرا پہلو دوسرا شعبہ جس کا تعلق بعثت عالی سے ہے۔

ولادت باسعادت سے جو فائدے ہوئے طوفان رکے، قحط سالی ختم ہوئی، جنگیں ختم ہوئیں، امن قائم ہوا، …

مومن تو مشت غبار تھا اسے بعثت عالی نے وصال الٰہی سے ہمکنار کر دیا لہٰذا بندہ مومن کو تو چاہئے کہ وہ ہر لمحے اس یاد کو تازہ کرے جو بعثت عالی سے متعلق ہے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ہم بعثت عالی کے رشتے کو کھلے سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لئے کہ ہم مادی وجود کو ہی اہمیت دیتے ہیں انسانی کمال کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ چونکہ ولادت باسعادت کے ساتھ مادی برکات و فوائد حاصل ہوتے ہیں لہٰذا اسی پر رک جاتے ہیں اور بعثت عالی کا تذکرہ چونکہ پیغام الٰہی اور احکام الٰہی پر مبنی ہے لہٰذا احکام الٰہی سے فرار حاصل کرنے والے اس کا تذکرہ نہیں کرتے۔ بعثت عالی کا تذکرہ تو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے شروع ہوتا ہے اور یہ دو جملے انسان کو باندھ کر رکھ دیتے ہیں۔

یہ شہادت کہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

اس کلمے پر ایمان لانے کے بعد بندہ اپنی کسی حاجت و ضرورت، کسی مصیبت اور پریشانی میں وحدہٗ لاشریک کے علاوہ کسی سے دادرسی کی امید نہیں رکھتا۔ اسباب و وسائل اختیار کرنا تو حکم الٰہی ہے اور نظام قدرت کی پابندی ہے لیکن اس کی امید کا مرکز صرف ذات الٰہی ہوتی ہے۔ وہ مان لیتا ہے دل و جان سے قبول کر لیتا ہے کہ اس کا سر صرف بارگاہ الوہیت میں جھکے گا، اس کی زبان صرف الٰہ العالمین کی تسبیح کرے گی، وہ جینے مرنے کے سارے ضابطے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ …

حفصہ نسرین

فتنہ انگیزی

کسی بھی فتنہ کو فروغ دینے والا حوض کوثر اور نبی کریمؐ کی قربت سے محروم رہے گا

فتنہ کا لفظ عربی مادہ (ف ت ن) سے نکلا ہے۔ فتن کے لغوی معنی سونے کو آگ میں ڈالنے کے ہیں تاکہ اس کا کھرا، کھوٹا ہونا معلوم ہو جائے۔ (امام راغب الاصفہانی، المفردات)۔ سو یہ لفظ انسان کو آگ میں ڈالنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ فتنہ کے دوسرے معنی ہیں آفت یا کوئی بھی ایسی چیز جو باعث عذاب ہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ خبردار یہ آفت میں پڑ گئے ہیں (التوبہ: ۴۹) اسی طرح یہ لفظ آزمائش و امتحان کے معنی میں آتا ہے۔ ترجمہ:۔ ہم نے تمہاری کئی بار آزمائش کی" (طٰہٰ: 40)، تاہم یہ ضروری نہیں کہ فتنہ معصیت ہی سے متعلق ہو، آسائش بھی موجب آزمائش ہو سکتی ہے ترجمہ:۔ تمہارا مال اور تمہاری اولاد بڑی آزمائش ہے (التغابن: 15) ایک مقام پر فرمایا۔

ترجمہ:۔ فتنہ قتل سے زیادہ شدید (گناہ) ہے (التوبہ 91)۔ یہاں فتنہ معنی فساد ہے یا دین سے گمراہ کرنے والا فساد اور اسی طرح۔

ترجمہ:۔ ان سے جنگ کرتے رہو تا آنکہ فساد باقی نہ رہے (البقرۃ 193) فتنہ کا لفظ بلا، قتل، عذاب وغیرہ کے لئے بھی بولا جاتا ہے، فاتن گمراہ کرنے اور بہکانے والے کو کہا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ تم خدا کے خلاف بہکا نہیں سکتے (الصّٰفّٰت 142) اور مفتون اس شخص کو کہا جاتا ہے جو فتنے میں مبتلا ہو۔ عموماً فتنے کے لفظ کا اطلاق ہر قسم کی آزمائش و ابتلاء پر ہوتا ہے اور یہ اصطلاح بہت وسیع ہے۔ مصنفین نے اس کے استعمال میں اور اس کے مفہوم میں لچک رکھی ہے، تاہم اصولی طور پر فتنہ سے مراد ہر وہ شورش اور ہر ایسا عنصر ہے جس سے مسلمانوں کے عقائد راسخہ و مجہ پر زد پڑتی ہو اور ان میں نقص و خلل کا احتمال ہو۔ سو شرعی قوانین سے بغاوت بھی فتنہ کے مفہوم میں شامل ہے جس میں کمزور ایمان کے حامل مسلمان کے مبتلا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس طرح بغاوت، بدامنی اور خانہ جنگی کی تمام صورتیں بھی اسی زمرے میں آتی ہیں۔ محدثین نے کتب حدیث میں کتاب الفتن کے تحت ابواب باندھے ہیں اور ان میں موجود احادیث "فتنے" کے لفظ کے وسیع تر مفاد میں دلالت کرتی ہیں۔

فتنے کی بے شمار انواع و اقسام ہیں اور ہم سب کسی نہ کسی درجے پر ان فتنوں کے فروغ اور نشوونما میں اپنا حصہ ڈالتے رہتے ہیں۔ نبی کریمؐ کا یہ فرمان مبارک ہم

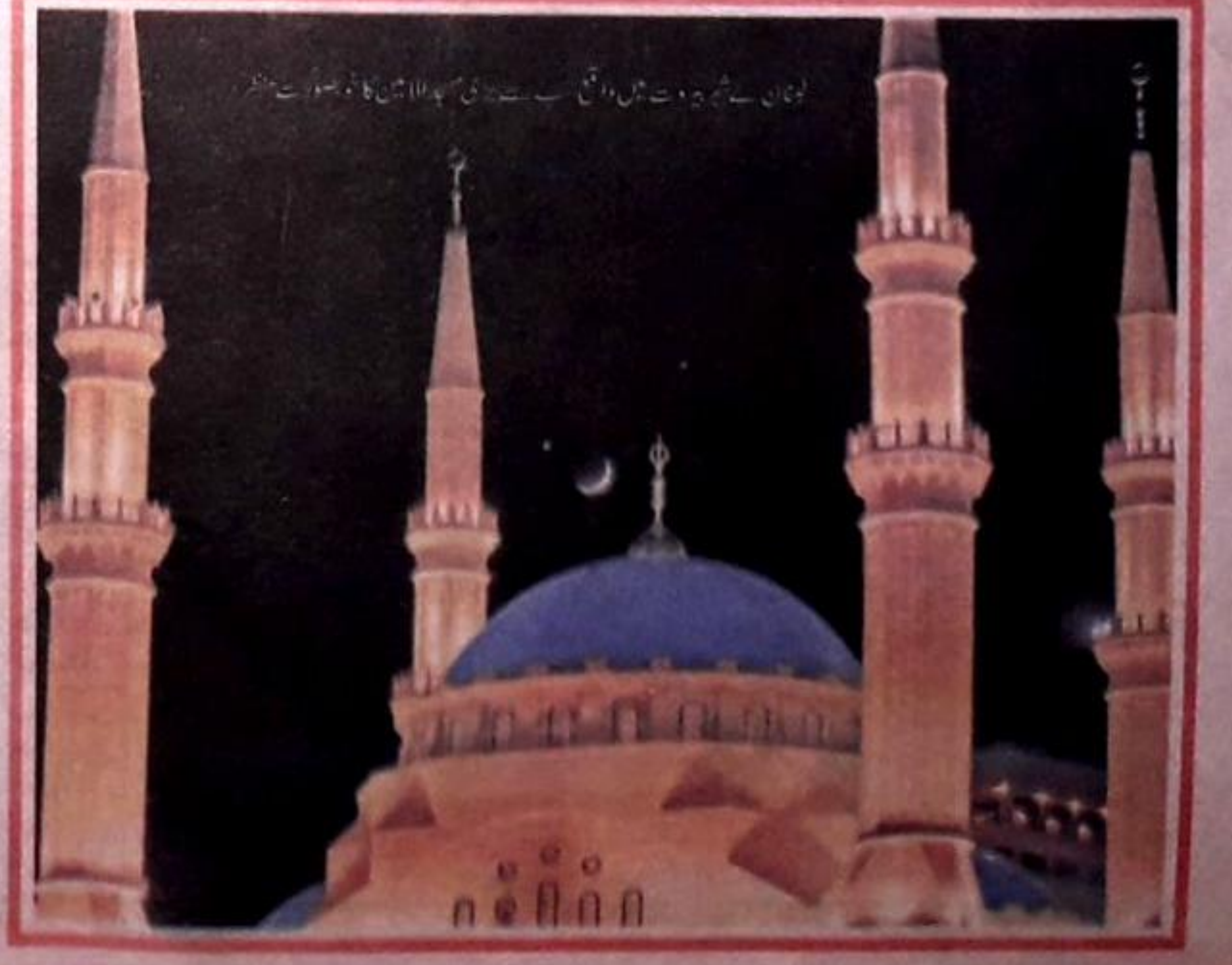
امت مسلمہ کے تشخص کی بحالی اس کے اتحاد ہی میں مضمر ہے

سب کے پیش نظر رہنا چاہئے، حضرت سہل بن سعید روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں" میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا جو شخص وہاں آئے گا وہ اس میں سے پیئے گا اور جو اس میں سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، کچھ لوگ ایسے بھی آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں اور جو مجھے پہچانتے ہیں پھر (وہ روک دیئے جائیں گے) مجھ میں اور ان میں آڑ کر دی جائے گی۔ حضرت ابو سعید خدری سے بھی یہ روایت اتنے اضافے کے ساتھ ملتی ہے کہ "حضور اکرمؐ کہیں گے یہ لوگ تو میری امت کے ہیں"، ارشاد ہوگا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں دین میں نکالیں اس وقت میں ہی کہوں گا جس شخص نے میرے بعد دین بدل ڈالا وہ دور دور ہو" (بخاری الجامع)۔

اسی طرح امام ترمذی نے یہ روایت نقل کی کہ "نبی کریم نے فرمایا کہ دین میں نئی نئی باتیں نکالنے سے گریز کرو کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (اور ہر گمراہی کا انجام بلاشبہ آگ ہے۔ ترمذی السنن) یعنی کسی بھی قسم کے فتنہ کو فروغ دینے والا حوض کوثر اور نبی کریم کی قربت سے محروم رہے گا، امت مسلمہ کے تشخص کی بحالی اس کے اتحاد ہی میں مضمر ہے اور اس وقت سب سے بڑا فتنہ برپا ہے۔ ہمارے علماء کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہم جس نبی کی امت ہیں۔ انہوں نے تو عیسائیوں تک سے کہا تھا کہ۔

ترجمہ:۔ آؤ اس بات کی طرف جس میں ہم اور تم برابر ہیں (یعنی جس پر ہم دونوں اتفاق کرتے ہیں: آل عمران: 64) تو کیا عملاً آپس میں ایسا کوئی بھی نکتہ تلاش کرنے سے قاصر ہیں جس پر وہ اتفاق کر سکیں؟ بڑی اہم اور غور طلب بات یہ ہے کہ ہر ادبار کے اندر ایک غیر واضح اچھائی موجود ہوتی ہے۔ سو ہر فتنے کے اندر بھی مومن کے لئے بھلائی ہے۔ مال اور اولاد فتنہ ہے لیکن یہی دونوں چیزیں صدقہ جاریہ بھی بن سکتی ہیں۔

نبی کریمؐ نے فرمایا" وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمان کے لئے بہتر مال یہ ہوگا کہ چند بکریاں لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش کے مقامات پر چلا جائے اپنا دین فتنوں سے بچانے کے لئے بھاگتا پھرے (بخاری، الجامع) اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا" زمانہ جلدی گزرنے لگے گا، نیک اعمال گھٹ جائیں گے (یا علم اٹھ جائے گا) اور بخیلی دلوں میں سما جائے گی، فتنے فساد پھوٹ پڑیں گے، ہرج بہت ہوگی۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ ہرج کیا ہے، فرمایا خوں ریزی و قتل" (بخاری، الجامع) آج یہ دور آ چکا ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب فتنوں کے اس دور میں اپنے کردار کو سمجھتے ہوئے اس کو ادا کریں۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اس عہد کے فتنوں سے نہ صرف اپنا دامن بچانے کی سعی کرے بلکہ ان کے خاتمے کے لئے پورے خلوص سے کوشش کرے تاکہ ہم ان لوگوں میں سے نہ ہوں جن کو اللہ جل شانہ روز قیامت دیکھنا بھی پسند نہ کریں اور جن کے متعلق نبی کریمؐ یہ فرما دیں کہ" تم نے میرے بعد میرا دین ہی بدل ڈالا سو اب تم (مجھ سے) دور دور ہو جاؤ"۔



جنگ

اقرأ

جوامع الکلم

اللہ اور بندہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، میں بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں، جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے، تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا کسی مجمع میں ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کے مجمع میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر بندہ میری جانب ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے، تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ (بڑھتا ہوں) متوجہ ہوتا ہوں۔ وہ اگر میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

خطبہ

پڑوسیوں کے حقوق

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''وہ شخص (کامل) مومن نہیں ہے جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی جو اس کے پہلو میں رہتا ہے، بھوکا رہے''۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوذر! جب تم شوربہ (کھانا) پکاؤ تو کچھ پانی زیادہ کر دو اور اپنے پڑوسیوں کی خبرگیری کیا کرو (کہ کہیں وہ بھوکے تو نہیں ہیں)''۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابوشریحؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے۔ اللہ کی قسم، وہ مومن نہیں ہے۔ اللہ کی قسم، وہ مومن نہیں ہے۔ جب آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے شر سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔ (بخاری/ باب الادب)

اس حدیث مبارکہ کی تشریح یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ اس شخص کے ایمان کی نفی کی جو اپنے پڑوسیوں کو ایذا پہنچاتا ہو۔ اس کے پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہ ہوں۔ مومن کے مفہوم میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ امن وسلامتی کا پیامبر ہو۔ اس کی ذات سراسر خیر اور دوسروں کے لیے بھلائی کا سرچشمہ ہو۔ اگر کسی شخص کے پڑوسی ہی اس کے ضرر اور ایذا سے محفوظ نہ ہوں تو ایسے شخص کے بارے میں بھلائی اور خیر کی توقع رکھنا عبث ہے۔ پڑوسیوں کے حقوق کی نگہداشت اور ان کی ادائیگی پر اس لیے بھی زیادہ زور دیا گیا ہے کہ اس کا ضرر ہمہ وقتی، دائمی اور کثیر الجہتی ہوتا ہے۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ پڑوسی کی اجازت کے بغیر دیوار اونچی کرنا بھی منع ہے، کیوں کہ اس طرح اس کے لیے ہوا اور روشنی کا گزر بند ہوجائے گا۔ اسی طرح پڑوسی کی طرف کھڑکی بھی نہیں کھولنا چاہیے، کیوں کہ اس سے بے پردگی ہوتی ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام مجھے برابر پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ وہ پڑوسی کو پڑوسی کا وارث بنا دیں گے۔''

اسلام میں پڑوسیوں کی بڑی اہمیت ہے اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے لیے قرآن وسنت میں جا بجا احکام دیے گئے ہیں۔ اس لیے ہمیں پڑوسیوں کے حقوق کا خاص خیال رکھنا چاہیے اور ہر موقع پر ان سے حسن سلوک کرتے رہنا چاہیے کہ اسی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا و خوشنودی ہے۔

رشتے داروں سے حُسنِ سلوک اور صلۂ رحمی کی اہمیت

مفتی محمد نعیم
(مہتمم جامعہ بنوریہ عالمیہ)

اس دنیا میں آنے والے ہر انسان کا ایک تعلق پوری نوع انسانیت سے اس طرح بنتا ہے کہ تمام انسان حضرت آدمؑ وحواؑ کی اولاد ہیں۔ اسلام نے اس تعلق کو بڑی اہمیت دی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''اے لوگو! تمہارا رب بھی ایک ہے اور تمہارے والد بزرگوار بھی ایک ہیں، تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے، کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر تقویٰ کے علاوہ کوئی فضیلت نہیں۔''

انسان کا ایک تعلق اس قرب وجوار کے انسانوں سے بنتا ہے، جن کے درمیان وہ آنکھیں کھولتا ہے، اس میں والدین، بھائی، بہنیں اور خاندان سے تعلق رکھنے والے قریبی لوگ داخل ہیں۔ مذہب کی اصطلاح میں ایسے لوگوں کو ذوی الارحام اور ذوی القربیٰ کا نام دیا گیا ہے۔ اردو زبان میں انہیں قریبی رشتے دار کہتے ہیں۔ ذوی الارحام یا ذوی القربیٰ میں وہ تمام رشتے دار داخل ہیں، جن سے نسبی رشتہ ہو۔ والد، والدہ، بھائی، بہنیں، دادا، دادی، پر دادا، پر دادی، چچا اور ان کی اولاد در اولاد، پھوپھیاں اور ان کی اولاد در اولاد، بھتیجے، بھتیجیاں اور ان کی اولاد در اولاد، بھانجے، بھانجیاں اور ان کی اولاد در اولاد، نانا، نانی، پرنانا، پرنانی، خالائیں اور ان کی اولاد در اولاد، ماموں اور ان کی اولاد در اولاد اور اپنی اولاد در اولاد۔ علماء نے بیوی اور سسرالی رشتے داروں کو بھی ذوی القربیٰ میں شمار فرمایا ہے۔

صلۂ رحمی کی اہمیت

دین اسلام (جو قرآن وحدیث کا مجموعہ ہے) نے اس تعلق کو غیر معمولی اہمیت عطا فرمائی ہے اس غیر معمولی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں جہاں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کا حکم ہے، وہیں فوراً بعد رشتے داروں سے تعلق جوڑنے اور نبھانے کا حکم ہے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے ''اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کے واسطے سے آپس میں سوال کرتے ہو اور ڈرتے رہو رشتے داریوں سے'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رشتے داروں کے حقوق اسلام کی نظر میں دوسرے لوگوں سے بڑھے ہوئے ہیں، لہٰذا اس کی حفاظت کی تاکید کی گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ ان (کے حقوق کے حوالے) سے بھی ڈرایا جارہا ہے۔ اسی طرح مذہب اسلام نے جہاں توحید کا حکم دیا ہے، وہاں اس کے فوراً بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم بھی دیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''آپ کا رب حکم کر چکا کہ اس کے علاوہ کسی کی [illegible]

توڑے گا، میں بھی اسے اپنے سے کاٹ دوں گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کا رزق زیادہ کیا جائے اور اس کی عمر بڑھا دی جائے، اسے چاہیے کہ وہ رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک (صلہ رحمی) کرے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس قوم میں ایک شخص بھی قطع رحمی کرنے والا ہو، اس (قوم) پر رحمت نازل نہیں ہوتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ مہمان کا اکرام اور رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

صلہ رحمی کا یہ نہایت اہم اور بڑا فائدہ ہے جس کی افادیت ہر صاحب عقل سمجھتا ہے۔ صلۂ رحمی کا اُخروی فائدہ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے، جس میں ارشاد ہے ''لوگو! ایک دوسرے کو [illegible] خوشنودی کے لیے لوگوں کو کھانا کھلایا کرو، صلہ رحمی کیا کرو اور ایسے وقت میں جب عام لوگ رات میں نیند کے مزے لے رہے ہوں، نماز پڑھا کرو (اور ان اعمال کے نتیجے میں) حفاظت اور سلامتی کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے جنت میں پہنچ جاؤ گے۔''

صلۂ رحمی کے فوائد قرآن مجید کی متعدد آیات اور [illegible]

طرف سے صلۂ رحمی کرنے والے کی تعریف اور مدح بیان کی جاتی ہے۔ ☆ شیطان کو اس سے بڑا رنج ہوتا ہے۔ ☆ صلہ رحمی کرنے والے کی عمر میں برکت ہوتی ہے۔ ☆ اس کے رزق میں برکت ہوتی ہے۔ ☆ مُردوں کو اس سے مسرت ہوتی ہے۔ ☆ آپس کے تعلقات میں اس سے قوت وطاقت ملتی ہے۔ ☆ مرنے کے بعد ثواب ملتا رہتا ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

اس کے بالمقابل قطع رحمی کرنے والوں کے متعلق قرآن کریم میں ارشاد ہے: ''یہ وہی لوگ ہیں جن پر لعنت ہے اور ان کے لیے اس جہاں میں بڑی خرابی ہے''۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے: ''یہ ایسے لوگ ہیں جن پر اللہ (تعالیٰ) نے لعنت فرمائی پھر ان کو بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں''۔ ایک مقام پر یوں ارشاد فرمایا ''یہی لوگ پورے خسارے والے ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو آدمی رشتے داریوں کی رعایت نہیں کرتا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

شریعت نے خاندانی اجتماعی نظام کا سنگ بنیاد قرابت اور رشتے داری کو قرار دیا ہے اور رشتے داروں میں تمام عزیز واقارب اور خاندان والے شامل ہیں۔ عزیزوں، خاندان وبرادری والوں کے ساتھ حسن سلوک اسلام میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ چنانچہ اس میں مسلمان وکافر کی تفریق بھی نہیں رکھی گئی۔ تمام [illegible] کی روشنی میں اس بات پر اتفاق ہے کہ رشتے داریوں کا لحاظ رکھنا اور ان کی رعایت کرنا واجب ہے اور اس کو توڑنا ناجائز ہے۔

درمختار میں ہے کہ صلہ رحمی واجب ہے۔ صلہ رحمی سلام کرنے، دعا دینے، ہدیہ پیش کرنے، مدد کرنے اور [illegible]

ٹیلی فون کی سہولت میسر ہو تو ٹیلی فون کے ذریعے معلوم کی جاتی رہے، البتہ اگر ان کی خواہش ملاقات کی ہو تو پھر خط لکھتا یا ٹیلی فون کرتے رہنا کافی نہیں ہوگا۔

صلہ رحمی کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ رشتے داروں سے سلام وملاقات کا تعلق قائم رہے، دل میں ان کے متعلق کوئی برائی نہ ہو اور ان کے حق میں دعائیں کی جاتی رہیں، جبکہ اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ ان کے قطع تعلق اور زیادتیوں کے باوجود ان سے رشتہ جوڑا جائے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: جو تم سے قطع تعلق کرے، تم اس سے تعلقات جوڑے رکھو اور جو تمہارے ساتھ برا سلوک کرے، تم اس سے اچھا سلوک کرو جو تمہیں محروم کرے، اسے عطا کرو۔

ایک مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا: کامل صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص نہیں ہے جو بدلہ لینے والا ہو (یعنی احسان کے بدلے میں احسان کرتا ہو) کامل صلہ رحمی کرنے والا تو وہ شخص ہے کہ جب اس کے ساتھ قطع رحمی کی جائے، تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! میرے قرابت دار ہیں، میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں، وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ بردباری کا برتاؤ کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت کا معاملہ کرتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر معاملہ ایسا ہی ہے جیسا تم کہہ رہے ہو تو گویا تم انہیں گرم ریت پھنکا رہے ہو اور جب تک تمہاری یہ حالت رہے گی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارا ایک مددگار رہے گا۔

فقیہ ابواللیثؒ فرماتے ہیں کہ قطع رحمی اس قدر بدترین گناہ ہے کہ پاس بیٹھنے والوں کو بھی رحمت سے دور کر دیتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ صبح کی نماز کے بعد ایک مجمع میں تشریف فرما تھے، آپؓ نے اس مجمع سے ارشاد فرمایا کہ میں تم لوگوں کو قسم دے کر کہتا [illegible] یہاں سے چلا جائے ہم لوگ اللہ تعالیٰ سے ایک دعا کرنا چاہتے ہیں اور آسمان کے دروازے قطع رحمی کرنے والے کے لیے بند ہوجاتے ہیں۔

رشتے داروں کو جوڑے رکھنے سے متعلق اسلام کی عطا فرمودہ یہ وہ تعلیمات ہیں جن کا مقابلہ وموازنہ دنیا کا کوئی بھی [illegible]

بہترین کلام

مسلمان کی جان ومال اور عزت وآبرو کا تحفظ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے، اس کی سزا دوزخ ہے، جس میں وہ ہمیشہ جلتا رہے گا، اللہ اس پر غضب ناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا، ایسے شخص کے لیے اس نے بڑا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

(سورۃ النساء)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ملعون ہے وہ، جس نے اللہ کی بنیاد گرائی، یعنی کسی کو قتل کیا۔'' (ثعلبی) آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سب سے بڑا نافرمان وہ ہے، جس نے مسلمان کو قتل کیا۔'' (سنن ابن ماجہ)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''مسلمان کو قتل کرنا کفر اور اسے گالی دینا فسق ہے۔''

(سنن ابوداؤد)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں (بے گناہ لوگوں کے) قتل کے فیصلے ہوں گے۔'' (بخاری ومسلم)

جب کہ اس کے مقابلے میں مقتول کے لیے [illegible]

کہ ہماری ذات سے کسی کو نقصان نہیں پہنچے گا اور پھر جس درجے میں ہوسکے، ہاتھ سے یا زبان سے یا پھر دل سے برائی کا خاتمہ کریں۔ نیکی اور اچھائی کو پھیلائیں۔ علم کی شمع روشن کریں۔ جہالت کی تاریکی دور کریں اور اپنی فطری اور بہترین خواہش کے پیش نظر ارض پاک کو امن وامان کا گہوارہ بنائیں، ارض پاک کو اسلامی اقدار سے ہم آہنگ کریں، کیوں کہ یہی ہماری اور مسلم امہ کی سلامتی کا راستہ ہے، اس طریقے سے ہم اپنے معاشرے کو امن وآشتی کا گہوارہ بنا سکتے ہیں۔ ہم سب مل کر من حیث القوم اس کے لیے اجتماعی جدوجہد کریں تو انشاء اللہ ہم ارض پاک کو ان برائیوں سے پاک کردیں گے۔ آج ضرورت ہے، اتحاد ویک جہتی، اخوت واجتماعیت کی، اسی میں امن کا قیام اور ہماری بقا کا راز پوشیدہ ہے۔

بہترین نصیحت

سرورِ کائنات ﷺ کی ایک جامع نصیحت

حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم مجھے پانچ چیزوں کی [illegible]

بہترین علاج

دل کی کمزوری سے شفایابی کے لیے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم لوگ سنترہ استعمال کیا کرو، کیوں کہ یہ دل کو مضبوط بناتا ہے۔'' (کنز العمال)

بکھرے موتی

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ ایسے دس کلمات ذکر کے متعلق تفسیر ''فتح العزیز'' میں رقم طراز ہیں، جن کے فضائل بے شمار ہیں، جو گزشتہ ہر اُمت اور ہر شریعتِ سماوی میں باعث اجر وفضیلت قرار دیے گئے۔ وہ کلمات عشرہ یہ ہیں:

(1) سبحان اللہ کہنا (2) اللہ کی حمد وثنا اور اس کی تعریف بیان کرنا (3) اللہ اکبر کہنا (4) لاالٰہ الا اللہ پڑھنا (5) وحدہ لاشریک کہنا (6) لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہنا (7) حسبنا اللہ کہنا (8) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا (9) اللہ تعالیٰ سے مدد واستعانت طلب کرنا (10) اللہ سے برکت طلب [illegible]

بہترین معلومات

حضرت ادریس علیہ السلام

حضرت ادریس علیہ السلام کی پیدائش مصر میں ہوئی۔ بعض نے لکھا ہے کہ یونان کے کسی شہر میں اور بعض نے بابل لکھا ہے۔ اس زمانے میں مصر میں 72 زبانیں بولی جاتی تھیں اور حضرت ادریس علیہ السلام کو ان تمام زبانوں کا علم دیا گیا تھا۔ جن شہروں میں حضرت ادریس علیہ السلام نے دعوت وتبلیغ کا کام کیا ان کی تعداد تقریباً دو سو تھی۔ (سیرت انبیائے کرام)

حضرت ادریس علیہ السلام کا اصل نام ''اخنوخ'' ہے اور ادریس اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے درس کتاب دیا۔ سب سے پہلے قلم سے حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھا۔ سب سے پہلے نجوم کو جاننے والے حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ (جلالین) تفسیر خازن میں ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے سب سے پہلے سلا ہوا کپڑا پہنا اس سے پہلے لوگ کھال پہنتے تھے۔ سب سے پہلے ہتھیار بنا کر دشمنوں سے حضرت ادریس علیہ السلام لڑے اور سب سے پہلے روئی کا کپڑا حضرت [illegible]

(سورۃ النساء)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ملعون ہے وہ، جس نے اللہ کی بنیاد گرائی، یعنی کسی کو قتل کیا۔'' (ثعلبی) آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سب سے بڑا نافرمان وہ ہے، جس نے مسلمان کو قتل کیا۔'' (سنن ابن ماجہ)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''مسلمان کو قتل کرنا کفر اور اسے گالی دینا فسق ہے۔'' (سنن ابوداؤد)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں (بے گناہ لوگوں کے) قتل کے فیصلے ہوں گے۔'' (بخاری و مسلم)

جب کہ اس کے مقابلے میں مقتول کے لیے آپ ﷺ نے آخرت کی کام یابی کی نوید سناتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''جو مظلوم ہو کر قتل ہوا، اللہ اس کے تمام گناہ مٹا دے گا۔'' (نسائی، بیہقی) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے حق کی حفاظت کرتے ہوئے انسان کا قتل ہو جانا سب سے اچھی موت ہے۔'' (مسند احمد)

انسان تو بڑی عظمت والا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے تو ہر ذی روح کے قتل سے منع فرمایا ہے کہ کسی بھی جان دار کو ایذا نہ دو، سوائے اس کے کہ وہ تمہارے لیے ایذا کا باعث بنے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ انکار فرماتا ہے۔''

(مسند الفردوس)

ہم سب الحمدللہ، مسلمان ہیں اور اچھے انسان ہونے کے دعوے دار ہیں، تو آیئے ہم سب مل کر اپنے معاشرے سے برائیوں کا خاتمہ کرنے کا عہد کریں۔ سب سے پہلے اپنے آپ سے عہد کریں حیث القوم اس کے لیے اجتماعی جدوجہد کریں تو ان شاء اللہ ہم ارض پاک کو ان برائیوں سے پاک کر دیں گے۔ آج ضرورت ہے، اتحاد و یک جہتی، اخوت و اجتماعیت کی، اسی میں امن کا قیام اور ہماری بقا کا راز پوشیدہ ہے۔

بہترین نصیحت

سرور کائنات ﷺ کی ایک جامع نصیحت

حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم مجھے پانچ چیزوں کی ضمانت دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا۔

☆ جب بات کرو تو سچ بولو۔

☆ جب وعدہ کرو تو پورا کرو۔

☆ جب تمہارے پاس امانت رکھوائی جائے تو اسے ادا کرو۔

☆ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔

☆ اپنی نظروں کو جھکا کر رکھو۔ ہاتھوں کو (کسی پر ظلم کرنے سے) روک کر رکھو۔''

(مسند احمد/مشکوٰۃ)

بہترین دعا

مصیبت کے وقت کی دعا

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر کسی بندے کو کوئی تکلیف یا صدمہ پہنچے اور وہ یہ الفاظ کہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور اس کا نعم البدل عطا فرما دیتا ہے، وہ الفاظ یہ ہیں:

''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اٰجِرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَيْرًا مِّنْهَا''

ترجمہ: یقیناً ہم اللہ کی ملکیت ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ، مجھے میرے اس صدمے یا تکلیف کا اجر دے اور بدلے میں مجھے اس سے زیادہ بہتر دے۔ (صحیح مسلم)

بہترین درود

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جسے یہ پسند ہو کہ اُس کا ثواب بہت بڑے ترازو میں بھر بھر کے تولا جائے تو جب وہ ہم پر، ہمارے اہل بیتؓ پر درود پڑھے تو ان الفاظ سے درود پڑھے:

''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ''

(سنن ابوداؤد)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ ایسے دس کلمات ذکر کے متعلق تفسیر ''فتح العزیز'' میں رقم طراز ہیں، جن کے فضائل بے شمار ہیں، جو گزشتہ ہر اُمّت اور ہر شریعتِ سماوی میں باعث اجر و فضیلت قرار دیے گئے۔ وہ کلماتِ عشرہ یہ ہیں: (1) سبحان اللہ کہنا (2) اللہ کی حمد و ثنا اور اُس کی تعریف بیان کرنا (3) اللہ اکبر کہنا (4) لا الٰہ الا اللہ پڑھنا (5) وحدہ لاشریک کہنا (6) لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہنا (7) حسبنا اللہ کہنا (8) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا (9) اللہ تعالیٰ سے مدد و استعانت طلب کرنا (10) اللہ سے برکت طلب کرنا۔ یہ کلماتِ عشرہ ہر آسمانی شریعت میں مختلف الفاظ اور مختلف کلمات کے ساتھ رائج اور قابل عمل رہے ہیں۔ (شاہ عبدالعزیز/تفسیر عزیزی)

امام بخاریؒ نے اپنی مشہور کتاب ''الجامع الصحیح'' میں ایک حدیث بیان فرمائی ہے۔ یہ صحیح بخاری کے آخری باب کی آخری حدیث ہے۔ اسی حدیث پر امام بخاریؒ نے اپنی عظیم کتاب کی تکمیل فرمائی ہے۔ روایت یہ ہے: (ترجمہ) ''دو کلمے ایسے ہیں، جو رحمٰن کو بہت محبوب ہیں، زبان پر بہت ہلکے ہیں، لیکن (قیامت کے روز) میزانِ عمل میں بہت وزنی ہوں گے۔ (وہ کلمات یہ ہیں) ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔''

بہترین رہنمائی

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

مشہور صحابی حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نیک لوگوں کے اعمال کے سردار ہیں۔ ان دونوں کو کب چھوڑ دیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں وہ خرابیاں پیدا ہو جائیں جو بنی اسرائیل میں پیدا ہوئی تھیں۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ بنی اسرائیل میں کیا خرابیاں پیدا ہوئی تھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے نیک لوگ دنیا کی وجہ سے فاجر لوگوں کے سامنے دینی معاملات میں نرمی برتنے لگیں اور دینی علم بدترین لوگوں میں آجائے اور بادشاہت (ملکی در یاستی حکومت) چھوٹوں (اور نالائق) لوگوں کے ہاتھ لگ جائے تو پھر اس وقت تم زبردست فتنے میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ تم فتنوں کی طرف چلو گے اور فتنے بار بار تمہاری طرف آئیں گے۔

(حیاۃ الصحابہؓ)

میں حضرت ادریس علیہ السلام نے دعوت و تبلیغ کا کام کیا ان کی تعداد تقریباً دو سو تھی۔ (سیرت انبیائے کرام)

حضرت ادریس علیہ السلام کا اصل نام ''اخنوخ'' ہے اور ادریس اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے درس کتاب دیا۔ سب سے پہلے قلم سے حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھا۔ سب سے پہلے نجوم کو جاننے والے حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ (جلالین) تفسیر خازن میں ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے سب سے پہلے سلا ہوا کپڑا پہنا اس سے پہلے لوگ کھال پہنتے تھے۔ سب سے پہلے ہتھیار بنا کر دشمنوں سے حضرت ادریس علیہ السلام لڑے اور سب سے پہلے روئی کا کپڑا حضرت ادریس علیہ السلام نے پہنا۔ اولاد میں نبوت حضرت ادریس علیہ السلام کو ملی۔ حضور اکرم ﷺ اور حضرت ادریس علیہ السلام کی ملاقات سفر معراج میں چوتھے آسمان میں ہوئی۔ (سیرت انبیائے کرام)

ایک حکایت ایک سبق

توکل کی حقیقت

روایت کے مطابق حضرت شقیق بلخیؒ تجارتی عمل سے وابستہ تھے، وہ ایک موقع پر تجارت کی غرض سے سفر پر نکلنے سے پہلے اپنے دوست مشہور صوفی بزرگ حضرت ابراہیم بن ادھمؒ سے ملنے گئے، اُن کا خیال تھا کہ ممکن ہے، سفر میں مہینوں لگیں۔ پھر نہ جانے کب ملاقات ہو، لیکن توقع کے برخلاف چند روز ہی گزرے تھے کہ شقیق بلخیؒ تجارتی سفر سے واپس آگئے، اگلے روز حضرت ابراہیم بن ادھمؒ نے انہیں مسجد میں دیکھا تو حیرت سے کہا، کیوں شقیق، اتنی جلدی واپس لوٹ آئے؟ شقیق بلخیؒ نے جواب دیا، کیا عرض کروں، راستے میں میں نے ایک حیرت انگیز منظر دیکھا اور وہیں سے اُلٹے پاؤں واپس لوٹ آیا۔ ہوا یوں کہ میں نے نسبتاً ایک غیر آباد جگہ، تھکن دور کرنے کے لیے پڑاؤ ڈالا، جہاں میں نے ایک پرندے کو دیکھا، جو بینائی اور قوتِ بازو سے یکسر محروم تھا، معاً مجھے یہ خیال آیا کہ ایسی دور افتادہ جگہ اور مقام پر بھلا اس بے چارے پرندے کی گزر بسر کیسے ہوتی ہوگی؟ میں ابھی اسی سوچ میں مستغرق تھا کہ میں نے ایک دوسرے پرندے کو دیکھا، جس کی چونچ میں کوئی چیز دبی ہوئی تھی۔ اُس نے آتے ہی وہ چیز اس معذور پرندے کے آگے ڈالی اور چلا گیا، اس طرح اس پرندے نے کئی پھیرے کیے اور بالآخر پہلے (معذور) پرندے کا پیٹ بھر گیا، یہ دیکھ کر میں نے سوچا، سبحان اللہ۔ اللہ جب ایسی دُور افتادہ جگہ اور ایسی حالت میں رزق پہنچا سکتا ہے تو اس طرح قریہ قریہ مجھے گھومنے اور بھٹکنے کی کیا ضرورت ہے؟ چناں چہ میں نے اپنے تجارتی سفر کو ختم کیا اور گھر کی راہ لی۔ یہ سُن کر حضرت ابراہیم بن ادھمؒ نے کہا، شقیق، تمہارے اس طرح سوچنے سے مجھے سخت افسوس ہُوا، آخر تم نے اُس اپاہج پرندے کی طرح بننا کیوں پسند کیا، جس کی زندگی دوسروں کے ٹکڑوں پر کٹ رہی ہو، تم نے یہ کیوں نہ چاہا کہ تمہاری مثال اُس پرندے کی سی ہو، جو اپنا پیٹ بھی پالتا ہے اور دوسروں کا پیٹ پالنے کے لیے بھی کوشاں رہتا ہے، کیا تم (یہ فرمانِ نبیؐ) بھول گئے کہ ''اُوپر والا ہاتھ (دینے والا ہاتھ) نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بدرجہا بہتر ہے۔'' حضرت شقیق بلخیؒ نے یہ سنا تو بے اختیار اپنی جگہ سے اُٹھے، حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کا ہاتھ چوما اور کہا: ''اے ابو اسحاق! آپ نے میری آنکھیں کھول دیں۔'' اور پھر اگلے دن سے اُنہوں نے حصول رزق کے لیے دوبارہ تجارت شروع کر دی۔

راہِ خدا میں صدقہ، آفات و بلیات سے حفاظت کا ذریعہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ نے زمین کو پیدا کیا، تو وہ کانپنے لگی۔ اللہ نے پہاڑوں کو پیدا کر کے زمین پر قائم کیا۔ زمین کا کانپنا موقوف ہو گیا، فرشتوں نے پوچھا، اے اللہ کیا تو نے پہاڑ سے بڑی بھی کوئی سخت جان چیز پیدا کی ہے؟ ارشاد ہوا، ہاں، وہ لوہا ہے۔ پھر فرشتوں نے پوچھا، کیا لوہے سے زیادہ بھی کوئی سخت چیز پیدا کی ہے؟ ارشاد ہوا، ہاں، وہ آگ ہے۔ پھر فرشتوں نے پوچھا، کیا آگ سے بھی زیادہ کوئی سخت چیز پیدا کی ہے؟ حکم ہوا، ہاں، وہ ہوا ہے۔ پھر فرشتوں نے پوچھا، کیا ہوا سے بھی سخت کوئی چیز پیدا کی ہے؟ ارشاد ہوا، ہاں، وہ بنی آدم ہیں، اس لیے کہ وہ اپنے داہنے ہاتھ سے اس طرح صدقہ کرتے ہیں کہ اُن کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی اور آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب صدقہ دینے والا صدقہ دیتا ہے، تو اس کا ہاتھ اس سے پانچ باتیں کہتا ہے۔ (1) میں چھوٹا تھا، تو نے مجھے بڑا کر دیا۔ (2) پہلے تو میرا نگہبان تھا، اب میں تیرا نگہبان ہو گیا۔ (3) پہلے میں تیرا دشمن تھا، اب تو نے مجھے دوست بنا لیا۔ (4) پہلے میں فانی تھا، اب تو نے مجھے باقی کر دیا۔ (5) پہلے میں تھوڑا تھا، اب تو نے مجھے بہت کر دیا۔ فرمایا کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے اور پیاس کی حالت میں پانی پلائے، اللہ اسے دوزخ سے دور کر دیتا ہے۔ دوزخ کہتی ہے، اے اللہ، مجھے اُمّتِ محمدیؐ کے صدقہ کرنے والے فرد پر عذاب مسلط کرتے ہوئے شرم آتی تھی اور تو نے مجھے اس سے آزاد کر دیا۔

اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں جہاں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کا حکم ہے، وہیں فوراً بعد رشتے داروں سے تعلق جوڑنے اور نبھانے کا حکم ہے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے ''اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کے واسطے سے آپس میں سوال کرتے ہو اور ڈرتے رہو رشتے داریوں سے'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رشتے داروں کے حقوق اسلام کی نظر میں دوسرے لوگوں سے بڑھے ہوئے ہیں، لہٰذا اس کی حفاظت کی تاکید کی یہ انتہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ ان (کے حقوق کے حوالے) سے بھی ڈرایا جا رہا ہے۔ اسی طرح مذہب اسلام نے جہاں توحید کا حکم دیا ہے، وہاں اس کے فوراً بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم بھی دیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''آپ کا رب حکم کر چکا کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ بھلائی کرو'' رشتے داروں کے ساتھ بھلائی اور تعلقات وابستہ رکھنے کو صلہ رحمی کہتے ہیں اور ان کے ساتھ بے توجہی و بے اتفاقی برتنے کو قطع رحمی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ذیل میں چند احادیث نقل کی جاتی ہیں جن میں رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں اللہ ہوں، میں رحمٰن ہوں، میں نے رحم (رشتہ داری) کو اپنے نام میں سے نکالا ہے پس جو شخص رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا، اسے اپنے سے ملاؤں گا اور جو ان سے تعلق

تعالیٰ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ مہمان کا اکرام اور رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

صلہ رحمی کا یہ نہایت اہم اور بڑا فائدہ ہے جس کی افادیت ہر صاحب عقل سمجھتا ہے۔ صلہ رحمی کا اُخروی فائدہ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے، جس میں ارشاد ہے ''لوگو! ایک دوسرے کو کثرت سے سلام کیا کرو، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے لوگوں کو کھانا کھلایا کرو، صلہ رحمی کیا کرو اور ایسے وقت میں جب عام لوگ رات میں نیند کے مزے لے رہے ہوں، نماز پڑھا کرو (اور ان اعمال کے نتیجے میں) حفاظت اور سلامتی کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے جنت میں پہنچ جاؤ گے۔''

صلہ رحمی کے فوائد قرآن مجید کی متعدد آیات اور بہت سی احادیث مبارکہ میں بیان کیے گئے ہیں جن کا خلاصہ فقیہ ابواللیثؒ نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ صلہ رحمی کے فوائد میں دس چیزیں قابل ذکر ہیں: ☆ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ ☆ اس سے رشتے دار خوش ہوتے ہیں۔ ☆ فرشتوں کو بھی مسرت ہوتی ہے۔ ☆ مسلمانوں کی

جائے گا۔

شریعت نے خاندانی اجتماعی نظام کا سنگ بنیاد قرابت اور رشتے داری کو قرار دیا ہے اور رشتے داروں میں تمام عزیز و اقارب اور خاندان والے شامل ہیں۔ عزیزوں، خاندان و برادری والوں کے ساتھ حسن سلوک اسلام میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ چنانچہ اس میں مسلمان و کافر کی تفریق بھی نہیں رکھی گئی۔ تمام فقہائے کرام کا قرآن و حدیث کی تعلیمات و احکامات کی روشنی میں اس بات پر اتفاق ہے کہ رشتے داریوں کا لحاظ رکھنا اور ان کی رعایت کرنا واجب ہے اور اس کو توڑنا ناجائز ہے۔

درمختار میں ہے کہ صلہ رحمی واجب ہے۔ صلہ رحمی سلام کرنے، دعا دینے، ہدیہ پیش کرنے، مدد کرنے اور ان کے ساتھ ہم نشینی اور بات چیت کرنے اور ہمدردی کرنے اور احسان کرنے کے ساتھ ہو۔

تمام رشتے داروں کی بہ نسبت صلہ رحمی اور حسن سلوک کا سب سے زیادہ تاکیدی حکم والدین کے ساتھ ہے، لہٰذا والدین اگر خدمت کے محتاج ہوں تو حاضر ہو کر ان کی خدمت کی جائے، اگر کسی دوسرے شہر یا ملک میں رہتے ہوں تو خیر خیریت خط کے ذریعے یا

تمہارا ایک مددگار رہے گا۔

فقیہ ابواللیثؒ فرماتے ہیں کہ قطع رحمی اس قدر بدترین گناہ ہے کہ پاس بیٹھنے والوں کو بھی رحمت سے دور کر دیتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ صبح کی نماز کے بعد ایک مجمع میں تشریف فرما تھے، آپؓ نے اس مجمع سے ارشاد فرمایا کہ میں تم لوگوں کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ اگر اس مجمع میں کوئی قطع رحمی کرنے والا ہو تو وہ یہاں سے چلا جائے ہم لوگ اللہ تعالیٰ سے ایک دعا کرنا چاہتے ہیں اور آسمان کے دروازے قطع رحمی کرنے والے کے لیے بند ہو جاتے ہیں۔

رشتے داریوں کو جوڑے رکھنے سے متعلق اسلام کی عطا فرمودہ یہ وہ تعلیمات ہیں جن کا مقابلہ و موازنہ دنیا کا کوئی بھی مذہب نہیں کر سکتا۔

شب برأت، شب قدر اور رمضان المبارک کے پورے مہینے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہے، لیکن اس رحمت و مغفرت سے ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق آپس میں قطع تعلق رکھنے والے، آپس میں کینہ رکھنے والے اور والدین کے نافرمان محروم رہتے ہیں۔ اسلام کی مندرجہ بالا تعلیمات کی روشنی میں کون صاحب ایمان ایسا ہوگا جو قطع رحمی کا مرتکب ہو؟ اگر خدانخواستہ اس گناہ میں ملوث بھی ہوا تو کون اس پر قائم رہ کر اپنی دنیا اور آخرت کو برباد کرے گا۔

اپنی آراء، تجاویز اور مخلصانہ مشوروں کے لیے اس ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

iqra@janggroup.com.pk

اسلامی طرزِ زندگی کے راہ نما اُصول

تعلیماتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روشنی میں

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے سات باتوں کا خاص طور پر حکم فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا ہے، مساکین اور غرباء سے محبت رکھنے کا اور ان سے قریب رہنے کا اور آپ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ دنیا میں ان لوگوں پر نظر رکھوں جو مجھ سے نچلے درجے کے ہیں اور ان پر نظر نہ کروں، جو مجھ سے اوپر کے درجے کے ہیں۔ (آگے حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ) اور مجھے آپ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ میں اپنے اہل قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کروں اور رشتے داروں سے تعلق کو جوڑوں، اگرچہ وہ میرے ساتھ ایسا نہ کریں۔ آپؐ نے مجھے حکم دیا ہے کہ کسی آدمی سے کوئی چیز نہ مانگوں۔ آپؐ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ہر موقع پر حق بات کہوں، اگرچہ وہ لوگوں کے لیے کڑوی ہو اور آپؐ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں۔ آپؐ نے حکم فرمایا: میں ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' کثرت سے پڑھا کروں، کیوں کہ یہ سب باتیں اس خزانے سے ہیں جو عرش کے نیچے ہے''۔

رسول اللہ ﷺ صرف معلم ہی نہ تھے، بلکہ مربی بھی تھے۔ آپؐ نے صحابہؓ کو اسلام سکھایا اور پھر ان کی تربیت کر کے انہیں اچھا انسان بنایا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی تربیت ہی تھی جس نے عرب کے لوگوں کو اخلاق کے اعلیٰ مقام پر فائز کیا۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل یعنی رسول اللہ ﷺ نے سات باتوں کا خاص طور پر حکم دیا۔ پہلی بات جو آپؐ نے مجھے ارشاد فرمائی، وہ یہ ہے کہ میں مساکین اور مفلس لوگوں سے محبت رکھوں، عام طور پر مسکین اور غریب لوگوں کو معاشرے میں کم درجے کے افراد سمجھا جاتا ہے، دوسرے لوگ انہیں کوئی اہمیت نہیں دیتے اور نہ ان کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے رزق کی فراخی نہیں دی اور رزق کی فراخی کسی شخص کے اچھا اور معزز ہونے کی علامت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دی ہے کہ مفلس لوگ حقیر نہیں ہوتے۔ اگر وہ احکام الٰہی کی پابندی کرنے والے اور قناعت پسند ہیں تو وہ مال داروں سے اچھے ہیں، کیوں کہ دولت مند مال خرچ کرنے میں عموماً بخل سے کام لیتے ہیں یا مال ناجائز کاموں میں خرچ کرتے ہیں اور برتری کے زعم میں مبتلا ہو کر مسکین اور غریب افراد کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں، یہ بات اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ غریب اور مسکین

لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست اور میل جول رکھنے سے انسان تکبر سے بچ جاتا ہے اور اسے اللہ کا شکر ادا کرنے کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔

دوسری بات جو اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمائی وہ یہ ہے کہ میں ان لوگوں پر نظر رکھوں جو مجھ سے نیچے درجے میں ہیں، یعنی جن کے پاس دنیوی زندگی کا سامان مجھ سے کم ہے اور ان پر نظر نہ کروں، جن کی مالی حالت مجھ سے اچھی ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر آدمی اپنے سے کم تر حیثیت کے لوگوں کو دیکھے گا تو اس میں شکر کے جذبات پیدا ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سے زیادہ مال دار لوگوں کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا ہے، کیوں کہ امیروں کی طرف دیکھ کر حسرت پیدا ہوگی، احساس کمتری پیدا ہوگا اور موجود نعمتوں پر شکر گزاری کی توفیق نہ ہوگی، بلکہ کثرت کی خواہش پیدا ہوگی جو ذہنی سکون اور اطمینان کو غارت کر دے گی۔ مزید کے حصول میں لگ کر بندہ ناجائز ذرائع اور وسائل کی طرف لپکتا ہے۔ بیوی بچوں کی طرف سے سہولیات کے مطالبات پر وہ سوچوں میں گم رہنے لگتا ہے اور آسانی کے ساتھ شیطان کے دھوکے میں آکر حصول دولت کے ناجائز طریقوں میں ملوث ہونے لگتا ہے، اس طرح لالچ میں آگے بڑھتے بڑھتے وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کا واپس مڑنا ممکن نہیں رہتا۔ اس ساری برائی کا تدارک یہ ہے کہ انسان راضی برضائے رب کے جذبات کے ساتھ جو میسر ہو، اس پر قناعت کرے اور دوسروں کی خوش حالی دیکھ کر افسردہ نہ ہو۔

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں، تیسری بات جو آپؐ نے مجھے ارشاد فرمائی وہ یہ ہے کہ میں اپنے اہل قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کروں، یعنی قریبی رشتے داروں کے ساتھ تعلق جوڑ کر رکھوں، عزیز و اقارب کی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو نظر انداز کر کے قرابت داری کے تعلق کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ رشتے داری کا تعلق اللہ کا پیدا کردہ ہے، اسے کم زور کرنے کی بجائے مضبوط کرنا چاہیے۔ قرآن مجید میں بار بار صلہ رحمی کی تلقین کی گئی ہے، حدیث میں تو یہاں تک آتا ہے کہ اگر عزیز و اقارب اچھا سلوک نہ بھی کریں تو بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرنا چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ قطع رحمی کرنے والا یعنی قریبی رشتے داروں کے ساتھ تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ جو شخص قرابت داروں کے ساتھ تعلقات توڑتا ہے، گویا وہ خدائی فیصلے کو تسلیم نہ کرنے کا مرتکب ہوتا ہے۔ عزیز و اقارب میں جو غریب ہوں، انہیں حقارت کی نظر سے دیکھنے کی بجائے ان کی مدد کرنی چاہیے۔ اسی طرح غریب اور تنگ دست رشتے داروں کو چاہیے کہ وہ اپنے خوش حال بھائی بندوں سے حسد نہ کریں اور نہ ان کے لیے زوال نعمت کی تمنا کریں، بلکہ اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے دین و دنیا کی بھلائیوں کا سوال کریں۔

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ چوتھی بات جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی، وہ یہ ہے کہ میں کسی شخص سے کوئی چیز نہ مانگوں، یعنی ضرورت کی ہر چیز کا سوال اللہ تعالیٰ سے کروں۔ دوسروں سے مانگیں تو نہ ملنے پر شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ آپؐ کے اس فرمان سے قناعت، سادگی اور خود انحصاری کا سبق ملتا ہے جو انسان کو باوقار اور خوددار رکھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اس تعلیم کا یہ اثر تھا کہ صحابہ کرامؓ میں سے اگر کسی گھڑسوار کا چابک نیچے گر جاتا تو وہ اس بات سے گریز کرتا کہ کسی دوسرے کو کہے کہ وہ اسے اٹھا کر دے دے، بلکہ وہ بہتر سمجھتا کہ خود گھوڑے سے اتر کر اپنا چابک پکڑے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اپنی حاجت کے لیے اللہ تعالیٰ سے سوال کرو، اگر جوتے کا تسمہ بھی مانگنا ہو تو اللہ سے مانگو، اس سے توکل اور راضی برضائے رب کی نعمتیں میسر آتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سواری پر جا رہے تھے۔ آپؐ نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا جب کسی چیز کو مانگنا چاہو تو بس اللہ سے مانگو اور جب کسی ضرورت اور مہم میں مدد کے محتاج اور طالب ہو تو اللہ ہی سے امداد اور اعانت طلب کرو۔ (جامع ترمذی) کسی مخلوق سے سوال کرنا اور مدد مانگنا نری نادانی اور گمراہی ہے۔ اللہ کی مشیت کے بغیر انسان کو کسی طرف سے خیر یا بھلائی نہیں مل سکتی اور نہ اس کی کوئی حاجت پوری ہو سکتی ہے۔

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں پانچویں بات جو مجھے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائی، وہ یہ ہے کہ میں ہر موقع پر حق بات کہوں، اگرچہ وہ لوگوں کو کڑوی لگے۔ لوگوں کو تو وہ بات پسند آتی ہے جو ان کے مزاج اور خواہش کے مطابق ہو۔ سچی بات جب خواہش سے ٹکرائے گی تو ناپسند لگے گی، مگر ایک مسلمان بندے کو حق گوئی ہی زیب دیتی ہے۔ لوگوں کو خوش کرنے کی خاطر حق کو چھپانا اور گول مول باتیں کرنا گناہ کا کام ہے، صاف گوئی مردانِ حق کا شیوہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا سب سے بڑا جہاد ہے''۔

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں، یعنی دنیا والے اگرچہ مجھے برا کہیں لیکن میں وہی کہوں اور وہی کروں جو اللہ کا حکم ہو اور جس سے اللہ راضی ہو اور کسی کے برا بھلا کہنے کی مطلق پروا نہ کروں۔ اسی طرز عمل کو ثابت قدمی اور پامردی کہتے ہیں۔

آخری بات جس کا آپ ﷺ نے اس موقع پر حکم دیا وہ یہ تھی کہ میں کثرت سے ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' پڑھتا رہوں، کیوں کہ یہ کلمہ اس خزانے سے آیا ہے، جو عرش کے نیچے ہے اور یہ وہ خزانہ ہے جہاں تک کسی کی دسترس نہیں۔ یہاں کی متاع بے بہا اللہ تعالیٰ جن بندوں کو چاہتا ہے، عطا کرتا ہے۔ اس کلمے کا مفہوم یہ ہے کہ گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت بس اللہ ہی کی توفیق سے بندے کو ملتی ہے۔ یعنی اگر اللہ کا فضل اور اس کی توفیق شامل حال نہ ہو تو بندہ نہ تو گناہ سے بچ سکتا ہے اور نہ ہی نیک اعمال کر سکتا ہے۔ اگر اس حقیقت پر نظر رہے تو بندہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے دست بہ دعا رہے گا اور اس سے توفیق اور فضل مانگتا رہے گا، تاکہ برائی سے بچ سکے اور نیکی کر سکے۔ اس کا مطلب سمجھ کر اس کا ورد کرنے والا نیکی کرنے کو اپنا کمال نہیں سمجھے گا بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوگا جس نے اسے اچھی توفیق دی۔ اسی طرح گناہ سے بچے گا تو بھی خالق و مالک کا شکر ادا کرے گا کہ اس نے اسے گناہ سے بچا لیا۔ عقیدہ اور عمل کی اصلاح کے لیے اس کا ورد اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمہ بتاؤں جو عرش کے نیچے سے اترا ہے اور خزانۂ جنت میں سے ہے۔ وہ کلمہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہے۔ (جب بندہ دل سے یہ پڑھتا ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بندہ (اپنی انانیت سے دستبردار ہو کر) میرا تابع فرمان ہو گیا ہے۔ بعض اہل علم و تقویٰ کا کہنا ہے کہ قلب و نفس کی جلی اور خفی کدورتوں کو دور کرنے میں اس کی خاص تاثیر ہے۔ چناں چہ اصلاح نفس کے لیے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اس کے مطلب کا فہم حاصل کر کے خلوص نیت کے ساتھ اس کلمے کو وردِ زبان رکھے۔ حدیث نبویؐ میں جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے، یہ درحقیقت اسلامی طرز زندگی کی بنیاد اور کام یاب اور بامراد زندگی کے راہ نما اصول ہیں، جن پر عمل کر کے ہم دین و دنیا میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔





اقرأ



جوامعُ الکَلِم

صلۂ رحمی

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر وہ کسی شخص میں ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب سہولت و آسانی سے لے گا اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ ﷺ، وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تمہیں محروم کرے، اسے دو۔ جو تم سے رشتہ توڑے، اس سے ناتا جوڑو۔ جو تم پر ظلم کرے، اسے معاف کردو، جب تم یہ کرلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں لے جائے گا۔ (طبرانی)

قتلِ ناحق: اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب، بدترین گناہ

اسلام احترام انسانیت اور امن وسلامتی کا دین ہے، اس کے نزدیک کسی ایک بے گناہ انسان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے

قرآن کریم اور احادیثِ نبویؐ میں قتل ناحق پر شدید وعیدیں بیان کی گئی ہیں

مفتی محمد نعیم (مہتمم جامعہ بنوریہ عالمیہ)

اسلامی معاشرے کے امن کو قائم اور برقرار رکھنے کے لیے شریعت نے ایسی واضح، بھرپور اور فطرت کے عین مطابق ہدایات نہایت پرکشش اور دل نشین انداز میں عنایت فرمائی ہیں کہ اگر ان پر ان کی روح کے مطابق عمل کرلیا جائے تو معاشرے میں نقص امن کا اندیشہ ہی نہ رہے اور دنیا جنت نظیر بن جائے۔

معاشرہ ایسی اجتماعی زندگی کو کہتے ہیں جس میں ہر فرد کو اپنے ذاتی نفع، بھلائی، بہتری اور ترقی کے لیے دوسروں سے واسطہ پڑتا ہے۔ مسلم معاشرے کی بنیاد ہی اس تعلیم پر رکھی گئی ہے کہ مسلمان وہ (ہی) ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کی تکالیف) سے (دوسرے مسلمان) محفوظ رہیں۔ وہ شخص مومن (ہی) نہیں جس کی شرارتوں سے اس کے پڑوسیوں کو امن حاصل نہ ہو۔ جس کی تربیت اس انداز سے ہوئی ہو، کیا وہ دعوئ ایمان و اسلام کے ساتھ کسی کو تنگ کرنے کی بھی جرأت کرسکتا ہے؟

اسلامی معاشرے کے ہر فرد کو یہ بات بھی صاف اور واضح طور پر اچھی طرح سمجھادی گئی ہے کہ شریعت اسلام نے انسانی جان کو نہایت محترم قرار دیا ہے اور معاشرے کے کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی دوسرے انسان کی جان، مال یا عزت و آبرو کو کسی قسم کا نقصان پہنچائے یا ناحق اس کا خون بہائے۔ ناحق کسی بے گناہ کا خون بہانا ایسا گھناؤنا، قابل مذمت جرم ہے جو پوری انسانیت کے قتل کے برابر ہے، گویا کہ اس نے نظام کائنات کے فطری طور پر چلتے رہنے میں رکاوٹ ڈال دی۔ اس کا انجام دنیا اور آخرت دونوں میں نہایت خطرناک ہے۔

وہ شخص جس کی زندگی کا اصل مقصد ہی یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے اس کا تعلق قائم ہوجائے، اللہ تعالیٰ کا قرب اسے حاصل رہے، اسلام نے اس کے ذہن میں مضبوطی کے ساتھ یہ بات جمادی ہے کہ مخلوق ... ہوئے ہر وقت اس کے ساتھ ساتھ رہتا ہے کہ "جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ رکھے، ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے، ہمارے علماء کی قدر نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔"

دنیا کے اندر اسلامی معاشرے کو بدامنی سے محفوظ رکھنے اور مسلمان کو بدامنی کا سبب بننے سے بچائے رکھنے کا اس سے بہتر کوئی حسن انتظام ہوسکتا ہے؟ ان تعلیمات کے ذریعے اس عمدہ طریقے سے ملت اسلامیہ کے ہر فرد کی ذہن سازی کی گئی ہے کہ اس کے دل و دماغ میں معمولی سی خلش بھی باقی نہیں رہتی اور اس کے مزاج پر نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد مبارک غالب رہتا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنیا کا ختم ہوجانا ایک مسلمان کے (ناحق) قتل ہوجانے کے مقابلے میں معمولی ہے" گویا کہ دنیا حاصل کرنے کے لیے مسلمان کا ناحق قتل بدترین گناہ ہے، مسلمان کے ناحق قتل سے ہاتھوں کو روکنے کے لیے کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی پیغام ہوسکتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کعبے (بیت اللہ) کو مخاطب کرتے ہوئے فرمارہے تھے "تو کیسا اچھا ہے! اور تیری خوشبو کتنی اچھی ہے! اور تو کیسی عظمت والا ہے! اور تیری حرمت کیا ہی بڑی ہے! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ایک مومن کی جان اور اس کے مال کی حرمت تجھ سے بڑی ہے۔"

کسی کی بدبختی نے نعوذ باللہ اگر جذبات کا لبادہ اوڑھے رکھنے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو اسے بھی آخری فیصلہ سنادیا گیا ہے کہ جس شخص نے کسی مومن کے قتل پر قاتل کی کسی قسم کی مدد کی، چاہے صرف آدھا جملہ ہی کہا ہو، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا "اللہ کی رحمت سے مایوس"۔

دنیا کے مثالی امن کے لیے قائم کیے جانے والے اس ترغیبی و ترہیبی شوق دلانے اور ڈرانے والے حسن انتظام کے باوجود کچھ لوگ قتل ناحق اور ڈاکہ زنی کے ذریعے، کچھ زنا کے ذریعے، کچھ سوچ سمجھ کر اسلام قبول کرنے کی آزادی کے بعد مرتد ہونے کے ذریعے، کچھ لوگ اسلامی نظام حکومت کی راحت رسانیوں کو تکالیف سے بدلنے کے لیے بغاوت کے ذریعے، ملک، معاشرت، اسلام اور حکومت کا امن وسکون تباہ کردینے کے جرم کے مرتکب ہوتے ہیں (یہ ایسے جرائم ہیں جن کی موجودگی میں دنیا میں امن قائم ہی نہیں ہوسکتا، بلکہ پہلے سے قائم شدہ امن بھی ختم ہوجاتا ہے) دنیا سے اس ناسور کو ختم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ایسے ہٹ دھرم لوگوں کو بذریعہ قصاص (قتل کے بدلے قتل) اس دنیا سے نکال دیا جائے اور یہی ایک ایسا طریقہ ہے جس سے لوگوں کو عبرت حاصل ہوگی اور دنیا اس حال پر واپس آجائے گی، جسے شریعت اسلام نے "زندگی" قرار دیا ہے، مگر ایسا کرنا یعنی قتل کی سزا دینا صرف اور صرف حاکم وقت پر لازم ہے، جب کہ اسلام کے طے شدہ اصولوں کے مطابق ان کے جرائم ثابت بھی ہوجائیں۔ عام آدمیوں اور رعایا پر تو صرف اتنا لازم ہے کہ وہ ان کے مقدمات حاکم وقت کی قائم کردہ عدالتوں میں لے جائیں اور قوانین کے مطابق ان کے جرائم ثابت کریں۔

جہاں تک جہاد میں قتل وقتال کا تعلق ہے تو اس میں بھی مجاہدین پر نیت سے لے کر متعلقہ اعمال تک ایسی اور اتنی پابندیاں ہیں جن کی روشنی میں بآسانی یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ جہاد میں بھی قتل کی عام آزادی نہیں ہے اور بے گناہوں کو، جہاد میں مقابلے پر نہ آنے والوں کو، شرارتوں میں شریک نہ ہونے والوں کو، عورتوں کو، بچوں کو، ہتھیار ڈال دینے والوں کو، اسلام کے کلمے کا زبان سے اقرار کرلینے والوں کو زبردست تحفظ دیا گیا ہے۔ جہاد کا مقصد دشمن کی ہلاکت نہیں، بلکہ بنیادی جذبہ ان کی ہدایت کا ہوتا ہے۔

اسی طرح وہ غیرمسلم جو ذمی بن کر اسلامی مملکت میں رہتے ہیں یا ویزا لے کر کسی اسلامی مملکت میں عارضی قیام کرتے ہیں یہ ان کے ساتھ حکومت وقت کا ایک معاہدہ ہوتا ہے کہ تمہاری جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے اور اس معاہدے کی اجازت ہمیں ہمارے مذہب نے دی ہے اور تمام معاہدوں کو طے شدہ باتوں کے مطابق پورا کرنا ہمارا اسلامی فریضہ ہے، ہمارا رب ان معاہدوں کے بارے میں ہم سے پوچھے گا، لہٰذا تمہیں ہمارے ملک میں مکمل امان حاصل رہے گا اور تمہاری جان، عزت وآبرو اور تمہارا مال ہم پر اسی طرح حرام رہے گا، جیسا کہ مسلمان کی یہ تمام چیزیں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ اگر کسی مسلمان نے اس معاہدے کی خلاف ورزی کی تو ... سزا بھگتنی ہوگی اور اگر تم نے معاہدے کی خلاف ورزی کی تو تم سے بھی اسلامی قوانین کے مطابق

خطبہ

تحمل و برداشت اور رواداری

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "جو شخص قدرت کے باوجود غصے کو ضبط کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کے سامنے بلا کر اسے انعام سے نوازے گا"۔

صبر و برداشت اور تحمل و رواداری اسوۂ نبویؐ کا خصوصی امتیاز ہے، عفو و درگزر اور صبر و برداشت کے مثالی پیکر، پیغمبر اکرم ﷺ کے متعلق قرآن کریم نے شہادت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (ترجمہ) "تو اللہ کی رحمت کے سبب آپ ﷺ ان کے لیے نرم دل ہوئے اور اگر آپ ﷺ مزاج کے اکھڑ اور دل کے سخت ہوتے تو یہ لوگ آپ ﷺ کے پاس سے تتر بتر ہوگئے ہوتے۔

چناں چہ سرور عالم، حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ میں صبر و برداشت کا وصف سب سے نمایاں طور پر ودیعت کیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے خاص اپنی رحمت کا نتیجہ قرار دیا۔ علاوہ ازیں قرآن کریم میں متعدد مقامات پر آپ ﷺ کو صبر و برداشت کا حکم ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے متعلق دربار خداوندی سے ارشاد فرمایا گیا: "تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے، میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے، رسول اللہ ﷺ نہ سخت کلام ہیں، نہ سخت طبیعت۔ نہ بازار میں شور کرنے والے ہیں اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے ہیں، وہ معاف کرتے اور درگزر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز اس دنیا سے نہیں اٹھائے گا، جب تک کہ وہ ٹیڑھی قوم کو سیدھا نہیں کردے گا کہ وہ دل سے "لا الٰہ الا اللہ" کہنے لگیں، تاکہ ان کی بند آنکھیں، بہرے کان، اور پردہ پڑے ہوئے دل کھل جائیں"۔

آج ملک سے انتہا پسندی کے خاتمے، فرقہ واریت سے نجات، دینی اور ملی یگانگت کے لیے ضروری ہے کہ اسلام کے اخوت و مساوات اور اتحاد و یگانگت کے پیغام کو عام کیا جائے۔ صبر و برداشت، عفو و درگزر اور رواداری کے حوالے سے اسوۂ نبوی ﷺ اور سیرت طیبہ کی پیروی کی جائے کہ یہی درحقیقت فلاح کا راستہ اور نجات کی یقینی ضمانت ہے۔

بہترین کلام

وعدے کی تکمیل اور ایفائے عہد

ارشاد ربانی ہے: اور اللہ کا نام لے کر جب تم باہم عہد کرلو تو اسے پورا کرو، اور قسموں کو پکی کرکے توڑا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کو تم نے اپنے اوپر ضامن ٹھہرایا ہے۔ بے شک، جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ جانتا ہے۔ (سورۃ النحل 91)

اس آیت میں عہد سے مراد ہر وہ معاہدہ ہے، جو انسان اپنے ارادہ و اختیار سے اپنے ذمے لیتا ہے، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ وعدہ بھی ایک معاہدہ ہے۔ میمون ابن مہرانؒ کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی معاہدہ کرو تو اُسے پورا کرو، خواہ تم نے مسلمان سے معاہدہ کیا ہو یا کافر سے، اس لیے کہ گویا عہد و معاہدہ تم نے کسی انسان سے نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ سے کیا ہے۔

اسلام میں عہد و پیمان کی اہمیت اور وعدے کی تکمیل کے حوالے سے ایک مقام پر فرمایا گیا: "اور عہد کو پورا کیا کرو، کیوں کہ (روز قیامت) عہد کی باز پرس ہوگی۔" (سورۂ بنی اسرائیل/34)

قرآن کریم کی یہ آیات، تعلیمات اسلام میں

ایک چٹائی پر سوئے، پھر اٹھے تو آپ ﷺ کے بدن مبارک پر چٹائی کے نشان تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ ہمیں اجازت دیجیے کہ ہم آپ ﷺ کے لیے بستر بچھادیں اور (نرم بستر) بنادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دنیا سے کیا واسطہ؟ میری اور دنیا کی تو ایسی مثال ہے جیسے کوئی سوار (چلتے چلتے) کسی درخت کے نیچے سایہ لینے کو ٹھہر جائے، پھر اسے چھوڑ کر آگے چل دے۔ (مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ) رسول اللہ ﷺ کے اس طرز عمل سے سادگی اور سادہ طرز زندگی کا پتا چلتا ہے۔ آپ ﷺ کے متعلق بجا طور پر کہا گیا ہے:

سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

بہترین دعا

ہر دکھ اور تکلیف سے محفوظ رہنے کے لیے

روایت کے مطابق جو شخص یہ دعا صبح اور شام تین تین مرتبہ پڑھے گا، اسے کوئی چیز تکلیف نہیں دے گی۔

بکھرے موتی

نبی کریم ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

(۱) جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ تنگی معاش کی شکایت کرتا ہے تو گویا وہ اپنے رب سے شکوہ کرتا ہے۔

(۲) جو شخص امور دنیاوی کے لیے غمگین ہونے کی حالت میں صبح کرتا ہے تو وہ اللہ پر ناراض ہونے کی حالت میں صبح کرتا ہے۔

(۳) اور جو شخص کسی مال دار کے سامنے اس کی مال داری کی وجہ سے عاجزی اختیار کرتا ہے، (تو گویا) اس کا دو تہائی دین جاتا رہتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

تین چیزیں تین چیزوں سے حاصل نہیں ہوسکتیں:

(۱) مال داری تمنا سے (۲) جوانی خضاب سے

(۳) صحت دواؤں سے۔

مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص مال داری کی تمنا کرتا ہے اور اس کے لیے اس جیسی کوششیں نہیں کرتا، نہ اس کے لیے ضروری اسباب اختیار کرتا ہے تو اس سے مال داری حاصل نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح بوڑھا خضاب لگاتا ہے تو خضاب کے ذریعے جوانی حاصل

بہترین معلومات

"محمد" نام کے خوش نصیب محدثین

تیسری صدی ہجری میں مصر میں چار محدثین نے غیر معمولی شہرت حاصل کی اور خوش قسمتی سے چاروں کا اسم گرامی "محمد" تھا اور چاروں علم حدیث کے جلیل القدر ائمہ میں شمار ہوئے۔ ان میں سے ایک محمد بن نصر مروزیؒ ہیں، دوسرے محمد بن جریر طبریؒ ہیں، تیسرے محمد بن المنذرؒ اور چوتھے محمد بن اسحاق بن خزیمہؒ ہیں۔ علم کی جستجو اور مفلسی ان چاروں خوش نصیبوں میں قدر مشترک کی حیثیت رکھتی تھی۔ ان محدثین کی خوش نصیبی پر علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ مصر کے حکمراں احمد بن طولون کو عالم خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی، آپ ﷺ فرمارہے تھے: "میرے ہم نام محدثین کی خبر لو"۔ بے داری کے بعد ابن طولون نے مصر بھر میں ان محدثین کو تلاش کروایا، ان کی مالی اعانت کی اور علم حدیث کا ایک مرکز قائم کیا، جہاں زندگی بھر یہ خوش نصیب ...

اللہ تعالیٰ سے کیا ہے۔

اسلام میں عہد و پیمان کی اہمیت اور وعدے کی تکمیل کے حوالے سے ایک مقام پر فرمایا گیا: ”اور عہد کو پورا کیا کرو، کیوں کہ (روزِ قیامت) عہد کی باز پرس ہوگی۔“ (سورۂ بنی اسرائیل/34)

قرآن کریم کی یہ آیات و تعلیمات اسلام میں ”ایفائے عہد“ اور وعدے کی تکمیل کا پتا دیتی ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ”جس میں عہد (کا پاس و لحاظ) نہیں، اس میں دین نہیں۔“ (احمد بن حنبل/ المسند/3/135) حضرت انسؓ کی روایت کے مطابق رسول اکرم ﷺ کم و بیش ہر خطبے میں یہ ارشاد ضرور فرمایا کرتے تھے۔

ان تمام فرامین اور تعلیمات سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ اسلام میں ”ایفائے عہد“ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، مزید یہ کہ عہد کی تکمیل اور وعدے کی پاس داری ایمان کی اساس ہے، جو اس کا پاس و لحاظ نہیں رکھتا، وہ گویا اسلامی تعلیمات سے دُور اور دین کی حقیقی رُوح سے محروم ہے۔

آج کی دنیا میں تجارت و معیشت میں ایفائے عہد، وعدے کی تکمیل اور کمٹمنٹ کو پورا کرنا ایک بنیادی ضرورت اور تجارت و معیشت کے استحکام کی ضمانت ہے۔ کاروباری معاہدوں پر گویا تجارت و معیشت کی کامیابی کا انحصار سمجھا جاتا ہے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اس لحاظ سے انسانیت کی اسلام نے سب سے زیادہ رہنمائی کی ہے، اسلام کی تعلیمات اور پیغمبر اسلام ﷺ کا اُسوۂ حسنہ ہمارے لیے لائق تقلید نمونہ ہے، آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا ایک روشن و درخشاں باب دیانت و امانت ہے، آپ ﷺ نے اسلام سے قبل ایک دیانت دار تاجر اور ایک اَخلاقی معلّم کی حیثیت سے خُوب شہرت حاصل کی۔ قریشِ مکہ میں آپ ﷺ صادق و امین کے طور پر مشہور تھے۔ آپ ﷺ نے شام اور یمن کے تجارتی سفر بھی کیے۔ اس حوالے سے آپ ﷺ نے مثالی کردار کا مظاہرہ کیا، دیانت و امانت آپ ﷺ کی تجارتی سرگرمیوں کی بنیاد تھی۔

بہترین نصیحت

دنیا کی مثال

ایک روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہر دکھ اور تکلیف سے محفوظ رہنے کے لیے

روایت کے مطابق جو شخص یہ دعا صبح اور شام تین تین مرتبہ پڑھے گا، اسے کوئی چیز تکلیف نہیں دے گی۔

”بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ“

اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، زمین کی ہو یا آسمانوں کی اور وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔ (سنن ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

بہترین درود

روزی میں برکت

جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ اس کا مال بڑھ جائے اور اس میں برکت ہو، اسے چاہیے کہ وہ یہ درود شریف پڑھا کرے۔ (زادالسعید)

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ“

بہترین علاج

طبِ نبویؐ میں ہر بیماری کے لیے روحانی علاج

ابوداؤد نے اپنی سنن میں ابو درداءؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے: انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کا کوئی بھائی بیمار ہو تو وہ یہ کہے، (ترجمہ) اے میرے پروردگار! اے اللہ کہ جو آسمان میں ہے، تیرا نام مقدس ہے۔ تیرا حکم آسمان و زمین میں جاری ہے۔ جس طرح تیری رحمت آسمان میں ہے، اسی طرح اپنی رحمت زمین پر بھی نازل فرما، ہمارے گناہ اور ہماری خطاؤں کو معاف فرما۔ تو ہی پاکیزہ لوگوں کا پروردگار ہے۔ اپنی جانب سے رحمت نازل فرما اور اس درد سے شفائے کاملہ عطا فرما“۔

جب مریض یہ دعا پڑھے گا تو شفایاب ہو جائے گا۔

(۳) صحت دواؤں سے۔

مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص مال داری کی تمنا کرتا ہے اور اس کے لیے اس جیسی کوششیں نہیں کرتا، نہ اس کے لیے ضروری اسباب اختیار کرتا ہے تو اس سے مال داری حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح بوڑھا خضاب لگاتا ہے تو خضاب کے ذریعے جوانی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی کی فطری صحت خراب ہو جائے تو محض دواؤں کے ذریعے اسے حاصل نہیں کیا جا سکتا، یعنی کتنی ہی دوائیں استعمال کی جائیں، اصلی و فطری خداداد صحت و جوانی حاصل نہیں ہو سکتی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

(۱) لوگوں کے ساتھ حسن محبت سے پیش آنا نصف عقل ہے۔

(۲) حسن سوال نصف علم ہے۔

(۳) حسن تدبیر نصف معیشت ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے:

(۱) جو شخص گناہوں کو ترک کر دے، فرشتے اسے محبوب رکھتے ہیں۔

(۲) جو شخص طمع ختم کر لے، مسلمان اسے محبوب رکھتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

(۱) دنیا کی نعمتوں میں سے نعمت اسلام کافی ہے۔

(۲) مشاغل میں سے شغل عبادت کافی ہے۔

(۳) اور عبرت کی چیزوں میں سے موت عبرت کے لیے کافی ہے۔

بہترین رہنمائی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر چند بیٹھے ہوئے لوگوں پر ہوا، آپ ﷺ نے رک کر فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے اچھا کون اور برا کون ہے؟ سب لوگ خاموش ہو گئے۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی تو ایک شخص نے کہا، کیوں نہیں، اللہ کے رسول ﷺ، آپ ﷺ ہمیں بتائیں ہم میں سے اچھا کون اور برا کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے اچھا وہ ہے جس سے خیر کی امید رکھی جائے اور اس کے شر سے اپنے آپ کو محفوظ سمجھا جائے اور تم میں سے برا وہ ہے جس سے خیر کی امید نہ رکھی جائے اور اس کے شر سے اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھا جائے“۔ (جامع ترمذی)

اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”میرے ہم نام محدثین کی خبر لو“۔ بے داری کے بعد ابن طولون نے مصر بھر میں ان محدثین کو تلاش کروایا، ان کی مالی اعانت کی اور علم حدیث کا ایک مرکز قائم کیا، جہاں زندگی بھر یہ خوش نصیب محدثین علم حدیث کی ترویج میں معروف رہے۔ (البدایہ والنہایہ)

ایک حکایت ایک سبق

حقیقی بادشاہ

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ دریا کے کنارے بیٹھے اپنی گدڑی سی رہے تھے۔ آپ ایک سلطنت کے بادشاہ رہ چکے تھے اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر درویشانہ زندگی گزار رہے تھے، اچانک وہاں سے ایک وزیر کا گزر ہوا، اس نے حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کو اس حالت میں دیکھا تو دل میں بڑی حیرت کا اظہار کیا اور کہنے لگا کہ کتنی عظیم سلطنت کے مالک ہیں اور فقیری کو اختیار کر رکھا ہے، بادشاہ ہو کر فقیروں کی گدڑی سی رہے ہیں، جب کہ ادھر ان کے نہ ہونے سے سلطنت برباد ہوئی جا رہی ہے۔

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے کشف کے ذریعے اس کے دل کی بات معلوم کر لی اور اسے اپنے قریب بلایا۔ وہ وزیر آپ کے قریب آیا تو آپ نے اس سے فرمایا، تو نے اپنی سمجھ کے مطابق بات کی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اپنی سوئی دریا میں پھینک دی اور پھر بلند آواز سے پکارا کہ میری سوئی مجھے دو۔ اچانک دریا کے اندر سے ہزاروں مچھلیاں اپنے منہ میں سونے کی سوئی دبائے پانی سے باہر نکلیں۔ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے پھر آواز دی، اے اللہ! مجھے صرف میری سوئی چاہیے، چناں چہ اسی وقت ایک دوسری مچھلی برآمد ہوئی، جس کے منہ میں حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کی سوئی تھی، آپ نے سوئی اس مچھلی سے لے لی۔ اس کے بعد آپ نے اس وزیر کی طرف توجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بادشاہی اچھی ہے یا وہ حقیر سلطنت کی بادشاہی۔ پھر خود ہی فرمایا: یقیناً یہ بادشاہی حقیقی بادشاہی ہے اور سب سے اچھی ہے۔ یہ سن کر اور دیکھ کر وزیر نے معذرت کی اور اپنی راہ پر چل دیا۔

چلتے رہنے میں رکاوٹ ڈال دی۔ اس کا انجام دنیا اور آخرت دونوں میں نہایت خطرناک ہے۔

وہ شخص جس کی زندگی کا اصل مقصد ہی یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے اس کا تعلق قائم ہو جائے، اللہ تعالیٰ کا قرب اسے حاصل رہے، اسلام نے اس کے ذہن میں مضبوطی کے ساتھ یہ بات جمادی ہے کہ مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ (خاندان) ہے اور اللہ تعالیٰ کا محبوب وہی ہے جو اس کی مخلوق سے (تاحیات) بہترین سلوک رکھتا ہے۔ جس شخص کو یہ پُرنور روشنی ہر وقت میسر ہو، وہ دوسروں کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف کا بدلہ لینے کی اجازت کے باوجود بدلہ نہیں لے گا، اس لیے کہ کہیں بدلہ لینے میں خود بدسلوکی میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ کی نظروں سے نہ گر جائے۔

سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے والے یہ بات روزِ روشن کی طرح جانتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ذاتِ اقدس سے کبھی ناحق تکلیف بھی کسی کو نہیں پہنچی۔ اس اسوۂ نبویؐ پر عمل پیرا رہنے کا عزم رکھنے والا انفرادی و اجتماعی زندگی میں کتنا محتاط ہوگا، بآسانی اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے جب کہ اس کے راستے میں تاحیات یہ مینارۂ نور اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جگمگاتے

لبادہ اوڑھے رکھنے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو اسے بھی اسلام کے طے شدہ اصولوں کے مطابق ان کے جرائم

مسلمان کی یہ تمام چیزیں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ اگر کسی مسلمان نے اس معاہدے کی خلاف ورزی کی تو جرم ثابت ہونے پر اسے اپنے جرم کی سزا بھگتنی ہوگی اور اگر تم نے معاہدے کی خلاف ورزی کی تو تم سے بھی اسلامی قوانین کے مطابق معاملہ ہوگا، لیکن یہ معاملہ بھی عام رعایا نہیں، حکومت وقت ہی کی طرف سے ہوگا۔ ان تعلیمات سے پتا چلتا ہے کہ اسلام احترام انسانیت اور امن و سلامتی کا دین ہے، اس کے نزدیک کسی ایک بے گناہ انسان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔ قرآن کریم اور احادیث نبویؐ میں قتل ناحق پر شدید وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ یہ عمل اللہ کی ناراضی کا سبب اور بدترین گناہ ہے۔ احادیث نبویؐ میں مسلمان کی جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ ہر مسلمان پر لازم قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان کے شر سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ ان تعلیمات پر عمل کر کے ہی ہم مثالی اسلامی فلاحی معاشرہ قائم کر سکتے ہیں۔

اپنی آراء، تجاویز اور مخلصانہ مشوروں کے لیے اس ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔
iqra@janggroup.com.pk

اسلامی معاشرے میں والدین کا مقام اور اُن سے حُسنِ سلوک کی اہمیت

عبدالاحد حقانی

اسلام دینِ فطرت اور ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، اس نے انسانی حیات کے معاشرتی پہلو میں حقوق و فرائض کو بہت ہی نمایاں حیثیت دی ہے۔ انسان کو زندگی کے مختلف امور میں ایک دوسرے کی ضرورت رہتی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان ضرورتوں کا لحاظ فرما کر ایک انسان کو دوسرے کے افعال کے انتظام کا ایک حد تک اختیار عطا فرما دیا ہے اور ان کو ادا کرنے کے لیے ہدایت اور رہنمائی بہم پہنچا دی ہے۔ ایک انسان کے دوسرے انسان سے تعلق کی نوعیت کے پیش نظر ہر ایک کے حقوق و فرائض واضح طور پر متعین کر دیے گئے ہیں۔

تمام حقوق دراصل اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، پھر دنیوی زندگی کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے کچھ حقوق اپنی مخلوق کو منتقل فرما دیے ہیں۔ مخلوق میں سب سے اچھی مخلوق جسے اللہ کا نائب ہونے کا شرف حاصل ہوا، انسان ہے اور انسانوں میں سے افضل انسان انبیائے کرامؑ ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بعد دوسرا بڑا حق انبیائے کرامؑ کا ہے اور اس طرح حقوق کا یہ سلسلہ ایک انسان کے دوسرے سے تعلق کی بدولت درجہ بندی کی صورت اختیار کر کے جاری و ساری رہتا ہے۔ انسانی حیات کے جملہ پہلوؤں میں حقوق و فرائض کا عمل دخل ہوتا ہے۔ ان دونوں میں سے کسی ایک کو نظر انداز کر دینے سے زندگی، زندگی نہیں رہتی، بلکہ موت سے بھی بدتر ہو جاتی ہے اور اس کے بغیر انفرادی اور اجتماعی ہر سطح پر صورتِ حال بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ بنیادی طور پر حقوق کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔ حقوق اللہ۔ 2۔ حقوق العباد۔

☆ حقوق اللہ: یہ حقوق کی وہ قسم ہے جن کا تعلق خاص طور پر ذاتِ باری تعالیٰ سے ہے۔ جنہیں عام طور پر عبادات کے نام سے جانا جاتا ہے۔

☆ حقوق العباد: انسانوں کے آپس کے معاملات کا تعلق حقوق العباد کے نام سے موسوم ہے۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے یہ بھی حقوق اللہ ہی کی ایک قسم ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی دنیوی زندگی کی ضرورتوں کے پیش نظر یہ حق واضح احکام اور راہ نمائی کے ساتھ انسانوں کو سونپ دیا ہے اور واضح کر دیا ہے کہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر ان حقوق کو پورا کرنا گویا حقوق اللہ ہی کو پورا کرنا ہے۔ بعض صورتوں میں تو ان حقوق کو حقوق اللہ (عبادات) پر ترجیح دی گئی ہے۔

اسلام میں عبادت کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ مسلمان کا ہر کام عبادت ہو سکتا ہے، اگر عبادت کی نیت سے کیا جائے اور جذبۂ اطاعت کے ساتھ اللہ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر انجام دیا جائے۔ اس طرح حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی عبادات کے دائرے میں آ جاتے ہیں۔ حقوق اللہ کے مقابلے میں حقوق العباد کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ ہر مسلمان کو حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی پورے کرنا ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ اسلامی تعلیمات میں گوشہ نشینی کی زندگی گزارنے کی ممانعت ہے، بلکہ دنیا میں رہتے ہوئے اللہ اور اللہ کے بندوں کے حقوق ادا کرتے ہوئے صراطِ مستقیم (سیدھی راہ) پر چلنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ حقوق العباد سے کنارہ کشی اختیار کرنا درست نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: قیامت کے دن سب سے زیادہ حقوق العباد سے متعلق سوال ہوگا۔ کسی بھی معاشرے کی خوش حالی اور فلاح و نجات کا دار و مدار حقوق العباد کے صحیح طریقے سے ادا کرنے پر ہے۔ جس معاشرے کے افراد اپنے حقوق تو ہر وقت یاد رکھتے ہوں، لیکن دوسروں کے حقوق کا لحاظ نہ رکھتے ہوں، وہ کبھی صحیح نہیں رہ سکتا۔ اس لیے کہ ایک کا حق دوسرے کا فرض ہے اور دوسرے کا حق پہلے کا فرض۔ حقوق و فرائض میں جو اپنا فرض ادا کرے گا اس کا حق محفوظ ہوگا۔ اسی لیے حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا احترام تعلیمات اسلام میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ ایک موقع پر حضور اکرم ﷺ نے صحابہ سے دریافت فرمایا: تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا وہ شخص جس کے پاس مال نہ ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں دراصل مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن اللہ کے حضور بہت سی عبادتیں لے کر حاضر ہوگا، لیکن اس کے ذمے لوگوں کے حقوق ہوں گے، لوگ آئیں گے اور اس سے اپنے حقوق طلب کریں گے اور اس شخص کی عبادتوں کا اجر انہیں دے دیا جائے گا اور جب اس کی عبادتوں کا اجر ختم ہو جائے گا تو اہل حقوق کے گناہ اسے دے دیے جائیں گے اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا، لہٰذا ہم سب کو حقوق العباد کے احترام کی عادت ڈالنی چاہیے اور ایسی مفلسی سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔

کسی بھی حق کی حیثیت و اہمیت کا دار و مدار تعلق کی نوعیت پر ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ سب سے پہلا اور مقدم حق اللہ تعالیٰ کا ہے کہ وہی ہمارا خالق ہے، حقیقی پالنے والا ہے، جو ہر جگہ اور ہر وقت ہمارے ساتھ ہے۔ چناں چہ اس کا ہمارے ساتھ ہر وقت قریبی اور نہ ٹوٹنے والے تعلق کا تقاضا ہے کہ ہم اسے اس کی تمام صفات کے ساتھ اسی طرح مانیں، جیسا کہ وہ حکم کرتا ہے اور دیگر تمام حقوق پر اس کی ذات کے حق کو ترجیح دیں۔ اللہ تعالیٰ کے حق کے بعد انبیائے کرامؑ کے حقوق کی ادائیگی لازم ہے کیوں کہ ان ہی نفوسِ قدسیہ کے ذریعے ہمیں راہ نمائی و رہبری ملی۔ چوں کہ ہم نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کے پیروکار ہیں، لہٰذا اللہ کے حقوق کے بعد نبی اکرم ﷺ کے حقوق کی ادائیگی ضروری ہے، اس کے بعد دیگر لوگوں کے حقوق کی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات میں حقوق کی ادائیگی کے ضمن میں یہ بنیادی شرط ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے حقوق کا سہارا لے کر کسی دوسرے شخص کو خدا اور رسول ﷺ کی تعلیمات کے خلاف کام کروانا چاہے تو اس کا وہ حق ساقط ہو جاتا ہے اور حق ادا کرنے والا اس کا حق ادا نہ کرنے پر کسی قسم کی سزا کا مستحق نہ ہوگا۔ اس لیے کہ خدا اور رسول ﷺ کی تعلیمات کے خلاف یا مقابلے میں تمام حقوق ساقط ہو جاتے ہیں اور صرف خدا اور رسول ﷺ ہی کا حق باقی رہتا ہے۔ حقوق اللہ کے بعد حقوق نبی ﷺ اور اس کے بعد حقوق والدین کی فرضیت ہے۔ والدین کے حقوق کے ضمن میں ایک پہلو تخلیق سے متعلق بھی ہے۔ اس سلسلے میں مختصر طور پر یہ سمجھ لیا جائے کہ ہر انسان کا اصل خالق تو اللہ تعالیٰ ہے، لیکن وجودِ انسانی، والدین ہی کے سبب دنیا میں آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماں جو تخلیقی عمل سے دوچار ہوتی ہے، اس کا حق والد کی نسبت زیادہ ہے۔ اس پہلو کے لحاظ سے حقوق اللہ اور حقوق نبی ﷺ کے بعد حقوق والدین ہیں اور والدین میں افضل حق والدہ کا ہے۔

انسان جسم اور روح کا مرکب ہے۔ اسلامی تعلیمات انسانی مرکب کے ان دونوں حصوں کو پوری توجہ دیتی ہیں یہی وجہ ہے کہ والدین جو انسان کو جسمانی طور پر پروان چڑھانے والے اور اس کی پیدائش سے اپنی یا اس کی زندگی کے آخری لمحوں تک ساتھ دینے والے ہوتے ہیں کے حق کو مقدم رکھا گیا ہے۔

والدین کے ساتھ اولاد کے تعلق اور رشتہ قرابت کے کئی پہلو اور دلائل ہیں، مثلاً: انسان کو معاشرے میں سب سے زیادہ مدد والدین سے ملتی ہے۔ وہ اولاد کو وجود میں لانے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ وہ اولاد کی پرورش اور تربیت کرتے ہیں۔ اپنی راحت کو اولاد کی راحت پر قربان کر دیتے ہیں۔ والدین اولاد کی زندگی کا تحفظ کرتے ہیں۔ بہتر زندگی گزارنے کے ذرائع بہم پہنچاتے ہیں۔ بہتر مستقبل فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تربیت اخلاق کرتے اور زیورِ تعلیم سے آراستہ کرتے ہیں۔ اچھی سے اچھی جگہ ان کا نکاح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ والدین کے انتقال کے بعد ان کی چھوڑی ہوئی جائیداد و میراث کا بیش تر حصہ اولاد ہی کو ملتا ہے۔ والدین اور اولاد کے تعلق و رشتے سے مندرجہ ذیل اہم حقوق و فرائض پیدا ہوتے ہیں جو اسلامی تعلیمات کے مطابق اولاد پر والدین کے لیے بطور حقوق ہیں یا دوسرے معنی میں یہ اولاد کے فرائض ہیں، جن کا ادا کرنا ضروری ہے۔ والدین کے عزت و احترام، اطاعت و فرماں برداری، ان کی خدمت اور حسن سلوک کو اسلامی تعلیمات میں بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا! ماں باپ تیری جنت ہیں اور ماں باپ ہی دوزخ۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے۔ دوسری روایت میں ہے: کبیرہ گناہوں میں بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے۔

مفہوم کے اعتبار سے اطاعت صرف حکم ماننے تک محدود ہے، جب کہ فرماں برداری کا مفہوم خوشی خوشی حکم ماننا اور اس حکم پر پوری توجہ اور خلوص سے عمل کرنا ہے۔ فرض کریں ایک شخص خدا کا حکم سمجھ کر نماز پڑھ لیتا ہے۔ اس نے اطاعت تو کر لی لیکن وہی شخص اگر نماز اچھے انداز اور پورے اہتمام سے ادا کرتا ہے اور ایسا کرنے میں مسرت محسوس کرتا ہے تو اس نے وہ نماز اطاعت اور فرماں برداری سے انجام دی۔ گویا اطاعت کے لفظ سے قانونی تقاضے پورے کرنے کا مفہوم واضح ہوتا ہے، جب کہ فرماں برداری کے لفظ میں قانونی تقاضوں کے ساتھ ساتھ اخلاقی ضابطے کو بھی پیش نظر رکھا جاتا ہے۔

اقرأ

مختصر ... پُراثر

تین چیزیں......!

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تین چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں ہوں گی، اسے اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، ایک تو ناگواری کی حالت میں وضو کرنا، دوسری چیز اندھیروں میں مسجد کی طرف جانا اور تیسری بھوکے کو کھانا کھلانا"۔ (مستدرک حاکم)

پُرنور دعا

سرور کونین ﷺ کی پسندیدہ دعا

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو یہ دعا بہت محبوب تھی:

اللّٰھم وفقنی لما تحب و ترضی من القول و العمل والتقی و الھدی انک علی کل شیٍ قدیر۔

ترجمہ: اے اللہ! ایسے اعمال و اقوال، نیت اور ہدایت کی ہمیں توفیق عطا فرما جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو خوش ہوتا ہے، یقیناً تو ہر شے پر قادر ہے۔ (کتاب الدعاء للامام الطبرانی)

دُرود و سلام

تابعینؒ کا درود شریف......!

"اللّٰھم صلِّ علیٰ محمدٍ و علیٰ ابینا ابراھیم"

حضرت سفیان بن عیینہؒ نے فرمایا: میں نے ستر برس سے زیادہ حضرات تابعینؒ کو دوران طواف یہ درود شریف پڑھتے ہوئے سنا۔

جامع نصیحت

دنیا سے بے رغبتی......!

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو، اللہ کی نظر میں محبوب بن جاؤ گے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے، اس سے بے اعتنائی برتو تو لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے"۔ (سنن ابن ماجہ)

رُشد و ہدایت

اللہ کے عبادت گزار بندے......!

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبادت گزار بندے تین قسم کے ہوتے ہیں اور ہر قسم کی جداگانہ تین علامتیں ہیں جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ ☆... پہلی قسم کے عبادت گزار جہنم کے خوف سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، تاکہ اللہ تعالیٰ جہنم کا عذاب نہ دے۔ ☆... دوسری قسم کے عبادت گزار (جنت یا ثواب یا دیدار الٰہی کی) امید پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ ☆... تیسری قسم کے عبادت گزار اللہ کی محبت اور حصول رضا کے لیے عبادت کرتے ہیں۔ ان میں پہلے گروہ کی پہچان کی تین علامات ہیں۔ یہ اپنے آپ کو حقیر اور اپنی نگاہوں میں ذلیل و خوار سمجھتا ہے، اپنی نیکیوں کو باوجود کثرت کے اپنے گمان میں بہت کم سمجھتا ہے اور گناہوں (کوتاہیوں) کو بہت زیادہ سمجھتا ہے۔ دوسرے گروہ کی پہچان کی تین علامات ہیں: وہ ہر حال میں لوگوں کا رہنما اور پیشوا ہوتا ہے۔ زمانے کے حالات خواہ کچھ بھی ہوں، دنیا میں مال خرچ کرنے میں سب سے زیادہ سخی ہوتے ہیں اور تمام مخلوق میں سے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب سے زیادہ حسن ظن رکھتے ہیں۔ تیسرے گروہ کی پہچان کی تین علامات ہیں: یہ اپنی پسندیدہ چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہے، اللہ کی رضا کے مقابلے میں انہیں ذرا بھی کسی چیز کی پروا نہیں ہوتی اور یہ اپنے نفس سے سختی کا معاملہ کرتا ہے، تاکہ اس کا رب اس سے راضی ہوجائے، ہر حال میں وہ اپنے مالک و مولیٰ (اللہ تعالیٰ) کے امر و نہی (اطاعت بجالانے) کے ساتھ مربوط ہوتا ہے (اور کسی امر میں اس کے کسی حکم سے سرتابی اس سے سرزد نہیں ہوتی) (المنبہات لابن حجر)

طبِ نبوی ﷺ

"انار" کے فوائد

"انار" اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی ایک بیش بہا نعمت اور بے پناہ فوائد کا حامل پھل ہے، جسے جنتی میوہ یا جنت کا پھل بھی کہا گیا ہے۔ قرآن پاک کی سورۂ رحمٰن میں انار کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے، ترجمہ: "ان میں میوے، کھجور اور انار ہیں"۔ انار گوناگوں بے پناہ فوائد کا حامل جنتی میوہ ہے، جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت کا پھل انار ہے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، جس نے انار کھایا، اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کو روشن کردیا۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا کوئی انار نہیں ہوتا کہ جس میں جنت کے اناروں کا دانہ شامل نہ ہو۔

شرم و حیا، عفّت و پاکیزگی

اسلامی معاشرے کی اساس، دین کا بنیادی تقاضا

مفتی محمد نعیم
(مہتمم جامعہ بنوریہ عالمیہ)

سرورِ کائنات حضرت محمد ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: "حیا" ایمان کا ایک بنیادی شعبہ ہے۔ اسی بنیاد پر فرمایا گیا: جب تم حیا کو کھو دو تو جو چاہے کرو۔ یعنی انسانی زندگی سے اگر شرم و حیا معدوم ہوجائے تو ایسی زندگی کی کوئی قدر و منزلت نہیں۔ اس لیے کہ شرم و حیا اسلامی معاشرے کے لازمی جزو ہیں۔ اسلامی تہذیب و ثقافت اور مسلم معاشرہ برائیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا عزم رکھتا ہے۔ دنیا میں اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب بے حیائیوں پر روک لگانے والا نہیں۔ قرآن و حدیث میں فحاشی کی بنیاد یعنی آنکھ کی بے احتیاطی کو سختی سے قابو میں رکھنے کی تلقین کی گئی ہے، یہ ایسی بنیاد ہے اگر صرف اس پر ہی قابو پالیا جائے تو ساری بے حیائیاں دنیا سے رخصت ہوسکتی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اے نبی ﷺ! مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ اے نبی ﷺ! مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ (سورۃ النور) سورۂ احزاب میں مومن عورتوں سے خطاب میں ارشاد فرمایا گیا: تم اپنے گھروں کے اندر رہو اور بے پردہ ہوکر باہر نہ نکلو جس طرح پہلے زمانے کے دورِ جاہلیت میں عورتیں بے پردہ باہر نکل کر گھومتی پھرتی تھیں۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "نگاہ ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جو شخص مجھ سے ڈر کر اس کی حفاظت کرے گا، میں اس کے بدلے ایسا ایمان دوں گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں پائے گا"۔ (طبرانی)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے حیائی جب کسی میں ہوتی ہے تو اسے عیب ناک بنادیتی ہے اور شرم و حیا کسی میں ہوتی ہے تو اسے زینت دیتی ہے۔ (سنن ترمذی) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جانے والا ہے، جب کہ بے حیائی ظلم میں سے ہے اور ظلم جہنم میں لے جانے والا ہے۔ (سنن ترمذی)

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے، جو اس کی اللہ کے خوف سے حفاظت کرے تو اللہ اس کے عوض اسے ایسا ایمان عطا کرے گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ (الترغیب والترہیب ۳/ ۲۴)

کسی غیر محرم پر نگاہ ڈالنا، بالخصوص جبکہ بدنظری کے ساتھ نگاہ ڈالی جائے، خواہ غیر محرم کی تصویر ہی کیوں نہ ہو اور ایسی چیز کو دیکھنا جس سے شریعت نے روکا ہو، اس سے اجتناب دین کا بنیادی تقاضا ہے۔ بدنظری بہت سے حرام کاموں کو جنم دیتی ہے جو انسان کے لیے مہلک ثابت ہوتے ہیں، وہ حرام کام آدمی کو رسوا کردیتے ہیں، جو بھی عزت والا تھا آج وہ کہیں منہ نہیں دکھا سکتا۔ بدنظری سے بچ کر آدمی سیکڑوں گناہوں اور آفتوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

حضرت ابومحمد حریریؒ فرماتے ہیں کہ جس پر اس کا نفس حاوی ہوجائے، وہ شہوات کا اسیر ہوجاتا ہے اور خواہشات نفس کی جیل میں قید ہوجاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر فوائد کے نزول کو حرام کردیتا ہے، اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے نہ لذت پا سکتا ہے نہ اس پر عمل کرسکتا ہے۔

بدنظری اپنے دامن میں گناہوں کا سمندر رکھتی ہے اور اس کی سزائیں بھی سخت ہے۔ بہت سے واقعات ایسے بھی سامنے آئے کہ جن سے معلوم ہوا کہ بدنظری کرنے والوں کو دنیا میں بھی بدنظری کی وجہ سے سزا بھگتنی پڑی۔ چناں چہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں خون بہاتے ہوئے حاضر ہوا، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا تیری یہ کیا حالت ہے؟ عرض کیا میرے پاس سے ایک عورت گزری تھی میں نے اس کی طرف دیکھ لیا، اس کے بعد میری آنکھ اس کی تاک میں رہی اور میرے سامنے ایک دیوار آگئی جس نے مجھے ضرب لگائی اور یہ کردیا، جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ معلوم ہوا اللہ تعالیٰ کبھی کبھی بندے کو بدنظری کی سزا دنیا میں بھی دے دیتا ہے۔

بدنظری صرف اس کا نام نہیں ہے کہ غیر محرم عورتوں کو دیکھ لیا، بلکہ بدنظری ایک وسیع عنوان ہے جو بہت سے طریقوں اور صورتوں کو اپنے اندر جذب کیے ہوئے ہے، اگر بغور دیکھا جائے تو بہت سی صورتیں سامنے آئیں گی جن میں سے چند بیان کی جاتی ہیں۔ اس کی مختلف صورتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی کسی دوسرے شخص کے گھر جائے اور داخل ہونے کی اجازت سے پہلے اس کے گھر یا کمرے میں دروازے، کھڑکی یا سوراخوں کے ذریعے جھانکے یقیناً یہ بھی ایک خطرناک صورت ہے جس کے بارے میں آپ ﷺ سے سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے جو متفق علیہ ہے کہ جو شخص کسی کے گھر میں بلا اجازت نظر ڈالے تو گھر والوں کے لیے اس کی آنکھ پھوڑ دینا جائز ہے۔ (مسلم شریف ۲/ ۲۱۲) حضرت عمر بن خطابؓ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے داخلے کی اجازت سے پہلے گھر کا صحن آنکھ بھر کر دیکھا، اس نے گناہ اور فسق کا کام کیا۔ (شعب الایمان ۶/ ۴۴۳)

حیا اور ادب و احترام کا تقاضا یہ ہے کہ ہم تنہائی کے عالم میں بھی حتی الامکان اپنے ستر کو چھپانے کا اہتمام کریں۔ چناں چہ اس دنیا میں ایسے انسان بھی وجود میں آئے، جنہوں نے حیا کے اس تقاضے کو بھی پورا کیا اور تنہائی میں بھی ستر کھولنے سے احتراز برتا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حیا کرنے والا اور ستر پوشی پسند کرنے والا ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کوئی غسل کا ارادہ کرے تو کسی چیز سے آڑ کرلے۔ مگر افسوس کہ تنہائی میں ہم کیا اہتمام کرتے، بلکہ آج دریاؤں، سمندر کے ساحل پر بھی ہم ستر کا خیال نہیں کرتے۔ یاد رکھیے والدین کے اعمال و اخلاق کا اولاد پر بہت اثر پڑتا ہے، اگر ہم شرم و حیا کے تقاضوں پر عمل پیرا ہوں گے تو ہماری اولاد بھی ان ہی صفات و خصائل کی حامل ہوگی اور اگر ہم شرم و حیا کا خیال نہ رکھیں گے تو اولاد میں بھی اس طرح کے خراب جراثیم سرایت کرجائیں گے۔ علاوہ ازیں ستر پوشی میں لاپروائی کا ایک اور نقصان حضرات فقہا نے لکھا ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی پر بھول اور نسیان کا غلبہ ہوجاتا ہے اور ضروری باتیں بھی یاد نہیں رہتیں۔ ہمارا رب اور ہمارا خالق و مالک تنہائیوں میں بھی ہمارے اعمال سے پوری طرح واقف ہے۔

شرم و حیا سے دوری اور بدنظری کا عمل نفس کی اصلاح کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور یہ عمل انسان کے باطن کے لیے تباہ کن ہے کہ دوسرے گناہوں سے یہ بہت آگے بڑھا ہوا ہے اور انسان کے باطن کو خراب کرنے میں اس کا بہت دخل ہے۔ جب تک اس عمل کی اصلاح نہ ہو اور نگاہ قابو میں نہ آئے، اس وقت تک باطن کی اصلاح کا تصور محال ہے۔ نظر کی حفاظت کے بعد ہی انسان کو رتبہ حاصل ہوسکتا ہے۔

اس دنیا میں جہاں ایسے لوگ گزرے کہ وہ برے کام کرنے کی وجہ سے ہلاک و برباد ہوئے تو وہیں ایسے لوگ بھی وجود میں آئے، جو اپنی پاک دامنی اور گناہوں سے بچنے کے سبب اللہ کے مقرب بنے اور دنیا آج بھی انہیں یاد کرتی ہے، جب بھی گناہ کا شبہ ہوا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں، شرم و حیا کا راستہ اپنایا اور گناہ سے بچ گئے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب مسلمان گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے، اگر اس نے توبہ کرلی اور استغفار کیا تو اس کا دل صاف ہوجاتا ہے اور اگر گناہ کرتا ہے اور توبہ نہیں کرتا تو یہ نقطہ پورے دل میں پھیل جاتا ہے اور پورا دل زنگ آلود ہوجاتا ہے اور دل کو عبادت کی لذت محسوس نہیں ہوتی۔ اس لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کیا جائے، شرم و حیا اور عفت و عصمت کا خاص اہتمام کرتے ہوئے اصلاحِ نفس کی دعا کی جائے۔

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

زیورات پر زکوٰۃ کا حکم......!

سوال:۔ آج کل ایک ویڈیو گردش کررہی ہے کہ سونے چاندی کے زیور پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، کیا ایسا ہی ہے؟ (سمیع اللہ، دبئی)

جواب:۔ سونا چاندی خواہ زیورات کی شکل میں ہو یا بسکٹ، گنی یا کسی اور شکل میں ہو اور خواہ مقصد ان کا استعمال کرنا ہو یا کوئی اور مقصد ہو، بہر صورت ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، البتہ یہ ضرور ہے دونوں میں سے کوئی ایک ہو تو نصاب کے برابر ہو اور اگر دونوں ہوں یا دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ نقدی یا مال تجارت ہو تو سب کا مجموعہ نصاب کے برابر بنتا ہو۔

نکاح کے وکیل کا کسی اور کو وکیل بنانا......!

سوال:۔ کیا نکاح کا وکیل کسی اور کو نکاح کا وکیل بناسکتا ہے؟ (قاضی شمس الدین احمد)

...

میں رکھ دی جائیں اور ضرورت مند حسب ضرورت وہاں سے اٹھالیا کریں؟
۳۔ کس قسم کی کرسی پر نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے؟ (ابوعمر، کراچی)

جواب (۱) انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ ایسا انتظام کرے کہ تندرست اور معذور ہر قسم کے نمازیوں کے لیے نماز کی ادائیگی ممکن ہو۔ معذور افراد کے لیے نماز کی ادائیگی اس وقت ممکن ہوگی، جب انہیں کرسیاں میسر ہوں، کیونکہ کرسی ان کے لیے سہولت نہیں، بلکہ ضرورت ہوتی ہے اور اگر وہ خود سے کرسی کا انتظام کریں تو اس میں بہت مشقت ہے اور ہر نماز کے لیے شاید کرسی خود سے جانا ان کے لیے ممکن بھی نہ ہو۔

(۲) اگر کرسیاں پہلے سے صف کے کناروں پر لگی ہوئی ہوں تو اس میں معذور افراد کو سہولت بھی رہتی ہے اور اس سے انتظامیہ کا حسن انتظام بھی جھلکتا ہے۔ لیکن اس میں اندیشہ رہتا ہے کہ اگر معذور افراد نہ

تفہیم المسائل

مفتی منیب الرحمٰن
(گزشتہ سے پیوستہ)

پانی کے کنویں میں گٹر کا پانی رس کر آنا اور اس سے پیدا شدہ مسائل

بعض مقامات پر دیکھنے میں آتا ہے کہ جگیوں یا کچی آبادیوں والے پانی کی مین لائن کو دانستہ لیک کر دیتے ہیں، لائن سے پانی نکلتا رہتا ہے اور ایک گڑھے میں جمع ہوتا رہتا ہے، اس سے وہ لوگ پانی بھرتے بھی ہیں، ناپاک کپڑے بھی دھوتے ہیں اور غسل طہارت یا غسل جنابت بھی وہیں کرتے ہیں اور پانی کا یہ بہاؤ 24 گھنٹے جاری رہتا ہے اور جب لائن میں پانی نہیں ہوتا تو یہ ناپاک پانی واپس لائن میں چلا جاتا ہے۔ اگرچہ شرعاً بہنے والا پانی پاک ہے لیکن جو لوگ اپنی آنکھوں سے یہ سب خود دیکھتے ہوتے ہیں، ان کی طبیعت میں تکدر، اختلاف اور

شرط میت کا موجود ہونا (اور زمین پر رکھا ہوا ہونا) ہے، اس کی شرح میں علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں، ترجمہ: "یعنی جنازہ زمین پر رکھا ہوا ہو یا (اگر چھوٹے بچے کا جنازہ ہے تو) ہاتھوں پر ہو مگر قریب ہو"۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد 3، ص: 98)۔

امام احمد رضا قادری سے سوال کیا گیا کہ: زید کہتا ہے اگر جنازہ کو ایسی چارپائی پر رکھ کر نماز پڑھی کہ جس کے پائے ایک بالشت سے کم تھے، تب تو نماز ہوگئی، ورنہ نہیں، اور ثبوت میں شامی اور کبیری پیش کرکے کہتا ہے کہ جنازہ مثل امام کے ہے جس طرح امام کا ایک بالشت سے اوپر کھڑا ہونا مفسد صلوٰۃ ہے، اس صورت میں بھی پائے ایک بالشت سے زیادہ ہونا منع صلوٰۃ جنازہ ہے۔ کیا واقعی اگر پائے ایک بالشت سے زیادہ ہوں تو مفسد صلوٰۃ جنازہ ہیں یا ایک بالشت ہونا اولیٰ اور اس سے زائد مکروہ ہے یا مطلقاً خواہ جس قدر بھی پائے لمبے ہوں جائز ہیں؟ آپ نے جواب میں لکھا: زید کے اقوال سب باطل و بے اصل ہیں، نہ پایوں

ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جانے والا ہے، جب کہ بے حیائی ظلم میں سے ہے اور ظلم جہنم میں لے جانے والا ہے۔ (سنن ترمذی)
رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے، جو اس کی اللہ

بہاتے ہوئے حاضر ہوا، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا تیری یہ کیا حالت ہے؟ عرض کیا میرے پاس سے ایک عورت گزری تھی میں نے اس کی طرف دیکھ لیا، اس کے بعد میری آنکھ اس کی تاک میں رہی اور میرے سامنے ایک دیوار آگئی جس نے مجھے ضرب

ستر پوشی پسند کرنے والا ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کوئی غسل کا ارادہ کرے تو کسی چیز سے آڑ کرلے۔ مگر افسوس کہ تنہائی میں ہم کیا اہتمام کرتے، بلکہ آج دریاؤں، سمندر کے ساحل پر بھی ہم ستر کا خیال نہیں کرتے۔ یاد رکھیے والدین کے اعمال و اخلاق کا اولاد

پورے دل میں پھیل جاتا ہے اور پورا دل زنگ آلود ہوجاتا ہے اور دل کو عبادت کی لذت محسوس نہیں ہوتی۔ اس لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کیا جائے، شرم و حیا اور عفت، عصمت کا خاص اہتمام کرتے ہوئے اصلاح نفس کی دعا کی جائے۔

کا استعمال کرتا ہو یا کوئی اور مقصد ہو، بہر صورت ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، البتہ یہ ضرور ہے دونوں میں سے کوئی ایک ہو تو نصاب کے برابر ہو اور اگر دونوں ہوں یا دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ نقدی یا مال تجارت ہو تو سب کا مجموعہ نصاب کے برابر بنتا ہو۔

نکاح کے وکیل کا کسی اور کو وکیل بنانا......!

سوال:۔ کیا نکاح کا وکیل کسی اور کو نکاح کا وکیل بنا سکتا ہے؟ (قاضی شمس الدین احمد)

جواب:۔ نکاح کا وکیل کسی اور کو وکیل بنانے کا مجاز نہیں الا یہ کہ موکل نے اسے اجازت دی ہو یا اسے اختیار سونپا ہو۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ
(۱) اگر موکل نے وکیل کو صریح ممانعت کردی ہو تو وہ کسی اور کو وکیل بنانے کا مجاز نہیں۔
(۲) اگر صریح اجازت دی ہو تو اگر وکیل بھی معین کردیا ہو تو وہ شخص معین کے علاوہ کسی اور کو وکیل بنانے کا مجاز نہیں، اگر موکل نے کسی خاص شخص کی تعیین نہ کی ہو تو وہ کسی کو بھی وکیل بنانے کا مجاز ہے۔
(۳) اگر موکل نے وکیل کو مطلق اختیار سونپا ہو تو کسی کو بھی وکیل بنانے کا مجاز ہے۔
(۴) اگر موکل نے سکوت اختیار کیا ہو تو وکیل کسی اور کو وکیل نہیں کرسکتا۔

مسجد میں معذور افراد کے لیے کرسیوں کا انتظام

سوال:۱۔ کیا مسجد میں معذور افراد کے لیے کرسیوں کا بندوبست کرنا نیز ہر نماز سے پہلے صف کے دونوں کناروں پر معذورین کے لیے مسجد کے خادمین سے کرسیاں لگوانا، مسجد انتظامیہ کی ذمہ داری ہے؟
۲۔ اگر مسجد انتظامیہ کرسیوں کا بندوبست کرتی بھی ہے تو کیا یہ بہتر ہے کہ کرسیاں صفوں کے اطراف میں لگوادی جائیں یا مسجد کے کسی مخصوص گوشے

ادائیگی اس وقت مشکل ہوگی، جب انہیں کرسیاں میسر ہوں، کیونکہ کرسی ان کے لیے سہولت نہیں، بلکہ ضرورت ہوتی ہے اور اگر وہ خود سے کرسی کا انتظام کریں تو اس میں بہت مشقت ہے اور ہر نماز کے لیے شاید کرسی لانا اور لے جانا ان کے لیے ممکن بھی نہ ہو۔
(۲) اگر کرسیاں پہلے سے صف کے کناروں پر لگی ہوئی ہوں تو اس میں معذور افراد کو سہولت بھی رہتی ہے اور اس سے انتظامیہ کا حسن انتظام بھی جھلکتا ہے، لیکن اس میں اندیشہ رہتا ہے کہ اگر معذور افراد نہ آئیں تو صف خالی رہ جائے گی، اس لیے عام طور پر جتنے معذورین جماعت میں شریک ہوا کرتے ہوں، ان کے لیے اطراف میں کرسیاں ہوں اور کچھ مسجد کے کسی گوشے میں رکھی ہوں، جن کو ضرورت مند حسب ضرورت اٹھالیا کریں۔
(۳) مسجد میں ایسی کرسی بہتر ہے، جو ہلکی پھلکی ہو، زیادہ جگہ نہ گھیرتی ہو، آرام دہ ہو اور مسجد کے دیگر آلات کے معیار کی ہو۔

شرعی حق مہر کی مقدار......!

سوال:۔ نکاح میں شرعی حق مہر آج کے زمانے میں کیا ہے، کیا 500 روپے حق مہر کی رقم بنتی ہے؟ (سعدیہ، کراچی)

جواب:۔ مہر کی کم از کم مقدار دس درہم یعنی ساڑھے اکتیس ماشہ چاندی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے کم مقدار مہر مقرر کرنا جائز نہیں، یہ مطلب نہیں کہ مہر اتنا کم ہونا چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ مہر کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے، لیکن فخر کے طور پر بہت زیادہ مہر مقرر کرنا پسندیدہ نہیں۔ مہر فاطمی مقرر کرنا اچھا ہے، مگر ضروری وہ بھی نہیں۔ اصل یہ ہے کہ مہر مثل ہو اور مہر مثل کا مطلب یہ ہے کہ باپ کے خاندان میں اس جیسی لڑکی کا جتنا مہر ہو، اس لڑکی کا بھی اتنا ہی مہر مقرر کیا جائے۔ (ہندیہ ۱:/ 302۔ شامی 3:/ 101)

آبادیوں والے پانی کی مین لائن کو دانستہ لیک کر دیتے ہیں، لائن سے پانی نکلتا رہتا ہے اور ایک گڑھے میں جمع ہوتا رہتا ہے، اس سے وہ لوگ پانی بھرتے بھی ہیں، ناپاک کپڑے بھی وہیں دھوتے ہیں اور غسل طہارت یا غسل جنابت بھی وہیں کرتے ہیں اور پانی کا یہ ضیاع 24 گھنٹے جاری رہتا ہے اور جب لائن میں پانی نہیں ہوتا تو یہ ناپاک پانی واپس لائن میں جاتا ہے۔ اگرچہ شرعاً بہنے والا پانی پاک ہے لیکن جو لوگ اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں، ان کی طبیعت میں تکدّر، انقباض اور کراہت و ناگواری پیدا ہوتی ہے اور امراض بھی پھیلتے ہیں، ذمہ داران کو چاہیے کہ اس سلسلے کو روکنے کے لیے مستقل نگرانی کا انتظام کریں اور اسے تعزیری جرم قرار دیں، لیکن اس سے پہلے ایسے ضرورت مند ان مقامات پر ایسے لوگوں کے لیے پانی کی ایک ٹونٹی کا انتظام کریں اور اس بات کا بھی انتظام ہو کہ استعمال شدہ پانی سیوریج لائن میں جائے، نگرانی اور مرمت کے لیے ہمہ وقت متحرک عملہ ہو جس کے پاس فوری مرمت کے بھی وسائل و آلات ہوں تاکہ معلوم ہو کہ عوام کی بنیادی ضروریات کی فراہمی اور صحت کا تحفظ حکومت کی ترجیح اول ہے۔

میت کا چبوترے پر رکھ کر نماز جنازہ پڑھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کی بابت کہ اگر جنازہ دو فٹ اونچے ایک چبوترے پر رکھا ہوا ہو اور امام اور مقتدی نیچے کھڑے ہوں تو نماز جنازہ ہوجائے گی یا نہیں؟ (محمد صابر، کراچی)

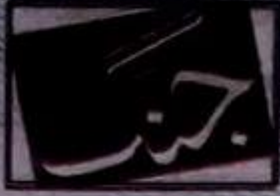
جواب: صورت مسئولہ میں جنازہ زمین پر رکھا ہو، ہاتھ پر اٹھایا ہوا ہو یا اونچے چبوترے پر ہو یا چارپائی یا مسہری پر رکھا ہو، خواہ اس کی بلندی کم ہو یا زیادہ، نماز جنازہ ہر صورت میں جائز ہے۔ نماز جنازہ کی شرائط میں ہے کہ جنازہ زمین پر رکھا ہو یا ہاتھوں پر ہو مگر قریب ہو، علامہ علاؤ الدین حصکفی لکھتے ہیں: ترجمہ: "نماز جنازہ کی شرائط میں سے ایک

پائے ایک بالشت سے کم تھے، اب تو نماز ہوگئی، ورنہ نہیں، اور ثبوت میں شامی اور کبیری پیش کرکے کہتا ہے کہ جنازہ مثل امام کے ہے جس طرح امام کا ایک بالشت سے اوپر کھڑا ہونا مفسد صلوٰۃ ہے، اس صورت میں بھی پائے ایک بالشت سے زیادہ ہونا منع صلوٰۃ جنازہ ہے۔ کیا واقعی اگر پائے ایک بالشت سے زیادہ ہوں تو مفسد صلوٰۃ جنازہ ہیں یا ایک بالشت ہونا اولیٰ اور اس سے زائد مکروہ ہے یا مطلقاً خواہ جس قدر بھی پائے لمبے ہوں جائز ہیں؟ "آپ نے جواب میں لکھا: زید کے اقوال سب باطل و بے اصل ہیں، نہ پایوں کی بلندی شرعاً کسی حد پر مخصوص رکھی گئی ہے، نہ ایک بالشت بلندی میں کچھ اولویت (یعنی افضل ہونا)، نہ ایک بالشت یا ایک گز امام کی بلندی مفسد نماز، نہ ہر بات میں جنازہ مثل امام، یہ ہوساتِ عاطلہ و اوہامِ باطلہ (یعنی بے کار خبط اور باطل وہم کی ایک صورت) ہیں، جنازہ کا زمین پر رکھا ہونا ضرور شرط ہے اگرچہ پائے کتنے ہی بلند ہوں اور امام کا بقدر امتیاز سب مقتدیوں سے اونچا ہونا صرف مکروہ ہے، نہ کہ مفسد نماز، (فتاویٰ رضویہ، جلد 9، ص 190)"۔

بیوی کا مہر زکوٰۃ واجب ہونے سے مانع نہیں

سوال: کسی شخص پر اگر بیوی کا مہر واجب ہو تو کیا اسے قرض شمار کرتے ہوئے کیا اس شخص پر زکوٰۃ واجب ہوگی؟۔ (امتیاز، کراچی)

جواب: آج کل بالعموم عورتوں کا مہر مؤجل ہی ہوتا ہے، جس کا مطالبہ دونوں میں سے کسی ایک کی موت یا طلاق کے بعد ہی ہوگا۔ تاہم یہ ایسا قرض نہیں ہے جس کی ادائیگی وجوب زکوٰۃ میں مانع ہو۔ علامہ نظام الدین لکھتے ہیں: "ہمارے مشائخ ایسے مرد کے بارے میں فرماتے ہیں، جس کے ذمے مہر مؤجل ہے اور وہ اس کی ادائیگی کا ارادہ نہیں رکھتا، تو یہ قرض وجوب زکوٰۃ کے لیے رکاوٹ نہیں ہوگا (کیونکہ یہ میعادی قرض ہوتا) ہے اور عورت عادتاً مہر کا مطالبہ بھی نہیں کرتی"۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، ص 173، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)







فرض ہونے کے باوجود حج نہ کرنے والے کے لیے لمحۂ فکریہ

مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس کے پاس سفرِ حج کا ضروری سامان ہو اور سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک اسے پہنچا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر۔ یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں۔''(جامع ترمذی)

حج کی فرضیت کا حکم راجح قول کے مطابق ۹ھ میں آیا اور اگلے سال ۱۰ھ میں وصال سے صرف تین ماہ پہلے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ حج فرمایا جو ''حجۃ الوداع'' کے نام سے مشہور ہے اور اس حجۃ الوداع میں خاص عرفات کے میدان میں آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ''الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی''۔(سورۃ المائدہ)

اس آیت میں تکمیلِ دین کے ساتھ ساتھ ایک لطیف اشارہ ہے کہ حج اسلام کا تکمیلی رکن ہے۔ اگر بندے کو مخلصانہ حج نصیب ہوجائے جسے دین و شریعت کی زبان میں ''حج مبرور'' کہتے ہیں تو گویا اس شخص کو سعادت کا اعلیٰ مقام حاصل ہوگیا، لیکن جو شخص حج کرنے کی استطاعت رکھنے کے باوجود حج نہ کرے، اس کے لیے آغاز میں مذکور ارشادِ نبوی ﷺ میں بڑی سخت وعید آئی ہے۔

مولانا محمد منظور نعمانیؒ معارف الحدیث میں تحریر فرماتے ہیں: حج فرض ہونے کے باوجود حج نہ کرنے والوں کو مشرکین کے بجائے یہود و نصاریٰ سے تشبیہ دینے کا راز یہ ہے کہ حج نہ کرنا یہود و نصاریٰ کی خصوصیت تھی، البتہ مشرکین عرب حج کیا کرتے تھے، لیکن وہ نماز نہیں پڑھتے تھے، اس لیے ترکِ نماز کو مشرکین کا عمل بتایا گیا۔ ارشادِ نبویؐ میں استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والوں کے لیے یہ فرمایا گیا یہودی و نصرانی ہوکر مرنا گویا برابر ہے۔ (معاذ اللہ) اس کے بعد حدیث میں سورۂ آلِ عمران کی اس آیت کا حوالہ دیا گیا جس میں حج کی فرضیت کا بیان ہے ''وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا'' لیکن معلوم ہوتا ہے کہ راوی نے صرف حوالے کے طور پر آیت کا ابتدائی حصہ پڑھنے پر اکتفا کیا، حدیث میں مذکور وعید آیت کے جس حصے سے تعلق ہے، وہ اس کے آگے والا حصہ ہے یعنی ''ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین''(جس کا مطلب یہ ہے کہ اس حکم کے بعد جو کوئی کافرانہ رویہ اختیار کرے یعنی باوجود استطاعت کے حج نہ کرے، تو اللہ کو کوئی پروا نہیں وہ ساری دنیا اور ساری کائنات سے بے نیاز ہے) اس میں استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والوں کے رویے کو ''من کفر'' کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے اور ''ان اللہ غنی عن العالمین'' کی وعید سنائی گئی ہے، اس کا مطلب یہی ہوا کہ ایسے ناشکرے اور نافرمان جو کچھ بھی کریں اور جس حال میں مریں اللہ کو ان کی کوئی پروا نہیں۔(معارف الحدیث جلد چہارم صفحہ ۱۹۳)

باقی رہا یہ کہ حج کس پر فرض ہوتا ہے تو اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی یہ روایت کافی رہنمائی کررہی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا چیز حج کو واجب کردیتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سامان سفر اور سواری۔(جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

قرآن مجید میں فرضیتِ حج کی شرط کے طور پر ''من استطاع الیہ سبیلا'' فرمایا گیا ہے یعنی حج ان لوگوں پر فرض ہے جو سفر کرکے مکہ معظمہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں، اس آیت میں جو اجمال ہے غالباً سوال کرنے والے صحابی نے اس کی وضاحت چاہی تو آپ ﷺ نے یہ ہدایت فرمائی: ایک تو سواری کا انتظام جس پر مکہ معظمہ تک سفر کیا جاسکے اور اس کے علاوہ کھانے پینے جیسی ضروریات کے لیے اتنا سرمایہ ہو جو اس زمانہ سفر کے گزارنے کے لیے کافی ہو۔ فقہائے کرام نے ان اخراجات میں ان لوگوں کے اخراجات کو بھی شامل کیا ہے جن کی کفالت حج پر جانے والے کے ذمہ ہو۔ جب کوئی شخص حج کرلے تو اس کے لیے بڑی بشارتیں ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اس میں نہ تو کسی شہوانی اور فحش بات کا ارتکاب کیا اور نہ اللہ کی کوئی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو کر واپس ہوگا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

جو شخص اخلاص کے ساتھ حج یا عمرہ کرتا ہے، وہ گویا اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں غوطہ لگاتا ہے جس کے نتیجے میں وہ گناہوں کے گندے اثرات سے پاک صاف ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ دنیا میں بھی اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہوتا ہے کہ فقر و محتاجی اور پریشان حالی سے اسے نجات مل جاتی ہے، خوش حالی اور اطمینان قلب کی دولت نصیب ہوجاتی ہے۔ ''حج مبرور'' کے صلے میں جنت کا عطا ہونا اللہ تعالیٰ کا قطعی فیصلہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پے در پے حج اور عمرہ کیا کرو، کیونکہ حج اور عمرہ دونوں فقر و محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں، جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کا میل کچیل دور کردیتی ہے اور حج مبرور کا صلہ تو بس جنت ہی ہے۔(جامع ترمذی، سنن نسائی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اگر وہ اللہ سے دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں، تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔'' حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی حج کرنے والے سے تمہاری ملاقات ہو تو اس کے اپنے گھر میں پہنچنے سے پہلے اسے سلام کرو اور مصافحہ کرو اور اس سے مغفرت کی دعا کے لیے کہو، کیونکہ وہ اس حال میں ہے کہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا فیصلہ ہوچکا ہے۔(مسند احمد) اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص کے ساتھ بار بار حج اور عمرہ کی سعادت اور حج مبرور نصیب فرمائے۔(آمین)

مہمان نوازی....!

اُسوۂ نبوی ﷺ کا امتیازی پہلو

اسلامی معاشرے کی قابلِ فخر روایت

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

نماز میں ''التحیات'' بھول جانا

سوال:۔ نماز میں التحیات بھول جائے تو بقیہ نماز کیسے ادا ہوگی یا کیا کرنا چاہیے؟(جی۔ایم، کراچی)

جواب:۔ التحیات سے مراد اگر یہ ہے کہ تشہد پڑھنا بھول گیا ہے یا پہلا قعدہ ہی نہیں کیا تو نماز مکمل کرنے کے بعد آخر میں سجدۂ سہو کرے۔

گندگی کی صفائی کو بطور پیشہ اختیار کرنا

سوال:۔ کیا کوئی مسلمان شخص گٹر کی صفائی، گندے نالے کی صفائی، ڈبلیوسی/کموڈ کی صفائی (جو کہ عموماً غیر مسلم کرتے ہیں) کی ملازمت کرسکتا ہے۔ ازروئے شریعت رہنمائی فرمائیں۔

جواب:۔ مسلمان اس سے اجتناب کرے۔ پاکیزہ اور باوقار پیشوں کی دنیا میں کمی نہیں، البتہ مجبوری کی بات دوسری ہے۔

وطنِ اقامت کے قریب دوسرا وطن بنانا

سوال:۔ میں اپنے گھر سے دور ملازمت کرتا ہوں جو کہ تقریباً 200 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ میں نے ملازمت کے دوران رہائش یہیں رکھی ہے۔ چار یا پانچ دن بعد گھر جاتا ہوں۔ اب میں ملازمت اسی جگہ پر کرتا ہوں، لیکن اپنی رہائش تبدیل کی ہے۔ پہلی رہائش پر میں نے ایک مرتبہ پندرہ دن گزارے تھے اور دوسری رہائش جو پہلی رہائش سے 16 کلومیٹر دور ہے، ابھی تک یہاں پانچ سے زیادہ دن نہیں گزرے تو اس حوالے سے نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اس دوسری جگہ جب تک آپ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں کریں گے، اس وقت تک آپ یہاں مسافر رہیں گے، مگر شرط یہ ہے کہ جائے ملازمت سے آپ نے مستقل رہائش ختم کردی ہو اور دوسری جگہ پہلے شہر کے علاوہ کوئی اور شہر یا بستی ہو۔(الدر المختار و حاشیۂ ابن عابدین (رد المحتار)

متولی کے تقرر کے سلسلے میں واقف کے اختیارات

سوال:۔ ایک شخص مسجد بناتا ہے اور اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ اسے ثواب ملے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ اس مقصد کے لیے وہ ایک قطعۂ زمین وقف کردیتا ہے اور مسجد بھی بنا دیتا ہے، لوگ اس میں نماز پڑھنا شروع کردیتے ہیں۔ یہ شخص جب تک حیات ہے، مسجد کی دیکھ بھال کرتا ہے اور اس کی زندگی میں مسجد کے معاملات بڑے احسن طریقے سے جاری ہیں۔ اہلِ محلہ بھی خوش ہیں اور انہیں اس سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ اس شخص کی خواہش یہ ہے کہ اس کے انتقال کے بعد بھی مسجد کا سلسلہ اسی طرح جاری رہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کے بعد اس مسجد کا انتظام کون سنبھالے گا؟ بہ الفاظ دیگر اس شخص کو شریعت کس حد تک اختیار دیتی ہے کہ وہ اپنے حسبِ خواہش کسی کو مسجد کا نظم منتقل کرے۔ ازروئے شریعت رہنمائی فرمائیں۔(محمد جمیل اعوان)

جواب:۔ ۱۔ مذکورہ شخص جب تک حیات ہے، اسے مسجد کی تولیت کا حق حاصل ہے، کیونکہ وقف کی تولیت کا اولین حق خود واقف کو ہوتا ہے۔ ۲۔ مذکورہ شخص چاہے تو کسی اور کو متولی مقرر کرسکتا ہے۔ ۳۔ اپنی اولاد یا اقارب میں سے کسی کو مقرر کرسکتا ہے۔ ۴۔ شخصی نامزدگی کی بجائے مستقبل کے متولی کی صفات متعین کرسکتا ہے، مثلاً یہ کہ سن رسیدہ اور فہمیدہ شخص وقف کا انتظام و انصرام سنبھالے گا۔ ۵۔ ہونے والے متولیان میں ترتیب قائم کرسکتا ہے، مثلاً سب سے پہلے کسی ایک شخص کو متولی مقرر کرے اور اس کے بعد کسی اور کا تقرر کرے۔ ٦۔ ایک ہی وقت میں ایک سے زائد متولیان کا تقرر کرسکتا ہے۔(الدر المختار شرح تنویر الابصار فی فقہ مذہب الامام ابی حنیفہ 4/421)

قبر کے سامنے یا قبرستان میں جنازہ پڑھنا

سوال:۔ قبر کے سامنے جنازہ کی نماز پڑھنا کیسا ہے، نیز قبرستان کی خالی زمین پر اگر جنازے کی نماز پڑھی جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کسی عذر یا حائل کے بغیر قبروں کے سامنے جنازے کی نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر قبرستان کی خالی جگہ پر جنازے کی نماز ادا کی جارہی ہو اور سامنے قبریں نہ آتی ہوں یا سامنے قبریں تو ہوں، لیکن درمیان میں کوئی حائل ہو تو وہاں بلاکراہت نماز جنازہ جائز ہے اور اگر قبر سامنے ہو، درمیان میں کوئی حائل بھی نہ ہو اور کوئی عذر بھی نہ ہو، ایسی صورت میں نماز جنازہ مکروہ ہوگی، تاہم اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔(المعجم الاوسط (6/6) باب من اسمہ محمد، ط: دار الحرمین، القاہرۃ)(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح (ص: 595) کتاب الصلوٰۃ، باب احکام الجنائز، ط: دار الکتب العلمیہ، بیروت)

تفہیم المسائل

مفتی منیب الرحمٰن

حالتِ احرام میں بدبو والی چیز کھانے کا حکم

سوال: حالتِ احرام میں سگریٹ نوشی کرنا نیز بدبودار چیزیں جیسے کچا پیاز، کچا لہسن کھانا کیسا ہے؟ کیا اچار کھانا جائز ہے، گھر یا فیکٹری کے تیار کردہ اچار میں سے کسی بھی چیز کو آگ پر نہیں پکایا جاتا، گھر کا تیار کردہ اچار دھوپ میں اور فیکٹری کا اچار کیمیکل سے پکایا جاتا ہے۔(ریحان احمد، کراچی)

جواب: امام احمد رضا قادریؒ نے حالتِ احرام میں خمیرہ تمباکو کا ایسا حقہ پینا جائز قرار دیا ہے، جس میں سنبل اور مشک کی خوشبو کو ملایا گیا ہو، وہ رد المحتار کے حاشیے پر لکھتے ہیں: ترجمہ: ''اس سے خمیرہ تمباکو کا حکم مستفاد ہوتا ہے کہ اس میں سنبل اور مشک اور ان کی مثل دیگر خوشبویات ڈالی جاتی ہیں، کیونکہ خمیرہ نہ تو کھایا جاتا ہے اور نہ ہی پیا جاتا ہے، نہ اس کی اصل اور نہ ہی اس کا کوئی جز، بلکہ اس میں آگ اثر کرتی ہے اور اسے دھواں بنا دیتی ہے۔ پس اس کی حقیقت بدل جاتی ہے اور حقیقت کے بدل جانے سے حکم بدل جاتا ہے، سو حقہ پینے والے نے نہ تو خوشبو کھائی ہے اور نہ ہی اسے پیا، اس نے تو فقط خوشبودار دھواں پیا ہے، تو مناسب ہے کہ اس پر کوئی کفارہ نہ ہو۔ لیکن اگر خوشبو پائی جائے تو کراہت ہوگی، پھر جب کراہت کا حکم مطلق لگایا جائے، تو وہ تحریم کے لیے ہوتی ہے، پس بظاہر اس سے گناہ گار ہونا لازم آتا ہے، بلکہ زیادہ ظاہر یہ ہے کہ اس خمیرے کا حکم آگ کے اثر انداز ہونے کی وجہ سے مطبوخ والا ہوگیا اور شرح (رد المحتار) سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ مطبوخ (Cooked) کے استعمال کرنے پر نہ کوئی کفارہ اور نہ کوئی کراہت، کیونکہ اس کے مقابل انہوں نے اپنا یہ قول رکھا ہے کہ اگر اس خمیرے کو پکایا نہیں اور اس پر خوشبو غالب ہے تو اس کا کھانا مکروہ ہے۔(جد الممتار علیٰ رد المحتار) تاہم اس سے قطعاً یہ مراد نہ لی جائے کہ محرم کے لیے سگریٹ پینے کی اجازت دے دی گئی، کراہت کا حکم بہر حال موجود ہے اور اتنے اہم فریضے کی ادائیگی کی سعادت کا تقاضا ہے کہ سگریٹ نوشی ترک کردے اور اللہ تعالیٰ سے اس پر قائم رہنے کی توفیق طلب کرے۔ صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی لکھتے ہیں: ''کھانے میں پکتے وقت خوشبو پڑی یا فنا ہوگئی تو کچھ نہیں، ورنہ اگر خوشبو کے اجزا زیادہ ہوں تو وہ خالص خوشبو کے حکم میں ہے اور کھانا زیادہ ہو تو کفارہ کچھ نہیں مگر خوشبو آتی ہو تو مکروہ ہے۔ پینے کی چیز میں خوشبو ملائی، اگر خوشبو غالب ہے یا تین بار یا زیادہ بار پیا تو دم ہے، ورنہ صدقہ۔ تمباکو کھانے والے اس کا خیال رکھیں کہ احرام میں خوشبودار تمباکو نہ کھائیں کہ پتیوں میں تو ویسے ہی پکی خوشبو ملائی جاتی ہے اور قوام میں بھی اکثر پکانے کے بعد مشک وغیرہ ملاتے ہیں۔ خمیرہ تمباکو نہ پینا بہتر ہے کہ اس میں خوشبو ہوتی ہے مگر پیا تو کفارہ نہیں۔(بہار شریعت) اچار میں خوشبو کا استعمال نہیں ہوتا، لہٰذا اگر محرم اچار کھاتا ہے، تو اس پر کوئی کفارہ یا صدقہ نہیں ہے۔

پیشگی ماہانہ کرائے کی واپسی لازم نہیں ہے

سوال: کسی شخص نے مکان کرایہ پر لیا اور عرف کے مطابق ماہانہ کرایہ بھی پیشگی ادا کردیا، اب اگر کسی مجبوری کے سبب کرایہ دار چند دن بعد ہی مکان خالی کردے، مثلاً آٹھ دن بعد مکان خالی کردیا، تو کیا اب وہ بقیہ 22 دن کا کرایہ واپس لینے کا حق دار ہے؟

جواب: کرایہ پیشگی ادا کرنے کی صورت میں جتنے ماہ کے لیے مکان کرائے پر دیا اتنی مدت کے لیے اجارہ منعقد اور لازم ہوگیا، لہٰذا کرائے دار یک طرفہ اجارہ ختم نہیں کرسکتا، یک طرفہ اجارہ ختم کرنے کی صورت میں باقی مدت کے کرائے کی واپسی کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔ علامہ نظام الدینؒ لکھتے ہیں: ''پھر اُجرت کا استحقاق تین باتوں میں سے کسی کے پائے جانے سے ہوتا ہے یا تو تعجیل شرط ہو یا تعجیل کرکے ادا کردے یا جس منفعت کے لیے اجارہ کیا ہے، وہ منفعت حاصل کرلے، پس جب ان تین باتوں میں سے کوئی بات پائی گئی تو مؤجر (مکان یا دکان کا مالک یعنی Land Lord) اُجرت کا مالک ہوگیا، جیسا کہ ''شرح الطحاوی'' میں ہے، اور جس طرح منفعت حاصل کرلینے سے اجرت واجب ہوتی ہے، اسی طرح منفعت حاصل کرنے کی قدرت پائے جانے سے بھی واجب ہوجاتی ہے بشرطیکہ اجارہ صحیح ہو، حتیٰ کہ اگر کسی شخص نے کوئی دکان یا مکان کسی معلوم مدت کے لیے کرایہ پر لیا، اس مکان یا دکان میں اس مدت تک نہ رہا حالانکہ وہ اس پر قادر تھا (یعنی کوئی مانع نہ تھا)، وہ رہ سکتا تھا تو کرایہ واجب ہوگا، ''محیط'' میں اسی طرح ہے۔(فتاویٰ عالمگیری، جلد4، ص:413)''۔ پس دریافت کردہ صورت میں کرایہ دار پر پورے مہینے کا کرایہ لازم ہے اور اگر وہ مہینے کے دوران خالی بھی کردے تو بقیہ دنوں کا کرایہ واپس لینے کا حق دار نہیں ہے، کیونکہ پورے مہینے کا پیشگی کرایہ دینے کا مطلب ہی یہ ہے کہ اجارہ پورے مہینے کے لیے ہے۔

اسلامی معاشرے کی قابلِ فخر روایت

مفتی محمد نعیم
(مہتمم جامعہ بنوریہ عالمیہ)

ارشاد نبوی ہے: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ مہمان کی خاطر تواضع کرے۔ (صحیح بخاری) مہمانوں کی خاطر مدارات کرنا انبیاءؑ کی سنت ہے، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مہمانوں کے ساتھ ان کی عزت و تکریم کے حوالے سے معاملہ کیا۔ سورۃ الذاریات میں ارشاد ربانی ہے: کیا آپ کو ابراہیم (علیہ السلام) کے معزز مہمانوں کی خبر بھی پہنچی ہے؟ وہ جب ان کے ہاں آئے تو سلام کیا، اور ابراہیمؑ نے سلام کا جواب دیا (اور کہا یہ تو) اجنبی لوگ ہیں، پھر (چپ چاپ جلدی جلدی) اپنے گھر والوں کی طرف گئے اور ایک فربہ بچھڑے (کا بھنا ہوا گوشت) لائے، اور اسے ان کے پاس رکھا، انہوں نے اس (ابراہیم علیہ السلام) کو ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مہمان کی عزت اور اس کا اکرام، خاطر و مدارات اپنی حیثیت کے مطابق کرنا ضروری اور واجب ہے۔

آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاءؑ کا جامع اور افضل الرسل فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کی پاکیزہ سیرت میں مہمان نوازی کی صفت اتنی اعلیٰ تھی کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے جن میں آپ ﷺ نے مہمان نوازی کے اعلیٰ ترین معیار کا نمونہ قائم فرمایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے، جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے تو وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے، وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ (صحیح مسلم) ایک موقع پر آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے فرمایا: تمہارے مہمانوں کا تم پر حق ہے۔ (صحیح بخاری)

مہمان نوازی کو ایک فرض قرار دیتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے۔ ایک دن اور ایک رات تک اس کی (مہمان کی) خدمت تو اس کا انعام شمار ہوگی، جب کہ تین دن تک مہمان نوازی ہوگی، اس کے بعد کی خدمت صدقہ ہے۔ ساتھ ہی اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ مہمان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ ٹھہرا رہے اور اسے (میزبان کو) تکلیف میں ڈالے۔ (سنن ابوداؤد)

جب ہم آنحضور ﷺ کی حیات مبارکہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں مہمان نوازی کے بے شمار واقعات پاتے ہیں۔ آنحضور ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ ﷺ کے گھر جب کوئی مہمان آتا تو جو بھی بہتر سے بہتر میسر ہوتا، مہمان کی خدمت میں پیش فرماتے۔ بعض اوقات کھانے کے دوران اگر کوئی آجاتا تو اسے بے تکلفی سے اپنے ساتھ شامل فرما لیتے۔ صحابہؓ میں جو بھی انتظامی ڈیوٹیاں تقسیم ہوتیں، ان میں سے آپ ﷺ اپنے ذمے بھی کچھ نہ کچھ ذمے داری لیتے۔ جب کافی تعداد میں مہمان آجایا کرتے تو آپ ﷺ صحابہؓ میں مہمانوں کو تقسیم فرما دیتے اور اپنے ساتھ مہمانوں کو گھر لے آیا کرتے۔ ابتدائی زمانہ غربت کا تھا، نیز آپ ﷺ کو صحابہؓ کی فاقہ کشی کا علم تھا، اس لیے جب بھی کھانے کے ظاہری اسباب میسر آتے، چاہے وہ تھوڑے سے ہی ہوں، آپ ﷺ اس یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ میری دعا سے برکت ڈالے گا، صحابہؓ کو بلوا لیتے اور ان لوگوں کو بھی بلوا لیتے جو بھوکے وہاں موجود ہوتے تھے، تاکہ ان کی بھی مہمان نوازی ہو جائے۔ بسا اوقات آپ ﷺ نے اپنے ہاں مہمان ٹھہرائے اور ان کے لیے مستقل خوراک کا انتظام فرمایا۔ بعد ازاں جب وفود کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا تو آپ ﷺ ان کی بھی مہمان نوازی کا انتظام فرماتے۔ ہر موقع پر آپ ﷺ اس تلاش میں رہتے کہ کسی طرح مہمان کی خدمت کا موقع ہاتھ آئے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ایک کافر آنحضور ﷺ کے ہاں مہمان بنا۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے بکری کا دودھ لانے کا حکم فرمایا، جو اس نے پی لیا۔ پھر دوسری اور تیسری یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ صبح اس نے اسلام قبول کرلیا۔ آپ ﷺ نے پھر اس کے لیے دودھ لانے کا ارشاد فرمایا تو اس نے پی لیا، پھر آپ ﷺ نے دوسری بکری کا دودھ لانے کا ارشاد فرمایا تو وہ پورا دودھ ختم نہ کرسکا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے، جب کہ کافر سات آنتوں کو بھرتا ہے۔ (جامع ترمذی)

آنحضور ﷺ بعض مرتبہ وفود کی مہمان نوازی کا فرض صحابہؓ کے سپرد فرماتے۔ ایک دفعہ قبیلہ قیس کا وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے انصارؓ کو ان کی مہمان نوازی کا ارشاد فرمایا، چنانچہ انصارؓ ان مہمانوں کو لے گئے۔ صبح وہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہارے میزبانوں نے تمہاری کیسی خدمت کی، انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! بڑے اچھے لوگ ہیں۔ ہمارے لیے نرم بستر بچھائے، عمدہ کھانے کھلائے اور پھر رات بھر کتاب و سنت کی تعلیم دیتے رہے۔ (مسند احمد)

حضرت ابوشریحؓ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہمسائے کی تکریم کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی جائزہ بھر (یعنی خوب اعزاز و اکرام کے ساتھ) تکریم کرے۔ عرض کیا گیا: "یا رسول اللہ ﷺ! "جائزہ" کیا ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دن رات (مہمان کا خصوصی) اعزاز و اکرام کرنا، مہمان نوازی تین دن، تین رات تک ہوتی ہے اور جو اس کے بعد ہو، وہ صدقہ شمار ہوتی ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے، ورنہ خاموش رہے۔" (الادب المفرد)

مہمانوں کے کھانے پینے پر مسرت محسوس کیجیے، مہمان زحمت نہیں، بلکہ رحمت اور خیر و برکت کا ذریعہ ہوتا ہے اور اللہ جسے آپ کے یہاں بھیجتا ہے اس کا رزق بھی اُتار دیتا ہے۔ روایت کے مطابق حضور اکرم ﷺ کے پاس جب مہمان آتے تو آپ ﷺ بذاتِ خود ان کی خاطر داری فرماتے۔ آپ ﷺ مہمان کو اپنے دسترخوان پر کھانا کھلاتے۔

جنگ

اقرأ

مختصر پُراثر

حقیقی نیکی اور بھلائی......!

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے کسی بھائی کو گناہوں میں مبتلا دیکھو تو اس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بن جاؤ کہ تم یوں کہو، اللہ اسے رسوا کرے، اللہ اس کا برا کرے، بلکہ یوں کہو، اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے اور اس کی مغفرت فرمائے۔ (کنزالعمال)

پُرنور دعا

طلب بخشش ومغفرت......!

" اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِيْ"

ترجمہ: اے اللہ، یہ آپ کی رات کے آنے اور دن کے جانے اور آپ کی طرف بلانے والوں کا وقت ہے، اس لیے مجھے بخشش دیجیے۔ (سنن ابوداؤد، حاکم المستدرک) یہ دعا مغرب کی اذان کے وقت پڑھیے۔

دُرود وسلام

بے انتہا اجروثواب......!

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"

حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق جو شخص چاہے کہ بڑے پیمانے پر اسے ثواب دیا جائے تو اسے چاہئے کہ یہ درود شریف پڑھے۔

جامع نصیحت

سب سے افضل مسلمان......!

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ (تمام) مسلمانوں میں (سب سے) اچھا مسلمان کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے ہاتھ اور زبان (کی ایذا رسانی) سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ (صحیح بخاری) ایک حدیث میں ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ (بخاری ومسلم)

رُشد وہدایت

حُسنِ سلوک اور حُسنِ اخلاق......!

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی کے کسی کام کو حقیر نہ سمجھو، خواہ وہ نیک کام یہ ہو کہ تم اپنے بھائی سے کھلے ہوئے چہرے (خندہ پیشانی) سے ملو۔ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے دوسروں سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنے کو ایک نیکی قرار دیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اس نیکی کو معمولی یا حقیر نہ سمجھو۔ مطلب یہ ہے کہ اس پر بھی تمہارے نامۂ اعمال میں بڑے ثواب کا اضافہ ہوسکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مومن بندے کی میزان میں کوئی چیز خوش خلقی سے زیادہ وزنی نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ فحش گو اور بے ہودہ گو شخص کو سخت ناپسند فرماتا ہے۔ (جامع ترمذی) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو لوگ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں اور قیامت کے دن مجلس میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو تم میں اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر ہوں۔ (ترمذی)

طبِ نبوی ﷺ

مسواک کی اہمیت......!

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ نماز جو مسواک کے ساتھ ادا کی گئی ہو، اُس نماز سے جو بغیر مسواک کے پڑھی جائے، ستر گنا فضیلت والی ہوتی ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے۔'' (سنن نسائی)

جدید سائنسی تحقیق کے مطابق نیند میں بخارات بنتے رہتے ہیں اور یہی بخارات معدے اور منہ کی طرف اٹھتے ہیں۔ ان ہی بخارات کی وجہ منہ میں بدبو اور ذائقے میں تبدیلی پیدا ہوجاتی ہے۔ لہٰذا ایسی صورتوں میں مسواک ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس سے تمام قسم کی خرابیاں ونقائص منہ سے دور ہوکر انسان کو روحانی مسرت وفرحت بخشتے ہیں۔ اس لحاظ سے مسواک کا استعمال دینی وطبی دونوں حوالوں سے بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔

اسلامی عبادات میں "حج" کا مقام اور اُس کی عظمت واہمیت

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی

اشہر حج یعنی حج کے ایام شروع ہوچکے ہیں، دنیا کے کونے کونے سے ہزاروں عازمین حج "حج کا ترانہ یعنی لبیک پڑھتے ہوئے مکہ مکرمہ پہنچ رہے ہیں، کچھ راستے میں ہیں اور کچھ جانے کے لئے تیار ہیں۔ جلدی ہی لاکھوں حجاج کرام اسلام کے پانچویں اہم رکن کی ادائیگی کے لئے دنیاوی ظاہری زیب وزینت کو چھوڑ کر اللہ جل شانہ کے ساتھ والہانہ محبت میں مشاعر مقدسہ (منیٰ، عرفات اور مزدلفہ) پہنچ جائیں گے اور وہاں حضور اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر حج کی ادائیگی کرکے اپنا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عظیم قربانیوں کے ساتھ جوڑیں گے۔ حج کو اسی لئے عاشقانہ عبادت کہتے ہیں، کیونکہ حاجی کے ہر عمل سے وارفتگی اور دیوانگی ٹپکتی ہے۔ حج اس لحاظ سے بڑی نمایاں عبادت ہے کہ یہ بیک وقت روحانی، مالی اور بدنی تینوں پہلوؤں پر مشتمل ہے، یہ خصوصیت کسی دوسری عبادت کو حاصل نہیں ہے۔

حج کی فرضیت کے بعد ادائیگی میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے: ۔اس اہم عبادت کی خصوصی تاکید احادیث نبویؐ میں وارد ہوئی ہے اور اُن لوگوں کے لئے جن پر حج فرض ہوگیا ہے لیکن دنیاوی اغراض یا سستی کی وجہ سے بلا شرعی مجبوری کے حج ادا نہیں کرتے، سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، ان میں سے چند حسب ذیل ہیں: حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فریضۂ حج ادا کرنے میں جلدی کرو، کیونکہ کسی کو نہیں معلوم کہ اسے کیا عذر پیش آجائے۔ (مسند احمد) حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہے (یعنی جس پر حج فرض ہوگیا ہے) اسے جلدی کرنی چاہئے۔ (سنن ابو داؤد) حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو کسی ضروری حاجت یا ظالم بادشاہ یا شدید مرض نے حج سے نہیں روکا اور اس نے حج نہیں کیا اور مر گیا تو وہ چاہے یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر مرے۔ (الدارمی) (یعنی یہ شخص یہود ونصاریٰ کے مشابہ ہے) حضرت عمر فاروقؓ کہتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ کچھ آدمیوں کو شہر بھیج کر تحقیق کراؤں کہ جن لوگوں کو حج کی طاقت ہے اور انہوں نے حج نہیں کیا تاکہ ان پر جزیہ مقرر کردیا جائے۔ اسی طرح حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس نے قدرت کے باوجود حج نہیں کیا، اس کے لئے برابر ہے کہ وہ یہودی ہوکر مرے یا عیسائی ہوکر۔

حج کی اہمیت وفضیلت: ۔حج بیت اللہ کی خاص اہمیت اور متعدد فضائل احادیث نبویؐ میں وارد ہوئے ہیں، چند احادیث حسب ذیل ہیں: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پھر عرض کیا گیا کہ اس کے بعد کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر عرض کیا گیا کہ اس کے بعد کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حج مقبول۔ (بخاری ومسلم) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے محض اللہ کی خوشنودی کے لئے حج کیا اور اس دوران کوئی گناہ نہیں کیا تو وہ (پاک ہوکر) ایسا لوٹتا ہے، جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے روز (پاک تھا)۔ (بخاری ومسلم) حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو دونوں عمروں کے درمیان سرزد ہوں اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔ (بخاری ومسلم) حضرت عمر فاروقؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پے در پے حج وعمرے کیا کرو۔ بے شک یہ دونوں (حج وعمرہ) فقر یعنی غریبی اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کردیتی ہے۔ (ابن ماجہ) حضرت عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اپنا دایاں ہاتھ آگے کیجئے، تاکہ میں آپ ﷺ سے بیعت کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے کیا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا، عمرو کیا ہوا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! شرط رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کیا شرط رکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا (گزشتہ) گناہوں کی مغفرت کی۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ اسلام (میں داخل ہونا) گزشتہ تمام گناہوں کو مٹادیتا ہے، ہجرت گزشتہ تمام گناہوں کو مٹادیتی ہے اور حج گزشتہ تمام گناہوں کو مٹادیتا ہے۔ (صحیح مسلم) حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو حاجی سوار ہوکر حج کرتا ہے اس کی سواری کے ہر قدم پر ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو حج پیدل کرتا ہے اس کے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم کی نیکیوں میں سے لکھی جاتی ہیں۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ حرم کی نیکیاں کتنی ہوتی ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ (بزار، کبیر، اوسط)

عورتوں کے لئے عمدہ ترین جہاد حج مبرور: ۔ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! ہمیں معلوم ہے کہ جہاد سب سے افضل عمل ہے، کیا ہم جہاد نہ کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں (عورتوں کے لئے) عمدہ ترین جہاد حج مبرور ہے۔ (صحیح بخاری) ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا عورتوں پر بھی جہاد (فرض) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں خوں ریزی نہیں ہے اور وہ حج مبرور ہے۔ (ابن ماجہ)

حجاج کرام اللہ کے مہمان ہیں اور ان کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں تو وہ قبول فرمائے، اگر وہ اس سے مغفرت طلب کریں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔ (ابن ماجہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی حج کرنے والے سے تمہاری ملاقات ہو تو اس کے اپنے گھر میں پہنچنے سے پہلے اسے سلام کرو اور مصافحہ کرو اور اس سے اپنی مغفرت کی دعا کے لئے کہو، کیونکہ وہ اس حال میں ہے کہ اس کے گناہوں کی مغفرت ہوچکی ہے۔ (مسند احمد)

حج وعمرہ میں خرچ کرنا اجر وثواب کا باعث: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج میں خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنے کی طرح ہے، یعنی حج میں خرچ کرنے کا ثواب سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ (مسند احمد)

حج کا ترانہ لبیک: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حاجی لبیک کہتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے دائیں اور بائیں جانب جو پتھر، درخت اور ڈھیلے وغیرہ ہوتے ہیں وہ بھی لبیک کہتے ہیں اور اسی طرح زمین کی انتہا تک یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے (یعنی ہر چیز ساتھ میں لبیک کہتی ہے)

بیت اللہ کا طواف: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ کی ایک سو بیس رحمتیں روزانہ اس گھر (خانہ کعبہ) پر نازل ہوتی ہیں جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں پر، چالیس وہاں نماز پڑھنے والوں پر اور بیس خانہ کعبہ کو دیکھنے والوں پر۔ (طبرانی) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور دو رکعت ادا کیں، گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا۔ (ابن ماجہ) اللہ تبارک وتعالیٰ تمام عازمین حج کے حج کو مقبول ومبرور بنائے۔ (آمین)

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

سونے کی اشیاء کرایہ پر دینا

سوال: ۔سونے کا زیور، بسکٹ یا کوئی بھی سونے کی چیز کسی کو کرایہ پر دینا اور اس کا کرایہ لینا جائز ہے؟

جواب: ۔جس چیز کے عین کو باقی رکھتے ہوئے اس سے کسی مقصودی نفع حاصل کیا جاسکتا ہو تو اس کا کرایہ پر لینا دینا جائز ہے، لہٰذا سونے کے زیورات سے چوں کہ مقصودی انتفاع ممکن ہے اور اس کا کرایہ پر لین دین متعارف بھی ہے، اس لیے سونے کے زیورات کو متعین [illegible]

کو بدستور مسجد ہی برقرار رکھنا ضروری ہے، اور اس میں اذان وجماعت کا اہتمام کرتے ہوئے آباد رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور جس طریقے سے اب تک اس کی حفاظت اور احترام ہوتا آرہا ہے، آئندہ بھی اس طرح اس کی حفاظت واحترام کا انتظام برقرار رکھنا چاہیے۔ (شامی 4/ 358، کتاب الوقف، ط: سعید)

بجلی کے آلات سے مچھر مارنا

سوال: بجلی کے ریکٹ اور اس طرح مشین سے مچھر مارے جاتے اور اس طرح کی مشین مساجد میں بھی لگی ہوتی ہیں جس میں مکھی، مچھر اور دیگر حشرات الارض جل کر ہلاک ہوجاتے ہیں، کیا ان کا استعمال جائز ہے؟

تفہیم المسائل

مفتی منیب الرحمٰن

عذر کے سبب وضو قائم نہ رہنے کی صورت میں عبادات کی ادائیگی کا حکم

سوال: ایسا شخص جس کا وضو کسی سبب قائم نہیں رہتا، طواف کرتے ہوئے اگر اس کا وضو ٹوٹ جائے تو کیا وہ طواف اور سعی مکمل کرسکتا ہے؟ اسی طرح حرم شریف میں نماز جمعہ میں کافی دیر بیٹھنا پڑتا ہے، اس قدر ہجوم میں وہاں سے اٹھ کر وضو خانہ تک پہنچنا ممکن نہیں ہوتا، اگر نماز شروع ہونے سے پہلے وضو ٹوٹ جائے تو کیا

ہے''۔ یعنی اگلے وقت کی نماز کے لئے تازہ وضو کرنا ہوگا۔ علامہ نظام الدینؒ معذور کے حج وعمرہ کی سعی کے بارے میں لکھتے ہیں: ترجمہ: ''اور اگر حیض ونفاس والی عورت اور جنبی شخص (یعنی جس پر غسل واجب ہو) سعی کریں، تو (ان کا سعی کرنا) صحیح ہے (یعنی سعی کے لئے طہارت شرط نہیں)۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص: 41، ص: 247)''۔

علامہ امجد علی اعظمی ''منسک'' کے حوالے سے لکھتے ہیں: ''معذور طواف کررہا ہے چار پھیروں کے بعد وقت نماز جاتا رہا تو اب اسے حکم ہے کہ وضو کرکے طواف کرے کیونکہ وقت نماز خارج ہونے سے معذور کا وضو

چوں کہ مقصودی انتفاع ممکن نہیں ہے، یہ گویا ایسا ہے جیسا کہ کسی کو دینار (سونے کا سکہ) کرایہ پر دے دے، اور دینار کو کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے، لہٰذا سونے کے بسکٹ کو بھی کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے، بلکہ یہ قرض ہوگا، اور اس پر اجرت لینا جائز نہ ہوگا۔ (المبسوط للسرخسی 15/170۔ ردالمحتار 6/4)

قدیم مسجد کو بالکل بے آباد کر دینا

سوال:۔ ہمارے گاؤں میں ایک قدیم مسجد ہے، جو اب بوسیدہ ہو چکی ہے، اور آبادی چوں کہ بڑھ گئی ہے، وہ مسجد اہل محلہ کے لیے ناکافی ہو گئی ہے، اب محلے والے چاہتے ہیں کہ اس مسجد کو منہدم کر کے دوسری جگہ نئی مسجد بناتے ہیں، اگر اسے منہدم نہ کریں گے تو اس کی بے ادبی ہونے لگے گی، اور یہ بے آباد رہے گی، ایسی صورت میں ہم اس مسجد کو منتقل کر سکتے ہیں، یعنی اس کی جگہ دوسری مسجد محلہ والوں کے لیے بنا لیں؟

جواب:۔ جس زمین پر ایک مرتبہ شرعی مسجد بن جائے تو وہ تحت الثریٰ (زمین کی تہہ) سے اوپر آسمان تک قیامت تک کے لیے مسجد رہتی ہے، اسے نہ کسی کی ملکیت میں دیا جا سکتا ہے، نہ اسے فروخت کیا جا سکتا ہے، نہ ہی اس میں میراث جاری ہوتی ہے اور نہ ہی اسے کسی اور جگہ منتقل کیا جا سکتا ہے، بلکہ ہمیشہ کے لیے اس کا احترام اور حفاظت کرنا لازم ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ مسجد کو ختم کر کے اسے دوسری جگہ منتقل کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ اگر آبادی بڑھنے کی وجہ سے مذکورہ مسجد کی جگہ اہل محلہ کے لیے تنگ ہوتی ہو، تو دوسری جگہ اور مسجد بنائی جا سکتی ہے، تاہم اس قدیم مسجد

ہیں، اس لیے انہیں مارنا جائز ہے، لیکن جب تک انہیں مارنے کا کوئی اور طریقہ موجود ہو، انہیں جلانا جائز نہیں ہے۔ آج کل مچھر وغیرہ کو مارنے کے لیے جو جدید آلات دستیاب ہیں، ان میں سے بعض تو وہ مشینیں ہیں جنہیں دیوار پر نصب کیا جاتا ہے، اور بعض ریکٹ نما ہیں، جنہیں ہاتھ میں لے کر گھمایا جاتا ہے، ان میں غور طلب بات یہ ہے کہ ان مشین میں یہ حشرات شعاع یا کرنٹ سے مرتے ہیں یا ان سے آگ نکلتی ہے اور اس سے جل کر مرتے ہیں؟ لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ ان آلات میں آگ نہیں نکلتی، بلکہ ان میں شعاع یا کرنٹ سے یہ حشرات مر جاتے ہیں، بسا اوقات کرنٹ کے پاور سے جل جاتے ہیں۔ ان آلات میں سے وہ مشین جو دیوار وغیرہ میں نصب کی جاتی ہے، اس کا استعمال جائز ہے، اگر اس میں شعاع وغیرہ سے وہ حشرات مریں ہو تو کوئی شبہ نہیں ہے، اور اگر بالفرض اس میں آ کر جل بھی گئے ہوں، تب اس میں مضائقہ نہیں ہے، اس لیے یہ مشین اپنی حفاظت اور جانوروں سے شر سے بچاؤ کے لیے نصب کی گئی ہے، اگر اس میں خود سے کوئی جانور گر کر مر جاتا ہے تو یہ مشین لگانے والے کی طرف سے جلانا نہیں ہوا، اس لیے یہ جائز ہے۔ جہاں تک ریکٹ کا استعمال ہے تو اگر اس میں آگ سے جلانا نہ ہوتا ہو تو اس کا استعمال جائز ہوگا، اور اگر آگ سے جلانا پایا جاتا ہو تو چوں کہ ان جانوروں کو مارنے کے دیگر طریقے موجود ہیں اس لیے اس صورت میں اس کا استعمال درست نہ ہوگا، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ریکٹ کا استعمال نہ کیا جائے۔ (رد المحتار 6/752۔ الفتاویٰ الھندیہ 5/361)

صورت میں بھی بیت اللہ یا مقامِ سعی تک پہنچنے کے دوران دوبارہ وضو ٹوٹنے کا امکان ہے۔ اس بارے میں کیا حکم ہے؟ (محمد عبدالسمیع، کراچی)

جواب: ایسا شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے جس سے وضو قائم نہ رہ سکے، مثلاً پیشاب کے قطرے آنے کا مرض، ریح (ہوا) خارج ہونا، دکھتی آنکھ سے پانی بہنا، پھوڑے یا ناسور سے رطوبت یا پیپ بہنا، کان، ناف، پستان سے بیماری کی وجہ سے پانی بہنا وغیرہ۔ فقہی اصطلاح میں ایسے شخص کو "شرعی معذور" کہا جاتا ہے، بشرطیکہ وہ اتنی دیر تک اپنا وضو قائم رکھنے پر قادر نہ ہو کہ ایک وقت کی پوری نماز پڑھ لے، تو بار بار عذر لاحق ہونے کی وجہ سے اُسے شرعاً یہ رخصت دی گئی ہے کہ وہ ایک وقت کی نماز کے لیے تازہ وضو کرے اور اس میں وضو ٹوٹنے کے باوجود اُس وقت کے فرض، واجب، سنت کے علاوہ قضا نماز، نوافل اور تلاوت، غرض جو عبادات ادا کرنا چاہے، کر لے اور جب دوسری نماز کا وقت آئے تو پھر تازہ وضو کر کے اسی طرح پڑھے۔ علامہ نظام الدینؒ لکھتے ہیں: "مستحاضہ (یعنی وہ خاتون جسے سیلان الرحم کی بیماری لاحق ہے) اور جسے پیشاب کے قطرے آتے ہوں یا مسلسل دست کی بیماری ہو یا ریح خارج ہوتی ہو یا دائمی نکسیر جاری ہو یا زخم جو مسلسل رستا رہتا ہو، تو ایسے معذور ہر نماز کے وقت کے لیے تازہ وضو کریں اور اُس وقت کے اندر فرائض و نوافل جس قدر چاہیں اُسی وضو سے ادا کریں، جیسا کہ "البحر الرائق" میں ہے"۔ مزید لکھتے ہیں: ترجمہ: "دائمی معذور کا وضو فرض نماز کا وقت نکل جانے سے ٹوٹ جاتا ہے، جیسا کہ "ھدایہ" میں

کے بعد جو باقی ہے پورا کرے اور چار پھیروں سے پہلے وقت ختم ہو گیا، تب بھی وضو کر کے باقی کو پورا کرے اور افضل یہ ہے کہ نئے سرے سے کرے، (بہارِ شریعت، جلد اول، ص 469)"۔

معذور شخص کے طواف کے دوران اُس نماز کا وقت نکل گیا تو وہ دوبارہ وضو کر کے طواف کے بقیہ پھیرے مکمل کرے گا، علامہ شیخ احمد طحطاویؒ معذور کے شرعی احکام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ترجمہ: "جسے پیشاب کے قطرے آتے ہوں یا دست کی بیماری ہو یا ریح خارج ہوتی ہو یا نکسیر جاری ہو یا زخم مسلسل رستا رہتا ہو، اور باوجود کوشش کے روکنا ممکن نہ ہو اور اُس عذر کی وجہ سے نہ بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہو اور نہ ہی کھڑے ہو کر، تو ایسے عذر والے ہر نماز کے وقت میں ایک بار تازہ وضو کریں اور جب تک اس نماز کا وقت باقی ہے، فرائض و نوافل جس قدر چاہیں اُسی وضو سے ادا کریں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے: "مستحاضہ ہر نماز کے وقت میں تازہ وضو کرے"۔ اس حدیث کو سبط ابن جوزی نے حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا، پس تمام عذر والے مستحاضہ کے حکم میں ہیں اور یہ دلیل سب کو شامل ہے اور وہ اُس وضو سے جس قدر چاہیں (فرض) نماز پڑھیں، وقت کی ادا یا قضا نماز اور اگر زمانۂ صحت کی کوئی نماز اُس کی قضا ہو گئی تھی تو وہ بھی ادا کر سکتا ہے، اس کے علاوہ جس قدر چاہے نوافل اور واجبات اسی وضو سے ادا کر سکتے ہیں، مثلاً وتر، عید کی نماز، نمازِ جنازہ اور طواف اور مُصحف (قرآن مجید) کو چھونا، (حاشیۃ الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح، جلد اول، ص 212، 213)"۔

Special Edition

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی



محمد ارشد خان بلوچ

رب کائنات کے حکم کے مطابق سرور کائنات رحمت اللعالمینؐ رسول اکرم حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ اس وقت تک کوئی شخص پکا اور سچا مومن اور مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دنیا کی ہر شے سے زیادہ محبت نہیں کرتا ہے یعنی عشق رسول پاکؐ اور ناموس رسول پاکؐ ہی سچے اور پکے مومن اور مسلمان کی معراج اور پہچان ہے اور حضور پاک صلی اللہ وعلیہ و آلہ وسلم پر قربان ہونا ایمان کی پختگی اور کامل ہونے کی سند ہے۔

قیام پاکستان سے قبل کٹر ہندوؤں کی ملی بھگت سے ایک بد بخت ہندو راج پال جو کہ لنک ہسپتال روڈ لاہور آج کل پان گلی انار کلی ہے پر کتابوں کی چھپائی کا تاجر تھا، نے رسول پاکؐ کی ذات کے متعلق ایک نہایت ہی دل آزار کتاب شائع کی اور منظم طریقے سے اسے پورے ہندوستان میں تقسیم کرایا گیا۔ حکومت وقت ہندو میڈیا اور ہندو بنیا پورے تن من دھن سے اس مسئلہ کی پشت پناہی کر رہا تھا۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد پورے ہندوستان کے مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی مسلمانوں نے تمام ہندوستان میں جلسے اور جلوس پوری شدت کے ساتھ شروع کیے اور پر زور احتجاج مسلسل جاری رکھا مسلمانوں کا

الدینؒ نے مکمل منصوبہ کے ساتھ 6 اپریل 1929 کو لنک ہسپتال روڈ لاہور پر بیٹھے ہوئے بد بخت راج پال کو قتل کر کے واصل جہنم کیا اور آپ نے شمع رسالت پر پروانہ وار اثار ہو کر حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عشاق کو آداب شہادت سکھائے اور تا قیامت مسلمانوں کو یہ سبق بھی اچھی طرح یاد کرا دیا کہ جب بھی کسی بد بخت کو ایسی نا قابل برداشت گستاخی کی جرأت ہوئی تو مسلمان اسے جہنم واصل کریں گے در حقیقت اس واقعہ نے نظریہ پاکستان کو بھی جنم دیا اور یوں یہ واقعہ قیام پاکستان کا بھی سبب بنا غازی علم الدین شہیدؒ کے اس نا قابل فراموش واقعہ نے ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی خواب غفلت سے بیدار کیا اور یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوئی کہ مسلمان اور ہندو علیحدہ علیحدہ قومیں ہیں۔ وہ کسی بھی صورت میں ہندوستان میں اکٹھے نہیں رہ سکتے ہیں بلکہ مسلمانوں کی منزل ایک علیحدہ ملک ہے جو بعد میں پاکستان کی صورت میں دنیا کے نقشہ پر ابھرا۔

اس عظیم الشان واقعہ نے عشق رسولؐ پر نثار ہونے کی ایک صحیح منزل کا تعین کیا بلکہ شاعر مشرق علامہ اقبال کو یہ تاریخی فقرہ کہنا پڑا، کہ



آپ نے بچپن ہی سے ہندو بچے سے کوئی چیز لے کر نہ کھائی اور نہ کسی سے دوستی کی

نبی اکرمؐ کی شان میں گستاخی کرنے والے بدبخت راج پال پر برصغیر کے تمام مسلمان قہر بن کر ٹوٹنا چاہتے تھے

غازی علم الدین شہید

ناموسِ رسولؐ پر جان قربان کرنے والا نوجوان

شاعر مشرق علامہ اقبال نے کہا ہم ساری زندگی فلسفہ پڑھتے پڑھاتے رہے علم الدین نے عشق رسولؐ کا ایسا باب رقم کیا جس کی نظیر نہیں ملتی

اس ناقابل فراموش واقعہ نے ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی خواب غفلت سے بیدار کیا

حتمی مطالبہ یہ تھا کہ کتاب کو فی الفور ضبط کیا جائے اور راج پال کو سزائے موت دی جائے اگر ایسا ممکن نہ ہوا تو مسلمانوں کو ناموس رسولؐ پر قربان ہونے کا سبق اچھی طرح یاد ہے لیکن ہندوؤں کے آقا فرنگی سرکار نے نہ تو کتاب کی ضبطی کا حکم دیا اور نہ ہی راج پال کو سزا دی گئی بلکہ انگریز حکومت نے راج پال کی حفاظت کے لیے سرکاری گارڈ لگا دی اور یوں بد بخت راج پال ہر وقت سرکاری حفاظت میں رہنے لگا۔ اس سخت ترین دل آزاری ظلم جانبداری اور ہٹ دھرمی کے بعد مسلمانوں نے ناموس

ہم ساری زندگی فلسفہ پڑھتے پڑھاتے رہے لیکن عشق رسولؐ میں کوئی مقام حاصل نہ کر سکے ایک نوجوان علم الدین نے عشق رسولؐ کا ایک ایسا باب رقم کیا کہ چند لمحوں میں عاشق رسولؐ ثابت ہوا اور غازی علم الدین شہیدؒ کے عظیم رتبے پائے۔

حال ہی میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان عامر چیمہ نے غازی علم الدین شہیدؒ کے عمل کی پیروی کرتے ہوئے عشق رسول پاکؐ کا نیا باب رقم کیا اور عامر چیمہ شہیدؒ کہلائے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ عشق رسول پاکؐ

میں بھی حصہ نہیں لیتے تھے آپ نے کبھی کسی ہندو کی دوکان سے کوئی چیز نہیں خریدی تھی یہاں تک کہ محلے کے کسی ہندو بچے سے دوستی تھی اور نہ ہی کسی ہندو اور غیر مسلم بچے سے کوئی چیز لے کر کھائی تھی بلکہ آپ الگ تھلگ ایک خاص روحانی کیفیت میں رہتے تھے اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ قدرت اس منفرد بچے سے کوئی خاص کام سرانجام دلانا چاہتی ہے۔

غازی صاحبؒ کے خاندان کے ایک بزرگ حضرت برخوردار کا مزار موضع بڈانہ بذیارہ روڈ لاہور میں آج بھی مرجع خاص و عام ہے۔

کیس ہائی کورٹ لاہور گیا میاں طالع مند اور فتح محمد شیر فروش پر مشتمل وفد بمبئی گیا اور قائد اعظم محمد علی جناح سے ملاقات کرنے کے بعد انہیں بطور وکیل پیش ہونے کو کہا قائداعظم نے کہا کہ متعلقہ وکیل کو بمبئی بھیجا جائے بعد ازاں فرخ حسین ایڈووکیٹ (بار ایٹ لاء) بمبئی گئے ان کی واپسی پر قائداعظم نے ایک خط کے ذریعے کیس کی پیروی کے متعلق اطلاع دی اور بذریعہ خط و کتابت تمام معاملات طے پائے گئے آپ لاہور کے مشہور ہوٹل فلیر میں ٹھہرے لیکن آپ کا کھانا اس وقت کے نامور وکیل اور

قائداعظم محمد علی جناح کے لیے تیار کرتے تھے۔ فرخ حسین ایڈووکیٹ اور قائداعظم کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی وہ غازی صاحبؒ کے خاندان کے پاس رہی لیکن بعد ازاں محفوظ نہ رہ سکی۔ قائداعظم محمد علی جناح نے بذات خود لاہور ہائی کورٹ میں اس مقدمہ کی پیروی کی اور غازی صاحبؒ کو کچھ پوائنٹس کا اشارہ دیا۔ مقدمہ زیر بحث رہا دلائل اور گواہان کے باوجود اس وقت کے چیف جسٹس سر شادی لال نے 17 جولائی 1929ء کو فیصلہ سناتے ہوئے

نا قابل فراموش ہے۔

میاں طالع مند کی خواہش پر غازی صاحبؒ کو لاہور میں شہادت دی جائے لیکن انگریز سرکار اور اس کے گماشتہ ہندو کی ملی بھگت سے یہ بات بھی 23 اکتوبر 1929ء کو مسترد کر دی گئی۔ یہ بات بالکل واضح کرتی ہے کہ انگریز اور ہندوؤں کا گٹھ جوڑ کس حد تک مسلمانوں کے خلاف پکا تھا اور اس کس طرح انہوں نے قانونی اخلاقی اور آئینی تقاضوں کو مسترد اور پامال کیا۔

انگریز سرکار اور ان کے گماشتوں پر اتنا خوف تھا کہ انہوں نے نہایت ہی حفاظتی اور خفیہ طریقے سے غازی صاحبؒ کو میانوالی جیل میں منتقل کر دیا گیا اور 31 اکتوبر 1929ء بروز جمعرات اس عاشق رسول کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا علم الدین غازی علم الدین شہیدؒ بن کر عشاق رسول کی صف میں شامل ہو کر عظیم مرتبہ تک

تھے ذکر خداؐ اور درود محمد محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر زبان سے جاری تھا نماز جنازہ جس جگہ پر ادا کی گئی وہ چوبرجی چوک سے موجودہ سمن آباد کے درمیان دائیں ہاتھ تھی آج کل وہاں سرکاری محکمہ کی رہائشی کالونی کے ساتھ ساتھ بعض بہترین اور پوش آبادیاں بھی قائم ہیں۔ غازی صاحبؒ کی وصیت کے مطابق آپ کی ذاتی اشیاء اور کپڑے آپ کے عزیز و اقارب میں تقسیم کر دیے گئے۔ غازی علم الدین شہیدؒ نے عشق رسول پاکؐ میں جام شہادت نوش کر کے سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عشاق کو آداب شہادت سکھائے، اور عشق رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک عظیم باب رقم کیا۔ آپ کو قبر مبارک میں اتارنے کا شرف مولانا سید دیدار علی شاہ اور حضرت علامہ محمد اقبال کے حصے میں

سول عہدوں پر فائز ہیں رزق حلال کماتے ہیں کسی مراعات کے خواہاں نہیں۔ لیکن عزت و احترام حکومتی سطح پر ان کا حق ہے حکومت کا بھی فرض ہے کہ وہ غازی صاحبؒ کے آبائی گھر کو غازی علم الدین شہیدؒ کے نام پر قومی لائبریری بنائے، غازی صاحبؒ کے مقدمہ کی فائل کو لاہور کے عجائب گھر میں محفوظ کرے، جہاں تک مزار پاک کا تعلق ہے گذشتہ سالوں کی بارشوں سے کافی شکستہ ہو گیا ہے۔ غازی علم الدین شہید سوسائٹی لاہور نے اپنی مدد آپ کے تحت دوبارہ تعمیر کرایا ہے۔ اب 2005ء میں محکمہ اوقاف پنجاب نے مزار پاک کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ غازی صاحب کے سگے بھتیجے شیخ رشید احمد (حال ہی میں انتقال فرما گئے ہیں)۔ ایک ریٹائرڈ آفیسر تھے اور سوسائٹی کے چیئرمین مجلس عاملہ تھے اب ان کے بھائی اور غازی صاحب کے چھوٹے سگے بھتیجے شیخ رفیق احمد غازی علم الدین شہید سوسائٹی کے چیئرمین ہیں۔ سوسائٹی ہر سال اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد میں اسلامی علوم میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے ہونہار طالب علم کو غازی علم الدین شہیدؒ ایوارڈ کا اجراء کرتی ہے۔ سوسائٹی اس پاک ہستی کے نام پر کسی قسم کا چندہ اکٹھا کرنے کے خلاف ہے۔ صرف، صرف اور صرف عشق رسولؐ پاک طلب شفاعت رسول پاکؐ اور عقیدت رسول پاکؐ مقصود ہے۔ بڑے بڑے اہل دل عشق رسول پاک اور محبت رسول اکرمؐ کے حصول کے لیے غازی صاحبؒ کے مزار پر

شاعر مشرق علامہ اقبال نے کہا ہم ساری زندگی فلسفہ پڑھتے پڑھاتے رہے علم الدین نے عشق رسولؐ کا ایسا باب رقم کیا جس کی نظیر نہیں ملتی

اس ناقابل فراموش واقعہ نے ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی خواب غفلت سے بیدار کیا



کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

عاشق رسولؐ غازی علم الدین شہید

محمود الرحمن قریشی

غازی علم الدینؒ شہید نے ایک گستاخ رسول راجپال کو واصل جہنم کر کے شہادت کا رتبہ پایا اور آج مسلمانان عالم اسے غازی علم الدینؒ شہید کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ رسول کریمؐ کا عشق تو ہر مسلمان کے دل میں موجزن ہے، مگر غازی علم الدینؒ شہید جیسا حوصلہ اور دینی حمیت اس جیسے لوگوں میں ہی ہوتی ہے۔ تقسیم ہندوستان سے قبل ہندوؤں کی روایتی تعصب پسندی اور تنگ نظری نے مسلمانوں کے مذہب پر رکیک حملے شروع کر رکھے تھے۔ آریہ سماج تنظیم جو مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کیلئے دل آزار کتابیں شائع کراتی رہتی تھی اس نے 1923 کے اواخر میں ایک کتاب شائع کی جس میں نبی کریمؐ کی شان میں گستاخی کی گئی تھی اس پر علم الدینؒ نے جوش اسلام اور رسول کریمؐ سے والہانہ محبت رکھنے کے باعث کتاب کے پبلشر راجپال کو قتل کر دیا۔ اس جرم میں انہیں پھانسی کی سزا سنائی گئی اور عشق رسولؐ میں شہادت جیسے رتبے پر فائز ہوئے اور محمد مصطفیٰؐ کے پیاروں کی صف میں شامل ہو کر قیامت تک امر ہو گئے غازی علم الدینؒ شہید 4 دسمبر 1908 بروز جمعرات سریانوالہ بازار لاہور میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام طالع مند تھا آپ کے بڑے بھائی شیخ محمد دین کو مجلس احرار کے جلسے جلوسوں میں جانے کا بہت شوق تھا۔ یکم اپریل 1929ء کی شام کا ذکر ہے کہ غازی علم الدینؒ بھی اپنے بڑے بھائی کے ساتھ دہلی دروازے کے باغ میں جلسہ سننے چلے گئے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے تقریر شروع کی جس کا موضوع "رنگیلا رسول" (نعوذ باللہ) نامی کتاب تھی۔ تقریر سننے کے بعد غازی علم الدینؒ نے ان دو افراد سے کتاب کے مندرجات کے بارے میں تفصیل دریافت کی جنہوں نے ناشر راج پال کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ گھر آ کر بھائی سے اس بارے میں معلومات حاصل کیں اور تفصیل سے بیان کرنے کو کہا۔ بھائی نے بتایا کہ یہ کتاب روزنامہ "پرتاپ" کے مدیر مہاشہ کرشن نے لکھی ہے جو سوامی دیانند کا شاگرد ہے مگر اس نے مسلمانوں کے خلاف سے اپنا فرضی نام "چماوتی" لکھا ہے 6 اپریل 1929ء کو غازی علم الدینؒ شہید ٹھیک ایک بجے دن راج پال کی دکان پر پہنچ گئے اور دریافت کیا کہ راج پال کہاں ہے؟ راج پال جو دکان پر موجود تھا۔ اس نے پوچھا تمہیں کیا کام ہے میں ہی راج پال ہوں۔ یہ سننا تھا کہ عاشق رسولؐ نے چھری نکالی اور ایک بھرپور وار کیا اور اس کے بعد پے در پے وار کر کے اس ملعون کو واصل جہنم کیا اور کہا "یہی کام تھا" عاشق رسولؐ غازی علم الدینؒ شہید کی داستان شجاعت اور محبت کا ہر رنگ امت مسلمہ کو پیارا ہے۔ 31 اکتوبر 1929ء کو نماز فجر کے بعد اس عظیم عاشق رسولؐ کو پھانسی دیدی گئی۔ ان کی گرفتاری اور پھانسی تک جو واقعات پیش آئے اس سے کم و بیش سبھی واقف ہیں۔ آج ہمارے لئے مقام افسوس ہے کہ جس عظیم انسان نے بھرپور جوانی میں محمد عربیؐ کی شان میں گستاخی برداشت نہ کی اور ہمارے پیارے نبیؐ کے خلاف ایک لفظ کہنے والے کو کاٹ کر رکھ دیا۔ اس عاشق رسولؐ کی ہم نے وہ قدر نہ کی جس کا وہ مستحق ہے۔ غازی علم الدینؒ شہید کے اس واقعہ کو نصاب میں شامل کیا جانا چاہئے اور سرکاری میڈیا کو ان کے بارے میں خصوصی پروگرام چلانے چاہئیں مگر حسب معمول ہمارے ملک میں وہ کام نہیں کئے جاتے جن کا وقت تقاضا کرتا ہے آج نوجوان نسل کی بڑی تعداد مذہب سے دوری کی بناء پر بے راہ روہو رہی ہے جب تک غازی علم الدینؒ شہید جیسے عاشق رسولؐ کے بارے میں نئی نسل کو نہیں بتلایا جائے گا اور اسلاف کے کارناموں سے انہیں مکمل طور پر آگاہی نہیں ہو گی تو ان کے دلوں میں عشق محمدؐ کی شمع کیسے روشن ہو سکتی ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اس طرف خصوصی توجہ دے۔

حتفہ مطالبہ یہ تھا کہ کتاب کو فی الفور ضبط کیا جائے اور راج پال کو سزائے موت دی جائے اگر ایسا ممکن نہ ہوا تو مسلمانوں کو ناموس رسولؐ پر قربان ہونے کا سبق اچھی طرح یاد ہے لیکن ہندوؤں کے آقا فرنگی سرکار نے نہ تو کتاب کی ضبطی کا حکم دیا اور نہ ہی راج پال کو سزا دی گئی بلکہ انگریز حکومت نے راج پال کی حفاظت کے لیے سرکاری گارڈ لگا دی اور یوں بدبخت راج پال ہر وقت سرکاری حفاظت میں رہنے لگا۔ اس سخت ترین دل آزاری ظلم جانبداری اور ہٹ دھرمی کے بعد مسلمانوں نے ناموس رسولؐ پر خود قربان ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ ہندوستان کے مختلف کونوں سے مسلمان لاہور آئے اور راج پال کو قتل کرنے کی کوشش میں ناکام رہے کئی گرفتار ہوئے اور سخت ترین سزاؤں کا سامنا کیا لیکن!

اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم سعادت لاہور کے نوجوان علم الدینؒ کے مقدر میں لکھی تھی علم ہم ساری زندگی فلسفہ پڑھتے پڑھاتے رہے لیکن عشق رسولؐ میں کوئی مقام حاصل نہ کر سکے ایک نوجوان علم الدین نے عشق رسول کا ایک ایسا باب رقم کیا کہ چند لمحوں میں عاشق رسولؐ ثابت ہوا اور غازی علم الدین شہیدؒ کے حلیم رہ گئے پائے۔

حال ہی میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان عامر چیمہ نے غازی علم الدین شہیدؒ کے عمل کی پیروی کرتے ہوئے عشق رسول پاک کا نیا باب رقم کیا اور عامر چیمہ شہید کہلائے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ عشق رسول پاکؐ اور ناموس رسول پاکؐ پر قربان ہونے کا یہ عمل تاقیامت جاری رہے گا۔

غازی علم الدین شہید 4 دسمبر 1908ء سریانوالہ بازار کوچہ چابک سواراں رنگ محل لاہور میں پیدا ہوا۔ آپ بچپن ہی سے شہر لاہور کے بچوں سے مختلف تھے۔ حتیٰ کہ آپ اندرون شہر رہتے ہوئے بھی لاہور کے ثقافتی کھیلوں میں بھی حصہ نہیں لیتے تھے آپ نے کبھی کسی ہندو کی دوکان سے کوئی چیز نہیں خریدی تھی یہاں تک کہ محلے کے کسی ہندو بچے سے دوستی تھی اور نہ ہی کسی ہندو اور غیر مسلم بچے سے کوئی چیز لے کر کھائی تھی بلکہ آپ الگ تھلگ ایک خاص روحانی کیفیت میں رہتے تھے اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ قدرت اس منفرد بچے سے کوئی خاص کام سرانجام دلانا چاہتی ہے۔

غازی صاحبؒ کے خاندان کے ایک بزرگ حضرت برخوردار کا مزار موضع بڈانہ بڈیارہ روڈ لاہور میں آج بھی مرجع خاص و عام ہے۔ آپ کے دادا کا نام عبد الرحیم اور والد کا نام میاں طالع مند تھا آپ کا خاندان خالصتاً مذہبی گھرانہ تھا آپ کا خاندان فرنیچر سازی کا کاروبار کرتا تھا۔ میاں طالع مند 1900ء سے چند سال پہلے افریقہ چلے گئے اور وہاں بھی فرنیچر سازی کے کام سے منسلک رہے میاں طالع مند 12 سال کے بعد افریقہ سے واپس آئے ان کی شادی چراغ بی بی سے ہوئی۔ جن کے بطن سے دو بیٹے محمد دین اور علم دینؒ اور بیٹی معراج بی بی پیدا ہوئیں۔ غازی علم الدین شہیدؒ نے ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد فرنیچر سازی میں اپنے والد کا ہاتھ بٹایا۔ طالع مند ایک بہترین کاریگر تھے دہلی میں حیدر آباد ہاؤس میں فرنیچر سازی کا کاروبار کرتے رہے۔

عموماً یہ بات کہی جاتی ہے کہ غازی علم الدین شہیدؒ ایک معمولی بڑھئی تھے اور مختلف طریقوں سے اکسانے پر وہ راج پال کو قتل کرنے پر راضی ہوئے۔ یہ زہریلا پروپیگنڈہ ہندو ذہن کی پیداوار ہے تاکہ اس معاملہ کو دبایا جا سکے۔ درحقیقت فرنیچر سازی کا کاروبار حلال روزی کا بہانہ تھا غازی صاحبؒ روز اول ہی سے عاشق رسول تھے۔

"ایں سعادت بزور بازو نیست"

غازی صاحب ناموس رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر قربان ہو کر عشق رسولؐ کی ایک مثال بن گئے اس واقعہ کے بعد تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی ناموس رسولؐ کا مسئلہ اٹھا مسلمانوں نے پکار پکار کر کہا کہ آج بھی خطہ ارض پر بسنے والے کروڑوں مسلمان غازی علم الدین شہیدؒ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس عمل کو دنیا کے ہر خطہ میں دہرائیں گے اور رسول پاکؐ کے گستاخ کو ایسا عبرتناک سزا دی جائے گی کہ کوئی بھی مرتد آئندہ ایسی ناپاک جسارت کرنے کی جرأت نہیں کریگا۔

راج پال کے قتل پر پورے ہندوستان کے ہندو اکٹھے ہو گئے رقم کے انبار لگا دیے وقت کی حکومت بھی ان کے ساتھ تھی پہلی پیشی پر آپ کے خاندان نے کسی قسم کی پیروی کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ غازی صاحبؒ کو مقام شہادت مطلوب تھی بعد ازاں لاہور کے نامور وکیل فرخ حسین ایڈووکیٹ بار ایٹ لاء نے بذات خود وکالت نامہ عدالت میں پیش کر دیا دیگر وکلاء اور معززین میں خواجہ فیروز الدین، خواجہ نیاز احمد، سلیم احمد، میاں تصدق حسین خالد اور کئی دوسرے نامور لوگوں نے کیس کی پیروی کے سلسلے میں معاونت اور مشاورت کی تھی۔ سیشن کورٹ نے 22 مئی 1929ء کو غازی صاحب کو سزائے موت کا حکم سنایا بعد ازاں یہ کیس ہائی کورٹ لاہور گیا میاں طالع مند اور فتح محمد شیر فروش پر مشتمل وفد بمبئی گیا اور قائد اعظم محمد علی جناح سے ملاقات کرنے کے بعد انہیں بطور وکیل پیش ہونے کو کہا قائد اعظم نے کہا کہ متعلقہ وکیل کو بمبئی بھیجا جائے بعد ازاں فرخ حسین ایڈووکیٹ (بار ایٹ لاء) بمبئی گئے ان کی واپسی پر قائد اعظم نے ایک خط کے ذریعے کیس کی پیروی کے متعلق اطلاع دی اور بذریعہ خط و کتابت تمام معاملات طے پائے گئے آپ لاہور کے مشہور ہوٹل فلیٹیز میں ٹھہرے لیکن آپ کا کھانا اس وقت کے نامور وکیل اور لاہور کے مشہور گھرانہ کے ایک باہمت نامور انسان فرخ حسین ایڈووکیٹ کے گھر سے آتا تھا آپ یہ کھانا کافی پسند کرتے تھے کیونکہ فرخ حسین ایڈووکیٹ کے اہل خانہ بذات خود یہ کھانا قائد اعظم محمد علی جناح کے لیے تیار کرتے تھے۔ فرخ حسین ایڈووکیٹ اور قائد اعظم کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی وہ غازی صاحبؒ کے خاندان کے پاس رہی لیکن بعد ازاں محفوظ نہ رہ سکی۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے بذات خود لاہور ہائی کورٹ میں اس مقدمہ کی پیروی کی اور غازی صاحبؒ کو کچھ پوائنٹس کا اشارہ دیا۔ مقدمہ زیر بحث رہا دلائل اور گواہان کے باوجود اس وقت کے چیف جسٹس سر شادی لال نے 17 جولائی 1929ء کو فیصلہ سناتے ہوئے ماتحت عدالت کا فیصلہ بحال رکھا۔ جولائی 1929ء میں فرخ حسین ایڈووکیٹ کی وساطت سے پریوی کونسل لندن میں درخواست دائر کی گئی جو کہ نامنظور ہو گئی اس مقدمہ میں فرخ حسین ایڈووکیٹ کا کردار بھی ناقابل فراموش ہے۔

میاں طالع مند کی خواہش پر غازی صاحبؒ کو لاہور میں شہادت دی جائے لیکن انگریز سرکار اور اس کے گماشتہ ہندو کی ملی بھگت سے یہ بات بھی 23 اکتوبر 1929ء کو مسترد کر دی گئی۔ یہ بات بالکل واضح کرتی ہے کہ انگریز اور ہندوؤں کا گٹھ جوڑ کس حد تک مسلمانوں کے خلاف پکا تھا اور اس کس طرح انہوں نے قانونی اخلاقی اور آئینی تقاضوں کو مسترد اور پامال کیا۔

انگریز سرکار اور ان کے گماشتوں پر اتنا خوف تھا کہ انہوں نے نہایت ہی حفاظتی اور خفیہ طریقے سے غازی صاحبؒ کو میانوالی جیل میں منتقل کر دیا گیا اور 31 اکتوبر 1929ء بروز جمعرات اس عاشق رسول کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا علم الدین غازی علم الدین شہیدؒ بن کر عشاق رسول کی صف میں شامل ہو کر عظیم مرتبہ تک جا پہنچے۔ جیل میں قید کے دوران غازی صاحبؒ سے بعض کرامات بھی بیان کی جاتی ہیں۔ ایک روایت کے مطابق شہادت سے پہلی رات کو جب جیلر صاحب جیل گشت پر تھا تو اس نے عجیب منظر دیکھا کہ جس کوٹھری میں غازی صاحبؒ قید میں رکھے گئے تھے وہ خالی ہے کافی شور مچا جیل میں بھگدڑ مچ گئی۔ لیکن جب اعلیٰ افسران اس کوٹھری کے قریب پہنچے تو وہ حیران رہ گئے کہ غازی صاحبؒ مصلے پر نماز ادا کر رہے ہیں یہ بھی عشق رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک راز ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور سرور کائنات کی ذات پاک ہی جانتی ہے۔ اور یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ یہ مراتب اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی اور حبیب پاکؐ کے صدقے ہی سے عنایت ہوتے ہیں۔

نواب آف کالا باغ ملک امیر محمد خان (مرحوم) سابق گورنر مغربی پاکستان کے فیملی کے بزرگ نماز پڑھ کر درود و سلام کا ورد کرتے ہوئے اپنے باغوں سے تازہ سیب اور دیگر موسمی پھل اتار کر صاف کرتے اور خود جا کر میانوالی جیل میں غازی صاحبؒ کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ اس طرح جیل کے مسلمان افسران بھی غازی صاحبؒ کے شایان شان عزت اور پیار کرتے تھے۔

انگریز سرکار شروع میں غازی صاحبؒ کی لاش مبارک بھی دینے سے انکاری تھی کیونکہ اسے زبردست ہنگامے کا خدشہ تھا لیکن اکابرین کی بات چیت کے بعد ایک وفد لاش مبارک کو لینے گیا جن میں مرزا مہدی حسن مجسٹریٹ سید مراتب علی گیلانی اور غلام حسین مرزا پولیس انسپکٹر شامل تھے۔

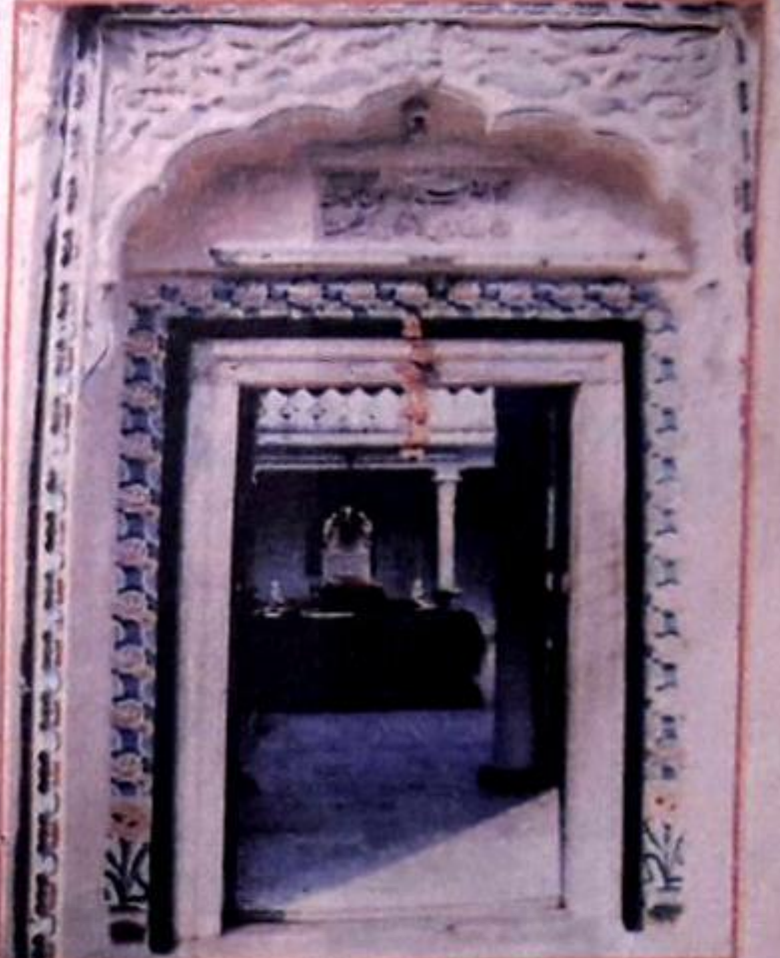
انگریز سرکار نے لاش مبارک میانوالی سے لاہور لانے میں بعض کڑی شرائط عائد کیں اور ان سب سے ایک شرط کے مطابق لاش مبارک بذریعہ ٹرین میانوالی تا لاہور نان سٹاپ لائی گئی اس سے یہ بات عیاں ہے کہ انگریز حاکم ہونے کے باوجود اس واقعہ سے کس قدر خوف زدہ تھے۔

جسم مبارک کے لیے صندوق اور بانس ڈاکٹر محمد دین تاثیر کی نگرانی میں نیشنل کالج آف آرٹس لاہور میں تیار ہوئے تدفین کے سلسلے میں مولانا ظفر علی خان، سید دیدار علی شاہ اور علامہ اقبال سر فہرست تھے پہلی نماز جنازہ قاری محمد شمس الدین اور دوسری سید محمد دیدار علی الوری نے پڑھائی نماز جنازہ میں 5 لاکھ سے زیادہ عشاق رسولؐ نے شرکت کی ہندوستان میں متیم وقت کے دلی بھی کونے کونے سے عاشق رسولؐ کے دیدار کے لیے لاہور حاضر ہوئے۔

چوک بھاٹی گیٹ لاہور سے موڑ سمن آباد (موجودہ) تک انسانوں کے سر ہی سر نظر آ رہے تھے ذکر خدا اور درود محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر زبان سے جاری تھا نماز جنازہ جس جگہ پر ادا کی گئی وہ چوبرجی چوک سے موجودہ موڑ سمن آباد کے درمیان دائیں ہاتھ تھی آج کل وہاں سرکاری محکمہ کی رہائشی کالونی کے ساتھ ساتھ بعض بہترین اور پوش آبادیاں بھی قائم ہیں۔ غازی صاحبؒ کی وصیت کے مطابق آپ کی ذاتی اشیاء اور کپڑے آپ کے عزیز و اقارب میں تقسیم کر دیے گئے۔ غازی علم الدین شہیدؒ نے عشق رسول پاکؐ میں جام شہادت نوش کر کے سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عشاق کو آداب شہادت سکھائے، اور عشق رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک عظیم باب رقم کیا۔ آپ کو قبر مبارک میں اتارنے کا شرف مولانا سید دیدار علی شاہ اور حضرت علامہ محمد اقبال کے حصے میں آیا۔ غازی علم الدین شہیدؒ کے خاندان نے بعد ازاں اپنا آبائی مکان فروخت کر دیا۔ آج کل غازی علم الدین شہیدؒ کے خاندان کو لوگ اقبال ٹاؤن اور ٹاؤن شپ لاہور میں آباد ہیں۔ طالع مند ہاؤس ٹاؤن شپ لاہور میں واقع ہے۔ خاندان کے تمام افراد اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ عشق رسولؐ سے بھی فیضیاب ہیں۔ کاروباری ہونے کے ساتھ ساتھ بعض اعلیٰ ہیں۔ غازی صاحب کے بڑے بھتیجے شیخ رشید احمد (حال ہی میں انتقال فرما گئے ہیں)۔ ایک ریٹائرڈ آفیسر تھے اور سوسائٹی کے چیئرمین مجلس عاملہ تھے اب ان کے بھائی اور غازی صاحب کے چھوٹے بھتیجے شیخ رفیق احمد غازی علم الدین شہید سوسائٹی کے چیئرمین ہیں۔ سوسائٹی ہر سال اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد میں اسلامی علوم میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے ہونہار طالب علم کو غازی علم الدین شہیدؒ ایوارڈ کا اجراء کرتی ہے۔ سوسائٹی اس پاک ہستی کے نام پر کسی قسم کا چندہ اکٹھا کرنے کے خلاف ہے۔ صرف، صرف اور صرف عشق رسولؐ پاک عمل شفاعت رسول پاکؐ اور عقیدت رسول پاکؐ مقصود ہے۔ بڑے بڑے اہل دل عشق رسول پاک اور محبت رسول اکرمؐ کے حصول کے لیے غازی صاحبؒ کے مزار پر حاضری دیتے ہیں اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ غازی صاحبؒ کا مزار پاک لاہور کے مشہور قبرستان "میانی صاحب" نزد چوبرجی چوک لاہور (بوجہ تبدیل نام اب غازی علم الدین شہیدؒ چوک) میں آج بھی مرجع خاص و عام ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو عشق رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سعادت نصیب کرے۔ (آمین ثم آمین)

ہندوؤں نے راجپال کو بچانے کے لئے ہر ممکن کوششیں کیں انگریز سرکار نے بھی ان کا پورا ساتھ دیا اور اسکی حفاظت کے لئے گارڈ مقرر کیے

16 اپریل 1929ء بدبخت راجپال کی زندگی کا آخری دن تھا جب غازی علم الدین نے اسے جہنم واصل کردیا





انگریز سرکار اور ان کے گماشتوں پر اتنا خوف تھا کہ انہوں نے خفیہ طریقے سے غازی علم الدین کو تختہ دار پر لٹکا دیا

اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان عامر چیمہ نے غازی علم الدین شہید کے عمل کی پیروی کرتے ہوئے عشق رسولؐ کا نیا باب رقم کیا



اشاعت خاص بسلسلہ شہادتِ حضرت امام حسینؓ

دن
Daily DIN

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؓ

فضائل اہلِ بیت ...

جس کو بیان کرنے کیلئے خطیبوں کا جوش بے بس اور مصنفوں کا زورِ قلم عاجز ہے

پیر فضل حق

فضائل اہل بیت اطہار، واقعات کربلا اور شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدس اور نازک موضوع پر خامہ فرسائی کرنا گویا اپنی کم علمی کا چراغ جلا کر آفتاب کو دکھانے کے مترادف ہے اور اپنی کمی کے اظہار کے سوا کچھ بھی نہیں ہے اگرچہ اس سے پہلے بھی اس پاکیزہ اور دردناک موضوع پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس بہت کچھ لکھے جانے کے باوجود بھی کچھ نہیں لکھا گیا اور جو کچھ لکھا گیا وہ حرف اول کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ مناقب و فضائل طہارت و سخاوت، صبر و رضا اور مصائب و شہادت کے لحاظ سے یہ موضوع اپنے اندر اتنی وسعت رکھتا ہے کہ اگر ہر روز ایک کتاب بھی لکھی جائے تو بھی منزل کی طرف پہلا قدم ہوگا اور اسلام کی کتاب کا یہی ایک ایسا حسین اور پُر درد باب ہے کہ جس کو بیان کرنے کے لئے خطیبوں کا جوش بے معنی اور مصنفوں کا زورِ قلم عاجز ہے زمانے کے انقلابات اور وقت کے دھاروں میں بہہ جانے والے نظریات کے ساتھ ساتھ جہاں عالمی سیاست ہر روز ہزاروں کروٹیں لے رہی ہے اور انسانیت و آدمیت اور امن و سلامتی کے لئے ایک مستقل خطرہ بنتی جا رہی ہے وہاں اسلامی جمہوریہ پاکستان میں کچھ ایسے لوگ بھی پیدا ہو چکے ہیں جو اسلام کی صحیح روایات اور دین کے سچے اعتقادات کو ختم کر کے ایک نیا اسلام، جدید مذہب، عجیب دین اور اپنی مرضی کے فضول سے اعتقادات مسلمانوں پر ٹھونس کر انکو ضلالت و گمراہی کے غاروں اور فسق و فجور کے اندھیروں میں لے جانا چاہتے ہیں اور ایسی خرافات سے نہ صرف یہ کہ اسلامی روایات اور دینی اعتقادات کو ہی نقصان پہنچ رہا ہے بلکہ مسلمانوں کی متاعِ ایمان بھی لوٹی جا رہی ہے

لیکن جہاں تک اہل بیت کی محبت اور عترت پیغمبر کے ساتھ عشق کا تعلق ہے یہ دونوں فرقے اس کو اپنے لئے جزو ایمان ہی نہیں بلکہ عین ایمان سمجھتے ہیں اور یہ عقیدہ کسی افراط و تفریط پر مبنی نہیں ہے بلکہ حکم خداوندی بھی یہی ہے اور فرمان مصطفیٰ بھی یہی ہے اور اسی روشن حقیقت کو قرآن پاک نے جس پیارے انداز میں بیان فرمایا ہے وہ مسلمانوں کے لئے باعث راحت دل و جان بھی ہے اور وجہ مضبوطی ایمان بھی نہیں رہے گی اگر مسلمانوں کے دلوں سے کسی وقت بھی محبت اہل بیت نکل گئی تو نہ انکا دین سلامت رہے گا اور نہ ہی ملی ایمان

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اہل بیت نبی اور عترت رسول کون ہیں؟ تو اس کے جواب میں آؤ اپنے ہی نبی سید المرسلین ﷺ سے پوچھیں

مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۷۸ ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۴ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۶۸

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عیسائیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے آیت مباہلہ نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علی، فاطمہ، حسن و حسینؓ کو بلایا اور عرض کی کہ اے میرے اللہ! یہ میری اہل بیت ہے۔

مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۳ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۶۸ ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۹

حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ باہر نکلے اس حالت میں کہ آپ کے اوپر کالا کمبل تھا۔

پس حضرت امام حسنؓ آگئے تو نبی کریم علیہ السلام نے ان کو اس کمبل میں داخل کر لیا اور پھر حضرت امام حسین تشریف لائے اور وہ بھی اس کمبل میں داخل ہو گئے اور پھر حضرت خاتون جنت تشریف لے آئیں تو نبی کریم علیہ السلام نے ان کو بھی اسی کمبل میں داخل کر لیا اور پھر حضرت علیؓ تشریف لے آئے تو رسول ﷺ نے ان کو بھی اسی کمبل میں داخل کر لیا اور پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

ترجمہ: اور عرض کی کہ اے میرے اللہ یہی میری اہل بیت ہے پس تو ان کو پاک کر دے اور ان سے نجاست دور کر دے۔

مذکورہ بالا احادیث نبوی اور آیات قرآنی کی تفسیر سے یہ حقیقت پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اہل بیت رسول یہی نفوس قدسیہ ہیں۔ یعنی علیؓ، فاطمہؓ اور حسنؓ و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اہل بیت ہے

آیت پاک میں الا المودۃ ہے الا المحبۃ نہیں ہے یعنی میری اہلبیت سے مودت کرو حالانکہ قرآن پاک میں لفظ محبت بھی ہے اور مودت کا معنی بھی اگرچہ محبت ہی ہے وہ یہ کہ محبت کرنے والی دو چیزیں اگر کسی وقت علیحدہ ہو جائیں تو وہ زندہ رہ سکتی ہیں مگر اللہ کریم نے یہاں لفظ محبت کی بجائے لفظ مودت فرمایا ہے۔ اس لئے کہ محبت اور میں مودت فرق ہے۔ وہ یہ کہ محبت کرنے والی دو چیزیں اگر کسی وقت علیحدہ ہو جائیں تو وہ زندہ رہ سکتی ہیں مگر مودت کرنے والی دو چیزیں اگر کسی وقت علیحدہ ہو جائیں تو وہ زندہ نہیں رہ سکتیں مچھلی کو پانی سے محبت نہیں مودت ہے ذرا پانی سے علیحدہ ہو گی تو زندہ

بحث کرنے لگے۔ سید المرسلین علیہ السلام نے خداوند تعالیٰ کی توحید اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ ہونے کے دلائل پیش فرمائے مگر جب عیسائیوں نے ان دلائل کو تسلیم نہ کیا تو پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے محبوب پاک ﷺ ان کو فرما دو کہ ہم اپنے بال

رب العزت کو علم تھا کہ کربلا کے حق و باطل کے خونی معرکہ میں آل محمدؐ نے اپنے بچوں کی قربانی دے کر میرے نام کو بلند رکھنا ہے۔ اسی لئے نماز میں آل محمد کو شامل کر دیا گیا تا کہ مسلمانوں کی زبانوں پر قیامت تک یہ نام بلند رہے

ہر نبی و رسول نے اپنے وقت میں اپنی قوم کو توحید باری تعالیٰ احکام الٰہیہ اور اپنی رسالت کی تبلیغ فرمائی اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اس تبلیغ و اشاعت کا اجر میں تم لوگوں سے نہیں مانگتا بلکہ اس کا اجر میں اپنے اللہ سے لوں گا چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے جب اپنی اپنی

یا حسینؓ

نُورِ نگاہ سرورِ کونین یا حسینؓ
پُورِ بتولِ خواجۂ دارین یا حسینؓ
پاتا ہوں تیری یاد سے اپنا سُراغ
ملتا ہے تیرے غم سے مجھے چین یا حسینؓ
مخدومۂ زمن ہے تیری والدہ کی ذات
نانا ترا ہے سیدِ ثقلین یا حسینؓ
سرحدِ امتیاز ہے تیرے لہُو کی دھار
اسلام اور کُفر کے مابین یا حسینؓ
اے فخرِ خانوادۂ سبطین یا حسینؓ
شام و سحر تری ہی لگن میں مگن رہوں
وردِ زباں شوق ہو دن رین یا حسینؓ

سید الشہداء حضرت امام حسینؓ اور حق و صداقت کی پاسداری

مولانا حسین احمد اعوان

تمام دنیا کے مسلمان گذشتہ 14 سو سال سے ہر سال محرم الحرام کے مہینہ میں شہدائے کربلا کی یاد بڑی عزت و احترام اور غم و اندوہ کے ساتھ مناتے ہیں، محرم الحرام کے شروع ہوتے ہی ہر جانب ایک عجیب سی فضا بن جاتی ہے مساجد اور امام بارگاہوں سے لے کر گھروں میں ذکر امام عالی مقام اور شہدائے کربلا کی یاد میں محافل منعقد کی جاتی ہیں۔ لنگر اور، تبرک تقسیم ہوتا ہے۔ جگہ جگہ دودھ، شربت، اور پانی کی سبیلیں لگائی جاتی ہیں۔ یہ سب اہتمام دراصل نواسہ رسولؐ جگر گوشہ بتول امام عالی مقام حضرت امام حسینؓ اور اُن کے عظیم اہلبیتؓ اور ساتھیوں کی یاد میں کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے حق و صداقت کی سربلندی کے لیے کربلا کے تپتے ہوئے صحرا میں جوانمردی، بہادری، اور عزم و استقلال کے ساتھ یزیدیت کا مقابلہ کرتے ہوئے تاریخ کی بے مثال قربانی پیش کی اور ثابت کر دیا کہ بڑی سے بڑی طاغوتی طاقت بھی حق و صداقت کی آواز کو دبا نہیں سکتی۔

حضرت امام حسینؓ کی ذات گرامی، وفا۔ حریت، سچائی اور حق گوئی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔

آپؓ نبی کریمؐ کے پیارے نواسے تھے۔ آپ کی پیدائش سے قبل حضرت ام الفضل نے خواب دیکھا تھا کہ حضور نبی اکرمؐ کے جسم اطہر سے ایک ٹکڑا علیحدہ ہوا اور ام الفضل کی گود میں ڈال دیا گیا۔ چنانچہ جب آپ نے اس کی بابت حضور نبی اکرمؐ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت فاطمہؓ کے گھر بیٹا پیدا ہوگا جو تمہاری گود میں رکھا جائے گا۔

حضور نبی اکرمؐ حضرت امام حسینؓ سے بے حد محبت اور شفقت فرماتے تھے بہت سی روایات اور احادیث اس سلسلہ میں منقول ہیں۔

ایک جگہ نبی اکرمؐ نے فرمایا حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں۔

اس لیے کہ محبوبؐ پیغمبرؐ کے محبوب شہر مدینہ کا امن خراب نہ ہو یہ صبر عثمان غنیؓ اور نواسہ رسولؐ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

ایک حدیث پاک میں ارشاد گرامی ہے حسین مجھ سے ہیں اور مجھ کو حسینؓ سے خصوصی نسبت ہے اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت فرمائیں گے جو حسینؓ سے بھی محبت کرے گا۔ حسینؓ میری اولاد میں بڑے مرتبے کے ہیں۔ حضرت امام حسینؓ کی پرورش حضور سرکار دو عالمؐ کی نگرانی میں ہوئی۔ ایک مرتبہ آپ حضرت امام حسینؓ کے گلے مبارک کا بوسہ لے رہے تھے اور فرماتے تھے کہ میرے نواسے کو میری اُمت کے لوگ شہید کر دیں گے۔

حضور نبی اکرمؐ کے اس جہاں سے پردہ فرمانے کے بعد خلفاء راشدینؓ کے عہد تک اہلبیتؓ کی عزت و توقیر میں کسی قسم کی کمی نہیں آئی۔ اہلبیتؓ مگر دور یزیدیت میں حضرت امام حسینؓ اور اہل بیت پر سختیاں شروع کر دی گئیں چنانچہ آپؓ اپنے اہل خاندان کے ساتھ مدینہ اور مکہ سے ہجرت کر کے عراق کی جانب روانہ ہو گئے۔

یزید ہر حالت میں آپؓ کی بیعت چاہتا تھا۔ کیونکہ اُسے علم تھا کہ جب تک نواسہ رسولؐ اُسے خلیفہ تسلیم نہیں کرتے اس کی کوئی حیثیت نہیں چنانچہ اُس نے جبر اور ظلم کے ذریعے فوج کا لشکر آپؓ کے پیچھے لگا دیا کہ کسی طرح آپؓ کو بیعت پر مجبور کیا جا سکے۔ مگر امام حسینؓ نے کسی بھی حالت میں اپنا مقدس ہاتھ فاسق و فاجر کے ہاتھ میں دینے سے انکار کر دیا آپؓ کی قربانی اور شہادت تاریخ اسلام کے ماتھے کا حسین جھومر ہے۔ آپ کی شہادت باطل قوتوں سے ٹکرا جانے کا درس دیتی ہے اور تاریخ اسلام کے اوراق پر ستاروں کی طرح ہمیشہ جگمگاتی رہے گی۔ بقول شاعر

چڑھ جائے کٹ کے سر تیرا نیزے کی نوک پر

حضرت امام حسینؓ کی ذات گرامی وفا، حریت، سچائی اور حق گوئی کی علامت سمجھی جاتی ہے

حضورؐ نے فرمایا، حسینؓ میری اولاد ہیں اور مجھ کو حسینؓ سے خصوصی نسبت ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت فرمائیں گے جو حسینؓ سے بھی محبت کرے گا

حضرت امام حسینؓ نے کسی بھی حالت میں اپنا مقدس ہاتھ فاسق و فاجر کے ہاتھ میں دینے سے انکار کر دیا

امام حسینؓ کی ذات گرامی کو جو اعزازات حاصل ہیں دنیا میں کسی اور کے نصیب میں نہیں آئے۔ آپؓ ... آپؓ کے والد محترم شیر خدا ... فاتح خیبر اور حضور نبی اکرمؐ کے چچا زاد بھائی حضرت علیؓ، بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔ آپؓ کی والدہ محترمہ حضور نبی اکرمؐ کی پیاری بیٹی خاتونِ جنت اور جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

حضرت امام حسینؓ نے کسی بھی حالت میں اپنا مقدس ہاتھ فاسق و فاجر کے ہاتھ میں دینے سے انکار کردیا

نانا ترا ہے سیدِ ثقلین یا حسینؓ
سرحدِ امتیاز ہے تیرے لہو کی دھار
اسلام اور کفر کے مابین یا حسینؓ
تجھ پر جہان بھر کے شہیدوں کو ناز ہے
اے فخرِ خانوادۂ سبطین یا حسینؓ
شام و سحر تری ہی لگن میں مگن رہوں
وردِ زبانِ شوق ہو دن رین یا حسینؓ
یہ بھی تری ہی نسبتِ اقدس کا فیض ہے
پیہم گہر فشاں ہیں مرے نین یا حسینؓ
فیضان کی نگاہ میں جب سے بسا ہے تُو
ہر غیر بھی لگے ہے اِسے عین یا حسینؓ

فیض رسول فیضان

سردارانِ اہلِ جنت، امام عالی مقام سید الشہداء حضرت امام حسینؓ

محمد سرفراز خان

امام مظلوم کی شہادت دردناک و المناک ہے۔ جگر گوشہ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سید شباب اہل جنت حضرت امام حسینؓ کی دردناک و المناک اور مظلومانہ شہادت پر زمین و آسمان اور جنات دھاڑیں مار مار کر روئے۔ بلند و بالا پہاڑ غم حسین سے لرزاٹھے یہاں تک کہ جنگلوں کے چرند اور پرند تک متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ یعنی انہوں نے بھی اپنے اپنے انداز میں غم حسین منایا۔ حضرت امام حسینؓ اور ان کے اصحاب کرام رضوان اللہ اجمعین کی نہایت مظلومانہ اور دردانگیز شہادت کا واقعہ کچھ ایسا نہیں کہ جس کو بھلایا جاسکے اس عظیم تر یخی شہادت پر نہ صرف مسلمانان عالم اسلام بلکہ ہر انسان کا دل رنجیدہ ہے اور اس کا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ اس شہادت کے عظیم ترین واقعہ میں ایک طرف ظلم و ستم اور سنگدلی و بے حیائی و محسن کشی کے ایسے ہولناک اور حیرت انگیز واقعات ہیں کہ انسان کا ذہن ان کا تصور بھی نہیں کر سکتا لیکن اس کے برعکس دوسری جانب آل اطہار ﷺ اور ان کے 70 اصحاب کی چھوٹی سی جماعت کا باطل اور طاغوتی قوتوں سے مقابلے میں ڈٹے رہنا اور قربانی و جانثاری کے ایسے ناقابل یقین واقعات ہیں جن کی مثال عالم اسلام میں تاقیامت نہیں مل سکتی۔ نور مجسم نبی محترم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنے پیارے نواسے حضرت امام حسینؓ سے بے پناہ محبت تھی آپ ﷺ نے حضرت امام حسینؓ کو جنت کے نوجوانوں کا سردار فرمایا اور مزید فرمایا کہ جس نے امام حسنؓ اور امام حسینؓ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے دشمنی کی گویا اس نے مجھ سے دشمنی کی۔

ولادت مبارکہ: سید شہداء حضرت امام حسینؓ کی ولادت باسعادت 5 شعبان 4 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور آپ 10 محرم 61 ہجری عمر 55 سال میں میدان کربلا میں شہید ہوئے آپ کے پیارے نانا آقائے نامدار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آپ کا نام حسینؓ اور شبیرؓ جبکہ لقب سبط رسول اللہ اور ریحانہ الرسول رکھا۔ آپ کے والد حیدر کرار علیؓ شیر خدا تھے جبکہ آپ کی والدہ ماجدہ خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو اپنا پھول فرمایا آپ ﷺ ان دونوں نونہالوں کو پھول کی طرح سونگھتے تھے اور اپنے سینہ مبارک سے لپٹاتے تھے۔ ایک دفعہ شافع یوم جزاؐ کی چچی جان ام الفضل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آج میں نے ایک نہایت پریشان کن خواب دیکھا ہے جو کہ مجھ میں آپ ﷺ کو بتانے کی جرات نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زور دینے پر ام الفضل نے عرض کی کہ میں نے دیکھا کہ جسد اطہر کا ایک ٹکڑا کاٹا گیا اور میری گود میں ڈال دیا گیا' حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خواب سننے کے بعد فرمایا اس کی تعبیر نہایت شاندار ہے انشاء اللہ تعالیٰ خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں ایک فرزند ارجمند کی ولادت ہوگی اور وہ مبارک بچہ تمہاری گود میں دیا جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آپ کی شہادت کی خبر ولادت کے ساتھ ہی مشہور ہو گئی تھی۔ حضرت امام عالی مقامؓ کی ولادت باسعادت کے ساتھ ہی آپ کی شہادت مبارک کی خبر بھی ہر طرف مشہور ہو چکی تھی۔ خاتون جنتؓ نے اپنے اس نونہال کو زمین کربلا میں خون بہانے کیلئے اپنا خون جگر یعنی دودھ پلایا حضرت علیؓ نے اپنے اس جگر کے ٹکڑے کو خاک کربلا میں لوٹنے اور دم توڑنے کیلئے سینہ مبارک سے لگا کر پالا۔ پیارے نانا جان نبی محترم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیابان میں سوکھا حلق کٹوانے اور راہ حق میں مردانہ وار اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کیلئے اپنے نواسے حضرت امام حسینؓ کو اپنی مبارک آغوش رحمت میں تربیت فرمایا۔ اس وقت کا تصور دل لرزا دیتا ہے کہ جب اس فرزند ارجمند کی ولادت باسعادت کی مسرت کے ساتھ ہی شہادت کی خبر بھی پہنچی ہو گی اس وقت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی چشم مبارک نے آنسوؤں کی لڑیاں بہادی ہوں گی اس خبر نے صحابہ کرام اور جاں نثاران اہل بیت کے دل ہلا دیئے ہوں گے' اس دردناک و المناک خبر کے بارے حیدر کرار علیؓ سے کوئی پوچھے جو اس وقت صبر و استقامت کی امتحان گاہ میں سنت خلیل اللہ ادا کر رہے ہوں گے' حضرت خاتون جنت کے دل کا ٹکڑا ناز نین لاڈلا بیٹا اپنی ماں کے سینے سے لگا ہوا ہے آپ محبت کی نگاہوں سے اس نور کے پتلے کو دیکھتی ہیں جو کہ اٹھکیلیاں کرتا ہے مسکرا مسکرا کر ماں کی دلربائی کرتا ہے اور ہمک ہمک کر محبت کے اس سمندر میں تلاطم پیدا کرتا ہے' ماں اپنے اس چاند سے ٹکڑے کو دیکھتی جاتی ہے جس سے شفقت مادری کا جوش اور زیادہ موجزن ہو جاتا ہے۔ بچہ میٹھی میٹھی نگاہوں اور اپنی پیاری پیاری اداؤں سے ماں کا دل لبھا رہا ہے کہ عین اسی وقت حضرت فاطمہؓ کی نگاہوں کے سامنے کربلا کا خونی منظر گھوم جاتا ہے' جہاں ان کا لاڈلا اور نازوں کا پالا پیارا بیٹا بھوکا پیاسا اس بیابان میں بے رحمی کے ساتھ شہید ہو رہا ہے اور خیمہ والوں کی بے بسی کو اپنی نگاہوں سے دیکھتا ہے اور راہ خدا میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیتا ہے اور کربلا کی زمین نواسہ رسول ﷺ کے خون سے سرخ ہو جاتی ہے۔ خاتون جنت کے سامنے یہ منظر گھوم رہا ہے اور آپ اپنے لاڈلے کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔ باوجود اس کے کہ اپنے پیارے شہزادے حضرت امام حسینؓ کی شہادت کی خبر سن کر چشم مبارک سے موتیوں کی لڑی تو جاری ہو جاتی لیکن محبوب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دعا کیلئے ہاتھ نہیں اٹھاتے اور نہ ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس سانحہ نے دل و جگر کو پارہ پارہ کر دیا ہے اور نہ والدہ ماجدہ خاتون جنت التجا کرتی ہیں کہ اے سلطان دارین آپ ﷺ کی دعا رد نہیں فرمائی جاتی میرے جگر کے پالے لاڈلے کیلئے دعا فرمائیں اور نہ ہی صحابہ کرام اور ازدواج مطہرات دعا کیلئے درخواست پیش کرتی ہیں۔ دعائیں کیوں نہ کی گئیں' مقصد یہ تھا کہ مقام امتحان میں ثابت قدمی درکار تھی۔ ایسے نازک اور اہم مقام پر جانے سے انکار جانباز شہداء کا شیوہ نہیں۔ اگر دعائیں کی گئیں تو یہ کی گئیں کہ اے رب کعبہ یہ فرزند کربلا میں صفا و وفا میں اپنے پیارے نانا کے دین مبین کا علم سر بلند کرے اور اس کو آنچ تک نہ آنے دے۔

حقیقت یہ ہے کہ پہاڑ بھی ہوتا تو وحشت سے گھبرا کر ریزہ ریزہ ہو جاتا اور زندگی کا ایک ایک لمحہ کاٹنا ممکن ہو جاتا لیکن امام حسینؓ اپنے رب کریم کی رضا پر راضی تھے کیونکہ اس کی رضا میں ہی آپ کے دل کا چین و سکون تھا۔ چنانچہ آپؓ نے رضائے خدا مصطفیٰ کیلئے کربلا میں جام شہادت نوش فرمائی۔

یہ واقعہ ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم شہیدان کربلا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین اسلام کی آبیاری کیلئے اپنی جان و مال' اولاد اور سب کچھ قربان کر دیں اور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دین کی سربلندی کیلئے ڈٹ جائیں۔ رب کعبہ سے دلی دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم' اہل بیت اور صحابہ کرام کی محبت کاملہ اور اتباع سے سرفراز فرمائے۔

شجاعتِ حسینیؓ

سید اعجاز ثقلین بخاری

شہادت کی خوشبو

ہے۔ امام عالی مقام صداقت ' شجاعت اور انسانیت کی علامت ہیں ان کی شخصیت مسلمانوں کے کلچر ' ادب ثقافت ' تاریخ اور مذہب کا انوٹ انگ بن چکی ہے اسلام کے افق پر ان کی عظمت کا ستارہ چمکتا اور دمکتا رہے گا۔ حضرت امام حسینؓ غریبوں 'مفلسوں اور ناداروں کے لئے سب کچھ قربان کرنے کی خاطر ہر وقت تیار رہتے تھے۔

ضمیر کی آواز

قیوم نظامی

ایک روز ایک فقیر نے ان کے دروازے پر صدا دی۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے نماز مختصر کر کے خادم سے پوچھا

ایسے شخص کے ساتھ حسن سلوک کرے جس سے اسے کوئی امید نہ ہو۔"

حضرت امام حسینؓ کا یہ قول انسانیت کا سنہری اصول ہے۔ ہم عام طور پر اس شخص سے حسن سلوک کرتے ہیں جس سے ہمیں کوئی نہ کوئی توقع ہوتی ہے۔ جوہر گز انسان کا شیوہ نہیں۔ شہید اعظم احترام آدمیت کے قائل تھے۔ وہ انسانوں کے جذبات کا خیال رکھتے تھے اور کوئی ایسی بات نہ کرتے جو انسانوں کے لئے شرمندگی اور ندامت کا باعث ہوتی۔

دسویں محرم سے پہلے انہوں نے رات کو چراغ گل کر دیئے اور ساتھیوں سے کہا کہ شامی میرے خون کے پیاسے ہو چکے ہیں 'لہٰذا جو واپس جانا چاہے چلا جائے۔ اندھیرا اس لئے کیا ہے تاکہ میں کسی کو دیکھ نہ سکوں۔ حضرت امام حسینؓ کا یہ عمل ہم سب کے لئے سبق آموز ہے۔ آیئے ہم بھی انسانوں کا احترام کرنے کا عہد کریں۔ ان کے جذبات کا خیال

رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو سکیں۔ امام حسینؓ اوصاف رسول ﷺ کے وارث ہیں 'انہوں نے فرمایا

۔ "تمہیں معلوم ہے کہ سب سے بڑا فیاض کون ہے وہ جو

طرح غلام کرتا ہے۔"

سر داد نہ داد دست در دست یزید

حقا کہ بنائے لا الٰہ ہست حسینؓ

نواسہ رسولؐ، جگر گوشہ بتولؓ سیدنا حضرت حسینؓ

مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی

حاضر ہوا تو دیکھا کہ حسنؓ و حسینؓ دونوں حضور ﷺ کے سینہ مبارک پر چڑھے کھیل رہے تھے، میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ ان دونوں سے اس درجہ محبت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں یہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں۔

ایک موقعہ پر حضور ﷺ نے حسنین کریمینؓ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جس نے ان دونوں کو محبوب رکھا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا (ابن ماجہ) ایک مرتبہ حضور ﷺ نے سیدنا حضرت حسینؓ کے رونے کی آواز سنی تو آپ ﷺ نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ سے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں کہ ان کا رونا مجھے غمگین کرتا ہے۔

سیدنا حضرت حسینؓ جب بچپن میں پہلی مرتبہ سیدنا

کے وظائف بھی حضرت عمر فاروقؓ نے بدری صحابہ کرامؓ کے برابر مقرر فرمائے۔

اسلامی فتوحات میں ایک مرتبہ کپڑا آیا اس میں حضرت حسنین کریمینؓ کے موافق اور شان کے مطابق کوئی پوشاک نہ ملی تو حضرت عمرؓ نے خصوصی طور پر یمن کے علاقہ کی طرف آدمی بھیج کر مناسب لباس منگوایا۔ جس کو حسنین کریمینؓ نے زیب تن کیا — تو حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اب میری طبیعت خوش ہوئی ہے۔

اسی طرح خلیفہ سوم سیدنا حضرت عثمان ذوالنورینؓ کی حضرت حسنؓ و حسینؓ سے عقیدت و محبت، آپس میں رشتہ داری اور الفت و تعلق کے بہت زیادہ واقعات ہیں۔

سیدنا حضرت حسینؓ کے زہد و تقویٰ اور عبادت گزاری کی یہ حالت تھی کہ آپؓ شب زندہ دار اور سوائے ایام ممنوعہ کے ہمیشہ روزہ سے ہوتے۔ رمضان المبارک میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن مجید ضرور ختم کرتے۔ حج بھی کثرت سے کرتے

نے بخوشی قبول فرمائی۔ خلیفہ دوم سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دور خلافت میں "بدری صحابہ کرامؓ" کے وظائف سب سے زیادہ مقرر کئے تھے اور حسنین کریمینؓ

حال تھے۔ اس کے باوجود زندگی پر فقر و زہد کا اثر نمایاں تھا۔ کوئی سائل آپؓ کے دروازہ سے خالی ہاتھ نہ جاتا۔ اپنا مال کثرت کے ساتھ "راہ خدا" میں لٹاتے رہتے تھے۔

وزیراعظم کی خوش آئند کاوش

انور جاوید

ہو جاتا ہے"۔

Confidence is always hundred percent, less, it is no confidenc.

وزیراعظم نے بنیادی نوعیت کے قومی ایشوز پر قوم کو اعتماد میں لینے کے ایک اہم تقاضے کے تابع کہا وہ ہر مکتب فکر کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ درپیش حالات میں بعض امور پر قومی سطح پر کامل ہم آہنگی ناگزیر حد تک ضروری ہے۔ ان میں ایک ایشو عراق پر امریکا کے جارحانہ عزائم کی راہ مسدود کرنا ہے۔ پاکستان نے اس "عالمگیر جنگ" میں امریکا کا افغانستان کی حد تک ساتھ دیا۔ مگر جب یہ نام نہاد جنگ بنیادی اخلاقی حدود سے بھی تجاوز نظر آنے لگی تو حکومت پاکستان کیلئے ایک سنگین چیلنج سامنے آ گیا۔ پاکستان کے عوام نے پارلیمنٹ کے اندر اور باہر عراق پر مجوزہ امریکی حملے کی شدید مخالفت کی۔ وزیراعظم نے قوم سے خطاب کے دوران اسی موقف کا اعادہ کیا جس کا اظہار

ملک کو جمہوریت کی پٹڑی پر چڑھانے کی سعی کی گئی تو خدشات پیدا ہو گئے کہ کہیں کھیل بکھیڑا ہی نہ ہو جائے۔

ارباب اختیار کی جانب سے عراق سمیت تمام اہم ایشوز پر اپوزیشن کو ساتھ لینے کا بار بار اور بتکرار اعلان کیا گیا۔ وزیراعظم نے متعدد مواقع پر جمہوری حکومت میں روایتی متبادل قیادت کے ساتھ خوشگوار تعلقات کار قائم کرنے کیلئے نیک عزائم کا اظہار کیا۔ ہم حزب اختلاف کے بعض قومی رہنماؤں کا تمام تر احترام ملحوظ رکھتے ہوئے عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ انہوں نے ماضی کے تلخ تجربات سے سبق حاصل نہیں کیا۔ انہوں نے یہ تاریخی حقیقت فراموش کر دی کہ بے ہنگم انداز میں سیاسی اکھاڑ پچھاڑ کے نتیجے میں جمہوری اقدار بری طرح پامال ہوتی رہی ہیں۔ حکومت اپوزیشن اور عوام کی منشاء و مرضی اور امنگوں کے عین مطابق عراق کے مسئلہ پر اپنا موقف واضح کرتی رہی ہے۔ صدر جنرل پرویز مشرف نے ملکی اور غیر ملکی صحافیوں سے گفتگو کے دوران غیر مبہم طور پر کہا پاکستان عراق کے خلاف جنگ میں فریق نہیں بنے گا۔ صدر

پولیس اہل کاروں کا ایمان افروز عمل

کرنے کا عزم صمیم کر لیا تو ان میں سے ایک بزرگ ابو وہب نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ "اے گروہ قریش! کان کھول کر سن لو ' کعبہ کی تعمیر میں اپنی پاک اور حلال کمائی کے سوا کوئی چیز داخل نہ کرنا ' کسی بدکارہ کی آمدنی ' کوئی سود ' کسی آدمی پر ظلم سے حاصل کی ہوئی دولت اس خانہ میں ہرگز شامل نہ کرنا۔"

یہ ابو وہب حضور پر نور ﷺ کے والد گرامی حضرت عبداللہ کے ماموں تھے جو اپنی سخاوت اور شرافت میں اپنی

ضربِ مومن

فاروق اے حارث

مثال آپ تھے۔ ضرورت کا سارا سامان مہیا ہو گیا تھا اور دیگر انتظامات بھی مکمل ہو چکے تھے۔ قریش بڑے خلوص

ڈالنے کا ان کے پاس سامان ہے اس پر چھت ڈال دیں اور بقیہ رقبہ کی چھوٹی دیوار سے حد بندی کر دیں تاکہ طواف کرنے والے کعبہ کے سارے رقبہ کا طواف کر سکیں۔

اب یہاں پر دل میں یہ خلش پیدا ہوتی ہے کہ مکہ میں تو بڑے بڑے رؤسا اور تجار موجود تھے۔ ایک ایک شخص ایسا ایک مکان تو کیا بڑے سے بڑا محل بھی تعمیر کرنا چاہتا تو بآسانی کر سکتا تھا اور یہ کوئی ایسی کمی نہ تھی کہ جسے سارے مکہ والے بھی مل کر پورا نہ کر سکتے تھے۔ تو اس کے لئے گزارش ہے کہ بے شک مکہ میں صاحب ثروت لوگ موجود تھے جن کے تجارتی کارواں یمن سے شام تک آتے جاتے تھے لیکن ان کی دولت کا بیشتر حصہ ناجائز ذرائع سے کمایا ہوا ہوتا تھا۔ سود خوری 'قمار بازی 'ڈاکہ زنی 'غصب ' لوٹ مار کی کمائی سے ان کا سارا سرمایہ ملوث تھا اور تعمیر کعبہ کا کام شروع کرنے سے پہلے انہوں نے یہ طے کیا تھا کہ وہ اس میں صرف اور صرف حلال طیب مال خرچ کریں گے۔ لہٰذا اس شرط نے ان کے دائرہ کو تنگ کر دیا تھا اور جس دولت کے ان کے پاس انبار تھے یا تو وہ سراسر حرام

Daily DIN

قائداعظم محمد علی جناحؒ کی نجی زندگی



حسن رضا

کردار وہ چیز تھی جس نے محمد علی جناح کو قائداعظم بنا دیا۔ ان کی زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں جس پر منافقت، دوغلے پن یا حقائق سے نظر چرانے کا الزام لگایا جا سکے۔ انہوں نے جن نظریات کا پرچار کیا ان پر سب سے پہلے خود عمل پیرا ہوئے دین اسلام نے احترام آدمیت اور انسانی آزادی کے جن اصولوں کی تعلیم دی ہے قائداعظم نے ساری زندگی انہیں اپنائے رکھا انہوں نے کسی بھی فرد پر اپنی مرضی نہیں تھوپی بلکہ اپنے مخالفین حتیٰ کہ دشمنوں کے حقوق کی آواز بھی اٹھائی۔ وہ اسلام کو مکمل ضابطہ حیات سمجھتے تھے اس لئے ان آزادیوں کا مکمل احترام کرتے جو اسلام نے انسانوں کو عطا کی ہیں۔

پاکستان کی تخلیق حضرت قائداعظم کا وہ کارنامہ تھی جس کی دنیا کی تاریخ میں کوئی اور مثال نہیں ملتی۔ یہ بات تو واضح ہے کہ ایسا عظیم الشان کام سرانجام دینے والی شخصیت ہرگز معمولی نہیں ہو سکتی غیر معمولی شخصیت کی علامت صرف کامیابیاں ہی نہیں بلکہ اعلیٰ وارفع نظریات بھی ہوتے ہیں جن پر وہ شخصیت عمل پیرا ہو کر قرطاس دہر پر اپنے نقوش رقم کرتی ہے کسی بھی عظیم اور کامیاب فرد کے نظریات اور اس کے افعال کو دیکھا جانا ضروری ہے۔

قائداعظم ایسی شخصیت ہیں جن کے اعلیٰ کردار کی ان کے دشمنوں نے بھی گواہی دی۔ وہ نہ بکنے والے، نہ ڈرنے والے، نہ جھکنے والے، اور اپنے نظریات سے نہ مڑنے والے شخص تھے۔ یہ وہ خوبیاں تھیں جن سے ان کے مقابل رہنما تہی تھے کردار کی یہی بلندی تھی جس نے انہیں نہ صرف مسلمانوں کا مقبول ترین رہنما بنا دیا بلکہ غیروں کو بھی عزت اور تعریف کرنے پر مجبور کر دیا۔

پاکستان کے قیام کے بعد قائداعظم کے حوالے سے بہت تحقیقی کام ہوا لیکن یہ سارے کا سارا ہی ان کی سیاسی زندگی کے متعلق تھا حیات قائد کے نجی اور ذاتی زندگی کے حوالے سے بہت سے گوشے ایسے ہیں جن پر

سے حفاظت کرتے اور اپنے ذاتی نظریات کو ببانگ دہل بیان کرنے سے ہرگز نہیں گھبراتے تھے جارج پنجم نے اپنے دورہ ہندوستان کے موقع پر جب تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان کیا تو یہ صرف قائداعظم ہی تھے جنہوں نے عین جلسے کے درمیان میں اٹھ کر اس کے عہد میں ہونے والے مظالم اور ناانصافیوں کا ذکر کیا اور اس کی شدید مذمت کی اہل بمبئی نے ان کی اس بے خوفی سے متاثر ہو کر جناح ہال تعمیر کیا۔

قائداعظم جس طرح اپنی زندگی کی حفاظت کرتے اسی طرح دوسروں کی آزادی کا بھی احترام کرتے۔ وہ احترام آدمیت کے بھی سختی سے قائل تھے۔ ایک نوجوان نے ان کے ہاتھوں کو بوسہ دینے کی کوشش کی تو انہوں نے سختی سے روکتے ہوئے فرمایا۔

(دوبارہ بھی ایسا مت کرنا۔ یہ انسانی عظمت کے خلاف ہے) خواتین کے حوالے سے بھی قائداعظم کے

منتخب کرلیں محترمہ رتی جناح نے جب قائد سے کم وقت دینے کی شکایت کی تو انہیں سمجھایا کہ وہ قوم کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اس پر وہ پیرس چلی گئیں قائداعظم ان کو پیرس سے لینے گئے لیکن انہیں مجبور نہیں کیا حتیٰ کہ وہ خود ہی واپس آ گئیں قائداعظم کی اکلوتی صاحبزادی دینا کی والدہ کی وفات کے بعد ان کی تربیت ننھیال میں ہوئی جو کہ آتش پرست تھے۔ انہوں نے ایک

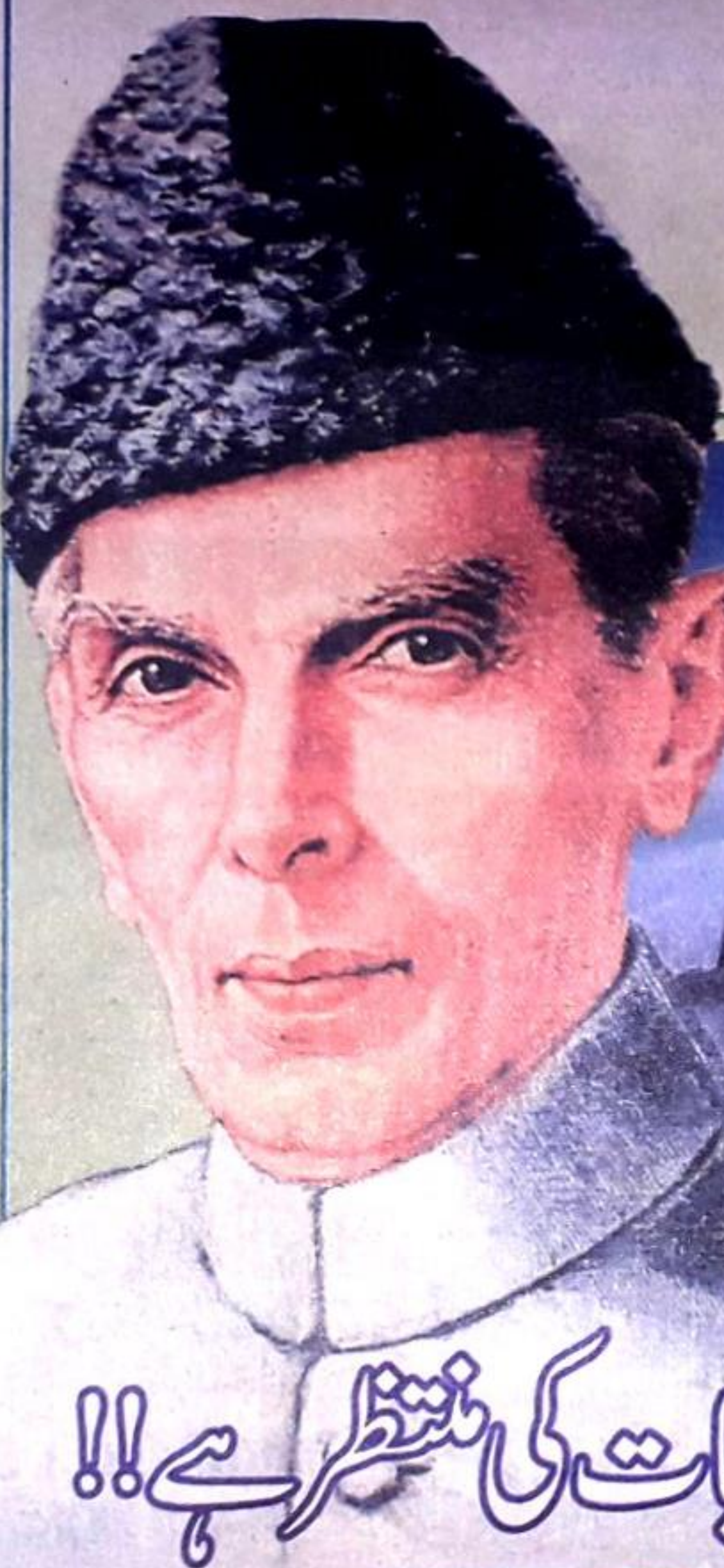
> انکی شخصیت ایسی ہے جن کے اعلیٰ کردار کی ان کے دشمنوں نے بھی گواہی دی اور غیروں کو بھی عزت وتعریف کرنے پر مجبور کر دیا

> وہ احترام آدمیت کے سختی سے قائل تھے، اسلامی احکامات پر عمل پیرا ہونے اور خواتین سے معاشرے میں صحت مندانہ کردار ادا کرنے کی توقع رکھتے

پارسی نوجوان سے شادی کا فیصلہ کیا تو قائداعظم نے اس پر صرف ایک اعتراض کیا انہوں نے فرمایا "تم کسی بھی ذات، برادری اور فرقے کے مسلمان لڑکے سے شادی کر لو اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا" نافرمان بیٹی نے اپنے عظیم باپ کا حکم نہ مانا اس پر قائداعظم نے کسی زبردستی کی بجائے انہیں ان کی زندگی گزارنے کی اجازت دی البتہ ان سے قطع تعلق کر لیا کیونکہ اس لڑکی نے ایک غیر مسلم سے شادی کر کے اپنے باپ سے دینی رشتہ منقطع کر لیا۔ بعد میں انہوں نے مسز دینا واڈیا کے تمام تر حقوق پورے کئے لیکن اسے کبھی "بیٹی" پکار کر نہ لکھا۔

قائداعظم کی ایک ہمشیرہ محترمہ مریم جناح کی ایک پوتی محترمہ گلشن چانڈیو قائد سے متعلق اپنی یادیں تازہ کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ "میری دادی ان سے بہت ہی قریب تھیں۔ پاکستان بننے سے ایک روز پہلے ہم بمبئی سے کراچی آئے تو میری والدہ نے گورنر جنرل ہاؤس فون کیا۔ ہمارا خیال تھا کہ وقت نکالنا بہت مشکل ہوگا لیکن انہوں نے ہمیں چائے پر مدعو کر لیا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے خاندان والوں کو کس قدر اہمیت دیتے تھے گلشن چانڈیو کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ وہ مغربی لباس میں قائد کے سامنے آ گئیں تو انہوں نے





عظیم قائد کی 59 ویں برسی

آج بھی اپنے سوالات کے جوابات کی منتظر ہے!!

نورین عظمت

ہماری یہ انتہائی بدقسمتی ہے کہ قائد تحریک آزادی میں مصروف رہنے کی وجہ سے ریاست کے صحیح جمہوری خدوخال کی وضاحت نہیں کر سکے مگر پھر بھی انکے خطابات ہماری رہنمائی کیلئے کافی تھے جن پر ہم عمل کر کے پاکستان میں حقیقی جمہوری فلاحی سماج کا قیام یقینی بنا سکتے تھے آزادی کے بعد ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تنازعہ کشمیر کے حوالہ سے چھڑ جانے والی جنگ پاکستانی ریاست کے محدود وسائل کو نگل لیا یہ مسئلہ آج بھی دونوں ممالک کے درمیان محاذ آرائی کی شکل میں موجود ہے جسکی وجہ دونوں ممالک کے درمیان بڑی جنگیں ہو چکی ہیں وسائل ہے اسلحہ کی خریداری کی دوڑ سے دونوں ریاستوں کے غریب عوام کی محرومیوں میں کمی نہیں کی جا سکی ہے اسکی وجہ سے ہم خودمختار آئینی اداروں کی تشکیل میں ناکام رہی ہے۔ ہماری ترجیحات بھی قومی وسائل کا بہتر استعمال آئینی اداروں کی بالادستی یکساں نظام تعلیم آزاد عدلیہ اور خودمختار الیکشن کا قیام نہیں رہی ہے جس کی وجہ سے ہمارے سماج میں جمہوری تخلیق اور تحقیقی رویے پروان نہیں چڑھ پائے جا سکے پاکستانی ریاست جسکا امیج بطور جمہوریت پسند اور روشن خیال اور اعتدال پسند ہونا چاہئے تھے وہ گزشتہ دور میں ایک بنیاد پرست پسند فرقہ پسند انداز اور انتہا پسند رجحانات رکھنے والے سماج کی شکل میں بڑی ہے۔ یہاں قائداعظم کے جمہوری افکار کو چیلنج کیا گیا اور ریاست کے خدوخال کو جنرل یحییٰ خان کے دور

مارشل ایڈمنسٹریٹر بن گئے ملک کے پہلے مارشل لا لگنے سے قبل کتنے وزیراعظم تبدیل ہوئے 1953 میں پاکستان کے امریکا میں سفیر محمد علی بوگرہ کو وزیراعظم بنایا گیا 1955 میں چودھری محمد علی وزیراعظم نامزد ہوئے 1956 میں سہروردی وزیراعظم بنائے گئے 1957 میں آئی آئی چندریگر اور ملک فیروز خان تھوڑے عرصے کیلئے وزیراعظم بنائے گئے مارشل لا لگنے کے بعد 1956 کا آئین ختم کر دیا گیا تو اس

پھانسی کی سزا دلوائی جو کہ پاکستان کی سیاسی تاریخ کا سب سے بڑا سانحہ ہے۔

جنرل ضیاالحق نے ایک ریفرنڈم میں خود کو صدر منتخب کروایا۔ اسکے اس غیر جمہوری عمل کی حمایت ملک کی تمام مذہبی جماعتوں اور کچھ سیاسی جماعتوں نے کی جنرل ضیاالحق نے اپنی تیار کردہ اسمبلی اور وزیراعظم جونیجو کو 29 مئی 1988 کو برطرف کر دیا ضیاءالحق کی حادثے میں وفات کے بعد منعقدہ انتخابات میں بےنظیر بھٹو اور نواز شریف دو دو مرتبہ وزیراعظم منتخب ہو گئے مگر وہ اپنی آئینی مدت نہیں پوری کر سکے

میں جنرل شیر علی کے نظریہ پاکستان کے تحت تراشنے کی کوشش کی گئی آخر قائداعظم کا ایک مستحکم جمہوری پاکستانی ریاست کا خواب کیوں شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکا آج عظیم قائد کو ہم سے رخصت ہوئے 59 سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے ذلتیں اور محرومیاں 58 سال سے پاکستانی عوام کا مقدمہ میں پاکستانی قوم اپنی یکجہتی کے حوالہ سے شناخت نہیں کروا سکی آج بھی ہم پنجابی سندھی بلوچی اور پختون کے حوالہ سے پہچانے جاتے ہیں یہ علاقائی قوم پرستی فکر قائد سے بالکل متصادم ہے۔ ہماری ریاست کے قیام کی بنیاد مذہب بھی ہمارے ایک ہزار میل دور رہنے والے بنگالی بھائیوں کو ہمارے ساتھ نہیں رکھ سکا اور وہ ہم سے پاکستان کے قیام کے پچیس سال بعد علیحدہ ہو گئے۔ قائداعظم نے جس محنت اور لگن کے ساتھ پاکستانی ریاست کا حصول کیا تھا انکی وفات سے لیڈر شپ کا خلاء پیدا ہو گیا ہے اور ہماری قوم مفاد پرستوں جاگیرداروں سرمایہ داروں اور بیوروکریسی کے تے چڑھ گئی جنہوں نے اپنے اقتدار کے استحکام کی خاطر نسل پرستی علاقائیت لسانی تضادات اور مذہبی فرقہ واریت کو فروغ دیا آزادی سے قبل

صورت حال پر محترمہ فاطمہ جناح نے کہا کہ اب ایک نیا دور شروع ہو گیا ہے ایوب خان اور انکی فوج کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ تمام بدعنوانیوں بدانتظامیوں افراتفری کو جڑ سے ختم کرے اور غیر سماجی کارروائیوں کو ختم کرے تاکہ عوام میں اطمینان اور ملک میں استحکام پیدا ہوا اور حالات بہتری کے راستے پر چلیں۔

حالات کو دیکھتے محترمہ فاطمہ جناح نے بنیادی جمہوریت کی بنیاد پر ایوب خان کے خلاف الیکشن لڑا اور قائداعظم کے پاکستان میں انتخاب ہار گئیں ایوب خان ایک عوامی تحریک کے نتیجہ میں اقتدار یحییٰ خان کے حوالہ کر کے رخصت ہوئے ایوب خان نے 1956 کا آئین ختم کیا اور یحییٰ خان نے 1962 کا آئین ختم کیا یحییٰ خان نے 31 مارچ 1969ء کو اپنے آپ کو ملک کا صدر مقرر کر لیا۔ 1970 میں جماعتی بنیادوں پر انتخابات منعقد کروائے جو کہ تاریخ کے سب سے زیادہ غیر جانبدارانہ انتخابات ہیں مگر مشرقی پاکستان پر انکی فوج کشی کی ضمانت نے اسے ختم کر دیا ملک دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ بھٹو صاحب پاکستان کی تاریخ کے

اور کرپشن کے الزامات پر معزول کر دیے گئے نواز شریف کی سپریم کورٹ نے اپیل منظور کر کے انکی حکومت بحال کر دی مگر 19 جولائی 1993 کو آرمی چیف کاکڑ نے نواز شریف اور صدر غلام اسحٰق خاں کی حکومت کو برخاست کر دیا۔ ملک میں دوبارہ الیکشن ہوئے تو بینظیر پھر وزیراعظم اور فاروق لغاری جو پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل تھے صدر پاکستان بن گئے بینظیر حکومت کی برطرفی کے بعد نواز شریف دوبارہ منتخب ہوئے اور دو تہائی اکثریت سے اختیارات کا توازن وزیراعظم کے پلڑے میں ڈالنے کیلئے آئینی ترامیم کیں جو کہ اقتدار کی بالادست قوتوں کی خواہشات ومفادات سے متصادم تھیں۔ 12 اکتوبر 1999ء کو نواز شریف کو ہٹا دیا گیا۔ جبکہ رفیق تارڑ نے استعفیٰ نہیں دیا تھا۔ 12 اکتوبر 1999 میں فوج کے سربراہ نے چوتھی مرتبہ منتخب وزیراعظم کو اقتدار سے معزول کیا فوج کے اس عمل کی عوام نے پذیرائی کی الگ بات ہے کہ آنے والی ہر فوجی حکومت نے عوام کو مایوس کیا مغرب میں لوگ جمہوریت کی پٹڑی سے اترنے پر احتجاج کرتے ہیں مگر پاکستان میں اکثریت نے ہمیشہ نام نہاد



یہاں جمہوریت کی لاش بار بار نئے کفن کے ساتھ دفن ہوتی رہتی ہے

فرد واحد کو تفویض کر دیئے گئے اور آئین سے منافی اقدامات کو قانونی حیثیت دے دی گئی فوج کی طاقت سے اقتدار میں آ کر ریفرنڈم کے ذریعہ صدر بنا حکومت کے تمام ذرائع کنگ پارٹی کو جتوانے کیلئے استعمال کرنا جسکا اظہار حالیہ بلدیاتی انتخابات میں ہوا

میں جمہوریت کی جڑوں کو مضبوط کر سکتے ہیں کیونکہ ہم نے جمہوری روایات کے فروغ کیلئے جاگیرداری نظام کے خاتمے کیلئے کوئی قانون سازی نہیں کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو جاگیرداری اور جمہوریت ایک ساتھ نہیں چل سکتے اسکے خاتمے کے بغیر نمائندہ

کے حوالے سے پہچانے جاتے ہیں یہ علاقائی قوم پرستی فکر قائد سے بالکل متصادم ہے۔ ہماری ریاست کے قیام کی بنیاد مذہب بھی ہمارے ایک ہزار میل دور رہنے والے بنگالی بھائیوں کو ہمارے ساتھ نہیں رکھ سکا اور وہ ہم سے پاکستان کے قیام کے پچیس سال بعد علیحدہ ہو گئے۔ قائداعظم نے جس محنت اور لگن کے ساتھ پاکستانی ریاست کا حصول کیا تھا انکی وفات سے لیڈر شپ کا خلاء پیدا ہو گیا ہے اور ہماری قوم مفاد پرستوں جاگیرداروں سرمایہ داروں اور بیورو کریسی کے تحت چڑھ گئی جنہوں نے اپنے اقتدار کے استحکام کی خاطر نسل پرستی علاقائیت لسانی تضادات اور مذہبی فرقہ واریت کو فروغ دیا۔ آزادی سے قبل ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کا قتل کرتے تھے مگر اب پاکستان میں مسلمان مذہبی فرقہ واریت اور نسل پرستی کے حوالہ سے ایک دوسرے کا گلا کاٹتے ہیں پھر میں کیا تبدیلی آئی تشدد میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا۔ مذہبی طاقتوں نے کبھی فرقہ واریت کے تضادات کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی ایک دوسرے کے درمیان بھائی چارے کا درس دیا سارے سیاستدان اتنے کمزور تھے کہ انہوں نے متعدد طبقات کے ساتھ عوام کی لڑائی کرنے کی بجائے چھوٹے مفادات کے حصول کے لئے سمجھوتے کی راہ اپنائی یا نظریہ ضرورت کے تحت آمروں کے ذریعہ جمہوری سماج کی راہ ہموار کرتے رہے اس طرح پاکستان میں افواج پاکستان کے علاوہ کوئی بھی ادارہ حقیقی معنوں میں مستحکم اور آزادانہ کردار نہیں ادا کر سکا قائداعظم کی وفات کے بعد ایک طویل عرصہ تک ہماری سرزمین آئین کے بغیر رہی تو فوج نے نااہل سیاستدانوں کو یہ طرف کرکے اقتدار سنبھال لیا جس سے 1956 کے آئین کی بساط کو لپیٹ دیا گیا ستم ظریفی دیکھئے 27 اکتوبر 1958ء مارشل لا کا دن انقلاب کا دن دیا صدر سکندر مرزا کو وزیر دفاع ایوب خان برطرف کرکے جمہوریہ پاکستان کے پہلے

خلاف کو دیکھتے ہوئے محترمہ فاطمہ جناح نے بنیادی جمہوریت کی بنیاد پر ایوب خان کے خلاف الیکشن لڑا اور قائداعظم کے پاکستان میں انتخاب ہار گئیں ایوب خان ایک عوامی تحریک کے نتیجہ میں اقتدار یحییٰ خان کے حوالہ کرکے رخصت ہوئے ایوب خان نے 1956 کا آئین ختم کیا اور یحییٰ خان نے 1962 کا آئین ختم کیا یحییٰ خان نے 31 مارچ 1969ء کو اپنے آپ کو ملک کا صدر مقرر کر لیا۔ 1970 میں جماعتی بنیادوں پر انتخابات منعقد کروائے جو کہ تاریخ کے سب سے زیادہ غیر جانبدارانہ انتخابات ہیں مگر مشرقی پاکستان پر اکثر فوج کشی کی ضمانت نے اسے ختم کر دیا ملک دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ بھٹو صاحب پاکستان کی تاریخ کے پہلے سول مارشل ایڈمنسٹریٹر بن گئے اور صدر پاکستان بھی رہے ہیں دونوں عہدے انہوں نے 21

بینظیر حکومت کی برطرفی کے بعد نواز شریف دوبارہ منتخب ہوئے اور دوتہائی اکثریت سے اختیارات کا توازن وزیراعظم کے پلڑے میں ڈالنے کیلئے آئینی ترامیم کیں جو کہ اقتدار کی بالادست قوتوں کی خواہشات ومفادات سے متصادم تھیں۔ 12 اکتوبر 1999ء کو نواز شریف کو ہٹا دیا گیا۔ جبکہ رفیق تارڑ نے استعفیٰ نہیں دیا تھا۔ 12 اکتوبر 1999 میں فوج کے سربراہ نے چوتھی مرتبہ منتخب وزیراعظم کو اقتدار سے معزول کیا فوج کے اس عمل کی عوام نے پذیرائی کی الگ بات ہے کہ آنے والی ہر فوجی حکومت نے عوام کو مایوس کیا مغرب میں لوگ جمہوریت کی پٹری سے اترنے پر احتجاج کرتے ہیں مگر پاکستان میں اکثریت نے ہمیشہ نام نہاد جمہوریت کے ہٹائے جانے پر ہمیشہ خوشی کا اظہار کیا ہے اور اب کوئی سیاستدانوں پر اعتماد کرنے کیلئے تیار

پاکستان میں بے بس اور مظلوم انسان کسی مسیحا یا فعال سیاسی جماعت کی تلاش میں ہے

آج پاکستان کا ریاستی ڈھانچہ جاگیرداروں، بیوروکریسی، منی مافیا سفید اور خاکیوں پر مشتمل ہے

دسمبر 1971 سے 14 اگست 1973 تک اپنے پاس رکھے بھٹو صاحب 1973 کے آئین کی تشکیل کے بعد وزیراعظم بن گئے۔ اپنے دور اقتدار میں بھٹو پیشہ فوج سے خائف رہتے تھے انہوں نے ٹکا خان کو فوج کے سربراہ کی حیثیت سے ہٹا کر جنرل ضیاالحق کو اپنا قابل اعتماد سمجھتے ہوئے کمانڈر ان چیف کے عہدے پر فائز کر دیا۔ 1977 کے انتخابات کی دھاندلی کے خلاف چلنے والی تحریک جسکو ایجنسیوں اور مذہبی جماعتوں نے تحریک نظام مصطفیٰ کا نام دیا تھا کی آڑ میں جنرل ضیاالحق نے عوامی حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد منتخب وزیراعظم کو عدالتی سزا کے ذریعہ

نہیں ہے۔

جنرل پرویز مشرف جب تشریف لائے تو فرمایا پاکستان کی فوج کی کوئی تمنا نہیں ہے کہ وہ انتہائی ضرورت سے زیادہ رکے وہ اصلی جمہوریت کی راہ ہموار کرنا چاہتی ہے جو پاکستان میں پروان چڑھ سکے جنرل پرویز مشرف نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ پاکستان ایک ایسے دوراہے پر کھڑا ہے کہ ہم اسے یا تو بنا سکتے ہیں یا توڑ سکتے ہیں مگر ہماری تمام کوشش ہوگی کہ ہم پاکستان کو بنائیں مگر کیا ہوا 2002ء کے انتخابات کے بعد 17 ترمیم کے ذریعہ مذہبی قوتوں کی حمایت سے تمام اختیارات

یہاں جمہوریت کی لاش بار بار نئے کفن کے ساتھ دفن ہوتی رہتی ہے

فرد واحد کو تفویض کر دیئے گئے اور آئین سے منافی اقدامات کو قانونی حیثیت دے دی گئی فوج کی طاقت سے اقتدار میں آنا ریفرنڈم کے ذریعہ صدر بننا حکومت کے تمام ذرائع کنگ پارٹی کو جتوانے کیلئے استعمال کرنا جسکا اظہار حالیہ بلدیاتی انتخابات میں ہوا ہے قانونی مشینری کو تباہ کرنا سیاستدانوں کی نیب کے ذریعہ بلیک میلنگ اور انہیں ڈرا دھمکا کر حکومت میں شامل کرنا تھا۔ یہ سب غیر جمہوری اور غیر آئینی اقدامات ایسے سیاستدان کے حاصل کردہ ملک میں کئے گئے تھے جس نے ہمیشہ اصولوں اور قانون کی پاسداری کی تھی ہم نے دیکھا ملک کو جمہوریت کی پٹری پر ڈالنے کی خاطر ایوب خان نے الیکشن کروائے یحییٰ خان نے شفاف انتخابات کروائے بھٹو نے الیکشن کروائے جنرل ضیاالحق نے کروائے غلام اسحاق اور فاروق لغاری نے انتخابات کروائے مگر ان سے کیا ہوا الیکشن کروانے والوں کا کیا ہوا۔ ملک ٹوٹا مگر کسی پر اثر نہ ہوا جمہوریت کی لاش بار بار نئے کفن کے ساتھ دفن ہوتی رہی بدعنوانی میں خاتمے کی بجائے اضافہ ہوا۔ جسکی وجوہات پاکستان کی معاشی اساس جو کہ جاگیردارانہ اور سرمایہ دارانہ روایات کی حامل ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوئی اسکے تحفظ کیلئے آج بھی قانون اور حمایت یافتہ سول اور فوجی بیوروکریسی موجود ہے اور انہی کے باہمی گٹھ جوڑ سے ہمیشہ ایک ہی جیسے طبقات ہر عہد اقتدار میں حکمران ہوتے ہیں اس طرح قائد کی فلاحی مملکت کے قیام کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکا۔

آج قائداعظم کی روح سے شرمندہ ہو کر ہم پاکستان میں جمہوریت کی جڑوں کو مضبوط کر سکتے ہیں کیونکہ ہم نے جمہوری روایات کے فروغ کیلئے جاگیرداری نظام کے خاتمے کیلئے کوئی قانون سازی نہیں کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو جاگیرداری اور جمہوریت ایک ساتھ نہیں چل سکتے اسکے خاتمے کے بغیر نمائندہ جمہوریت کا قیام ممکن نہیں ہے اور نہ ہی صنعتی انقلاب لایا جا سکتا ہے کیونکہ یہ ایک ایسا گھر ہے جہاں پر اجارہ داریوں کی فضا میں انسان دوست رویوں کو پروان نہیں چڑھایا جا سکتا آج پاکستان کا ریاستی ڈھانچہ جاگیرداروں بیوروکریسی منی مافیا سفید اور خاکیوں پر مشتمل ہے جب ملک میں کسی صحیح عوامی سیاسی تحریک کی راہ ہموار ہوتی ہے تو مذہبی طبقات اور جاگیردار نان ایشوز کی سیاست کے ذریعہ اسکو ناکام بنانے کے ساتھ اپنے حامیوں کو اقتدار پر قبضہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں آج قائداعظم کے پاکستان میں بے بس اور مظلوم انسان کسی مسیحا یا فعال سیاسی جماعت کی تلاش میں ہے جو انکے دکھوں کا مداوا کر سکے وہ آزادی کے 60 سال گزارنے کے بعد عظیم قائد محمد علی جناح کی برسی اپنے سوالات کے جوابات کی منتظر ہے کہ ہماری ریاست بے پناہ قدرتی وسائل سے مالا مال ہے ذہنی صلاحیتوں کے افراد کی دھرتی زندگی کے ہر میدان میں پسپائی سے دوچار کیوں ہے اور ہماری قوم آج عظیم قائد کی 59 ویں برسی پر اپنے بنیادی جمہوری حقوق اور حقیقی جمہوریت اور ووٹ کے آزادانہ حق سے محروم کیوں ہے میرے قائد تیرے بے بس اور مجبور عوام اس ضمن میں بالکل بے قصور ہیں۔

ڈرنے والے، نہ جھکنے والے، اور اپنے نظریات سے نہ مڑنے والے شخص تھے۔ یہ وہ خوبیاں تھیں جن سے ان کے مقابل رہنما تھے کردار کی یہی بلندی تھی جس نے انہیں نہ صرف مسلمانوں کا مقبول ترین رہنما بنا دیا بلکہ غیروں کو بھی عزت اور تعریف کرنے پر مجبور کر دیا پاکستان کے قیام کے بعد قائداعظم کے حوالے سے بہت تحقیقی کام ہوا لیکن یہ سارے کا سارا ہی ان کی سیاسی زندگی کے متعلق تھا حیات قائد کے نجی اور ذاتی زندگی کے حوالے سے بہت سے گوشے ایسے ہیں جن پر ابھی بھی بہت کام کرنے کی ضرورت ہے۔

ان کی نجی زندگی کے حوالے سے جتنا بھی کام سامنے آیا ہے اس سے ایک بات واضح ہو جاتی ہے کہ وہ ذاتی زندگی میں خود بھی انہی اصولوں کی پیروی کرتے تھے جن پر عمل کرنے کا دوسروں کو کہتے تھے ان میں حقیقت کو تسلیم کرنے کا مادہ بہت زیادہ تھا اور وہ کبھی بھی ایسی بات نہ کہتے جو غلط یا خیالی ہوتی وہ انسانی آزادیوں کے بہت قائل تھے اور اپنے گھر یا دوستوں کے حوالے سے وہ ہر کسی کی ذاتی آزادی اور خودمختاری کا پورا پورا احترام کرتے تھے دراصل جب وہ حصول تعلیم کیلئے لندن گئے تو ان دنوں وہاں پر لارڈ مورلے کی "لبرل ازم" کی تحریک زوروں پر تھی یہ تحریک برطانیہ کے حکومتی سیاسی اور روایت پسند حلقوں میں ناپسندیدہ سمجھی جاتی تھی ایک غلام ملک کا باشندہ ہونے کے باوجود وہ اسکی میٹنگز اور جلسوں میں شرکت کرتے اور سرعام اس کے حق میں تقریریں کیا کرتے۔ غالباً اپنے وطن کی غلامی نے ان کے ذہن میں آزادی کی قدر پورے طور سے تسلیم کرائی تھی خود قائداعظم کے اپنے الفاظ میں "انسانی آزادیوں کی تحریک میری زندگی کا ایک حصہ ہے اور اس سے مجھے بہت بہت مہمیز ملتی ہے۔

قائداعظم 30 سال سے زیادہ عرصہ تک مجلس قانون ساز کے رکن رہے۔ اتنے طویل عرصے میں بہت سے اتار چڑھاؤ آئے۔ وہ خود بھی اپنی شخصی آزادی کی سختی سے متاثر ہو کر جناح ہال تعمیر کیا۔

قائداعظم جس طرح اپنی زندگی کی حفاظت کرتے اسی طرح دوسروں کی آزادی کا بھی احترام کرتے۔ وہ "احترام آدمیت کے بھی سختی سے قائل تھے۔ ایک نوجوان نے ان کے ہاتھوں کو بوسہ دینے کی کوشش کی تو انہوں نے سختی سے روکتے ہوئے فرمایا۔

(دوبارہ کبھی ایسا مت کرنا۔ یہ انسانی عظمت کے خلاف ہے) خواتین کے حوالے سے بھی قائداعظم کے نظریات اور ان کی سوچ ہرگز روایتی تھی۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ وہ [illegible] یا یورپی طرز آزادی کے قائل تھے بلکہ وہ اسلامی احکامات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بھی خواتین سے معاشرے میں صحت مندانہ کردار ادا کرنے کی توقع رکھتے تھے۔ اپنی خاندانی زندگی اور معاشرتی روایات کو پس پشت ڈال کر اپنی چھوٹی بہن محترمہ فاطمہ جناح کو تعلیم دلوائی انگلینڈ سے واپسی پر جب انہوں نے دیکھا کہ ان کی بہنوں کی تعلیم پر وہ توجہ نہیں دی گئی جو ان کا حق تھی تو انہوں نے فاطمہ جناح کو 1902ء میں بندھارا کانونٹ سکول میں داخل کروایا۔ اس کے بعد 1906ء میں سینٹ پیٹرک سکول بمبئی میں ان کا داخلہ کروا دیا جہاں سے انہوں نے سینئر کیمبرج کیا اس کے بعد 1919ء میں ان کو ڈاکٹر احمد ڈینٹل کالج کلکتہ میں زبردستی داخلہ دلوایا تاکہ وہ اپنے بچپن کے خواب کی تکمیل کر سکیں فاطمہ جناح کو حصول تعلیم کیلئے ہاسٹل میں رہنا پڑا جو کہ قائداعظم کی خاندانی روایات میں پسندیدہ نہیں سمجھا جاتا تھا ان کے ڈینٹل ڈاکٹر بننے کے بعد قائداعظم نے انہیں کلینک بھی قائم کرنے کی اجازت دے دی جو اس دور میں نہایت عجیب بات تھی۔

شادی کے بعد حضرت قائداعظم کے ٹھوس مؤقف میں تبدیلی نہیں آئی تھی۔ انہوں نے محترمہ رتی جناح کو اجازت دی تھی کہ وہ اپنے کیریئر کے طور پر جو چاہیں

تمام تر حقوق پورے تھے [illegible] لکھا۔

قائداعظم کی ایک ہمشیرہ محترمہ مریم جناح کی ایک پوتی محترمہ گلشن چانڈیو قائد سے متعلق اپنی یادیں تازہ کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ "میری دادی ان سے بہت ہی قریب تھیں۔ پاکستان بننے سے ایک روز پہلے ہم بمبئی سے کراچی آئے تو میری والدہ نے گورنر جنرل ہاؤس فون کیا۔ ہمارا خیال تھا کہ وقت نکالنا بہت مشکل ہوگا لیکن انہوں نے ہمیں چائے پر مدعو کر لیا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے خاندان والوں کو کس قدر اہمیت دیتے تھے گلشن چانڈیو کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ وہ مغربی لباس میں قائد کے سامنے آئیں تو انہوں نے اس قسم کا لباس پہننے سے منع فرمایا اور مشرقی لباس زیب تن کرنے کی ہدایت کی انہوں نے ایک مرتبہ کچھ زیورات خریدے تو قائداعظم نے فرمایا "ایک ہی بڑا زیور پہنو بجائے اس کے چھوٹے چھوٹے بہت سے زیورات پہنو"۔ قائداعظم انتہائی باذوق شخصیت تھے محترمہ گلشن کے والد نے کچھ فرنیچر خریدنا تھا تو قائداعظم نے انہیں ایک کاریگر کے متعلق بتایا جو کہ بمبئی کے علاقے میں بہترین کاریگر تھا وہ حیران رہ گئے کہ ایک انتہائی مصروف ترین شخصیت کا مشاہدہ کتنا تیز اور اس کا ذوق کس قدر اعلیٰ ہے۔

سکندر حیات کی صاحبزادی سائیکل پر سوار ہو کر کچھ پمفلٹ ممووٹ ہاؤس لے گئیں جہاں قائد ٹھہرے ہوئے تھے۔ ان پمفلٹس پر لکھا تھا کہ یونیسٹ پارٹی نے پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے چوکیدار کو کہا کہ وہ قائد کو ان کے بارے میں بتائے تو انہوں نے فوراً بلا لیا۔ وہ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ایک میچور فرد کی مانند میرا احترام کیا ان کی گفتگو سے قطعاً یہ ظاہر نہیں ہوتا تھا کہ وہ محترمہ طاہرہ مظہر علی کی ایک نوجوان لڑکی سمجھ کر اس سے بات کر رہے ہیں۔

احترام آدمیت کے جن اصولوں کا درس ہمارے دین نے ہمیں دیا ہے قائد اس پر پورے طور سے عمل پیرا تھے اور یہی ان کی عظمت کا راز ہے۔

پروفیسر وحید عزیز

قائد کی زندگی کے آخری ایام

پاکستان کی تخلیق کوئی آسان عمل نہیں بلکہ بے انتہا مشکل نظر آتا تھا مگر ایک دبلے پتلے شخص نے اپنے کردار اور مضبوط عزم کی بدولت اسے اتنا سہل کر دیا کہ ایسا محسوس ہونے لگا اکثریت وقوت دونوں کی حیثیت ہی نہیں تھی۔ جسمانی لحاظ سے اگرچہ قائداعظم بہت صحت مند نہ تھے مگر ذہنی اعتبار سے اس قدر مضبوط تھے کہ مخالفین کو بھی اعتراف کرنا پڑا "محمد علی بلاشبہ جو کہتے ہیں کرتے ہیں"۔ یہ اعتراف بھی کرنا پڑا کہ کانگریس کے پاس ایک جناح ہوتا تو پاکستان کبھی نہ بن پاتا خواہ ان کے پاس ہزار گاندھی کیوں نہ ہوتے۔ یہ قائد کی سیاسی بصیرت تھی جس کے مداح غیر بھی تھے اسی سوچ اور بصیرت نے قائد کو ایسی زندگی بخش دی ہے جسے موت نہیں مار سکتی۔

بیسویں صدی نے برصغیر کے سیاسی پردے پر کئی مدبر معتبر سیاستدان دیکھے جو سمجھ بوجھ اور اپنی ذہانت کی بدولت عوام میں پذیرائی بھی حاصل کر چکے تھے۔ مگر ان تمام سیاستدانوں میں کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو سوچ ارادے کی پختگی اور مقصد کی دیانت میں محمد علی جناح کے برابر نظر آتا ہو۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ محمد علی جناح برصغیر کے مسلمانوں کے غیر متنازعہ راہنما تھے۔ اس لئے محمد علی جناح کو ان کے نام سے قائداعظم کے لقب سے زیادہ شہرت ملی۔

قائداعظم محمد علی جناح ایک مخلص اور دیانت دار سیاستدان تھے اور مقصد کی دیانت کو بخوبی نبھانا جانتے تھے دنیا میں بڑے لوگ وہی ہوتے ہیں جو اپنی سوچ، اپنے افکار و خیالات میں بڑے ہوتے ہیں اور ان کے آخری ایام کی باتیں، آخری لمحات کی باتیں ان کی زندگیوں کا نچوڑ ہوتی ہیں یہاں قارئین کی نظر قائداعظم کے آخری ایام کی باتیں ہیں۔

آخری سرکاری دورہ

قائداعظم نے علیحدہ وطن کے لیے انتھک کوشش کی اور اس کوشش کی کامیاب تکمیل کے لیے آپ نے یوں تو برصغیر کے ہر صوبے کا بار بار دورہ کیا مگر گورنر جنرل پاکستان کی حیثیت سے آپ کا آخری سرکاری دورہ صوبہ سرحد کا تھا۔ قائداعظم کو پاکستان کے چپے چپے سے پیار تھا کیونکہ اس کے حصول کے لیے انہوں نے ہر طرح کی کوشش کی تھی جس طرح انہیں پاکستان کے ہر کونے سے پیار تھا اسی طرح صوبہ سرحد سے بھی آپ کو قلبی لگاؤ تھا۔ آپ کے مشہور چودہ نکات (جو 1929 میں پیش کئے گئے تھے) میں صوبہ سرحد کی اصلاحات کا مطالبہ بھی شامل تھا۔ پھر 1939ء میں جب انہوں نے وصیت تیار کی تو جن درسگاہوں کو آپ نے اپنی جائیداد سے مالی امداد دینے کی وصیت فرمائی تھی ان میں اسلامیہ کالج پشاور بھی تھا۔

قائداعظم محمد علی جناح 1936ء میں پہلی بار پشاور آئے تھے مسلم لیگ کی تنظیم کے سلسلے میں دوبارہ 1945ء میں پشاور میں بڑی کانفرنس کے سلسلے میں تشریف لائے تھے پھر جولائی 1947ء کو یہاں علماء، مشائخ ان کے مریدین طلباء اور صوبہ سرحد کی لائق احترام برقع پوش خواتین نے پاکستان کے ریفرنڈم میں اپنا تاریخی فیصلہ سنایا۔ گورنر جنرل پاکستان کی حیثیت سے صوبہ سرحد کے دورے پر قائداعظم 11 اپریل 1948 کو پشاور پہنچے اور مختلف شہروں کا دورہ کیا اور مختلف تقریبات میں حصہ لیا۔ سب سے بڑا اجتماع جس سے آپ نے خطاب فرمایا قلعہ بالا حصار کے سامنے پریڈ گراؤنڈ میں ہوا۔ جہاں تین لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی 16 اپریل 1948ء کو قائداعظم ڈیرہ اسماعیل خان پہنچ گئے۔ ڈیرہ میں جلسہ عام کا اعلان صرف 18 گھنٹے پہلے کیا گیا تھا۔ اس کے باوجود لوگوں کی ایک بڑی تعداد جلسے میں شریک ہوئی اور اس کے علاوہ وقت روزہ، الجلال، اور وقت روزہ، مجاہد کے صفحہ اول پر نظم "فسانہ درد" شائع کی۔ قائداعظم محمد علی جناح نے وہاں اپنی تقریر میں پاکستان کی بے سروسامانی کا تذکرہ کیا لیکن مستقبل میں اسے ایک مضبوط ریاست قرار دیا اور پشاور میں سول افسران سے بھی خطاب کیا اور امید ظاہر کی کہ وہ اس وطن کے دفاع کے لیے مضبوط کردار ادا کریں گے۔

آخری سرکاری تقریب

قائداعظم محمد علی جناح ایک مدبر سیاستدان اور باکمال ماہر قانون تھے یہ علم و ہنر انہیں ایسے ہی حاصل نہیں ہو گیا تھا بلکہ 40 سال کی ریاضت کا اثر تھا۔ قائداعظم محمد علی جناح 40 سال تک 14 گھنٹے کام کرتے تھے اور تحریک پاکستان کے دوران تو برصغیر کے غیر متنازعہ مسلمان رہنما نے 18 گھنٹے کام کیا دن رات کام کرنے کی بدولت ہی عظیم رہنما و سیاستدان کی صحت جون 1948ء میں بہت ہی خراب ہو گئی اور وہ زیارت میں سخت علیل تھے علالت کے باوجود بھی محمد علی جناح نے پاکستان کی ترقی وخوشحالی کے لیے ہر کام کیا اور کبھی تھکاوٹ محسوس نہیں کی۔ قیام پاکستان سے قبل ہی قائداعظم کی خواہش پر پورے برصغیر میں مسلم چیمبر آف کامرس قائم ہوئے تھے اور اورینٹ ایئرویز، مسلم کمرشل بینک اور محمدی اسٹیم شپ کمپنی قائم ہوئی اور اورینٹ ایئرویز ہی بعد میں PIA کے نام سے ایک وسیع تر ادارہ بن گیا۔ یکم جولائی 1948ء کو قائداعظم زیارت سے کراچی پہنچے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح کرنے کے لیے یہ بانی پاکستان کی آخری سرکاری تقریب تھی۔

آخری علاج... بیماری کا

1934 میں قائداعظم کے پیٹ میں درد ہوا لندن کے ڈاکٹروں نے بیماری کی غلط تشخیص کی پھر جرمنی میں بھی ڈاکٹر سے رابطہ کیا گیا مگر فرق نہ پڑا اس کے بعد ایک مشہور مسلمان ڈاکٹر سے رجوع کیا اس نے انتہائی خطرناک اور جان لیوا بیماری کا اشارہ کیا۔ مگر برصغیر کے سب سے بڑے اور عظیم سیاستدان نے بیماری سے مرنا گوارا کیا لیکن علاج نہ کروایا اور ڈاکٹر سے کہا۔

"آج سے یہ راز تمہارے اور میرے سینے میں دفن ہونا چاہیے کیونکہ اگر اس بیماری کا علم مسلمانوں کو ہوا تو یہ خبر بجلی بن کر ان کے دلوں پر گرے گی اور ہندوؤں کے حوصلے بڑھ جائیں گے۔ ایسی عظمت کی مثال کہاں ملتی ہے کیسے پاکستان نہ بنتا جب اسے بنانے والا اپنی جان وصحت کی پرواہ کئے بغیر اسی ریاست کے حصول کے لیے لڑتے رہے تھے۔ قائداعظم نے بیماری کی جنگ اکیلے وتنہا لڑی اور کسی کو اپنی بیماری کی تکلیف میں شریک نہیں کیا۔ قائداعظم نے صرف پاکستانی ڈاکٹرز ہی سے علاج کروایا اور پاکستانی ادویات ہی استعمال کیں۔ قائداعظم کے انتقال کے بعد یہ خبر عام ہوئی کہ انہیں ٹی بی جیسی خطرناک بیماری تھی۔ ہندو لیڈرز اور انگریز بھی حیران تھے۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے غصے میں میز پر مکہ مار کر کہا کہ مجھے پتہ ہوتا تو میں پاکستان چند سالوں کے لیے مؤخر کر دیتا اور اگر جناح نہ ہوتے تو پاکستان کون بناتا۔

قائد کی آخری خواہش

5 ستمبر سے 8 ستمبر تک نیم بے ہوشی کی حالت میں رہے اور جب ذرا سنبھلے تو دوسرے دن ایک خواہش کی اپنے معالج سے کہ مجھے ریڈیو پاکستان سے خبریں سنی ہیں۔ قائداعظم نے 9 ستمبر 1948 کو آخری بار ریڈیو پاکستان پر خبریں سنی۔ ریڈیو پاکستان کیلئے یہ بڑے اعزاز ومرتبے کی بات ہے کہ آخری خواہش میں ان کا نام بھی ہے۔

عظیم و مدبر سیاستدان کا آخری پیغام

پاکستان وجود میں آ گیا مگر اسے حاصل کرنے میں کئی خاندان مٹ گئے زخموں سے چور تھے ہر چہرہ اجڑا اور پریشان تھا مگر دل خوش تھے کہ انہوں نے اپنے مقاصد کی تکمیل حاصل کر لی۔ 30 اکتوبر 1947ء کو قائد نے یونیورسٹی گراؤنڈ لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

(دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو تباہ نہیں کر سکتی)

ان الفاظ نے تھکے ہارے زخموں سے چور لوگوں پر جادوئی اثر کیا اور انہیں ایسا محسوس ہوا کہ قدرت نے ان پر خاص قسم کی توانائی نازل کر دی ہے۔ پاکستان کی پہلی سالگرہ کے موقع پر قائداعظم نے شدید علالت کے باوجود ولولہ انگیز پیغام دیا اور یہ کہ ان کی زندگی کا آخری پیغام تھا قائداعظم نے فرمایا۔

"آج ہم اپنی آزادی کی پہلی سالگرہ منا رہے ہیں پاکستان کا قیام ایک ایسی حقیقت ہے جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ گزشتہ ایک سال کے دوران ہم نے جس عزم، بلند حوصلگی اور دور اندیشی کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا ہے اس نے دشمن کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا ہے۔ ہمارے دشمن نے بہت چاہا کہ مملکت پاکستان وجود میں آتے ہی ختم ہو جائے لیکن وہ اپنی سازشوں میں ناکام رہے پھر وہ آس لگائے بیٹھے رہے کہ یہ ملک اقتصادی لحاظ سے دیوالیہ ہو جائے تاکہ جو کام ان کی تلوار نہ کر سکی وہ اقتصادی تباہی کے ذریعے پورا ہو جائے لیکن ہمارے پہلے ہی بجٹ نے ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا نامساعد حالات کے باوجود پاکستان نے صرف ایک سال کے اندر تجارتی توازن کو اپنے حق میں لے لیا اور اقتصادی لحاظ ہر شعبے میں ترقی کی راہ پر تیزی سے گامزن ہیں قدرت نے آپ کو ہر چیز عطا کی ہے آپ کے وسائل لامحدود ہیں آپ کی مملکت کی بنیاد رکھی جا چکی ہے اور اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ جس قدر جلد اور جتنی اچھی طرح ممکن ہو اس کی تعمیر کریں، آگے بڑھیں میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں خدا آپ کا ہمیشہ حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

آخری سلام

10 ستمبر کو ان کی حالت کوئٹہ میں نہایت ہی خراب ہو گئی۔ ڈاکٹر مایوس ہو گئے تھے۔ برصغیر کا عظیم سیاست دان اور بہترین انسان دنیا سے رخصت ہونے کے قریب تھا۔ قائداعظم کا سامان پیک کر دیا گیا تھا انہیں کراچی لے جانے کی تیاری تھی۔ قائداعظم کا جہاز "سلور وائکنگ" اور دوڈ کوٹہ جہاز 11 ستمبر کو صبح کوئٹہ پہنچ گئے۔ دن 12 بجے کراچی جانے کی درخواست کی گئی جسے انہوں نے مان لیا 2 بجے دن کو جب ڈاکٹر انہیں ایمبولینس سے اتار کر جہاز میں لے جانے لگے تو وہاں لوگوں نے ایسا منظر دیکھا جو پوری قوم کے لیے احساس فرض کا بہترین نمونہ تھا۔ قائد اسٹریچر پر بے حس وحرکت پڑے تھے جہاز کا عملہ اپنے کپتان کی قیادت میں قطار بنائے کھڑا تھا جب اسٹریچر جہاز کی سیڑھیوں کے قریب پہنچا تو عملے نے سلامی دی۔ قائد کے بے جان جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور پوری توانائی کو اپنے ہاتھ میں لا کر انہوں نے ہاتھ بلند کیا اور سلامی کا جواب دیا۔ سلام کے فوراً بعد ہاتھ اسٹریچر پر گر گیا۔ قائد کا آخری سلام قوم کے لیے احساس فرض کا پیغام تھا۔

عظمت برصغیر کا آخری سفر

موت ایک اٹل حقیقت ہے اور ہر زندہ شخص کو اس کا ذائقہ بھی چکھنا ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے اپنی زندگی بہترین انسان اور مثالی سیاستدان کے طور پر گزاری قائد کے انتقال سے تقریباً آدھا گھنٹہ پہلے معالج ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش نے آپ سے کہا کہ میں نے آپ کو طاقت کا انجکشن دیا ہے اب آپ انشاءاللہ جلد صحت یاب ہو جائیں گے مگر قائد نے آہستہ سے جواب دیا "نہیں نہیں اب نہیں" ان پر رفتہ رفتہ غنودگی طاری ہوتی گئی اسی عالم میں آپ کلمہ شہادت کا ورد کرتے رہے اور پھر 10 بج کر 20 منٹ پر رات کو جنرل ہاؤس کراچی میں آخری سانس لی اور نہایت ہی پرسکون انداز میں آپ اس عالم فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

برصغیر دنیا کی سیاست کا ایک بڑا باب اپنے اختتام کو جا پہنچا۔ یہ الم ناک خبر 12 ستمبر 1948ء کو ریڈیو پاکستان سے نشر ہوئی۔ خبروں میں یہ اپیل بھی کی گئی کہ اپنے ریڈیو سیٹ آن رکھیں تاکہ قرآن مجید کی تلاوت مسلسل ہوتی رہے۔ جس جگہ قائد کو دفن کرنے کا فیصلہ کیا گیا وہاں جھگیوں میں ہزاروں مہاجرین آباد تھے۔ جب انہیں خبر ملی کہ اس جگہ بانی پاکستان کو دفنانا ہے تو 200 خاندانوں نے خود ہی اپنی جھگیاں اپنے ہاتھوں سے گرا دیں۔ لوگ اس قدر روئے اس شدت سے آنسو نکلے کہ جب 3 بجے دن کو گھر سے جنازہ برآمد ہوا اگر سب کے آنسوؤں کو جمع کر لیا جاتا تو ایک دریائے سندھ اور بہہ نکلتا۔ میت کو ایک توپ گاڑی پر رکھا گیا۔ نماز جنازہ شبیر احمد عثمانی نے پڑھائی تقریباً 4 لاکھ افراد جنازے میں شریک ہوئے۔ شام 6 بجے تقریر کرتے ہوئے علامہ شبیر احمد عثمانی نے فرمایا۔

"حضرت اورنگزیب عالمگیر کے بعد قائد سے زیادہ عزم پختہ رکھنے والا مسلمان نہیں پیدا کیا میں نے اپنی زندگی میں کسی انسان کا چہرہ اتنا جسم نہیں دیکھا جیسا قائداعظم کا چہرہ لحد میں اتارنے کے بعد دیکھا۔"

چالیس روز تک ریڈیو پاکستان سے خبروں کے علاوہ تلاوت کلام پاک نشر کی گئی۔ لاکھوں قرآن پاک ختم کرکے ان کی روح کو بخشے گئے اور کروڑوں مسلمانوں نے غائبانہ نماز جنازہ ادا کی۔ اگرچہ قائد اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں مگر قوم کے دلوں میں وہ آج بھی زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے اپنے اقوال اور اصولوں کی بدولت یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ موت صرف آتی ہے جس کا زندگی میں کوئی کردار نہیں ہوتا مگر جو کچھ بہتر کرتے ہیں اللہ اور اس کے نبی ﷺ کی رضا کے لیے وہ کبھی نہیں مرتے۔۔۔ بقول بابا بلھے شاہ

"بلھے شاہ اساں مرنا ناہیں گور پیا کوئی ہور"

حضرت قائداعظم نے مسلمانوں کی تقدیر میں آزادی جیسا روشن ودرخشاں باب اپنے فکر وعمل کی وجہ سے درج کیا اس لئے ایسے عظیم ومدبر انسان کو موت کیسے آ سکتی ہے۔ وہ آج زندہ ہیں اور رہتی دنیا تک زندہ رہیں گے۔ (انشاءاللہ) اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)



Special Edition

جشنِ عیدِ میلادالنبیؐ



عظمتِ مصطفیٰؐ

بزمِ کونین سجانے کیلئے آپ ﷺ آئے

ڈاکٹر اسرار احمد

نبی اکرم ﷺ کی شخصیت کی عظمت کے مختلف پہلو ہیں۔ ایک تو آپؐ کی عظمت اور آپؐ کا مقام و مرتبہ اور آپؐ کی عظمت بحیثیت نبی ہے اور ایک آپؐ کی عظمت اور مقام رفیع و بلند بحیثیت انسان ہے پھر انسان کی حیثیت سے بھی ایک پہلو روحانیات کا ہے یعنی آپ ﷺ کا مقام و مرتبہ روحانی اعتبار سے اور دوسرا پہلو عام انسانی معاملات کا ہے جن میں سے انسان اپنی زندگی کے دوران لامحالہ گزرتا ہے اور مختلف حیثیتوں سے اس دنیا میں کام کرتا ہے۔ عظمت محمدیؐ کے یہ جو مختلف پہلو ہیں ان میں بعض پہلوؤں کے اعتبار سے یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ

شیخ سعدی نے نہایت سادگی کے ساتھ اس ساری بحث کو ایک رباعی میں سمو دیا ہے۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجہک المنیر لقد نور القمر

مختلف طبقات کو آپس میں جمع کرنے کے لئے آپ نے جو معاہدہ فرمایا ان معاہدات کا مطالعہ کیجئے عقلیں دنگ رہ جائیں گی۔

عظمت مصطفی ﷺ بحیثیت داعی انقلاب

اسی طرح ایک داعی کی حیثیت سے آپ کا کیا مقام ہے؟ ایک عربی کی حیثیت سے آپ کا کیا مقام ہے

واقعہ یہ ہے کہ بیسویں صدی اس اعتبار سے نمایاں ترین صدی ہے کہ سابقہ صدیوں کے دوران حضور ﷺ کی ذات مبارک سے جو تعصب غیر مسلموں کو تھا وہ رفتہ رفتہ اس صدی کے دوران ختم ہوا ہے اور اس صدی کے دوران آپ کی عظمت کا اس پہلو سے اعتراف اور اقرار تدریجاً پوری دنیا میں ہوا ہے۔ اس صدی کے بالکل آغاز میں اسی شہر لاہور میں ایم این اے نے 1920 میں "بریڈلا ہال" (جو اب شاید کھنڈرات کی صورت

۔حضور ﷺ کے جانشینوں اور جاں نثاروں نے جس تیزی کے ساتھ فتوحات حاصل کیں اور عراق شام، ایران، مصر جس تیزی کیساتھ فتح کئے اگرچہ اس تیزی کے ساتھ تاریخ انسانی میں فتوحات پہلے بھی ہوئی ہیں۔ ریکارڈ پر ہے کہ سکندر اعظم مقدونیہ سے چلا تھا اور دریائے بیاس تک پہنچا اور وہ جس تیزی کے ساتھ علاقے فتح کرتا گیا وہ اپنی جگہ بہت بڑی مثال ہے۔ وہ تو مغرب سے مشرق کی

طرف آیا تھا جبکہ اینلا مشرق نے مغرب کی طرف گیا تھا چین کے شمال میں صحرائے گوبی سے نکل کر وہ ڈینور کی وادی تک جا پہنچا تھا لیکن ایم این رائے کہتا ہے کہ ان فاتحین کی فتوحات محض ہوس ملک گیری کا شاخسانہ تھیں۔ اس نے انہیں "Campaigns brute military" قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے نتیجے میں کوئی نئی تہذیب یا کوئی نیا تمدن وجود میں نہیں آیا۔ دنیا میں کوئی روشنی نہیں پھیلی۔ کوئی علم

اختیار کر گیا ہو گا وہاں کوئی چیز تعمیر ہو چکی ہو گی) ایک لیکچر دیا تھا جس کا موضوع The Historical Role Of Islam تھا یہ کتاب اب بھی ہندوستان میں طبع ہوتی ہے بمبئی کا ایک ناشر شائع کرتا ہے میں نے حیدرآباد دکن میں اس کا نسخہ دیکھا ہے لیکن پاکستان میں کہیں دستیاب نہیں ہے۔ ایم این رائے کون تھا؟ یہ کمیونسٹ انٹرنیشنل کا ممبر تھا۔ روس میں 1917ء میں اشترا کی انقلاب آیا اور اس کے بعد پوری دنیا میں اس کا

ایک معلم کی حیثیت سے آپ کا کیا مقام ہے؟ یہ وہ چیزیں ہیں جو ہماری سمجھ میں آ سکتی ہیں اور ہم ان کا کچھ نہ کچھ ادراک و شعور کر سکتے ہیں لیکن ان تمام حیثیتوں یعنی داعی، مربی کو میں ایک لفظ میں جمع کرنا چاہتا ہوں یعنی ایک انقلاب کے داعی اور انقلاب عظیم کے برپا کرنے والے کی حیثیت سے آپ کا مقام کیا ہے؟ گویا کہ ہم جنگ پہلوؤں سے حضور ﷺ کی عظمت کو سمجھ سکتے ہیں ان میں سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ آپ نے جزیرہ نمائے عرب میں جو تبدیلی

آپ کی عظمت کا بیان تو درکنار اس کا ادراک و شعور اور فہم بھی ہمارے لئے ناممکنات میں سے ہے۔ سادہ سی مثال ہے کہ ایک معالج، ڈاکٹر یا حکیم کا اپنے فن میں کیا مقام و مرتبہ ہے ظاہر ہے اسے صرف کوئی ڈاکٹر، حکیم یا معالج ہی جان سکتا ہے۔ اسی طرح ایک انجینئر کا اپنے فن میں کیا مقام و مرتبہ ہے۔ ظاہر ہے اس سے کوئی انجینئر ہی واقف ہو سکتا ہے لہٰذا ایک نبی کی حیثیت سے نبی اکرم ﷺ کا کیا مقام و مرتبہ ہے؟ یہ صرف کسی نبی ہی کے لئے ممکن ہے کہ اس کا اندازہ کر سکے کسی غیر نبی کے لئے یہ محال عقلی ہے۔ مزید برآں کسی انسان کا کسی ادارے یا فرم میں کیا مقام و مرتبہ ہے اس کا صحیح تعین وہی شخص کر سکتا ہے جو اس ادارے میں اس سے بالا ہو اس لئے کہ نیچے والا تو صرف اوپر کی طرف دیکھے گا اس کے لئے ممکن نہیں ہے کہ اپنے سے بلند تر مقام کے حامل شخص کا اصل مقام و مرتبہ معین کر سکے۔ ظاہر بات ہے کہ

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حضور ﷺ کی ثناء کا جتنا حق ہے وہ ہمارے لئے ممکن ہی نہیں ہے لہٰذا "لا یمکن الثناء کما کان حقہ" ہمیں بس یہ کہہ کر اس بات کے دامن میں پناہ لینی ہے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ اللہ کے بعد آپ ہی کی ہستی عظیم ترین و بلند ترین ہے ہم اسے کس طرح اور کیا بیان کریں؟ ہمارا بلکہ ہمارا تخیل بھی سرنگوں ہے کہ وہ اس بلند و رفیع مقام کا ادراک اور شعور کر سکے۔ اسی بات کو نہایت خوبصورت انداز میں غالب نے بایں طور پر بیان کیا ہے۔

غالب ثنائے خواجہ بیزداں گزر اشتیم

کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد ﷺ است!

کہ ہم نے آنحضور ﷺ کی ثناء و حمد کو خدا (یزداں) کے حوالے کر دیا ہے ہم اس کی کوشش ہی نہیں کرتے اسی لئے کہ وہی ذات پاک ہے جو محمد

> ہم نے آنحضور ﷺ کی ثناء و حمد کو خدا کے حوالے کر دیا ہے ہم اس کی کوشش ہی نہیں کرتے اس لئے کہ وہی ذات پاک ہے جو محمد ﷺ کے اصل مقام و مرتبہ سے واقف ہے

نبی اکرم ﷺ سے بالاتر مقام کسی نبی کا نہیں لہٰذا کسی کے لئے بھی یہ محال عقل ہے کہ حضور ﷺ کے مقام کا تعین کرے۔ اسی طرح روحانی اعتبار سے حضور ﷺ کا مقام کیا ہے؟ ظاہر بات ہے کہ ہم جیسے لوگوں کے لئے اس کا ادراک و شعور ممکن نہیں۔

بعض اعتبارات سے خود حضور ﷺ نے اسے واضح کیا ہے کہ یہ تمہارے لئے ناممکن ہے کہ تم ان مقامات کو سمجھ سکو مثال کے طور پر حضور ﷺ صوم وصال رکھتے تھے صوم وصال یہ ہے کہ آج روزہ رکھا اور شام کو افطار نہیں کیا اور یہ روزہ رات سے گزر کر اگلے دن تک چلا اور اگر اگلے دن شام کو افطار کیا گیا تو یہ دو دن کا صوم وصال ہوا اور اگر یہی تین روزہ دورہ تیسرے دن تک چلا تو وہ تین دن کا صوم وصال ہو گا

۔نبی اکرم ﷺ خود صوم وصال رکھتے تھے لیکن آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں (صحابہ کرام) کو یہ روزہ رکھنے سے روکے رکھا۔ اس پر کسی صحابی نے سوال کر لیا تو آپ نے فرمایا (ایکم مثلی) "تم میں سے کون ہے جو میرے مانند ہو؟ میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے

رسول اللہ ﷺ کے اصل مقام و مرتبہ سے واقف ہے۔

عظمت مصطفی ﷺ کے قابل ادراک پہلو

میں نے جن دو اعتبارات سے آنحضور ﷺ کی عظمت اور آپ کے مقام و مرتبہ کو انسان کے دائرے سے بلند و بالا، برتر، اعلیٰ و ارفع اور اس اعتبار سے خارج قرار دیا ہے وہ ہیں آپؐ کا مقام آپ کی عظمت بحیثیت نبی اور دوسرا آپ کا روحانی مقام۔ البتہ ہماری سمجھ میں حضور کی عظمت کا جو پہلو آ سکتا ہے وہ ہے آپ کی عظمت بحیثیت انسان جس کا تعلق عام انسانی معاملات سے ہے لیکن اگر اس کا بھی تجزیہ کریں گے تو بحیثیت انسان بھی آپ کی عظمت کے بے شمار پہلو ہیں۔ مثلاً حضور کی حیثیت اور آپ کا

مرتبہ و مقام بحیثیت ایک سپہ سالار کیا تھا۔ بڑے بڑے فوجی جرنیلوں سے پوچھئے کہ محمد رسول اللہ نے مختلف غزوات میں جو جنگی حکمت عملی اختیار فرمائی اس میں آپ نے کس مہارت کا ثبوت دیا حالانکہ جنگ بدر سے پہلے آپ نے کسی جنگ میں حصہ نہیں لیا تھا۔ جنگ بدر سے پہلے آپ نے صرف چند

اہمیت و فضیلت

صدقات اور خیرات کرتے ہیں اور اظہار مسرت کیلئے اپنے گھروں اور کوچوں کو آراستہ کرتے ہیں کیونکہ اس میں کئی فائدے ہیں۔ فقراء و مساکین کے ساتھ احسان اور مروت کا برتاؤ ہوتا ہے نیز جو شخص یہ کام کرتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے محبوب کی محبت اور عظمت کا چراغ ضیاء بار ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کو پیدا فرما کر اور حضورؐ کو رحمت العالمینی کی خلعت فاخرہ پہنا کر مبعوث فرمایا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بہت بڑا احسان ہے جس کا شکریہ ادا کرنے کیلئے بہجت و مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ علامہ ابن جوزیؒ جو بلند پایہ محقق و محدث ہیں فرماتے ہیں کہ "محفل میلاد کی خصوصی برکتوں سے یہ ہے کہ

جو اس کو منعقد کرتا ہے اس کی برکت سے سارا سال اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں رہتا ہے اور اپنے مقصد اور مطلوب کے جلدی حصول کیلئے یہ ایک بشارت ہے"۔ امام ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اربل کے بادشاہ الملک المظفر ابو سعید نے اس کا آغاز کیا اور اس زمانہ کے محدث شہیر حافظ ابن وحیہ نے اس مقصد کیلئے ایک کتاب تصنیف کی اور اس کا نام "التنویر فی مولد السراج المنیر" تجویز کیا۔ ملک مظفر کے سامنے جب یہ تصنیف پیش کی گئی تو اس نے ابن وحیہ کو ایک ہزار

> میلاد پاک کا اہتمام اور محبتوں بھری محافل کا انعقاد اور ذکر و فکر اللہ تعالیٰ کے محبوبؐ کی ولادت باسعادت کے شکرانے کے طور پر خوشی کا اظہار ہے

ہوتے۔ ایک آدمی جو اس میلاد شریف میں شریک تھا اپنی زبانی یوں بیان کرتا ہے کہ میں نے بھیڑ بکریوں کے پانچ ہزار سر، دس ہزار مرغیاں اور فیرنی کے ایک لاکھ سکورے اور حلوے کے تین ہزار طشت خود دیکھے ملک مظفر تمام علماء و اکابرین کو خلعتیں پہناتا اور اس تقریب سعید پر تین لاکھ درہم خرچ کرتا۔ علامہ محمد رضا اپنی کتاب "محمد رسول اللہ" میں لکھتے ہیں کہ "جزائر کے سلطان ابو حمو موسیٰ بڑے اہتمام اور اجلال کے ساتھ شب میلاد منایا کرتے تھے جس طرح مغرب کے سلاطین اور اندلس کے خلفاء اس زمانے میں یا اس سے پہلے اس تقریب سعید کا اہتمام کیا کرتے تھے"۔ لہٰذا میلاد پاک کا اہتمام اور محبتوں بھری محافل کا انعقاد اور ذکر و فکر اللہ تعالیٰ کے محبوب کی ولادت باسعادت کے شکرانے کے طور پر خوشی کا اظہار ہے۔ صحیح بخاری شریف میں روایت موجود ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خبر جب ابو لہب کی لونڈی ثویبہ نے اسے دی تو اپنے بھتیجے کی ولادت کی خوشخبری سن کر اس نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا حالانکہ وہ حضور پاک کا بدترین دشمن اور کافر تھا اور اس کی موت کفر پر ہوئی اور اس کی مذمت میں پوری سورۃ نازل ہوئی لیکن میلاد مصطفیٰ پر اظہار مسرت کی برکت سے ہر سوموار کو اسے پانی کا ایک گھونٹ پلا دیا جاتا ہے اور اس روز اس کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے"۔ حافظ الشام شمس الدین محمد بن ناصر فرماتے ہیں کہ "جب ایک کافر جس کی مذمت میں پوری سورۃ "تبت یدا" نازل ہوئی اور جو تابد جہنم میں رہے گا اس کے بارے میں ہے کہ حضورؐ کی ولادت پر اظہار مسرت کی برکت سے ہر سوموار کو اس کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے تو تمہارا کیا خیال ہے اس بندے کے بارے میں جو زندگی بھر محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی مناتا رہا اور کلمہ توحید پڑھتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوا"۔ لہٰذا یہ وہ عظیم المرتبت دن ہے کہ ہمیں چاہیے کہ اس دن ہم سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کریں۔ ایسی محافل کا انعقاد کریں جن میں امت مصطفویہ کے افراد جمع ہوں اور علماء و حکماء سیرت محمدیہ سے انہیں آگاہ کریں۔ اس کے محبوب کریم ﷺ کی بارگاہ جمال و کمال میں عقیدت و محبت کے پھول پیش کریں۔ یہ وہ مبارک دن ہے کہ جس دن کائنات کی ہر چیز شاداں و فرحاں تھی۔ فرشتے شکر ایزدی بجا رہے تھے۔ عرش اور فرش میں بہار کا سماں تھا لیکن ایک ذات ایسی تھی جو فریاد کناں تھی جو مصروف آہ و فغاں تھی جو چیخ چلا رہی تھی اور اپنی بدبختی اور حرماں نصیبی پر اشک فشاں تھی اور وہ ملعون ابلیس کی ذات تھی۔ علامہ ابو القاسم سہیلیؒ، روض الانف کی جلد اول میں لکھتے ہیں کہ "ابلیس ملعون زندگی میں چار مرتبہ چیخ مار کر رویا پہلی مرتبہ جب اس کو ملعون قرار دیا گیا، دوسری مرتبہ جب اسے بلندی سے پستی کی طرف دھکیلا گیا، تیسری مرتبہ جب سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور چوتھی مرتبہ جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی اور جو مدعیان علم و دانش محفل میلاد کی اس تقریب سعید کے انعقاد پر طعن و تشنیع اور غصے سے بے قابو ہو کر نہ جانے کیا کیا کہہ جاتے

فاروق اے حارث

سرور کائنات، فخر موجودات رحمت دو عالم ﷺ کا دنیا میں تشریف لانا وہ عظیم المرتبت انعام ہے جس کو خالق کائنات نے اپنے کلام پاک میں خصوصیت کے ساتھ ذکر فرمایا ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ "یقیناً بڑا احسان فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر جب اس نے بھیجا ان میں ایک رسول انہی میں سے پڑھتا ہے ان پر اللہ تعالیٰ کی آیتیں اور پاک کرتا انہیں اور سکھاتا ہے انہیں کتاب و حکمت اگرچہ وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے" اس انعام و اکرام کی خصوصی شان یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ دیگر انعامات اپنوں، بیگانوں ہر خاص و عام اور مومن و کافر سب کیلئے ہیں اور اس لطف و کرم سے صرف اہل ایمان ہی کو سرفراز فرمایا لہٰذا اہل ایمان اور حضور پرنور کے غلامان جو اس نعمت کی قدر و قیمت سے آگاہ ہیں وہ تاابد اپنی فہم اور استعداد کے مطابق اپنے رحیم و کریم پروردگار

کا شکر ادا کرتے رہیں گے۔ پروردگار نے اہل ایمان کیلئے اپنے حبیب کی آمد پر خوشی منانے کا باقاعدہ حکم فرمایا چنانچہ ارشاد باری ہے، ترجمہ "اے حبیب آپ فرمایئے اللہ کا فضل اور اس کی رحمت سے اور بس چاہیے کہ اس پر خوشی منائیں یہ بہتر ہے ان تمام چیزوں سے جن کو وہ جمع کرتے ہیں" لہٰذا اس حکم کے مطابق ہر سال ہر اسلامی ملک کے چھوٹے بڑے گاؤں اور شہر میں عید میلادالنبیؐ منانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان راتوں اور ان دنوں میں ذکر و فکر کی محافل منعقد کی

نعت شریف

حضرت امام احمد رضا شاہ بریلوی

☆☆☆

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں
در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں

اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

ورد یاں بولتے ہیں ہرکارے
پہرہ دیتے سوار پھرتے ہیں

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں
پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں



مقامات کو سمجھ سکو مثال کے طور پر حضور ﷺ صوم وصال رکھتے تھے صوم وصال یہ ہے کہ آج روزہ رکھا اور شام کو افطار نہیں کیا اور یہ روزہ رات سے گزر کر اگلے دن تک چلا اور اگر اگلے دن شام کو افطار کیا گیا تو یہ دو دن کا صوم وصال ہوا اور اگر یہی تین روزہ دورہ تیسرے دن تک چلا تو وہ تین دن کا صول وصال ہوگا

۔نبی اکرم ﷺ خود صوم وصال رکھتے تھے لیکن آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں (صحابہ کرامؓ) کو یہ روزہ رکھنے کے روکے رکھا۔ اس پر کسی صحابی نے سوال کر لیا تو آپ نے فرمایا (وایکم مثلی) "تم میں سے کون ہے جو میرے مانند ہو؟ میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ۔ہمارے لئے کس طرح ممکن ہے کہ آپ ﷺ کی اس شب بسری کا تصور کر سکیں جو اللہ کے ہاں ہوتی تھی اس کی نوعیت اور اس کی کیفیت کیا تھی وہ کھلانا اور پلانا کس نوعیت کا تھا معلوم ہوا کہ یہ چیز ہمارے دائرے سے خارج ہے۔ میں سمجھتا ہوں بڑے سے بڑے صوفی اور بڑے سے بڑے ولی اللہ کے لئے بھی ممکن نہیں ہے کہ حضور ﷺ کے روحانی مقام کا پورا پورا ادراک کر سکے۔

عظمت بحیثیت نبی اور دوسرا آپ کا روحانی مقام۔ البتہ ہماری سمجھ میں حضور کی عظمت کا جو پہلو آ سکتا ہے وہ ہے آپ کی عظمت بحیثیت انسان جس کا تعلق عام انسانی معاملات سے ہے لیکن اگر اس کا بھی تجزیہ کریں گے تو بحیثیت انسان بھی آپ کی عظمت کے بے شمار پہلو ہیں۔ مثلاً حضور کی حیثیت اور آپ کا

مرتبہ و مقام بحیثیت ایک سپہ سالار کیا تھا۔ بڑے بڑے فوجی جرنیلوں سے پوچھے کہ محمد رسول اللہ نے مختلف غزوات میں جو جنگی حکمت عملی اختیار فرمائی اس میں آپ نے کس مہارت کا ثبوت دیا حالانکہ جنگ بدر سے پہلے آپ نے کسی جنگ میں حصہ نہیں لیا تھا۔ جنگ بدر سے پہلے آپ نے صرف چند مہمات میں شرکت کی، باضابطہ جنگ کی نوبت ہی نہیں آئی لیکن دنیا دنگ ہے کہ جنگ کی مہارت اور اس کی حکمت عملی کو مرتب و معین کرنے میں آپ نے کس درجے صلاحیت و قابلیت کا ثبوت دیا۔ پھر کسی سے صلح کرنی ہوتی تو صلح کی گفت و شنید (Negotiation) میں آپ نے کس مہارت، کس واقفیت اور کیسی اہلیت کا مظاہرہ فرمایا صلح حدیبیہ ہو، میثاق مدینہ ہو یا اس سے بھی پہلے یثرب کے

؟ ایک معلم کی حیثیت سے آپ کا کیا مقام ہے؟ یہ وہ چیزیں ہیں جو ہماری سمجھ میں آ سکتی ہیں اور ہم ان کا کچھ نہ کچھ ادراک و شعور کر سکتے ہیں لیکن ان تمام حیثیتوں یعنی داعی، مربی کو میں ایک لفظ میں جمع کرنا چاہتا ہوں یعنی ایک انقلاب کے داعی اور انقلاب عظیم کے برپا کرنے والے کی حیثیت سے آپ کا مقام کیا ہے؟ گویا کہ ہم جن پہلوؤں سے حضور ﷺ کی عظمت کو سمجھ سکتے ہیں ان میں سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ آپ نے جزیرہ نمائے عرب میں جو تبدیلی برپا کی یا اصطلاحاً جو عظیم انقلاب برپا کیا اس انقلاب کا مطالعہ کیا جائے اس کا حاصل اور اس کے نتائج مرتب کئے جائیں۔ اس کے لئے جو جدوجہد ہوئی اس کے بارے میں غور کیا جائے تو واقعتاً حضور کی اصلی عظمت نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے اور یہ ہے آپ ﷺ کی عظمت کا وہ پہلو جس کا اقرار پوری دنیا نے کیا اور جس کی گواہی پوری دنیا نے دی۔

غیر مسلموں کا اعتراف اور شہادت

اختیار کر گیا ہو گا وہاں کوئی چیز تعمیر ہو چکی ہو گی) ایک لیکچر دیا تھا جس کا موضوع The Historical Role Of Islam تھا یہ کتاب اب بھی ہندوستان میں طبع ہوتی ہے جسے بمبئی کا ایک ناشر شائع کرتا ہے میں نے حیدر آباد دکن میں اس کا نسخہ دیکھا ہے لیکن پاکستان میں کہیں دستیاب نہیں ہے۔ ایم این رائے کون تھا؟ یہ کیمونسٹ انٹر نیشنل کا ممبر تھا۔ روس میں 1917ء میں اشتراکی انقلاب آیا اور اس کے بعد پوری دنیا میں اس کا بڑا چرچا ہوا اس کے بعد عالمی سطح پر کیمونزم کی جو تنظیم قائم ہوئی وہ کیمونسٹ انٹرنیشنل کہلاتی تھی ۔دنیا کے چوٹی کے انقلابی لوگ اس کے ممبر تھے ۔ایم این رائے ہندوستان کی جانب سے اس کا رکن تھا جو کہ بہت بڑا انقلابی تھا لیکن وہ Historical Role of Islam میں صاف صاف کہتا ہے اور بڑی تفصیل سے کہتا ہے کہ تاریخ انسانی کا عظیم ترین انقلاب وہ تھا جو محمد عربی ﷺ نے برپا کیا تھا

طرف آیا تھا جبکہ اٹیلا مشرق سے مغرب کی طرف گیا تھا چین کے شمال میں صحرائے گوبی سے نکل کر وہ ڈینوب کی وادی تک جا پہنچا تھا لیکن ایم این رائے کہتا ہے کہ ان فاتحین کی فتوحات محض ہوس ملک گیری کا شاخسانہ تھیں۔ اس نے انہیں "brute military Campaigns" قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے نتیجے میں کوئی نئی تہذیب یا کوئی نیا تمدن وجود میں نہیں آیا۔ دنیا میں کوئی روشنی نہیں پھیلی۔ کوئی علم فروغ نہیں ہوا۔ جبکہ محمد عربی ﷺ اور آپ ﷺ کے جانشینوں کے ذریعے سے شرقاً غرباً جو فتوحات بڑی تیزی کے ساتھ ہوئی ہیں ان کے نتیجے میں ایک نیا تمدن، نئی تہذیب، علم کی روشنی اور انسانی اقدار کا فروغ وجود میں آیا۔ ایک ایسا معاشرہ وجود میں آیا جو ہر طرح کی زیادتیوں سے پاس تھا۔ اس میں سیاسی جبر نہیں تھا اس میں معاشی استحصال نہیں تھا اس میں کوئی سماجی فرق و تفاوت نہیں تھا۔

کا شکر ادا کرتے رہیں گے۔ پروردگار نے اہل ایمان کیلئے اپنے حبیبؐ کی آمد پر خوشی منانے کا باقاعدہ حکم فرمایا چنانچہ ارشاد باری ہے، ترجمہ "اے حبیب آپ فرمایئے اللہ کا فضل اور اس کی رحمت سے اور بس چاہیے کہ اس پر خوشی منائیں یہ بہتر ہے ان تمام چیزوں سے جن کو وہ جمع کرتے ہیں" لہٰذا اس حکم کے مطابق ہر سال ہر اسلامی ملک کے چھوٹے بڑے گاؤں اور شہر میں عید میلاد النبیؐ منانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان راتوں اور ان دنوں میں ذکر و فکر کی محافل منعقد کی جاتی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی اور اس کے محبوب مکرم شفیع المذنبین کی شان رفعت و دلربائی کے تذکرے کئے جاتے ہیں۔ امام نووی شارح صحیح مسلم کے استاد المحدیث امام ابو شامہؒ سیرت الحلبیہ میں فرماتے ہیں کہ "ہمارے زمانہ میں جو بہترین نیا کام شروع کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ لوگ ہر سال حضور ﷺ کے میلاد کے دن

جو اس کو منعقد کرتا ہے اس کی برکت سے سارا سال اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں رہتا ہے اور اپنے مقصد اور مطلوب کے جلدی حصول کیلئے یہ ایک بشارت ہے"۔ امام ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اربل کے بادشاہ الملک المظفر ابو سعید نے اس کا آغاز کیا اور اس زمانہ کے محدث شہیر حافظ ابن دحیہ نے اس مقصد کیلئے ایک کتاب تصنیف کی اور اس کا نام "التنویر فی مولد السراج المنیر" تجویز کیا۔ ملک مظفر کے سامنے جب یہ تصنیف پیش کی گئی تو اس نے ابن دحیہ کو ایک ہزار اشرفی بطور انعام پیش کی۔ وہ ربیع الاول شریف میں ہر سال محفل میلاد کے انعقاد کا اہتمام کرتا، نہایت زیرک، دانا، بہادر اور مرد میدان تھا۔ دانشور اور عدل گستر تھا۔ امام ابن جوزیؒ اس مرد مومن کی سیرت کے متعلق فرماتے ہیں کہ "ملک مظفر جب میلاد کراتا تو اس موقع پر اکابر علماء اور اعاظم صوفیا اس میلاد میں شریک

دن ہے کہ اس دن کائنات کی ہر چیز شاداں و فرحاں تھی۔ فرشتے شکر ایزدی بجا رہے تھے۔ عرش اور فرش میں بہار کا سماں تھا لیکن ایک ذات ایسی تھی جو فریاد کناں تھی جو مصروف آہ و فغاں تھی جو چیخ چلا رہی تھی اور اپنی بدبختی اور حرماں نصیبی پر اشک فشاں تھی اور وہ ملعون ابلیس کی ذات تھی۔ علامہ ابو القاسم سہیلی روض الانف کی جلد اول میں لکھتے ہیں کہ "ابلیس ملعون زندگی میں چار مرتبہ چیخ مار کر رویا پہلی مرتبہ جب اس کو ملعون قرار دیا گیا، دوسری مرتبہ جب اسے بلندی سے پستی کی طرف دھکیلا گیا، تیسری مرتبہ جب سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور چوتھی مرتبہ جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی اور جو مدعیان علم و دانش محفل میلاد کی اس تقریب سعید کے انعقاد پر طعن و تشنیع اور غصے سے بے قابو ہو کر نہ جانے کیا کیا کہہ جاتے ہیں، عقل و دانش سے کام لیں اور سوچیں کہ حضور پرنور ﷺ کی ولادت باسعادت پر بیچ پا ہونے اور چیخنے چلانے والی وہ کون سی ذات تھی؟ لہٰذا ہم تمام اسلامی بھائیوں کو اس ملعون کی پیروی سے بچتے ہوئے چاہیے کہ سورۃ یونس کی اس آیت کی پیروی میں حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت پر اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان احسان کا شکر بجالائیں۔

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

پیامبر انقلاب

فرید احمد پراچہ

پہاڑی کی چوٹی پر کھڑے ہو کر جب اس نے نیچے نگاہ دوڑائی۔ تو اس کے اہل شہر کثیر تعداد میں کھڑے تھے۔

"میں نے تمہارے درمیان اپنی عمر عزیز کے 40 سال گزارے ہیں۔ کیا تم نے مجھے سچا پایا یا جھوٹا؟" پہاڑی پر کھڑے شخص نے اپنے اہل شہر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"ہم نے ہر موقع پر آزمایا اور آپ کو صادق و امین پایا" گروہ کے ہر شخص نے چیخ کر گواہی دی۔

لیکن جب پہاڑی پر کھڑے شخص نے انہیں چند باتیں سمجھائیں اور ان کی تائید چاہی تو اسی مجمع سے اسے پتھروں سے جواب دیا گیا۔ یہ دنیا کے سب سے بڑے انقلاب کا پہلا دن تھا۔ اور دنیا کے سب سے بڑے انقلابی حضرت محمد ﷺ نے اپنی قوم کو اس انقلاب کی دعوت دی تھی۔ اس واقعہ میں انقلابی کی شخصیت کا اعجاز بھی ہے اور انقلاب کی دعوت کا اعجاز بھی۔ انقلابی کی شخصیت کا اعجاز تو یہ ہے کہ بھرے مجمع میں سے ایک شخص بھی نہیں جو اس پر جھوٹ کا الزام دھر سکے، جو اس پر بددیانتی کا بہتان لگا سکے۔ جو اس کی بداخلاقی کا گواہ ہو، جو اس کی طہارت قلب اور تزکیہ نفس کا قائل نہ ہو۔ اور انقلاب کا اعجاز یہ ہے کہ انقلاب کی پہلی پکار کے ساتھ ہی معاشرہ دو گروہوں میں بٹ جاتا ہے اقرار کرنے والے اور انکار کرنے والے۔ تائید کرنے والے اور تردید کرنے والے۔ حمایت کا اعلان کرنے والے اور مخالفت کے لئے کمر کسنے والے غرضیکہ پورا معاشرہ دو گروہوں میں بٹ چکا ہے۔ دنیا کا ہر وہ انقلاب مردہ اور بے جان انقلاب ہے جس کی دعوت کو تائید و تردید کا بیک وقت سامنا نہ کرنا پڑے۔ اور انقلاب کی پکار کے ساتھ ہی معاشرہ دو گروہوں میں نہ بٹ جائے۔ حضور کی دعوت بظاہر بہت معمولی تھی۔ بظاہر کوئی خطرہ نظر نہیں آتا تھا۔ بظاہر اہل اقتدار کے لئے فکر کی کوئی بات نہیں تھی اور بظاہر مذہبی پروہتوں کے لئے بھی خطرے کا کوئی الارم نہیں بجا تھا۔ لیکن ہر دیدہ دیناآنکھ دیکھ رہی تھی کہ یہ دعوت کوئی معمولی دعوت نہیں یہ پیغام کوئی معمولی پیغام نہیں۔ یہ تو ایک بڑے انقلاب کا پیش خیمہ ہے۔ اور پھر چند ہی برس گزرے تھے کہ وہ انقلاب آ گیا بلکہ چھا گیا۔ اس نے زندگی کے ہر پہلو کا

احاطہ کر لیا اس انقلاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہی ہے کہ وہ ایک مکمل انقلاب ہے۔ جو زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہے۔ جو معیشت کے میدان میں ایک بہترین معاشی نظام دیتا ہے جس کی بنیاد انصاف پر ہے۔ معاشرت کے لئے ایک اعلیٰ درجہ کا معاشرہ تشکیل دیتا ہے جس میں اخوت و محبت ہے۔ جس میں برادرانہ اخلاص کے چشمے پھوٹتے ہیں جس میں مکہ کا مہاجر ایک غیرت مند اور صاحب کردار اور مدینہ کا انصاری ایک مخلص بھائی کے روپ میں نظر آتا ہے۔ وہ انقلاب عائلی زندگی میں رہنمائی کرتا ہے تو خاندان کی بنیاد گہرے تعلقات اور سچے اخلاص پر رکھتا ہے وہ منڈی اور بازار میں تجارت کے بہترین اصول پیش کرتا ہے وہ ایوان حکومت میں سید القوم خادمہم کا اصول رائج کرتا ہے وہ تعلیمی زندگی میں توازن و اعتدال کے ساتھ استاد اور شاگرد کے تعلقات واضح کرتا ہے وہ عدالت کی کرسی پر عدل و انصاف کی خدائی میزان نصب کرتا ہے۔ وہ میدان جنگ میں اعلیٰ سپاہیانہ کردار، بہترین جذبہ جہاد اور انسانیت سے محبت کا عملی سبق دیتا ہے وہ مساجد میں عبادات کا وہ نظام قائم کرتا ہے جس میں توازن ہے وہ مسجد سے باہر وہ نظام قائم کرتا ہے جس میں خدا خوفی ہے۔ غرضیکہ یہ انقلاب اپنی جامع ترین صورت میں پورے معاشرے پر چھایا ہوا ہے۔ اس انقلاب کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ یہ ایک داخلی انقلاب ہے اس انقلاب نے انسان کے داخل سے بحث کی ہے اس نے انسان کو اندر سے بدل کے رکھ دیا اس کے دل کی دنیا تبدیل کر دی۔ خارجی انقلاب عارضی ہوتا ہے اس کے اثرات وقتی ہوتے ہیں۔ اس سے ہمہ گیر تبدیلی پیدا نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس داخلی انقلاب مستقل ہوتا ہے۔ اس کے اثرات دیرپا ہوتے ہیں اس داخلی انقلاب کی چند جھلکیاں دیکھیے:

حنظلہؓ حضور ﷺ کے جانثار صحابی حضور کی محفل میں بیٹھے ہیں۔ آخرت کا ذکر چھڑا تو حنظلہؓ کی کیفیت بدل گئی۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے دل سینے میں پگھل رہا ہے۔ حضور کی محفل سے اٹھ کر گھر آئے تو اس کیفیت میں ذرا سی تبدیلی پر ان کے اندر کا انسان تڑپ اٹھا۔ حنظلہؓ بے تابانہ اٹھے اور گلیوں اور بازاروں میں پکارتے نکل پڑے۔ "لوگو سن لو حنظلہؓ منافق ہو گیا حنظلہؓ منافق ہو گیا۔"

اس داخلی انقلاب کا وہ منظر کتنا اثر انگیز ہے جب

پیامبر انقلاب نے یہ خدائی حکم سنایا کہ آج سے شراب حرام کر دی گئی ہے اور یہ حکم سنتے ہی عرب کے وہ افراد جنہوں نے شراب کو اپنے روزانہ معمولات میں شامل کر رکھا تھا یک لخت رک گئے۔ مٹکے توڑ دیئے گئے۔ شراب گلیوں میں بہہ نکلی صدیوں سے شراب پینے والے یوں رکے کہ گردش میں آئے ہوئے پیالے تھم گئے۔ لبوں تک پہنچے ہوئے جام واپس ہو گئے۔ یہ اندر کی تبدیلی تھی۔ یہ داخلی انقلاب تھا کہ پھر لمحوں کا وقفہ بھی نہ رہا اور صدیوں کے شرابی ایسے بن گئے جیسے انہوں نے شراب کبھی چکھی ہی نہ ہو۔

اس داخلی انقلاب کا اثر اتنا گہرا ہے کہ حضرت عمرؓ دنیا کی سب سے وسیع سلطنت میں عدل و انصاف کا بہترین نظام قائم کرنے کے باوجود خوف خدا سے لرز رہے ہیں۔ "اگر دریائے فرات کے دوسرے کنارے پر ایک کتا بھی بھوک سے مر گیا تو قیامت کے دن عمرؓ سے حساب لیا جائے گا۔" اور پکار اٹھتے ہیں "اگر آج آسمان سے ندا آئے کہ دنیا کے تمام انسانوں کے گناہ بخش دیئے گئے سوائے ایک فرد کے۔ تو میں یہ سمجھوں گا کہ وہ ایک فرد میں ہی ہوں۔"

ایک دو نہیں ہزاروں مثالیں ہیں۔ جہاں اندر کے انقلاب پذیر انسان کے ایسے ایسے واقعات سامنے آتے ہیں کہ اس مادی دور کا خود غرض انسان اس پر مشکل سے یقین کرے۔ کہیں یہ اندر کا انسان تڑپتا ہے تو اس کی ہر تڑپ سے سینکڑوں انقلاب جنم لیتے ہیں۔ کہیں یہ انسان رات کی تنہائیوں میں آنسوؤں کے نذرانے پیش کرتا ہے تو گناہ کی آلودگیوں کو دھو ڈالتا ہے۔

حضور ﷺ کا لایا ہوا انقلاب اتنا دیرپا ہے کہ چودہ صدیوں کی مسافت پر کھڑا ہوا آج کا مادیت زدہ انسان بھی اس کی اثر پذیری سے محفوظ نہیں۔ اس کا اخلاق و ضمیر خواہ راکھ ہی ہو چکا ہو اس انقلاب کی کوئی نہ کوئی چنگاری اس راکھ کے دامن سے بھی مل جائے گی۔ اس انقلاب نے انفرادی انسان کو بھی بدلا اور اجتماعی انسان کو بھی۔ اجتماعی انسان تبدیل ہوا تو کائنات کا رنگ ہی بدل گیا۔

انقلاب کی بات چلے اور انقلابی کا تذکرہ نہ ہو یہ کیسے ممکن ہے؟ دنیا کے ہر انقلاب کو انقلابی کی ذات

سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر انقلابی کی ذات مردہ ہے، اس میں زندگی کی حرارت نہیں تو پھر انقلاب بھی مردہ ہو گا۔ وہ انقلاب محض فکری اور نظری ہو گا عملی قطعاً نہیں ہو سکتا۔ لیکن مکہ کی سرزمین سے جنم لینے والے اس انقلاب کا عملی رخ سب سے نمایاں ہے۔ آپ انقلاب اور انقلابی کی شخصیت کو علیحدہ علیحدہ نہیں کر سکتے۔ انقلابی خود مجسم انقلاب ہے۔ وہ چلتا پھرتا، وعظ و تبلیغ کرتا، دلوں کو تسخیر کرتا اور جاہلیت باطلہ کے قلعے مسمار کرتا ہوا انقلاب ہے۔ ذرا انقلابی کی شخصیت کا سحر دیکھئے"

حضور ﷺ ایک قبیلے سے سودا طے کرتے ہیں۔ رقم کچھ کم ہے۔ حضور گھر سے لینے گئے۔ قبیلے والے گھبرا اٹھتے ہیں "پتہ نہیں کیسا آدمی ہے سودا ٹھیک رہے یا نہ رہے؟" اس گھبراہٹ کو بھانپتے ہوئے قافلہ

سالار کی بیوی پکار اٹھتی ہے "میں نے اس نوجوان کو دیکھا تھا۔ اس کی پیشانی چاند کی طرح منور تھی۔ اس کا چہرہ اندرونی شرافت کا عکس تھا۔ ایسا شخص ہم سے دھوکا نہیں کر سکتا۔"

آج امن و چین کو ترستی ہوئی دنیا کے لئے امن و سلامتی کا پیغام اور دنیا بھر کے دکھوں کا واحد علاج محض اسوۂ رسول کی پیروی میں مضمر ہے جب انقلاب کے دعوے دم توڑ جاتے ہیں۔ اور جب انقلابی شخصیتیں مصائب کی دھوپ میں آ کر پگھل جاتی ہیں۔ تو اس وقت ایک ہی قابل تقلید اسوہ رہ جاتا ہے اور وہ قابل تقلید اسوہ ہے سیرت پیامبر انقلاب!!



حضورؐ بحیثیت سرچشمۂ رشد و ہدایت

علامہ محمد الیاس عطار قادری

ماہ ربیع النور شریف تو کیا آتا ہے ہر طرف موسم بہار آ جاتا ہے۔ پیارے پیارے مدنی مصطفیٰ ﷺ کے میٹھے میٹھے دیوانوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے بوڑھا ہو یا جوان ہر حقیقی مسلمان گویا زبان حال سے بول اٹھتا ہے۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

جب کائنات میں کفر و شرک اور وحشت و بربریت کا گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ایسے میں ۱۲ ربیع النور مکہ مکرمہ میں سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے ایک ایسا نور چمکا جس نے پورے عالم کو جگمگ جگمگ کر دیا۔ سسکتی ہوئی انسانیت کی آنکھ جن

کی طرف لگی ہوئی تھی وہ تاجدار رسالت شہنشاہ نبوت، مخزن جود و سخاوت، پیکر عظمت و شرافت، محبوب رب العزت عزوجل، محسن انسانیت ﷺ تمام عالمین کے لئے رحمت بن کر مادر گیتی پر جلوہ گر ہوئے۔

مبارک ہو کر ختم المرسلین ﷺ تشریف لے آئے
جناب رحمۃ للعالمین ﷺ تشریف لے آئے

معجزات: ۱۲ ربیع النور شریف کو اللہ عزوجل کے نور ﷺ کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی کفر و ظلمت کے بادل چھٹ گئے۔ شاہ ایران کسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا۔ چودہ کنگرے گر گئے۔ ایران کا وہ آتش کدہ

جو ایک ہزار سال سے شعلہ زن تھا وہ بجھ گیا۔ دریائے ساوہ خشک ہو گیا۔ کعبے کو وجد آ گیا، بت سر کے بل گر پڑے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا

صبح بہاراں: خاتم المرسلین و رحمۃ اللعالمین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العالمین جناب صادق و امین ﷺ قرار ہر قلب محزون و غمگین بن کر ۱۲ ربیع النور شریف کو صبح صادق کے وقت جہاں میں تشریف لائے اور آ کر بے سہاروں، غم کے ماروں، دکھیاروں، دلفگاروں اور در در کی ٹھوکریں کھانے والے بے چاروں کی شام غریباں کو "صبح بہاراں" بنا دیا۔

مسلمانو! صبح بہاراں مبارک
وہ برساتے انوار سرکار ﷺ آئے

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ سرکار عالم مدار ﷺ جہاں میں فضل و رحمت بن کر تشریف لائے اور یقیناً اللہ عزوجل کی رحمت کے نزول کا دن خوشی و مسرت کا دن ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ عزوجل ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔ وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔ (کنزالایمان)

اللہ اکبر! اللہ عزوجل کی رحمت پر خوشی منانے کا قرآن حکم دے رہا ہے اور ہمارے پیارے آقا ﷺ سے بڑھ کر بھی کیا کوئی اللہ عزوجل کی رحمت ہے۔ دیکھئے قرآن میں صاف صاف اعلان ہے۔

ترجمہ: اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے۔ (کنزالایمان)

ثوبیہ کی آزادی: ابولہب جو کہ پکا پکا کافر تھا جب اسے اس کے بھائی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں بیٹے کی ولادت کی خوشخبری ملی تو بھتیجے کی آمد کی خوشخبری لانے والی کنیز ثوبیہ کو اس نے انگلی کا اشارہ دیتے ہوئے آزاد کر دیا۔ اس کا ایمان افروز واقعہ پڑھئے اور جھومئے۔

ابولہب کو میلاد کی خوشی پر انعام: جب ابولہب مر گیا تو اس کے بعض گھر والوں نے اسے خواب میں برے حال میں دیکھا۔ پوچھا کیا گزری؟ ابولہب بولا، تم سے جدا ہو کر مجھے کوئی خیر نصیب نہ ہوئی۔ ہاں مجھے اس کلمے کی انگلی سے اپنی ملتا ہے کیونکہ میں نے ثوبیہ لونڈی کو آزاد کیا تھا۔ (بخاری)

جشن ولادت کے صدقے یہودیوں کو ایمان نصیب ہو گیا: حضرت سیدنا عبدالواحد بن اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، مصر میں ایک عاشق رسول ﷺ رہا کرتا تھا جو ربیع النور شریف میں خوب خوب اللہ عزوجل کے پیارے محبوب ﷺ کا جشن ولادت منایا کرتا۔ ان دونوں میں خوب صدقہ و خیرات کرتا۔ ان کے پڑوس میں یہودیوں کا گھر تھا۔ ایک بار ربیع النور شریف کے مہینے میں یہودن نے اپنے شوہر سے پوچھا۔ ہمارا مسلمان پڑوسی اس مہینے میں ہر سال خصوصی دعوت وغیرہ کا اہتمام کیوں کرتا ہے؟ یہودی نے بتایا کہ اس مہینے میں اس کے نبی ﷺ کی ولادت ہوئی تھی اس لئے یہ اپنے نبی ﷺ کی ولادت کی خوشی میں اس طرح کے اچھے اچھے کام کرتا ہے اور مسلمان لوگ اس مہینے کی بہت تعظیم کیا کرتے ہیں۔ اس پر یہودن نے کہا واہ! مسلمانوں کا طریقہ بھی کتنا پیارا ہے کہ یہ لوگ اپنے نبی ﷺ کا ہر سال جشن ولادت مناتے ہیں۔ وہ یہودن رات جب سوئی تو اس کی سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی، خواب میں کیا دیکھتی ہے کہ ایک نہایت ہی حسین و جمیل بزرگ تشریف لائے ہیں اور ان کے چمکدار چہرے سے وفا کا نور جھلک رہا ہے اور ارد گرد لوگوں کا ہجوم ہو رہا ہے۔ اس نے آگے بڑھ کر ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ اس نے بتایا کہ یہ نبی آخرالزمان رحمت عالمیان محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ اس لئے تشریف لائے ہیں تاکہ تمہارے مسلمان پڑوسی کو جشن ولادت منانے پر خیر و برکت عطا فرمائیں اور ان سے ملاقات فرمائیں نیز اس پر اظہار مسرت کریں۔ یہودن نے پھر پوچھا، کیا آپ ﷺ میری بات کا جواب دیں گے؟ اس نے جواب دیا، جی ہاں۔ اس پر یہودن نے سرکار عالی وقار ﷺ کو پکارا۔ آپ ﷺ نے جواب میں لبیک فرمایا۔ وہ بے حد متاثر ہوئی اور کہنے لگی، میں تو مسلمان نہیں ہوں۔ آپ ﷺ نے پھر بھی "لبیک" کہہ کر جواب دیا۔ سرکار مدینہ قرار قلب و سینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، مجھے اللہ کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ تو مسلمان

ہونے والی ہے اس پر وہ بے ساختہ پکار اٹھی۔ اب اس کی آنکھ کھل گئی اور وہ سچے دل سے مسلمان ہو گئی اور اس نے یہ طے کر لیا کہ صبح اٹھ کر ساری پونجی اللہ عزوجل کے پیارے محبوب ﷺ کے جشن ولادت کی خوشی میں لٹا دوں گی اور خوب نیاز کروں گی۔ جب صبح اٹھی تو اس نے دیکھا کہ اس کا شوہر دعوت طعام کی تیاری میں مصروف ہے۔ اس نے حیرت سے پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہو اس نے کہا۔ اس بات کی خوشی میں دعوت کا اہتمام کر رہا ہوں کہ تو مسلمان ہو چکی ہے اس نے پوچھا۔ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ اس نے بتایا میں بھی رات حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے دست حق پر ایمان لا چکا ہوں۔ (تذکرۃ الواعظین)

ولادت کا صدقہ جیوں میں جہاں تک
نہ نزدیک "دنیا" شہریار ﷺ آئے
ولادت کا صدقہ ہمیں اپنا غم دو
شہا چشم نم کے طلبگار آئے
ولادت کا صدقہ ہو اخلاق اچھا
کبھی نہ ہنسی ہم کو بے کار آئے
ولادت کا صدقہ بقیع مبارک
میں دو گز زمیں کے طلبگار آئے
ولادت کا صدقہ پڑوسی بنانا
شہا خلد میں جب یہ عطار آئے

بارہ ربیع النور شریف کے دن ہو سکے تو روزہ بھی رکھیں کہ ہمارے پیارے پیارے آقا مدنی مصطفیٰ ﷺ کو ہر پیر کو اپنا یوم ولادت روزہ رکھ کر مناتے۔ جیسا کہ، حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، بارگاہ رسالت ﷺ میں پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو ارشاد فرمایا "اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وحی نازل ہوئی" (صحیح مسلم شریف)

دن کو پیارے آقا ﷺ کی جہاں میں تشریف آوری کی خوشی میں جلوس بھی نکالئے، اس میں راستے بھر میں نعتیں اور درود و سلام پڑھئے نیز کسی قسم کی بدنظمی نہ ہونے پائے اس کا خوب خیال رکھئے۔ ہر طرح کی اشتعال انگیزی سے اجتناب کیجئے ورنہ جلوس منتشر ہونے کے اسباب پیدا ہوں گے۔ اس سے آپ کا اپنا ہی نقصان ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ بھگدڑ مچے جو کہ شیطان کی عین آرزو ہے۔

Religious Edition

مذہبی ایڈیشن





شبِ برات

جب رحمت و بخشش اور توبہ کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

حافظ محمد ظہور اللہ چشتی

اللہ تعالیٰ کی رحمت گناہگار انسان کو بخشنے کیلئے بہانے ڈھونڈتی ہے اگر انسان خود ہی رب تعالیٰ کی رحمت سے دور بھاگے تو اس میں سراسر انسان ہی کا نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سال میں مخصوص راتیں گناہگار انسان کی بخشش کیلئے عطاء فرمائی ہیں یوں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش اور توبہ کے دروازے ہمیشہ ہی کھلے رہتے ہیں۔ مگر بعض لمحات اور اوقات ایسے ہیں جس میں رب تعالیٰ کی رحمت آوازیں لگا کر گناہگار انسان کو اپنی پناہ عاطفت میں لینے کیلئے بے تاب رہتی ہے۔ ایسی مخصوص راتوں میں ایک رات پندرھویں شعبان کی رات ہے جسے عرف عام میں شب برات بھی کہا جاتا ہے ابن ماجہ مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جب شعبان کی پندرھویں رات

پرہیزگار ہو یا رسوائے روزگار، خوش اطوار ہو یا بد کردار، دینے والا منہ دیکھ کر نہیں دیتا اپنی شان کرم دیکھتا ہے اس لئے تو حضرت علیؓ اپنی دعا میں فرماتے ہیں "الٰہی تو میرے ساتھ وہ معاملہ فرما جو تیرے شایان شان ہے وہ نہ کر جس کا میں حقدار ہوں" مانگنے کی یہ ادا ہو تو دعا

فضیلت ہے "اس ماہ مبارک میں حضور اکرم ﷺ بقیہ مہینوں کی نسبت اپنی عبادات ذکر و اذکار اور صدقہ و خیرات میں اضافہ کر دیا کرتے تھے۔ حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو متواتر دو مہینے روزہ رکھتے نہیں دیکھا سوائے شعبان اور رمضان کے (ترمذی، کتاب الصوم) کی کئی احادیث میں ہے حضور اکرم ﷺ امت کو ماہ شعبان میں زیادہ روزے رکھنے سے منع فرمایا کرتے تاکہ لوگ کمزور نہ ہو جائیں

دوزخ سے نجات چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی خوب عبادت کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس عظیم رات میں اپنی رحمت خاص کے 300 دروازے کھول دیتا ہے اس بابرکت رات میں انسان اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا مانگتا ہے وہ پوری کی جاتی ہے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ اس شب میں خصوصیت کے ساتھ یہ دعا فرمایا کرتے تھے ترجمہ! الٰہی بے شک تو در گزر کرنے والا ہے کرم کرنے والا ہے تو عفو کو پسند کرتا ہے سو مجھ کو معاف کر دے۔ الٰہی تجھ سے چشم پوشی کی عافیت اور دنیا و آخرت میں ہمیشہ معافی مانگتا ہے۔

خیر و برکت کی اس رات کو جو ہمارے لئے باعث نجات ہے آتش بازی کا تہوار نہ بنائیں

آجائے تو اس رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کہ رب تعالیٰ غروب آفتاب سے آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اس کو بخشش کا پروانہ عطا فرما دوں ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اسے روزی دوں، ہے کوئی مصیبت میں مبتلا کہ اسے عافیت دوں، ہے کوئی ایسا، ہے کوئی ایسا اور یہ اس وقت

اشارہ وابرو سے آگے نہیں بڑھ پاتی اس سے پہلے قبول ہو جاتی ہے۔ بندے پر یہ لازم ہے کہ وہ جلدی نہ دکھائے اپنی دردمندی کا اظہار کرے۔ وہ مجلت افروزی سے زیادہ جلسوزی پر زور دے، وہ آشفتہ سر نہ بنے۔ صحیح معنوں میں گداگر بن کر رہے۔ وہ ساعتیں شمار نہ کریں ابر کرم کے برسنے کا انتظار کرے۔

رب کے حضور حاجات کا پیش کرنا یا دعا مانگنا ایک کیفیت ہے، رب تعالیٰ سے مانگنے کیلئے ضروری نہیں کہ کوئی عربی ادب کا لبید و جاحظ ہو، فارسی لٹریچر کا رومی و

کثرت سے اپنے گناہوں پر استغفار کریں

تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔ طبرانی و ابن حبان معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں شعبان کی پندرھویں شب میں اللہ عزوجل تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر کافر اور عداوت والے کو نہیں۔ اب یہ انسان پہ منحصر ہے کہ وہ کس انداز سے اپنے رب تعالیٰ سے مانگتا ہے کیونکہ مانگنے کیلئے بھی سلیقہ ہی چاہئے حدیث رسول ﷺ کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے ناراض ہوتا ہے جو اس سے نہ مانگے۔ یعنی لوگ مانگنے پر منہ بناتے اور اکتاتے ہیں جبکہ خدا مانگنے پر خوش، دست سوال دراز کرنے پر مسرور اور دعا کرنے پر راضی ہوتا ہے کسی سائل و محتاج کے سوال اور اظہار مدعا پر وہ فرشتوں کی مجلس میں بندے کی عزت نفس کا مذاق نہیں اڑاتا بلکہ انہیں گواہ بنا کر کہتا ہے "فرشتو! میرے بندے نے مجھ سے سوال کیا میں اس سے بہت خوش ہوں جاؤ اسے خوش خبری دے دو کہ جو کچھ اس نے مانگا وہ بھی اسے دے دیا گیا اور جو بھولے سے مانگ نہیں پایا وہ بھی عطا کر دیا گیا۔" بعض اوقات اللہ تعالیٰ بندے کا ذوق طلب بڑھانے اور آتش شوق بڑھانے کیلئے دعا کی قبولیت میں تاخیر کر دیتا ہے۔ یہ بندے کیلئے تعزیر نہیں اس کی دعا کو اکسیر بنانے کیلئے ہوتی ہے۔ مالک الملک یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ بندہ واقعی مجھے سب کچھ سمجھتا ہے یا ابھی کسی اور سے بھی آس لگائے بیٹھا ہے کیا محض میری رحمت کو ٹٹولنے آتا ہے؟ ایک فرمان رسول ﷺ کے مطابق تین بار تو اللہ تعالیٰ اپنا رخ رحمت ادھر ادھر

کرتا ہے مگر چوتھی بار اس کا کرم جھلک پڑتا ہے اور بندے کی کشت زار آرزو کو سیراب کر دیتا ہے بعض بندے جلت پسند اور تھڑدلے ہوتے ہیں اپنی اس ادا سے دور رحمت حق کو تو نہیں البتہ خود کو آزمائش میں



اس مقدس رات کو ضائع کرنے کی بجائے اپنے رب کو منانے کیلئے استعمال میں لائیں

اس بابرکت رات میں انسان اللہ کے حضور جو دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے

سعدی ہو، انگریزی ادبیات کا ملٹن اور آسکر وائلڈ ہو، اردو کا غالب و ابو الکلام ہو، کیفیت ایک نابلد محض کی بھی ہو سکتی ہے جو کہ بھی اپنے انداز میں رب کریم کی توجہ اپنی جانب مبذول کرا سکتا ہے۔ بلکانے والا شخص بھی اپنا دل کھول کر رکھ سکتا ہے۔

کج مج بیان بھی سادگی سے اپنا مدعا پیش کر سکتا ہے رب کی رحمت محض رازیؒ و غزالیؒ کیلئے نہیں اور نہ ہی اس پر جنیدؒ و بایزیدؒ کا اجارہ ہے یہ لوگ ہزار مقبول بارگاہ

اور رمضان میں فرض روزے پورے کرنے کیلئے تازہ دم رہیں جبکہ خود حضور اکرم ﷺ کا یہ عمل تھا کہ آپ ماہ شعبان میں نہایت کثرت سے روزے رکھا کرتے۔ اکثر پورا مہینہ روزے رکھتے۔ احادیث مبارکہ میں تواتر کے ساتھ آتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو ماہ شعبان میں روزے رکھنا بہت محبوب تھا اور شاید ہی اس مہینے میں کوئی ایسا دن گزرتا جب آپ روزے سے نہ ہوتے۔ حضور اکرم ﷺ کی رحمتوں اور شفقتوں کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا اور جاری و ساری ہے لیکن شعبان میں



نعت رسول مقبولؐ

رحمتوں کا میرے آقاؐ میں خزینہ دیکھوں
کاش اے کاش کبھی تیرا مدینہ دیکھوں
کہتے ہیں اور بھی پُرنور فضا ہوتی ہے
تیرے روضے پہ میں روزوں کا مہینہ دیکھوں
کیسے وہ لوگ ہیں جن لوگوں میں تو رہتا تھا
تیرے انصار کی خُو اور قرینہ دیکھوں
تیرے کوچے، تیری گلیاں، تیرے قدموں کے نشاں
ایک سے ایک بڑا جا کے دفینہ دیکھوں
غم کے طوفان سے سرکارؐ بچا کاوش کو

علامہ عمران حمید اشرفی

حمد و ثنا اللہ جل شانہ کے لئے خاص ہے جو رب العالمین ہے اور بے شمار درود و سلام ہو ہادی برحق، ساقی حوض کوثر، حضور پرنور، شافع یوم النشور، سرور کائنات، فخر موجودات، سرکار دو عالم، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعلمین، صاحب لولاک جناب رسالت مآب، حبیب کبریا، رسول خدا، احمد مجتبیٰ، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کی آل اطہار اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر۔

شعبان المعظم اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ ہے۔ یہ مہینہ بڑا ہی بابرکت ہے کیونکہ اس ماہ مبارک میں ایک ایسی فضیلت والی رات ہے جس کا نام ہے "شب برات"۔ اس رات میں اللہ جل شانہ متصل بعد از نماز مغرب ساتویں آسمان سے آسمان دنیا پر جلوہ افروز ہو کر مقررہ فرشتوں کو آئندہ پورے سال کے احکامات صادر فرما دیتے ہیں کہ رواں سال میں فلاں شخص کو کتنا رزق ملنا ہے، کس کا وصال ہونا ہے، کس روح نے دنیا میں آنا ہے، کس کو کیا مصیبت اور کیا خوشی نصیب ہونی ہے۔ سب کا سب ایک نظام کے تحت متعلقہ فرشتوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ اس رات میں اللہ رب العزت کی خوب عبادت کرنی چاہئے۔ نوافل پڑھنے چاہئیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہئے۔ درود شریف پڑھنا چاہئے۔ صلوٰۃ التسبیح پڑھنی چاہئے جتنا بھی ہو سکے ذکر اذکار میں مشغول رہنا چاہئے اور اللہ جل شانہ کی رضا حاصل کرنی چاہئے۔ میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور شعبان المعظم میرا مہینہ ہے ہم

پڑھنے سے چالیس سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ شب برات میں بعد از صلوٰۃ مغرب بارہ رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں آیت الکرسی مع

یہ عبادت کی رات ہے جس میں کثرت سے نوافل، درود شریف اور صلوٰۃ تسبیح پڑھنی چاہیے

''تم اللہ کی مہربانی سے مایوس نہ ہو'' ہمیں جو کچھ مانگنا اور حاصل کرنا ہے وہ خدا ہی سے حاصل کرنا ہے

بحیثیت مسلمان عاشق رسول ﷺ ہونے کے دعویدار ہیں۔ ہمیں اپنے اس دعویٰ کی توثیق اس مقدس ماہ میں اللہ جل شانہ کی عبادت اور نبی کریم ﷺ کی پوری اطاعت کر کے کرنی چاہئے۔ اس ماہ کی پہلی رات میں آٹھ رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں گیارہ بار آیت الکرسی مع سورۃ الاخلاص پڑھیں اور نماز فجر سے پہلے پہلے دو رکعت اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں ایک سو ایک (101) بار سورۃ الاخلاص ہو۔

سورۃ الاخلاص گیارہ مرتبہ پڑھنی چاہئے۔ حصول ثواب کے ساتھ ساتھ اللہ رب العزت سے جو بھی دعا دل کی گہرائیوں سے مانگیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ نصیب ہو گا۔ علاوہ ازیں درود پاک کی کثرت، تلاوت کلام پاک، استغفار اور ذکر کی لذت سے زبان کو آشنا رکھنے سے دین و دنیا کی بھلائیاں حاصل ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مبارک رات میں حاجت روائی کیلئے خاص وظیفہ

پریشانیوں کے پیش نظر اپنی زندگی کا آغاز رونے سے ہی کرتا ہے اور جو نہ روئے تو اسے میڈیکل کی زبان میں ابنارمل کہا جاتا ہے۔ بادشاہ ہو یا فقیر، تعلیم یافتہ ہو یا غیر تعلیم یافتہ، بچہ ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت، مشرق کا باسی ہو یا مغرب کا، غرض زندگی کے کسی بھی شعبہ سے تعلق رکھنے والے شخص ہو ہر انسان ہی اپنی سطح پر کسی نہ کسی مسئلہ کا شکار ہو کر پریشان ہے۔ ہماری ان پریشانیوں اور مسائل کو حل کون کر سکتا ہے؟ کس کو تلاش کریں؟ کس کا دروازہ کھٹکھٹائیں؟ کہ جو ہمارے ان مسائل کو حل کر دے۔ ہماری دعاؤں کو قبول کر لے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے کہ "اور تمہارا رب کہتا ہے، مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔" (المومن 60) اللہ تعالیٰ کا در ہی ہمارے پاس واحد سہارا ہے جو کچھ بھی ملتا ہے ہمیں اسی در سے ملنا ہے۔ رب جلیل کے علاوہ عطا کرنے والا اور کون ہے؟ وہی ہمارا خالق ہے، مالک ہے، رازق ہے، اگر دعا کے قبول ہونے میں تاخیر ہو جائے تو ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

"تم اللہ کی مہربانی سے مایوس نہ ہو" (الزمر 53)۔

ہمیں جو کچھ بھی مانگنا اور حاصل کرنا ہے وہ اپنے مولیٰ ہی سے حاصل کرنا ہے اس کے علاوہ اور کوئی پوری کائنات میں ایسا نہیں کہ جو ہماری حاجت روا کر سکے۔ مشکل کو دور کر سکے، بیمار کو شفا دے سکے، فقیر کو مالدار کر سکے، نابینا کو بینا کر سکے، محتاج کو غنی کر سکے، بیروزگار کو روزگار عطا کر سکے، مقروض کو قرض سے نجات دے

اپنے مقصد کی دُعا اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی وانکساری سے مانگیں

سکے، پریشان حال کی پریشانی کو ختم کر سکے، سکون دے سکے، یہ میرا رب ہی ہے جس کے قبضہ قدرت میں یہ سب کچھ ہے کیونکہ ارشاد خداوندی ہے کہ

"بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے" (البقرہ 20)

جب اللہ ہی ہر چیز پر قادر ہے اور کہتا بھی ہے کہ تم مجھ سے مانگو میں تم کو عطا کروں گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سے کس طریقہ سے مانگا جائے؟ کہ بارگاہ الٰہی میں ہماری دعا کو شرف قبولیت حاصل ہو جائے۔ آیئے یہ بھی قرآن مجید ہی سے پوچھتے ہیں کہ مانگنے کا طریقہ یہ ہے؟۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"اور اللہ کے سب نام ہی اچھے ہیں تو اس کو ان کے ناموں سے پکارو۔" (الاعراف 22)

تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ذریعہ سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتے ہیں کیونکہ ارشاد رب العلمین ہے کہ

"اور اللہ سے سچی کس کی بات ہے۔" (النساء 67)

قرآن مجید میں کئی اور مقامات پر بھی خدائے بزرگ و برتر نے اپنے بندوں کو اپنے ناموں کے ذریعہ دعا مانگنے کا حکم فرمایا ہے۔

شب برات شریف یعنی 15 شعبان کی شب طہارت کاملہ کے ساتھ بعد نماز عشاء گیارہ مرتبہ نماز والا درود شریف پڑھیں پھر اسم الٰہی "یالطیف" کی ایک تسبیح پڑھیں جو ایک سو انتیس (129) دانوں پر مشتمل ہو۔ تسبیح مکمل ہونے پر سورۃ الانعام کی آیت نمبر 103 پڑھیں جس کا ترجمہ یہ ہے۔ "اس کو آنکھیں نہیں پا سکتیں اور وہ آنکھوں کو پا سکتا ہے اور وہ نہایت لطیف اور خبردار ہے" پھر سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 19 پڑھیں۔ جس کا ترجمہ یہ ہے "اللہ اپنے بندوں

وہ بھی اسے دے دیا گیا اور جو بھولے سے مانگ نہیں پایا وہ بھی عطا کر دیا گیا۔" بعض اوقات اللہ تعالیٰ بندے کا ذوق طلب بڑھانے اور آتش شوق بڑھانے کیلئے دعا کی قبولیت میں تاخیر کر دیتا ہے یہ بندے کیلئے تعزیر نہیں اس کی دعا کو اکسیر بنانے کیلئے ہوتی ہے۔ مالک الملک یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ بندہ واقعی مجھے سب کچھ سمجھتا ہے یا ابھی کسی اور سے بھی آس لگائے بیٹھا ہے کیا مخلص میری رحمت کو ٹٹولنے آیا ہے؟ ایک فرمان رسول ﷺ کے مطابق تین بار تو اللہ تعالیٰ اپنا رخ رحمت ادھر ادھر کرتا ہے مگر چوتھی بار اس کا کرم جھک پڑتا ہے اور بندے کی کشت زار آرزو کو سراب کر دیتا ہے بعض بندے بڑے عجلت پسند اور تھڑدلے ہوتے ہیں اپنی اس اداء دور رحمت حق کو تو نہیں البتہ خود کو آزمائش میں ڈال لیتے ہیں۔ ورنہ اللہ تو سیاہ راتوں میں چلنے اور سیاہ پتھر میں بسیرا کرنے والے حقیر کیڑے کی سنتا رہتا ہے۔ بھلا وہ اشرف المخلوقات کی پکار کیوں نہ سنے؟ انسان خواہ بدکار ہو یا نیکوکار، تہجد گزار ہو یا ناہنجار، الٰہی سمی، اگر خدا صرف ان کی سنتا ہاتو ہم جیسے خاطی و عاصی کس در پر جائیں گے؟ مسند فردوس دیلمی میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "شعبان میرا مہینہ ہے شعبان کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے تمام انبیاء پر میری

اس مقدس رات کو ضائع کرنے کی بجائے اپنے رب کو منانے کیلئے استعمال میں لائیں

اس بابرکت رات میں انسان اللہ کے حضور جودعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے

سعدیؒ ہو، انگریزی ادبیات کا ملٹن اور آسکر وائلڈ ہو، اردو کا غالب و ابوالکلام ہو، کیفیت ایک ماہلہ محض کی بھی ہو سکتی ہے گو نکا بھی اپنے انداز میں رب کریم کی توجہ اپنی جانب مبذول کرا سکتا ہے۔ ہکلانے والا شخص بھی اپنا دل کھول کر رکھ سکتا ہے۔ کج مج بیان بھی سادگی سے اپنا مدعا پیش کر سکتا ہے رب کی رحمت محض رازیؒ و غزالیؒ کیلئے نہیں اور نہ ہی اس پر جنیدؒ و بایزیدؒ کا اجارہ ہے یہ لوگ ہزار مقبول بارگاہ

اور رمضان میں فرض روزے پورے کرنے کیلئے تازہ دم رہیں جبکہ خود حضور اکرم ﷺ کا یہ عمل تھا کہ آپ ماہ شعبان میں نہایت کثرت سے روزے رکھا کرتے۔ اکثر پورا مہینہ روزے رکھتے۔ احادیث مبارکہ میں تواتر کے ساتھ آتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو ماہ شعبان میں روزے رکھنا بہت محبوب تھا اور شاید ہی اس مہینے میں کوئی ایسا دن گزرتا جب آپ روزے سے نہ ہوتے۔ حضور اکرم ﷺ کی رحمتوں اور شفقتوں کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا اور جاری و ساری ہے لیکن شعبان میں آپ ﷺ کا یہ معمول مبارک تھا کہ اکثر تنہا قبرستان جایا کرتے تھے اور وہاں جاکر ساری ساری رات دعاؤں میں گزار دیتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص شب برات کو عبادت کرنے کیلئے بیدار رہتا ہے اس کا دل مرے گا نہیں جس دن دوسروں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص

احادیث مبارکہ میں تواتر کے ساتھ آتا ہے کہ حضورؐ کو ماہ شعبان میں روزے رکھنا بہت محبوب تھا اور شاید ہی اس مہینے میں کوئی ایسا دن گزرتا جب آپؐ روزے سے نہ ہوتے

رب کے حضور حاجات کا پیش کرنا یا دعا مانگنا ایک کیفیت ہے، رب تعالیٰ سے مانگنے کے لئے رنگ نسل اور ذات کی قید نہیں

کہتے ہیں اور بھی پُرنور فضا ہوتی ہے
تیرے روضے پہ میں روزوں کا مہینہ دیکھوں
کیسے وہ لوگ ہیں جن لوگوں میں تو رہتا تھا
تیرے انصار کی خُو اور قرینہ دیکھوں
تیرے کوچے، تیری گلیاں، تیرے قدموں کے نشاں
ایک سے ایک بڑا جا کے دفینہ دیکھوں
غم کے طوفان سے سرکارؐ بچا کاوش کو
میں بھی ساحل پہ لگا اپنا سفینہ دیکھوں

آفتاب کاوش

شبِ برات کے وظائف

قرۃالعین حیدر

شب برات کو اللہ تعالیٰ خود آسمان دنیا پر نماز مغرب سے نماز فجر تک تشریف لاتے ہیں اور جو بندہ عبادت میں مصروف ہو یا جو دعا کر رہا ہو اللہ تعالیٰ خود اس کی دعا سنتا ہے اور وہ دعا قبول کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ رزق تقسیم فرماتا ہے

شب برات میں اللہ تعالیٰ زندگی اور موت کی فہرست تیار فرماتا ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا" جو شخص دوزخ سے نجات چاہتا ہو اس کو چاہیے کہ اس رات خوب عبادت کرے، اس رات اللہ تعالیٰ تین سو دروازے رحمت کے کھول دیتا ہے۔"

1۔ شب برات عبادت کی نیت سے غروب آفتاب سے ذرا قبل غسل کریں۔ مغرب ہی سے عبادت میں مشغول ہو جائیں۔ دو رکعت نفل تحیۃ الوضو پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک بار، اور سورۃ اخلاص تین تین بار پڑھیں۔

2۔ غروب آفتاب سے پہلے چالیس بار "لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے چالیس برس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

3۔ بعد نماز مغرب چھ رکعتیں دو دو رکعت کرکے پڑھیں۔

1) دو رکعت نفل درازی عمر بالخیر ہونے کی نیت سے

2) دو رکعت نفل بلائیں دفع ہونے کی نیت سے

3) دو رکعت نفل مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی نیت سے

قرآن شریف کی سورتیں

نماز مغرب کے بعد سورۃ نبا

نماز عشاء کے بعد سورۃ ملک سورۃ یٰسین، سورۃ رحمٰن، سورۃ واقعہ، آیت الکرسی، چاروں قل

وظیفے!

کسی بھی مشکل کام کے لئے 450 بار حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر

سخت مشکل حاجت کے لیے چھ لوگ آپس میں مل کر 72 بار" سورۃ یٰسین "پڑھیں، انشاء اللہ دعا قبول ہو گی۔

بیماری، ملازمت، ترقی، نکاح یا کسی بھی پریشانی کے لیے گیارہ ہزار بار سورۃ اخلاص پڑھیں (آپس میں مل کر بھی پڑھ لی جائے تو کوئی حرج نہیں)۔

ہر وظیفے کے اول آخر سو بار استغفر واللہ اور گیارہ بار درود ابراہیمی۔

اول آخر سے مراد ہر وظیفہ شروع کرنے سے پہلے سو بار استغفر واللہ اور گیارہ بار درود ابراہیمی اور جب وظیفہ ختم ہو جائے تو گیارہ بار درود ابراہیمی اور سو بار استغفر واللہ۔

نوٹ: وظیفے کے دوران ہر گز بات نہ کی جائے۔ یہ ضروری نہیں کہ تمام وظیفے کیے جائیں۔ جو کوئی وظیفہ کرنا چاہے، اپنی ہمت کے مطابق ان کی تعداد میں کمی بیشی کر سکتا ہے۔ یہ تمام وظیفے عبادت کے طور پر بھی کر سکتے ہیں، دعا کرنا بھی عبادت ہے۔ قضا نمازیں، نفل، درود ابراہیمی، آیت الکرسی، کلمہ طیبہ کثرت سے پڑھیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" کلمہ طیبہ جنت کی کنجی ہے۔"

صلوۃ الخیر 100 رکعت

ہر رکعت میں الحمد کے بعد 10 بار سورۃ اخلاص پڑھیں۔ جو کوئی یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف 70 بار دیکھتا اور ہر بار 70 حاجات پوری ہو جاتی ہیں۔

احادیث نبوی ﷺ کی رو سے ان ہدایات پر عمل کرنا چاہیے

جو مسلمان شب برات کو غروب آفتاب سے ذرا قبل غسل کر کے رات قیام کرے اور صبح روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ گناہوں سے ایسا پاک فرمائے گا گویا ابھی شکم مادر سے پیدا ہوا ہو۔

مردوں کی مغفرت کی دعا کی جائے۔

والدین کی نافرمانی سے توبہ کریں اور ان سے معافی مانگیں ورنہ بخشش نہ ہو گی۔

حسب توفیق روپیہ، غلہ، کپڑا صدقہ خیرات کریں۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیبؐ کے صدقے میں تمام مسلمانوں کو خلوص کے ساتھ نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

یہ عبادت کی رات ہے جس میں کثرت سے نوافل، درود شریف اور صلوۃ تسبیح پڑھنی چاہیے

"تم اللہ کی مہربانی سے مایوس نہ ہو" ہمیں جو کچھ مانگنا اور حاصل کرنا ہے وہ خدا ہی سے حاصل کرنا ہے

بحیثیت مسلمان عاشق رسول ﷺ ہونے کے دعویدار ہیں۔ ہمیں اپنے اس دعویٰ کی توثیق اس مقدس ماہ میں اللہ جل شانہ کی عبادت اور نبی کریم ﷺ کی پوری اطاعت کر کے کرنی چاہیے۔ اس ماہ کی پہلی رات میں آٹھ رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں گیارہ بار آیت الکرسی مع سورۃ الاخلاص پڑھیں اور نماز فجر سے پہلے پہلے دو رکعت اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں ایک سو ایک (101) بار سورۃ الاخلاص ہو۔ رکوع و سجدوں میں معمول کی تسبیح کے بعد "سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح" کا اضافہ کریں۔ اجر عظیم کے ساتھ ساتھ جو دعا بھی مانگیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ بارگاہ الٰہی میں قبول و منظور ہو گی۔ شب برات کے روز غروب آفتاب کے وقت تیسرا کلمہ چالیس بار سورۃ الاخلاص گیارہ مرتبہ پڑھنی چاہیے۔ حصول ثواب کے ساتھ ساتھ [illegible] گہرائیوں سے مانگیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ نصیب ہو گا۔ علاوہ ازیں درود پاک کی کثرت، تلاوت کلام پاک، استغفار اور ذکر کی لذت سے زبان کو آشنا رکھنے سے دین و دنیا کی بھلائیاں حاصل ہوں گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

ارشاد رب العلمین ہے کہ "اور اللہ سے بڑھ کر کس کی بات ہے۔" (النساء 67)

قرآن مجید میں کئی اور مقامات پر بھی خدائے بزرگ و برتر نے اپنے بندوں کو اپنے ناموں کے ذریعہ دعا مانگنے کا حکم فرمایا ہے۔

شب برات شریف یعنی 15 شعبان کی شب طہارت کاملہ کے ساتھ بعد نماز عشاء گیارہ مرتبہ نماز والا درود شریف پڑھیں پھر اسم الٰہی "یالطیف" کی ایک تسبیح پڑھیں جو ایک سو انتیس (129) [illegible] مکمل ہو۔ تسبیح مکمل ہونے پر سورۃ الانعام کی آیت نمبر 103 پڑھیں جس کا ترجمہ ہے۔ "اس کو آنکھیں نہیں پا سکتیں اور وہ آنکھوں کو پا سکتا ہے اور وہ نہایت لطیف اور خبردار ہے" پھر سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 19 پڑھیں۔ جس کا ترجمہ ہے "اللہ اپنے بندوں

جب اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور کہتا ہے کہ تم مجھ سے مانگو میں عطا کروں گا تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سے کس طریقے سے مانگا جائے کہ بارگاہ الٰہی میں ہماری دعا کو شرف قبولیت حاصل ہو جائے

یہ دنیا کیا ہے! مسائل کی آماجگاہ ہے۔ برگزیدہ ہستیوں کے علاوہ جو بھی اس دنیا میں آیا ہے۔ مسائل اور پریشانیوں سے دوچار ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ انسان جب اس دنیا میں آتا ہے تو اس کے مسائل اور پریشانیوں سے دوچار ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ انسان جب اس دنیا میں آتا ہے تو اس کے مسائل اور پر نری رکھتا ہے جس کو چاہے روزی دیتا ہے اور وہی زور آور زبردست ہے۔" اس کے بعد اپنے مقصد کی دعا اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ مانگیں یہ ایک مرتبہ ہوا اس طرح ایک سو انتیس (129) مرتبہ پڑھیں۔ آخری مرتبہ پڑھنے کے بعد دوبارہ مذکورہ درود شریف پڑھ کر نشست ختم کریں۔

شبِ برات خدائی بجٹ کی رات

مولانا حسین احمد اعوان

اللہ تعالیٰ اس مقدس رات کو اہم فیصلے کرتے ہیں۔ قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ گناہ گاروں کی بخشش کی جاتی ہے۔

اللہ رب العزت نے مسلمانوں پر خصوصی کرم فرمایا کہ انہیں اپنا پیارا محبوب عطا کر دیا اور ایسا پیارا محبوب جو سرور الانبیاء بھی ہے۔ رحمت اللعالمین بھی۔ شافع محشر بھی اور محسن انسانیت بھی۔

خداوند کریم نے دین اسلام کو اپنا پسندیدہ دین فرمایا اور پھر مسلمانوں کی بخشش کیلئے بے پناہ عنایات کیں۔

اللہ تعالیٰ نے سال بھر میں جہاں بہت سے دن اور مہینے مسلمانوں کو خصوصی عبادت کیلئے عطا فرمائے وہاں بہت سی خصوصی راتیں نازل فرمائیں جن میں عبادت کو انتہائی اہمیت حاصل ہے۔

جو راتیں خصوصی عبادت کیلئے مخصوص کی گئیں ان میں لیلۃ القدر، شب معراج اور شب قدر کو مسلمان کثیر تعداد میں عبادت کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں۔

شب برات شعبان کی 15 ویں رات ہے۔ شعبان المعظم کے مقدس مہینہ کو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا مہینہ قرار دیا اور آپ ﷺ اس مقدس مہینہ میں بہت زیادہ عبادت کیا کرتے تھے اس رات کو جاگنا اور عبادت کرنا انتہائی فضیلت اور دنیا و آخرت کی کامیابی کا باعث ہے۔

شعبان کی پندرھویں رات کو شب برات کہا جاتا ہے۔ برات کا مطلب نجات کی رات ہے۔ اس رات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی خصوصی رحمت سے نوازتا ہے۔

شب برات کو بجٹ کی رات بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس رات کو ہر امر کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں رزق تقسیم فرماتے ہیں پورے سال میں انسانوں سے سرزد ہونے والے اعمال اور پیش آنے والے واقعات سے فرشتوں کو آگاہ کرتے ہیں۔ شب قدر کے متعلق روایات میں آیا ہے کہ اس رات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا جسے میں بخش دوں اور تندرستی مانگے تو تندرستی عطا کر دوں اور ہے کوئی محتاج کہ آسودہ حالی چاہتا ہو تو اسے آسودہ حال کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا رسول ﷺ میرا گمان تھا کہ آپ ﷺ کسی بی بی کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ اس موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب دنیا کے آسمان پر جلوہ فرما ہوتے ہیں اور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی بخشش فرما دیتے ہے۔

شب برات کو بے شمار انسانوں کی بخشش کی جاتی ہے۔

جو راتیں خصوصی عبادت کے لئے جانی جاتی ہیں ان میں لیلۃ القدر شب معراج اور شب برات کو بڑی اہمیت حاصل ہے

کردوں اور صبح تک یہی ارشاد ہوتا ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول ﷺ کو گھر میں نا پایا اور آپ ﷺ کی تلاش میں گھر سے نکلی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ جنت البقیع کے قبرستان میں موجود ہیں اور آپ ﷺ کا سر آسمان کی طرف اٹھا ہوا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ کیا تمہیں اس بات کا اندیشہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ تمہاری حق تلفی

اس رات جاگنا اور عبادت کرنا انتہائی فضیلت کا باعث ہے۔

شب برات کو علماء کرام اور مفسرین نے خدائی بجٹ کی رات بھی کہا ہے کیونکہ اس رات اللہ تعالیٰ آنے والے سال کے متعلق تمام اہم امور کے فیصلے کرتے ہیں۔

جن لوگوں نے پیدا ہونا ہوتا ہے اور جن لوگوں کی زندگی مکمل ہو چکی ہوتی ہے ان کے نام بھی فرشتوں کو دے دیے جاتے ہیں۔

اسی طرح دنیا میں تمام اہم امور حکومتیں بننے بگڑنے، کاروبار، نفع، نقصان، بارش، سیلاب اور دیگر دنیاوی معاملات کے متعلق فرشتوں کی ڈیوٹیاں لگا دی جاتی ہیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ شب برات کو اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرو اور عبادت میں رات گزارنا انتہائی فضیلت کا باعث ہو گا۔ آپ ﷺ نے خصوصی کلمات اور دعائیں بھی پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

شب برات میں جو نماز اور مسنون دعائیں منقول ہیں ان میں 100 رکعتیں ہیں۔ 1000 مرتبہ سورۃ اخلاص کے ساتھ ہر رکعت میں 10 مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھی جائے۔

اس نماز کا نام صلوۃ الخیر ہے۔ اس کے پڑھنے سے برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔

حضرت حسن البصریؒ نے فرمایا کہ مجھ سے حضور نبی اکرم ﷺ کے تیس صحابہؓ نے فرمایا کہ جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر مرتبہ دیکھتا ہے اور ہر بار دیکھنے میں اس کی ستر حاجتیں پوری کرتا ہے اور سب سے ادنیٰ حاجت اس کے گناہوں کی مغفرت ہے۔

اس شب میں قرآن شریف کی تلاوت درود پاک کا ورد۔ صلوۃ التسبیح سمیت دیگر نوافل کی ادائیگی کرنا چاہیے جبکہ نصف شعبان کو روزہ رکھنا بھی انتہائی فضیلت کا باعث ہے۔

شب برات مسلمانوں کو ہر سال بخشش کیلئے ملنے والا وہ سنہری موقع ہے کہ جسے ہر مسلمان تھوڑی سی توجہ اور محنت سے حاصل کر کے گناہوں کی بخشش طلب کر سکتا ہے اور اس کی دنیا اور آخرت سنور سکتی ہے۔

افسوس کہ آج جہاں ہمارے معاشرے میں بہت سی برائیوں اور رسومات نے گھر کیا ہے ان کے اثرات مقدس دنوں اور راتوں میں بھی داخل ہو گئے ہیں اور دین سے بے بہرہ بہت سے لوگ ان عظیم فضیلت والی راتوں میں عبادت و ریاضت کے بجائے لہو و لعب اور دنیاوی تماشہ گیری کے کام کر کے عبادت اور روحانی فیض اور فوائد کے بجائے عذاب خداوندی کو دعوت دیتے ہیں۔

شب برات کو آتش بازی کرنا، دھماکے، پھلجڑیاں چلانا اور عبادت کرنے والوں کو پریشان کرنا قرآن پاک کی تلاوت میں مخل ہونا باعث تکلیف ہے۔ نوجوان اور خصوصاً محلے سڑکوں پر چلنے والی خواتین اور بزرگوں کے پاؤں میں پٹاخے چلاتے اور خوشی محسوس کرتے ہیں حالانکہ یہ انتہائی جہالت اور بے راہ روی کی پہچان ہے۔

مسلمان اپنا اصل سبق بھلا کر یہود و نصاریٰ کی رسومات اور ان کے دنیاوی طریقوں کو اپنانے کی کوششوں کی وجہ سے ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر چلا جائے۔ قرآن کو پڑھا اور سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے شب برات دوزخ کی آگ سے بچنے کی رات ہے مگر افسوس کہ ہم اس رات کو آگ کا تماشا بنا کر گھر کو خود اپنے ہاتھوں سے آپ جلاتے ہیں۔

آگ سے پناہ مانگنے کے بجائے آگ سے کھیلنا کون سی عقلمندی کی دلیل ہے۔ حکومت وقت کو چاہیے کہ روحانی دنوں اور عبادت کی راتوں اور مقدس ایام میں لہو و لعب کرنے آتش بازی کا مظاہرہ کرنے کے خلاف قانون کو حرکت میں لائے اور تمام غیر اسلامی رسموں خصوصاً آتش بازی پر مکمل پابندی عائد کر دی جائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ پوری ملت اسلامیہ کو ایک اور نیک بنائے اور پوری دنیا میں اسلام کا بول بالا فرمائے۔ (آمین)

شب برات مسلمانوں کو ہر سال بخشش کے لئے ملنے والا وہ سنہری موقع ہے کہ جسے تھوڑی سی توجہ کے ذریعے ہم ضائع ہونے سے بچا سکتے ہیں

SPECIAL EDITION

اشاعتِ خاص





جمعۃ الوداع

جس کی ہر گھڑی رحمت و برکت ہے

شاہنواز شہیدی

رمضان المبارک کی ہر گھڑی باعث خیر و برکت ہوتی ہے۔ دن رات اللہ کی رحمت جوش میں ہوتی اور معافی کے طلب گاروں کو تلاش کرتی ہے۔ جمعۃ الوداع رمضان میں ایک خصوصی فضیلت کا حامل دن ہے۔ رمضان کی آمد کی خوشیاں جس طرح اس کے استقبال کے لئے پوری امت کو متوجہ کر لیتی ہیں اسی انداز میں اس کی رخصتی اور فرقت کا احساس تڑپا بھی دیتا ہے۔ جمعۃ المبارک کو امت مسلمہ اسی وجہ سے خصوصی ذوق و شوق سے مناتی ہے کہ نہ معلوم پھر یہ رمضان اور یہ جمعہ زندگی میں نصیب ہو یا نہ ہو۔

آج کے عالمی تناظر میں رمضان، عید اور جمعۃ الوداع بھی اسی امت کے دکھوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ ہر جانب ہمارا خون بکھرا ہے، لاشے تڑپ رہے ہیں، چیخیں اور سسکیاں دل دہلا دیتی ہیں۔ فلسطین، چیچنیا، کشمیر اور عراق کی سرزمین ہی نہیں مساجد بھی لہولہان ہیں۔ اس موقع پر نوحہ کرنے کی بجائے عزم و ہمت کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ آج کی رات کثرت سے عبادت کریں اور دعائیں مانگیں۔

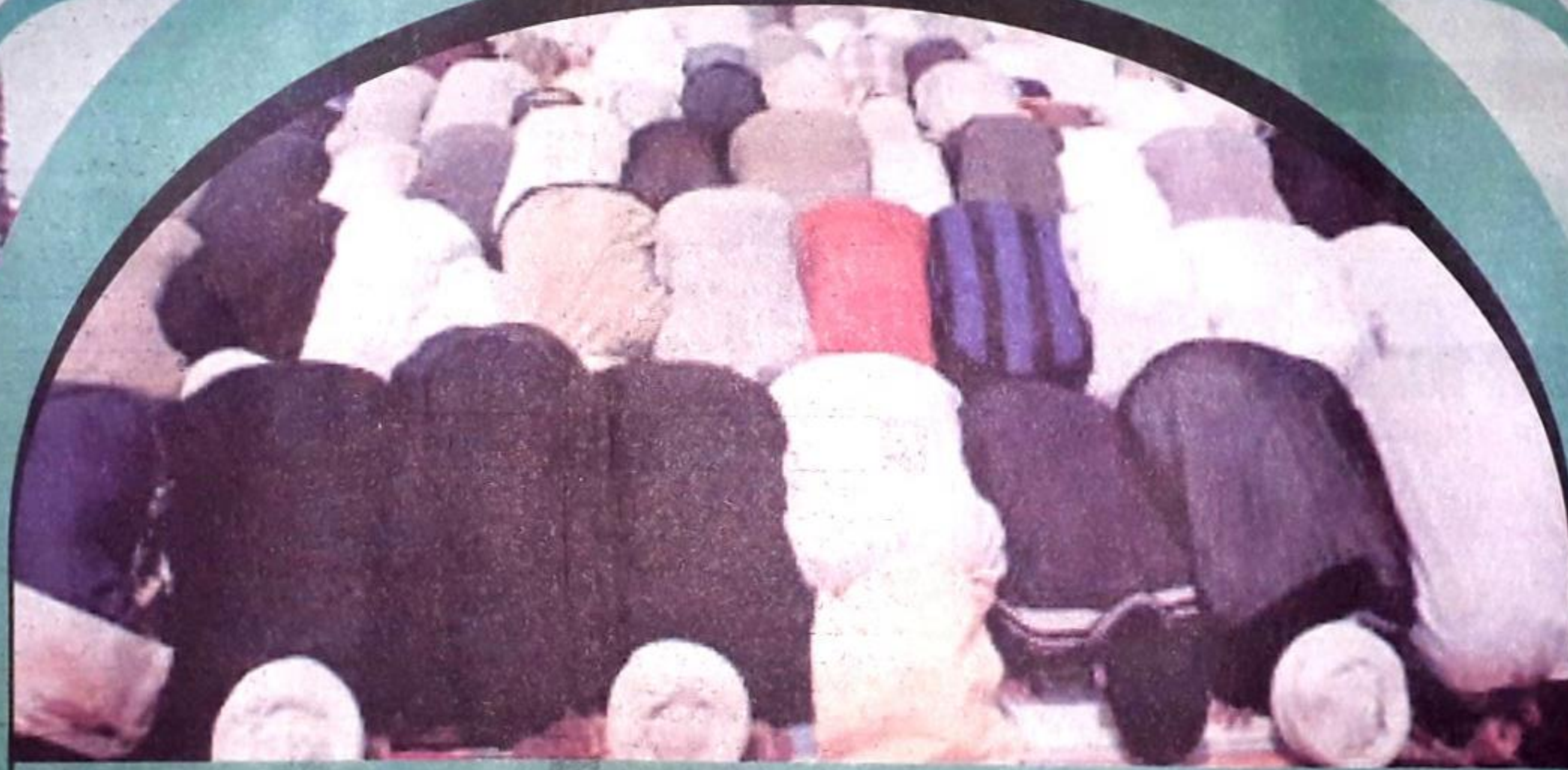
ہمارے آقا و مولا سیدنا محمد ﷺ کی پوری زندگی جدوجہد سے عبارت ہے۔ آپ نے ہر قسم کے مشکل حالات کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ احد کا میدان خون آلودہ ماحول اپنے پیچھے چھوڑ گیا تھا اور پورا مدینہ غم سے نڈھال تھا مگر کس ایمانی جرات کے ساتھ امت نے خصوصاً خواتین نے یہ صدمہ برداشت کیا ہماری تاریخ کا حصہ ہے اس سال جمعۃ الوداع کے روز ہمیں اپنی اس شاندار تاریخ کا یہ درخشاں باب سامنے رکھ کر خود کو حالات کے مقابلے کے لئے تیار کرنا چاہئے ہم اپنے ماضی سے کٹ کر بے آبرو ہو گئے ہیں۔ ماضی سے رشتہ جوڑنا ضروری ہے اور اس کے لئے سیرت نبوی ﷺ سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے۔ خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی۔

احد کے زخم شدید تھے مگر اہل ایمان کے حوصلے قابل داد تھے۔ شہداء کی تدفین سے فارغ ہونے کے بعد آنحضورؐ نے اپنے ساتھیوں کو مدینہ کی جانب کوچ کا حکم دیا۔ یہ منظر بڑا عجیب تھا لوگوں کے دل بھی زخمی تھے اور جسم بھی زار و نزار۔



آنحضورؐ اپنے لشکر کے آگے آگے تھے اور انصار [illegible] سے کہا، صحابہ، آپ کے دائیں بائیں اور پیچھے چل رہے تھے۔ اکثر زخمیوں کو ہاتھوں پر

بہت عظیم اخلاق کے مالک تھے اور انہوں نے اپنے پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔" آپ نے اپنی بہن اور ان کے بچوں کے حق میں دعائے خیر مانگی۔ حضرت حمنہؓ نے معروف صحابی حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ سے دوسری شادی کی حضرت محمد بن طلحہ جیسا عظیم سپوت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ حضرت طلحہؓ بہت مالدار تھے اور مصعبؓ کے یتیم



تعظیم کی اور انہیں سلام کہنے کے بعد ان کے بیٹے عمرو بن معاذؓ کی شہادت پر ان سے تعزیت کی عمرو بن معاذؓ شہادت کے وقت 32 سال کے تھے انہیں ضرار بن خطاب نے شہید کیا تھا قاتل نے ازراہ تمسخر کہا تھا کہ چل میں موٹی والی آنکھوں سے تیری شادی کروا دوں۔ آنحضورؐ نے اس بات کی گواہی دی کہ عمرو بن معاذؓ جنت میں پہنچ گئے ہیں جہاں حوریں ان کے استقبال کے لئے منتظر تھیں۔

سعد نے یہ سننے کے بعد کہا۔ "یا رسول اللہ ان بشارتوں کے بعد اب اپنے بچھڑنے والوں پر کیوں کوئی آنسو بہائے؟" آپ نے اس موقع پر دعا فرمائی تھی۔ "اے اللہ شہداء کے لواحقین کے غم دور فرما دے ان کی اس مصیبت میں ان کا مددگار بن جا اور انہیں نعم البدل عطا فرما۔"

خون آلود تلواروں کی صفائی۔ 3ھ کے ماہ شوال میں جنگ احد لڑی گئی تھی۔ جس روز آنحضور ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے وہ شوال کی پندرہ تاریخ تھی۔ آپ ﷺ زخموں سے چور تھے آپ کو سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ نے گھوڑے سے اتارا۔ پھر آپ ﷺ ان دونوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اپنے گھر میں داخل ہوئے۔ گھر میں آ کر آپ ﷺ نے اپنی تلوار اپنی بیٹی فاطمۃ الزہراؓ کے حوالے کی اور فرمایا۔ پیاری بیٹی۔ اسے دھو کر خون اتار دو۔ بخدا آج کے دن اس نے میرا خوب ساتھ دیا ہے۔" اسی دوران میں سیدنا علی بن ابی



طالب نے بھی اپنی تلوار سیدہ فاطمۃ الزہرا کی طرف بڑھائی اور [illegible] بھی صاف کر دو

بلاشبہ یہ قابل تعریف تلوار ہے۔ اس نے

کفر کے لئے اللہ کی پکڑ اور اس کا عذاب ثابت ہوا [illegible]

میں ڈالا قرآن کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں





آنحضورؐ اپنے لشکر کے آگے آگے تھے اور انصار مہاجرین میں سے کبار صحابہ آپ کے دائیں بائیں اور پیچھے چل رہے تھے۔ اکثر زخمیوں کو اونٹوں پر بٹھا دیا گیا تھا جبکہ بعض کو ان کے احباب نے کندھوں پر اٹھا رکھا تھا۔

ایک عظیم صحابیہ صحابہ کی جماعت تاریخ انسانی کی عظیم ترین جماعت تھی ان لوگوں کو آنحضورؐ سے جو والہانہ محبت تھی اس کی کوئی مثال تاریخ انسانی کے کسی دوسرے دور میں نہیں ملتی۔ قرآن کے الفاظ میں نبی ﷺ کی ذات مومنین کے لئے ان کی اپنی جانوں سے زیادہ محبوب ہے اور حدیث رسولؐ میں ایمان کو اس بات سے مشروط کیا گیا ہے کہ مومن اپنی جان، اولاد، والدین غرض ہر چیز سے زیادہ محبوب خدا سے محبت کرے زخمیوں کا یہ قافلہ اپنے قائد کی قیادت میں اپنے شہر کی طرف رواں دواں تھا اور ادھر اہل شہر جنگ کی پریشان کن خبروں سے واقف ہو چکے تھے۔ مدینہ میں رہ جانے والے اہل ایمان کی اکثریت عورتوں اور بچوں کی تھی۔ خواتین اسلام اپنے گھروں سے احد کی جانب نکل کھڑی ہوئیں۔ بنو دینار کی ایک صحابیہ بھی ان خواتین میں شامل تھیں۔ اسے راستے ہی میں بتایا گیا کہ اس کے والد، اس کا خاوند، اس کا بھائی اور اس کا بیٹا میدان جنگ میں شہید ہو گئے ہیں۔ ان سب کی شہادت پر اس نے اناللہ پڑھا اور بے قراری سے پوچھا "رسول اللہ کا کیا حال ہے؟" لوگوں نے کہا کہ وہ بخیریت ہیں۔ اس نے کہا "مجھے ایک نظر آنحضور ﷺ کو دیکھنے دو تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے"! چنانچہ اس عظیم خاتون کو آنحضور کو دیکھنے کے بعد اس نے کہا۔ "رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس معرکے سے زندہ سلامت ہمارے پاس بھیج دیا ہے۔ اب مجھے کسی چیز کا کوئی غم نہیں ہے۔"

حضرت حمنہؓ بنت جحش راستے ہی میں آنحضورؐ کی پھوپھی زاد بہن حمنہ بنت جحش آپ سے ملیں آپ نے انہیں دیکھتے ہی کہا۔ "اے بہن جو مصیبت آئی ہے اللہ تعالیٰ اس پر تجھے اجر عطا فرمائے۔ انہوں نے پوچھا۔ "یارسول اللہ کیا ہوا؟" آپؐ نے فرمایا "تیرے ماموں حمزہؓ شہید ہو گئے۔" یہ سن کر انہوں نے اناللہ پڑھا اور کہا اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے انہیں شہادت مبارک ہو۔ آپؐ نے پھر فرمایا۔ "اللہ تجھے اجر عطا فرمائے۔ انہوں نے عرض کیا۔ "کس کے بدلے میں یا رسول اللہ؟" ارشاد ہوا۔ "تیرے بھائی عبداللہ بن جحشؓ کے بدلے میں۔" اس پر بھی انہوں نے پہلے ہی الفاظ دہرائے۔ اس کے بعد آپؐ نے پھر فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ تجھے اجر عطا فرمائے۔" پوچھا۔ "کس کے بدلے میں؟ تو فرمایا تیرے شوہر مصعبؓ بن عمیر کے بدلے میں۔" یہ سن کر سیدہ حمنہؓ کی چیخ نکل گئی۔ آنحضورؐ پر بھی رقت طاری ہو گئی اور آپ نے فرمایا "عورت کے لئے اس کے نیک شوہر کا جو مقام ہے وہ کسی دوسرے کا نہیں ہو سکتا۔"

رسول اللہؐ نے اپنی پھوپھی زاد بہن کو تسلی دی اور جب وہ پرسکون ہوئیں تو آپ ﷺ نے پوچھا "تمہاری یہ کیفیت کیوں ہو گئی تھی؟" انہوں نے عرض کیا۔ "یارسول اللہ مصعبؓ

اس مبارک دن کو امت مسلمہ اسی وجہ سے خصوصی ذوق وشوق سے مناتی ہے کہ کیا معلوم پھر یہ رمضان اور جمعہ زندگی میں نصیب ہو یا نہ ہو

ام سعدؓ بھی کتنی عظیم خاتون تھیں اپنے لخت جگر کی شہادت پر کہایا رسول اللہ یہ صدمہ ہے مگر آپ کو اپنے سامنے زندہ دیکھ کر صدمہ بہت ہلکا ہو گیا ہے



بچوں کے ساتھ ان کا سلوک اتنا کریمانہ تھا کہ لوگ اسے ضرب المثل کے طور پر پیش کیا کرتے تھے۔

ام سعد بن معاذؓ مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے سیدالانصار حضرت سعد بن معاذؓ کی والدہ ام سعد نظر آئیں اس وقت آنحضورؐ گھوڑے پر سوار تھے اور حضرت سعد بن معاذ نے گھوڑے کی لگام پکڑ رکھی تھی اپنی والدہ کو دیکھ کر انہوں نے کہا "یا رسول اللہ ﷺ میری امی آ رہی ہیں جب وہ قریب پہنچیں تو آنحضورؐ نے اپنا گھوڑا روک لیا ام سعد کی

ام سعد بھی کتنی عظیم خاتون تھیں اپنے لخت جگر کی شہادت پر کہا۔ "یارسول اللہ یہ صدمہ ہے مگر آپ کو اپنے سامنے زندہ دیکھ کر صدمہ بہت ہلکا ہو گیا ہے۔" ام سعد کی اس بات سے آنحضورؐ بہت متاثر ہوئے اور آپ نے جملہ شہدائے احد کے پسماندگان کے حق میں دعا کی آپ نے فرمایا۔ "اے ام سعد مجھ سے یہ خوشخبری سن لے اور تمام شہداء کے اہل و عیال کو یہ خوشخبری سنا دے کہ وہ سب وہاں اکٹھے ہیں اور خوش و خرم ہیں اور انہوں نے اپنے پسماندگان کے حق میں بھی اللہ تعالیٰ سے شفاعت کی ہے ام

طالب نے بھی اپنی تلوار سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کی طرف بڑھائی اور کہا ... بھی ... کر دو

بلاشبہ یہ قابل تعریف تلوار ہے۔ اس نے میرے دل کو خوب ٹھنڈا کیا ہے۔ "کثرت قتال سے حضرت علیؓ کی تلوار ٹیڑھی ہو گئی تھی۔ انہوں نے اس کی جانب اشارہ کیا تو آنحضور ﷺ نے برجستہ فرمایا "اے علیؓ بلاشبہ تو نے اپنی تلوار کے خوب جوہر دکھائے مگر سہل بن حنیفؓ، ابودجانہؓ، عاصم بن ثابتؓ اور حارث بن صمہ نے بھی شمشیر زنی کا حق ادا کیا ہے"۔

جنگ کے بعد ہر گھر میں میدان جنگ کے واقعات زیر بحث تھے بعض لوگ حیران تھے کہ یہ سارا کچھ کیسے ہو گیا اس جنگ پر جامع ترین تبصرہ خود خالق کائنات نے قرآن مجید میں فرمایا ہے جب آنحضور ﷺ کے گھر میں تلواریں دھوئی جا رہی تھیں اور زخمیوں کی شدت تکلیف اور شہداء کی جدائی کا غم ہر گھر میں موضوع گفتگو تھا تو آنحضور ﷺ نے حضرت علیؓ سے کہا۔ "انشاءاللہ مشرکین پھر کبھی ہمارے مقابلے پر ایسی کامیابی حاصل نہیں کر سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر فتح مبین عطا فرمائے گا" تاریخ گواہ ہے کہ جنگ احد کے بعد پھر کبھی کوئی ایسا موقع نہیں آیا کہ کافروں کو صحابہؓ کے مقابلے پر برتری حاصل ہوئی ہو آنحضور ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری لمحے تک فتوحات حاصل کیں اور جب آپ ﷺ اپنے رفیق اعلیٰ کی جانب رخت سفر باندھ رہے تھے تو جزیرہ نمائے عرب میں اسلام کے مدمقابل کوئی قوت باقی نہیں رہ گئی تھی

تلک الایام نداولہا

ایک سال قبل جنگ بدر نے مکے کے ہر گھر میں صف ماتم بچھا دی تھی اب جنگ احد کی وجہ سے مدینہ منورہ کا ہر گھرانہ سوگوار تھا۔ معرکہ بدر اہل

کفر کے لئے اللہ کی پکڑ اور اس کا عذاب ثابت ہوا جبکہ جنگ احد میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو آزمائش میں (ڈالا) قرآن کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں سے شہداء کی صورت میں کچھ بندوں کو اٹھا کر ان کے درجات بھی بلند کرنا چاہتا تھا اور اسلام کے ساتھ ان کی وابستگی کا امتحان بھی لینا چاہتا تھا احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے جبکہ بدر میں بھی ستر کفار مارے گئے تھے سورہ آل عمران کی آیت 165 میں اللہ تعالیٰ نے اس جانب اشارہ کیا ہے۔

عددی لحاظ سے دونوں جنگوں میں فریقین کے علی الترتیب ستر ستر افراد قتل ہوئے مگر فوجی تناسب سے مسلمانوں کا جانی خسارہ دس فیصد تھا جبکہ کفار کا خسارہ سات فیصد تھا دونوں جنگوں کے بعد کی فوری صورت حال کا جائزہ لینے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ہر دو فریقوں نے جنگ کے نتائج پر ایک دوسرے سے بالکل مختلف رد عمل کا اظہار کیا یہ بالکل فطری امر تھا اہل اسلام کے نزدیک وجہ البصیرت زندگی اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور مومن بطیب خاطر اسے اللہ کے ہاتھ فروخت کر چکا ہے لہٰذا جب یہ جان اللہ کی راہ میں کام آ جائے تو بندہ مومن سمجھتا ہے کہ حق بحق دار رسید بقول شاعر

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اس کے برعکس کافروں کے ہاں ایسا کوئی تصور نہیں بدر کی شکست کی خبریں مکہ میں جس آدمی تک پہنچیں وہ بلبلا اٹھا لوگوں کی کمر ٹوٹ گئی اور پہلے تو وہ مکے میں آگئے اور پھر ماتم کرنے لگے قریش کے سرداروں نے بعد میں اپنی جاہلی حمیت کی خاطر ماتم پر پابندی لگا دی ہے کہ اس سے کمزوری کا اظہار ہوتا ہے۔ مدینہ منورہ میں جنگ احد کے نتائج کی اطلاع پہنچی تو مسلم آبادی کے لئے بلاشبہ یہ خبریں باعث تشویش تھیں مگر بحیثیت مجموعی اسلامی معاشرے نے اس جانکاہ صدمے کو بڑی پامردی اور صبر سے برداشت کیا اس سلسلے کے کچھ واقعات سابقہ صفحات میں گزر چکے ہیں۔

علامہ ابن کثیر اور ابن اسحاق نے جنگ احد کے بعد کے واقعات کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جونہی مدینہ منورہ میں مدینہ کے عظیم سپوتوں کی شہادت کا پتہ چلا خواتین نے نوحہ شروع کر دیا آنحضور ﷺ بنو عبدالاشہل کے گھروں کے پاس سے گزرے تو عورتوں کے بین سے آپ کی آنکھوں سے بھی آنسو گر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "حمزہؓ کے لئے رونے والیوں کا ہجوم نہیں۔" حضرت سعد بن معاذؓ اور اسید بن حضیر (سرداران بنی اوس) نے اپنے قبیلے کی خواتین کو حکم دیا کہ وہ حضرت حمزہؓ کے گھر جا کر ان کا سوگ منائیں جب یہ خواتین وہاں آئیں اور آنحضور ﷺ نے ان کی آہ و پکار سنی تو آپ ﷺ باہر نکل آئے آپ نے انصاری صحابیوں کا شکریہ ادا کیا ان کے حق میں رحمت کی دعا کی اور فرمایا "بس جاؤ میں آج کے دن سے نوحہ اور بین کی ممانعت کرتا ہوں۔" ابن ہشام کے بقول آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں حمزہؓ کا ذکر کیا تھا تو میری خواہش یہ نہ تھی کہ ان کے لئے آہ و بکا کی جائے پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا کسی بھی مسلمان کو بچھڑنے والوں کے غم میں نوحہ نہیں کرنا چاہئے نہ گریبان پھاڑنے اور بال نوچنے کا ارتکاب کرنا چاہئے۔

اسلامی خطاطی

خُدا اور رُسولِ خُدا سے اظہارِ عقیدت کا ایک ذریعہ ہے۔۔۔

آفتاب کاوش

نامور مصور خطاط محمد اصغر مغل کے فن پاروں پر ایک نظر

مصور کائنات کی تخلیقات سے محبت و عقیدت کا اظہار ہر انسان اپنی عقل و فہم اور شعور کے مطابق اپنے اپنے انداز میں پیش کرتا ہے اور حسن فطرت کا معترف ہے۔ ایسے میں کچھ لوگ عبادت الٰہی میں مشغول ہو کر اس نور کی روشنی کو اپنے دل و دماغ میں سمیٹتے ہیں تو کچھ لوگ اس روشنی کو مخلوق خلائق میں آگے پھیلانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ہر شخص کا اپنا ذریعہ اظہار محبت ہے ایسے ہی ایک آرٹسٹ، مصور خطاط محمد اصغر مغل ہیں جنہوں نے اللہ جل شانہ اور رسول خداؐ سے محبت و عقیدت بیان کرنے کے لئے رنگوں کو ذریعہ اظہار بنایا۔

رنگوں کا حسن مصور کائنات کی نہ صرف اپنی وحدانیت اور محبت کا اظہار ہے بلکہ ابلاغ کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ پھر اسی قوت کو جب ایک حساس انسان اپنی ذات میں تلاش کرتا ہے تو وہ وجدانی کیفیت کے اسرار و رموز کے معنی کی جستجو میں سرگرداں ہو جاتا ہے اور اظہار محبت و عقیدت کی وسعت کے لئے کسی ایک اکائی کو اپنے ذہن کے کینوس سے سکرین پر منتقل کر دیتا ہے۔ گویا وہ اس طرح اپنی ذات کی اکائی کو رنگوں کی زبان میں پھیلا دیتا ہے۔ اسلامی مصورانہ

خطاطی میں محمد اصغر مغل نے ایک نیا انداز متعارف کرایا ہے بغیر برش کے اسلامی مصورانہ خطاطی میں ایک اچھوتے انداز میں بے شمار فن پارے تخلیق کر کے محبت الٰہی کو پایا ہے۔ مصوری اور خطاطی میں جو چیز مشترک پائی جاتی ہے وہ فنکار کی سوچ ہوتی ہے وہ اسلامی نقطہ نظر سے ایک جذبے سے سرشار ہو کر اپنے قلم اور برش سے ایک نیا جہان پیدا کرتا ہے۔ یہی

وجہ ہے کہ ایسے اسلامی فن پاروں میں قلم اور موقلم کا حسن جگمگاتا ہوا نظر آتا ہے۔ محمد اصغر مغل نے اپنے وقت کے بہترین اساتذہ سے فیض حاصل کیا اور سالہا سال کی ان تھک محنت، سوچ اور تحقیق کے بعد اسلامی مصورانہ خطاطی میں بغیر برش استعمال کے جس جذبہ میں سرشار ہو کر نادر و خوبصورت فن پارے تخلیق کئے اس کی کوئی نظیر نہیں اور مصورانہ





خطاطی میں ایک نیا اسلوب پیدا کیا ہے۔

تاریخ اسلام میں فن کتابت کے سلسلہ میں جو سب سے پہلا نام نظر آتا ہے وہ خالد بن ابی الہیاج کا ہے۔ مصورانہ خطاطی کا فن اگرچہ بہت پرانا نہیں ہے

لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں مہارت جاذبیت اور دلکشی پیدا ہوتی گئی۔ اسلامی مصورانہ خطاطی میں پاکستان کے نامور آرٹسٹ، مصور، خطاط جنہوں نے پوری دنیا میں اپنا نام پیدا کیا۔ ان میں عبدالواحد نادر القلم، یوسف سدیدی، پروین رقم، آذر زوبی، صادقین، اسلم کمال اور شفیق فاروقی کے نام نمایاں نظر آتے ہیں۔ اسلامی فن خطاطی، تعمیر میں حسن اور انفرادیت پیدا کرتا ہے اور ایسے بے شمار نمونے مغلیہ دور حکومت میں تعمیر کردہ قلعوں اور مساجد میں جا بجا اپنے حسن و دلکشی اور انفرادیت کے



ساتھ ملتے ہیں۔

قرآنی آیات کی خطاطی میں کسی کے ہاں اسلامی تعمیرات کا عکس جھلکتا ہے تو کہیں رنگوں سے قوس قزاح پیدا کی گئی ہے۔ گزشتہ برسوں میں قرآنی آیات کی مصورانہ خطاطی نے تحریک کے ساتھ ترقی کی ہے۔



محمد اصغر مغل نے اسلامی مصورانہ خطاطی کو ہی خدا سے محبت و عقیدت اور اپنی بخشش کا ذریعہ نجات بنا کر بغیر برش کے پہلی بار اسلامی مصورانہ خطاطی میں قوس قزاح کے حسین رنگوں میں بے حد دلکش اور بے شمار تخلیقات کو ایک اچھوتے انداز میں پیش کر کے مصورانہ خطاطی میں نیا اسلوب پیدا کیا ہے جو حسن و دلکشی اور انفرادیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ محمد اصغر مغل کا کہنا ہے کہ فنکارانہ کوشش اگر سرور کائناتؐ کی چوکھٹ تک پہنچ جائے تو یہ اس کی معراج ہے۔ عقیدت و محبت اور شرف قبولیت کی اس معراج کو پانا ہی میری بخشش کا ذریعہ اور منزل ہے اور یہ سعادت عقیدت الٰہی اور حب رسولؐ ہی کی دین ہے۔

انصاف

اسلامی و ملی ایڈیشن

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ایامِ علالت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کے روز عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی اور اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا محمود الحسن حنیر

ہفتہ یا اتوار کو مزاج مبارک میں کچھ بہتری محسوس ہوئی تو حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کے سہارے سے آپ ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اس وقت ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ حضرت ابوبکرؓ کی بائیں جانب جا کر بیٹھ گئے اور باقی نماز لوگوں کو آپ ﷺ نے پڑھائی۔ اب آپ ﷺ امام تھے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ مکبر تھے اور باقی نمازی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تکبیروں پر نماز ادا کر رہے تھے۔

(بخاری شریف)

یہ ہفتہ یا اتوار کی ظہر کی نماز تھی اور حضور پر نور ﷺ کی یہ آخری امامت تھی اس کے بعد مسجد کی حاضری کا بالکل موقع نہیں ملا۔

یہ پیر کا روز ہے جس میں آپ ﷺ نے اس عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی اور رفیق اعلیٰ سے جا ملے اسی پیر کی صبح کو آپ نے حجرہ کا پردہ اٹھا کر دیکھا کہ لوگ صف باندھے ہوئے صبح کی نماز میں مشغول ہیں صحابہ کو دیکھ کر آپ ﷺ مسکرائے۔ چہرہ انور کا یہ حال کہ گویا مصحف شریف کا ایک ورق ہے۔

لیکن ضعف اور کمزوری کی وجہ سے آپ ﷺ زیادہ کھڑے نہ ہو سکے حجرہ کا پردہ ڈال دیا اور اندر تشریف لے گئے۔

(بخاری)

صدیق اکبرؓ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو سیدھے حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کو دیکھ کر حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو اب سکون ہے۔ جو کہ کرب اور بے چینی پہلے تھی وہ اب نہیں ہے اور چونکہ یہ دن صدیق اکبرؓ کی ان دو بیبیوں کی باری کا دن تھا جو مدینہ منورہ سے ایک کوس کے فاصلہ پر رہتی تھیں۔ آنحضرت ﷺ سے اجازت لے کر وہاں چلے گئے۔ اسی طرح دوسرے لوگوں کو جب یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کو سکون ہے تو وہ بھی اپنے گھروں کو واپس ہو گئے۔

حضرت علیؓ حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے تو لوگوں نے آپ ﷺ کے مزاج دریافت کئے۔ حضرت علیؓ نے کہا الحمد للہ آپ ﷺ اچھے ہیں لوگ مطمئن ہو کر منتشر ہو گئے۔ لوگ تو یہ سمجھ کر کہ آپ ﷺ کو افاقہ اور سکون ہے۔ منتشر ہو گئے کچھ دیر نہ گزری تھی کہ عالم نزع شروع ہو گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے آغوش میں سر رکھ کر لیٹ گئے۔ اتنے میں حضرت عائشہؓ کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابوبکر ہاتھ میں مسواک لئے ہوئے آئے۔ آپ ﷺ ان کی طرف دیکھنے لگے، حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کیلئے مسواک لے لوں۔ آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اس کو نرم کر دوں۔ آپ ﷺ نے اشارہ سے فرمایا ہاں، میں نے چبا کر وہ مسواک آپ کو دی۔ اسی وجہ سے حضرت عائشہ صدیقہؓ بطور فخر اور تحدث بالنعمۃ یہ کہا کرتی تھیں کہ اخیر وقت میں میرا لعاب دہن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لعاب دہن سے ملا دیا اور آپ ﷺ کی وفات میرے حجرہ میں اور میری باری کے دن اور میرے سینہ اور ہنسلی کے درمیان ہوئی۔

آپ ﷺ کے پاس پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا درد سے بے تاب ہو کر بار بار ہاتھ اس پیالہ میں ڈالتے اور منہ پر پھیر لیتے اور یہ کہتے جاتے تھے۔

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، بے شک موت کی بڑی سختیاں ہیں"۔

پھر چھت کی طرف دیکھا اور ہاتھ اٹھا کر یہ فرمایا اللّٰھم فی الرفیق الاعلیٰ اے اللہ میں رفیق اعلیٰ میں جانا چاہتا ہوں"۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں بار بار آپ ﷺ سے سن چکی تھی کہ کسی پیغمبر کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک اس کا مقام جنت میں اس کو دکھلا یا نہ جائے اور اس کو اختیار نہ دیا جائے کہ دنیا و آخرت میں سے جس کو چاہے اختیار کرے۔ جس وقت آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ مبارکہ نکلے کہ میں اسی وقت سمجھ گئی کہ اب آپ ﷺ ہم میں نہ رہیں گے۔ آپ ﷺ نے ملاء اعلیٰ اور قرب خداوندی کو اختیار کر لیا ہے۔

الغرض آپ کی زبان مبارک سے یہ کلمات نکلے "اللّٰھم فی الرفیق الاعلیٰ" اور روح مبارک عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(بخاری شریف)

"واقعہ قرطاس" کا پورا پس منظر سامنے نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے ماحول میں آج کے اس مضمون میں واقعہ قرطاس کا تذکرہ آیا تھا اس کے حوالے سے مختصراً گزارش یہ ہے کہ اس واقعہ کی وجہ سے صحابہ کرامؓ بالخصوص حضرت عمر فاروقؓ کے حوالے سے عجیب و غریب شکوک و شبہات کی کیفیت محسوس کی جاتی ہے کیونکہ جب یہ بات واقعہ کے پس منظر سے کاٹ کر کہی جاتی ہے۔ آپ ﷺ آخری وقت میں کچھ وصیت کرنا چاہتے تھے۔ اس سلسلہ میں کاغذ قلم بھی منگوایا تھا لیکن حضرت عمرؓ وغیرہ نے آپ ﷺ کو وصیت نامہ لکھنے سے روک دیا۔ تو اس سے ہمارے ایمان و عقیدے پر بہت ہی برا اثر پڑتا ہے۔

لہٰذا اس حوالے سے پہلی گزارش تو یہ ہے کہ آپ ﷺ کے مخاطب صرف حضرت عمرؓ نہ تھے بلکہ تمام وہ لوگ بھی آپ کے مخاطب تھے جو اس وقت حجرہ شریف میں رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور صاف ظاہر ہے کہ حجرہ نبوی ﷺ میں اکثر اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی حاضر تھے جن میں حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ تھے۔ تو اس حکم پر جس طرح حضرت عمرؓ نے عمل نہیں کیا۔ اسی طرح حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے بھی نہیں کیا۔ تو

اس سے معلوم ہوا کہ جو رائے حضرت عمرؓ کی تھی وہی رائے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی بھی تھی کہ ایسی تکلیف اور بیماری کی شدت میں حضور پر نور ﷺ کو تکلیف نہ دی جائے۔ پس اگر یہ حکم وجوبی اور ضروری تھا تو تمام حاضرین مجلس گنہگار اور نافرمان ہوئے۔ حضرت عمرؓ کا بطور خاص ذکر کرنا اور اس واقعہ کے حوالہ سے حضرت عمرؓ کو بدنام کرنا یہ جب رسول و اہلبیت نہیں بلکہ بغض فاروقی و اصحاب رسول ﷺ ہے۔

(الامان الحفیظ)

دوسری گزارش اس حوالے سے یہ ہے کہ اس گفتگو کے بعد آنحضرت ﷺ پانچ روز تک دنیا میں تشریف فرما رہے نہ تو آپ ﷺ نے "کاغذ قلم" کا دوبارہ مطالبہ فرمایا اور نہ ہی اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دیگر صحابہ اکرام رضوان علیہم میں سے کسی نے اس کی ضرورت محسوس کی۔ معلوم ہوا کہ یہ کوئی ضروری بات نہ تھی ورنہ حضور پر نور ﷺ ضرور لکھواتے۔ ایک عرض کیا اگر بالفرض سارے کے سارے صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی روکتے تب بھی آپ ﷺ ضرور بضرور اپنے ارشاد کی تکمیل فرماتے۔ آپ ﷺ اللہ کے نبی اور رسول ہیں۔ کسی کی مخالفت یا واقفیت سے متاثر ہونے والے نہ تھے۔



حضرت عمرؓ کا یہ فرمانا کہ "ہمیں قرآن مجید کافی ہے" اس کا مطلب یہ تھا کہ دین مکمل ہو چکا ہے، جس میں تمام ضروری امور بتلادیئے گئے ہیں

ابتداء اسلام میں مشرکین مکہ نے آپ ﷺ کو فرض منصبی سے روکنے کیلئے کیا کم زور لگایا تو کیا آپ ﷺ ان کے روکنے اور مخالفت کرنے سے اپنے مشن سے رک گئے تھے۔ تو جب ابتداء زمانہ میں آپ ﷺ کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں بن سکا تو اب جب دین کی تکمیل ہو چکی تھی تو کون اور کیسے رکاوٹ بن سکتا تھا اور وہ بھی حضرت عمرؓ جن کے بارے میں آپ ﷺ نے خود فرمایا کہ عمر کے دل و زبان پر تو حق ہی جاری ہوتا ہے۔ لہٰذا جس کا مزاج ہی شریعت ہو وہ کیسے شریعت میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔

تیسری گزارش یہ ہے کہ "حضرت عمرؓ" حجرہ نبوی ﷺ کے دربان تو تھے نہیں کہ کوئی شخص ان کی اجازت کے بغیر "کاغذ قلم" لا کر لکھوا نہ سکے۔ بلکہ اصل صورتحال یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کی یہ گزارش بالکل ایسی ہی تھی جیسا کہ جب حضرت علیؓ کو رسول اللہ ﷺ نے صلح حدیبیہ میں صلح نامہ میں سے لفظ "رسول اللہ ﷺ" مٹانے کو کہا مگر حضرت علیؓ نے نہ مانا۔

صلح حدیبیہ کے اس واقعہ کی وضاحت کچھ یوں ہے کہ جب صلح حدیبیہ کا معاہدہ لکھا جا رہا تھا اور لکھنے والے حضرت علیؓ تھے۔ آپ ﷺ نے معاہدہ میں لکھوایا "من محمد رسول اللہ" یعنی یہ معاہدہ محمد ﷺ کی طرف سے ہے جو کہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں اس پر مشرکین مکہ نے اعتراض کیا کہ اصلی جھگڑا ہی تو یہی ہے کہ ہم آپ کو "رسول اللہ" نہیں مانتے (معاذ اللہ) اگر آپ ﷺ کو رسول مان لیں پھر تو اختلاف اور جھگڑا ختم ہو جائے گا۔ پھر تو کسی معاہدے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ تو آپ ﷺ نے ان کے اعتراض پر حضرت علیؓ سے فرمایا! کہ اے علی لفظ "رسول اللہ ﷺ" کو مٹا کر لفظ "بن عبداللہ" لکھ دو۔ اس پر حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ "رسول اللہ ﷺ" کا لفظ میں تو نہیں مٹا سکتا۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا! اچھا مجھے بتاؤ کہاں لکھا ہے۔ حضرت علیؓ کی نشاندہی پر آپ ﷺ نے خود لفظ "رسول اللہ" مٹایا۔ تو حضرت علیؓ کا یہ حکم نہ ماننا ظاہر بین کو اگرچہ معصیت نظر آتی ہو گی۔ مگر حقیقت میں کمال محبت اور کمال عظمت ہے جس پر ہزاروں اطاعتیں اور اتباع میں قربان کی جا سکتی ہیں۔

اور حضرت عمرؓ کا یہ فرمانا کہ "ہمیں قرآن مجید کافی ہے" اس کا مطلب یہ تھا کہ دین مکمل ہو چکا ہے۔ جس میں تمام ضروری امور بتلادیے گئے ہیں "اب دین کا کوئی تازہ حکم باقی نہیں رہا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین کے مکمل ہونے کا اعلان ان الفاظ میں ہو چکا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم، غالباً آپ ﷺ کو شفقت کے پیش نظر اندیشہ ہے کہ ہم آپ کے بعد گمراہی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ حضرت عمرؓ نے از راہ کرم محبت و شفقت عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ اس بیماری میں تکلیف نہ فرمائیں۔ کیونکہ کتاب اللہ ہم کو گمراہی سے بچانے کیلئے کافی ہے۔ اس لئے حضرت عمرؓ کی یہ گزارش (معاذ اللہ) کوئی مخالفت اور حکم عدولی نہ تھی بلکہ عین محبت اور عین خیر خواہی کے پیش نظر تھی۔

اگر یہ کہا جائے کہ دین کے بارے میں تو نہیں لکھوانا چاہتے تھے بلکہ خلافت کے بارے میں وصیت نامہ لکھوانا چاہتے تھے تو اب سوال یہ ہے کہ کس کی خلافت کے بارے میں لکھوانا چاہتے تھے، سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی یا سیدنا علی المرتضیٰؓ کی۔

اگر تو سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی خلافت لکھوانا چاہتے تھے تو اس کا ارادہ آپ ﷺ نے خود ہی ملتوی فرما دیا تھا۔ کیونکہ اس کے بعد آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکرؓ کے بارے میں فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان سوائے ابوبکر کے کسی کی خلافت قبول ہی نہیں کریں گے"

اس سے معلوم ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے اس معاملہ (خلافت صدیقی) کو حق تعالیٰ پر اور پھر مسلمانوں کے اجماع و اتفاق پر چھوڑ دیا۔

اور اگر حضرت علیؓ کی خلافت لکھوانا منظور تھی تو جو حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ کی خلافت بلا فصل کے قائل ہیں ان کے نزدیک سیدنا علیؓ کی خلافت کا وصیت نامہ لکھوانے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ ان حضرات کا موقف یہ ہے کہ حجۃ الوداع سے واپس آتے ہوئے "غدیر خم" کے میدان میں آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کے ولایت و خلافت کا خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضرت علی المرتضیٰؓ کو ہر مومن اور مومنہ کا مولا اور خلیفہ بنا دیا تھا اور یہ واقعہ تمام دنیا میں مشہور اور معروف ہو گیا تھا۔ تو اس شہرت تواتر اور اعلان عام کے بعد ایک نجی رقعہ کے لکھوانے کی کیا ضرورت تھی جو ایک مختصر سے حجرہ میں چند اہل بیت و اصحاب کے سامنے ہو۔

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حوالے سے عقل سلیم اور فہم مستقیم عطا فرمائے۔

(آمین)

کیا کہتے ہیں ہمارے علمائے کرام؟

مولانا مفتی جمیل احمد نذیری

اس عنوان کے تحت دینی معاشرتی سائنسی اور سماجی مسائل پر ملک کے ممتاز مذہبی اسکالرز اور جید علماء کرام اپنی آراء کا اظہار کیا کریں گے۔ اس سلسلے کی پہلی کڑی کے طور پر "ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کا دینی مقاصد کیلئے استعمال" کے موضوع پر مولانا مفتی جمیل احمد نذیری کا مقالہ پیش کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

ٹی وی کی تصویر کے واقعتاً تصویر ہونے کے دلائل:

کوئی پاگل بھی عکس نہیں کہتا۔ صرف اتنی سی بات کو لے کر کہ ویڈیو کے فیتے میں ہمیں تصویر نظر نہیں آتی، تصویر کے وجود کا انکار کر دینا کھلا مغالطہ ہے۔

اگر یہ منطق تسلیم کرلی جائے کہ فیتے میں تصویر محفوظ نہیں بلکہ معدوم ہے اور ویڈیو کیسٹ میں محفوظ نہیں تو پھر ٹی وی اسکرین پر جا کر تصویر بنا دیتے ہیں تو اس لاحاصل تقریر سے اصل حکم پر کیا اثر پڑا؟ تصویر محفوظ ماننے کی تقریر پر ٹی وی صرف تصویر نمائی کا ایک آلہ تھا۔ اب تصویر سازی کا آلہ بھی قرار پایا کہ صرف تصویر دکھاتا ہی نہیں بناتا بھی ہے۔ اب تو اس کی

شعاعیں محفوظ اور جذب ہو جاتی ہیں، لیکن ان شعاعوں کی کوئی صورت نہیں ہوتی۔ جس طرح آواز کی کوئی صورت نہیں ہوتی۔

(۴) یہ شعاعیں اسی طرح غیر مرئی ہوتی ہیں جیسے آواز ایک غیر مرئی چیز ہے۔ آواز ٹیپ ریکارڈر کی کیسٹوں میں محفوظ ہوتی ہے مگر نہ دکھائی دیتی ہے نہ اس کی کوئی صورت ہوتی نہ اس کو چھو کر اور ٹٹول کر دیکھا جا سکتا۔

اسی طرح ٹی وی کی مشین اور ویڈیو کیسٹ میں محفوظ شعاعیں نہ نظر آتی ہیں نہ ان کی کوئی صورت ہوتی، نہ انہیں چھو کر دیکھا جا سکتا ہے نہ ٹٹولا جا سکتا ہے

تحریر: محمد آصف نقیب

حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ موضع دریا تحصیل حضرو ضلع اٹک میں ایک باثر زمیندار گھرانے میں 1905ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد شیر دل خان علاقہ کے نمبردار اور معروف شخصیت تھے۔ شیخ القرآن کا خاندانی نام "غلام خان" تھا لیکن حضرت شاہ عبد القادر رائے پوری نے نام "غلام اللہ خان" رکھا جو

انور شاہ کشمیریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوری دلجمعی سے علوم نبوت کا اکتساب کیا اور اسی دوران آپ نے اپنے شیخ کی طرز پر طلبہ کو تفسیر قرآن پڑھانی شروع کر دی جو دورہ حدیث کے ساتھ مکمل ہوئی اور یہ کہ حضرت انور شاہ صاحب کو جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے مولانا غلام اللہ خان کو ایک خلعت عطا فرمائی اور اپنے مدرسے میں انہیں مدرس مقرر کر دیا۔

کے پائے استقلال میں کوئی جنبش نہ آئی۔ آپ کافی عرصہ تک پاکستان کی معروف دینی جماعت "جمعیت اشاعت توحید و سنت پاکستان" کے ناظم اعلیٰ رہے اور اپنی تبلیغی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ جماعتی نظامت کو بطریق احسن نبھایا اور خداداد صلاحیتوں کو استعمال کیا۔ ایوبی دور میں آپ کو راولپنڈی بدر کیا گیا اور ڈیڑھ سال تک اپنے گاؤں دریا خانؒ میں نظر بند رہے ایک دفعہ حضرت سید عطاء

کیا کہتے ہیں ہمارے علمائے کرام؟

اس عنوان کے تحت دینی معاشرتی سائنسی اور سماجی مسائل پر ملک کے ممتاز مذہبی سکالرز اور جید علماء کرام اپنی آراء کا اظہار کیا کریں گے۔ اس سلسلے کی پہلی کڑی کے طور پر "ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کا دینی مقاصد کیلئے استعمال" کے موضوع پر مولانا مفتی جمیل احمد نذیری کا مقالہ پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

مولانا مفتی جمیل احمد نذیری

(آخری قسط)

ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کا دینی مقاصد کیلئے استعمال؟

مذہبی نقطہ نظر سے آپ بھی زیر نظر موضوع پر اپنی آراء کا اظہار کر سکتے ہیں

لہٰذا یہ تصویر عکس سے زیادہ قریب ہے۔ تصویر کے مقابلے میں۔

ٹی وی کی تصویر کے واقعتاً تصویر ہونے کے دلائل:

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ یہی قدیم اور معروف نقطہ نظر ہے چنانچہ جن کتب فتاویٰ میں ٹی وی کو ناجائز و حرام بتایا گیا اس کی ایک اہم اور بڑی بلکہ سب سے بڑی وجہ اس میں تصویروں کا ہونا ہے اور وہ حضرات ان تصویروں کو حقیقی اصطلاحی تصویریں قرار دیتے ہیں۔

مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی لکھتے ہیں: "ویڈیو کیسٹ: یہ اپنی فتنہ سامانی میں ٹی وی سے بھی دو گام آگے ہے اس میں تو ہوتی ہی محفوظ تصویر ہے۔ بعض لوگ یہاں بھی وہی تقریر شروع کر دیتے ہیں کہ اس کی تصویر بھی پانی یا آئینہ میں دکھنے والے عکس جیسی ہے حالانکہ کوئی عقل کا اندھا بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ تصویر و عکس دو بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ تصویر کسی چیز کا پائیدار اور محفوظ نقش ہوتا ہے عکس ناپائیدار اور وقتی نقش ہوتا ہے اصل کے غائب ہوتے ہی اس کا عکس بھی غائب ہو جاتا ہے۔

... کے حکم سے خارج نہیں کیا جا سکتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہاتھ سے تصویر بنانے کے فرسودہ نظام کے بجائے سائنسی ترقی میں تصویر سازی کا ایک دقیق طریقہ ایجاد کر لیا گیا ہے۔ لیکن جب شارع نے تصویر کو حرام قرار دیا ہے تو تصویر سازی کا طریقہ خواہ کیسا ہی ایجاد کر لیا جائے تصویر تو حرام ہی رہے گی۔"

> سائنسی ترقی میں تصویر سازی کا ایک دقیق طریقہ ایجاد کر لیا گیا ہے، لیکن جب شارع نے تصویر کو حرام قرار دیا ہے تو تصویر سازی کا طریقہ خواہ کیسا ہی ایجاد کر لیا جائے تصویر تو حرام ہی رہے گی

دلائل کا تجزیہ:

ٹی وی کی تصویروں کو عکس قرار دینے والے اور ٹی وی کو باقاعدہ تصویر اور فوٹو قرار دینے والے دونوں ہی طرح کے حضرات کے نقطہ نظر اور دلائل سامنے آ چکے۔ اب ان دلائل کے تجزیے کی ضرورت ہے۔ جو حضرات ان کو عکس قرار دیتے ہیں ان کے دلائل کا خلاصہ و تجزیہ یوں کیا جا سکتا ہے:

(1) ٹی وی کی مشین یا ویڈیو کیسٹ میں سرے سے کوئی تصویر ہوتی ہی نہیں۔ کوئی حساس سے حساس اور طاقتور سے طاقتور خوردبین سے بھی دیکھے تو بھی چھوٹی ...

دیکھا جانا یا چھونا یا ان کی کوئی صورت بنانا ممکن نہیں کیونکہ جو چیزیں مجرد عن المادہ (وغیرہ مادی) ہوتی ہیں ان کی کیفیت یہی ہوتی ہے کہ ان کا وجود حقیقی ہوتا ہے لیکن دیکھا جانا ممکن نہیں ہوتا کیونکہ وہی چیز دیکھی جا سکتی ہے جو مادی ہو۔

اسی طرح اس کی کوئی صورت بھی ہوتی کیونکہ صورت کا تعلق بھی مادیات سے ہے فلسفہ کی کتابوں میں مجرد عن المادہ کی مثال میں نفس اور عقل کا تذکرہ آتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں چیزیں غیر مرئی ہیں اور ان کی کوئی صورت و شکل نہیں ہے۔

(5) سینما میں دکھائے جانے والے فلمی فیتوں اور ویڈیو کیسٹوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ فلمی فیتوں میں تصویر باقاعدہ نظر آتی ہے ہر کوئی دیکھ سکتا ہے اسے دیکھنے کیلئے نہ چشمہ کی ضرورت ہے نہ خوردبین کی۔ اسی فلمی فیتے کو پردہ پر چڑھا کر دکھایا جاتا ہے جبکہ ویڈیو کیسٹ میں تصویر کا سرے سے کوئی وجود نہیں ہوتا ...

(3) ٹی وی مشین یا ویڈیو کیسٹ میں سامنے والی چیزوں (خواہ جاندار ہو یا بے جان) کی ریز یعنی ... مشین مربوط کر دیا جاتا ہے تو وہ شعاعیں تصویر میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور وہی تصویر دکھائی دیتی ہے جس کی شعاعیں تھیں۔ ☆

جب صاحب عکس نہیں تو عکس بھی نہیں۔ اسی طرح جب تک کیسٹ مشین میں ہے اور مشین چل رہی ہے تو عکس ہے ورنہ عکس غائب۔

لاتعلق اور بے نیاز ہے۔ کتنے ہی لوگ ہیں جو مر کھپ گئے دنیا میں ان کا نام و نشان نہیں، مگر ان کی متحرک تصویریں ویڈیو کیسٹ میں محفوظ ہیں۔ ایسی تصویر کو ...

تحریر: محمد آصف نقیب

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ...... ایک نڈر اور بیباک خطیب

دنیا کی کوئی طاقت آپ کو حق گوئی سے باز نہ رکھ سکی

حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ موضع دریہ تحصیل حضرو ضلع اٹک میں ایک بااثر زمیندار گھرانے میں 1905ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد نیروز خان علاقہ کے نمبردار اور معروف شخصیت تھے۔ شیخ القرآن کا خاندانی نام "غلام خان" تھا لیکن حضرت شاہ عبد القادر رائے پوری نے نام "غلام اللہ خان" رکھا جو شہرت پذیر ہوا۔

تعلیم و تربیت

آپ نے اپنے گاؤں کے قریب ایک سکول میں ...

مولانا غلام اللہ خانؒ نے اپنی علمی زندگی کا آغاز بھیرہ ضلع سرگودھا سے منطق کی بڑی کتابیں آپ کو ...

دلجمعی سے علوم نبوت کا اکتساب کیا اور اسی دوران آپ نے اپنے شیخ کی طرز پر طلبہ کو تفسیر قرآن پڑھانی شروع کر دی جو دورہ حدیث کے ساتھ مکمل ہوئی اور یہ کہ حضرت انور شاہ صاحب کو جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے مولانا غلام اللہ خانؒ کو ایک خلعت عطا فرمائی اور اپنے مدرسے میں انہیں مدرس مقرر کر دیا۔

درس و تدریس

... اللہ شاہ صاحب کو کسی نے کہا کہ مولانا غلام اللہ خانؒ کو سمجھائیں کہ وہ اپنی تقریر میں تشدد سے کام نہ لیں اس پر شاہ صاحب نے فرمایا کہ بخاری تم کو سمجھاتے ...

رہے، جو آپ کی علمی مہارت کا ثبوت ہے۔ ... آپ راولپنڈی تشریف لائے اور پرانا قلعہ میں دار العلوم تعلیم القرآن کا سنگ بنیاد رکھا جو قیام پاکستان ...

دار العلوم تعلیم القرآن

> ایوبی دور میں آپ کو راولپنڈی بدر کیا گیا اور ڈیڑھ سال تک اپنے گاؤں دریا خاں میں بند رہے

مولانا غلام اللہ قرآن کی تفسیر، تفسیری نکات اور آیات کا ربط حاصل کرنے کیلئے واں بچراں ضلع میانوالی میں حضرت مولانا حسین علی جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے تلامذہ میں تھے، کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مولانا حسین علی معارف قرآنی میں امتیازی صلاحیت رکھتے تھے۔ مولانا غلام اللہ خانؒ نے تفسیر قرآن کے رموز و اسرار اور آیات کا ربط درجہ کمال تک حاصل کیا ...

... کے بعد راجہ بازار میں منتقل ہو گیا اور آپ مختلف علوم و فنون پڑھاتے رہے اور سال کے آخری تین ماہ میں اپنے شیخ کی طرز پر دورہ تفسیر بھی پڑھاتے اور سینکڑوں تشنگان علوم قرآن آپ کے گرد جمع ہو گئے اور مشرق وسطیٰ سے چین تک عرب، ایران، عراق، افغانستان، مصر، افریقہ، انڈونیشیا، ملائیشیا، بنگال اور ہندوستان کے لاکھوں فرزندان توحید نے اس چشمہ علم سے فیض حاصل کیا اور طلبہ کی تعداد ہر سال تقریباً سو تک ہوتی ...

مولانا غلام اللہ کو علم حدیث کے حصول کا بھی بے حد اشتیاق ہوا لہٰذا آپ دار العلوم دیوبند پہنچے اور علامہ ...

... 27 مئی 1980ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

آزادی اظہار کی آڑ میں

مسلمانوں کی دل آزاری کیوں؟

توہین رسالت ﷺ کا مرتکب واجب القتل ہے جس کے بدلے قصاص و دیت نہیں دی جا سکتی

کلثوم رانجھا

قرآن کریم کی آیت ہے:

"بے شک تیرا دشمن ہی بے نام و نشان رہے گا۔" (الکوثر آیت 3)

یہ رب رحیم کی جانب سے دیا گیا فیصلہ ہے جو نبی مہربان محمد ﷺ کے صاحبزادے حضرت قاسمؓ کے انتقال پر دشمنوں کی طرف سے کی جانے والی باتوں کا جواب ہے۔ درحقیقت "ابتر" تو تیرا دشمن ہے۔ یہ فیصلہ ...

رسول ﷺ کے مرتکب ہوئے تو انڈونیشیا، شام اور عرب کے کردار نے امت مسلمہ کے بدن میں گرم لہو کی موجودگی کا احساس دلایا۔ آج سے کئی سال پہلے غازی علم الدین شہید کا کردار یاد آیا۔ توہین رسالت ﷺ کا مرتکب واجب القتل ہے۔ جس کے بدلے قصاص و دیت بھی نہیں دی جا سکتی۔ قرآن نبی مہربان ﷺ کا ادب و احترام سکھاتا ہے۔ "اے اہل ایمان! اپنی آواز کو پیغمبر کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ ہی ان سے اونچی آواز ...

خاموش تماشائی کا سا ہے۔ حق کی خاطر آواز بلند کرنے والوں کا سڑک پر نکلنا بھی برداشت نہ کر سکے اور 14 فروری کو ایک نئی چال چلی ہے ٹی وی کے پرائیویٹ ...

میں دھول جھونکنے کیلئے ڈنمارک کے سفارت خانے کو جرمنی کے ساتھ منسلک کر دیا اور پی ٹی وی کی خبرنامہ میں خبر جاری کر دی کہ صلاح مشورہ کیلئے پاکستانی سفیر کو ...

بھارت کے ساتھ رشتے جوڑتے رہے اور ہم چپ رہے۔

☆ فلسطین میں خون مسلم بہتا رہا ـــ ہمارے حکمران اسرائیل کو تسلیم کرتے رہے اور ہم چپ رہے۔

☆ کشمیر آگ اور خون میں نہاتا رہا ـــ ہمارے حکمران ...

☆ افغانستان پر آتش و آہن کی بارش ہوئی ـــ ہمارے ...



کم عمری کی شادی اور معاشرتی مسائل

محمد ریاض پرنس

ہمارے ملک کے بیشتر شہروں اور دیہاتوں میں ابھی بھی لڑکی کی شادی کم عمر میں کر دی جاتی ۔ ابھی اس کے کھیلنے کودنے کے دن ہوتے ہیں مگر والدین شادی کر کے اس کے کندھوں پر بہت ساری ذمہ داری سونپ دیتے ہیں۔ جس کا اس نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوتا۔ ابھی تو وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ گڈی گڈے کی شادی میں مصروف ہوتی ہے اور اس کی شادی کر دی جاتی ہے۔ اور نہ ہی وہ اس سے واقف ہوتی ہے۔ ابھی وہ اپنے بچپن کے دنوں میں ہی ہوتی ہے کہ اس کی شادی کر کے والدین اپنا فرض تو ادا کر دیتے ہیں مگر وہ بھول جاتے ہیں کہ آگے اس کے ساتھ کیا بیتنے والا ہے ۔گھر کو چلانا اس کے بس کی بات کب ہوتی۔ ابھی تو اس کو پتہ ہی نہیں کہ کھانا کیسے پکاتے ہیں۔ گھر کو کیسے سنبھالتے ہیں اور گھر کو چلانے کی کیا ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ اپنے خاوند کے لیے کیا کرنا ہے اس کا خیال کیسے رکھنا ہے۔ ابھی تو وہ اپنا خیال نہیں رکھ سکتی۔ اور یہ سب کچھ کیسے کر پائے گی۔

والدین یہ سوچتے ہیں کہ فرض ادا ہو جائے اور ان کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے تو یہ ان کی غلط سوچ ہے۔ ان کو خیال کرنا چاہیے کہ ابھی شادی کی ہے اس کے بعد بچے بھی پیدا ہونے ہیں۔ کیا اس کی عمر ہے کہ وہ یہ سب کچھ سنبھال سکے گی۔ بچوں کی رکھوالی اور ان کی پرورش اچھے طریقہ سے کر سکے گی ان تمام چیزوں کو سوچ کر والدین کو ایسا قدم اٹھانا چاہئے ان کو پتہ ہونا چاہئے کہ کم عمری کی شادی کے کیا مسائل ہیں۔ اگر خاوند کی عمر زیادہ ہے تو پھر بھی بہت سے مسائل جنم لیتے ہیں۔ اس لئے بہت ضروری ہے اس وقت تک شادی نہیں کرنی چاہئے جب تک لڑکی گھر کو سنبھالنے کے لئے تیار نہ ہو جائے۔ جب محسوس ہو کے اب وہ سارے گھر کا کام وغیرہ کر سکتی ہے اور اچھے طریقے سے گھر چلا سکتی تب جا کر اس فرض کو ادا کرنا چاہئے۔ والدین یہ سوچ کر جلدی شادی کر دیتے ہیں کہ اگر زیادہ عمر ہو گئی تو شادی کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ اپنی ننھی سی جان کو بہت جلدی اس میں جلنے کے لئے پھینک دیتے ہیں۔ ان کو کیا پتہ کہ سسرال میں اس کو کس کس سے واسطہ پڑے گا۔

کم عمری کی شادی سے ہمارا معاشرہ مسائل سے بھرا پڑا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم بھول جاتے ہیں کہ کم عمر میں شادی تو کر دیتے ہیں۔ مگر جو اس سے مسائل پیدا ہوتے ہیں ان کو سامنا کرنے کے لئے بہت کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر رسوائی اور ناراضگی ہوتی ہیں مگر ان کو کنٹرول کرنا مشکل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دونوں گھروں میں مسائل اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ دو خوشی سے بسنے والے گھروں میں مسائل جنم لیتے ہیں ان میں اس قدر اضافہ ہو جاتا ہے کہ گھر کا سکون تو تباہ ہوتا ہی ہے۔ دو گھروں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رسوائی اور جدائی بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے عدالتوں کا رخ کر لیتے جس سے ساری عمر عدالتوں کے انصاف ملنے میں گزر جاتی ہے۔ ہمارا عدالتی نظام اس قدر سست ہے کہ فوری انصاف کی طلب کرنا بھی بیوقوفی ہے۔

کچھ مسائل تو اس قدر ہوتے ہیں کہ جب شادی ہوتی ہے تو لڑکی کی مرضی کے خلاف سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ والدین یہ سوچ رہے ہوتے ہیں کہ بس شادی ہو جائے جیسے بھی مگر اس کے بعد کیا ہوتا ہے سب دیکھ لیں گے۔ مگر یہ سب کچھ غلط ہے ہمارا قانون اور ہمارا اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ ہمارے دین میں بھی اس کی ممانعت کی گئی ہے۔ شادی لڑکی کی اجازت لے کر کرنی چاہئے تا کہ مسائل جنم نہ لیں۔ اور ہمارے ہاں ہوتا یہ ہے کہ ہم اس کو اپنی انا کا سوال بنا لیتے ہیں۔ والدین کو اس چیز کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ ان کو پتہ ہونا چاہئے کہ جس کے ساتھ ہم اپنی بیٹی کی شادی کر رہے ہیں کیا وہ اس کو خوش رکھ پائے گا۔ کیا وہ سب کچھ اس کو دے پائے گا جس کی اس کو ضرورت ہے ۔ یہ تمام چیزیں والدین کو پتہ ہونی چاہئیں ۔تا کہ دو گھروں میں خوشیاں آ سکیں۔ دراڑیں پیدا نہ ہوں۔

ہر روز ہم کو اس طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا۔ اس کی یہی وجہ ہوتی ہے یا تو پھر شادی کم عمری میں کر دی جاتی۔ جس وہ اپنے خاوند اور اس کے گھر والوں کو خوش نہیں رکھ سکتی۔ اس لئے اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس گھر سے بے دخل کر دیا جاتا ہے۔ یا پھر شادی لڑکے کی مرضی سے نہیں ہوئی اس لئے لڑکا اپنی بیوی کو خوش نہیں رکھ سکتا اس لئے وہ اس کو اس قدر پریشان کرتا ہے کہ وہ گھر چھوڑنے پر مجبور ہو جاتی ہے جس سے دو گھروں کا سکون تباہ ہو جاتا ہے۔ اور ان کی سزا ساری عمر دونوں خاندانوں کے لوگوں کو ملتی رہتی ہیں۔ ساری عمر اس خاندان میں کسی کا رشتہ نہیں ہوتا اور نہ وہ ایک دوسرے کی کسی خوشی اور غمی میں شریک ہوتے ہیں۔ اور کچھ وجوہات اس طرح کی ہوتی ہیں کہ لڑکی کے والدین سے جو جہیز مانگا تھا وہ مل نہیں سکا جس کا طعنہ ساری عمر لڑکی کو سننے کو ملتا ہے ۔اور انہی باتوں پر لڑائی جھگڑے رونما ہوتے ہیں اور پھر دونوں بات طلاق پر جا پہنچتی ہے۔ شادی کی عمر کم از کم 16 سالہ ہے اس سے پہلے شادی نہیں کرنی چاہئے اگر اس کا خیال نہیں رکھیں گے تو پھر نتائج ہم کو ہی بھگتنا پڑیں گے۔ شادی سے پہلے لڑکی اور لڑکے کی مرضی بہت ضروری ہے اور اس کی پسند اور ناپسند کا بھی خیال رکھا جائے۔

اس کی دوسری بڑی وجہ یہ بھی ہے شادی لڑکی کی مرضی سے نہیں ہوتی۔ اور اس سے زائد عمر آدمی سے کر دی جاتی ہے جس سے وہ اس کی ضرورتوں کو پورا نہیں کر پاتی۔ جس سے ان کے درمیان تعلقات خراب ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور اس قدر خراب ہو جاتے ہیں کہ وہ اب مل کر گھر نہیں بسا سکتے۔ اور آخر کار بات طلاق پر ختم ہوتی ہے۔ ان تمام مسائل میں وہ بچے در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہو جاتے ہیں جو ان مسائل میں جنم لیتے ہیں۔ ان معصوم بچوں کا آخر کیا قصور ہے۔ ان کا مستقبل تباہ ہو جاتا ہے اور وہ سوتیلی ماں اور سوتیلے باپ کی ساری عمر سزا سہتے سہتے بسر کر دیتے ہیں۔ میرا سوال ان والدین سے ہے جو ایسا کرتے ہیں ۔آخر وہ ایسا کر کے کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ خدارا ایسا مت کریں۔ تا کہ معاشرتی مسائل نہ بڑھ سکیں۔ اور آپ کے گھروں میں خوشیاں آ ئیں۔ اور سوچیں ان بچوں کی خوشی کے لئے جن کو حاصل کرنے کے لئے آپ نے کسی در کو نہیں چھوڑا ہوتا۔

☆......☆......☆

اولڈ ہومز کی رونقیں بد قسمت اولاد کے سبب

نائلہ بلیغ الرحمٰن

اولڈ ہوم کے ایک کمرے میں بیٹھی بوڑھی عورت خلاؤں میں گھور رہی ہے۔ وہ زیادہ تر خاموش رہتی ہے۔ اسکی خاموشی میں طوفان چھپا ہوا ہے۔ وہ ہے درد کا طوفان آنسوؤں کا طوفان اور بیٹے کی محبت کا طوفان۔ وہ بیٹا جس کو اس نے پال پوس کر بڑا کیا۔ وہ کتنے آرام اور سکون سے ماں کو اپنے گھر سے اٹھا کے اولڈ ہوم میں چھوڑ گیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اسکی بیوی کو اسکا گھر میں رہنا گوارا نہ تھا۔ یہ اک بوڑھا شخص ہے۔ اسکے ہاتھوں میں تمام عمر کٹی گئی مشقتوں کے گھٹے بنے ہوئے ہیں۔ وہ ایک دو نہیں کئی بچوں کا باپ ہے۔ ان بچوں کے پاس گھر میں باپ کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ باپ کی کھانسی کی آوازیں ان بچوں کی پڑھائی متاثر کرتی ہے۔ اولاد کے مستقبل کی خاطر اس کھانسی کرتے والد کو اولڈ ہوم چھوڑنا مجبوری تھا۔ لہذا آج وہ گزرے وقتوں کی خوبصورت یادوں کو یاد کرتا ہے۔ اس اولڈ ہوم میں دن گزار رہا ہے۔ اب تو عید کا دن بھی بچوں کو یاد کرتے کرتے گزر جاتا ہے۔ یہ اک ریٹائرڈ شخص کی زندگی ہے۔ پوری زندگی بھرپور طریقے سے گزاری ہے۔ یہ شخص اپنی اولاد پر بوجھ بننا پسند نہیں کرتا۔ ابھی اس میں اتنی ہمت اور طاقت ہے کہ وہ فارغ اوقات میں کچھ نہ کچھ کر سکتا ہے۔ وہ پرائیویٹ کام کرتا ہے۔ اپنی پنشن ہے۔ کچھ الگ سے کام کے مل جاتے ہیں۔ گھر کے سارے کام بھی کرتا ہے۔ آدمی سے زیادہ ذمہ داریاں گھر کی سنبھال رکھی ہیں۔ صبح سے شام تک کچھ نہ کچھ بچوں، بیٹیوں، اور بہوؤں کو خوش کرنے کے لیے کرتا رہتا ہے۔ مگر کوئی پوچھے کہ بزرگ آج کل کیا کرتے رہتے ہیں؟ جواب دیا جاتا ہے۔ کرتا کیا ہے سارا دن فارغ ادھر ادھر پھر لیا اور کیا کرتا ہے۔ سوال پوچھنے والا حیرانی سے سوال کرتا ہے۔ مگر میں نے سنا ہے کہ ماشاءاللہ اب بھی کوئی نہ کوئی کام کرتے رہتے ہیں آپ کے والد۔ مگر بیٹے سے پہلے بہو کا جواب ترنت آتا ہے۔ کیا کرے ہمیں بدنام کر کے رکھ چھوڑا ہے لوگ کیا کہیں گے کہ اولاد پوچھتی نہیں ہے اور پھر ہمارے لیے تھوڑا کماتے ہیں اور اولادیں بھی تو ہیں۔ یعنی اولاد کسی طرح بھی راضی نہیں ہوتی۔ یہ ایک بوڑھی خاتون ہے تمام عمر بڑی شان سے گزری ہے اولاد کے لیے سارا سارا دن مشقت کی۔ سگھڑ خاتون تھیں۔ آپ یوں سمجھ لیں دوسری زبیدہ آپا تھیں۔ عمر کا آخری وقت چل رہا ہے۔ لاچار اور بے بس بستر پر پڑی ہے دنیا جانتی ہے بہت خدمت ہو رہی ہے یہ سب جانتا ہے یا وہ بے بس عورت۔ بہو آتی ہے اور ایک دم سے بستر سے اٹھاتی ہے۔ بہو کے ناخن اسکی بوڑھی ہوتی جلد میں بری طرح سے گاڑے جاتے ہیں اور مجبوری اور لاچاری کی انتہا دیکھئے اس عورت کے ناخنوں میں غلاظت بھری پڑی ہے۔ انا للہ وانا علیہ راجعون۔ بہو اپنا غصہ اس پر اتارتی رہتی ہے ماں میں اتنی ہمت اور طاقت نہیں ہے کہ اس کے کرتوت کسی کو بتائے مگر یہ کیسا بیٹا ہے کیا وہ اپنی ماں کی حالت نہیں دیکھ رہا؟ یہ معاشرے کے چند گھرانوں کی جھلکیاں ہیں جہاں والدین کو ناکارہ اور فالتو شے سمجھ کے برا سلوک کیا جاتا ہے کتنے بد نصیب ہیں یہ لوگ جنھیں ماں باپ کی محبتیں میسر ہیں مگر وہ اپنی عاقبت اندیشی کی بجائے جہنم کی طرف جا رہے ہیں۔ اولاد پر والدین کا یہ حق ہے کہ وہ ان سے عمدہ سلوک کریں۔ ان کا ادب و احترام کریں۔ خاص طور سے ماں کے حق کا زیادہ خیال رکھنا چاہیے، کیونکہ ماں نے اسے نو مہینے اپنے پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کی۔ پرورش کے معاملے میں تکلیفیں برداشت کیں۔



والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہی یہی ہے۔ خاص طور پر بڑھاپے میں والدین کو اولاد کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے ہمیں تو یہ حکم ہے کہ ہم ان کے آگے اف بھی نہ کریں۔ اسلام میں جہاد فی سبیل اللہ کا بہت بلند مقام ہے اسکا بدل نہ رات بھر کی عبادت ہے اور نہ دن بھر کا روزہ۔ مگر والدین کی اجازت کے بغیر ہم جہاد پر بھی نہیں جا سکتے۔ ہم مسلمان قرآن کو دیکھتے ہیں یا حدیث کو ہمیں والدین کے حقوق کے بارے میں بہت زیادہ تاکید ملتی ہے۔ قرآن پاک کا مطالعہ ہمیں جہاں تمام مسائل کا حل بتاتا ہے وہاں ہمیں والدین کے اعلیٰ مقام کے بارے میں بھی بتاتا ہے۔ بہت سی آیات کے بارے میں والدین کی خوشنودی کے ذکر کے فوراً بعد بتاتا ہے۔ سورۃ النساء میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو۔ پیار بھرا برتاؤ، خندہ پیشانی، خوش کلامی، اور ان کی دیکھ بھال ہماری جنت کا راستہ ہے عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ گویا دو عظیم اعمال یعنی نماز اپنے وقت پہ ادا کرنا اور جہاد فی سبیل اللہ کے درمیان والدین کے ساتھ حسن سلوک کا کہا گیا ہے۔ ان بے شرم اور نافرماں بیٹوں کے لیے ایک واقعہ حاضر ہے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی والدہ نے ان کے اسلام لانے کی مخالفت کی اور ان سے کہا۔ یا تو تم اسلام سے پھر جاؤ یا میں کھانا پینا ترک کر دوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں گی۔ جب تم عرب کے سامنے شرمندگی محسوس کرو گے جب تم کو ماں کا قاتل کہیں گے۔ سعد بن ابی وقاصؓ جواب دیتے ہیں۔ اللہ کی قسم آپ کی سو جانیں ہوں وہ سب ایک ایک کر کے نکل جائیں تب بھی میں اسلام سے نہیں پھروں گا۔ ان کی ماں نے ایک دو دن صبر کیا تیسرے دن بھوک سے نڈھال ہو کے کھانا کھا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی آیات نازل فرمائیں۔ ان میں حضرت سعدؓ پر عتاب تھا کہ انھوں نے ماں کو سخت جواب دیا۔ یہ ہے والدین کی عزت اور مقام۔ اللہ تعالیٰ آیات نازل فرماتے ہیں۔ گو کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے یہ سب اسلام کی خاطر کیا تھا مگر اللہ تعالیٰ کو پھر بھی انکی بات پسند نہ آئی۔ اگر والدین دنیا سے چلے جائیں تب بھی ہمارا فرض ہے کہ ان کے لیے دعائے خیر کرتے رہیں۔ ہمیں اپنے دل میں یہ سوچ لینا چاہیے کہ ہم جب لاچار تھے چل نہیں سکتے تھے بول نہیں پاتے تھے کھا نہیں سکتے تھے انھوں نے خوش دلی سے ہمارے ناز اٹھائے اب ہم شکر گزاری ہی کر لیں ان کی خدمات کا صلہ ہی دے دیں۔ ہم نے رب کو بھی جواب دینا ہے ہمیں اپنی آنکھیں کھلی رکھنی ہیں کہ آپ کے گھر میں والدین کے ساتھ بدسلوکی تو نہیں ہو رہی۔ کیونکہ جنت ماں کے قدموں میں ہے بیوی کی اداؤں میں نہیں۔

☆ ☆ ☆

رہا ہے۔ لاچار اور بے بس بستر پر پڑی ہے دنیا جانتی ہے بہت خدمت ہو رہی ہے یہ رب جانتا ہے یا وہ بے بس عورت

ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو۔ پیار بھرا برتاؤ، خندہ پیشانی، خوش کلامی، اور ان کی دیکھ بھال ہماری جنت کا

کے گھر میں والدین کے ساتھ بدسلوکی تو نہیں ہو رہی۔ کیونکہ جنت ماں کے قدموں میں ہے بیوی کی اداؤں میں نہیں۔

☆ ☆ ☆

ڈاکٹر عافیہ کی رہائی کا سہرا کس کے سر ہوگا؟

محمد نواز صدیقی

چند روز قبل ڈاکٹر عافیہ کی امریکی جیل سے رہائی کے لئے مذہبی جماعتوں نے بھرپور تحریک چلانے کا اعلان کیا اور یہ کہا گیا تھا کہ رہائی تک تحریک جاری رہے گی، پھر تا حال یہ معاملہ پردہ اخفا میں کیوں ہے؟ امریکی دنیا کی بزدل ترین قوم ہے جس نے کسی خاص جرم کے بغیر ہی اس بے بس لاچار خاتون کو پابند سلاسل کر رکھا ہے، اب یہ خبر کہ امریکی حکام کی طرف سے ڈاکٹر عافیہ کو عیسائی بنانے کی کوششیں جاری ہیں۔ عیسائیت قبول کرنے پر رہائی کا لالچ دیا جا رہا ہے۔ عافیہ کو بدنام زمانہ جیل فورٹ ٹیکساس میں قید رکھا گیا ہے جو اذیت ناک ٹارچر سیل ہے اس بناء پر کسی نے عافیہ کے انتقال کی افواہ اڑادی لیکن ہماری حکومت کی طرف سے کہ تردید یا تصدیق کی کوئی خبر نہیں مارنے والوں سے، بچانے والا بڑا زبردست جبار اور قہار ہے۔ اس معاملہ میں اگر امریکی حکومت بزدل ہے تو ہمارے حکمران بھی کسی سے کیا کم ہیں؟ امریکیوں کے شکنجہ سے نجات دلانے کے لئے بہت کچھ کیا جا سکتا تھا لیکن ان تلوں میں اب وہ تیل نہیں رہا۔ ڈاکٹر عافیہ اور ملالہ یوسف زئی کے معاملہ میں متضاد پالیسی قابل غور ہے۔ ملالہ کی کتاب "آئی ایم ملالہ" میں اسلام اور پاکستان سے متعلق نفرت انگیز مواد شائع کرنے پر پرائیویٹ تعلیمی اداروں نے کتاب کا مکمل بائیکاٹ کا اعلان کیا۔ ملالہ کو UNO امریکہ اور دیگر عالمی اداروں سے نوبل انعام ملنے پر مبارک سلامت کے پیغامات نشر ہوئے کہ پاکستان کی بیٹی نے پاکستان کا نام دنیا میں سربلند کر دیا۔ ملالہ سکالرشپ ایکٹ کی منظوری دی گئی۔ پاکستانی حکمرانوں نے بھی ملالہ کے نام پر یونیورسٹی قائم کرنے کا اعلان کر دیا لیکن کسی کو یہ ریسرچ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی کہ آخر یہ ملالہ بی بی ہے کون؟ یہ کونسی خاتون اول ہے؟ اس کی کتاب 276 صفحات پر مشتمل ہے جس میں اوباما، بے نظیر بھٹو اور سلمان رشدی کو وہ اپنا آئیڈیل قرار دے رہی ہے۔ آخر یہ الفاظ اس کے منہ میں کس نے ڈال دیے۔ اسلام دشمن شخصیات اور پاکستان کے خلاف زہر اگلنا کس نے سکھا دیا؟ کتاب میں جس ہستی کا زیادہ تذکرہ کیا گیا ہے وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امہات المومنینؓ اور اہل بیت کے خلاف غلیظ الفاظ استعمال کرنے والا سلمان رشدی شیطان رشدی ہے جو مغرب کا پسندیدہ ہے کتاب کے صفحہ 24 پر یہ لکھا گیا کہ

جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں عورتوں کی آزادی کو کچلا گیا انہیں شرعی پردہ پر مجبور کیا گیا۔ صفحہ 71 پر پرویز مشرف کے متعلق لکھا گیا کہ مشرف ڈبل کراس کر رہے تھے امریکہ سے ڈالر لیتے تھے۔ ملالہ کے نزدیک بچوں کو یہ تعلیم دینا ہی غلط ہے کہ ہم ایک طاقتور غیرت مند قوم ہیں اور بھارت کا مقابلہ کرنے کی زبردست اہلیت رکھتے ہیں۔ شرعی جہاد کے خلاف باتیں کی گئی اور اسلام دشمن سامراجی قوتوں کو خوش کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ ڈاکٹر عافیہ کا سب سے بڑا کبیرہ گناہ کفار کے نزدیک یہی ہے کہ وہ حافظ قرآن تھیں دنیا بھر کی جیلوں میں باترجمہ قرآن حکیم قیدیوں میں تقسیم کرتی تھیں اس لئے پاکستان نے رسوائے زمانہ ڈکٹیٹر کے دور میں اس خاتون کو بچوں سمیت اغوا کرایا گیا۔ افغانستان کے راستے امریکی جیلوں میں ناکردہ گناہوں کی بناء پر کفار کے جیل میں تصدیے ملالہ یوسف زئی کی کتاب ایک بدنام زمانہ عیسائی مورخ ولیم میور کی عکاسی کرتی ہے اور اس کا فلسفہ ہے یہ شخص اسلام اور بانی اسلام کا بدترین دشمن تھا۔ اس کی کتاب Life of Muhammad کے نام سے لکھی گئی اور اس میں یہ شرانگیز پراپیگنڈہ کیا گیا کہ "انسانیت کے دو سب سے بڑے دشمن محمد ﷺ اور محمد ﷺ کا قرآن ہیں" (نعوذ باللہ) اسی دشمنی کی بناء پر ڈاکٹر عافیہ کو 86 سال کے لئے پابند سلاسل کر دیا گیا اس کے لئے کوئی دھرنا کوئی تحریک کسی دینی جماعت کا قابل ذکر کردار منقا ہے کس کو اس کی خوفناک حالت پر کوئی دکھ رنج صدمہ نہیں ہوا پاکستان کے کمزور حکمران اور دینی جماعتیں بھی امریکی ہیبت سے حواس باختہ ہیں۔ ریمنڈ ڈیوس اور پرویز مشرف کی رہائی پر بھی موقع سے فائدہ اٹھایا جا سکتا تھا لیکن صم بکم عم فہم لا یعقلون کا کردار ہر جگہ نمایاں دکھائی دے رہا ہے۔ قومی غیرت حمیت شرم و حیا کا جنازہ ہے کہ اک دھوم دھام سے نکالا جا رہا ہے۔ ملالہ جیسی بے شمار عورتوں کو تو پاکستان کی بیٹی قرار دیا جا رہا ہے لیکن یہ کون بتائے گا اس سوال کا جواب کون دے گا؟ کہ ملالہ اور ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے معاملہ میں پالیسی متضاد اور دوغلی کیوں ہے حکمران خوف کی چادر کب اتاریں گے؟ ہماری ایک معصوم بے گناہ بیٹی کفار کے شکنجے میں ہے۔ قومی غیرت کہاں مر گئی وہ جذبہ مسلمانی کہاں کھو گیا ہم نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ کے لئے بڑی بڑی تحریکیں چلانے کے اعلانات کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں:

نے پردہ نہ تعلیم نئی ہو کہ پرانی
نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد

جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا
اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد

ملالہ نے ایسے کون سے دوسرے کام سرانجام دیے جو ڈاکٹر عافیہ کو 90 سال کیلئے پابند سلاسل کر دیا گیا۔ اس کے لئے کوئی تحریک کوئی دھرنے سے کا نہ کسی کو اس کی خوفناک حالت پر غم ہے اس پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں کہاں ہیں وہ جو اقتدار کی ہوس میں بڑے بڑے فتوے دے رہے تھے حکومت صبح گئی شام گئی بچوں کا قتل عام کرایا گیا۔ عافیہ کا یہی جرم ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کو فروغ دینے میں معروف تھیں ہم نے اسے ڈالروں کے عوض بے غیرت قوم کے حوالے کر دیا ایسے بدبختوں پر کروڑوں لعنت کرنے میں دنیا بھر کی یونیورسٹیوں سے فارغ التحصیل ڈگریوں کی حامل پاکستانی بیٹی کو تاحیات جیل میں ڈال دیا گیا جس بیٹی کے پائے کا امریکہ بھر میں کوئی ثانی نہیں اس بیٹی پر ہماری خاموشی سنگدلی کا اندازہ کریں۔ ڈاکٹر عافیہ اپنا آئیڈیل پیغمبر اسلام کو تسلیم کرتی ہے جبکہ ملالہ یوسف زئی کا آئیڈیل باراک اوباما سلمان رشدی، تسلیمہ اور اوجیسی منحوس شخصیات ہیں۔ ڈاکٹر عافیہ اسلام کی ہیرو اسلام کی شناخت اور غیرت کا نشانہ ہے جبکہ ملالہ غیر مسلموں کی آنکھ کا تارا اور ہیرو ہے ایک ہم ہیں کہ ہم نے اسے زیور سے بھی زیر بنا دیا ہے۔ پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی کو بدنام کرنے پر نوبل انعام اور اسلام دشمن نظریات کی بناء پر اس کی فاختہ قرار دی گئی۔ ایک امریکی عذاب کا نشانہ بن گئی۔ دوسری ملالہ بی بی یو این او کے فورم پر آئندہ پاکستان کی وزیر اعظم بننے کے خواب دیکھ رہی ہے۔ تجزیہ نگاروں دانشوروں علمائے دین مشائخ اسلام سے التماس ہے کہ قانونی حدود کا احترام کرتے ہوئے ڈاکٹر عافیہ کی امریکی جیل سے رہائی کیلئے اپنا کردار ادا کریں اور حکمران کو مجبور کریں انہیں غیرت دلائیں۔ حقائق سے چشم پوشی اختیار نہ کریں۔ ہمیں ملالہ سے کوئی عداوت ہے نہ دشمنی جو شے کی حقیقت کو نہ دیکھے وہ نظر کیا نظر کا مطلب غور کر کے معائنہ کرنا اور سوچنا ہے عقیدہ توحید و رسالت کی نظر سے حقائق کا جائزہ لیں۔ آج وہ کہاں ہیں جو بڑی بڑی تحریکیں اور دھرنے دینے کے اعلانات کرتے پھرتے ہیں پاکستان کی اسی دینی اور چار صد کے قریب سیاسی جماعتیں ان کی غیرت قومی حمیت و احساس زیاں ہے کہاں؟؟ یہ بات انتہائی باعث ذلت ہے کہ من حیث القوم ہم اپنی ایک بیٹی کو کفار کے شکنجہ سے آزادی دلانے میں سر بجانا کام ہو چکے ہیں۔

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد ﷺ کا تمہیں پاس نہیں
یورپ کی غلامی پہ رضامند ہوا تو
مجھ کو تو گلہ تجھ سے ہے یورپ سے نہیں ہے

☆ ☆ ☆

فاؤنڈیشن کا انتخاب

افشاں مراد

دیکھنے میں تو فاؤنڈیشن میک اپ میں ایک عام سی استعمال کی چیز ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو پورے میک اپ کا انحصار صرف اچھے اور بہترین فاؤنڈیشن پر ہوتا ہے۔ چہرے پر صرف بیس لگا لینا ہی کافی نہیں۔ بہت سی خواتین فاؤنڈیشن کو میک اپ کا غیر ضروری یا فالتو حصہ سمجھتی ہیں اور اسے بہ حالت مجبوری استعمال کرتی ہیں اس لیے وہ اس کے صحیح استعمال سے بھی واقف نہیں ہوتیں۔ صرف فاؤنڈیشن میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ وہ آپ کے چہرے کے مکمل میک اپ کو بے عیب بنا دیتا ہے۔ میک اپ کے لیے فاؤنڈیشن کا اچھا استعمال ممکن ہے کہ آپ کو زیادہ خوشی نہ دے پاتا ہو لیکن بہر حال اسے پھر بھی آپ کی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک اچھا فاؤنڈیشن کیسا ہونا چاہیے؟ چہرے کی جلد یا رنگت کی مناسبت سے کس قسم کا فاؤنڈیشن استعمال کرنا چاہیے؟ فاؤنڈیشن لگانے کے کیا طریقے ہیں؟ اور یہ کہ اسے کتنے مرحلوں میں مکمل کر لینا چاہیے یہ وہ چند سوال ہیں جس کے بارے میں اگر مکمل آگاہی ہو تو پھر آپ اپنے چہرے کو ایک بھرپور اور بے عیب بیس کا سکن بنا سکتی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ بیس لگانے کے تمام طریقہ کار اور عمل سے آپ مکمل آگاہ ہوں۔ اگر ایسا ممکن نہیں تو اپنی بیوٹی کنسلٹنٹ سے اس کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کیجیے کیونکہ اگر بیس یعنی میک اپ کی بنیاد اچھی ہوگی تب ہی چہرے پر میک اپ اپنا بھرپور تاثر دے گا۔ صحیح فاؤنڈیشن کو استعمال کرنے کے چند اہم نکات سے آپ کو ضرور ہوگا۔

اپنے چہرے کی مناسبت سے فاؤنڈیشن کا انتخاب

اپنے

چہرے، رنگت اور جبڑوں کی ساخت کی مناسبت سے ایک صحیح فاؤنڈیشن کا انتخاب کرنا یقیناً آپ کے لیے ایک مشکل مرحلہ بھی ہو سکتا ہے اور ایک آسان کھیل بھی۔ یہ آپ پر منحصر ہے کہ اس مرحلے سے آپ کس طرح نبرد آزما ہوتی ہیں۔ فاؤنڈیشن میں ہلکے، گہرے، گلابی، براؤن اور اورنج شیڈز دستیاب ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ان میں سے کسی ایک صحیح رنگ یا شیڈ کا انتخاب آپ کو تھکا دے لیکن اس طرح آپ ایک پرفیکٹ شیڈ منتخب کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ ان رنگوں میں سے کسی ایک کا انتخاب اپنے جبڑے کی ساخت کے حساب سے کریں۔ رنگ جو آپ کے چہرے کی رنگت سے میچ کرتا ہو اس کے لیے اپنے ہاتھ کی پشت پر ہلکا سا فاؤنڈیشن لگا کر رب کریں اس سے صحیح رنگ کا انتخاب آسان ہوگا۔ ان میں سے کوئی ایک منتخب کیجیے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ جو رنگ آپ کے کمپلیکشن سے میچ کر گیا ہے اسی رنگ کے دو مزید شیڈز ہلکے اور گہرے آپ کو درکار ہوں گے ایک جو آپ کی جولائن یعنی جبڑے کی ہڈی کے اوپری حصے اور ایک جو نچلے حصے پر لگے گا اس سے جولائن واضح ہو جائے گی۔

دو مختلف قسم کے شیڈز کا استعمال

یہ اس بات پر منحصر ہے کہ آپ کا زیادہ وقت سورج کے سامنے یعنی دھوپ میں گزرتا ہے۔ دراصل آپ کا چہرہ مختلف قسم کے شیڈز کا حامل ہوتا ہے۔ سب سے پہلے آپ کا ماتھا جو دھوپ میں سب سے زیادہ متاثر ہوتا ہے ممکن ہے کہ اس کا شیڈ چہرے کے دوسرے حصوں سے مختلف ہو اسی طرح گال یا جبڑے کا حصہ دھوپ کے سامنے کم رہتا ہے اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ دھوپ کا اثر چہرے کے مختلف حصوں پر مختلف ہوتا ہے اسی مناسبت سے جلد بھی مختلف شیڈز کی ہو جاتی ہے اس لحاظ سے آپ کو فاؤنڈیشن کے دو مختلف شیڈز درکار ہوں گے جس سے آپ کی اسکن قدرتی معلوم ہوتی ہے۔ چہرے کے وہ حصے جہاں رنگ ہلکا ہے وہاں آپ کو ڈارک شیڈز کی ضرورت ہوگی اور اسکن کے وہ حصے جو ڈارک ہیں وہاں آپ کو ہلکے فاؤنڈیشن کی ضرورت ہوگی۔ ہلکے اور ڈارک کے ملاپ سے آپ کے چہرہ پر ایک جیسے قدرتی رنگ کا تاثر پیدا ہوگا۔

جلد کی مناسبت سے فاؤنڈیشن کا انتخاب

جلد کی ساخت اور فاؤنڈیشن فارمولے کا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ اس لیے فاؤنڈیشن شیڈز کا انتخاب کرتے ہوئے اس بات کو بھی مدنظر رکھیں کہ آپ کی جلد کس طرح کی ہے یعنی خشک، آئلی یا پھر نارمل اسکن۔ جلد کی تینوں اقسام کے لیے مختلف فاؤنڈیشن استعمال کیے جاتے ہیں۔ خشک اسکن والی خواتین اگر لیکوئیڈ فاؤنڈیشن کے شیڈز استعمال کریں تو یہ ان کے چہرے پر بھرپور موئسچرائزر کا کام دے گا اسی طرح نارمل اسکن کے لیے آپ اپنی مرضی کا فاؤنڈیشن استعمال کر سکتی ہیں کیونکہ اس جلد پر لیکوئیڈ یا پاؤڈر فاؤنڈیشن دونوں ہی بہترین رزلٹ دیں گے البتہ پھر بھی اگر نارمل جلد والی خواتین لیکوئیڈ فاؤنڈیشن کا استعمال کریں تو اس سے ان کی اسکن بہت زیادہ قدرتی چمکدار اور خوبصورت دکھائی دے گی۔ جن خواتین کی جلد آئلی یا چکنی ہوتی ہے ایسی خواتین کو چاہیے کہ وہ پاؤڈر فاؤنڈیشن یا پھر کریم سے پاؤڈر فاؤنڈیشن کا استعمال کریں۔ اس قسم کا فاؤنڈیشن پاؤڈر جلد سے چکنائی کو جذب کرے گا اور اسکن ہموار محسوس ہوگی۔

کچن کارنر

عامرہ عثمان

پران بریانی

اجزا:

جھینگے	ایک کلو
چاول	آدھا کلو
گرم مصالحہ	دو چائے کے چمچ
ہری مرچ	دو عدد کٹی ہوئی
ادرک	ایک انچ کا ٹکڑا کٹا ہوا
لہسن	جوئے دو عدد کٹا ہوا
کھوپرا	دو تہائی کپ
مکھن یا تیل	ایک چوتھائی کپ
پیاز	ایک عدد کٹی ہوئی
لیموں کا رس	ایک کھانے کا چمچ
تیز پتے	دو عدد
نمک	ایک چائے کا چمچ
مٹر	آدھا کپ
کاجو	ایک کھانے کا چمچ

ترکیب:

پہلے گرم مصالحہ، ہری مرچ، ادرک، لہسن اور کھوپرے کا اچھا سا مکسچر بنا لیں۔ ایک پیالے میں تین کھانے کے چمچ مکھن یا تیل ڈال کر اس میں آدھی پیاز کو گولڈن براؤن کر لیں۔ اب پیسٹ کو پیاز میں شامل کر لیں اور پانچ منٹ پکا کر اس میں جھینگے اور آدھا چائے کا چمچ نمک ملائیں۔ پھر چولہے سے ہٹا کر سائیڈ پر رکھ دیں۔ اب ایک الگ پین میں دو کھانے کے چمچ مکھن گرم کر کے اس میں تیز پتے اور باقی بچی آدھی پیاز کو فرائی کر لیں، یہاں تک کہ پیاز ہلکی سنہری ہو جائے۔ اس میں چاول ڈال کر دس منٹ کے لیے پکائیں۔ پھر مٹر، آدھا چائے کا چمچ نمک اور دو کپ پانی ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ اب چاول اور جھینگوں کو آپس میں ملا کر دم پر رکھ دیں۔ آخر میں اوپر سے لیموں کا رس ڈال دیں۔ کاجو ڈال کر سرو کریں۔

بینگن مصالحہ فرائی

اجزا:

بینگن	پانچ عدد
خشک دھنیا	دو کھانے کے چمچے
دار چینی	ایک عدد
لونگ	تین عدد
بادیان کا پھول	ایک چھوٹا
ہلدی پاؤڈر	آدھا چائے کا چمچہ
لال مرچ پاؤڈر	ایک چائے کا چمچہ
نمک	حسب ذوق
تازہ دھنیا	دو کھانے کے چمچے
املی کا گودا	ایک کھانے کا چمچ
رائی دانہ	آدھا چائے کا چمچہ
زیرہ	ایک سے آدھا چائے کا چمچ
ماش کی دال	آدھا چائے کا چمچ
کوکنگ آئل	آٹھ کھانے کے چمچے

ترکیب:

ایک فرائی پین میں تمام مصالحہ جات کو ہلکی آنچ پر بھونیں۔ پھر ٹھنڈا کر کے گرائنڈر میں پیس لیں۔ بینگن کو دھو کر بڑے کیوبز میں کاٹ لیں۔ ایک پین میں تیل گرم کر کے رائی دانہ، زیرہ اور ماش کی دال فرائی کریں۔ جب رائی دانہ کڑکڑانے لگے تو بینگن اور نمک ڈال کر ہلکی آنچ پر فرائی کر کے پین کو ڈھک دیں۔ اگر ضرورت پڑے تو ہلکا پانی کا چھینٹا دیں۔ ساتھ پسا مصالحہ اور نمک ڈال کر چمچ چلاتے رہیں۔ اب اس میں لال مرچ پاؤڈر، ہلدی اور باریک کٹا دھنیا شامل کر لیں۔ آخر میں املی کا گودا ڈال کر اچھی طرح مکس کریں۔ تیار ہونے پر گرم گرم [illegible] رائس کے ساتھ سرو کریں۔

پستہ پاک

اجزا:

[illegible]	100 گرام
[illegible]	1 پاؤ
[illegible]	آدھا پاؤ
کھویا	آدھا کلو
دال ماش کا آٹا	20 گرام
سوجی	20 گرام
(پسی جائفل، جاوتری، الائچی)	1 چٹکی
ہرا رنگ	1 چٹکی

ترکیب

100 گرام پستے میں سے تھوڑے پستے نکال کر باقی کو باریک کاٹ لیں۔ اب آدھا پاؤ گھی میں 20 گرام سوجی اور 20 گرام ماش کی دال کا آٹا ڈال کر بھون لیں۔ جب رنگ تبدیل ہو تو اس میں 1 پاؤ چینی آدھا کلو کھویا، پستے اور تھوڑا پانی شامل کر کے بھونیں۔ پانی خشک ہونے لگے تو 1 کھانے کا چمچہ تیل ڈال کر مزید بھونیں اور 1 چٹکی ہرا رنگ شامل کر دیں۔ اب اسے بھونتے رہیں۔ اگر خشک ہونے لگے تو مزید گھی ڈال دیں۔ اس کے بعد 1 چٹکی پسی جائفل، جاوتری، الائچی ڈالیں۔ آخر میں حلوہ گریس کی ہوئی ٹرے میں نکال کر پستے سے گارنش کر کے سرو کریں۔

☆ ☆ ☆

DESIGNED BY: Usman Afzal

اشاعت خاص

سیرتِ باعث تخلیق کائنات، رحمت اللعالمین ﷺ

[illegible] احمد مظاہری

دنیا میں قیادت اور رہنمائی کی مسند پر طرح طرح کے قائد رہنما اور ریفارمر ہیں۔ کسی نے محض ایک جماعت کی قیادت کی۔ کوئی کسی خاص علاقے کا رہنما ہوا۔ کسی نے ایک خاص زمانے کی رہبری کی۔ کوئی انگریزوں کا رہنما ہوا تو اہل ہند سے اسے کوئی دلی لگاؤ اور دلچسپی نہیں رہی اور نہ ہے اسی طرح جو اہل ہند کا رہنما ہوا اسے اہل پاکستان سے کوئی دلچسپی محبت اور خیر خواہی نہیں۔ اسی طرح سندھیوں کے رہنما سے بنگالیوں کو کوئی دلچسپی نہیں ہوگی۔ گوروں کے رہنما سے سیاہ فام لوگوں کو کوئی دلچسپی نہ ہوگی۔ مزدوروں کے رہنما سے کارخانہ داروں اور سرمایہ داروں کو کوئی لگاؤ نہ ہوگا۔ کسانوں اور کاشت کاروں کے رہنما سے زمینداروں کو کوئی دلچسپی نہ ہوگی۔ دکانداروں کا رہنما ہوگا تو خریداروں کو اس سے کوئی دلچسپی نہ ہوگی لیکن اس وقت جس کی سیرت پاک کا ذکر جمیل کر رہے ہیں وہ ہیں محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ ﷺ حضرت آمنہ کی امانت، عبداللہ کا لخت جگر عرب کا ماہ تاباں، دنیا کا آفتاب درخشاں، ساری دنیا کا رہنما، ساری دنیا کا قائد، ساری دنیا کا محسن، ساری دنیا کا امام و ہادی۔

سرزمین مکہ کے اندر بوجھ اٹھانے والا، پیٹ پر پتھر باندھ کر چلنے والا، غریبوں کا خیر خواہ اور ہمدرد، یتیموں کا والی، بیواؤں کا سہارا، محتاجوں اور ضرورت مندوں کے کام آنے والا، غیروں کو اپنا بنانے والا، معرکہ بدر و احد کی قیادت کرنے والا، مسجد نبوی میں کرسی عدالت پر جلوہ فگن ہو کر عدالتوں کے فیصلے کرنے والا۔

یہ رہنما سب کا مشترک رہنما ہے۔ وہ اگر امیروں کا رہنما ہے تو غریبوں کا بھی رہنما ہے، مزدوروں اور کاشت کاروں کا بھی، کالے اور گورے کا بھی اسی طرح رہنما ہے۔ اہل عرب کا قائد و رہبر ہے تو اہل ایران اور اہل روم کا بھی، حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا شوہر بے مثال و بے نظیر، بلکہ عدیم المثال نمونہ اور ماڈل ہے۔ علیؓ کا بھائی دنیا میں بسنے والے تمام بھائیوں کیلئے انمول نمونہ ہے۔ صدیقؓ کا دوست، دنیا کے تمام دوستوں کے لیے اسوہ کامل ہے۔ بڑوں کا خیر خواہ رہنما، بچوں کا مشفق و مہربان ہے۔

اللہ جل جلالہٗ اپنے سب سے جلیل القدر پیغمبر خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی تعریف فرماتے ہوئے اپنے کلام مجید میں فرماتا ہے۔

ورفعنا لک ذکرک

”ہم نے بلند کیا، ہم نے اونچا کیا آپ کا ذکر مبارک“

یہ اصول مسلّم ہے کہ جو چیز کسی کو جتنی پسند اور محبوب ہوتی ہے وہ اسی قدر اس کی تعریف کرتا ہے اور اس کے پھیلانے کے انتظامات بھی

انتظام فرمایا۔ کائنات کی ہر چیز کو ان کی رسالت کی صداقت کی شہادت بنا دیا۔ چنانچہ ملک و فلک کو، شمس و قمر کو، بحر و بر کو، صحراء و کوہسار کو رفع ذکر کی تبلیغ پر مامور کر دیا۔

ذرا مکہ میں قحط سالی اور خشک سالی کے اس زمانے کا نقشہ اپنے تصور میں لائیے۔ مدت سے باران رحمت نہیں برسی، گرمی کا موسم ہے۔ آسمان سے گرمی کی بارش تو ہو رہی ہے لیکن پانی کے تالاب خشک ہو گئے ہیں جمادات مردہ ہوتے جاتے ہیں۔ نباتات خشک ہو کر زمین پر گر رہے ہیں۔ حیوانات پیاس سے بلبلا رہے ہیں اور مرتے جا رہے ہیں انسان ہیں کہ پیاس سے زبانیں باہر آ رہی ہیں۔ لبوں پر خشکی کی پپڑیاں جم رہی ہیں۔ حلقوم خشک ہو جاتے ہیں ہر سو اور ہر طرف عطش عطش کی صدا بلند ہو رہی ہے۔ مگر پانی ہے کہ کہیں سے نہیں ملتا۔ رب رحیم و کریم کی نظر رحمت ان ظالموں، خونخواروں، سفاکوں، عاقبت نااندیشوں سے پھر چکی ہے۔

رحمت عالم بیت اللہ کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے ہیں۔ خانہ خدا کا پرنالہ آپ کے سر مبارک پر ہے۔ اپنے دست مبارک بارگاہ رب کائنات کے حضور پھیلاتے ہیں اور یوں دعا گو ہوتے ہیں۔

مولا تیری روٹھی اور تیری جناب سے منہ موڑنے والی تیری

کروں اور کس کو نہ کروں۔ بچپن کا ذکر کروں، ایام شباب اور جوانی کا تذکرہ چھیڑوں، گوشہ عزلت کی تنہائیوں کی روداد سناؤں کہ عبادات و اذکار کا نقشہ کھینچوں، اخلاق عالیہ، عادات و اطوار اور اوصاف حمیدہ بتاؤں، شرافت نسبی کا ذکر کروں کہ نظافت و طہارت، جسمانی و روحانی کا باب کھولوں۔ آپ کے معجزات گنواؤں کہ کرامات شمار کروں۔ آپ کے برپا کردہ روحانی و جسمانی اور ذہنی انقلاب کا نقشہ دکھاؤں کہ آپ کی حکومت اور سلطنت کو لوں کہ آپ کی قضات و عدالت کو لوں، آپ کی شجاعت کے جوہر اجاگر کروں کہ آپ کی رحمت و شفقت کے رازوں سے پردہ اٹھاؤں۔ کس کس پہلو کو بیان کروں اور کس کو نظر انداز کروں۔ ہر گوشہ سیرت اور ہر پہلوئے حیات اپنے اندر ایک ناپید اکنار اوصاف و محامد اور مدح و ستائش کے سمندر پنہاں رکھتا ہے۔

ہم اس ذات گرامی اور ذات بابرکات کا ذکر کر رہے ہیں جس کا احترام اور عزت ہر صحیح العقیدہ مسلمان کے قلب و ضمیر میں جاگزیں ہے، جس کا ذکر کرنا سعادت اور عبادت ہے۔ وہ عبادت، عبادت ہی نہیں جس میں آنحضور ﷺ کا نام نامی اسم گرامی نہ لیا گیا ہو۔ وہ شخص نامراد ہوگا۔ جس کے قلب و ضمیر میں آپ کی سچی محبت اور عقیدت نہیں ہوگی۔

یہ شخصیت ایسی شخصیت نہیں ہے جسے ہماری مدح و ستائش اور تعریف و توصیف کی احتیاج ہو کہ ہم مدح سرائی کریں تو اس کا مقام و مرتبہ بلند و بالا ہوگا۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس کی شان و عظمت میں کمی واقع ہو جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم اس کی فکر و دانش رہنمائی و رہبری کے ہر لمحہ محتاج ہیں۔ اگر ایک لمحہ ہم اس کی رہنمائی سے بے پرواہ ہو

> **خالق کائنات نے حضرت آدم کو پیدا کرنے کے بعد ان سے پہلا کام یہ کروایا کہ ان سے آپ ﷺ کی شہادت دلوائی اور حشر میں بھی سب سے پہلے اٹھنے والے انسان آپ ﷺ ہی ہوں گے**

[illegible] در پر لانے کا کام میں نے انجام دیا [illegible] اب اسے سیراب کرنا تیری قدرت کا کام ہے۔ چنانچہ حضور دعا فرماتے رہے کہ یک چاروں طرف گھنگھور گھٹائیں اٹھیں۔ پانی سے لدے ہوئے سیاہ بادلوں نے رقص و سرود کی محفل جمادی اور موسلا دھار بارش کا سماں بندھ گیا۔

یہ اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کے تمام عوامل جس میں آفتاب و ماہتاب بھی ہے، بحر و شجر بھی ہے، حیوانات، جمادات اور نباتات بھی ہے کو آنجناب کی تعریف کرنے پر مامور فرما دیا۔ [illegible]

جائیں تو سینکڑوں نہیں ہزاروں لاکھوں میل جادہ رشد و ہدایت اور صراط مستقیم سے دور نکل جائیں جہاں ہر طرف ضلالت ہی ضلالت ہے اور فسق و فجور اور گمراہی کے سوا اور کچھ نہیں۔ حضور ﷺ ہی وہ تنہا واحد ہستی ہیں جن کی تعلیمات، نظریات اور فکر و عمل ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ جاوید بنا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام فرمایا ہے کہ ابد الآباد تک نہ ان کی تعلیمات محو ہو سکتی ہیں اور نہ فکر و عمل کی مشعل بجھ سکتی ہے۔ فلسفیوں نے جتنا کچھ تصنیف کیا ہے۔ شعراء نے شعروں میں جتنا کچھ کہا ہے۔ ادباء نے ادبی شہ پاروں میں جو کچھ جمع کر دیا ہے۔ خطباء نے اپنے خطبوں اور وعظوں میں جتنا کچھ بیان کیا ہے۔ اپنوں نے جو مدح سرائی کی ہے غیروں نے جو عقیدت کے پھول نچھاور کئے ہیں۔ رفیقوں نے جتنا کچھ رفاقت کا ثبوت دیا۔ رقیبوں نے رقابت کے رنگ میں جتنا کچھ کہہ دیا ہے۔ عربی زبان میں جو کچھ لکھا اور بیان کیا گیا ہے۔ اردو، [illegible]

انصاف

کرنل محمد سفیر تارڑ

قرابت دارانِ محسن انسانیت، فخر موجودات ﷺ

پاک اصلاب وارحام سے گزرتے ہوئے نور نبوت کے جلوہ گر ہونے تک کا شجرہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت اسماعیل علیہ السلام تک الم نشرح ہے

وجہ حیات، باعث تخلیق کائنات، کشور کشائے ارض و سما، شاہ انبیاء، فخر موجودات رحمت اللعالمین نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی حیات طیبہ و منزہ اور سیرت مطہر و معطر کے عکس بذاتہ ایک آئینہ خانہ کا درجہ رکھتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کی پاک زندگی کا ایک ایک لمحہ محفوظ کرنے کی دھن میں اہل محبت و مودت کے یہ نذرانے تاریخ محبت کے درخشاں باب ہیں۔

پاک اصلاب وارحام سے گزرتے ہوئے نور نبوت کے جلوہ گر ہونے تک کا شجرہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت اسماعیل علیہ السلام تک الم نشرح ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے صاحبزادے جناب ثابت کا ذکر بھی عام ہے، آپ ﷺ کا نسب نامہ جناب عدنان سے ملتا ہے۔ جناب ثابت سے جناب عدنان تک کی کڑیاں مختلف علمائے انساب نے بیان تو کی ہیں مگر احتیاط کا تقاضا ہے کہ ہم اس شجرے کے صرف اسی حصے پر توجہ دیں جسے نبی اکرم ﷺ کی زبان حلق لسان کی تصدیق حاصل ہے۔

جناب عدنان اہل عرب کے مانے ہوئے سردار تھے اور انہیں یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ بیت اللہ شریف پر غلاف سب سے پہلے انہوں نے ہی چڑھایا۔ جناب عدنان کے صاحبزادے معد کی عمر ابھی بارہ برس تھی کہ حضور نامی پہاڑ کے قریب رہنے والے لوگوں نے اپنے نبی شعیب علیہ السلام کو شہید کر دیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے دو انبیاء ارمیاہ اور ابرخیاہ کو وحی فرمائی کہ وہ بابل کے بادشاہ بخت نصر کو حکم دیں کہ وہ اہل عرب پر چڑھائی کر دے اور حضرت شعیب علیہ السلام کے باغیوں اور قاتلوں کو سزا دے اور عرب سردار جناب عدنان کے بیٹے جناب معد کو اپنے ہمراہ لے آئے۔ بخت نصر نے متعلقہ عرب قبائل پر حملہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دونوں انبیاء نے جناب معد کو اپنی حفاظت میں لے لیا۔ بخت نصر نے جناب معد کو قتل کرنا چاہا تو دونوں انبیاء نے اسے روک دیا اور بتایا کہ ان کی نسل سے ایک جلیل القدر نبی پیدا ہونے والا ہے۔ بخت نصر کی موت کے بعد جناب معد انہیں انبیاء کے ساتھ مکہ لوٹے اور یمن سے اپنے بھائیوں کو بلا کر مکہ میں آباد کیا۔ جناب معد ابوالحرب کہلاتے تھے کیونکہ وہ جنگ و جدل کے فن کی باریکیوں سے بہت اچھی طرح واقف تھے۔

جناب نزار کی پیدائش پر جناب معد نے بہت سے اونٹ ذبح کر کے تمام اہل تہامہ کی دعوت کی۔ جناب نزار انتہائی وجیہ و شکیل تھے۔ ان کے فرزند جناب مضر بھی اپنے والد ماجد کی طرح حسین و جمیل تھے۔ لوگ انہیں دیکھتے ہی ان کے گرویدہ ہو جاتے کہ ان کے چہرے پر نور مصطفیٰ کے جلوے ضو فشاں رہتے تھے۔ حدی خوانی کا آغاز جناب مضر سے ہوا۔ آپ کی آواز اتنی سریلی تھی کہ جب کبھی وہ کچھ گنگناتے تو ارد گرد چرنے والے اونٹ [illegible]

رہا ہے کہ ان چار چیزوں میں سے ایک چن لو، گھوڑے، اونٹ، عمارات اور دائمی عزت! آپ نے عرض کیا ”اے میرے رب! مجھے یہ ساری نعمتیں عطا کر دے“۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی اور قریش کو یہ ساری نعمتیں عطا فرما دیں۔ کنانہ کا مطلب ترکش بیان کیا گیا ہے۔

ان کے فرزند جناب نضر کا اصل نام قیس تھا۔ چہرہ کی دمک کے باعث نضر کے لقب سے مشہور ہوئے۔

جناب نضر لوگوں کی ضروریات کے بارے میں دریافت کرتے اور ان کی حاجات پوری کرتے۔ لہٰذا انہیں قریش کہا گیا کیونکہ یہ لفظ قریش سے ماخوذ ہے، جس کے معنی تفتیش کے ہیں۔ اپنے نام ور والد کی طرح ان کی آل اولاد بھی، خاص طور پر ان کے فرزند جناب مالک غریب پروری اور مسافر نوازی کی صفات میں یکتا تھے۔ جناب فہر بن مالک اپنے دور میں اہل مکہ اور نوح کے قبیلوں کے سردار تھے۔ انہیں کے دور میں حسان بن عبدالکلال الحمیری نے بیت اللہ شریف سے حجر اسود اکھاڑ لانے کے لئے مکہ پر حملہ کیا تاکہ وہ یمن میں نیا کعبہ بنا کر لوگوں کو حج کے لئے وہاں بلا سکے۔ قریش اور دیگر قبائل جناب فہر بن مالک کی سپہ سالاری میں ان سے نبرد آزما ہوئے اور حسان الحمیری کو جنگی قیدی بنا لیا۔ جناب فہر کے پوتے قیس بن غالب نبرد اسی جنگ میں کام آئے۔ حسان الحمیری تین برس تک مکہ میں جنگی قیدی رہا۔ آخر اس نے فدیہ دے کر رہائی پائی، مگر وطن لوٹتے ہوئے راستے میں ہی مر گیا۔

جناب فہر کے فرزند جناب غالب کی کنیت ابو تیم تھی۔ ان کے دو بیٹے تھے ایک کا نام لوی اور دوسرے کا نام تیم تھا۔ بنی تیم کے جد اعلیٰ یہی تیم بن غالب تھے۔

جناب غالب کے فرزند جناب لوی کی والدہ کا نام

کا عہد نصیب ہو تو فوراً ایمان لے آئیں۔ یاد رہے کہ جناب کعب اور جناب نبی کریم ﷺ کی بعثت کے درمیان 500 سال سے زیادہ کا عرصہ حائل ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اہل عرب اپنے ماہ و سال اور تواریخ کا حساب انہیں کے یوم وفات سے زمانی دوری کے مطابق شمار کرتے تھے۔ عربوں کا یہ دستور عام الفیل تک جاری رہا۔ جناب کعب حج کے دنوں میں حجاج کو خطبے دیتے اور ان خطبات میں بھی نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بارے میں لوگوں کو بشارت دیتے تھے جناب کعب پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نسب جناب نبی کریم ﷺ سے آملتا ہے۔

جناب مرہ بن کعب کی کنیت ابو یقظہ ہے۔ یہ حضور کے نسب میں چھٹے دادا ہیں۔ جناب مرہ حضرت ابوبکر صدیق کے بھی چھٹے دادا ہیں اور جناب مرہ بن کعب پر حضرت ابوبکر صدیق کا نسب جناب نبی اکرم ﷺ سے آملتا ہے۔

جناب کلاب بن مرہ کا نام حکیم اور کنیت ابو زہرہ ہے۔ جناب کلاب حضرت آمنہ کے تیسرے دادا تھے ان پر جناب نبی اکرم ﷺ کے والد ماجد اور والدہ ماجدہ کا نسب جمع ہو جاتا ہے۔ عربی مہینوں کے موجودہ نام جناب کلاب ہی کے تجویز کردہ ہیں۔

جناب قصی کا نام زید اور کنیت ابو مغیرہ ہے۔ جناب قصی کی وفات پر انہیں حجون میں دفن کیا گیا اس کے بعد سارے لوگ اپنی میتیں وہیں دفن کرنے لگے۔ جناب عبدالمطلب بھی اسی جگہ دفن کئے گئے جبکہ جناب قصی 400ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔

جناب عبد مناف اپنے حسن و جمال کی بناء پر بطحا کا چاند کہلاتے تھے۔ وہ بتوں سے بغض رکھتے تھے اور

لیے باسہولت تحفظ حاصل کیا۔ جناب ہاشم صرف 25 سال کی عمر میں شام کے علاقے میں تجارتی سفر کے دوران بیمار ہو کر وفات پا گئے اور وہیں دفن کر دیئے گئے۔ ان کا مزار غزہ شہر میں واقع ہے۔

جناب ہاشم کی شادی عمرو بن لبید الخزرجی کی بیٹی سلمیٰ کے ساتھ ہوئی۔ جناب سلمیٰ کے ہاں بچے کی ولادت کا وقت آیا تو جناب ہاشم نے دستور کے مطابق انہیں ان کے میکے یثرب بھیج دیا۔ مولود مسعود کے سر کے کچھ بال سفید تھے۔ لہٰذا اسے شیبہ یعنی بوڑھا کا نام دے دیا گیا۔ جناب ہاشم تجارتی سفر سے واپس نہ لوٹ پائے اور جناب سلمیٰ جناب شیبہ کے ساتھ یثرب میں ہی رہ گئیں۔

جناب مطلب، جناب عبد مناف کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ جناب ہاشم ان کے سب سے بڑے بھائی تھے ان کی وفات کے سات برس بعد یثرب سے آنے والے بنو حرث بن عبد مناف کا ایک شخص یثرب سے گزرا تو اس نے دیکھا کہ ایک بچہ نشانہ بازی کرتے ہوئے خود کو بطحا کے سردار ہاشم کا بیٹا قرار دے رہا ہے۔ وہ مکہ آیا اور ہاشم کے بھائی مطلب کو بتایا کہ اس کا بھتیجا یثرب میں مناسب پرورش سے محروم رہ کر پروان چڑھ رہا ہے۔ مطلب بھتیجے کو لینے کے لئے یثرب پہنچ گئے مگر شیبہ کی والدہ نے مکہ آنے سے انکار کر دیا۔ تاہم شیبہ والدہ سے چوری چوری اپنے چچا کے ساتھ مکہ دیکھنے کے لئے ان کے ساتھ چل پڑے۔ میر کارواں نے دریافت کیا کہ یہ لڑکا کون ہے؟ تو جناب مطلب نے اپنے بھتیجے کے لئے عبد کا لفظ استعمال کیا۔ یہ لفظ غلام اور بیٹے دونوں کے لئے آتا ہے۔ لہٰذا اہل کارواں نے انہیں عبدالمطلب کے نام سے پکارا اور اہل مکہ بھی انہیں اسی نام سے پہچاننے لگے۔

جناب عبدالمطلب اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی عمر کو

میں سب سے پہلے قربانی کا جانور لے کر جانے والے جناب الیاس ہی تھے ان کے فرزند جناب مدرکہ کا اصل نام عمرو تھا۔ ان کے فرزند جناب خزیمہ فضائل و مکارم کا خزینہ تھے۔ ان کے فرزند جناب کنانہ ایک روز حطیم میں سو رہے تھے کہ انہوں نے خواب دیکھا کہ ان سے کہا جا

دن قبیلہ قریش کو جمع کرتے اور ان سے خطاب فرماتے ان کے خطبات ان کے سچے مومن ہونے کی تصدیق کرتے ہیں۔ وہ اپنی قوم کو نبی پاک کی بعثت کی بشارت دیتے اور بتاتے کہ یہ آخری نبی انہیں کی اولاد سے ہوں گے۔ وہ اپنی قوم کو تاکید کرتے کہ اگر انہیں نبی کریم ﷺ

ہولناک رسم کا پتہ چلا تو انہوں نے اپنی قوم کے اغنیاء کو اس بات پر راضی کر لیا کہ وہ اپنے مال کا ایک حصہ مفلسوں کے حق کے طور پر تقسیم کریں۔ انہوں نے ہر حجی کے ساتھ ایک مفلس خاندان کو ملا دیا اور اس حکمت عملی کے نتیجے میں پوری قوم کو متحد کر لیا۔ جناب ہاشم کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ انہوں نے قریش کے دو سفروں کا آغاز کیا۔ ایک تجارتی سفر سردیوں میں اور دوسرا تجارتی سفر گرمیوں میں کیا جاتا۔ جناب ہاشم کے بھائیوں نے مختلف حکمرانوں سے اہل مکہ کے لئے تجارتی اجازت نامے حاصل کئے اور یوں اہل مکہ کے تجارتی سفروں کے

> **وجہ حیات، باعث تخلیق کائنات، کشور کشائے ارض و سما، شاہ انبیاء، فخر موجودات رحمت اللعالمین نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی حیات طیبہ و منزہ اور سیرت مطہرہ معطر کے عکس ایک آئینہ خانہ کا درجہ رکھتے ہیں**

[illegible]

اللعالمین نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی حیات طیبہ ومنزہ اور سیرت مطہرہ معطر کے عکس ایک آئینہ خانہ کا درجہ رکھتے ہیں

کلام مجید میں فرماتا ہے۔ ورفعنا لک ذکرک ہم نے بلند کیا ہم نے اونچا کیا آپ کا ذکر مبارک

یہ اصول مسلمہ ہے کہ جو چیز کسی کو جتنی پسند اور محبوب ہوتی ہے وہ اسی قدر اس کی تعریف کرتا ہے اور اس کے پھیلانے کے انتظامات بھی اتنے ہی وسیع کرتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ وسیع پیمانے پر اس کے ابلاغ کا اہتمام فرماتا ہے۔

اللہ عزوجل نے حضرت محمد ﷺ کو خود پسند فرمایا اور خود ہی انہیں منصب رسالت ایسے عظیم ترین منصب پر فائز فرمایا اور خود ہی ان کے ذکر کے پہنچانے کا دنیا کے گوشے گوشے، کونے کونے، قریہ قریہ شہر شہر سو بسو

[illegible] گیا۔

یہ اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کے تمام عوامل جس میں آفتاب و ماہتاب بھی ہے، بحر و شجر بھی ہے، حیوانات، جمادات اور نباتات بھی ہے کو آنجناب کی تعریف کرنے پر مامور فرما دیا۔ پہلے انسان حضرت آدم کو پیدا کرنے کے بعد ان سے پہلا کام یہ کروایا کہ ان سے محمد ﷺ کی شہادت دلوائی اور حشر میں بھی سب سے پہلے اٹھنے والے انسان آپ خود ہوں گے۔

ایسی ہمہ اوصاف ہستی پر تمام اعلیٰ مرتبے، تمام رفعتیں اور بلندیاں تمام ناموس اور عزتیں ختم ہیں۔ جس کے سامنے دنیا کے تمام رہنما اور رہبر، قائد اور ریفارمر بونے نظر آتے ہیں۔ ناکام اور نامکمل دکھائی دیتے ہیں۔

آپ کی حیات طیبہ اور سیرت مطہرہ کے بے شمار اور ان گنت شعبے اور گوشے ہیں۔ کس کو بیان

ہے۔ شعراء نے شعروں میں جتنا کچھ کہا ہے۔ ادباء نے ادبی شہ پاروں میں جو کچھ جمع کر دیا ہے۔ خطباء نے اپنے خطبوں اور وعظوں میں جتنا کچھ بیان کیا ہے۔ اپنوں نے جو مدح سرائی کی ہے غیروں نے جو عقیدت کے پھول نچھاور کئے ہیں۔ رفیقوں نے جتنا کچھ رفاقت کا ثبوت دیا۔ رقیبوں نے رقابت کے رنگ میں جتنا کچھ کہہ دیا ہے۔ عربی زبان میں جو کچھ لکھا اور بیان کیا گیا ہے۔ اردو، فارسی میں، انگریزی اور فرانسیسی میں، جرمن، جاپانی اور دنیا کی دیگر زبانوں اور قوموں نے اپنی بساط بھر جتنی اور جس قدر تعریف اور توصیف کی ہے سارے مواد کو اگر جمع کرنے کا اہتمام کیا جائے تو دنیا کی سب سے بڑی لائبریری بن سکتی ہے۔ دنیا میں ایسا کوئی مائی کا لال پیدا نہیں ہوا جس کی اس قدر اس انداز میں اس اسلوب اور اس نہج اور اس طریقے پر تعریف کی گئی ہو۔ یہ صرف اور صرف سرکار دو عالم ﷺ کی ہستی ہے۔ جسے یہ عظیم ترین شرف اور اعلیٰ ترین منصب ملا ہے یہ سب کچھ رب کائنات کی نظر کرم اور مہربانی کا کرشمہ ہے۔

اونٹ ذبح کر کے تمام اہل تہامہ کی دعوت کی۔ جناب نزار انتہائی وجیہ و شکیل تھے۔ ان کے فرزند جناب معز بھی اپنے والد ماجد کی طرح حسین و جمیل تھے۔ لوگ انہیں دیکھتے ہی ان کے گرویدہ ہو جاتے کہ ان کے چہرے پر بھی نور مصطفیٰ کے جلوے ضوفشاں رہتے تھے۔ حدی خوانی کا آغاز جناب معز سے ہوا۔ آپ کی آواز اتنی سریلی تھی کہ جب بھی وہ کچھ گنگناتے تو ارد گرد چرنے والے اونٹ تک ان کے گرد جمع ہو جاتے۔ جناب معز کا مرقد روحاء میں بیان کیا جاتا ہے۔

جناب الیاس سید العشیرہ کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ بیت اللہ شریف

عاتکہ نام کی قریش خواتین میں انہیں اس نام کی پہلی خاتون ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جناب لوی کے فرزند جناب کعب ایک انتہائی ممتاز شخصیت کے حامل تھے۔ وہ ہر جمعہ کے

اپنی سخاوت اور غیر معمولی سیاسی فراست کی بناء پر اپنے والد کے بعد قوم کے سردار مقرر ہوئے۔

جناب ہاشم کا اصل نام عمرو تھا۔ ان کے جڑواں بھائی عبد شمس کا سر جناب ہاشم کے پاؤں کے انگوٹھے سے جڑا تھا جسے ایک تیز دھار آلے کے ذریعے سے جدا کیا گیا تو خون کے چند قطرے ٹپک پڑے اور لوگوں نے مشہور کر دیا کہ ان کی اولاد کے درمیان خون ریزی ہوگی۔

زمانہ جاہلیت میں قریش کے ہاں ایک رسم اعتفاد کے نام سے چلی آ رہی تھی۔ اگر کوئی خاندان مفلس اور قلاش ہو جاتا تو وہ شہر سے دور صحرا میں خیمہ زن ہو جاتے اور اسی روپوشی کے عالم میں فاقوں سے دم توڑ دیتے لیکن کسی کو خبر نہ ہونے دیتے کہ وہ مفلس اور قلاش ہو چکے ہیں۔ جناب ہاشم کو جب اس [illegible]

کی جائیداد اور جناب ہاشم کے سپرد رفادہ، سقایہ اور دیگر مناصب بھی ان کے حوالے کر دیے۔ جناب عبدالمطلب کے دور حیات سے بہت اہم اور دلچسپ واقعات وابستہ ہیں۔ بیت اللہ شریف میں چاہ زمزم کا احیاء اور بعد ازاں بیت اللہ شریف ڈھانے کی غرض سے مکہ پر ابرہہ کی لشکر کشی ان میں سے اہم ترین واقعات ہیں۔

جناب عبدالمطلب کے صاحبزادے حضرت عبداللہ جناب نبی اکرم ﷺ کے والد ماجد ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ جناب عبدالمطلب نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں دس بیٹے عطا کئے تو وہ ایک بیٹا راہ خدا میں قربان کریں گے۔ حضرت [illegible]

[illegible]

ٹھہرے تھے کہ [illegible] لوگوں نے کہا اے سردار اگر آپ جیسی ہستی نے بیٹوں کو ذبح کرنے کی رسم کا آغاز کر دیا تو پھر اس رسم کا بند کیا جانا کسی کے بس میں نہیں رہے گا۔ عبداللہ پر اور اپنی قوم کے بچوں پر رحم کریں۔ آج کا دن آنے والے دنوں میں بہت ہولناک نتائج مرتب کرے گا۔

ایک کاہنہ کی تجویز پر حضرت عبداللہ کے عوض اونٹوں کی قربانی کا فیصلہ ہوا۔ جناب عبدالمطلب جتنی بار قرعہ ڈالتے اتنی بار حضرت عبداللہ کا نام نکل آتا۔ آپ ہر بار دس اونٹ بڑھا کر قرعہ ڈالتے چلے گئے حتیٰ کہ قرعہ سو اونٹوں [illegible] نکل آیا۔ آپ نے اس قرعے کی تصدیق کے لئے مزید تین بار قرعہ ڈالا اور تینوں بار قرعہ سو اونٹوں کے نام نکلا اور یوں اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عبداللہ کی پیشانی میں چمکنے والے ازلی نور نبوت کے ظہور کی راہ ہموار کر دی۔

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ...... ایمان کی بنیاد

معیار اپنا زمانے سے جدا رکھتے ہیں
ہم تو محبوب بھی محبوب خدا رکھتے ہیں

وہ حسن ازل کہ اس کی ذات ایک مخفی خزانہ تھی اس نے چاہا کہ کوئی تو ہو جو اس کی جملہ صفات کے حسن کا اقرار کرے تو اس نے حسن کامل کو تخلیق فرمایا۔ اس نے اپنی پہچان کیلئے اپنے حسن کی تجلیوں کے فیض سے اپنے محبوب ﷺ کو تخلیق فرمایا تو ایسا بنا دیا کہ خود اس حسن کامل کی محبت میں مبتلا ہو گیا۔ پھر اپنی ذات و صفات اور اپنے حبیب ﷺ کے حسن و کمال کے اظہار و اقرار کیلئے جملہ مخلوقات عدم سے وجود میں لائیں۔ جب تمام مخلوقات وجود میں آ چکیں اور کاروبار ہستی آغاز ہونے کو تھا تو جملہ مخلوقات کی فطرت میں شامل کیا گیا کہ وہ حبیب رب جلیل ﷺ سے محبت و نیاز مندی کا اظہار کرتی رہیں۔ انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا گیا کہ تم میں سے ہر کوئی اس کی تصدیق علی الاعلان کرتا رہے کہ ختم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت اور محبت ہر امت اور ہر گروہ پر فرض کر دی گئی ہے اور جو کوئی آپ کو اپنی زندگی میں پائے تو اپنی محبت و عقیدت کے جملہ مراکز سے دستبردار ہو کر اپنی محبت کا رخ آپ کی طرف کر دے۔ رب لم یزل کہ خود لاشریک ہے لیکن اپنی محبت میں سب کو شریک کرنا چاہتا ہے۔ اپنی ہر مخلوق کو اپنے حبیب ﷺ کی محبت میں ڈوبا ہوا دیکھنا چاہتا ہے۔ اس نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میرے محبوب ﷺ کے حضور ہدیہ درود و سلام پیش کرتے رہو۔ جملہ ملائکہ خواہ حاملین عرش ہوں، جبریلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ و عزرائیلؑ ہوں یا امور دنیا پر مامور ہوں سب کا وظیفہ، سب کی روحانی و نورانی غذا صلوٰۃ والسلام ہے اور وہ تاابد اس میں مشغول رہیں گے اللہ عزوجل نے انبیائے کرام کو کل بنی نوع انسان کیلئے آئمہ کا درجہ عطا فرمایا لیکن شب معراج انسانیت کے تمام آئمہ کو اپنے حبیب ﷺ کا مقتدی بنا کر اپنی محبت کا اظہار فرمایا۔ اس محبت پر حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کو اتنا رشک آیا تھا کہ آپ ختم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امتی بننے کی دعا کرتے رہے۔

کائنات میں انبیاء کے بعد انسانوں کی سب سے افضل جماعت وہ قرار پائی جنہوں نے حبیب خدا ﷺ کے حضور حاضر ہو کر آپ کی غلامی کا طوق زیب گردن کیا اور صحابہ کرام کے معزز ترین لقب سے سرفراز ہوئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے منشائے الٰہی سے آگاہ ہوتے ہوئے رضائے الٰہی کے حصول کیلئے عشق مصطفیٰ ﷺ کو اپنا شعار کیا اور وہ روشن ترین مثالیں قائم کیں جو قیامت تک کے انسانوں کیلئے چراغ راہ بھی ہیں اور نشان منزل بھی ان پاکباز ہستیوں کا واحد زاد راہ عشق مصطفیٰ ﷺ تھا۔



جماعت صحابہ کے سرخیل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عادت اور معمول تھا کہ آپ تہجد سے قبل اٹھ کر حضور ﷺ کے حجرۂ مبارک کے سامنے بیٹھ جاتے۔ فرمایا کرتے کہ مجھے یہ گوارا نہیں کہ کوئی دوسرا مجھ سے پہلے حضور ﷺ کے چہرۂ انور کی زیارت کرلے۔ حق و باطل کے درمیان فرق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس ہے۔ آپ پر عشق مصطفیٰ ﷺ کے غلبے کا یہ عالم تھا کہ حضور ﷺ کا فیصلہ نہ ماننے والے کلمہ گو کو قتل کر دیا۔ اپنے عہد خلافت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کی نیت سے سورہ عبس پڑھنے والے کی گردن مار دی۔ اس فیصلے پر جماعت صحابہؓ میں سے کوئی بھی معترض نہیں ہوا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عشق مصطفیٰ ﷺ ہی ایمان کی بنیاد ہے اور اگر عشق مصطفیٰ ﷺ پر سمجھوتہ کر لیا گیا تو آنے والے پرفتن زمانوں میں ایسے ایسے فتنے سر اٹھائیں گے کہ العیاذ باللہ۔

ذوالنورین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عشق کا یہ عالم تھا کہ حضور ﷺ کے اشارۂ ابرو پر اپنا سب کچھ وار دیا حتیٰ کہ حبیب خدا ﷺ نے دعا فرمائی: "اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہو گیا تو بھی اس سے راضی رہ۔" مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں آقائے دو جہان علیہ السلام نے فرمایا: "علی اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول علی سے محبت رکھتے ہیں۔" حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عشق رسول ﷺ کا یہ عالم تھا کہ خلافت سنبھالنے کے بعد آپ نے دارالخلافہ کوفہ منتقل کر دیا کہ قتل عثمانؓ کی طرح دوبارہ دیار رسول ﷺ کی بے حرمتی نہ ہو۔ گویا جدائی قبول کرلی لیکن بے ادبی قبول نہ کی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہ امام العاشقین ہیں آپ کا عشق مصطفیٰ ﷺ بے مثل ہے اور تاابد انسانیت کیلئے عقیدت و محبت کا قابل رشک استعارہ بن چکا ہے۔ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کا حضور اکرم ﷺ کے دندان مبارک کی شہادت کی افواہ سن کر اپنے دانت توڑ دینا نصاب عشق کا وہ بے نظیر باب ہے جس کو پڑھ کر عاشقان مصطفیٰ ﷺ کی نگاہیں ادب و نیاز سے سرنگوں ہو جاتی ہیں۔

صحابہ کرامؓ کا یہی وہ کردار تھا جس نے امت مسلمہ کے لہو میں عشق رسول کریم ﷺ داخل کر دیا۔ بعد میں آنے والے اولیائے عظام اور صلحائے سلف سب عشق رسول ﷺ میں اپنی مثال آپ تھے۔ حضرت شیخ سعدیؒ، مولانا جامیؒ، مولانا قدسیؒ، فاضل بریلویؒ اور سب دوسروں نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں تمام عمر نذرانہ عقیدت پیش کرنے میں گزار دی۔ امت مسلمہ کا ہر فرد اپنے دل میں جو تعلق اور عقیدت و محبت آقائے دوجہاں سے محسوس کرتا ہے وہی دراصل اس کا ایمان ہے۔ حدیث شریف ہے کہ "تم میں سے کوئی اس وقت مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کو اس کی جان و مال اور پوری دنیا سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں" ہر عمل کی قبولیت کا اندازہ اس میں پنہاں عشق سے لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت اقبالؒ سچے عاشق رسول ﷺ تھے، فرماتے ہیں:

عقل کو تنقید سے نہیں فرصت
عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

اقبالؒ نے عشق مصطفیٰ ﷺ کی حقیقی اہمیت بیان کی اور اس کا حق ادا کر دیا۔ شاعر مشرقؒ نے فرمایا تھا:

تیرا شوق نہ ہو گر میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

☆☆☆☆

انصاف لاہور

اشاعت خاص

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد



مولانا حسین احمد اعوان

اسلام کے لیے گرانقدر قربانی اور آپؓ کی شہادت تاریخ اسلام کے ماتھے کا حسین جھومر ہے۔

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؓ

تمام دنیا کے مسلمان گزشتہ 14 سو سال سے ہر سال محرم الحرام کے مہینہ میں شہدائے کربلا کی یاد بڑی عزت

بی بی خاتون جنت اور جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ آپؓ کے بھائی حضرت امام حسنؓ شہید ہیں۔ غرضیکہ آپؓ کا حسب و نسب ایک بے مثال ہے۔

حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا اے اللہ میں حسینؓ سے محبت رکھتا ہوں تو بھی حسینؓ سے محبت کر اور جو حسینؓ سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر۔

حضور نبی اکرمؐ امام حسینؓ کو شفقت اور محبت سے اپنے کاندھوں مبارک پر بیٹھا کر سیر کراتے اور ان سے شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے حضرت حسینؓ نے

حضور نبی اکرمؐ کے اس جہاں سے پردہ فرمانے کے بعد خلفاء راشدین کے عہد تک اہلبیت کی عزت و توقیر میں کسی قسم کی کمی پیش آئی۔ مگر دور یزیدیت میں حضرت امام حسینؓ اور اہل بیت پر سختیاں شروع کر دی گئیں چنانچہ آپؓ اپنے اہل خاندان کے ساتھ مدینہ اور مکہ سے ہجرت کر کے عراق کی جانب روانہ ہو گئے۔

یزید ہر حالت میں آپؓ کی بیعت چاہتا تھا کیونکہ اسے علم تھا کہ جب تک نواسہ رسولؐ اسے خلیفہ تسلیم نہیں کرتے اس کی کوئی حیثیت نہیں چنانچہ اس نے جبر اور ظلم کے ذریعے فوج کا لشکر آپؓ کے پیچھے لگا دیا کہ کسی طرح آپؓ کو بیعت پر مجبور کیا جائے مگر امام حسینؓ نے کسی بھی حالت میں اپنا مقدس ہاتھ فاسق و فاجر کے ہاتھ میں دینے سے انکار کر دیا آپؓ کی قربانی اور شہادت تاریخ اسلام کے ماتھے کا حسین جھومر ہے ان

اسلام کے لیے گرانقدر قربانی اور آپؓ کی شہادت تاریخ اسلام کے ماتھے کا حسین جھومر ہے

نواسہ رسولؐ نے کربلا میں پیاسا رہ کر قرآن پڑھنا اور خون میں نہا کر کربلا میں نماز پڑھنا عثمان غنیؓ سے سیکھا

و احترام اور غم و اندوہ کے ساتھ مناتے ہیں۔ محرم الحرام کے شروع ہوتے ہی ہر جانب ایک عجیب سی فضا بن جاتی ہے مساجد اور امام بارگاہوں سے لے کر گھروں میں ذکر امام عالی مقام اور شہدائے کربلا کی یاد میں محافل منعقد کی جاتی ہیں۔ یہ سب اہتمام دراصل نواسہ رسول جگر گوشہ بتول امام عالی مقام حضرت امام حسینؓ اور ان کے عظیم اہلبیتؓ اور ساتھیوں کی یاد میں کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے

حضرت عثمان غنیؓ کے گھر کے دروازہ پر اپنے پیارے ابو حضرت علی شیر خدا کے کہنے پر پہرہ دیا اور حضرت عثمانؓ پر اپنی آنکھوں کے سامنے پانی بند کھانا بند ہوتے دیکھا۔ ظلم ہوتے آنکھوں سے دیکھا طاقت کے باوجود طاقت کا استعمال نہ کرنا محض اس لیے کہ محبوب پیغمبر شہر مدینہ کا امن خراب نہ ہو یہ صبر عثمان غنیؓ نواسہ رسولؐ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ایک صحابی رسولؐ نے سیدنا عثمانؓ

کی شہادت باطل قوتوں سے ٹکرا جانے کا درس دیتی ہے اور تاریخ اسلام کے اوراق پر ستاروں کی طرح ہمیشہ جگمگاتی رہے گی۔

بقول شاعر

چڑھ جائے کٹ کے سر تیرا نیزے کی نوک پر
لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

حضرت امام حسینؓ کو بے شمار لالچ بھی دیئے گئے۔

آپؓ کے نانا سید المرسلین خاتم النبیین اور شافع محشر، آپؓ کے والد محترم شیر خدا، ابوتراب، فاتح خیبر اور حضور نبی اکرمؐ کے چچازاد بھائی بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، آپؓ کی والدہ محترم حضور نبی اکرمؐ کی پیاری بیٹی خاتون جنت اور جنت کی عورتوں کی سردار ہیں

حق و صداقت کی سربلندی کے لیے کربلا کے تپتے ہوئے صحرا میں جوانمردی، بہادری اور عزم و استقلال کے ساتھ یزیدیت کا مقابلہ کرتے ہوئے تاریخ کی بے مثال قربانی پیش کی اور ثابت کر دیا کہ بڑی سے بڑی طاغوتی طاقت بھی حق و صداقت کی آواز کو دبا نہیں سکتی۔

حضرت امام حسینؓ کی ذات گرامی وفا، حریت، سچائی اور حق گوئی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ آپؓ نبی کریمؐ کے پیارے نواسے تھے۔ آپؓ کی پیدائش سے قبل حضرت ام الفضل نے خواب دیکھا تھا کہ حضور نبی اکرمؐ کے جسم اطہر سے ایک ٹکڑا علیحدہ ہوا اور ام الفضل کی گود میں ڈال دیا گیا چنانچہ جب آپ نے اس کی بابت حضور نبی اکرمؐ سے ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ حضرت فاطمہؓ کے گھر بیٹا پیدا ہوگا۔ جو تمہاری گود میں رکھا جائے گا۔

حضور نبی اکرمؐ حضرت امام حسینؓ سے بے حد محبت اور شفقت فرماتے تھے بہت سی روایات اور احادیث اس سلسلہ میں منقول ہیں۔ ایک جگہ نبی اکرمؐ نے فرمایا حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں۔

امام حسینؓ کی ذات گرامی کو جو اعزازات حاصل ہیں دنیا میں کسی اور کے نصیب میں نہیں آئے۔ آپؓ کے نانا سید المرسلین خاتم النبیین اور شافع محشر ہیں۔ آپؓ کے والد محترم شیر خدا، ابوتراب، فاتح خیبر اور حضور نبی اکرمؐ کے چچازاد بھائی بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔ آپؓ کی والدہ محترم حضور نبی اکرمؐ کی پیاری

سے پوچھا کہ جب آپ کو پیاس اور بھوک ستاتی ہے تو آپ کیا کرتے ہیں تو آپؓ نے فرمایا کہ میں قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیتا ہوں پھر میری بھوک اور پیاس ختم ہو جاتی ہے اور نواسہ رسولؐ نے کربلا میں پیاسا رہ کر قرآن پڑھنا عثمان غنیؓ سے سیکھا اور خون میں نہا کر کربلا میں نماز پڑھنا اپنے خالو عثمان غنیؓ سے سیکھا۔ ایک حدیث پاک میں ارشاد گرامی ہے حسینؓ میری اولاد ہیں اور مجھ کو حسینؓ سے خصوصی تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت

دھمکیاں بھی دی گئیں اور اپنے مشن سے نہ ہٹنے پر خوفناک نتائج بھگتنے کا خوف بھی دلایا گیا مگر نواسہ رسولؐ نے کسی بات کی پرواہ نہ کی۔

آخر کار محرم الحرام کے مقدس مہینہ میں یزیدی لشکر نے کربلا کے تپتے صحرا میں نواسہ رسول اور اہل بیتؓ کو گھیر کر ان پر پانی بند کر دیا اور بیعت کے لیے مجبور کیا مگر امام عالی مقامؓ نے کسی صورت بھی یزیدیت کے سامنے جھکنے اور فاسق و فاجر کی بیعت سے

آپ کی شہادت باطل قوتوں سے ٹکرا جانے کا درس دیتی ہے اور تاریخ اسلام کے اوراق پر ستاروں کی طرح ہمیشہ جگمگاتی رہے گی

حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا اے اللہ میں حسینؓ سے محبت رکھتا ہوں تو بھی حسینؓ سے محبت کر اور جو حسینؓ سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر

فرمائیں گے جو حسینؓ سے محبت کرے گا۔ حسین میری اولاد میں بڑے مرتبے کے ہیں۔

حضرت امام حسینؓ کی پرورش حضور سرکار دو عالمؐ کی نگرانی میں ہوئی۔ ایک مرتبہ آپؐ حضرت امام حسینؓ کے گلے مبارک کا بوسہ لے رہے تھے اور فرماتے تھے کہ میرے نواسے کو میری امت کے لوگ شہید کر دیں گے۔

انکار کر دیا تمام سختیاں اور مصیبتیں جھیلیں۔ اپنے ساتھیوں، نوجوانوں اور معصوم بچوں کی شہادت پر صبر کیا اور آخر کار 10 محرم الحرام کو جام شہادت نوش فرمایا مگر ثابت کر دیا کہ حق و صداقت کے متوالوں کو موت بھی نہیں مار سکتی حضرت امام حسینؓ کا نام آج بھی زندہ رہے گا اور قیامت جب تک زندہ رہے گا بلکہ یزیدیت فنا ہوگی۔

حضرت امام حسینؓ غیر مسلموں کی نظر میں

ڈاکٹر محمد ارشد حیدری

نواسہ رسولؐ، جگر گوشہ بتولؓ سیدنا حضرت حسینؓ

مولانا مجیب الرحمن انقلابی

نواسہ رسول جگر گوشہ بتول شہید کربلا سیدنا حضرت حسینؓ وہ خوش قسمت انسان ہیں کہ جن کے کان میں

حضور نبی اکرمؐ امام حسینؓ سے بے حد محبت اور شفقت فرماتے تھے بہت سی روایات اور احادیث اس سلسلہ میں منقول ہیں۔ ایک جگہ نبی اکرمؐ نے فرمایا حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں۔

امام حسینؓ کی ذات گرامی کو جو اعزازات حاصل ہیں دنیا میں کسی اور کے نصیب میں نہیں آئے۔ آپؓ کے نانا سید المرسلین خاتم النبیین اور شافع محشر ہیں۔ آپؓ کے والد محترم شیر خدا، ابوتراب، فاتح خیبر اور حضور نبی اکرمؐ کے چچا زاد بھائی بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔ آپؓ کی والدہ محترمہ حضور نبی اکرمؐ کی پیاری

حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا اے اللہ میں حسینؓ سے محبت رکھتا ہوں تو بھی حسینؓ سے محبت کر اور جو حسینؓ سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر

فرمائیں گے جو حسینؓ سے بھی محبت کرے گا۔ حسین میری اولاد میں بڑے مرتبے کے ہیں۔

حضرت امام حسینؓ کی پرورش حضور سرکار دو عالمؐ کی نگرانی میں ہوئی۔ ایک مرتبہ آپؐ حضرت امام حسینؓ کے گلے مبارک کا بوسہ لے رہے تھے اور فرماتے تھے کہ میرے نواسے کو میری امت کے لوگ شہید کر دیں گے۔

انکار کر دیا تمام سختیاں اور مشکلیں سہیں۔ اپنے ساتھیوں، نوجوانوں اور معصوم بچوں کی شہادت پر صبر کیا اور آخرکار 10 محرم الحرام کو جام شہادت نوش فرمایا مگر ثابت کر دیا کہ حق و صداقت کے متوالوں کو موت بھی نہیں مار سکتی حضرت امام حسینؓ کا نام آج بھی زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا یہ محبت کا تقاضا ہو گی۔

نواسہ رسولؐ، جگر گوشہ بتولؓ سیدنا حضرت حسینؓ

مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی

نواسہ رسولؐ جگر گوشہ بتولؓ شہید کربلا سیدنا حضرت حسینؓ وہ خوش قسمت انسان ہیں کہ جن کے کان میں حضورؐ نے خود اذان دی۔ اپنے ہاتھ مبارک سے شہد چٹایا۔ اپنا لعاب مبارک ان کے منہ میں داخل کیا۔ دعائیں دیں، حسین نام رکھا اور پھر آپؐ نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کو "عقیقہ" کرنے اور سر کے بالوں کے برابر چاندی خیرات کرنے کی تلقین فرمائی۔

سیدنا حضرت حسن ابن علیؓ کی طرح سیدنا حضرت حسین ابن علیؓ کے فضائل و مناقب، سیرت و کردار اور کارناموں سے تاریخ اسلام کے صفحات روشن ہیں سیدنا حضرت حسینؓ نے خاندان نبوت میں آنکھ کھولی، حضورؐ کی بے پناہ شفقت و محبت کو سمیٹا اور سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ کی آغوش محبت میں تربیت و پرورش پائی جس کی وجہ سے آپؓ فضل و کمال، زہد و تقویٰ، شجاعت و بہادری اخلاق اور محاسن و خوبیوں کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے۔

حضورؐ کو آپؓ سے بہت زیادہ محبت تھی۔ آپؐ حضرت حسینؓ کو بھی گود میں اٹھاتے، سینہ مبارک پر کھلاتے، کاندھے پر بٹھاتے اور کبھی ہونٹوں پر بوسہ دیتے اور رخسار چومتے، سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت حسنؓ سینہ سے لے کر سر مبارک تک

خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ، سیدنا حضرت عمر فاروقؓ اور سیدنا حضرت عثمان ذوالنورینؓ سمیت تمام صحابہ کرامؓ کو بھی حسنین کریمینؓ اور خاندان نبوتؐ سے بہت زیادہ عقیدت و محبت اور الفت تھی۔

سیدنا حضرت حسینؓ جب بچپن میں پہلی مرتبہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے لائے گئے تو آپؓ نے بے اختیار فرمایا کہ "بیٹا علیؓ کا ہے مشابہ نبی کریمؐ کا ہے"۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں جب حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہاتھوں "حیرہ" فتح ہوا تو مال غنیمت میں سے ایک نہایت ہی قیمتی چادر سیدنا حضرت حسینؓ کی خدمت میں بطور "ہدیہ" بھیجی جو حضرت حسینؓ نے بخوشی قبول فرمائی۔

خلیفہ دوم سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دور خلافت میں "بدری صحابہ کرامؓ" کے وظائف سب سے زیادہ مقرر کئے تھے اور حسنین کریمینؓ کے وظائف بھی حضرت عمر فاروقؓ نے بدری صحابہ کرامؓ کے برابر مقرر فرمائے۔

اسلامی فتوحات میں ایک مرتبہ کپڑا آیا اس میں کوئی پوشاک نہ ملی تو حضرت عمرؓ نے خصوصی طور پر یمن کے علاقہ کی طرف آدمی بھیج کر مناسب لباس منگوایا

زیادہ احترام کرتے تھے اور ان کے سامنے ایسے سکون اور خاموشی سے بیٹھتے تھے گویا کہ ان کے سروں پر

جاتا کھانے سے فارغ ہوتے تو سب فقراء واپس دعوت پر بلایا جب وہ لوگ حاضر ہوئے تو آپؓ نے گھر والوں کو حکم دیا کہ جو کچھ گھر میں جمع ہے وہ سب کھلا دو۔ آپؓ بعض مرتبہ غرباء کے گھروں پر خود کھانا پہنچاتے تھے اگر کسی قرض دار کی سنگین حالت کا پتہ چلتا تو خود اس کا قرض ادا کر دیتے تھے حضرت حسنؓ و حسینؓ میں سے کوئی گھوڑے پر سوار ہوتا اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی نظر

سیدنا حضرت حسینؓ نے خاندان نبوتؐ میں آنکھ کھولی، حضورؐ کی بے پناہ شفقت و محبت کو سمیٹا اور سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ کی آغوش محبت میں تربیت و پرورش پائی جس کی وجہ سے آپؓ فضل و کمال، زہد و تقویٰ، شجاعت و بہادری اخلاق اور محاسن و خوبیوں کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے

حضورؐ نے حسنین کریمینؓ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جس نے ان دونوں کو محبوب رکھا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا

حضورؐ کے مشابہ تھے اور سیدنا حضرت حسینؓ قدموں سے لے کر سینہ تک حضورؐ کے مشابہ تھے اور آپؐ کے حسن و جمال کی عکاسی کرتے تھے۔

حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضور اقدسؐ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حسنؓ و حسینؓ دونوں حضورؐ کے سینہ مبارک پر چڑھے کھیل رہے تھے میں نے عرض کیا! یا رسول اللہؐ کیا آپ ان دونوں سے اس درجہ محبت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں یہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں۔

لوگ آپؓ کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے اور ان کے سامنے ایسے سکون اور خاموشی سے بیٹھتے تھے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں

ایک موقع پر حضورؐ نے حسنین کریمینؓ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جس نے ان دونوں کو محبوب رکھا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا (ابن ماجہ) ایک مرتبہ حضورؐ نے سیدنا حضرت حسینؓ کے رونے کی آواز سنی تو آپؐ نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراؓ سے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں کہ ان کا رونا مجھے غمگین کرتا ہے۔

حضرت حسنین کریمینؓ کے موافق اور شان کے مطابق

داستانِ غم

اک داستان غم ہے بہ عنوان کربلا
جو لکھ گئے لہو سے شہیدان کربلا
اک رود خوں رواں ہے کنارے فرات کے
ڈوبا ہوا لہو میں ہے میدان کربلا
لوٹی ہیں وہ قیامتیں آل رسولؐ پر
ہے تار تار غم سے گریبان کربلا
کچھ پھول پھول چہرے نہائے ہیں خون میں
گلرنگ جن کے دم سے ہیں دامان کربلا
اعدا اعدا ہیں تیغ و تیر و سنان و تمر لیے
بے یارو تشنہ کام ہیں مہمان کربلا
اس سمت کینہ جو ہے شام صف بہ صف
اس سمت صرف ایک مہ تاباں کربلا
روشن ہوئی ہیں شمعیں شہیدوں کے خون کی
دیکھے تو کوئی رنگ شبستان کربلا
ایک اک قدم پہ آل عبا محو خواب ہے
آبادیوں ہوا ہے بیابان کربلا
بے گور بکھرے لاشے ہیں یہ سوختہ خیام
عشرہ کی شام ہے بے سروسامان کربلا
دل دھم دھم سر پہ سفر کی سیاہ رات
اللہ رے یہ شام غریبان کربلا
اک نہر خوں رواں نہ ہو کیوں اس کی آنکھ سے
ہو جس کے قلب و روح کو عرفان کربلا
خون حسینؓ سے ہے اسے کتنی حیات نو
دین حنیف پر ہے یہ احسان کربلا

(سید یزدانی جالندھری)

سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت حسنؓ سینہ سے لے کر سر مبارک تک، اور سیدنا حضرت حسینؓ قدموں سے لے کر سینہ تک حضورؐ کے مشابہ تھے اور آپؐ کے حسن و جمال کی عکاسی کرتے تھے

جس کو حسنین کریمینؓ نے زیب تن کیا، تو حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اب میری طبیعت خوش ہوئی ہے۔

اسی طرح خلیفہ سوم سیدنا حضرت عثمان ذوالنورینؓ کی حضرت حسنؓ و حسینؓ سے عقیدت و محبت آپس میں رشتہ داری اور الفت و تعلق کے بہت زیادہ واقعات ہیں۔

سیدنا حضرت حسینؓ کے زہد و تقویٰ اور عبادت گزاری کی یہ حالت تھی کہ آپؓ شب زندہ دار اور سوائے ایام ممنوعہ کے ہمیشہ روزہ سے ہوتے رمضان المبارک میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن مجید ضرور ختم کرتے۔ حج بھی بکثرت کرتے اور ایک روایت کے مطابق آپؓ نے پچیس حج پیدل فرمائے آپؓ کی مجالس وقار و متانت کا حسین مرقع اور آپؓ کی گفتگو علم، حکمت اور فصاحت و بلاغت سے بھرپور ہوتی۔ لوگ آپؓ کا بہت

پرندے بیٹھے ہوں۔

سیدنا حضرت حسینؓ مالی حیثیت سے نہایت ہی آسودہ حال تھے اس کے باوجود زندگی پر فقر و زہد کا اثر نمایاں تھا کوئی سائل آپؓ کے دروازہ سے خالی ہاتھ نہ جاتا اپنا مال کثرت کے ساتھ راہ خدا میں لٹاتے رہتے تھے۔

آپؓ بہت زیادہ حلیم الطبع اور منکسر المزاج تھے نہایت کم حیثیت کے لوگوں سے بھی خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔

ایک مرتبہ کسی طرف جا رہے تھے کہ راستہ میں کچھ فقراء کھانا کھاتے ہوئے دکھائی دیئے انہوں نے حضرت سیدنا حسینؓ کو دیکھ کر اپنے ساتھ کھانا کھانے کی دعوت دی آپؓ سواری سے اتر پڑے اور فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔ پھر سیدنا حضرت حسینؓ نے ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا

ان پر پڑ جاتی تو آپؓ آگے بڑھ کر ان کی رکاب تھام لیتے اور اس کو اپنے لئے شرف سمجھتے

حضرت حسنین کریمینؓ میں سے کوئی طواف بیت اللہ کیلئے آتا تو آپؓ کو سلام و مصافحہ کیلئے لوگ اس طرح پروانہ وار ٹوٹ کر گرتے کہ ڈر لگتا کہ کہیں ان کو تکلیف و صدمہ نہ پہنچے۔

ایک موقع پر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ حسینؓ مجھ سے ہے میں حسینؓ سے ہوں جو حسینؓ سے محبت کرے اللہ اس سے محبت کرے۔ حسینؓ میری اولاد کی اولاد ہے (ترمذی)

خاندان نبوتؐ اور صحابہ کرامؓ اسلام کی دو روشن آنکھیں ہیں اور ان سے محبت میں ایمان ہے۔

خدا تعالیٰ ہمیں ان مقدس شخصیات کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت امام حسینؓ غیر مسلموں کی نظر میں

ڈاکٹر محمد ارشد حیدری

61ھ ہجری 10 محرم میدان کربلا میں شہید ہونے والے پیارے سیدنا حضرت امام حسینؓ کو سارا زمانہ اسلام کہتا ہے حق کو بچانا آپ کا نصب العین تھا آپؓ نے سر دے کر حق کی لاج رکھ لی۔ زمانے والے آپ کو سچائی کا پیکر تسلیم کرتے ہیں اور ہمیشہ تسلیم کرتے رہیں گے امام عالی مقام کی شہادت ہر مذہبی عقیدے کی زنجیروں سے آزاد ہو کر تمام انسانوں کے لئے حق پر مرمٹنے اور امن کا پیغام دیتی ہے۔ غیر مسلم بھی حسینؓ کے مقدس مشن کو سراہتے ہیں اور اپنا

طرح کے دکھ دیتے ہیں۔ حقیر نظروں سے دیکھتے ہیں ہم مظلوم ہیں ہم سب اچھوت پاک مظلوم امامؓ کی قدر کرتے ہیں اور ان کی مظلومیت کی پردرد داستان غور سے سنتے ہیں انہوں نے کہا کہ یزید نام ہے برائی کا اور بے انصافی کا اس کے مقابلے میں حسینؓ نام ہے بھلائی اور انصاف کا شری جی کلیکانند نے کہا یاد رکھیں نیکی اور بدی ہمیشہ برسرپیکار رہتی ہیں۔ ہمارا فرض ہے بدی مٹائیں نیکی پھیلائیں پنڈت ویاس دیو مسرا بارایٹ لاء دہلی نے جناب عالی مقامؓ کو نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ امام حسینؓ نے جو کربلا میں پیغام دیا اس کا مقصد یہ تھا کہ انسان ہمیشہ حق کا ساتھ دے اور صحیح راستے پر چلے عزت کی موت کو ذلت کی زندگی پر ترجیح دے اور صداقت پر قائم رہے۔

1942ء ہندوستان میں "یوم الحسینؓ" منایا گیا جس میں سر ہائی رم جی بھائی نے حضرت امام عالی مقامؓ سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کیا خوب کہا کہ حضرت امام حسینؓ نے اپنے بہتر رفقاء کے ساتھ جان دے کر جو دائمی فتح حاصل کی وہ کسی بھی طاقت کے لئے کسی بھی قیمت پر حاصل کرنا ممکن نہیں ہے انہوں نے ثابت کر دیا اور ہمیشہ کے لئے دنیا کو یہ بتا دیا کہ اس وقت افراد کی تعداد کو نہیں دیکھا جاتا جبکہ میدان عمل میں جذبے کی صداقت بروئے کار آتی ہے اور ایک واضح نصب العین سامنے ہوتا ہے۔

مشہور مصنف تھامس کارلائل اپنی مشہور کتاب eroesand heroes worships میں لکھتے ہیں کہ میدان کربلا کے المیہ سے ہمیں سب سے بڑا سبق یہ ملتا ہے کہ حضرت امام حسینؓ اور آپ کے ساتھیوں کو خداوند تعالیٰ پر یقین کامل تھا آپؓ نے اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا کہ حق اور باطل کی کشمکش میں تعداد کی برتری کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ قلیل تعداد میں ہوتے ہوئے بھی حسینؓ کی فتح نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔

جب دنیا میں غضب غیرو بڑھ جائے تب خدا کا قانون قربانی کا طلب گار ہوتا ہے اور اس کے بعد سارے راستے کھل جاتے ہیں بہادرانہ کارنامے ایک ملت یا ملک تک محدود نہیں رہتے ہیں بلکہ تمام انسانی برادری کی میراث ہوتے ہیں اور دلیری کا سبق ہمیں صرف تاریخ کربلا سے ہی ملتا ہے۔

امریکی مورخ کے بی جان اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسینؓ کو قدرت نے اتنا بے پناہ صبر عطا کر دیا تھا کہ ان کے استقلال کی مثال کسی دوسرے انسان میں نہیں مل سکتی آپؓ جو کچھ کہتے وہ کر کے دکھاتے جو وعدہ کرتے تھے اسے پایہ تکمیل تک پہنچا دیتے تھے آپ کی جوانمردی اور بہادری رہتی دنیا تک تاریخ میں سنہری حروف سے رقم رہے گی آپ کی تکالیف و مشکلات مصائب آلام خون سے لکھے جائیں گے۔

اس سلسلے کو قید زمین و زماں نہیں
اک درس دائمی ہے شہادت حسینؓ کی
بے رنگ وہ نہیں جو مٹائے سے مٹ سکے
لکھی گئی ہے خوں سے امامت حسینؓ کی

گرسرن لال ادیب

"جرمن کے ممتاز فلسفی ملٹیے نے امام عالی مقامؓ کی قربانی سے متاثر ہو کر عقیدت پیش کی ہے ان کا کہنا ہے کہ گلشن کی معراج زہد و تقویٰ کی بزرگی میں ہے یہ شجاعت میں گلشن کا تنا ہے زہد و تقویٰ اور دلیری کے سنگم میں خاکی انسان کے عروج کی انتہا ہے جس کو زوال کبھی نہیں آئے گا۔ اس اصولی کے اصول پر امام عالی مقام حضرت امام حسینؓ نے اپنی زندگی با مقصد اور عظیم الشان قربانی دے کر ایک مثال پیش کی جو کر

نذرانہ عقیدت تا حشر پیش کرتے رہیں گے۔

ہے آج بھی زمانے میں چرچا حسینؓ کا
چلتا ہے ملک ملک میں سکہ حسینؓ کا
مذہب کی کوئی بات نہیں دل کی بات ہے
ہر حق پرست دل سے ہے شیدا حسینؓ کا
مسلم تو پڑھتے آئے ہیں کلمہ رسولؐ کا
ہم ہندوؤں نے پڑھا کلمہ حسینؓ کا
اس میں نہیں کلام کہ ہم بت پرست ہیں
آنکھوں سے اپنی چومیں گے روضہ حسینؓ کا
بے سکھ پناہ مانگے گی مجھ سے نرگ کی آگ
ہندو تو ہوں مگر ہوں میں شیدا حسینؓ کا

(پروفیسر بے سکھ اتمیا)

آج سے 48 برس پہلے خطیب عالم اسلام پروفیسر حضرت علامہ علاؤالدین صدیقی ڈین آف فیکلٹی پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام حسینؓ ڈے منعقد ہوا جس میں مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں کے سرکردہ افراد نے بھی شرکت فرمائی۔ اچھوت لیگ ڈھاکہ کے صدر شری سوامی کلیکانند نے امام عالی مقام کے مقدس مشن کو سراہا اور پاک امامؓ کی بارگاہ میں اپنا نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر کہا ہمیں اچھوت کہا جاتا ہے دنیا والے ہمیں طرح

دنیا کی قوموں کے لئے ہمیشہ راہنمائی کرتی رہے گی۔"

مصنف مہاتما نول ہاتھ آف لندن ایف بی گولڈ کہتے ہیں کہ محب انسانیت حسینؓ نے اپنی لائف اینڈ ڈیتھ دونوں کے ذریعہ انسانوں کے دل موہ لینے کی بہترین مثال پیش کی۔

زندہ اسلام کو کیا تو نے
حق و باطل سکھا دیا تو نے
جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے
مر کر جینا سکھا دیا تو نے

مہند سنگھ سحر

"کاش دنیا پاک امامؓ کے پیغام ان کی تعلیم اور مقصد کو سمجھے اور ان کے نقش قدم پر چل کر اپنی اصلاح کرے" (ڈاکٹر کرسنوف)

اس دردناک واقعہ نے جو دسویں محرم 61ھ کو رونما ہوا دین اسلام کو ساری دنیا میں قابل قبول بنا دیا۔ حضرت امام عالی مقام صداقت کے اصول پرستی کے ساتھ پابند رہے اور زندگی کی آخری گھڑی تک مستقل مزاج اور اٹل رہے انہوں نے ذلت پر موت کو ترجیح دی ایسی پاک روحیں کبھی بھی فنا نہیں ہو سکتیں اور امام حسینؓ آج بھی انسانیت کے رہنماؤں کی فہرست میں بلند مقام رکھتے ہیں۔ وہ باعتبار کردار بے خوف اطاعت باری تعالیٰ اور توحید ذات واجب الوجود کے سلسلے میں تمام عالم سے بے پرواہ اپنے نصب العین کے حصول کے لئے صداقت اور خلوص کے پابند تھے" (ڈاکٹر ایچ ڈبلیو بی مورینو برلن کے فرزند)

غیر مسلم ہیں شریک غم مسلمانوں کے ساتھ
آج ہمدردی ہے انسانوں کو انسانوں کے ساتھ

کرشن گوپال

ہے حق و صداقت مرا مسلک ساحر
ہندو بھی ہوں شبیرؓ کا شیدائی بھی

رام پرکاش ساحر

"میں امام حسینؓ کی عظیم قربانی کے سامنے اس لئے سر جھکاتا ہوں کہ انہوں نے پیاس کی تکلیف اور موت کو نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے بیٹوں کے لئے بلکہ اپنے پورے خاندان اور دوستوں کے لئے قبول کر لیا لیکن ظالم حکومت کے سامنے سر نہیں جھکایا مجھے یقین ہے کہ اسلام کا فروغ تلوار کے ذریعہ نہیں ہوا بلکہ قربانیوں کے ذریعہ ہوا ہے میں نے کربلا کی داستان اس وقت پڑھی جب کہ میں نوجوان ہی تھا اس نے مجھ کو دم بخود کر دیا۔ میں نے کربلا کے ہیرو کی زندگی کا بغور مطالعہ کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ ہندوستان کی نجات حسینیؓ اصولوں پر عمل کرنے سے ہو سکتی ہے"

مہاتما گاندھی

حسن حسینؓ تم ہی عرب کے دل کا ہو ٹھکانہ
مردان راہ کے لئے بیاس دا جو ساہی کیا
شری گوروا نک

"محمدؐ نے جو انسانیت کے بہترین اصول پیش کئے تھے حسین ابن علیؓ نے اپنی قربانی اور شہادت سے انہیں زندہ کر دیا۔ ان پر ہدایت کی مہر لگا دی حسینؓ کا اصول اٹل ہے حسینؓ نے جس مقصد کو قائم کیا تھا اسے کوئی گرا نہیں سکتا کربلا کی جنگ میں امام حسینؓ نے جو مثل حق پر استقلال کے انصاف پر امام اور قربانی ہیں۔ شہادت حسینؓ نے انسانیت کو کمال پر پہنچایا حسینؓ نے انصاف پر بلا کر قربانی کا طلب ہے"

سردار کرتار سنگھ

"حسینؓ کی قربانی تو سری کی ہماری ہماری زندگی کیلئے ایک مشعل ہے جو ہمارا راستہ روشن رکھے گی"

دین ہست حسینؓ دین پناہ ہست حسینؓ

حضرت سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت میں امت مسلمہ کیلئے جو عظیم الشان پیغام پوشیدہ ہے' وہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے دور کے ایک غیر شرعی اور جبر کے ذریعے مسلط کردہ نظام کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا تھا۔ انہوں نے ایک شخص کی بیعت کو مسترد کردیا تھا' جو دراصل اپنے عہدے اور منصب کا اہل نہیں تھا اور نہ ہی اسے صائب الرائے مسلمانوں کی تائید حاصل تھی۔ حضرت سیدنا امام حسینؓ نے مطالبہ کیا تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اور آپؐ کے بعد خلفائے راشدین المہدیین نے جس مسنون و شرعی طریقہ کار کے مطابق مسلمانوں کی امارات کی ذمہ داریاں سنبھالی تھیں' اسی طریقہ کار کو جاری و ساری رہنا چاہئے اور معاملات حکومت اس کے مطابق چلنے چاہئیں۔ انہوں نے اس خرابی کو بالکل ابتداء ہی میں بھانپ لیا تھا کہ مسلمانوں کی اجتماعی گاڑی کا رخ موڑ دیا گیا ہے اور اسے ایک ایسی سمت لے جایا جارہا ہے کہ جس



طرف تباہی کی کھائیوں کے سوا کچھ بھی نہیں۔

امام عالی مقام سیدنا حضرت حسینؓ خانوادۂ رسولؐ کے ایسے فرزند تھے کہ جن کو آغوش رسول کی گرمی حاصل ہوئی تھی' جن کی تربیت حضرت فاطمۃ الزہرہؓ نے فرمائی تھی' جنہوں نے اپنے بہادر والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے شجاعت ورثے میں پائی تھی۔ انہوں نے جب دیکھا کہ مسلمانوں کی اجتماعیت رسول اللہ ﷺ کی قائم کردہ ریاست اور نظام حکومت کو اس کی روح اور مزاج سے دور کیا جارہا ہے' تو پوری قوت کے ساتھ اس کے مقابلے کیلئے سینہ سپر ہوگئے۔ آپؓ نے اس راہ میں لڑنے کو فرض جانا اور نہ صرف خود بلکہ اپنے بیوی بچوں تک کی گردنیں اس راہ میں بخوشی پیش کردیں۔

سوال یہ ہے کہ حضرت سیدنا امام حسینؓ نے کس خطرے کے پیش نظر اپنا سب کچھ داؤ پر لگادیا تھا اور گھر بار چھوڑ کر کشمکش کے میدان میں نکل کھڑے ہوئے تھے؟ کیا لوگوں نے اللہ اور رسول کو ماننا چھوڑ دیا تھا؟ کیا عدالتوں نے فیصلے قرآن و سنت کے خلاف کرنا شروع کردیئے تھے؟ کیا علمۃ الناس نے دین تبدیل کرلیا تھا؟ یا محض یہ مسئلہ تھا کہ یزید کی ذاتی زندگی اتنی خراب تھی کہ اس کیلئے نکل کھڑے ہونے کو آپؓ نے فرض جان لیا تھا؟ یقیناً نہیں! بلکہ دراصل جس خرابی کا آغاز ہورہا تھا' وہ اسلامی ریاست کے دستور' مزاج اور مقصد کی تبدیلی تھی۔ خدا کی زمین پر خدا کے بندوں پر خدا کی بادشاہی کے بجائے ایک شخص کی بادشاہی کا آغاز ہورہا تھا' جس نے سیدنا حضرت امام حسینؓ کو مضطرب اور بے چین کردیا تھا۔

علمائے کرام نے امام عالی مقامؓ کی عظیم الشان قربانی اور جدوجہد کے حوالے سے یہ لکھا ہے کہ یزید کی بادشاہی دراصل روح و مزاج اور مقصد و نظریے کے علاوہ اسلامی دستور کے چند بڑے اور نہایت اہم اصولوں کی تبدیلی کا سبب بن رہی تھی۔ مثلاً اسلامی دستور کہتا ہے کہ خلیفہ کا انتخاب آزادانہ ہوگا اور کوئی شخص اپنی مرضی اور جدوجہد کوشش سے یا زبردستی خلیفہ نہیں بن سکتا اور نہ ہی آمر کو یہ حق دیا جاسکتا ہے کہ وہ خود کو عامۃ المسلمین کے اوپر مسلط کرلے۔

اسی طرح حکومت مشاورت سے کی جانی چاہئے اور اس کیلئے صاحب الرائے اور صائب الرائے لوگوں سے مشورہ کیا جانا چاہئے۔ کسی فرد واحد کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ امور مملکت میں لوگوں پر اپنی مرضی جبراً نافذ کرے۔ اسلامی دستور کا بنیادی تقاضا یہ بھی ہے کہ ہر شخص کو اظہار رائے کی آزادی ہونی چاہئے' وہ حاکم پر سخت تنقید کرسکتا ہے۔ اس سے جواب طلبی ہر شہری کا بنیادی حق ہے اور حکمران خدا کے ساتھ ساتھ خدا کو بھی جوابدہ ہے۔ اسلامی دستور کہتا ہے کہ سرکاری خزانہ عام لوگوں کی امانت ہے۔ کسی حکمران کو اس میں اللوں تللوں کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اس دستور کے مطابق قانون ہی دراصل حکمران ہے' عدالتیں آزاد ہیں' انہیں کوئی "ایڈوائس" نہیں دی جاسکتی۔ کوئی بڑے سے بڑا شخص بھی ان کے فیصلوں پر اثرانداز نہیں ہوسکتا۔ تمام شہری حقوق و مراتب میں برابر ہیں' ان میں کوئی تفریق نہیں کی جائے گی۔

یہ اور اسی طرح کے دیگر اصول تھے' جن کی بنیادوں پر پورے نظام اور دستور کی عمارت قائم تھی اور یزید کی خلافت دراصل انہی اصولوں اور ضابطوں کے انہدام کی عملی شکل تھی' جس کے خلاف امام عالی مقامؓ نے پوری قوت سے آواز اٹھائی۔ نہ صرف آواز اٹھائی بلکہ عملاً گھر چھوڑ کر نکل کھڑے ہوئے۔ میدان کارزار کو آباد کیا' اپنا سب کچھ داؤ پر لگا کر نظام عدل کی خاطر جان کی قربانی دے دی۔ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری چشتیؒ کے یادگار اشعار ان کے اسی عظیم کردار کو اجاگر کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ؎

شاہ ہست حسین بادشاہ ہست حسین
دین ہست حسین دین پناہ ہست حسین
سر داد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ ہست حسین

حضرت سیدنا امام حسینؓ کے اس لافانی کردار کو پیش نظر رکھ کر اگر آج ممالک اسلامیہ' ملت اسلامیہ اور بالخصوص مملکت خداداد پاکستان کے حالات پر نظر ڈالی جائے' تو نہایت افسوسناک صورتحال سامنے آتی ہے۔ آج حالت یہ ہے کہ پوری امت جبر کے مسلط کردہ غیر شرعی نظام کے شکنجے میں جکڑی ہوئی ہے۔ جگہ جگہ پر فرد واحد پوری ملت کو اپنی گرفت میں لئے ہوئے ہے۔ ریاست' نظام حکومت اور مسلمانوں کی اجتماعیت میں سے رسول اللہ ﷺ کی پیدا کردہ روح اور مزاج نکال دیئے گئے ہیں۔ اسلامی نظام کے اصل خدوخال کا نام و نشان تک نہیں' حکمران جبر کی قوت سے عوام پر مسلط ہیں۔ معاملات مشاورت سے نہیں ذاتی رائے سے طے کئے جاتے ہیں۔

نہ صرف یہ کہ اظہار رائے کی آزادی نہیں' بلکہ تنقید کرنے پر لوگوں کو گرفتار و نظربند کردیا جاتا ہے۔ سرکاری خزانے کو ذاتی مال سمجھ لیا گیا ہے۔ غرض پورے پورے اسلامی معاشرے پر غمال ہیں اور وہ خرابیاں جن کی پیش کرتے ہوئے امام حسینؓ اٹھ کھڑے ہوئے تھے' آج پورا نظام انہی بنیادوں پر استوار ہے۔ ایسے میں امام عالی مقامؓ کی شہادت ہمیں پیغام دیتی ہے کہ ان کے ماننے والے' انہیں چاہنے والے اور ان کی زندگی اور شہادت سے محبت و عقیدت کا تعلق رکھنے والے تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوں اور اس نظام کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیں' جس نے امام حسینؓ کو بے چین کردیا تھا اور اس کی جگہ ان اصولوں کو نافذ و بحال کردیں' جن کیلئے امام حسینؓ نے قربانی دی تھی۔ اس کام کیلئے جدوجہد کرنا اور اپنی ساری توانائیاں صرف کردینا ہی حسینی مشن اور حب حسینؓ کا اصل تقاضا ہے۔ ☆☆

سند لیسہ

راشدہ سعیدہ کے نام

محترم بھائی رائے فیصل فاروق ڈھنڈ می کی شریک حیات بننے پر مبارکباد! میری دعا ہے کہ شادی کا یہ حسین بندھن سلامت تاقیامت رہے۔ زندگی کی ہر خوشی آپ کے گھر کی تزئین کرتی رہے یہی میری دعا ہے۔

یہ رحمت پھول برسائے ترے آشیانے پر
تیری گلزار ہستی میں نہ بھولے سے خزاں آئے

(عبدالقادر شہزاد اعوان، سرگودھا)

مبارکباد

مائی ڈیئر سسٹر اسماء مجاہد میں آپ کو گولڈ میڈل ملنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید علم حاصل کرنے میں کامیاب کرے اور آپ کی ہر نیک خواہش کو پورا کرے۔ (آمین ثم آمین)

(حافظہ مریم رشید، لاہور)

مبارکباد

تقریری مقابلے میں سید صدر عباس قادر آباد پہلے اور دوسرے نمبر پر رؤف احمد قادر آباد کو میری اور تمام اساتذہ کی طرف سے مبارکباد ہو۔

(انعام رسول طارق آباد، تحصیل پھالیہ)

غم حسین

غم حسینؑ میں کچھ اس طرح سے کھویا ہوں
کہ اپنی ذات بھی کربلا میں چھوڑ آیا ہوں
عظم ذبح خلیلؑ نے پایا تھا خواب میں
دن کے اجالے میں وہی قتل حسینؑ لایا ہوں
جہاں جہاں پہ گرے تھے شہید کل وہ
وہاں وہاں سے میں قدموں کی خاک لایا ہوں
کٹے تھے بازو اور منہ سے لیا تھا مشکیزہ
کہ عباسؑ سکینہؑ میں پانی لایا ہوں
سجدے طویل ہوگئے پیغمبرؐ کی ذات کے
تھے پشت پر سوار نواسے رسولؐ کے
دیکھا جو عمرؓ نے کہا کیا اعلیٰ سواری ہے
فرمایا عمرؓ یوں کہو کیا شہسوار ہے
کیا فرات کی جرات کہ تشنہ لب رکھتا
جو اک اشارہ وہ رخ بدل لیتا
لب فرات رہے تشنہ لب والئی کوثر
جو بجھتی پیاس تو پیمانہ صبر نہ بنتا
گلے سے تیر نکلا جو علی اصغرؑ کے
لب کشا مولا ہوئے اے رب کریم
دیکھ لے کچھ نہ بچا ہے سوائے نام تیرے
لٹا کے قافلہ سارا چلا ہوں پاس تیرے
حسینؑ وقت تیری تاریخ لکھ کے روئے گا
تو نے تو خوں کی لکیریں ہی اتنی کھینچی ہیں

(ڈاکٹر محمد صدیق شاہ ملک)

پیارے قارئین

انصاف ڈائجسٹ میں اپنی نگارشات شائع کروانے کے لیے ہمیں اس پتہ پر خط لکھیں۔
انچارج انصاف ڈائجسٹ 37/2 جیل روڈ
لاہور

آپکی بیاض سے

سلام بحضور آلِ رسول ﷺ

سلام اے آئینہ دین فطرت کے شہ بے تاج
صبر بے وفا کو شمع حق پہ کر دیا تاراج
سلام اے مقتل کربل کے اک اعلیٰ ظرف بسمل
جو اپنے آج کو قربان کیا بہتری ہو کل
سلام اے رہبر ملت وہ تیری سرفروشی تھی
مسلماں قوم کی اور دین کی جو سربلندی تھی
سلام اے باپ تیری تحمل کہن استقامت میں
تڑپ نہ لا سکی لغزش جگر گوشے کی پاؤں میں
سلام اے عاشق صادق یگانوں میں یگانہ تو
عمل تو نے اپنے خون سے کیا جو قول ہو
سلام اے ابن شجاع انتہا ہے تو شجاعت کی
سخاوت کی، عبادت کی، شہادت کی، لیاقت کی

(محمد شجاع الدین)

پیغام حق ہے دیتی شہادت حسینؑ کی
ہمارے دلوں پہ ہے حکومت حسینؑ کی
جنتی جوانوں کا سردار تھا حسینؑ
اے شمر تو نہ سمجھا فضیلت حسینؑ کی
جس نے بڑے ناز سے پالا تھا لاڈلا
اس ماں سے بھی پوچھی ہے قیمت حسینؑ کی
اس وقت کہو گے کیا بولو اے کوفیو
محشر میں جب لگے گی عدالت حسینؑ کی
کٹ تو گیا ہے سر لیکن جھکا نہیں
باطل بھی مانتا ہے شجاعت حسینؑ کی
تاریخ حق کا اس نے چھوڑا نہیں ہے دامن

قصہ آل حسینؑ کا

☆☆☆چلڈرن کارنر☆☆☆

کریک ڈاؤن..................نذیر حسین، ماتانوالہ

رات کو ایک فوجی جیپ نے باہر جانا تھا فوجی آفیسر نے کاشف کو ایک ہندو فوجی کی وردی میں جیپ پر سوار کرلیا چلتے چلتے جیپ سری نگر کے میدانی علاقے میں آئی تو کاشف نے جان فدائی معارکہ شروع کردیا تینوں ساتھ بیٹھے ہوئے فوجیوں کو جہنم واصل کردیا اتنے میں ڈرائیور نے جیپ روک دی کاشف نے فائر کرکے ڈرائیور کی کھوپڑی اڑا دی اس معارکہ میں کاشف کو مال غنیمت کے طور پر فوجی وردیاں ان کا اسلحہ اور جیپ ملی۔ وہ جیپ کو دوڑائے جارہا تھا کہ آگے چیک پوسٹ والوں نے روکنے کی کوشش کی اس نے جیپ ان فوجیوں کے اوپر چڑھا دی کچھ مارے گئے کچھ زخمی ہوگئے۔ کاشف کے ساتھی مجاہدین اور امیر محترم کاشف کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے کچھ دن آرام کے بعد کاشف، عمار، خالد یاسر اور حنظلہ کو ایک اور جان فدائی معارکہ کیلئے جانا تھا سری نگر سے دور جموں میں کارروائی کرنی تھی رات کے اندھیرے میں نکل کھڑے ہوئے شہر میں چھپتے چھپاتے اب وہ شہر سے باہر آگئے تھے اب وہ کھیتوں کی پگ ڈنڈیوں پر سے ہوتے ہوئے آگے بڑی روڈ پر نکل آئے تھے وہاں پانچوں بھائیوں نے ایک گاڑی روکی جو ایک ہندو چلا رہا تھا اس گاڑی میں بیٹھ کر انہوں نے ہندو ڈرائیور سے کہا ماں اور برہمن کی اولاد کوئی چالاکی کھانے کی کوشش کی تو پورا ریسٹ تمہارے وجود میں داخل میں اتار دیں گے۔ ہندو ہاتھ جوڑنے لگا نہیں مہاراج میں کوئی چالاکی نہیں دکھاؤں گا اور رام رام کرتے ہوئے گاڑی چلانا شروع کردی جموں میں ایک قبرستان کے قریب آکر ڈرائیور کو پورا کرایہ دے کر یہ ہ موت دہشت کے شاہین قبرستان میں داخل ہوگئے اتنے میں صبح ہوچکی دن یہاں ہی گزار کر رات کو آگے چلنا تھا۔ مگر اس ہندو ظالم نے آرمی کو اطلاع کردی آرمی نے قبرستان کا گھیر او کرلیا قبرستان کی ایک جانب اونچے اونچے مٹی کے ٹیلے تھے

(جاری ہے)

میں اور میرا "انصاف"

راجہ اعجاز سرخپور گجرات

حضرت عباسؑ کے حضور

شہادت حسینؑ کی

ستاروں کی زبانی

اسلامی و ملی ایڈیشن

انصاف

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا سفرِ آخرت

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر کے قریب پڑھے جانے والے درود کو خود سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں

مولانا محمد الحسن حنیر

یہ جان لیوا اور روح فرسا واقعہ جس نے دنیا کو نبوت و رسالت ﷺ کے فیوض و برکات اور وحی کے انوارات و تجلیات سے محروم کر دیا۔ بروز پیر دوپہر کے وقت 12 ربیع الاول کو پیش آیا۔

اس قیامت خیز خبر کا کانوں میں پڑنا تھا کہ قیامت آ گئی۔ سنتے ہی صحابہ کرامؓ کے ہوش اڑ گئے۔ تمام مدینہ میں کہرام مچ گیا جو اس جان گداز واقعہ کو سنتا تھا ششدر و حیران رہ جاتا تھا۔ حضرت عثمان غنیؓ ایک سکتہ کے عالم میں تھے۔ دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ شدت غم کی وجہ سے بات نہیں کر سکتے تھے۔ حضرت علیؓ کا یہ حال تھا کہ زار و قطار روتے تھے روتے روتے بے ہوش ہو گئے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ اور دیگر ازواج مطہراتؓ پر جو صدمہ اور غم کا پہاڑ گرا اس کا تو اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت عباسؓ بھی پریشانی میں سخت بدحال تھے۔ حضرت عمرؓ کی پریشانی اور حیرانی سب ہی سے بڑھی ہوئی تھی وہ تلوار کھینچ کر کھڑے تھے اور با آواز بلند یہ کہہ رہے تھے کہ منافقین کا گمان ہے کہ حضور پرنور ﷺ انتقال کر گئے، آپ ﷺ کا ہرگز انتقال نہیں ہوا۔ بلکہ آپ ﷺ تو اپنے پروردگار کے پاس گئے ہیں۔ جس

حضرت عائشہ صدیقہؓ اور دیگر ازواج مطہراتؓ پر جو صدمہ اور غم کا پہاڑ گرا اس کا تو اندازہ نہیں کیا جا سکتا، حضرت عباسؓ بھی پریشانی میں سخت بدحال تھے

طرح موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر خدا تعالیٰ کے پاس گئے تھے اور پھر واپس آ گئے تھے۔ خدا کی قسم آپ ﷺ اسی طرح ضرور واپس آئیں گے اور منافقوں کا قلع قمع کریں گے۔ حضرت عمرؓ جوش میں تھے۔ تلوار نیام سے نکالے ہوئے تھے۔ کسی کی کیا مجال تھی کہ یہ کہے کہ حضور ﷺ کا انتقال ہو گیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ وصال کے وقت موجود نہ تھے۔ پیر کی صبح کو جب دیکھا کہ آپ ﷺ کو سکون ہے تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ الحمدللہ اب آپ ﷺ پرسکون ہیں۔ اگر آپ اجازت عنایت فرمائیں تو گھر سے ہو آؤں۔ آپ ﷺ نے ان کو گھر جانے کی اجازت دے دی۔ حضرت صدیق اکبرؓ آپ ﷺ سے اجازت لیکر گھر چلے گئے۔ جو مدینہ سے ایک کوس کے فاصلہ پر تھا۔ حضرت صدیق اکبرؓ تو گھر چلے گئے اور زوال کے وقت حضور پرنور ﷺ کا وصال ہو گیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جب اس جان گداز واقعہ کی خبر پہنچی تو گھوڑے پر سوار ہو کر مدینہ پہنچے۔ مسجد نبوی ﷺ کے دروازے پر گھوڑے سے اترے اور غمگین حالت میں حجرہ مبارکہ کی طرف بڑھے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے اجازت لیکر اندر داخل ہوئے۔ آنحضرت ﷺ بستر مبارک پر تھے اور تمام ازواج مطہرات آپ کے گرد بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی آمد کی وجہ سے سوائے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سب نے منہ چھپا لئے اور پردہ کر لیا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے چہرہ انور سے چادر کو ہٹایا اور پیشانی مبارک پر بوسہ دیا اور روتے ہوئے کہا کہ

میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ خدا کی قسم جو موت آپ ﷺ کیلئے لکھی گئی تھی وہ آ چکی اور یہ کہہ کر حجرہ شریف سے باہر تشریف لائے اور دیکھا کہ حضرت عمرؓ جوش میں بھرے ہوئے ہیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ انتقال فرما گئے ہیں۔

حضرت صدیق اکبرؓ منبر کی جانب بڑھے اور با آواز بلند لوگوں سے کہا کہ خاموش ہو کر بیٹھ جائیں۔ صدیق اکبرؓ نے حمد و ثناء کے بعد یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔

اما بعد! جو شخص تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا اسے معلوم ہونا چاہئے کہ بے شک اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور اس پر کبھی بھی موت نہیں آ سکتی اور اگر بالفرض کوئی شخص آپ ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو جان لے کہ محمد ﷺ وفات پا گئے ہیں اس کے بعد ان آیات کی تلاوت کی کہ

''حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہی ہیں۔ آپ ﷺ سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ سو اگر آپ ﷺ کا انتقال ہو جائے یا آپ ﷺ شہید ہو جائیں تو کیا تم دین سے پھر جاؤ گے اور جو شخص دین اسلام سے واپس ہو گا تو وہ اللہ کو ذرہ برابر بھی نقصان نہیں پہنچائے گا اور اللہ عنقریب شکر گزاروں کو انعام دیگا''۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مخاطب بنا کر یہ کہا ہے کہ بے شک آپ مرنے والے ہیں۔

سب چیز فنا ہونے والی ہے صرف خداوند ذوالجلال والاکرام ﷻ کی ذات بابرکت باقی رہے گی۔

ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ قیامت کے دن سب کو اعمال کا پورا پورا اجر ملے گا۔

آیات کی تلاوت کے بعد ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی عمر دراز کی اور ان کو باقی رکھا۔ یہاں تک کہ اللہ کے دین کو قائم کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچا دیا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلا لیا اور رسول اللہ ﷺ تم کو ایک سیدھے اور صاف ستھرے راستے پر چھوڑ کر دنیا سے گئے ہیں۔

صدیق اکبرؓ کا ان آیات کا تلاوت کرنا تھا کہ ایک دم حیرانگی کی کیفیت ختم ہو گئی اور غفلت کا پردہ آنکھوں سے اٹھ گیا اور سب کو یقین ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے ہیں۔ اس وقت حالت یہ تھی گویا یہ آیات ابھی نازل ہوئی ہیں۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ لوگوں نے اس سے قبل یہ آیات سنی ہی نہیں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میری حالت بھی یہی تھی کہ گویا میں نے آج پہلی دفعہ ان آیتوں کو سنا ہے اور میں نے اپنے خیال سے فوراً رجوع کیا۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ فاروق اعظمؓ جیسی شخصیت جن کے بارے میں خود رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ عمر کے دل و زبان پر حق جاری ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کے اس ارشاد سے حضرت عمرؓ کے فہم دین کے امتیاز اور فوقیت کا پتہ چلتا ہے یہی وجہ ہے کہ کئی بار حضرت عمرؓ کے فہم کے موافق قرآنی تائید نازل ہوئی۔ وہ بھلا اس علمی اور ظاہری معاملہ آپ ﷺ کے انتقال پر ملال) کا ادراک کیوں نہ کر سکے۔ تو اس کے جواب میں حضرت شاہ ولی اللہ قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظمؓ بھی خوب جانتے تھے آپ ﷺ پر موت ایک دن ضرور آنی ہے۔ لیکن ان کا گمان یہ تھا کہ جو صورتحال اس وقت پیش آئی ہے وہ موت نہیں بلکہ کسی باطنی مشغولی کی بناء پر فقط حواس ظاہری کا تعطل ہے۔ جیسا حضور پرنور ﷺ کو وحی کے دوران اس قسم کی صورتحال پیش آتی رہتی تھی۔ حضرت صدیق اکبرؓ کے خطبہ سے حضرت فاروق اعظمؓ کا یہ خیال جاتا رہا اور حقیقت حال ان پر کھل گئی تو حضرت عمرؓ نے اپنے خیال سے رجوع فرما لیا۔ ایسے نازک وقت اور جان لیوا حادثہ میں ایسی ثابت قدمی حضرت صدیق اکبرؓ کا ہی کمال تھا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے چہرہ انور کو کھولا اور پیشانی مبارک کو بوسہ دیا اور زار و قطار روتے ہوئے ان الفاظ میں اپنے دکھ اور غم کا اظہار کیا۔

اگر آپ ﷺ کی موت خود اختیار کردہ نہ ہوتی (اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اختیار دیا تھا کہ اگر آپ ﷺ نے خود آخرت کو اختیار کیا) تو ہم آپ ﷺ کی موت کیلئے اپنی جانیں قربان کر دیتے اور اگر آپ ﷺ ہم کو زیادہ رونے سے منع نہ فرماتے تو ہم اپنی آنکھوں کا پانی رو رو کر ختم کر ڈالتے۔ اگر آپ ﷺ اپنے فیض صحبت سے ہمارے دلوں میں سکون و اطمینان نہ چھوڑ کر جاتے تو ہم اس جدائی کا غم برداشت نہ کر سکتے۔ جو جدائی آپ ﷺ کے تشریف لے جانے سے ہوئی۔ یہاں جملہ معترضہ کے طور پر بھی عرض کر دوں کیونکہ آج کل یہ مسئلہ وجہ نزاع بنا ہوا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ ﷺ کی وفات کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا اس خطبہ سے تو بظاہر اہل و سنت والجماعت کے مشہور و معروف عقیدہ ''حیات النبی ﷺ'' کی نفی ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ خطبہ صدیقؓ میں آیات قرآنیہ سے حضور ﷺ کے وصال کو تو ثابت کیا گیا۔ حیات النبی ﷺ (جو کہ اہل سنت و الجماعت کا مشہور و معروف عقیدہ ہے) کی نفی نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں (انتقال پر ملال اور حیات بعد الموت) الگ الگ ہیں۔ جہاں تک آپ ﷺ کے انتقال پر ملال کا تعلق ہے تو اس حوالے سے گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جاندار مخلوق کیلئے موت و حیات کو پیدا فرمایا اس دنیا میں کسی کو دوام اور ہمیشگی نہیں۔ ہر ایک کو یہاں سے جانا ہے ہر آدمی کو مرنا ہے۔ اس سنت اللہ سے کوئی نبی، ولی حتیٰ کہ سید الانبیاء والرسل حضرت محمد رسول ﷺ بھی مستثنیٰ نہیں ہیں۔ اس لئے اتنی بات پر اعتقاد رکھنا تو ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ آپ ﷺ پر بھی موت کا ورود ہوا ہے۔ اسی کو حضرت صدیق اکبرؓ خطبہ میں ثابت فرما رہے ہیں اور خطبہ میں بیان کردہ آیات کو بھی آپ ﷺ کے انتقال پر ملال کی ہی دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ باقی جہاں تک حیاۃ بعد الموت کا تعلق ہے تو اس کا خطبے میں کوئی تذکرہ نہیں اور نہ ہی خطبہ میں بیان کردہ آیات کا اس سے کوئی تعلق ہے۔

حیات بعد الموت کے حوالہ سے گزارش یہ ہے کہ موت کے بعد روحوں کے ٹھکانے مختلف ہیں۔ انتقال کے بعد نیکو کاروں کی ارواح مقام علیین (جو کہ ساتویں آسمان کے اوپر عرش کے نیچے ہیں) میں جاتی ہیں۔ بدکاروں کی ارواح مقام سجین (جو کہ ساتوں زمینوں کے نیچے ہیں) میں جاتی ہیں اس کے باوجود دونوں کی ارواح کا قبر میں پڑے جسم سے کسی نہ کسی درجے میں تعلق ہوتا ہے۔ اسی تعلق کی بناء پر عذاب قبر یا راحت قبر مرتب ہوتا ہے اسی لئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس قبر کو... زمین کا گڑھا نہ سمجھو بلکہ یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے۔ اسی طرح حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ارواح بھی علیین، رفیق اعلیٰ اور ملاء اعلیٰ یا جو بھی ان کے مناسب جگہ ہے وہاں جاتی ہیں۔ لیکن ارواح کا قبور میں محفوظ ان کے اجسام مبارکہ سے بھی تعلق ہوتا ہے بلکہ عام مردوں سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ اس تعلق کی بناء پر بالخصوص حضور ﷺ اپنی قبر کے قریب پڑھے جانے والے درود کو خود سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں چنانچہ دار قطنی میں آپ ﷺ کا فرمان مروی ہے کہ جو میری قبر پر درود و سلام پڑھتا ہے تو وہ میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھا جاتا ہے وہ مجھے فرشتوں کے ذریعے بھیجا جاتا ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں ایسے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں۔ جو میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔ ابوداؤد میں روایت ہے جو بھی مجھ پر درود و سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے اس کے درود و سلام کی طرف سے متوجہ فرماتے ہیں۔ یہ وہ دلائل ہیں۔ جن کی بناء پر ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ یہ عقیدہ رکھے کہ آپ ﷺ کی روح مبارکہ کا جسد اطہر کے ساتھ اس درجہ کا تعلق ضروری ہے۔ جس کی وجہ سے حضرات انبیاء علیہم السلام قبر مبارکہ کے پاس کہنے والے کا سلام سن لیتے ہیں اور پھر جواب بھی دیتے ہیں۔ لہٰذا آپ کا وصال پر ملال اور بعد میں حاصل ہونے والی حیات دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ ایک کا ثبوت دوسرے کی نفی کو لازم نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا خطبہ صدیقی آپ ﷺ کے انتقال پر ملال کو تو ثابت کرتا ہے۔ بعد الموت کی نفی نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ قرآن و سنت کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ پھر اس کے مطابق عمل کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

حافظ ذوالفقار علی

بعض متجددین کے خیال میں اسلامی ہدایات بلاشبہ

عبادات کے متعلق فرمایا:

''نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔''

''مجھ سے حج کے مناسک سیکھ لو''۔

زندگی کے ہر مسئلہ کا حل موجود ہے۔

ہماری رائے میں یہ تسلیم کر لینے کے بعد کہ معاملات میں اصل اباحت ہے یہ سوال بالکل بے معنی ہے کیونکہ

اسلام نے اس سے منع کیا ہے اور اسے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے مرتکب لوگوں کے ساتھ اعلان جنگ فرمایا ہے۔ لہٰذا لین دین کی جو وہ

مولانا محمد عاصم مخدوم

صحابہ کرامؓ اور تصوف

توبہ، زہد، صبر، شکر، رجا، خوف، توکل، رضائے الٰہی، فقر اور عشق فاروق اعظمؓ میں یہ تمام خوبیاں تھیں

مولانا محمد عاصم مخدوم

نبی کریم ﷺ کی انقلابی تربیت نے صحابہ کرامؓ کے دل اور دماغ کو ایسے روشن کر دیا تھا کہ جس کی دنیا کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی حضرت علیؓ ان کے متعلق فرماتے تھے خدا کی قسم آج ان کے کوئی مشابہ نہیں ہے اصحاب رسول ﷺ خالی ہاتھ، پراگندہ بال اور غبار آلودہ ہو کر صبح کرتے تھے۔ ساری رات سجدہ میں راحت محسوس کرتے تھے ان کی آنکھوں سے آنسو یہاں تک گرتے کہ کپڑے تر ہو جاتے تھے خدا کی قسم ان کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے زمانہ کے لوگوں نے تمام رات غفلت میں کاٹی صحابہؓ کی زندگی پر نگاہ ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ خدا اور خدا کے رسول کی محبت نے ان کے دلوں کو منور کر دیا تھا اور اخلاق حمیدہ سے درخشاں نظر آتے تھے۔ طہارت، نماز، نیاز، پاک دامنی، زہد و تقویٰ، صبر، حلم، عدالت، سخاوت، خشیت الٰہی، اپنا محاسبہ کرنے اور جستجو میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ فقر و فاقہ کے باوجود کسی کے آگے دست سوال نہیں پھیلاتے تھے اور اپنی محنت سے جو کچھ میسر آتا اس پر قناعت کرتے عبادت میں مشغول ہوتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ وہ خدا کے روبرو کھڑے ہو کر خود خدا کے ساتھ ہم کلام ہیں آخرت کی یاد ہر وقت ان کے دلوں کو گرماتی رہتی تھی اور اگر کوئی بھول کر بھی غلطی کر بیٹھتے تو ازالہ کیلئے بہت کچھ قربان کر دیتے تھے مثلاً (۱) صلح حدیبیہ کے موقع پر شرائط صلح حضرت عمر فاروقؓ کو ناگوار گزریں تو انہوں نے اعتراض کیا اور بعد میں جب ان کی [illegible] صدقہ دیتے رہے، غلاموں کو آزاد کرتے رہے اور نوافل پڑھتے رہے (۲) حضرت ابوطلحہ انصاری ایک بار اپنے باغ میں بیٹھے ایک چڑیا کو شاخوں میں الجھتا پھڑکتا ہوا دیکھ کر خوشی سے ایسے محو ہوئے کہ اپنی نماز بھول گئے اور جب اس غفلت کا احساس ہوا تو پورا باغ صدقہ کر دیا۔ ذیل میں خلفاء راشدینؓ اور چند اہم صحابہ کرامؓ کی زندگی کے چند پہلوؤں پر نظر ڈالتے ہیں جن سے ان کی صوفیانہ طرز زندگی کا پتہ چلتا ہے۔

> صحابہؓ کی زندگی پر نگاہ ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ خدا اور خدا کے رسول ﷺ کی محبت نے ان کے دلوں کو منور کر دیا تھا

حضرت ابوبکر صدیقؓ:

ایک بار کسی غزوہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے چندہ مانگا تو صدیق اکبرؓ نے اپنی تمام مملوکات پیش کر دیں۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا کہ اپنے اہل و عیال کیلئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ عرض کی خدا اور خدا کے رسول ﷺ یاد اور بس: انکساری ایسی تھی کہ بدن پر لٹکا ہوا نظر آتا تھا اور اپنے تنگ کو پردہ پوش کرنے کیلئے بڑی احتیاط برتتے تھے اگر اونٹ کی مہار گر جاتی تو اس کے اٹھانے کیلئے کسی خادم کو فرمائش نہ کرتے تھے بلکہ اونٹ سے اتر کر خود اٹھاتے تھے حلم اور بردباری آپ کے خاص اوصاف تھے جب نبی کریم ﷺ وفات پا گئے تو کسی کو یقین نہیں آتا تھا رقیق القلب ہونے کے باوجود نہ صرف خود ثابت قدم رہے بلکہ تمام صحابہ کو بھی ثابت قدم رکھا یہ انکی قوت ایمانی کا نتیجہ تھا۔

حضرت عمر فاروقؓ:

ان کے صوفیانہ خیالات کے متعلق امام الہند حضرت شاہ ولی اللہؒ نے ایک پورا رسالہ لکھا ہے اور ان کی سادگی بھی مؤرخین کی توجہ کا موجب بنی رہی یہاں تک کہ گاندھی جیسے ہندو بھی ایک بار یہ پکار کر کہا تھا کہ ہمیں عمرؓ جیسے حاکم کی ضرورت ہے امیر المومنین ہونے کے باوجود ان کے کھدر کے کپڑوں پر پیوند لگا ہوتا۔ خواہشات نفسانی کا ترک کرنا، شبہات سے بچنا، حق گوئی پر کسی کی ملامت کی پرواہ نہ کرنا، سخت عبادتوں کو اپنے اوپر لازم کرنا اور ہر حال میں سختی سے عدل قائم کرنا یہ انکے خاص اوصاف تھے اہل تصوف ہمیں بتاتے ہیں کہ یقین محکم سے انسان میں دس خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ توبہ، زہد، صبر، شکر، رجا، خوف، توکل، رضاء الٰہی، فقر، عشق، فاروق اعظمؓ میں یہ تمام خوبیاں قولاً و فعلاً نمایاں تھیں۔

> گاندھی جیسے ہندو نے بھی ایک بار پکار کر کہا تھا کہ ہمیں عمرؓ جیسے حاکم کی ضرورت ہے

حضرت عثمان غنیؓ:

آپؓ میں تین صوفیانہ خوبیاں تمام صحابہ کرامؓ کے مقابلے میں خصوصیت سے نمایاں تھی۔ (الف) تحسین و استقامت: شہید ہوتے وقت ذرا بھی جنبش نہیں کی اور قرآن کو اپنے سے جدا نہ ہونے دیا (ب) شرم حیا: وہ گھر میں بھی نہاتے تھے تو شرم سے پیچ و خم کھاتے تھے اسی وجہ ان کو صاحب الحیاء والایمان کہا جاتا ہے (ج) دخول فی السعادہ جو انبیاء اور صدیقین کا خاص وصف ہے اسکا مطلب یہ کہ وہ لوگوں کے ساتھ بھی اور جدا بھی۔

حضرت علیؓ:

ان کا قول ہر جگہ سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے ترجمہ: جس نے اپنے نفس اور اپنی ذات کو سمجھ لیا اس نے گویا اپنے رب کو پہچان لیا انکا فرمان ہے کہ ایمان چار ستونوں پر قائم ہے صبر، یقین، عدل اور جہاد، فقر ان کا خاص وصف تھا اپنے داماد حضرت عمر بن الخطاب کو ایک بار نصیحت فرمائی: اے عمر اگر آپ چاہتے ہیں [illegible]

[illegible] ایک بار نبی کریم ﷺ کی تنگی کو محسوس کر کے انہوں نے ایک یہودی کے باغ میں مزدوری کر کے کھجوریں حاصل کیں اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیں۔

اصحاب صفہ:

یہ عاشقان رسول ﷺ دن کو نبی کریم ﷺ کی حاضری میں رہتے اور رات کو چبوترے پر سو جاتے عربی میں چبوترے کو صفہ کہتے ہیں اسی نسبت سے وہ اصحاب صفہ کہلاتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابن مکتومؓ نابینا صحابی جس کے متعلق قرآن مجید میں آیت اتری ہے اسی گروہ میں سے تھی دن کے وقت نبی کریم ﷺ کی حاضری اور رات کی عبادت کے باوجود وہ اپنی معاش کیلئے سخت مزدوری کیلئے وقت نکال لیتے تھے اور کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں میں اصحاب صفہ میں ستر آدمیوں کو دیکھا کہ ان کے کپڑے ان کی رانوں تک بھی نہیں پہنچتے تھے نبی کریم ﷺ ان کی بڑی عزت کرتے تھے۔

دیگر صحابہؓ:

اس ضمن میں حضرت سیدنا امیر معاویہؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ حضرت انس بن مالکؓ حضرت ابودرداءؓ حضرت سلمان فارسیؓ حضرت ابوذر غفاریؓ حضرت عمران بن حصینؓ حضرت عدی بن حاتمؓ (حاتم طائی) غرضیکہ ایسے صوفی اور زاہد صحابہؓ کی بڑی لمبی فہرست ہے۔

جنہوں نے ذکر اور فکر، اعمال اور اوصاف [illegible]

دورِ حاضر کے معاملات کا شرعی حکم

نبی کریم ﷺ نے سود کھانے، کھلانے، لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے

حافظ ذوالفقار علی

بعض متجددین کے خیال میں اسلامی ہدایات بلاشبہ تمام نسلوں اور زمانوں کیلئے ہے مگر ان کا دائرہ عمل صرف عقائد و عبادات تک محدود ہے۔ سیاسی، معاشی اور معاشرتی معاملات میں ہم آزاد ہیں کہ اپنے حالات کے مطابق جس طرح چاہیں فیصلہ کریں۔ اس نقطہ نظر کی تائید میں ایک روایت بھی توڑ مروڑ کر پیش کی جاتی ہے۔

''تم اپنے دنیاوی معاملات کو بہتر جانتے ہو''۔

ہمارے نزدیک اس غلط فہمی کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ان مہربانوں نے دیگر مذاہب کی طرح اسلام کو بھی بعض عقائد و رسومات کا نام سمجھ لیا ہے جو کہ سراسر بے بنیاد ہے حالانکہ اسلام ایک مکمل طرز زندگی ہے جو دینی معاملات کے ساتھ ساتھ سیاسی معاشرتی اور معاشی مسائل جیسے تمام معاملات کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں۔ دین و دنیا کی جو تفریق عیسائیت میں ہے کہ شخص زندگی کے ایک محدود گوشے کے سوا باقی ساری اجتماعی اور سیاسی زندگی مذہب کے دائرہ بحث سے خارج ہے یہاں موجود نہیں ہے۔ جن حضرات کو قرآن حکیم کے مطالعہ کا موقع ملا ہے۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ قرآن میں سیاسی، معاشی اور معاشرتی مسائل پر خاصا مواد موجود ہے۔

اسی طرح جن حضرات کو صحیح بخاری دیکھنے کا موقع ملا ہے وہ بھی ہمارے موقف کی تائید فرمائیں گے کہ کس طرح امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں عقائد و عبادات، معاشی و معاشرتی مسائل سیاسی امور، بین الاقوامی تعلقات، حدود و تعزیرات اور زندگی کے دوسرے شعبوں کے متعلق نبی ﷺ کی احادیث جمع فرمادی ہیں۔

> اسلام جس طرح کا عادلانہ اور منصفانہ معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے وہ ربا موجودگی میں ممکن نہیں

باقی رہ گئے آپ کے زیر بحث الفاظ تو ان کا ایک خاص محل ہے وہ یہ کہ ہماری زندگی کا وہ دائرہ جسے ہم دنیا سے تعبیر کرتے ہیں، کے متعلق اسلام نے صرف بنیادی باتیں ذکر کی ہیں اس کے بعد ہمیں آزاد چھوڑ دیا ہے تفصیلات و جزئیات بیان نہیں کیں البتہ وہ دائرہ جسے دین کہا جاتا ہے جس میں ہم پابند ہیں اپنی مرضی سے ایک قدم ادھر ادھر نہیں اٹھا سکتے اس بات کو علماء اس طرح بیان کرتے ہیں کہ عبادات میں اصل حرمت ہے جب تک شارع کی طرف سے نص نہ ہو کوئی کام کرنا جائز نہیں اور معاملات میں اصل اباحت ہے یعنی لین دین کی ہر وہ صورت جائز ہے جس سے شریعت نے منع نہ کیا ہو شیخ الاسلام ابن تیمیہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

(فتاویٰ شیخ الاسلام جلد 27)

زیر بحث حدیث کے علاوہ ذیل کی حدیث سے بھی اس اصول کی تائید ہوتی ہے۔

''مسلمان اپنی شرطوں کے مطابق ہیں''۔

ترمذی میں ہے:

''مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں مگر وہ شرط جو حرام کو حلال یا حلال کو حرام قرار دے''۔

عبادات کے متعلق فرمایا:

''نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو''

''مجھ سے حج کے مناسک سیکھ لو''۔

مذکورہ بالا احادیث کے علاوہ ذیل کی آیات بھی اس کی موید ہیں:

''آپ ﷺ ان سے کہیں کیا تم نے سوچا کہ اللہ نے تمہارے لئے جو رزق اتارا تھا اس میں سے تم نے خود ہی کسی کو حرام قرار دے لیا اور کسی کو حلال تو کیا اللہ نے تم کو اس کی اجازت دی ہے یا تم اللہ پر افتراء کرتے ہو''۔

''اللہ ہی ہے جس نے سمندر کو تمہارے تابع کر دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو اور جو کچھ آسمانوں میں ہے یا زمین میں سب کچھ ہی اس نے تمہارے لئے کام پر لگا رکھا ہے غور و فکر کرنے والوں کیلئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔''

سورہ یونس کی مذکورہ بالا آیت ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی جنہوں نے آباؤ اجداد کی عادات اور عرف کی بنیاد پر بعض چیزوں کو حرام قرار دے رکھا تھا۔

''جو جھوٹ تمہاری زبانوں پر آ جائے اس کی بناپر یوں نہ کہا کرو کہ یہ چیزیں حلال ہیں اور یہ حرام ہے کہ تم اللہ پر جھوٹ افتراء کرنے لگو اور جو اللہ پر جھوٹ افتراء کرتے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پاتے۔''

اس آیت میں خواہشات نفس سے مباح اشیاء کو حرام قرار دینے کی ممانعت ہے۔

''جو کچھ اس نے تم پر حرام کیا ہے اسے تمہارے لئے تفصیلاً بیان کر دیا گیا ہے یہ کہ تم (کوئی حرام چیز کھانے پر) مجبور ہو جاؤ۔''

امام ابن حزمؒ فرماتے ہیں ہر وہ چیز جس کی حرمت بیان نہیں ہوئی اور وہ اس قرآنی نص کے مطابق حلال ہے کیونکہ دین میں یا تو فرض ہیں یا حلال یا حرام جو فرض ہیں قرآن و سنت میں نام لے کر ان کا حکم دیا گیا ہے، جو حرام ہیں ان کی تفصیل بھی موجود ہے۔ ان دونوں کے علاوہ جو نہ فرض ہیں نہ حرام وہ بداہتاً حلال ہیں۔

(محلی)

دوسرا شبہ:

بعض حضرات یہ سوال بھی اٹھاتے ہیں کہ بہت سے ایسے معاملات ہیں جو دور حاضر میں ہماری زندگی کا لازمی حصہ بن چکے ہیں لیکن عہد رسالت ﷺ میں ان کا ذکر نہیں ملتا اور نہ ہی کتب حدیث اور فقہ میں ان کا کوئی تذکرہ ہے پھر کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اسلام میں ضرورت زندگی کے ہر مسئلہ کا حل موجود ہے۔

ہماری رائے میں یہ تسلیم کر لینے کے بعد کہ معاملات میں اصل اباحت ہے یہ سوال بالکل بے معنی ہے کیونکہ اس اصول کے مطابق لین دین کی ہر وہ صورت جسے شریعت نے منع نہ کیا ہو جائز ہوگی۔ یہاں یہ بات بھی یاد رکھئے اس کا یہ معنی ہرگز نہیں کہ جس چیز کا نام لیکر اسلام نے منع نہ کیا ہو وہ جائز ہے بلکہ اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ لین دین کی ہر وہ شکل جو اسلام کے اصولوں کے خلاف نہیں وہ جائز ہوگی۔

ہمارے خیال میں کوئی ایسا نیا مسئلہ موجود نہیں جو انسانی زندگی کیلئے ضروری ہو لیکن قرآن و حدیث کی اصولی ہدایات، مقاصد شریعت اور فقہی قواعد کی روشنی میں اس کا حل ممکن نہ ہو۔ عہد رسالت ﷺ کے بعد پیدا ہونے والے مسائل کے متعلق صحابہ کرامؓ تابعین عظام، محدثین، فقہاء اور علماء اسلام کے فتاویٰ اس کا واضح ثبوت ہیں۔

مالی معاملات کے بنیادی اصول:

شریعت نے جن مالی معاملات کو ممنوع قرار دیا ہے اگر ان کا گہری نظر سے تجزیہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ چیزیں جو شرعاً قابل انتفاع ہوں انسان کی ملکیت اور قبضہ میں ہوں اور دو اصولوں کی پابندی کے ساتھ ان کا دوسرے کے ساتھ معاملہ کیا جا سکتا ہے۔

1 - معاملہ ربا سے پاک ہو۔

2 - غرر سے خالی ہو۔

بشرطیکہ اس میں ممانعت کی کوئی خارجی وجہ شرط فاسد یا ایک عقد میں دو شرطیں نہ پائی جا رہی ہوں۔

شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت حرام ہے کیونکہ یہ چیزیں شرعاً قابل انتفاع نہیں۔

بیع پر بیع اس لئے منع ہے کہ ان میں ممانعت کی خارجی وجہ پائی جا رہی ہے۔ فی نفسہ عقد بیع میں کوئی خرابی نہیں۔

ہمارے فقہاء نے جو بیع کے مختلف اصول بیان فرمائے ہیں ان کی بنیاد یہی باتیں ہیں۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ ہم ان دو اصولوں کا ذکر کرتے ہیں۔

ربا:

سرمایہ دارانہ نظام میں تجارت اور ربا کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ سرمایہ دار کے نزدیک اقتصادی سرگرمیوں کیلئے ربا ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے لیکن اسلام جس طرح کا عادلانہ اور منصفانہ معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے وہ ربا کی موجودگی میں ممکن نہیں خواہ وہ صرفی قرضوں پر لیا جائے یا تجارتی قرضوں پر کیونکہ ربا سے جو ذہنیت پرورش پاتی ہے وہ قدم بہ قدم پر اسلام سے ٹکراتی ہے یہ معاشرہ کے مختلف طبقات میں عداوت کا باعث بنتا ہے۔ غریبوں پر صریح ظلم اور لوگوں کا مال باطل طریقے سے کھانے کی قبیح ترین شکل ہے۔ اس لئے اسلام نے اس سے منع کیا ہے اور اسے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے مرتکب لوگوں کے ساتھ اعلان جنگ فرمایا ہے۔ لہٰذا لین دین کی ہر وہ صورت ناجائز ہوگی جس میں ربا کا عنصر پایا جائے گا۔ ذیل میں حرمت ربا کے متعلق قرآن کی بعض آیات اور نبی کریم ﷺ کی احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ یوں کھڑے ہوتے ہیں جیسے شیطان نے کسی شخص کو چھوکر اسے مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔ اس کی وجہ ان کا یہ قول (نظریہ) ہے کہ تجارت بھی تو آخر سود کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام۔ اب جس شخص کو اس کے رب کی طرف سے یہ نصیحت پہنچ گئی اور وہ سود سے رک جائے تو پہلے جو سود کھا چکا اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے مگر جو پھر بھی سود کھائے تو یہی لوگ اہل دوزخ ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کی پرورش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے، بدعمل انسان کو پسند نہیں کرتا۔''

''اے ایمان والو! دگنا چوگنا کر کے مت کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم آخرت میں نجات پاسکو''۔

''سات مہلک گناہوں سے بچو۔ صحابہؓ نے پوچھا اللہ کے نبی وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک کرنا، جادو کرنا، جس نفس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اس کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ دکھا کر بھاگنا، پاک دامن اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔''

عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''ربا کا ایک درہم جو انسان علم ہونے کے باوجود کھاتا ہے 36 زناؤں سے زیادہ سخت ہے۔''

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''سود کے ستر دروازے ہیں سب سے ہلکا یہ ہے کہ انسان اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے''۔

اس لئے نبی ﷺ نے اس میں ملوث تمام لوگوں کو لعنتی قرار دیا ہے۔

''نبی کریم ﷺ نے سود کھانے، سود کھلانے، لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا یہ برابر ہیں۔''

امام شافعیؒ فرماتے ہیں اس کی حرمت پر اجماع ہے تو جس عالم سے بھی لے گا وہ یہی کہے گا یہ حرام ہے اور پہلے لوگوں سے بھی اس کی حرمت ہی بیان کرے گا۔

(الرسالہ)

ربا ایک وسیع الذیل موضوع ہے یہاں اس کے تمام پہلوؤں کا احاطہ ممکن نہیں اس لئے ہم صرف اس کی تعریف اور تقسیم ذکر کرنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

انصاف

اسلامی و ملی ایڈیشن

حدود آرڈیننس اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے

قرآن و حدیث کی روشنی میں حدود آرڈیننس کے بارے میں مولانا عبدالمالک کی سفارشات

یہ بات خلاف واقعہ اور کھلم کھلا جھوٹ ہے کہ گزشتہ 27 برس سے اب تک حدود آرڈیننس پر ہر طبقۂ فکر میں بحث اور ہر مکتب فکر کی طرف سے تنقید ہوتی رہتی ہے اور یہ بات تو بہتان عظیم ہے کہ اس آرڈیننس کو ماہرین قانون اور انسانی حقوق کے پرچم برداروں نے امتیازی اور غیر منصفانہ قرار دیا تو دوسری طرف کی مسلم دانشوروں اور علماء نے اس کو شریعت کی غلط تشریح بھی کہا۔" سچ یہ ہے کہ حدود آرڈیننس مرتب کرنے والے ہمارے ملک کے اپنے اپنے مکتب فکر کے وہ علماء کرام تھے جن پر پوری قوم کو صرف اعتماد بلکہ وہ پوری ملت کیلئے باعث فخر تھے۔ تنقید کرنے والے اور امتیازی قرار دینے والے چند مغرب زدہ دانشور اور اور چند مغرب زدہ خواتین ہیں جن کے نزدیک "زنا" کوئی جرم نہیں۔ وہ اصل بات کھل کر کہہ نہیں سکتے اس کی بجائے وہ "خواتین" زنا کے الزام میں جیلوں میں قید کرنے کو ظلم قرار دے کر ان نام نہاد مظالم کا اس قدر پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ لوگ حدود آرڈیننس کو ان خواتین پر ظلم کا ذریعہ جان کر جذبات میں آجائیں، مشتعل ہو جائیں اور پھر بغیر سوچے سمجھے حدود آرڈیننس کو منسوخ کرا دینے پر تل جائیں۔

حالانکہ ملک میں بے شمار مرد اور خواتین دوسرے کیسز میں جیلوں میں بند ہیں اور زیادتی کا شکار ہیں لیکن ان کے خلاف کوئی آواز اور کوئی پروپیگنڈا نہیں۔

> دعویٰ تو یہ کیا گیا ہے کہ حدود آرڈیننس جو انسان کا ترتیب دیا ہوا ہے ہم اسی کے خلاف ہیں جبکہ اس سے ان لوگوں کے اندر کا چور سامنے آگیا ہے

ہم چیلنج کرتے ہیں کہ مخالفین حدود آرڈیننس کی کسی ایک شق کو امتیازی اور قرآن و سنت کی غلط تشریح ثابت کر دیں تو ان کے جھوٹ کو ہم بھی سچ سمجھ لیں گے۔ بصورت دیگر ایسے لوگ ہزار مرتبہ دعویٰ کریں کہ وہ حدود آرڈیننس کے مخالف ہیں، جھوٹے شمار ہوں گے اور ان کو ان کے جھوٹ اور حدود آرڈیننس نہیں بلکہ حدود اللہ کو امتیازی قرار دینے پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور دین کی توہین کا مجرم قرار دے کر انہیں سخت ترین سزا دی جائے گی۔ انہیں چیلنج ہے کہ وہ بتلائیں کہ حدود آرڈیننس کی کون سی شق ہے جسے وہ امتیازی قرار دے رہے ہیں اور وہ حدود آرڈیننس کا حصہ ہے لیکن حدود اللہ کا حصہ نہیں۔ اور بیشتر مسلم دانشوروں اور علماء کی فہرست بھی پیش کریں جو ان قوانین کو امتیاز دے رہے ہیں اور وہ قوانین حدود آرڈیننس کا حصہ تو ہیں لیکن حدود اللہ کا نہیں۔

منتخب گیارہ سفارشات کا تجزیہ اور اصلاح:

۱۔ جھوٹی ایف آئی آر کا حدود آرڈیننس سے تعلق نہیں بلکہ مروجہ انگریزی قانون کا تحفہ ہے۔ اس کے ساتھ حدود آرڈیننس کو منسلک کرنا بددیانتی ہے۔

اصلاح:

زنا کی ایف۔ آئی۔ آر اس وقت درج ہوگی جب پولیس کو اندراج پر مجبور کر دیا جائے جس کی متعدد صورتیں ہیں۔

۱۔ ملزم خود پولیس کے پاس آکر اقرار کرے کہ وہ زنا کا مجرم ہے اور یہ اقرار چار مرتبہ کرے۔ بقائمی ہوش و حواس سے کرے۔

۲۔ چار اشخاص پولیس کے پاس آکر مقدمہ کے اندراج کا مطالبہ کریں اور دعویٰ کریں کہ انہوں نے خود عملی زنا کا مشاہدہ کیا ہے۔

۳۔ شوہر بیوی پر زنا کا الزام عائد کرے اسطرح چار گواہوں کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ ایف۔ آئی۔ آر درج کی جائے گی اور اگر چار گواہ پیش کر دے گا تو اس کی بیوی کو "رجم" کیا جائے گا۔ گواہ پیش نہ کر سکے تو لعان کرایا جائے گا۔

۴۔ ایف۔ آئی۔ آر درج کرنے کے بعد ملزم گرفتار نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ اپنے گھر میں آزاد ہوگا۔ اور مقدمہ کی سماعت کیلئے اپنے گھر سے عدالت میں پیش ہوگا۔ اگر ملزم کے اوپر چار گواہ موجود ہوں اور مقدمہ درج کرایا گیا تو ملزم کے ولی یا اولیاء کو ذمہ دار بنایا جائے گا کہ وہ ملزم کو عدالت میں پیش کریں گے۔ عدالت میں پیش کرنے کی ضمانت فقہ اسلامی کا مشہور اور نمایاں باب ہے۔

سفارش نمبر 2۔ عورتیں اور جیل خانہ:

یہ سفارش امتیازی ہے، جیل خانہ میں قید نہ کرنا صرف عورتوں کیلئے نہیں بلکہ مردوں کیلئے بھی یہی حکم ہے۔ 30 مئی کے کیپٹل وی چینل کے مذاکرہ میں اس کی بار بار وضاحت بھی کی گئی۔ لیکن جنگ کے اشتہار میں پھر بھی مسئلہ نمبر 2 میں صرف عورتوں کو متعلقہ اخبار کے چینل کو جیل میں نہ رکھنے کی سفارش متفقہ سفارش کے نام سے کی گئی ہے۔ جو خلاف واقعہ ہونے کے ساتھ امتیازی ہے۔ سفارش صرف عورتوں کیلئے نہیں بلکہ مردوں کیلئے بھی کی گئی تھی۔ الزام حدود آرڈیننس کے امتیازی ہونے کا تھا لیکن الزام لگانے والے خود امتیازی راستے پر گامزن ہیں۔

مسئلہ نمبر 3۔ قذف کا قانون:

یہ سفارش اور اس کے مندرجات بھی غلط ہیں۔ تہمت زنا لگانے والا عمل زنا چار گواہ نہ پیش کر سکے اور جھوٹا ثابت ہو جائے تو قرآن پاک تہمت لگانے والے پر خود بخود قذف کی سزا جاری کرنے کا حکم نہیں دیتا بلکہ اس صورت میں قذف کی سزا دی جائے گی۔ جب مقذوف یا مقذوفہ اس کا مطالبہ کریں۔ مطالبہ کرنا تو اسی عدالت میں ہو سکتا ہے جس میں تہمت لگانے والا جھوٹا ثابت ہوا ہے۔ نئے سرے مقدمہ درج کرانا، پولیس کے پاس جانا، ایف۔ آئی۔ آر کے بعد وکیل بنانا، وکیل کو پیسے دینا، یہ چیزیں حدود آرڈیننس کا حصہ نہیں بلکہ یہ انگریز کا ظالمانہ نظام ہے۔ "اسلام اور حدود آرڈیننس" کی رو سے مقذوف اور مقذوفہ از خود عدالت کے پوچھنے پر حد قذف کا مطالبہ کرے تو حد لگا دی جائے گی۔ ورنہ نہیں اس لیے کہ "قذف" سے مقذوف اور مقذوفہ کی حیثیت عرفی متاثر ہوئی ہے، حکومت کی نہیں پس اگر جس کی حیثیت عرفی متاثر ہوئی ہے۔ اگر وہ سمجھتا ہے کہ زنا کوئی عیب ہی نہیں ہے۔ جس سے اس کی حیثیت متاثر ہوئی ہے۔ جب کہ بعض مغرب زدہ خواتین جو حدود آرڈیننس کے خلاف ہیں اور وہ کھلم کھلا کہتی ہیں کہ زنا عیب نہیں ہے تو ظاہر بات ہے، وہ مطالبہ نہیں کریں گی کہ اس الزام لگانے والے پر حد قذف جاری کی جائے۔ یا الزام لگانے والا مقذوف یا مقذوفہ کا کوئی عزیز ہو اور مقذوف یا مقذوفہ حد قوف معاف کر دے کہ مطالبہ نہ کرے تو ایسی صورت میں حد قذف نہیں لگے گی۔ البتہ عدالت تعزیری سزا کرنا چاہے تو اسے اختیار ہوگا۔ اس کیلئے مقذوف یا مقذوفہ کی طرف سے مطالبہ کی ضرورت نہیں ہے۔

نئی ایف۔ آئی۔ آر درج کرانے کو حدود آرڈیننس کے کھاتہ میں ڈالنا انتہائی مضحکہ خیز اور جہالت کی بات ہے۔

مسئلہ نمبر 4

حمل (زنا کا ثبوت) کہا گیا ہے کہ زنا کے معاملہ میں ذرا سا بھی شک ہو تو پھر حدود کی سزا دی جا سکتی ہے۔ حدود آرڈیننس میں اس اصول کو پیش نظر نہیں رکھا۔ اس میں بھی غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔

اصلاح:

۱۔ اگر عورت کا "حمل" زنا شمار ہوگا الا یہ کہ عورت دعویٰ کرے کہ اس کے ساتھ کسی نے جبراً زنا کیا ہے۔ یا شبہ کے ساتھ زنا کیا ہے یا اسے پتہ نہیں کہ حمل کیسے ٹھہر گیا ہے اس سے زنا نہیں کیا گیا، اگر قاضی کو یقین ہو جائے کہ عورت سچی ہے تو اس پر حد زنا جاری نہیں کی جائے گی۔ لیکن اگر قاضی کو یقین ہو جائے کہ عورت جھوٹی ہے تو ایسی صورت میں عورت پر اس وقت حد جاری کی جائے گی جب وہ مدت خاص پورا کر کے اس قدر صحت یاب ہو جائے کہ کوڑوں کی سزا کو برداشت کر سکے۔ ایسی صورت میں عورت کو 100 کوڑے لگائے جائیں گے۔ شادی شدہ عورت کیلئے حمل، زنا کا ثبوت نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر 4:

زعفران بی بی کے کیس کا حوالہ صحیح ہے کہ حمل کو زنا کے ثبوت کے طور پر نہیں لینا چاہیے۔ امام ابوحنیفہ کا مسلک بھی ہے اور حدود آرڈیننس اس کے خلاف نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر 5:

سفارش نمبر 5 دی گئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ شریعت کے تحت زنا کے مقدمے کے اندراج کی خاطر چار گواہوں کی غیر موجودگی میں زنا ثابت نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اس کا اندراج بھی نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی جرم ثابت نہیں ہوا تو آپ اللہ تعالیٰ کی حد یا انسانوں کے بنائے ہوئے قانون (تعزیر) کے تحت کوئی سزا نہیں دے سکتے۔ اس سفارش میں:

ا۔ کہا گیا ہے کہ اگر جرم ثابت نہ ہو تو سزا نہیں دی جا سکتی۔ یہ صحیح ہے لیکن اگر ثبوت جرم کے بغیر کسی جج نے سزا دی ہے تو قانون کا تصور نہیں ہے۔ قانون تو جو بیان کیا گیا ہے وہی ہے اور وہ صحیح ہے اس لیے اس کا الزام حدود آرڈیننس پر نہیں بلکہ جج پر عائد کریں۔

مسئلہ نمبر 6:

سفارش نمبر 6۔ غلط قیاس آرائی کر کے کہا گیا ہے کہ "حدود آرڈیننس میں کہا گیا ہے کہ جرم اگر پوری طرح ثابت ہو جائے تو حد کی سزا نافذ ہو اور کم درجے میں ثابت ہو تو تعزیر کی سزا نافذ ہوگی" اور پھر اسے اخلاقیات قانون کے خلاف قرار دیا گیا ہے۔ جواب یہ ہے کہ اس بات کو بھی معترضین اور سفارش کنندہ نہیں سمجھ سکے۔ اس کا تعلق اس بات سے نہیں کہ چار گواہوں سے کم تر گواہوں سے ثابت ہو تو تعزیری سزا ہوگی بلکہ اس بات سے ہے کہ چار گواہوں سے ثابت ہو جانے کے باوجود اگر سزا شبہ کے سبب ساقط ہونے کی صورت میں تعزیری سزا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک آدمی پر اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا ثابت ہو گیا اس جرم پر اس کے خلاف "رجم" کی سزا کا حکم تھا، لیکن اس شخص نے جواب دعویٰ میں کہا کہ مجھے غلطی لگی ہے میں نے سمجھا کہ میری بیوی کی لونڈی میری لونڈی کے حکم میں ہے اور اپنی لونڈی سے مباشرت جائز ہے۔ چنانچہ اسے غلطی کا یہ فائدہ دیا گیا ہے، اس طرح وہ رجم سے تو بچ گیا لیکن 100 کوڑوں کی سزا سے نہ بچ سکا۔

مسئلہ نمبر 7۔ زنا بالرضا اور زنا بالجبر کیلئے شہادتوں کا فرق:

مسئلہ میں درج عبارت سے توہین قرآن پاک ہوتی ہے۔ نعوذ باللہ چار شہادتوں کے قانون کی صراحت کا اعلان کیا گیا ہے جو حدود اللہ کی توہین ہے۔ دعویٰ تو یہ ہے کہ حدود آرڈیننس جو انسان کی ترتیب دیا ہوا ہے ہم اس کے خلاف ہیں لیکن یہاں ان لوگوں کے اندر کا چور سامنے آگیا کہ حدود آرڈیننس کے ضمن میں حدود اللہ کی [illegible] مقصود [illegible] ہے۔

[illegible]

ا۔ زنا بالجبر [illegible] مدعیہ کا استغاثہ درج کیا جائے [illegible] اگرچہ اس کے پاس گواہ نہ ہوں۔

• ملزم یا ملزموں کو گرفتار کیا جائے گا۔

• انہیں حقیقت کے اقرار پر مجبور کرنے کیلئے جو کارروائی دائرہ انصاف میں رہ کر کی جائے گی اس کی اجازت دی جائے گی۔

زنا بالجبر کو [illegible] مسئلہ کو نہ سمجھنے کے سبب ہے۔ [illegible] بھی حرابہ کی سزا جاری نہیں ہوئی۔ [illegible] صورت میں جب ڈاکو لوٹنے کے ساتھ عصمت دری کریں تو ان پر ڈاکے کی سزا اس وجہ سے نہیں کہ انہوں نے عصمت دری کی ہے، بلکہ اس سبب سے ہے کہ وہ ڈاکو ہیں۔ بعض مفسرین جیسے علامہ قرطبی وغیرہ نے اس صورت کو بیان کیا ہے لیکن معترضین اس کو سمجھ نہیں سکے اور اس مخصوص شکل کو انہوں نے مطلقاً زنا بالجبر کی سزا سمجھ لیا۔

مسئلہ نمبر 8:

غیر مسلم کو حدود اللہ کے نفاذ سے مستثنیٰ قرار دینے کی ناپاک کوشش کی ہے، حالانکہ دنیا کے کسی بھی قانون میں مسلم اور غیر مسلم کے لحاظ سے ان احکام میں فرق نہیں ہے کیا برطانیہ اور یورپ میں مسلمانوں کیلئے الگ قانون ہے اور صلیبیوں اور یہودیوں کیلئے الگ قانون ہے؟ کیا یورپ میں مسلمان اپنی بیٹی کو زنا سے روک سکتا ہے؟ اگر روکے گا تو مسلمان کو گرفتار کیا جائے گا اور سزا دی جائے گی حالانکہ اسلام میں زنا حرام ہے البتہ اسلام نے غیر مسلم کو رعایت دی ہے کہ ان پر رجم نہیں ہے، کہ وہ محصن نہیں، محصن ہونے کیلئے پہلی شرط اسلام ہے۔ اور دوسری شرط آزاد عورت سے نکاح اور نکاح کی حالت میں مباشرت ہے۔

> جھوٹی ایف آئی آر کا حدود آرڈیننس سے تعلق نہیں بلکہ مروجہ انگریزی قانون کا تحفہ ہے اس کے ساتھ حدود آرڈیننس کو منسلک کرنا بددیانتی ہے

اعتراض اور سفارش:

گواہوں کے معیار کا تعین کرتے وقت حدود آرڈیننس میں مذہب اور جنس کی بنیاد پر تمیز کی گئی ہے۔ اس کو کہا گیا ہے کہ یہ شریعت کے منافی ہے۔

اصلاح:

بے شک یہ انگریز کی شریعت کے منافی ہے۔ لیکن یہ تو قرآن و حدیث سے قطعیت سے ثابت ہے، یہ انسانوں کا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔

مولانا محمد الحسن [illegible]

آنحضرت ﷺ کی تمام زندگی درویشانہ اور فقیرانہ تھی۔ دو دو مہینہ تک گھر میں چولہا نہیں جلتا [illegible]

چاہیں خرچ کریں۔ مگر حضور پر نور ﷺ ان زمینوں کی آمدنی سے بقدر ضرورت اپنے اہل و عیال کا خرچ لیتے تھے اور باقی کل آمدنی اسلام اور [illegible]

اور احسان سے کہیں زیادہ محبوب ہے۔

صدیق اکبرؓ کا یہ جواب حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کو ناگوار گزرا اور بشری تقاضا کے پیش نظر [illegible]

پیغمبر ﷺ کی یہ حدیث سنا دی تو عجب نہیں کہ ان کو اس طلب کرنے پر ایک درجہ ندامت اور شرمندگی ہوئی ہو۔ اس لیے کہ اولیاء کاملین کا ہمیشہ سے یہ [illegible]

اور علیحدگی کا سبب دراصل یہ ندامت اور اپنی علالت اور والد بزرگوار کی وفات کا صدمہ تھا۔ باقی ناراضگی کی وجہ سے علیحدگی اختیار کرنا اور سلام و کلام [illegible]

عارضی اور وقتی ناراضگی کا چونکہ سبب غلط فہمی ہوتا ہے تو جونہی غلط فہمی دور ہوتی ہے تو یہ ناراضگی بھی ختم ہو جاتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات اہل اللہ کی یہ عارضی [illegible]

کے بعد بھی اگر کوئی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے غصہ رکھتا ہے تو بڑے شوق سے رکھے۔ اس کی ناراضگی اور غصہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیلئے [illegible]

سے پہلے نہ ملا تھا تو اب بہترین موقع تھا کہ باغ کو اس کے مستحقین کے مابین تقسیم کر دیا جاتا۔

لیکن تاریخ گواہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ [illegible]

ا۔ جھوٹی ایف آئی آر کا حدود آرڈیننس سے تعلق نہیں بلکہ مروجہ انگریزی قانون کا تحفہ ہے۔ اس کے

مقذوف یا مقذوفہ اس کا مطالبہ کریں۔ مطالبہ کرتا تو اسی عدالت میں ہوسکتا ہے جس میں تہمت لگانے والا جھوٹا

کی کہ الزام لگانے والے پر حد قذف جاری کی جائے۔ یا الزام لگانے والا مقذوف یا مقذوفہ کا کوئی عزیز ہو اور

اصلاح:

باکرہ عورت کا ''حمل'' زنا شمار ہوگا الا یہ کہ عورت دعویٰ

بھی ہے اور حدود آرڈیننس اس کے خلاف نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر 5:

سکتی۔ یہ صحیح ہے لیکن اگر ثبوت جرم کے بغیر کسی جج نے سزا دی ہے تو قانون کا تصور نہیں ہے۔ قانون تو جو بیان

ہوتی ہے۔ خود بانفہ چار شہادتوں کے قانون کی مزاحمت کا اعلان کیا گیا ہے جو حدود اللہ کی توہین

قرآن و حدیث سے قطعیت سے ثابت ہے یہ انسانوں کا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔

میراث نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں صدیقی رضؓ کردار

مولانا محمود الحسن منیر

آنحضرت ﷺ کی تمام زندگی درویشانہ اور فقیرانہ تھی۔ دو دو مہینہ تک گھر میں چولہا نہیں جلتا تھا۔ پانی اور کھجور پر گزارا فرماتے تھے۔ کچے حجروں میں زندگی بسر فرماتے تھے۔ کمبل پوش تھے اور بورے اور ٹاٹ پر تشریف فرماتے تھے۔ آپ ﷺ اپنے پاس کچھ رہنے ہی نہیں دیتے تھے۔ جونہی آتا۔ فوراً صدقہ اور خیرات فرما دیتے تھے۔ اپنے پاس کچھ رکھتے تو حصہ میں آتا۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ جو ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے فرماتے ہیں۔

''آنحضرت ﷺ نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی درہم چھوڑا اور نہ دینار اور نہ غلام اور نہ باندی نہ اور کوئی شے۔ مگر ایک سفید خچر اور ہتھیار اور کچھ زمین جس کو اپنی زندگی ہی میں مسلمانوں کیلئے صدقہ (وقف) کر گئے تھے''۔ (بخاری شریف)

چاہیں خرچ کریں۔ مگر حضور پرنور ﷺ ان زمینوں کی آمدنی سے بقدر ضرورت اپنے اہل و عیال کا خرچ لیتے تھے اور باقی کل آمدنی اسلام اور مسلمانوں کی ضرورتوں اور مصلحتوں میں خرچ فرماتے تھے۔ بظاہر ان جائیدادوں میں آپ ﷺ کا تصرف مالکانہ تھا۔ مگر درحقیقت متولی کی حیثیت سے تھا۔ کیونکہ یہ زمینیں اللہ کی تھیں اور آپ ﷺ کے حکم سے ان کے متولی تھے۔ اس کے حکم کے مطابق خرچ کرتے تھے۔ چونکہ خداوند ذوالجلال کی طرف سے یہ حکم تھا کہ ان زمینوں کی آمدنی سے اپنے اہل و عیال کا سالانہ خرچ بھی دے دیا کریں۔ اس لئے آپ ﷺ مدینہ کی جائیداد سے ازواج مطہرات کا سالانہ خرچ بھی ادا کرتے تھے۔

حضرات اہل بیت کو آپ ﷺ کی وفات کے بعد یہ خیال ہوا کہ یہ زمینیں رسول اللہ ﷺ کی ملکیت اور ذاتی جائیداد تھیں۔ اس لیے بطور وراثت اہل بیت پر تقسیم ہونی چاہئیں۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی

اور احسان سے کہیں زیادہ محبوب ہے۔

صدیق اکبرؓ کا یہ جواب حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کو ناگوار گزرا اور بشری تقاضا کے پیش نظر رنجیدہ ہوئیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہ تو بیٹھے کر حضرت سیدہ کے رنج و ملال کی وجہ سے بے چین اور بے تاب ہو گئے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عمل تو اسی پر کیا جو نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ کسی کو اس جائیداد میں سے بطور وراثت کچھ نہیں دینا۔ حتیٰ کہ اپنی بیٹی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (جو کہ حضور اکرم ﷺ کی زوجہ تھیں) کو بھی اس میں سے کچھ نہیں دیا اور نہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا (یہ بھی زوجہ نبی ﷺ تھیں) کو کچھ دیا اور نہ ازواج مطہرات کو کچھ دیا۔ البتہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کو راضی کر لیا اور ان کے گھر تشریف لے گئے اور ان سے معذرت کی۔ یہاں تک کہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے راضی ہو گئیں۔

پیغمبر ﷺ کی یہ حدیث سنا دی تو عجب نہیں کہ ان کو اس طلب کرنے پر ایک وجہ ندامت اور شرمندگی ہوئی ہو۔ اس لیے کہ اولیاء کاملین کا ہمیشہ سے یہ طریقہ رہا ہے کہ اگر ان سے کوئی ذرہ برابر بھی بے اعتدالی یا کوئی خطاء و غفلت ہو جاتی تو وہ اس پر تو بہت زیادہ نادم اور شرمندہ ہوتے تھے۔ چنانچہ

اور علیحدگی کا سبب دراصل یہ ندامت اور وہی ملالت اور والد بزرگوار کی وفات کا صدمہ تھا۔ باقی ناراضگی کی وجہ سے علیحدگی اختیار کرنا اور سلام و کلام ترک کر دینا یہ تو تین دن سے زائد حرام ہے۔ تو سیدہ رضی اللہ عنہا اس کا عمر بھر کیسے ارتکاب کر سکتی تھیں۔ جیسا کہ ظاہر بینوں نے یہ سمجھا کہ شاید یہ

عارضی اور وقتی ناراضگی کا چونکہ سبب غلط فہمی ہوتا ہے تو جونہی غلط فہمی دور ہوتی ہے تو یہ ناراضگی بھی ختم ہو جاتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات اہل اللہ کی یہ عارضی ناراضگیاں ان کے باہمی محبت کے اضافے کا سبب ثابت ہوتی ہیں۔

لہٰذا اگر مان بھی لیا جائے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا

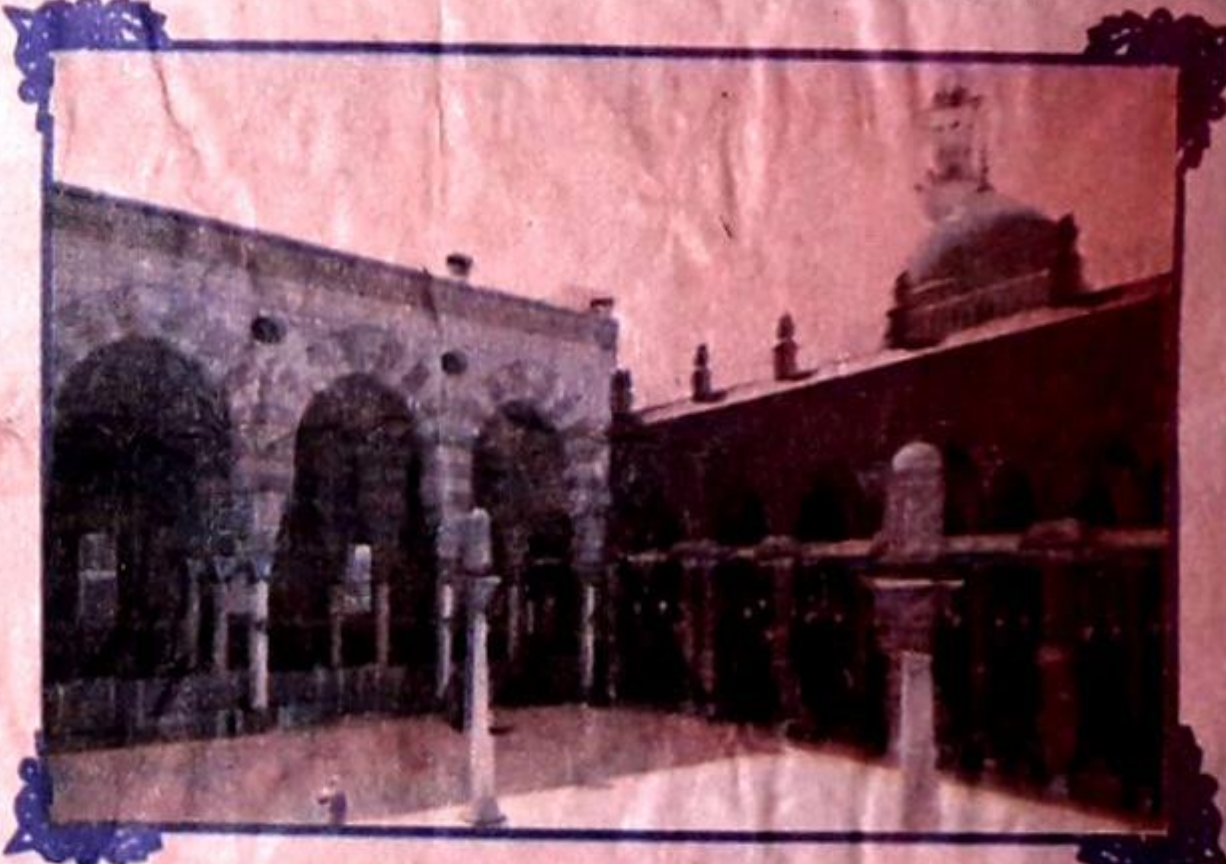
کے بعد بھی اگر کوئی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے غصہ رکھتا ہے تو یہ شوق سے رکھے۔ اس کی ناراضگی اور غصہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیلئے نقصان دہ نہیں۔

اب صرف یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے ایسے صدمے اور رنج کے

سے پہلے نہ ملا تھا تو اب بہترین موقع تھا کہ باغ کو اس کے مستحقین کے مابین تقسیم کر دیا جاتا۔

لیکن تاریخ گواہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے انتظام کو حسب سابق رکھا۔ اس سے یہ واضح ہو گیا کہ ان کے نزدیک بھی میراث نبوی کی یہی حیثیت تھی جو آپ سے پہلے خلفاء راشدین

خلفائے کرامؓ نے خود زمانہ خلافت میں فقیرانہ اور درویشانہ زندگی بسر کی



حضرت آدم علیہ السلام کا بھول کر گندم کھانے پر نادم ہونا اور حضرت نوح علیہ السلام کا بے خبری میں اپنے بیٹے کیلئے نجات کی دعا پر نادم ہونا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قتل پر شرمندہ ہونا خود قرآن کریم میں موجود ہے۔

پس عجب نہیں کہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کو اس پر ندامت ہوئی ہو کہ میں نے لاعلمی میں میراث

علیحدگی اور یکسوئی غصہ ناراضگی کی وجہ ہے۔ اس لیے ان روایت کرنے والوں نے اپنی سمجھ کے مطابق وجدت کے بجائے لفظ ''غضبت'' سے روایت کر دیا کیونکہ لفظ اور وجدت اپنے اندر ہی کی وسعت کی وجہ سے بہرحال غضبت کے معنی بھی رکھتا ہے۔ جبکہ صحیح روایت وجدت فاطمہ حزنت کے معنیٰ میں ہے اور کسی خطاء پر ندامت اور شرمندگی کا ہونا شرعی

رضی اللہ عنہا اس بارے میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے رنجیدہ اور ناراض ہوئیں تب بھی اس سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قصوروار ہونا تو ثابت نہیں ہوتا۔ ممکن ہے کہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کسی غلط فہمی کی بناء پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قصوروار سمجھ کر ناراض اور غصہ ہو گئی ہوں۔ اس نوعیت کی غلط فہمی کی بناء پر انبیاء و مرسلین

وقت میراث کیوں طلب کی۔ تو اس حوالہ سے عرض یہ ہے کہ معاذ اللہ ان کا مقصود مال و متاع کا حصول نہ تھا بلکہ تبرک نبوی اور یادگار پدری پیش نظر تھا۔ نیز رزق حلال کی طلب اولیاء اور اتقیاء کا ہمیشہ سے شعار رہی ہے اور ظاہر ہے کہ متروکہ نبوی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی مال حلال نہیں ہو سکتا۔ کہ جس میں کسی قسم کی بھی حرمت یا کراہت کا بھی احتمال نہیں۔

پس حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کو یہ خیال ہوا کہ اگر آپ کا متروکہ مجھ کو مل جائے تو بلاشبہ رزق حلال سے بے فکری ہو جائے گی اور آپ کا تبرک اور آپ

کے ہاں تھی۔ پھر اگر بالفرض مان ہی لیا جائے کہ اہل بیت کا حق تھا۔ تو خلفاء رحمہ نے ان کو نہیں دیا بلکہ غصب کر لیا۔ اس خیال کے حاملین کو یہ بھی سوچ لینا چاہئے کہ خود خلفاء کرام نے تو زمانہ خلافت میں فقیرانہ اور درویشانہ زندگی گزاری اور اہل بیت عظام کو یک وقت پچاس پچاس اور ساٹھ ساٹھ ہزار درہم و دینار دیا کرتے تھے۔ ہر مرتبہ کا عطیہ باغ فدک کی قیمت سے کم ہوتا تھا۔ پھر دیگر عطیات کو چھوڑیئے۔ صرف ایک مرتبہ کے عطیہ کو دیکھ لیا جائے کہ جس وقت ایران کی شہزادی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت کوئی درہم دینار چھوڑا اور نہ غلام اور باندی مگر ایک سفید خچر ہتھیار اور کچھ زمین جس کو اپنی زندگی ہی میں مسلمانوں کیلئے صدقہ (وقف) کر گئے تھے..... بخاری شریف

اولیاء کاملین کا ہمیشہ سے یہ طریقہ رہا ہے کہ اگر ان سے کوئی ذرہ برابر بھی بے اعتدالی یا کوئی خطاء و غفلت ہو جاتی تو وہ اس پر بہت زیادہ نادم اور شرمندہ ہوتے تھے



عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جس زمین کا ذکر ہے۔ اس سے تین قسم کی جائیدادیں مراد ہیں۔ جائیداد مدینہ، جائیداد خیبر اور باغ فدک اول الذکر جائیداد آپ قبضہ میں تھی۔ اس زمین کی آمدنی سے پہلے اپنے اہل و عیال کا سالانہ خرچ پورا کرتے تھے اور جو بچتا تھا۔ اس سے آپ ﷺ گھوڑے اور سامان جہاد خریدتے تھے۔ (صحیح بخاری)

آخر الذکر دونوں زمینوں سے جو آمدنی ہوتی اس کو وقتی اور ہنگامی ضروریات میں خرچ کرتے تھے۔

یہ زمینیں بظاہر رسول اللہ ﷺ کی سمجھی جاتی تھیں کیونکہ تاحین حیات آپ کے قبضہ میں رہیں حق جل شانہ کی طرف سے آپ کو اختیار تھا کہ جس طرح

اللہ عنہا نے ان جائیدادوں میں سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اپنا حصہ طلب کیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ ہم گروہ انبیاء نہ کسی کے مال کے وارث ہیں اور نہ ہمارا کوئی وارث بنتا ہے۔ ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ سب فی سبیل اللہ صدقہ اور خیرات ہوتا ہے۔ البتہ جو نفقہ اور خرچ ان میں اہل بیت کیلئے مقرر ہے۔ وہ بدستور اسی طرح جاری رہے گا اور جس جس کام میں نبی کریم ﷺ خرچ کرتے تھے۔ ابوبکر صدیقؓ بھی اسی طرح خرچ کریگا اور آل رسول ﷺ اب بھی اسی طرح کھائے گی۔ جس طرح نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کھاتی تھی اور خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کی قرابت کے ساتھ سلوک اور احسان مجھے اپنی قرابت کے سلوک

اب حضرت سیدہ کے حوالے سے یہ سوال اٹھتا ہے کہ سیدہ رضی اللہ عنہا ارشاد نبوی ﷺ لانورث ماترکنا صدقۃ سننے کے بعد ناراض اور غصہ کیوں ہو گئیں۔ انہیں تو والد بزرگوار کے ارشاد کو دل و جان سے قبول کر لینا چاہئے تھا۔

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی ناراضگی کے متعلق احادیث میں جو عام طور پر الفاظ ملتے ہیں وہ غضبت اور وجدت کے ہیں۔ جہاں تک لفظ وجدت کا تعلق ہے تو وہ جس طرح ''غصہ'' اور ''ناراضگی'' پر دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح ''رنج و ملال'' اور ''حزن و غم'' پر بھی دلالت کرتا ہے۔

لہٰذا حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے جب حضرت صدیق اکبرم رضی اللہ عنہ سے اپنا حصہ میراث طلب کیا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کو

کا سوال کیوں کر دیا۔ اگر مجھ کو پہلے اس حدیث کی خبر ہوتی تو ہرگز میراث کا سوال نہ کرتی۔ پھر اس ندامت اور شرمندگی میں حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کا سلسلہ شروع ہو گیا جس کی وجہ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رابطے میں فرق آ گیا تھا اور پھر اس کے ساتھ ساتھ حضور پرنور ﷺ کی وفات کا صدمہ بھی دامن گیر تھا۔ یہ بھی واضح رہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کے محرم نہ تھے جن کے ساتھ ہمیشہ آپ کو کلام اور سلام کا اتفاق ہوتا۔ پھر اس معاملہ کی وجہ سے اس کو ترک کر دیا گیا ہو۔ بلکہ اس معاملہ سے پہلے بھی ضرورت پڑنے پر بھی رابطہ ہوتا تھا۔ اس واقعہ کے بعد بیماری اور وقت کی قلت کی وجہ سے ضرورت بھی نہیں پڑی کہ وہ رابطہ کرتیں۔ پس حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کی یکسوئی

تقاضے کی وجہ سے ایک طبعی اور جبلی چیز ہے۔ پھر ایک معمولی سی خطاء پر اتنا زیادہ نادم اور شرمندہ ہونا یقیناً سیدہ رضی اللہ عنہا کی کمال ولایت کی دلیل ہے کیونکہ اہل اللہ خلاف اولیٰ امور کے ارتکاب پر یوں ہی نادم ہوا کرتے ہیں اور اگر بالفرض ''وجدت'' کے الفاظ سے غصہ اور ناراضگی ہی کے معنی لیے جائیں تو پھر بھی حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا پر کوئی الزام نہیں آتا۔ کیونکہ وقتی اور عارضی طور پر کچھ رنجش ہو جانا یہ تو شان نبوت کے بھی خلاف نہیں۔ کیونکہ اس کا سبب غلط فہمی ہوتا ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہم السلام کے درمیان اسی نوعیت کی رنجش آئی تھی۔ تو جب یہ عارضی اور وقتی ناراضگی نبوت کی شان کے خلاف نہیں تو شان صحابیت کے خلاف کیسے ہو سکتی ہے۔ ایسے امور کاملین کے مابین بھی پیش آ جایا کرتے ہیں۔ کیونکہ اس

کو بھی باہم غصہ پیش آ جاتا ہے۔ حالانکہ یقینی طور پر معصوم ہوتے ہیں۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام دونوں کے دونوں باہم ایک دوسرے سے ناراض ہونے کے باوجود بے قصور اور معذور تھے۔ اس طرح اس مقدمہ میراث میں بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بے قصور اور معذور ہیں لیکن اس کے باوجود بھی کوئی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو قصوروار گرداننے پر اصرار کرے تو اس کو یہ دیکھ لینا چاہئے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تو حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کو گھر جا کر راضی ہو گئیں تو اب سیدہ رضی اللہ عنہا کی اتباع میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے راضی ہو جانا چاہئے۔

حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کے راضی ہو جانے

کی نشانی دل کی تسلی کا سامان بنے گی۔

اس سلسلہ میں سیدنا ابوبکر صدیق کا موقف اس حوالے سے بھی مضبوط معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت علیؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو وہ باغ حسب دستور آپ کی نگرانی میں آ گیا اور آپ نے بھی اس باغ کی حیثیت کو حسب سابق رکھا اور کسی قسم کا کوئی ذاتی تصرف اس میں نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی دور خلافت میں اس باغ کا انتظام اسی طرح رکھا۔ جس طرح سابق خلفاء کے زمانے میں تھا۔ اگر یہ باغ اہل بیت کا حق تھا۔ جو ان کو اس

شیر بانو سیدنا عمر فاروق کے زمانہ میں مقید ہو کر آئیں ... حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ کو شیر بانو مع زیور جواہرات کے ان کو عطا کی جس کا ... اور موتی اتنی قیمت رکھتا تھا کہ ایک موتی کی قیمت سے کم از کم سو باغ فدک خریدے جائیں۔ پس اگر بالفرض باغ فدک چھین ہی لیا تھا۔ مگر جب اس کے بعد اس قدر بیش بہا عطایا اور ہدایا دے دیئے کہ جن سے ہزاروں باغ فدک خریدے جائیں تو کیا یہ شکوہ کا مقام ہے یا شکرگزاری کا۔

اسلامی و ملی ایڈیشن

انٹرویو: حافظ نعیم

ڈاکٹر سرفراز نعیمی، مولانا محمد حسین نعیمی کے صاحبزادے ہیں۔ گڑھی شاہو میں واقع جامعہ نعیمیہ کے

ہیں ان کا انحصار قاضی کے مطابق معاملے کی نگینی اور حالات پر ہو سکتا ہے۔ سزاؤں یا حدود اللہ کا مقصد معاشرے کے اندر پائے جانے والی بدامنی انتشار ایک دوسرے کے حقوق کو ضبط کرنا امن عامہ کے حقوق کو ضبط

جہاں فوجی حکمران معاون ہیں ان کے ساتھ ساتھ این جی اوز کو بھی متحرک کر دیا ہے۔ تاکہ عوام کے ذہنوں کی برینگ کریں اور جب یہ آرڈیننس کی شکل میں منسوخ کرایا جائے تو موثر رد عمل ظاہر نہ ہو سکے۔ حدود

سکتے ہیں۔ اس لئے وہ این جی اوز کو اپنے مقاصد کیلئے استعمال کر کے جہاں امریکہ کے مقاصد کو پورا کرنے کے درپے ہیں۔ وہاں پاکستان میں فحاشی، عریانی، بدکاری، لوٹ مار ان چیزوں کو قانون کے دائرے سے

حدود آرڈیننس کی منسوخی کا مطالبہ غیر ملکی ایجنڈے کا حصہ ہے

جامعہ نعیمیہ کے مہتمم اور تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے مرکزی رہنما ڈاکٹر سرفراز نعیمی سے گفتگو

مہتمم وفاق تنظیم المدارس کے سیکرٹری جنرل، اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے مرکزی سیکرٹری جنرل تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ محاذ کے مرکزی رہنما اور محاذ اہلسنت کے مرکزی صدر ہیں۔ وہ ناموس رسالت ﷺ کے حوالے سے تقریباً 2 ماہ سے زائد عرصہ قید و بند بھی رہے۔ وہ دینی مدارس اور تنظیم المدارس کے فارغ التحصیل ایم اے اسلامیات اور پی ایچ ڈی کئے ہوئے ہیں۔ ہمارے ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے کہا کہ ذیل میں حدود آرڈیننس کے حوالے سے ان کی گفتگو پیش خدمت ہے۔

"اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ حدود میں کسی تبدیلی کرنے کا حق نہیں ہے اور وہ سزائیں جو تعزیرات کہلاتی ہیں۔ ان میں معاملے کی نگینی اور حالات کے مطابق قاضی تبدیلی کر سکتا ہے۔ معاشرہ میں پائی جانے والی خرابیوں کو روکنے کیلئے ہر معاشرہ میں سزائیں مقرر ہیں۔ اسی طرح اسلام نے بھی سزائیں مقرر کی ہیں۔ پاکستان میں روشن خیالی کے نام پر قوم کو بے وقوف بنانے کی پرانی روش اختیار کی جا رہی ہے۔ نصاب تعلیم سے طریقہ نماز جہاد کے متعلق قرآنی آیات اور اب ابتدائی 2 سالوں سے اسلامیات کو ختم کرنا عالم کفر کی اسلام کے خلاف بڑی سازش ہے۔ ایسی روشن خیالی جب امریکہ میں عام ہوئی تو خود امریکی جج لنڈسے نے کہا کہ امریکہ میں تقریباً 20 فیصد لڑکیاں شادی سے پہلے

کرنا آبرو، مال اور جانوں کا غیر محفوظ ہو جانا ان کو روکنے کیلئے ہر معاشرے میں سزائیں مقرر ہیں۔ خواہ مسلمانوں کا معاشرہ یا غیر مسلم البتہ سزاؤں کے نفاذ میں مقامی حالات کا اعتبار بھی کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں اس وقت جو حدود کا مسئلہ چلایا جا رہا ہے اس کے پس منظر کو دیکھنا اور ذہن میں رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ 10 فروری 1979ء کو ضیاء الحق نے مختلف آرڈیننس کے اندر ان حقوق کا اجراء کیا تھا۔ 27 سال کے بعد یہ مسئلہ کیوں پیدا کیا گیا اور اسے ایک پراپیگنڈے اور میڈیا کے حوالے سے ایک خاص طبقے نے اجاگر کیوں کیا اس لئے یہ تبدیلیاں پاکستانی معاشرے کی ضرورت نہیں بلکہ نیو ورلڈ آرڈر کا ایک حصہ ہے اور اس آرڈر کیلئے جس قدر بہترین معاون افراد کسی ملک پر جابرانہ اور آمرانہ قبضہ کرنے والے افراد ہو سکتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں جمہوریت کے ذریعے نافذ کرنے والے حکمران معاون نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ اس وقت پرویز مشرف کی شکل میں ایک بہترین معاون اور آلہ کار دستیاب ہے۔ اس کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل

آرڈیننس میں قانونی نقطہ نگاہ سے کوئی کمی یا نقص یا زیادتی نہیں ہے۔ بلکہ یہ ضرورت ہے طبقہ اشرافیہ کی

نکال کر اپنے لئے راہیں تلاش کر رہے ہیں تاکہ ان پر کوئی گرفت نہ کر سکے۔ اصل ضرورت آرڈیننس میں

تقاضا کرتا ہے اور آئین جس شکل میں موجود ہے اس پر کما حقہ عمل ہو رہا ہے۔ ہر شکل میں قانون خواہ وہ آرڈیننس کی شکل میں ہو یا کسی دوسری شکل میں علی ہذا قیاس جو اس وقت اصلاح کی ضرورت ہے۔ وہ پولیس کی ہے کیونکہ پولیس ایسا محکمہ ہے کہ جو ہر قسم کے قانون کو غیر موثر کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہے اور کرتا بھی ہے۔ اصل ضرورت پولیس کو بدعنوانیوں سے پاک کرنے کی ہے حکمرانوں سے اور ان کے ایوانوں سے جو غیر قانونی کام کروائے جاتے ہیں۔ اس کی آڑ میں پولیس اپنے لئے ذرائع آمدن پیدا کر کے ناانصافی کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرتی ہے۔ یہ عورتوں کے مسائل اور حقوق کے علمبردار این جی اوز نے آج تک ملک میں ظلم و زیادتی ناانصافی جبر و تشدد اور غیر آئینی اور غیر قانونی رویوں کے بارے میں احتجاج کبھی نہیں کیا۔

انہوں نے کہا کہ احتجاج ہمیشہ قرآنی تعلیمات کے ختم کرنے میں ہی نظر آتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے فقہاء اور وکلاء نے تفصیلاً ان آرڈیننس کو دوبارہ دیکھا ہے اس میں سوائے چند ایک کی اصلاح کئے جانے کے علاوہ کوئی نقص یا کمی نہیں پاتی۔ انہوں نے کہا کہ منسوخی کا مطالبہ کرنا اصل میں غیر ملکی

جس کے تمام قوانین و ضوابط قرآن و سنت کے مطابق تشکیل پاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم بن گوریان نے سوربن یونیورسٹی پیرس میں کہا تھا کہ "عقائد اسلام کی دعویدار ریاست (پاکستان) ہمارے وجود کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔

ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر کی تعلیمی رپورٹ میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ہم دنیا میں ایسا نظام تعلیم قائم کریں گے جس سے اگر مسلمان عیسائی نہ بھی ہوئے تو وہ مسلمان نہیں رہیں گے۔ ان مکروہ عزائم کی روشنی میں نصاب تعلیم سے جہاد کا اخراج، جنگ بدر و احد کے ابواب ختم کرنا، اسلامیات سے طریقہ نماز کا خاتمہ، میلاد النبی ﷺ کے بجائے گوتم بدھ کو شامل نصاب کرنا، بزرگان دین کے عرس کے ابواب میں بھنگوا، ڈھول تاشہ، گھوڑ دوڑ وغیرہ ایسے امور کو عرس کا لازمی حصہ قرار دینا۔ نیز مطالعہ پاکستان کے ابواب میں دو قومی نظریہ کے مخالفین کی تشہیر وغیرہ ایسے امور ہیں کہ جو ابتدائی مرحلہ کہلاتا ہے۔ اب پورے شدومد سے سرکاری سرپرستی میں جشن بہاراں کے نام سے بسنت منانا، میراتھن ریسوں کا انعقاد، ویلنٹائن ڈے، سال نو کے جشن اور بالخصوص عورتوں کو اسمبلیوں میں 33 فیصد نمائندگی دینا جبکہ انڈیا اور امریکہ میں بھی اتنی نمائندگی نہ دی گئی ہو۔ مرد و زن کا سرعام اختلاط یہ وہ امور ہیں جو روشن خیالی کے نام پر رواج دیئے جا رہے ہیں۔ ایسی روشن خیالی جب امریکہ میں عام ہوئی تو خود

اصلی ضرورت پولیس کو بدعنوانیوں سے پاک کرنے کی ہے

امریکی جج لنڈسے نے کہا کہ امریکہ میں کم و بیش بیس فیصد کالج کی لڑکیاں شادی سے پہلے ہی حاملہ ہو چکی ہوتی ہیں۔ نیز اس سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اس کی خطرناک صورتحال بھی بیان کی گئی ہے۔ روشن خیالی تو نور ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ: اللہ مومنوں کا ولی ہے انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے جبکہ کافروں کے ولی طاغوت ہیں جو انہیں روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔ لہٰذا روشن خیالی قرآن و سنت کی تعلیمات ہیں۔ ان پر عمل کر کے ہی امن و آشتی اور ترقی کی منازل طے کی جا سکتی ہیں اور جو روشن خیالی ہمارے حکمران لا رہے ہیں اس کے متعلق علامہ اقبال نے عرصہ پہلے فرما دیا تھا

لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی

ڈھونڈ لی قوم نے فلاح کی راہ

یہ ڈراما دکھائے گا کیا سین

پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

حدود اللہ اور حدود آرڈیننس دو مختلف چیزیں ہیں جس میں امتیاز نہیں کیا جا سکتا

یہ تبدیلیاں پاکستانی معاشرے کی ضرورت نہیں بلکہ نیو ورلڈ آرڈر کا ایک حصہ ہے

ہی حاملہ ہو چکی ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے مزید کہا کہ حدود اللہ اور حدود آرڈیننس 2 مختلف چیزیں ہیں جس میں امتیاز کیا جانا ضروری ہے۔ حدود اللہ وہ سزائیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اور یہ اس کا حق ہے شرعی طور پر ہے۔ جو سزائیں ہیں نہ کم کی جا سکتی ہیں اور نہ زیادہ اس لئے اللہ تعالیٰ نے 5 جرموں کی سزا بیان کی ہے۔ 1 - حد سرقہ 2 - حد زنا 3 - تہمت کرنا 4 - شراب نوشی اور 5 - راہزنی کی حد ہے اور قرآن میں مختلف مقامات پر ان کی سزائیں مقرر کی ہیں۔ اس لئے کسی عدلیہ مقننہ یا حکومت کو حق نہیں پہنچتا کہ ان میں تبدیلی کی جائے اور وہ سزائیں جو تعزیرات کہلاتی

کرنے کے درپے ہو گئے ہیں۔ بہت سے مقاصد اس نے حاصل کر لئے اب وہ حدود آرڈیننس اور نصاب تعلیم میں شامل اسلامی نصاب کو خارج کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس سے بچوں کی تربیت جس انداز

جس میں وردی والے عدلیہ بیورو کریٹس ثروت مند طبقہ جاگیردار اور سیکولر

قرآن میں مختلف مقامات پر حدود آرڈیننس کے حوالے سے سزائیں مقرر ہیں اس لئے کسی عدلیہ مقننہ یا حکومت کو حق نہیں پہنچتا کہ ان میں تبدیلی کی جائے

ایجنڈے کا حصہ ہے۔ بیماری کا علاج مریض کو مارنا نہیں اس کی اصلاح کرنا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ملک پاکستان میں روشن خیالی کے نام پر قوم کو بیوقوف بنانے کی پرانی روش اختیار کی جا رہی ہے اور یہ سلسلہ نصاب تعلیم کے حوالے سے بالخصوص قوم کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے

تبدیلی کی نہیں بلکہ ملک میں جتنے قوانین نافذ العمل ہیں ان کے ثمرات اتنے ہی نکل رہے ہیں۔ جس کا قانونی

حکمران اور سیاستدان شامل ہیں۔ اس لئے کہ وہ ان تمام سزاؤں کے اندر کسی نہ کسی حوالے سے ملوث ہو

سے موثر ہوتی ہے۔ وہ اس انداز سے موثر نہیں رہتی اس لئے پاکستان میں حدود آرڈیننس کی منسوخی میں انہیں

انصاف

بحث و نظر

حافظ حسن مدنی

پاکستان کے ایک بڑے ابلاغی ادارہ نے گذشتہ دنوں حدود آرڈیننس کو لگاتار موضوع بحث بنا کر ایک بار پھر عوام کے ذہنوں میں تازہ کر دیا ہے۔ اس بحث سے عوام

حدود آرڈیننس اور بعض متفقہ ترامیم؟

اصل بنیادی سوال یہ ہے کہ اس قانون میں ترمیم کی نوعیت کیا ہونی چاہئے؟

کے ذہنوں میں جہاں اس آرڈیننس کے بارے میں کئی ایک اعتراضات اور مغالطوں نے جنم لیا، وہاں والہانہ انداز میں بپا کی گئی یہ مہم بھی اس ابلاغی ادارے کے بارے میں کئی ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا کر گئی۔ اس اتوار کو دو گھنٹے کے طویل پروگرام پر اس مہم کا خاتمہ کیا گیا اور اس میں چھ افراد اور سامعین کی ایک بڑی تعداد نے حصہ لیا۔ دو علماء حدود آرڈیننس کے حامی (مولانا عبد المالک اور مفتی منیب الرحمن)، دو دانشور مخالفت میں (جاوید احمد غامدی اور ڈاکٹر طفیل ہاشمی) اور دو میزبان (حامد میر اور افتخار چودھری)۔ ملک بھر کے بیشتر پڑھے لکھے عوام نے اس پروگرام میں ناظرین کی حیثیت سے شرکت کی۔ گویا اختتام یہ ایک بھرپور میڈیا ٹرائل تھا، جس میں دو طرفہ دلائل اور ان کا جائزہ پیش کیا جاتا رہا۔

ایک مخصوص گروپ کے ذرائع ابلاغ پر اول روز سے یہ مہم جس دانشمندی اور ذہانت کے ساتھ چلائی جا رہی ہے، یہ آخری پروگرام بھی اسی اعلیٰ معیار کا شاہکار تھا۔ درمیان میں بعض مراحل پر مظلوم خواتین کی ویڈیوز کے ذریعے جذباتی فضا پیدا کرنے یا این جی اوز کی خواتین کے واک آؤٹ کے ذریعے دباؤ ڈالنے کی کوششیں بھی کی گئیں لیکن ان کا خاطر خواہ اثر نہ ہوا۔ بعض سوالات پر اثر انداز ہونے کے لئے بعض اہل علم کی پہلے سے ریکارڈ شدہ ویڈیوز بھی پروگرام میں پیش کی گئیں لیکن مباحثہ میں شریک چند علماء جرات و قدری کے ساتھ اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔ آخر کار میزبانوں کی ذہانت ہی کام آئی اور انہوں نے پروگرام کو اپنے مطلوبہ نتائج تک لے جانے میں بنیادی کردار ادا کیا۔

پیش نظر ویسی ترامیم آگے لائی جاتی ہیں۔ یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا ترامیم میں اول الذکر تینوں باتیں غیر اسلامی نہیں لیکن یہ پاکستان کی معاشرتی صورتحال کا صحیح حل بھی نہیں ہیں۔ اس امر سے کسی کو انکار نہیں کہ پاکستان میں زناکاری میں آئے روز اضافہ ہو رہا ہے، گلی چوراہوں میں کھلے عام بعض عورتیں رات گئے گاہکوں کی منتظر ملتی ہیں، ایک اسلامی معاشرے میں اس صورتحال کی روک تھام ہونی چاہئے لیکن کیا ان ترامیم سے زناکاری میں اضافہ ہوگا یا کمی؟ ذیل میں ہم ان ترامیم کی نشاندہی کرتے ہیں، جو مذکورہ مذاکرے میں شریک اہل علم کی آراء سے ہی اخذ کی گئی ہیں، لیکن ان سے زنا کو عملاً روکنے میں مدد مل سکتی ہے:

1 - پاکستان میں حدود اللہ کو پہلے سے چلے آنے والے انگریزی قانون کے ذریعے نافذ کرنے کی کوشش کی گئی، جس سے عملاً ناکامی کے علاوہ خصوصاً خواتین کے لئے مسائل زیادہ پیدا ہوئے ہیں۔ جبکہ حدود قوانین نہ صرف ۱۴ صدیاں اسلامی معاشروں میں نافذ رہے ہیں بلکہ آج بھی سعودی عرب اور عرب امارات میں نافذ العمل ہیں۔ ۱۲ جون کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ عرب امارات میں ایک غیر ملکی مرد و عورت کو ... عورت کو کنواری ہونے کی وجہ سے ۱۰۰ کوڑے اور جلاوطنی اور مرد کو شادی شدہ ہونے کی وجہ سے سنگساری کی سزا (روزنامہ نوائے وقت: ص ۳) اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اصل مسئلہ حدود قوانین کے قابل عمل ہونے کی بجائے طریقہ نفاذ کا ہے۔ اگر حدود قوانین کے کیس

نہیں کیونکہ پولیس اس کو قید نہیں کر سکتی۔ دوسری طرف زنا بالجبر کی صورت میں نہ تو چار گواہوں کی ضرورت ہے اور سزا، زنا کی سزا سے بھی سنگین تر۔

مذکورہ بالا چاروں متفقہ ترامیم کا نتیجہ واضح طور پر ملزمان کو رعایت کی صورت میں نکل رہا ہے اور ان پر روک ٹوک کو مشکل سے مشکل تر بنایا جا رہا ہے۔ پاکستان کے موجودہ حالات میں اس وقت زنا آرڈیننس کا استعمال زیادہ تر والدین کی رضامندی سے قبل گھر سے فرار ہونے والی لڑکیوں پر زنا کے الزام کے سلسلے میں ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں معاشرتی اقدار و روایات کی توڑ پھوڑ اور عدالتی تحفظ کے بعد حدود آرڈیننس کی متعلقہ شقوں کو غیر موثر کرنے کی کوشش زیر عمل ہے۔ عموماً خواتین ہی حمل، عزت اچھلنے یا معاشرتی انجام سے گھبرا کر زنا سے گریز کرتی ہیں لیکن اگر عورت کو بھی تمام تر تحفظ دے دیا گیا بلکہ الزام ثابت ہونے کے باوجود بھی قید و بند سے بھی استثناء کیا گیا تو معاشرے میں زناکاری کس قدر عام ہو جائے گی، اس کا اندازہ ہر صاحب نظر بخوبی کر سکتا ہے۔ دراصل کسی بھی معاملہ کی اصلاح کے لئے جیسیوں ترامیم کی جاتی ہیں اور ہر مطلوبہ نتائج کے

مولانا محمود الحسن منیر

کا انتظام درہم برہم نہ ہو جائے اور سالہا سال کی محنت اور مشقت اور غزوات اور سرایا اور تبلیغ اور دعوت میں دو

دروازہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیا اور مسلمانوں کو افتراق و انتشار سے بچا لیا۔ اگر بروقت اسلام کی ریاست کا انتظام نہ کیا جاتا تو معلوم کیا کیا خرابیاں پیدا ہو جاتیں۔ پھر اس

چارے تو بہت تالتے رہے۔ مگر ان کے ہوتے ہوئے لوگوں کی نظر میں کوئی اچھا ہی نہیں تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق کو تو اپنی خلافت کا "وہم و گمان" بھی نہ تھا۔

ختم کر دیں بدلتے اور اسامہ اور منافقین پانی ڈال رہے تھے۔

تجہیز و تکفین کے بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ آپ ﷺ کو

انتخاب: خلافت، تدفین پر مقدم کیوں؟

مولانا محمود الحسن منیر

اس حوالے سے گزارش ہے کہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ جو آپ ﷺ کی تجہیز و تکفین کو چھوڑ کر سقیفہ بنی ساعدہ میں تشریف لے گئے تھے تو وہ اس اندیشہ کے پیش نظر تھا کہ کہیں عجلت میں انصار کسی کے ہاتھ پر بیعت کر بیٹھیں جو بعد میں فتنہ کا سبب بن جائے اور مسلمانوں کیلئے مصیبت بن جائے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کا تو وصال ہو گیا اور آسمان سے وحی کا نزول تو بند ہو چکا ہے اور حضور پرنور ﷺ تو ہم کو آنے والے فتنوں سے ڈراتے رہتے تھے۔ کہیں اس وقت امت میں انتشار اور افتراق کا فتنہ نہ کھڑا ہو جائے۔ جس سے اسلام کا تمام نظام درہم برہم ہو جائے اور 23 سالہ نبوت میں جو اسلام کا نظام قائم ہوا ہے۔ خدانخواستہ کہیں وہ باہمی انتشار کی نذر نہ ہو جائے۔ اگر خدانخواستہ امت کا شیرازہ ایک دفعہ بکھر گیا تو پھر شیرازہ بندی ممکن نہ ہوگی۔ ویسے بھی ضابطہ یہی ہے اگر کسی بادشاہ کا انتقال ہو جائے تو جب تک اس کا کوئی جانشین نہ ہو جائے۔ اس وقت تک اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام نہیں کیا جاتا۔ ایسے وقت میں تجہیز و تکفین کا مسئلہ اتنا اہم نہیں ہوتا جتنا اہم جانشین مقرر کرنے کا مسئلہ ہوتا ہے۔ حکومت کے خیرخواہوں کو ہمیشہ یہ فکر لاحق رہی ہے کہ کہیں انتظام مملکت میں خلل واقع نہ ہو جائے۔ کوئی اس موقع کو غنیمت سمجھ کر بے خبری میں حملہ آور نہ ہو جائے۔ جس میں تمام ملک کی تباہی و بربادی کا اندیشہ ہے۔ بلکہ بسا اوقات مصلحت کے طور پر بادشاہ کی وفات کی خبر کو بھی چھپا لیتے ہیں اور جانشینی کے بعد اس کا اعلان کرتے ہیں۔

اور اگر بادشاہ کے انتقال کے بعد سلطنت میں دو امیر ہو جائیں تو وہ سلطنت ضرور برباد ہو جائے گی۔ ایک سلطنت میں دو خلیفہ کا ہونا موجب خرابی اور باعث بربادی ہے اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد منافقین اور کفار کی طرف سے غداری اور شورش کا قوی احتمال اور اندیشہ تھا۔ ایسے وقت میں اسلام کے شیرازہ کی حفاظت اولین کا نام تھا۔ اسی کے پیش نظر حضرات شیخین (صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ) نے یہ سوچا کہ تجہیز و تکفین کوئی مشکل کام نہیں اور وہ ہے بھی اہل بیت (گھر والوں) سے متعلق، سب صحابہ کا اس میں شریک ہونا کوئی

آپ ﷺ کی وفات کے بعد منافقین اور کفار کی طرف سے غداری اور شورش کا قوی احتمال و اندیشہ تھا

ضروری بھی نہیں۔ اس کام کیلئے تو اہل بیت ہی کافی ہیں۔ کیونکہ یہ انہی کا حق ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس 23 سالہ مدت میں جو مصیبتیں اسلام کے سربلند کرنے اور کفر کے سرنگوں کرنے میں اٹھائیں۔ اب ان کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور اس وقت آنحضرت ﷺ دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف تشریف لے جا چکے ہیں۔ اب اگر آپ کے ان کارناموں کیلئے کوئی صحیح جانشین مقرر نہ ہوا تو اندیشہ ہے کہ آنکھ جھپکنے میں ریاست اسلام

کا نظام درہم برہم نہ ہو جائے اور سالہا سال کی محنت اور مشقت اور غزوات اور سرایا اور تبلیغ اور دعوت میں جو تکلیفیں اٹھائیں وہ یکلخت سب ضائع ہو جائیں اور سرے سے پھر کفر کا جھنڈا کھڑا ہوگا اور شیطان لعین پہلے

دروازہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیا اور مسلمانوں کو افتراق و انتشار سے بچا لیا۔ اگر بروقت اسلام کی ریاست کا انتظام نہ کیا جاتا تو معلوم کیا کیا خرابیاں پیدا ہو جاتیں۔ پھر اس انتشار و افتراق میں تجہیز و تکفین بھی نہ ہو سکتی۔

چارے تو بہت نالتے رہے۔ حکمران کے ہوتے ہوئے لوگوں کی نظر میں کوئی اچھا ہی نہیں تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو تو اپنی خلافت کا "وہم و گمان" بھی نہ تھا۔ صرف فتنہ ختم کرنا مدنظر تھا۔ ان کو کیا خبر تھی کہ خلافت

قسم کر دیں بدلتے تھے اور اسامہ اور شقران پانی ڈال رہے تھے۔

تجہیز و تکفین کے بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ آپ ﷺ کو کہاں دفن کیا جائے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے کہا میں

بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو

کی طرح دوبارہ لوگوں کو اپنی راہ پر لگا لے گا اور نبوت آپ ﷺ پر ختم ہو چکی ہے۔ تو اگر پھر ویسی ہی تاریکی دنیا میں پھیل گئی تو پھر کہاں سے آفتاب ہدایت نکلے گا۔

اس لئے حضرت ابوبکر و عمرؓ کو یہ فکر ہوئی کہ جلد از جلد آنحضرت ﷺ کا جانشین مقرر ہو جانا چاہئے تاکہ



اسلام کی ریاست اور سیاست کا کام بدستور جاری رہے اور کوئی منافق اور دشمن اسلام (جو اسی تاک میں ہیں) سر نہ اٹھا سکے۔ اسی میں تمام امت کی اصلاح اور فلاح پوشیدہ ہے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو تو یہ فکر تھی اور باقی تجہیز و تکفین کے حوالے سے شیخین اس لئے بھی بے فکر تھے کہ یہ کام اہل بیت اچھے انداز سے سرانجام دے لیں گے۔ کیونکہ انہی کا حق ہے۔ صاحب حق کو بھی آگے آنا چاہئے۔

بہرحال یہ صحابہ کرامؓ کی کمال درجے کی دانشمندی تھی کہ بروقت حالات کا صحیح ادراک کر کے فتنہ و فساد کا

چنانچہ انصار اس بات پر آمادہ تھے کہ ایک سرداران میں سے ہو اور ایک مہاجرین میں سے ہو۔ یہ ایک عظیم فتنہ تھا ایک سلطنت میں دو امیروں کا ہونا یہی سلطنت کی بربادی کا باعث ہے۔ اس لئے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے اس طرف خاص توجہ کی اور جب جانشینی کا مسئلہ طے ہو گیا۔ تب اطمینان کے ساتھ تجہیز و تکفین میں مشغول ہوئے۔

اللہ ان سے راضی ہو اور ان کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے اچھا بدلہ دے۔ (امین)

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ تو سقیفہ میں فتنہ ختم کرنے کیلئے گئے تھے۔ مگر تقدیر کی کسی کو کیا خبر، لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی کو گھیر لیا اور زبردستی خلیفہ بنا لیا۔ اس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا کوئی تصور نہیں تھا وہ بے

سرور کائنات ﷺ نے 23 سالہ مدت میں جو مصیبتیں اسلام کو سربلند کرنے میں اٹھائیں اب ان کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا

میرے ہی سر پڑ جائیگی۔

یہ اللہ کا فضل و کرم ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے حضرت صدیق اکبرؓ کی بیعت سے فارغ ہونے کے بعد لوگ تجہیز و تکفین میں مشغول ہوئے۔ جب آپ ﷺ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو یہ سوال پیدا ہوا کہ آپ ﷺ کے کپڑے اتارے جائیں یا نہیں۔ اس بارے میں ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ ایک دم سب پر ایک غنودگی سی طاری ہو گئی اور غیبی طور پر یہ آواز سنائی دی کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو برہنہ نہ کرو۔ کپڑوں ہی میں غسل دو۔ چنانچہ آپ ﷺ کو کپڑوں میں ہی غسل دیا گیا اور بعد میں کپڑے بدل دیے گئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ غسل دے رہے تھے اور حضرت عباسؓ اور ان کے دونوں صاحبزادے فضل اور

نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پیغمبر اسی جگہ دفن ہوتے ہیں۔ جہاں ان کی روح قبض ہوتی ہے۔

(ترمذی)

یہ صحابہ کرامؓ کی کمال درجے کی دانشمندی تھی کہ بروقت حالات کا صحیح ادراک کر کے فتنہ و فساد کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیا

چنانچہ اسی جگہ سے آپ کا بستر ہٹا کر قبر کھودنا تجویز ہوا۔ لیکن اس میں پھر باہم اختلاف ہوا کہ کس قسم کی قبر کھودی جائے، مہاجرین نے کہا مکہ کے دستور کے مطابق بغلی قبر کھودی جائے۔ انصار نے کہا مدینہ کے طریقہ پر لحد تیار کی جائے۔ ابو عبیدہؓ بغلی قبر اور ابو طلحہؓ لحد کھودنے میں ماہر تھے۔ یہ طے پایا کہ دونوں کو بلانے کیلئے آدمی بھیج دیا جائے۔ جو شخص پہلے آ جائے وہ اپنا کام کرے۔ چنانچہ ابو طلحہؓ پہلے آ پہنچے اور آپ کیلئے لحد تیار کی۔

اور قبر کو کوہان کی شکل پر بنا دیا گیا۔

(بخاری)

سنن ابن ماجہ میں عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ منگل کے روز جب آپ ﷺ کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو جنازہ شریف کو قبر کے کنارہ پر رکھ دیا گیا۔ ایک

ایک گروہ حجرہ شریف میں آتا تھا اور تنہا نماز پڑھ کر باہر واپس آ جاتا تھا۔ کوئی کسی کی امامت نہیں کرتا تھا۔ الگ الگ بغیر امام کے نماز پڑھ کر واپس آ جاتے تھے۔

شمائل ترمذی میں روایت ہے کہ لوگوں نے صدیق اکبرؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ آپ نے فرمایا! ہاں جنازہ پڑھو۔ لوگوں نے کہا کس طرح۔ ابوبکرؓ نے کہا، لوگوں کا ایک ایک گروہ حجرہ میں جائے اور تکبیر کہے، پھر درود شریف اور دعا پڑھے اور باہر آ جائے۔ پھر دوسرا گروہ داخل ہو اور وہ بھی اسی طرح درود شریف اور تکبیر اور دعا کے بعد واپس آ جائیں۔ اسی طرح سب لوگ نماز پڑھیں۔

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ آپ ﷺ پر حقیقی نماز جنازہ پڑھی گئی اور یہی جمہور کا مسلک ہے۔

بعض فقہاء کا خیال ہے کہ آپ ﷺ پر نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی۔ بلکہ لوگ حجرہ شریفہ میں فوج در فوج داخل ہوتے تھے اور صلوٰۃ و سلام پڑھ کر واپس آ جاتے تھے۔

جب مرد فارغ ہو گئے تو عورتوں کے بعد بچوں نے اسی طرح کیا۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ حق جل شانہ نے آپ ﷺ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا۔

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو"۔

اس آیت میں ہر مسلمان کو صلوٰۃ و سلام کا اکیلے اکیلے حکم ہے۔ جس طرح آپ کی حیات میں صلوٰۃ و سلام بغیر امام اور بغیر جماعت کے پڑھنے کا حکم تھا۔ اسی طرح آپ کی وفات کے بعد بغیر کسی جماعت اور امام کے صلوٰۃ و سلام کا فریضہ اکیلے اکیلے ادا کیا گیا۔

حضرت ابن وحیہؒ فرماتے ہیں کہ تیس ہزار آدمیوں نے آپ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھی۔

بروز پیر دوپہر کے وقت آپ ﷺ کا وصال ہوا۔ یہ وہی دن اور وہی وقت تھا کہ جب آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ میں داخل ہوئے تھے۔ منگل اور بدھ کی درمیانی رات دفن ہوئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عباسؓ اور ان کے دونوں صاحبزادے فضل اور قثم نے آپ ﷺ کو قبر میں اتارا۔ جب دفن سے فارغ ہوئے تو کوہان کی شکل کی طرح آپ ﷺ کی تربت (قبر مبارک) تیار کی اور اس پر پانی چھڑکا۔

حضرات صحابہ کرامؓ دفن سے فارغ ہو کر کف افسوس ملتے ہوئے اور خون کے آنسو بہاتے ہوئے اور اس مصیبت کبریٰ پر "اناللہ وانا الیہ راجعون" پڑھتے ہوئے گھروں کو واپس ہوئے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور صحابہ کرامؓ کی طرح تکلیف و مصیبت پر صبر و تحمل عطا فرمائے۔ (آمین)

میں مختلف مقامات پر ان کی سزائیں مقرر کی ہیں۔ اس لئے کسی ادارہ، شخص یا حکومت کو حق نہیں پہنچتا کہ ان میں تبدیلی کی جائے اور وہ سزائیں جو تعزیرات کہلاتی

سے موثر ہوتی ہے۔ وہ اس انداز سے موثر نہیں رہتی اس لئے پاکستان میں حدود آرڈیننس کی منسوخی میں انہیں

حکمران اور سیاستدان شامل ہیں۔ اس لئے کہ وہ ان تمام سزاؤں کے اندر کسی نہ کسی حوالے سے ملوث ہو

تبدیلی کی نہیں بلکہ ملک میں جتنے قوانین نافذ العمل ہیں ان کے ثمرات اسنے ہی نکل رہے ہیں۔ جس کا قانونی

ہے اور یہ سلسلہ نصاب تعلیم کے حوالے سے بالخصوص قوم کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے

پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

اثر انداز ہونے کے لئے بعض اہل علم کی پہلے سے ریکارڈ شدہ ویڈیوز بھی پروگرام میں پیش کی گئیں لیکن مباحثہ میں شریک چند فکر عاقبت قدمی کے ساتھ اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔ آخرکار میزبانوں کی ذہانت ہی کام آئی اور انہوں نے پروگرام کو اپنے مطلوبہ نتائج تک لے جانے میں بنیادی کردار ادا کیا۔

اس پروگرام میں ہر دو طرف کے اہل علم کے مابین بہت سے امور پر اتفاق رائے سامنے آیا، مثال کے طور پر قانون کے اجرا کا طریقہ کار، پولیس کا کردار اور جج حضرات کی کتاب و سنت سے لاعلمی، مرد و زن ہر دو کے لئے سزائے قید کا خاتمہ لیکن میزبانوں و منتظمین نے سوالات کی ساخت اور نکات نشاندہی کے ذریعے بحث انہی نکات کو حتمی کرنے کی طرف اپنی توجہ مرکوز رکھی جس سے بحث کو مخصوص رخ دیا جا سکے۔ یہ پروگرام نہ صرف انتہائی غور و خوض سے ترتیب دیا گیا بلکہ امکانی رجحانات کے پیش نظر متعلقہ آیات و احادیث کی سلائیڈ بھی پہلے سے بنا رکھی گئی تھیں۔ آخر چار متفقہ نکات پر پروگرام کا خاتمہ کیا گیا، ان چاروں نکات کے تذکرے کے بعد ان کا ایک جائزہ پیش خدمت ہے:

1 - زنا کی ایف آئی آر اسی وقت کاٹی جائے جب زنا کے چار عینی گواہ موجود ہوں۔

2 - خواتین کے لئے قید کی سزا کا خاتمہ کیا جائے۔

3 - زنا کا الزام غلط ثابت ہونے کی صورت میں عام قانونی طریقہ کار کے برعکس از خود قذف کی کاروائی کی جائے۔

4 - زنا بالجبر کو حرابہ کے تحت لاتے ہوئے، اس کے لئے محض دو گواہ اور سنگین تر سزا تجویز کی جائے۔

اسلام کا نظریہ عقوبت یہ ہے کہ چند سنگین سزاؤں کے نفاذ کے ذریعے پورے معاشرے میں قانون کی مخالفت کرنے والوں پر ایک رعب و دبدبہ قائم کر دیا جائے۔ اسلام نہ تو یہ چاہتا ہے کہ معمولی شبہات پر سنگین سزائیں دی جائیں اور نہ ہی ان سزاؤں کو عملاً معطل کرنے کا رجحان رکھتا ہے۔ لیکن مذکورہ بالا متفقہ ترامیم کا اگر بغور

کے باہم بعض اختلافات کے نتیجے میں سزا کی ... عورت کو کنواری ہونے کی وجہ سے ۱۰۰ کوڑے اور جلاوطنی اور مرد کو شادی شدہ ہونے کی وجہ سے سنگساری کی سزا۔ (روزنامہ نوائے وقت، ص ۳) اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اصل مسئلہ حدود قوانین کے قابل عمل ہونے کی بجائے طریقہ نفاذ کا ہے۔ اگر حدود قوانین کے کیس ہر شہر میں قائم شرعی عدالتوں میں براہ راست درج کرائے جائیں اور اسلامی نظریہ انصاف کے مطابق ایک دو روز میں ان کا فیصلہ کر دیا جائے تو نہ صرف مرد و زن کو قید کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی بلکہ فوری گواہیاں بھی مل سکتی ہیں جو موجودہ نظام میں کئی ماہ و سال گزرنے کے بعد عملاً ممکن نہیں رہتیں۔ گویا اصل مسئلہ موجودہ نظام عدل کا ہے جہاں حدود قوانین کے علاوہ دیگر مقدمات میں بھی سالہا سال مظلوم کی داد رسی ممکن نہیں ہوتی۔ اسلامی حدود کو اس اینگلو سیکسن لاء اور مغربی عدالتی نظام کی علت سے پاک کر دیا جائے۔

2 - حدود قوانین کے اجرا کے لئے ان قاضی صاحبان کو متعین کیا جائے جو اسلامی شریعت کا بھرپور علم رکھتے ہوں۔ مزید قانون سازی کی بجائے ان ماہر قاضی صاحبان کو اسلامی نظام عدل کے تصورات کے مطابق یہ سزائیں جاری کرنے کے اختیارات دیے جائیں۔ ایسے ماہرین ہمارے معاشرے میں موجود ہیں اور وہ جدید قانون کی پیچیدگیوں اور طوالت کی بجائے سادہ انداز میں ہر ظالم کو اس کے ظلم کی سزا سنانے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ یوں بھی اللہ نے قاضی کو کتاب و سنت کے مطابق فیصلہ کرنے کا پابند بنایا ہے، انسانوں کے خود ساختہ قوانین کے مطابق نہیں۔

3 - حدود قوانین میں مزید ترمیم کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ وہ نئی ترمیمات بھی انسانی ہوں گی، ان سے بھی بعض دیگر لوگوں کو اختلاف ہوگا، پھر ان میں بھی اصلاح کی گنجائش اور غلطی کا امکان باقی رہے گا، اس لئے صرف ایک ترمیم کرنا ہی کافی ہوگا کہ حدود قوانین کے ہر ابہام اور اختلاف کو کتاب و سنت کی رہنمائی میں

مذکورہ بالا ترامیم بظاہر تو درست نظر آتی ہیں لیکن ان کا مقصود و مدعا اور نتیجہ آخرکار حدود کی معطلی کی صورت میں نکلتا ہے

جائزہ لیا جائے تو ان کے نتیجے میں اگر سابقہ ۲۷ برسوں میں کسی ایک شخص پر حد کی سزا عائد نہیں ہو سکی تو ان ترامیم کے بعد آئندہ ۵۰ برسوں میں بھی اس کا امکان دور دور تک نظر نہیں آتا۔ مذکورہ بالا ترامیم بظاہر تو درست نظر آتی ہیں لیکن ان کا مقصود و مدعا اور نتیجہ آخرکار حدود کی معطلی کی صورت میں نکلتا ہے۔ پہلے قانون توہین رسالت ﷺ کو معطل کرنے کی بجائے بھی اس کے طریقہ کار میں ایسی تبدیلی کی گئی کہ عملاً یہ قانون ناقابل عمل ہو کر رہ گیا، اب یہی چیز حدود قوانین کے ساتھ بھی کی جا رہی ہے۔ ممکن ہے بعض لوگ اسے محض ہماری بدظنی پر محمول کریں لیکن ہمارے یہ دعوے حسب ذیل مثال کی روشنی میں سمجھے جا سکتے ہیں:

اگر کوئی بھائی، باپ یا معاشرے کا کوئی اور فرد کسی کو زنا میں ملوث دیکھے تو ایف آئی آر درج کرانے کے لئے پولیس کے پاس جانے سے قبل اول تو اسے چار عینی گواہ کو آمادہ کر لینا چاہئے یعنی روک تھام سے قبل خود ہی اپنے ہاتھوں اپنی عزت کی نیلامی کر لینی چاہئے، بصورت دیگر قذف کی خود بخود لاگو ہونے والی سزا کے لئے تیار ہو کر جانا چاہئے۔ اور آغاز کے اسی مرحلہ پر اگر وہ بفرض محال یہ لوازمات پورے بھی کر لیتا ہے تو تب بھی زنا کی مرتکب عورت کو پولیس کی گرفت سے ڈرنے کی ضرورت

حل کیا جائے گا۔ یہ شق اس سے قبل قانون قصاص و دیت میں ۳۳۸ - ایف کے تحت موجود ہے اور سپریم کورٹ کے جسٹس افضل ظلہ کی سربراہی میں فل بنچ اور لاہور ہائیکورٹ کے جسٹس خلیل الرحمٰن خاں کی سربراہی میں فل بنچ میں اسی نوعیت کے فیصلے کئے بھی جا چکے ہیں جن میں قانونی خلا کو کتاب و سنت سے براہ راست رہنمائی کے ذریعے پورا کیا گیا۔

اصل بنیادی سوال یہی ہے کہ اس قانون میں ترمیم کی نوعیت کیا ہونی چاہئے۔ جو لوگ اس کو خواتین حقوق کے خلاف تصور کرتے ہیں، وہ ایسی تجاویز لاتے ہیں جس سے عملاً یہ قانون غیر موثر ہو جائے اور جو لوگ اسکو موثر کرنا چاہتے ہیں، وہ اس کو جدید قانون کی آلائشوں سے نکال کر خالص اسلامی دائرہ عمل میں لانے کی تجویز پیش کرتے ہیں جس اسلام میں انصاف ہی انصاف ہے اور مرد و زن میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں۔ اس مباحثہ سے دیگر بہت سی باتوں کے علاوہ جناب جاوید غامدی کی اسلام پسندی بھی کھل کر سامنے آ گئی ہے جو ترمیم کی بجائے اول تو حدود آرڈیننس کے کلی خاتمہ کی تبلیغ کرتے اور دباؤ بڑھنے پر اس قانون کی تدوین نو کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خلوص نیت سے اسلام پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے!

انصاف

اشاعت خاص

خلیفہ اوّل سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ اسلام کے اوراق سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی عملی زندگی اور سیرت و کردار کے سنہری کارناموں سے روشن ہیں

مولانا حبیب الرحمٰن انقلابی

خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حضورﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے جس کو بھی اپنی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ اس نے جھجک اور تردد سے کام لیا۔ لیکن ایک ابوبکر صدیقؓ کی واحد ذات ہے کہ جس کے اندر ایمان لانے اور اسلام قبول کرنے میں کوئی تردد یا جھجک نہیں تھی بلکہ بلا تامل فوراً ایمان لائے۔

مردوں میں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ، بچوں میں سے سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ، عورتوں میں سے ام المومنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ اور غلاموں میں سے حضرت زیدؓ سب سے پہلے ایمان لائے۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حضور اکرمﷺ نے کئی مرتبہ جنت کی بشارت و خوشخبری دی ''عشرہ مبشرہ'' صحابہ کرامؓ اور ''السابقون الاولون'' کی قرآنی بشارت میں بھی آپؓ کا نام سرفہرست ہے۔

یہ سعادت و خوش نصیبی بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حاصل ہے کہ آپؓ کے والد، والدہ، اولاد، پوتے اور نواسے بھی حضور اکرمﷺ کے دست مبارک پر اسلام قبول کرتے ہوئے ''صحابیت'' کے مقام پر فائز ہوئے اور آپؓ کی بیٹی حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ کو حضور اکرمﷺ کی زوجہ محترمہ اور ام المومنین ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔

میں شراب، زنا، جوا، فسق و فجور اور بت پرستی اس قدر عام تھی کہ اس سے اپنے آپ کو بچانا بہت مشکل تھا لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسلام لانے سے قبل بھی اپنے آپ کو بچاتے ہوئے بے مثال پاکیزہ زندگی گزاری۔۔۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ اپنی عزت و انسانیت کی حفاظت کرتا تھا اس لئے کہ جس نے شراب پی اس نے اپنی عزت و انسانیت کو ضائع کر دیا۔۔۔ زمانہ

سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسلام قبول کرنے کے فوراً بعد دوسروں کو بھی اس کی دعوت دینا شروع کر دی اور آپؓ کی ہی دعوت اسلام پر سیدنا حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت عبید بن زیدؓ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ فوراً ایمان لائے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے مال و دولت کو اسلام کیلئے وقف کر

ہے؟ آپﷺ نے فرمایا کہ عمرؓ کی تمام نیکیاں ابوبکر صدیقؓ کی ایک (ہجرت کی) رات کی نیکی کے برابر ہیں۔ خلیفہ دوم سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ذکر آتا تو فرماتے کہ ابوبکر صدیقؓ کی ایک رات اور ایک دن عمرؓ کی تمام زندگی کی عبادت سے کہیں بہتر ہے۔ رات غار ثور کی اور دن وہ کہ جس دن حضور اکرمﷺ کا وصال ہوا اس روز ابوبکر صدیقؓ

دکھائی دینے لگے ان حالات میں سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بڑی جرأت و بہادری کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے ان تمام فتنوں کا خاتمہ کیا اور اس کے ساتھ ساتھ اس وقت کی دو بڑی طاقتوں روم اور فارس کو بھی شکست فاش دی۔۔۔ جہاد اور فتوحات کے ذریعہ اسلام کی حدود پھیلتی چلی گئیں، ہر طرف امن و سکون اور خلافت راشدہؓ کے مقدس نظام کے ثمرات و برکات نظر آنے لگے۔۔۔ جنگ

موت کا سبب حضور اکرمﷺ کی وفات ہی ہوا۔ یہ صدمہ آپؓ کو ایسا لگا کہ آپؓ برابر کمزور و نحیف ہوتے جاتے تھے یہاں تک کہ سفر آخرت کو اختیار

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کو خلیفہ و جانشین مقرر کیا اور پھر بیماری کی حالت میں سہارا لیکر لوگوں سے خطاب کیا جس میں لوگوں نے حضرت عمر فاروقؓ کے خلیفہ و جانشین مقرر کرنے کی تائید کی، اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کو نصیحتیں کیں۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو وصیت فرمائی کہ مجھے میری دو زیر استعمال پرانی چادروں کو دھو کر اس میں کفنا دینا۔ مانا کہ میں تمہارا باپ ہوں، اگر عمدہ کپڑوں میں کفنایا گیا تو کچھ بڑھ نہ جاؤں گا اور اگر پرانے کپڑے میں کفنایا گیا تو گھٹ نہ جاؤں گا۔

اس کے ساتھ یہ وصیت کی کہ میرے مال میں پانچواں حصہ اللہ کے راستہ میں خیرات کر دیا جائے۔۔۔ اور فرمایا کہ دوران خلافت جس قدر میں نے رقم بیت المال سے لی ہے اس قدر جمع کروا دی جائے۔۔۔ وفات کے وقت آپؓ کے آخری الفاظ یہ تھے ''اے اللہ تو مجھ کو مسلمان اٹھا اور صالحین سے ملا، سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے آپؓ کی نماز جنازہ

پڑھائی اور ''روضہ رسولﷺ'' میں اپنے محبوب حضور اکرمﷺ کے پہلو میں دفن ہوئے، آپؓ کی عمر 63 سال تھی اور آپؓ نے دو سال تین مہینے اور گیارہ دن نظام خلافت کو چلایا۔ آج بھی آپؓ حضور اکرمﷺ کے پہلو میں لیٹے جنت کے مزے لے رہے ہیں۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ



جاہلیت میں بھی کبھی بت کو سجدہ نہ کیا بلکہ موقعہ پا کر بت کو توڑ دیتے تھے۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کپڑے کے بہت بڑے تاجر تھے ایک دفعہ آپؓ تجارت کی غرض سے ملک شام گئے تو وہاں ایک سابقہ آسمانی کتب کے یہودی عالم ''بحیرا راہب'' سے ملاقات ہوئی جس

سرکار دو عالمﷺ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ذات واحد ہے کہ جس کے اندر ایمان لانے اور اسلام قبول کرنے میں کوئی تردد یا جھجک نہ تھی

نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ایک خواب کی تعبیر بتاتے ہوئے کہا کہ تو اس نبی کی تابعداری کریگا جس کا زمانہ کو انتظار ہے اور اس کے ظہور کا زمانہ بہت قریب آچکا ہے اور اس نبی کے قرب کی سعادت دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ پائے گا۔

اسی طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ تجارت کی غرض سے یمن گئے تو وہاں آپؓ کی ملاقات آسمانی کتب کے ایک بہت بڑے عالم سے ہوئی جس نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی علامات و نشانیاں دیکھنے کے بعد کہا کہ پچھلی آسمانی کتابوں میں یہ علامات و نشانیاں اس شخص کے بارے میں ہیں جو نبی آخر الزماں کی وفات کے بعد اس کا جانشین و خلیفہ ہوگا۔۔۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور اکرمﷺ کے اعلیٰ اخلاق اور بلند کردار سے بہت متاثر تھے۔۔۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ آسمانی کتب کے علماء کی طرف سے آخری نبیﷺ کی آمد کی بشارت و خوشخبری سننے کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ وہ حضور اکرمﷺ ہی ہیں [illegible] وقت ہی ان پر ایمان لے آیا تھا اور میں اس انتظار میں تھا کہ کب آپﷺ اعلان نبوت کریں اور میں [illegible]

تاریخ اسلام کے اوراق سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی روشن زندگی، فضائل و مناقب، سیرت و کردار اور سنہری کارناموں سے روشن ہیں، حضور اکرمﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے نبوت عطا ہوئی تو سب نے جھٹلایا مگر ابوبکر صدیقؓ نے مانا اور دوسروں سے منوایا، جب میرے پاس کچھ نہیں رہا تو ابوبکرؓ کا مال ''راہ خدا'' میں کام آیا جب ابوبکر صدیقؓ نے مجھے تکلیف میں دیکھا تو سب لوگوں سے زیادہ میری غم خواری کی۔

آپؓ کا نام عبداللہ، ابوبکر کنیت اور صدیق و عتیق لقب ہے۔ باپ کا نام عثمان، کنیت ابوقحافہ اور والدہ کا نام سلمیٰ لیکن اپنی کنیت ''ام الخیر'' سے زیادہ پکاری جاتی تھیں۔ آپؓ کا تعلق قریش خاندان سے ہے اور چھٹی پشت میں آپؓ کا شجرہ نسب حضور اقدسﷺ سے مل جاتا ہے۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ اسلام قبول کرنے [illegible] دانش، فہم و فراست، امانت و دیانت، اصابت رائے [illegible] میں مشہور و بے مثال [illegible]

دیا۔۔۔ حضرت سیدنا بلال حبشیؓ، عامر بن فہیرہؓ، نذیرہ، بنت نہدیہ، زنیرہؓ وغیرہ۔۔۔ مسلمان تھے لیکن کافروں کے غلام ہونے کی وجہ سے ظلم و تشدد اور مصائب و مشکلات کا سامنا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان سب کو بھاری قیمت کے بدلے آزاد کروا کے حضور اکرمﷺ کی بارگاہ میں لے آئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمﷺ کو معراج کی رات آسمان کی سیر کروائی جنت و دوزخ کو دکھایا، واپس آنے کے بعد جب حضور اکرمﷺ نے یہ عجیب سفر بیان فرمایا تو لوگ اس کو جھٹلاتے ہوئے مختلف سوالات کے ذریعہ مذاق کرنے لگے۔۔۔ لیکن ابوبکر صدیقؓ نے اس واقعہ کو سنتے ہی اس کی تصدیق کی تو حضور اکرمﷺ کی زبان مبارک سے آپؓ کو ''صدیق'' کا لافانی لقب عطاء ہوا اور آسمانوں سے خدا نے قرآن کی صورت میں وحی نازل کر کے اس کی تائید کی۔

حضور اکرمﷺ سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ آپﷺ کو لوگوں میں سے سب سے زیادہ کس سے محبت ہے آپﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ عائشہؓ سے، سوال ہوا کہ مردوں میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے تو آپﷺ نے جواب میں فرمایا کہ عائشہؓ کا باپ یعنی سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار چاندنی رات تھی آسمان پر ستارے خوب روشن تھے۔۔۔ میں نے [illegible]

آپؓ کے والد، والدہ، اولاد، پوتے اور نواسے بھی حضور اکرمﷺ کے دست مبارک پر اسلام قبول کرتے ہوئے ''صحابیت'' کے مقام پر فائز ہوئے

جرأت ایمانی، استقامت اور فہم و فراست کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمام فتنوں کی سرکوبی کی اور اسلام کی بقاء کیلئے مثالی اقدامات کر کے نائب رسولﷺ ہونے کا حق ادا کیا۔

ایک مرتبہ حضور اکرمﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جنت کی بشارت و خوشخبری سناتے ہوئے ارشاد فرمایا! اے ابوبکرؓ تو غار میں بھی میرے ساتھ تھا اور حوض کوثر پر بھی میرے ساتھ ہوگا۔

ایک موقعہ پر حضور اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سے سب سے پہلے ابوبکر صدیقؓ جنت میں داخل ہونگے۔۔۔ ترمذی شریف میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کے دو وزیر اہل آسمان (فرشتوں) سے ہوتے ہیں اور دو وزیر اہل زمین سے ہوتے ہیں میرے دو وزیر اہل آسمان سے جبرائیل اور میکائیل ہیں اور اہل زمین سے ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں۔

حضور اکرمﷺ کے مرض وفات میں سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضور اکرمﷺ کے حکم سے مسجد نبویؐ میں مصلیٰ رسولؐ پر سترہ نمازیں پڑھائیں۔۔۔ حضور اکرمﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کو متفقہ طور پر ''خلیفۃ الرسولؐ'' اور جانشین [illegible]

خلیفہ بلافصل سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انتہائی مشکل حالات میں ''خلافت'' کو سنبھالا۔ مصائب و مشکلات نے چاروں طرف سے گھیر رکھا

یمامہ میں سات ہزار حفاظ قرآن کی شہادت کے بعد آپؓ نے سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کے مشورہ سے قرآن مجید کی جمع و تدوین کا عظیم کارنامہ سر انجام دیا۔۔۔ خلیفہ دوم سیدنا حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرمﷺ کی وفات کے بعد سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ (حضور اکرمﷺ کی جدائی کے غم میں) لاغر و کمزور ہوتے چلے گئے۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ درحقیقت سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی

فرمایا، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے غسل کیا تو سردی کی وجہ سے آپؓ کو سخت بخار ہو گیا۔ اس دوران نماز پڑھانے کیلئے مسجد تشریف لے جاتے۔۔۔ جب طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو حضرت عمر فاروقؓ کو نماز پڑھانے کیلئے حکم دیا، اسی بیماری کے دوران آپؓ نے صحابہ کرامؓ کے مشورہ سے



خاندان سے ہے اور چھٹی پشت میں آپ کا شجرہ نسب حضور اقدس ﷺ سے مل جاتا ہے۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ اسلام قبول کرنے سے قبل ہی [illegible] ودانش، فہم وفراست، امانت ودیانت، اصابت رائے، حلم وبردباری اور خدا ترسی میں مشہور وبے مثال تھے۔ جو کچھ کماتے غرباء ومساکین پر خرچ کر دیتے۔ آپؓ نے مکہ شہر میں ایک مہمان خانہ بنا رکھا تھا جہاں باہر سے آنے والے مسافروں کو کھانا اور رہائش مفت دی جاتی تھی۔ زمانہ جاہلیت میں عرب

حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ آسمانی کتب کے علماء کی طرف سے آخری نبی ﷺ کی آمد کی بشارت وخوشخبری سننے کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی ذات بابرکات ہے اور میں اسی وقت ہی ان پر ایمان لے آیا تھا اور میں اس انتظار میں تھا کہ کب آپ ﷺ اعلان نبوت کریں اور میں اپنے ایمان لانے کا اظہار کروں ...... اور پھر جب حضور اکرم ﷺ نے اپنی نبوت کا اظہار واعلان کیا تو میں نے اپنے ایمان لانے کا اظہار کرتے ہوئے فوراً آپ کی نبوت کی تصدیق کی۔

سے زیادہ کون محبوب ہے تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ عائشہؓ کا باپ یعنی سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ۔

[illegible] تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار چاندنی رات تھی آسمان پر ستارے خوب روشن تھے ...... میں نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر بھی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں عمرؓ کی، میں نے عرض کیا ابوبکر صدیقؓ کی نیکیوں کی کیا کیفیت

سے مسجد نبویؐ میں مصلّیٰ رسولؐ پر سترہ نمازیں پڑھائیں۔ ...... حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کو متفقہ طور پر "خلیفۃ الرسولؐ" [illegible]

خلیفہ بلافصل سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انتہائی مشکل حالات میں "خلافت" کو سنبھالا۔ مصائب ومشکلات نے چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا۔ فتنہ ارتداد، جھوٹے مدعیان نبوت، مانعین ومنکرین زکوٰۃ کے فتنہ نے طوفان کی صورت اختیار کر لی تھی، اسلام اور مرکز اسلام خطرہ میں



ثانی اثنین رضی اللہ عنہ

حضور علیہ السلام کے یارِ غار حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سیرت اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی جاں نثاری کے حوالے سے خصوصی تحریر

مولانا محمود الحسن منیر

آپ کا نام "عبد اللہ" کنیت "ابوبکر" لقب "عتیق" والد کا نام "عثمان" کنیت "ابو قحافہ" والدہ کا نام "سلمیٰ" اور کنیت "ام الخیر"۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ اسلام سے قبل ایک تاجر کی حیثیت رکھتے تھے اور ان کی دیانت، راستبازی اور امانت کی خاص شہرت تھی۔ اہل مکہ انکو علم، تجربہ اور حسن خلق کے باعث نہایت معزز سمجھتے تھے۔ ایام جاہلیت میں خون بہا کا مال آپ ہی کے ہاں جمع ہوتا تھا۔ اگر کبھی دوسرے شخص کے پاس جمع ہوتا تو قریش اس کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ایام جاہلیت میں بھی شراب سے ویسی ہی نفرت تھی جیسی زمانہ اسلام میں اس قسم کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا! کہ شراب نوشی میں نقصان آبرو ہے۔

آنحضرت ﷺ کے ساتھ بچپن ہی سے ان کو خاص تعلق تھا اور آپ ﷺ کے حلقہ احباب میں داخل تھے۔ اکثر تجارتوں کے سفروں میں بھی ہمراہی کا شرف حاصل ہوتا تھا۔ آنحضرت ﷺ کو جب نبوت عطا ہوئی اور آپ ﷺ نے مخفی طور پر احباب مخلصین کے سامنے اس حقیقت کو ظاہر فرمایا تو مردوں میں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سب سے پہلے بیعت کیلئے ہاتھ بڑھایا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا آئینہ دل پہلے سے صاف تھا۔ فقط خورشید حقیقت طلوع ہونے کی دیر تھی۔ گزشتہ صحبتوں کے تجربوں نے نبوت کے خدوخال کو اس طرح واضح کر دیا تھا کہ معرفت حق کیلئے کوئی انتظار باقی نہ رہا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اولیت کا طغرائے شرف و امتیاز صرف اسی ذات گرامی کیلئے مخصوص ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسلمان ہوتے ہی دین حنیف کی نشر واشاعت کیلئے جدوجہد شروع کر دی اور صرف آپ کی دعوت پر حضرت عثمان بن عفان، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبدالرحمان بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد اللہؓ اسلام کی عظیم شخصیات مشرف باسلام ہوئیں۔ حضرت عثمان بن مظعون، حضرت ابوعبیدہ، حضرت ابو سلمیٰ اور حضرت خالد بن سعید بن العاصؓ بھی آپ ہی کی ہدایت سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ یہ وہ اکابر صحابہ کرام ہیں جو آسمان اسلام کے نجوم ہدایت ہیں۔ لیکن ان ستاروں کا مرکز شمسی حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی کی ذات تھی۔

آنحضرت ﷺ نے بعثت کے بعد کفار کی تکالیف پہنچانے کے باوجود تیرہ برس تک مکہ مکرمہ میں تبلیغ ودعوت کا سلسلہ جاری رکھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اس بے بسی کی زندگی میں جان، مال، رائے ومشورہ، غرض ہر حیثیت سے آپ ﷺ کے دست وبازو اور رنج و راحت میں شریک رہے۔ آنحضرت ﷺ روزانہ صبح وشام حضرت ابوبکرؓ کے گھر تشریف لے جاتے اور دیر تک مجلس راز قائم رہتی۔

مکہ میں ابتداء میں جن لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ ان میں اکثر تعداد غلاموں اور لونڈیوں کی تھی۔ جو اپنے مشرک آقاؤں کے ظلم وستم میں گرفتار ہونے کے باعث طرح طرح کی تکالیف میں مبتلا تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان مظلوم لوگوں کو ان کے ظالم مالکوں سے خرید کر آزاد کر دیا۔ حضرت بلال اور حضرت عامرؓ وغیرہ نے اسی صدیقی سخاوت کے ذریعہ سے نجات پائی۔

کفار جب کبھی آنحضرت ﷺ پر ظلم وزیادتی کرتے تو یہ مخلص جاں نثار خطرہ میں پڑ کر خود سینہ سپر ہو جاتا۔

ایک دفعہ آپ ﷺ خانہ کعبہ میں تقریر فرما رہے تھے۔ مشرکین اس تقریر سے سخت برہم ہوئے۔ ان ظالموں نے اس قدر مارا کہ آپ ﷺ بے ہوش ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آگے بڑھ کر کہا "خدا تم کو سمجھائے" کیا تم صرف اس لئے ان کے قتل کے درپے ہو کہ ایک خدا کا نام لیتے ہیں"۔

کفار ومشرکین کا ظلم وستم روز بروز بڑھتا جا رہا تھا تو اس وقت تک مدینہ کی سرزمین نور اسلام سے منور ہو چکی تھی اور مظلوم مسلمانوں کو نہایت خلوص ومحبت کے ساتھ اپنے دامن میں پناہ دے رہی تھی۔ اس لئے آپؐ نے مدینہ کو اپنی منزل قرار دیا اور ہجرت کی تیاری شروع کر دی۔ لیکن بارگاہ نبوت سے یہ حکم ملا کہ اتنی عجلت سے کام نہ لو امید ہے کہ خدائے پاک کی طرف سے مجھے بھی ہجرت کا حکم ہوگا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نہایت تعجب سے پوچھا، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں۔ کیا آپ ﷺ کو بھی ہجرت کا حکم ہوگا؟ ارشاد ہوا ہاں۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے ہمراہی کا شرف نصیب ہوگا۔ ارشاد ہوا ہاں تم ساتھ چلو گے۔ اس بشارت کے بعد ارادہ ملتوی کر دیا اور چار ماہ تک منتظر رہے۔

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ عموماً صبح وشام والد صاحب کے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک روز منہ کو چھپائے ہوئے خلاف معمول بے وقت تشریف لائے اور فرمایا کہ کوئی پاس ہے۔ تو اس کو ہٹا دو۔ میں کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی کہ گھر والوں کے سوا اور کوئی نہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ اندر تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے ہجرت کا حکم ہو گیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پھر ہمراہی کی تمنا کی۔ ارشاد ہوا کہ ہاں تیار ہو جاؤ، وہ تو چار مہینے سے اسی انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ فوراً تیار ہو گئے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اسماءؓ نے جلدی جلدی سامان سفر درست کیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پہلے ہی سے دو اونٹ تیار کر رکھے تھے۔ ایک آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیا اور ایک پر خود سوار ہوئے۔ اسی طرح نبی ﷺ وصدیقؓ کا مختصر قافلہ مدینہ منورہ روانہ ہوا۔ اس قافلہ کی پہلی منزل غار ثور تھی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے غار میں پہلے داخل ہو کر اس کو درست کیا۔ جو سوراخ نظر آئے۔ ان کو بند کیا۔ پھر آنحضرت ﷺ سے اندر تشریف لانے کیلئے عرض کی۔ پھر آپ ﷺ اس غار میں داخل ہوئے اور اپنے رفیق کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمانے لگے۔ اتفاقاً اسی حالت میں ایک سوراخ سے جو بند ہونے سے رہ گیا تھا۔ ایک زہریلے سانپ نے سر نکالا۔ لیکن اس خادم جاں نثار نے اپنے

> اہل مکہ انکو علم، تجربہ اور حسن خلق کے باعث نہایت معزز سمجھتے تھے

آقا کی راحت میں خلل انداز ہونا گوارا نہ کیا اور خود اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر اس پر پاؤں رکھ دیا۔ سانپ نے کاٹ لیا۔ زہر اثر کرنے لگا۔ درد وکرب کے باعث آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ لیکن اس وفا شعار رفیق نے اپنے جسم کو حرکت نہ دی کہ اس سے خواب راحت میں خلل اندازی ہوگی۔ اتفاقاً آنسو کا ایک قطرہ آنحضرت ﷺ کے چہرہ انور پر ٹپکا۔ جس سے حضور ﷺ بیدار ہو گئے اور اپنے مخلص غمسار کو بے چین دیکھ کر فرمایا، ابوبکر کیا ہوا۔ عرض کی میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں۔ سانپ نے کاٹ ڈالا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے اسی وقت اس مقام پر اپنا لعاب دہن لگا دیا۔ اس تریاق سے زہر کا اثر جاتا رہا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبد اللہؓ کو ہدایت کر دی تھی کہ دن کو مکہ میں جو بھی واقعات پیش آئیں رات کو ان کی ہمیں اطلاع کرتے رہنا۔ اسی طرح اپنے غلام عامر بن فہیرہؓ کو حکم دیا تھا کہ مکہ کی چراگاہ میں بکریاں چرائیں اور رات کے وقت غار کے پاس لے آئیں۔ چنانچہ صبح کے وقت حضرت عبد اللہؓ واپس آئے تو حضرت عامر بن فہیرہؓ ان کے نشان قدم پر بکریاں لاتے تاکہ نشان مٹ جائے اور کسی کو شبہ نہ ہو۔ رات کے وقت انہی بکریوں کا تازہ دودھ غذا کے کام آتا۔ غرض تین دن اور تین رات اسی حالت میں بسر ہوئیں اور یہ تمام کارروائی اس احتیاط سے عمل میں آتی تھی کہ قریش کو ذرا بھی شبہ نہ ہوا۔

اس عرصہ میں کفار بھی اپنی کوششوں سے غافل نہ تھے۔ جس روز آنحضرت ﷺ نے ہجرت فرمائی ہے۔ اسی روز قریش کی طرف سے آپ ﷺ کے قتل کا فتویٰ صادر ہو چکا تھا اور تمام ضروری تدبیرین عمل میں آ چکی تھیں۔ چنانچہ ابوجہل وغیرہ نے اس روز رات بھر آپ ﷺ کے دولت خانہ کا محاصرہ رکھا۔ لیکن جب وقت معین پر گھر میں داخل ہوئے تو گھر آپ ﷺ سے خالی پایا۔ وہاں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر پر گئے اور حضرت اسماءؓ سے ان کے والد کو دریافت کیا۔ انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ تو ابوجہل نے غضب ناک ہو کر زور سے ایک طمانچہ مارا اور اسے یقین ہو گیا تھا کہ یہ دونوں ایک ساتھ یہاں سے روانہ ہوئے ہو نگے۔

قریش اپنی ناکامی پر سخت برہم ہوئے اسی وقت اعلان کیا گیا کہ جو شخص محمد ﷺ کو گرفتار کر کے لائے گا اس کو سو اونٹ انعام میں دیئے جائینگے۔ چنانچہ متعدد بہادروں نے مذہبی جوش اور انعام کی لالچ میں آپ ﷺ کی تلاش شروع کی۔

مکہ کے اطراف میں کوئی آبادی، ویران، جنگل اور پہاڑ ایسا نہ ہوگا۔ جس کا جائزہ نہ لیا گیا ہو۔ یہاں تک کہ ایک جماعت غار کے پاس پہنچی۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ کو نہایت پریشانی لاحق ہوئی۔ غم اور مایوسی کی حالت میں بولے۔ اگر وہ ذرا بھی نیچے کی طرف نگاہ کریگے تو ہم نظر آ جائیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے آپ کو تسلی دی اور فرمایا۔ مایوس وغمزدہ نہ ہوں۔ ہم صرف دو نہیں ہیں۔ ایک تیسرا (یعنی خدا) بھی ہمارے ساتھ ہے۔ اس تشفی آمیز فقرہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اطمینان ہو گیا اور ان کا بے چین دل غیبی امداد کے یقین پر جرأت واستقامت کی لازوال دولت سے مالا مال ہو گیا۔

خدا کی قدرت کہ کفار جو تلاش کرتے ہوئے اس غار تک پہنچے تھے۔ ان کو بالکل محسوس نہ ہوا کہ ان کا گوہر مقصود اسی کان میں پوشیدہ ہے اور وہ ناکام واپس چلے گئے۔

چوتھے روز یہ کارروان آگے روانہ ہوا۔ اب اس میں بجائے دو کے چار آدمی تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے غلام عامر بن فہیرہؓ کو راستہ کی خدمت کیلئے پیچھے بٹھا دیا۔ عبد بن اریقط آگے آگے راستہ بتاتا جاتا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ ﷺ کی حفاظت کیلئے کبھی آگے بڑھ جاتے تھے اور کبھی پیچھے ہو جاتے تھے۔ اسی دوران سراقہ گھوڑا اڑاتا ہوا قریب آ پہنچا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اس کو دیکھ کر خوفزدہ ہوئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ سوار قریب پہنچ گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ غمگین نہ ہوں۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ بارگاہ رب العالمین میں دعا کی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ اتر کر فال نکالی۔ جواب ملا کہ آپ ﷺ کے تعاقب سے دستبردار ہو جاؤ۔ نہ مانا، پھر آگے بڑھا، پھر وہی واقعہ پیش آیا۔ آخر مجبور ہو کر معذرت کرتے ہوئے واپس آ گیا۔

بالآخر یہ مختصر قافلہ دشمنوں کی گھاتیوں سے بچتا بچاتا بارہ ربیع الاول کو مدینہ کے قریب پہنچا۔ انصار کو آنحضرت ﷺ کی آمد کی اطلاع پہلے ہی سے مل چکی تھی۔ وہ نہایت بے چینی سے آپ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ آپ ﷺ شہر کے قریب پہنچے تو انصار استقبال کیلئے نکلے اور ہادی برحق کو حلقہ میں لیکر شہر قباء کی طرف بڑھے۔

بنی عمرو بن عوف کے ہاں قیام پذیر ہوئے۔ یہاں انصار جوق در جوق زیارت کیلئے آنے لگے۔ آنحضرت ﷺ خاموشی کے ساتھ تشریف فرما تھے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کھڑے ہو کر لوگوں کا استقبال کر رہے تھے۔ بہت سے انصار جو پہلے آنحضرت ﷺ کی زیارت سے مشرف نہیں ہوئے تھے وہ غلطی سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گرد جمع ہونے لگے۔ یہاں تک کہ جب آفتاب سامنے آنے لگا اور جاں نثار خادم نے آگے بڑھ کر اپنی چادر سے آقائے نامدار ﷺ پر سایہ کیا تو اس وقت معلوم ہوا کہ خادم کون ہے اور مخدوم کون؟ اس سے یہ شبہ نہ ہو کہ صدیق اکبرؓ کو حضور ﷺ کے برابر کر دیا۔ درحقیقت بات یہ ہے کہ صدیق اکبرؓ کو محبت نبوت ﷺ کے فیض نے اس قدر صیقل اور آئینہ کی طرح شفاف کر دیا تھا کہ اس کے اندر سے خود حضور ﷺ نظر آ رہے تھے۔ جیسا کہ جب آدمی آئینہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنا عکس آئینہ میں دیکھتا ہے۔ اسی طرح حضور ﷺ کا عکس آئینہ صدیق میں منعکس ہو رہا تھا۔

مدینہ پہنچنے کے بعد آنحضرت ﷺ نے مہاجرین وانصار کی باہمی اجنبیت ودیگانگی دور کرنے کیلئے ایک دوسرے سے بھائی چارہ کرا دیا۔ اس بھائی چارے میں دونوں طرفوں کے اعزاز ومرتبہ کا خاص طور پر خیال رکھا گیا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی برادری حضرت حارث بن زہیرؓ سے قائم کی گئی جو مدینہ منورہ میں ایک معزز شخصیت کے آدمی تھے۔

مدینہ منورہ پہنچ کر سب سے پہلے آپ ﷺ کو تعمیر مسجد کا خیال پیدا ہوا۔ اس کیلئے جو زمین منتخب ہوئی وہ دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی گو ان کے اولیاء واقرباء بلا قیمت پیش کرنے پر اصرار کر رہے تھے۔ تاہم رحمۃ اللعالمین ﷺ نے یتیموں کا مال لینا پسند نہ فرمایا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سے اس کی قیمت دلوائی۔ اس طرح مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد بھی سب سے پہلے صدیق اکبرؓ ہی کے ابر کرم نے اسلام کیلئے جود وسخا کی بارش کی قیمت ادا کی۔ بلکہ تعمیر مسجد میں نوجوانوں کے شانہ بشانہ بڑھاپے کی اس عمر میں حصہ بھی لیا۔

بالآخر یار غار، جاں نثار پندرہ دن کی مختصر سی علالت کے بعد 22 جمادی الاخریٰ کو حضور ﷺ کے پہلو میں ہمیشہ کیلئے سو گئے۔

(انا للہ وانا الیہ راجعون)